یہ نسخۂ مستطاب مشتمل بر شرح مضامین کتاب و بیان نحوی اعراب مسمّٰی بنام

البشیر الکامل

بحل

شرح مائۃ عامل



تصنیف

امام النحو اخفش ثانی پرتو جامی صدر العلماء حضرت علامہ سید غلام جیلانی محدث میرٹھی قدس سرہٗ

ترتیبِ جدید

شہزادہ صدر العلماء حضرت مولانا سید محمد یزدانی



اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

کہ یہ نسخہ مستطاب مشتمل بر شرح مضامین کتاب و بیان نحوی اعراب مسمّٰی بنام

جدید ایڈیشن

البشیر الکامل

بحل

شرح مِائۃ عامل

تصنیف

امام النحو اخفش ثانی پرتو جامی صدر العلماء حضرت علامہ سیّد غلام جیلانی محدث میرٹھی قدس سرہٗ

ترتیبِ جدید

شہزادہ صدر العلماء حضرت مولینا سیّد محمد یزدانی

شبیر برادرز®

۴۰۔ اردو بازار لاہور

فون: 042-37246006

shabbirbrother786@gmail.com





البشیر الکامل

بحل

شرح مائۃ عامل

باہتمام ______ ملک شبیر حسین

سن اشاعت ______ نومبر 2015ء

سرورق ______ اے ایف ایس ایڈورٹائزر لاہور 0322-7202212

طباعت ______ اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور

ہدیہ ______ -/800 روپے





ضروری التماس

قارئین کرام! ہم نے اپنی بساط کے مطابق اس کتاب کے متن کی تصحیح میں پوری کوشش کی ہے۔ تاہم پھر بھی آپ اس میں کوئی غلطی پائیں تو ادارہ کو آگاہ ضرور کریں تاکہ وہ درست کردی جائے۔ ادارہ آپ کا بے حد شکر گزار ہوگا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیشکش

زمانۂ قدیم سے آج تک معمول ہے کہ اربابِ علم اپنی تصانیف کو قدر شناس سلاطین کی، اور علم دوست اہل دول کی خدمات میں پیش کرتے رہے، تاکہ علمی انکشافات منصۂ شہود پر آکر ہر خاص و عام کے لئے جلوہ ریز ہوں، اور سلسلۂ تالیفات جاری رہ کر علوم وفنون ترقی پاتے رہیں، مگر فقیر اپنی اس علمی خدمت کو شہر یارِ علم و ہدایت، تاجدارِ اہلسنت مفتیٔ اعظم بھارت، ملجائے جوازم ونواصب، ماوائے افاضل، جلیل المراتب حضرت مولانا شاہ **مصطفٰی رضا خاں** صاحب زیب سجادۂ رضوی دام ظلہ السنوی کی خدمت بابرکت میں پیش کرنے کا شرف حاصل کرتے ہوئے درخواست کرتا ہے کہ جلوات وخلوات کی مخصوص دُعاؤں میں اپنے اس دیرینہ نیازمند کو پیش نظر رکھیں۔

نگاہِ لطف کے اُمیدوار ہم بھی ہیں

گر قبول اُفتدز ہے عز و شرف

طالب دُعا

فقیر سیّد غلام جیلانی

صدر المدرسین مدرسہ اسلامی عربی

دیباچہ

البشیرالکامل

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

حمداً لمن اسمہٗ اعرف المعارف والصلوٰۃ والسلام علیٰ نبیہٖ مصدر العلوم والعواطف وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ الذین ھم نحاۃ لھدایۃ النحو بطرائف مادام کتب النحو تقرء ویکتب الصحائف۔

امابعد! فقیر سید غلام جیلانی ابن مولوی سید غلام فخر الدین ابن امام علما رنحویین (تغلیباً علم صرف ونحو مراد ہے) واقف اسرارِ قاب قوسین مولانا المولوی حکیم سید سخاوت حسین قدّس اللّٰہ تعالیٰ روحھمَا وافاض علینا من برکاتھمَا فی الدارین، اصحابِ علم کی خدمت میں گزارش کرتا ہے کہ گزشتہ سال ۱۳۸۲ھ میں کتابِ مستطاب ''شرح مأۃ عامل'' پڑھانے کا اتفاق ہوا، جس میں یہ طلبا شریک تھے:

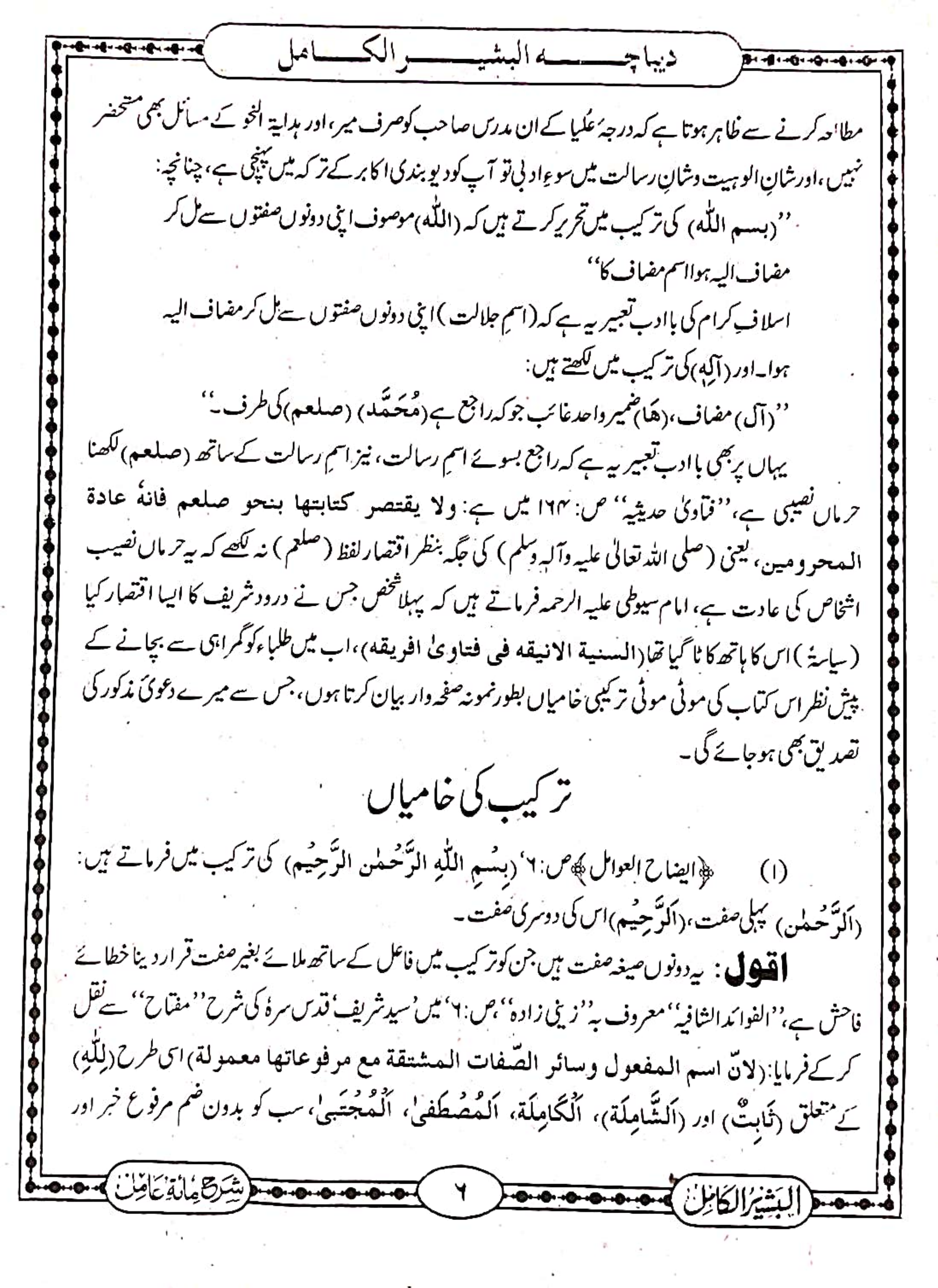
مولوی عبدالرحمٰن صاحب اشرفی بہاری، مولوی عبدالمعیز صاحب اشرفی بہاری، مولوی صوفی نذیر احمد صاحب نیازی مرادآبادی، مولوی حافظ غیاث الدّین صاحب اشرفی مرادآبادی، مولوی امداد علی صاحب اُڑیسوی، مولوی قاری فرہاد عالم صاحب بہاری، مولوی صوفی نصیر الدین صاحب بہاری، اِدھر ان طلبا نے پُرزور تحریک کی کہ اس کتاب کی ترکیب نحوی اردو زبان میں تحریر کردی جائے، اُدھر محترم ومعظم حامی سنت، ماحی بدعت حضرت مولانا رفاقت حسین صاحب مدظلہ العالی بہاری مفتیِ اعظم کانپور کا زمانۂ دراز سے اصرار تھا کہ اردو زبان میں نحو کی ایک کتاب ایسی تالیف کردی جائے جو محقق مسائل، اور کثیر جزئیات پر مشتمل ہونے کے ساتھ ساتھ اس قدر آسان، اور سلیس زبان میں ہو کہ مبتدی طلبا اس سے بآسانی استفادہ حاصل کرسکیں، لیکن کثرتِ کار، اور ہجومِ افکار کے باعث تعمیل اِرشاد سے قاصر رہا، فقیر نے دیکھا کہ اس کتاب کی اب تک جس قدر تراکیب اردو زبان میں شائع ہوئیں، سب کی سب علمِ نحو کے معیار سے گری ہوئی ہیں، اور مقصودِ ترکیب کسی

سے پورا نہیں ہوتا، کیونکہ مقصودِ ترکیب یہ ہے کہ ''نحو میر'' میں پڑھے ہوئے مسائل کا اِجرا کرایا جائے، اور کلمات کے اعرابی و بنائی حالات بتائے جائیں، تاکہ پڑھے ہوئے مسائل زبان پر بار بار جاری ہونے سے مبتدی کو محفوظ ہوسکیں، اور عربی عبارت پڑھنے میں خطا سرزد نہ ہو، **نظر برآں** فقیر نے موقع کو غنیمت سمجھا، اور روزانہ سبق کی ترکیب لکھ کر دیتا رہا، یہاں تک کہ پوری کتاب کی ترکیب بفضلہٖ تعالیٰ مکمل ہوگئی۔

مبتدی کی حالت کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے ترکیب میں الف لام تعریف کے اقسام بیان نہیں کئے، نیز نوعِ اوّل کی ترکیب میں اجمال رکھا، اور نوعِ ثانی سے قدرے تفصیل شروع کی، تاکہ مبتدی پر دفعتًا زیادہ بار نہ پڑ جائے، پھر رئیس الاتقیاء حضرت مولانا الحاج مولوی حافظ وقاری شاہ محمد مبین صاحب صدر مدرس دار العلوم مظہر اسلام، بریلی، مدظلہٗ العالی، اور استاذ المدرسین حضرت مولانا مولوی الحاج محمد یونس صاحب مہتمم جامعہ نعیمہ مرادآباد دام اللہ تعالیٰ فیوضہٗ الیٰ یوم التناد کے مشورہ مبارکہ سے بجائے تحشیۂ جدید اُستاذ الاساتذہ حضرت مولانا مولوی الٰہی بخش صاحب قدس سرہ کے حاشیۂ فارسی کو اردو میں کرنا شروع کیا، لیکن کہیں کہیں اس کے بعض مضامین بضرورت حذف کئے، اور کثیر مضامین اضافہ کردیئے گئے، تاکہ مفتیِ اعظم کانپور کے اِرشاد کی من وجہٖ تعمیل ہوجائے، یہ بھی بکرمہٖ تعالیٰ پایۂ تکمیل کو پہنچا، اور دونوں کو ''البشیر الکامل بحل شرح مأۃ عامل'' کے ساتھ موسوم کرتا ہوں۔

فیا رب محمّد اجعله بین الشروح الاعرابیة کالقرآن بین الکتب السماویة بحرمة حبیبك المصطفیٰ وآلہٖ وصحبہٖ المجتبیٰ علیه وعلیهم التحیة والثنا لا سیما بحرمة سید الکریم الحافظ السّید محمّد ابراهیم ادام اللّٰه تعالیٰ ظلهٗ علینا بلطفه العمیم۔

اربابِ علم کی خدمت میں باادب درخواست ہے کہ اضافہ کردہ مضامین، اور ترکیب نحوی میں جو غلطیاں پائیں، فقیر کو مطلع کرکے عند اللہ ماجور ہوں، فقیر شکریہ کے ساتھ قبول کرکے طبع ثانی میں اس کی اصلاح کردے گا، اس سے پیشتر شرح مأۃ عامل کی اردو تراکیب بہت سی شائع ہوئیں، سب کی سب نحوی معیار سے گری ہوئی ہیں، اور کسی سے مقصودِ ترکیب حاصل نہیں ہوتا، بالخصوص ''ایضاح العوامل'' یہ تو اغلاط کی پوٹ، اور طلبار کو گمراہ کرنے والی ہے، ٹائٹل پیج کی اس کی خصوصیات میں پہلی خصوصیت یہ بیان کی گئی کہ دار العلوم جیسی عظیم المرتبت درسگاہ میں درجۂ علیا کے مدرس مولانا ظہور احمد صاحب کی تصنیف ہے، کتاب کے



مطالعہ کرنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ درجۂ عُلیا کے ان مدرس صاحب کوصرف میر، اور ہدایۃ النحو کے مسائل بھی مستحضر نہیں، اور شانِ الوہیت وشانِ رسالت میں سوءِ ادبی تو آپ کو دیوبندی اکابر کے ترکہ میں پہنچی ہے، چنانچہ:

''(بسم اللّٰه) کی ترکیب میں تحریر کرتے ہیں کہ (اللّٰه) موصوف اپنی دونوں صفتوں سے مل کر مضاف الیہ ہوا اسم مضاف کا''

اسلافِ کرام کی باادب تعبیر یہ ہے کہ (اسمِ جلالت) اپنی دونوں صفتوں سے مل کر مضاف الیہ ہوا۔ اور (آلِہٖ) کی ترکیب میں لکھتے ہیں:

''(آل) مضاف، (ھَا) ضمیر واحد غائب جو کہ راجع ہے (مُحَمَّد) (صلعم) کی طرف۔''

یہاں پر بھی باادب تعبیر یہ ہے کہ راجع بسوئے اسمِ رسالت، نیز اسمِ رسالت کے ساتھ (صلعم) لکھنا حرماں نصیبی ہے، ''فتاویٰ حدیثیہ'' ص: ۱۶۴ میں ہے: ولا یقتصر کتابتها بنحو صلعم فانهٗ عادة المحرومین، یعنی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) کی جگہ بنظر اقتصار لفظ (صلعم) نہ لکھے کہ یہ حرماں نصیب اشخاص کی عادت ہے، امام سیوطی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ پہلا شخص جس نے درود شریف کا ایسا اقتصار کیا (سیاسۃً) اس کا ہاتھ کاٹا گیا تھا (السنیة الانیقه فی فتاویٰ افریقه)، اب میں طلباء کو گمراہی سے بچانے کے پیش نظر اس کتاب کی موٹی موٹی ترکیبی خامیاں بطور نمونہ صفحہ وار بیان کرتا ہوں، جس سے میرے دعویٰ مذکور کی تصدیق بھی ہوجائے گی۔

ترکیب کی خامیاں

(۱) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص: ٦ '(بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم) کی ترکیب میں فرماتے ہیں: (اَلرَّحْمٰن) پہلی صفت، (اَلرَّحِيْم) اس کی دوسری صفت۔

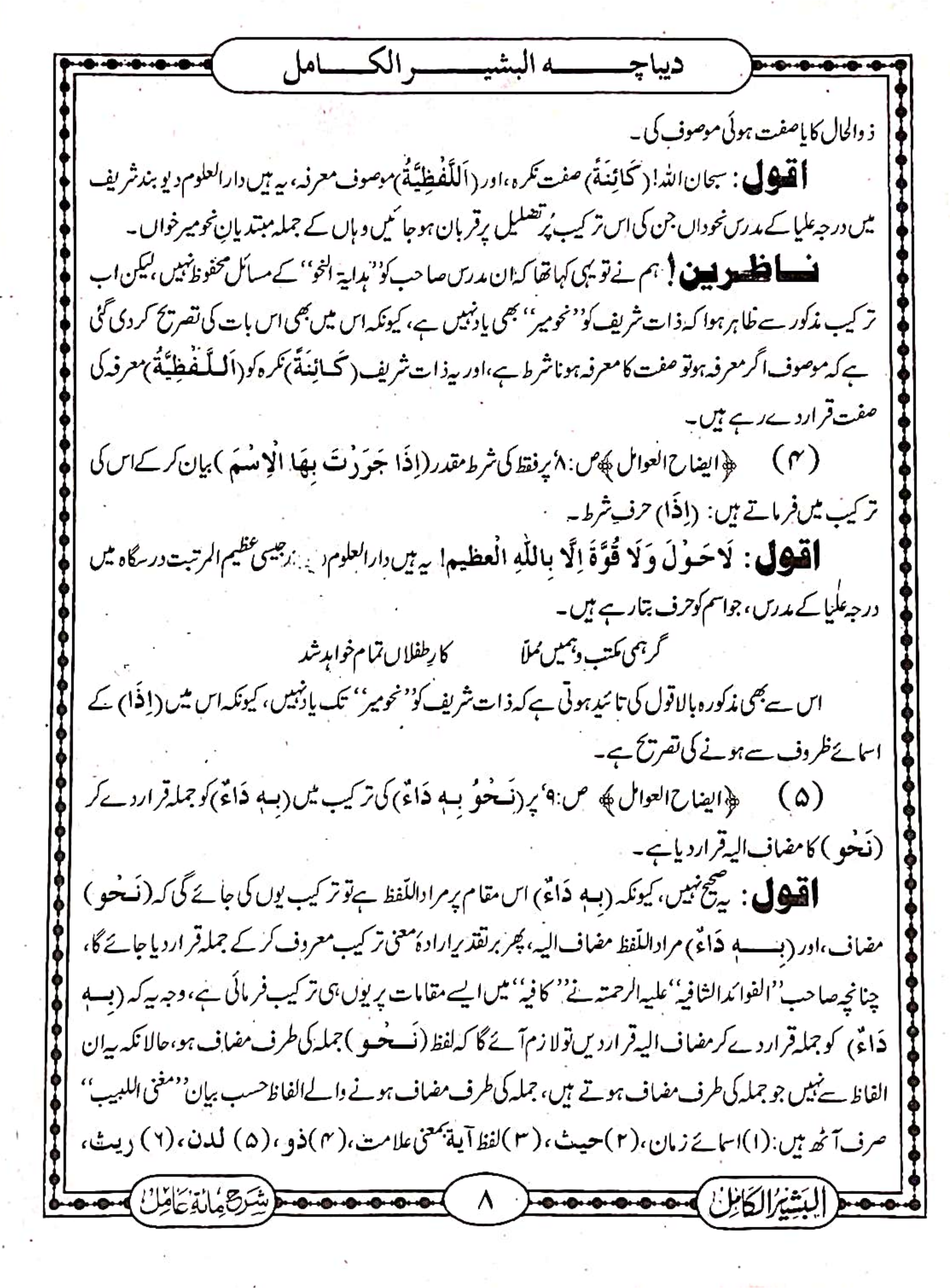
اقول: یہ دونوں صیغہ صفت ہیں جن کو ترکیب میں فاعل کے ساتھ ملائے بغیر صفت قرار دینا خطائے فاحش ہے، ''الفوائد الشافیہ'' معروف بہ ''زینی زادہ''، ص: ٦' میں 'سید شریف' قدس سرہٗ کی شرح ''مفتاح'' سے نقل کرکے فرمایا: (لانّ اسم المفعول وسائر الصّفات المشتقة مع مرفوعاتها معمولة) اسی طرح (لِلّٰهِ) کے متعلق (ثَابِتٌ) اور (اَلشَّامِلَة)، اَلْكَامِلَة، اَلْمُصْطَفٰى، اَلْمُجْتَبٰى، سب کو بدون ضم مرفوع خبر اور

صفت قرار دے دیا ہے، اسی طرح (اَفْضَلُ عُلَمَاءِ الْاَنَام) میں (اَفْضَلُ) اسمِ تفصیل کو ''ہدایۃ النحو'' میں اسمِ تفصیل کا استعمال بوجوہ ثلثة بیان کرنے کے بعد ص:۵۶' پر فرمایا: وعلی الاوجه الثلثة یضمر فیه الفاعل وھو یعمل فی ذٰلك المضمر، اسی لئے کہا تھا کہ ان درجہ علیا کے مدرس صاحب کو ''ہدایۃ النحو'' کے مسائل بھی محفوظ نہیں، چہ جائے کہ فوقانی کتابیں، بفحوائے بغلط برہدف زند تیرے، کہیں کہیں صحیح ترکیب کر گئے ہیں؛ ورنہ پوری کتاب میں صیغہائے صفات کی ترکیب بغیر ضم مرفوعات فرمائی ہے۔

(۲) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص: ۷' (وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَثْوَاهُ) کی ترکیب میں فرماتے ہیں: (جَعَلَ) فعل افعال قلوب میں سے۔

اقول: اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ ثُمَّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ! كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ، سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ایسے ہی اشخاص کے حق میں فرمایا تھا: اِنَّ العبد لیتکلّم بالکلمة من سخط اللّٰه لایلقی لهَا بالًا یهوی بهَا فی نار جهنّم، ﴿ترجمہ﴾ بے شک بندے کی زبان سے کبھی بے خیالی میں ایسا کلمہ نکل جاتا ہے جس کے سبب وہ نارِ دوزخ میں پڑ جائے (بخاری)۔ اس (جَعَلَ) کو افعالِ قلوب سے قرار دینا اسی قبیل سے ہے، کیونکہ اس میں مستتر ضمیر فاعل کا مرجع اسمِ جلالت ہے، اور جس (جَعَلَ) کو افعالِ قلوب سے شمار کرتے ہیں وہ بمعنی اعتقاد غیر مطابق آتا ہے، چنانچہ ''رضی شرح کافیہ'' میں ہے: ویستعمل عَدّو جَعَلَ لاعتقاد کون الشئی علی صفة اعتقادًا غیر مطابق فاذا ولیتهما الاسمیّة نصباجزئیهَا نحو کنت اعده فقیرًا فبان غنیا و قال تعالٰی وجعلوا الملائکة الّذین هم عباد الرّحمٰن اناثًا ای اعتقدوا فیهم الا نوثة اھ، اور اعتقادِ غیر مطابق صفت نقص ہے، اسی کو جہل مرکب کہتے ہیں، اور جَعَلَ الْجَنَّةَ مَثْوَاهُ جملہ دُعائیہ، تو ان چاروں باتوں کے پیش نظر اس کا مفہوم جناب باری عزاسمہ کے حق میں صفت نقص کے حصول کی دُعا ہوا جو شان اُلوہیت میں کھلی ہوئی بے ادبی ہے، اسی واسطے ہم نے کہا تھا کہ سوءِ ادبی آپ کو اکابرِ اُعن کا برتر کہ میں پہنچی ہے، بلکہ یہ (جَعَلَ) افعالِ تصییر سے ہے جو متعدی بدو مفعول ہوتے ہیں، کما فی همع الهوامع شرح جمع الجوامع للسّیوطی علیه الرحمة۔

(۳) ﴿ایضاح العوامل﴾ اسی صفحہ پر (فَاللَّفْظِيَّةُ مِنهَا عَلٰى ضَرْبَيْنِ) کی ترکیب میں فرماتے ہیں: (اَللَّفْظِيَّةُ) ذوالحال یا موصوف، (مِنْ) حرف جار، (هَا) ضمیر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق (كَائِنَةً) کے ہو کر حال ہوا



ذوالحال کا یا صفت ہوئی موصوف کی۔

اقول: سبحان اللہ! (کَائِنَةً) صفت نکرہ، اور (اَللَّفْظِيَّةُ) موصوف معرفہ، یہ ہیں دارالعلوم دیوبند شریف میں درجہ علیا کے مدرس نحوداں جن کی اس ترکیب پُرتضلیل پر قربان ہوجائیں وہاں کے جملہ مبتدیانِ نحومیر خواں۔

ناظرین! ہم نے تو یہی کہا تھا کہ ان مدرس صاحب کو "ہدایۃ النحو" کے مسائل محفوظ نہیں، لیکن اب ترکیب مذکور سے ظاہر ہوا کہ ذات شریف کو "نحومیر" بھی یاد نہیں ہے، کیونکہ اس میں بھی اس بات کی تصریح کردی گئی ہے کہ موصوف اگر معرفہ ہو تو صفت کا معرفہ ہونا شرط ہے، اور یہ ذات شریف (کَـائِنَةً) نکرہ کو (اَلـلَّـفْظِيَّةُ) معرفہ کی صفت قرار دے رہے ہیں۔

(۴) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:۸' پر فقط کی شرط مقدر (اِذَا جَوَّزْتَ بِهَا الْاِسْمَ) بیان کرکے اس کی ترکیب میں فرماتے ہیں: (اِذَا) حرفِ شرط۔

اقول: لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَظِيم! یہ ہیں دارالعلوم [illegible] جیسی عظیم المرتبت درسگاہ میں درجہ علیا کے مدرس، جو اسم کو حرف بتارہے ہیں۔

گر ہمی مکتب و ہمیں مُلّا 　　　　 کارِ طفلاں تمام خواہد شد

اس سے بھی مذکورہ بالا قول کی تائید ہوتی ہے کہ ذات شریف کو "نحومیر" تک یاد نہیں، کیونکہ اس میں (اِذَا) کے اسمائے ظروف سے ہونے کی تصریح ہے۔

(۵) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:۹' پر (نَـحْوُ بِـهٖ دَاءٌ) کی ترکیب میں (بِـهٖ دَاءٌ) کو جملہ قرار دے کر (نَحْو) کا مضاف الیہ قرار دیا ہے۔

اقول: یہ صحیح نہیں، کیونکہ (بِـهٖ دَاءٌ) اس مقام پر مراد اللّفظ ہے تو ترکیب یوں کی جائے گی کہ (نَـحْو) مضاف، اور (بِـــهٖ دَاءٌ) مراد اللّفظ مضاف الیہ، پھر بر تقدیر ارادۂ معنی ترکیب معروف کرکے جملہ قرار دیا جائے گا، چنانچہ صاحب "الفوائد الشافیہ" علیہ الرحمۃ نے "کافیہ" میں ایسے مقامات پر یوں ہی ترکیب فرمائی ہے، وجہ یہ کہ (بِــهٖ دَاءٌ) کو جملہ قرار دے کر مضاف الیہ قرار دیں تو لازم آئے گا کہ لفظ (نَـحْـو) جملہ کی طرف مضاف ہو، حالانکہ یہ ان الفاظ سے نہیں جو جملہ کی طرف مضاف ہوتے ہیں، جملہ کی طرف مضاف ہونے والے الفاظ حسب بیان "مغنی اللبیب" صرف آٹھ ہیں: (۱) اسمائے زمان، (۲) حیث، (۳) لفظ آیۃ بمعنی علامت، (۴) ذو، (۵) لدن، (٦) ریث،

(۷)قول، (۸) قائل، ساری کتاب میں ان بزرگ نے ایسے مقامات پر یہی تعلیل فرمائی ہے، اگر ''الفوائد الشافیہ'' پیش نظر ہوتی تو شاید تعلیل مذکور میں بتلا نہ ہوتے، لیکن جنہیں ''نحومیر'' تک یاد نہیں، ان کی نظر میں ''الفوائد الشافیہ'' ہونا چہ معنی دارد؟ مولوی 'الٰہی بخش' صاحب مرحوم بھی ایسے ہی ترکیب فرما گئے ہیں، جس کی تقلید نہ کی جائے گی۔

نحوی ترکیب میں ایک نئے سُر کی ایجاد

(۶) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:۹' پر (نَحْوُ قَوْلِہٖ تَعَالٰی) کی ترکیب میں ان ذات شریف نے ایک نئے سُر کی ایجاد فرمائی ہے، وہ یہ کہ فرماتے ہیں: (تَعَالٰی) فعل اپنے فاعل سے مل کر حال ہوا، ذوالحال حال سے مل کر مضاف الیہ ہوا (قَوْل) مصدر مضاف کا، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر (قَوْل) ہوا۔

اقول: یہی نیا سُر ہے جس کو ٹائٹل پیج پر خصوصیات میں شمار کرنا بھول گئے ہیں، جیسے یہ بھول گئے کہ نحوی ترکیب میں مضاف' مضاف الیہ مل کر مرفوعات میں سے کوئی مرفوع ہوتا ہے، یا منصوبات میں سے کوئی منصوب، یا مجرورات میں سے کوئی مجرور۔

(۷) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:۱۰' پر (اِشْتَرَیْتُ الْفَرَسَ بِسَرْجِہٖ) کو ترکیب میں جملہ انشائیہ قرار دیا ہے۔

اقول: فراموش کردہ ''نحومیر'' یہاں پر یاد آ گئی، اور ذات شریف یہ سمجھ گئے کہ اِشْتَرَیْتُ الْفَرَسَ بِسَرْجِہٖ میں وہی (اِشْتَرَیْتُ) ہے جس کو ''نحومیر'' میں جملہ انشائیہ کی قسم عقود کی مثال میں (بِعْتُ) کے ساتھ ذکر کیا ہے، حالانکہ یہ (اِشْتَرَیْتُ) وہ نہیں، کیونکہ (اِشْتَرَیْتُ) کا استعمال انشاء میں مجاز ہے جس کے لئے قرینہ ضروری، اور وہ یہاں پر مفقود، اسی واسطے یہ جملہ خبریہ ہے۔

(۸) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:۱۰' (وَاللّٰہِ لَاَفْعَلَنَّ کَذَا) کی ترکیب میں (کَذَا) کو جار مجرور قرار دے کر (لَاَفْعَلَنَّ) کا متعلق (ظرفِ لغو) قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے، کیونکہ (کَذَا) اس مقام پر اسمِ کنایہ ہے جو (لَاَفْعَلَنَّ) فعل متعدی کا مفعول بہ واقع ہے، علاوہ ازیں (کاف) حرفِ تشبیہ ظرفِ لغو نہیں ہوتا، وہ ہمیشہ ظرفِ مستقر ہوا کرتا ہے، ''الفوائد الشافیہ'' میں ص:۳۴' پر فرمایا: لانّ الکاف مع مجرورہٖ یکون ظرفًا مستقرًا لا لغوًا کما فی حاشیہ انوار التنزیل للمولٰی الشھاب۔

(۹) ﴿ایضاح العوامل﴾ص:۱۱؍پر(وَلَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْکُمْ اِلَی التَّهْلُکَةِ) کی ترکیب میں جو بائے زائدہ کی مثال ہے، (بِاَیْدِیْکُمْ) جار مجرور کو (لَا تُلْقُوْا) فعل سے متعلق قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط، اور بائے زائدہ کے معنی نہ سمجھنے پر مبنی ہے، وجہ یہ کہ حرفِ جر زائد فعل، یا شبہ فعل سے متعلق نہیں ہوا کرتا، اس لئے کہ فعل یا شبہ فعل سے تعلق بایں وجہ ہوتا ہے کہ یہ اس کے معنی اپنے مدخول تک پہنچاتا ہے، اور حرفِ جار زائد پہنچاتا نہیں تو متعلق بھی نہ ہوگا، نحوی مسائل سمجھنے کے لئے شئی لطیف کی ضرورت ہے، اسی واسطے کسی نے کہا تھا: ''نحویاں رامغز باید چوں شہاں''

تسکین خاطر کے لئے امام 'سیوطی' علیہ الرحمۃ کا ارشاد سن لیجئے جس میں تعلق کو غلط قرار دے رہے ہیں۔ همع الهوامع شرح جمع الجوامع، ص:۱۰۸، جلد: دوم میں فرمایا: **ولا یتعلق من حروف الجرّ زائدة كالباء ومن فی كفٰی باللّٰه شهیدًا و هل من خالق غیر اللّٰه و ذٰلك لانّ معنی التعلق الارتباط المعنوی والاصل انّ افعالاً قصرت عن الوصول الی الاسماء فاعینت علٰی ذٰلك بحروف الجر والزّائد انما دخل فی الكلام تقویة و توكیدًا ولم یدخل للربط (الّا اللام المقویة) فانها تتعلق بالعامل المقوی نحو مصدقًا لما معهم و فعّال لما یرید وان كنتم للرویا تعبرون لانّ التحقیق انها لیست زائدة محضة لما تخیل فی العامل من الضعف الذی نزل منزلة القاصر ولا معدیة محضة لاطراد صحة اسقاطها فلها منزلة بین منزلتین (وقول الحوفی) فی اعرابه (انّ الباء فی) الیس اللّٰه باحكم الحاكمین متعلق وهم) ای غلط نشاء عن ذهول اهـ۔**

(۱۰) ﴿ایضاح العوامل﴾ص:۱۱؍ذات شریف نے سابقہ کی طرح یہاں پر بھی تضلیل فرمائی کہ (رَدِفَ لَكُمْ) کی ترکیب میں جو کہ لام زائدہ کی مثال ہے، (لَكُم) کو (رَدِفَ) کے متعلق فرمایا، اور مزید برآں یہ کہ (رَدِفَ) کا فاعل (هو) ضمیر مستتر بیان فرمایا، حالانکہ وہ لفظ (بَعْضُ) ہے جو قرآن کریم میں مذکور ہے، سورۂ نمل شریف میں پوری آیت یوں ہے: (قُلْ عَسٰی اَنْ یَّكُوْنَ رَدِفَ لَكُمْ بَعْضُ الَّذِیْ تَسْتَعْجِلُوْنَ) یہ آیت کریمہ اور سابقہ یعنی وَلَا تُلْقُوا بِاَیْدِیْكُمْ الخ، دونوں کی ترکیب میں مولوی 'الٰہی بخش' صاحب مرحوم نے ہر دو حروفِ جار زائد کو ظرفِ لغو قرار دیا ہے، جو قابل تقلید نہیں۔

نحوی ترکیب میں

(۱۱) ﴿ایضاح العوامل﴾ص:۱۲؍پر(مِنْ وَهِيَ لِابْتِدَاءِ الْغَايَةِ) کی ترکیب میں (مِنْ) کومعطوف علیہ،اور(و) کوحرفِ عطف،اور(هِيَ) کومعطوف قرار دیا ہے۔

اقول: اس(واو) کوحرفِ عطف قرار دینا دیوبندی بدعت ہے جوشریعت نحو میں سیئہ ہے، کیونکہ صحت عطف کے لئے واجب ہے کہ معطوف کی اقامت معطوف علیہ کی جگہ صحیح ہو،اور یہاں پر(هِيَ) کو(مِنْ) کی جگہ رکھنا صحیح نہیں، ورنہ اضمار قبل الذکر لازم آئے گا جو باطل ہے قولِ کافیہ: **والمعطوف فی حکم المعطوف علیه الخ** کی شرح کرتے ہوئے شارح 'رضی' نے فرمایا: **فالمقصود انّ المعطوف یجب ان یکون بحیث لوحذف المعطوف علیه جاز قیامه مقامه،** (ترتیب 'ابوسعیدی') بلکہ (مِنْ) مبتدائے اوّل ہے،اور (هِيَ) مبتدائے ثانی جواپنی خبر(**لابتداء الغایة**) سے مل کرمبتدائے اوّل کی خبر ہے،اور یہ(و) زائدہ ہے،عاطفہ نہیں، جیسے کہ ان ذات شریف نے لکھ مارا، چنانچہ مولوی 'الٰہی بخش' صاحب مرحوم نے بھی(مِنْ) کومبتدائے اوّل قرار دینے کی صورت میں اس کوزائدتحریر فرمایا ہے۔

(۱۲) ﴿ایضاح العوامل﴾اسی صفحہ پر(اَخَذْتُ مِنَ الدَّرَاهِمِ اَیْ بَعْضَ الدَّرَاهِمِ) کی ترکیب میں(اَخَذْتُ مِنَ الدَّرَاهِمِ) جملہ کومفسَّر اور(بَعْضَ الدَّرَاهِمِ)مفرد کومفسِّر قرار دیا ہے۔

اقول: بدعت بھی سیّئہ ہے، کیونکہ (اَیْ) حرفِ تفسیر جملہ کی جملہ کے ساتھ،اور مفرد کی مفرد کے ساتھ تفسیر کے لئے آتا ہے، نہ مفرد کے ساتھ جملہ کی تفسیر کے لئے ، بلکہ یہ بھی درست نہیں کہ (مِنَ الدَّرَاهِمِ)کو مفسَّر اور(بَعْض الدَّرَاهِم)کومفسِّر قرار دیا جائے جیسا کہ مولوی 'الٰہی بخش' صاحب مرحوم نے اختیار فرمایا ہے، کیونکہ برتقدیر تفسیر المفرد بالمفرد(ای) کے ماقبل کے لئے اس کا مابعد عطف بیان یا بدل ہوتا ہے، چنانچہ''همع الهوامع'' جلد: ثانی،ص:۷۱میں ہے: **(ای) بالفتح والسکون حرف (للتفسیر بمفرد) نحو عندی مسجد ای ذهب وغضنفر ای اسد فتالیها عطف(بیان) علیٰ ماقبلها (او بدل) منه اھ،** اورعطف بیان وبدل کا اپنے معطوف علیہ،اورمبدل منہ کے ساتھ اعراب میں اتحاد ضروری ہے، خواہ لفظی اعراب میں،یا تقدیری میں، یا محلی میں، دونوں کا اعراب ایک ہی قسم کا ہو،یا مختلف، یہاں پر اگرصرف جار کو مفسَّر

قرار دیا جائے تو اس کے لئے سرے سے اعراب ہی نہیں ہوتا، پھر اعراب میں اتحاد کیسے ہوگا؟ اور جار مجرور کے مجموعہ کے لئے اعراب ہوتا ہے، مگر مسامحةً، اور وہ بھی جب کہ عامل محذوف کے قائم مقام ہوں، اور یہاں پر (اَخَذْتُ) عامل مذکور ہے تو (مِنَ الدَّرَاهِم) مجموعہ کے لئے بھی اعراب نہ ہوا، پس (مِنَ الدَّرَاهِم) مجموعہ کو بھی مفسَّر قرار دینا درست نہیں، غرضکہ کسی طرح چول ٹھیک نہیں بیٹھتی، بفضلہٖ تعالیٰ صحیح ترکیب وہی ہے، جس کو ہم نے بیان کیا ہے، اس کے پیش نظر (ای) یہاں پر تفسیر الجملة بالجملة کے لئے ہے، حاشية الصّبان علی الاشمونی، جلد: ثانی، ص: ۱۷۸' میں ہے: والتحقيق ان ذٰلك المتعلق انّما يعمل فی المجرور وانّه الذی فی محلّ نصب بالمتعلق بمعنیٰ انه يقتضی نصبه لوكان متعديًا اليه بنفسه فتعلق المجرور بهٖ تعلق عمل و امّا الجار فلاعمل للمتعلق فيه و نسبه التعلق اليه مسامحة او مرادهم تعلق الايصال لان الحرف يوصل معانی الافعال الیٰ الاسماء فعلم ان المحل للمجرور فقط هٰذا اذالم يقعًا عوضًا عن العامل المحذوف و الّا حكم علیٰ مجموعهما باعراب العامل رفعًا نحو زيد فی الدّار او نصبًا نحو خرج زيد بثيابهٖ اوجرًا نحو مررت برجل من الكرام افاده الدّما مينی وغيره، اور مجموعہ جار مجرور کے لئے بیان کردہ اعراب کا حکم مسامحةً ہوتا ہے جس کو اسی جلد کے ص: ۱۷۳' میں بایں الفاظ بیان فرما چکے ہیں: وقد علم من هٰذا التحقيق ان جعلهم مذومنذ خبرين علیٰ التسامح الشائع فی اعراب نحو زيد فی الدّار بقولهم زيد متبدأ و فی الدّار خبر وان الخبر فی الحقيقة متعلق مذومنذ علیٰ الرّاجح اهـ۔

(۱۳) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص: ۱۳' پر (نَحْوُ قَولهٖ تَعالیٰ فَاجْتَنِبُواالرّجس من الاوثان ای الرّجس الّذی هوالاوثان) اور (نَحْوُ قولهٖ تَعالیٰ يَغْفِرْلَكُمْ مِنْ ذُنُوبِكُمْ) اور (نحو قولهٖ تعالیٰ وَلَا تَأْكُلُوْا اَمْوَالَهُمْ اِلٰی اَمْوَالِكُمْ اَیْ مَعَ اَمْوَالِكُمْ) کی ترکیب میں وہی دیوبندی نیا سُر اُلا پا ہے کہ مضاف' مضاف الیہ مل کر (قول) ہوا، بلکہ آخر کتاب تک اسی سُر میں بولے ہیں، اور (فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ) کو جملہ قرار دے کر مفسَّر اور الرِّجس الّذیْ هُوَالْاَوثَانُ، کو مفسِّر، اسی طرح (لَاتَأْكُلُوْا اَمْوَالَهُمْ اِلٰی اَمْوَالِكُمْ) میں (اِلٰی اَمْوَالِكُمْ) کو مفسَّر اور (مَعَ اَمْوَالِكُمْ) کو مفسِّر قرار دیا ہے، اور (يَغْفِرْ لَكُمْ مِنْ ذُنُوبِكُمْ) میں (مِنْ) زائدہ کو متعلق، اور نحو سِرْتُ مِنَ الْبَصْرَةِ اِلَی الْكُوْفَةِ) کی

ترکیب میں (سِرْتُ مِنَ الْبَصَرَةِ اِلَی الْکُوْفَةِ) کو جملہ قرار دے کر مضاف الیہ، اور (اِلٰی لِانْتِهَاءِ الْغَایَةِ فِی الْمَکَان) کی دو ترکیبیں کی ہیں، دوسری میں (اِنْتِهَاءِ الْغَایَةِ) کو موصوف، اور (فی المکان) کو (کائنة) نکرہ کے متعلق قرار دے کر اس نکرہ کو (انتهاءِ الغَایَةِ) معرفہ کی صفت قرار دیا ہے جس سے ''نحو میر'' یاد نہ ہونے کی تائید ہوتی جارہی ہے، ان سب صورتوں میں صحیح ترکیب ہماری بیان کردہ ہے۔

(۱۴) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:۱۴' پر (قَدْ یَکُوْنُ مَا بَعْدَهَا دَاخِلًا فِی مَا قَبْلَهَا) میں (دَاخِلًا) کی ترکیب کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ (دَاخِلًا) صیغہ اسمِ فاعل اس میں ضمیر (هو) مستتر جو کہ راجع ہے (مَا) موصول کی طرف اس کا نائب فاعل۔

اقول: سبحان اللہ! یہ دیوبندی نحو دانی ہے کہ اسمِ فاعل کے لئے نائب فاعل، مبتدی بھی جانتے ہیں کہ اسمِ فاعل کے لئے (فاعل) ہوتا ہے، (نائب فاعل) نہیں ہوتا۔

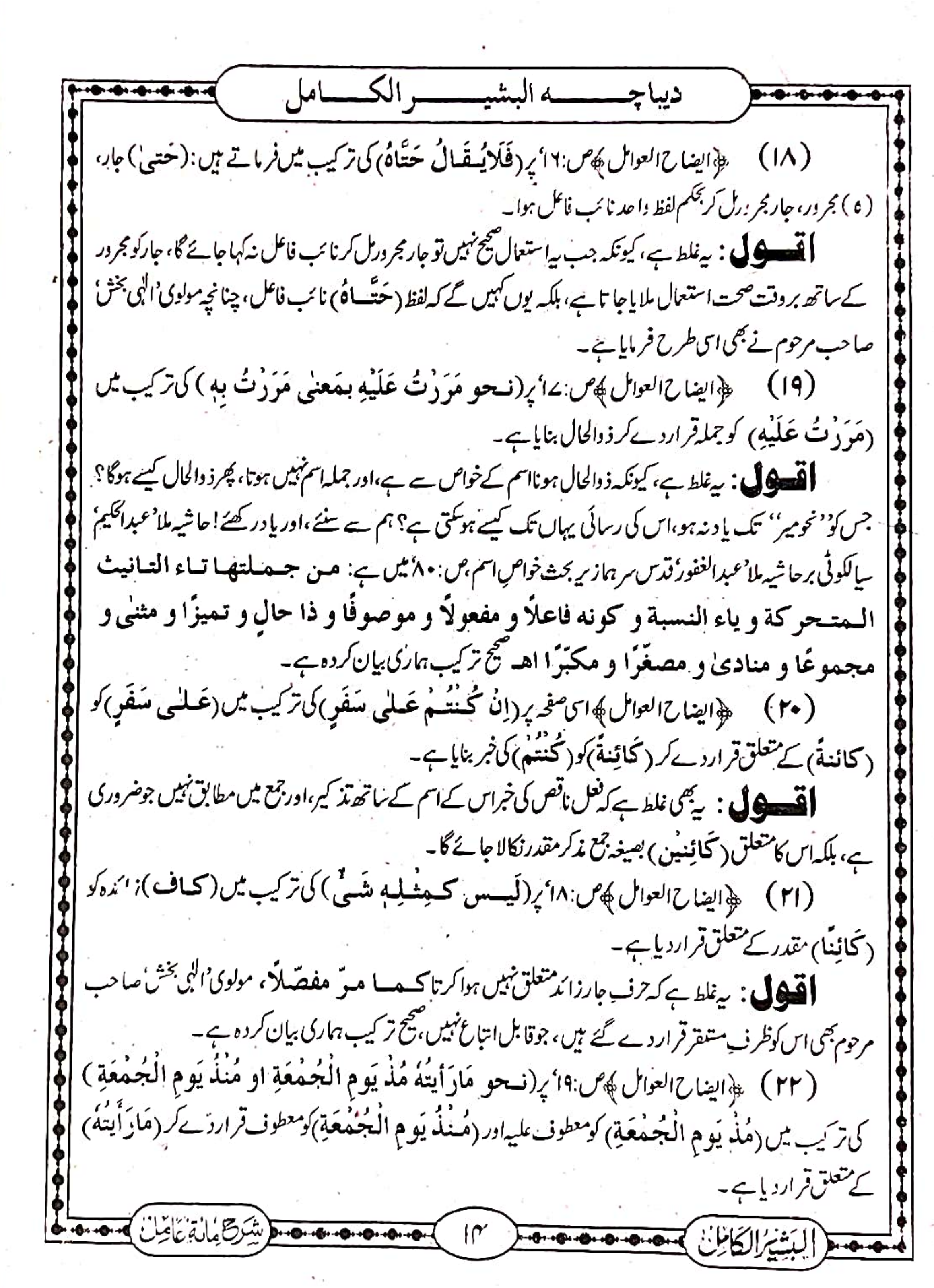
(۱۵) ﴿ایضاح العوامل﴾ پھر اسی صفحہ پر (اِذَا قُمْتُمْ اِلَی الصَّلٰوةِ) کی ترکیب میں فرماتے ہیں: (اِذَا) حرفِ شرط، جس سے ناظرین کو باور کرایا جارہا ہے کہ دار العلوم [illegible] جیسی عظیم المرتبت درسگاہ میں درجہ علیا کے مدرس صاحب کو ''نحو میر'' تک یاد نہیں۔

(۱۶) ﴿ایضاح العوامل﴾ اسی صفحہ پر ایک اور [illegible] بدعت کا اظہار فرمایا ہے، وہ یہ کہ قَدْ یَکُوْنُ مَا بَعْدَهَا دَاخِلًا فِی مَاقَبْلَهَا کو جزائے مقدم، اور (اِنْ کَانَ مَا بَعْدَهَا مِنْ جِنْسِ مَا قَبْلَهَا) کو شرطِ مؤخر قرار دے کر فرماتے ہیں: جزائے مقدم، اور شرطِ مؤخر مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

اقول: ان ذات شریف سے کوئی پوچھے کہ نحویوں نے جملہ کی کسی قسم کو (جملہ شرطیہ جزائیہ) کے ساتھ موسوم کیا، نہیں تو یہ ایجادِ 'بندہ' ہے یا 'بندی'۔

(۱۷) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:۱۵' پر (سِرْتُ البَلَدَ حتّٰی السُّوق) کی ترکیب میں (اَلْبَلَدَ) کو مفعول بہ قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے، کیونکہ (سِرْتُ) فعل متعدی نہیں، حتیٰ کہ مفعول بہ کا مقتضی ہو، یہ مفعول فیہ ہے، اور قَرَأْتُ وِرْدِیْ حتّٰی الدُّعَا ای مَعَ الدُّعَاء کی ترکیب میں وہی [illegible] رٹ اختیار فرمائی ہے کہ (حَتّٰی الدُّعَاء) مفسَّر اور (مَعَ الدُّعَاء) مفسِّر جو شئی لطیف کے فقدان پر مبنی ہے۔



(۱۸) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:۱۶؍ پر (فَلَا یُقَالُ حَتَّاهُ) کی ترکیب میں فرماتے ہیں: (حَتیٰ) جار، (ہ) مجرور، جار مجرور مل کر بحکم لفظ واحد نائب فاعل ہوا۔

اقــول: یہ غلط ہے، کیونکہ جب یہ استعمال صحیح نہیں تو جار مجرور مل کر نائب فاعل نہ کہا جائے گا، جار کو مجرور کے ساتھ بروقت صحت استعمال ملایا جاتا ہے، بلکہ یوں کہیں گے کہ لفظ (حَتَّاهُ) نائب فاعل، چنانچہ مولوی 'الٰہی بخش' صاحب مرحوم نے بھی اسی طرح فرمایا ہے۔

(۱۹) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:۱۷؍ پر (نحو مَرَرْتُ عَلَيْهِ بمَعنىٰ مَرَرْتُ بِهٖ) کی ترکیب میں (مَرَرْتُ عَلَيْهِ) کو جملہ قرار دے کر ذوالحال بنایا ہے۔

اقــول: یہ غلط ہے، کیونکہ ذوالحال ہونا اسم کے خواص سے ہے، اور جملہ اسم نہیں ہوتا، پھر ذوالحال کیسے ہوگا؟ جس کو 'نحومیر' تک یاد نہ ہو، اس کی رسائی یہاں تک کیسے ہوسکتی ہے؟ ہم سے سنئے، اور یاد رکھئے! حاشیہ ملا 'عبدالحکیم' سیالکوٹی برحاشیہ ملا 'عبدالغفور' قدس سرہما زیر بحث خواصِ اسم، ص:۸۰؍ میں ہے: من جملتها تاء التانيث المتحركة و ياء النسبة و كونه فاعلاً و مفعولاً و موصوفًا و ذا حالٍ و تميزًا و مثنىٰ و مجموعًا و منادىٰ و مصغّرًا و مكبّرًا اھ صحیح ترکیب ہماری بیان کردہ ہے۔

(۲۰) ﴿ایضاح العوامل﴾ اسی صفحہ پر (اِنْ كُنْتُمْ عَلٰى سَفَرٍ) کی ترکیب میں (عَلٰى سَفَرٍ) کو (كائنةً) کے متعلق قرار دے کر (كَائِنَةً) کو (كُنْتُمْ) کی خبر بنایا ہے۔

اقــول: یہ بھی غلط ہے کہ فعل ناقص کی خبر اس کے اسم کے ساتھ تذکیر، اور جمع میں مطابق نہیں جو ضروری ہے، بلکہ اس کا متعلق (كَائِنِيْن) بصیغہ جمع مذکر مقدر نکالا جائے گا۔

(۲۱) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:۱۸؍ پر (لَيسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ) کی ترکیب میں (کاف) زائدہ کو (كَائِنًا) مقدر کے متعلق قرار دیا ہے۔

اقــول: یہ غلط ہے کہ حرف جار زائد متعلق نہیں ہوا کرتا كما مرّ مفصّلاً، مولوی 'الٰہی بخش' صاحب مرحوم بھی اس کو ظرفِ مستقر قرار دے گئے ہیں، جو قابل اتباع نہیں، صحیح ترکیب ہماری بیان کردہ ہے۔

(۲۲) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:۱۹؍ پر (نحو مَارَأَيْتُهٗ مُذْ يومِ الْجُمْعَةِ او مُنْذُ يومِ الْجُمْعَةِ) کی ترکیب میں (مُذْ يومِ الْجُمْعَةِ) کو معطوف علیہ اور (مُنْذُ يومِ الْجُمْعَةِ) کو معطوف قرار دے کر (مَارَأَيْتُهٗ) کے متعلق قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے، کیونکہ من حیث اللّفظ (مُذ)اور (منذ)کی دومثالیں مقصود ہیں، نہ من حیث المعنٰی کہ لفظ (نحو) ان الفاظ میں نہیں جو جملہ من حیث المعنٰی کی طرف مضاف ہوتے ہیں کما مرّ تفصیله، اور جار کا تعلق بروقت ارادۂ معنٰی ہوتا ہے، (منذ یوم الجمعة) سے پیشتر (مَارَأَیتُهُ) بقرینہ سابق اختصاراً محذوف کردیا ہے تو اصل میں (مَارَأَیتُهُ مُنْذُ یَومِ الْجُمْعَةِ) من حیث اللّفظ معطوف ہے، اور (مَارَأَیتُهُ مُذْ یَومِ الْجُمْعَةِ) من حیث اللّفظ معطوف علیہ ہے، اور (او) بمعنٰی (و) ہے جیسے اس حدیث میں: فانّما علیك نبیٌّ او صدیقٌ او شَهِیْدٌ جب شئی پر مصاحب کا عطف بواسطہ (او) کیا جائے یا مؤکَّد پر مؤکِّد کا جیسے: وَمَنْ یَکْسِبُ خَطِیْئَةً اَوْ اثمًا میں ایک قول پر، یا مقام اباحت میں واقع ہو جیسے: جالس الحسن او ابن سیرین میں، تو (او) بمعنٰی (و) ہوتا ہے، کذا فی الاشمونی، عبارتِ کتاب، اور حدیث شریف از قبیل عطف مصاحب ہے، فتشکر، مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم بھی معطوف معطوف علیہ قرار دے کر متعلق قرار دے گئے، جو قابل اتباع نہیں۔

(۲۳) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:۱۹ پر (وَقَدْ تکُوْنَانِ بِمَعنٰی جَمِیْعِ المُدَّةِ) کی ترکیب میں فرماتے ہیں: (تَکُوْنَانِ) فعل مضارع تثنیہ مؤنث غائب فعل ناقص، اس میں ضمیر (هُمَا) مستتر جو کہ راجع ہے مذ و منذ کی طرف، وہ اس کا اسم۔

اقول: یہ غلط ہے، اسی واسطے ہم نے کہا تھا کہ ذات شریف کو ''صرفِ میر'' بھی یاد نہیں، ان ذات شریف کے متعلق ہم نے جو کچھ کہا، یا کہیں گے خدانخواستہ وہ کسی پُرخاش پر مبنی نہیں، بلکہ اظہارِ حقیقت ہے، مضارع کے صیغہ تثنیہ میں ضمیر فاعل (هُمَا) مستتر نہیں ہوتی، بلکہ (الف) ضمیر بارز فاعل ہے، چنانچہ ''صرفِ میر'' ص:۱۱ میں ہے: و تا در تنصر و تنصران علامت غیبت وحرفِ استقبال است و الف علامت تثنیہ مؤنث وضمیر فاعل ست۔

(۲۴) ﴿ایضاح العوامل﴾ اسی صفحہ پر (نحو مَارَأَیتُهُ مُذْ یَوْمَیْنِ اَوْ مُنْذُ یَومَیْنِ) کی ترکیب میں بھی وہی سابق تھلیل فرمائی ہے، جس کی تفصیل ہم ابھی بیان کر چکے ہیں۔

نحوی ترکیب میں دوسرا نیا گُر

(۲۵) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:۲۰ پر (اِلَّا نَکِرَةً مَوْصُوْفَةً) اور (اِلَّا فعلاً مَاضیًا) اور (اِلَّا عَلٰی الْاِسْمِ الظَّاهِرِ) کی ترکیب میں فرماتے ہیں: (اِلَّا) حرفِ استثنا لغو۔

اقول: ذات شریف نے نحوی ترکیب میں یہ دوسرا نیا سُر اختیار کیا ہے، اور آخر کتاب تک اسی سُر میں بولے ہیں، اس لفظ (لغو) کا تعلق (استثنا) کے ساتھ قرار دیں، یا (حرف) کے ساتھ، دونوں صورتیں (الغو) ہیں، نحویوں کی زبان میں نہ (اِلَّا) حرفِ لغو کہلاتا ہے، نہ استثنا، (استثنائے لغو) یہ خاص دار العلوم شریف کی بولی ہے، جس کی لغویت کا ثبوت خود ذات شریف اسی صفحہ پر بایں الفاظ پیش فرماتے ہیں: (واوِ قسم) کے لئے تین شرطیں ہیں، ایک حذفِ فعل، دوسرا یہ کہ قسم اندر سوال مستعمل نہیں ہوتا الخ، تیسرا یہ کہ ضمیر پرنہیں آتا الخ، ناظرین! آپ نے دیکھا لفظ (دوسرا) اور لفظ (تیسرا) شرط کیلئے استعمال فرمارہے ہیں، جو اردو زبان میں مؤنث مستعمل ہے۔

(۲۶) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:۲۱' پر (وَقَدْ تَكُونُ بِمَعْنٰى رُبَّ) کی ترکیب میں (بمعنی رُبَّ) کو (مُسْتَعْمَلاً) مقدر کے متعلق کر کے اس کو (تَكُوْنُ) کی خبر قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے، کیونکہ بر تقدیر اشتقاق خبر (تَكُوْنُ) کے اسم کے ساتھ خبر کی تانیث میں مطابقت واجب ہے، اور (مُسْتَعْمَلاً) مؤنث نہیں۔

(۲۷) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:۲۱' پر (نحو و عَالِمٍ يَعْمَلُ بِعِلْمِهٖ) کی ترکیب میں (يَعْمَلُ بِعِلْمِهٖ) کو (عَالِمٍ) کی صفت کر کے (وَعَالِمٍ) جار مجرور کو فعل مقدر سے متعلق کرنے کے بجائے جار مجرور کو (نحو) کا مضاف الیہ قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے کہ جار مجرور مضاف الیہ نہیں ہوا کرتے، کیونکہ مضاف الیہ اسم ہوا کرتا ہے، یا جملہ، اور جار مجرور نہ اسم ہیں، نہ جملہ۔

(۲۸) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:۲۲' پر (وَاللّٰهِ لَا زَيْدٌ فِي الدَّارِ وَلَا عَمْرٌو) کی ترکیب میں دونوں (لَا) کو نفی جنس کا فرما کر (زَيْدٌ) اور (عَمْرٌو) کو ان کا اسم قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے، اور یہ اُسی بات کی تائید کرتا ہے کہ ذات شریف کو "نحو میر" تک یاد نہیں، کیونکہ (لائے نفی جنس) کے بعد اگر معرفہ واقع ہو تو وہ عمل نہیں کرتا، پھر اس کے لئے اسم کیسے ہوگا؟ اگر باور نہ ہو تو سنئے! "نحو میر" ص.۱۸' میں ہے: واگر بعد او معرفہ باشد تکرار لا با معرفہ دیگر لازم باشد ولا ملغی باشد یعنی عمل نکند وآں معرفہ مرفوع باشد با بتدا چوں (لَا زَيْدٌ عِنْدِيْ وَلَا عَمْرٌو)۔

(۲۹) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:۲۲' پر (فَاِنْ كَانَ جَوَابُهٗ جُمْلَةً اِسْمِيَّةً فَاِنْ كَانَتْ مُثْبَتَةً وَجَبَ اَنْ تَكُوْنَ مُصَدَّرَةً بِاِنَّ اَوْلَامِ الْاِبْتِدَاءِ) کی ترکیب میں (اِسْمِيَّةً) اسمِ منسوب کو بغیر ضم مرفوع

(جُمْلَة) کی صفت قرار دیا ہے۔

اقــول: یہ غلط ہے، کیونکہ جس اسم کے آخر یائے نسبت ہو وہ بھی عمل کرتا ہے، بعض نحویوں کے نزدیک بتاویل (مُنْتَسِبٌ) ہو کر اسمِ فاعل کی طرح، اور بعض کے نزدیک بتاویل (مَنْسُوْبٌ) ہو کر اسمِ مفعول کی طرح، اس کے مرفوع کو بر تقدیرِ اوّل فاعل اور بر تقدیرِ ثانی نائب فاعل کہتے ہیں، تو جس طرح اسمِ فاعل، اور اسمِ مفعول کے ساتھ ترکیب میں ان کے مرفوع کو نہ ملانا خطائے فاحش ہے، اسی طرح اسمِ منسوب کے ساتھ ترکیب میں اس کے مرفوع کو نہ ملانا خطائے فاحش، یقین نہ ہو تو سنئے! ''الفوائد الشافیہ'' میں زیرِ ترکیب **فالعدل خروجه عن صيغته الاصليّة،** ص:۲۳' پر فرمایا: **ومَا اشتهر بين المعربين من ان الاصليّة صفة الصيغة بلاضم نائب الفاعل فمسَامحة او غلط فاحش بيقين كما مرَّ التفصيل نقلاً عن شرح المفتاح للسيد الشريف فاحفظه فانّه ينفعك في مواضع شي،** ان کے نزدیک (اسم بیائے نسبت) بتاویل (منسوب) ہے، **نظیر آں** اس کے لئے نائب فاعل بیان فرمایا، اور ''**همع الهوامع**'' جلد: دوم، ص:۱۹۲' میں اسم منسوب الیہ کے تغیرات کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا: **اذ يلحقه ثلث تغييرات لفظي[1] وهو كسر ماقبل الياء وانتقال الاعراب اليها و معنوي[2] وهو صيرورته اسمًا لمَا لم يكن لهٗ و حكمي[3] وهو رفعه لما بعده على الفاعليّة كالصّفة المشبّهة نحو مررت برجل قرشي ابوه كانك قلت منتسب الى قريش ابوه و يطرد ذلك فيه وان لم يكن مشتقًا وان لم يرفع الظاهر رفع الضمير المستكن فيه كما يرفعه اسم الفاعل المشتق،** ان کے نزدیک بتاویل (مُنْتَسِبٌ) ہے، لہٰذا اس کے لئے فاعل بیان فرمایا، اور (فَاِنْ كَانَتْ مُثْبَتَةً) کی (فَا) کو حرفِ تفصیل لکھا ہے۔

اقــول: یہ غلط ہے، کیونکہ یہ (فَــا) نحات کی اصطلاح میں حرفِ تفصیل نہیں کہلاتی، بلکہ اس کو نحوی فائے جزائیہ کہتے ہیں، کیونکہ اس کا مابعد شرط ماقبل کے لئے جزا ہوتا ہے۔

تیسرا نیاسُر

(۳۰) ﴿ایضاح العوامل﴾ اسی طرح ص:۲۳' پر بھی (وَاِنْ كَانَ جَوَابُـهٗ جُـمْـلَةً فِعْلِيَّةً فَاِنْ كَانَتْ مُثْبَتَةً) کی ترکیب میں (فِعْلِيَّةً) اسمِ منسوب کو بدون ضم مرفوع صفت قرار دیا ہے، اور (فَاِنْ كَانَتْ) کی (فَا) کو حرفِ تفصیل، اس کے علاوہ تیسرا نیاسُر یہ اختیار فرمایا کہ (اِنْ كَانَ جَوَابُهٗ) الخ کو جملہ شرطیہ جزائیہ تحریر کیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے، کیونکہ یہ جملہ شرطیہ معطوفہ ہے، اس کو جزائیہ کہنے کی کوئی تک نہیں، نیز اسی صفحہ پر (وَاللّٰهِ لَاَفْعَلَنَّ كَذَا) کی ترکیب میں (كَذَا) کو جار مجرور کہہ کر (لَاَفْعَلَنَّ) سے متعلق قرار دیا ہے، یہ سابق کی طرح تضلیل ہے، کیونکہ (كَذَا) جار مجرور نہیں، اسمِ کنایہ ہے۔

(۳۱) ﴿ایضاح العوامل﴾ اسی طرح ص:۲۴' پر (وَاِنْ كَانَتْ مَنْفِيَةً فَاِنْ كَانَتْ فِعْلًا مَاضِيًا الخ) کی ترکیب میں (اِنْ كَانَتْ مَنْفِيَّةً الخ) کو جملہ شرطیہ جزائیہ اور (فَاِنْ كَانَت) کی (فَا) کو حرفِ تفصیل اور (وَاللّٰهِ مَاافْعَلَنَّ كَذَا) اور (وَاللّٰهِ لَاَفْعَلَنَّ كَذَا) اور (وَاللّٰهِ لَنْ اَفْعَلَنَّ كَذَا) کی ترکیب میں (كَذَا) کو جار مجرور قرار دیا ہے۔

(۳۲) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:۲۵' پر (اِنْ كَانَ قَبْلَ الْقَسَمِ جُمْلَةٌ كَالْجُمْلَةِ الَّتِيْ وَقَعَتْ جَوابَهُ) کی ترکیب میں (وَقَعَتْ) کی ضمیر مستتر کا مرجع (جملة) قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے، ورنہ جملہ صلہ کا عائد موصول سے خلو لازم آئے گا، بلکہ اس کا مرجع (اَلَّتِي) ہے۔

(۳۳) ﴿ایضاح العوامل﴾ اور (جَوابَهُ) کو (وَقَعَتْ) کا مفعول بہ قرار دیا ہے۔

اقول: یہ بھی غلط کہ (وَقَعَتْ) فعل متعدی نہیں، بلکہ (وَقَعَتْ) معنی (صَارَتْ) کو متضمن ہے، ضمیر مستتر اسم، اور (جَوَابَهُ) خبر، **كما فى الفوائد الشافيه**، ص:۴۱'۔

(۳۴) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:۲۶' پر (وَالْفَاعِلُ فِيهَا ضَمِيرٌ مُسْتَتِرٌ) کی ترکیب میں (مُسْتَتِرٌ) کو اسمِ فاعل تحریر کر کے اس میں ضمیر پوشیدہ کو نائب فاعل قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے کہ اسمِ فاعل کے لئے نائب فاعل نہیں ہوتا، فاعل ہوتا ہے۔

(۳۵) ﴿ایضاح العوامل﴾ اسی صفحہ پر (تَعَيَّنَتَا لِلْفِعْلِيَّةِ) کی ترکیب میں (هِيَ) ضمیر مستتر کو اس کا فاعل قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے بدو وجہ: **اوّل**: اس لئے کہ صیغہ تثنیہ میں ضمیر واحد مستتر ہونے کے کیا معنی؟ **دوم**: اس لئے کہ ماضی کے صیغہ تثنیہ میں ضمیر مستتر ہی نہیں ہوتی، بلکہ (الف) ضمیر بارز فاعل ہے، یہ وہی بات ہے کہ ذات شریف کو ''صرفِ میر'' تک یاد نہیں، اگر باور نہ ہو تو سنئے! ''صرفِ میر'' ص:۱۰' میں ہے: **والف در نَصَرَتَا** علامت تثنیہ مؤنث وضمیر فاعل ست۔

النّوع الثّانی

(۳۶) ﴿ایضاح العوامل﴾ص:۲۷ پر (وَهِيَ تَدْخُلُ عَلَى الْمُبْتَدَاءِ وَالْخَبَرِ) کی ترکیب میں (هِيَ) کومبتدا بنا کر (تَدْخُلُ) کی ضمیر مستتر فاعل کا مرجع (حروف) قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے، ورنہ جملہ خبر کا عائد مبتدا سے خلو لازم آئے گا بلکہ (هِيَ) مستتر کا مرجع (هِيَ) بارز ہے۔

(۳۷) ﴿ایضاح العوامل﴾ص:۲۸ پر (وَهِيَ لِلتَّشْبِيْهِ) کی ترکیب میں (لِلتَّشْبِيْهِ) جار مجرور کا متعلق محذوف (مُسْتَعْمَلٌ) بصیغہ مذکر نکال کر اس کو (هِيَ) مبتدا کی خبر قرار دیا ہے، اسی طرح (هِيَ لِلاِسْتِدْرَاكِ) اور (هِيَ لِلتَّمَنِّيْ) کی ترکیب میں۔

اقول: یہ غلط ہے، کیونکہ خبر کی (هِيَ) مبتدا کے ساتھ تانیث میں مطابقت نہیں رہتی جو واجب ہے، بلکہ اس کا متعلق صیغہ مؤنث نکالا جائے گا۔

(۳۸) ﴿ایضاح العوامل﴾ص:۲۸ پر (تکُونَانِ مُتَغَايِرَتَيْنِ) کی ترکیب میں (مُتَغَايِرَتَيْنِ) کو اسمِ فاعل تحریر کرنے کے باوجود اس میں ضمیر مستتر کو اس کا نائب فاعل قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے، کَمَا مَرَّ بلکہ ضمیر مستتر فاعل ہے۔

(۳۹) ﴿ایضاح العوامل﴾ص:۲۹ پر (هِيَ لِلتَّرَجِّي) کی ترکیب میں (هِيَ) کو مبتدا قرار دے کر لِلتَّرَجِّي کو (مُسْتَعْمَلٌ) کے متعلق قرار دے کر اس کو خبر (هِيَ) قرار دیا ہے۔

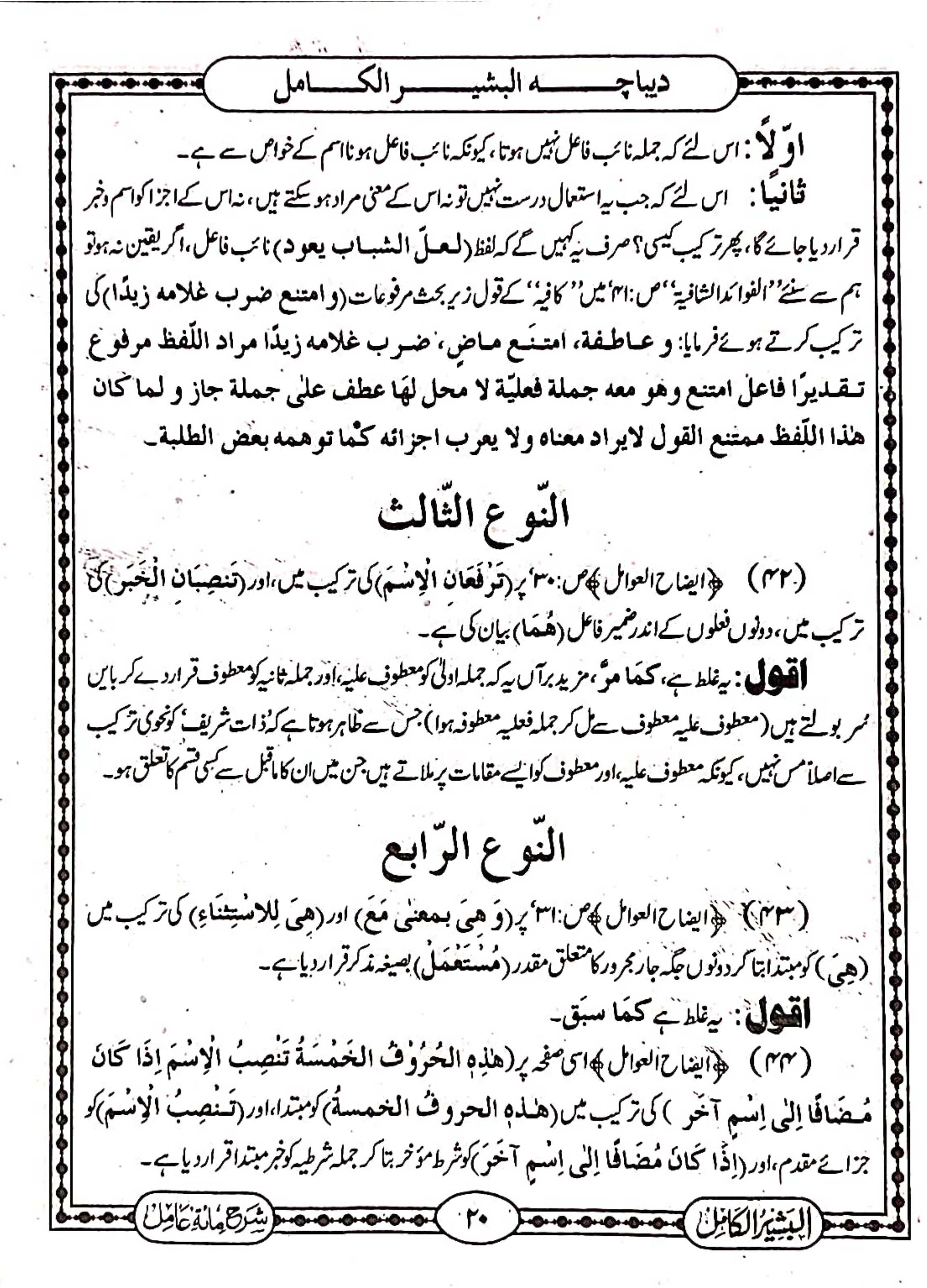
اقول: یہ غلط ہے، کَمَا مَرَّ۔

(۴۰) ﴿ایضاح العوامل﴾ص:۲۹ پر (يُسْتَعْمَلُ فِي الْمُمكِنَاتِ كَمَا مَرَّ) کی ترکیب میں (كَمَا مَرَّ) کو (يُسْتَعْمَلُ) مذکور کے متعلق قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے کہ (کاف) حرفِ تشبیہ ہمیشہ ظرفِ مستقر ہوتا ہے، کَمَا مَرَّ۔

(۴۱) ﴿ایضاح العوامل﴾ص:۲۹ پر (فلا يقال لعلّ الشّباب يَعُودُ) کی ترکیب میں (لَعَلَّ الشَّبَابَ يَعُوْدُ) کو بایں طور جملہ انشائیہ بنا کر کہ (الشّباب) اسمِ لعلَّ اور (يَعود) خبر، (لَايقَال) کا نائب فاعل قرار دیا ہے۔

اقول: یہ بدووجہ غلط ہے:



اوّلاً: اس لئے کہ جملہ نائب فاعل نہیں ہوتا، کیونکہ نائب فاعل ہونا اسم کے خواص سے ہے۔

ثانیاً: اس لئے کہ جب یہ استعمال درست نہیں تو نہ اس کے معنی مراد ہو سکتے ہیں، نہ اس کے اجزا کو اسم وخبر قرار دیا جائے گا، پھر ترکیب کیسی؟ صرف یہ کہیں گے کہ لفظ (**لعلّ الشباب يعود**) نائب فاعل، اگر یقین نہ ہو تو ہم سے سنئے ''الفوائد الشافیۃ'' ص:۴۱ میں ''کافیہ'' کے قول زیر بحث مرفوعات (**و امتنع ضرب غلامه زيدًا**) کی ترکیب کرتے ہوئے فرمایا: **و عاطفة، امتنع ماضٍ، ضرب غلامه زيدًا مراد اللّفظ مرفوع تقديرًا فاعل امتنع وهو معه جملة فعليّة لا محل لها عطف على جملة جاز و لما كان هٰذا اللّفظ ممتنع القول لايراد معناه ولا يعرب اجزائه كما توهمه بعض الطلبة۔**

النّوع الثّالث

(۴۲) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:۳۰ پر (**تَرْفَعَانِ الْاِسْمَ**) کی ترکیب میں، اور (**تَنصِبَانِ الْخَبَرَ**) کی ترکیب میں، دونوں فعلوں کے اندر ضمیر فاعل (**هُمَا**) بیان کی ہے۔

اقول: یہ غلط ہے، **كمَا مرّ**، مزید برآں یہ کہ جملہ اولیٰ کو معطوف علیہ، اور جملہ ثانیہ کو معطوف قرار دے کر بایں سُر بولتے ہیں (معطوف علیہ معطوف سے مل کر جملہ فعلیہ معطوفہ ہوا) جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ 'ذات شریف' کو نحوی ترکیب سے اصلاً مس نہیں، کیونکہ معطوف علیہ، اور معطوف کو ایسے مقامات پر ملاتے ہیں جن میں ان کا ماقبل سے کسی قسم کا تعلق ہو۔

النّوع الرّابع

(۴۳) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:۳۱ پر (**وَ هِيَ بمعنٰى مَعَ**) اور (**هِيَ لِلاسْتِثْنَاءِ**) کی ترکیب میں (**هِيَ**) کو مبتدا بنا کر دونوں جگہ جار مجرور کا متعلق مقدر (**مُسْتَعْمَلٌ**) بصیغہ مذکر قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے **كمَا سبَق**۔

(۴۴) ﴿ایضاح العوامل﴾ اسی صفحہ پر (**هٰذِهِ الحُرُوْفُ الخَمْسَةُ تَنْصِبُ الْاِسْمَ اِذَا كَانَ مُضَافًا اِلٰى اِسْمٍ آخَر**) کی ترکیب میں (**هٰذِهِ الحروفُ الخمسةُ**) کو مبتدا، اور (**تَنْصِبُ الْاِسْمَ**) کو جزائے مقدم، اور (**اِذَا كَانَ مُضَافًا اِلٰى اِسْمٍ آخَرَ**) کو شرط مؤخر بنا کر جملہ شرطیہ کو خبر مبتدا قرار دیا ہے۔

اقـــول: یہ غلط ہے، کیونکہ یہاں پر (اِذَا) معنی شرط کو متضمن نہیں، بلکہ محض ظرفیت کے لئے ہے، اور مابعد کی طرف مضاف، اور (تَـنْـصِبُ) خبر مبتدا کا مفعول فیہ (اِذَا) کو شرطیہ قرار دینے سے جزا کا تقدم لازم آئے گا جو خلافِ اصل ہے، جس کا ارتکاب بلاضرورت نہیں کیا جاتا، اور یہاں ضرورت متحقق نہیں۔

النّوع الخَامس

(۴۵) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:۳۳، پر (اَسْلَمت اَنْ اَدخُلَ الجنَّةَ) اور (اَسْلَمْتُ اَنْ دَخَلْتُ الجنَّةَ) کی ترکیب میں (اَنْ اَدْخَلَ الْجَنَّةَ) اور (اَنْ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ) کو (اَسْلَمْتُ) کا مفعول بہ قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے، کیونکہ (اِسْلَامْ بمعنی (داخل شدن در دین محمدی) متعدی نہیں، اور یہ (اَسْـلَمْتُ) بایں معنی (اسلام) سے مشتق ہے، اور صحیح بات یہ کہ اس (اَنْ) سے پیشتر (لَام) حرفِ جر برائے تعلیل محذوف ہے جس کے حذف کو (اَنْ) اور (اَنَّ) سے پیشتر نحوی قیاس کہتے ہیں۔

(۴۶) ﴿ایضاح العوامل﴾ اسی صفحہ پر (اصلها لَا اَنْ عِندَ الخليل) کی ترکیب میں (لَا اَنْ) کو ذوالحال، اور (عِنْدَالخَلِيل) کو حال قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے، ورنہ (اَصْـلُهَا) مبتدا پر (لَااَنْ) خبر مقید کا حمل درست نہ رہے گا، اور صحیح ترکیب یہ کہ (عِنْدَالخَلِيل) مبتدائے محذوف (هو) کی خبر ہے، اور یہ ترکیب بھی ہوسکتی ہے کہ (عِنْدَالخَلِيل) کو (نسبت) کا ظرف قرار دیں جو مبتدا، اور خبر کے درمیان ہے، **كما في الفوائد الشافيه**، ص:۱۱۰۔

(۴۷) ﴿ایضاح العوامل﴾ اسی صفحہ پر (ای یکون مَا قبلهَا سببًا لمَا بَعدهَا) کی ترکیب میں (قَبْلَهَا) اور (بَعْدَهَا) کی ضمیر مضاف الیہ کا مرجع (مَا) قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے، بلکہ (کَی) اس کا مرجع ہے۔

(۴۸) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:۳۴، پر (اَسلَمت کَیْ اَدخل الجنَّة) کی ترکیب میں (اَدْخُلَ الجنَّةَ) کو جملہ فعلیہ خبریہ بنا کر (اَسْلَمْتُ) کا مفعول لہٗ قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے، کیونکہ جملہ مفعول لہٗ نہیں ہوتا، اس لئے کہ مفعول لہٗ ہونا اسم کا خاصہ ہے، اور صحیح یہ کہ یہ دو جملے ہیں، ایک (اَسْلَمْتُ) اور، دوسرا (کَیْ اَدْخُلَ الجَنَّةَ) اور یہ جملہ معلّلہ ہے، **كما في الفوائد الشافيه**، ص:۲۹۹۔

(۴۹) ﴿ایضاح العوامل﴾ اسی صفحہ پر (فَاِنَّ الْاِسْلَامَ سَبَبٌ لِدُخُولِ الْجَنَّةِ) کی ترکیب میں (سَبَبٌ) کو مصدر قرار دے کر (لِدُخُولِ الْجَنَّةِ) کو اس سے متعلق کیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے، اس لئے کہ (سَبَبٌ) مصدر نہیں، ورنہ (اَلْاِسْلَامُ) پر حمل درست نہ ہوگا کہ دو متغایر مصادر میں حمل نہیں ہوتا، بلکہ (سَبَبٌ) بمعنی (مَا یَتَوَصَّلُ بِهٖ اِلٰی غَیْرِهٖ) ہے یعنی (ذَرِیْعَهْ) اور (لِدُخُولِ الْجَنَّةِ) ظرفِ مستقر ہو کر اس کی صفت ہے۔

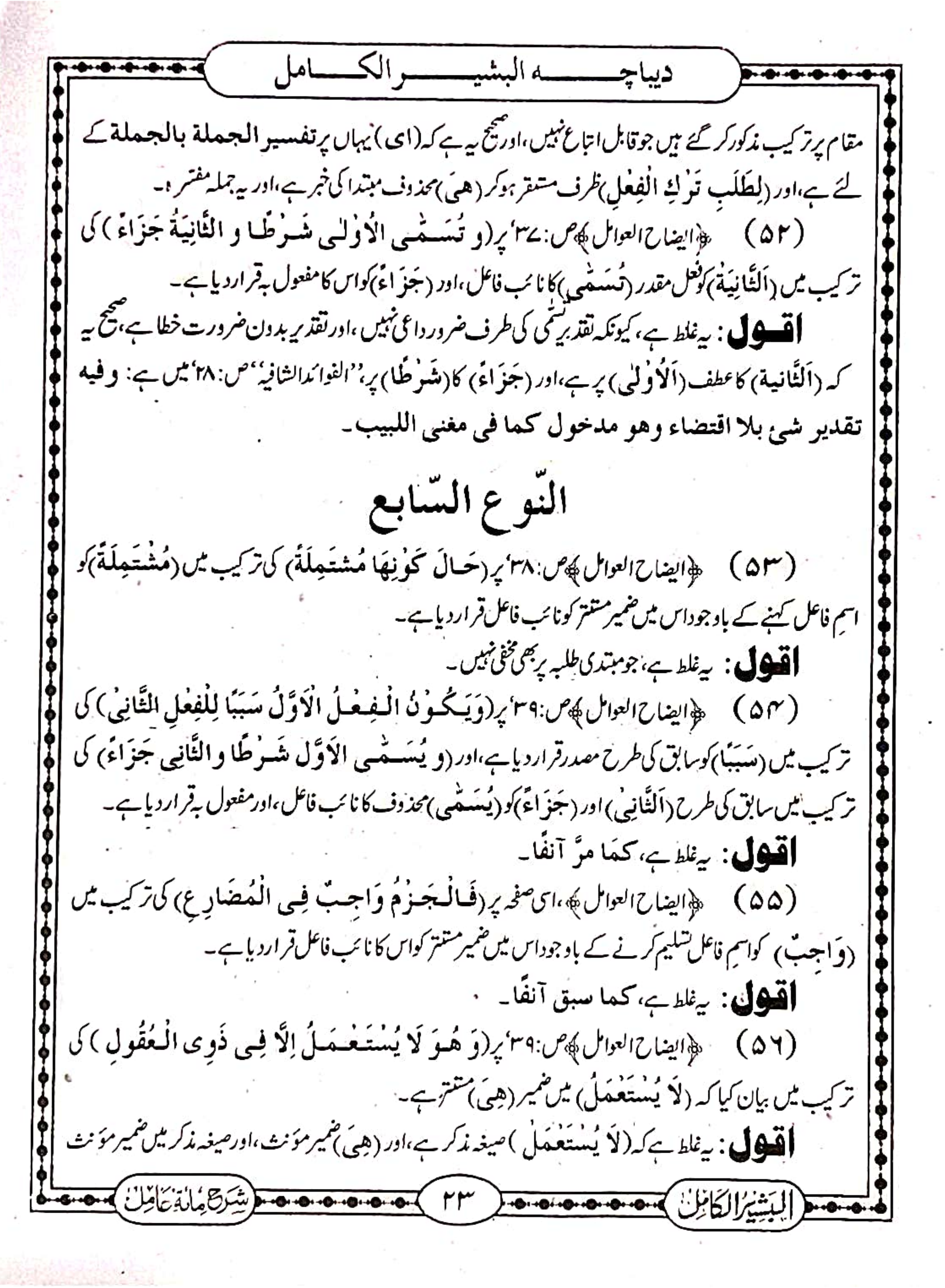
النّوع السّادس

(۵۰) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص: ۳۵' پر (مِثْل لَمْ یَضْرِبْ) بمعنی (مَا ضَرَبَ) کی ترکیب میں فرماتے ہیں: (مِثْل) مضاف، (لَمْ یَضْرِبْ) (مراد لفظ) متعلق (کَائِنٌ) کے ہو کر مبتدا۔

اقول: یہ غلط، بلکہ مجنونانہ بڑ ہے۔

(۵۱) ﴿ایضاح العوامل﴾ اور ص: ۳۶' پر فرماتے ہیں: (وَهِیَ ضِدُّ لَامِ الْاَمْرِ اَیْ لِطَلَبِ تَرْكِ الْفِعْلِ) کی ترکیب میں (ضِدُّ لَامِ الْاَمْرِ) کو مفسَّر اور (لِطَلَبِ تَرْكِ الْفِعْلِ) کو (ثَابِتَةٌ) مقدر سے متعلق کر کے (ثَابِتَةٌ) کو مفسِّر قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے، کیونکہ جب (اَیْ) تفسیر المفرد بالمفرد کے لئے لایا جائے تو ماقبل معطوف علیہ یا مبدل منہ ہوتا ہے، اور مابعد عطف بیان یا بدل الکل **کما مرَّ عن الهمع**، اور عطف بیان میں واجب ہے کہ معطوف علیہ کے ساتھ تعریف، اور تنکیر اور تذکیر اور تانیث میں مطابق ہو، یہاں پر مطابقت نہیں کہ (ثَابِتَةٌ) نکرہ اور مؤنث ہے، اور (ضِدُّ لَامِ الْاَمْرِ) معرفہ اور مذکر، ''اشمونی شرح الفیہ'' کے قول (لاجماعهم) پر ''حاشیۃ الصبان'' جلد: سوم، ص: ۶۴' میں فرمایا: **ای علی وجوب مطابقة البیان والمبین تعریفًا وتنکیرًا وافرادًا وغیره وتذکیرًا وغیره اھ** تو (ثَابِتَةٌ) کا عطف بیان ہونا باطل ہوا، اور بدل کے لئے اگرچہ تعریف و تنکیر میں مطابقت واجب نہیں، مگر تذکیر و تانیث میں واجب ہے، چنانچہ ''اشمونی'' جلد: سوم، ص: ۹۸' میں ہے (**و امّا الافراد والتذکیر واضداد هما فان کان بدل کل و افق متبوعة فیها مالم یمنع مانع من التثنیة و الجمع اھ**، یہاں پر (ثَابِتَةٌ) مؤنث ہے، اور (ضِدٌ) مذکر، تو اس کا بدل ہونا بھی باطل ٹھہرا، مولوی 'الٰہی بخش' صاحب مرحوم بھی اس



مقام پر ترکیب مذکور کر گئے ہیں جو قابل اتباع نہیں، اور صحیح یہ ہے کہ (ای) یہاں پر تفسیر الجملة بالجملة کے لئے ہے، اور (لِطَلَبِ تَرْكِ الفِعْلِ) ظرف مستقر ہو کر (هیَ) محذوف مبتدا کی خبر ہے، اور یہ جملہ مفسرہ۔

(۵۲) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:۳۷، پر (و تُسَمّٰى الْاُوْلٰى شَرْطًا و الثَّانِيَةُ جَزَاءً) کی ترکیب میں (اَلثَّانِيَةُ) کو فعل مقدر (تُسَمّٰى) کا نائب فاعل، اور (جَزَاءً) کو اس کا مفعول بہ قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے، کیونکہ تقدیر تسمّٰی کی طرف ضرور داعی نہیں، اور تقدیر بدون ضرورت خطا ہے، صحیح یہ کہ (اَلثَّانية) کا عطف (اَلْاُوْلٰى) پر ہے، اور (جَزَاءً) کا (شَرْطًا) پر، ''الفوائد الشافیہ'' ص:۲۸، میں ہے: وفيه تقدير شئ بلا اقتضاء وهو مدخول كما في مغني اللبيب۔

النّوع السّابع

(۵۳) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:۳۸، پر (حَالَ كَوْنِهَا مُشْتَمِلَةً) کی ترکیب میں (مُشْتَمِلَةً) کو اسم فاعل کہنے کے باوجود اس میں ضمیر مستتر کو نائب فاعل قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے، جو مبتدی طلبہ پر بھی مخفی نہیں۔

(۵۴) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:۳۹، پر (وَيَكُوْنُ الْفِعْلُ الْاَوَّلُ سَبَبًا لِلْفِعْلِ الثَّانِيْ) کی ترکیب میں (سَبَبًا) کو سابق کی طرح مصدر قرار دیا ہے، اور (و يُسَمّٰى الاَوَّل شَرْطًا والثَّاني جَزَاءً) کی ترکیب میں سابق کی طرح (اَلثَّانِيْ) اور (جَزَاءً) کو (يُسَمّٰى) محذوف کا نائب فاعل، اور مفعول بہ قرار دیا ہے۔

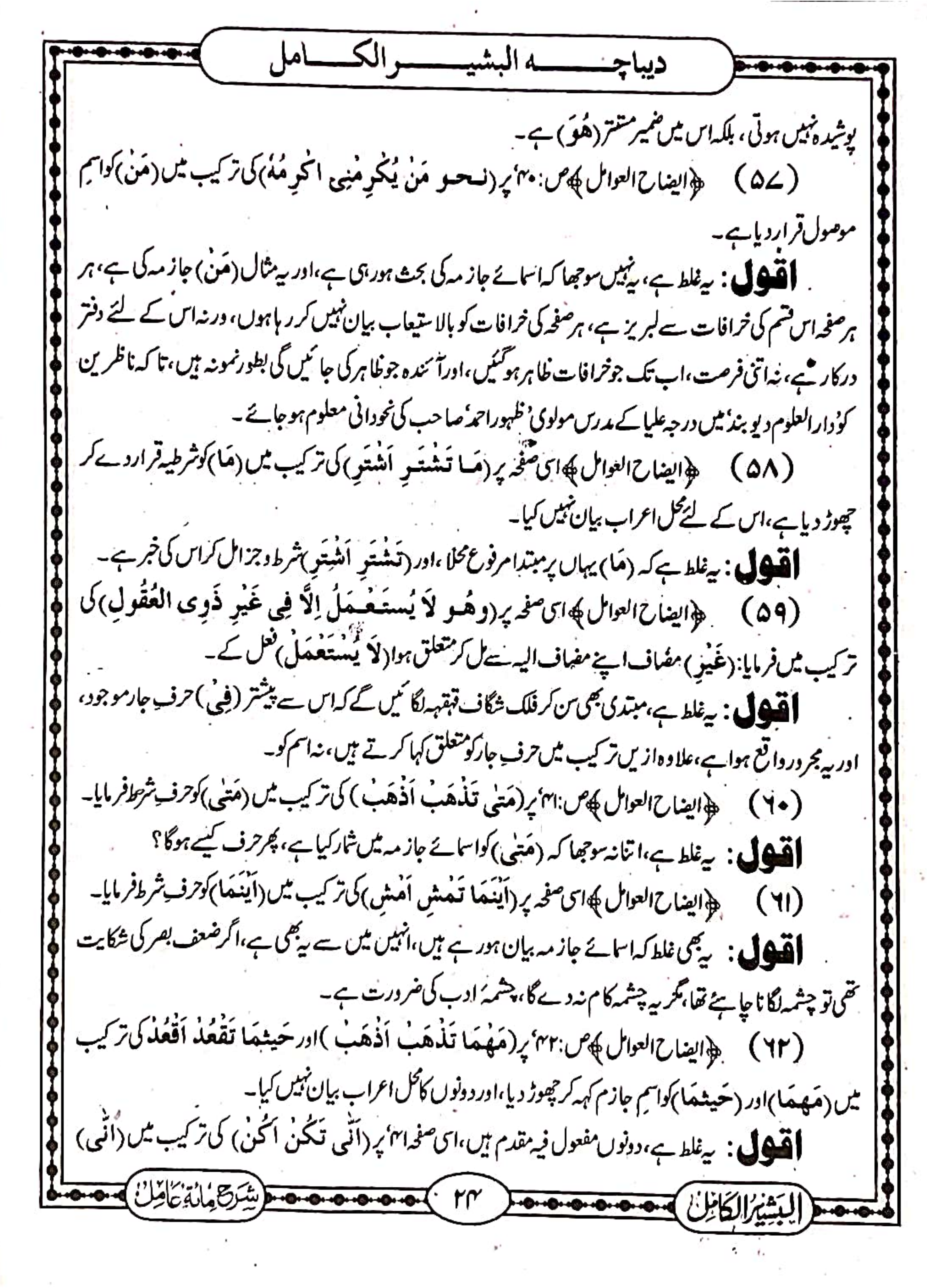
اقول: یہ غلط ہے، كما مرَّ آنفًا۔

(۵۵) ﴿ایضاح العوامل﴾، اسی صفحہ پر (فَالْجَزْمُ وَاجِبٌ فِي الْمُضَارِعِ) کی ترکیب میں (وَاجِبٌ) کو اسم فاعل تسلیم کرنے کے باوجود اس میں ضمیر مستتر کو اس کا نائب فاعل قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے، كما سبق آنفًا۔

(۵۶) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:۳۹، پر (وَ هُوَ لَا يُسْتَعْمَلُ اِلَّا فِي ذَوِي الْعُقُوْلِ) کی ترکیب میں بیان کیا کہ (لَا يُسْتَعْمَلُ) میں ضمیر (هِيَ) مستتر ہے۔

اقول: یہ غلط ہے کہ (لَا يُسْتَعْمَلُ) صیغہ مذکر ہے، اور (هِيَ) ضمیر مؤنث، اور صیغہ مذکر میں ضمیر مؤنث



پوشیدہ نہیں ہوتی، بلکہ اس میں ضمیر مستتر (هُوَ) ہے۔

(۵۷) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:۴۰ پر (نحو مَنْ يُكْرِمْنِي أُكْرِمْهُ) کی ترکیب میں (مَنْ) کو اسم موصول قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے، یہ نہیں سوچا کہ اسمائے جازمہ کی بحث ہو رہی ہے، اور یہ مثال (مَنْ) جازمہ کی ہے، ہر ہر صفحہ اس قسم کی خرافات سے لبریز ہے، ہر صفحہ کی خرافات کو بالاستیعاب بیان نہیں کر رہا ہوں، ورنہ اس کے لئے دفتر درکار ہے، نہ اتنی فرصت، اب تک جو خرافات ظاہر ہو گئیں، اور آئندہ جو ظاہر کی جائیں گی بطور نمونہ ہیں، تاکہ ناظرین کو 'دار العلوم دیوبند' میں درجہ علیا کے مدرس مولوی 'ظہور احمد' صاحب کی نحودانی معلوم ہو جائے۔

(۵۸) ﴿ایضاح العوامل﴾ اسی صفحہ پر (مَا تَشْتَرِ أَشْتَرِ) کی ترکیب میں (مَا) کو شرطیہ قرار دے کر چھوڑ دیا ہے، اس کے لئے محل اعراب بیان نہیں کیا۔

اقول: یہ غلط ہے کہ (مَا) یہاں پر مبتدا مرفوع محلا، اور (تَشْتَرِ أَشْتَرِ) شرط وجزا مل کر اس کی خبر ہے۔

(۵۹) ﴿ایضاح العوامل﴾ اسی صفحہ پر (وهُو لَا يُسْتَعْمَلُ إِلَّا فِي غَيْرِ ذَوِي الْعُقُولِ) کی ترکیب میں فرمایا: (غَيْرِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر متعلق ہوا (لَا يُسْتَعْمَلُ) فعل کے۔

اقول: یہ غلط ہے، مبتدی بھی سن کر فلک شگاف قہقہہ لگائیں گے کہ اس سے پیشتر (فِي) حرف جار موجود، اور یہ مجرور واقع ہوا ہے، علاوہ ازیں ترکیب میں حرفِ جار کو متعلق کہا کرتے ہیں، نہ اسم کو۔

(۶۰) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:۴۱ پر (مَتٰى تَذْهَبْ أَذْهَبْ) کی ترکیب میں (مَتٰى) کو حرفِ شرط فرمایا۔

اقول: یہ غلط ہے، اتنا نہ سوچا کہ (مَتٰى) کو اسمائے جازمہ میں شمار کیا ہے، پھر حرف کیسے ہوگا؟

(۶۱) ﴿ایضاح العوامل﴾ اسی صفحہ پر (أَيْنَمَا تَمْشِ أَمْشِ) کی ترکیب میں (أَيْنَمَا) کو حرفِ شرط فرمایا۔

اقول: یہ بھی غلط کہ اسمائے جازمہ بیان ہو رہے ہیں، انہیں میں سے یہ بھی ہے، اگر ضعف بصر کی شکایت تھی تو چشمہ لگانا چاہئے تھا، مگر یہ چشمہ کام نہ دے گا، چشمۂ ادب کی ضرورت ہے۔

(۶۲) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:۴۲ پر (مَهْمَا تَذْهَبْ أَذْهَبْ) اور حَيْثُمَا تَقْعُدْ أَقْعُدْ کی ترکیب میں (مَهْمَا) اور (حَيْثُمَا) کو اسمِ جازم کہہ کر چھوڑ دیا، اور دونوں کا محل اعراب بیان نہیں کیا۔

اقول: یہ غلط ہے، دونوں مفعول فیہ مقدم ہیں، اسی صفحہ ۴۱ پر (أَنّٰى تَكُنْ أَكُنْ) کی ترکیب میں (أَنّٰى)

کواسمِ جازم کہہ کر چھوڑ آئے ہیں، محل اعراب بیان نہیں کیا، وہ بھی مفعول فیہ مقدم ہے۔

(۶۳) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:۴۳' پر (اِذْمَا تَفْعَلْ اَفْعَلْ) کی ترکیب میں (اِذْمَا) کواسمِ جازم کہہ کر چھوڑ دیا ہے، محل اعراب بیان نہیں کیا۔

اقول: یہ غلط ہے، برقولِ شارح علیہ الرحمۃ (مَا) کی طرح مفعول بہ مقدم منصوب محلا ہے، اور برقولِ تحقیق مفعول فیہ مقدم منصوب محلا۔

النّوع الثّامن

(۶۴) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:۴۴' پر (اذَا رُكِّبَ مَعَ اَحَدٍ وَّ اثنينِ او ثَلٰثٍ او اَرْبَعٍ الخ) کی ترکیب میں (اِذَا) کوابتداء فرمایا، (اِذَا) اسمِ ظرف متضمن معنیٰ شرط، پھر 'ذات شریف' نے اس کی شرط وجزا بیان نہیں کی۔

اقول: یہ غلط ہے کہ یہاں پر (اِذَا) معنیٰ شرط کو متضمن نہیں، بلکہ ظرفیت محضہ کے لئے ہے۔

(۶۵) ﴿ایضاح العوامل﴾ اسی صفحہ پر (وَاِنْ كَانَ مُؤنَّثًا فتقُوْلُ اِحْدىٰ عَشَرَةَ اِمْرَاَةً) کی ترکیب میں فرماتے ہیں: شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

اقول: یہ غلط ہے، کیونکہ 'زمخشری' اور ان کے متبعین کے نزدیک شرط وجزا کا مجموعہ جملہ شرطیہ کہلاتا ہے، اور باقی نحات کے نزدیک جملہ فعلیہ **كَمَا فى الهمع**، ص:۱۳، جلد: اوّل، اور خود ان 'ذات شریف' نے اسی کتاب ''ایضاح العوامل'' کے مقدمہ میں صفحہ ۲' پر باقی نحات کے قول کو بطور سرقہ اپنی تحقیق قرار دے کر فرمایا: (اور اگر تدقیق نظر کی جائے تو قول تحقیقی یہی ہوگا کہ اصل الاصول صرف دو قسمیں ہیں، ایک اسمیہ، دوسرا فعلیہ، اس لئے کہ ظرفیہ درحقیقت یا تو فعلیہ ہوتا ہے یا اسمیہ جیسا کہ بصری، اور کوفی نحویوں کا قول ہے، اسی طرح شرطیہ اصل میں جملہ فعلیہ ہے، حرفِ شرط داخل ہوجانے سے 'اخفش' نے اس کو ایک مستقل قسم شرطیہ بنا دیا۔

اے سبحان اللہ! آپ، اور تدقیق نظر، اور وہ بھی باوجود ضعف بصر، ماشاء اللہ! جس کو ''نحو میر'' اور ''صرف میر'' تک محفوظ نہ ہوں، وہ تدقیق نظر کرے، استغفر اللہ! ایں خیال ست ومحال ست وجنوں۔

اگر باور نہ ہو تو سنئے! آپ فرماتے ہیں کہ (ظرفیہ درحقیقت یا تو فعلیہ ہوتا ہے یا اسمیہ جیسا کہ بصری اور کوفی نحویوں کا قول ہے)

اولاً: اگر یہ تسلیم کرلیا جائے کہ بصری، اورکوفی نحویوں کا یہ قول ہے تو 'ذات شریف' کی تدقیق نظر نے کیا تیر مارا، اس سے کیا نئی بات پیدا ہوئی، یہ تو پہلے سے ان کا قول تھا ہی، صدہا سال پیشتر جو بات کہی گئی تھی، اس کو اپنی تحقیق قرار دے رہے ہو، اسی کا نام تدقیق نظر ہے، **لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِ الْعَظِیْم** مگر ہمیں اس پر بھی تعجب نہیں کہ 'دارالعلوم دیوبند' میں پہلے سے یہی ہوتا چلا آرہا ہے کہ سابقہ حواشی وشروح کو طبع کراکر اپنی جانب منسوب کرتے رہے ہیں، تاکہ ناواقف سمجھیں کہ دارالعلوم میں درسی کتب کی خدمات انجام دی جارہی ہیں، چنانچہ اسی دارالعلوم کے شیخ الادب مولوی 'اعزاز علی' صاحب نے کتب ادب پر جو حواشی چڑھائے ہیں، سب کے سب میں بلفظہ سابقہ حواشی موجود ہیں، مگر آخر میں تحریر کردیا (اعزاز علی غفرلہ) جس سے مفہوم ہوتا ہے کہ یہ حضرت کی ذہنی کاوش کا نتیجہ ہے، حالانکہ گرہ کا کچھ بھی نہیں۔

ثانیاً: اگر بصری، اورکوفی نحویوں نے کہا تھا کہ ظرفیہ اصل میں فعلیہ یا اسمیہ ہے تو انہوں نے جملہ کی فعلیہ، اسمیہ، ظرفیہ تین قسمیں کیوں قرار دیں؟ دو پر اقتصار کیوں نہیں کیا؟ کیا آپ کی طرح ان کے سر میں بھی پھوڑا نکلا تھا کہ قسم شی کو اصل میں شی قرار دے گئے، استغفر اللہ! حقیقت یہ ہے کہ 'ذات شریف' جملہ ظرفیہ کے معنی ہی نہیں سمجھے، اب ہم سے سنئے! ''مغنی اللبیب'' جلد: دوم، ص: ۴۰' میں ہے: **والظرفیۃ المصدرۃ بظرف او مجرور نحو اعندك زید وا فی الدّار زید اذا قدرت زیدًا فاعلاً بالظرف والجار والمجرور لا بالاستقرار المحذوف ولا مبتدًا مخبرًا عنه بهما،** یعنی ظرفیہ وہ جملہ ہے جس کے شروع میں ظرف ہو یا جار مجرور جیسے: (اَعِنْدَكَ زَیْدٌ) اور (اَفِی الدَّارِ زَیْدٌ) جب کہ ان مثالوں میں (زَیْد) کا رافع ظرف، اور جار مجرور کو قرار دیں، نہ (استقرار) محذوف کو، ورنہ فعلیہ ہوجائے، اگر (اِسْتَقَرَّ) فعل مقدر مانا، اور اب اصل عبارت یوں ہوگی: (اِسْتَقَرَّ عِنْدَكَ زَیْدٌ) اس صورت میں (زَیْد) کا رافع فعل (اِسْتَقَرَّ) ہے، یا اسمیہ ہوجائے گا اگر (مُسْتَقِر) اسم فاعل مقدر مانا، اور اب اصل عبارت یوں ہوگی: (اَمُسْتَقِرٌ عِنْدَكَ زَیْدٌ)، اس صورت میں (زَیْد) کا رافع (مُستقِر) اسم فاعل ہے، اور یہ جملہ اسمیہ اس لئے ہوا کہ مثالِ مذکور میں (مُستقِر) مبتدا کی قسم ثانی ہے، اور (زَیْد) فاعل قائم مقام خبر، اور نہ (زَیْد) کو مبتدائے مؤخر، اور ظرف یا جار مجرور کو خبر مقدم قرار دیں، ورنہ جملہ اسمیہ ہوگا، نہ ظرفیہ، چونکہ بصریہ کے نزدیک ظرف، اور جار مجرور کا عمل اعتماد کے ساتھ مشروط ہے کہ ان سے پیشتر استفہام ہو یا نفی یا موصوف یا موصول یا مسندالیہ یا ذوالحال، نہ کوفیہ کے نزدیک، اور نہ 'اخفش' کے نزدیک جو نحات بصریہ سے ہیں،

نظر برآں دونوں مثالوں میں ہمزۂ استفہام ذکر فرمایا، تاکہ مثالیں اتفاقی ہوجائیں، اب تو ایمان لے آیئے کہ ظرفیہ اصل میں نہ فعلیہ، نہ اسمیہ، بلکہ قسم مستقل ہے۔

ثالثا: جملہ شرطیہ کے اضافہ کی نسبت 'اخفش' کی جانب غلط، اس کے موجد آپ کے دینی مورث اعلیٰ علامہ 'زمخشری' معتزلی ہیں، مورثِ اعلیٰ بایں معنی کہا کہ کا جنم بطن اعتزال سے ہوا ہے، خیر، یہ 'اخفش' 'زمخشری' سے کئی سو سال مقدم ہیں، ان کی وفات ۲۱۵ھ میں ہوئی، اور 'زمخشری' کی ۵۳۸ھ میں، اور امام 'سیوطی' علیہ الرحمۃ ''ہمع الہوامع'' جلد: اوّل، ص: '۱۳' میں فرماتے ہیں: **(و زاد الزمخشری وغیرہ فی الجمل الشرطیة)** اور 'زمخشری' وغیرہ نے جملوں میں شرطیہ کا اضافہ کیا، اگر اضافہ کرنے والے یہ 'اخفش' تھے تو 'زمخشری' کی جانب نسبت امام ہرگز نہ فرماتے جس کا زمانہ کئی صدی متاخر ہے، کیونکہ ایسے مقام پر علامہ مقدم کی طرف نسبت فرمایا کرتے ہیں، علاوہ ازیں اتنا نہیں سوچا کہ یہ 'اخفش' نحات بصریین سے تھے، جن کے نزدیک جملہ کی صرف تین قسمیں ہیں: اسمیہ، فعلیہ، ظرفیہ، جس کو 'زمخشری' نے شرطیہ کے ساتھ موسوم کیا، وہ ان کے نزدیک فعلیہ کہلاتا ہے، اور یہ تسمیہ ان کی اصطلاح کے بعد حادث ہوا، اسی واسطے امام 'سیوطی' علیہ الرحمۃ نے ''ہمع الہوامع'' میں بعد عبارت مذکورہ فرمایا: **والصواب انها فعلية**، تاکہ اقسام جملہ میں بے ضرورت اضافہ نہ ہو، ورنہ **(لامشاحة فی الاصطلاح)** کے پیش نظر 'زمخشری' کا تخطیہ درست نہ ہوگا، تخطیہ کے باوجود ترکیب میں بھی اصطلاح حادث رائج ہوگئی، چنانچہ ''الفوائد الشافیہ'' میں اسی پر عمل فرمایا، اور ان کی اتباع میں ہم نے بھی اسی کو اختیار کیا ہے، **الغرض** جب یہ تسمیہ بصریین کی اصطلاح کے بعد حادث ہوا تو نام نہاد تدقیق میں یہ کہنا کس طرح درست ہوگا کہ حرفِ شرط داخل ہوجانے سے 'اخفش' نے اس کو ایک مستقل قسم شرطیہ بنادیا، **لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ**۔

(۶۶) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص: '۴۵' پر **(وَطَرِيْقُ تَرْكِيْبِ غَيْرِ هِمَا اِلٰى تِسْعِ مَعَ عشر)** کی ترکیب میں فرماتے ہیں: **(اِلٰى)** حرفِ جر، **(تِسْعِ)** مجرور، جار مجرور سے مل کر متعلق ہوا مصدر کے۔

اقول: یہ غلط ہے، بلکہ ظرفِ مستقر ہوکر **(غَيْرِ هِمَا)** سے حال ہے، فہم شریف کی اس عبارت کے معنی تک رسائی نہیں ہوئی، ورنہ **(لَاُضِلَّنَّهُمْ)** کا مصداق نہ بنتے۔

(۶۷) ﴿ایضاح العوامل﴾ اسی صفحہ پر **(اَنْ تَقُوْلَ فِى الْمُذَكَّرِ ثَلٰثَةَ عَشَرَ رَجُلًا وَ اَرْبَعَةَ عَشَرَ رَجُلًا اِلٰى تِسْعَةَ عَشَرَ رَجُلًا)** کی ترکیب میں **(اِلٰى تِسْعَةَ عَشَرَ رَجُلًا)** کو **(تَقُوْلَ)** مذکر سے متعلق قرار دیا ہے۔



اقول: یہ غلط ہے، بلکہ یہ بھی ظرفِ مستقر ہوکر (وَمَا زَادَ عَلَيْهِمَا) حرفِ عطف، اور معطوف مقدر عند التحقیق کے فعل (زَادَ) کی ضمیر ضمیر فاعل سے حال ہے، کیونکہ (اِلٰی) کے ماقبل کا ممتد ہونا ضروری ہے، اور یہ دونوں ممتد نہیں۔

(٦٨) ﴿ایضاح العوامل﴾ اسی صفحہ پر (بِتَانِيثِ الْجُزْءِ الاَوَّلِ) کو بھی (تَقُولَ) مذکور سے متلق قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے، بلکہ یہ بھی ظرفِ مستقر ہوکر (ثَلٰثَةَ عَشَرَ رَجُلاً الخ) سے حال ہے۔

(٦٩) ﴿ایضاح العوامل﴾ اسی صفحہ پر (وَفِي الْمُؤَنَّثِ ثَلٰثَ عَشَرَةَ اِمْرَأَةً وَاَرْبَعَ عَشَرَةَ اِمْرَأَةً اِلٰى تِسْعَ عَشَرَةَ اِمْرَأَةً تَذْكِيرِ الْجُزْءِ الاَوَّلِ) کی ترکیب میں (اِلٰى تِسْعَ عَشَرَةَ اِمْرَأَةً) کو باعتبار عطف اسی (تَقُوْلَ) سے متعلق قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے، بلکہ یہ دونوں بھی سابق کی طرح ظرفِ مستقر ہوکر حال ہیں، مگر بطریق سابق کہ اوّل حال، اور دوم حال بعد حال، اور اس کو ہماری ترکیب سے سمجھئے۔

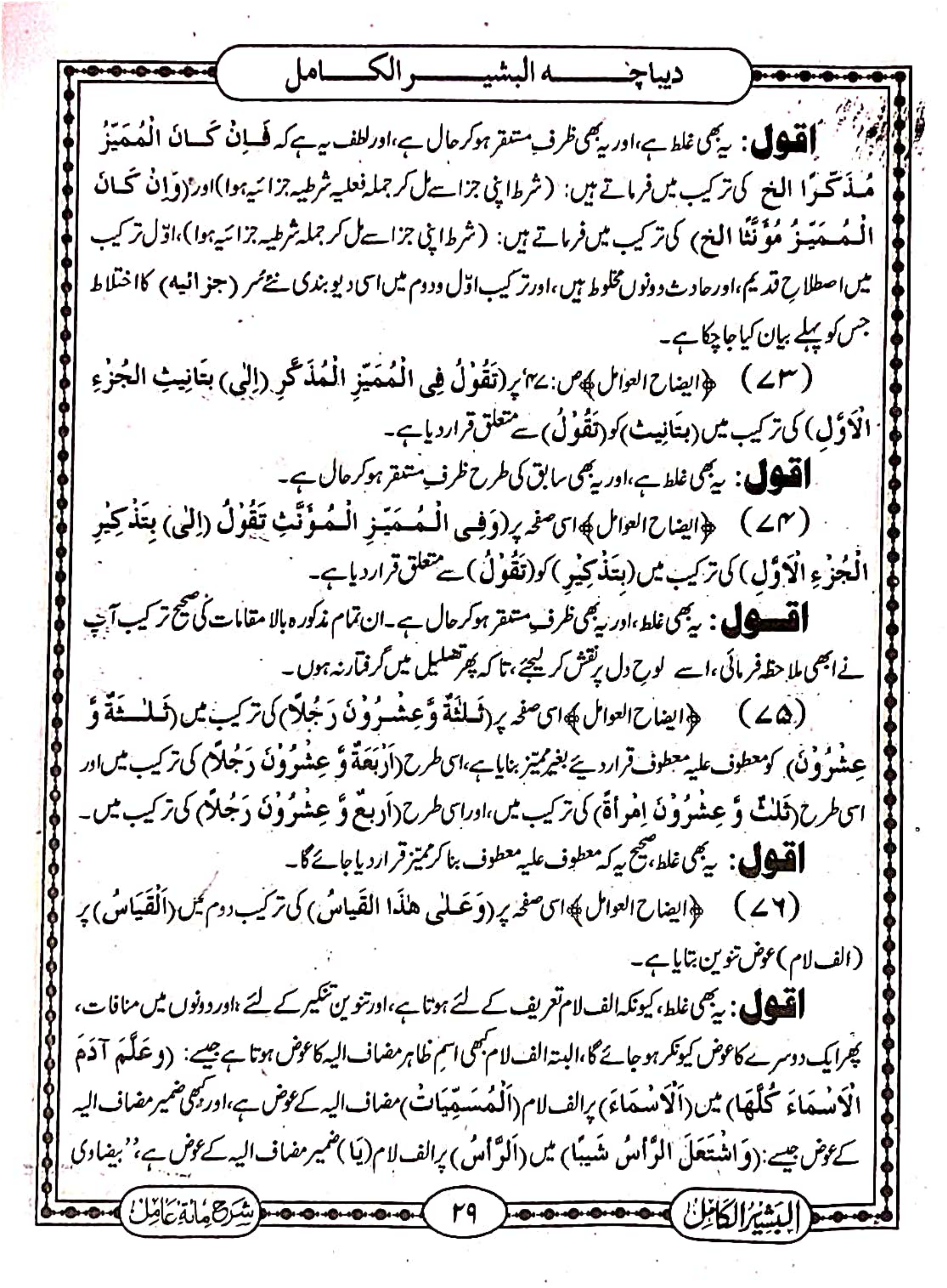
(٧٠) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:٤٧ پر (وَامَّا طَرِيقُ التَّرْكِيبِ فِي الْوَاحِدِ وَالْاِثْنَيْنِ اِلٰى تِسْعٍ مَعَ عِشْرُوْنَ وَ اَخَوَاتِهٖ اِلٰى تِسْعِيْنَ) کی ترکیب میں (اِلٰى تِسْعٍ) کو اور (اِلٰى تِسْعِيْنَ) کو (اَلتَّرْكِيْب) سے متعلق قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے، کیونکہ ایک معنی کے دو حرفِ جار بدون عطف ایک شئی سے متعلق نہیں ہوتے، اگر باور نہ ہو تو سنئے! ''الفوائد الشافیہ'' ص:٢٣ میں ہے: وعدم تعلق الجارين بمعنى واحد بفعل واحد مشروط بعدم التبعية وامّا على طريق التبعية فلا مانع من ذلك المتعلق كما فى مررت بزيدٍ و بعمرٍ كما فى الاظهار۔

(٧١) ﴿ایضاح العوامل﴾ اسی صفحہ پر (فَاِنْ كَانَ الْمُمَيِّزُ مُذَكَّرًا فَتَقُوْلُ (اِلٰى) بِتَذْكِيرِ الْجُزْءِ الْاَوَّلِ) کی ترکیب میں (بتذکیر) کو (فَتقُوْلُ) سے متعلق قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے، بلکہ یہ بھی ظرفِ مستقر ہوکر حال ہے۔

(٧٢) ﴿ایضاح العوامل﴾ اسی صفحہ پر (وَاِنْ كَانَ الْمُمَيِّزُ مُؤَنَّثًا فَتَقُوْلُ (اِلٰى) بِتَانِيثِ الْجُزْءِ الاَوَّلِ) کی ترکیب میں (بتانیث) کو (فَتقُوْلُ) سے متعلق قرار دیا ہے۔



اقول: یہ بھی غلط ہے، اور یہ بھی ظرفِ مستقر ہو کر حال ہے، اور لطف یہ ہے کہ فَاِنْ کَانَ الْمُمَیِّزُ مُذَکَّرًا الخ کی ترکیب میں فرماتے ہیں: (شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ جزائیہ ہوا) اور (وَاِنْ کَانَ الْمُمَیِّزُ مُؤَنَّثًا الخ) کی ترکیب میں فرماتے ہیں: (شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا)، اوّل ترکیب میں اصطلاحِ قدیم، اور حادث دونوں مخلوط ہیں، اور ترکیب اوّل و دوم میں اسی دیوبندی نئے سُر (جزائیہ) کا اختلاط جس کو پہلے بیان کیا جاچکا ہے۔

(۷۳) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص: ۴۷ پر (تَقُوْلُ فِی الْمُمَیِّزِ الْمُذَکَّرِ (اِلٰی) بِتَانِیْثِ الْجُزْءِ الْاَوَّلِ) کی ترکیب میں (بِتَانِیْث) کو (تَقُوْلُ) سے متعلق قرار دیا ہے۔

اقول: یہ بھی غلط ہے، اور یہ بھی سابق کی طرح ظرفِ مستقر ہو کر حال ہے۔

(۷۴) ﴿ایضاح العوامل﴾ اسی صفحہ پر (وَفِی الْمُمَیِّزِ الْمُؤَنَّثِ تَقُوْلُ (اِلٰی) بِتَذْکِیْرِ الْجُزْءِ الْاَوَّلِ) کی ترکیب میں (بِتَذْکِیْرِ) کو (تَقُوْلُ) سے متعلق قرار دیا ہے۔

اقول: یہ بھی غلط، اور یہ بھی ظرفِ مستقر ہو کر حال ہے۔ ان تمام مذکورہ بالا مقامات کی صحیح ترکیب آپ نے ابھی ملاحظہ فرمائی، اسے لوحِ دل پر نقش کر لیجئے، تاکہ پھر تضلیل میں گرفتار نہ ہوں۔

(۷۵) ﴿ایضاح العوامل﴾ اسی صفحہ پر (ثَلٰثَةٌ وَّعِشْرُوْنَ رَجُلًا) کی ترکیب میں (ثَلٰثَةٌ وَّ عِشْرُوْنَ) کو معطوف علیہ معطوف قرار دیئے بغیر ممیز بنایا ہے، اسی طرح (اَرْبَعَةٌ وَّ عِشْرُوْنَ رَجُلًا) کی ترکیب میں اور اسی طرح (ثَلٰثٌ وَّ عِشْرُوْنَ اِمْرَاَةً) کی ترکیب میں، اور اسی طرح (اَرْبَعٌ وَّ عِشْرُوْنَ رَجُلًا) کی ترکیب میں۔

اقول: یہ بھی غلط، صحیح یہ کہ معطوف علیہ معطوف بنا کر ممیز قرار دیا جائے گا۔

(۷۶) ﴿ایضاح العوامل﴾ اسی صفحہ پر (وَعَلٰی هٰذَا الْقِيَاسُ) کی ترکیب دوم میں (اَلْقِيَاسُ) پر (الف لام) عوض تنوین بتایا ہے۔

اقول: یہ بھی غلط، کیونکہ الف لام تعریف کے لئے ہوتا ہے، اور تنوین تنکیر کے لئے، اور دونوں میں منافات، پھر ایک دوسرے کا عوض کیونکر ہو جائے گا، البتہ الف لام کبھی اسمِ ظاہر مضاف الیہ کا عوض ہوتا ہے جیسے: (وَعَلَّمَ آدَمَ الْاَسْمَاءَ كُلَّهَا) میں (اَلْاَسْمَاءَ) پر الف لام (اَلْمُسَمَّیَاتُ) مضاف الیہ کے عوض ہے، اور کبھی ضمیر مضاف الیہ کے عوض جیسے: (وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَيْبًا) میں (اَلرَّاْسُ) پر الف لام (یَا) ضمیر مضاف الیہ کے عوض ہے، ''بیضاوی

شریف'' ص:٦١' میں فرمایا: اذا تقدیر اسماء المسمّیات فحذف المضاف الیه لدلالة المضاف علیه وعوض عنه اللّام کقوله تعالٰی واشتعل الرّاس شیبًا اور کبھی (زائدۃ) جیسے: اسمائے موصولہ پر، اور کبھی استفہام کے لئے جیسے قطرب نے حکایت کیا: اَل فعلتَ بمعنی هَلْ فَعَلْتَ۔

(۷۷) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:۴۸' پر (اِنْ کَانَ مُتَضَمِّنًا لِمَعنیٰ الْاِسْتِفْهَامِ) کی ترکیب میں فرمایا: (مُتَضَمِّنًا) اسمِ فاعل شبہ فعل، ضمیر (ھو) مستتر اس کا نائب فاعل۔

اقول: یہ غلط ہے، کیونکہ اسمِ فاعل کے لئے نائب فاعل نہیں ہوتا، کَمَا مَرَّ۔

(۷۸) ﴿ایضاح العوامل﴾ اسی صفحہ پر (کَمْ رَجُلًا ضَرَبْتَهٗ) کی ترکیب میں (کَمْ رَجُلًا) کو (ضَرَبْتَ) فعل محذوف کا مفعول بہ قرار دیا ہے، اور (ضَرَبْتَهٗ) مذکور اس محذوف کی تفسیر۔

اقول: یہ غلط ہے، اور 'ذات شریف' بالکل چوپٹ، ابتدائی کتابیں تک محفوظ نہیں، اور شارح بننے کا شوق دامن گیر، یہاں پر (کَمْ رَجُلًا) مبتدا ہے، اور (ضَرَبْتَهٗ) خبر، باور نہ ہو تو ''هداية النحو'' کا مطالعہ کیجئے۔

(۷۹) ﴿ایضاح العوامل﴾ اسی صفحہ پر (اِنْ کَانَ بَیْنَهُمَا فَاصِلَةٌ) کی ترکیب میں (بَیْنَهُمَا) کو (ثَابِتًا) محذوف کا ظرف بنا کر (ثَابِتًا) کو خبر مقدم، اور (فَاصِلَةٌ) کو (کَانَ) کا اسم مؤخر قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے، بلکہ (ثَابِتَةً) بصیغہ مؤنث مقدر مانا جائے گا، ورنہ خبر کی اسمِ فعل ناقص کے ساتھ تانیث میں مطابقت نہ رہے گی جو بر تقدیر اشتقاق خبر واجب ہے۔

(۸۰) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:۴۹' پر (کَمْ رَجُلٍ ضَرَبْتُ) کی ترکیب میں فرماتے ہیں: (ضَرَبْتُ) فعل ضمیر واحد متکلم، (اَنَا) اس کا فاعل۔

اقول: یہ غلط ہے، (ضَربتُ) میں (تا) ضمیر بارز فاعل ہے، (اَنَا) فاعل نہیں، 'ذات شریف' کی یہ تضلیل اس پر مبنی ہے کہ 'دارالعلوم ' جیسی عظیم درس گاہ میں درجہ علیا کے مدرس صاحب کو 'صرفِ میر' یاد نہیں، سنئے! ''صرفِ میر'' ص:۱۰' میں ہے: وتائے مضموم در نَصَرْتُ ضمیر واحد متکلم است خواہ مذکر خواہ مؤنث وفاعل فعل ست۔

(۸۱) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:۵۰' پر (وَلَا یَکُوْنُ مُتَضَمِّنًا لِمَعْنیٰ الْاِسْتِفْهَامِ) کی ترکیب میں (مُتَضَمِّنًا) کو اسمِ فاعل بنا کر اس میں مستتر ضمیر کو نائب فاعل قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے، کَمَا مَرّ مرارًا۔

النّوع التّاسع

(۸۲) ﴿ایضاح العوامل﴾ص:۵۰'پر (وانّما سمّیت باسمَاء الافعَال) کی ترکیب میں (باسمَاءِ) کو (سمّیت) سے متعلق قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے، کیونکہ (سُمِّیَتْ) متعدی بدو مفعول ہے، مفعولِ ثانی پر (بائے زائدہ) آتی ہے، اور حرفِ جار زائد متعلق نہیں ہوا کرتا کمَا سَبقَ۔

(۸۳) ﴿ایضاح العوامل﴾ص:۵۱'پر (مثل رُوَیْدَ زَیْدًا ای اَمْهِلْ زَیْدًا) کی ترکیب میں (رُوَیْدَ زَیْدًا) کو جملہ فعلیہ انشائیہ قرار دیا ہے۔

اقــول: یہ غلط ہے، کیونکہ اسمائے افعال بر مذہب صحیح جملہ اسمیہ ہوتے ہیں، ''ہمع الهوامع'' جلد: اوّل، ص:۱۳'میں ہے: فالاسمیّة الّتی صدرهَا اسم کزید قائم و هیهات العقیق۔

(۸۴) ﴿ایضاح العوامل﴾اسی صفحہ پر (دونك زیدًا) کی ترکیب میں (دُونَكَ زَیْدًا) کو جملہ فعلیہ قرار دیا ہے۔

اقول: یہ بھی غلط ہے، کیونکہ یہ بھی اسمائے افعال سے ہے، اور اسمائے افعال جملہ اسمیہ ہوتے ہیں۔

(۸۵) ﴿ایضاح العوامل﴾ص:۵۲'پر (عَلَیْكَ زَیْدًا) اور (حَیَّهَلَ الصَّلٰوة) اور (هَا زَیْدًا) کی ترکیب میں سب کو جملہ فعلیہ قرار دیا ہے۔

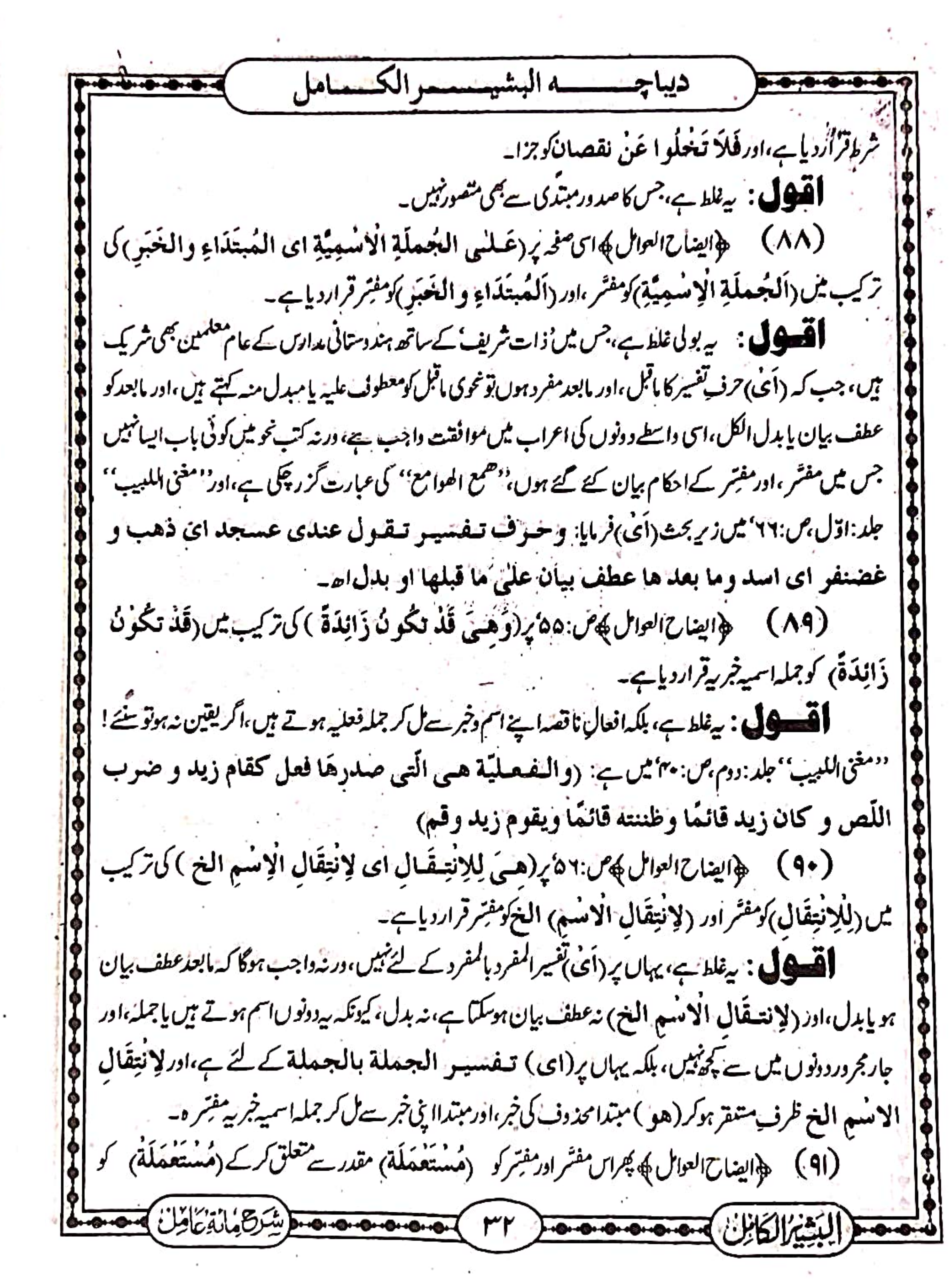
اقول: یہ غلط ہے، کمَا سبق آنفًا۔

(۸۶) ﴿ایضاح العوامل﴾ص:۵۳'پر (وفَاعِلُهَا ضَمِیرُ الْمُخَاطَبِ الْمُسْتَتِرِ فِیْها) کی ترکیب میں (اَلْمُسْتَتِرِ) کو اسمِ فاعل بیان کر کے ضمیر مستتر کو اس کا نائب فاعل قرار دیا ہے، اور (هَیْهَاتَ زَیْدٌ) کو جملہ فعلیہ۔

اقول: یہ سب غلط ہے، کمَا سبَق۔

النّوع العاشر

(۸۷) ﴿ایضاح العوامل﴾ص:۵۴'پر (لِانَّهَا لَا تَکُونُ بِمُجَرَّدِالْفَاعِلِ کَلَامًا تَامًّا فَلَا تَخلُوْا عَنْ نُقْصَانٍ) کی ترکیب میں (لَا تکونُ بمُجَرَّدِ الفَاعِلِ کلامًا تامًّا) کو جملہ فعلیہ بنا کر قائم مقام



شرط قرار دیا ہے، اور فَلاَ تَخلُوا عَنْ نقصان کو جزا۔

اقول: یہ غلط ہے، جس کا صدور مبتدی سے بھی متصور نہیں۔

(۸۸) ﴿ایضاح العوامل﴾ اسی صفحہ پر (عَلٰی الجُملَةِ الْاسْمِیَّةِ ای المُبتَدَاءِ والخَبَرِ) کی ترکیب میں (اَلجُملَةِ الِاسْمِیَّةِ) کو مفسَّر، اور (اَلمُبتَدَاءِ والخَبَرِ) کو مفسِّر قرار دیا ہے۔

اقول: یہ بولی غلط ہے، جس میں 'ذات شریف' کے ساتھ ہندوستانی مدارس کے عام معلمین بھی شریک ہیں، جب کہ (اَیْ) حرفِ تفسیر کا ماقبل، اور مابعد مفرد ہوں تو نحوی ماقبل کو معطوف علیہ یا مبدل منہ کہتے ہیں، اور مابعد کو عطف بیان یا بدل الکل، اسی واسطے دونوں کی اعراب میں موافقت واجب ہے، ورنہ کتب نحو میں کوئی باب ایسا نہیں جس میں مفسَّر، اور مفسِّر کے احکام بیان کئے گئے ہوں، ''ھمع الھوامع'' کی عبارت گزر چکی ہے، اور ''مغنی اللبیب'' جلد: اوّل، ص: ٦٦' میں زیرِ بحث (اَیْ) فرمایا: **وحرف تفسير تقول عندی عسجد ای ذهب و غضنفر ای اسد وما بعدها عطف بيان علٰی ما قبلها او بدل اھ۔**

(۸۹) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص: ۵۵' پر (وَهِیَ قَدْ تَكُونُ زَائِدَةً) کی ترکیب میں (قَدْ تَكُوْنُ زَائِدَةً) کو جملہ اسمیہ خبریہ قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے، بلکہ افعالِ ناقصہ اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہوتے ہیں، اگر یقین نہ ہو تو سنئے! ''مغنی اللبیب'' جلد: دوم، ص: ۴۰' میں ہے: **(والفعليّة هی الّتی صدرها فعل كقام زيد و ضرب اللّص و كان زيد قائمًا وظننته قائمًا ويقوم زيد وقم)**

(۹۰) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص: ۵٦' پر (هِیَ لِلِانْتِقَالِ ای لِانْتِقَالِ الْاِسْمِ الخ) کی ترکیب میں (لِلِانْتِقَالِ) کو مفسَّر اور (لِانْتِقَالِ الْاسْمِ) الخ کو مفسِّر قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے، یہاں پر (اَیْ) تفسیر المفرد بالمفرد کے لئے نہیں، ورنہ واجب ہوگا کہ مابعد عطف بیان ہو یا بدل، اور (لِانتقَالِ الْاسْمِ الخ) نہ عطف بیان ہوسکتا ہے، نہ بدل، کیونکہ یہ دونوں اسم ہوتے ہیں یا جملہ، اور جار مجرور دونوں میں سے کچھ نہیں، بلکہ یہاں پر (ای) تفسیر الجملة بالجملة کے لئے ہے، اور لِانْتِقَالِ الاسْمِ الخ ظرفِ مستقر ہو کر (ھو) مبتدا محذوف کی خبر، اور مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مفسِّرہ۔

(۹۱) ﴿ایضاح العوامل﴾ پھر اس مفسَّر اور مفسِّر کو (مُسْتَعْمَلَة) مقدر سے متعلق کر کے (مُستعمَلَة) کو

(ھو) مبتدا کی خبر قرار دیا ہے۔

اقــــول: یہ غلط ہے، ورنہ خبر تذکیر میں مبتدا کے ساتھ مطابق نہ رہے گی، حالانکہ برتقدیر اشتقاق خبر میں مطابقت واجب ہے۔

(۹۲) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:۵۷' پر (وَقَدْ تَكُونُ تَامَّةً بِمَعْنَى الانْتِقَالِ الخ) کی ترکیب میں (تَامَّةً) کو موصوف، اور (بمعنى الانتقال الخ) کو (كَائِنًا) مقدر سے متعلق کر کے (كَائِنًا) کو صفت قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے، کیونکہ صفت تانیث میں موصوف کے ساتھ مطابق نہیں، حالانکہ مطابقت واجب ہے۔

(۹۳) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:۵۷' پر (فَهٰذِهِ الثَّلٰثَةُ) کی ترکیب میں (هٰذِهِ) کو اسمِ اشارہ، اور (اَلثَّلٰثَةُ) کو مشار الیہ فرمایا۔

اقول: یہ بولی بھی غلط ہے، بلکہ اسمِ اشارہ کے مابعد کو نحوی ترکیب میں صفت یا عطف بیان یا بدل کہتے ہیں۔

(۹۴) ﴿ایضاح العوامل﴾ اسی صفحہ پر (بِاَوْقَاتِهَا الَّتِي هِيَ الصَّبَاحُ الخ) کی ترکیب میں ایک نیا ستم ڈھایا، وہ یہ کہ (هَا) ضمیر مضاف الیہ کو موصوف، اور (الّتى هى الصَّباح) کو صفت قرار دیا ہے۔

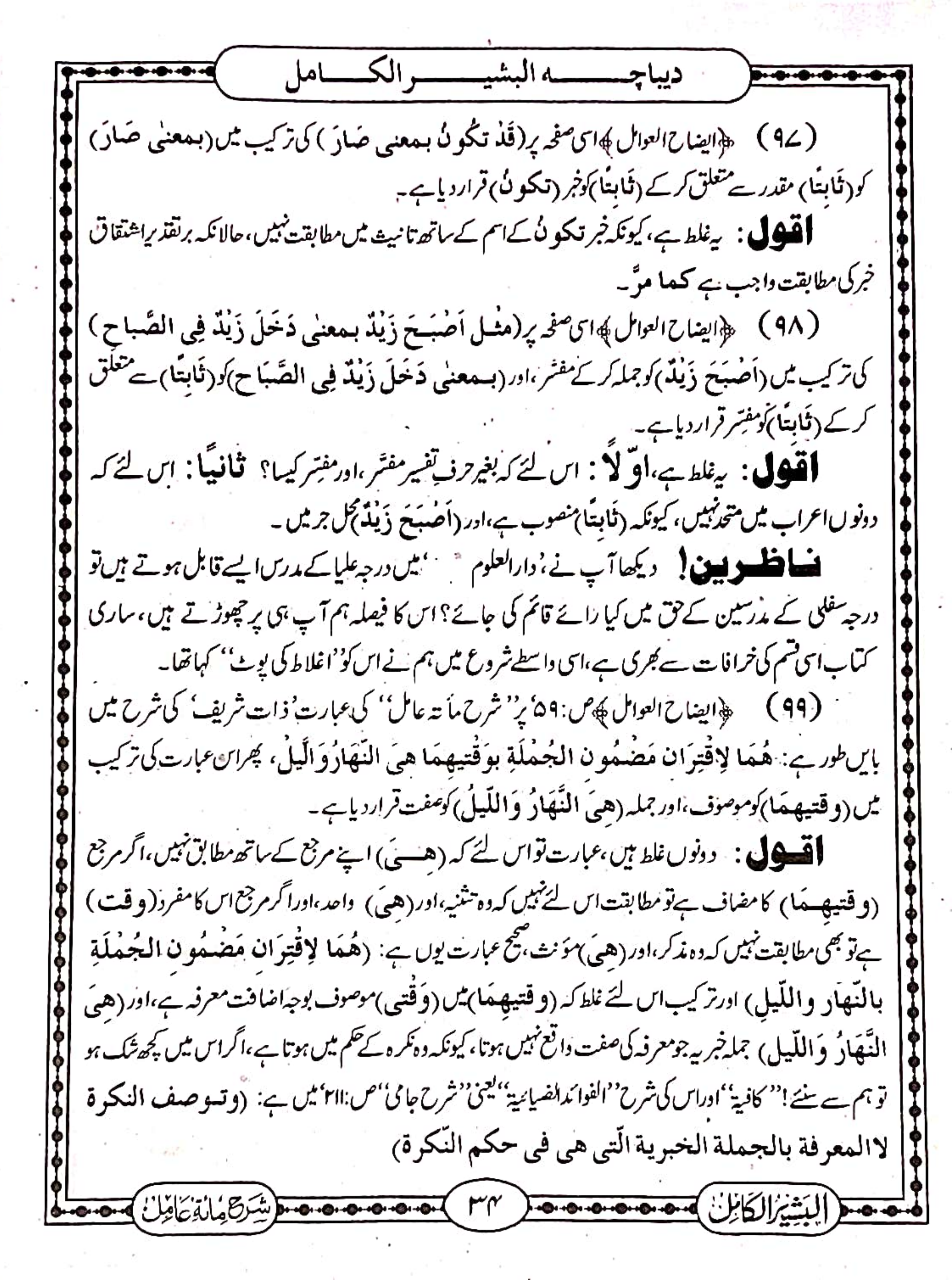
اقــــول: یہ غلط ہے، کیونکہ بر مسلک جمہور ضمیر نہ موصوف ہوتی ہے، نہ صفت، ''ہدایۃ النحو'' ص:۳۴' میں ہے: والمضمر لا یوصف ولا یوصف به، اور اگر مسلک 'کسائی' اختیار کیا جائے کہ ان کے نزدیک ضمیر کا موصوف ہونا درست ہے تو معنوی حیثیت سے غلط کہ ضمیر موصوف کا مرجع افعال مذکور ہیں، ان پر ان اوقات کا حمل درست نہیں، اور صفت کا موصوف پر حمل ہوتا ہے، غرضکہ کسی طرح چول ٹھیک نہیں بیٹھتی۔

(۹۵) ﴿ایضاح العوامل﴾ اسی صفحہ پر (مَعْنَاهُ حَصَلَ غِنَاهُ فِي وَقْتِ الصَّبَاحِ) کی ترکیب میں (مَعْنَاهُ) کو مبتدا، اور (حَصَلَ غِنَاهُ فِي وَقْتِ الصَّبَاحِ) کو جملہ فعلیہ کر کے خبر قرار دیا ہے۔

اقــــول: یہ غلط ہے، ورنہ جملہ خبر کا عائد سے خلو لازم آئے گا جو شریعت نحو میں حرام ہے، بلکہ یہ من حیث اللفظ خبر ہے، مولوی 'الٰہی بخش' صاحب مرحوم نے بھی جملہ کر کے خبر قرار دیا ہے جو قابل اتباع نہیں۔

(۹۶) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:۵۸' پر (مَعْنَاهُ حَصَلَ حُكُومَتُهُ فِي وَقْتِ الضُّحٰى) اور (مَعْنَاهُ حَصَلَ قِرَاءَتُهُ فِي وَقْتِ الْمَسَاءِ) کی ترکیب میں بھی طریقہ بالا اختیار کیا ہے۔

اقول: یہ بھی غلط ہے، وجہ وہی جو اوپر ذکر کی گئی۔



(۹۷) ﴿ایضاح العوامل﴾ اسی صفحہ پر (قَدْ تکُونُ بمعنی صَارَ) کی ترکیب میں (بمعنٰی صَارَ) کو (ثَابِتًا) مقدر سے متعلق کر کے (ثَابِتًا) کو خبر (تکونُ) قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے، کیونکہ خبر تکونُ کے اسم کے ساتھ تانیث میں مطابقت نہیں، حالانکہ برتقدیر اشتقاق خبر کی مطابقت واجب ہے **کما مرَّ**۔

(۹۸) ﴿ایضاح العوامل﴾ اسی صفحہ پر (مثْل اَصْبَحَ زَیْدٌ بمعنٰی دَخَلَ زَیْدٌ فِی الصَّباحِ) کی ترکیب میں (اَصْبَحَ زَیْدٌ) کو جملہ کر کے مفسَّر، اور (بمعنٰی دَخَلَ زَیْدٌ فِی الصَّبَاحِ) کو (ثَابِتًا) سے متعلق کر کے (ثَابِتًا) کو مفسِّر قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے، **اوّلاً:** اس لئے کہ بغیر حرفِ تفسیر مفسَّر، اور مفسِّر کیسا؟ **ثانیًا:** اس لئے کہ دونوں اعراب میں متحد نہیں، کیونکہ (ثَابِتًا) منصوب ہے، اور (اَصْبَحَ زَیْدٌ) محل جر میں۔

ناظرین! دیکھا آپ نے، ’دار العلوم ‘ میں درجہ علیا کے مدرس ایسے قابل ہوتے ہیں تو درجہ سفلی کے مدرسین کے حق میں کیا رائے قائم کی جائے؟ اس کا فیصلہ ہم آپ ہی پر چھوڑتے ہیں، ساری کتاب اسی قسم کی خرافات سے بھری ہے، اسی واسطے شروع میں ہم نے اس کو ’’اغلاط کی پوٹ‘‘ کہا تھا۔

(۹۹) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:۵۹ پر ’’شرح مأتہ عامل‘‘ کی عبارت ’ذات شریف‘ کی شرح میں بایں طور ہے: هُمَا لِاقْتِرَانِ مَضْمُونِ الجُمْلَةِ بوَقْتيهِمَا هِيَ النّهَارُ وَالّيلُ، پھر اس عبارت کی ترکیب میں (وقتيهمَا) کو موصوف، اور جملہ (هِيَ النَّهَارُ وَاللّيلُ) کو صفت قرار دیا ہے۔

اقول: دونوں غلط ہیں، عبارت تو اس لئے کہ (هِـيَ) اپنے مرجع کے ساتھ مطابق نہیں، اگر مرجع (وقتيهِـمَا) کا مضاف ہے تو مطابقت اس لئے نہیں کہ وہ تثنیہ، اور (هِيَ) واحد، اور اگر مرجع اس کا مفرد (وقت) ہے تو بھی مطابقت نہیں کہ وہ مذکر، اور (هِيَ) مؤنث، صحیح عبارت یوں ہے: (هُمَا لِاقْتِرَانِ مَضْمُونِ الجُمْلَةِ بالنّهَارِ واللّيلِ) اور ترکیب اس لئے غلط کہ (وقتيهِمَا) میں (وَقْتي) موصوف بوجہ اضافت معرفہ ہے، اور (هِيَ النَّهَارُ وَاللّيل) جملہ خبریہ جو معرفہ کی صفت واقع نہیں ہوتا، کیونکہ وہ نکرہ کے حکم میں ہوتا ہے، اگر اس میں کچھ شک ہو تو ہم سے سنئے! ’’کافیۃ‘‘ اور اس کی شرح ’’الفوائد الضیائیۃ‘‘ یعنی ’’شرح جامی‘‘ ص:۲۱۱ میں ہے: (وتوصف النكرة لا المعرفة بالجملة الخبرية الّتي هي في حكم النّكرة)

(۱۰۰) ﴿ایضاح العوامل﴾ص:۵۹' پر(وَقَد تکونَان بمعنٰی صَارَ) کی ترکیب میں(تکونَان) کے اندر ضمیر (ھُمَا) مستتر کو اسم قرار دیا ہے، اور (بمعنٰی صَارَ) کو (ثَابِتَتَان) مقدر سے متعلق کر کے اس کو خبر قرار دیا ہے۔

اقــول: دونوں غلط، **اوّل**: اس لئے کہ مضارع کے صیغہ تثنیہ میں ضمیر مستتر نہیں ہوتی، بلکہ (الف) ضمیر بارز اسمِ فعل ناقص ہے، اور **دوم**: اس لئے کہ افعالِ ناقصہ کی خبر منصوب ہوتی ہے، نہ مرفوع، (ثَـابِتَتَیْنِ) مقدر ہے، نہ (ثَابِتَتَان)

(۱۰۱) ﴿ایضاح العوامل﴾ص:۶۰' پر(وهِيَ لِتَوْقِيْتِ شَيْءٍ بِمُدَّةِ ثُبُوْتِ خَبَرِهَا لِاِسْمِهَا فَلَا بُدَّ مِنْ اَنْ يَكُوْنَ قَبْلَهَا جُمْلَةٌ فِعْلِيَّةٌ اَوْاِسْمِيَّةٌ) کی ترکیب میں (لِتَوْقِيْتِ شَيْءٍ الخ) کو (ثَابِتٌ) مقدر سے متعلق کر کے اس کو (هِيَ) مبتدا کی خبر قرار دیا ہے، اور (هِيَ لِتَوْقِيْتِ شَيْءٍ الخ) کو جملہ اسمیہ بنا کر قائم مقام شرط قرار دیا ہے، اور (فَلَا بُدَّ من اَنْ يَكُوْنَ) کو جزا۔

اقول: دونوں غلط ہیں، **اوّل**: اس لئے کہ (ثَـابِتٌ) خبر مشتق ہونے کے باوجود (هِيَ) مبتدا کے ساتھ تانیث میں مطابق نہیں، اور **دوم**: اس لئے کہ یہاں پر کوئی کلمہ شرط نہیں، پھر شرط یا قائم مقام شرط کے کیا معنی؟ علاوہ ازیں جملہ اسمیہ قائم مقام شرط نہیں ہوا کرتا، یہ 'دار العلوم ' میں جدید مسائل نحو گڑھے جا رہے ہیں۔

(۱۰۲) ﴿ایضاح العوامل﴾ اسی صفحہ پر (اِجْلِسْ مَادَامَ زَيْدٌ جَالِسًا) کی ترکیب میں (مَادَامَ زَيْدٌ جَالِسًا) کو جملہ فعلیہ خبریہ قرار دے کر (اِجْلِسْ) کا مفعول فیہ بنایا ہے۔

اقــول: یہ غلط ہے، کیونکہ مفعول فیہ اسم ہوتا ہے نہ جملہ، مصیبت تو یہ ہے کہ 'ذات شریف' کو ''نحو میر'' بھی یاد نہیں، اگر باور نہ تو ہم سے سنئے! ''نحو میر'' ص:۲۱' میں مفعول فیہ کی تعریف بایں الفاظ مذکور ہے: (ومفعول فیہ اسمیت کہ فعل مذکور در وواقع شود)

(۱۰۳) ﴿ایضاح العوامل﴾ اسی صفحہ پر (زَيْدٌ قائمٌ) کی ترکیب میں (قَائِمٌ) کو اسمِ فاعل بیان کر کے اس میں ضمیر مستتر (ھو) کو اس کا نائب فاعل قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے، کیونکہ اسمِ فاعل کے لئے نائب فاعل نہیں ہوتا، فاعل ہوتا ہے۔

(۱۰۴) ﴿ایضاح العوامل﴾ص:۶۱' پر(وكُلُّ وَاحِدٍ مِنْ هٰذِهِ الْاَفْعَالِ الْاَرْبَعَةِ) کی ترکیب میں (وَاحِدٍ) کو اسمِ فاعل شبہ فعل قرار دے کر مِنْ هٰذِهِ الخ کو اس سے متعلق کیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے، کیونکہ (وَاحِدٍ) اسمِ فاعل شبہ فعل نہیں، بلکہ اسمِ عدد ہے جو اسمِ فاعل کی طرح شبہ فعل نہیں، حتیٰ کہ اس سے حرفِ جار متعلق ہو جائے، اگر یقین نہ ہو تو ہم سے سنئے! ''جمع الجوامع'' اور اس کی شرح ''ھمع الھوامع'' جلد: دوم، ص:۱۵۱ میں ہے: **يصاغ من اثنين فما فوقهما الى عشرة وزن فاعل بغير تاء من المذكر وفاعلة بالتّاء من المؤنث بمعنى بعض ما صيغ منه ولا يتصور ذٰلك في معنى الواحد لانّ الواحد نفسه هو اسم العدد فلا اصل له يكون مضافًا منه اھ**، بلکہ من هٰذهِ الخ ظرفِ مستقر ہو کر (واحد) کی صفت ہے۔

(۱۰۵) ﴿ایضاح العوامل﴾ اسی صفحہ پر (وَقَالَ بَعْضُهُمْ فِي كُلِّ زَمَانٍ) کی ترکیب میں (فِي كُلِّ زَمَانٍ) کو (قَالَ) سے متعلق قرار دیا ہے۔

اقــول: یہ غلط ہے، اور سوءِ فہم پر مبنی، بلکہ یہ ظرفِ مستقر ہے جس کا متعلق بقرینہ سابق محذوف، اصل عبارت یوں ہے: (وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَيْسَ لِنَفْيِ مَضْمُوْنِ الْجُمْلَةِ فِي كُلِّ زَمَانٍ) تو اس کا متعلق (نفی) ہے، مولوی 'الٰہی بخش' صاحب مرحوم بھی بے خیالی میں (قَالَ) سے متعلق کر گئے ہیں، جو قابلِ اتباع نہیں۔

(۱۰۶) ﴿ایضاح العوامل﴾ اسی صفحہ پر قبل ازیں (وَهِيَ لِنَفْيِ مَضْمُوْنِ الْجُمْلَةِ فِي زَمَانِ الْحَالِ) کی ترکیب میں (هِيَ) کو مبتدا قرار دے کر (لِنَفْيِ) کو (مُسْتَعْمَلٌ) مقدر سے متعلق کر کے اس کی خبر قرار دیا ہے۔

اقــول: یہ غلط ہے، کیونکہ (مستعمل) خبر مشتق (هِيَ) مبتدا کے ساتھ تانیث میں مطابق نہیں، حالانکہ مطابقت واجب ہے، كَمَا لَا يَخْفٰى عَلَى الْمُبْتَدِئِيْنَ فَضْلًا عَنِ الْمُعَلِّمِيْنَ۔

(۱۰۷) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:۶۲ پر (وَاعْلَمْ اَنَّ تَقْدِيْمَ اَخْبَارِ هٰذِهِ الْاَفْعَالِ عَلٰى اَسْمَائِهَا جَائِزٌ) کی ترکیب میں (جَائِزٌ) کی ضمیر مستتر کو اس کا نائب فاعل قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے، کیونکہ (جَائِزٌ) اسمِ فاعل ہے جس کے لئے فاعل ہوتا ہے، نائب فاعل نہیں ہوتا۔

(۱۰۸) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:۶۳ پر (وَاعْلَمْ اَنَّ حُكْمَ مُشْتَقَّاتِ هٰذِهِ الْاَفْعَالِ كَحُكْمِ هٰذِهِ الْاَفْعَالِ فِي الْعَمَلِ) کی ترکیب میں (كَحُكْمِ) کے (حُكْم) کو مصدر قرار دے کر (فِي الْعَمَلِ) کو اس سے متعلق قرار دیا ہے۔

اقول: یہ دونوں باتیں غلط، (حُکْم) اس مقام پر بمعنی مصدر نہیں، بلکہ اسی معنی میں ہے جو ''شرح جامی''

میں پڑھے تھے، مگر یاد نہیں رہے، اور جب ''نحو میر'' ہی یاد نہیں رہی تو یہ کیا یاد رہتے، خیر! اب ہم سے سنئے! اور یاد رکھئے گا، (حُكْمُ الشَّيْ هُوَ الْاَثَرُ الثَّابِتُ لِذٰلِكَ الشَّيْ)، یہاں پر بایں معنی ہے، اور یہ معنی مصدری نہیں، پھر (فِي الْعَمَلِ) اس سے کیونکر متعلق ہوگا، نیز پیشتر بحوالہ ''الفوائد الشافیہ'' ہم بیان کر چکے ہیں کہ کاف تشبیہ ہمیشہ ظرف مستقر ہوتا ہے، بلکہ (فِي الْعَمَلِ) کا متعلق وہی ہے جو (كَحُكْمِ) کا ہے یعنی (ثَابِتٌ) مقدر، مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم سے بھی اس مقام میں مسامحہ ہوا ہے، جو قابل تقلید نہیں۔

النّوع الحادی عشر

(۱۰۹) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:۶۴ پر (لِدُخُوْلِ تَاءِ التَّانِيْثِ السَّاكِنَةِ) کی ترکیب میں (اَلتَّانِيْثِ) کو موصوف، اور (اَلسَّاكِنَةِ) کو صفت قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے، اتنا نہیں سوجھا کہ ساکن (تَا) ہوتی ہے یا تانیث، بلکہ (تَاءِ التَّانِيْثِ) کی صفت ہے۔

(۱۱۰) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:۶۵ پر (بِمَعْنٰى قَارَبَ زَيْدُ الْخُرُوْجَ) کی ترکیب میں (قَارَبَ زَيْدُ الْخُرُوْجَ) کو جملہ فعلیہ کر کے مضاف الیہ قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے، کیونکہ لفظ (مَعْنٰى) ان الفاظ میں نہیں جو جملہ کی طرف مضاف ہوتے ہیں، جملہ کی طرف مضاف ہونے والے الفاظ پیشتر بیان کر دیئے گئے۔

(۱۱۱) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:۶۶ پر (يَجِبُ اَنْ يَكُوْنَ خَبَرُهٗ مُطَابِقًا لِاِسْمِهٖ) کی ترکیب میں (مُطَابِقًا) کو اسمِ فاعل تحریر کر کے اس میں ضمیر مستتر (هو) کو اس کا نائب فاعل قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے، کیونکہ اسمِ فاعل کے لئے نائب فاعل نہیں ہوتا۔

(۱۱۲) ﴿ایضاح العوامل﴾ اسی صفحہ پر (هٰذَا اَيْ كَوْنُ الْخَبَرِ مُطَابِقًا لِلْفَاعِلِ اِذَا كَانَ الْفَاعِلُ اِسْمًا ظَاهِرًا) کی ترکیب میں (هٰذَا) مفسَّر اور (كَوْنُ الْخَبَرِ) الخ کو مفسِّر قرار دیا ہے، مفسَّر اور تفسیر کو ملا کر جزائے مقدم، اور (اِذَا كَانَ الْفَاعِلُ اِسْمًا ظَاهِرًا) کو شرطِ مؤخر۔

اقول: دونوں غلط، **اوّل:** اس لئے کہ یہ بولی نحویوں کی نہیں کَمَا مَرَّ، **دوم:** اس لئے کہ جزا جملہ ہوتی ہے، اور مفسَّر اور تفسیر کا مجموعہ جملہ نہیں، صحیح ترکیب وہ ہے جو ہم نے کی ہے۔

(۱۱۳) ﴿ایضاح العوامل﴾ اسی صفحہ پر (اَمَّا اِذَا کَانَ مُضْمَرًا فَلَیْسَتِ الْمُطَابَقَةُ شَرْطًا) کی ترکیب میں (اَمَّا) کو حرفِ استدراک، اور (اِذَا کَانَ مُضْمَرًا الخ) کو جملہ شرطیہ قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے کہ (اَمَّـا) استدراک کے لئے نہیں آتا، بلکہ یہ (اَمَّـا) شرطیہ ہے جس کی شرط وجوبًا محذوف ہوتی ہے، اور (اِذَا) برائے ظرفیت محضہ اپنے مابعد کی طرف مضاف، اور (لَیْسَتْ) کا مفعول فیہ مقدم، اور (فَلَیْسَتِ الْمُطَابَقَةُ شَرْطًا) شرطِ محذوف کی جزا ہے، مولوی الٰہی بخش صاحب کی ترکیب بھی اس مقام پر قابل اتباع نہیں کہ انہوں نے اس عبارت کو جملہ شرطیہ قرار نہیں دیا، حالانکہ جملہ شرطیہ ہے۔

(۱۱۴) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:۶۷ پر (فَیَکُوْنُ الْفِعْلُ الْمُضَارِعُ مَعَ اَنْ فِی مَحَلِّ الرَّفْعِ بِاَنَّہٗ اِسْمُہٗ) کی ترکیب میں (مَعَ اَنْ) کو (یَکُوْنُ) کا ظرف، اور (بِاَنَّہٗ) کو اس سے متعلق کیا ہے۔

اقول: یہ دونوں غلط، اور قصورِ فہم پر مبنی ہیں، (مَعَ اَنْ) ظرفِ مستقر ہوکر (اَلْفِعْلُ الْمُضَارِعُ) سے حال ہے، اور (بِاَنَّہٗ) بھی اسی (ثَابِتًا) مقدر سے متعلق ہے جس سے (فِیْ مَحَلِّ الرَّفْعِ) متعلق تھا۔

(۱۱۵) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:۶۷ میں واقع (بِخِلَافِ الْوَجْهِ الْاَوَّلِ) کو (فَلَا یَحْتَاجُ) سے متعلق قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے، اور سوءِ تفہم پر مبنی، بلکہ یہ ظرفِ مستقر ہوکر (هٰذَا الْوَجْهِ) سے حال ہے، مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم نے اس کو (فَلَا یَحْتَاجُ) کی ضمیر فاعل سے حال قرار دیا ہے، یہ بھی قابل اتباع نہیں۔

(۱۱۶) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:۶۸ پر (فَیَکُوْنُ الْاَوَّلُ نَاقِصًا وَالثَّانِیْ تَامًّا) کی ترکیب میں (اَلثَّانِیْ) اور (تَامًّا) کو (یَکُوْنُ) محذوف کا اسم وخبر قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے کہ تقدیر بلاضرورت جائز نہیں، کَمَا مَرَّ بلکہ (اَلثَّانِیْ) کا عطف (اَلْاَوَّلُ) پر ہے، اور (تَامًّا) کا (نَاقِصًا) پر۔

(۱۱۷) ﴿ایضاح العوامل﴾ اسی صفحہ پر (کَادَ زَیْدٌ یَجِیْئُ) کو ترکیب میں جملہ فعلیہ انشائیہ قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے، اور اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ افعالِ مقاربہ کی بحث تک ''کافیہ'' اور ''شرح جامی'' میں نہیں پڑھی، اور اگر دونوں کو پڑھا تو یاد نہیں، جیسے: ''نحومیر'' اور ''صرف میر'' یاد نہیں رہیں، (عسٰی) میں چونکہ معنی رِجَا ہیں، اس لئے وہ اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوتا ہے، اور (کَادَ) برائے (رِجَا) موضوع نہیں، پھر

وہ کیوں جملہ انشائیہ ہوگا، اگر باور نہ ہوتو سنیئے! ''کافیہ'' اور ''شرح جامی'' ص:۳۵۷' میں ہے: والثانی ای ما وضع لدنو الخبر دنو حصولٍ (کاد تقول کاد زید یجئی) فتخبر عن دنو الخبر لعلمك باشرافه علی الحصول للفاعل فی الحال، دیکھئے! (فتخبر) بآواز بلند پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ (کَادَ زَیْدٌ یَجِئُی) جملہ خبریہ ہے، انشائیہ نہیں، مولوی 'الٰہی بخش' صاحب مرحوم بھی اس کو جملہ انشائیہ قرار دے گئے ہیں جو قابل اتباع نہیں، اور اگر اس غلط فہمی کا سبب ''مختصر المعانی'' ص:۲۱۹' کی یہ عبارت ہے: فلا نشاء ان لم یکن طلبًا کا فعال المقاربة، تو اس کو یوں زائل فرما لیجئے کہ عبارت تقدیر مضاف پر محمول ہے، اور مراد بعض افعالِ مقاربہ ہیں، چنانچہ علامہ 'دسوقی' علیہ الرحمۃ کے حاشیہ جلد: اوّل، ص:۶۳۹' میں ہے: ای کبعض افعال المقاربة اذالانشاء انّما یظهر فی افعال الرّجا وهی عسٰی وحریٰ وا خلولق ولاَ یظهر فی غیرها من افعال الشروع والمقاربة۔۱۲

(۱۱۸) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:۶۹' پر (قَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّ حَرْفَ النَّفْیِ فِیْهِ مُطْلَقًا یُفِیْدُ مَعْنَی النَّفْیِ) کی ترکیب میں (فِیْه) کو ظرفِ مستقر کر کے (حَرْفَ النَّفْیِ) سے حال قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے، اور معنی عبارت نہ سمجھنے پر مبنی، بلکہ یہ (یُفِیْدُ) کا ظرفِ لغو مقدم ہے۔

(۱۱۹) ﴿ایضاح العوامل﴾ اسی صفحہ پر (بَلِ الْاِثْبَاتُ بَاقٍ عَلٰی حَالِهٖ) کی ترکیب میں (بَاقٍ) کو اسمِ فاعل تسلیم کر لینے کے باوجود اس میں ضمیر مستتر (هو) کو اس کا نائب فاعل قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے، کما مرَّ غیر مرَّة۔

(۱۲۰) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:۷۰' پر (وَخَبَرُهٗ یَجِیُٔ فِعْلاً مُضَارِعًا دَائِمًا بِغَیْرِ اَنْ) کی ترکیب میں (بِغَیْرِ اَنْ) کو (یَجِیُٔ) سے متعلق قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے، اور کوتاہی فہم پر مبنی، بلکہ یہ ظرفِ مستقر ہو کر (فِعْلاً مُضَارِعًا) کی صفت ہے، مولوی 'الٰہی بخش' صاحب مرحوم بھی (یَجِیُٔ) سے متعلق کر گئے ہیں، جو قابل اتباع نہیں۔

(۱۲۱) ﴿ایضاح العوامل﴾ اسی صفحہ پر (کَرَبَ زَیْدٌ یَخْرُجُ) کو جملہ فعلیہ انشائیہ قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے، جملہ انشائیہ صرف وہ افعالِ مقاربہ ہوتے ہیں جن کی وضع (رجاء) کے لئے ہے، اور وہ صرف وہی تین ہیں جو حاشیہ 'دسوقی' علیہ الرحمۃ میں مذکور ہوئے، مولوی 'الٰہی بخش' صاحب مرحوم نے بھی اس کو جملہ

انشائیہ قرار دیا ہے، جو قابل اتباع نہیں۔

(۱۲۲) ﴿ایضاح العوامل﴾ اسی صفحہ پر (مِثْلُ اَوْشَكَ زَيْدٌ اَنْ يَجِئَ اَوْ يَجِئُ) کی ترکیب میں (يَجِئُ) کو (اَنْ يَجِئَ) پر معطوف قرار دیا ہے، اور (اَوْشَكَ زَيْدٌ اَنْ يَجِئَ) کو جملہ انشائیہ۔

اقول: یہ دونوں غلط ہیں، بلکہ (يَجِئُ) سے پیشتر (اَوْشَكَ زَيْدٌ) بقرینہ سابق محذوف ہے، اور کل کا (اَوْشَكَ زَيْدٌ اَنْ يَجِئَ) پر عطف ہے، اور جملہ خبریہ، مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم نے بھی (اَنْ يَجِئَ) پر معطوف قرار دیا ہے، اور جملہ کو انشائیہ، جو قابل اتباع نہیں۔

(۱۲۳) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:۷۱ پر (وَهٰذِهِ الثَّلٰثَةُ مُرَادِفَةٌ لِكَرَبَ) کی ترکیب میں (مُرَادِفَةٌ) کو اسم فاعل تسلیم کر لینے کے باوجود اس میں ضمیر مستتر (هِيَ) کو نائب فاعل قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے، کیونکہ اسم فاعل کے لئے نائب فاعل نہیں ہوتا، فاعل ہوتا ہے، كَمَا بَيَّنَّاهُ غير مرّة۔

النّوع الثّانی عشر

(۱۲۴) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:۷۲ پر (نِعْمَ الرَّجُلُ زَيْدٌ) کی ایک ترکیب بایں طور کی ہے کہ (نِعْمَ) فعل مدح، (اَلرَّجُل) فاعل، (زَيْدٌ) مخصوص بالمدح، فعل مدح اپنے فاعل، اور مخصوص بالمدح سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

اقول: یہ بولی غلط ہے، کوئی نحوی اس کا قائل نہیں، نیز قولِ معتمد پر مجموعہ ایک جملہ اسمیہ ہے یا دو جملے، اوّل: فعلیہ، اور دوم: اسمیہ جیسے کتاب میں مذکور ہے، اور ایک ترکیب یہ کہ (اَلرَّجُل) مبدل منہ، اور (زَيْد) بدل۔

اقول: یہ بھی غلط ہے، کیونکہ واجب ہے کہ بدل کی اقامت مبدلُ منہ کی جگہ صحیح ہو، اور یہاں پر (نِعْمَ زَيْدٌ) کہنا درست نہیں، کیونکہ (نِعْمَ) کا فاعل معرف باللّام ہوتا ہے، یا مضاف، یا ضمیر مبہم ممیز بنکرہ، (زَيْد) ان تینوں میں سے کوئی نہیں۔

(۱۲۵) ﴿ایضاح العوامل﴾ اسی صفحہ پر (نِعْمَ الرَّجُلُ زَيْدٌ) کی ایک ترکیب یہ بھی کی ہے کہ (نِعْمَ الرَّجُلُ) جملہ فعلیہ انشائیہ خبر مقدم، اور (زَيْد) مبتدائے مؤخر، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔

اقول: یہ بھی غلط ہے، بلکہ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہے، مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم بھی جملہ

اسمیہ انشائیہ فرما گئے ہیں، جو قابل اتباع نہیں، اگر باور نہ ہو تو ہم سے سنیئے! ''محرم آفندی'' جلد: دوم، ص:۴۱۹، میں ہے: فعلی الوجہ الاوّل نعم الرّجل زید جملة واحدة ای اسمیّة خبریّة مرکبة من المبتداء والجملة الفعلیّة الانشائیّة۔

(۱۲۶) ﴿ایضاح العوامل﴾ اسی صفحہ پر (نِعْمَ الرَّجُلُ خَبَرُهُ مُقَدَّمٌ عَلَيْهِ) کی ترکیب میں (خَبَرُهُ) کو موصوف، اور (مُقَدَّمٌ عَلَيْهِ) کو صفت قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے، کیونکہ صفت تعریف میں موصوف کے ساتھ مطابق نہیں، موصوف بوجہ اضافت معرفہ ہے، اور صفت نکرہ۔

(۱۲۷) ﴿ایضاح العوامل﴾ اسی صفحہ پر (اَوْ مَرْفُوْعٌ بِاَنَّهُ خَبَرُ مُبْتَدَاءٍ مَحْذُوْفٍ) کی ترکیب میں (مَرْفُوْعٌ) کو مبتدائے محذوف (زَیْد) کی خبر قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے، بلکہ (مَرْفُوْعٌ) سابق پر معطوف ہے۔

(۱۲۸) ﴿ایضاح العوامل﴾ اسی صفحہ پر (نِعْمَ الرَّجُلُ هُوَ زَيْدٌ) کی ترکیب میں (اَلرَّجُلُ) کو مبدل منہ، اور (هُوَ زَيْدٌ) جملہ کو بدل قرار دیا ہے۔

اقول: یہ بھی غلط ہے، ورنہ (نِعْمَ) کی اسناد (هُوَ زَيْدٌ) جملہ کی طرف لازم آئے گی، کیونکہ جو فعل مبدل منہ کی طرف مسند ہوتا ہے، وہی بدل کی طرف، اور جملہ کی طرف اسناد بر قولِ صحیح باطل، اس لئے کہ مسند الیہ ہونا اسم کا خاصہ ہے۔

(۱۲۹) ﴿ایضاح العوامل﴾ اسی صفحہ پر (فَيَكُوْنُ عَلَى التَّقْدِيْرِ الْاَوَّلِ جُمْلَةً وَاحِدَةً وَعَلَى التَّقْدِيْرِ الثَّانِيْ جُمْلَتَيْنِ) کی ترکیب میں (عَلَى التَّقْدِيْرِ الثَّانِيْ) کو (يَكُوْنُ) محذوف سے متعلق قرار دیا ہے، اور (جُمْلَتَيْنِ) کو اس محذوف کی خبر۔

اقول: یہ غلط ہے کہ تقدیر بدون مقتضی جائز نہیں، بلکہ (عَلَى التَّقْدِيْرِ الثَّانِيْ) کا عطف (عَلَى التَّقْدِيْرِ الْاَوَّلِ) پر ہے، اور (جُمْلَتَيْنِ) کا (جُمْلَةً وَاحِدَةً) پر۔

(۱۳۰) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:۳۷، پر (وَقَدْ يُحْذَفُ الْمَخْصُوْصُ اِذَا دَلَّ عَلَيْهِ قَرِيْنَةٌ) کی ترکیب میں (قَدْ يُحْذَفُ الْمَخْصُوْصُ) کو جزائے مقدم، اور (اِذَا دَلَّ عَلَيْهِ قَرِيْنَةٌ) کو شرطِ مؤخر قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے، یہاں پر (اِذَا) متضمن معنیٰ شرط نہیں، بلکہ برائے ظرفیت محضہ مابعد کی طرف مضاف

ہے،اور (یُحْذَفُ) کا مفعول فیہ۔

(۱۳۱) ﴿ایضاح العوامل﴾ص:۷۴پر(نِعْمَ الرَّجُلُ زَیْدٌ)اور دیگر امثلہ کی ترکیب میں (اَلرَّجُلُ) اور (اَلرَّجُلَانِ) وغیرہ کو فاعل، اور (زَیْد) اور (اَلزَّیْدَان) وغیرہ کو مخصوص بالمدح قرار دے کر فرمایا کہ فعلِ مدح اپنے فاعل، اور مخصوص بالمدح سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

اقول: یہ بولی غلط ہے، كَمَا مَرَّ، مخصوص بالمدح فعل کے معمولات یا متعلقات سے نہیں، حتیٰ کہ اس کے ساتھ ترکیب میں ملانا درست ہو، مرفوعات، منصوبات، مجرورات معمول ہیں، ان میں سے کسی کا نام نحویوں کے یہاں مخصوص بالمدح نہیں، پھر مخصوص بالمدح کہنے سے اعراب کیسے ظاہر ہوگا؟۔

(۱۳۲) ﴿ایضاح العوامل﴾ص:۷۵پر(وَحُكْمُ الْمَخْصُوْصِ بِالذَّمِّ كَحُكْمِ الْمَخْصُوْصِ بِالْمَدْحِ فِيْ جَمِيْعِ الْاَحْكَامِ الْمَذْكُوْرَةِ) کی ترکیب میں (حکم) ثانی کو مصدر قرار دے کر (فِیْ) کو اس سے متعلق کیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے، کیونکہ یہاں پر (حُکْم) مصدری معنی میں نہیں ہے، اور نہ (فِیْ) اس سے متعلق، بلکہ (کحکم) کے متعلق مقدر (ثَابِتٌ) سے (فِیْ) متعلق ہے۔

(۱۳۳) ﴿ایضاح العوامل﴾اسی صفحہ پر (بِئْسَ الرَّجُلُ زَیْدٌ) اور بعض دیگر امثلہ کو جملہ اسمیہ انشائیہ قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے، بلکہ ایک جملہ ہونے کی تقدیر پر سب کے سب جملہ اسمیہ خبریہ ہیں كما مرَّ۔

(۱۳۴) ﴿ایضاح العوامل﴾ص:۷۶پر(اَصْلُهٗ حَبَبَ) کی ترکیب میں لفظ (اَصْل) کو مصدر قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے، ورنہ لازم آئے گا کہ (حَبَبَ) کا حمل درست نہ ہو، کیونکہ مصدر پر بجز مرادف یا حصہ کسی دوسری چیز کا حمل صحیح نہیں، بلکہ یہ (اصل) بمعنی مايقابل الفرع ہے۔

(۱۳۵) ﴿ایضاح العوامل﴾ص:۷۷پر(اِعْرَابُهٗ كَاِعْرَابِ مَخْصُوْصِ نِعْمَ فِي الْوَجْهَيْنِ الْمَذْكُوْرَيْنِ) کی ترکیب میں (اِعْرَابِ) دوم کو مصدر قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے، بلکہ یہ اسی معنی میں ہے جس کو علامہ ابن حاجب قدس سرہٗ ''کافیہ شریف'' میں بایں الفاظ فرما گئے ہیں: اَلْاِعْرَابُ مَا اخْتَلَفَ آخِرُهٗ بِهٖ، یہ اصطلاحی معنی ہیں، اور لغت میں حسب بیان

امام سیوطی علیہ الرحمۃ دس معانی میں مستعمل ہوتا ہے: (۱)الابانة: جیسے:اعراب الرّجل حاجته اوعن حاجتہٖ، حدیث میں ہے: والثیب تعرب عن نفسها، (۲) الاجالة: جیسے:اعراب الدابة صاحبها ای اجالها، (۳) التحسین: جیسے: اعراب الشئی ای حسنته، (۴) التّغییر: جیسے: اعرب اللّٰه المعدة ای غیر ھَا، (۵) ازالة الفساد: جیسے: اعربت الشئی ای ازلت عربه ای فسادهٗ، (۶) تکلم بالعربیة: جیسے: اعرب زید ای تکلم بالعربیة، (۷) صیرورة الخیل العراب لاحد: جیسے: اعرب زید ای صارت له خیل عراب، (۸) تکلم بالفحش: جیسے: اعرب زید ای تکلم بالفحش، (۹) تولد ولدٍ عربی اللون لاحد: جیسے: اعرب زید ای تولدله ولد عربی اللون، (۱۰)اعطاء العُربُون: جیسے:اعرب المشتری ای اعطیٰ بعض الثمن ۔ از(۶ تا ۱۰) معانی میں لازم ہے،اور بروقت عدم قرینہ صارفہ کتب علوم میں الفاظ اصطلاحی معانی پرمحمول ہوتے ہیں،فتامل۔

(۱۳۶) ﴿ایضاح العوال﴾ص:۸۷پر(حَبَّذا رَجُلاً زَیْدٌ)اور حَبَّذارَاکِباًزَیْدٌ اور حَبَّذَا زَیْدٌ رَجُلاً اور حَبَّــذَا زَیْدٌ رَاکِبًا، کی ترکیب میں(زَیْدٌ)کوممیز اور (رَجُلاً) کوتمیز،اور (زَیْدٌ) کو ذوالحال،اور(رَاکِبًا)کوحال قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے،اورشئی لطیف کے فقدان پردلیل روشن،ان تمام مثالوں میں (ذَا) ممیز اور ذوالحال ہے، اگر یقین نہ ہو،توہم سے سنئے ''شرح جامی'' ص:۳۶۵ میں ہے: وذوالحال ھو ذا لا زید لانّ زیدًا مخصوص والمخصوص لایجئی الّا بعد تمام المدح والرّکوب من تمامه فالرّا کب حال من الفاعل لاعن المخصوص، ممیز کاذکرنہیں فرمایا،اس لئے ملا عبدالحکیم سیالکوٹی قدس سرہٗ ''تکملۃ'' میں ص:۵۲۹ پرفرماتے ہیں: لم یتعرض لبیان الممیّز لظهورهٖ اذلا ابهام فی المخصوص۔

النّوع الثّالث عشر

(۱۳۷) ﴿ایضاح العوال﴾ص:۷۹پر(وانّما سمّیت بها) کی ترکیب میں(بِهَا) کو (سُمّیَتْ) سے متعلق قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے، کیونکہ یہ (با) زائدہ ہے جو فعل سے متعلق نہیں ہوتی، کَمَا مَرَّ۔

(۱۳۸) ﴿ایضاح العوامل﴾ اسی صفحہ پر (وَلَا دَخْلَ فِیْهِ لِلْجَوَارِحِ) کی ترکیب میں (و) کو عاطفہ قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے، بلکہ یہ (و) حالیہ ہے، مولوی 'الٰہی بخش' صاحب مرحوم نے بھی (و) کو عاطفہ فرمایا ہے، اور (فیه) کو لائے نفی جنس کی خبر اوّل، اور (لِلْجَوَارِحِ) کو خبر ثانی، یہ بھی قابل اتباع نہیں، بلکہ (فیه) برائے (دَخَلَ) ظرف لغو ہے، وجہ ہماری ترکیب میں دیکھی جائے۔

(۱۳۹) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص: ۸۰ پر (لِاَنَّ بَعْضَهَا لِلشَّكِّ وَبَعْضَهَا لِلْيَقِيْنِ) کی ترکیب میں (بعضَهَا) ثانی کو (اَنَّ) محذوف کا اسم اور (لِلْيَقِيْن) کو اس محذوف کی خبر قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے کہ تقدیر بلا مقتضی درست نہیں، بلکہ (بَعْضَهَا) ثانی کا عطف (بَعْضَهَا) اوّل پر ہے، اور (لِلْيَقِيْن) کا عطف (لِلشَّكّ) پر۔

(۱۴۰) ﴿ایضاح العوامل﴾ اسی صفحہ پر (وَهِيَ تَدْخُلُ عَلَى الْمُبْتَدَاءِ وَالْخَبَرِ) کی ترکیب میں فرماتے ہیں: (هِيَ) مبتدا، (تَدْخُلُ) فعل مضارع معروف، (هِيَ) ضمیر مستتر راجع ہے افعالِ قلوب کی طرف اس کا فاعل۔

اقول: یہ غلط ہے، بلکہ اس کا مرجع مبتدا ہے، ورنہ جملۂ خبر کا عائد مبتدا سے خلو لازم آئے گا جو باطل ہے۔

(۱۴۱) ﴿ایضاح العوامل﴾ اسی صفحہ پر (وَهِيَ سَبْعَةٌ ثَلٰثَةٌ مِنْهَا لِلشَّكِّ وَثَلٰثَةٌ مِّنْهَا لِلْيَقِيْنِ وَوَاحِدٌ مِّنْهَا مُشْتَرَكٌ بَيْنَهُمَا) کی ترکیب میں (سَبْعَةٌ) کو مبدل منہ، اور جملۂ (ثَلٰثَةٌ مِّنْهَا لِلشَّكِّ) کو بدل قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے، کیونکہ بر قولِ صحیح مفرد سے جملہ من حیث الجملۃ بدل نہیں ہوتا، 'زمخشری'، 'ابن مالک'، 'ابن جنی' جواز کے قائل ہیں، جس پر استشہاد میں ایک شعر، اور ایک آیت پیش کی گئی ہے، شعر یہ ہے ۔

الی اللہ اشکوا بالمدینۃ حاجۃ　　　وبالشام اخرىٰ کیف یلتقیان

(حاجۃ و اخرىٰ) مبدل منہ، اور (کیف یلتقیان) جملہ بدل، اور آیت یہ ہے: مَا يُقَالُ لَكَ اِلَّا مَا قَدْ قِيْلَ لِلرُّسُلِ مِنْ قَبْلِكَ اِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ وَّ ذُوْ عِقَابٍ اَلِيْمٍ، (مَا) ثانیہ مبدل



منہ،اور(اِنَّ رَبَّكَ الاٰیة)بدل،امام سیوطی علیہ الرحمۃ "ھمع الھوامع" جلد: ثانی،ص:۱۲۸' میں استشہاد مذکور تحریر کرنے کے بعد فرماتے ہیں: والجمهور لم يذكروا ذٰلك، جمہور نے جملہ کا مفرد سے بدل ہونا ذکر نہیں کیا، پھر استشہاد مذکور پر 'ابوحیان' سے بایں الفاظ رد نقل فرماتے ہیں: وقَالَ ابوحيان وليس كيف يلتقيان بدلاً بل استينافًا للاستبعاد وكذا انّ ربّك الاٰية لئلا يودی الٰی اسناد الفعل الٰی الجملة وهو ممنوع۔

اقول: اسی طرح شعر مذکور میں بدل قرار دینے سے جملہ کا مفعول بہ ہونا لازم آئے گا، جو صحیح نہیں کہ مفعول بہ ہونا خاصہ اسم ہے،اسی واسطے قول 'اشمونی' (ابدالهامن الفرد) پر "حاشیۃ الصبان" جلد: سوم، ص:۱۰۱' میں فرمایا: اِنَّمَا صح ذٰلك لرجوع الجملة فی تقدیر الٰی المفرد كما فی التصریح، تو ثابت ہوا کہ جملہ من حیث الجملۃ بدل نہیں ہوتا، پس یہ جملہ اس کی صفت ہے،اور جملہ ہائے مابعد بھی باعتبار عطف اس کی صفت ہیں۔

(۱۴۲) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:۸۱' پر (فَظَنَنْتُ اِذَا كَانَ مِنَ الظِّنَّةِ بِمَعْنٰى اِتَّهَمْتُ لَمْ يَقْتَضِ الْمَفْعُوْلَ الثَّانِىَ) کی ترکیب میں (ظَنَنْتُ) کو مبتدا، اور (اِذَا كَانَ مِنَ الظِّنَّةِ الخ) کو جملہ فعلیہ شرطیہ جزائیہ قرار دے کر، اس کی خبر بنایا ہے۔

اقول: یہ غلط کہ دو اصطلاح میں خلط ہے، کیونکہ 'زمخشری' وغیرہ کی اصطلاح میں شرطیہ قسیم فعلیہ،اور اسمیہ ہے تو ان کی اصطلاح پر ایک جملہ فعلیہ،اور شرطیہ نہیں ہوسکتا کہ قسیمین کا اجتماع باطل،اور 'زمخشری' سے متقدمین نحویوں کی اصطلاح پر یہ جملہ فعلیہ ہے،ان کے نزدیک شرطیہ کسی جملہ کا نام نہیں، تو یوں کہنا واجب کہ جملہ فعلیہ یا شرطیہ ہو کر خبر،اور لفظ (جزائیہ) کا اضافہ بدعت ہے، جس کے کوئی معنی نہیں۔

(۱۴۳) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:۸۲' پر (فَانْظُرْ مَا ذَا تَرٰى) کی ترکیب میں (ذَا) کو بمعنی (اَلَّذِىْ) اسم موصول قرار دے کر (تَرٰى) کو جملہ فعلیہ انشائیہ بتا کر صلہ قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے کہ صلہ جملہ انشائیہ نہیں ہوتا، بلکہ خبریہ ہوتا ہے، اگر باور نہ ہو، تو سنئے! "ھدایۃ النحو" ص:۴۰' میں ہے: وَالصِّلَةُ جُمْلَةٌ خَبَرِيَّةٌ۔

(۱۴۴) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:۸۳' پر (لاَنَّ مَضْمُوْنَهُمَا مَعًا مَفْعُوْلٌ بِهٖ فِىْ حَقِيْقَةِ)

کی ترکیب میں (مَعًا) کو (مضمون) کا مفعول فیہ قرار دیا ہے۔

اقــــول: یہ غلط ہے، اور سوءِ فہم پر مبنی، بلکہ یہ ضمیر مضاف الیہ سے حال ہے، تفصیل کے لیے ہماری ترکیب دیکھئے، اور یاد بھی رکھئے، تاکہ آئندہ کام آئے۔

(۱۴۵) ﴿ایضاح العوامل﴾ اسی صفحہ پر (زَعَمْتُ اللّٰهَ غَفُوْرًا) کی ترکیب میں اپنی موروثی بے ادبی کا مظاہرہ بھی فرمایا ہے، فرماتے ہیں: (زَعَمْتُ) فعل بافاعل (اللہ) مفعول اوّل، ہمارے اسلاف کرام کی تعبیر ایسے مقامات پر یوں ہوتی ہے کہ (اسمِ جلالت) مفعولِ اوّل۔

(۱۴۶) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:۸۴، پر (زَیْدٌ ظَنَنْتُ قَائِمٌ) کی ترکیب میں (زَیْدٌ قَائِمٌ) کو جملہ اسمیہ خبریہ کر کے (ظَنَنْتُ) کا مفعول بہ معنیً قرار دیا ہے، اور فرمایا: (ظَنَنْتُ) فعل قلب ضمیر (اَنَا) اس کا فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

اقــــول: یہ دونوں غلط کہ مثالِ مذکور بطلانِ عمل کی ہے، اور جب عمل باطل تو مفعول بہ کیسا؟ نیز جملہ مفعول بہ نہیں ہوتا کہ مفعول بہ ہونا خواص اسم سے ہے، **کَمَا مَرَّ**، پھر (ظَنَنْتُ) کا فاعل ضمیر (اَنَا) کہنا ''صرف میر'' یاد نہ ہونے کی دلیل ہے، کیونکہ فاعل (تَا) ضمیر بارز ہے، (اَنَا) نہیں، مذکورہ بالا تمام خرافات کا صدور اسی (اَنَا) کا نتیجہ ہے، جب تک آدمی میں (اَنَا) ہے، ہر مقام پر ٹھوکریں کھاتا رہے گا۔

(۱۴۷) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:۸۵، پر (اِنَّ اِعْمَالَهَا اَوْلٰى عَلٰى تَقْدِيْرِ التَّوَسُّطِ وَاِبْطَالَهَا عَلٰى تَقْدِيْرِ التَّأَخُّرِ) کی ترکیب میں (اِبْطَالَهَا) کو (اِنَّ) محذوف کا اسم، اور (عَلٰى تَقْدِيْرِ التَّأَخُّرِ) کو اس کی خبر قرار دیا ہے۔

اقــول: یہ غلط ہے کہ تقدیر بدونِ ضرورت درست نہیں، **کَمَا مَرَّ**۔

(۱۴۸) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:۸۵، پر (اِذَا زِيْدَتِ الْهَمْزَةُ فِي اَوَّلِ عَلِمْتُ وَرَأَيْتُ صَارَا مُتَعَدِّيَيْنِ اِلٰى ثَلٰثَةِ مَفَاعِيْلَ) کی ترکیب میں (صَارَا) کے اندر ضمیر (هُمَا) مستتر بیان فرمائی ہے۔

اقــول: یہ غلط اور ''صرفِ میر'' یاد نہ ہونے کی دلیل ہے، اس میں (الف) ضمیر بارز اسم ہے۔

(۱۴۹) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:۸۶، پر (فَمَعْنَى الْمِثَالِ الْاَوَّلِ حَمَلْتُ زَيْدًا عَلٰى اَنْ يَّعْلَمَ عَمْرًا فَاضِلًا) کی ترکیب میں (حَمَلْتُ زَيْدًا الخ) کو جملہ فعلیہ خبریہ کر کے خبر قرار دیا ہے۔



اقول: یہ غلط ہے، ورنہ لازم آئے گا کہ جملۂ خبر عائد متبدا سے خالی ہو، بلکہ یہ مراد اللفظ ہو کر خبر ہے۔

(۱۵۰) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص: ۸۷ پر (اِعْلَمْ اَنَّهٗ لَایَجُوْزُ حَذْفُ الْمَفْعُوْلِ الْاَوَّلِ مِنَ الْمَفَاعِيْلِ الثَّلٰثَةِ) کی ترکیب میں (مِنْ) کو (لَایَجُوْزُ) سے متعلق قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے، اور قصورِ فہم پر مبنی، بلکہ یہ ظرفِ مستقر ہو کر (اَلْمَفْعُوْلِ الاوَّلِ) سے حال ہے، مولوی 'الٰہی بخش' صاحب مرحوم بھی فعل مذکور سے متعلق کر گئے، جو قابل اتباع نہیں۔

(۱۵۱) ﴿ایضاح العوامل﴾ اسی صفحہ پر (ولا یجوز حذف احدهما بدون الاٰخر كما مرَّ) کی ترکیب میں (كَمَا مرَّ) کو (لَایَجُوْزُ) سے متعلق کیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے، کیونکہ کافِ تشبیہ مذکور سے متعلق نہیں ہوا کرتا، بلکہ اس کا متعلق ہمیشہ مقدر ہوا کرتا ہے، کَمَا مرَّ عن "الفوائد الشافية"

العوامل القياسيّة

(۱۵۲) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص: ۸۸ پر (وَاَمَّا اِذَا كَانَ مُتَعَدِّيًا فَيَنْصِبُ الْمَفْعُوْلَ بِهٖ) کی ترکیب میں (اذَا كَانَ مُتَعَدِّيًا) کو شرط، اور (فَيَنْصِبُ الْمَفْعُوْلَ بِهٖ) کو جزا قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے، بلکہ (اذَا) ظرف مابعد کی طرف مضاف، اور (فَيَنْصِبُ) کا مفعول فیہ مقدم ہے، اور (فَيَنْصِبُ الْمَفْعُوْلَ بِهٖ) جزا، جس کی شرط وجوبا محذوف، کَمَا مرَّ۔

(۱۵۳) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص: ۸۹ پر (وَهُوَ اِسْمُ حَدَثٍ اشْتُقَّ مِنْهُ الْفِعْلُ) کی ترکیب میں (حَدَثٌ) کو موصوف، اور (اُشْتُقَّ مِنْهُ الْفِعْلُ) کو صفت قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے کہ فعل حدث سے مشتق نہیں ہوتا، بلکہ اسمِ حدث سے مشتق ہوتا ہے، ورنہ لازم آئے گا کہ اسمِ حدث جو مصدر ہے مشتق منہ نہ رہے، پس وہ جملہ (اسمِ حدث) کی صفت ہے۔

(۱۵۴) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص: ۹۰ پر (قَالَ الْبَصْرِيُّوْنَ اِنَّ الْمَصْدَرَ اَصْلٌ وَالْفِعْلَ فَرْعٌ) کی ترکیب میں (اَلْفِعْلَ) کو (اِنَّ) محذوف کا اسم، اور (فَرْعٌ) کو اس محذوف کی خبر قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے، کَمَا مرَّ، بلکہ (اَلْفِعْلَ) کا عطف (اَلْمَصْدَرَ) پر ہے، اور (فَرْعٌ) کا (اَصْلٌ) پر۔

(۱۵۵) ﴿ایضاح العوامل﴾ اسی صفحہ پر (قَالَ الْکُوْفِیُّوْنَ اِنَّ الْفِعْلَ اَصْلٌ وَالْمَصْدَرَ فَرْعٌ لِاِعْلَالِ الْمَصْدَرِ بِاِعْلَالِهٖ وَصِحَّتِهٖ بِصِحَّتِهٖ) کی ترکیب میں (لِاِعْلَالِ) کو (قَالَ) سے متعلق کیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے، اور قصورِ فہم پر مبنی، کیونکہ یہ اصالت فعل اور فرعیت مصدر کی علت ہے، قول با صالت فعل وفرعیت مصدر کی علت نہیں، حتیٰ کہ (قَالَ) سے تعلق ہو، مولوی الٰہی بخش صاحب بھی (قَالَ) سے متعلق فرما گئے ہیں، جو قابل اتباع نہیں، اس سے پیشتر بھی (لِاِسْتِقْلَالِهٖ) کو (قَالَ الْبَصْرِیُّوْنَ) میں (قَالَ) سے متعلق کیا ہے، یہ بھی درست نہیں، دونوں مقام پر (اِنَّ) کے اسم وخبر کی درمیانی نسبت سے متعلق ہے، ہماری ترکیب دیکھی جائے۔

(۱۵۶) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص: ۹۱ پر (وَلَاشَكَّ اَنَّ دَلِیْلَ الْبَصْرِیِّیْنَ یَدُلُّ عَلٰی اِصَالَةِ الْمَصْدَرِ مُطْلَقًا وَدَلِیْلَ الْکُوْفِیِّیْنَ یَدُلُّ عَلٰی اِصَالَةِ الْفِعْلِ فِی الْاِعْلَالِ) کی ترکیب میں (مُطْلَقًا) کو (یَدُلُّ) کی ضمیر فاعل سے حال قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے، بلکہ (اِصَالَة) سے حال ہے۔

(۱۵۷) ﴿ایضاح العوامل﴾ اور (اَنَّ دَلِیْلَ الْبَصْرِیِّیْنَ الخ) کو جملہ اسمیہ خبریہ معطوف علیہ قرار دیا ہے، اور (دَلِیْلَ الْکُوْفِیِّیْنَ الخ) کو جملہ اسمیہ خبریہ معطوف، پھر دونوں کو ملا کر لائے نفی جنس کی خبر۔

اقول: یہ غلط ہے، **اوّلا:** اس لیے کہ (اَنَّ دَلِیْلَ الْبَصْرِیِّیْنَ الخ) جملہ نہیں، کیونکہ (اَنَّ) اپنے مدخول جملہ کو بتاویل مفرد کر دیتا ہے، **ثانیا:** اس لیے کہ (دَلِیْلَ الْکُوْفِیِّیْنَ الخ) جملہ اسمیہ کا باعتبار عطف خبر لائے نفی جنس ہونا درست نہیں، ورنہ جملۂ خبر کا عائد اسمِ **لَا** سے خلو لازم آئے گا، صحیح ترکیب وہ ہے جو زیر نظر کتاب میں ہم نے کی ہے۔

(۱۵۸) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص: ۹۲ پر (وَاُکْرِمُ مُتَکَلِّمًا بِالْهَمْزَةِ) کی ایک ترکیب میں (بِالْهَمْزَةِ) کو ظرفِ مستقر کر کے ضمیر (مُتَکَلِّمًا) سے حال قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے، اور شئی لطیف کے فقدان پر مبنی، کیونکہ لفظ (اُکْرِمُ) متکلم نہیں، متکلم تو لافظ ہوتا ہے، بلکہ صیغہ متکلم ہے، مولوی الٰہی بخش صاحب بھی اس کو جائز قرار دے گئے ہیں، جو قابل اتباع نہیں۔

(۱۵۹) ﴿ایضاح العوامل﴾ اسی صفحہ پر (وَلَا قَائِلٌ بِهٖ اَحَدٌ) کی ترکیب میں (لَا) کو نفی جنس کے لیے، اور (قَائِلٌ بِهٖ) کو اس کا اسم، اور (اَحَدٌ) کو اس کی خبر قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے، کیونکہ لائے نفی جنس خبر کی اسم سے نفی کرتا ہے، نہ اسم کی خبر سے، یہاں پر (قَائِلٌ بِہٖ) کی نفی (اَحَدٌ) سے ہے، نہ (اَحَدٌ) کی (قَائِلٌ بِہٖ) سے، یہ لائے نفی جنس نہیں، بلکہ (لَا) برائے نفی ہے، اور (قَائِلٌ) مبتدا کی قسم ثانی جو مسند ہوتی ہے، اور (اَحَدٌ) فاعل قائم مقام خبر، اور (قَائِلٌ) مرفوع منوّن ہے، علاوہ ازیں اگر (لَا) برائے نفی جنس ہوتو (قَائِلًا) منصوب منوّن ہونا چاہئے کہ (قَائِلٌ بِہٖ) مشابہ بمضاف ہے، اور مانع تنوین مفقود، حالانکہ رسمِ خط مساعد نہیں، مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم بھی اس کولائے نفی جنس فرما گئے ہیں، جو قابل اتباع نہیں۔

(۱۶۰) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:۹۳، پر (فَزَيْدٍ فِي الْمِثَالَيْنِ مَجْرُوْرٌ لَفْظًا لِاِضَافَةِ الْمَصْدَرِ اِلَيْهِ وَمَرْفُوْعٌ مَعْنًى لِاَنَّهٗ فَاعِلٌ) کی ترکیب میں (فِي الْمِثَالَيْنِ) کو (مَجْرُوْرٌ) کا متعلق مقدم قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے، ورنہ (تقديم ماحقه التاخير يفيدالحصر) کے پیش نظر لازم آئے گا کہ (زَيْد) مذکور ہر دو مثال کے سوا کہیں لفظاً مجرور نہ ہو، جو بدیہی البطلان ہے، بلکہ (فِي الْمِثَالَيْنِ) ظرف مستقر ہوکر (زَيْد) سے حال ہے۔

(۱۶۱) نیز (مَجْرُوْرٌ) اور (مَرْفُوْعٌ) کو ممیز، اور لفظاً اور (معنًى) کو تمیز قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے، کیونکہ تمیز ذاتِ مذکورہ سے ہوتی ہے، یا ذاتِ مقدّرہ سے، اوّل دو قسم میں منحصر ہے: (۱) **مفرد مقدار**: جس کے پانچ اقسام ہیں:

اوّل: عدد: جیسے: عِنْدِيْ عِشْرُوْنَ دِرْهَمًا، **دوم**: وزن: جیسے: عِنْدِيْ مَنَوَانِ سَمْنًا، **سوم**: کیل: جیسے: عِنْدِيْ قَفِيْزَانِ بُرًّا، **چھارم**: زراع: جیسے: عندی زراع ثوبًا، **پنجم**: مقیاس: جیسے عِنْدِيْ مِلْؤُهٗ عَسَلًا۔

(مَجْرُوْرٌ) اور (مَرْفُوْعٌ) ان پانچوں میں سے کوئی بھی نہیں، (۲) مفرد غیر مقدار جس کی تعریف ’محرم آفندی‘ نے جلد: اوّل، ص:۳۹۲، بحوالہ ’رضی‘ بایں الفاظ بیان فرمائی ہے: وغير المقدار كلّ فرع حصله بالتفريع إسم خاص يليه اصله للبيان ويكون ذٰلك الفرع مايصّح اطلاق الاصل عليه نحو خاتم حديدًا وباب ساجًا وثوب خزًا وان لم يتغير تسمية البعض بالتبعيض نحو قطعة ذهب وقليل فضة لم يجز انتصاب الثانی علی التمييز اه یعنی

مفرد غیر مقدار ہر وہ فرع ہے جس کے لیے تفریع سے ایسا اسم خاص حاصل ہوا، جس سے متصلا اس فرع کی اصل بیان کے واسطے مذکور ہو، اور اس فرع پر اصل کا اطلاق درست ہو جیسے: (خَاتَمٌ حَدِیْدًا) کہ انگوٹھی لو ہے سے بنی، اور اس کے لیے اسمِ خاص حاصل ہوا یعنی (خَاتَم) جس سے اس کی اصل یعنی (حَدِیْد) بیان کے واسطے متصلا مذکور ہے، اور جیسے: بَابٌ سَاجًا اور ثَوبٌ خزًا، اور اگر تفریع سے فرع کے لئے اسمِ خاص حاصل نہ ہوا تو ثانی کا انتصاب بنا بر تمیز جائز نہیں، جیسے: **قطعة ذهب**، کہ سونے کے ہر ٹکڑے کو قطعہ کہتے ہیں، جو اسم خاص نہیں، اور جیسے: **قليل فضة** کہ چاندی کے ہر چھوٹے سے ٹکڑے کو قلیل کہتے ہیں، یہ بھی اسم خاص نہیں تو ان دونوں مثالوں میں **ذهب** اور **فضة** مجرور باضافت ہوں گے، **نظر بر آں** لفظ (مجرور) اور (مرفوع) مفرد غیر مقدار بھی نہیں، کیونکہ ان کی اصل لفظا اور معنی نہیں بلکہ (جَرٌّ) اور (رَفْعٌ) ہے، پس صحیح یہ کہ (لفظًا) اور (معنًی) ذات مقدرہ سے تمیز ہیں جو نسبت کہلاتی ہے یعنی نسبتِ (مجرور) اور نسبتِ (مرفوع) بسوئے ضمیر نائب فاعل ممیز ہے (لفظًا) اور (معنًی) اس کی تمیز، اس مقام پر ہم نے ایک اور ترکیب بیان کی ہے جس کو ''البشیر الکامل'' میں دیکھا جائے۔

(۱۶۲) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:۹۳' پر (وَيُذْكَرُ الْمَفْعُولُ مَنْصُوبًا كَالْمِثَالِ الْمَذْكُورِ) کی ترکیب میں (كَالْمِثَالِ) کو (يُذْكَرُ) سے متعلق قرار دیا ہے۔

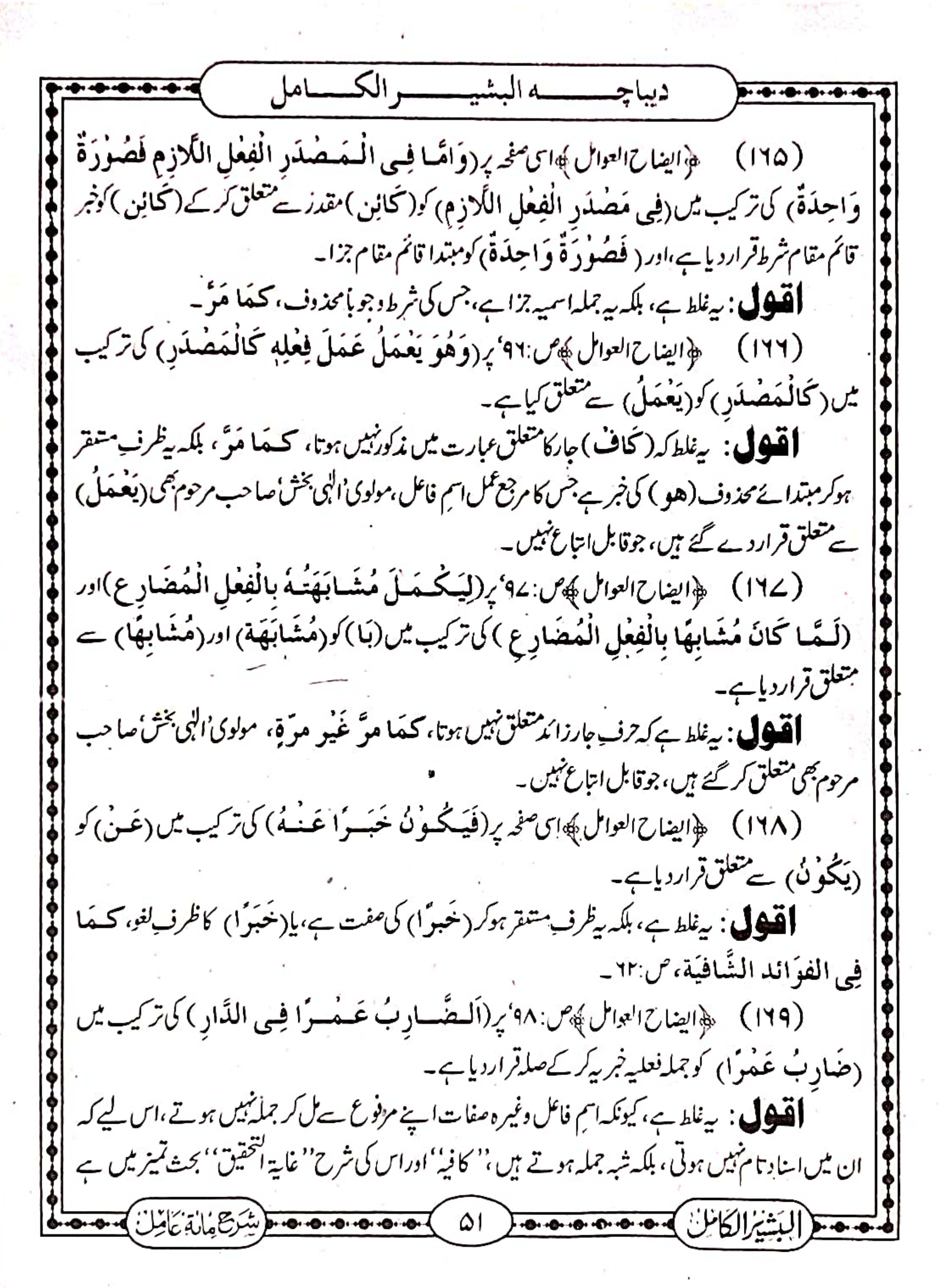
اقول: یہ غلط ہے، كما مرَّ غير مرّةٍ۔

(۱۶۳) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:۹۴' پر (عَجِبْتُ مِنْ ضَرْبِ زَيْدٍ اَیْ مِنْ اَنْ يُضْرَبَ زَيْدٌ) کی ترکیب میں (مِنْ ضَرْبِ زَيْدٍ) کو مفسَّر اور (مِنْ اَنْ يُضْرَبَ زَيْدٌ) کو مفسِّر قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے، كَمَا مَرَّ، بلکہ یہ (اَیْ) تفسیر الجملہ بالجملۃ کے لیے ہے، اور (اَیْ) کے بعد (عَجِبْتُ) بقرینہ سابق محذوف ہے، مولوی 'الٰہی بخش' صاحب مرحوم نے بھی وہی ترکیب کی ہے، جو لائق اتباع نہیں۔

(۱۶۴) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:۹۵' پر (لَايَسْاَمُ الْاِنْسَانُ مِنْ دُعَاءِ الْخَيرِ اَیْ مِنْ دُعَائِهِ الْخَيْرَ) کی ترکیب میں بھی جار مجرور یعنی (مِنْ دُعَاءِ الْخَيرِ) کو مفسَّر، اور (مِنْ دُعَائِهِ الْخَيْرَ) کو مفسِّر قرار دیا ہے۔

اقول: یہ بھی غلط، كَمَا مَرَّ، مولوی 'الٰہی بخش' صاحب مرحوم نے بھی ایسا ہی قرار دیا ہے، جو قابل اتباع نہیں۔



(۱۶۵) ﴿ایضاح العوامل﴾ اسی صفحہ پر (وَاَمَّا فِی الْمَصْدَرِ الْفِعْلِ اللَّازِمِ فَصُوْرَةٌ وَاحِدَةٌ) کی ترکیب میں (فِی مَصْدَرِ الْفِعْلِ اللَّازِمِ) کو (کَائِن) مقدر سے متعلق کر کے (کَائِن) کو خبر قائم مقام شرط قرار دیا ہے، اور (فَصُوْرَةٌ وَاحِدَةٌ) کو مبتدا قائم مقام جزا۔

اقول: یہ غلط ہے، بلکہ یہ جملہ اسمیہ جزا ہے، جس کی شرط وجوباً محذوف، کَمَا مَرَّ۔

(۱۶۶) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:۹۶' پر (وَهُوَ يَعْمَلُ عَمَلَ فِعْلِهٖ كَالْمَصْدَرِ) کی ترکیب میں (کَالْمَصْدَرِ) کو (يَعْمَلُ) سے متعلق کیا ہے۔

اقول: یہ غلط کہ (کَاف) جار کا متعلق عبارت میں مذکور نہیں ہوتا، کَمَا مَرَّ، بلکہ یہ ظرفِ مستقر ہو کر مبتدائے محذوف (هو) کی خبر ہے، جس کا مرجع عمل اسمِ فاعل، مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم بھی (يَعْمَلُ) سے متعلق قرار دے گئے ہیں، جو قابل اتباع نہیں۔

(۱۶۷) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:۹۷' پر (لِيَكْمُلَ مُشَابَهَتُهٗ بِالْفِعْلِ الْمُضَارِعِ) اور (لَمَّا كَانَ مُشَابِهًا بِالْفِعْلِ الْمُضَارِعِ) کی ترکیب میں (بَا) کو (مُشَابَهَة) اور (مُشَابِهًا) سے متعلق قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے کہ حرفِ جار زائد متعلق نہیں ہوتا، کَمَا مَرَّ غَيْرَ مَرَّةٍ، مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم بھی متعلق کر گئے ہیں، جو قابل اتباع نہیں۔

(۱۶۸) ﴿ایضاح العوامل﴾ اسی صفحہ پر (فَيَكُوْنُ خَبَرًا عَنْهُ) کی ترکیب میں (عَنْ) کو (يَكُوْنُ) سے متعلق قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے، بلکہ یہ ظرفِ مستقر ہو کر (خَبَرًا) کی صفت ہے، یا (خَبَرًا) کا ظرفِ لغو، كَمَا فِی الفَوَائِد الشَّافِيَة، ص:۶۲۔

(۱۶۹) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:۹۸' پر (اَلضَّارِبُ عَمْرًا فِی الدَّارِ) کی ترکیب میں (ضَارِبُ عَمْرًا) کو جملہ فعلیہ خبریہ کر کے صلہ قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے، کیونکہ اسمِ فاعل وغیرہ صفات اپنے مرفوع سے مل کر جملہ نہیں ہوتے، اس لیے کہ ان میں اسناد تام نہیں ہوتی، بلکہ شبہ جملہ ہوتے ہیں، ''کافیہ'' اور اس کی شرح ''غایۃ التحقیق'' بحث تمیز میں ہے

اوما ضاها هامن المضاهاة وهی المشابهة ای فیما شابه الجملة الفعلية وهو اسم الفاعل نحو الحوض ممتلی ماءً اواسم المفعول نحو الارض مفجرة عيونًا والصّفة المشبهة نحو زيد حسن وجهًا او اسم التفضيل نحو زيد افضل ابًا فانّ هٰذه الصّفات مع ضمائرها ليست بجملة لكن تشابها لانها منسوبة الٰى فاعلها كما انّ الفعل منسوب الٰى فاعله۔

(۱۷۰) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:۹۸' پر (فَيَكُوْنُ حَالاً عَنْهُ) کی ترکیب میں (عَنْ) کو (يَكُوْنُ) سے متعلق کیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے، بلکہ (ثَابِتًا) مقدر کا ظرفِ مستقر ہے، اور وہ (حَالًا) کی صفت، مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم بھی (عَنْ) کو (يَكُوْنُ) سے متعلق کر گئے ہیں، جو لائق اتباع نہیں، وجہ یہ کہ (كَوْن) کا صلہ (عَنْ) نہیں آتا۔

(۱۷۱) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:۹۹' پر (بَلْ يَكُوْنُ حِيْنَئِذٍ مُضَافًا اِلٰى مَا بَعْدَهُ) کی ترکیب میں فرماتے ہیں کہ (مُضَافًا) شبہ فعل اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر۔

اقول: یہ غلط ہے کہ شبہ فعل اپنے مرفوع سے مل کر جملہ نہیں ہوتا، بلکہ شبہ جملہ ہوتا ہے، **كَمَامَرَّ آنفًا۔**

(۱۷۲) ﴿ایضاح العوامل﴾ اس کے بعد (مَرَرْتُ بِزَيْدٍ ضَارِبِ عَمْرٍ اَمْسِ) کی ترکیب میں فرماتے ہیں جس کو اسمِ فاعل کے عمل نہ کرنے کی مثال میں پیش کیا گیا ہے، (ضَارِب) اسمِ فاعل اپنے فاعل ضمیر اور مضاف الیہ یعنی مفعول بہ اور مفعول فیہ سے مل کر صفت۔

اقول: یہ غلط ہے، ورنہ (ضَارِبِ عَمْرٍ) کا (زَيْد) کے لیے صفت ہونا درست نہ ہوگا، وجہ یہ کہ اگر (عَمْرٍ) کو (ضَارِبِ) کا مفعول بہ قرار دیں، تو صورتِ مذکورہ میں صیغۂ صفت اپنے معمول کی طرف مضاف ہوگا، اور ایسے صیغہ کی اضافت معنوی نہیں ہوتی، بلکہ لفظی ہوتی ہے کہ ''کافیہ'' میں ہے: وَاللَّفْظِيَّة ان يكون المضاف صفة مضافة الٰى معمولها، اور اضافتِ لفظی تعریف کا افادہ نہیں کرتی، تو (ضَارِبِ عَمْرٍ) نکرہ رہا، اور نکرہ کا صفتِ معرفہ واقع ہونا درست نہیں، **نظر برآں** (عَمْرٍ) مضاف الیہ ہے، مفعول بہ نہیں، اب (ضَارِبُ) کی اضافت اس کی طرف معنوی ہوگی جو تعریف کا افادہ کرتی ہے، تو



(ضَارِبِ عَمْرٍ) معرفہ ہوا، اور (زَیْد) کی صفت واقع ہونا درست ہوگیا، چونکہ اسمِ فاعل کا بمعنیٰ حال یا استقبال ہونا مفعول بہ میں عمل نصب کے لیے شرط ہے، فاعل کو رفع دینے کے لیے شرط نہیں، لہٰذا مثالِ مذکور میں (ضَارِبُ) مفعول بہ میں عامل نہیں کہ شرط مفقود ہے، اور اپنے فاعل ضمیر میں عامل ہے کہ اس کی شرط (اعتماد) متحقق ہے، اور یہ عمل اضافت لفظیہ کے لیے موجب نہیں، اس لیے کہ اضافت لفظیہ میں معمول کی طرف مضاف ہونا ضروری ہے، اور یہ (ضَارِبُ) اپنے معمول فاعل کی طرف مضاف نہیں، (عَمْرٍ) کی طرف مضاف ہے، مگر وہ معمول نہیں، پس مضاف باضافت لفظی نہ ہوا۔

(۱۷۳) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:۱۰۰ پر (سَوَاءٌ کَانَ بِمَعْنَی الْمَاضِی اَوِالْحَالِ اَوِ الْاِسْتِقْبَالِ) کی ترکیب میں (سَوَاءٌ) کو مبتدا، اور کان بمعنی الماضی الخ کو جملہ خبریہ قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے، کیونکہ اس تقدیر پر جملۂ خبر کا عائد مبتدا سے خلو لازم آتا ہے، اور صحیح یہ کہ (سَوَاءٌ) خبر مقدم ہے، اور (کَانَ بِمَعْنَی الْمَاضِی) الخ بتاویل کَوْنِہٖ بِمَعْنَی الْمَاضِی اَوِالْحَالِ اَوِالْاِسْتِقْبَالِ مبتدائے مؤخر، مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم نے (سَوَاءٌ) کا مبتدا ہونا جائز قرار دیا ہے، جو لائق اتباع نہیں۔

(۱۷۴) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:۱۰۰ پر (اِعْلَمْ اَنَّ اِسْمَ الْفَاعِلِ الْمَوْضُوْعِ لِلْمُبَالَغَةِ کَضَرَّابِ الخ) کی ترکیب میں (اَلْمَوْضُوْعِ) کی ضمیر نائب فاعل کو ذوالحال، اور (کَضَرَّابِ) الخ کو ظرفِ مستقر کر کے حال قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے، ورنہ لازم آئے گا کہ آئندہ آنے والا حکم انہیں چھ صیغوں کے ساتھ مخصوص ہو جائے، حالانکہ مبالغہ کے دیگر صیغوں کا بھی یہی حکم ہے جیسے: صدیق اور فاروق وغیرہ، مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم نے بھی اس کو حال، اور ضمیر نائب فاعل کو ذوالحال قرار دیا ہے، جو قابل اتباع نہیں، صحیح ترکیب وہی ہے جو ہم نے کی ہے۔

(۱۷۵) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:۱۰۱ پر (لٰکِنَّھُمْ جعَلُوْا مَا فِیْھَا مِنْ زِیَادَةِ الْمَعْنٰی قَائِمًا مَقَامَ مَا زَالَ مِنَ الْمُشَابَھَةِ اللَّفْظِیَّةِ) کی ترکیب میں (جَعَلُوْا) کے اندر ضمیر فاعل (ھُمْ) مستتر بتائی، اور (فِیْھَا) کے متعلق مقدر (حَصَلَ) سے (مِنْ زِیَادَةِ) کو متعلق بتایا، اور (زَالَ) سے (مِنَ الْمُشَابَھَةِ) کو متعلق قرار دیا ہے۔

اقول: یہ تینوں باتیں غلط،

اوّل: اس لئے کہ "صرف میر" یاد نہ ہونے پر مبنی ہے، (جَعَلُوْا) میں ضمیر فاعل مستتر نہیں، بلکہ (واو)

ضمیر بارز فاعل ہے، ''صرفِ میر'' ص:۹' میں ہے: واو درنصروا علامت جمع مذکر وضمیر فاعل ست۔

دوم: اس لئے کہ (مِنْ زِيَادَةِ الْمَعْنٰى) ظرفِ مستقر ہوکر (مَا) سے حال ہے۔

سوم: اس لئے کہ (مِنَ الْمُشَابَهَةِ) بھی ظرفِ مستقر ہوکر (مَا) سے حال ہے، کیونکہ دونوں (مِنْ) برائے تبیین ہیں، اور (مِنْ) برائے تبیین ظرفِ مستقر ہوکر حال ہوا کرتا ہے، اگر امر مبہم معرفہ ہو، اور اگر نکرہ ہے تو صفت۔

(۱۷۶) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:۱۰۲' پر (وَشَرْطُ عَمَلِهٖ كَوْنُهٗ بِمَعْنَى الْحَالِ اَوِ الْاِسْتِقْبَالِ) کی ترکیب میں (كَوْن) کو اسم وخبر سے ملا کر جملہ فعلیہ خبریہ قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے کہ مصدر اپنے متعلقات سے مل کر نحویوں کے نزدیک شبہ جملہ بھی نہیں ہوتا ہے، چہ جائیکہ جملہ، اسی واسطے علامہ 'ابن حاجب' علیہ الرحمۃ نے ''کافیہ'' بحث تمیز میں اس کی نسبت کو جملہ اور شبہ جملہ سے علیحدہ بایں طور ذکر فرمایا ہے: اوفی اضافة مثل يعجبنى طيبه ابًا وابوه ودارًا وعلمًا۔

(۱۷۷) ﴿ایضاح العوامل﴾ اسی صفحہ پر (وَاعْتِمَادُهٗ عَلَى الْمُبْتَدَاءِ كَمَا فِي اِسْمِ الْفَاعِلِ) کی ترکیب میں (كَاف) کو (اِعْتِمَاد) سے متعلق قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے کہ (كَاف) ہمیشہ ظرفِ مستقر ہوتا ہے، كَمَا مَرَّ غَيْر مَرَّة، صحیح ترکیب وہی ہے جو ہم نے کی ہے، اور اس کو یاد رکھئے، مولوی 'الٰہی بخش' صاحب مرحوم بھی (اِعْتِمَاد) سے متعلق فرماگئے ہیں، جو قابل اتباع نہیں۔

(۱۷۸) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:۱۰۳' پر (مِثْلُ زَيْدٌ مَضْرُوْبٌ غُلَامُهُ الْآنَ اَوْ غَدًا) کی ترکیب میں (اَلْآنَ) کو معطوف علیہ، اور (غَدًا) کو معطوف قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے، بلکہ (غَدًا) سے پیشتر (زَيْدٌ مَضْرُوْبٌ غُلَامُهٗ) بقرینۂ سابق محذوف ہے، اور یہ مجموعہ ماقبل پر معطوف، کیونکہ دو مثالیں مقصود ہیں، ایک اسمِ مفعول بمعنی حال کی، اور دوسری اسمِ مفعول بمعنی استقبال کی، مولوی 'الٰہی بخش' صاحب مرحوم بھی (غَدًا) کو (اَلْآنَ) پر معطوف قرار دے گئے ہیں، جو قابل اتباع نہیں۔

(۱۷۹) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:۱۰۳' پر (وَاِذَا انْتَفٰى فِيْهِ اَحَدُ الشَّرْطَيْنِ الْمَذْكُوْرَيْنِ يَنْتَفِيْ عَمَلُهٗ) کی ترکیب میں (اِذَا) کو حرف شرط تحریر فرمایا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے، کیونکہ (اِذَا) حرف نہیں، بلکہ اسم ہے، كَمَا مَرَّ مرارًا۔

(۱۸۰) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:۱۰۴' پر (وَهِيَ مُشَابِهَةٌ بِاِسْمِ الْفَاعِلِ) کی ترکیب میں (با)

کو(مُشَابِهَةٌ) سے متعلق قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے، کیونکہ یہ(بَا) زائدہ ہے، اور بائے زائدہ متعلق نہیں ہوتی، كَمَا مَرَّ فِيمَا سبق۔

(۱۸۱) ﴿ایضاح العوامل﴾ اسی صفحہ پر(وَفِي كَوْنِ كُلِّ مِنْهُمَا صِفَةٌ) کی ترکیب میں (كَوْن) کو جملہ اسمیہ خبریہ ٹھہرا کر مجرور قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے کہ مصدر شبہ جملہ بھی نہیں ہوتا، چہ جائیکہ جملہ، اور لطف یہ ہے کہ پہلے(كَوْن) کو جملہ فعلیہ قرار دیا تھا، اور یہاں پر اسمیہ، لیکن اس میں بھی کوئی مضائقہ نہیں، ''جنتا راج ہے، جو چاہے کہو''۔

(۱۸۲) ﴿ایضاح العوامل﴾ اسی صفحہ پر(مِثْلُ حَسَنٌ حَسَنَان حَسَنُوْنَ حَسَنَةٌ حَسَنَتَان حَسَنَاتٌ عَلٰى قِيَاسِ ضَارِبٌ ضَارِبَان ضَارِبُوْنَ ضَارِبَةٌ ضَارِبَتَان ضَارِبَاتٌ) کی ترکیب میں(حَسَنٌ) کو معطوف علیہ، اور باقی ماندہ کو معطوف قرار دیا ہے، اسی طرح (ضَارِبٌ) کو معطوف علیہ، اور باقی ماندہ کو معطوفات۔

اقول: یہ غلط ہے، اور ضعف بصر پر قوی برہان، جب حرفِ عطف ہی نہیں، اور نہ اس کو محذوف بتایا تو معطوف علیہ، اور معطوف کا ٹسر بے ہنگام نہیں تو کیا ہے، صحیح ترکیب وہی ہے جو ہم نے کی ہے۔

(۱۸۳) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:۱۰۵' پر(وَاَمَّا اِشْتِرَاطُ الْاِعْتِمَادِ فَمُعْتَبَرٌ فِيْهَا اِلَّا اَنَّ الْاِعْتِمَادَ عَلَى الْمَوْصُوْلِ لَا يَتَأَتّٰى فِيْهَا) کی ترکیب میں(اِشْتِرَاطُ الْاِعْتِمَادِ فَمُعْتَبَرٌ فِيْهَا) جملہ کو مستثنیٰ منہ قرار دیا ہے، اور(اِلَّا) کو حرفِ استثنا، اور(اَنَّ الْاِعْتِمَادَ عَلَى الْمَوْصُوْلِ الخ) جملہ کو مستثنیٰ۔

اقول: یہ سب غلط، بقول شخصے انشار غلط، اِملا غلط، مضمون غلط، کیونکہ جملہ نہ مستثنیٰ منہ ہوتا ہے، نہ مستثنیٰ، اس لئے کہ مستثنیٰ منہ اور مستثنیٰ ہونا اسم کا خاصہ ہے، اگر باور نہ ہو، تو ہم سے سنیئے! حاشیہ ملاّ عبدالحکیم سیالکوٹی بر حاشیہ ملاّ عبدالغفور قدس سرہما صفحہ:۸۰' میں خواصِ اسم شمار کرتے ہوئے فرمایا: من جملتها تاء التانيث المتحركة وياء النّسبة وكونه فاعلاً ومفعولاً وموصوفًا وذاحال وتميزًا ومثنى ومجموعًا ومنادىٰ ومصغرًا ومكبرًا ومنسوبًا ومستثنىٰ ومستثنىٰ منه ومرجعًا للضمير بلا تاويل ومنصرفًا وغير منصرفٍ وابدال اسم صريح منه والاخبار به مع مباشرة الفعل نحو كيف كنت والقيام اذا خرجت والتنكير والتّعريف والتّذكير والتّانيث، اور جب(اِلَّا) کے جملۂ ماقبل اور جملۂ مابعد کا مستثنیٰ منہ اور مستثنیٰ ہونا باطل تو(اِلَّا) بھی برائے استثنا نہ رہا بلکہ(اِلَّا) یہاں پر بمعنی(لٰكِن) برائے

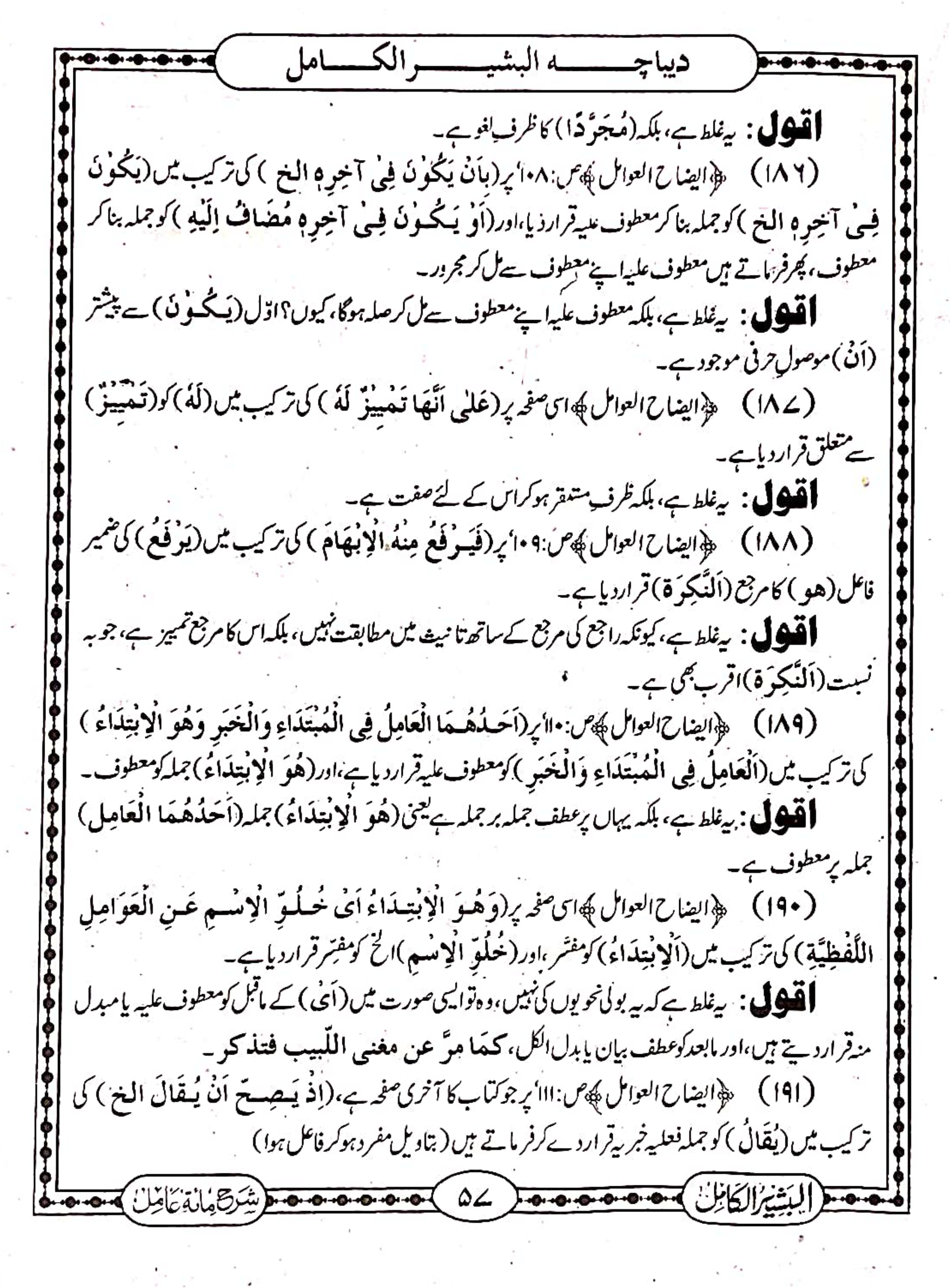


استدراک ہے، اور (لٰکن) خواہ برائے عطف ہو، خواہ برائے استدراک، دونوں کا مابعد جملہ اصطلاحاً مستثنیٰ نہیں کہلاتا، چنانچہ ''کافیہ'' میں مستثنیٰ متصل کی بیان کردہ تعریف کے بعد ''شرح جامی'' ص:۲۰۷ا میں (بالّا واخواتها) پر فرمایا: احترز به عن نحو جاء نی القوم الا زید، وما جاء نی القوم لكن زيد جاء، اس سے ظاہر ہوا کہ (لکن) عاطفہ کے مابعد جملہ کو مستثنیٰ نہیں کہتے، اور اسی عبارت کے بعد متصلاً ''محرم آفندی'' ص:۴۰۸ میں ہے: او بلكنّ الاستدراكية نحو جاء نی القوم لكن زيدًا لم يجئ، اس سے معلوم ہوا کہ (لٰکنّ) استدراکیہ کے مابعد جملہ کو بھی مستثنیٰ نہیں کہتے، علاوہ ازیں اس سے پیشتر مستثنیٰ کے اسم ہونے کی بایں طور تصریح فرمائی کہ تعریف مستثنیٰ متصل میں واقع (المخرج) کی تفسیر میں فرمایا ای الاسم الّذی اخرج، اور مستثنیٰ منقطع کی تعریف میں واقع (المذکور) کی تفسیر ''محرم آفندی'' صفحہ مذکور میں بایں طور فرمائی: ای الاسم الّذی ذکر، اب روزِ روشن کی طرح ظاہر ہوگیا کہ مستثنیٰ متصل ہو یا منقطع دونوں اسم ہوتے ہیں، **نظر بر آں** ذات شریف کا (الّا) کو برائے استثنا قرار دے کر جملۂ ماقبل کو مستثنیٰ منہ، اور جملہ مابعد کو مستثنیٰ قرار دینا درست نہیں، نیز مستثنیٰ منہ بھی اسم ہی ہوتا ہے، کیونکہ وہ ایسے اسم سے عبارت ہے جس کے حکم افراد یا اجزا سے مستثنیٰ کو خارج کیا جاتا ہے، پھر فرماتے ہیں کہ مستثنیٰ منہ اپنے مستثنیٰ سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ استثنائیہ ہوا، اس ارشاد کو از قبیل (کریلے اور نیب چڑھے) سمجھئے کہ یہاں پر (الّا) کے جملۂ ماقبل، اور جملۂ مابعد کو مستثنیٰ منہ، اور مستثنیٰ قرار دینا ہی درست نہ تھا، اس پر مزید یہ کہ مستثنیٰ منہ اور مستثنیٰ کو ملا کر جملہ بنا دیا، جو غلط بر غلط کا مصداق بن گیا، کیونکہ جملہ بغیر اسناد متحقق نہیں ہوتا، اور مستثنیٰ منہ اور مستثنیٰ میں اسناد مفقود، پھر دونوں مل کر جملہ کیسے ہو جائیں گے؟

(۱۸۴) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:۱۰۶ پر (قَدْ يَكُوْنُ مَعْمُوْلَهَا مَنْصُوْبًا عَلَى التَّشْبِيْهِ بِالْمَفْعُوْلِ فِي الْمَعْرِفَةِ وَعَلَى التَّمْيِيْزِ فِي النَّكِرَةِ) کی ترکیب میں (فِي الْمَعْرِفَةِ) کو (اَلتَّشْبِيْهِ) سے متعلق قرار دیا ہے، اور (فِي النَّكِرَةِ) کو (اَلتَّمْيِيْزِ) سے۔

اقول: یہ غلط ہے، اور عدم فہم معنی پر مبنی، کیونکہ (فِيْ) صلۂ تشبیہ وجہ شبہ پر داخل ہوتی ہے، اور (اَلْمَعْرِفَةِ) یہاں پر وجہ شبہ نہیں، نیز (نَكِرَةِ) تمیز کے لئے ظرف نہیں، بلکہ خود تمیز ہے، تو (فِي النَّكِرَةِ) کو (اَلتَّمْيِيْزِ) سے متعلق قرار دینے پر ظرفیۃ الشی لنفسہ لازم آئے گی، صحیح ترکیب وہی ہے، جو ہم نے کی ہے۔

(۱۸۵) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:۱۰۷ پر (لِأَجْلِ الْإِضَافَةِ) کو ترکیب میں (فَيَجُرُّ) سے متعلق قرار دیا ہے۔



اقول: یہ غلط ہے، بلکہ (مُجَرَّدًا) کا ظرفِ لغو ہے۔

(۱۸۶) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:۱۰۸ پر (بِاَنْ یَکُوْنَ فِیْ آخِرِہٖ الخ) کی ترکیب میں (یَکُوْنَ فِیْ آخِرِہٖ الخ) کو جملہ بنا کر معطوف علیہ قرار دیا، اور (اَوْ یَکُوْنَ فِیْ آخِرِہٖ مُضَافُ اِلَیْہِ) کو جملہ بنا کر معطوف، پھر فرماتے ہیں معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مجرور۔

اقول: یہ غلط ہے، بلکہ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر صلہ ہوگا، کیوں؟ اوّل (یَکُوْنَ) سے پیشتر (اَنْ) موصولِ حرفی موجود ہے۔

(۱۸۷) ﴿ایضاح العوامل﴾ اسی صفحہ پر (عَلٰی اَنَّھَا تَمْیِیْزٌ لَهٗ) کی ترکیب میں (لَهٗ) کو (تَمْیِیْزٌ) سے متعلق قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے، بلکہ ظرفِ مستقر ہو کر اس کے لئے صفت ہے۔

(۱۸۸) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:۱۰۹ پر (فَیَرْفَعُ مِنْهُ الْاِبْهَامَ) کی ترکیب میں (یَرْفَعُ) کی ضمیر فاعل (ھو) کا مرجع (اَلنَّکِرَۃ) قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے، کیونکہ راجع کی مرجع کے ساتھ تانیث میں مطابقت نہیں، بلکہ اس کا مرجع تمییز ہے، جو بہ نسبت (اَلنَّکِرَۃ) اقرب بھی ہے۔

(۱۸۹) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:۱۱۰ پر (اَحَدُھُمَا الْعَامِلُ فِی الْمُبْتَدَاءِ وَالْخَبَرِ وَھُوَ الْاِبْتِدَاءُ) کی ترکیب میں (اَلْعَامِلُ فِی الْمُبْتَدَاءِ وَالْخَبَرِ) کو معطوف علیہ قرار دیا ہے، اور (ھُوَ الْاِبْتِدَاءُ) جملہ کو معطوف۔

اقول: یہ غلط ہے، بلکہ یہاں پر عطف جملہ بر جملہ ہے یعنی (ھُوَ الْاِبْتِدَاءُ) جملہ (اَحَدُھُمَا الْعَامِلُ) جملہ پر معطوف ہے۔

(۱۹۰) ﴿ایضاح العوامل﴾ اسی صفحہ پر (وَھُوَ الْاِبْتِدَاءُ اَیْ خُلُوُّ الْاِسْمِ عَنِ الْعَوَامِلِ اللَّفْظِیَّةِ) کی ترکیب میں (اَلْاِبْتِدَاءُ) کو مفسَّر، اور (خُلُوُّ الْاِسْمِ) الخ کو مفسِّر قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے کہ یہ بولی نحویوں کی نہیں، وہ تو ایسی صورت میں (اَیْ) کے ماقبل کو معطوف علیہ یا مبدل منہ قرار دیتے ہیں، اور مابعد کو عطف بیان یا بدل الکل، کما مرَّ عن مغنی اللّبیب فتذکر۔

(۱۹۱) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:۱۱۱ پر جو کتاب کا آخری صفحہ ہے، (اِذْ یَصِحُّ اَنْ یُقَالَ الخ) کی ترکیب میں (یُقَالُ) کو جملہ فعلیہ خبریہ قرار دے کر فرماتے ہیں (بتاویل مفرد ہو کر فاعل ہوا)

اقول: یہ غلط ہے کہ تعبیر نحات کے مطابق نہیں، وہ تو یوں کہتے ہیں کہ (یُقَالُ) الخ جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر صلہ، (اَنْ) موصولِ حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہوکر فاعل۔

ناظرین! مقام غور ہے کہ صفحہ:۶ سے ترکیب نحوی شروع ہوکر صفحہ:۱۱۱ پر ختم ہوئی، تو کتاب کے کل صفحاتِ ترکیب ۱۰۵ ہوئے، جن میں ۱۹۱ غلطیاں ہیں، اور وہ بھی موٹی موٹی، جن کو دیکھ کر مبتدی بھی انگشت بدنداں رہ جائیں، کتاب کا کوئی صفحہ غلطی سے خالی نہیں، ہم نے کل اغلاط بالاستیعاب بیان نہیں کئے، ورنہ اغلاط کی تعداد کئی سو تک اور پہنچتی، یہ ہے دارالعلوم دیو بند میں درجہ علیا کے مدرس مولانا ظہور احمد صاحب کی نحو دانی، اسی دارالعلوم کے تین صدر مدرس مولانا محمود حسن صاحب، مولانا انور شاہ صاحب، مولانا حسین احمد صاحب کی حدیث دانی کا نمونہ ہم اپنی کتاب ''بشیر القاری بشرح صحیح البخاری'' میں پیش کر چکے ہیں، جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ این خانہ ہمہ آفتاب است، اسی پر بعض ناعاقبت اندیش ۔ . . صاحبان بغلیں بجا بجا کر فرماتے ہیں کہ ہم نے علمی خدمات انجام دی ہیں، شروح لکھیں، حواشی لکھے۔ ناظرین پر منکشف ہوگیا کہ ان حضرات کے حواشی اور شروح کا یہ حال ہے، اسلاف واخلاف سب کے سب بدترین اغلاط میں گرفتار ہیں، انہیں بخاری شریف پڑھنے اور برسہا برس تک پڑھانے کے باوجود اس کے پہلے باب کا سمجھنا نصیب نہ ہوا، اور ان ذات شریف کو نحو کی ابتدائی کتاب ''شرح مأۃ عامل'' کی ترکیب نہ آئی۔

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ اَبَدًا۔

آخر وجہ کیا؟

وہی جو ہم نے ''بشیر القاری'' میں بیان کی ہے کہ . . . اکابر اپنے مرشد برحق، حقیقت آگاہ ولایت پناہ حضرت حاجی امداد اللہ شاہ قدس سرہ کی جناب میں بے ادبی، اور گستاخی کے ساتھ پیش آئے، اور اصاغر تا ایں دم اس بے ادبی، اور گستاخی کو بنظر استحسان دیکھتے رہے، **نظر برآں** دونوں پر راہِ حق مسدود کردی گئی کہ مرشد برحق کی بارگاہ میں اسارت ادب کا یہی انجام ہوتا ہے جیسے اسلافِ یہود نے انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی شان میں بے ادبیاں کیں، اور اخلاف ان پر راضی رہے، لہٰذا دونوں کا انجام ضلالِ بعید ہوا۔

ہر روٹھے تو گرو ملادے گر رو ٹھے نا ٹھور
بھیکا وہ نر کوڑ ہے جو گرو کو سمجھے اور

ہدایات برائے اساتذہ

طلبا کو جب تک ''نحو میر'' کے مسائل زبانی یاد نہ ہوں، ''شرح مأۃ عامل'' ہرگز شروع نہ کرائی۔

عبارت کا تجزیہ کرکے ہر ہر کلمہ کے متعلق سوال کریں کہ یہ اسم ہے، یا فعل، یا حرف، اگر اسم ہے تو اس کی علامت میں سے کونسی علامت پائی جاتی ہے، اور اگر فعل ہے تو اس کی علامتوں میں سے کونسی علامت پائی جاتی ہے، اور اگر حرف ہے تو اس کی علامت بتاؤ۔

اگر اسم ہے تو معرب ہے، یا مبنی؟ اگر معرب ہے تو باعتبار وجوہِ اعراب معرب کی سولہ قسموں میں سے کونسی قسم ہے؟ نیز معرب ہونے کی تقدیر پر منصرف ہے، یا غیر منصرف؟ اگر غیر منصرف ہے تو اسباب منع صرف میں سے کون کون سے سبب پائے جاتے ہیں؟ نیز مفرد ہے، یا مثنیٰ، یا جمع؟ اگر جمع ہے تو قلت، یا کثرت؟ اور اگر مبنی ہے تو اسمِ غیر منصرف کی آٹھ قسموں میں سے کونسی قسم ہے؟ نیز مبنی کس چیز پر ہے؟ حرف پر، یا حرکت پر، یا سکون پر، ملفوظ پر، یا مقدر پر؟ نیز اگر اسم ہے تو عامل ہے، یا غیر عامل، اگر عامل ہے تو گیارہ قسموں میں سے کونسا ہے؟ اور اس کی شرائط عمل پائی جاتی ہیں، یا نہیں؟ نیز مرفوع ہے، یا منصوب، یا مجرور؟ اگر مرفوع ہے، تو مرفوعات میں سے کونسا مرفوع ہے؟ اور اگر منصوب ہے تو منصوبات میں سے کونسا منصوب؟ اور اگر مجرور ہے تو مجرورات میں سے کونسا مجرور؟

اور اگر فعل ہے تو معرب ہے، یا مبنی؟ اگر معرب ہے تو باعتبارِ وجوہِ اعراب کونسی قسم ہے؟ اور اگر مبنی ہے تو مبنی اصل ہے، یا غیر اصل، اور کس پر مبنی ہے؟ نیز عامل ہے تو کیا عمل کرتا ہے؟ نیز لازم ہے، یا متعدی؟ اگر متعدی ہے تو بیک مفعول، یا بدو مفعول، یا بسہ مفعول؟ اور اگر کوئی اسم، یا فعل معمول ہے تو اس کا عامل لفظی ہے، یا معنوی؟ اور اگر حرف ہے تو عامل ہے، یا غیر عامل؟ اگر عامل ہے تو حروفِ عاملہ کی کونسی قسم ہے، اور کیا عمل کرتا ہے؟ اور اگر غیر عامل ہے تو حروفِ غیر عاملہ کی کونسی قسم؟ نیز مبنی ہے تو کس پر؟

اسمِ منسوب

اس اسم کو کہتے ہیں جس کے آخر یائے نسبت ہو، یہ بھی عمل کرتا ہے، بعض نحوی اسمِ مفعول کی طرح عامل قرار دیتے ہیں، اور بعض اسمِ فاعل کی طرح، برتقدیرِ اوّل اس کا مرفوع نائب فاعل ہوتا ہے، اور برتقدیر

دوم فاعل، ''الفوائد الشافیہ'' ص:۲۳' پر زیرِ تعریف عدل لفظ (الاصلیۃ) کی ترکیب میں فرمایا: **اسم منسوب مفرد مؤنث نائب الفاعل فیھا ھی راجع الی الصّیغۃ** ،اس سے معلوم ہوا کہ اسمِ منسوب کا مرفوع نائب فاعل ہوتا ہے، تو یہ حضرات اسمِ منسوب کو بتاویل منسوب لیتے ہیں جو صیغۂ اسم مفعول ہے، اور ''ھمع الھوامع'' جلد: دوم، ص:۱۹۲' میں اسمِ منسوب الیہ تغییر لفظی ومعنوی بیان کرنے کے بعد تغییر حکمی بایں طور بیان فرمائی: **وحکم وھو رفعہٗ لما بعدہٗ علی الفاعلیۃ کالصفۃ المشبھۃ نحو مررت برجل قرشی ابوہ کانك قلت منتسب الی قریش ابوہ ویطرد ذٰلك فیہ وان لم یکن مشتقا وان لم یرفع الظاھر رفع الضمیر المستکن فیہ کما یرفعہٗ اسم الفاعل المشتق۔**

اس سے ظاہر ہوا کہ یہ حضرات اسمِ منسوب کو بتاویل منتسب لیتے ہیں جو صیغۂ اسمِ فاعل ہے تو اس کا مرفوع ان کے نزدیک فاعل ہوتا ہے، بروقت ترکیب اسمِ منسوب کے عمل کو نظرانداز نہ کیا جائے کہ یہ خطائے فاحش ہے جس میں آج کل طلبار درکنار اساتذہ بھی مبتلا ہیں۔

صفات

جیسے: اسمِ فاعل، اسمِ مفعول، صفت مشبّہ، اسمِ تفضیل کے عمل کو بروقت ترکیب نظرانداز نہ کرے۔

اسمِ فاعل، اور اسمِ مفعول پر (الف لام) بمعنی اسمِ موصول اس وقت ہوتا ہے، جبکہ یہ معنیٰ (حدوث) ہوں، اور اگر بمعنی ثبوت ہیں تو بالاتفاق حرفِ تعریف ہوتا ہے، جب ان کے معنی تینوں زمانون میں سے کسی ایک کے ساتھ مقید ہوکر ملحوظ ہوں تو بمعنی حدوث ہوتے ہیں، اور اگر تینوں زمانوں میں سے کسی ایک کے ساتھ ان کے معنی کی تقئید ملحوظ نہیں تو بمعنی ثبوت ہوتے ہیں، یہ چیز دریافت کرنے کے لئے مزید توجہ درکار ہوتی ہے کہ کہاں پر بمعنی (حدوث) ہیں، اور کہاں پر بمعنی (ثبوت)

تسمیہ میں واقع صفت (الرحمٰن) اور (الرحیم) عامل ہیں، اور یہ کتب نحو میں صفت مشبّہ کی بیان کردہ اٹھارہ قسموں سے خارج، جن میں بعض احسن، اور بعض حسن، اور بعض قبیح ہیں، کیونکہ یہ اٹھارہ قسمیں اس وقت ہیں جبکہ صفت مشبّہ اسمِ ظاہر میں عامل ہو۔

اسمِ تفضیل کا استعمال بوجوہِ ثلثہ معروفہ اس وقت واجب ہے، جبکہ معنیٰ تفضیل پر باقی ہو، ورنہ واجب نہیں، جیسے لفظ (آخر) کہ نوعِ رابع میں وجوہ ثلثہ سے معرہ کر کے استعمال کیا گیا ہے، اور تیرھویں نوع میں

معرف باللام عمل بہر صورت کرے گا،تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ۔

مأۃ عامل کے مصنف

شیخ عبدالقاہر جرجانی ہیں، جو ازروئے اعتقاد معتزلی تھے،اور فقہ میں امام شافعی علیہ الرحمہ کے مقلد، کتاب ''جمل'' ان ہی کی تالیف ہے جس کو مجموعۂ نحومیر میں شامل کردیا گیا ہے،'ابوعلی' فارسی کی کتاب ''الایضاح'' کی شرح لکھی جو بیس جلدوں میں مکمل ہوئی، ۴۷۱ھ میں وفات پائی۔

اور اس کے شارح

عارف باللہ شیخ عبدالرحمٰن جامی قدس سرہ السامی ہیں، **کما فی در المکنون لمحمّد ماہ بن محمّد انور** ،آپ کا اصلی لقب 'عماد الدین' ،اور مشہور 'نور الدین' ہے،اشعار میں تخلص 'جامی' بتاریخ ۲۳ر شعبان المعظم ۸۱۷ھ 'خراسان' کے ایک قصبہ میں پیدا ہوئے، جس کا نام 'جام' تھا،اس کی طرف نسبت سے ،اور اپنے والد ماجد شیخ الاسلام 'احمد جامی' قدس سرہ السامی کے 'جام' بمعنیٰ 'پیالہ' کی طرف نسبت سے آپ کا تخلص 'جامی' ہے،قصبہ 'جام' کی طرف نسبت کرنے پر 'جامی' کے معنیٰ ہوں گے ،قصبہ جام کے رہنے والے،اور 'جام' شیخ الاسلام کی طرف نسبت کرنے پر 'جامی' کے معنیٰ ہوں گے، شیخ الاسلام کے جام سے فیض حاصل کرنے والے، چنانچہ خود آپ نے ان دونوں نسبتوں کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا۔

مولدم جام در شحہ قلمم — جرعۂ جام شیخ الاسلامی ست

لاجرم درجریدۂ اشعار — بدو معنیٰ تخلصم جامی ست

نسبت شریف اور تحصیل علم

آپ کے والدین کریمین دونوں امام 'محمد' علیہ الرحمہ کی نسل پاک سے ہیں، جو امام اعظم 'ابوحنیفہ' رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تلمیذ خاص تھے،اپنے والد شیخ الاسلام 'احمد جام' قدس سرہ السامی سے صرف ونحو کی تحصیل فرمائی، پھر 'ہرات' پہنچ کر علامہ 'جنید' علیہ الرحمہ سے 'شرح مفتاح'،اور 'مطوّل' پڑھی، پھر خواجہ 'علی' سمرقندی علیہ الرحمہ کے حلقۂ درس میں حاضر ہوئے جو 'سید شریف' قدس سرہ النورانی کے باکمال شاگرد تھے، پھر شیخ 'محمد جاجرمی' علیہ

الرحمۃ کے درس میں شریک ہوئے جو علامہ 'سعد الدین تفتازانی' علیہ الرحمہ کے سلسلۂ تلامذہ میں سے تھے، پھر قاضی روم، وغیرہ فضلائے روزگار سے استفادہ کیا، ''شرح مأ عامل'' کے علاوہ تصانیف کی تعداد ۴۵ ہے، بعض تصانیف فارسی زبان میں ہیں، اور بعض عربی زبان میں۔

سلسلۂ بیعت

مخدوم الملت حضرت 'سعد الدین' کاشغری قدس سرہ سے سلسلۂ نقشبندیہ میں بیعت ہوئے، اور خواجہ 'عبید اللہ احرار' قدس سرہ سے بھی استفاضہ کیا۔

وفات

جب عمر شریف ۸۱ سال کو پہنچی تو بتاریخ ۱۸؍ محرم الحرام ۸۹۸ھ بمقام 'ہرات' وصال فرمایا، آیت کریمہ: وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ آمِنًا سے سنہ وفات نکلتا ہے، جس کو بعض ادبار نے بایں طور نظم کیا:

'جامی' کہ بود بلبل جنت بشوق رفت — فی روضۃ مخلدۃ ارضہا السمآء
۸۹۸ھ

کلک قضا نوشت بدروازۂ بہشت — تاریخہٗ ومن دخلہ کان آمنا

اور مولانا 'آسی' مدراسی علیہ الرحمہ نے اس تاریخ کو خالص عربی زبان میں فرمادیا۔

جامیّ الّذی ھو راح بجاھہا — کالرّوح کان فی جسد القبر کامنا
قد مات بالھرات وقد حل بالحرم — ارّختہٗ ومن دخلہٗ کان آمنا

بارگاہِ نبوی میں مقبولیت

مخدومِ معظم جناب خان بہادر بھیا 'بشیر الدین' صاحب مرحوم نے اپنے استاذِ معظم حضرت مولانا 'عبد السمیع' صاحب بیدلؔ قدس سرہ سے نقل کر کے بیان فرمایا کہ ایک قصیدہ نعتیہ تالیف کر کے بایں خیال روانہ ہوئے کہ مدینہ منورہ حاضر ہو کر مواجہ شریف میں عرض کریں گے، جھومتے ہوئے جارہے تھے، عالمِ مستی طاری تھا، جب مدینہ منورہ سے قریب پہنچے تو محبوبِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ایک صاحب سے خواب میں ارشاد فرمایا کہ 'جامی' آرہا ہے، اس سے کہہ دینا کہ قصیدہ کا یہ شعر یہاں پر نہ پڑھے، وہ شعر یہ ہے:

خواہم از شوقِ دست بوس تو برد   دست بیرون کن از یمانی برد

ورنہ اس کی خاطر ہاتھ قبر سے باہر نکالنا پڑے گا جس سے فتنۂ عظیم برپا ہونے کا خطرہ ہے، اللہ اکبر کبیرا، ایسی مقبولیت ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ، وہ قصیدہ بتمامہ یہ ہے:

یا نبی اللہ! السلام علیک   انما الفوز و الفلاح لدیک

بس بود جاہ واحترام مرا   یک علیک از تو صد سلام مرا

بسلام آمدم جوابم دہ   مرہمے بر دلِ خرابم نہ

خواہم از شوقِ دست بوس تو برد   دست بیرون کن از یمانی برد

مہر روئے تو برد ہوش از من   بنما روئے خود ز برد یمن

سویم افگن زر حمتے نظرے   باز کن بر زخم ز لطفے درے

زاریٔ من شنو تکلم کن   گریہ من نگر تبسم کن

لب بجنبان پئے شفاعت من   منگر در گناہ و طاعت من

گرنہ رفتم طریق سنت تو   ہستم از عصیاں امت تو

رحم کن برمن و فقیریٔ من   دست دہ بہر دستگیریٔ من

اے دل ودیدہ خاکِ نعلین ست   رشتۂ جاں شراک نعلین ست

روئے مجنوں برآں زمیں اولیٰ   کہ بود پائے ناقۂ لیلیٰ

اے خوش آں سرزمیں کہ منزلِ تست   یا برآں جانگداز محمل تست

بر گیاہے کز آں زمیں خیزد   ناقہ در حبیب و یاسمیں بیزد

پیش آں بارگاہِ نورانی   شود بر خاکِ راہ پیشانی

رو درآں بارگاہ حشمت و ناز   پیش سینہ نہادہ دست نیاز

و مبدم در معنی سفتہ   خالی از لاف و دعویٔ گفتہ

کے بود کہ میاں ممبر و قبر   کردہ صدچاک حبیب وخرقۂ صبر

یا رسول اللہ! السلام علیک   انما الفوز و الفلاح لدیک

کے بود بادِلے زغم رستہ   جامٔی احرامِ آں حرم بستہ

ادب

ہمارے استاذِ معظم حضرت مولانا 'عبدالحی' صاحب افغانی قدس سرہ النورانی نے واقعۂ ذیل بیان فرمایا جو دارالعلوم معینیہ عثمانیہ اجمیر شریف میں درجۂ معقولات کے مدرسِ اعلیٰ تھے کہ ایک مرتبہ مدینہ منورہ حاضر ہوئے تو کھانا پینا بایں خیال ترک کردیا کہ کھانے پینے سے پاخانہ، پیشاب کی حاجت ہوگی، مبادا جس مقام پر قضائے حاجت کی جائے، وہاں پر پایۂ اقدس پڑا ہو کہ یہ نظر عشاق میں بے ادبی ہے، لیکن شرعی حکم نہیں، بلکہ اپنے اپنے ظرف کے مطابق امکانی ادب ہے، جیسے میرٹھ کے ایک مشہور رئیس محترم جناب منشی 'صادق حسین' صاحب عرف 'چاند میاں' مرحوم نے بیان فرمایا کہ ہمارے والد ماجد نے ہمیں ہدایت کی تھی کہ شکار کو جاؤ تو گدھ کو نہ مارنا، کیونکہ اس کی عمر ہزار سال سے بھی زائد ہوتی ہے، جس گدھ کو تم مارد، شاید اس نے رسولِ پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا ہو، ایسے گدھ کو مارنا شانِ ادب سے بعید ہے، الغرض کچھ دِن قیام کرنے کے بعد مزارِ اقدس پر حاضر ہو کر طالب اجازت ہوتے ہوئے عرض کیا ''بسفری روم چہ فرمائی'' تو قبر انور سے جواب آیا ''بسلامت روی وباز آئی'' یہ جواب سن کر سراپا مسرت بن گئے، اس جواب میں دوبارہ حاضری نصیب ہونے کا مژدہ ہے، چنانچہ دوبارہ حاضر ہوئے، اور حسب معمولِ سابق قیام کیا، پھر کچھ عرصہ کے بعد سلام رخصت کے لئے حاضر ہوئے، اور سابقہ کی طرح عرض کیا ''بسفری روم چہ فرمائی'' اس مرتبہ قبرانور سے جواب نہ آیا تو اشکبار ہوگئے کہ جواب نہ آنا اس بات کی دلیل ہے کہ آئندہ حاضری نصیب نہ ہوگی، چنانچہ واپسی پر واصل بحق ہوگئے، رحمۃ اللہ تعالیٰ رحمۃ واسعۃ وافاض علینا من فیوضہ الساطعۃ فی الدنیا والآخرۃ وآخر دعوینا ان الحمد للّٰہ رب العالمین وصلی اللّٰہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہٖ ونور عرشہٖ سیدنا ومولٰینا وناصرنا وماوینا محمد وآلہٖ وصحبہٖ اجمعین برحمتك یا ارحم الرّاحمین۔

فقیر سید غلام جیلانی

صدر المدرسین مدرسہ اسلامی عربی، اندرکوٹ، میرٹھ

۲۶ ربیع الاوّل ۱۳۸۴ھ مطابق ۵ اگست ۱۹۶۴ء بروز چہار شنبہ

❁ ❁ ❁

بشیری تصانیف کی خصوصیات

قارئین کرام! حضرت صدر العلماء میرٹھی قدس سرہ کی شہرۂ آفاق بشیری تصانیف یعنی ''بشیر القاری'' شرح بخاری، ''بشیر الناجیہ'' شرح کافیہ، ''البشیر الکامل'' شرح مأۃ عامل، ''البشیر'' شرح نحو میر جو بہت پہلے شائع ہوکر اربابِ علم وفن سے خراجِ تحسین وصول کرچکی ہیں، لیکن اب نئی آب وتاب، اور نئی شان وشوکت کے ساتھ طبع ہوکر منظر عام پر آچکی ہیں، مذکورہ تصانیف حضرت صدر العلماء قدس سرہ کی علمی وفنی یادگار ہیں، اور انہی کی بدولت آپ کی شخصیت دُنیائے علم وتحقیق میں جانی اور پہچانی جاتی ہے، جن میں آپ علمی وفنی بصیرت اور تدریسی ملکہ اپنے عروج وکمال پر نظر آتا ہے، اور قاری ان کو پڑھ کر محو حیرت ہوجاتا ہے، آپ کی ذہانت وذکاوت، اور فنی عظمتوں کو دادِ تحسین اور سلامِ عقیدت پیش کئے بغیر نہیں رہتا، کیونکہ آپ نے ان شروح میں یہ واضح فرمادیا کہ تحقیق وتدقیق کے سمندر میں غوطہ لگاکر اور اس کی تہ تک پہنچ کر محققین علمائے نحات کے تراشیدہ گوہر آبدار اور علمی وفنی جواہرات کو برآمد کرلینا درحقیقت نجدی بطن سے وجود پاکر پروان چڑھنے والے دیوبندی شراح کا کام نہیں کہ وہ اس نعمت عظمٰی سے محروم رکھے گئے۔

یہی وجہ ہے کہ آپ کی نادرزمن تحقیقات کو دیکھ کر کامل یقین ہوجاتا ہے کہ آپ اپنے دور میں نحاتِ کوفیہ وبصریہ اور نحاتِ بغدادیین کی نیابت کررہے تھے، اسی لئے جماعت اہلسنت بشیری تصانیف پر نہ صرف ناز کرتی ہے، بلکہ جماعتی سرمایۂ فکر وتحقیق کی ضامن ہے، بشیری تصانیف میں جہاں علم وتحقیق کے خوبصورت پھول کھلے ہیں، وہیں فن تنقید کے لالہ وگل بھی مسکراتے نظر آتے ہیں، جگہ جگہ طنز کے نشتر تنبیہات کی صورت میں ملتے ہیں، وہیں دلکش مزاح کے روپ میں دلداری بھی پائی جاتی ہے، راقم الحروف نے بشیری تصانیف کو خوبصورت لباس، نئے پیراہن، نئی آہنگ، اور جدید انداز میں ترتیب دیا ہے، عمدہ کاغذ، کتابت دیدہ زیب، طباعت خوشنما ہے۔

زیرنظر کتاب ''البشیر الکامل'' میں نحوی اصطلاحات کی تعریفات کو بھی ذکر کردیا ہے، تاکہ مبتدی طلبار استفادہ کرسکیں، نیز حضرت صدر العلماء میرٹھی قدس سرہ نے اپنے دیباچہ میں دیوبندی کتاب ''ایضاح العوامل''

کے مصنف مولانا ظہور احمد صاحب کی نحوی ترکیب کی خامیوں کو ذکر فرمایا ہے، راقم الحروف نے انہیں دیباچہ میں بھی باقی رکھا ہے، مزید یہ کہ عبارتِ متن کی مناسبت اور مقام ومحل کے اعتبار سے ان خامیوں کو انہیں مقامات پر ترتیب وار بعنوان" نحودانی پر صدر العلماء کا علمی محاسبہ" کے تحت بھی ذکر کردیا ہے، تاکہ ناظرین تقابلی جائزہ لے کر صحیح اور غلط ترکیب میں امتیاز کرسکیں، اور یہ بھی واضح ہوجائے کہ مذکورہ بالا کتاب کے مصنف جو دارالعلوم دیوبند میں درجہ عُلیا کے مصنف ہیں یعنی مولانا ظہور احمد صاحب کو علم نحو کی ابتدائی کتابیں "نحو میر"، "صرف میر"، "ہدایۃ النحو" کے مسائل بھی مستحضر نہیں، چہ جائیکہ مطولات کے، بلکہ دارالعلوم دیوبند میں دیوبندی عقائد کی طرح مسائل نحو یہ بھی گڑھے جارہے ہیں، اور ان میں تحریف کر کے طالبانِ علم کو گمراہ کیا جارہا ہے۔

تقاضہ بشری کے پیش نظر نقل کتاب میں اگر کوئی غلطی پائیں تو براہِ کرم مطلع فرمائیں، تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اصلاح کردی جائے، حضرت صدر العلماء قدس سرہٗ کا دامن اس سے پاک ہے۔

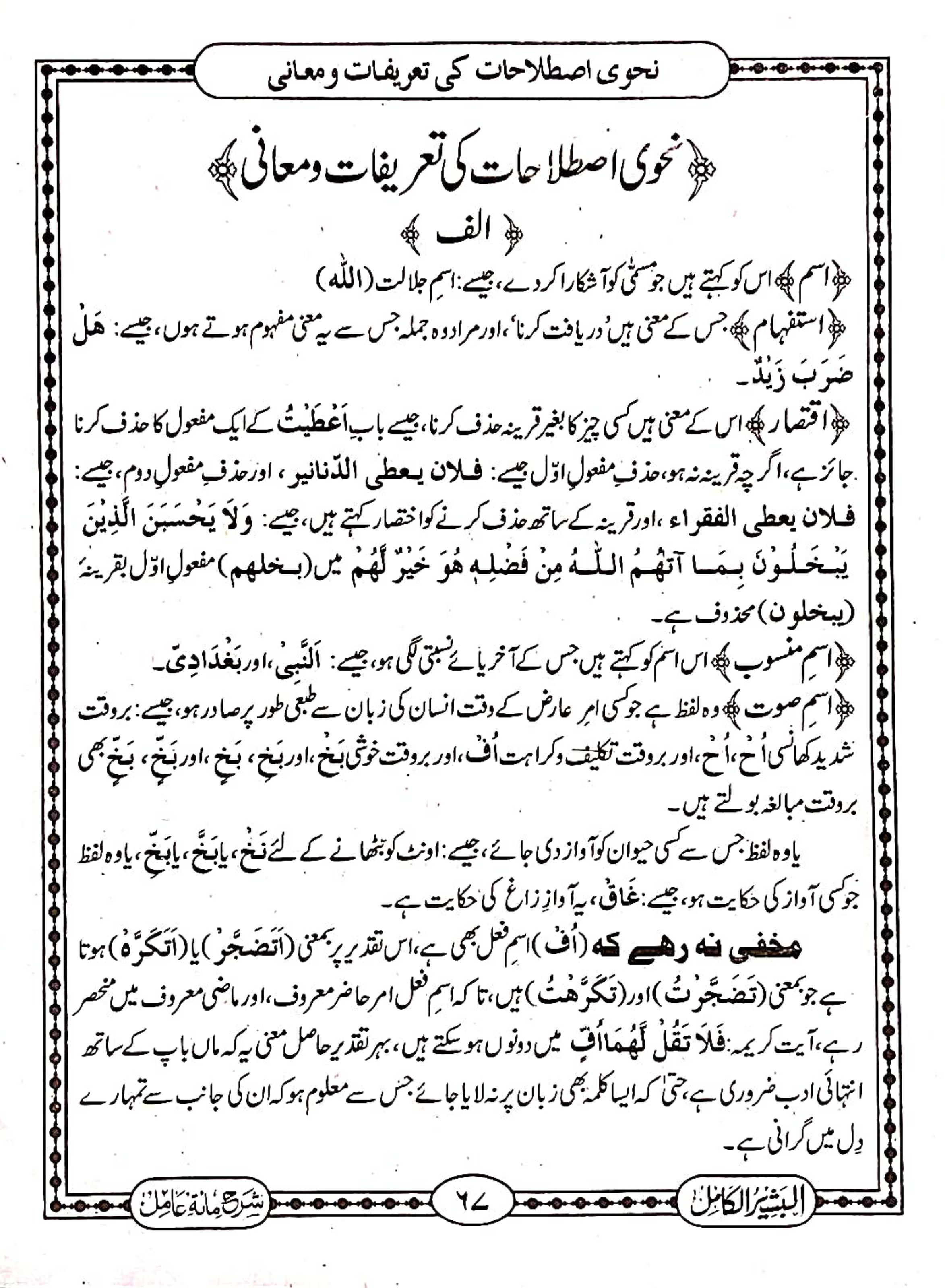
خاکپائے حضور صدر العلماء

سید محمد یزدانی

سرپرست وبانی جیلانی عربک کالج، سنبھل، یوپی

۲۹/جمادی الاولیٰ ۱۴۳۵ھ مطابق ۳۱/مارچ ۲۰۱۴ء بروز دوشنبہ

❀ ❀ ❀



﴿نحوی اصطلاحات کی تعریفات ومعانی﴾

﴿ الف ﴾

﴿اسم﴾ اس کو کہتے ہیں جو مسمّٰی کو آشکارا کردے، جیسے: اسمِ جلالت (اللّٰہ)

﴿استفہام﴾ جس کے معنی ہیں 'دریافت کرنا'، اور مراد وہ جملہ جس سے یہ معنی مفہوم ہوتے ہوں، جیسے: هَلْ ضَرَبَ زَيْدٌ۔

﴿اقتصار﴾ اس کے معنی ہیں کسی چیز کا بغیر قرینہ حذف کرنا، جیسے بابِ اَعْطَيْتُ کے ایک مفعول کا حذف کرنا جائز ہے، اگرچہ قرینہ نہ ہو، حذفِ مفعولِ اوّل جیسے: فلان يعطى الدّنانير، اور حذفِ مفعولِ دوم، جیسے: فلان يعطى الفقراء، اور قرینہ کے ساتھ حذف کرنے کو اختصار کہتے ہیں، جیسے: وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَا آتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرٌ لَّهُمْ میں (بخلهم) مفعولِ اوّل بقرینہ (يبخلون) محذوف ہے۔

﴿اسمِ منسوب﴾ اس اسم کو کہتے ہیں جس کے آخر یائے نسبتی لگی ہو، جیسے: اَلنَّبِيُّ، اور بَغْدَادِيٌّ۔

﴿اسمِ صوت﴾ وہ لفظ ہے جو کسی امرِ عارض کے وقت انسان کی زبان سے طبعی طور پر صادر ہو، جیسے: بروقت شدید کھانسی اُحْ، اُحْ، اور بروقت تکلیف وکراہت اُفْ، اور بروقت خوشی بَخْ، اور بَخِ، بَخٍ، اور بَخٍّ، بَخٍّ بھی بروقت مبالغہ بولتے ہیں۔

یا وہ لفظ جس سے کسی حیوان کو آواز دی جائے، جیسے: اونٹ کو بٹھانے کے لئے نَخْ، یا بَخّ، یا بَخّ، یا وہ لفظ جو کسی آواز کی حکایت ہو، جیسے: غَاقْ، یہ آوازِ زاغ کی حکایت ہے۔

مخفی نہ رہے کہ (اُفْ) اسمِ فعل بھی ہے، اس تقدیر پر بمعنی (اَتَضَجَّرُ) یا (اَتَكَرَّهُ) ہوتا ہے جو بمعنی (تَضَجَّرْتُ) اور (تَكَرَّهْتُ) ہیں، تاکہ اسمِ فعل امر حاضر معروف، اور ماضی معروف میں منحصر رہے، آیت کریمہ: فَلَا تَقُلْ لَّهُمَا اُفٍّ میں دونوں ہوسکتے ہیں، بہر تقدیر حاصل معنی یہ کہ ماں باپ کے ساتھ انتہائی ادب ضروری ہے، حتیٰ کہ ایسا کلمہ بھی زبان پر نہ لایا جائے جس سے معلوم ہو کہ ان کی جانب سے تمہارے دِل میں گرانی ہے۔

﴿اسمِ جنس﴾ وہ اسم ہے جو کسی شے، اور اس کے مشارک فی الحقیقت کے لئے موضوع ہو یعنی فردِ منتشر کے واسطے وہ شے آخر فقط ذہناً مشارک ہو، جیسے: شَمْس، یا ذہناً اور خارجاً دونوں کے اعتبار سے مشارک ہو، جیسے: اَسَدٌ، اسمِ جنس اور نکرہ میں فرق یہ ہے کہ مدلول کے غیر معیّن ہونے کے اعتبار سے نکرہ کہلاتا ہے، اور مشارکین فی الحقیقت پر اطلاق علیٰ سبیل البدلیہ کے اعتبار سے اسمِ جنس، اور بعض نے کہا کہ اسمِ جنس ماہیت من حیث ھی ھی یعنی نفس ماہیت کے لئے موضوع ہے، اور نکرہ فردِ غیر معیّن کے واسطے، اس صورت میں دونوں کے درمیان فرقِ بیّن ہے۔

﴿اشتقاق﴾ لغت میں بمعنی استخراج ہے، اور اصطلاح میں اس کے معنی یہ ہیں کہ دو لفظ کا تمام حروفِ اصلیہ میں مشترک ہونا، یا اکثر میں، اگر تمام حروفِ اصلیہ میں اشتراک کے ساتھ ساتھ ترتیب میں بھی اشتراک ہے، جیسے: ضَرَبَ، اور ضَرْبٌ تو اس کو اشتقاقِ صغیر کہتے ہیں، اور اگر ترتیب میں اشتراک نہیں، جیسے: جَبَذَ، اور جَذْبٌ، تو اس کو اشتقاقِ کبیر کہتے ہیں، اور اگر اشتراک اکثر کا حروفِ اصلیہ میں ہے، اور باقی مخرج میں متقارب ہیں، جیسے: نَعَقَ، اور نَھَقٌ تو یہ اشتقاقِ اکبر کہلاتا ہے۔

﴿افعالِ مدح وذم﴾ وہ افعال جو انشائے مدح وذم کے لئے وضع کئے گئے ہیں، جیسے: نِعْمَ، اور بِئْسَ وغیرہ، جب تم نے نِعْمَ الرَّجُلُ زَیْدٌ کہا تو اس کلام سے (زَیْد) کی مدح کا انشاء کیا، ایسا نہیں کہ (زَیْد) کی مدح خارج میں موجود تھی، اور اس کلام سے اس کی حکایت کر رہے ہو، حتیٰ کہ یہ کلام خبر ہو جائے، اور (زَیْد) کی زمانۂ ماضی میں موجودہ مدح اس کا محکی عنہ ہو، اس کا فرق یوں سمجھئے جیسے: مَدَحْتُ زَیْدًا، افادۂ مدح میں نِعْمَ الرَّجُلُ زَیْدٌ، کی طرح ہے، اور ذَمَمْتُ زَیْدًا، افادۂ ذم میں بِئْسَ الرَّجُلُ زَیْدٌ، کی طرح، مگر یہ افعال مدح وذم نہیں ہو سکتے، کیونکہ یہ افعال زمانۂ ماضی میں موجودہ مدح وذم کی حکایت کے لئے موضوع ہیں، اور ان افعال سے اس کا اخبار مقصود ہوتا ہے، بخلاف افعالِ مدح وذم کہ وہ انشائے مدح وذم کے لئے موضوع ہیں، جیسے: افعالِ تعجب کہ وہ انشائے تعجب کے لئے موضوع ہیں، جیسے: مَا اَحْسَنَ زَیْدًا، اور مَا اَقْبَحَ زَیْدًا، اوّل باعتبارِ وضع حسن زید پر تعجب کا افادہ کرتا ہے، اور دوم باعتبارِ وضع قبح زید پر تعجب کا افادہ کر رہا ہے، یہ دوسری بات ہے کہ انشائے تعجب اوّل میں انشائے مدح کو، اور دوم میں انشائے ذم کو مستلزم ہے، لیکن مَدَحْتُ زَیْدًا وغیرہ میں یہ استلزام بھی نہیں، اور افعالِ مدح وذم چار ہیں: نِعْمَ، اور حَبَّذَا، یہ انشائے مدح کے لئے موضوع ہیں، اور بِئْسَ، اور سَاءَ انشائے ذم کے لئے، اور حَبَّذَا کے علاوہ باقی ماندہ کی شرط یہ ہے کہ فاعل معرف باللام ہو،



جیسے: نِعْمَ الرَّجُلُ زَیْدٌ، یا مضاف ہو معرف باللّام کی طرف، جیسے: نِعْمَ صَاحِبُ الْقَوْمِ زَیْدٌ، یا فاعل ضمیر مستتر ہو جس کی تمیز نکرۂ منصوبہ ہو، جیسے: نِعْمَ رَجُلًا زَیْدٌ، کہ ضمیر (ھو) نِعْمَ میں مستتر ہے، اور (رَجُلًا) منصوب بر بنائے تمیز، اور اسی طرح بِئْسَ الرَّجُلُ زَیْدٌ، اور سَاءَ الرَّجُلُ بَکْرٌ، اور جو اسم اس کے فاعل کے بعد ہوتا ہے اس کو مخصوص بالمدح، یا مخصوص بالذم کہتے ہیں، جیسے: حَبَّذَا زَیْدٌ میں (حَبَّ) فعل مدح، اور (ذَا) اس کا فاعل، اور (زَیْدٌ) مخصوص بالمدح۔

﴿اسمِ کنایہ﴾ وہ اسم ہے جس کے لغت، اور اصطلاح دونوں میں ایک معنی ہیں یعنی کسی معیّن چیز کو ایسے لفظ سے تعبیر کرنا جس کی دلالت اس پر واضح نہ ہو، لیکن یہاں پر معنیٰ مصدری مراد نہیں، بلکہ وہ لفظ مراد ہے جو اس معیّن چیز پر صراحتًا دلالت نہ کرے، اور اس سے بھی ہر ایسا اسم مراد نہیں، بلکہ مخصوص اسماء، اور وہ از قبیل مبنیات ہیں، اور وہ دو لفظ ہیں: کَمْ، اور کَذَا، اوّل دو قسم پر: استفہامیہ، اور خبریہ۔

﴿اضافت﴾ اس کے معنی ہیں ایک چیز کو دوسری چیز کی طرف مائل کرنا، اور اصطلاح میں اس نسبت تقییدی کو کہتے ہیں جو دو اسم کے درمیان ایسے طریقے پر ہو کہ اوّل جار، اور دوم مجرور ہو جائے، جار کو مضاف، اور مجرور کو مضاف الیہ کہتے ہیں، صحت اضافت میں دو امر درکار ہوتے ہیں: **اوّل**: یہ کہ دونوں اسموں میں ایسا علاقہ ہو جس کے تحقق سے نسبت درست ہو جائے، **دوم**: یہ کہ مضاف ایسی چیزوں سے خالی ہو جو اسم کی تمامیت پر دلالت کرتی ہیں، جیسے: تنوین، نونِ تثنیہ، نونِ جمع، تاکہ شدتِ ارتباط کی بنا پر مضاف کو مضاف الیہ سے تعریف، یا تخصیص، یا تخفیف حاصل ہو، اس کی دو قسم ہیں: اضافت لفظی، اور اضافت معنوی۔

﴿اضافت لفظی﴾ اسے کہتے ہیں کہ صفت کا صیغہ اپنے معمول کی طرف مضاف ہو، اس میں اختلاف ہے کہ جمہور کے نزدیک کسی حرفِ جر کی تقدیر نہیں ہوتی، علامہ ابن حاجب علیہ الرحمہ تقدیر کے قائل ہیں، مگر انہوں نے کسی حرف کی تعیین نہیں فرمائی، ہاں ان کے متبعین نے بیان کیا ہے کہ جب مفعول کی طرف اضافت صفت ہو تو (لَام) برائے تقویت عمل مقدر ہوتا ہے، اور جب فاعل کی طرف ہو تو (مِنْ) بیانیہ۔

﴿اضافت معنوی﴾ اس کو کہتے ہیں کہ صفت کا صیغہ اپنے معمول کی طرف مضاف نہ ہو، اس تقدیر پر مضاف اور مضاف الیہ کے درمیان بالاتفاق (لَام) یا (مِنْ) یا (فِیْ) مقدر ہوتا ہے، جب مضاف الیہ سے مضاف کی تخصیص کا ارادہ کرتے ہیں تو اس تقدیر پر اضافت بمعنی (لَام) ہوتی ہے، جیسے: غُلَامُ زَیْدٍ، لیکن اس میں، اور

غُلَامُ لِزَيْدٍ میں معنوی اعتبار سے یہ فرق ہے کہ غُلَامُ لِزَيْدٍ سے غلام معیّن مفہوم نہیں ہوتا، اور غُلَامُ زَيْدٍ سے غلامِ معیّن مفہوم ہوتا ہے، کیونکہ ترکیب اضافی اضافت معنویہ میں تعیین مضاف کے لئے موضوع ہے، اور کبھی مضاف الیہ سے مضاف کی تبیین کا قصد کرتے ہیں تو اس تقدیر پر اضافت بمعنی (مِــنْ) ہوتی ہے، جیسے: خَــاتَــمُ فِـضَّـةٍ ، اور کبھی مضاف کے لئے مضاف الیہ کی ظرفیت کا ارادہ کرتے ہیں، خواہ وہ ظرفِ زمان ہو، یا مکان تو اس تقدیر پر اضافت بمعنی (فِيْ) ہوتی ہے، جیسے: ضَرْبُ الْيَوْمِ، اور قتیل کربلا، اضافت بمعنی (فِيْ) قلیل ہے، حتیٰ کہ بعض محققین نے فرمایا کہ اضافت بظرف بھی بمعنی (لَام) ہوتی ہے۔

﴿اسمِ مقصور﴾ اس سے مراد وہ اسم نہیں جس کے آخر میں (الف) مقصورہ زائد ہو، کیونکہ ایسا اسم غیر منصرف ہوتا ہے، بایں سبب کہ (الف) مقصورہ زائدہ علامت تانیث ہے جو قائم مقام دو سبب ہے، اور اس کا اعراب حالت جر میں بفتح لفظی ہوتا ہے، جیسے: مَرَرْتُ بِعُمَرَ ، یا بفتح تقدیری جیسے: مَرَرْتُ بِحُبْلٰی میں، بلکہ مراد وہ اسمِ مقصور ہے جس کے آخر (الف) مقصورہ غیر زائدہ ہو یعنی حرفِ اصلی لام کلمہ سے بدلا ہو، جیسے: (اَلْمُصْطَفٰی) میں (الف) مقصورہ لفظاً ہے، اور (مُصْطَفًی) میں تقدیراً کہ بوجہ اجتماعِ ساکنین ساقط ہو گیا، **نظر برآں** مُـصْـطَـفًی باتنوین پڑھا جائے، اسی طرح مُوْسًی کہ اصل میں (مُوْسَیٌ) بروزنِ (مُـفْـعَلٌ) اسمِ مفعول کا صیغہ ہے بمعنی (محلوق) مصدر (اِیْسَـاءٌ) سے جس کے معنی ہیں (حلق) اس میں یہ تعلیل ہوئی کہ (یا) متحرک ماقبل مفتوح اس کو (الف) سے بدل لیا، (الف) اور (تنوین) میں اجتماعِ ساکنین ہوا، (الف) گر گیا، (مُوْسًی) رہ گیا، جو تینوں حالتوں میں اسی طرح رہے گا، یہ (مُوْسٰی) وہ نہیں جو حضرتِ موسیٰ علیہ السلام کا اسمِ گرامی ہے کہ یہ طبرانی زبان کا لفظ ہے، تو بوجہ عجمہ اور علمیّت غیر منصرف ہوا، اور جب اس پر الف لام داخل کریں جیسے: المُوسٰی تو الف مقصورہ لفظاً ہوگا کہ اب اصل میں اجتماعِ ساکنین نہیں، جس کی وجہ سے گر گیا تھا۔

﴿استثنا﴾ اس کے معنی ہیں ایک چیز کو کسی حکم سے خارج کرنا جس میں دوسرا داخل ہے، جیسے: جَــاءَنِـی الْقَوْمُ اِلَّا زَيْدًا۔

﴿اسمِ مصدر﴾ وہ اسم ہے جو مصدر کے واسطے وضع کیا گیا ہو یعنی مصدر کا نام ہو، جیسے: وضُو اور صَلٰوة، کہ اوّل (تَـوَضِّـی) کا نام ہے، اور دوم (تَـصْلِيَة) کا، یہ بھی مصدر کی طرح عمل کرتا ہے، مگر بقلت، اور اس سے

اشتقاق بھی نہیں ہوتا، اس کی بھی مصدر کی طرح تین قسم ہیں: مضاف، معرف باللام، مجرد جو نہ مضاف ہو، نہ معرف باللام، اور یہ لازم اور متعدی ہونے میں مصدر کے تابع ہے، لازم جیسے: اَعْجَبَنِیْ وُضُوْءُ زَیْدٍ، اور متعدی جیسے: (ثواب) کہ یہ (اثابۃ) کا اسمِ مصدر ہے، جیسے:

فـان ثـواب اللّٰـه کـل مـوحد　　　جنـانًا من الفردوس فیها یخلّد

(**کل موحد**) مفعول بہ اوّل، اور (**جنانًا**) مفعول بہ ثانی، اس لئے کہ (**ثواب**)(**اثابۃ**) کا اسمِ مصدر ہے، اور (**اثابۃ**) متعدی بدو مفعول۔

﴿**اسمِ فاعل**﴾ اصطلاحِ نحات میں وہ اسم ہے جو فعل سے مشتق ہو، اس مقام پر فعل سے مراد (**حدث**) ہے، جو یہاں پر عبارت ہے اس معنی سے جو غیر کے ساتھ قائم ہوں، اس تقدیر پر اشتقاق کی نسبت (**حـــدث**) کی جانب ہوئی کہ مدلول بول کر دال مراد لیا، کیونکہ اسمِ فاعل (**حـــدث**) سے مشتق نہیں ہوتا، بلکہ اس اسم سے مشتق ہوتا ہے جو (**حدث**) پر دلالت کرے یعنی (مصدر) سے، جیسے: **قائم، ضارب** وغیرہ۔

بالفاظِ دیگر وہ اسم جو فعل سے مشتق ہو معنی حال یا استقبال میں ہو کر فعل معروف جیسا عمل کرے خواہ وہ فعل لازم ہو یا متعدی بایں شرط کہ اس سے پہلے مبتدا ہو، جیسے: **زَیْدٌ قَائِمٌ اَبُوْهُ**، اور **زَیْدٌ ضَارِبٌ اَبُوْهُ عَمْرًا**، یا موصوف ہو جیسے: **مَرَرْتُ بِرَجُلٍ ضَارِبٍ اَبُوْهُ بَکْرًا**، یا موصول ہو، جیسے: **جَاءَ نِی الْقَائِمُ اَبُوْهُ**، اور **جَاءَ نِی الضَّارِبُ اَبُوْهُ عَمْرًا**، **مخفی نہ رہے کہ** جب اسمِ فاعل یا اسمِ مفعول پر الف لام بمعنی اسمِ موصول ہو تو اس وقت تینوں زمانوں میں سے ہر ایک مراد ہو سکتا ہے، یا ذو الحال ہو، جیسے: **جَاءَ نِیْ زَیْدٌ رَاکِبًا غُلَامُهٗ فَرَسًا**، یا ہمزۂ استفہام ہو، جیسے: **اَضَارِبٌ زَیْدٌ عَمْرًا**، یا حرفِ نفی ہو، جیسے: **مَاقَائِمٌ زَیْدٌ**، ان دونوں کے جملۂ اسمیہ اور فعلیہ ہونے میں اختلاف ہے، مسلک جمہور یہی ہے کہ وہ دونوں جملۂ اسمیہ ہیں، اسی لئے حضرت صدر العلماء قدس سرہٗ نے ترکیب میں ان کو جملۂ اسمیہ قرار دیا ہے۔

﴿**اسمِ مفرد**﴾ اس کے معنی وہ اسم جو تثنیہ اور جمع نہ ہو، جیسے: زید، بکر وغیرہ، اور کبھی مفرد کے معنی یہ کہ مضاف، اور مشابہ بمضاف نہ ہو، جیسے: **لَا رَجُلَ فِی الدَّارِ**۔

﴿**افعالِ ناقصہ**﴾ وہ افعال ہیں جن کی وضع اس لئے ہے کہ فاعل کے واسطے ایسی صفت ثابت کریں جو ان کے مصدر سے مغایرت رکھتی ہو، جیسے: **کَانَ زَیْدٌ جَالِسًا**، (**کَانَ**) زید کے لئے صفت **جُلُوس** ثابت

کر رہا ہے جواس کے مصدر مغایر ہے،اور بعض نے یہ کہا کہ یہ افعال معنیٰ مصدر پر دلالت نہیں کرتے، بلکہ ان کی دلالت صرف زمانہ پر ہوتی ہے، بخلاف افعالِ تامہ کہ وہ دونوں پر دلالت کرتے ہیں، تو ان کی دلالت میں نقصان ہوا، اسی لئے ناقصہ کے ساتھ موسوم ہوئے۔

﴿انتقال﴾ یعنی اسم کا ایک حقیقت سے دوسری حقیقت ہو جانا، یا ایک صفت کو چھوڑ کر دوسری صفت کے ساتھ متصف ہو جانا، جیسے: صَارَ الطِّيْنُ خَزَفًا، اور کبھی انتقال صفت کے لئے ہوتا ہے، جیسے: صَارَ زَيْدٌ مِنَ الشَّرِّ اِلَى الْحُسْنٰى۔

﴿افعالِ مقاربہ﴾ وہ افعال ہیں جو اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ خبر کا حصول اسم کے واسطے قریب ہے، اور وہ چار ہیں: عَسٰى، كَادَ، كَرُبَ، اَوْشَكَ، اور حصولِ خبر کا قرب باعتبار رجائے متکلم ہو، یا حصولِ خبر کا قرب باعتبار جزمِ متکلم ہو، یا یہ کہ متکلم کو اس بات پر جزم ہو کہ فاعل نے تحصیل خبر شروع کر دی، یہ افعال عمل میں ناقصہ کی طرح ہیں، کبھی ان کی خبر فعل مضارع (بَاَنْ) ہوتی ہے، تا کہ (اَنْ) استقبالیہ کے ساتھ معنی ترجی کی تقویت ہو کہ اس میں وجودِ فعل زمانہ استقبال میں متوقع ہوتا ہے، جیسے: عَسٰى زَيْدٌ اَنْ يَّخْرُجَ، اور کبھی خبر بغیر (اَنْ) ہوتی ہے، جیسے:

عسٰی الکرب الذی امسیت فیه یکون وراءهٗ فرج قریب

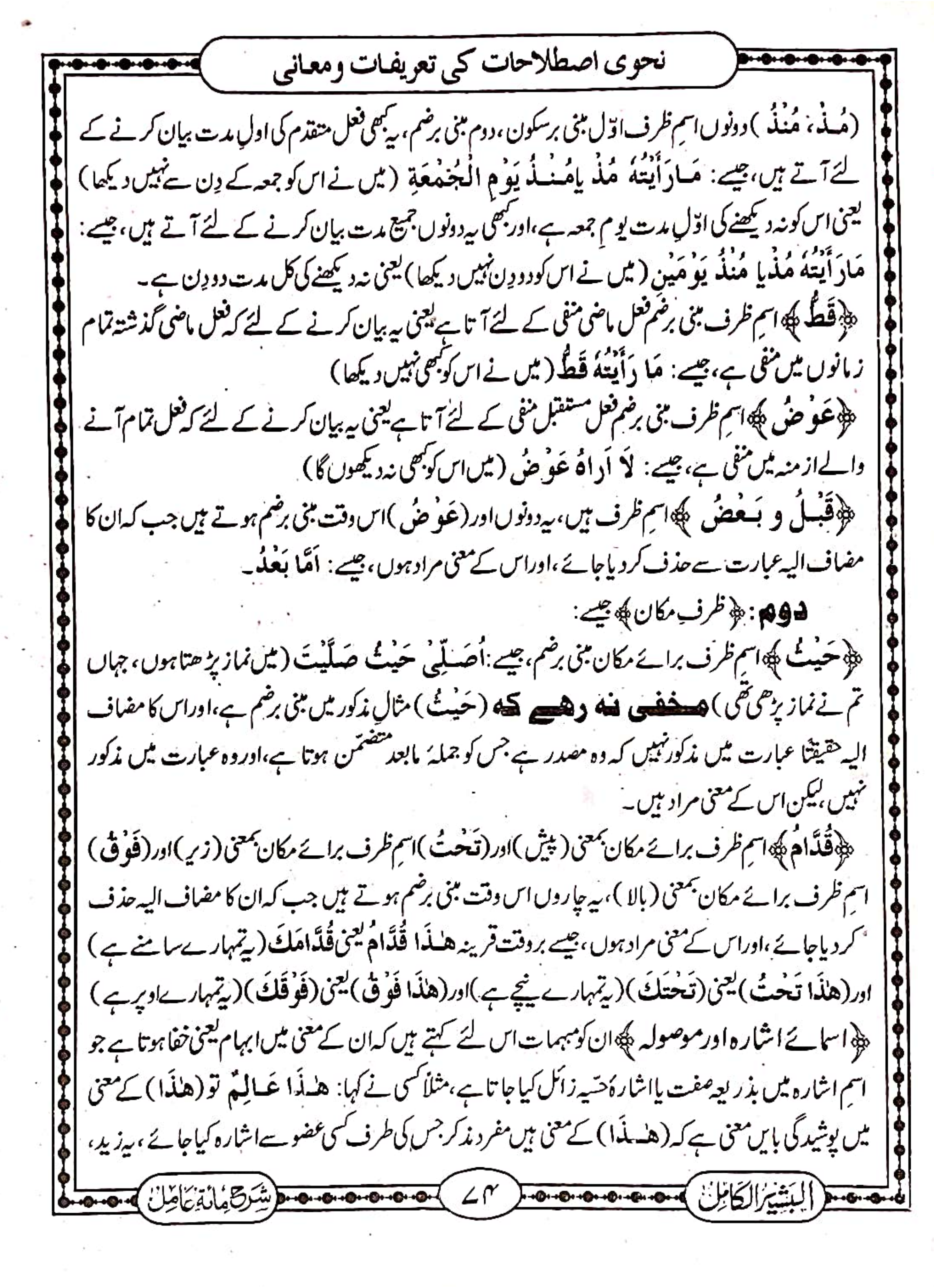
اور کبھی خبر اسم جیسے: عسی الغویر ابؤسًا، اور کبھی خبر (سین) کے ساتھ مقرون ہوتی ہے، جیسے: عسٰی زید سیقوم، اور اس کی خبر میں مطابقت لازم خواہ حقیقتًا ہو، یہ اس وقت جب کہ ایسی خبر مسند ہو جس میں ضمیر راجع بسوئے اسم ہے، جیسے: عَسٰى زَيْدٌ اَنْ يَخْرُجَ نَفْسُهٗ، کہ یہ بمعنی عَسٰى زَيْدٌ اَنْ يَّمُوْتَ ہے۔

﴿اسمِ اشارہ﴾ وہ اسم ہے کہ اس کی وضع امر مبصر کی طرف کسی عضو کے ذریعہ اشارہ کرنے کے لئے ہے، اور مجازًا اس سے غیر مبصر کی طرف بھی اشارہ کرتے ہیں، جیسے: (ذَا) برائے واحد مذکر، (ذَان) برائے تثنیہ مذکر حالت رفع میں، (ذَيْنِ) برائے تثنیہ مذکر حالت نصب وجر میں، تَا، تِيْ، تِهْ، ذِهْ، ذِهِيْ، تِهِيْ سب کے سب برائے واحد مؤنث، (تَان) برائے تثنیہ مؤنث حالت رفع میں، (تَيْنِ) برائے تثنیہ مؤنث حالت نصب وجر میں، (اُوْلَاءِ) اور (اُوْلٰى) برائے جمع مذکر ومؤنث، بہر سہ حالت ان کے اوّل میں کبھی حرفِ تنبیہ (هَا) لگاتے ہیں، تا کہ مخاطب اس مضمون سے غافل نہ رہے، جس کو متکلم بیان کرتا ہے، جیسے: هٰذَا، هٰذَانِ،

هٰـذَیْـنِ وغیرہ، اور کبھی ان کے آخر میں حرفِ خطاب لگاتے ہیں، جس سے بدون لواحق یا مع لواحق مخاطب کا مذکر یا مؤنث ہونا، اور واحد، تثنیہ، جمع ہونا معلوم ہوتا ہے، جیسے: ذَاكَ، ذَاكُمَا، ذَاكُمْ، ذَاكِ، ذَاكُمَا، ذَاكُنَّ، تَاكَ، تَاكُمَا، تَاكُمْ، تَاكِ، تَاكُمَا، تَاكُنَّ، ذَانِكَ، ذَانِكُمَا، ذَانِكُمْ، ذَانِكِ، ذَانِكُمَا، ذَانِكُنَّ، تَانِكَ، تَانِكُمَا، تَانِكُمْ، تَانِكِ، تَانِكُمَا، تَانِكُنَّ، اُوْلٰئِكَ، اُوْلٰئِكُمَا، اُوْلٰئِكُمْ، اُوْلٰئِكِ، اُوْلٰئِكُمَا، اُوْلَاءِ كُنَّ، ان میں حرفِ خطاب صرف (کاف) ہے، اور (م) حرفِ عماد تثنیہ کے صیغوں میں، اور (الف) علامت تثنیہ، اور (م) ساکن علامت جمع مذکر، اور (نون مشدد) علامت جمع مؤنث، اور کبھی حرفِ خطاب سے پہلے لام مکسور، یا ساکن لاتے ہیں جس کو (حرفِ تبعید) کہتے ہیں، یہ مشارٌ الیہ کے بعید ہونے پر دلالت کرتا ہے، جیسے: ذٰلِكَ، ذٰلِكُمَا، ذٰلِكُمْ، ذٰلِكِ، ذٰلِكُمَا، ذٰلِكُنَّ، تِلْكَ، تِلْكُمَا، تِلْكُمْ، تِلْكِ تِلْكُمَا، تِلْكُنَّ۔

﴿اسمِ ظرف﴾ دو قسم پر ہے: **اوّل**: جو کسی خاص فعل کے زمان یا مکان پر دلالت کرے، یہ (مَفْعَلْ)، یا (مَفْعِلْ) کے وزن پر آتا ہے، جیسے: (مَنْصَبْ) یا (مَضْرِبْ) اس کے معنی ہیں 'مارنے کا وقت'، یا 'مارنے کی جگہ'، یہ مبنی نہیں، **دوم**: وہ جو کسی خاص فعل کے زمان یا مکان پر دلالت نہ کرے، بلکہ اس کی دلالت مطلقًا زمان یا مکان پر ہوتی ہے، یہ مبنی ہوتے ہیں، یہ بھی دو قسم پر ہیں:

اوّل: ﴿ظروفِ زمان﴾ جیسے: (اِذْ) اسمِ زمان برائے زمانۂ ماضی مبنی بر سکون، جیسے: قَدِمَ زَیْدٌ اِذْ عَمْرٌو نَائِمٌ، (زید سفر سے واپس آیا جبکہ عمرو سو رہا تھا)، (اِذَا) اسمِ زمان برائے زمانۂ مستقبل مبنی بر سکون، جیسے: آتِیْكَ اِذَا الشَّمْسُ طَالِعَةٌ، (میں تمہارے پاس آؤں گا، جب کہ آفتاب طلوع ہوگا)، (مَتٰی) اسمِ زمان برائے استفہام مبنی بر سکون، جیسے: مَتٰی صَلَّیْتَ، اور مَتٰی تُصَلِّیْ (تم نے کب نماز پڑھی، اور تم کب نماز پڑھو گے)، (كَیْفَ) اسمِ ظرف (مجازًا) حالت دریافت کرنے کے لئے آتا ہے، مبنی بر فتح جیسے: كَیْفَ یَقُوْمُ زَیْدٌ (کیسے کھڑا ہوتا ہے زید) یعنی سہارے سے یا بغیر سہارے، اس ترکیب میں بنا بر حال منصوب محلًا ہوتا ہے، اور كَیْفَ زَیْدٌ (زید کیسے ہے؟) یعنی تندرست ہے یا بیمار؟ اس ترکیب میں بنا بر خبریت مرفوع محلًا ہوتا ہے، (اَیَّانَ) اسمِ ظرف برائے زمانۂ مستقبل مبنی بر فتح جیسے: اَیَّانَ یَوْمُ الدِّیْنِ (جزا کا دن کب ہوگا؟)، (اَمْسِ) اسمِ ظرف بمعنی (کل گذشتہ) مبنی بر کسر جیسے: مَرَرْتُ بِزَیْدٍ ضَارِبِ عَمْرٍ اَمْسِ،



(مُذْ، مُنْذُ) دونوں اسمِ ظرف اوّل مبنی بر سکون، دوم مبنی بر ضم، یہ کبھی فعل متقدم کی اولِ مدت بیان کرنے کے لئے آتے ہیں، جیسے: مَارَأَیْتُہٗ مُذْ یامُنْذُ یَوْمِ الْجُمْعَةِ (میں نے اس کو جمعہ کے دِن سے نہیں دیکھا) یعنی اس کو نہ دیکھنے کی اوّلِ مدت یوم جمعہ ہے، اور کبھی یہ دونوں جمیع مدت بیان کرنے کے لئے آتے ہیں، جیسے: مَارَأَیْتُہٗ مُذْیا مُنْذُ یَوْمَیْنِ (میں نے اس کو دو دِن نہیں دیکھا) یعنی نہ دیکھنے کی کل مدت دو دِن ہے۔

﴿قَطُّ﴾ اسمِ ظرف مبنی بر ضم فعل ماضی منفی کے لئے آتا ہے یعنی یہ بیان کرنے کے لئے کہ فعل ماضی گذشتہ تمام زمانوں میں منفی ہے، جیسے: مَا رَأَیْتُہٗ قَطُّ (میں نے اس کو کبھی نہیں دیکھا)

﴿عَوْضُ﴾ اسمِ ظرف مبنی بر ضم فعل مستقبل منفی کے لئے آتا ہے یعنی یہ بیان کرنے کے لئے کہ فعل تمام آنے والے ازمنہ میں منفی ہے، جیسے: لَا اَرَاہُ عَوْضُ (میں اس کو کبھی نہ دیکھوں گا)

﴿قَبْلُ و بَعْضُ﴾ اسمِ ظرف ہیں، یہ دونوں اور (عَوْضُ) اس وقت مبنی بر ضم ہوتے ہیں جب کہ ان کا مضاف الیہ عبارت سے حذف کر دیا جائے، اور اس کے معنی مراد ہوں، جیسے: اَمَّا بَعْدُ۔

دوم: ﴿ظرفِ مکان﴾ جیسے:

﴿حَیْثُ﴾ اسمِ ظرف برائے مکان مبنی بر ضم، جیسے: اُصَلِّیْ حَیْثُ صَلَّیْتَ (میں نماز پڑھتا ہوں، جہاں تم نے نماز پڑھی تھی) **مخفی نہ رہے کہ** (حَیْثُ) مثالِ مذکور میں مبنی بر ضم ہے، اور اس کا مضاف الیہ حقیقتًا عبارت میں مذکور نہیں کہ وہ مصدر ہے جس کو جملۂ مابعد متضمن ہوتا ہے، اور وہ عبارت میں مذکور نہیں، لیکن اس کے معنی مراد ہیں۔

﴿قُدَّامُ﴾ اسمِ ظرف برائے مکان بمعنی (پیش) اور (تَحْتُ) اسمِ ظرف برائے مکان بمعنی (زیر) اور (فَوْقُ) اسمِ ظرف برائے مکان بمعنی (بالا)، یہ چاروں اس وقت مبنی بر ضم ہوتے ہیں جب کہ ان کا مضاف الیہ حذف کر دیا جائے، اور اس کے معنی مراد ہوں، جیسے بروقت قرینہ هٰذَا قُدَّامُ یعنی قُدَّامَكَ (یہ تمہارے سامنے ہے) اور (هٰذَا تَحْتُ) یعنی (تَحْتَكَ) (یہ تمہارے نیچے ہے) اور (هٰذَا فَوْقُ) یعنی (فَوْقَكَ) (یہ تمہارے اوپر ہے)

﴿اسمائے اشارہ اور موصولہ﴾ ان کو مبہمات اس لئے کہتے ہیں کہ ان کے معنی میں ابہام یعنی خفا ہوتا ہے جو اسمِ اشارہ میں بذریعہ صفت یا اشارۂ حسیہ زائل کیا جاتا ہے، مثلاً کسی نے کہا: هٰذَا عَالِمٌ تو (هٰذَا) کے معنی میں پوشیدگی بایں معنی ہے کہ (هٰذَا) کے معنی ہیں مفرد مذکر جس کی طرف کسی عضو سے اشارہ کیا جائے، یہ زید،



بکر، خالد وغیرہ میں سے ہر ایک ہوسکتا ہے، کسی ایک کو متعیّن کرنے کے لئے ضروری ہے کہ (هٰذَا) کہنے کے ساتھ ساتھ متکلم ہاتھ سے بھی اشارہ کرے تو جس کی جانب اشارہ ہوگا وہی مشار الیہ قرار پائے گا، اور مذکورہ خفا دور ہوگیا، اور اگر یوں کہا: هٰذَا الَّذِیْ سَلَّمَ عَلَیَّ الْآنَ تَاجِرٌ تو (هٰذَا) کے معنی مفرد مذکر کا خفا زائل ہوا (الَّذِیْ سَلَّمَ عَلَیَّ الْآنَ) سے جو (هٰذَا) کی صفت ہے، اور اسم موصول میں بذریعہ صلہ جیسے: الَّذِیْ جَاءَ نِیْ الْآنَ تَاجِرٌ (جو میرے پاس ابھی آیا تھا، تاجر ہے)، (الَّذِیْ) کے معنی میں ابہام تھا کہ اس کے معنی ہیں مفرد مذکر جو زید، بکر وغیرہ سب کو شامل، ان میں سے ہر ایک پر صادق، (جَاءَ نِیْ الْآنَ) کہنے سے وہ خفا دور ہوا، اور متعیّن ہوگیا کہ (الَّذِیْ) کا مصداق متکلم کے پاس ابھی آنے والا ہے، تو معلوم یہ ہوا کہ اسمائے اشارہ اپنے معنی یعنی مشار الیہ کے ابہام کو دور کرنے میں صفت کے محتاج ہیں یا اشارۂ حسیہ کے، اور اسمائے موصولہ اپنے صلہ کے۔

﴿اَنْ مصدریہ﴾ اس کو مصدریہ اس سبب سے کہتے ہیں کہ یہ فعل کے ساتھ مل کر مصدری معنی میں ہوتا ہے، نہ اس سبب سے کہ تنہا فعل کو مصدری معنی میں کر دیتا ہے، جیسے: اُرِیْدُ اَنْ تَقُوْمَ میں تنہا فعل مصدر کے معنی میں نہیں ہوا، بلکہ (اَنْ) اور (فعل) دونوں کا مجموعہ مصدر کے معنی میں ہوا، کیونکہ اگر تنہا فعل مصدری معنی میں ہو تو (اَنْ) کا دخول اسم پر ہو جائے گا، حالانکہ وہ فعل کے خواص سے ہے کہ فعل مضارع کو مستقبل کے لئے متعیّن کر دیتا ہے، اور یہ بھی لازم آئے گا کہ اس (اَنْ) پر حرفِ جار کا دخول صحیح نہ ہو کہ حرفِ جار اسم پر داخل ہوتا ہے، نہ حرف پر، مجموعہ بمعنی مصدر ہو تو محذور لازم نہ آئے گا، اور یہ صیغۂ ماضی کے ساتھ معنیٔ (مضی) کے لئے آتا ہے، جیسے: عَجِبْتُ مِنْ اَنْ ضَرَبْتَ زَیْدًا، اور فعل مضارع کے ساتھ معنیٔ استقبال کے لئے آتا ہے، جیسے: عَجِبْتُ مِنْ اَنْ تَضْرِبَ زَیْدًا۔

﴿استدراک﴾ لغت میں اس کے معنی ہیں کسی چیز کے ساتھ مافات کی تلافی کرنا، اور اصطلاحی معنی ہیں اس توہم کو دفع کرنے کے لئے جو کلامِ سابق سے پیدا ہوا ہے، چونکہ (لٰکِنَّ) دفعِ استثنائے منقطع سے مشابہت رکھتا ہے، اس لئے یہ استثنائے منقطع کے واسطے مقرر ہوگیا، لیکن مندرجہ ذیل مثالوں میں استدراک کے معنی مذکور نہیں پائے جاتے، جیسے: مَا هٰذَا سَاکِنٌ لٰکِنَّهٗ مُتَحَرِّكٌ اس لئے کہ اس مثال میں نفی سکون سے نفی تحرک متوہم نہیں ہوتی، اور مَا هُوَ اَبْیَضُ لٰکِنَّهٗ اَسْوَدُ اس میں نفی بیاض سے نفی سواد متوہم نہیں

ہوتی، اور لَوْلَا جَاءَ نِیْ زَیْدٌ لَاَکْرَمْتُهٗ لٰکِنَّهٗ لَمْ یَجِیْٔ، اس میں زید کی عدم مجی (لَوْلَا) امتناعیہ سے مستفاد ہوتی ہے تو اس مثال میں نہ توہم ہے، نہ دفع، **نظر بر آں**، بعض نحویوں نے استدراک کی دوسری تفسیر کی، وہ یہ کہ مابعد کے لئے ایسا حکم بیان کرنا جو حکم ماقبل کے مخالف ہو، اب پہلی اور دوسری مثال میں استدراک بایں معنی درست ہے، لیکن تیسری مثال میں بایں معنی استدراک بھی درست نہیں، حضرت 'صدر العلماء' قدس سرہ فرماتے ہیں کہ اس کی اصلاح یوں کی جاسکتی ہے کہ (لٰکِنَّ) تاکید کے لئے بھی آتا ہے، چنانچہ "قاموس" میں ہے: لٰکِنَّ لِلْاِسْتِدْرَاكِ وَالتَّحْقِیْقِ، لہٰذا تیسری مثال میں (لٰکِنَّ) برائے تاکید ہے، اوّل، اور دوسری مثال کی اصلاح بھی اسی طرح کی جاسکتی ہے، پھر استدراک کے معنی کی احتیاج نہ رہے گی۔

﴿اِذَنْ برائے جواب﴾ وہ ہے کہ ایسے کلام میں واقع ہوتا ہے جو دوسرے کلام کا جواب ہو، ابتدائی کلام میں نہیں آتا، جیسے کسی نے کہا: اَنَا اٰتِیْكَ غَدًا، جواباً کہا: اِذَنْ اُکْرِمَكَ، اس کا عمل اس وقت متحقق ہوگا جب کہ اس کے مدخول سے زمانۂ استقبال مراد ہو، جیسے مثالِ مذکور میں، اور اگر زمانۂ حال مراد ہو جیسے کسی نے کہا: اِذَنْ اَظُنُّكَ کَاذِبًا (اب میں تم کو جھوٹا گمان کرتا ہوں) اس صورت میں مدخول کا رفع واجب ہوگا، اس سے ظاہر ہوگیا کہ (اِذَنْ) کے ناصب ہونے کے لئے ضروری ہے کہ اس کا مدخول فعل مضارع زمانۂ تکلم کے اعتبار سے مستقبل ہو، جس کلام کے جواب میں واقع ہے اس کے اعتبار سے مستقبل ہونا کافی نہیں۔

﴿اِذَنْ برائے جزا﴾ وہ ہے کہ اس کے مدخول کا مضمون دوسرے کلام کے مضمون کی جزا، اور مکافات ہو، جزا بمعنی لغوی ہے، اصطلاحی نہیں، اس کے عمل کے واسطے جس طرح مدخول کا مستقبل ہونا شرط ہے، اسی طرح یہ بھی شرط ہے کہ اس کا مدخول ماقبل کا متمم نہ ہو، اگر ہے تو عمل نہ کرے گا، اس کی بالاستقرار تین صورتیں ہیں:

اوّل: یہ کہ مابعد اس کے ماقبل کے لئے خبر ہو، جیسے: اَنَا اِذَنْ اُحْسِنُ اِلَیْكَ،

دوم: یہ کہ مابعد اس پر متقدم شرط کے لئے جزا ہو، جیسے: اِنْ جِئْتَنِیْ اِذَنْ اُکْرِمُكَ،

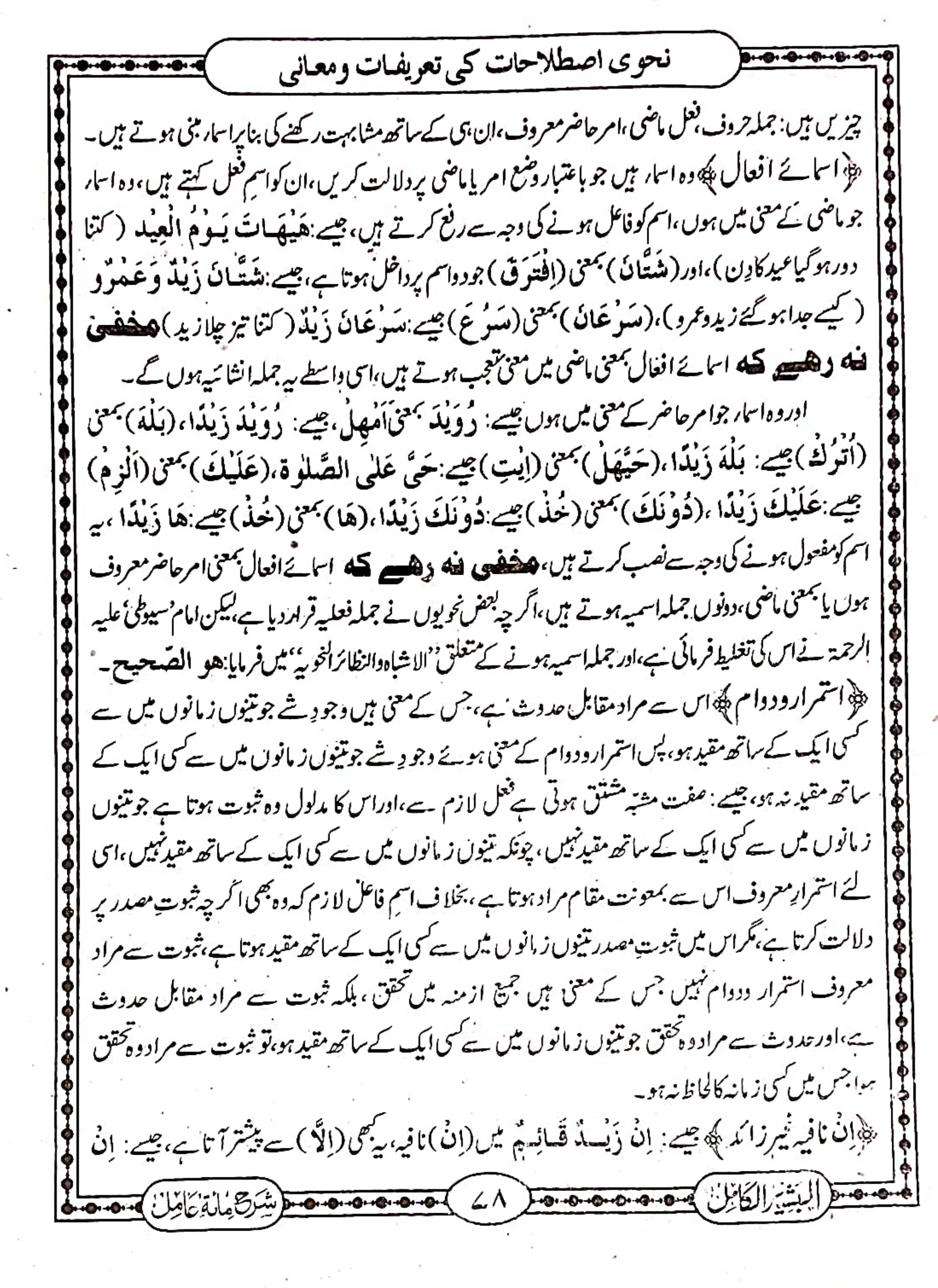
سوم: یہ کہ مابعد اس پر متقدم قسم کا جواب ہو، جیسے: وَاللّٰهِ اِذَنْ اُکْرِمُكَ، اور یہ بھی شرط ہے کہ اس میں، اور مدخول میں فاصل نہ ہو، ورنہ عمل نہ کرے گا، جیسے: اِذَنْ یَا عَبْدَ اللّٰهِ اُکْرِمُكَ، لیکن قسم اور لائے نفی کا فاصل ہونا مانع عمل نہیں، جیسے: اِذَنْ وَاللّٰهِ اُکْرِمَكَ، اور اِذَنْ لَا اُکْرِمَكَ۔

﴿اِنَّ مکسورہ و اَنَّ مفتوحہ﴾ یہ دونوں مضمونِ جملہ کی تاکید کا افادہ کرنے میں اگرچہ دونوں برابر ہیں، مگر

(اِنَّ مکسورہ) نسبت تامہ کی تاکید کرتا ہے، اور (اَنَّ مفتوحہ) نسبت ناقصہ کی، یعنی مرکب تقییدی کی، جواسم وخبر سے منتزع ہو، جیسے: انطلاق زید، مفتوحہ جملہ کے معنی کو متغیر کردیتا ہے، جیسے: بَلَغَنِیْ اَنَّ زَیْدًا مُنْطَلِقٌ، اور مکسورہ جملہ کے معنی کو متغیر نہیں کرتا، بلکہ معنی جملہ اپنے حال پر رہتے ہیں، جیسے: اِنَّ زَیْدًا قَائِمٌ، اسی لئے مقاماتِ مفرد میں مفتوحہ، اور مقاماتِ جملہ میں مکسورہ آتا ہے، اور جس مقام پر مفتوحہ اور مکسورہ دونوں درست ہوں وہاں دونوں جائز ہیں، چنانچہ مقاماتِ ذیل میں مکسورہ آتا ہے: جیسے ابتدا میں: اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ، قول کے بعد جب کہ قول سے حکایت خبر مقصود ہو، جیسے: قَالَ اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰه، اعتقاد مقصود نہ ہو، ورنہ مفتوحہ جیسے: اَتَقُوْلُ اَنَّ زَیْدًا قَائِمٌ، جوابِ قسم میں جیسے: وَاللّٰهِ اِنَّ زَیْدًا قَائِمٌ، بعد ندا جیسے: یَا بُنَیَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰی لَكُمُ الدِّیْنَ، بعد فعل ندا جیسے: نَادَیْتُ زَیْدًا اِنَّ غُلَامَكَ قَدْ ذَهَبَ، بعد حرفِ افتاح جیسے: اَلَا اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللّٰهِ لَاخَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَاهُمْ یَحْزَنُوْنَ، بعد حَتّٰی ابتدائیہ جیسے: مَرِضَ زَیْدٌ حَتّٰی اِنَّهُمْ لَایَرْجُوْنَهٗ، بعد حرفِ تصدیق جیسے: نَعَمْ اِنَّهٗ فَاضِلٌ، جو مبتدا اسم عین ہو اس کی خبر میں جیسے: زَیْدٌ اِنَّهٗ قَائِمٌ، موصول کے بعد اور جملہ حالیہ میں، اور مقاماتِ ذیل میں مفتوحہ آتا ہے: فاعل کی جگہ جیسے: بَلَغَنِیْ اَنَّ زَیْدًا مُنْطَلِقٌ، مفعول کی جگہ جیسے: اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، مبتدا کی جگہ جیسے: عِنْدِیْ اَنَّكَ قَائِمٌ، مضاف الیہ کی جگہ جیسے: فَعَلْتُ هٰذَا كَرَاهَتَ اَنَّكَ قَائِمٌ، مجرور بحرفِ جر کی جگہ جیسے: عَجِبْتُ مِنْ اَنَّكَ قَائِمٌ، بعد لَوْ شرطیہ جیسے: لَوْ اَنَّكَ قُمْتَ قُمْتُ، بعد ما توقیتیہ جیسے: اِجْلِسْ مَا اَنَّ زَیْدًا قَائِمٌ، بعد اِلَّا جیسے: زَیْدٌ اِلَّا اَنَّهٗ شَقِیٌّ، بعد لَوْلَا امتناعیہ جیسے: لَوْلَا اَنَّكَ مُنْطَلِقٌ اِنْ طَلَقْتُ، اور مقاماتِ ذیل میں دونوں جائز ہیں، فَا جزائیہ کے بعد جیسے: مَنْ یُّكْرِمْنِیْ فَاِنِّیْ اُكْرِمُهٗ، اِذَا فجائیہ کے بعد جیسے: سَأَلْتُ زَیْدًا فَاِذَا اِنَّهٗ بَخِیْلٌ، بعد اَمَّا جیسے: اَمَّا اِنَّكَ ذَاهِبٌ، لَاجرم کے بعد جیسے: لَا جَرَمَ اِنَّ زَیْدًا قَائِمٌ، بعد واو جو اس (هٰذَا) یا (ذٰلِكَ) کے بعد آئے جس سے کلامِ سابق کی تقریر مقصود ہو، جیسے: ذٰلِكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ مُوْهِنُ كَیْدِ الْكَافِرِیْنَ۔

﴿اسمِ متمکن﴾ اس اسم کو کہتے ہیں جو مبنی اصل کے ساتھ مشابہ نہ ہو، جیسے: جَاءَنِیْ زَیْدٌ میں (زَیْدٌ) اور اگر عامل کے ساتھ نہ پایا جائے تو معرب نہیں، بلکہ مبنی ہوتا ہے، جیسے: بدون اعراب زید، بکر وغیرہ۔

﴿اسمِ غیر متمکن﴾ اس اسم کو کہتے ہیں جو مبنی اصل کے ساتھ مشابہ ہو، جیسے: اَلَّذِیْ، هٰذَا، هُوَ وغیرہ، مبنی اصل تین



چیزیں ہیں: جملہ حروف، فعل ماضی، امر حاضر معروف، ان ہی کے ساتھ مشابہت رکھنے کی بنا پر اسماء مبنی ہوتے ہیں۔

﴿اسمائے افعال﴾ وہ اسماء ہیں جو باعتبار وضع امر یا ماضی پر دلالت کریں، ان کو اسمِ فعل کہتے ہیں، وہ اسماء جو ماضی کے معنی میں ہوں، اسم کو فاعل ہونے کی وجہ سے رفع کرتے ہیں، جیسے: هَيْهَاتَ يَوْمُ الْعِيْد (کتنا دور ہوگیا عید کا دِن)، اور (شَتَّانَ) بمعنی (اِفْتَرَقَ) جو دو اسم پر داخل ہوتا ہے، جیسے: شَتَّانَ زَيْدٌ وَعَمْرٌو (کیسے جدا ہوگئے زید وعمرو)، (سَرْعَانَ) بمعنی (سَرُعَ) جیسے: سَرْعَانَ زَيْدٌ (کتنا تیز چلا زید) **مخفی نہ رہے کہ** اسمائے افعال بمعنی ماضی میں معنی تعجب ہوتے ہیں، اسی واسطے یہ جملہ انشائیہ ہوں گے۔

اور وہ اسماء جو امر حاضر کے معنی میں ہوں جیسے: رُوَيْدَ بمعنی اَمْهِلْ، جیسے: رُوَيْدَ زَيْدًا، (بَلْهَ) بمعنی (اُتْرُكْ) جیسے: بَلْهَ زَيْدًا، (حَيَّهَلْ) بمعنی (اِيْتِ) جیسے: حَيَّ عَلَى الصَّلٰوة، (عَلَيْكَ) بمعنی (اَلْزِمْ) جیسے: عَلَيْكَ زَيْدًا، (دُوْنَكَ) بمعنی (خُذْ) جیسے: دُوْنَكَ زَيْدًا، (هَا) بمعنی (خُذْ) جیسے: هَا زَيْدًا، یہ اسم کو مفعول ہونے کی وجہ سے نصب کرتے ہیں، **مخفی نہ رہے کہ** اسمائے افعال بمعنی امر حاضر معروف ہوں یا بمعنی ماضی، دونوں جملہ اسمیہ ہوتے ہیں، اگرچہ بعض نحویوں نے جملہ فعلیہ قرار دیا ہے، لیکن امام سیوطی علیہ الرحمۃ نے اس کی تغلیط فرمائی ہے، اور جملہ اسمیہ ہونے کے متعلق ''الاشباہ والنظائر النحویہ'' میں فرمایا: هو الصّحيح۔

﴿استمرار ودوام﴾ اس سے مراد مقابل حدوث ہے، جس کے معنی ہیں وجودِ شے جو تینوں زمانوں میں سے کسی ایک کے ساتھ مقید ہو، پس استمرار ودوام کے معنی ہوئے وجودِ شے جو تینوں زمانوں میں سے کسی ایک کے ساتھ مقید نہ ہو، جیسے: صفت مشبہ مشتق ہوتی ہے فعل لازم سے، اور اس کا مدلول وہ ثبوت ہوتا ہے جو تینوں زمانوں میں سے کسی ایک کے ساتھ مقید نہیں، چونکہ تینوں زمانوں میں سے کسی ایک کے ساتھ مقید نہیں، اسی لئے استمرارِ معروف اس سے بمعونت مقام مراد ہوتا ہے، بخلاف اسمِ فاعل لازم کہ وہ بھی اگرچہ ثبوتِ مصدر پر دلالت کرتا ہے، مگر اس میں ثبوتِ مصدر تینوں زمانوں میں سے کسی ایک کے ساتھ مقید ہوتا ہے، ثبوت سے مراد معروف استمرار ودوام نہیں جس کے معنی ہیں جمیع ازمنہ میں تحقق، بلکہ ثبوت سے مراد مقابل حدوث ہے، اور حدوث سے مراد وہ تحقق جو تینوں زمانوں میں سے کسی ایک کے ساتھ مقید ہو، تو ثبوت سے مراد وہ تحقق ہوا جس میں کسی زمانہ کا لحاظ نہ ہو۔

﴿اِنْ نافیہ غیر زائد﴾ جیسے: اِنْ زَيْدٌ قَائِمٌ میں (اِنْ) نافیہ، یہ کبھی (اِلَّا) سے پیشتر آتا ہے، جیسے: اِنْ

کَافِرُوْنَ اِلَّا فِیْ غُرُوْرٍ، اور کبھی (لَمَّا) مشدّدہ سے قبل، جیسے: اِنْ کُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَیْهَا حَافِظٌ، اور کبھی ان دونوں کے بغیر بھی آتا ہے، جیسے: اِنْ عِنْدَکُمْ مِنْ سُلْطَانٍ بِهٰذَا، اور قُلْ اِنْ اَدْرِیْ اَقَرِیْبٌ اَمْ بَعِیْدٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ۔

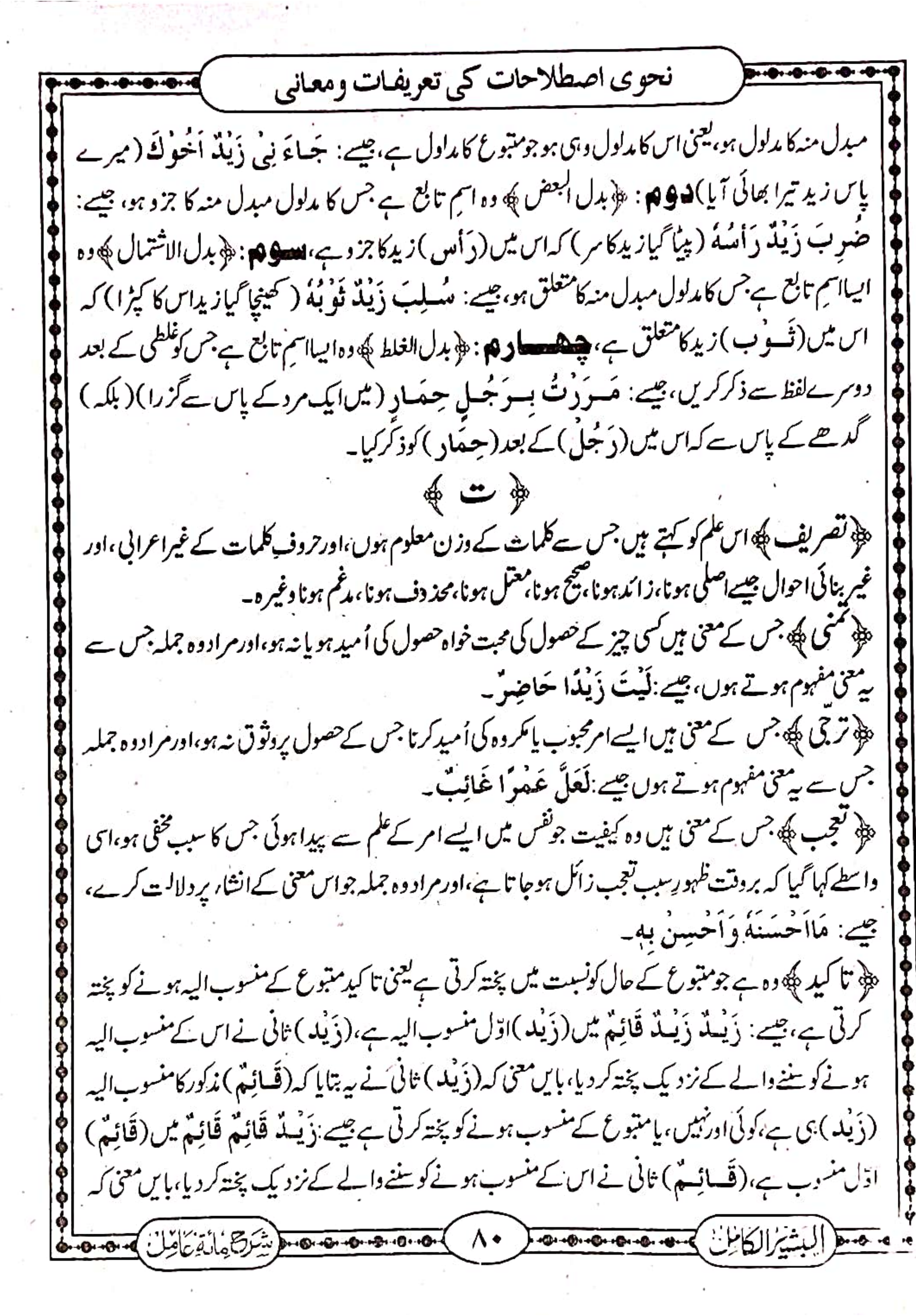
﴿اسمِ فاعل برائے مبالغہ﴾ وہ اسمِ فاعل ہے جس نے اپنی ہیئت اصلی چھوڑ کر دوسری ہیئت اختیار کرلی، اور اپنے معروف صیغے پر نہ رہا، جس کی وجہ سے اسمِ فاعل کی تعریف اس پر صادق نہیں آتی، جیسے: ضَرَّاب، ضُرُوْب، مِضْرَاب، عَلَّامَه، عَلِیْم وغیرہ۔

﴿اسمِ تام﴾ وہ اسم ہے جو اپنی موجودہ حالت میں مضاف نہ ہوسکے، اور یہ تمیز کو نصب کرتا ہے، اسم کی تمامیت یا تو تنوین سے ہوتی ہے، جیسے: عِنْدِیْ رِطْلٌ زَیْتًا، اس میں (رِطْل) اسم کی تمامیت تنوین سے ہو رہی ہے، نہ اس کی مثال مَا فِی السَّمَاءِ قَدْرُ رَاحَةٍ سَحَابًا ہے، کیونکہ اس میں اسم (قَدْرُ) کی تمامیت اضافت سے ہے، نہ تنوین سے، یا تقدیرِ تنوین جیسے: اَحَدَ عَشَرَ رَجُلًا میں (اَحَدَ عَشَرَ) کی تنوین مبنی بر فتح ہونے کی وجہ سے حذف کردی گئی، نہ اس کی مثال زَیْدٌ اَکْثَرُ مِنْكَ مَالًا ہے، چونکہ جس اسم کی تمامیت تنوین سے ہوتی ہے، خواہ وہ ملفوظ ہو یا مقدر اس میں ابہام ہوتا ہے، اور اکثر میں ابہام نہیں، ابہام تو اکثر کی نسبت بسوئے فاعل میں ہے، تو (مَالًا) نسبت سے تمیز ہوئی، نہ (اکثر) سے، یا نونِ تثنیہ سے جیسے: عِنْدِیْ قَفِیْزَانِ بُرًّا یا نونِ جمع سے جیسے: هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِیْنَ اَعْمَالًا میں (اَلْاَخْسَرِیْنَ) کی تمامیت بنونِ جمع ہوئی، لیکن اس میں ابہام نہیں، ابہام تو اس کی نسبت بسوئے فاعل میں ہے، اور (اَعْمَالًا) اس نسبت سے تمیز ہے، یا مشابہ بنونِ جمع سے جیسے: عِنْدِیْ عِشْرُوْنَ دِرْهَمًا (تِسْعُوْنَ) تک، یا اضافت سے جیسے: عِنْدِیْ مِلْؤُهٗ عَسَلًا۔

﴿اسمِ منقوص﴾ وہ ایسا اسم ہے جس کے آخر یائے ماقبل مکسور ہو، جیسے: قَاضِی، مَاضِی وغیرہ۔

﴿ ب ﴾

﴿بدل﴾ وہ ایسا اسم تابع ہے جو مقصود بہ نسبت ہو یعنی اس کی نسبت متبوع کی طرف کی گئی ہو، اس نسبت سے دراصل وہی مقصود ہوتا ہے، جیسے: جَاءَ نِیْ زَیْدٌ اَخُوْكَ میں (جَاءَ) کی نسبت یعنی حکم مجی (اَخُوْكَ) کے لئے ہے، (زَیْد) بطور تمہید ہے، اس کی چار قسمیں ہیں: **اوّل**: ﴿بدل الکل﴾ وہ اسمِ تابع ہے جس کا مدلول



مبدل منہ کا مدلول ہو، یعنی اس کا مدلول وہی ہو جو متبوع کا داول ہے، جیسے: جَاءَنِیْ زَیْدٌ اَخُوْكَ (میرے پاس زید تیرا بھائی آیا) **دوم**: ﴿بدل البعض﴾ وہ اسمِ تابع ہے جس کا مدلول مبدل منہ کا جزو ہو، جیسے: ضُرِبَ زَیْدٌ رَاْسُهٗ (پیٹا گیا زید کا سر) کہ اس میں (رَأس) زید کا جزو ہے، **سوم**: ﴿بدل الاشتمال﴾ وہ ایسا اسمِ تابع ہے جس کا مدلول مبدل منہ کا متعلق ہو، جیسے: سُلِبَ زَیْدٌ ثَوْبُهٗ (کھینچا گیا زید اس کا کپڑا) کہ اس میں (ثَـوْب) زید کا متعلق ہے، **چھـارم**: ﴿بدل الغلط﴾ وہ ایسا اسمِ تابع ہے جس کو غلطی کے بعد دوسرے لفظ سے ذکر کریں، جیسے: مَـرَرْتُ بِـرَجُلٍ حِمَارٍ (میں ایک مرد کے پاس سے گزرا) (بلکہ گدھے کے پاس سے کہ اس میں (رَجُلٌ) کے بعد (حِمَار) کو ذکر کیا۔

﴿ ت ﴾

﴿تصریف﴾ اس علم کو کہتے ہیں جس سے کلمات کے وزن معلوم ہوں، اور حروفِ کلمات کے غیر اعرابی، اور غیر بنائی احوال جیسے اصلی ہونا، زائد ہونا، صحیح ہونا، معتل ہونا، محذوف ہونا، مدغم ہونا وغیرہ۔

﴿تمنی﴾ جس کے معنی ہیں کسی چیز کے حصول کی محبت خواہ حصول کی اُمید ہو یا نہ ہو، اور مراد وہ جملہ جس سے یہ معنی مفہوم ہوتے ہوں، جیسے: لَیْتَ زَیْدًا حَاضِرٌ۔

﴿ترجی﴾ جس کے معنی ہیں ایسے امرِ محبوب یا مکروہ کی اُمید کرنا جس کے حصول پر وثوق نہ ہو، اور مراد وہ جملہ جس سے یہ معنی مفہوم ہوتے ہوں جیسے: لَعَلَّ عَمْرًا غَائِبٌ۔

﴿تعجب﴾ جس کے معنی ہیں وہ کیفیت جو نفس میں ایسے امر کے علم سے پیدا ہوئی جس کا سبب مخفی ہو، اسی واسطے کہا گیا کہ بروقت ظہورِ سبب تعجب زائل ہو جاتا ہے، اور مراد وہ جملہ جو اس معنی کے انشاء پر دلالت کرے، جیسے: مَا اَحْسَنَهٗ وَاَحْسِنْ بِهٖ۔

﴿تاکید﴾ وہ ہے جو متبوع کے حال کو نسبت میں پختہ کرتی ہے یعنی تاکید متبوع کے منسوب الیہ ہونے کو پختہ کرتی ہے، جیسے: زَیْدٌ زَیْدٌ قَائِمٌ میں (زَیْد) اوّل منسوب الیہ ہے، (زَیْد) ثانی نے اس کے منسوب الیہ ہونے کو سننے والے کے نزدیک پختہ کر دیا، بایں معنی کہ (زَیْد) ثانی نے یہ بتایا کہ (قَائِم) مذکور کا منسوب الیہ (زَیْد) ہی ہے، کوئی اور نہیں، یا متبوع کے منسوب ہونے کو پختہ کرتی ہے جیسے: زَیْدٌ قَائِمٌ قَائِمٌ میں (قَائِمٌ) اوّل منسوب ہے، (قَـائِـمٌ) ثانی نے اس کے منسوب ہونے کو سننے والے کے نزدیک پختہ کر دیا، بایں معنی کہ

(قَائِمٌ) ثانی نے یہ بتایا کہ زید مذکور کا منسوب (قَائِم) ہی ہے، کوئی اور نہیں، یا متبوع کے حال کو پختہ کرتی ہے شمول میں اس کا مطلب یہ ہے کہ متبوع اگر افراد والا ہے تو تاکید سے متبوع کے تمام افراد کو شامل ہونے کی پختگی حاصل ہوتی ہے، جیسے: اَلْاِنْسَانُ کُلُّهٗ حَیْوَانٌ میں (اَلْاِنْسَان) تمام افراد کو شامل ہے، لفظ کل نے اس شمول کی پختگی کردی، اور اگر متبوع اجزا والا ہے تو متبوع کے تمام اجزا کو شامل ہونے کی پختگی حاصل ہوتی ہے، جیسے: جَاءَ الْقَوْمُ کُلُّهُمْ میں (اَلْقَوْم) کل اجزا کو شامل ہے، لفظ کل نے اس شمول کو پختہ کردیا۔

﴿تانیث﴾ اس کے معنی ہیں اسم کا مؤنث ہونا، خواہ بایں طور کہ اس کے آخر (تَـا) لگی ہو جو بحالت وقف (هَا) ہو جاتی ہے، یا بایں طور کہ وہ کسی مادّے کا علم ہو، جیسے: طَلْحَة کا بالحاق (تَا) مؤنث ہونا، اس کو تانیث لفظی کہتے ہیں، اور زینب کا عورت کے لئے علم ہونا، اس کو تانیث معنوی کہتے ہیں، (طَلْحَة) میں دو سبب، تانیث لفظی اور علمیّت ہے، اور (زَیْنَب) میں تانیث معنوی اور علمیّت ہے۔

﴿ترکیب﴾ اس کے معنی ہیں دو یا دو سے زائد کلموں کا ایک ہو جانا بایں طور کہ کوئی جز وحرف نہ ہو، جیسے: مَعْدِیْکَرَب میں (مَعْدِیْ) اور (کَرَب) دو کلموں کا ایک ہو جانا، اور دونوں جز واسم ہیں، اوّل بکسر دال خلاف قیاس ہے، مقتضائے قیاس فتح ہے، کیونکہ یہ مصدرِ میمی ہے بمعنی (تَجَاوَزَ) یا اسمِ ظرف، دونوں کا وزن (مَفْعَلٌ) یا (مَعْدِیْ) اسمِ مفعول ہے، جو خلاف قیاس مخفف ہے، تو کسرۂ دال خلافِ قیاس نہیں، بریں تقدیر اس کے معنی ہیں (عَدَاهُ الْکَرْب اَیْ تَجَاوَزَهٗ) یعنی جس سے غم دور ہوگیا، کَمَا فِیْ تِلْكَ الْحَاشِیَةِ مُنْتَهَی الْاَرَب وغیرہ لغات میں مَعْدِیْکَرِب بکسرِ را ہے، لیکن (کَرِبُ) بکسر را موجودہ لغات میں دستیاب نہیں ہوا، مذکورہ معنی سے مستفاد ہوتا ہے کہ بسکونِ را ہے، جس کے معنی ہیں غم یا بکسر را بمعنی بسکونِ را کے ہیں، اور مذکورہ معنی سے یہ بھی معلوم ہوا کہ مصدرِ میمی اور اسمِ ظرف ہونے کی تقدیر پر بمعنی اسمِ مفعول ہے، جیسے لفظ معنی، اور مَعْدِیْکَرِبُ میں دو سبب ترکیب اور علمیّت ہیں۔

﴿تمیز﴾ لغت میں تمیز بمعنی جدا کردن ہے، اور اصطلاح میں وہ اسم جو ذات مقدرہ یا مذکورہ سے اس ابہام کو دور کرے جو معنی موضوع لہٗ میں ہو، اور اس کو تفسیر اور تبیین اور تمیز بھی کہتے ہیں، یہ ابہام کو معدود سے دور کرتی ہے، یا موزون سے، یا مکیل سے، یا ممسوح سے، یا نسبت بسوئے فاعل سے۔

﴿تاکید لفظی﴾ یہ منسوب ہے لفظ کی طرف یعنی (لفظ والی)، چونکہ یہ تکرار لفظ سے حاصل ہوتی ہے، اس لئے

اس کو لفظی کہتے ہیں، جیسے: زَيْدٌ زَيْدٌ قَائِمٌ، ضَرَبَ ضَرَبَ زَيْدٌ، اِنَّ اِنَّ زَيْدًا قَائِمٌ۔

﴿تاکید معنوی﴾ یہ منسوب ہے معنی کی طرف یعنی (معنی والی) چونکہ یہ بملاحظہ معنی حاصل ہوتی ہے، اس لئے معنوی کہتے ہیں، اور یہ تاکید آٹھ لفظ سے ہوتی ہے، اور وہ نفس، عین، کل، اجمع، اکتع، ابصع، کلا، اور کلتا ہیں، جیسے: جَاءَ نِيْ زَيْدٌ نَفْسُهٗ (میرے پاس خود زید آیا) اور جَاءَ نِيْ الزَّيْدَانِ اَنْفُسُهُمَا (میرے پاس دونوں زید خود آئے) اور جَاءَ نِيْ الزَّيْدُوْنَ اَنْفُسُهُمْ (میرے پاس سب زید خود آئے) اسی طرح (عین) کو قیاس کرلیا جائے، اور اکتع، ابتع، ابصع تابع ہیں (اجمع) کے، نہ تو اس کے بغیر استعمال ہوتے ہیں، اور نہ اس سے پہلے، جیسے: جَاءَ نِيْ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ، اَكْتَعُوْنَ، اَبْتَعُوْنَ، اَبْصَعُوْنَ (میرے پاس کل سب کی سب، ساری کی ساری قوم آئی) اور اجمع اکثر لفظ کل کے بعد استعمال ہوتا ہے، جیسے: فَسَجَدَ الْمَلٰئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ اِلَّا اِبْلِيْسَ، اور بعض اوقات بدون کل بھی استعمال ہوتا ہے، جیسے: وَالصَّلٰوةُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مُحَمَّدٍ وَّ آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ، کلا اور کلتا مثنیٰ نہیں، بلکہ مثنیٰ کے ہم معنی ہیں کہ مثنیٰ کی طرح یہ بھی دو پر دلالت کرتے ہیں، (کِلَا) صرف تثنیہ مذکر اور (کِلْتَا) تثنیہ مؤنث کی تاکید کے لئے ہیں، جیسے: جَاءَ نِيْ الزَّيْدَانِ كِلَاهُمَا (میرے پاس دونوں زید آئے) اور جَاءَ نِيْ الْهِنْدَانِ كِلْتَاهُمَا، **مخفی نہ رہے کہ** (هِنْدَان) تثنیہ (هِنْد) کا ہے، نہ (هِنْدَة) کا، ''کافیہ'' میں ہے: فَهِنْدٌ مُنْصَرِفٌ، اسی (هِند) کا تثنیہ (هِنْدَان) ہے، تو مثالِ مذکور کا ترجمہ ہوا (میرے پاس دو ہند آئیں، نہ کہ ہندہ آئیں) جیسا کہ بعض ناواقف کرتے ہیں۔

﴿تنوین﴾ لغت عرب میں تنوین کے کوئی معنی نہیں، عرب نے اس لفظ کو استعمال ہی نہیں کیا، یہ لفظ اہل عربیت کا ایجاد کردہ ہے، انہوں نے (نون) سے (تنوین) بنایا، جس کے حاصل معنی ان کے نزدیک یہ کہ کسی کلمہ پر (نون) داخل کرنا، کوئی (نون) بھی ہو، پھر اس معنی سے نقل کیا نونِ مخصوص کی جانب یعنی (نون) اصطلاحی کی جانب، اب (تنوین) کے معنی ہوئے کسی کلمہ پر (نون) اصطلاحی داخل کرنا، چونکہ یہ معنی پہلے معنی سے منقول ہوئے، **نظر بر آں** پہلے معنی اصل قرار پائے بایں معنی عارفِ جامی قدس سرہ نے پہلے معنی کو اصل قرار دیا، نہ بایں معنی کہ پہلے معنی لغت عرب کے ہیں، پھر نونِ مخصوص کو (تنوین) کے ساتھ موسوم کردیا گیا، **نظر بر آں** جن حضرات نے اپنی تصانیف میں پہلے معنی کو لغوی قرار دیا ہے، وہ صحیح نہیں، (تنوین) کے

اصطلاحی معنی وہ نون جو وضعًا ساکن، اور کلمہ کے منتہی کی حرکت کے بعد واقع ہو، اور تاکید فعل کا افادہ نہ کرے، جیسے: هُوَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمْ میں (مُحَمَّد) اسمِ رسالت کلمہ ہے، اس کا منتہی دال ہے، اس پر حرکت ضمہ، اور اس ضمہ کے بعد (نون) ساکن ہے، جس کی وضع سکون پر ہوتی ہے، ایسے (نون) کو تنوین کہتے ہیں۔

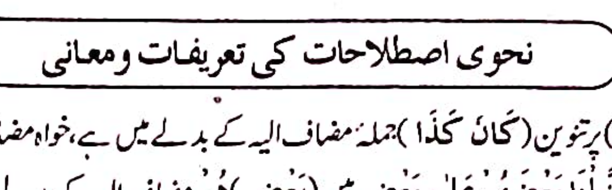
اگر یہ (نون) کسی عارض کی بنا پر متحرک ہو جائے، تو تنوین ہونے سے خارج نہ ہوگا، کہ باعتبار وضع ساکن ہے، جیسے: قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدُ ن اللّٰهُ الصَّمَدُ میں (اَحَد) کے نونِ ساکن پر بعارضِ وصل کسرہ آ گیا۔

(وضعًا ساکن ہو) لہٰذا (فَعَلْنَ) صیغۂ جمع مؤنث غائب کا نون نونِ تنوین نہیں کہ وہ وضعًا ساکن نہیں، بلکہ وضعًا متحرک ہے، اور کلمہ کے (منتہی کی حرکت کے بعد واقع ہو) لہٰذا (مِنْ) اور (لَدُنْ) ان دونوں کے نون نونِ تنوین نہیں کہ یہ کلمہ کے منتہی کی حرکت کے بعد واقع نہیں، بلکہ یہ خود کلمہ کے منتہی ہیں، اور (تاکید فعل کا افادہ نہ کرے) لہٰذا (لَيَفْعَلَنْ) صیغۂ واحد مذکر غائب کا نونِ خفیفہ نونِ تنوین نہیں، اگرچہ وضعًا ساکن بھی ہے، اور کلمہ کے منتہی کی حرکت کے بعد بھی ہے، لیکن پھر بھی نونِ تنوین نہیں کہ وہ تاکید فعل کا افادہ کرتا ہے، اور تنوین تاکید فعل کا افادہ نہیں کرتی، اور یہ تنوین پانچ قسم پر ہے:

اوّل: ﴿تنوین تمکن﴾ وہ ہے جو اسم کے معرب ہونے پر دلالت کرے، جیسے: جَاءَنِيْ زَيْدٌ میں (زَيْد) پر تنوین تنوین تمکن ہے۔

دوم: ﴿تنوین تنکیر﴾ وہ ہے جو اسمائے مبنیہ کے معرفہ اور نکرہ ہونے میں فارق ہو، جس پر یہ تنوین داخل ہے وہ نکرہ، اور جس پر داخل نہیں وہ معرفہ، جیسے: صَهٍ اسمِ فعل مبنی پر تنوین اس کے نکرہ ہونے پر دلالت کرتی ہے، اس کے معنی ہیں: اُسْكُتْ سُكُوْتًا مَّا فِيْ وَقْتٍ مَّا یعنی کسی وقت تو چپ رہا کرو، اور (صَهْ) بغیر تنوین اسمِ فعل مبنی معرفہ ہے، اس کے معنی ہیں اُسْكُتِ السُّكُوْتَ الْآنَ (اب چپ رہو یعنی خاموشی اختیار کرو زمانۂ تکلم کے بعد متصل زمانہ میں) دونوں کا فرق ظاہر کہ اوّل میں خاموش رہنے کا حکم وقت غیر معیّن، اور ثانی میں وقت معیّن، **مخفی نہ رہے کہ** یہ تنوین اسمائے افعال کے ساتھ مخصوص نہیں، بلکہ اسمائے اصوات میں بھی لگتی ہے، جیسے بروقت مبالغہ بولتے ہیں: بَخٍّ بَخٍّ۔

سوم: ﴿تنوین عوض﴾ وہ ہے جو اسم پر مضاف الیہ کے بدلے میں آتی ہے، خواہ مضاف الیہ جملہ ہو، جیسے:



حِیْنَئِذٍ میں، (اِذٍ) پر تنوین (کَانَ کَذَا) جملۂ مضاف الیہ کے بدلے میں ہے، خواہ مضاف الیہ جملہ نہ ہو، جیسے: تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ میں (بَعْض) هُمْ مضاف الیہ کے بدلے میں ہے جو جملہ نہیں۔

چهارم: ﴿تنوین مقابلہ﴾ وہ ہے جو نونِ جمع مذکر سالم کے مقابلے میں جمع مؤنث سالم پر آتی ہے، جیسے: مُسْلِمَاتٌ میں تنوین (مُسْلِمُوْنَ) کے نون کے مقابل ہے، اس میں علامت جمع مؤنث واو ہے، اوراس میں الف۔

پنجم: ﴿تنوین ترنم﴾ وہ تنوین ہے جو آواز کی خوبصورتی کے لئے شعر کے مصرعوں کے آخر لگتی ہے، جیسے:

اَقِلِّی اللَّوْمَ عَاذِلَ وَ الْعِتَابَنْ   وَقُوْلِیْ اِنْ اَصَبْتُ لَقَدْ اَصَابَنْ

پہلے مصرع میں (اَلْعِتَابَنْ) کے آخر، اور دوسرے مصرع میں (اَصَابَنْ) کے آخر پہلی چار قسم اسم کے ساتھ مخصوص ہیں، اسی واسطے علامت اسم قرار پائیں، آخری مخصوص نہیں، اسی واسطے اس کو علامت اسم قرار نہیں دیا گیا، یہ تنوین ترنم اسم، فعل، حرف میں سے ہر ایک پر آجاتی ہے۔ جیسے مذکورہ (اَلْعِتَابَنْ) جو اسم ہے اس کے آخر، اور (اَصَابَنْ) جو فعل ہے اس کے آخر، اور حرف پر جیسے:

اَفِدَ التَّرَحُّلُ غَيْرَ اَنَّ رِكَابَنَا   لَمَّا تَزُلْ بِرِحَالِنَا وَكَاَنْ قَدِنْ

اس میں (قَدِنْ) جو حرف ہے، اس کے آخر۔

﴿تحقیق﴾ کے معنی ہیں (تَثْبِيْت) یعنی کسی چیز کو ثابت کرنا، جیسے: اِنَّ زَيْدًا قَائِمٌ۔

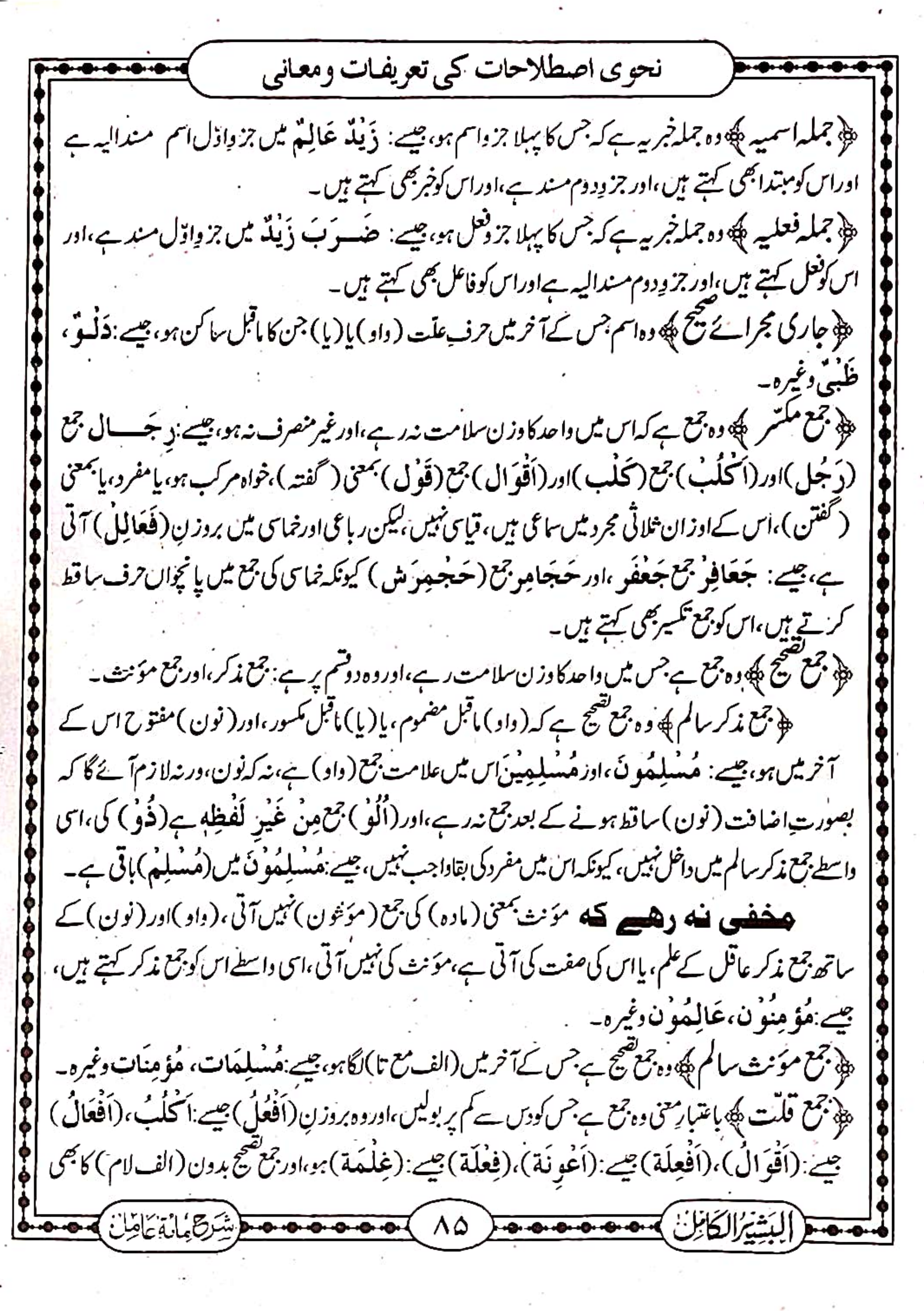
﴿تشبیہ﴾ کے معنی ہیں ایک چیز کو دوسری چیز کے ساتھ کسی وصف میں شریک کرنا، جیسے: كَاَنَّ زَيْدًا اَسَدٌ۔

﴿تابع﴾ وہ لفظ ہے جو پہلے لفظ سے دوسرے مرتبہ میں ہو، پہلے لفظ کے اعراب کے ساتھ ایک جہت سے، پہلے کو متبوع، دوسرے کو تابع کہتے ہیں، اور وہ ہمیشہ اعراب میں متبوع کی طرح ہوتا ہے، اس کی پانچ قسمیں ہیں: صفت، تاکید، بدل، عطف بحرف، عطف بیان۔

﴿ج﴾

﴿جملہ﴾ اس کلام کو کہتے ہیں جس کے کہنے والے کو سچ اور جھوٹ کے ساتھ موصوف کرسکیں، جملہ عام، اور خبر خاص ہے۔

﴿جملہ خبریہ﴾ وہ جملہ ہے جس کے کہنے والے کو سچ اور جھوٹ کے ساتھ موصوف کیا جاسکے، وہ دو قسم پر ہے: جملۂ اسمیہ، اور جملہ فعلیہ۔



﴿جملہ اسمیہ﴾ وہ جملہ خبریہ ہے کہ جس کا پہلا جزو اسم ہو، جیسے: زَيْدٌ عَالِمٌ میں جزوِ اوّل اسم مسند الیہ ہے اوراس کومبتدا بھی کہتے ہیں، اور جزوِ دوم مسند ہے، اوراس کو خبر بھی کہتے ہیں۔

﴿جملہ فعلیہ﴾ وہ جملہ خبریہ ہے کہ جس کا پہلا جزو فعل ہو، جیسے: ضَرَبَ زَيْدٌ میں جزوِ اوّل مسند ہے، اور اس کو فعل کہتے ہیں، اور جزوِ دوم مسند الیہ ہے اوراس کو فاعل بھی کہتے ہیں۔

﴿جاری مجرائے صحیح﴾ وہ اسم جس کے آخر میں حرفِ علت (واو) یا (یا) جن کا ما قبل ساکن ہو، جیسے: دَلْوٌ، ظَبْيٌ وغیرہ۔

﴿جمع مکسّر﴾ وہ جمع ہے کہ اس میں واحد کا وزن سلامت نہ رہے، اور غیر منصرف نہ ہو، جیسے: رِجَال جمع (رَجُل) اور (اَكْلُبٌ) جمع (كَلْب) اور (اَقْوَال) جمع (قَوْل) بمعنی (گفتہ)، خواہ مرکب ہو، یا مفرد، یا بمعنی (گفتن)، اس کے اوزان ثلاثی مجرد میں سماعی ہیں، قیاسی نہیں، لیکن رباعی اور خماسی میں بروزنِ (فَعَالِلُ) آتی ہے، جیسے: جَعَافِرُ جمع جَعْفَر، اور حَجَامِرُ جمع (حَجْمَرِش) کیونکہ خماسی کی جمع میں پانچواں حرف ساقط کرتے ہیں، اس کو جمع تکسیر بھی کہتے ہیں۔

﴿جمع تصحیح﴾ وہ جمع ہے جس میں واحد کا وزن سلامت رہے، اور وہ دو قسم پر ہے: جمع مذکر، اور جمع مؤنث۔

﴿جمع مذکر سالم﴾ وہ جمع تصحیح ہے کہ (واو) ما قبل مضموم، یا (یا) ما قبل مکسور، اور (نون) مفتوح اس کے آخر میں ہو، جیسے: مُسْلِمُوْنَ، اور مُسْلِمِيْنَ اس میں علامت جمع (واو) ہے، نہ کہ نون، ورنہ لازم آئے گا کہ بصورتِ اضافت (نون) ساقط ہونے کے بعد جمع نہ رہے، اور (اُلُوْ) جمع مِنْ غَيْرِ لَفْظِهٖ ہے (ذُوْ) کی، اسی واسطے جمع مذکر سالم میں داخل نہیں، کیونکہ اس میں مفرد کی بقا واجب نہیں، جیسے: مُسْلِمُوْنَ میں (مُسْلِم) باقی ہے۔

مخفی نہ رہے کہ مؤنث بمعنی (مادہ) کی جمع (مؤنثون) نہیں آتی، (واو) اور (نون) کے ساتھ جمع مذکر عاقل کے علم، یا اس کی صفت کی آتی ہے، مؤنث کی نہیں آتی، اسی واسطے اس کو جمع مذکر کہتے ہیں، جیسے: مُؤْمِنُوْن، عَالِمُوْن وغیرہ۔

﴿جمع مؤنث سالم﴾ وہ جمع تصحیح ہے جس کے آخر میں (الف مع تا) لگا ہو، جیسے: مُسْلِمَات، مُؤْمِنَات وغیرہ۔

﴿جمع قلت﴾ باعتبارِ معنی وہ جمع ہے جس کو دس سے کم پر بولیں، اور وہ بروزنِ (اَفْعُلُ) جیسے: اَكْلُبُ، (اَفْعَالُ) جیسے: (اَقْوَالُ)، (اَفْعِلَة) جیسے: (اَعْوِنَة)، (فِعْلَة) جیسے: (غِلْمَة) ہو، اور جمع تصحیح بدون (الف لام) کا بھی

یہی حکم ہے، جیسے: مُؤْمِنُوْن، مُؤْمِنَات۔

﴿جمع کثرت﴾ باعتبارِ معنی وہ جمع ہے کہ دس اور دس سے زیادہ پر بولیں، اوراس کے اوزان مذکورہ جمع قلت کے چھ وزن کے ماسوا ہیں۔

﴿جمع معرف باللّام﴾ علامہ 'تفتازانی' علیہ الرحمہ کے نزدیک جمع معرف باللّام بمعنی ہر ہر فرد ہوتی ہے، جیسے: معرّف بلام استغراق، اور بمعنی مجموع الافراد نہیں ہوتی لیکن دوسرے حضرات کے نزدیک جمع معرف باللّام ہمیشہ ہر ہر فرد کے واسطے نہیں ہوتی، بلکہ کبھی مجموع الافراد کے لئے بھی ہوتی ہے، جیسے: هٰذِهِ الْخَشَبَةُ يَحْمِلُهَا الرِّجَالُ میں 'فاضل سمرقندی' نے اس کی تصریح فرمائی ہے اور بعض مفسرین نے آیت کریمہ: لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَار کو اسی معنی پر محمول کیا ہے۔

﴿جملہ ندا﴾ اس کے معنی ہیں وہ جملہ جس سے اصطلاحی ندا مستفاد ہو، اور جملۂ ندائیہ کے معنی اصطلاحی ندا والا یعنی جس سے اصطلاحی ندا مفہوم ہو، جملۂ ندا علیحدہ جملہ ہوتا ہے، اور جوابِ ندا علیحدہ، دونوں مل کر جملۂ ندائیہ نہیں ہوتے، صرف اوّل کو جملۂ ندائیہ کہتے ہیں، اور دوسرے کو جوابِ ندا، جب جملۂ ثانیہ کو جوابِ ندا کہا تو یہ بات جوابِ ندا کہنے سے ظاہر ہوگئی کہ جملۂ ثانیہ جملۂ ندا نہیں، بلکہ جملۂ ندا کا جواب ہے، جیسے: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اُنْظُرْ حَالَنَا کہ اس میں (يَارَسُوْلَ اللّٰه) جملۂ ندائیہ ہے، اور (اُنْظُرْ حَالَنَا) جملۂ جوابِ ندا ہے۔

﴿جملۂ معلّلہ﴾ عموماً اس جملہ کو کہتے ہیں جس کا مضمون دوسرے جملہ کے مضمون کے واسطے علّت وسبب ہو، جیسے: لَا تَصُوْمُوْ فِيْ هٰذِهِ الْاَيَّامِ فَاِنَّهَا اَيَّامُ اَكْلٍ وَ شُرْبٍ، اس میں جملۂ ثانیہ کا مضمون جملۂ اولیٰ کے مضمون کے واسطے علّت وسبب ہے یعنی ان ایام کا ایامِ خورد ونوش ہونا اُس نہی کا سبب ہے۔

اور (اَسْلَمْتُ كَيْ اَدْخُلَ الْجَنَّةَ) اس جملہ کو بھی معلِّلہ بصیغۂ اسم فاعل کہتے ہیں، بایں معنی کہ اس کا مضمون ماقبل کے لئے علّت غائیہ ہے یعنی مضمونِ ماقبل پر مترتّب کہ دخولِ جنت اسلام پر مترتّب ہوتا ہے، کیونکہ اسلام سبب ہے دخولِ جنت کے لئے تو دخولِ جنت مسبّب ہوا، اور مسبّب اپنے سبب پر مترتّب ہوا کرتا ہے، نہ یہ کہ دخولِ جنت سبب ہے، اور اسلام مسبّب، کیونکہ دخولِ جنت اسلام کا سبب نہیں، ورنہ لازم آئے گا کہ اسلام مترتّب ہو دخولِ جنت پر جو خلاف واقعہ ہے، بلکہ اسلام دخولِ جنت کے لئے سبب ہے، اور دخولِ جنت اسلام پر مترتّب، **مخفی نہ رہے کہ** بعض ناواقف حضرات دونوں جملوں یعنی معلّلہ، اور

معلّلہ کوملا کرایک جملہ بنادیتے ہیں جودرست نہیں، اس لئے کہ جملۂ معلِّلہ کے معنی ہیں علّت بیان کرنے والا جملہ، جیسے:جملۂ (اَسْلَمْتُ) کہ اسلام دخولِ جنت کے لئے علّت وسبب ہے، اور جملۂ معلَّلہ کے معنی ہیں معلول بیان کرنے والا جملہ جیسے:جملۂ (کَیْ اَدْخُلَ الْجَنَّةَ) کہ دخولِ جنت معلول ومسبّب ہے، اور جب ان میں ایک جملہ علّت بیان کرنے والا ہے، اور دوسرا معلول تو دونوں کے مجموعہ کومعلِّلہ نہیں کہہ سکتے کہ دونوں علّت بیان کرنے والے نہیں، نہ معلَّلہ کہہ سکتے ہیں کہ دونوں معلول کو بیان نہیں کرتے، لہٰذا دونوں کوملا نادرست نہیں، بلکہ علّت والے کومعلِّلہ بصیغۂ اسمِ فاعل اور معلول والے کومعلَّلہ بصیغۂ اسمِ مفعول سے تعبیر کرنا چاہئے۔

﴿جملۂ جوابِ قسم﴾ وہ جملہ جس کی تقویت اور تاکید کے واسطے قسم کولایا جاتا ہے، ایسے جملہ کا نام نحوی جواب رکھتے ہیں، وجہ یہ کہ جس جملہ کے لئے کوئی چیز طالب ہو، ایسے جملہ کونحوی اس طالب کا جواب کہتے ہیں، جیسے: جوابِ لَمَّا، اور جوابِ لَوْلَا، اور جوابِ رُبَّ، اور جوابِ نداوغیرہ، جس طرح سوال جواب کا طالب ہوتا ہے، اسی طرح قسم جملہ کی طالب ہوتی ہے، **نظربرآں** اس جملہ کوجوابِ قسم کے ساتھ موسوم کیا گیا، یااس لئے کہ یہ جملہ سائل منکر کا جواب ہوتا ہے، خواہ انکار محقق ہو، یا مقدر، اسی بناپر ازالۂ انکار کے لئے اس جملہ کوقسم کے ساتھ مؤکد کرتے ہیں، چونکہ قسم کے ساتھ اس کی تاکید کی گئی، بدیں سبب قسم کی طرف منسوب ہوکر جوابِ قسم کہلایا۔

﴿جملۂ انشائیہ﴾ وہ جملہ ہے جس کے کہنے والے کوسچ اور جھوٹ کے ساتھ موصوف نہ کیا جاسکے، اور وہ چند قسم پر ہے، جیسے امر حاضر معروف، یاغائب معروف، یامجہول، جیسے: اِضْرِبْ، لِيَضْرِبْ، لِيُضْرَبْ، خواہ نہی حاضر معروف ہو، یاغائب معروف یامجہول جیسے: لَا تَضْرِبْ، لَايَضْرِبْ، لَايُضْرَبْ، استفہام: جیسے: هَلْ ضَرَبَ زَيْدٌ، تمنی: جیسے: لَيْتَ زَيْدًا حَاضِرٌ، ترجی: جیسے: لَعَلَّ عَمْرًا غَائِبٌ، عقود: جیسے: بِعْتُ وَاشْتَرَيْتُ، ندا: جیسے: يَا اَللّٰه، عرض: جیسے: اَلَا تَنْزِلُ بِنَا فَتُصِيْبَ خَيْرًا، قسم: جیسے: وَاللّٰهِ لَاَضْرِبَنَّ زَيْدًا، تعجب: جیسے: مَا اَحْسَنَهٗ وَاَحْسِنْ بِهٖ۔

﴿جملۂ ظرفیہ﴾ وہ جملہ ہے جس کے شروع میں ظرف ہو، یاجارمجرور، جیسے: اَعِنْدَكَ زَيْدٌ، اور اَفِي الدَّارِ زَيْدٌ، جبکہ ان مثالوں میں (زید) کارافع ظرف، اور جارمجرور کوقرار دیں، نہ (اِسْتِقْرَار) فعل محذوف کو، ورنہ فعلیہ ہوجائے گا، اور اب اصل عبارت یوں ہوگی: اَاِسْتَقَرَّ عِنْدَكَ زَيْدٌ، کہ اس صورت میں (زَيْدٌ) کارافع فعل (اِسْتَقَرَّ) ہے، یااسمیہ ہوجائے گا، اگر (مُسْتَقِرٌّ) اسمِ فاعل مقدر مانا، اور اب اصل

عبارت یوں ہوگی: اَمُسْتَقِرٌّ عِنْدَكَ زَيْدٌ، اس صورت میں (زَيْدٌ) کا رفع (مُسْتَقِرٌّ) اسم فاعل ہے، اور یہ جملۂ اسمیہ اس لئے ہوا کہ مثالِ مذکور میں (مُسْتَقِرٌّ) مبتدا کی قسمِ ثانی ہے، اور (زَيْدٌ) فاعل قائم مقام خبر، اور نہ (زَيْـدٌ) کو مبتدائے مؤخر، اور ظرف یا جار مجرور کو خبر مقدم قرار دیں، ورنہ جملہ اسمیہ ہوگا، نہ ظرفیہ، چونکہ بصریہ کے نزدیک ظرف، اور جار مجرور کا عمل اعتماد کے ساتھ مشروط ہے کہ ان سے پیشتر استفہام ہو، یا نفی، یا موصوف، یا موصول، یا مسند الیہ، یا ذو الحال، نہ کوفیہ کے نزدیک، اور نہ اخفش کے نزدیک جو نحات بصریہ سے ہیں۔

﴿ ح ﴾

﴿حکم﴾ کبھی حکم کے معنی اسناد آتے ہیں یعنی ایک چیز کو دوسری چیز کی طرف منسوب کرنا، اس طرح کہ سننے والے کو کوئی خبر یا طلب معلوم ہو، جیسے: زَيْدٌ عَالِمٌ میں (عَالِمٌ) کو زید کی طرف منسوب کیا، تو اس سے یہ خبر معلوم ہوئی کہ زید صفت علم کے ساتھ موصوف ہے، اسی طرح (ضَـرَبَ زَيْـدٌ) میں (ضَـرَبَ) کو زید کی جانب منسوب کیا، تو (زید) کے مارنے کی خبر معلوم ہوئی، اسی طرح (اِضْـرِبْ) کہ اس سے مارنے کی طلب مفہوم ہوئی کہ متکلم اپنے مخاطب سے (ضَـرْب) طلب کرتا ہے، اس منسوب کرنے کو نسبت بھی کہتے ہیں، تو حکم، اسناد، نسبت تینوں کے ایک معنی ہیں۔

کبھی حکم کے معنی محکوم بہ آتے ہیں، اور کبھی حکم جملۂ خبریہ کو کہتے ہیں، اور کبھی حکم علم تصدیقی کو کہتے ہیں۔

﴿حدوث﴾ کے معنی ہیں وجودِ شے جو تینوں زمانوں میں سے کسی ایک کے ساتھ مقید ہو۔

﴿حکایت﴾ اس لفظ کو کہتے ہیں جو ایک کلام سے اُٹھا کر دوسرے کلام میں ذکر کیا جائے، مگر اسی حالت کے ساتھ جو پہلے کلام میں تھی، جیسے: ایک اعرابی سے دو شخصوں کے بارے میں بایں الفاظ سوال کیا گیا: اِنَّهُـمَـا قَرْشِيَان تو اس نے جواب میں کہا: لَيْسَ بِقَرْشِيَان، اور دوسرے نے اَلَيْسَ قَرْشِيًا سوال کے جواب میں کہا: لَيْسَ بِقَرْشِيًا، اوّل میں (قَرْشِيَان) مرفوع، اور ثانی میں (قَرْشِيًا) منصوب ہے، ہر دو مجیب نے اپنے اپنے جواب میں حالت سابقہ رفع، نصب کے ساتھ نقل کیا، حالانکہ دونوں کے جواب میں بائے جارّہ موجود ہے، اگر حکایت مقصود نہ ہوتی تو (بِقَرْشِيَيْن)، اور (بِقَرْشِيٍ) کہا جاتا، حکایت بعض کے نزدیک مبنی، اور بعض کے نزدیک معرب، لہٰذا اعراب محلًا یا تقدیرًا ہوگا۔

﴿حَیَّهَلَ﴾ بمعنی (اِیْتِ) اسم فعل، یہ برائے تحفیض واستعجاب آتا ہے، اور کبھی لفظ (حَیَّ) بمعنی (اَقْبِلْ) آتا ہے، اس تقدیر پر متعدی با (عَلٰی) آتا ہے، جیسے: حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ، اور کبھی بمعنی (اِیْتِ) اس تقدیر پر متعدی بنفسہٖ ہے، جیسے: حَیَّ الْحَمُوْلَ فَاِنَّ الرَّکْبَ قَدْ ذَهَبَا، اور کبھی لفظ (هَلَا) کے ساتھ مرکب ہوتا ہے، اور بمعنی (اَسْرِعْ) تو متعدی با (اِلٰی) ہوتا ہے، جیسے: حَیَّهَلَ الثَّرِیْد، یا متعدی (بِالْبَا) جیسے حدیث شریف میں ہے: "اِذَا ذُکِرَ الصَّالِحُوْنَ فَحَیَّهَلَ بِعُمَرَ، اور حَیَّهَلَ کے لفظ (حَیَّ) اور (هَلْ) سے مرکب ہونے کی تقدیر پر 'ابوعلی' کے نزدیک اس میں تین ضمیریں ہیں، ایک ایک ہر جزو میں، اور ایک مجموعہ میں جو مجموع کا فاعل ہے، اور دوسرے نحویوں کے نزدیک صرف مجموع میں ایک ضمیر ہے، اس لئے کہ بعد ترکیب ہر جزو کا حکم میں استقلال جاتا رہا، اور مجموع کلمۂ واحدہ ہے۔

﴿حروفِ غیر عاملہ﴾ وہ حروف جو لفظوں میں عمل نہیں کرتے، وہ سولہ قسم پر ہیں: (۱) حروفِ تنبیہ، (۲) حروفِ ایجاب، (۳) حروفِ تفسیر، (۴) حروفِ مصدریہ، (۵) حروفِ تحضیض، (۶) حروفِ توقع، (۷) حروفِ استفہام، (۸) حروفِ ردع، (۹) حروفِ زیادت، (۱۰) حروفِ شرط، (۱۱) حروفِ عطف، (۱۲) تنوین، (۱۳) نونِ تاکید، (۱۴) لامِ مفتوحہ برائے تاکید، (۱۵) لَوْلَا، (۱۶) مَا بمعنی مَادَامَ۔

﴿حروفِ تنبیہ﴾ وہ حروف جو (تنبیہ) کے لئے وضع کئے گئے ہیں، اور وہ تین ہیں: (۱) اَلَا، (۲) اَمَا، (۳) هَا، (تنبیہ) کے معنی ہیں (بیدار کرنا) متکلم ان کو اس لئے ذکر کرتا ہے کہ مخاطب اس چیز سے غافل نہ رہے جو بیان کی جاتی ہے، اور اس کو توجہ سے کے ساتھ سنے، خواہ وہ چیز مفرد ہو، جیسے: زَیْدٌ هٰذَا میں (هٰذَا) یا وہ کلام جملۂ اسمیہ خبریہ ہو، جیسے: اَلَا اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَ لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ، یا وہ جملۂ فعلیہ انشائیہ ہو، جیسے: اَلَا قُمْ عِنْدَ ذِکْرِ الْوِلَادَةِ تَعْظِیْمًا، اور (اَلَا) اور (اَمَا) یہ دونوں جملہ کے شروع میں آتے ہیں، جیسے: اَمَا لَا تَقُلْ کَذَا فِیْ شَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمْ، اور (هَا) جملہ اور مفرد دونوں کے شروع میں آتے ہیں، جیسے: هَا زَیْدٌ قَائِمٌ، لیکن (هَا) معنی تنبیہ پر رہتے ہوئے ہر مفرد کے شروع میں نہیں آتا، بلکہ صرف اسمِ اشارہ کے شروع میں، اور منادیٰ مفرد معرفہ کے شروع میں آتا ہے، مگر معنی تنبیہ پر نہیں ہوتا۔

﴿حروفِ ایجاب﴾ ایجاب بمعنی (جواب دینا) یہ حروف کسی نہ کسی بات کا جواب واقع ہوتے ہیں، بایں

مناسبت ان کو حروفِ ایجاب کہا جاتا ہے، اور وہ چھ ہیں: (۱) نَعَمْ، (۲) بَلٰی، (۳) اَجَلْ، (۴) اِیْ، (۵) جَیْرِ، (اِنَّ)، ان میں ﴿نَعَمْ﴾ یہ کلام سابق کی تاکید کے لئے آتا ہے، خواہ وہ جملۂ خبریہ مثبت ہو، جیسے کسی نے خبر دی: ذَهَبَ زَيْدٌ اِلَى الْمَدْرَسَةِ (زید مدرسہ گیا)، جواباً تم نے کہا: نَعَمْ (ہاں! گیا) یا وہ جملۂ خبریہ منفی ہو، جیسے کسی نے کہا: لَمْ يَسْمَعْ زَيْدٌ (زید نے نہیں سنا)، جواباً تم نے کہا: نَعَمْ (ہاں! نہیں سنا) یا جملۂ انشائیہ ہو، جیسے: اَصَلَّيْتَ سوال کے جواب میں تم نے کہا: نَعَمْ (ہاں! پڑھ لی)

﴿بَلٰی﴾ صرف جملۂ منفیہ کے جواب میں آتا ہے اس کی نفی توڑنے کے لئے، خواہ وہ خبریہ ہو، جیسے کسی نے کہا: مَاصُمْتَ اَمْسِ (تم نے کل روزہ نہیں رکھا تھا) جواباً تم نے کہا: بَلٰی (نہیں، رکھا تھا) یا انشائیہ: جیسے کسی نے سوال کیا: اَمَا حَجَجْتَ (کیا تم نے حج نہیں کیا؟) جواباً تم نے کہا: بَلٰی (نہیں، کرلیا)

مخفی نہ رہے کہ (بَلٰی) کا ترجمہ (ہاں) نہیں ہے، مثال کے طور پر اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ کے جواب میں جو (بَلٰی) کہا گیا تھا، اگر اس کا ترجمہ (ہاں) ہو تو کلامِ سابق کا اقرار ہوگا، اور کلامِ سابق نفی ہے، تو نفی کا اقرار ہوا، کیونکہ (ہاں) کہنے سے نفی ٹوٹتی نہیں، بلکہ تسلیم ہوتی ہے، جیسے: نَعَمْ میں، پس (ہاں) کہنے سے معنی یہ ہوئے کہ تو ہمارا رب نہیں، یہ معنی باطل ہیں، بلکہ (بَلٰی) کا مطلب ہے (کیوں نہیں) یا صرف (نہیں) کہ یہ دونوں نفی پر دلالت کرتے ہیں، اور سابق میں نفی تھی، تو جب نفی پر نفی وارد ہوئی تو سابق کی نفی ٹوٹ گئی، اور جب سابق کی نفی ٹوٹ گئی تو اثبات ہوگیا، اب معنی یہ ہوئے کہ تو ہمارا رب ہے، یہ معنی صحیح ہیں۔

﴿اَجَلْ، جَيْرِ، اِنَّ﴾ یہ تینوں اکثر مخبر کی تصدیق کے لئے آتے ہیں، جیسے کسی نے خبر دی: قَدْ فَازَ اَخُوْكَ فِي الْاِمْتِحَانِ (بیشک تمہارا بھائی امتحان میں پاس ہوگیا) تم نے اس کی تصدیق کے لئے کہا: اَجَلْ یا جَيْرِ یا اِنَّ (ہاں، بیشک پاس ہوگیا)

﴿اِيْ﴾ اکثر استفہام کے بعد آتا ہے، جس چیز کو دریافت کیا ہے اس کو ثابت کرنے کے لئے، اور بغیر قسم کے مستعمل نہیں ہوتا، جیسے کسی نے کہا: هَلْ قَضَيْتَ الصَّلٰوةَ (کیا نماز ہوگئی)، جواباً تم نے کہا: اِيْ وَاللّٰهِ (ہاں، بخدا ہوگئی)

﴿حروفِ تفسیر﴾ وہ دو ہیں: (اَيْ) اور (اَنْ) ان دونوں میں یہ فرق ہے کہ (اَيْ) مفرد اور جملہ دونوں کی تفسیر کرتا ہے، جیسے: قُطِعَ رِزْقُهٗ اَيْ مَاتَ (اس کا رزق ختم کردیا گیا یعنی وہ مرگیا) کہ اس میں (اَيْ) نے

(قَطِعَ رِزْقُهٗ) کی تفسیر کی (مَاتَ) جملہ کے ساتھ، اور جیسے: جَاءَ نِیْ زَیْدٌ اَیْ اَبُوْ عَمْرٍو میں (اَیْ) نے زید مفرد کی تفسیر کی (ابوعمرو) مفرد کے ساتھ، اور (اَنْ) صرف مفرد کی تفسیر کے لئے آتا ہے، اور وہ بھی مفعول بہ کی، جس کا فعل معنی میں (قول) کے ہو، نہ خود (قول) خواہ مفعول بہ مقدر ہو، جیسے: وَنَادَیْنٰهُ اَنْ یّٰاِبْرَاهِیْمُ میں (بِلَفْظٍ) مقدر ہے، جس میں (لفظ) مفعول بہ غیر صریح (اَنْ) نے اس کی تفسیر کی (یا اِبْرٰهِیْم) کے ساتھ، یا وہ مفعول بہ مذکور ہو، جیسے: اِذْ اَوْحَیْنَا اِلٰی اُمِّكَ مَا یُوْحٰی اَنِ اقْذِفِیْهِ میں (اَنْ) نے (مَایُوْحٰی) مفعول بہ مذکور کی تفسیر کی (اِقْذِفِیْهِ) کے ساتھ۔

﴿حروفِ مصدریہ﴾ مصدریّہ میں یائے نسبت ہے، اب معنی یہ ہوئے (مصدر ہونے والے) چونکہ یہ حروف اپنے مابعد سے مل کر مصدر کے معنی میں ہوجاتے ہیں، اس لئے ان کو حروفِ مصدریہ کے ساتھ موسوم کیا گیا، اور وہ تین ہیں: مَا، اَنْ، اَنَّ، اس میں (اَنْ) جب فعل ماضی پر داخل ہو تو عمل نہیں کرتا، جیسے: اَعْجَبَنِیْ اَنْ ضَرَبْتَ اور (اَنَّ) کے ساتھ جب مائے کافہ لاحق ہوتا ہے تو وہ عامل نہیں رہتا، جیسے: قُلْ اِنَّمَا یُوْحٰی اِلَیَّ اَنَّمَا اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ میں (اَنَّمَا) اسی اعتبار سے یہ دونوں عامل نہیں، اور جب (اَنْ) کا دخول فعل مضارع پر ہو، اور (اَنَّ) کے ساتھ لحوقِ مائے کافہ نہ ہو تو عمل کریں گے، جیسے: اَعْجَبَنِیْ اَنْ تَضْرِبَ، اور جیسے: وَاعْلَمُوْا اَنَّ فِیْكُمْ رَسُوْلَ اللهِ، حاصل یہ کہ یہ دونوں یعنی (اَنْ) اور (اَنَّ) عامل ہوں یا نہ ہوں بہر حال اپنے مابعد کے ساتھ مل کر بمعنی مصدر ہوتے ہیں، اسی طرح (مَا) مصدریہ بھی، اور یہ غیر زمانیہ ہوتا ہے، جیسے: وَ ضَاقَتْ عَلَیْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ، اور زمانیہ، جیسے: مَا جَلَسَ الْاَمِیْرُ۔

﴿حروفِ تحضیض﴾ تحضیض کے معنی ہیں (اُبھارنا) کسی فعل کے کرنے پر، چونکہ متکلم ان کے ذریعہ سے مخاطب کو کسی فعل کے کرنے پر اُبھارتا ہے، اس لئے ان کو حروفِ تحضیض کہا جاتا ہے، اور وہ چار ہیں: اَلَّا، هَلَّا، لَوْلَا، لَوْمَا، جب فعل مضارع پر داخل ہوں تو صرف تحضیض کا افادہ کرتے ہیں، جیسے: اَلَّا تَحْفَظُ الدَّرْسَ (تو سبق زبانی یاد کیوں نہیں کرتا) اور جب فعل ماضی پر داخل ہوں تو (تندیم) کا بھی افادہ کرتے ہیں، جیسے: اَلَّا حَفِظْتَ الدَّرْسَ (تو نے سبق زبانی یاد کیوں نہیں کیا) اس سے مخاطب کو پشیمان کرنا مقصود ہے سبق زبانی یاد نہ کرنے پر، اور سبق زبانی یاد کرنے پر اُبھارنا بھی، **مخفی نہ رہے کہ** ان حروف سے اگرچہ تحضیض یا تندیم کا افادہ ہوتا ہے تو اس افادہ سے وہ جملۂ انشائیہ نہ ہوگا، بلکہ وہ جملۂ خبریہ ہی رہتا ہے،

کیونکہ یہ حروف جملۂ خبریہ کو لازم ہیں، اور اگر جملۂ مدخولہ بوجہ افادۂ تحفیض وتندیم انشائیہ ہو جائے تو لزوم جاتا رہے گا، **نظر برآں** ثابت ہوا کہ ان حروف کے داخل ہونے پر بھی وہ جملۂ خبریہ رہے گا، وجہ یہ کہ حروفِ مذکورہ انشائے تحفیض وتندیم کے لئے نہیں، حتیٰ کہ جملۂ مدخولہ جملۂ انشائیہ ہو جائے، جیسے: (لَيْتَ) انشائے تمنی کے لئے موضوع ہے، اسی واسطے اس کا جملۂ مدخولہ انشائیہ ہو جاتا ہے، بخلاف حروفِ تحفیض کہ ان کا جملۂ مدخولہ خبریہ ہے، جس میں عدم فعل کا اخبار ہے، اور اس اخبار سے انشائے تحفیض وتندیم کی جانب اشارہ مقصود ہوتا ہے، تو اس اشارے سے وہ جملہ خبریت سے نہ نکلے گا، جیسے کبھی انشار سے اخبار کی طرف اشارہ ہوتا ہے، مثلاً آقا نے کچھ لوگوں کے سامنے اپنے غلام سے کہا: **لَا تَمْتَثِلْ اَمْرِيْ** (میرے حکم کی تعمیل نہ کرو) یہ نہی کا صیغہ ہے، جو عدمِ تعمیل کی طلب پر دلالت کرتا ہے، تو جملۂ انشائیہ ہوا، لیکن اس سے مقصود حاضرین کو غلام کے نافرمان ہونے کی خبر دینا ہے، تو اس اخبار کے مقصود ہونے سے (**لَاتَمْتَثِلْ**) جملۂ خبریہ نہیں ہوا، وہ تو انشائیہ ہی رہا، **نظر برآں** ثابت ہوا کہ ان حروف کے داخل ہونے پر بھی وہ جملۂ خبریہ رہتا ہے۔

﴿حروفِ توقع﴾ توقع کے معنی ہیں کسی چیز کے حصول کا انتظار، جیسے: **قَدْ رَكِبَ الْاَمِيْرُ** (بیشک امیر ابھی سوار ہو گیا) یہ اس شخص سے کہا جائے گا جس کو خبر دینے سے پہلے امیر کے سوار ہونے کا انتظار ہو یعنی جس چیز کا تمہیں انتظار تھا، وہ بیشک ابھی واقع ہو گئی، اس مثال میں (**قَدْ**) تین معنی کا افادہ کرتا ہے، توقع کے ساتھ ساتھ تقریب اور تحقیق کا۔

اور کبھی (**قَدْ**) بدون توقع صرف تحقیق کا افادہ کرتا ہے تقریب کے ساتھ، جیسے: **قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتَابٌ مُّبِيْنٌ** اور کبھی (**قَدْ**) صرف تحقیق کا افادہ کرتا ہے، جیسے: **هَلْ قَامَ زَيْدٌ** کے جواب میں تم نے کہا: **قَدْ قَامَ زَيْدٌ** اور اسی قبیل سے آیت کریمہ: **لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ** ہے، اور کبھی صرف تحقیق اور تقریب کا، اور کبھی صرف تحقیق کا، اس سے معلوم ہوا کہ تحقیق کے معنی ماضی پر داخل ہونے کی صورت میں اس سے منفک نہیں ہوتے، بخلاف تقریب اور توقع کہ یہ منفک ہو جاتے ہیں، **حاصل یہ کہ** جب فعل ماضی پر داخل ہو تو کبھی تحقیق، توقع، تقریب تینوں کا معنی کا افادہ کرتا ہے، اور جب فعل مضارع پر داخل ہو تو کبھی صرف (تحقیق) کے لئے ہوتا ہے، جیسے: **قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ يَتَسَلَّلُوْنَ مِنْكُمْ لِوَاذًا**، اور کبھی تحقیق کے ساتھ تکثیر کے لئے بھی آتا ہے، جیسے: **قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ**

وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ کہ اس میں باعتبار (نَرىٰ) مفید تحقیق، اور باعتبار (تَقَلُّبَ) مفید تکثیر، اور کبھی تحقیق کے ساتھ تقلیل کا بھی افادہ کرتا ہے، جیسے: إِنَّ الْكَذُوْبَ قَدْ يَصْدُقُ (بیشک زیادہ جھوٹ بولنے والا کبھی تحقیقًا سچ بول جاتا ہے) اس سے ظاہر ہوا کہ مضارع پر داخل ہونے کی صورت میں بھی تحقیق کے معنی (قَدْ) سے جدا نہیں ہوتے، ماضی، اور مضارع میں فرق یہ ہے کہ تقریب کا فائدہ ماضی میں دیتا ہے، نہ مضارع میں، اور تقلیل و تکثیر کا فائدہ مضارع میں دیتا ہے، نہ ماضی میں، اور معنیٰ تحقیق کا فائدہ دونوں میں دیتا ہے، الغرض (قَدْ) پانچ معنیٰ کا افادہ کرتا ہے، تحقیق، توقع، تقریب، تقلیل، تکثیر۔

﴿حروفِ استفہام﴾ وہ حروف ہیں کہ جن کے ذریعہ کوئی چیز دریافت کی جائے، اور وہ تین ہیں: **اوّل**: مَا، جیسے: مَا اسْمُكَ؟ **دوم**: ھمزہ، جیسے: أَ زَيْدٌ قَائِمٌ؟، **سوم**: هَلْ، جیسے: هَلْ ذَهَبَ زَيْدٌ؟

سوال: ''ہدایۃ النحو''، ''کافیہ'' وغیرہ کتب نحو میں حروفِ استفہام صرف دو بتائے ہیں، (ھمزہ) اور (هَلْ) اور صاحب نحومیر نے تین بیان فرمائے، انہوں نے (مَا) کا اضافہ فرمایا، تو کیا (مَا) حرفیہ بھی استفہام کے لئے آتا ہے؟

جواب: (مَا) حرفیہ استفہام کے واسطے نہیں آتا، ''نحومیر'' میں ناسخین نے (اَلْ) کی جگہ (مَا) لکھ دیا، اور (اَلْ) استفہام کے لئے آتا ہے، جلیل القدر صحابی حضرت 'ابوعبیدہ' رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشادِ گرامی امام 'قطرب' نے بیان فرمایا (اَلْ فَعَلْتَ) یعنی هَلْ فَعَلْتَ، **نظر بر آں** حروفِ استفہام تین ہو گئے، رہی بات ''ہدایۃ النحو'' وغیرہ کتب سے مخالفت کی کہ انہوں نے حروفِ استفہام دو بیان فرمائے ہیں، تو وہ (اَلْ) کے متعلق فرماتے ہیں کہ یہ اصل میں (هَلْ) ہے، (ھا) کو ہمزہ سے بدل کر (اَلْ) کہتے ہیں، (اَلْ) الگ کوئی حرف نہیں، **نظر بر آں** حروفِ استفہام دو ہی رہے، اور صاحب ''نحومیر'' نے (اَلْ) کو مستقل حرف شمار فرمایا، تو ان کے نزدیک تین ہوئے۔

تمام کتب نحو میں (مَا) حرفیہ کی کل چار قسمیں مذکور ہیں، **اوّل**: (مَا) نافیہ، **دوم**: (مَا) کافّہ، **سوم**: (مَا) مصدریہ، **چھارم**: (مَا) زائدہ، اس مقام پر ''نحومیر'' کے محشی صاحبان سے تسامح ہوا کہ انہوں نے (مَا) حرفیہ استفہامیہ کی مثال میں (مَا اسْمُكَ) پیش فرمایا جو صحیح نہیں، بایں وجہ کہ مثالِ مذکور میں (مَا) اسمیہ استفہامیہ ہے، نہ (مَا) حرفیہ استفہامیہ، اس لئے کہ (مَا) حرفیہ استفہامیہ ہوتا ہی نہیں، ورنہ لازم آئے گا کہ (مَا اسْمُكَ) جملہ نہ رہے، حالانکہ وہ جملہ ہے کہ اس پر سکوت کرنے سے مخاطب کو طلب معلوم ہوتی ہے، جملہ نہ رہنے کی وجہ یہ ہے کہ (مَا) چونکہ حرف ہے، لہٰذا وہ نہ مسند الیہ، نہ مسند، اب رہ گیا (اِسْمُكَ) اگر یہ

مسند الیہ ہے تو مسند غیر موجود، اور اگر یہ مسند ہے تو مسند الیہ مفقود، اور یہاں پر فقط مسند الیہ سے یا فقط مسند سے جملہ نہیں بنتا، **نظر برآں** مثالِ مذکور میں (مَا) حرفیہ ہونا یقینا ناحق تو اسمیہ ہونا حق، حق، حق۔

﴿حروفِ ردع﴾ (رَدْع) کے معنی ہیں (روکنا) چونکہ متکلم کو اس کے کلام سے روکنے کے لئے آتا ہے، اس لئے اس کو (رَدْع) کہتے ہیں، اور وہ (كَلَّا) ہے، جیسے کسی نے تم سے کہا: **زَيْدٌ يُبْغِضُكَ** (زید تجھ سے بغض رکھتا ہے)، تم نے جوابا کہا: **كَلَّا** (ہرگز نہیں) یعنی آئندہ ایسا نہ کہنا، جو تم کہہ رہے ہو، ایسا ہے نہیں، اور یہ (كَلَّا) کبھی (حَقًّا) کے معنی میں ہوتا ہے یعنی جیسے (حَقًّا) مضمونِ جملہ کی تحقیق کے لئے آتا ہے، یہ بھی آتا ہے، جیسے: **كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ** (بیشک عنقریب جان لوگے اپنے حال کے نتیجۂ بد کو)

﴿حروفِ زیادت﴾ ان حروف کو حروفِ زیادت بایں وجہ کہتے ہیں کہ اگر کلام سے علیحدہ کردیں تو کلام کے معنیٔ اصلی متغیر نہیں ہوتے، وہ تو جوں کے توں باقی رہتے ہیں، معنیٔ اصلی کے افادہ میں ان کو دخل نہیں، تو بنظرِ افادۂ معنیٔ اصلی زائد ہوئے، نہ بایں معنی کہ بے فائدہ ہیں، بلکہ تاکید معنوی، تحسین کلام، استقامت وزنِ شعر وغیرہ فوائد کا ان سے حصول ہوتا ہے، اور وہ آٹھ ہیں: **اِنْ، اَنْ، مَا، لَا، مِنْ، كَاف، بَا، لَام**، اِن میں اوّل چار غیر عاملہ، اور آخری چار عاملہ جو حروفِ جارہ میں مذکور ہوئے، مگر اس مقام پر اوّل چار کا ذکر مقصود تھا، آخری چار کو تبعًا ذکر کردیا گیا، تاکہ دونوں کا ذکر مکمل ہوجائے، حروفِ زیادت میں بعض وہ ہیں جو زائد ہونے کے باوجود عمل کرتے ہیں، جیسے: **كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا** میں (بَا) زائد ہونے کے باوجود اسمِ جلالت کو جر دے رہی ہے، اور **لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ** میں (كَاف) زائد ہونے کے باوجود جر دے رہا ہے، اور **هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللّٰهِ** میں (مِنْ) زائد ہونے کے باوجود جر دے رہا ہے، اور تحقیق یہ ہے کہ (مِنْ) کلامِ موجب میں بھی زائد ہوتا ہے، جیسے: **وَلَقَدْ جَآءَكَ مِنْ نَّبَاِ الْمُرْسَلِيْنَ** میں (مِنْ)، اور

وَمَلَكْتَ مَابَيْنَ الْعِرَاقِ وَيَثْرِبَ ۔۔۔ مِلْكًا اَجَارَ لِمُسْلِمٍ وَمُعَاهِدٖ

میں (لام) زائد ہونے کے باوجود عمل کررہا ہے، اور بعض وہ ہیں جو عمل نہیں کرتے، جیسے:

مَا اِنْ مَدَحْتُ مُحَمَّدًا بِمَقَالَتِيْ ۔۔۔ لٰكِنْ مَدَحْتُ مَقَالَتِيْ بِمُحَمَّدٖ

اس میں (مَا) کے بعد (اِنْ) زائد ہے جو لفظًا عمل نہیں کررہا، اور **فَلَمَّا اَنْ جَآءَ الْبَشِيْرُ اَلْقٰهُ عَلٰى وَجْهِهٖ فَارْتَدَّ بَصِيْرًا** میں (لَمَّا) کے بعد (اَنْ) زائد ہے، اور **اِذَا مَا تُسَافِرُ اُسَافِرُ** میں (اِذَا)

کے بعد (مَـا) زائد ہے، اور مَـا جَـاءَ نِیْ زَیْدٌ وَلَا عَمْرٌو میں (واو) کے بعد (لَا) زائد ہے جو عامل نہیں، **مخفی نہ رہے** کہ حرفِ جار زائد یہ فعل یا شبہ فعل سے متعلق نہیں ہوتا، کیونکہ فعل یا شبہ فعل سے متعلق اس لئے ہوا کرتا ہے کہ یہ اس کے معنی اپنے مدخول تک پہنچاتا ہے، اور حرفِ جار زائد فعل یا شبہ فعل کے معنی اپنے مدخول تک نہیں پہنچاتا، لہٰذا متعلق بھی نہ ہوگا۔

﴿حروفِ شرط﴾ دو ہیں، (اَمَّا) اور (لَوْ) اگرچہ (اِنْ) بھی حرفِ شرط ہے، لیکن یہ عامل ہے، اور وہ دونوں غیر عامل، اور (اَمَّا) برائے تفصیل کبھی مجمل سابق کی توضیح کے لئے آتا ہے، اور کبھی چند چیزوں کو الگ الگ ذکر کرنے کے لئے، اس کے جواب پر (فَـا) لازم ہوتی ہے، اور (لَـوْ) انتفائے ثانی کے لئے بوجہ انتفائے اوّل جیسے: **لَوْ كَانَ فِيْهِمَا آلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا۔**

﴿حروفِ عطف﴾ عطف کے لغوی معنی ہیں (اِمَالَـہ) یعنی ایک چیز کو دوسری چیز کی طرف مائل کرنا، اور نحویوں کی اصطلاح میں معطوف کو مائل کرنا معطوف علیہ کی طرف، اعراب وحکم وغیرہ میں ان کے ماقبل کو معطوف علیہ اور مابعد کو معطوف کہتے ہیں، اور وہ دس ہیں: واو، فَا، ثُمَّ، حَتّٰى، اِمَّا، اَوْ، اَمْ، لَا، بَلْ، لٰكِنْ، یہ حروف باعتبار حصولِ حکم تین قسم پر ہیں:

اوّل: وہ جن سے حکم معطوف اور معطوف علیہ دونوں کے لئے ثابت ہوتا ہے، اور وہ وَاو، فَا، ثُمَّ، اور حَتّٰى ہیں، جیسے: جَاءَ نِیْ زَیْدٌ وَ عَمْرٌو میں حکم بھی دونوں کے لئے ثابت ہے، اور جَاءَ نِیْ زَیْدٌ فَعَمْرٌو میں بھی، لیکن ترتیب کے ساتھ، اور بلا وقفہ، اور جَاءَ نِیْ زَیْدٌ ثُمَّ عَمْرٌو اس میں بھی مگر ترتیب اور مہلت کے ساتھ، اور قَدِمَ الْحَاجُّ حَتّٰى الْمُشَاةُ، اس میں بھی، لیکن ترتیب اور مہلت کے ساتھ جو (ثُمَّ) میں معتبر مہلت سے قدرے کم ہوتی ہے۔

دوم: وہ جن سے حکم دونوں میں سے کسی ایک معیّن کے لئے ثابت ہو، اور وہ لَا، بَلْ، لٰكِنْ ہیں، جیسے: جَاءَ نِیْ زَیْدٌ وَلَا عَمْرٌو اس میں حکم بھی ایک معیّن کے لئے ثابت ہوا یعنی (زید) کے لئے، اور جَاءَ نِیْ زَیْدٌ بَلْ عَمْرٌو میں بھی یعنی (عمرو) کے لئے، اور مَاجَاءَ نِیْ زَیْدٌ لٰكِنْ بَكْرٌ اس میں بھی حکم بھی بکر کے واسطے ثابت ہے۔

سوم: وہ جن سے حکم دونوں میں سے ایک غیر معیّن کے لئے ثابت ہوتا ہے، اور وہ اَوْ، اِمَّـا اور اَمْ

ہیں، جیسے: جَاءَ نِی زَیْدٌ اَوْ عَمْرٌو اس میں حکم بھی دونوں میں سے کسی ایک غیر معیّن کے لئے ہے، اور جَاءَ نِی اِمَّا زَیْدٌ وَاِمَّا عَمْرٌو اس میں بھی کسی ایک غیر معیّن کے لئے، اور اَزَیْدًا رَأَیْتَ اَمْ عَمْرًا، اس میں بھی کسی ایک غیر معیّن کے لئے۔

﴿حروفِ معانی ومبانی﴾ تذکیر وتانیث دونوں طرح مستعمل ہوتے ہیں، یک حرفی لفظ کو اسم کے ساتھ، جیسے: بَا، تَا، کَاف، واو، اور باقی ماندہ دوحرفی کو مسمّٰی کے ساتھ تعبیر کرنا نحویوں کی عادت ہے۔

﴿حدث﴾ سے مراد وہ معنی جو بطور تجدد غیر کے ساتھ قائم ہوں، خواہ غیر سے ان کا صدور ہو جیسے: ضَرْب، مَشْی، یا غیر سے ان کا صدور نہ ہو جیسے: طول، قصر، حقیقت وہ ہے کہ نفس الامر میں بغیر فرضِ عارض اور بدون اعتبارِ معتبر محقق ہو۔

﴿حمد﴾ لغت میں فاعل مختار کی زبانی تعریف کو کہتے ہیں جو تعظیمًا کی جائے، اور اصطلاح میں اس کو کہتے ہیں جو منعم کی تعظیم پر دلالت کرے۔

﴿حال﴾ وہ اسم منصوب نکرہ ہے جو دلالت کرے فاعل کی حالت پر جیسے: جَاءَ نِیْ زَیْدٌ رَاکِبًا میں (رَاکِبًا)، یا مفعول کی حالت پر جیسے: ضَرَبْتُ زَیْدًا مَشْدُوْدًا میں (مَشْدُوْدًا) یا دونوں کی حالت پر جیسے: لَقِیْتُ زَیْدًا رَاکِبَیْنِ میں (رَاکِبَیْن) اس میں فاعل ومفعول کو ذوالحال کہتے ہیں، اور یہ اکثر معرفہ ہوتا ہے، اور اگر نکرہ ہو تو حال کو ذوالحال پر مقدم رکھتے ہیں، جیسے: جَاءَ نِی رَاکِبًا رَجُلٌ، اور حال جملہ بھی ہوتا ہے جیسے: رَأَیْتُ الْاَمِیْرَ وَ هُوَرَاکِبٌ۔

﴿حالِ مترادفہ﴾ جب ایک ذوالحال سے دو، یا دو سے زیادہ حال ہوں تو ان کو احوالِ مترادفہ کہتے ہیں، اور اگر حالِ دوم کو حالِ اوّل کی ضمیر سے حال قرار دیں تو دونوں کو احوالِ متداخلہ کہیں گے۔

﴿خ﴾

﴿خبر﴾ کہتے ہیں اصطلاح میں اس کلام کو جس کے کہنے والے کو سچ، اور جھوٹ کے ساتھ موصوف کر سکیں۔

﴿خبر کَانَ﴾ فعل ماضی نہیں ہوتی کہ (کَانَ) خود زمانہ گزشتہ پر دلالت کرتا ہے، مگر جب کہ (قَدْ) کے ساتھ ہو، جیسے: کَانَ قَدْ قَعَدَ، یا شرط واقع ہو، جیسے: اِنْ کَانَ قَمِیْصُهٗ قُدَّ مِنْ قُبُلٍ۔

﴿خاصّہ حقیقیہ﴾ جس کے معنی ہیں کہ وہ شے کے غیر میں نہ پایا جائے، جیسے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کا خاتم النبیین ہونا۔

﴿خاصہ اضافی﴾ جس کے معنی ہیں کہ وہ شے کے بعض اغیار میں نہ پایا جائے، اور بعض میں پایا جائے، جیسے: کِتَابَة کہ انسان کے بعض اغیار میں نہیں پائی جاتی، جیسے: شَجَر، حَجَر، اور بعض میں پائی جاتی ہے، جیسے: فرشتے، جن۔

﴿ ذ ﴾

﴿ذو﴾ بمعنی (اَلَّذِیْ) قبیلۂ بنی طی میں آیا ہے، جیسے: جَاءَ نِیْ ذُوْ ضَرَبَكَ، اور قبیلۂ بنی طے کے اکثر استعمال میں یہ (ذُوْ) واحد، تثنیہ، جمع، مذکر، مؤنث سب کے لئے آتا ہے، جیسے: جَاءَ نِیْ ذُوْ ضَرَبَكَ، اور جَاءَ نِیْ ذُوْ ضَرَبَاكَ، اور جَاءَ نِیْ ذُوْ ضَرَبُوْكَ، اور جَاءَ نِیْ ذُوْ ضَرَبَتْكَ، اور جَاءَ نِیْ ذُوْ ضَرَبَتَاكَ، اور جَاءَ نِیْ ذُوْ ضَرَبْنَكَ، اور تینوں حالت رفع، نصب، جر میں (ذُوْ) ہی رہتا ہے۔

اور کبھی (ذُوْ) کو صرف واحد، مثنیٰ، مجموع، مذکر کے لئے استعمال کرتے ہیں، اور واحد، تثنیہ، جمع، مؤنث کے لئے لفظ (ذَاتُ) مضموم۔

اور کبھی اس (ذُوْ) کو اس (ذُوْ) کی طرح معرب استعمال کرتے ہیں جو اسمائے ستہ مکبرہ میں ہے، جس کا معنی ہے صاحب، جیسے: ذُوْمَال بمعنی صاحب مال یعنی واحد مذکر کے لئے (ذُوْ) اور تثنیہ مذکر کے لئے (ذَوَان) اور جمع مذکر کے لئے (ذَوُوْنَ) اور (اَذْوَاء)، اور واحد مؤنث کے لئے (ذَات)، اور تثنیہ مؤنث کے لئے (ذَوَاتَان)، اور جمع مؤنث کے لئے (ذَوَات)، حالت رفع میں (ذُوْ)، اور حالت نصب میں (ذَا)، اور حالت جر میں (ذِیْ)

﴿ ص ﴾

﴿صفت مشبہ﴾ اس اسم کو کہتے ہیں جو ایسی جو ذات پر دلالت کرے جس کے ساتھ کوئی وصف ہو، جیسے: حَسَن ایسی ذات پر دلالت کرتا ہے جو وصف حسن کے ساتھ موصوف ہے، جیسے: ضَارِب ایسی ذات پر دلالت کرتا ہے جو وصف ضرب کے ساتھ متصف ہے، اور یہ اسمِ فاعل کے ساتھ مثنیٰ، مجموع، مذکر، مؤنث ہونے میں اس کو نحوی تشبیہ دیتے ہیں، اس لئے مشبہ کہا جاتا ہے، فعل لازم سے مشتق ہونے کی وجہ سے اسی جیسا عمل کرتی ہے، اور یہ حال واستقبال کے معنی میں نہیں ہوتی، اس لئے اس کے عمل کے واسطے صرف اعتماد شرط ہے، اور وہ بھی صرف پانچ اشیاء پر، کیونکہ الف لام بمعنی اسمِ موصول، اسمِ فاعل، اور اسمِ مفعول کے ساتھ مخصوص ہے،

اس کا اعتماد مبتدا پر ہوتا ہے، جیسے: زَيْدٌ حَسَنٌ غُلَامُهٗ، اور موصوف پر جیسے: جَاءَ نِیْ رَجُلٌ اَحْمَرُ وَجْهُهٗ، اور ذوالحال پر جیسے: جَاءَ نِیْ زَيْدٌ اَحْمَرَ وَجْهُهٗ، اور ہمزۂ استفہام پر جیسے: اَحَسَنٌ زَيْدٌ، اور حرفِ نفی پر جیسے: مَا حَسَنٌ زَيْدٌ، اس کا معمولِ ظاہر کبھی نکرہ ہوتا ہے، اور کبھی معرفہ، برتقدیر نکرہ تمیز ہونے کی بنا پر منصوب ہوتا ہے، اور برتقدیر معرفہ اسمِ فاعل کے معمول مفعول بہ کے ساتھ مشابہ ہونے کی وجہ سے منصوب قرار دیتے ہیں، بایں ضرورت کہ معرفہ تمیز نہیں ہوتا، مفعول بہ ہونے کی بنا پر منصوب نہیں قرار دیتے، کیونکہ صفت مشبّہ متعدی نہیں، جیسے: اَلْحَسَنُ الْوَجْهَ میں (اَلْوَجْهَ) مشابہ بمفعول بہ ہونے کی بنا پر منصوب ہے، چونکہ صفت مشبّہ اسمِ فاعل کے ساتھ مشابہ تھی، **نظر بر آں** اس کے منصوب کو اسمِ فاعل کے منصوب مفعول بہ کے ساتھ تشبیہ دی گئی، **مخفی نہ رہے** کہ تسمیہ شریف (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ) میں واقع صفت مشبّہ (اَلرَّحْمٰنِ) اور (اَلرَّحِیْمِ) عامل ہیں، اور یہ کتبِ نحو میں صفت مشبّہ کی بیان کردہ اٹھارہ قسموں سے خارج، جن میں بعض احسن، اور بعض حسن، اور بعض قبیح ہیں، کیونکہ یہ اٹھارہ قسمیں اس وقت ہیں جب کہ صفت مشبّہ اسمِ ظاہر میں عامل ہو، **فائدہ:** صفت کا اطلاق کبھی اسم کے مقابل ہوتا ہے اس وقت اسم کے معنی وہ کلمہ جو ایسی ذات پر دلالت کرے جس کے ساتھ کوئی وصف ملحوظ نہ ہو، جیسے: رَجُل، فَرس وغیرہ، اور کبھی اسم، لقب، کنیت کے مقابل بولا جاتا ہے، جیسے تقسیم علم میں: اَلْعَلَمُ اِمَّا اِسْمٌ اَوْ لَقَبٌ اَوْ کُنْیَةٌ، اور کبھی مہمل کے مقابل جیسے: وَعَلَّمَ آدَمَ الْاَسْمَاءَ کُلَّهَا اَیْ لِلْاَلْفَاظِ الْمَوْضُوْعَةِ کُلِّهَا، اور کبھی ظرف لازم الظرفیۃ کے مقابل، جیسے ''رضی'' میں ہے: قال ابو علی وحیث یضاف ظرفًا لا اسمًا کما فی قولہ تعالٰی: اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَیْثُ یَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ فانّ ما بعدهٗ صفة لهٗ والمعنٰی حیث یجعلهٗ ای مکانًا یجعل فیه۔

﴿صحیح﴾ وہ اسم جس کے آخر میں حرفِ علّت نہ ہو، جیسے: زَیْد، بَکْر وغیرہ۔

﴿صَارَ ناقصہ﴾ یہ اس وقت ہوتا ہے، جبکہ انتقال مخصوص کے لئے یعنی اسم کا ایک حقیقت سے دوسری حقیقت ہو جانا، یا ایک صفت کو چھوڑ کر دوسری صفت کے ساتھ متصف ہو جانا، خواہ وہ دونوں حقیقتیں شخصی ہوں، یا دونوں حقیقت نوعیہ ہوں، جیسے: صَارَ الْمَاءُ هَوَاءً، اس کی علامت یہ ہے کہ اس کی خبر کا وجود بعد عدم ہوتا ہے، ناقصہ اکثر ہوتا ہے، جیسے: صَارَتِ الطِّیْنُ خَذَفًا، کہ اوّلاً حقیقت خذف طین سے معدوم تھی، عدم کے بعد

وجود میں آئی، اور صَارَ زَیْدٌ غَنِیًّا میں کہ صفت تونگری پہلے زید میں معدوم تھی، پھر عدم کے بعد وجود میں آئی۔

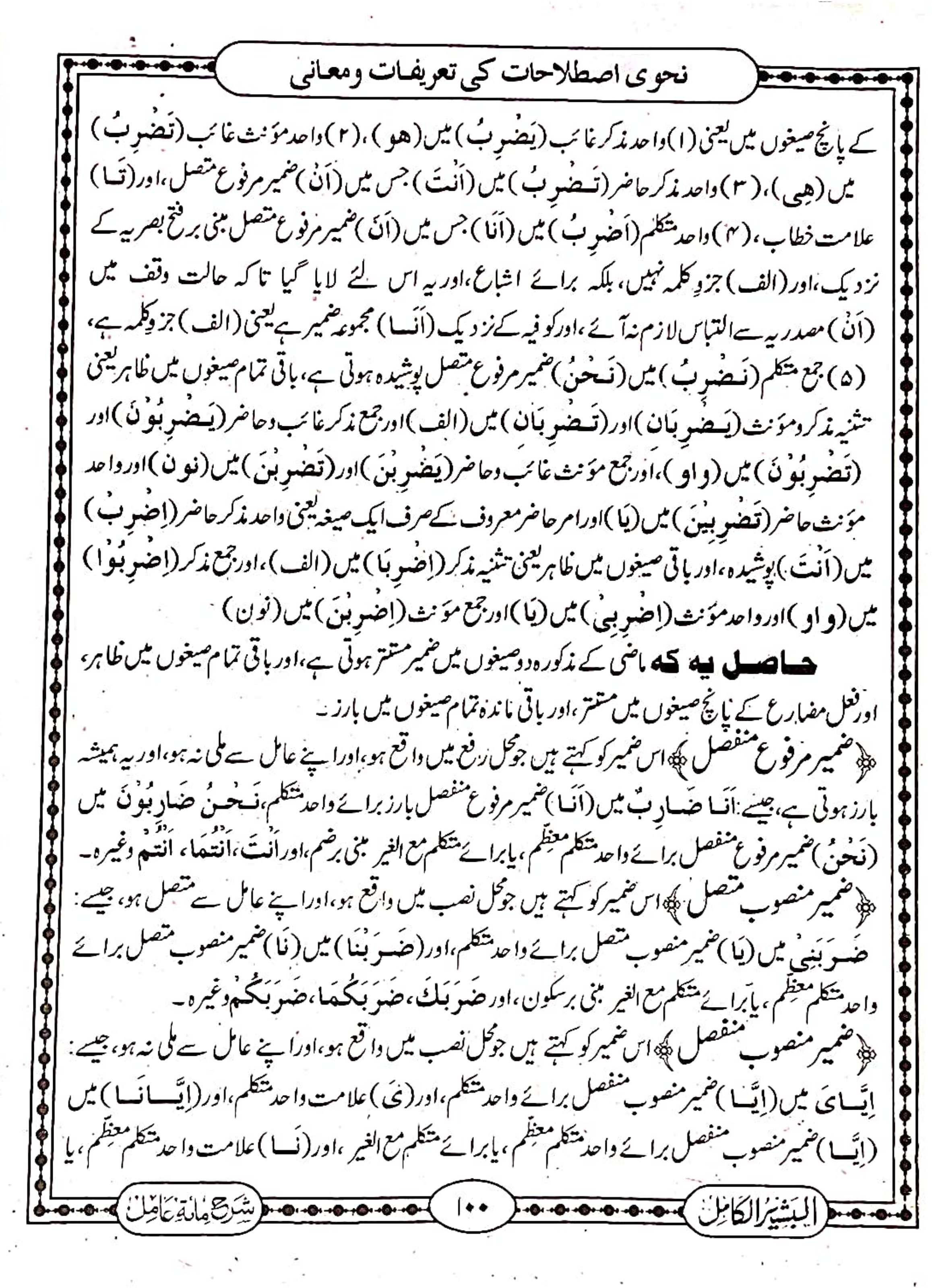
﴿صَارَ تامہ﴾ یہ اس وقت ہوتا ہے، جبکہ انتقال ایک مکان سے دوسرے مکان کی طرف ہو، بایں صورت فاعل پر تمام ہو جاتا ہے، اور خبر کی احتیاج نہیں رہتی، نیز اس تقدیر پر اپنے اصلی معنی میں جو انتقال ہیں مستعمل ہوتا ہے، اور متعدی بالی ہوتا ہے، جیسے: صَارَ زَیْدٌ مِنْ بَلَدٍ اِلٰی بَلَدٍ، اس کو انتقالِ مکانی کہتے ہیں، اور کبھی انتقالِ ذاتی کے لئے جیسے: صَارَ زَیْدٌ مِنْ بَکْرٍ اِلٰی خَالِدٍ، اس کو انتقالِ ذاتی کہتے ہیں، اور کبھی انتقال صفت کے لئے جیسے: صَارَ زَیْدٌ مِنَ الشَّرِّ اِلَی الْحُسْنٰی۔

﴿صفت﴾ وہ ایسا اسم تابع ہے جو دلالت کرے ایسے معنی پر کہ وہ متبوع میں ہوں، جیسے: جَاءَنِیْ رَجُلٌ عَالِمٌ، اس پہلی قسم میں صفت اور موصوف کی چار چیزوں میں موافقت ضروری ہے یعنی تعریف و تنکیر میں سے ایک، تذکیر و تانیث میں سے ایک، اِفراد، تثنیہ، جمع میں سے ایک، رفع، نصب، جر میں سے ایک، جیسا کہ مثالِ مذکور میں (رَجُل) موصوف نکرہ ہے، تو (عَالِمٌ) صفت بھی نکرہ، موصوف مذکر ہے تو صفت بھی مذکر، موصوف مفرد ہے تو صفت بھی مفرد، موصوف مرفوع ہے تو صفت بھی مرفوع، ان چار کے علاوہ کسی اور چیز میں مطابقت ضروری نہیں، مثلاً یہ ضروری نہیں کہ موصوف مبنی ہو تو صفت بھی مبنی، یا موصوف معرب ہو تو صفت بھی معرب، یا موصوف غیر منصرف ہو تو صفت بھی غیر منصرف، یا موصوف منصرف ہو تو صفت بھی منصرف۔

یا صفت دلالت کرے ایسے معنی پر جو متبوع کے متعلق میں ہوں، جیسے: جَاءَنِیْ رَجُلٌ حَسَنٌ غُلَامُهٗ (میرے پاس ایک حسین غلام والا مرد آیا) اس دوسری صفت کی موافقت صرف دو چیزوں میں ضروری ہے، نہ ان کے غیر میں، یعنی معرفہ، نکرہ میں سے ایک، رفع، نصب، جر میں سے ایک جیسا کہ مذکورہ مثال میں (رَجُل) موصوف نکرہ ہے، اور (حَسَن) صفت بھی نکرہ، موصوف مرفوع ہے، اور صفت بھی مرفوع، **مخفی نہ رہے کہ** جملۂ خبریہ خواہ اسمیہ ہو، یا فعلیہ جب نکرہ کی صفت واقع ہو تو اس جملہ میں موصوف کی طرف راجع ہونے والی ضمیر لازم ہوتی ہے، تا کہ وہ موصوف سے متعلق ہو جائے، جیسے مذکورہ مثال میں۔

﴿ض﴾

﴿ضمیر مرفوع متصل﴾ اس ضمیر کو کہتے ہیں جو محل رفع میں واقع ہو، اور اپنے عامل سے متصل بارز، یا متصل مستتر ہو، جیسے: ضَرَبْتَ میں (تا) ضمیر متصل بارز ہے، اور ضَرَبَ میں (ھو) ضمیر مستتر ہے، اور فعل مضارع



کے پانچ صیغوں میں یعنی (۱) واحد مذکر غائب (یَضْرِبُ) میں (ھو)، (۲) واحد مؤنث غائب (تَضْرِبُ) میں (ھِی)، (۳) واحد مذکر حاضر (تَضْرِبُ) میں (اَنْتَ) جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل، اور (تَا) علامت خطاب، (۴) واحد متکلم (اَضْرِبُ) میں (اَنَا) جس میں (اَنَ) ضمیر مرفوع متصل مبنی بر فتح بصریہ کے نزدیک، اور (الف) جزوِ کلمہ نہیں، بلکہ برائے اشباع، اور یہ اس لئے لایا گیا تاکہ حالت وقف میں (اَنْ) مصدریہ سے التباس لازم نہ آئے، اور کوفیہ کے نزدیک (اَنَا) مجموعہ ضمیر ہے یعنی (الف) جزوِ کلمہ ہے، (۵) جمع متکلم (نَضْرِبُ) میں (نَحْنُ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ ہوتی ہے، باقی تمام صیغوں میں ظاہر یعنی تثنیہ مذکر و مؤنث (یَضْرِبَانِ) اور (تَضْرِبَانِ) میں (الف) اور جمع مذکر غائب و حاضر (یَضْرِبُوْنَ) اور (تَضْرِبُوْنَ) میں (واو)، اور جمع مؤنث غائب وحاضر (یَضْرِبْنَ) اور (تَضْرِبْنَ) میں (نون) اور واحد مؤنث حاضر (تَضْرِبِیْنَ) میں (یا) اور امر حاضر معروف کے صرف ایک صیغہ یعنی واحد مذکر حاضر (اِضْرِبْ) میں (اَنْتَ) پوشیدہ، اور باقی صیغوں میں ظاہر یعنی تثنیہ مذکر (اِضْرِبَا) میں (الف)، اور جمع مذکر (اِضْرِبُوْا) میں (واو) اور واحد مؤنث (اِضْرِبِیْ) میں (یا) اور جمع مؤنث (اِضْرِبْنَ) میں (نون)

حاصل یہ کہ ماضی کے مذکورہ دو صیغوں میں ضمیر مستتر ہوتی ہے، اور باقی تمام صیغوں میں ظاہر، اور فعل مضارع کے پانچ صیغوں میں مستتر، اور باقی ماندہ تمام صیغوں میں بارز۔

﴿ضمیر مرفوع منفصل﴾ اس ضمیر کو کہتے ہیں جو محل رفع میں واقع ہو، اور اپنے عامل سے ملی نہ ہو، اور یہ ہمیشہ بارز ہوتی ہے، جیسے: اَنَا ضَارِبٌ میں (اَنَا) ضمیر مرفوع منفصل بارز برائے واحد متکلم، نَحْنُ ضَارِبُوْنَ میں (نَحْنُ) ضمیر مرفوع منفصل برائے واحد متکلم معظم، یا برائے متکلم مع الغیر مبنی بر ضم، اور اَنْتَ، اَنْتُمَا، اَنْتُمْ وغیرہ۔

﴿ضمیر منصوب متصل﴾ اس ضمیر کو کہتے ہیں جو محل نصب میں واقع ہو، اور اپنے عامل سے متصل ہو، جیسے: ضَرَبَنِیْ میں (یَا) ضمیر منصوب متصل برائے واحد متکلم، اور (ضَرَبَنَا) میں (نَا) ضمیر منصوب متصل برائے واحد متکلم معظم، یا برائے متکلم مع الغیر مبنی بر سکون، اور ضَرَبَكَ، ضَرَبَكُمَا، ضَرَبَكُمْ وغیرہ۔

﴿ضمیر منصوب منفصل﴾ اس ضمیر کو کہتے ہیں جو محل نصب میں واقع ہو، اور اپنے عامل سے ملی نہ ہو، جیسے: اِیَّایَ میں (اِیَّا) ضمیر منصوب منفصل برائے واحد متکلم، اور (یَ) علامت واحد متکلم، اور (اِیَّانَا) میں (اِیَّا) ضمیر منصوب منفصل برائے واحد متکلم معظم، یا برائے متکلم مع الغیر، اور (نَا) علامت واحد متکلم معظم، یا



متکلم مع الغیر مبنی برسکون، اور اِیَّاکَ، اِیَّاکُمَا، اِیَّاکُمْ وغیرہ۔

﴿ضمیر مجرور متصل﴾ اس ضمیر کو کہتے ہیں جو محل جر میں واقع ہو، اور اپنے عامل سے متصل ہو، جیسے: لِیْ میں (یَا) ضمیر مجرور متصل برائے واحد متکلم، اور (لَنَا) میں (نَا) ضمیر مجرور متصل برائے واحد متکلم معظم، یا برائے متکلم مع الغیر مبنی برسکون ہے، اور لَكَ، لَکُمَا، لَکُمْ وغیرہ۔

مخفی نہ رہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے لئے جمع کا صیغہ کبھی استعمال نہیں فرمایا، (نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْد) میں (نَحْنُ)، اور (اِنَّا اَعْطَیْنٰكَ الْکَوْثَر) میں (نَا) اور (اَعْطَیْنَا)، اور (وَمَا اَرْسَلْنَاكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ) میں (اَرْسَلْنَا) اور (اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ) میں (نَا) اور (اَنْزَلْنَا)، اور (نَا) ضمیر مرفوع متصل، یا (نَا) ضمیر منصوب متصل، اور (اِیَّانَا) ضمیر منصوب منفصل جیسے خلیفۂ وقت کہے: اِیَّانَا اَطِیْعُوْا، اور (نَا) ضمیر مجرور متصل جیسے: ثُمَّ اِنَّ عَلَیْنَا بَیَانَهٗ، اور فَاعِلُوْنَ جیسے: وَاِنَّا لَهٗ لَحَافِظُوْنَ وغیرہ، ان جیسے صیغوں کو صیغۂ جمع سمجھ کر اللہ تعالیٰ کے لئے صیغۂ جمع استعمال کرنا لاعلمی پر مبنی ہے، اس لئے کہ (نَحْنُ) اور اس جیسے متکلم کے صیغے جو مذکور ہوئے واحد متکلم معظم، اور جمع متکلم دونوں کے لئے موضوع ہیں، مگر اس واحد متکلم کے لئے جو اپنے آپ کو معظم ظاہر کرے، چنانچہ "ھمع الھوامع" میں ہے: اَلثَّانِیْ نَحْنُ لِلْمُتَکَلِّمِ مَعَظِّمًا نَفْسَهٗ نَحْنُ نَقُصُّ اَوْ مُشَارِکًا، اگر مذکورہ بالا صیغوں، اور ضمیروں کو حقیقتاً صیغۂ جمع اعتقاد کیا جائے تو شرک لازم آئے گا، اس لئے جمع متکلم کا صیغہ اس پر دلالت کرتا ہے کہ صدورِ فعل میں متکلم کے ساتھ، اور بھی شریک ہیں، وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ میں (خَلَقْنَا) کو صیغۂ جمع متکلم قرار دیں تو لازم آئے گا کہ تخلیق سماوات والارض میں باری تعالیٰ کے ساتھ کوئی دوسرا بھی شریک ہے، اس اعتقاد کے کفر ہونے میں اصلاً شک نہیں ہوسکتا، اللہ تعالیٰ واحد حقیقی ہے، اس کی شایانِ شان واحد ہی کا صیغہ ہے، اسی واسطے اللہ تعالیٰ نے اپنے حق میں صیغۂ واحد استعمال کرنے کی سورۂ فاتحہ میں بندوں کو تعلیم فرمائی کہ یوں کہو: اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْن، اور اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْم اس میں (اِیَّاكَ) اور (اِهْدِ) واحد کے صیغے ہیں جن کا مخاطب خداوند قدوس، اور اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا: قُلْ رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا، اس میں بھی (زِدْ) صیغۂ واحد اور مخاطب اللہ تعالیٰ۔

حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا: رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا

لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ، اسی طرح حضرت نوح علیہ السلام نے عرض کیا: رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكَافِرِيْنَ دَيَّارًا، اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ، ان میں بھی (لَمْ تَغْفِرْ) اور (لَمْ تَرْحَمْ) اور (لَا تَذَرْ) اور (تَوَفَّيْتَ) اور (كُنْتَ) اور (اَنْتَ) سب کے سب واحد ہی کے صیغے ہیں، اور مخاطب اللہ تبارک وتعالیٰ۔

محبوبِ کبریا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے عرض کیا: اَللّٰهُمَّ لَا اُحْصِيْ ثَنَاءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ اس میں بھی (كَ) اور (اَنْتَ) اور (اَثْنَيْتَ) واحد کے صیغے ہیں، اور مخاطب اللہ تبارک وتعالیٰ، بلکہ تمام مجتہدین، تمام محدثین، کل اولیار، سب علمار، حتیٰ کہ عام مسلمین نے بھی اللہ تعالیٰ کے لئے صیغۂ واحد استعمال کیا، اور کرر ہے ہیں، مگر دیوبندی اکابرین کی مت ہی نرالی ہے، انہوں نے انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام، اور صحابہ وتابعین وغیرہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی اتباع و پیروی کو ترک کر کے اللہ تعالیٰ کے لئے صیغۂ جمع کا استعمال اختراع کیا، چنانچہ عام طور پر دیوبندی صاحبان اللہ تعالیٰ کا ذکر بصیغۂ جمع کیا کرتے ہیں، چنانچہ اکثر وبیشتر ان کی زبان پر جاری رہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، اللہ تعالیٰ مارتے ہیں، اللہ تعالیٰ جلاتے ہیں۔

اور بعض صاحبان بجائے لفظ تعالیٰ (صاحب) کا استعمال کر کے کہتے ہیں: اللہ صاحب فرماتے ہیں، اللہ صاحب مارتے ہیں، اللہ صاحب جلاتے ہیں، ایسے ہی کلمات جو نہ صرف خلافِ ذوقِ سلیم ہیں، بلکہ ان کے استعمال میں سنت الٰہی، اور سنت رسالت پناہی دونوں کا ترک لازم آتا ہے، پورے قرآنِ کریم میں مسلم کی زبان سے اللہ تعالیٰ کے حق میں صیغۂ جمع کا استعمال نہ ملے گا، بلکہ محبوبِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، اور تمام انبیائے سابقین علیہم الصلوٰۃ والتسلیم، تمام صحابہ، جملہ ائمۂ دین، تمام اولیائے کاملین وغیرہ اللہ تعالیٰ کے لئے صیغۂ واحد استعمال کرتے رہے، تو اللہ تعالیٰ کے لئے صیغۂ واحد کا استعمال مسلمانوں کے حق میں سنت الٰہی بھی ہوا، اور سنت انبیار بھی، سنت صحابہ بھی، اور سنت مجتہدین بھی، سنت اولیائے کاملین بھی، اور سنت علمائے عاملین بھی، بخلاف صیغۂ جمع کہ اس کا استعمال مذکورین میں سے کسی کی سنت نہیں، بلکہ اس کے استعمال سے سنت متوارثہ کا ترک لازم آتا ہے، لہٰذا اللہ تعالیٰ کے حق میں صیغۂ جمع کا استعمال بدعت قبیحہ، اور مکروہ ہوا جو دیوبندی صاحبان کے اکابرین نے ایجاد کیا، بلکہ اللہ تعالیٰ کے لئے صیغۂ جمع استعمال کرنا کافروں کا طریقہ ہے، چنانچہ قرآنِ کریم میں ارشاد فرمایا گیا کہ ہر کافر بروقت موت اللہ تعالیٰ کو بصیغۂ جمع خطاب کرتا ہے، حَتّٰى اِذَا جَاءَ

اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ارْجِعُوْنِ لَعَلِّیْ اَعْمَلُ صَالِحًا فِیْمَا تَرَكْتُ كَلَّا اِنَّهَا كَلِمَةٌ هُوَ قَائِلُهَا وَمِنْ وَّرَائِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ ﴾ ترجمہ ﴿ یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کو موت آتی ہے، اوراس کو جہنم کا وہ مقام دکھایا جاتا ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا، اور جنت کا وہ مقام بھی دکھایا جاتا ہے جوایمان لانے پرملتا تو کہتا ہے اے میرے رب! مجھے واپس (پھیردیجئے) شاید میں کچھ بھلائی کماؤں، اس میں جو چھوڑ آیا ہوں، اوراعمالِ نیک بجالاکر اپنی تقصیرات کا تدارک کروں، اس پراس کو کہا جاتا ہے: كَلَّا (ہشت) یہ تو ایک بات ہے جو اپنے منہ سے کہتا ہے، (حسرت وندامت سے یہ ہونے والی نہیں، اور نہ اس پر کوئی فائدہ) اور (دُنیا کی طرف واپس ہونے سے) ان کے آگے ایک آڑ ہے، اس دِن تک جس میں اُٹھائے جائیں گے۔

دیکھئے! اس میں (اِرْجِعُوْن) صیغۂ جمع ہے، جس کو کافر بروقت موت اللہ تعالیٰ کے لئے استعمال کرتے ہیں، اور قیامت تک کرتے رہیں گے، تو اللہ تعالیٰ کے لئے صیغۂ جمع استعمال کرنا کافروں کا طریقہ ہے، مسلمان کی یہ شان نہیں کہ کافر کی اتباع کرے، اورانبیاء، اولیاء، محدثین، مجتہدین کی اتباع کا چھوڑ دینے اورالٰہی تعلیم کردہ صیغۂ واحد اختیار نہ کرے، جیسا کہ اکابر دیوبند نے اللہ تعالیٰ کی تعلیم، اوراس کے رسول کی اتباع سے انحراف کیا، اوراس کے حق میں صیغۂ جمع اختیار کرکے نافرمانی کے مرتکب ہوئے۔

بعض حضرات یہ وجہ بیان کرتے ہیں کہ واحد کے لئے صیغۂ جمع کا استعمال مفید تعظیم ہوتا ہے، لہٰذا اللہ تعالیٰ کے لئے صیغۂ جمع بقصد تعظیم استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں، جس کو ہر عام ذہن بآسانی قبول کرلیتا ہے، لیکن یہ وجہ وسوسے سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتی، اس لئے کہ واحد کے لئے صیغۂ جمع کا استعمال مفید تعظیم ہوتا ہے، اس کا انکار نہیں کیا جاسکتا، مگر مخلوق کے حق میں ہوتا ہے، خالق کے حق میں مفید تعظیم نہیں ہوتا، ورنہ حضراتِ انبیائے کرام وحضرات صحابہ وحضرات اولیاء وغیرہ میں سے کسی نہ کسی صاحب نے کبھی تو استعمال کیا ہوتا، جس کی نظیر پیش نہیں کی جاسکتی، اللہ تعالیٰ کی عظمت ان سے زیادہ کس کے قلب میں ہوسکتی ہے، اوران سے زیادہ اس کی تعظیم وتکریم کون کرسکتا ہے، خصوصاً محبوبِ کبریا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بڑھ کر درکنار آپ کے برابر بھی کوئی نہیں کرسکتا، اور جب تمام مذکورین، اور بالخصوص حضور پُرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صیغۂ جمع کبھی استعمال نہیں کیا، بلکہ ہمیشہ صیغۂ واحد ہی استعمال میں رہا تو ثابت ہوا کہ صیغۂ جمع اللہ تعالیٰ کے حق میں مفید تعظیم نہیں۔

ہوسکتا ہے کہ کسی کے ذہن میں یہ وسوسہ پیدا ہو کہ صیغۂ واحد، اور صیغۂ جمع دونوں مفید تعظیم تھے، مگر

حضرات مذکورین، اور حضور پُر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صیغۂ واحد اختیار فرمایا، تو اس کا جواب یہ ہے کہ اگر یہ تسلیم کرلیں کہ دونوں مفید تعظیم ہیں تب بھی صیغۂ واحد کو ترجیح رہے گی کہ وہ بالاستمرار وبالدوام نبوی عمل میں رہا، جس کی اتباع کے لئے ہم سب مامور ہیں، جو ہمارے لئے لازم وضروری۔

بعض ناواقف حضرات یہ بھی کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے لئے صیغۂ جمع استعمال فرمایا جیسے: **اِنَّـــا اَرْسَلْنَا** وغیرہ جن کا ذکر ماقبل میں گزر گیا، تو بغرض حصولِ موافقت الٰہی صیغۂ جمع استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں، تو جواب یہ ہے کہ **اوّلاً**: مذکورہ صیغے صیغۂ جمع نہیں **کما مرّ مفصلا**، اور اگر بغرضِ محال تسلیم کرلیا جائے تو حرج یہ ہے کہ اس سے اللہ تعالیٰ کے حکم کی نافرمانی لازم آتی ہے، اس نے حکم دیا تھا: **مَا آتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ** (رسول تمہیں جو بھی دیں، اس کو لے لو) اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے دائمی عمل سے یہ حکم دیا تھا کہ اللہ تعالیٰ کے لئے صیغۂ واحد استعمال کیا جائے، کیونکہ یہی صیغہ اس کی شان کے لائق ہے، جس کو اکابرین نے صیغۂ جمع استعمال کرکے ترک کردیا، لہٰذا وہ حکمِ خداوندی سے روگرداں ہوگئے، اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نہیں دیا تھا کہ جو صیغہ میں اپنے لئے استعمال کروں، تم بھی میرے لئے وہ صیغہ استعمال کرو، حتیٰ کہ اکابرین کا صیغۂ جمع استعمال کرنا صحیح ہوجائے، اس کو یوں سمجھئے! کہ مولانا حسین احمد صاحب دیوبندی اپنے لئے دستخط کے ساتھ (ننگ اسلاف) یا (بندۂ ظلوم وجہول) تحریر فرماتے تھے تو کوئی صاحب موصوف کی پیروی کرتے ہوئے یوں کہے: ننگِ اسلاف، یا بندۂ ظلوم وجہول مولانا حسین احمد صاحب یوں فرماتے تھے، تو تمام حضرات اس شخص پر نفریں کریں گے، اور اس کو بے ادب، گستاخ قرار دیا جائے گا، کیوں؟ اس لئے کہ بڑوں کا ہر عمل قابل تقلید نہیں ہوتا، اب سوال یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے لئے صیغۂ واحد استعمال کرنے میں تعظیم ہے یا نہیں؟ اگر آپ یہ کہیں کہ صیغۂ واحد میں تعظیم نہیں، تو لازم آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سورۂ فاتحہ میں بندوں کو ایسے صیغہ سے خطاب کرنے کی تعلیم دی، جس میں تعظیم نہیں، اور تعظیمی صیغہ ترک فرمادیا، اور تمام انبیائے کرام علیہم السلام وغیرہ عمر بھر اس کو ایسے صیغہ سے یاد کرتے رہے جس میں تعظیم نہ تھی، درآنحالیکہ تعظیمی صیغہ یعنی صیغۂ جمع موجود تھا، اور یہ لازم باطل ہے، اور اگر آپ یہ کہیں کہ صیغۂ واحد، اور صیغۂ جمع دونوں میں تعظیم ہے تو یہ تین حال سے خالی نہیں، دونوں میں برابر ہے، یا کم، یا زیادہ، اگر دونوں میں برابر ہے تو تعلیم الٰہی کے مطابق بصیغۂ واحد ہونے، اور انبیائے کرام وغیرہ کے صیغۂ واحد اختیار فرمانے سے صیغۂ واحد ہی راجح ہوا،

اور صیغۂ جمع مرجوح، عاقل کی شان نہیں کہ مرجوح کو اختیار کرے، اور راجح کو ترک کردے۔

اور اگر آپ یہ کہیں کہ صیغۂ واحد میں کم ہے تو لازم آیا کہ کم تعظیمی صیغہ کے ساتھ خطاب کرنے کی تعلیم دی گئی، اور انبیائے کرام وغیرہ حضرات تمام عمر کم تعظیمی صیغہ سے اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے رہے جو انبیائے کرام کی شان کے لائق نہیں، اور یہ صیغۂ جمع استعمال کرنے والے حضرات تعظیم خداوندی بجالانے میں معاذ اللہ انبیائے کرام سے بڑھ گئے۔

وہ پاک صفات، ہم گندہ صفات　　　　چہ نسبت خاک را با عالم پاک

اور اگر آپ یہ کہیں کہ صیغۂ واحد میں تعظیم زیادہ ہے، یا صیغۂ واحد ہی میں تعظیم ہے، صیغۂ جمع میں نہیں، اور یہی حق ہے، تو صیغۂ واحد ہی کو اختیار کرنا چاہئے، اور یہی ہمارا مدعا ہے، تاکہ تعلیم الٰہی کے خلاف نہ ہو، اور ہمارا عمل انبیائے کرام کے مطابق رہے، اور ان کی سنت کے ترک کا الزام عائد نہ ہونے پائے، اور مسلمانوں کو توحید اور انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی تعلیمات سے برگشتہ کرنے کا خطرہ بھی باقی نہ رہے، **نظر بر آں** علمائے　 کی تقلید نہ کی جائے، اور اللہ تعالیٰ کے لئے ان کی طرح صیغۂ جمع استعمال نہیں کرنا چاہئے کہ وہ اس کی شان کے منافی ہے، تاکہ **مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ** کی زد میں نہ آجائیں۔

﴿ ظ ﴾

﴿ **ظرفِ زمان** ﴾ اس کو کہتے ہیں جو (مَتٰی) کے جواب میں واقع ہو، جیسے کسی نے کہا: **مَتٰی صُمْتَ؟** (تم نے کب روزہ رکھا؟) جواباً تم نے کہا: **اَمْسِ**، تو (اَمْسِ) ظرفِ زمان ہوا۔

﴿ **ظرفِ مکان** ﴾ اس کو کہتے ہیں جو (اَیْنَ) کے جواب میں واقع ہو، جیسے کسی نے کہا: **اَیْنَ كُنْتَ؟** (تم کہاں تھے؟) جواباً تم نے کہا: **عِنْدَ زَیْدٍ**، تو (عِنْدَ) ظرفِ مکان ہوا۔

﴿ **ظَلَّ، بَاتَ** ﴾ یہ دونوں مضمونِ جملہ کے مقترن ہونے کا افادہ کرتے ہیں اس زمانے کے ساتھ جس پر ان کی ہیئت دلالت کرتی ہے یعنی (ظَلَّ) زمانۂ ماضی کا افادہ کرتا ہے، اور (يَظَلُّ) حال یا استقبال کا، اور یہ دونوں بنابر مشہور افعالِ ناقصہ ہیں، جیسے: **ظَلَّ زَیْدٌ كَاتِبًا اَیْ حَصَلَ كِتَابَتُهٗ فِي النَّهَارِ**، اور **بَاتَ زَیْدٌ نَائِمًا اَیْ حَصَلَ نَوْمُهٗ فِي اللَّیْلِ**، اور یہ دونوں بمعنی (صَارَ) اور (تَامَّة) بھی آتے ہیں، مگر بقلت، اور متعدی بنفسہ، اور متعدی بالباء دونوں طرح مستعمل ہوتے ہیں۔

﴿ظرفِ مستقر﴾ اس کو کہتے ہیں کہ جس جار مجرور کا متعلق عبارت میں مذکور نہ ہو، جیسے: زَيْدٌ فِي الدَّارِ۔
﴿ظرفِ لغو﴾ اس کو کہتے ہیں کہ جس جار مجرور کا متعلق عبارت میں مذکور ہو، جیسے: قَامَ زَيْدٌ فِي الدَّارِ، ظرف جب مقامِ صلہ میں واقع ہو تو تقدیرِ فعل واجب ہوتی ہے، تاکہ صلہ جملہ ہو، جیسے: غُلَامُ الَّذِيْ عِنْدِيْ میں (ثَبَتَ) صلہ ہے، نہ (ثَابِتٌ) کہ وہ جملہ نہیں، بلکہ شبہ جملہ ہے، **مخفی نہ رہے کہ** حروفِ جارّہ لفظی حیثیت سے فعل کے ساتھ متعلق ہوا کرتے ہیں، جیسے: اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ میں (عَلَيْهِمْ) یا شبہ فعل کے ساتھ، جیسے: غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ، یا مؤوّل بہ شبہ فعل کے ساتھ جیسے: اسد علي وفي الحروب نعامة کہ (اسد) بتاویل جری ہے، اور (نَعَامَة) بتاویل جبان، یا ائن کے ساتھ جو معنیٰ فعل کی طرف اشارہ کرتا ہو، جیسے: مَاأَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ میں (بِنِعْمَةِ) کی (با) مشابہ بلیس سے متعلق ہے، کیونکہ یہ معنی انتفار کی طرف اشارہ کرتا ہے، مگر یہ ان نحویوں کے نزدیک جو حروفِ معانی سے جار کا تعلق جائز رکھتے ہیں، جمہور کے نزدیک جائز نہیں، وہ ایسے مقام پر فعل مقدر مانتے ہیں، جیسے یہاں پر اِنْتَفٰى ذٰلِكَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ جو جار ان چار میں سے کسی ایک کے ساتھ متعلق ہو، اس کو ظرفِ لغو کہتے ہیں، ورنہ ظرفِ مستقر جس کا متعلق مقدر رہتا ہے، اور وہ بالعموم افعالِ عموم یعنی کون، ثبوت، وجود، حصول ہیں، اور کبھی حسب قرینہ افعالِ خصوص سے جیسے: وَاللّٰهِ لَاَضْرِبَنَّ زَيْدًا میں (اُقْسِمُ)

﴿ع﴾

﴿علم نحو﴾ اس کو کہتے ہیں جس سے اسم، فعل، حرف کے اعرابی اور بنائی حالات معلوم ہوں، اور اس کا فائدہ یہ ہے کہ انسان عربی کلام میں لفظی غلطی کرنے سے محفوظ رہتا ہے، اور اس کا موضوع کلمہ، اور کلام ان ہی دو کے احوال نحو میں بیان کئے جاتے ہیں۔
﴿عالم﴾ جمیع ماسویٰ اللہ کو عالم کہتے ہیں، ماسویٰ اللہ کے ہر فرد کو عالم نہیں کہتے، ورنہ لازم آئے گا کہ زید کو عالم کہیں، کیونکہ وہ بھی ماسویٰ اللہ ہے، حالانکہ زید کو عالم نہیں کہا جاتا، ہاں ہر جنس پر بھی عالم کا اطلاق آیا ہے، جیسے کہتے ہیں: عالمِ افلاک، عالمِ عناصر وغیرہ۔
﴿عقود﴾ جمع عقد، اور عقد کے معنی (ایجاب وقبول) اور ایجاب وقبول وہ جملے جو عاقدین بولتے ہیں، مثلاً کسی چیز کی خرید وفروخت کرتے وقت بائع نے کہا: بِعْتُ، اور مشتری نے کہا: اِشْتَرَيْتُ، تو جملہ بِعْتُ ایجاب

ہوا،اور جملہ اِشْتَرَیْتُ قبول۔

﴿عرض﴾ جس کے معنی ہیں نرمی کے ساتھ کوئی چیز طلب کرنا،اور مراد وہ جملہ جس سے یہ معنی بذریعہ ہمزۂ استفہام مفہوم ہوں،جیسے:اَلَا تَنْزِلُ بِنَا فَتُصِیْبَ خَیْرًا۔

﴿عامل﴾ اصطلاحِ نحات میں اس کو کہتے ہیں جس کے سبب معرب کے آخر اثرِ مخصوص پیدا ہو،جیسے: جَاءَ زَیْدٌ میں (جَاءَ) عامل کی وجہ سے (زَیْدٌ) کے آخر ضمہ آگیا،اور رَأَیْتُ زَیْدًا میں (رَأَیْتُ) عامل کی وجہ سے (زَیْدًا) کے آخر فتحہ،اور مَرَرْتُ بِزَیْدٍ میں (بَا) عامل کی وجہ سے (زَیْدٍ) کے آخر کسرہ آگیا۔

﴿عامل لفظی﴾ جس کے معنی ہیں وہ عامل جو خود ملفوظ ہو،جیسے مثالِ مذکور میں (جَاءَ) اور (رَأَیْتُ) اور (بَا) ملفوظ ہے،یا اس پر دلالت کرنے والا جیسے:اَنْ ناصبہ لامِ جارّہ کے بعد مقدر ہوتا ہے،جیسے:اَسْلَمْتُ لِاَدْخُلَ الْجَنَّةَ میں (لام) کے بعد (اَنْ) مقدر ہے،اگر چہ وہ خود ملفوظ نہیں،مگر اس پر دلالت کرنے والا لامِ جارّہ ملفوظ ہے،بالفاظِ دیگر عاملِ لفظی وہ ہے جس کا تلفظ کر سکیں،یا اس کا تلفظ ہو سکے،جو اس پر دلالت کرتا ہو،پس عاملِ محذوف بنظرِ اوّل،اور معنیٔ فعل جو اسمِ اشارہ،یا حرفِ تنبیہ سے مستفاد ہو کر حال میں عامل ہوتے ہیں،جیسے: هٰذَا زَیْدٌ قَائِمًا ،بنظرِ ثانی عاملِ لفظی کی تعریف میں داخل ہیں،**مخفی نہ رہے کہ** عامل درحقیقت متکلم ہوتا ہے،اس لئے کہ مقتضیٔ اعراب ومعانی،اور ان کی علامات کو وہی ظاہر کرتا ہے،اور عوامل آلات ہیں، لیکن نحویوں نے بوجہ دخل فی الجملہ مجازاً آلات کو معانی کا موجد،اور علامات قرار دیا ہے۔

﴿عامل معنوی﴾ جس کے معنی ہیں وہ عامل جو ملفوظ نہ ہو،جیسے:اِبتداء یعنی اسم کا لفظی عامل سے خالی ہونا،یا فعل مضارع کا ناصب وجازم سے خالی ہونا،بالفاظِ دیگر اس کو کہتے ہیں جس کا زبان سے تلفظ نہ کر سکیں،یا اس کا تلفظ نہ ہو سکے،جیسے: زَیْدٌ قَائِمٌ میں (اِبْتِدَاء) یعنی اسم کا عاملِ لفظی سے خالی ہونا جو مبتدا وخبر کو رفع کرتا ہے، تو یہ خالی ہونا ملفوظ نہیں ہو سکتا،اور عامل لفظی وہ عامل جو لفظ،اور معنی دونوں میں تاثیر رکھتا ہے،پس بِحَسْبِكَ دِرْهَمٌ میں (حَسْبِكَ) مبتدا ہونے سے خارج نہ ہوگا،چونکہ اس پر اگر چہ (بَا) داخل ہے،مگر وہ صرف لفظ میں مؤثر ہے،معنی میں مؤثر نہیں کہ یہ بائے زائدہ ہے جو اصل معنی میں مؤثر نہیں ہوتی،تو (حَسْبُكَ) عاملِ لفظی بمعنی مذکور سے اب بھی خالی ہے،تلفظ نہ کر سکیں،یا تلفظ نہ ہو سکے،اس قول سے مقصود ان حضرات کے قول سے احتراز ہے جنہوں نے عاملِ معنوی کا انکار کر کے فرمایا کہ مبتدا وخبر ایک دوسرے میں عامل ہیں،اور حرفِ

مضارع عامل ہے مضارع میں۔

﴿**عامل فعل مضارع**﴾ وہ ہے کہ فعل مضارع کا ناصب وجازم سے خالی ہونا، فعل مضارع کو رفع کرتا ہے، اور خالی ہونا ملفوظ نہیں ہوتا، نحویوں کے نزدیک عامل معنوی یہی دو ہیں جو مذکور ہوئے، باقی سب لفظی ہیں، جیسے: **يَضْرِبُ زَيْدٌ** میں (**يَضْرِبُ**) کا مرفوع ہونا۔

﴿**عامل لفظی قیاسی**﴾ وہ عامل لفظی ہے جو بوجہ تعذّرِ حصر جزئیات جس کا تعیّن بجز مفہومِ کلی نہ ہو، وہ قیاسی ہے، جیسے: **ضَرَبَ، اَكْرَمَ، بَعْثَرَ** کثیر ہیں۔

﴿**عامل سماعی**﴾ وہ عامل لفظی ہے جس کا تعیّن بالشخص ہو، اگرچہ بذریعہ مفہومِ کلی بھی اس کا ضبط ہوسکے، وہ سماعی ہے، جیسے: اسمائے اعدادِ مرکبہ (**اَحَدَ عَشَرَ تاتِسْعَةَ عَشَرَ**) بعض احکام کی تخصیص کے باعث سماعی میں محسوب ہوئے۔

اسی طرح افعالِ ناقصہ، افعالِ مدح وذم، افعالِ مقاربہ، افعالِ قلوب مطلقاً فعل سے ممتاز ہونے کی بناپر سماعی میں شمار کیے گئے، اور معنوی نہ سماعی ہوتا ہے، نہ قیاسی کہ یہ دونوں لفظی کے اقسام ہیں، اور معنوی اس کا مقابل ہے۔

﴿**عامل معنوی**﴾ صاحب لباب کے نزدیک دو قسم پر ہے:

اوّل: معنیٔ فعل جو کسی چیز سے ماخوذ ہوں، جیسے: اسم اشارہ، یا حرفِ تنبیہ سے مستفاد ہوکر حال میں عامل ہوتے ہیں، جیسے: **هٰذَا زَيْدٌ قَائِمًا** میں (**هٰذَا**)

دوم: وہ جو معنیٔ فعل نہ ہوں، اس کی دو قسم ہیں: **اوّل**: ابتداء، **دوم**: تجرّدِ فعل مضارع، پس عامل معنوی تین ہوئے، اور سیبویہ کے نزدیک معنیٔ فعل عاملِ معنوی نہیں، بلکہ عاملِ لفظی ہیں، **نظر بر آں** عاملِ معنوی دو ہوئے۔

﴿**عُجمہ**﴾ اس کے معنی لغت عرب میں اسم کا کسی معنی کے لئے موضوع ہونا، جیسے: اسمِ ابراہیم کا سریانی زبان میں ایک پیغمبر کے لئے موضوع ہونا، تو (ابراہیم) میں دوسبب عُجمہ، اور علمیّت ہیں۔

﴿**علَمِ مصدر**﴾ وہ اسم ہے جو کسی مصدر کا علم ہو، جیسے: **يَسَار** کہ یہ (**يُسْرٌ**) بمعنی سہولت کا علم ہے، اور علمِ مصدر عمل نہیں کرتا، نیز اس سے اشتقاق بھی نہیں ہوتا۔

﴿**علامت**﴾ بمعنی خاصّہ ہے، اور نحویوں کی اصطلاح میں خاصّۃ الشی وہ ہے جو شی سے خارج ہو، اور شے کے

ساتھ پایا جائے، اور شے کے غیر کے ساتھ نہ پایا جائے، جیسے: علاماتِ اسم کہ وہ سب، کے سب اسم میں پائی جاتی ہیں، غیر میں نہیں۔

﴿علامتِ شاملہ﴾ جو شے کے ہر فرد میں پائی جائے، کوئی فرد اس سے کسی وقت خالی نہ ہو، جیسے: علاماتِ اسم کہ ان میں ایسی کوئی علامت نہیں۔

﴿علامتِ غیر شاملہ﴾ جو اسم کے بعض افراد میں بعض اوقات پائی جائے، جیسے: معروف علاماتِ اسم یعنی الف لام حرفِ تعریف، یا تنوین، یا حرفِ جر وغیرہ، یہ سب کی سب ایسی ہی ہیں، بلکہ اسم کے لئے علاماتِ شاملہ ہے ہی نہیں، جو اس کے ہر فرد میں ہر وقت پائی جائے۔

﴿علامتِ لفظی﴾ وہ ہے جو پڑھنے میں آئے، جیسے: اَلْحَمْدُ میں (الف لام) حرفِ تعریف، اور (بِزَیْدٍ) میں (بَا) حرفِ جار، اور (زَیْدٌ) میں تنوین، اور (قُرَیْشٌ) میں یائے تصغیر، اور یہ تصغیر برائے تعظیم ہے، اور بغدادیؔ میں یائے نسبت، اور (رَجُلَان) میں (الف نون) کہ یہ (رَجُل) بمعنی مرد کا تثنیہ ہے، اور (رِجَال) میں موجودہ تغیر جو (رَجُل) میں ہوا، ملفوظ ہونے کی وجہ سے علامتِ لفظی ہے، اور (ضَارِبَةٌ) میں (تائے متحرکہ) یہ بھی علامتِ لفظی ہے۔

﴿علامت معنوی﴾ وہ ہے جو پڑھنے میں نہ آئے، جیسے: زَیْدٌ عَالِمٌ میں (زَیْد) کا مسند الیہ ہونا ذہنی حکم ہے جو پڑھنے میں نہیں آتا، اور (غُلَامُ زَیْدٍ) میں (غُلَام) کا مضاف ہونا یہ بھی ذہنی حکم ہے جو زبان سے پڑھا نہیں جا سکتا، اور جَاءَنِیْ رَجُلٌ عَالِمٌ میں (رَجُل) کا موصوف ہونا، یہ بھی ذہنی حکم ہے جس کو زبان سے نہیں پڑھ سکتے۔

﴿عدل﴾ کے معنی ہیں اسم کے مادّے کا صورتِ اصلی سے نکالا جانا، بایں طور کہ کسی قاعدۂ صرفی پر مبنی نہ ہو، جیسے: عُمَر کہ مادّہ عین، میم، را کا اپنی صورتِ اصلی (عَامِر) سے بدون قاعدۂ صرفی (عُمَر) کی طرف نکالا جانا، اور عمر میں دو سبب عدل، اور علمیّت ہیں۔

﴿عطف نسق﴾ اس سے مراد ایک طریقہ والا معطوف یعنی وہ معطوف جو اپنے متبوع کے ساتھ ایک طریقہ پر ہو، اور وہ ایک طریقہ یہ ہے کہ دونوں نسبت سے مقصود ہوتے ہیں۔

﴿عطف بحرف﴾ وہ ایسا اسم تابع ہے جو اپنے متبوع کے ساتھ حرفِ عطف کے بعد نسبت سے مقصود ہو،

جیسے: جَاءَ نِیْ زَیْدٌ وَ عَمْرٌو ،اس کوعطفِ نسق بھی کہتے ہیں۔

عطف بحرف میں (عطف) مصدر بمعنیٰ (معطوف) اسمِ مفعول ہے، کیونکہ مذکورہ بالا تعریف معطوف بحرف کی ہے، نہ عطف بحرف معنیٰ مصدری کی، **نظر بر آں** تابع مذکور کا ایک نام ہوا عطف بحرف۔

اسی طرح عطف نسق میں بھی عطف بمعنیٰ معطوف ہے،اور نسق بمعنیٰ (منسوق) یعنی مرتب،اور یہ مرکب توصیفی ہے،اب معنیٰ یہ ہوئے معطوف مرتب،اور مرتب وہ چیز جو اپنے رُتبے پر رکھی گئی ہو،اور اس معطوف کا اپنے رُتبے پر ہونا بایں معنیٰ کہ اپنے متبوع سے مؤخر ہوتا ہے، کیونکہ تابع کا رُتبہ متبوع سے مؤخر ہے، بایں وجہ اس کو عطف نسق کے ساتھ موسوم کیا گیا، یہ وجہ دوسرے توابع میں بھی پائی جاتی ہے،لیکن وجہ تسمیہ میں اطراد وانعکاس نہیں ہوتا، بایں وجہ ان کو عطف نسق کے ساتھ موسوم نہیں کرتے،''حاشیہ ملاّ عبدالغفور'' علیہ الرحمہ سے مفہوم ہوتا ہے کہ عطف نسق میں نسق بمعنیٰ (طریقہ) ہے کہ لغت میں اس کے یہ معنیٰ بھی آتے ہیں، بریں تقدیر یہ مرکب اضافی ہوا،اور مراد یہ کہ ایک طریقہ والا معطوف یعنی وہ معطوف جو اپنے متبوع کے ساتھ ایک طریقہ پر ہو،اور وہ ایک طریقہ یہ ہے کہ دونوں نسبت سے مقصود ہوتے ہیں۔

﴿عطف بیان﴾ وہ ایسا اسم تابع غیر صفت (علم) ہے جو اپنے متبوع کو واضح کرے، جبکہ معطوف علیہ علم کے ساتھ مشہور زیادہ ہو، جیسے: اَقْسَمَ بِاللّٰهِ اَبُوْحَفْصٍ عُمَرَ میں (ابوحفص) معطوف علیہ سیدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کنیت ہے،اور (عمر) عطف بیان آپ کا اسمِ گرامی ہے،لیکن بنسبت (کنیت) آپ (علم) کے ساتھ زیادہ مشہور ومعروف ہیں،اسی لئے اسمِ گرامی عطف بیان قرار دیا گیا۔

یا معطوف علیہ کنیت کے ساتھ زیادہ مشہور ہو، جیسے: جَاءَ نِیْ زَیْدٌ اَبُوْ عُمَرَ میں (زَیْد) معطوف علیہ مشہور صحابی حضرتِ 'زید ابن ارقم' کا علم ہے،اور (ابوعمر) عطف بیان ان کی کنیت ہے،لیکن بنسبت علم کنیت کے ساتھ زیادہ مشہور ہیں،اسی لئے کنیت عطف بیان ہے۔

﴿علم﴾ وہ اسم ہے جو شے معیّن کے لئے وضع کیا گیا ہو،اور اس وضع کے لحاظ سے دوسری شے کے لئے استعمال نہ کیا جائے، جیسے: زَیْد، بَکْر وغیرہ، اصطلاحِ نحات میں اس کی تین قسم ہیں، اگر اس کے شروع میں لفظ (اَبْ) ہو، یا (اِبْن)، یا (اُمّ)، یا (بِنْت) تو اس کو کنیت کہتے ہیں، جیسے: اَبُوْبَکْر، اِبْن عَفَّان، اُمّ کُلْثُوْم، بِنْت صِدِّیْق وغیرہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین،اور اگر اس سے مدح یا ذم مقصود ہو تو اس کو لقب

کہتے ہیں، جیسے: امام النحو ،صدر العلماء، محدث میرٹھی وغیرہ، 'اخفش'، 'اعمش'، 'جاحظ'، جبکہ ان تینوں سے باعتبار معنی ذم مقصود ہو، اور اگر مدح یا ذم مقصود نہیں تو اس کو (اِسْــم) کہتے ہیں، جیسے: 'احمد رضا'، 'نعیم الدین' وغیرہ، اور جب لفظ علم لقب، یا کنیت کے مقابل بولا جائے تو اس سے اسم مراد ہوتا ہے، جیسا کہ عطف بیان کی مثال 'ابوحفص عمر' میں 'عمر فاروقِ اعظم' رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اسمِ گرامی ہے۔

﴿ غ ﴾

﴿غیر منصرف﴾ وہ ایسا اسم ہے جس میں اسبابِ منع صرف میں سے دو سبب پائے جائیں، خواہ وہ دونوں حقیقتاً ہوں، جیسے: عمر میں ایک (عدل) اور دوسرا (علمیت) یا ایک حقیقتاً، دوسرا حکماً جیسے: حُبْلٰی میں ایک سبب الف مقصورہ برائے تانیث جو حقیقتاً سبب ہے، اور دوسرا اس کلمہ کو وضعاً لازم ہونا جو بمنزلۂ تانیث دیگر ہے، یہ لزومِ سبب حکماً ہے، دوسرے حضرات یوں تعریف کرتے ہیں کہ غیر منصرف وہ اسم ہے جس میں اسبابِ منع صرف میں سے دو سبب پائے جائیں، یا ایک سبب جو دو کے قائم مقام ہو، اور اسبابِ منع صرف نو ہیں: (۱) عدل، (۲) وصف، (۳) تانیث، (۴) معرفہ، (۵) عجمہ، (۶) جمع، (۷) ترکیب، (۸) وزنِ فعل، (۹) الف نون زائدتان۔

﴿ ف ﴾

﴿فعل﴾ وہ کلمہ ہے جو معنیٰ مستقل پر دلالت کرنے کے لئے موضوع ہو، اور اس سے تینوں زمانوں میں سے کوئی زمانہ مفہوم ہو، جیسے: ضَرَبَ، یَضْرِبُ وغیرہ۔

﴿فعل متعدی﴾ وہ فعل جو مفعول بہ تک بھی پہنچے جیسے: ضَرَبَ زَیْدٌ بَکْرًا میں (ضَرَبَ) فعل متعدی ہے کہ فاعل سے متجاوز ہو کر مفعول بہ تک پہنچتا ہے۔

﴿فعل لازم﴾ وہ فعل ہے جو فاعل پر تمام ہو جائے، مفعول بہ تک نہ پہنچے، جیسے: جَلَسَ زَیْدٌ میں (جَلَسَ) فعل لازم ہے جو فاعل پر تمام ہو گیا۔

﴿فعل ماضی﴾ وہ فعل جو کسی امر کے زمانۂ گذشتہ میں موجود ہونے پر دلالت کرے، جیسے: نَصَرَ، ضَرَبَ وغیرہ کہ یہ زمانۂ گذشتہ میں نصرت، اور ضرب کے موجود ہونے پر دلالت کرتے ہیں۔

﴿فعل مضارع﴾ وہ فعل ہے جو زمانۂ حال، یا آئندہ میں کسی امر کے حدوث پر دلالت کرے، یہ تعریف ان نحویوں کے نزدیک ہے جو مضارع کو حال، اور استقبال میں مشترک قرار دیتے ہیں، اور کہتے ہیں کہ حال اور

استقبال میں سے ہر ایک پر اس کی دلالت وضعی ہے، اور 'زجاج' کے نزدیک مضارع استقبال کے لئے موضوع ہے، اور حال میں اس کا استعمال مجاز ہے، اور 'ابن طراوہ' کے نزدیک برعکس، جیسے: یَضْرِبُ، یُکْرِمُ وغیرہ۔

﴿فعل امر﴾ وہ فعل ہے جو فاعل سے طلب فعل پر خود دلالت کرے، یا بواسطۂ لام، یہ تعریف امر حاضر، اور امر غائب، اور امر مجہول سب کو شامل ہے، امر حاضر طلب پر خود دلالت کرتا ہے، اور امر غائب و مجہول بواسطۂ لام، اور اصطلاحِ نحات میں سب حقیقتاً امر ہیں، جیسے: اِضْرِبْ، لِیَضْرِبْ، لِیُضْرَبْ۔

﴿فعل نہی﴾ وہ فعل ہے جو فاعل سے طلب ترکِ فعل پر بواسطۂ (لَا) دلالت کرے، جیسے: لَا تَضْرِبْ وغیرہ۔

﴿فعل معروف﴾ اس فعل کو کہتے ہیں جس کا فاعل معلوم ہو، خواہ لازم ہو، یا متعدی؛ جیسے: قَامَ زَیْدٌ، ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًا۔

﴿فعل مجہول﴾ وہ فعل ہے جو فاعل کی طرف منسوب نہ ہو، اس کو فعل مجہول کہتے ہیں، اور فعل مالم یسم فاعلہٗ، اور مبنی للمفعول بھی، ایسے فعل کے مرفوع کو مفعول مالم یسم فاعلہٗ کہتے ہیں، اور نائب فاعل بھی، جیسے: ضُرِبَ زَیْدٌ، مخفی نہ رہے کہ مفعول بہٖ کے سوا دیگر مفعولات جیسے: مفعولِ مطلق تاکیدی، مفعول لہٗ، مفعول معہٗ نائب فاعل نہیں ہوتے، اور مفعولِ مطلق نوعی، مفعولِ مطلق عددی، مفعولِ فیہ زمانی معیّن، مفعول فیہ مکانی معیّن نائب فاعل ہوسکتے ہیں، لیکن اس وقت جبکہ کلام میں مفعول بہٖ نہ ہو، ورنہ نائب فاعل ہونے کے لئے وہ متعین ہے، جیسے: ضُرِبَ ضَرْبٌ شَدِیْدٌ یَوْمَ الْجُمْعَةِ اَمَامَ الْاَمِیْرِ (شدید مار ماری گئی جمعہ کے دِن امیر کے سامنے) اس مثال میں مفعول بہٖ نہیں، لہٰذا مفعولِ مطلق نوعی کو نائب فاعل بنایا گیا، اور ضُرِبَ ضَرْبَةٌ یَوْمَ الْجُمْعَةِ اَمَامَ الْاَمِیْرِ (ایک مار ماری گئی جمعہ کے دِن امیر کے سامنے) اس میں مفعولِ مطلق عددی کو نائب فاعل بنایا گیا، اور ضُرِبَ یَوْمُ الْجُمْعَةِ اَمَامَ الْاَمِیْرِ ضَرْبًا شَدِیْدًا (یوم جمعہ کو بضربِ شدید امیر کے سامنے مارا گیا) یعنی یومِ جمعہ میں امیر کے سامنے ضربِ شدید واقع ہوئی، اس میں مفعولِ فیہ زمانی معیّن کو نائب فاعل بنایا گیا، اور ضُرِبَ اَمَامُ الْاَمِیْرِ یَوْمَ الْجُمْعَةِ ضَرْبًا شَدِیْدًا (جمعہ کے دِن بضربِ شدید امیر کا سامنا مارا گیا) یعنی جمعہ کے دِن ضربِ شدید امیر کے مواجہ میں واقع ہوئی، اس میں مفعولِ فیہ مکانی کو نائب فاعل بنایا گیا، ضَرَبْتُ زَیْدًا میں (زَیْدًا) کو نائب فاعل بنائیں تو کہیں گے: ضُرِبَ زَیْدٌ، اور مفعول بہٖ واسطہ جیسے: مَرَرْتُ بِزَیْدٍ میں (زَیْد) کو نائب فاعل بنائیں تو یوں کہیں گے: مُرَّ بِزَیْدٍ، اس میں

(زَیـــد) نائب فاعل ہے جولفظاً مجروراور محلاً مرفوع، اور مفعول فیہ زمانی، اور مکانی غیر معیّن نائب فاعل نہیں ہوتے، جیسے: حِیْن اور مَکَان، لہٰذا ضُرِبَ حِیْنٌ، یا ضُرِبَ مَکَانٌ نہیں کہا جائے گا۔

مخفی نہ رھے کہ فعل ماضی، اور امر حاضر معروف کا حکم یہ کہ مطلقاً مبنی ہیں، اور امر غائب معروف ومجہول، اور نہی خواہ معروف ہو، یا مجہول سب مضارع میں داخل ہیں کہ جو حکم مضارع کا وہی ان کا، اور مضارع میں یہ تفصیل کہ بر مذہب جمہور جب نونِ جمع مؤنث غائب، یا حاضر متصل ہو تو مبنی ہوتا ہے، اور جب نونِ تاکید متصل ہو تب بھی، اِن دونوں صورتوں کے ماسوا میں معرب ہوتا ہے، اور نونِ تاکید کا اتصال صرف پانچ صیغوں میں ہوتا ہے یعنی واحد مذکر غائب، واحد مؤنث غائب، واحد مذکر حاضر، واحد متکلم، جمع متکلم میں، تو بوقت اتّصال یہی مبنی ہوں گے، باقی سات صیغوں میں اتصال نہیں ہوتا کہ ضمیر فاعل فاصل ہوتی ہے، لہٰذا وہ معرب رہیں گے، یہی حکم امر غائب معروف ومجہول، اور نہی معروف ومجہول کا ہے کہ بوقت اتصال نونِ جمع مؤنث، یا نونِ تاکید مبنی ہوتے ہیں، ورنہ معرب۔

﴿فعل صحیح﴾ **وهو عند النحاة مالم يكن حرفه الاخير حرف علة سواء كان اصليًا او زائدًا فلذا لم يقل لامهٗ**، نحویوں کی اصطلاح میں وہ ایسا اسم ہے جس کے آخر میں حرفِ علّت نہ ہو، نہ اصلی، نہ زائد، جیسے: ضَرَبَ، فَتَحَ، یَسْمَعُ، اَکْرَمَ، یُکْرِمُ، بَعْثَرَ، یُبَعْثِرُ۔

﴿فا جزائیہ﴾ وہ ہے جس سے پیشتر کوئی شرط ہو، جیسے: اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ۔

﴿فا عاطفہ﴾ وہ ہے جس سے پہلے کوئی معطوف علیہ ہو، جیسے: جَاءَنِیْ زَیْدٌ فَعَمْرٌو۔

﴿فا تفصیلیہ﴾ وہ ہے جس سے پیشتر کوئی اجمال ہو، جیسے: فَاَمَّا الَّذِیْنَ شَقُوْا فَفِی النَّارِ۔

﴿فا تعلیلیہ﴾ وہ ہے جس سے پیشتر کوئی دعویٰ مذکور ہو، خواہ صراحۃً ہو، یا ماقبل سے مفہوم ہوتا ہو، حتیٰ کہ اس کا ماقبل اس کے لئے دلیل بنے، جیسے: لَا تَصُوْمُوْا فِیْ هٰذِهِ الْاَیَّامِ فَاِنَّهَا اَیَّامُ اَكْلٍ وَّ شُرْبٍ۔

﴿فا فصیحہ﴾ وہ ہے جو شرطِ محذوف کی جزا پر داخل ہوتی ہے، جیسے: فَقَطْ میں (فَا) اور شرطِ محذوف اِذَا كَانَ الْاَمْرُ كَذَالِكَ۔

﴿فَا نتیجیہ﴾ وہ ہے جس کا مدخول کلامِ سابق سے پیدا ہوتا ہے، جیسے: فَلَا یُقَالُ میں (فَا) جبکہ مذکورہ جملہ ماقبل کی توضیح کے بعد کہا جائے۔

﴿فعل تام﴾ اس کے معنی ثبوت فی نفسہ ہیں، نہ ثبوتِ شے برائے شے دیگر، اسی لئے طالب خبر نہیں، جیسے: كَانَ زَيْدٌ اس میں (كَانَ) بمعنی (ثَبَتَ) سے متبادر وہ (ثَبَتَ) ہے جو ثبوت فی نفسہ سے مشتق ہے، ورنہ مطلق ثبوت تو ناقصہ میں بھی ہوتا ہے، کہ اس میں خبر اس کے اسم کے لئے ثابت ہوتی ہے، جو ثبوت فی غیرہ ہے، اور وہ مطلق ثبوت کا فرد ہے، جیسے: كَانَ زَيْدٌ بمعنی ثَبَتَ زَيْدٌ، اسی قبیل سے آیت کریمہ كُنْ فَيَكُوْنُ ہے۔

﴿فاعل﴾ وہ اسم ہے جس سے پیشتر ایسا فعل ہو جس کی نسبت ثبوتی، یا سلبی کی گئی ہو، اس اسم کی جانب بایں طور کہ فعل کا قیام اس اسم کے ساتھ ہو، جیسے: جَاءَ نِيْ زَيْدٌ میں (زَيْد)، اور (قَامَ بَكْرٌ) میں (بَكْر)، اور (مَا ضَرَبَ عَمْرٌو) میں (عَمْرو) بالفاظِ دیگر وہ اسم ہے جس کی طرف فعل، یا شبہ فعل کی اسناد ہو، جیسے: جَاءَ نِيْ زَيْدٌ میں (زَيْد)، اور (زَيْدٌ قَائِمٌ) میں (قَائِم) کہ اس میں (هو) مستتر ہے، کبھی اس کا اعراب لفظاً ہوتا ہے، جیسے مذکورہ مثالیں، اور کبھی تقدیراً جیسے: ضَرَبَ مُوْسٰى، یا محلا، معرب جیسے: كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا میں کہ اسمِ جلالت معرب لفظاً مجرور، اور محلا مرفوع بنابر فاعلیت، یا مبنی جیسے: قَامَ هٰذَا، **مخفی نہ رہے کہ** مذکورہ بالا توضیح، یہ ان نحویوں کے نزدیک جو اعرابِ محلّی کو مبنی کے ساتھ مخصوص قرار نہیں دیتے، یہی قول اکثر ہے، اور جو مخصوص قرار دیتے ہیں، ان کے نزدیک كَفٰى بِاللّٰه میں اسمِ جلالت کو مجرور لفظاً، اور مرفوع تقدیراً کہیں گے، اور بعض نحوی ایسے مقام پر مرفوع معنیً کہتے ہیں، اسی لئے حضرت 'صدر العلماء' علیہ الرحمہ نے ترکیب میں اکثر یہی اختیار فرمایا، اور کہیں کہیں قولِ اوّل کے مطابق ترکیب فرمائی ہے، **مخفی نہ رہے کہ** جب فاعل مؤنث حقیقی اسمِ ظاہر نوعِ انسان سے نہ ہو، تو فعل کی تانیث لازم نہیں، جیسے: سَارَ النَّاقَةُ، اور جب فاعل مؤنث حقیقی اسمِ ظاہر نوعِ انسان سے ہو تو فعل کی تانیث لازم ہوتی ہے، جیسے: قَامَتْ هِنْدٌ، اور جب فاعل ضمیر مؤنث ہو، خواہ مؤنث حقیقی کی طرف راجع ہونے والی ضمیر ہو، یا مؤنث غیر حقیقی کی طرف، دونوں صورتوں میں فعل کی تانیث لازم ہے، جیسے: هِنْدٌ قَامَتْ میں (هِيَ) راجع بسوئے مؤنث حقیقی از نوعِ انسان، اور اَلشَّمْسُ طَلَعَتْ میں (هِيَ) راجع بسوئے (اَلشَّمْس) جو مؤنث غیر حقیقی ہے، اور جب فاعل مؤنث غیر حقیقی، یا جمع تکسیر خواہ مذکر کی ہو، یا مؤنث کی تو فعل کی تذکیر و تانیث دونوں جائز، جیسے: طَلَعَ الشَّمْسُ، اور طَلَعَتِ الشَّمْسُ، یہ مثال مؤنث غیر حقیقی کی ہے، اور قَالَ الرِّجَالُ، اور قَالَتِ الرِّجَالُ یہ مثال جمع تکسیر مذکر کی ہے، اور قَالَ نِسْوَةٌ، اور قَالَتْ نِسْوَةٌ، یہ مثال جمع

تکسیر مؤنث کی ہے، اور یہی حکم جمع مؤنث سالم کا ہے، جیسے: جَاءَ الْمُؤْمِنَاتُ، اور جَاءَتِ الْمُؤْمِنَاتُ، اور فاعل ضمیر راجع بسوئے جمع تکسیر ہو تو جمع تکسیر اگر عاقل کی ہو تو فعل کی تذکیر بضمیر واو بھی جائز ہے، جیسے: اَلرِّجَالُ قَامُوْا، اور تانیث بضمیر واحد مؤنث بھی، جیسے: اَلرِّجَالُ قَامَت، اور جمع تکسیر اگر غیر عاقل کی ہے تو فعل کی تانیث بضمیر واحد مؤنث، اور جمع مؤنث دونوں جائز، جیسے: اَلْاَیَّامُ مَضَتْ، اور اَلْاَیَّامُ مَضَیْنَ، اور اگر مؤنث لفظی ایسا اسم ہے جس کو حیوانِ نر و مادہ دونوں پر اطلاق کرتے ہیں جیسے: حَمَامَة کہ کبوتر اور کبوتری دونوں پر بولا جاتا ہے، اور نَمْلَة چیونٹی، اور چیونٹے دونوں پر بولتے ہیں، پس اگر یہ فاعل واقع ہوں تو فعل کی تذکیر و تانیث دونوں جائز ہے، خواہ اس کا مصداق نر ہو یا مادہ جیسے: قَالَتْ نَمْلَةٌ وَ قَالَ نَمْلَةٌ۔

﴿ ق ﴾

﴿قسم﴾ جس کے معنی ہیں فارسی میں سوگند، اور مراد وہ جملہ جو سوگند پر مشتمل ہو، جیسے: وَاللّٰهِ لَاَضْرِبَنَّ زَیْدًا، اور اُقْسِمُ وَاللّٰهِ، چونکہ (وَاللّٰه) پر مشتمل ہے، اور (وَاللّٰه) سوگند ہے، لہٰذا پورے جملے کو قسم کے ساتھ موسوم کیا گیا، یہ تسمیہ از قبیل تَسْمِیَةُ الْکُلِ بِاِسْمِ الْجُزْءِ ہوا۔

مخفی نہ رہے کہ (وَاللّٰهِ لَاَضْرِبَنَّ زَیْدًا) میں (وَاللّٰه) جملہ قسمیہ انشائیہ ہے، اور (لَاَضْرِبَنَّ زَیْدًا) جوابِ قسم جملہ خبریہ ہے، بعض ناواقف حضرات ان دونوں کو ملا کر جملہ قسمیہ قرار دیتے ہیں جو فاحش غلطی ہے، کیونکہ نحاۃ قسم، اور جوابِ قسم کو ملا کر جملہ قرار نہیں دیتے، بلکہ اِن دونوں کو الگ الگ دو جملے قرار دیتے ہیں، کیونکہ جملہ انشائیہ، اور جملہ خبریہ کو ملا کر جملہ انشائیہ کہنا ایسا ہی ہے جیسے کوئی بیوقوف یہ کہے کہ سفیدی، اور سیاہی مل کر سفیدی ہو گئی۔

﴿ ک ﴾

﴿کَاَنَّ﴾ حرفِ مشبہ بالفعل برائے تشبیہ، تشبیہ کے معنی ہیں ایک چیز کو دوسری کے ساتھ کسی وصف میں شریک کرنا، یہ معنی اکثری ہیں، جبکہ خبر جامد ہو، جیسے: کَاَنَّ زَیْدًا اَسَدٌ، اور کبھی معنی تحقیق کے لئے آتا ہے، جیسے:

فاصبح بطن مكة مقشعرًا   كَاَنَّ الارض ليس بها هشام

اور کبھی بمعنی شک جبکہ خبر مشتق ہو، جیسے: کَاَنَّ زَیْدًا قَائِمٌ، اور کبھی تقریب کے لئے جیسے: کَاَنَّكَ بِالدُّنْیَا لَمْ تَکُنْ وَ بِالْآخِرَةِ لَمْ تَزَلْ۔

﴿ کنایہ ﴾ مصدر ہے جس کے لغت، اور اصطلاح میں ایک معنی ہیں یعنی کسی چیز کو ایسے لفظ سے تعبیر کرنا جس کی دلالت اس معیّن چیز پر واضح نہ ہو، لیکن معنیٰ مصدری مراد نہیں، بلکہ وہ لفظ مراد ہے جو اس معیّن چیز پر صراحۃً دلالت نہ کرے، جیسے: کَمْ، اور کَذَا۔

﴿ کَانَ زائدہ ﴾ اس کو کہتے ہیں جس کا عدم معنیٰ مقصود کے لئے مخل نہ ہو، یہ درمیانِ کلام میں ہوتا ہے، اوّل میں نہیں، ایک وہ ہے جو کسی معنی کا افادہ نہ کرے، جیسے آیت کریمہ: کَیْفَ نُکَلِّمُ مَنْ کَانَ فِی الْمَھْدِ صَبِیًّا، اور دوسرا وہ جو صرف زمانہ کا افادہ کرے، اسم وخبر کا طالب نہ ہو، کیونکہ معنیٰ کون سے خالی ہے جو اسم وخبر کے مقتضی ہوتے ہیں، جیسے: اِنَّ مِنْ اَفْضَلِھِمْ کَانَ زَیْدًا، یہ بھی قسمِ اوّل کی طرح رافع وناصب نہیں، تو عدمِ عمل میں اس کے ساتھ تشبیہ دے کر اس کے اسم کے ساتھ موسوم کر دیا، ورنہ یہ حقیقتًا زائد نہیں کہ معنیٰ زمان کا افادہ کر رہا ہے، قسمِ اوّل کی زیادت میں خفا نہیں، دوم میں خفا ہے۔

﴿ کَانَ ناقصہ ﴾ وہ ہے جو اس بات پر دلالت کرے کہ ثبوتِ خبر برائے اسم تا زمانۂ حال نہیں، بلکہ زمانۂ ماضی میں منقطع ہو گیا، جیسے: کَانَ الشَّیْخُ شَابًّا کہ ثبوتِ شباب برائے شیخ تا زمانۂ تکلم مستمر نہیں، یا ثبوتِ خبر برائے اسم مستمر ہے، اس پر کبھی عدم طاری نہیں ہوا، اسی قبیل سے وہ (کَانَ) ہے جو صفاتِ باری تعالیٰ میں مستعمل ہوتا ہے، جیسے: کَانَ اللّٰہُ عَلِیْمًا حَکِیْمًا، اور کبھی (کَانَ) بمعنیٰ (صَارَ) ہوتا ہے، جیسے: کَانَ الْفَقِیْرُ غَنِیًّا، اور کبھی برائے استقبال بھی آتا ہے، جیسے: یَخَافُوْنَ یَوْمًا کَانَ شَرُّہٗ مُسْتَطِیْرًا۔

﴿ کَانَ شانیہ ﴾ اس کو کہتے ہیں جس میں ضمیر شان مستتر ہو، اور یہ ناقصہ ہوتا ہے، جیسے: کَانَ زَیْدٌ قَائِمٌ کہ اس میں ضمیر شان (ھو) اسم کَانَ ہے، اور زَیْدٌ قَائِمٌ جملہ خبریہ خبر کَانَ ہے۔

﴿ کَانَ تامّہ ﴾ بمعنیٰ (ثَبَتَ) اس کے معنیٰ ثبوت فی نفسہٖ ہیں، نہ ثبوتِ شے برائے شے دیگر جیسے: کَانَ اللّٰہُ وَ لَا شَیْءَ مَعَہٗ، اور کبھی (کَانَ) بمعنیٰ حدث، جیسے:

کان الشّتاء فادفئونی ۔۔۔۔ فان شیخ یھدمہٗ شتاء

اور کبھی بمعنیٰ حضر جیسے: وَاِنْ کَانَ ذُوْ عُسْرَۃٍ فَنَظِرَۃٌ اِلٰی مَیْسَرَۃٍ، ان استعمالات میں (کَانَ) خبر سے مستغنی ہے، اس لئے کہ معنیٰ، اور زمانہ دونوں پر دلالت کرتا ہے، لہٰذا تامّہ ہوا۔

﴿ کَادَ ﴾ یہ جزمِ متکلم کے اعتبار سے فاعل کے لئے حصولِ خبر کے قرب پر دلالت کرتا ہے، جیسے: کَادَ زَیْدٌ یَجِیْئُ، ناقص التصرف ہے کہ ماضی، اور مضارع کے علاوہ، اور فعل نہیں آتے، جیسے: کَادَ، یَکَادُ، کَیْدًا وَ

مَكَادَةً مثل هَابَ، يَهَابُ، اور اصمعی نے (كَوْدًا) حکایت کیا ہے، تو مثل خَافَ، يَخَافُ، خَوْفًا اجوف واوی ہوا، اور کبھی اسم فاعل بھی آتا ہے، اور بروقت لحوقِ ضمائر بارزہ (كُدْتُ) بکسر کاف، اور بضم کاف بھی بولتے ہیں، مگر بضم کاف قوی نہیں، اور صاحب مسالک بہیہ نے افعالِ متصرفہ سے قرار دیا ہے، اور اس کی خبر کا فعل مضارع بغیر (اَنْ) ہونا اکثر ہے، کیونکہ (اَنْ) استقبال پر دلالت کرتا ہے، اور یہ مطلوب کے منافی ہے، اس لئے کہ مطلوب حال ہے، اور کبھی (كَادَ) اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اسم کی خبر کے ساتھ مشابہت قریب ہوگئی، جیسے: كَادَ الْعُرُوْسُ يَكُوْنُ اَمِيْرًا۔

﴿كَرَبَ﴾ بابِ (نَصَرَ) سے جیسے: كَرَبَتِ الشَّمْسُ جبکہ سورج غروب سے قریب ہوجائے، یہ اس کی اصل ہے، اور جب افعالِ مقاربہ کی طرح مستعمل ہو تو شروع فی الفعل کے لئے آتا ہے، جیسے کہ ابن حاجب علیہ الرحمہ نے تصریح فرمائی، اور (كَادَ) کی طرح مستعمل ہوتا ہے، نہ (عَسٰی) کی طرح، کیونکہ (رَجا) کے معنی کو متضمن نہیں۔

﴿کاملہ﴾ وہ نعمتیں جن کا اثر غیر تک نہ پہنچے ان کو فضائل کہتے ہیں، جو جمع فضیلت ہے، جیسے اس کتاب کے خطبہ میں واقع (وَآلائِهِ الْكَامِلَةِ)

﴿کم خبریہ﴾ وہ ہے جو عدد، اور معدود دونوں پر دلالت کرتا ہے، لیکن اس عدد پر جو مخاطب کے نزدیک مبہم ہو، اور متکلم کو کبھی معلوم، اور کبھی معلوم نہیں ہوتا، اور معدود مخاطب کے نزدیک مجہول ہوتا ہے، اسی واسطے تمیز کی جانب احتیاج ہوتی ہے، جو معدود کو بیان کرے، اور وہ بدون قرینہ محذوف نہیں ہوتی، اس کے بعد صیغۂ تکلم ہوتا ہے، جیسے بروقت ذکرِ دینار کوئی کہے: كَمْ عِنْدِيْ اَيْ كَمْ دِيْنَارٍ عِنْدِيْ، اور جیسے: كَمْ مَالٍ اَنْفَقْتُ، اور كَمْ دَارٍ بَنَيْتُ، اور کبھی اس کی تمیز پر (مِنْ) آتا ہے، جیسے: كَمْ مِنْ مَلَكٍ فِي السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ، اور یہ برائے انشائے تکسیر ہوتا ہے، اور اس کا مابعد جملۂ خبریہ ہوتا ہے، اور اس کی تمیز کبھی مفرد ہوتی ہے، اور کبھی مجموع، دونوں تقدیر پر مجرور ہوتی ہے، جیسے: كَمْ رَجُلٍ ضَرَبْتُ، اور كَمْ غِلْمَانٍ اشْتَرَيْتُ، اس کو وہ شخص استعمال کرتا ہے جس کو اپنی تعلّی کا بیان مقصود ہو، **مخفی نہ رہے کہ** (كَمْ) خبریہ انشائے تکسیر پر دلالت کرتا ہے، اور اس کا مابعد جملۂ خبریہ ہوتا ہے، اور انشار، اور خبر میں منافات ہے، مگر ان دونوں کا متعلق جداگانہ ہے، اس لئے کہ جس نسبت سے اِخبار متعلق ہے، اس سے اِنشار نہیں، جیسے:

کَمْ رَجُلٍ ضَرَبْتُ میں دو نسبتیں، ایک نسبت تکسیر رجل، اس سے انشاء متعلق ہے، اور دوسری نسبت ضرب فاعل متکلم کی جانب اس سے إخبار متعلق ہے، اسی واسطے یہ جملہ خبریہ ہے۔

﴿کم استفہامیہ﴾ وہ ہے جو عدد، اور معدود دونوں پر دلالت کرتا ہے، لیکن اس عدد پر جو متکلم کے نزدیک مبہم ہے، اور اس کے خیال میں مخاطب کو معلوم، اور کبھی متکلم کو بھی معلوم ہوتا ہے، اس کی اور (کَذَا) کی تمیز منصوب ہوتی ہے، جیسے: کَمْ رَجُلاً عِنْدَكَ (کتنے مرد تیرے پاس ہیں) اور عِنْدِيْ كَذَا دِرْهَمًا (میرے پاس اتنے درہم ہیں) اس کے بعد صیغۂ خطاب ہوتا ہے، اور کبھی اس پر (مِنْ) داخل ہوتا ہے، جیسے: مِنْ كَمْ مَجْلِسٍ أُخْرِجْتَ (تم کتنی مجلسوں سے نکالے گئے)

(کَمْ) استفہامیہ ہو، یا (کَمْ) خبریہ، دونوں کے لئے صدارت ضروری ہے، اور ہر ایک مرفوع، منصوب، مجرور ہوتا ہے، جس ترکیب میں (کَمْ) کے بعد فعل یا شبہ فعل ہو، جو ضمیر (کَمْ) کے متعلق میں عامل نہیں، وہاں پر حسب عمل فعل، یا شبہ فعل (کَمْ) منصوب ہوگا، منصوبات میں سے کونسا منصوب ہے؟ اس کی تعیین اس کی تمیز سے ہوگی، جیسے: کَمْ رَجُلاً ضَرَبْتَ، اور کَمْ رَجُلٍ ضَرَبْتُ میں (کَمْ) منصوب بنابر مفعول بہ ہے، اور کَمْ ضَرْبَةً ضَرَبْتَ، اور کَمْ ضَرْبَةٍ ضَرَبْتُ میں (کَمْ) منصوب بنابر مفعولِ مطلق ہے، اور (کَمْ يَوْمًا سِرْتَ، اور کَمْ يَوْمٍ سِرْتُ میں (کَمْ) منصوب بنابر مفعول فیہ ہے، اور کَمْ دِرْهَمًا كَانَ مَالُكَ، اور کَمْ دِرْهَمٍ كَانَ مَالِيْ میں (کَمْ) منصوب بنابر خبر کَانَ ہے، اور کَمْ دِرْهَمًا ظَنَنْتَ مَالَكَ، اور کَمْ دِرْهَمٍ ظَنَنْتُ مَالَكَ میں (کَمْ) منصوب (ظَنَنْتَ) یا (ظَنَنْتُ) کا مفعول بہ ثانی ہے، اور اگر (کَمْ) سے پیشتر مضاف یا حرفِ جر ہو تو مجرور ہوگا، جیسے: غُلَامُ كَمْ رَجُلاً ضَرَبْتَ، اور عَبْدُ كَمْ رَجُلٍ اِشْتَرَيْتُ میں (کَمْ) مجرور بنابر مضاف الیہ، اور بِكَمْ دِرْهَمًا اِشْتَرَيْتَ، اور بِكَمْ رَجُلٍ مَرَرْتُ میں (کَمْ) مجرور بحرفِ جر ہے، اور اگر یہ دونوں صورتیں نہیں تو مبتدا ہوگا، بشرطِ اس کی تمیز ظرف نہ ہو، جیسے: (کَمْ رَجُلاً اِخْوَتُكَ) اور (کَمْ رَجُلٍ اِخْوَتِيْ) میں (کَمْ) مرفوع بنابر مبتدا ہے، اور اگر اس کی تمیز ظرف ہے تو خبر ہوگا، جیسے: کَمْ يَوْمًا سَفَرُكَ، اور کَمْ يَوْمٍ سَفَرِيْ میں (کَمْ) مرفوع بنابر خبر ہے۔

﴿ ل ﴾

﴿لائے نفی جنس﴾ اس سے مراد (لائے نفی از جنس) یعنی جنس سے نفی کرنے والا (لا)، جنس سے کسی چیز کی نفی کرنے

والاخبر کی، اب معنی یہ ہوئے کہ جنس سے خبر کی نفی کرنے والا (لَا)، نہ یہ کہ خود جنس کی کسی چیز سے نفی کرنے والا جیسے کہ عام طور پر زبان زد ہے، اس (لَا) کا اسم اکثر مضاف ہوتا ہے، جیسے: **لَا غُلَامَ رَجُلٍ ظَرِيفٌ فِي الدَّارِ**۔

اور کبھی مشابہ بہ مضاف جیسے: **لَاعِشْرِيْنَ دِرْهَمًا لَكَ**، جس طرح (لَا) کا اسم مضاف لفظاً منصوب ہوتا ہے، اسی طرح اس کا اسم مشابہ بہ مضاف بھی منصوب لفظاً ہوتا ہے، جیسے مثالِ مذکور میں، بلکہ جب مضاف اور مشابہ بہ مضاف نہ ہو تب بھی منصوب ہوتا ہے، مگر محلاً جیسے: **لَا رَجُلَ فِي الدَّارِ**، اس (لَا) کا اسم ان ہی تین میں سے کوئی ایک ہوا کرتا ہے۔

اگر اس (لَا) کے بعد معرفہ واقع ہو تو (لَا) کی تکرار معرفۂ دیگر کے ساتھ واجب ہوتی ہے، جیسے: **لَا زَيْدٌ عِنْدِیْ وَلَا عَمْرٌو**، یہ معرفہ (لَا) کا اسم نہیں ہوتا، کیونکہ (لَا) اس صورت میں عمل نہیں کرتا، اور اسم وہی کہلائے گا جس میں (لَا) عمل کرے۔

اور اگر (لَا) کے بعد نکرۂ مفرد ہو، اور (لَا) نکرۂ مفرد دیگر کے ساتھ مکرر تو اس ترکیب میں پانچ وجوہ روا ہیں:

اوّل: یہ کہ دونوں (لَا) برائے نفی جنس، اور دونوں نکرے مبنی بر فتح، جیسے: **لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ**۔

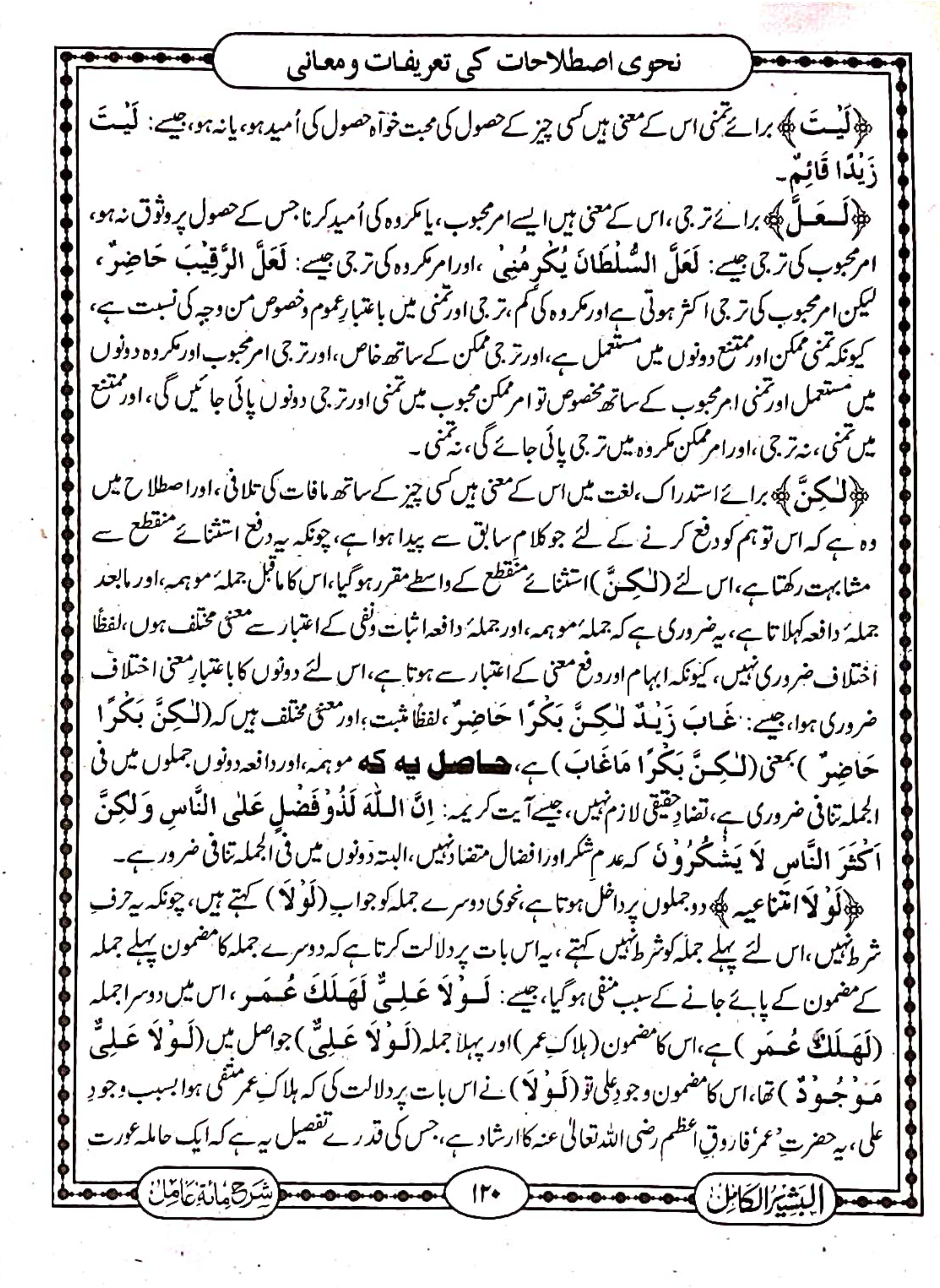
دوم: یہ کہ اوّل: (لَا) برائے نفی جنس، اور دوم: زائد برائے تاکید نفی، اوّل: نکرہ مبنی بر فتح، اور دوم: منصوب لفظاً، جیسے: **لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةً اِلَّا بِاللّٰہِ**۔

سوم: یہ کہ اوّل: (لَا) برائے نفی جنس، اور دوم: برائے تاکید نفی، اوّل: نکرہ مبنی بر فتح، اور دوم: مرفوع لفظاً، جیسے: **لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةٌ اِلَّا بِاللّٰہِ**۔

چهارم: یہ کہ اوّل: (لَا) برائے نفی جنس ملغی عن العمل، اور دوم: زائد برائے تاکید نفی، اور دونوں نکرے مرفوع، جیسے: **لَا حَوْلٌ وَلَا قُوَّةٌ اِلَّا بِاللّٰہِ**۔

پنجم: یہ کہ اوّل: (لَا) مشابہ بلیس، اور دوم: برائے نفی جنس، اوّل: نکرہ مرفوع، اور دوم: مبنی بر فتح، جیسے: **لَا حَوْلٌ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ**۔

مخفی نہ رہے کہ لائے نفی جنس مبالغہ فی النفی کے واسطے آتا ہے، اور استغراقِ نفی میں نص ہوتا ہے، جیسے: **لَا رَجُلَ فِي الدَّارِ**، مگر **لَا رَجُلَ فِي الدَّارِ بَلْ رَجُلَانِ** کہنا درست نہیں کہ جنس کی نفی بالاستغراق کے بعد **بَلْ رَجُلَانِ** کہنا اثباتِ جنس کی طرف عود ہے، جس سے آخر کلام اوّل کلام کے مناقض ہوگیا۔



﴿لَيْتَ﴾ برائے تمنی اس کے معنی ہیں کسی چیز کے حصول کی محبت خواہ حصول کی اُمید ہو، یا نہ ہو، جیسے: لَيْتَ زَيْدًا قَائِمٌ۔

﴿لَعَلَّ﴾ برائے ترجی، اس کے معنی ہیں ایسے امرمحبوب، یا مکروہ کی اُمید کرنا جس کے حصول پر وثوق نہ ہو، امرمحبوب کی ترجی جیسے: لَعَلَّ السُّلْطَانَ يُكْرِمُنِيْ ، اور امرمکروہ کی ترجی جیسے: لَعَلَّ الرَّقِيْبَ حَاضِرٌ، لیکن امرمحبوب کی ترجی اکثر ہوتی ہے اور مکروہ کی کم، ترجی اور تمنی میں باعتبارِ عموم وخصوص من وجہ کی نسبت ہے، کیونکہ تمنی ممکن اور ممتنع دونوں میں مستعمل ہے، اور ترجی ممکن کے ساتھ خاص، اور ترجی امرمحبوب اور مکروہ دونوں میں مستعمل اور تمنی امرمحبوب کے ساتھ مخصوص تو امرممکن محبوب میں تمنی اور ترجی دونوں پائی جائیں گی، اور ممتنع میں تمنی، نہ ترجی، اور امرممکن مکروہ میں ترجی پائی جائے گی، نہ تمنی۔

﴿لٰكِنَّ﴾ برائے استدراک، لغت میں اس کے معنی ہیں کسی چیز کے ساتھ مافات کی تلافی، اور اصطلاح میں وہ ہے کہ اس توہم کو دفع کرنے کے لئے جو کلام سابق سے پیدا ہوا ہے، چونکہ یہ دفع استثنائے منقطع سے مشابہت رکھتا ہے، اس لئے (لٰكِنَّ) استثنائے منقطع کے واسطے مقرر ہوگیا، اس کا ماقبل جملۂ موہمہ، اور مابعد جملۂ دافعہ کہلاتا ہے، یہ ضروری ہے کہ جملۂ موہمہ، اور جملۂ دافعہ اثبات ونفی کے اعتبار سے معنیً مختلف ہوں، لفظاً اختلاف ضروری نہیں، کیونکہ ابہام اور دفع معنی کے اعتبار سے ہوتا ہے، اس لئے دونوں کا باعتبارِ معنی اختلاف ضروری ہوا، جیسے: غَابَ زَيْدٌ لٰكِنَّ بَكْرًا حَاضِرٌ، لفظاً مثبت، اور معنیً مختلف ہیں کہ (لٰكِنَّ بَكْرًا حَاضِرٌ) بمعنی (لٰكِنَّ بَكْرًا مَاغَابَ) ہے، **حاصل یہ کہ** موہمہ، اور دافعہ دونوں جملوں میں فی الجملہ تنافی ضروری ہے، تضادِ حقیقی لازم نہیں، جیسے آیت کریمہ: اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ کہ عدمِ شکر اور افضال متضاد نہیں، البتہ دونوں میں فی الجملہ تنافی ضرور ہے۔

﴿لَوْلَا امتناعیہ﴾ دو جملوں پر داخل ہوتا ہے، نحوی دوسرے جملہ کو جوابِ (لَوْلَا) کہتے ہیں، چونکہ یہ حرفِ شرط نہیں، اس لئے پہلے جملہ کو شرط نہیں کہتے، یہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ دوسرے جملہ کا مضمون پہلے جملہ کے مضمون کے پائے جانے کے سبب منفی ہوگیا، جیسے: لَوْلَا عَلِيٌّ لَهَلَكَ عُمَرُ، اس میں دوسرا جملہ (لَهَلَكَ عُمَرُ) ہے، اس کا مضمون (ہلاکِ عمر) اور پہلا جملہ (لَوْلَا عَلِيٌّ) جو اصل میں (لَوْلَا عَلِيٌّ مَوْجُوْدٌ) تھا، اس کا مضمون وجودِ علی تو (لَوْلَا) نے اس بات پر دلالت کی کہ ہلاکِ عمر منتفی ہوا بسبب وجودِ علی، یہ حضرتِ عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے، جس کی قدرے تفصیل یہ ہے کہ ایک حاملہ عورت



سے زنا صادر ہوا، بعد ثبوتِ شرعی آپ نے اس کو سنگسار کرنے کا حکم دے دیا، مولائے مشکل کشا سیدنا 'علی' مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یاد دلایا کہ اللہ کے رسول سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حاملہ عورت کو وضع حمل کے بعد سنگسار کیا جائے، چنانچہ آپ نے ایسا ہی کیا، اور فرمایا: لَوْلَا عَلِيٌّ لَهَلَكَ عُمَر، 'علی' کی وجہ سے 'عمر' ہلاک نہ ہوا، یعنی مولائے مشکل کشا کی یاد دہانی نے دینی ہلاکت سے بچالیا، اس سے معلوم ہوا کہ خلافِ شرع حکم دینی ہلاکت ہے۔

﴿لَوْ برائے شرط﴾ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ جزا کا انتفار ہوا بوجہ انتفائے شرط کے جیسے: لَوْ كَانَ فِيهِمَا آلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا میں (لَوْ) نے اس بات پر دلالت کی کہ اوّل کا انتفا یعنی تعددِ آلِهَة کا انتفائے معلوم سبب ہے، ثانی کے انتفار یعنی فسادِ زمین وآسمان کے انتفائے معلوم کے لئے نفس الامر میں یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا اور خدا ہوتے تو زمین وآسمان کا موجودہ نظام برباد ہو جاتا، لیکن اللہ تعالیٰ کے سوا اور خدا نہیں، اس لئے زمین وآسمان کا موجودہ نظام برباد نہ ہوا، (لَوْ) کا استعمال بایں معنی مشہور ہے۔

(لَوْ) کبھی بایں معنی مستعمل ہوتا ہے کہ جزا لازم ہے شرط کے لئے، اور جزا منتفی اس سے استدلال کیا جاتا ہے کہ شرط کے منتفی ہونے پر جیسے یہی آیت کریمہ کہ جزا یعنی زمین وآسمان کا فساد لازم ہے شرط کے لئے یعنی تعددِ آلِهَة کے لئے، تو شرط ملزوم ہوئی، اور لازم منتفی ہے کہ زمین وآسمان فاسد نہیں ہیں، تو ملزوم منتفی ہوا یعنی تعددِ آلِهَة، کیونکہ لازم کا انتفار ملزوم کے انتفار پر دلالت کرتا ہے، اور جب تعددِ آلِهَة منتفی ہوا تو توحید ثابت ہوئی، کیونکہ اس لزوم کا اِخبار اللہ تعالیٰ نے فرمایا، جس کے اِخبار میں کذب ممکن نہیں، تو یہ ملزوم قطعی ہوا، اور جب لزوم قطعی ہوا، تو آیت کریمہ توحید پر دلیل قطعی ہوگئی۔

لَوْ، کبھی (لَوْ) کا استعمال کا جزا کا استمرار بیان کرنے کے لئے ہوتا ہے، اس وقت جزا کو لازم قرار دیتے ہیں، اس شرط کے لئے جو دو متنافی چیزوں میں سے بنسبت جزا بعید ہوتی ہے، جیسے: لَوْ اَهَنْتَنِي لَاَكْرَمْتُكَ (اگر تو میری اہانت کرتا، تب بھی میں تیرا اکرام کرتا)، مخاطب کی اہانت، اور اس کا اکرام دو متنافی چیزیں ہیں، ان میں مخاطب کی اہانت بہ نسبت اکرامِ متکلم بعید ہے، اور اکرامِ مخاطب قریب، متکلم نے اپنے اکرام کو مخاطب کی اہانت کے لئے لازم قرار دیا، تو اس کے اکرام کے لئے بدرجہ اولیٰ لازم ہوا، تو معنی یہ ہوئے کہ متکلم کا اکرام مستمر ہے، مخاطب اہانت کرے، یا اکرام، اسی قبیل سے ہے یہ حدیث: نِعْمَ الْعَبْدُ صُهَيْبٌ لَوْ لَمْ يَخَفِ

اللّٰهَ لَمْ يَعْصِهٖ کہ عدمِ عصیان، عدمِ حب کو لازم ہے، تو حب کو بدرجۂ اولیٰ لازم ہوا، اب معنی یہ ہوئے کہ حضرتِ صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عدمِ عصیان مستمر ہے کہ ان سے معصیت صادر نہیں ہوتی۔

﴿لَمَّا حرفِ شرط﴾ نزدِ بعض اور ظرفِ زمان متضمن معنیٔ شرط نزدِ بعض دیگر، اس تقدیر پر جواب کا مفعول فیہ ہوتا ہے، یہ اعجب کلمات سے ہے کہ جب ماضی پر داخل ہو تو ظرف ہوتا ہے، اور جب مضارع پر داخل ہو تو حرف، اور جب دونوں پر نہ ہو تو بمعنی (اِلَّا) جیسے: اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ۔

﴿لَمَّا برائے استغراق﴾ وہ ہے جو وقت انتفاء سے وقتِ تکلم تک استمرارِ نفی کے افادہ کے ساتھ مخصوص ہے، جیسے: لَمَّا يَضْرِبُ زَيْدٌ، اسی قبیل سے آیت کریمہ ہے: اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلَ الْجَنَّةَ وَ لَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جَاهَدُوْا مِنْكُمْ وَيَعْلَمَ الصَّابِرِيْنَ، اور وقتِ تکلم تک استمرارِ نفی پر دلالت کرنے کی وجہ سے اس کے بعد (فائے تعقیب) کا آنا جائز نہیں، بخلاف (لَمْ) کہ اس کا آنا جائز ہے، کیونکہ اس کی دلالت استمرار پر نہیں ہوتی، جیسے: قُمْتُ فَلَمْ تَقُمْ، اور قُمْتُ فَلَمَّا تَقُمْ نہیں کہہ سکتے، اسی لئے (لَمْ يَكُنْ ثُمَّ كَانَ) درست ہے، اور (لَمَّا يَكُنْ ثُمَّ كَانَ) درست نہیں، بلکہ (لَمَّا يَكُنْ وَ سَوْفَ يَكُوْنُ) کہا جائے گا۔

﴿لَنْ برائے استقبال﴾ وہ ہے جو بدون تاکید و تابید نفی فعل کا افادہ کرنے کے لئے آتا ہے، لیکن زمخشری کا مختار یہ ہے کہ (لَا) نفی فعل کا افادہ کرتا ہے، اور جب نفی فعل کی تاکید منظور ہو تو (لَنْ) لاتے ہیں، جیسے: لَنْ يَخْرُجَ زَيْدٌ، اسی قبیل سے آیت کریمہ ہے، جیسے: قَالَ لَنْ تَرَانِيْ۔

﴿لَيْسَ﴾ بعض نے کہا کہ (لَيْسَ) زمانۂ حال کی نفی کے لئے آتا ہے، اور بعض نے کہا مطلقاً نفی کے واسطے، مذکورہ دونوں مذہب میں تناقض نہیں، اس لئے کہ جب (لَيْسَ) کسی زمانے کے ساتھ مقید نہ ہو تو حال کے واسطے ہوتا ہے، جیسے: زَيْدٌ قَائِمٌ میں ایجابِ حال پر محمول ہے، اور جب کسی زمانے کے ساتھ مقید ہو تو اسی زمانے پر محمول ہوگا، جیسے: لَيْسَ خَلَقَ اللّٰهُ مِثْلَهٗ میں نفی ماضی کے لئے ہے، اور اَلَا يَوْمَ يَأْتِيْهِمْ لَيْسَ مَصْرُوْفًا عَنْهُمْ میں نفی استقبال کے واسطے، اور لَيْسَ زَيْدٌ قَائِمًا الْآنَ میں نفی حال کے لئے، جنہوں نے کہا کہ نفی حال کے لئے ہوتا ہے، ان کی مراد یہ ہے کہ اس وقت جبکہ کسی زمانے کے ساتھ مقید نہ ہو، اور جنہوں نے کہا ہر زمانے کی نفی کے واسطے آتا ہے، ان کی مراد یہ ہے کہ جس زمانے کے ساتھ اس کو مقید کریں گے، اسی کے واسطے ہوگا، تو اوّل قول بروقت عدمِ تقئید ہے، اور ثانی بروقت تقئید، لیکن یہ توفیق اس وقت درست ہوگی

جبکہ اختلاف استعمال میں ہو، اور اگر اختلاف وضع میں ہے کہ بعض نے کہا نفی حال کے واسطے موضوع ہے، اور بعض نے کہا مطلقاً نفی کے واسطے وضع کیا گیا ہے، تو دونوں قولوں میں تناقض باقی ہے، اور قولِ ثانی کی دلیل مذکور راجح ہے، اس لئے کہ استعمال بہ تقئید از منہ ثلثہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ قدرِ مشترک کے واسطے موضوع ہے، ورنہ قول بالاشتراک لازم آئے گا، یا قول بالحقیقت والمجاز، اور دونوں خلافِ اصل ہیں۔

﴿ م ﴾

﴿مسند﴾ وہ ہے جس کے ساتھ حکم کیا جائے، یعنی جس کو کسی چیز کی طرف منسوب کریں، اس طرح کہ سننے والے کو اس سے کوئی خبر معلوم ہو، یا طلب، اس کو محکوم بہ بھی کہتے ہیں، جیسے: **زَیْدٌ قَائِمٌ** میں (**قَائِم**)

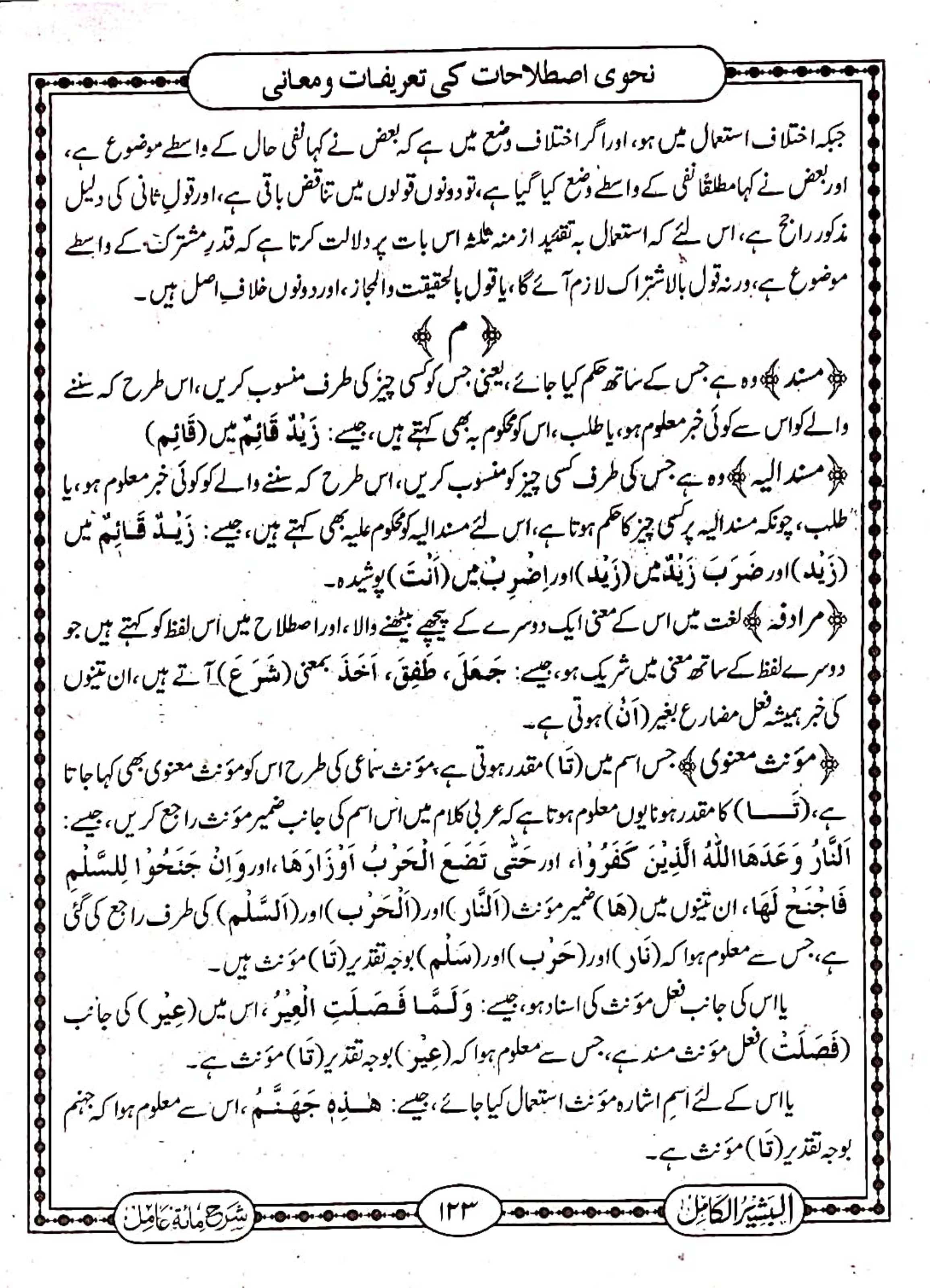
﴿مسند الیہ﴾ وہ ہے جس کی طرف کسی چیز کو منسوب کریں، اس طرح کہ سننے والے کو کوئی خبر معلوم ہو، یا طلب، چونکہ مسند الیہ پر کسی چیز کا حکم ہوتا ہے، اس لئے مسند الیہ کو محکوم علیہ بھی کہتے ہیں، جیسے: **زَیْدٌ قَائِمٌ** میں (**زَیْد**) اور **ضَرَبَ زَیْدٌ** میں (**زَیْد**) اور **اِضْرِبْ** میں (**اَنْتَ**) پوشیدہ۔

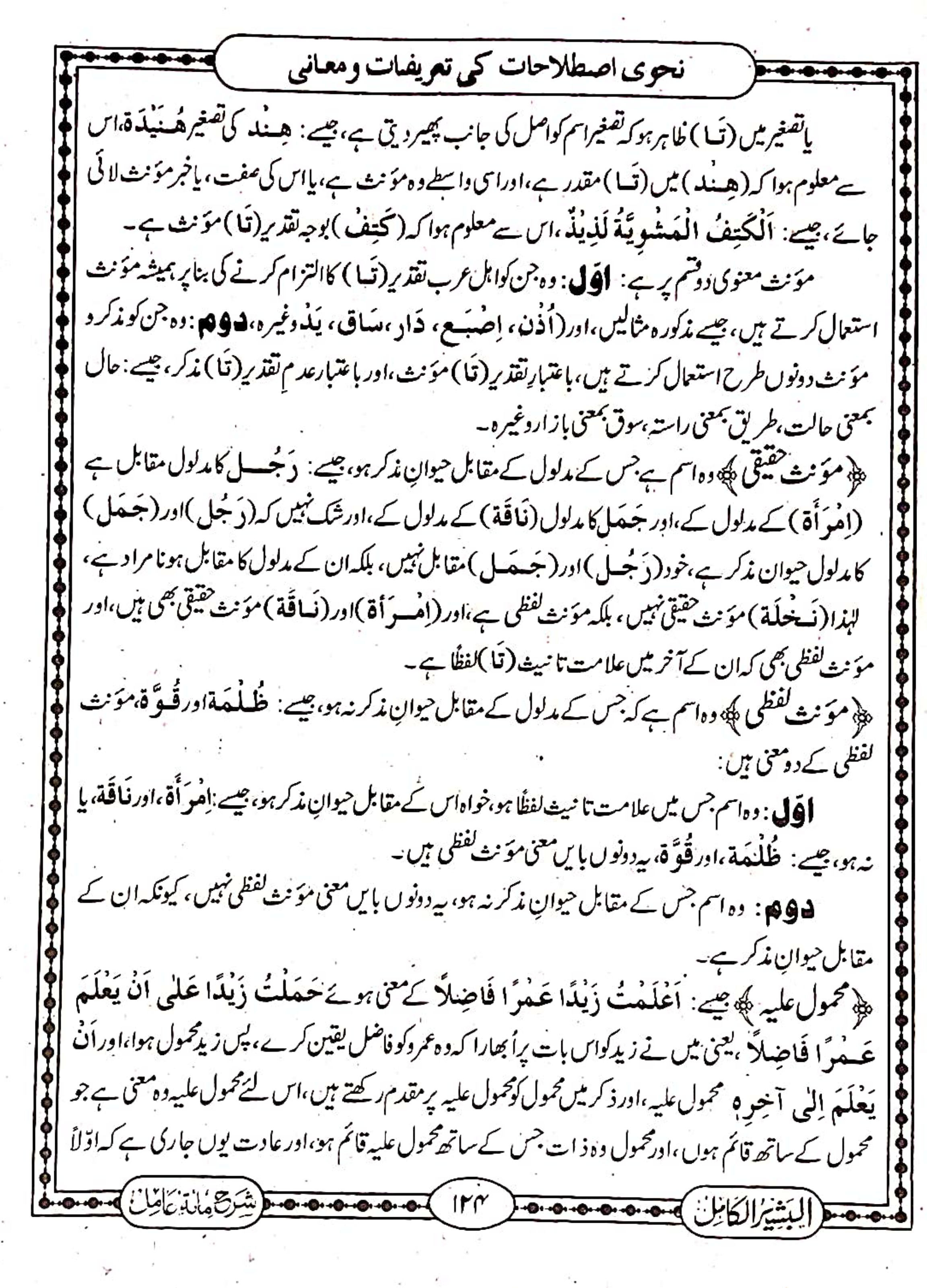
﴿مرادفہ﴾ لغت میں اس کے معنی ایک دوسرے کے پیچھے بیٹھنے والا، اور اصطلاح میں اس لفظ کو کہتے ہیں جو دوسرے لفظ کے ساتھ معنی میں شریک ہو، جیسے: **جَعَلَ، طَفِقَ، اَخَذَ** بمعنی (**شَرَعَ**) آتے ہیں، ان تینوں کی خبر ہمیشہ فعل مضارع بغیر (**اَنْ**) ہوتی ہے۔

﴿مؤنث معنوی﴾ جس اسم میں (**تَا**) مقدر ہوتی ہے، مؤنث سماعی کی طرح اس کو مؤنث معنوی بھی کہا جاتا ہے، (**تَـــا**) کا مقدر ہونا یوں معلوم ہوتا ہے کہ عربی کلام میں اس اسم کی جانب ضمیر مؤنث راجع کریں، جیسے: **اَلنَّارُ وَعَدَهَا اللّٰهُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا**، اور **حَتّٰی تَضَعَ الْحَرْبُ اَوْزَارَهَا**، اور **وَاِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا**، ان تینوں میں (**هَا**) ضمیر مؤنث (**اَلنَّار**) اور (**اَلْحَرْب**) اور (**اَلسَّلْم**) کی طرف راجع کی گئی ہے، جس سے معلوم ہوا کہ (**نَار**) اور (**حَرْب**) اور (**سَلْم**) بوجہ تقدیر (**تَا**) مؤنث ہیں۔

یا اس کی جانب فعل مؤنث کی اسناد ہو، جیسے: **وَلَمَّا فَصَلَتِ الْعِیْرُ**، اس میں (**عِیْر**) کی جانب (**فَصَلَتْ**) فعل مؤنث مسند ہے، جس سے معلوم ہوا کہ (**عِیْر**) بوجہ تقدیر (**تَا**) مؤنث ہے۔

یا اس کے لئے اسمِ اشارہ مؤنث استعمال کیا جائے، جیسے: **هٰذِهٖ جَهَنَّمُ**، اس سے معلوم ہوا کہ جہنم بوجہ تقدیر (**تَا**) مؤنث ہے۔





یا تصغیر میں (تَا) ظاہر ہو کہ تصغیر اسم کو اصل کی جانب پھیر دیتی ہے، جیسے: هِنْد کی تصغیر هُنَيْدَة، اس سے معلوم ہوا کہ (هِنْد) میں (تَا) مقدر ہے، اور اسی واسطے وہ مؤنث ہے، یا اس کی صفت، یا خبر مؤنث لائی جائے، جیسے: اَلْكَتِفُ الْمَشْوِيَّةُ لَذِيْذٌ، اس سے معلوم ہوا کہ (كَتِفْ) بوجہ تقدیر (تَا) مؤنث ہے۔

مؤنث معنوی دو قسم پر ہے: **اوّل**: وہ جن کو اہل عرب تقدیر (تَا) کا التزام کرنے کی بنا پر ہمیشہ مؤنث استعمال کرتے ہیں، جیسے مذکورہ مثالیں، اور (اُذُن، اِصْبَع، دَار، سَاق، يَدْ وغیرہ، **دوم**: وہ جن کو مذکر و مؤنث دونوں طرح استعمال کرتے ہیں، باعتبارِ تقدیر (تَا) مؤنث، اور باعتبار عدمِ تقدیر (تَا) مذکر، جیسے: حال بمعنی حالت، طریق بمعنی راستہ، سوق بمعنی بازار وغیرہ۔

﴿**مؤنث حقیقی**﴾ وہ اسم ہے جس کے مدلول کے مقابل حیوانِ مذکر ہو، جیسے: رَجُل کا مدلول مقابل ہے (اِمْرَأَة) کے مدلول کے، اور جَمَل کا مدلول (نَاقَة) کے مدلول کے، اور شک نہیں کہ (رَجُل) اور (جَمَل) کا مدلول حیوان مذکر ہے، خود (رَجُل) اور (جَمَل) مقابل نہیں، بلکہ ان کے مدلول کا مقابل ہونا مراد ہے، لہٰذا (نَخْلَة) مؤنث حقیقی نہیں، بلکہ مؤنث لفظی ہے، اور (اِمْرَأَة) اور (نَاقَة) مؤنث حقیقی بھی ہیں، اور مؤنث لفظی بھی کہ ان کے آخر میں علامت تانیث (تَا) لفظاً ہے۔

﴿**مؤنث لفظی**﴾ وہ اسم ہے کہ جس کے مدلول کے مقابل حیوانِ مذکر نہ ہو، جیسے: ظُلْمَة اور قُوَّة، مؤنث لفظی کے دو معنی ہیں:

اوّل: وہ اسم جس میں علامت تانیث لفظاً ہو، خواہ اس کے مقابل حیوانِ مذکر ہو، جیسے: اِمْرَأَة، اور نَاقَة، یا نہ ہو، جیسے: ظُلْمَة، اور قُوَّة، یہ دونوں بایں معنی مؤنث لفظی ہیں۔

دوم: وہ اسم جس کے مقابل حیوانِ مذکر نہ ہو، یہ دونوں بایں معنی مؤنث لفظی نہیں، کیونکہ ان کے مقابل حیوانِ مذکر ہے۔

﴿**محمول علیہ**﴾ جیسے: اَعْلَمْتُ زَيْدًا عَمْرًا فَاضِلًا کے معنی ہوئے حَمَلْتُ زَيْدًا عَلٰى اَنْ يَعْلَمَ عَمْرًا فَاضِلًا، یعنی میں نے زید کو اس بات پر ابھارا کہ وہ عمرو کو فاضل یقین کرے، پس زید محمول ہوا، اور اَنْ يَعْلَمَ اِلٰى آخِرِهٖ محمول علیہ، اور ذکر میں محمول کو محمول علیہ پر مقدم رکھتے ہیں، اس لئے محمول علیہ وہ معنی ہے جو محمول کے ساتھ قائم ہوں، اور محمول وہ ذات جس کے ساتھ محمول علیہ قائم ہو، اور عادت یوں جاری ہے کہ اوّلاً

ذات کو ذکر کرتے ہیں، اور ثانیًا اس معنی کو جو قائم بالذات ہو، جیسے: مبتدا وخبر میں، حال وذو الحال میں، موصوف وصفت میں یہ عادت معلوم ہے۔

﴿مفعول بہ﴾ وہ اسم ہے جس کے مدلول پر فاعل کا فعل واقع ہو، جیسے: ضَرَبْتُ زَيْدًا میں (زَيْدًا)

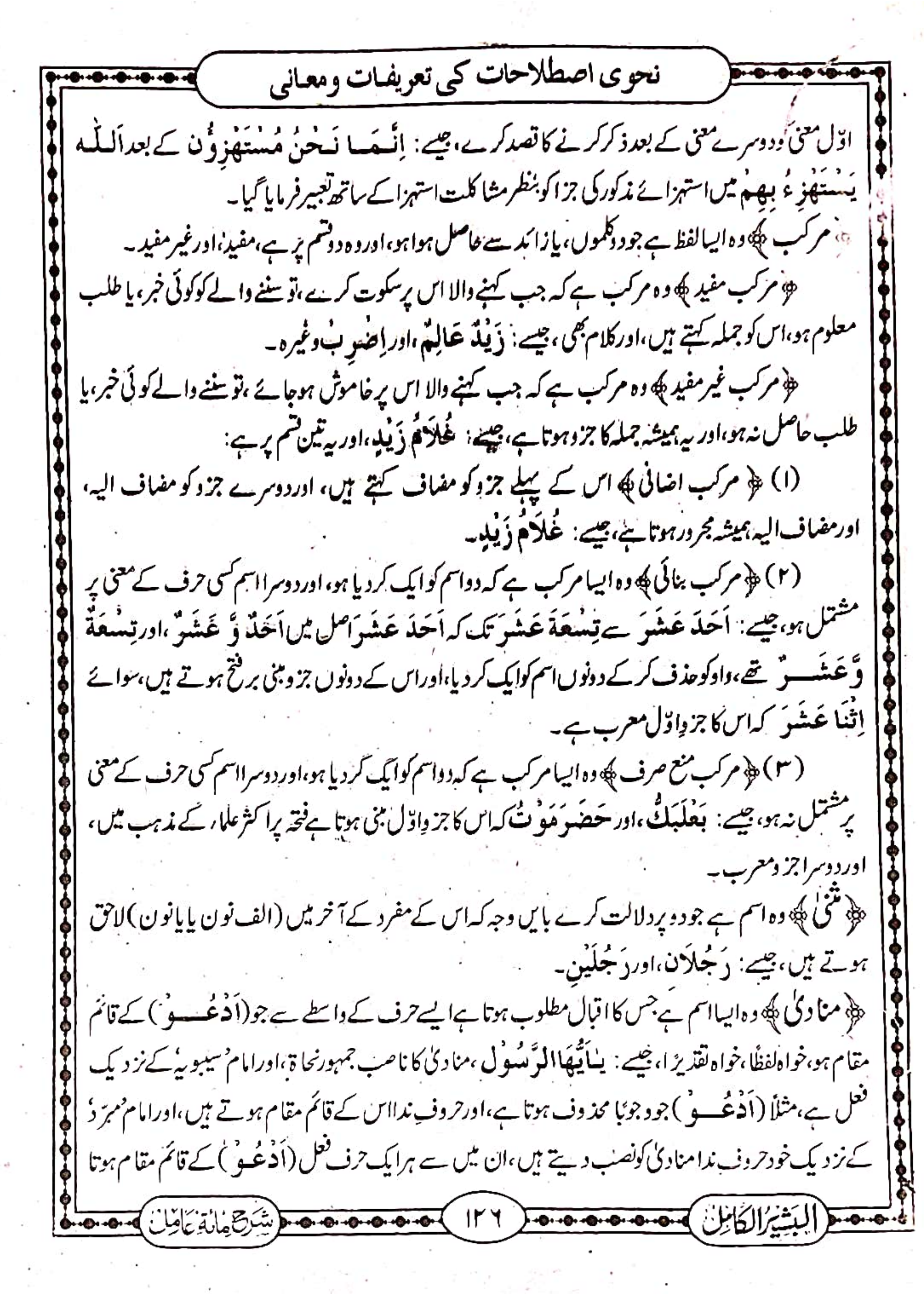
﴿مفعول بہ غیر صریح﴾ جو جار مجرور فعل سے متعلق ہو، اس کا مجرور مفعول بہ بواسطہ حرفِ جر محلًا منصوب ہوتا ہے، خواہ لازم ہو، یا متعدی، جیسے: مَرَرْتُ بِزَيْدٍ میں (زَيْد) مجرور لفظًا، اور منصوب محلًا بنا بر مفعول بہ غیر صریح کہلاتا ہے، اگرچہ مَرَرْتُ فعل لازم ہے۔

﴿معرفہ﴾ وہ اسم ہے جو خاص کیا گیا ہو معیّن چیز کے ساتھ، جیسے: زَيْد، بَكْر وغیرہ۔

﴿مشابہ بمضاف﴾ اس اسم کو کہتے ہیں جس کے معنی بدون امر دیگر تمام نہ ہوں، جیسے مضاف کے معنی بغیر مضاف الیہ تمام نہیں ہوتے، جیسے: لَا عِشْرِيْنَ دِرْهَمًا لَكَ میں (عِشْرِيْن) کے معنی بدون (دِرْهَمًا) تمام نہیں، اس لئے کہ (عِشْرِيْن) کے معنی ہیں (بیس) اور یہ باعتبار معدود مبہم ہیں، جب (دِرْهَمًا) کہا تو ابہام جاتا رہا، اور معلوم ہوگیا کہ بیس روپے، اور مشابہ مضاف کو اصطلاح میں طویل اور مطوّل بھی کہتے ہیں، بالفاظِ دیگر وہ اسم غیر مضاف ہے جس کے بعد کوئی چیز ایسی ہو جس سے اس کے معنی تمام ہوتے ہوں، اس چیز کو متمّم کہتے ہیں، یہ متمّم کبھی سبب داعی معنوی ہوتا ہے، جیسے: يَا طَالِعًا جَبَلًا کہ (طَالِعًا) کے معنی کی تمامیت (جَبَلًا) کے ذکر سے ہوتی ہے، بغیر اس کے مخاطب منتظر رہے گا، اس میں (طَالِعًا) مشابہ مضاف ہونے کی وجہ سے منصوب ہے، اور (جَبَلًا) بنا بر مفعولیّت، اور متمّم کبھی معطوف ہوتا ہے، جیسے: يَا ثَلٰثَةً وَ ثَلٰثِيْنَ، جبکہ یہ کسی کا نام ہو، صرف (ثَلٰثَة) کے ذکر سے مسمّٰی مفہوم نہ ہوگا، تاوقتیکہ (وَثَلٰثِيْن) کو بھی ذکر نہ کیا جائے، تو (ثَلٰثَة) مشابہ مضاف ہونے کی وجہ سے منصوب ہوا، اور (ثَلٰثِيْن) بنا بر عطف۔

اور کبھی بسبب اضطرارِ نحوی جیسے: يَا عَظِيْمًا يُرْجٰى لِكُلِّ عَظِيْمٍ، اس میں (عَظِيْمًا) موصوف، اور (يُرْجٰى لِكُلِّ عَظِيْمٍ) جملہ صفت ہے، یہ دونوں مل کر منادیٰ ہیں، تو یہ از قبیل ندائے موصوف، نہ از قبیل وصفِ منادیٰ، ورنہ جملہ کا صفتِ معرفہ ہونا لازم آئے گا، جو درست نہیں، یہ لزوم از قبیل ندائے موصوف قرار دینے پر مجبور کرتا ہے، اسی واسطے یہ متمّم بسبب اضطرارِ نحوی ہوا۔

﴿مشاکلت﴾ باعتبار علم بدیع جس کے معنی ہیں کہ ایک معنی کو دوسرے معنی کے لفظ سے تعبیر کرنا، جبکہ متکلم



اوّل معنیٰ ودوسرے معنیٰ کے بعد ذکر کرنے کا قصد کرے، جیسے: اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ کے بعد اَللّٰهُ یَسْتَهْزِءُ بِهِمْ میں استہزائے مذکور کی جزا کو بنظر مشاکلت استہزا کے ساتھ تعبیر فرمایا گیا۔

﴿مرکب﴾ وہ ایسا لفظ ہے جو دو کلموں، یا زائد سے حاصل ہوا ہو، اور وہ دو قسم پر ہے، مفید، اور غیر مفید۔

﴿مرکب مفید﴾ وہ مرکب ہے کہ جب کہنے والا اس پر سکوت کرے، تو سننے والے کو کوئی خبر، یا طلب معلوم ہو، اس کو جملہ کہتے ہیں، اور کلام بھی، جیسے: زَیْدٌ عَالِمٌ، اور اِضْرِبْ وغیرہ۔

﴿مرکب غیر مفید﴾ وہ مرکب ہے کہ جب کہنے والا اس پر خاموش ہو جائے، تو سننے والے کو ئی خبر، یا طلب حاصل نہ ہو، اور یہ ہمیشہ جملہ کا جزو ہوتا ہے، جیسے: غُلَامُ زَیْدٍ، اور یہ تین قسم پر ہے:

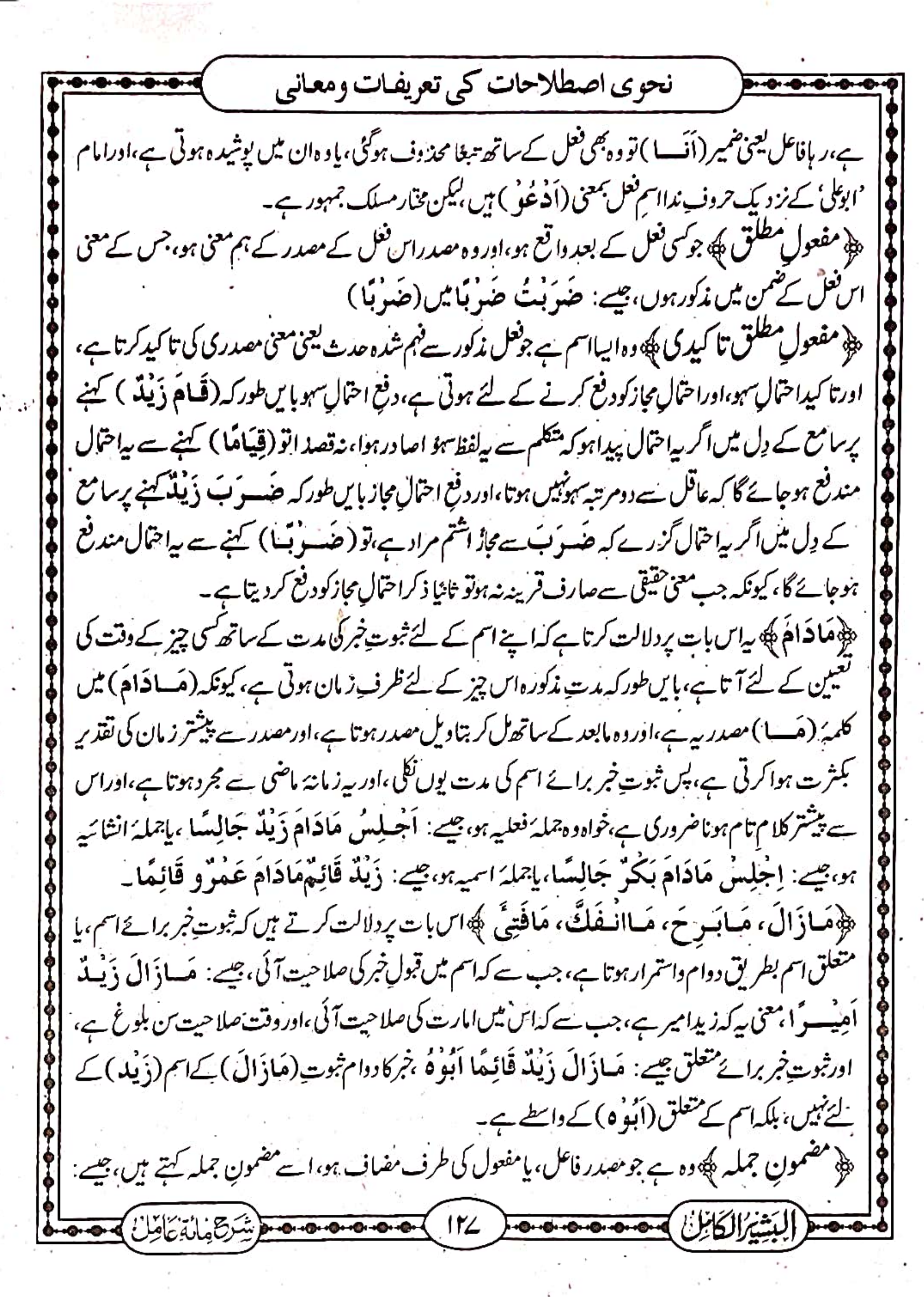
(۱) ﴿مرکب اضافی﴾ اس کے پہلے جزو کو مضاف کہتے ہیں، اور دوسرے جزو کو مضاف الیہ، اور مضاف الیہ ہمیشہ مجرور ہوتا ہے، جیسے: غُلَامُ زَیْدٍ۔

(۲) ﴿مرکب بنائی﴾ وہ ایسا مرکب ہے کہ دو اسم کو ایک کر دیا ہو، اور دوسرا اسم کسی حرف کے معنیٰ پر مشتمل ہو، جیسے: اَحَدَ عَشَرَ سے تِسْعَةَ عَشَرَ تک کہ اَحَدَ عَشَرَ اصل میں اَحَدٌ وَّ عَشَرٌ، اور تِسْعَةٌ وَّعَشَرٌ تھے، واو کو حذف کر کے دونوں اسم کو ایک کر دیا، اور اس کے دونوں جزو مبنی بر فتح ہوتے ہیں، سوائے اِثْنَا عَشَرَ کہ اس کا جزوِ اوّل معرب ہے۔

(۳) ﴿مرکب منع صرف﴾ وہ ایسا مرکب ہے کہ دو اسم کو ایک کر دیا ہو، اور دوسرا اسم کسی حرف کے معنیٰ پر مشتمل نہ ہو، جیسے: بَعْلَبَكُّ، اور حَضْرَمَوْتُ کہ اس کا جزوِ اوّل مبنی ہوتا ہے فتحہ پر اکثر علماء کے مذہب میں، اور دوسرا جزو معرب۔

﴿مثنیٰ﴾ وہ اسم ہے جو دو پر دلالت کرے بایں وجہ کہ اس کے مفرد کے آخر میں (الف نون یا یا نون) لاحق ہوتے ہیں، جیسے: رَجُلَانِ، اور رَجُلَیْنِ۔

﴿منادیٰ﴾ وہ ایسا اسم ہے جس کا اقبال مطلوب ہوتا ہے ایسے حرف کے واسطے سے جو (اَدْعُوْ) کے قائم مقام ہو، خواہ لفظاً، خواہ تقدیراً، جیسے: یٰاَیُّهَا الرَّسُوْلُ، منادیٰ کا ناصب جمہور نحاۃ، اور امام سیبویہ کے نزدیک فعل ہے، مثلاً (اَدْعُوْ) جو وجوباً محذوف ہوتا ہے، اور حروفِ ندا اس کے قائم مقام ہوتے ہیں، اور امام مبرّد کے نزدیک خود حروفِ ندا منادیٰ کو نصب دیتے ہیں، ان میں سے ہر ایک حرف فعل (اَدْعُوْ) کے قائم مقام ہوتا



ہے، رہا فاعل یعنی ضمیر (اَنَــا) تو وہ بھی فعل کے ساتھ تبعًا محذوف ہوگئی، یا وہ ان میں پوشیدہ ہوتی ہے، اور امام 'ابوعلی' کے نزدیک حروفِ ندا اسمِ فعل بمعنی (اَدْعُوْ) ہیں، لیکن مختار مسلک جمہور ہے۔

﴿مفعولِ مطلق﴾ جو کسی فعل کے بعد واقع ہو، اور وہ مصدر اس فعل کے مصدر کے ہم معنی ہو، جس کے معنی اس فعل کے ضمن میں مذکور ہوں، جیسے: ضَرَبْتُ ضَرْبًا میں (ضَرْبًا)

﴿مفعولِ مطلق تاکیدی﴾ وہ ایسا اسم ہے جو فعل مذکور سے فہم شدہ حدث یعنی معنی مصدری کی تاکید کرتا ہے، اور تاکید احتمالِ سہو، اور احتمالِ مجاز کو دفع کرنے کے لئے ہوتی ہے، دفعِ احتمالِ سہو بایں طور کہ (قَامَ زَيْدٌ) کہنے پر سامع کے دِل میں اگر یہ احتمال پیدا ہو کہ متکلم سے یہ لفظ سہو اصادر ہوا، نہ قصدًا تو (قِيَامًا) کہنے سے یہ احتمال مندفع ہوجائے گا کہ عاقل سے دو مرتبہ سہو نہیں ہوتا، اور دفعِ احتمالِ مجاز بایں طور کہ ضَــرَبَ زَيْدٌ کہنے پر سامع کے دِل میں اگر یہ احتمال گزرے کہ ضَـرَبَ سے مجازًا شتم مراد ہے، تو (ضَــرْبًــا) کہنے سے یہ احتمال مندفع ہوجائے گا، کیونکہ جب معنیٔ حقیقی سے صارف قرینہ نہ ہو تو ثانیًا ذکر احتمالِ مجاز کو دفع کر دیتا ہے۔

﴿مَادَامَ﴾ یہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اپنے اسم کے لئے ثبوتِ خبر کی مدت کے ساتھ کسی چیز کے وقت کی تعیین کے لئے آتا ہے، بایں طور کہ مدتِ مذکورہ اس چیز کے لئے ظرفِ زمان ہوتی ہے، کیونکہ (مَــادَامَ) میں کلمۂ (مَــا) مصدریہ ہے، اور وہ مابعد کے ساتھ مل کر بتاویل مصدر ہوتا ہے، اور مصدر سے پیشتر زمان کی تقدیر بکثرت ہوا کرتی ہے، پس ثبوتِ خبر برائے اسم کی مدت یوں نکلی، اور یہ زمانۂ ماضی سے مجرد ہوتا ہے، اور اس سے پیشتر کلامِ تام ہونا ضروری ہے، خواہ وہ جملۂ فعلیہ ہو، جیسے: اَجْلِسْ مَادَامَ زَيْدٌ جَالِسًا، یا جملۂ انشائیہ ہو، جیسے: اِجْلِسْ مَادَامَ بَكْرٌ جَالِسًا، یا جملۂ اسمیہ ہو، جیسے: زَيْدٌ قَائِمٌ مَادَامَ عَمْرٌو قَائِمًا۔

﴿مَــازَالَ، مَــابَـرِحَ، مَــاانْـفَكَّ، مَافَتِئَ﴾ اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ ثبوتِ خبر برائے اسم، یا متعلق اسم بطریق دوام واستمرار ہوتا ہے، جب سے کہ اسم میں قبولِ خبر کی صلاحیت آئی، جیسے: مَــازَالَ زَيْـدٌ اَمِيْــرًا، معنی یہ کہ زید امیر ہے، جب سے کہ اس میں امارت کی صلاحیت آئی، اور وقت صلاحیت سن بلوغ ہے، اور ثبوتِ خبر برائے متعلق جیسے: مَـازَالَ زَيْدٌ قَائِمًا اَبُوْهُ، خبر کا دوام ثبوتِ (مَازَالَ) کے اسم (زَيْد) کے لئے نہیں، بلکہ اسم کے متعلق (اَبُوْه) کے واسطے ہے۔

﴿مضمونِ جملہ﴾ وہ ہے جو مصدر فاعل، یا مفعول کی طرف مضاف ہو، اسے مضمونِ جملہ کہتے ہیں، جیسے:

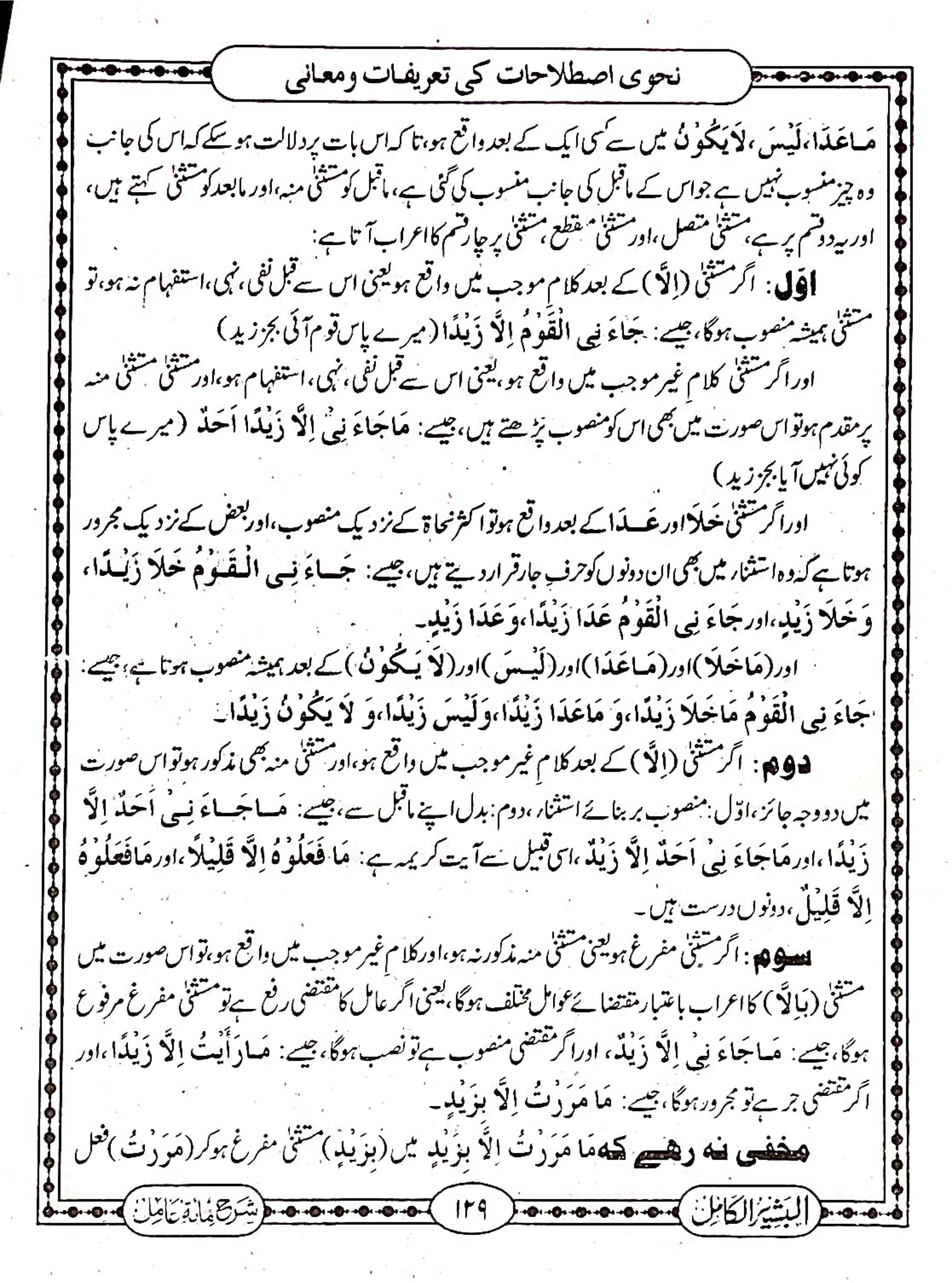
اِنَّ زَیْدًا قَائِمٌ کامضمونِ جملہ قیامِ زید ہے،اوراِنَّ زَیْدًا ضَارِبٌ عَمْرًا کامضمونِ جملہ ضربِ عمرو ہے، مضمونِ جملہ کی تحصیل کا یہ طریقہ اس وقت ہے، جبکہ خبر مشتق ہو، خواہ مذکور ہو، جیسے: مذکورہ مثالوں میں، یا مقدر ہو، جیسے: اِنَّ زَیْدًا فِی الدَّار میں مضمونِ جملہ استقرارِ زید ہوگا کہ خبر مقدر استقر یا مستقر ہے،اوراگر خبر جامد ہو،تو طریقہ یہ ہے کہ خبر کے آخر میں یائے نسبت،اور(تَـا) مصدری لگا کر مصدرِ جعلی بنالیں، پھراس کواسم کی طرف مضاف کریں، جیسے: اِنَّ زَیْدًا اَسَدٌ کا مضمونِ جملہ اَسَدِیَّةُ زَیْد ہوا۔

﴿مَا حجازیہ﴾ وہ ہے جواسم کورفع،اورخبر کونصب کرتا ہے، جیسے: مَاقَـائِمُ الزَّیْدَان میں(قَـائِم)اسمِ فاعل،(اَلزَّیْدَان)اس کافاعل،(قَائِمٌ)اسمِ فاعل اپنے فاعل سے مل کراسم،(مَا) حجازیہ جوخبر سے بوجہ فاعل بے نیاز ہے،(مَا) حجازیہ اپنے اسم سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿مَا تمیمیہ﴾ وہ ہے جوغیر عامل ہے، جیسے: مَاقَائِمُ الزَّیْدَان میں(مَا) نافیہ،(قَائِمٌ)اسمِ فاعل مبتدا کی قسمِ ثانی،(اَلـزَّیْـدَان) فاعل قائم مقام خبر،مبتدا کی قسمِ ثانی اپنے فاعل قائم مقام خبر سے مل کر جملہ اسمیہ، یا فعلیہ ہواعلیٰ اختلافِ القولین۔

﴿منصوب بنزعِ خافض﴾ وہ ایسا اسم منصوب ہے کہ جس کا ناصب برمذہب نحاۃ بصریہ فعل مذکور ہوتا ہے، اور برمذہب نحاۃ کوفیہ اسقاطِ حرفِ جار، نہ خود حرفِ جار، جیسا کہ بعض ناواقف سمجھتے ہیں،اسی مسلک کوفیہ کے پیش نظراس کومنصوب بنزعِ خافض کہتے ہیں، جس سے یہ مفہوم ہوتا ہے کہ نزعِ خافض سبب ہے منصوب ہونے کا، کیونکہ بنزعِ خافض میں(بَـا) برائے سببیت ہے،تو نزعِ خافض سبب ہوا،منصوب ہونے کا،اورمنصوب ہونے کا سبب وہ چیز کہ جس کی وجہ سے نصب آئے،اور جس کی وجہ سے نصب آتا ہے اس کوناصب کہتے ہیں، تونزعِ خافض یعنی اسقاطِ حرفِ جارناصب ہوا،اور یہ فعل لازم کے بعد بھی واقع ہوتا ہے، جیسے: لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِـرَاطَكَ الْـمُسْتَقِيْم میں(صِرَاطَكَ)منصوب بنزعِ خافض ہے،اوروہ خافض(عَـلٰی)،اور یہ (لَاَقْعُدَنَّ)فعل لازم کے بعدواقع ہے،اورفعل متعدی کے بعد بھی واقع ہوتا ہے، جیسے: وَاخْتَـارَ مُوْسٰی قَـوْمَهٗ سَبْعِيْنَ رَجُلًا میں(قَـوْلَهٗ)منصوب بنزعِ خافض ہے،اوروہ خافض(مِنْ)،اور یہ(اِخْتَارَ)فعل متعدی کے بعدواقع ہے۔

﴿مستثنیٰ﴾ وہ اسم ہے جو(اِلَّا)اوراس کے نظائر یعنی غَيْر،سِوٰی،سِوَآء،حَاشَا،خَلَا،عَدَا،مَاخَلَا،



مَاعَدَا، لَیْسَ، لَایَکُوْنُ میں سے کسی ایک کے بعد واقع ہو، تاکہ اس بات پر دلالت ہو سکے کہ اس کی جانب وہ چیز منسوب نہیں ہے جو اس کے ماقبل کی جانب منسوب کی گئی ہے، ماقبل کو مستثنیٰ منہ، اور مابعد کو مستثنیٰ کہتے ہیں، اور یہ دو قسم پر ہے، مستثنیٰ متصل، اور مستثنیٰ منقطع، مستثنیٰ پر چار قسم کا اعراب آتا ہے:

اوّل: اگر مستثنیٰ (اِلَّا) کے بعد کلام موجب میں واقع ہو یعنی اس سے قبل نفی، نہی، استفہام نہ ہو، تو مستثنیٰ ہمیشہ منصوب ہوگا، جیسے: جَاءَ نِی الْقَوْمُ اِلَّا زَیْدًا (میرے پاس قوم آئی بجز زید)

اور اگر مستثنیٰ کلامِ غیر موجب میں واقع ہو، یعنی اس سے قبل نفی، نہی، استفہام ہو، اور مستثنیٰ مستثنیٰ منہ پر مقدم ہو تو اس صورت میں بھی اس کو منصوب پڑھتے ہیں، جیسے: مَاجَاءَ نِیْ اِلَّا زَیْدًا اَحَدٌ (میرے پاس کوئی نہیں آیا بجز زید)

اور اگر مستثنیٰ خَلَا اور عَـدَا کے بعد واقع ہو تو اکثر نحاۃ کے نزدیک منصوب، اور بعض کے نزدیک مجرور ہوتا ہے کہ وہ استثنار میں بھی ان دونوں کو حرفِ جار قرار دیتے ہیں، جیسے: جَـاءَ نِـی الْـقَـوْمُ خَلَا زَیْـدًا، وَخَلَا زَیْدٍ، اور جَاءَ نِی الْقَوْمُ عَدَا زَیْدًا، وَعَدَا زَیْدٍ۔

اور (مَاخَلَا) اور (مَـاعَدَا) اور (لَیْـسَ) اور (لَا یَـکُوْنُ) کے بعد ہمیشہ منصوب ہوتا ہے، جیسے: جَاءَ نِی الْقَوْمُ مَاخَلَا زَیْدًا، وَ مَاعَدَا زَیْدًا، وَلَیْسَ زَیْدًا، وَ لَا یَکُوْنُ زَیْدًا۔

دوم: اگر مستثنیٰ (اِلَّا) کے بعد کلامِ غیر موجب میں واقع ہو، اور مستثنیٰ منہ بھی مذکور ہو تو اس صورت میں دو وجہ جائز، اوّل: منصوب بر بنائے استثنار، دوم: بدل اپنے ماقبل سے، جیسے: مَـاجَـاءَ نِـی اَحَدٌ اِلَّا زَیْدًا، اور مَاجَاءَ نِیْ اَحَدٌ اِلَّا زَیْدٌ، اسی قبیل سے آیت کریمہ ہے: مَا فَعَلُوْهُ اِلَّا قَلِیْلًا، اور مَافَعَلُوْهُ اِلَّا قَلِیْلٌ، دونوں درست ہیں۔

سوم: اگر مستثنیٰ مفرغ ہو یعنی مستثنیٰ منہ مذکور نہ ہو، اور کلامِ غیر موجب میں واقع ہو، تو اس صورت میں مستثنیٰ (بِاِلَّا) کا اعراب باعتبار مقتضائے عوامل مختلف ہوگا، یعنی اگر عامل کا مقتضی رفع ہے تو مستثنیٰ مفرغ مرفوع ہوگا، جیسے: مَـاجَاءَ نِیْ اِلَّا زَیْدٌ، اور اگر مقتضی منصوب ہے تو نصب ہوگا، جیسے: مَـارَأَیْتُ اِلَّا زَیْدًا، اور اگر مقتضی جر ہے تو مجرور ہوگا، جیسے: مَا مَرَرْتُ اِلَّا بِزَیْدٍ۔

مخفی نہ رہے کہ مَا مَرَرْتُ اِلَّا بِزَیْدٍ میں (بِزَیْدٍ) مستثنیٰ مفرغ ہو کر (مَرَرْتُ) فعل

کا ظرفِ لغو ہے، اور جار مجرور اسم نہیں، اور مستثنیٰ اسم ہی ہوتا ہے، کیونکہ مستثنیٰ ہونا اسم کا خاصہ ہے، مگر یہاں پر درحقیقت مستثنیٰ مجرور ہے جو مفعول بہ غیر صریح ہے، اور وہ اسم ہے، ترکیب میں اس کو یوں ہی تعبیر کرتے ہیں، ایسے تمام مقامات پر یہی سمجھنا چاہئے۔

چھارم: اگر مستثنیٰ غَیر، سِوٰی، اور سِوَآء کے بعد واقع ہو تو مستثنیٰ ہمیشہ مجرور ہوتا ہے، بایں وجہ کہ مضاف الیہ ہوتا ہے، اس صورت میں مستثنیٰ کا اعراب غَیر، اور سِوَآء پر لفظاً، اور سِوٰی پر تقدیراً ہوگا، جیسے: **جَاءَ نِی الْقَوْمُ سِوٰی زَیْدٍ**، اور **جَاءَ نِی الْقَوْمُ سِوَآءَ زَیْدٍ**۔

اور لفظ غیر کا اعراب مستثنیٰ (بـاِلَّا) کی طرح ہوتا ہے، یعنی جو اعراب مستثنیٰ پر آتا تھا، تمام صورتوں میں وہ اعراب لفظِ غیر پر آئے گا، مثال مستثنیٰ متصل کی جو کلامِ موجب میں واقع ہو، یہ مستثنیٰ چونکہ ہمیشہ منصوب ہوتا ہے، لہٰذا اس کا اعرابِ نصب لفظِ غیر پر آئے گا، جیسے: **جَاءَ نِی الْقَوْمُ غَیْرَ زَیْدٍ**، اور مستثنیٰ منقطع جو ہمیشہ منصوب ہوتا ہے، جیسے: **جَاءَ نِی الْقَوْمُ غَیْرَ حِمَارٍ**، اور وہ مستثنیٰ جو کلامِ غیر موجب میں مستثنیٰ منہ پر مقدم ہو، جیسے: **مَاجَاءَ نِیْ غَیْرُ زَیْدٍ الْقَوْمُ**، اور وہ مستثنیٰ جو کلامِ غیر موجب میں واقع ہو، اور بر طریق استثناء منصوب، جیسے: **مَاجَاءَ نِیْ اَحَدٌ غَیْرَ زَیْدٍ**، اور بر بنائے بدل مرفوع جیسے: **مَاجَاءَ نِیْ اَحَدٌ غَیْرُ زَیْدٍ**، اور مستثنیٰ مفرغ جو مرفوع ہو، جیسے: **مَاجَاءَ نِیْ غَیْرُ زَیْدٍ**، اور وہ مستثنیٰ مفرغ جو منصوب ہو، جیسے: **مَا رَأَیْتُ غَیْرَ زَیْدٍ**، اور وہ مستثنیٰ مفرغ جو مجرور ہو، جیسے: **مَا مَرَرْتُ بِغَیْرِ زَیْدٍ**۔

اور حَاشَا کے بعد اکثر نحاۃ کے نزدیک مجرور کہ ان کے نزدیک یہ حرفِ جار ہے، اور بعض نحویوں نے اس کے بعد نصب جائز رکھا ہے کہ وہ فعل ہے، جیسے: **جَاءَ نِی الْقَوْمُ حَاشَا زَیْدٍ**، اور **جَاءَ نِی الْقَوْمُ حَاشَا زَیْدًا**۔

اور کبھی حَاشَا اسم بھی مستعمل ہوتا ہے، جیسے قرآنِ کریم میں ارشاد فرمایا گیا: **وَقُلْنَا حَاشَا لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًا** میں (**حَاشَا**) بمعنی تنزیہ اسم مبنی ہے، اس لئے کہ (**حَاشَا**) حرفی سے لفظاً، اور معنی مشابہت رکھتا ہے، لفظاً مشابہت تو ظاہر ہے، اور معنی یہ کہ جس طرح (**حَاشَا**) حرفی اپنے مدخول سے حکمِ سابق کی نفی کرتا ہے، اسی طرح یہ اپنے مدخول سے نقص کی نفی کرتا ہے، تو آیت کریمہ کے معنی ہوئے: اور وہ بولیں اللہ کی پاکی ہے ہر نقص سے، یہ تو جنس سے بشر سے نہیں۔

﴿**مستثنیٰ متصل**﴾ وہ ایسا اسم ہے جس کو ایسے اسم سے خارج کیا گیا ہو جو کثیرین پر دلالت کرے، جیسے:



جَاءَ نِی الْقَوْمُ اِلَّا زَیْدًا کہ اس میں زید کو (اَلْقَوْم) سے خارج کیا گیا، جو کثیرین پر دلالت کرتا ہے کہ قوم کثیر رجال کو کہتے ہیں، خارج کرنے سے مراد یہ کہ جو حکم قوم کا ہے یعنی آمد، وہ اس کے لئے نہیں۔

﴿مستثنیٰ منقطع﴾ وہ ایسا اسم ہے جس کو کثیرین پر دلالت کرنے والے اسم سے خارج نہ کیا گیا ہو، جیسے: جَاءَ نِی الْقَوْمُ اِلَّا حِمَارًا کہ (حِمَار) قوم میں داخل نہیں، تو اخراج کیسے ہوسکتا ہے؟ کہ اخراج تو دخول کے بعد ہوتا ہے، اور جب یہ قوم میں داخل نہیں تو قوم کا حکم یعنی آمد بھی اس کے لئے نہ ہوا، غرض کہ مستثنیٰ متصل، اور مستثنیٰ منقطع ہونے کا دار مدار دخول، اور عدمِ دخول پر ہے، اگر مستثنیٰ کا دخول بالیقین معلوم ہے، تو مستثنیٰ متصل، اور عدمِ دخول بالیقین معلوم ہے، تو مستثنیٰ منقطع۔

﴿مَا مصدریہ حرفیہ زمانیہ﴾ جیسے: اَقُوْمُ مَا جَلَسَ الْاَمِیْرُ میں (مَا) اس کو زمانیہ اس لئے کہتے ہیں کہ اس سے پہلے وقت مضاف ہو، حذف کر کے اس کے قائم مقام اس کو کر دیا گیا، تو قائم مقام ہونے کے اعتبار سے یہ زمانے پر دلالت کرتا ہے، بخلاف غیر زمانیہ کہ اس سے پہلے وقت مضاف نہیں ہوتا۔

﴿مَا مصدریہ حرفیہ غیر زمانیہ﴾ یہ اپنے مابعد سے مل کر بمعنی مصدر ہوتا ہے، جیسے: وَضَاقَتْ عَلَیْکُمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ میں (بِمَا رَحُبَتْ) بمعنی (بِرُحْبِهَا) اس سے پہلے وقت مضاف نہیں ہوتا، تو یہ وقت کے قائم مقام نہ ہوگا، لہٰذا یہ زمانہ پر دلالت نہیں کرتا، اسی لئے یہ غیر زمانیہ کہلاتا ہے۔

﴿متـــیٰ﴾ استغراقِ زمانہ کے واسطے آتا ہے بنا بر ظرفیت منصوب ہو کر مستعمل ہوتا ہے، اس میں، اور ہر اُس ظرف میں جو (اِنْ) شرطیہ کے معنی کو متضمن ہو، شرط عامل ہوتی ہے، جزا نہیں، جیسے: مَتٰی تَذْهَبْ اَذْهَبْ، اور بر وقت لحوقِ مائے زائدہ استغراق وابہام کے لئے مؤکد ہو جاتا ہے۔

حضوری گر ہمی خواہی ازو غائب مشو حافظ　　　متیٰ ما تلق من تهویٰ دع الدّنیا واهملها

اور کبھی استفہام بھی آتا ہے، جیسے: مَتٰی نَصْرُ اللّٰهِ۔

﴿مائے نافیہ﴾ وہ ہے جو نفی میں تقریب کا افادہ کرتا ہے، جیسے: مَـــا ضَرَبَ کے معنی ہوئے گذشتہ زمانہ قریب میں نہیں مارا، سیبویہ کے کلام سے یہ بات مفہوم ہوتی ہے کہ جس طرح (قَدْ) اثبات میں تقریب کا افادہ کرتا ہے، اسی طرح نفی میں تقریب کا افادہ (مَا) کرتا ہے، بخلاف (لَمْ) کہ وہ زمانہ گذشتہ میں انتفائے فعل پر دلالت کرتا ہے، عام ازیں کہ انتفائے فعل زمانہ گذشتہ قریب میں ہو، یا بعید میں تو (لَمْ یَضْرِبْ) کے معنی ہوئے

کہ گذشتہ زمانے میں نہیں مارا، پس (مَا) اور (لَمْ) زمانۂ گذشتہ میں انتفائے فعل پر دلالت کرنے میں متفق ہیں، تقریب نفی کے اعتبار سے مختلف کہ (مَا) تقریب نفی کا افادہ کرتا ہے، اور (لَمْ) نہیں کرتا، **حاصل یہ کہ** زمانۂ گذشتہ میں انتفائے فعل پر دلالت (مَا) اور (لَمْ) میں مشترک فیہ، اور تقریب نفی پر دلالت مختلف فیہ۔

﴿مَنْ﴾ ذوی العقول کے لئے موضوع ہے، لیکن شیخ 'جرجانی' کے نزدیک تغلیبا ذوی العقول، اور غیر ذوی العقول دونوں کے لئے استعمال ہوتا ہے، جیسے: رَبُّ الْعَالَمِیْن میں (اَلْعَالَمِیْن) تغلیبا دونوں کے لئے مستعمل ہے، اور تغلیب از قبیل مجاز مرسل ہے، جس کا علاقہ جزئیت، یہ اگر چہ مفرد مذکر ہے، مگر مثنیٰ، مجموع، اور مؤنث کی صلاحیت بھی اس میں موجود ہے، اسی واسطے بروقت ارادۂ مثنیٰ ضمیر تثنیہ کا ارجاع، اور بروقت ارادۂ مجموع ضمیر جمع کا ارجاع، اور بروقت ارادۂ مؤنث ضمیر مؤنث کا ارجاع باعتبار رعایت معنی درست ہوتا ہے، لیکن رعایت لفظ استعمال میں اکثر ہے، جیسے: وَمَنْ یُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ وَیَعْمَلْ صَالِحًا یُّدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خَالِدِیْنَ فِیْهَا اَبَدًا قَدْ اَحْسَنَ اللّٰهُ لَهٗ رِزْقًا میں (خَالِدِیْنَ) بصیغۂ جمع رعایت معنی کی بنا پر ہے، اور یہ (یُؤْمِنْ) اور (یَعْمَلْ) بصیغۂ مفرد، اور (یُدْخِلْهُ)، اور (لَهٗ) بضمیر مفرد رعایت لفظ پر مبنی ہے، اسی طرح اسمِ اشارہ کا افراد باعتبارِ لفظ، اور جمعیت باعتبارِ معنی ہوتی ہے۔

﴿مَنْ شرطیہ﴾ موصوفہ، موصولہ، استفہامیہ ہوتا ہے، جیسے: مَنْ یُکْرِمُنِیْ اُکْرِمْهُ، سب کی مثالیں بن سکتی ہیں، فرق یہ ہے کہ شرطیہ ہونے کی تقدیر پر دونوں فعل مجزوم ہوں گے، اور موصوفہ، اور موصولہ ہونے کی تقدیر پر دونوں فعل مرفوع، اور استفہامیہ ہونے کی تقدیر پر اوّل مرفوع کہ ناصب وجازم سے خالی ہے، اور دوم مجزوم کہ جوابِ استفہام ہے، اور مضارع جوابِ استفہام میں مجزوم ہوتا ہے۔

مخفی نہ رہے کہ (مَنْ) اِن تمام صورتوں میں مبتدا ہے، اور موصولہ، اور موصوفہ ہونے کی صورت میں جملۂ اولیٰ صلہ، یا صفت، اور جملہ ثانیہ خبر، اور استفہام ہونے کی صورت میں جملہ اولیٰ خبر، اور جملہ ثانیہ جوابِ استفہام، اور شرط ہونے کی صورت میں جملہ اولیٰ شرط، اور جملہ ثانیہ جزا، شرط اپنی جزا سے مل کر خبر، (مَنْ) مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

﴿مائے کافّہ﴾ اس کو کہتے ہیں جو حروفِ مشبہ بالفعل کو عمل کرنے سے روک دیتا ہے، اس لئے کافّہ کے ساتھ موسوم ہوا، ان حروف کو عمل سے روک دینے کی وجہ یہ ہے کہ مائے کافّہ کے دخول، اور کالجز ہو جانے سے ان کی



فعل کے ساتھ مشابہت لفظی ضعیف ہوگئی کہ اب ان کا آخر مبنی بر فتح نہ رہا، جیسے کہ قبل دخول تھا، اور مشابہت کی وجہ سے یہ عمل کرتے تھے جو من وجہ فوت ہوگئی، تو عمل میں ضعف آ گیا، پھر حروفِ مشبہ بالفعل، اور ان کے معمولات کے درمیان مائے کافہ کے حائل ہوجانے سے وہ عمل ضعیف بھی، **حاصل یہ کہ** لحوقِ (مَا) من وجہ مشابہت فوت ہونے، اور فصل پیدا ہوجانے کا سبب بنا جن کی وجہ سے عمل باطل ہوگیا، جیسے: **قُلْ اِنَّمَا اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ** میں، جمہور کے نزدیک مائے کافہ حرف ہے، اور ابن دستوریہ کے نزدیک نکرۂ مبہمہ بمنزلہ ضمیر شان، تو اسم ہوا، اور جملہ مابعد اس کی خبر، **مخفی نہ رہے کہ** (مَا) کا ان حروف کو مابعد میں عمل کرنے سے روک دینا برلغت افصح ہے، اور لغت غیر افصح پر عمل کرتا ہے، مگر اس صورت میں مائے کافہ نہیں رہتا، بلکہ زائد ہوجاتا ہے، جیسے: **فَبِمَا رَحْمَةٍ** میں اور یہ عمل بر تقدیر لحوقِ (مَا) صرف (لَيْتَ) میں مسموع ہوا ہے، جیسے:

قالت الَا ليتما هٰذا الحمام لنا ۔۔۔ الىٰ حمامتنا او نصفه فقد

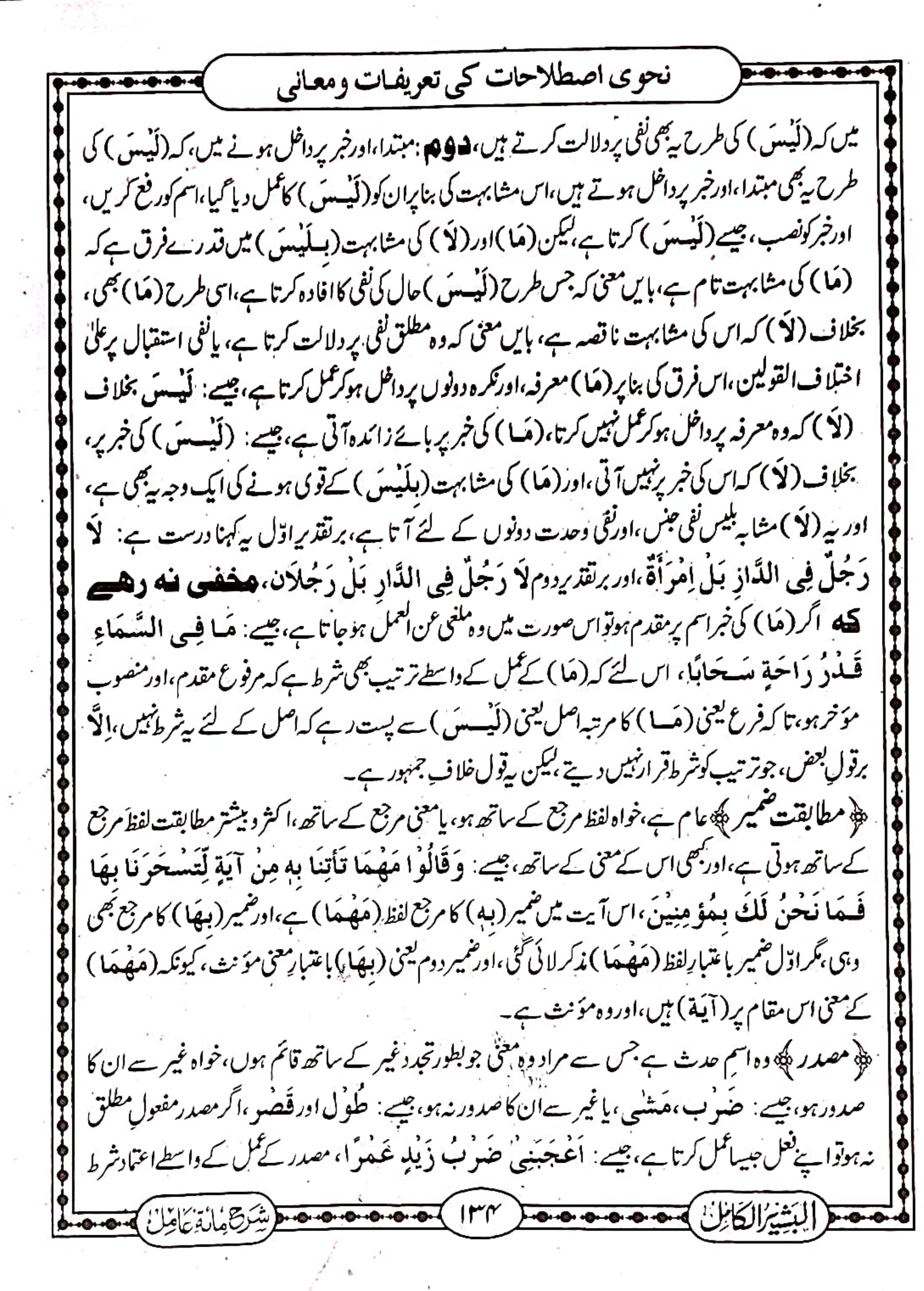
﴿مفرد﴾ کے معنی وہ اسم جو تثنیہ، اور جمع نہ ہو، جیسے: **زَيْدٌ**، اور کبھی مفرد کے معنی وہ اسم جو مضاف، اور مشابہ بہ مضاف نہ ہو، جیسے: **لَا رَجُلَ فِي الدَّارِ**۔

﴿منصرف﴾ کے معنی وہ اسم جو غیر منصرف نہ ہو یعنی جس میں کوئی سبب مؤثر منع صرف کے اسباب سے نہ ہو، جیسے: **زَيْدٌ، بَكْرٌ** وغیرہ۔

﴿مفعول معہٗ﴾ وہ اسم منصوب ہے جو ذکر کیا جائے بعد واؤ کے جو (مَعَ) کے معنی میں ہو، جیسے: **جَاءَ الْبَرْدُ وَالْجُبَّاتِ** یعنی **مَعَ الْجُبَّاتِ**، اس کو واؤ بمعنی (مَعَ) کے بعد ذکر کرنے سے اس کی معیت کا فائدہ حاصل ہوتا ہے یعنی یہ معلوم ہوتا ہے کہ مفعول معہٗ کو فعل کے فاعل کی معیت حاصل ہے، جیسے: مثالِ مذکور میں (**اَلْجُبَّات**) کو آمد میں (**اَلْبَرْد**) فاعل کی معیت حاصل ہوئی کہ جبے جاڑے کے ساتھ تھے، یا فعل کے مفعول بہ کی جیسے: **كَفَاكَ وَزَيْدًا دِرْهَمٌ** (تجھے اور زید دونوں کو ایک روپیہ کافی ہوگیا) اس میں (زید) مفعول معہٗ ہے، جس کو (کاف) مفعول بہ مخاطب کی کفایت درہم میں معیت حاصل کہ دونوں کو ایک درہم نے کفایت کی بنظر اختصار واؤ کے بجائے (مَعَ) اس لئے نہیں لایا گیا کہ واؤ یک حرفی اخصر ہے، اور مع دو حرفی اطول ہے۔

﴿معتل﴾ وہ ہے جس کے آخر حرف علت ہو، خواہ اصلی جیسے: **يَدْعُوْا**، خواہ زائد جیسے: **يَذْلَوْلٰى**۔

﴿مَا ولَا مُشبَّهتَان بِلَيْسَ﴾ (مَا) اور (لَا) کو (لَيْسَ) کے ساتھ دو باتوں میں مشابہت ہے، **اوّل**: نفی



میں کہ (لَیْسَ) کی طرح یہ بھی نفی پر دلالت کرتے ہیں، **دوم**: مبتدا، اور خبر پر داخل ہونے میں، کہ (لَیْسَ) کی طرح یہ بھی مبتدا، اور خبر پر داخل ہوتے ہیں، اس مشابہت کی بنا پر ان کو (لَیْسَ) کا عمل دیا گیا، اسم کو رفع کریں، اور خبر کو نصب، جیسے (لَیْسَ) کرتا ہے، لیکن (مَا) اور (لَا) کی مشابہت (بِلَیْسَ) میں قدرے فرق ہے کہ (مَا) کی مشابہت تام ہے، بایں معنی کہ جس طرح (لَیْسَ) حال کی نفی کا افادہ کرتا ہے، اسی طرح (مَا) بھی، بخلاف (لَا) کہ اس کی مشابہت ناقصہ ہے، بایں معنی کہ وہ مطلق نفی پر دلالت کرتا ہے، یا نفی استقبال پر علیٰ اختلاف القولین، اس فرق کی بنا پر (مَا) معرفہ، اور نکرہ دونوں پر داخل ہو کر عمل کرتا ہے، جیسے: لَیْسَ بخلاف (لَا) کہ وہ معرفہ پر داخل ہو کر عمل نہیں کرتا، (مَا) کی خبر پر بائے زائدہ آتی ہے، جیسے: (لَیْسَ) کی خبر پر، بخلاف (لَا) کہ اس کی خبر پر نہیں آتی، اور (مَا) کی مشابہت (بِلَیْسَ) کے قوی ہونے کی ایک وجہ یہ بھی ہے، اور یہ (لَا) مشابہ بلیس نفی جنس، اور نفی وحدت دونوں کے لئے آتا ہے، برتقدیر اوّل یہ کہنا درست ہے: لَا رَجُلٌ فِي الدَّارِ بَلْ اِمْرَأَةٌ، اور برتقدیر دوم لَا رَجُلٌ فِي الدَّارِ بَلْ رَجُلَانِ، **مخفی نہ رہے کہ** اگر (مَا) کی خبر اسم پر مقدم ہو تو اس صورت میں وہ ملغی عن العمل ہو جاتا ہے، جیسے: مَا فِي السَّمَاءِ قَدْرُ رَاحَةٍ سَحَابًا، اس لئے کہ (مَا) کے عمل کے واسطے ترتیب بھی شرط ہے کہ مرفوع مقدم، اور منصوب مؤخر ہو، تاکہ فرع یعنی (مَا) کا مرتبہ اصل یعنی (لَیْسَ) سے پست رہے کہ اصل کے لئے یہ شرط نہیں، اِلَّا برقولِ بعض، جو ترتیب کو شرط قرار نہیں دیتے، لیکن یہ قول خلافِ جمہور ہے۔

﴿مطابقت ضمیر﴾ عام ہے، خواہ لفظ مرجع کے ساتھ ہو، یا معنی مرجع کے ساتھ، اکثر و بیشتر مطابقت لفظ مرجع کے ساتھ ہوتی ہے، اور کبھی اس کے معنی کے ساتھ، جیسے: وَقَالُوْا مَهْمَا تَأْتِنَا بِهٖ مِنْ آيَةٍ لِّتَسْحَرَنَا بِهَا فَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِيْنَ، اس آیت میں ضمیر (بِهٖ) کا مرجع لفظ (مَهْمَا) ہے، اور ضمیر (بِهَا) کا مرجع بھی وہی، مگر اوّل ضمیر باعتبارِ لفظ (مَهْمَا) مذکر لائی گئی، اور ضمیر دوم یعنی (بِهَا) باعتبارِ معنی مؤنث، کیونکہ (مَهْمَا) کے معنی اس مقام پر (آيَة) ہیں، اور وہ مؤنث ہے۔

﴿مصدر﴾ وہ اسمِ حدث ہے جس سے مراد وہ معنی جو بطور تجدد غیر کے ساتھ قائم ہوں، خواہ غیر سے ان کا صدور ہو، جیسے: ضَرْب، مَشْي، یا غیر سے ان کا صدور نہ ہو، جیسے: طُوْل اور قِصَر، اگر مصدر مفعولِ مطلق نہ ہو تو اپنے فعل جیسا عمل کرتا ہے، جیسے: اَعْجَبَنِيْ ضَرْبُ زَيْدٍ عَمْرًا، مصدر کے عمل کے واسطے اعتماد شرط

نہیں، وجہ یہ کہ عمل میں فعل اصل ہے، اور مصدر فرع، چونکہ فعل کے ساتھ مناسبت رکھنے کی بنا پر عمل کرتا ہے، اور وہ مناسبت اشتقاق ہے کہ ایک دوسرے سے نکلتا ہے، تو دونوں میں لفظی تناسب بھی ہوا، اور معنوی بھی، لفظی بایں طور کہ حروفِ اصلی دونوں میں متحد ہوتے ہیں، اور معنوی بایں طور کہ مصدر کے معنی فعل کے معنی کے جزو ہوتے ہیں، چونکہ تناسب تھا، اس لئے اعتماد کی طرف احتیاج نہ ہوئی، مفعولِ مطلق ہونے کی صورت میں چونکہ فعل موجود ہوتا ہے، اور وہ عمل میں اصل ہے، اس لئے اصل کی موجودگی میں فرع کو عامل قرار دینا مناسب نہیں۔

﴿منادیٰ مفرد معرفہ﴾ جیسے: **یَا زَیْدُ**، نحاۃ نے منادیٰ مفرد معرفہ کے مبنی ہونے کی وجہ یہ بیان فرمائی کہ وہ کاف ضمیر مخاطب کی جگہ واقع ہوتا ہے، اور کاف ضمیر مخاطب مشابہ ہے لفظاً اور معنًی کاف حرفِ خطاب کے، لفظاً مشابہت تو ظاہر ہے، اور معنًی یہ کہ دونوں خطاب کے لئے ہیں، اور (کاف) حرفِ خطاب مبنی الاصل ہے، لہٰذا منادیٰ مفرد معرفہ بواسطۂ کاف ضمیر مخاطب مشابہ ہوا (کاف) حرفِ خطاب کے، نہ یہ کہ (کاف) حرفِ جار کے مشابہ ہے، جیسا کہ بعض نے سمجھا، کیونکہ (کاف) حرفِ جار کے ساتھ معنًی مشابہت نہیں، اس لئے کہ (کاف) حرفِ جار خطاب کے لئے نہیں آتا، اور (کاف) ضمیر مخاطب برائے خطاب ہے۔

﴿فعل مصدر﴾ اگر لازم ہے تو فاعل میں عمل کرے گا، مفعول بہ میں نہیں، جیسے: **اَعْجَبَنِیْ قِیَامُ زَیْدٍ**، اور اگر متعدی ہے تو مفعول بہ میں بھی، جیسے: **اَعْجَبَنِیْ ضَرْبُ زَیْدٍ عَمْرًا**، نحاۃ کے نزدیک مصدر میں دو باتیں معتبر ہیں، **اول**: یہ کہ اس سے فعل مشتق ہو، **دوم**: یہ کہ فعل کی تاکید واقع ہو سکے، یا اس کی نوع کا بیان، یا اس کے عدد کا بیان، تو جس میں دونوں باتیں مفقود ہوں، جیسے: **عَالِمِیَّة**، اور **قَادِرِیَّة**، کہ نہ اس سے فعل مشتق ہوتا ہے، نہ کلامِ عرب میں مفعولِ مطلق واقع ہوتے ہیں، یا اس سے فعل مشتق نہ ہو، جیسے: **وَیْحًا لَہٗ**، اور **وَیْلًا لَہٗ**، کہ یہ دونوں مفعولِ مطلق تو واقع ہوتے ہیں، مگر ان سے فعل مشتق نہیں ہوتا، تو اصطلاحِ نحاۃ میں یہ دونوں مصدر نہیں، مصدر کا عمل اشتقاقی مناسبت پر مبنی ہے، جو ماضی، حال، استقبال میں سے کسی ایک کے ساتھ مخصوص نہیں، بلکہ مصدر کو یہ مناسبت تینوں کے ساتھ حاصل ہے، اسی واسطے اس کے عمل کے لئے تینوں زمانوں میں سے کوئی ایک زمانہ شرط نہیں، پس مصدر بھی ماضی کے معنی میں ہوگا، یا حال، یا استقبال کے، اور ان ہی جیسا عمل کرے گا، جیسے: **اَعْجَبَنِیْ ضَرْبُ زَیْدٍ اَمْسِ**، یا **اَعْجَبَنِیْ ضَرْبُ زَیْدٍ الْآنَ**، یا **اَعْجَبَنِیْ ضَرْبُ زَیْدٍ غَدًا**، ان مثالوں میں (**ضَرْب**) کو اضافت کے ساتھ یعنی (**ضَرْبُ زَیْدٍ**) میں

(زَیْد) مجرور لفظاً، اور مرفوع معنیً ہوگا، اور بدون اضافت یعنی (زَیْد) صرف مرفوع لفظاً بنا بر فاعلیت دونوں طرح پڑھ سکتے ہیں، بخلاف اسمِ فاعل اور اسمِ مفعول کہ ان کا عمل اپنے فعل کے ساتھ وزنی مناسبت پر مبنی ہے، اور ان کا فعل، یا بمعنی حال ہوتا ہے، یا بمعنی استقبال، اسی واسطے ان کے عمل کے لئے شرط ہے کہ بمعنی حال ہوں، یا بمعنی استقبال، لہٰذا مصدر اگرچہ بمعنی ماضی ہو، عمل کرتا ہے، مصدر کے عمل کے واسطے چند شرائط ہیں، **اوّل**: مفعولِ مطلق برائے تاکیدی، یا برائے عدد نہ ہو، اگر برائے نوع ہے تو عمل کرے گا، **دوم**: مصدر تثنیہ وجمع نہ ہو، **سوم**: مصدر کے آخر میں تائے وحدت نہ ہو، **چہارم**: مصدر قبل عمل متبوع نہ ہو، یعنی معمول سے پیشتر اس کے لئے تابع نہ لایا گیا ہو، جیسے: اَعْجَبَنِیْ ضَرْبُكَ الْمُبْرِحُ زَیْدًا میں (زَیْدًا) (ضَرْب) کا مفعول بہ ہے، اور اس سے پیشتر (ضَرْب) کی صفت (اَلْمُبْرِحُ) لائی گئی ہے، لہٰذا یہ ترکیب درست نہیں، **پنجم**: مصدر محذوف نہ ہو، **ششم**: مصدر معمول سے مؤخر نہ ہو، جیسے: اَعْجَبَنِیْ زَیْدًا ضَرْبُ عَمْرٍو میں (زَیْدًا) معمول سے (ضَرْب) مؤخر ہے، البتہ جار مجرور، یا ظرف معمول ہوں تو ان سے تأخر مانعِ عمل نہیں، **ھفتم**: مصغر نہ ہو، **ھشتم**: مضمر نہ ہو، لہٰذا (مُرُوْرِیْ بِزَیْدٍ حَسَنٌ وَ هُوَ بِعَمْرٍو قَبِیْحٌ) میں (هُوَ) مصدر کی طرف راجع ہے بواسطۂ (بَا) عَمْرو میں عامل قرار دینا درست نہیں۔

﴿مفعول فیہ﴾ وہ اسم منصوب ہے جس میں فعل مذکور واقع ہو، اس کو ظرف کہتے ہیں، خواہ ظرفِ زمان ہو، جیسے: صُمْتُ یَوْمَ الْجُمُعَةِ میں (یَوْمَ) یا وہ مکان ہو، جیسے: جَلَسْتُ عِنْدَكَ میں (عِنْدَ)

﴿مفعول لہٗ﴾ وہ ایسا اسم منصوب ہے جو دلالت کرے ایسی چیز پر جو فعل مذکور کا سبب ہو، جیسے: قُمْتُ اِکْرَامًا لِزَیْدٍ میں (اِکْرَامًا)

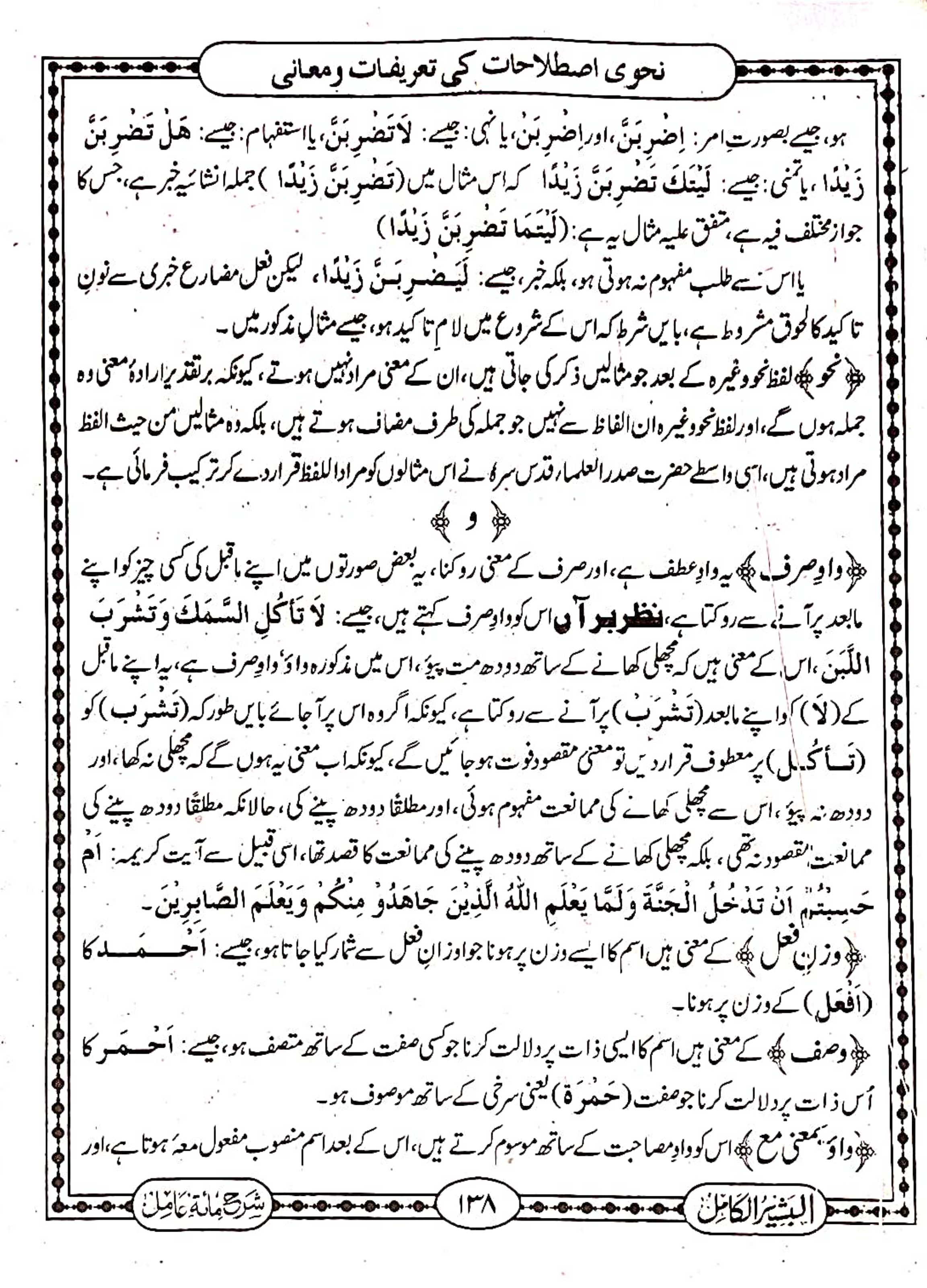
﴿مضارع معتل﴾ اصطلاحِ نحاۃ میں اس کو کہتے ہیں جس کے آخر حرفِ علت ہو، کیونکہ نحوی معتل میں اخیر حرف کا اعتبار کرتے ہیں، خواہ ہو اصلی، جیسے: یَدْعُوْا، خواہ زائد، جیسے: یَذْلَوْلِیْ بروزنِ (یَفْعَوْلِیْ) یہ بابِ (اِفْعَوْلَاءٌ) سے ہے جس کو ثلاثی مزید با ہمزۂ وصل کے ابواب سے شمار کرتے ہیں، مگر نو مشہور ابواب سے نہیں، اس کے آخر (یَا) زائد ہے، فاکلمہ (ذال)، عین کلمہ (لام) اور لام کلمہ بھی (لام)، اس کا مصدر (اِذْلَوْلَاءٌ) جس کے معنی انقیاد۔

﴿مفرد معتل واوی﴾ اس کو کہتے ہیں جس کے آخر میں (واؤ) ہو، اور تثنیہ، اور جمع نہ ہو، جیسے: یَغْزُوْ۔

﴿مفرد معتل یائی﴾ اس کو کہتے ہیں جس کے آخر میں (یا) ہو، اور تثنیہ، اور جمع نہ ہو، جیسے: یَرْمِیْ۔
﴿مفرد معتل الفی﴾ اس کو کہتے ہیں جس کے آخر میں (الف) ہو، اور تثنیہ، اور جمع نہ ہو، جیسے: یَرْضٰی۔
﴿مبنی﴾ وہ کلمہ ہے، جس کا آخر عوامل کے اختلاف سے مختلف نہ ہو، جیسے: جَاءَنِیْ هٰؤُلَاءِ، رَأَیْتُ هٰؤُلَاءِ، مَرَرْتُ بِهٰؤُلَاءِ، تینوں حالتوں میں یکساں رہتا ہے۔
﴿معرب﴾ وہ کلمہ ہے جس کا آخر عوامل کے اختلاف سے مختلف ہو، جیسے: جَاءَنِیْ زَیْدٌ، رَأَیْتُ زَیْدًا، مَرَرْتُ بِزَیْدٍ میں (زَیْد) تینوں حالتوں میں مختلف ہے۔
﴿مجموع﴾ وہ اسم ہے جو دلالت کرے تین سے زیادہ پر بایں سبب کہ کوئی تغیر واحد میں لفظا کیا گیا ہو، جیسے: رِجَال، یا تقدیرا، جیسے: فُلْكٌ کہ اس کا واحد بھی (فُلْكٌ) بروزنِ (قُفْلٌ) اور جمع بھی (فُلْكٌ) بروزنِ (اُسْدٌ)

﴿ن﴾

﴿نکرہ﴾ جس کے معنی لغت میں (غیر معروف) ہیں، جیسے: طَلَبَه بمعنی مطلوب، اور اصطلاحِ نحاۃ میں اس کو کہتے ہیں جو غیر معیّن کے واسطے موضوع ہو، جیسے: رَجُل وغیرہ۔
﴿ندا﴾ توجہ طلب کرنا ایسے حرف کے ساتھ جو اَدْعُو کے قائم مقام ہے، ملفوظ ہو، جیسے: یَاأَیُّهَا الرَّسُوْلُ، یا مقدر جیسے: اَیُّهَا النَّبِیُّ۔
﴿نکرۂ مخصصہ﴾ جو شے معیّن پر دلالت نہیں کرتا، ورنہ نکرہ نہ رہے گا، اس لئے کہ تخصیص کے معنی تقلیل اشتراک جس کو بقائے اشتراک لازم، اور تعیین کے معنی نفی اشتراک جو عدم بقا کو مستلزم، جیسے: عِنْدِیْ رَجُلٌ میں (رَجُل) نکرۂ مخصصہ بایں معنی نہیں کہ وہ شے معیّن پر دلالت کرتا ہے، اور اگر بایں معنی ہو تو نکرہ نہ رہے گا، معرفہ ہو جائے گا، بلکہ مخصصہ ہونے کے معنی یہ ہیں کہ جب (عِنْدِیْ) کہا تو معلوم ہوا کہ اس کے بعد وہ چیز مذکور ہوگی جو صِحَّةُ الْاِسْتِقْرَارِ عِنْدَ الْمُتَكَلِّمِ کے ساتھ موصوف ہو، **نظر برآں** (عِنْدِیْ رَجُلٌ) میں واقع (رَجُل) قوت میں (رَجُلٌ مَوْصُوْفٌ بِصِحَّةِ الْاِسْتِقْرَارِ عِنْدَ الْمُتَكَلِّمِ) ہوا، یہ نکرہ مخصصہ معیّن پر دال نہیں کہ اس میں احتمالات کثیرہ ہیں، ہوسکتا ہے کہ وہ زید ہو، یا عمرو، یا خالد، و هَلُمَّ جَرًّا۔
﴿نونِ تاکید﴾ غیر عامل وہ ہے جو فعل مضارع کے آخر میں آتا ہے، خواہ ثقیلہ مشدد، یا خفیفہ ساکن ہو، فعل مضارع سے مراد فعل مستقبل ہے، یعنی وہ فعل جو زمانہ آئندہ پر دلالت کرے، خواہ اس سے طلب مفہوم ہوتی



ہو، جیسے بصورتِ امر: اِضْرِبَنَّ، اوراِضْرِبَنْ، یا نہی: جیسے: لَاتَضْرِبَنَّ، یااستفہام: جیسے: هَلْ تَضْرِبَنَّ زَیْدًا، یا تمنی: جیسے: لَیْتَكَ تَضْرِبَنَّ زَیْدًا کہ اس مثال میں (تَضْرِبَنَّ زَیْدًا) جملہ انشائیہ خبر ہے، جس کا جواز مختلف فیہ ہے، متفق علیہ مثال یہ ہے: (لَیْتَمَا تَضْرِبَنَّ زَیْدًا)

یا اس سے طلب مفہوم نہ ہوتی ہو، بلکہ خبر، جیسے: لَیَضْرِبَنَّ زَیْدًا، لیکن فعل مضارع خبری سے نونِ تاکید کالحوق مشروط ہے، بایں شرط کہ اس کے شروع میں لامِ تاکید ہو، جیسے مثالِ مذکور میں۔

﴿نحو﴾ لفظ نحو وغیرہ کے بعد جو مثالیں ذکر کی جاتی ہیں، ان کے معنی مراد نہیں ہوتے، کیونکہ برتقدیر ارادۂ معنی وہ جملہ ہوں گے، اور لفظ نحو وغیرہ ان الفاظ سے نہیں جو جملہ کی طرف مضاف ہوتے ہیں، بلکہ وہ مثالیں من حیث اللفظ مراد ہوتی ہیں، اسی واسطے حضرت صدر العلماء قدس سرہٗ نے اس مثالوں کو مراد اللفظ قرار دے کر ترکیب فرمائی ہے۔

﴿ و ﴾

﴿واوِ صرف﴾ یہ واوِ عطف ہے، اور صرف کے معنی روکنا، یہ بعض صورتوں میں اپنے ماقبل کی کسی چیز کو اپنے مابعد پر آنے سے روکتا ہے، **نظر بر آں** اس کو واوِ صرف کہتے ہیں، جیسے: لَا تَأْكُلِ السَّمَكَ وَتَشْرَبَ اللَّبَنَ، اس کے معنی ہیں کہ مچھلی کھانے کے ساتھ دودھ مت پیؤ، اس میں مذکورہ واو' واوِ صرف ہے، یہ اپنے ماقبل کے (لَا) کو اپنے مابعد (تَشْرَبْ) پر آنے سے روکتا ہے، کیونکہ اگر وہ اس پر آجائے بایں طور کہ (تَشْرَب) کو (تَأْكُل) پر معطوف قرار دیں تو معنی مقصود فوت ہوجائیں گے، کیونکہ اب معنی یہ ہوں گے کہ مچھلی نہ کھا، اور دودھ نہ پیؤ، اس سے مچھلی کھانے کی ممانعت مفہوم ہوئی، اور مطلقًا دودھ پینے کی، حالانکہ مطلقًا دودھ پینے کی ممانعت مقصود نہ تھی، بلکہ مچھلی کھانے کے ساتھ دودھ پینے کی ممانعت کا قصد تھا، اسی قبیل سے آیت کریمہ: اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِیْنَ جَاهَدُوْ مِنكُمْ وَيَعْلَمَ الصَّابِرِیْنَ۔

﴿وزنِ فعل﴾ کے معنی ہیں اسم کا ایسے وزن پر ہونا جو اوزانِ فعل سے شمار کیا جاتا ہو، جیسے: اَحْمَد کا (اَفْعَل) کے وزن پر ہونا۔

﴿وصف﴾ کے معنی ہیں اسم کا ایسی ذات پر دلالت کرنا جو کسی صفت کے ساتھ متصف ہو، جیسے: اَحْمَر کا اُس ذات پر دلالت کرنا جو صفت (حُمْرَة) یعنی سرخی کے ساتھ موصوف ہو۔

﴿واو' بمعنی مع﴾ اس کو واوِ مصاحبت کے ساتھ موسوم کرتے ہیں، اس کے بعد اسم منصوب مفعول معہٗ ہوتا ہے، اور

یہ واؤ اصل میں واوِ عطف ہوتا ہے، مگر واوَ بمعنی مع اور واوِ عطف میں فرق ہے، جیسے: "سِرْتُ اَنَا وَ زَيْدٌ میں (واؤ) کو واوِ عطف قرار دیں، تو زید کی متکلم کے ساتھ سیر میں شرکت مفہوم ہوگی، خواہ دونوں کی سیر کا زمانہ ایک ہو، یا ایک نہ ہو، اور اگر اس (واؤ) کو بمعنی (مَع) قرار دیں، اور (زَيْد) کو منصوب تو اتحادِ زمانہ بھی مفہوم ہوگا، اور بعض صورتوں میں اتحادِ مکانی بھی، اگر چہ اتحادِ زمان نہ ہو، جیسے: لَوْ تَرَكْتَ النَّاقَةَ وَ فَصِيْلَتَهَا لِرَضَعَتِهَا، اگر اونٹنی کو بچے کے ساتھ چھوڑ دیا جائے تو دودھ پلا دے گی، اس میں اتحادِ مکان ضروری ہے، اتحادِ زمان ضروری نہیں۔

﴿اصطلاحِ نحاۃ میں حروفِ جارہ کے معانی وتعریفات﴾

﴿حروفِ جر﴾ کو حرفِ جر بایں مناسبت کہتے ہیں کہ یہ اپنے مدخول کو جر دیتے ہیں بایں وجہ کہ افعال کے معنی کھینچ کر اپنے مدخول اسمار تک پہنچاتے ہیں، اور جر کے معنی ہیں کھینچنا۔

﴿بَا کے معانی﴾

﴿بائے الصاق﴾ الصاق بمعنی ملنا، یا ملانا، لازم اور متعدی دونوں آتا ہے، یہ اپنے مدخول کے ساتھ معنی فعل کو ملانے کے واسطے آتی ہے، یہ الصاق خواہ حقیقۃً ہو، جیسے: بِهٖ دَاءٌ، اور امسكت بزيد کہ ثبوتِ (دَاء) اور (اِمسَاك) زید کے ساتھ حقیقۃً متصل ہے۔

یا مجازاً جیسے: مَرَرْتُ بِزَيْدٍ میں کہ معنی فعل یہاں پر حقیقۃً مکان کے ساتھ متصل ہیں، اور مکان زید کے ساتھ بواسطۂ مکان زید کے ساتھ اتصال ہوا، اسی واسطے یہ الصاقِ مجازی ہے۔

﴿بائے استعانۃ﴾ وہ ہے کہ فاعل کا صدورِ فعل میں مدخولِ (بَا) سے مدد طلب کرنا، جیسے: كَتَبْتُ بِالْقَلَمِ، اور یہ (بَا) آلۂ فعل پر داخل ہوتی ہے، اور اس کو بائے آلہ، اور بائے وصلۃ الفعل، اور بائے مکملۃ الفعل بھی کہتے ہیں۔

﴿بائے تعلیل﴾ اس کے معنی ہیں کسی چیز کی علت بیان کرنا، اور یہ فعل متکلم ہے تو (بَـا) کے برائے تعلیل ہونے کے یہ معنی ہوئے کہ متکلم کا بیان کرنا کہ مدخولِ (بَـا) کسی چیز کی علت ہے، اس کو بائے سببیہ بھی کہتے ہیں، اور سبب کبھی عادی ہوتا ہے، جیسے آیت کریمہ: اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ، اور کبھی حقیقی جیسے حدیث شریف میں فرمایا: لَنْ يَدْخُلَ اَحَدُكُمُ الْجَنَّةَ بِعَمَلِهٖ، **نظر برآں** دونوں کا تعارض دفع ہوا،

اور دونوں میں تطبیق ہوگئی کہ اثبات ونفی کا محل ایک نہیں، آیت کریمہ میں عمل کو سبب عادی قرار دیا گیا، اور حدیث شریف میں عمل سے سبب حقیقی کی نفی ہے، سبب عادی کی نہیں، حتیٰ کہ تعارض متصور ہو۔

﴿بائے مصاحبۃ﴾ وہ (بَا) ہے کہ اس کا مجرور معمولِ فعل مذکور کے توابع سے ہوتا ہے، اور اس کی دو علامت ہیں، **اوّل**: یہ کہ (بَا) کی جگہ اگر (مَع) لایا جائے تو معنی کا حسن باقی رہے، **دوم**: یہ کہ مدخولِ (بَا) سے صفت کا صیغہ اخذ کر کے حال قرار دیں تو (بَـــا) اور اس کے مدخول سے استغنار حاصل ہو جائے، جیسے: اِشْتَرَيْتُ الْفَرَسَ بِسَرْجِهٖ میں (مَعَ سَرْجِهٖ) اور (مُسَرْجًا) بھی، اور (قَدْ جَاءَكُمُ الرَّسُوْلُ بِالْحَقِّ) میں اگر (بِالْحَق) کی جگہ (مَعَ الْحَق) یا (مُحِقًّا) رکھ دیں تو حسن معنی باقی رہتا ہے، اور استغنا حاصل ہو جاتا ہے، اس (بَا) کو بائے حال، اور بائے ملابست بھی کہتے ہیں، **نظر برآں** اس کے متعلق کو اکثر متلبس سے تعبیر کیا جاتا ہے، بائے الصاق، اور بائے مصاحبت میں فرق یہ ہے کہ بائے مصاحبت کا مجرور معمولِ فعل مذکور کے توابع سے ہوتا ہے، اور بائے الصاق میں یہ بات نہیں۔

﴿بائے تعدیۃ﴾ تمام حروف فعل قاصر از مفعول کو متعدی کر دیتے ہیں، مگر (بَا) کا تعدیہ مطلقہ ہے، اور تعدیہ مطلقہ کے یہ معنی ہیں کہ مفہومِ فعل میں معنی تصییر کا احداث فعل لازم کو متعدی بیک مفعول، اور متعدی بیک مفعول کو متعدی بدو مفعول کر دیتا ہے، حرفِ (بَـــا) سے تعدیہ کا طریقہ یہ ہے کہ فعل لازم کے فاعل پر (بَـــا) کو داخل کریں تو فاعل مفعول بہ غیر صریح ہو جائے، جیسے: ذَهَبْتُ بِزَيْدٍ کہ اصل میں (ذَهَبَ زَيْدٌ) تھا، سیبویہ کے نزدیک تعدیہ (بَـــا) کے ساتھ ہو، یا بابِ افعال، اور بابِ مفاعلۃ، اور بابِ تفعیل میں لا کر سب یکساں ہے، اور مبرد کے نزدیک تعدیہ (بَا) میں فاعل کی معیت مفعول کے ساتھ ہوتی ہے، پس ذَهَبْتُ بِزَيْدٍ کے معنی یہ ہیں کہ متکلم (ذَهَاب) میں زید کے مصاحب ہے، اور (اَذْهَبْتُهٗ) میں یہ بات نہیں، لہٰذا (ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ) آیت کریمہ سیبویہ کے مسلک کی مؤید ہے کہ وہاں پر فاعل کی معیت (ذَهَاب) میں مفعول کے ساتھ متصور نہیں کہ اللہ تعالیٰ (ذَهَاب) سے پاک ہے۔

﴿بائے مقابلہ﴾ اس کے معنی یہ ہیں کہ کسی چیز کے مجرور کا (بَـا) کے مقابل واقع ہونا، بایں معنی اعواض، اور اثمان پر داخل ہوتی ہے، اسی واسطے اس کو بائے عوض، اور بائے بدل بھی کہتے ہیں، لیکن عند التحقیق دونوں میں فرق ہے، **اوّل**: یہ کہ بائے عوض میں ایک شے کا دوسری شے کے ساتھ مقابلہ ہوتا ہے کہ ایک جانب سے ایک

شے دی جاتی ہے، اور دوسری جانب شے آخر، **دوم**: یہ کہ بائے بدل میں ایک شے کو دوسری پر اختیار کیا جاتا ہے، جانبین سے مقابلہ نہیں ہوتا، جیسے:

فلیت لی بھم قومًا اذا رکبوا   شنو الاغارۃ فرسانًا ورکبانًا

اور یہ (بَا) کبھی ظرفِ لغو ہوتی ہے، جیسے: اِشْتَرَیْتُ الْعَبْدَ بِالْفَرَسِ، اور کبھی ظرفِ مستقر ہوتی ہے، جیسے: هٰذا بذاك۔

﴿بائے قسم﴾ یہ (بَـــا) برائے الصاق ہے جس کا ذکر ہو چکا، اور اس سے مقسم بہ کے ساتھ فعلِ قسم کا الصاق مقصود ہوتا ہے، (بَا) حروفِ قسم میں اصل ہے، اسی واسطے اس کا فعل کبھی مذکور ہوتا ہے، اور اکثر محذوف، کیونکہ قسم کثیر الاستعمال ہے، اور کثرتِ استعمال مقتضی اختصار ہے، اور حذف میں اختصار حاصل ہوتا ہے، نیز فعل کا حذف اس معنی کی تعیین کرتا ہے کہ قولِ مذکور جملہ انشائیہ ہے، نہ خبریہ، جیسے: بِـالـلّٰـهِ لَاَفْعَلَنَّ كَذَا میں (باللّٰه) اور اگر (اَقْسَمْتُ بِاللّٰه) کہا جائے تو انشاء، اور خبر دونوں محتمل ہوں گے قرینہ سے کسی ایک کی تعیین ہوگی، چونکہ (بَا) قسم میں اصل ہے، اس لئے ضمیر اور اسمِ ظاہر دونوں پر آتی ہے۔

﴿بائے قسمِ استعطافی﴾ وہ ہے جس کا جواب جملہ انشائیہ ہو، یہ (بَا) مقسم بہ پر داخل ہوتی ہے، اور اس کے لئے حروفِ قسم میں سے صرف (بَا) آتی ہے، جیسے: بِـالـلّٰـهِ هَلْ قَامَ زَيْدٌ، یہ درحقیقت قسم نہیں ہوتی، صرف صورتًا ہوتی ہے، اسی واسطے صاحب کشاف نے فرمایا کہ استعطاف قسیمِ قسم ہے، لہٰذا اس کی مثال میں (اِرْحَـــمْ بِزَيْدٍ) کو پیش کرنا درست نہیں، اس لئے کہ (رَحِمَ) متعدی بنفسہ ہے، اس کے مفعول پر (بَا) نہیں آتی، کیونکہ یہ (بَا) مقسم بہ پر آتی ہے، اور زید مقسم بہ نہیں۔

﴿بائے ظرفیۃ﴾ علامت ظرفیۃ یہ ہے کہ اس کی جگہ (فِيْ) کالانا درست ہو، اور یہ (بَا) کبھی ظرفِ لغو ہوتی ہے، اور کبھی ظرفِ مستقر، اور کبھی ظرفیت مکانیہ کے واسطے، جیسے: زَيْـدٌ بِـالْـبَـلَدِ، اور کبھی ظرفیت زمانیہ کے لئے، جیسے: وَنَجَّيْنٰهُمْ بِسَحَرٍ۔

﴿بائے زیادۃ﴾ اس کو کہتے ہیں کہ جس کے حذف سے اصل معنی میں کوئی تغیر واقع نہ ہو، لفظًا تغیر ضروری ہے کہ جر باقی نہ رہے گا، اور یہ (بَـــا) تاکید معنی، تحسین کلام، استقامت وزنِ شعر وغیرہ کا افادہ کرتی ہے، اس (بَـــا) کی زیادت دو قسم پر ہے: **اوّل**: قیاسی جو (هَـلْ) کے بعد مبتدا کی خبر پر آتی ہے، جیسے: هَـلْ زَيْـدٌ

بِقَائِمٍ ،اور(مَا) حجازیہ،اور(لَیْسَ) کی خبر پر جیسے: لَیْسَ زَیْدٌ بِقَائِمٍ ،**دوم** بمعنی (کَفٰی) بمعنی (اِکْتَفٰی) کے فاعل پر جیسے: کَفٰی بِاللّٰہِ شَہِیْدًا، اور مبتدا پر جیسے: بِحَسْبِکَ زَیْدٌ ،اور مفعول بہ پر کثیر ہے، جیسے: وَلَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْکُمْ اِلَی التَّہْلُکَۃِ،اور تاکید معنی وتحسین کلام وغیرہ کا افادہ کرتی ہے، جیسے:

الم یأتیك والانباء تمنی بما لاقت لبون بنی زیاد

﴿بائے تفدیہ﴾ وہ(بَا) ہے کہ اس کے مدخول کو کسی چیز پر فدا کرنا، جیسے: بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ۔

﴿بائے تبعیض﴾ وہ(بَا) ہے کہ اس کے مدخول سے بعض مراد ہو، جیسے: وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِکُمْ۔

﴿بائے استعلاء﴾ جیسے:

ارب یبول الثعلبان برأسہ لقد ذل من بالت علیه الثعالب

﴿بائے تجرید﴾ وہ(بَـــا) ہے کہ اس کے مدخول سے ایسی چیز منتزع کرنا جو اس کے ساتھ کسی وصف میں شریک ہو، جیسے: رَأَیْتُ بِزَیْدٍ اَسَدًا۔

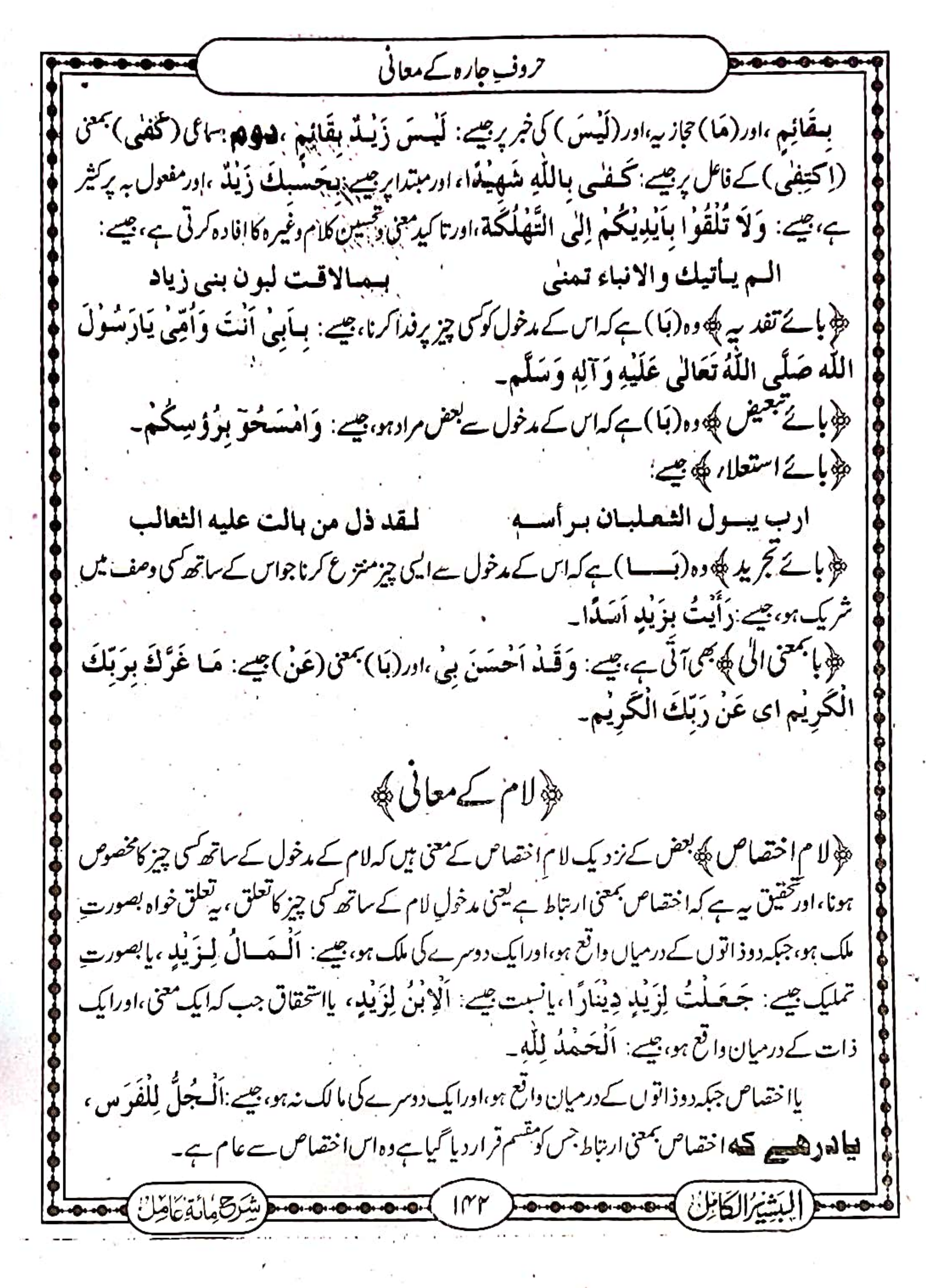
﴿با بمعنی الٰی﴾ بھی آتی ہے، جیسے: وَقَدْ اَحْسَنَ بِیْ ،اور(بَا) بمعنی (عَنْ) جیسے: مَا غَرَّکَ بِرَبِّکَ الْکَرِیْمِ ای عَنْ رَبِّکَ الْکَرِیْمِ۔

﴿لام کے معانی﴾

﴿لام اختصاص﴾ بعض کے نزدیک لامِ اختصاص کے معنی ہیں کہ لام کے مدخول کے ساتھ کسی چیز کا مخصوص ہونا، اور تحقیق یہ ہے کہ اختصاص بمعنی ارتباط ہے یعنی مدخولِ لام کے ساتھ کسی چیز کا تعلق، یہ تعلق خواہ بصورتِ ملک ہو، جبکہ دو ذاتوں کے درمیاں واقع ہو، اور ایک دوسرے کی ملک ہو، جیسے: اَلْمَالُ لِزَیْدٍ ، یا بصورتِ تملیک جیسے: جَعَلْتُ لِزَیْدٍ دِیْنَارًا ، یا نسبت جیسے: اَلْاِبْنُ لِزَیْدٍ، یا استحقاق جب کہ ایک معنی، اور ایک ذات کے درمیان واقع ہو، جیسے: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔

یا اختصاص جبکہ دو ذاتوں کے درمیان واقع ہو، اور ایک دوسرے کی مالک نہ ہو، جیسے: اَلْجُلُّ لِلْفَرَسِ،

یاد رہے کہ اختصاص بمعنی ارتباط جس کو مقسم قرار دیا گیا ہے وہ اس اختصاص سے عام ہے۔



﴿لامِ تعلیل﴾ یعنی کسی چیز کی علت ذہنی بیان کرنے کے لئے جو علت غائی ہوتی ہے، جیسے: **جِئْتُكَ لِاِكْرَامِكَ** ،اس لئے کہ اکرام علت غائیہ ذہن میں مجی پر مقدم ہے، اور وجود میں مؤخر، یا کسی چیز کی علت خارجی بیان کرنے کے واسطے جو سبب باعث ہوتی ہے، جیسے: **خَرَجْتُ لِمَخَافَتِكَ** کہ خوف خروج پر علت باعثہ ہے، اور وجود میں خروج پر مقدم۔

﴿لامِ قسم﴾ اس لام کو کہتے ہیں کہ اس کا فعل ہمیشہ محذوف ہوتا ہے، اور یہ لام اسمِ جلالت کے ساتھ مخصوص ہے، اور اس کا جواب امرِ عظیم ہوتا ہے جو مستحق تعجب ہو، اور قسمِ سوال میں مستعمل نہیں ہوتا، جیسے: **لِلّٰـهِ لَا يُؤَخَّرُ الْاَجَلُ**، ان تمام باتوں کے پیش نظر یہ نہیں کہہ سکتے: **اَقْسَمُ لِلّٰهِ، لِلرَبِّ الْكَعْبَةِ، لِلّٰهِ لَقَدْ طَارَ الذُّبَابُ۔**

﴿لامِ معاقبہ﴾ اس کے لغوی معنی ہیں کسی کے پیچھے آنا، یہاں پر مراد یہ ہے کہ یہ لام اس پر دلالت کرتا ہے کہ اس کے مجرور کا حصول جو مطلوب نہیں، فعل مذکور کے بعد ہوا، جیسے: **لَزِمَ الشَّرَّ لِلشَّقَاوَةِ**، پس اس کے معنی یہ ہوئے کہ فلاں نے شر یعنی بدعملی، اور بدوں کی صحبت کا التزام کیا، تو اس التزام کے بعد بدنصیبی حاصل ہوئی جو مطلوب نہیں، اس لام کو لامِ صیرورۃ، اور لامِ تعقیب بھی کہتے ہیں۔

(۱) کبھی لام بمعنی (عَلٰی) آتا ہے، جیسے: **وَتَلَّهٗ لِلْجَبِيْنِ اى عَلَى الْجَبِيْنِ۔**

(۲) کبھی لام بمعنی (اِلٰی) آتا ہے، جیسے: **اِنَّ رَبَّكَ اَوْحٰى لَهَا اى اِلَيْهَا۔**

(۳) کبھی لام بمعنی (فِیْ) آتا ہے، جیسے: **قَدَّمْتُ لِحَيَاتِيْ اى فِيْ حَيَاتِيْ۔**

(۴) کبھی لام بمعنی (بَعْد) آتا ہے، جیسے: **صُوْمُوْا لِرُؤْيَتِهٖ اى بَعْدَ رُؤْيَتِهٖ۔**

(۵) کبھی لام برائے (زیادت) آتا ہے، جیسے: **رَدِفَ لَكُمْ** میں (لام)

(۶) کبھی لام بمعنی (عِنْدَ) آتا ہے، جیسے: **کتبته لخمس خلون ای عند خمس خلون۔**

(۷) کبھی لام بمعنی (مِنْ) آتا ہے، جیسے: **سَمِعْتُ لَهٗ صُرَاخًا اى مِنْهُ۔**

(۸) کبھی لام برائے (تعجب) آتا ہے، جو قسم سے مجرور ہو، جیسے: **يَا لِلْمَاءِ۔**

(۹) کبھی لام بمعنی (تبلیغ) آتا ہے، جو اسمِ سامع پر داخل ہو، جیسے: **قُلْتُ لَكَ۔**

(۱۰) کبھی لام برائے نفع آتا ہے، جیسے: **لَهَا مَا كَسَبَتْ۔**

(۱۱) کبھی لام برائے استغاثہ آتا ہے، جیسے: **يَا اَللّٰهُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ۔**

(۱۲) کبھی لام برائے تہدید آتا ہے، جیسے: یَالَزَیْدٍ لَاَقْتُلَنَّكَ۔

(۱۳) کبھی لام بمعنی (وقت) آتا ہے، جیسے: اَلْمُسْتَحَاضَةُ تَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ۔

(۱۴) کبھی لام بمعنی (عَنْ) بعد قول آتا ہے، جیسے: وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ آمَنُوْا۔

(۱۵) کبھی لام برائے (تقویت) عمل فعل، یا شبہ فعل آتا ہے، جیسے: اِنْ كُنْتُمْ لِلرُّؤْيَا تَعْبُرُوْنَ، اور اِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِمَا يُرِيْدُ۔

﴿لام برائے تبیین﴾ یہ تین قسم پر ہے:

اوّل: وہ جو بروقت التباس اپنے مدخول کی مفعولیّت بیان کرے، یہ اس وقت ہوتا ہے جبکہ ایسے فعل تعجب، یا اسمِ تفضیل کے بعد واقع ہو، جو حب، یا بغض کے معنی کا افادہ کرتے ہوں، جیسے: مَا اَحَبَّنِيْ لِزَيْدٍ، اس لام نے یہ بتایا کہ اس کا مدخول حب کا مفعول ہے، تو یائے متکلم فاعل ہوئی، اب معنی یہ ہوئے کہ زید مجھ کو کیسا محبوب ہے؟ پس متکلم محبّ ہوا، اور زید محبوب، اور زَيْدٌ اَحَبُّ لِيْ، اس لام نے یہ بتایا کہ متکلم محبوب ہے، تو زید محبّ ہوا، اب معنی یہ ہوئے کہ زید کے نزدیک میں محبوب تر ہوں، یہ لام فعل، یا شبہ فعل مذکور کا ظرفِ لغو ہوتا ہے۔

دوم: وہ جو اپنے مدخول کی فاعلیّت کو بیان کرے جو مفعولیّت کے ساتھ ملتبس نہ ہو، جیسے: تَبًّا لِزَيْدٍ میں (تَبًّا) فعل محذوف (تَبَّ) کا مفعولِ مطلق ہے، اور اس میں ضمیر غائب فاعل راجع بسوئے غائب ہے، جس کا بیان لام نے اپنے مدخول سے کیا، چونکہ (تَبَّ) فعل لازم ہے، اس لئے مدخولِ لام میں مفعولیّت کا احتمال نہیں، (لِزَيْدٍ) ظرفِ مستقر ہو کر (اَرَادَتِيْ) مبتدا محذوف کی خبر ہے، **نظر بر آں** (تَبًّا لِزَيْدٍ) دو جملے ہوئے، **اوّل**: فعلیہ، **دوم**: اسمیہ۔

سوم: وہ جو اپنے مدخول کی مفعولیّت کو بیان کرے، جس کا فاعلیت کے ساتھ التباس نہ ہو، جیسے: سَقْيًا لِزَيْدٍ، یہ (سَقَيْتُ) فعل محذوف کا مفعولِ مطلق ہے، اور چونکہ یہ فعل متعدی ہے، اس لئے مدخولِ لام میں فاعلیّت کا احتمال نہیں، یہ بھی دو جملوں پر مشتمل ہے، **اوّل**: فعلیہ، **دوم**: اسمیہ۔

﴿مِنْ کے معانی﴾

﴿مِنْ برائے ابتدائے غایت﴾ غایۃ درحقیقۃ بمعنی (نِهَايَة) ہے، مجازًا اس سے مسافت مراد ہوتی ہے، تو

معنی یہ ہوئے کہ (مِنْ) دلالت کرتا ہے کہ مسافت کی ابتدا میرے مدخول سے ہوئی، اکثر مسافت مکانی کی ابتدا پر دلالت کرتا ہے، جیسے: سِرْتُ مِنَ الْبَصْرَةِ اِلَى الْكُوْفَةِ۔

اور کبھی مسافت زمانی کی ابتدا پر، جیسے: مَطَرْنَا مِنْ يَوْمِ الْجُمْعَةِ اِلَى الْجُمْعَةِ، بصریوں کے نزدیک یہ جائز نہیں، اس (مِنْ) کی علامت یہ ہے کہ اس کے مقابلے میں (اِلٰی) کا، یا جو اس کے معنی کا افادہ کرے، اس کالانا درست ہو، جیسے: اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ کہ (بَا) صلۂ (اَعُوْذُ) ہوکر معنیٔ (اِلٰی) کاافادہ کرتی ہے، کیونکہ (اَعُوْذُ بِاللّٰهِ) کے معنی ہیں (اَلْتَجِئُ اِلَى اللّٰهِ)

﴿مِنْ برائے تبعیض﴾ وہ ہے جو اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ کوئی چیز مدخول کا بعض ہے، اور وہ چیز مذکور ہو، جیسے: اَخَذْتُ شَيْئًا مِنَ الدَّرَاهِمِ، یا مقدر ہو، جیسے: اَخَذْتُ مِنَ الدَّرَاهِمِ کہ اس صورت میں مفعول بہ صریح (شَيْئًا) مقدر ہے، اس کی علامت یہ ہے کہ اس کی جگہ لفظ (بعض) کے رکھنے سے معنی درست رہیں، 'مبرّد'، 'عبدالقاہر'، 'زمخشری' اس (مِنْ) کو ابتدائیہ قرار دیتے ہیں۔

﴿مِنْ برائے تبیین﴾ وہ ہے جو امرِ مبہم سے مراد ظاہر کرنے کے لئے آتا ہے، اس کی علامت یہ ہے کہ اسم موصول کا اس کی جگہ رکھنا درست ہو، جیسے: فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ میں (اَلرِّجْسَ الَّذِىْ هُوَ الْاَوْثَانُ)

یا بالفاظِ دیگر یوں کہا جائے کہ مجرور کو امرِ مبہم کی خبر بنا سکیں، چونکہ یوں کہہ سکتے ہیں: (اَلرِّجْسُ هُوَ الْاَوْثَانُ) بخلاف (مِنْ) تبعیضیہ کہ اس کے مجرور کو خبر بنانا درست نہیں ہوتا، مثلاً: اَخَذْتُ عِشْرِيْنَ مِنَ الدَّرَاهِمِ میں (دَرَاهِمْ) سے معیّن مراد لئے گئے جو (عِشْرِيْنَ) سے ظاہر ہیں، تو یہ (مِنْ) برائے تبعیض ہے، (اَلْعِشْرُوْنَ دَرَاهِمْ) کہنا درست نہیں، کیونکہ کل کا حمل جزو پر لازم آئے گا جو درست نہیں۔

اور اگر (دَرَاهِمْ) سے جنس مراد ہے تو (مِنْ) برائے تبیین ہے، اور (اَلْعِشْرُوْنَ دَرَاهِمْ) کہنا درست ہے کہ یہ جنس کا حمل بعض افراد پر ہوا جو صحیح ہے، اور (عَزَّ مِنْ قَائِلٍ) میں (مِنْ) برائے تبیین ہے، اور قائل کا حمل ضمیر (عَزَّ) پر صحیح۔

امرِ مبہم اگر معرفہ ہو تو (مِنْ) اپنے مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوکر حال ہوتا ہے، اور اگر نکرہ ہو تو صفت، جیسے: يَلْبَسُوْنَ ثِيَابًا خُضْرًا مِنْ سُنْدُسٍ وَ اِسْتَبْرَقٍ۔

﴿مِنْ برائے زیادت﴾ وہ ہے کہ اس کے حذف سے اصل معنی میں کوئی تغیر واقع نہ ہو، جمہور کے نزدیک اس

کی تین شرطیں ہیں: **اوّل**: یہ کہ کلام نفی، یا نہی، یا استفہام پر مشتمل ہو، **دوم**: یہ کہ مدخول نکرہ ہو، **سوم**: یہ کہ مدخول فاعل ہو، جیسے: مَاجَاءَ نَبِيٌّ مِنْ اَحَدٍ، یا وہ مفعول بہ ہو، جیسے: لَا تَضْرِبْ مِنْ اَحَدٍ، یا مفعولِ مطلق ہو، جیسے: هَلْ تَرٰى مِنْ فُطُوْرٍ، یا مبتدائی الحال ہو، جیسے: مَا فَرَّطْنَا فِى الْكِتَابِ مِنْ شَيْءٍ، یا مبتدائی الاصل ہو، جیسے: هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللّٰهِ، اور تحقیق یہ ہے کہ (مِنْ) کلامِ موجب میں بھی زائد ہوتا ہے، مذکورہ معانی کے علاوہ مندرجہ ذیل معانی کے لئے بھی آتا ہے، چنانچہ

(۱) کبھی (مِنْ) برائے تعلیل ہوتا ہے، جیسے: مِنْ مَّاخَطِيْئَاتِهِمْ اُغْرِقُوْا۔

(۲) کبھی (مِنْ) برائے مجاوزت جیسے: يَاوَيْلَنَا قَدْ كُنَّا فِىْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا اى مجاوزٌ عن هٰذَا۔

(۳) کبھی (مِنْ) برائے استعانت جیسے: يَنْظُرُوْنَ مِنْ طَرْفٍ خَفِيٍّ اى بطرف خفيٍّ۔

(۴) کبھی (مِنْ) برائے بدل، جیسے: اَرَضِيْتُمْ بِالْحَيَاةِ الدُّنْيَا مِنَ الْاٰخِرَةِ۔

(۵) کبھی (مِنْ) برائے ظرفیت، جیسے: اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمْعَةِ اى فى يوم الجمعة۔

(۶) کبھی (مِنْ) بمعنی (عِنْدَ) جیسے لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَلَا اَوْلَادُهُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا اى عندالله۔

(۷) کبھی (مِنْ) برائے استعلاء، جیسے: وَنَصَرْنَاهُ مِنَ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا۔

(۸) کبھی (مِنْ) برائے نسبت، جیسے: اَنْتَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰى اى انت بالنسبة الىّ كهارون بالنسبة الى موسٰى۔

(۹) کبھی (مِنْ) برائے انتہائے غایت، جیسے: قربت منه اى اليه۔

(۱۰) کبھی (مِنْ) برائے فصل، یہ ہمیشہ دو متضاد چیزوں پر داخل ہوتا ہے، جیسے: وَاللّٰهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ۔

(۱۱) کبھی (مِنْ) برائے تجرید وہ ہے کہ مدخول سے ایسی چیز کو منتزع کرنا جو مدخول کے ساتھ کسی وصف میں مشترک ہو، جیسے: لَقِيْتُ مِنْ زَيْدٍ اَسَدًا، رضیؒ نے کہا کہ یہ (مِنْ) برائے سببیت ہے، مگر بتقدیرِ مضاف یعنی لَقِيْتُ مِنْ لِقَاءِ زَيْدٍ اَسَدًا اى حصل من لقائه لقاء اسدٍ، اسد کے ساتھ تشبیہ مقصود ہے۔

(۱۲) کبھی (مِنْ) برائے قسم، (مِنْ) بکسرِ میم وسکونِ نون، اور (مُنْ) بضم میم وسکونِ نون، سیبویہؒ کے نزدیک دونوں قسم کے واسطے آتے ہیں، مگر لفظ (رَبْ) کے ساتھ مخصوص ہے، اور کبھی اسمِ جلالت کے ساتھ بھی

آتا ہے، جیسے: مِنْ رَبِّیْ لَاَفْعَلَنَّ کَذَا ،اور عرب کا مشہور مقولہ: اَلنَّارُ فِی الشِّتَاءِ خَیْرٌ مِنَ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ میں اسی معنی پر محمول ہے، بعض نے کہا (مِنْ) قسمیہ یمین کا مخفف ہے، اور (مُنْ) قسمیہ (اَیْمُن) کا، اور بمعنی (رُبَّ)، جبکہ لفظ (مَا) کے ساتھ ہو، جیسے:

و انّا لممّا نضرب الکبشة ضربة　　علٰی رأسہٖ تلقی اللسان من الغم

اور زَیْدٌ اَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو میں مفضل علیہ پر (مِنْ) 'مبرّدؒ' کے نزدیک برائے ابتدائے غایت ہے، اور 'سیبویہؒ' کے نزدیک ابتدائے غایت کے ساتھ تبعیض کا بھی افادہ کرتا ہے، مگر تبعیض کے گزشتہ معنی مراد نہیں، بلکہ مراد یہ ہے کہ مفضل علیہ بعض ہے، عام نہیں، اور 'ابن مالک' کے نزدیک برائے مجاوزت ہے۔

﴿اِلٰی کے معانی﴾

﴿اِلٰی برائے انتہائے غایت فی المکان﴾ جیسے: سِرْتُ مِنَ الْبَصْرَۃِ اِلَی الْکُوْفَۃِ۔

﴿اِلٰی برائے مصاحبت ای قلیلاً﴾ یہ معنی اس وقت ہوتے ہیں، جبکہ ایک چیز کو دوسری کے ساتھ ضم کرنا مقصود ہو، خواہ محکوم بہ ہونے میں، جیسے: مَنْ اَنْصَارِیْ اِلَی اللّٰہِ ای مَعَ اللّٰہ، یا محکوم علیہ ہونے میں، جیسے: الذود الی الذود ابل ذود، تین سے دس تک اونٹوں کو کہتے ہیں، جو قلیل ہیں، اس جملہ کا مطلب یہ ہے کہ قلیل، قلیل کے ساتھ مل کر کثیر ہو جاتا ہے، جیسے کہتے ہیں: قطرہ قطرہ بہم شود دریا، یا تعلق میں، جیسے: وَاَیْدِیَکُمْ اِلَی الْمَرَافِقِ، اسی قبیل سے ہے: وَلَا تَاْکُلُوْا اَمْوَالَھُمْ اِلٰی اَمْوَالِکُمْ، **نظر برآں** اِلٰی زَیْدٍ مَالٌ بمعنی مَعَ زَیْدٍ مَالٌ نہیں کہہ سکتے، ہاں یوں کہہ سکتے ہیں: مَالُ زَیْدٍ ھٰذِہِ الدَّارُ اِلٰی ھٰذَا الْغُلَامِ۔

﴿اِلٰی برائے مصاحبت﴾ یعنی (اِلٰی) سے ماقبل کے ساتھ مجرور کی معیت کا کسی امر میں ارادہ کیا جاتا ہے، اور یہ معنی انتہائے غایت کے علاوہ ہیں، کیونکہ انتہائے غایت میں امتدادِ مسافت ضروری، اور مصاحبت میں صرف معیّت ہوتی ہے، چنانچہ آیت کریمہ: لَا تَاْکُلُوْا اَمْوَالَھُمْ اِلٰی اَمْوَالِکُمْ ای مع اموالکم، 'رضیؒ' کے نزدیک اس آیت کریمہ میں (اِلٰی) انتہائے مسافت کے واسطے ہے، اور معنی یہ ہیں: ای لاتضیفوھا الی اموالکم، اسی طرح: وَاَیْدِیَکُمْ اِلَی الْمَرَافِقِ میں، اور معنی یہ ہیں: اَیْدِیَکُمْ مُضَافَۃً اِلَی

اَلْمَرَافِقِ، معانی مذکورہ کے علاوہ حسب ذیل معانی میں بھی آتا ہے:
(۱) کبھی (اِلٰی) بمعنی (لاَم) آتا ہے، جیسے: اَلْاَمْرُ اِلَيْكَ ای لك۔
(۲) کبھی (اِلٰی) بمعنی (فِیْ) آتا ہے، جیسے: لَيَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰی يَوْمِ الْقِيَامَةِ ای فی یوم القیامۃ۔
(۳) کبھی (اِلٰی) بمعنی (بَا) آتا ہے، جیسے: وَاِذَا خَلَوْا اِلٰی شَيَاطِيْنِهِمْ ای بشیاطینھم۔
(۴) کبھی (اِلٰی) بمعنی (عِنْدَ) آتا ہے، جیسے: كَرِيْمٌ اِلَيَّ مَوْتُ الْاَبْرَارِ۔

﴿حتیٰ کے معانی﴾

﴿حتیٰ عاطفہ﴾ یہ انتہائے غایت کے افادہ میں مثل حتیٰ جارّہ ہے، لیکن عاطفہ میں یہ ضروری ہے کہ اس کا معطوف معرفہ، اور معطوف علیہ کا جز قوی، یاضعیف ہو، تاکہ عطف بہ حتیٰ معطوف کی قوت، یاضعف کا مبیّن ہوسکے، اور معطوف کا غایت ہونا معطوف کے لئے درست ہوجائے، جیسے: مَاتَ النَّاسُ حَتّٰى الْاَنْبِيَاءِ، اورزَارَكَ النَّاسُ حَتّٰى الْحَجَّامُوْنَ۔

﴿حتیٰ ابتدائیہ﴾ وہ ہے جس کے بعد کلام مستانف ہو، جوازروئے اعراب ماقبل سے تعلق نہ رکھے، اگرچہ معنوی تعلق رکھتا ہو، جیسے: خَرَجَتِ النِّسَاءُ حَتّٰى هِنْدٌ خَارِجَةٌ ،یاحَتّٰى هِنْدٌ خَرَجَتْ، اسی کو استنافیہ بھی کہتے ہیں، اور حرفِ ابتدا بھی۔

﴿حتیٰ جارّہ﴾ وہ ہے جو انتہائے غایت کا افادہ کرتا ہے، جیسے: نِمْتُ الْبَارِحَةَ حَتَّى الصَّبَاحِ، اور سِرْتُ الْبَلَدَ حَتَّى السُّوْقِ۔

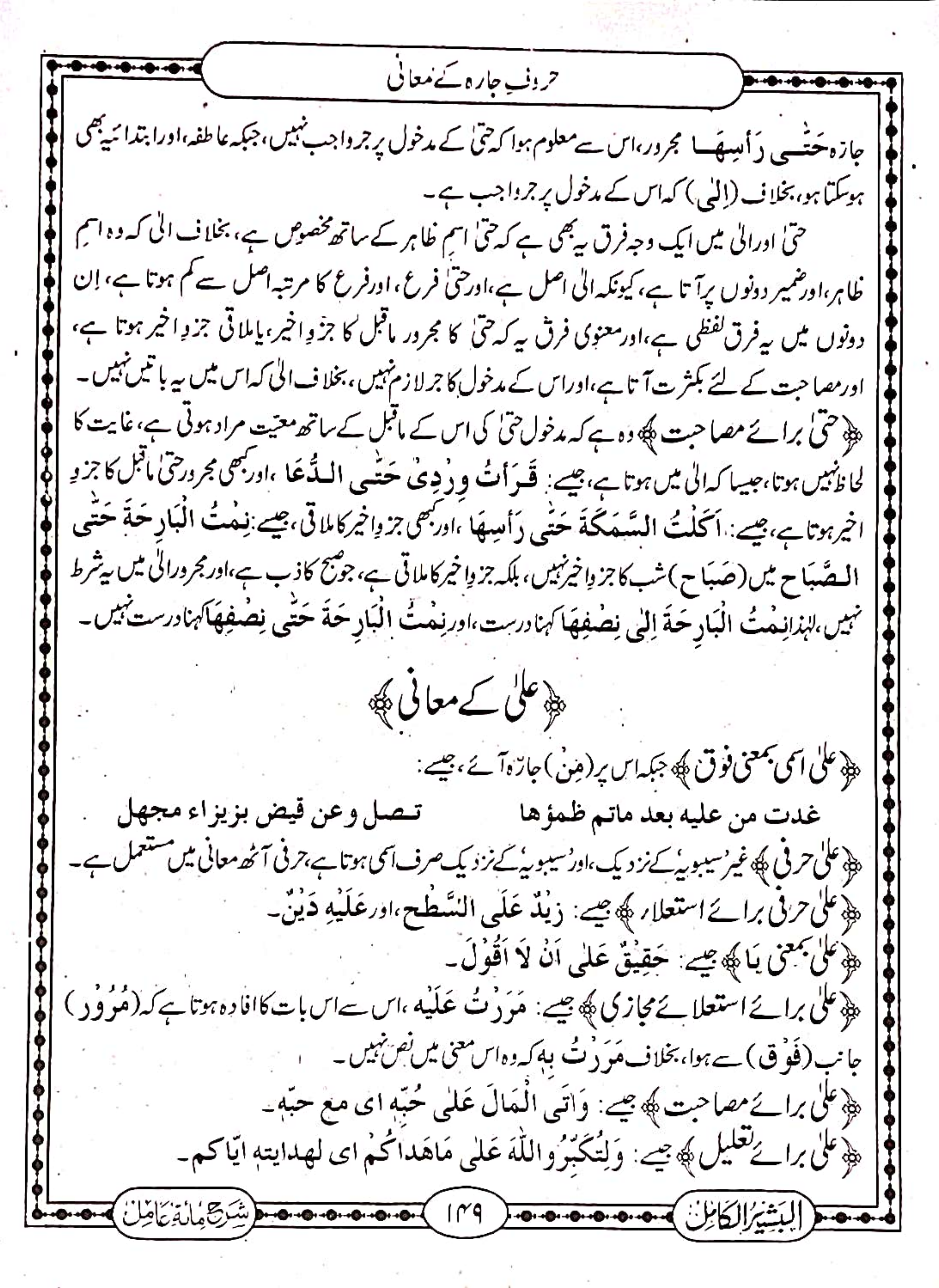
﴿حتیٰ جارّہ بمعنی اِلاَّ﴾ جیسے:

سقی الحیاء الارض امکن عزیت   لھم فلازا عنھا الخیر محدودًا

﴿حتیٰ جارّہ بمعنی کَیْ﴾ جیسے: اَسْلَمْتُ حَتّٰى اَدْخُلَ الْجَنَّةَ ای کی ادخل الجنّة۔

﴿حتیٰ جارّہ بمعنی مَع﴾ جیسے: اَكَلْتُ السَّمَكَةَ حَتّٰى رَأْسِهَا ای مع رأسھا۔

مخفی نہ رہے کہ اس مثال میں تینوں ہوسکتے ہیں، برتقدیر عاطفہ حَتّٰى رَأْسَهَا منصوب، اور برتقدیر ابتدائیہ حَتّٰى رَأْسُهَا مرفوع مبتدا ہونے کے باعث، اور خبر (مَأْكُوْل) محذوف، اور برتقدیر



جارہ حَتّٰی رَأسِهَا مجرور، اس سے معلوم ہوا کہ حتیٰ کے مدخول پر جر واجب نہیں، جبکہ عاطفہ، اور ابتدائیہ بھی ہوسکتا ہو، بخلاف (اِلٰی) کہ اس کے مدخول پر جر واجب ہے۔

حتیٰ اور الیٰ میں ایک وجہ فرق یہ بھی ہے کہ حتیٰ اسمِ ظاہر کے ساتھ مخصوص ہے، بخلاف الیٰ کہ وہ اسمِ ظاہر، اور ضمیر دونوں پر آتا ہے، کیونکہ الیٰ اصل ہے، اور حتیٰ فرع، اور فرع کا مرتبہ اصل سے کم ہوتا ہے، ان دونوں میں یہ فرق لفظی ہے، اور معنوی فرق یہ کہ حتیٰ کا مجرور ماقبل کا جزوِ اخیر، یا ملاقی جزوِ اخیر ہوتا ہے، اور مصاحبت کے لئے بکثرت آتا ہے، اور اس کے مدخول کا جر لازم نہیں، بخلاف الیٰ کہ اس میں یہ باتیں نہیں۔

﴿حتیٰ برائے مصاحبت﴾ وہ ہے کہ مدخول حتیٰ کی اس کے ماقبل کے ساتھ معیت مراد ہوتی ہے، غایت کا لحاظ نہیں ہوتا، جیسا کہ الیٰ میں ہوتا ہے، جیسے: قَرَأْتُ وِرْدِیْ حَتّٰی الدُّعَا، اور کبھی مجرور حتیٰ ماقبل کا جزوِ اخیر ہوتا ہے، جیسے: اَکَلْتُ السَّمَکَةَ حَتّٰی رَأسِهَا، اور کبھی جزوِ اخیر کا ملاقی، جیسے: نِمْتُ الْبَارِحَةَ حَتّٰی الصَّبَاحِ میں (صَبَاح) شب کا جزوِ اخیر نہیں، بلکہ جزوِ اخیر کا ملاقی ہے، جو صبح کاذب ہے، اور مجرور الیٰ میں یہ شرط نہیں، لہٰذا نِمْتُ الْبَارِحَةَ اِلٰی نِصْفِهَا کہنا درست، اور نِمْتُ الْبَارِحَةَ حَتّٰی نِصْفِهَا کہنا درست نہیں۔

﴿علیٰ کے معانی﴾

﴿علیٰ اسمی بمعنی فوق﴾ جبکہ اس پر (مِنْ) جارہ آئے، جیسے:

غدت من علیه بعد ماتم ظمؤها — تصل وعن قیض بزیزاء مجهل

﴿علیٰ حرفی﴾ غیر سیبویہ کے نزدیک، اور سیبویہ کے نزدیک صرف اسمی ہوتا ہے، حرفی آٹھ معانی میں مستعمل ہے۔

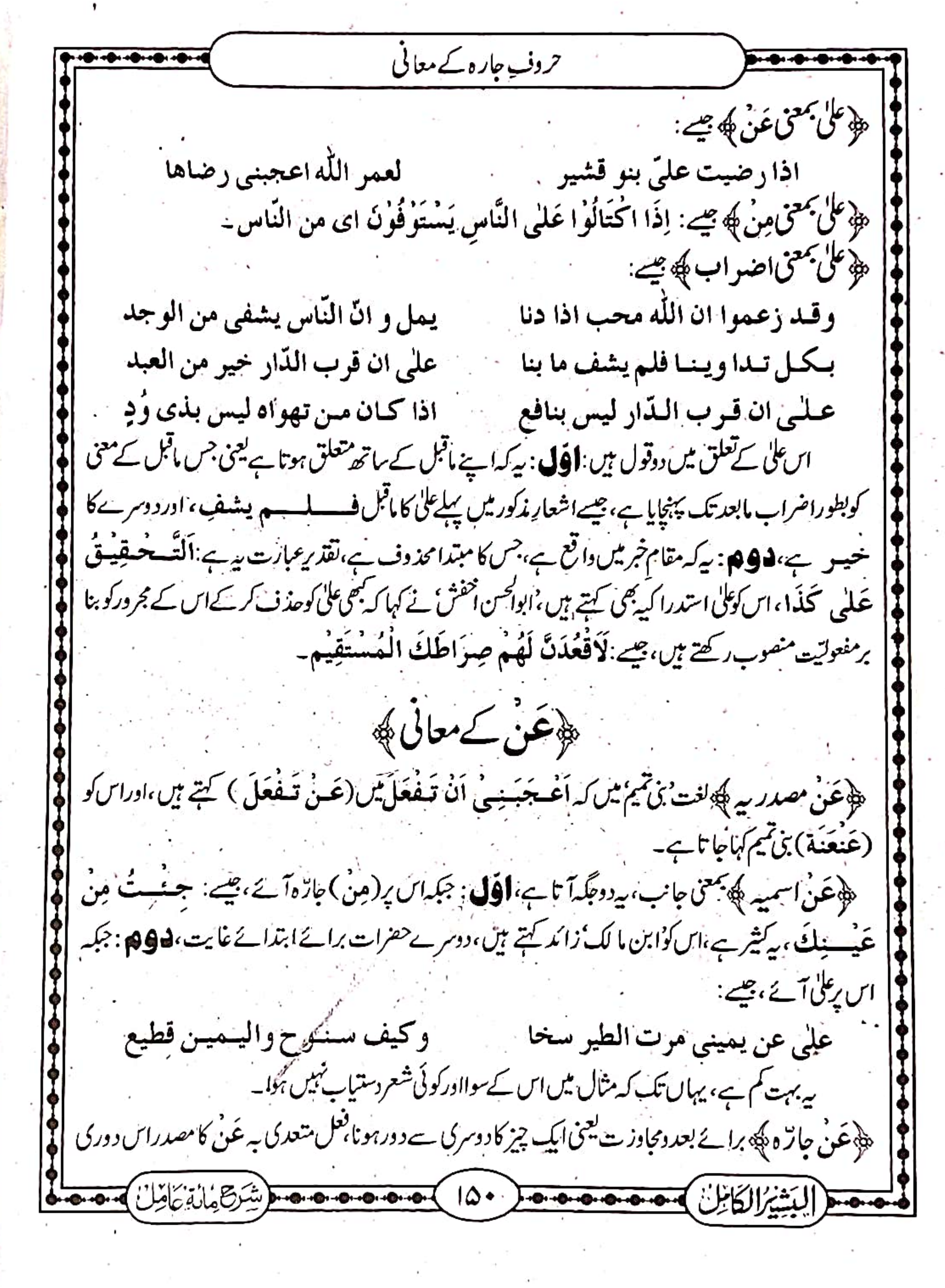
﴿علیٰ حرفی برائے استعلاء﴾ جیسے: زَیْدٌ عَلَی السَّطْحِ، اور عَلَیْهِ دَیْنٌ۔

﴿علیٰ بمعنی با﴾ جیسے: حَقِیْقٌ عَلٰی اَنْ لَا اَقُوْلَ۔

﴿علیٰ برائے استعلائے مجازی﴾ جیسے: مَرَرْتُ عَلَیْهِ، اس سے اس بات کا افادہ ہوتا ہے کہ (مُرُوْر) جانب (فَوْق) سے ہوا، بخلاف مَرَرْتُ بِهٖ کہ وہ اس معنی میں نص نہیں۔

﴿علیٰ برائے مصاحبت﴾ جیسے: وَاٰتَی الْمَالَ عَلٰی حُبِّهٖ ای مع حبّه۔

﴿علیٰ برائے تعلیل﴾ جیسے: وَلِتُکَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰی مَاهَدَاکُمْ ای لهدایته ایاکم۔



﴿علیٰ بمعنی عَنْ﴾ جیسے:

اذا رضیت علیّ بنو قشیر لعمر اللّٰہ اعجبنی رضاھا

﴿علیٰ بمعنی مِنْ﴾ جیسے: اِذَا اکْتَالُوْا عَلَی النَّاسِ یَسْتَوْفُوْنَ ای من النّاس۔

﴿علیٰ بمعنی اضراب﴾ جیسے:

وقد زعموا ان اللّٰہ محب اذا دنا یمل و انّ النّاس یشفی من الوجد

بکل تدا وینا فلم یشف ما بنا علیٰ ان قرب الدّار خیر من العبد

علیٰ ان قرب الدّار لیس بنافع اذا کان من تھواہ لیس بذی وُدٍ

اس علیٰ کے تعلق میں دوقول ہیں: **اوّل**: یہ کہ اپنے ماقبل کے ساتھ متعلق ہوتا ہے یعنی جس ماقبل کے معنی کو بطور اضراب مابعد تک پہنچایا ہے، جیسے اشعارِ مذکور میں پہلے علیٰ کا ماقبل فلم یشفِ، اور دوسرے کا خیر ہے، **دوم**: یہ کہ مقامِ خبر میں واقع ہے، جس کا مبتدا محذوف ہے، تقدیر عبارت یہ ہے: اَلتَّحْقِیْقُ عَلٰی کَذَا، اس کو علیٰ استدراکیہ بھی کہتے ہیں، 'ابوالحسن اخفش' نے کہا کہ کبھی علیٰ کو حذف کر کے اس کے مجرور کو بنا برمفعولیت منصوب رکھتے ہیں، جیسے: لَاَقْعُدَنَّ لَھُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِیْم۔

﴿عَنْ کے معانی﴾

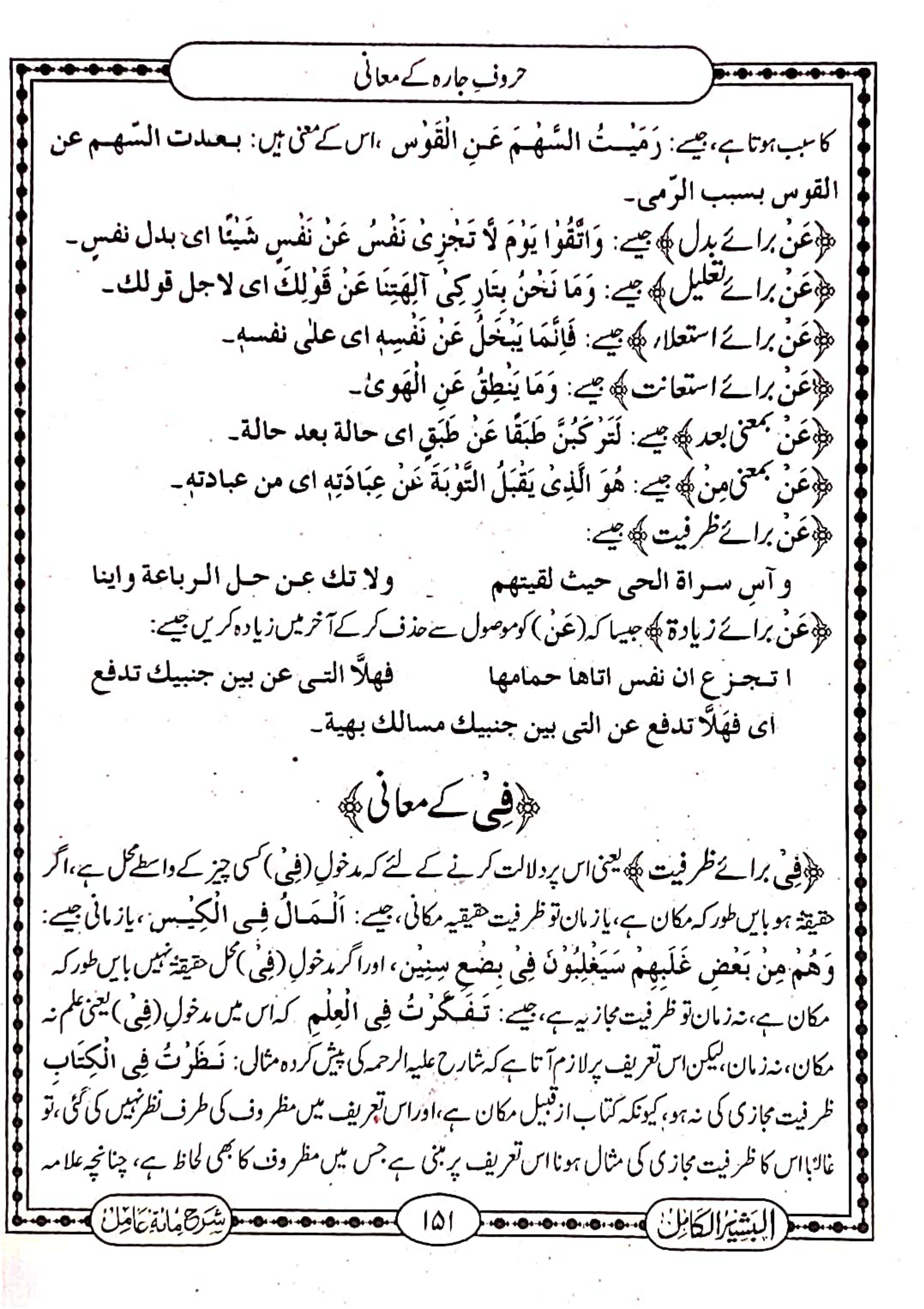
﴿عَنْ مصدریہ﴾ لغت 'بنی تمیم' میں کہ اَعْجَبَنِیْ اَنْ تَفْعَلَ میں (عَنْ تَفْعَلَ) کہتے ہیں، اور اس کو (عَنْعَنَة) بنی تمیم کہا جاتا ہے۔

﴿عَنْ اسمیہ﴾ بمعنی جانب، یہ دو جگہ آتا ہے، **اوّل**: جبکہ اس پر (مِنْ) جارّہ آئے، جیسے: جِئْتُ مِنْ عَیْنِكَ، یہ کثیر ہے، اس کو 'ابن مالک' زائد کہتے ہیں، دوسرے حضرات برائے ابتدائے غایت، **دوم**: جبکہ اس پر علیٰ آئے، جیسے:

علیٰ عن یمینی مرت الطیر سخا وکیف سنوح والیمین قطیع

یہ بہت کم ہے، یہاں تک کہ مثال میں اس کے سوا اور کوئی شعر دستیاب نہیں ہوا۔

﴿عَنْ جارّہ﴾ برائے بعد ومجاوزت یعنی ایک چیز کا دوسری سے دور ہونا، فعل متعدی بہ عَنْ کا مصدر اس دوری



کا سبب ہوتا ہے، جیسے: رَمَیتُ السَّهمَ عَنِ القَوْسِ ،اس کے معنی ہیں: بعدت السّهم عن القوس بسبب الرّمی۔

﴿عَنْ برائے بدل﴾ جیسے: وَاتَّقُوْا يَوْمَ لَّا تَجْزِیْ نَفْسٌ عَنْ نَفْسٍ شَيْئًا ای بدل نفسٍ۔

﴿عَنْ برائے تعلیل﴾ جیسے: وَمَا نَحْنُ بِتَارِكِیْ آلِهَتِنَا عَنْ قَوْلِكَ ای لاجل قولك۔

﴿عَنْ برائے استعلاء﴾ جیسے: فَاِنَّمَا يَبْخَلُ عَنْ نَفْسِهٖ ای علٰی نفسهٖ۔

﴿عَنْ برائے استعانت﴾ جیسے: وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰی۔

﴿عَنْ بمعنی بعد﴾ جیسے: لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ ای حالة بعد حالة۔

﴿عَنْ بمعنی مِنْ﴾ جیسے: هُوَ الَّذِیْ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ ای من عبادته۔

﴿عَنْ برائے ظرفیت﴾ جیسے:

و آسِ سراة الحی حيث لقيتهم ... ولا تك عن حل الرباعة واينا

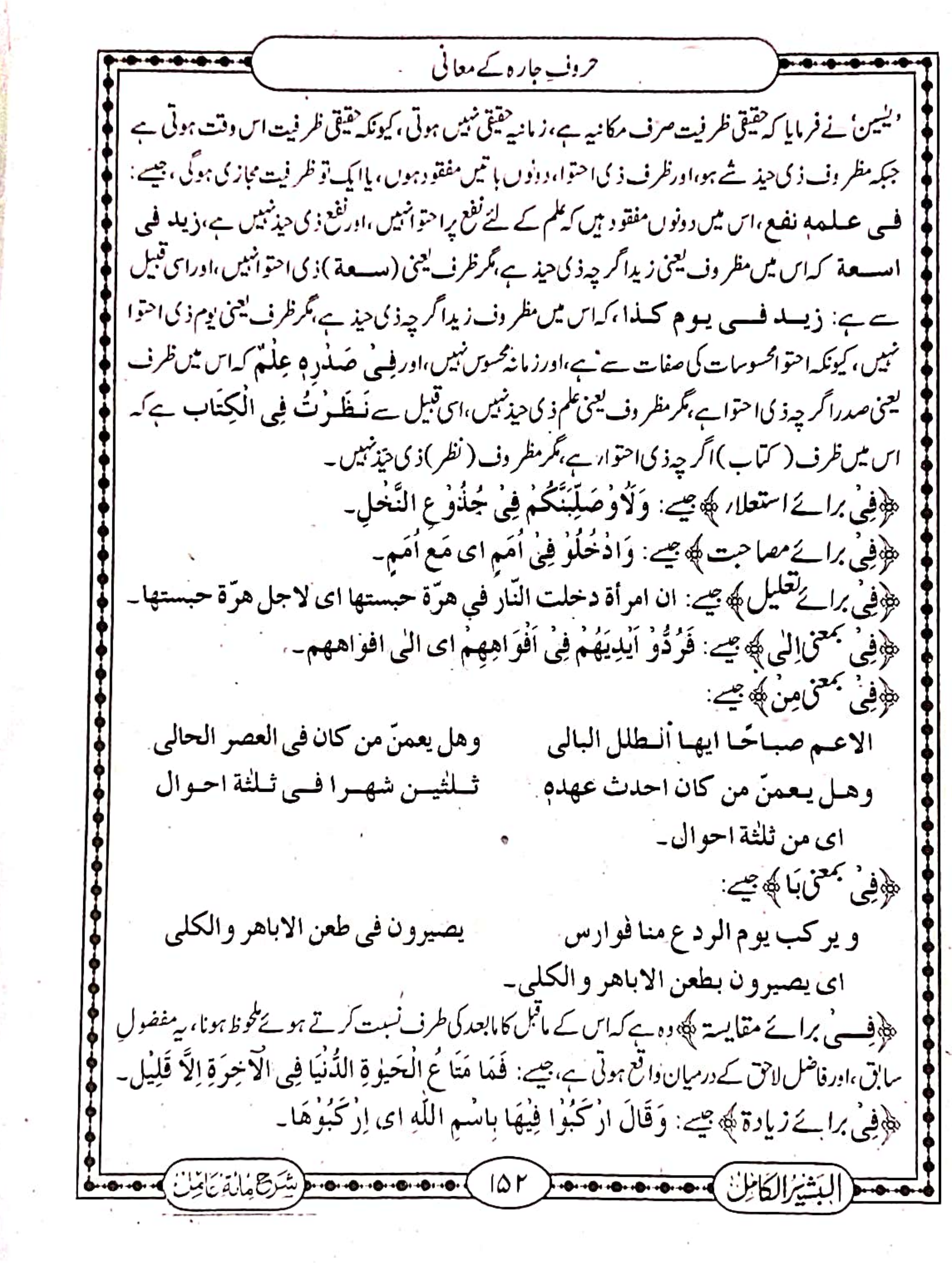
﴿عَنْ برائے زیادۃ﴾ جیسا کہ (عَنْ) کو موصول سے حذف کر کے آخر میں زیادہ کریں جیسے:

ا تجزع ان نفس اتاها حمامها ... فهلاّ التی عن بين جنبيك تدفع

ای فهلاّ تدفع عن التی بين جنبيك مسالك بهية۔

﴿فِیْ کے معانی﴾

﴿فِیْ برائے ظرفیت﴾ یعنی اس پر دلالت کرنے کے لئے کہ مدخولِ (فِیْ) کسی چیز کے واسطے محل ہے، اگر حقیقۃً ہو بایں طور کہ مکان ہے، یا زمان تو ظرفیت حقیقیہ مکانی، جیسے: اَلْمَالُ فِی الْكِيْسِ ، یا زمانی جیسے: وَهُمْ مِنْ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُوْنَ فِیْ بِضْعِ سِنِيْنَ، اور اگر مدخولِ (فِیْ) محل حقیقۃً نہیں بایں طور کہ مکان ہے، نہ زمان تو ظرفیت مجازیہ ہے، جیسے: تَفَكَّرْتُ فِی الْعِلْمِ کہ اس میں مدخولِ (فِیْ) یعنی علم نہ مکان، نہ زمان، لیکن اس تعریف پر لازم آتا ہے کہ شارح علیہ الرحمہ کی پیش کردہ مثال: نَظَرْتُ فِی الْكِتَابِ ظرفیت مجازی کی نہ ہو، کیونکہ کتاب از قبیل مکان ہے، اور اس تعریف میں مظروف کی طرف نظر نہیں کی گئی، تو غالبًا اس کا ظرفیت مجازی کی مثال ہونا اس تعریف پر مبنی ہے جس میں مظروف کا بھی لحاظ ہے، چنانچہ علامہ



'بصریین' نے فرمایا کہ حقیقی ظرفیت صرف مکانیہ ہے، زمانیہ حقیقی نہیں ہوتی، کیونکہ حقیقی ظرفیت اس وقت ہوتی ہے جبکہ مظروف ذی حیز شے ہو، اور ظرف ذی احتوا، دونوں باتیں مفقود ہوں، یا ایک تو ظرفیت مجازی ہوگی، جیسے: **فی علمہ نفع**، اس میں دونوں مفقود ہیں کہ علم کے لئے نفع پر احتوا نہیں، اور نفع ذی حیز نہیں ہے، **زید فی اسعة** کہ اس میں مظروف یعنی زید اگرچہ ذی حیز ہے، مگر ظرف یعنی (**سعة**) ذی احتوا نہیں، اور اسی قبیل سے ہے: **زید فی یوم کذا**، کہ اس میں مظروف زید اگرچہ ذی حیز ہے، مگر ظرف یعنی یوم ذی احتوا نہیں، کیونکہ احتوا محسوسات کی صفات سے ہے، اور زمانہ محسوس نہیں، اور **فِیْ صَدْرِہٖ عِلْمٌ** کہ اس میں ظرف یعنی صدر اگرچہ ذی احتوا ہے، مگر مظروف یعنی علم ذی حیز نہیں، اسی قبیل سے **نَظَرْتُ فِی الْکِتَاب** ہے کہ اس میں ظرف (کتاب) اگرچہ ذی احتوار ہے، مگر مظروف (نظر) ذی حیز نہیں۔

﴿فِیْ برائے استعلاء﴾ جیسے: وَلَاُوْصَلِّبَنَّکُمْ فِیْ جُذُوْعِ النَّخْلِ۔

﴿فِیْ برائے مصاحبت﴾ جیسے: وَادْخُلُوْ فِیْ اُمَمٍ ای مَعَ اُمَمٍ۔

﴿فِیْ برائے تعلیل﴾ جیسے: ان امرأة دخلت النّار في هرّة حبستها ای لاجل هرّة حبستها۔

﴿فِیْ بمعنی اِلٰی﴾ جیسے: فَرُدُّوْ اَیْدِیَهُمْ فِیْ اَفْوَاهِهِمْ ای الٰی افواههم۔

﴿فِیْ بمعنی مِنْ﴾ جیسے:

الاعم صباحًا ایها الطلل البالی	وهل یعمنّ من کان فی العصر الحالی
وهل یعمنّ من کان احدث عهدهٖ	ثلثین شهرا فی ثلثة احوال

ای من ثلثة احوال۔

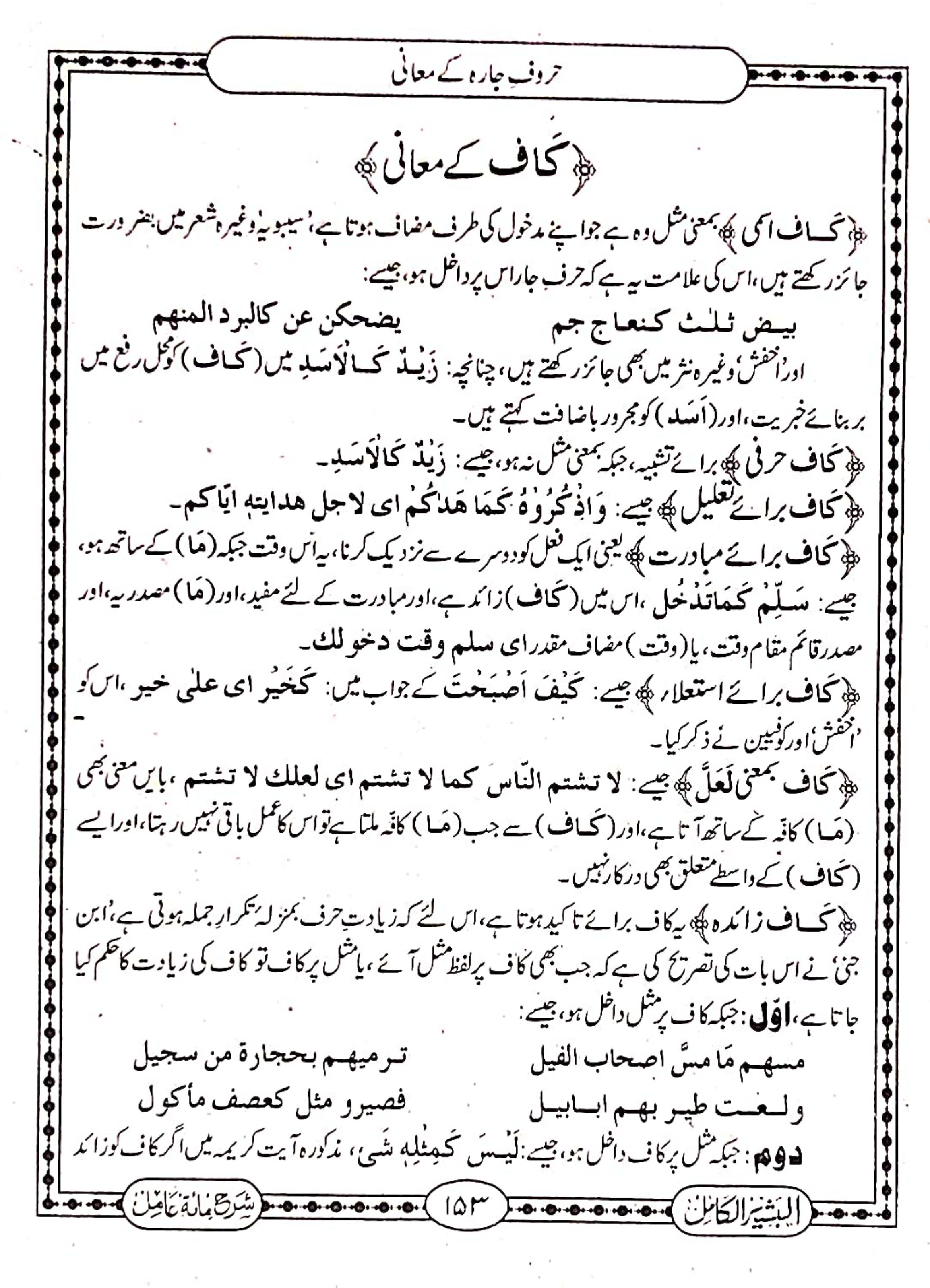
﴿فِیْ بمعنی بَا﴾ جیسے:

و یرکب یوم الردع منا فوارس	یصیرون فی طعن الاباهر والکلی

ای یصیرون بطعن الاباهر والکلی۔

﴿فِیْ برائے مقایسة﴾ وہ ہے کہ اس کے ماقبل کا مابعد کی طرف نسبت کرتے ہوئے ملحوظ ہونا، یہ مفضولِ سابق، اور فاضل لاحق کے درمیان واقع ہوتی ہے، جیسے: فَمَا مَتَاعُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا فِی الْاٰخِرَةِ اِلَّا قَلِیْلٌ۔

﴿فِیْ برائے زیادة﴾ جیسے: وَقَالَ ارْکَبُوْا فِیْهَا بِاسْمِ اللّٰهِ ای ارْکَبُوْهَا۔



﴿کَاف کے معانی﴾

﴿کَــاف اسمی﴾ بمعنی مثل وہ ہے جو اپنے مدخول کی طرف مضاف ہوتا ہے، 'سیبویہ' وغیرہ شعر میں بضرورت جائز رکھتے ہیں، اس کی علامت یہ ہے کہ حرفِ جار اس پر داخل ہو، جیسے:

بیـض ثـلٰـث کنعاج جم یضحکن عن کالبرد المنهم

اور 'اخفش' وغیرہ نثر میں بھی جائز رکھتے ہیں، چنانچہ: زَیْدٌ کَـالْاَسَدِ میں (کَـاف) کو محل رفع میں بر بنائے خبریت، اور (اَسَد) کو مجرور باضافت کہتے ہیں۔

﴿کَاف حرفی﴾ برائے تشبیہ، جبکہ بمعنی مثل نہ ہو، جیسے: زَیْدٌ کَالْاَسَدِ۔

﴿کَاف برائے تعلیل﴾ جیسے: وَاذْکُرُوْهُ کَمَا هَدٰکُمْ ای لاجل هدایته ایاکم۔

﴿کَاف برائے مبادرت﴾ یعنی ایک فعل کو دوسرے سے نزدیک کرنا، یہ اس وقت جبکہ (مَا) کے ساتھ ہو، جیسے: سَلِّمْ کَمَاتَدْخُل، اس میں (کَاف) زائد ہے، اور مبادرت کے لئے مفید، اور (مَا) مصدریہ، اور مصدر قائم مقام وقت، یا (وقت) مضاف مقدر ای سلم وقت دخولك۔

﴿کَاف برائے استعلاء﴾ جیسے: کَیْفَ اَصْبَحْتَ کے جواب میں: کَخَیْرٍ ای علٰی خیر، اس کو 'اخفش' اور کوفیین نے ذکر کیا۔

﴿کَاف بمعنی لَعَلَّ﴾ جیسے: لا تشتم النّاسَ کما لا تشتم ای لعلك لا تشتم، بایں معنی بھی (مَـا) کافّہ کے ساتھ آتا ہے، اور (کَـاف) سے جب (مَـا) کافّہ ملتا ہے تو اس کا عمل باقی نہیں رہتا، اور ایسے (کَاف) کے واسطے متعلق بھی درکار نہیں۔

﴿کَـاف زائدہ﴾ یہ کاف برائے تاکید ہوتا ہے، اس لئے کہ زیادتِ حرف بمنزلۂ تکرارِ جملہ ہوتی ہے، 'ابن جنی' نے اس بات کی تصریح کی ہے کہ جب بھی کاف پر لفظ مثل آئے، یا مثل پر کاف تو کاف کی زیادت کا حکم کیا جاتا ہے، **اوّل**: جبکہ کاف پر مثل داخل ہو، جیسے:

مسهـم مَا مسَّ اصحاب الفیل ترمیهـم بحجارة من سجیل

ولـعـبت طیر بهـم ابـابیـل فصیرو مثل کعصف مأکول

دوم: جبکہ مثل پر کاف داخل ہو، جیسے: لَیْسَ کَمِثْلِهٖ شَیٌ، مذکورہ آیت کریمہ میں اگر کاف کو زائد

قرار نہ دیں تو اللہ تعالیٰ کے مثل کی نفی نہ ہوگی، بلکہ مثل کے مثل کی، اور مثل کا اثبات ہوگا، کیونکہ جب نفی کسی محکوم بہ پر وارد ہو تو بحسب ظاہر اس کے متعلق کے ثبوت کا افادہ کرتی ہے، جیسے: **لیس مثل ابن زید احد**، اس سے متبادر یہ ہے کہ (زَیْــد) کا بیٹا ہے، اور اس کا مثل نہیں، اسی طرح آیت مذکورہ سے برتقدیم عدم زیادۃ یہ معنی مفہوم ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ کا مثل ہے، اور مثل کا مثل نہیں، جیسے مثالِ مذکور میں مثل محکوم بہ ہے، اور ابن اس کا متعلق، اسی طرح آیت کریمہ میں (کَــاف) باعتبار متعلق محکوم بہ ہے، اور مثل اس کا متعلق ہے، اور اللہ تعالیٰ کے مثل کا اثبات محال کہ منافی توحید ہے، پس ثابت ہوا کہ کاف زائد ہے۔

﴿مُذْ اور مُنْذُ کے معانی﴾

﴿مُذْ و مُنْذُ اسمی﴾ میم پر کسرہ لغت سلیمیہ ہے، اور یہ دونوں اسم بھی ہوتے ہیں بمعنی **اِبتداء المدّۃ**، یا بمعنی **جمیع المدّۃ**، اس تقدیر پر مبتدا ہوتے ہیں، اور مابعد خبر۔

﴿مُذْ و مُـنْذُ حرفی﴾ یہ اس بات کا افادہ کرتے ہیں کہ فعل منفی، یا مثبت کی ابتدا اس زمانہ ماضی سے ہے جس پر یہ داخل ہیں، اور وہ زمانہ اگرچہ وقت تکلم تک ممتد ہے، مگر بوجہ علمِ امتداد کے بیان سے سکوت کیا گیا، اس صورت میں ان کا مدخول مفرد معرفہ ہوتا ہے، اور یہ بمعنی (مِنْ) ابتدائیہ۔

یا اس بات کا افادہ کرتے ہیں کہ فعل منفی، یا مثبت کا کل زمانہ ان کا مدخول ہے جس کا آخر وقت تکلم سے پیوستہ ہے، اس صورت میں ان کا مدخول نکرۂ معدودہ ہوتا ہے، اور یہ بمعنی (مِــنْ) اور (اِلٰـــی) جیسے فعل منفی: **مَارَأَیْتُہٗ مُذْ یَوْمِ الْجُمُعَۃِ اَوْ مُنْذُ یَوْمِ الْجُمُعَۃِ**، یا فعل مثبت جیسے: **سَافَرْتُ مِنَ الْبَلْدَۃِ مُذْ یَوْمِ الْجُمُعَۃِ او مُنْذُ یَوْمِ الْجُمُعَۃِ**۔

برتقدیر اوّل یہ معنی ہوں گے کہ میں نے شہر سے جمعہ کے دِن سفر شروع کیا تھا، اور زمانۂ سفر تکلم تک ممتد ہے، اور برتقدیر دوم مثال یہ ہوگی: **سَافَرْتُ مِنَ الْبَلْدَۃِ مُذْ یَوْمَیْنِ** جس کے معنی یہ ہوں گے کہ میرے شہر سے سفر کرنے کا کل زمانہ اب تک دو یوم ہوا، دونوں صورتوں میں زمانۂ فعل اگرچہ تکلم تک ممتد ہے، مگر اوّل میں مقصود بالبیان ابتدا ہے، اور دوم میں ابتدار، اور انتہا دونوں یعنی کل۔

﴿مُذْ و مُـنْذُ برائے ظرفیت﴾ یہ ظرفیت کا افادہ کرتے ہیں، جبکہ مدخول زمانۂ حاضر معرفہ ہو، اس وقت یہ بمعنی (فِیْ) ہوتے ہیں، جیسے: **مَـارَأَیْتُـہٗ مُـذْ یَـوْمِـنَـا او مُـنْـذُ یَوْمِنَا**، یہ دونوں بھی ضمیر پر داخل نہیں



ہوتے ،مگر مبرّدؔ کے نزدیک، اور مستقبل میں بالاتفاق مستعمل نہیں ہوتے۔

﴿مختلف حروف کے معانی﴾

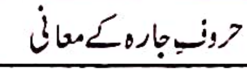
﴿واوِ قسم﴾ حروفِ قسم میں (بَا) اصل ہے، اور (واؤ) اس سے بدل ہے، واوِ قسم کے لئے تین شرطیں ہیں: **اوّل**: یہ کہ فعلِ قسم ہمیشہ محذوف ہوتا ہے، پس اَقْسَمُ وَاللّٰہ کہنا درست نہیں، کیونکہ واؤ فعل محذوف کا عوض ہے، اور عوض کا معوض عنہ کے ساتھ اجتماع جائز نہیں، بخلاف (بَا) کہ اس کا فعل قسم بغیر عوض محذوف ہوتا ہے، اس لئے اَقْسَمُ بِاللّٰہ کہنا درست ہے، **دوم**: یہ کہ قسمِ سوال میں مستعمل نہیں ہوتا، پس وَاللّٰہِ اَخْبِرْنِی کہنا درست نہیں، بخلاف (بَا) کہ وہ مستعمل ہوتی ہے، **سوم**: یہ کہ ضمیر پر داخل نہیں ہوتا، مثالِ محذوف، جیسے: وَاللّٰہِ لَاَشْرِبَنَّ اللَّبَنَ۔

﴿واو بمعنیٰ رُبَّ﴾ جیسے: وعالم یعمل بعلمہ میں یہ واؤ بھی (رُبَّ) کی طرح نکرۂ موصوفہ کے ساتھ اختصاص رکھتا ہے، اور (رُبَّ) کی طرح اس کا متعلق بھی فعل ماضی ہوتا ہے، اتنا فرق ضرور ہے کہ (رُبَّ) ضمیر پر داخل ہوتا ہے، اور یہ داخل نہیں ہوتا، **مخفی نہ رہے کہ** حرفِ جر کو قیاسًا حذف کر کے اس کے عمل کو باقی رکھنا (رُبَّ) کے ساتھ مخصوص ہے، لیکن اس کے لئے دو شرطیں ہیں: **اوّل**: یہ کہ صرف شعر میں، **دوم**: یہ کہ واؤ، یا فا، یا بل کے بعد ہو، اور بدون ان حروف کے شاذ ہے، یہ واؤ بصریہ کے نزدیک عاطفہ ہے، درمیانِ کلام میں اس کا عاطفہ ہونا ظاہر ہے، اگر صدرِ کلام میں ہو تو اس کے لئے معطوف علیہ مقدر مانتے ہیں، اور کوفیہ کے نزدیک یہ واؤ پہلے عاطفہ تھا، اب تو جارّہ ہے، اور (رُبَّ) کے قائم مقام، عطف کے معنی اس سے محو ہو گئے۔

﴿تَا برائے قسم﴾ اس کے لئے بھی تین شرطیں ہیں، جو واوِ قسم کے لئے تھیں، بلکہ ایک شرط زائد ہے، وہ یہ کہ اسمائے ظاہرہ میں سے صرف اسمِ جلالت (اَللّٰہ) کے ساتھ مستعمل ہوتی ہے، اخفشؔ نے تَرَبِّیْ، اور تَرَبِّ الْکَعْبَۃِ حکایت کیا ہے، مگر وہ شاذ ہے، جیسے: تَاللّٰہِ لَاَضْرِبَنَّ زَیْدًا۔

﴿لَعَلَّ﴾ حرفِ جار لغت عقیل میں حروفِ جار سے (لَعَلَّ) بھی ہے، جس کے معنی ترجّی ہیں، جیسے:

و داع دعانا من یجیب الیٰ الندیٰ	فلم یستجبه عند ذاك عجیب
فقلت ادع اخریٰ وارفع الصّوت دعوۃ	لعل ابی المغوار منك قریب



اس کا حکم (رُبَّ) کی طرح ہے کہ جیسے وہ عامل سے متعلق ہوتا ہے، یہ بھی ہوتا ہے، اور بعض نے کہا کہ یہ عامل سے متعلق نہیں ہوتا، جیسے: رُبَّ میں، یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس کے مجرور کا محل حسب مابعد ہوتا ہے، چنانچہ شعر مذکور میں مدخول مبتدا ہے، اور (قریب) خبر۔

﴿لَوْلَا﴾ سیبویہ کے نزدیک (لَوْلَا) امتناعیہ بھی حروفِ جار سے ہے، اس کا مدخول ضمیر مجرور ہوتی ہے، جیسے: لَوْلَاكَ، حرفِ زائد کی طرح متعلق نہیں چاہتا، مدخول محلا مرفوع مبتدا ہے، اور خبر محذوف، اور (لَوْلَا) 'اخفش' کے نزدیک جارّہ نہیں، ضمیر مجرور قائم مقام مرفوع متبدا ہے، اور خبر محذوف، جیسے ضمیر مرفوع قائم مقام مجرور ہوتی ہے، جیسے: مَا اَنَا كَانْتَ وَلَا اَنتَ كَانَا۔

﴿لَاتَ﴾ 'فرا' کے نزدیک (لَاتَ) بھی حروفِ جارّہ سے ہے، مگر (مُذ) اور (مُنْذ) کی طرح اسمائے زمان کو جر دیتا ہے، جیسے:

طلبوا صلحنا ولات اوان فاجبنا ان لات حين بقاء

﴿كَيْ﴾ بصریین کے نزدیک (كَيْ) بھی حروفِ جارّہ سے ہے، جبکہ مائے استفہامیہ پر داخل ہو، اور یہ برائے تعلیل ہوتا ہے، جیسے: كَيْمَه بمعنی لِمَه، یا مائے مصدر یہ پر داخل ہو، جیسے:

اذا انت لم تنفع فضر فانما يرجى الفتىٰ كيمَا يضر وينفع

﴿مَتىٰ﴾ لغت ہذیل میں حروفِ جارّہ سے (مَتىٰ) بھی ہے، جو کبھی بمعنی (مِنْ) آتا ہے، جیسے کہتے ہیں: اخرجها متىٰ كمه اى مِن كمه، اور کبھی بمعنی (فِيْ) جیسے کہتے ہیں: وضعتهٗ متىٰ كمي اى في كمي۔

﴿رُبَّ برائے تقلیل﴾ وہ ہے جو مدخول کی قلت بیان کرتا ہے، اس کا مدخول نکرۂ موصوفہ، اور اس کا متعلق فعل ماضی اکثر نحویوں کے نزدیک، مگر صحیح یہ ہے کہ فعل ماضی، حال، مستقبل تینوں ہوتا ہے، اگرچہ ماضی ہونا اکثر ہے، ورنہ تکلفاتِ واردہ لازم آئیں گے، جیسے: رُبَّ رَجُلٍ كَرِيْمٍ لَقِيْتُ، اور کبھی ضمیر مبہم پر داخل ہوتا ہے، اس وقت اس کی تمیز نکرۂ موصوفہ ہوتی ہے، جیسے: رُبَّهٗ رَجُلًا جَوَادًا۔

❀ ❀ ❀



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى نَعْمَائِهِ الشَّامِلَةِ

وَ آلَائِهِ الْكَامِلَةِ وَ الصَّلٰوةُ عَلٰى سَيِّدِ

الْاَنْبِيَاءِ مُحَمَّدِ نِ الْمُصْطَفٰى وَ عَلٰى

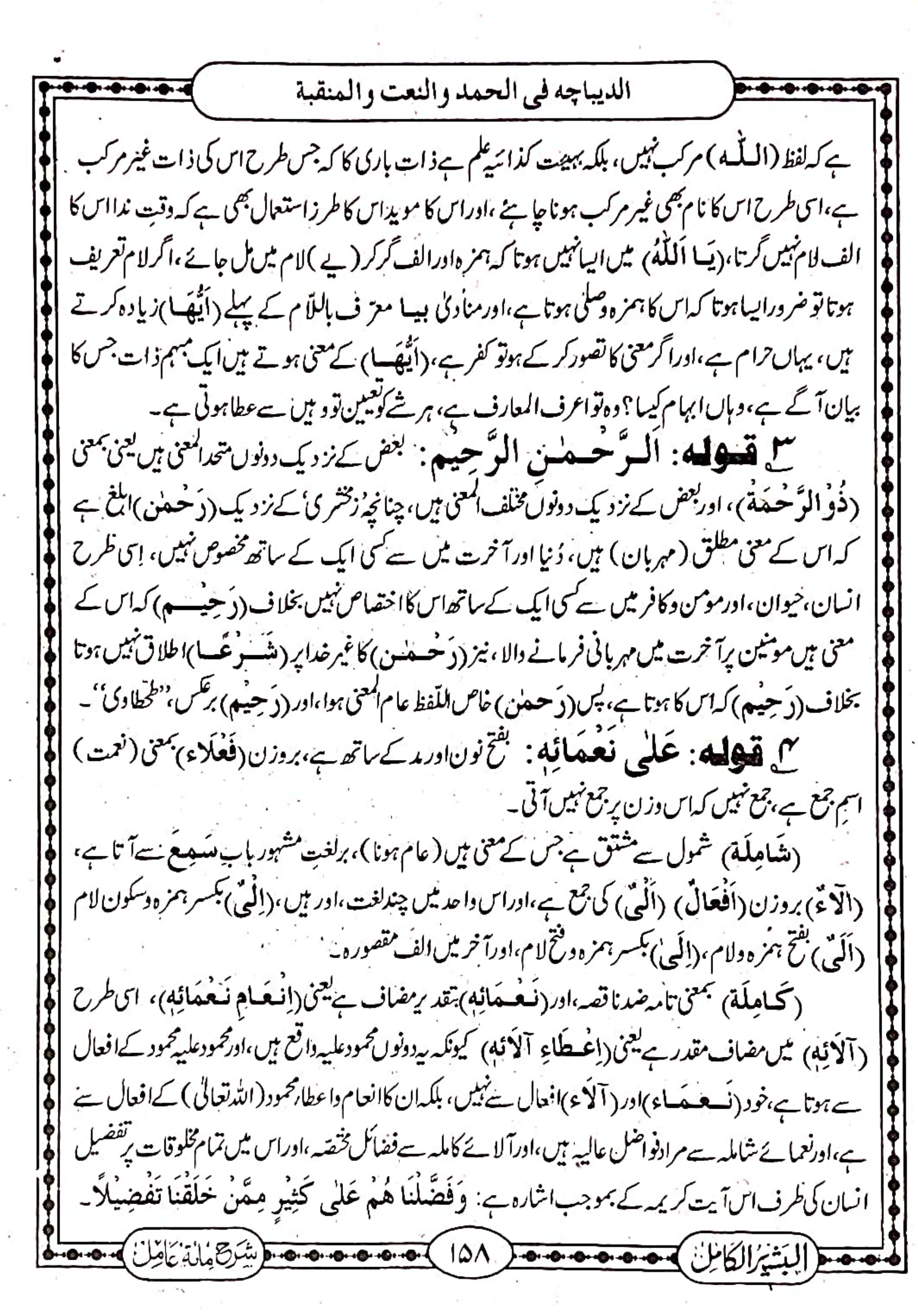
آلِهِ الْمُجْتَبٰى

۱ **قولہ: بسم اللّٰہ:** کلام مجید کی اتباع، اور حکم حدیث کی تعمیل میں بسم اللہ کے ساتھ ابتدا کی، ابتدا بالتسمیہ اور ابتدا بالتحمید کی روایات کا باہمی تعارض یوں مندفع ہو جاتا ہے کہ حدیث تسمیہ میں ابتدا کو حقیقی یا عرفی پر محمول کیا جائے، اور حدیث تحمید میں اضافی یا عرفی پر، (اسم) اس کو کہتے ہیں جو مسمی کو آشکارا کر دے۔

۲ **قولہ: اللّٰہ:** سیبویہ کے نزدیک اس کی اصل (لاہ) ہے بعد دخولِ الف لام، العباس اور الحسن کی طرح علم کے قائم مقام ہو گیا، اس تقدیر پر مشتق ہوا، اور بعض کے نزدیک مشتق نہیں بلکہ ایسا علم ہے جس میں واجب تعالیٰ منفرد ہے، اور غیر شریک نہیں، بایں دلیل کہ قرآنِ کریم میں ارشاد فرمایا: (هَلْ تَعْلَمُ لَهُ سَمِيًّا ای هَل تعلم احدًا غیره يسمّٰى باللّٰه)، مجدّدِ مائۃ حاضرہ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مولانا شاہ احمد رضا خان صاحب بریلوی قدس سرہ القوی کے ملفوظات موسوم بنام تاریخی ''الملفوظ'' حصہ چہارم، ص:۶۹ میں ہے:

عرض: (اللہ) کا لفظ مرکب ہے یا مفرد؟

ارشاد: مشہور یہ ہے کہ الف لام تعریف اور (الٰہ) سے مرکب ہے، ہمزہ کی حرکت لام کو دے کر اس کو حذف کر دیا، اور پھر بعد حذف حرکت لام کو لام میں ادغام کر دیا، (اللّٰـــه) ہو گیا، مگر مجھے دوسرا قول پسند



ہے کہ لفظ (اللّٰہ) مرکب نہیں، بلکہ بہیئت کذائیہ علم ہے ذات باری کا کہ جس طرح اس کی ذات غیر مرکب ہے، اسی طرح اس کا نام بھی غیر مرکب ہونا چاہئے، اور اس کا موید اس کا طرز استعمال بھی ہے کہ وقتِ ندا اس کا الف لام نہیں گرتا، (یَا اَللّٰہُ) میں ایسا نہیں ہوتا کہ ہمزہ اور الف گر کر (یے) لام میں مل جائے، اگر لام تعریف ہوتا تو ضرور ایسا ہوتا کہ اس کا ہمزہ وصلی ہوتا ہے، اور منادیٰ بیا معرّف باللّام کے پہلے (اَیُّھَا) زیادہ کرتے ہیں، یہاں حرام ہے، اور اگر معنی کا تصور کر کے ہو تو کفر ہے، (اَیُّھَا) کے معنی ہوتے ہیں ایک مبہم ذات جس کا بیان آگے ہے، وہاں ابہام کیسا؟ وہ تو اعرف المعارف ہے، ہر شے کو تعیین تو وہیں سے عطا ہوتی ہے۔

۳ قوله: اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم: بعض کے نزدیک دونوں متحد المعنی ہیں یعنی بمعنی (ذُوْالرَّحْمَۃْ)، اور بعض کے نزدیک دونوں مختلف المعنی ہیں، چنانچہ زمخشریؒ کے نزدیک (رَحْمٰن) ابلغ ہے کہ اس کے معنی مطلق (مہربان) ہیں، دُنیا اور آخرت میں سے کسی ایک کے ساتھ مخصوص نہیں، اِسی طرح انسان، حیوان، اور مومن و کافر میں سے کسی ایک کے ساتھ اس کا اختصاص نہیں بخلاف (رَحِیْم) کہ اس کے معنی ہیں مومنین پر آخرت میں مہربانی فرمانے والا، نیز (رَحْمٰن) کا غیر خدا پر (شَرْعًا) اطلاق نہیں ہوتا بخلاف (رَحِیْم) کہ اس کا ہوتا ہے، پس (رَحْمٰن) خاص اللفظ عام المعنی ہوا، اور (رَحِیْم) برعکس، "طحطاوی"۔

۴ قوله: عَلٰی نَعْمَائِہٖ: بفتح نون اور مد کے ساتھ ہے، بروزن (فَعْلَاء) بمعنی (نعمت) اسمِ جمع ہے، جمع نہیں کہ اس وزن پر جمع نہیں آتی۔

(شَامِلَۃ) شمول سے مشتق ہے جس کے معنی ہیں (عام ہونا)، بر لغتِ مشہور بابِ سَمِعَ سے آتا ہے، (آلَاءٌ) بروزن (اَفْعَالٌ) (اَلْیٌ) کی جمع ہے، اور اس واحد میں چند لغت، اور ہیں، (اِلْیٌ) بکسر ہمزہ وسکون لام (اَلًی) بفتح ہمزہ ولام، (اِلًی) بکسر ہمزہ وفتح لام، اور آخر میں الف مقصورہ۔

(کَامِلَۃ) بمعنی تامہ ضد ناقصہ، اور (نَعْمَائِہٖ) بتقدیر مضاف ہے یعنی (اِنْعَامِ نَعْمَائِہٖ)، اسی طرح (آلَائِہٖ) میں مضاف مقدر ہے یعنی (اِعْطَاءِ آلَائِہٖ) کیونکہ یہ دونوں محمود علیہ واقع ہیں، اور محمود علیہ محمود کے افعال سے ہوتا ہے، خود (نَعْمَاء) اور (آلَاء) افعال سے نہیں، بلکہ ان کا انعام و اعطاء محمود (اللہ تعالیٰ) کے افعال سے ہے، اور نعمائے شاملہ سے مراد فواضل عالیہ ہیں، اور آلائے کاملہ سے فضائل مختصہ، اور اس میں تمام مخلوقات پر تفضیل انسان کی طرف اس آیت کریمہ کے بموجب اشارہ ہے: وَفَضَّلْنَاهُمْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيْلًا۔



۵ قوله: وَالصَّلٰوۃ: بمعنی (ثنائے کامل) یا بمعنی (تعظیم) یا حسب بیان مغنی بمعنی (مہربانی) مگر جب اس کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کی جائے تو اس سے معنی رحمت مراد ہوتے ہیں، اور جب فرشتوں کی جانب ہو تو استغفار، اور جب مومنین کی طرف ہو تو (درود) اور سلام کے ترک میں اشارہ ہے کہ وہ مکروہ نہیں، ''جامع الرموز''۔

۶ قوله: سَیِّدُ الانبیآء: یعنی رئیس پیغمبراں، حدیث: (اَنَا سَیِّدُ وُلِدَ آدَمَ وَ لَافَخَر) کی طرف تلمیح ہے۔

(اَنْبِیَـآء) نبی کی جمع ہے جس کے معنی ہیں (غیب کی خبریں بتانے والے) شفائے امام قاضی عیاض علیہ الرحمۃ میں اس کے مصدر (نبوّۃ) کی تفسیر بایں طور فرمائی: هِیَ الْاِطِّلَاعُ عَلَی الْغَیْبِ۔

۷ قوله: مُحَمَّدٌ: یہ محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اسمائے شریفہ میں مشہور تر ہے، اس نام پاک کی خصوصیات میں سے ایک خصوصیت یہ ہے کہ یہ ہر نام کی اصل ہے، جس طرح اس کا مسمّٰی بحکم حدیث: (وَكُلُّ الخَلَائِقِ مِنْ نُوْرِیْ) سارے عالم کی اصل ہے۔ شعر:

وہی جلوہ شہر بشہر ہے، وہی اصل عالم و دہر ہے　　وہی بحر ہے وہی لہر ہے وہی پاٹ ہے وہی دھار ہے
وہ نہ تھا تو باغ میں کچھ نہ تھا وہ نہ ہو تو باغ ہو سب فنا　　وہی جان، جان سے ہے بقا وہی بن ہے بن ہی بار ہے

اس کی قدرے تفصیل یہ ہے کہ جس طرح فرع کا تجزیہ کرنے سے اصل باقی رہ جاتی ہے، اسی طرح ہر نام کے اعداد کا بقاعدہ ذیل تجزیہ کرنے سے نام پاک کے اعدا: (۹۲) رہ جاتے ہیں، تو یہ نام پاک ہر نام کی اصل ہوا، وہ قاعدہ یہ ہے کہ جس نام کو چاہیں، اس کے عدد کو چوگنا کریں، پھر حاصل میں دو جمع کر دیں، پھر حاصل کو پانچ گنا کریں، پھر حاصل کو بیس پر تقسیم کریں، پھر باقی کو نو گنا کر کے اس میں دو جمع کر دیں، تو حاصل بانوے (۹۲) ہوگا جو نام پاک کے اعداد ہیں۔

مثلاً اس کتاب کا نام (شرح مائة عامل) ہے، بحساب ابجد اس کے اعداد چھ سو پچیانوے (۶۹۵) ہوتے ہیں، ان کو چوگنا کیا تو دو ہزار سات سواسّی (۲۷۸۰) حاصل ہوئے، اس میں دو جمع کرنے سے حاصل دو ہزار سات سو بیاسی (۲۷۸۲) ہوا، پھر اس کو پانچ گنا کیا تو تیرہ ہزار نو سو دس (۱۳۹۱۰) حاصل ہوئے، اس کو بیس پر تقسیم کرنے سے دس (۱۰) باقی بچے، ان کو نو گنا کر کے دو جمع کئے تو بانوے (۹۲) حاصل ہوتے ہیں، اس نام

پاک کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ دُنیا میں جو مومن اس نام کے ساتھ موسوم ہیں، وہ جنت میں بغیر حساب داخل ہوں گے۔ ''سیرتِ حلبی''، جلد: اول، ص: ۹۹' میں ہے: **وفی حدیث معضل اذا کان یوم القیامة نادیٰ منادیًا یا محمّد قم فادخل الجنّة بغیر حساب فیقوم کلّ من اسمه محمّد یتوهم انّ النداء له فلکرامة محمّدٍ صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلّم لا یمنعون۔**

﴿ترجمہ﴾ اورحدیث معضل میں ہے، جب قیامت کا دن آئے گا تو ایک منادی ندا کرے گا، اے محمد! کھڑے ہو کر جنت میں بغیر حساب داخل ہو جاؤ، تو ہر شخص کھڑا ہو جائے گا جس کا نام محمد ہے، یہ خیال کر کے بلا وا میرے لئے تھا۔ پس محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بزرگی کے پیش نظر ان کو روکا نہ جائے گا، یہ یاد رہے کہ نام پاک محمد کے ساتھ تسمیہ فضائل اعمال سے ہے، جن میں حدیث ضعیف بھی بالاجماع معتبر ہے، چہ جائیکہ معضل آپ کو اس نام کے ساتھ بالہام خداوندی موسوم کیا گیا، اور آپ سے پیشتر کوئی اس نام کے ساتھ موسوم نہ ہوا، لفظ (**محمّد**) کا اشتقاق (تحمید) سے ہے، جو باب تفعیل سے آتا ہے، اور تفعیل کا خاصہ تکثیر ہے تو بنظر اشتقاق اس کے معنی ہوئے (وہ ذات جس کے فضائل محمودہ کثیرہ ہوں) اور آپ کے فضائل کی کثرت کا یہ عالم جس کو محقق علی الاطلاق شیخ 'عبدالحق' محدث دہلوی قدس سرہ القوی نے ''مدارج النبوۃ'' شریف میں بایں الفاظ بیان فرمایا، شعر:

ہر مرتبہ کہ بود در امکان بروست ختم ہر نعمتے کہ داشت خدا شد بروتمام

۸ قوله : وَعَلٰی آلِهٖ: نبوی ارشاد: (**اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ**) کی اتباع میں ذکر آل مناسب ہوا، اور (آل) کے معنی ہیں (اہل وعیال[1])، پیرو[2]، دوست[3]۔ یہاں پر تیسرے معنی مراد ہیں، (آل) اسم جمع ہے، جمع نہیں، لہٰذا (**المجتبیٰ**) کا صفت ہونا صحیح ہے۔۱۲

(1) **الحمد**: لغت میں فاعل مختار کی زبانی تعریف کو کہتے ہیں جو تعظیماً کی جائے، اور اصلاح میں اس کو کہتے ہیں جو منعم کی تعظیم پر دلالت کرے۔

(2) **الشّاملة**: یعنی وہ نعمتیں جن کا اثر دوسرے تک پہنچے، ان کو فواضل کہتے ہیں جو جمع (**فاضلة**) ہے۔

(3) **الکاملة**: یعنی وہ نعمتیں جن کا اثر غیر تک نہ پہنچے، ان کو فضائل کہتے ہیں جو جمع (**فضیلة**) ہے۔

(4) **الانبیآء**: بروزن (**اَفْعِلَاءُ**) آخر میں الف ممدودہ ہے، مگر بمناسبت (**المصطفیٰ**) مقصور پڑھا جائے گا جیسے: **سَلَا سِلَا** بمناسبت **اَغْلَالاً** منون پڑھا جاتا ہے۔

(5) **المصطفیٰ**: اور (**مجتبیٰ**) ہم معنی ہیں یعنی (برگزیدہ)۔۱۲

ترکیب

قوله: بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ: (بَا) حرفِ جار، (اِسْم) مضاف، (اسمِ جلالت) موصوف، (اَلرَّحْمٰنِ) میں (ال) برائے تعریف، (رَحْمٰنِ) صفت مشبہ صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے موصوف، (رَحْمٰنِ) صفت مشبہ اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت اوّل، (اَلرَّحِیْمِ) میں (ال) برائے تعریف (رَحِیْمِ) صفت مشبہ صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے موصوف، (رَحِیْمِ) صفت مشبہ اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت ثانی، موصوف اپنی دونوں صفتوں سے مل کر مضاف الیہ، (اِسْمِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (اَبْتَدِئُ) فعل مقدر موٴخر کا، (اَبْتَدِئُ) فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم، اس میں (اَنَا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل، (اَبْتَدِءُ) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ لفظاً خبریہ معنیً انشائیہ ہوا۔

فائدہ: جس حرفِ جار کا متعلق عبارت میں مذکور نہ ہو، اس کو ظرفِ مستقر کہتے ہیں، اور جس کا متعلق مذکور ہو اس کو ظرفِ لغو۔

قوله: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی نَعْمَائِہٖ الشَّامِلَةِ وَ آلآئِہٖ الْکَامِلَةِ: میں (اَلْحَمْدُ) مبتدا، (لام) حرفِ جار، (اسمِ جلالت) مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا (مُسْتَحَقٌّ) مقدر کا، (علٰی) حرفِ جار، (نَعْمَاءِ) مضاف، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع بسوئے اسمِ جلالت، (نَعْمَاءِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر موصوف، (اَلشَّامِلَةِ) میں (ال) حرفِ تعریف بایں وجہ کہ جب صفت کے صیغے بمعنی ثبوت ہوں تو ان پر داخل شدہ الف لام بالاتفاق حرفِ تعریف ہوتا ہے۔ ''الفوائد الشافیۃ'' میں زیرِ قول: الکافیۃ فالمفرد المنصرف فرمایا: واللّام حرف تعریف لاموصول بمعنی الّذی کمازعم لانّ الصفات اذا کانت بمعنی الثبوت کالمؤمن والکافر فاللّام الدّاخل علیھا حرف تعریف بالاتفاق کما فی المطوّل، آخر کتاب تک ترکیب میں یہ بات ملحوظ رکھنا چاہئے، اگر کسی مقام پر ہم اس کے برخلاف ترکیب کر گئے ہوں تو اس کی اتباع نہ کی جائے، (شَامِلَةِ) اسمِ فاعل صیغہ واحد موٴنث، اس میں (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے موصوف، (شَامِلَةِ) اسمِ فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ

ہوکر صفت، (نَعْمَاءِ) موصوف اپنی صفت سے مل کر معطوف علیہ،

(و) حرفِ عطف، (اَلآءِ) مضاف، (هَــا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع بسوئے اسم جلالت، (اَلآءِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر موصوف، (اَلْکَامِلَةِ) میں (ال) حرفِ تعریف، (کَامِلَةِ) اسمِ فاعل صیغہ واحد مؤنث، اس میں (هِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے موصوف، (کَامِلَةِ) اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر صفت، (اَلآءِ) موصوف اپنی صفت سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا (مُسْتَحَقٌّ) اسمِ مفعول کا، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل راجع بسوئے اَلْحَمْدُ، (مُسْتَحَقٌّ) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل اور دونوں ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ لفظاً خبریہ معنیً انشائیہ ہوا۔

قوله: والصلوٰةُ علیٰ سیّد الانبیاء محمّدن المصطفیٰ وعلیٰ آلہٖ المجتبیٰ: میں (و) حرفِ عطف، (اَلصَّلٰوۃُ) مبتدا، (عَلٰی) حرفِ جار، (سَیِّدِ) مضاف، (اَلْاَنْبِیَاءِ) مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبدل منہ، (اسمِ رسالت) موصوف، (اَلْمُصْطَفٰی) میں (ال) حرفِ تعریف، (مُصْطَفٰی) اسمِ مفعول صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل راجع بسوئے موصوف، (اَلْمُصْطَفٰی) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر صفت، (اسمِ رسالت) موصوف اپنی صفت سے مل کر بدل، مبدل منہ اپنے بدل سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر معطوف علیہ،

(و) حرفِ عطف، (عَلٰی) حرفِ جار، (آلِ) مضاف، (ها) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع بسوئے اسمِ رسالت، (آلِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر موصوف، (اَلْمُجْتَبٰی) میں (ال) حرفِ تعریف، (مُجْتَبٰی) اسمِ مفعول صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل راجع بسوئے موصوف، (اَلْمُجْتَبٰی) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر صفت، (آلِہٖ) موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا (نَازِلَةٌ) مقدر کا، (نَازِلَةٌ) اسمِ فاعل صیغہ واحد مؤنث، اس میں (هِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے اَلصَّلٰوۃ، (نَازِلَةٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ معطوفہ لفظاً خبریہ معنیً انشائیہ ہوا۔۱۲

نحودانی پر صدر العلماء کا علمی محاسبہ

(۱) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:٦' (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم) کی ترکیب میں فرماتے ہیں: (اَلرَّحْمٰن) پہلی صفت، (اَلرَّحِيْم) اس کی دوسری صفت۔

اقــول: یہ دونوں صیغہ صفت ہیں جن کو ترکیب میں فاعل کے ساتھ ملائے بغیر صفت قرار دینا خطائے فاحش ہے، ''الفوائد الشافیہ'' معروف بہ ''زینی زادہ''، ص:٦' میں 'سید شریف' قدس سرہ کی شرح ''مفتاح'' سے نقل کر کے فرمایا: (لانّ اسم المفعول وسائر الصّفات المشتقة مع مرفوعاتها معمولة) اسی طرح (لِلّٰهِ) کے متعلق (ثَابِتٌ) اور (اَلشَّامِلَة)، اَلْكَامِلَة، اَلْمُصْطَفٰى، اَلْمُجْتَبٰى، سب کو بدون ضم مرفوع خبر اور صفت قرار دے دیا ہے، اسی طرح (اَفْضَلُ عُلَمَاءِ الْاَنَام) میں (اَفْضَلُ) اسم تفضیل کو ''ہدایۃ النحو'' میں اسم تفضیل کا استعمال بوجوہ ثلثة بیان کرنے کے بعد ص:٥٦' پر فرمایا: وعلى الاوجه الثلثة يضمر فيه الفاعل وهو يعمل فى ذٰلك المضمر، اسی لئے کہا تھا کہ ان درجہ علیا کے مدرس صاحب کو ''ہدایۃ النحو'' کے مسائل بھی محفوظ نہیں، چہ جائے کہ فوقانی کتابیں، بخوائے بغلط بر ہدف زند تیرے، کہیں کہیں صحیح ترکیب کر گئے ہیں، ورنہ پوری کتاب میں صیغہائے صفات کی ترکیب بغیر ضم مرفوعات فرمائی ہے۔۱۲

اِعْلَم اَنّ العَوَامِلَ[۱] فِى النَّحْوِ[۲] عَلٰى مَا اَلَّفَه(1)
الشَّيْخُ[۳] الاِمَامُ[۴] اَفْضَلُ(2) عُلَمَآءِ الاَنَام
عَبْدُ القَاهِرِ(3) بِنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الجُرْجَانِى(4)

[۱] **قوله: اَلْعَوَامِلُ:** (فَوَاعِلُ) جمع (فَاعِلَةٌ) آتی ہے، اور کبھی (فَاعِلٌ) کی، جب کہ فاعل اسم ہو جیسے: خَالِدٌ کی خَوَالِدُ، یا مذکر لَايَعْقِلُ کا وصف جیسے: (نَاهِقٌ) کی جمع (نَوَاهِقُ) اور عامل (اسم) ہے اس

چیز کا جوآخر کلمہ کو وجہ مخصوص پر کردے، یا وصف اسم ہے، اور اسم مذکر (لَا یَعْقِلْ)، پس بہر تقدیر (عَوَامِل) جمع ہوئی (عَامِلْ) کی، شارح علیہ الرحمۃ کا آئندہ قول (سَبْعَةُ عَوَامِلْ) اس کا موید ہے، کیونکہ اسم عدد ثَلٰثَة سے عَشَرَةَ تک مذکر کے لئے (تا) کے ساتھ آتا ہے، اگر (عَامِلَةْ) کی جمع ہوتی تو (سَبْعُ عَوَامِلْ) فرماتے۔

۲ **قوله: في النّحو: ای مذکورة فی کتب النّحو**، اس قول میں اس طرف اشارہ ہے کہ عامل درحقیقت متکلم ہوتا ہے، اس لئے کہ مقتضی اعراب معانی اور ان کی علامات کو وہی ظاہر کرتا ہے، اور عوامل آلات ہیں لیکن نحویوں نے بوجہ دخل فی الجملۃ مجازاً آلات کو معانی کا موجد اور علامات قرار دیا ہے۔

۳ **قوله: الشّيخ**: بمعنی پیر اور خواجہ ہے، کتب نحو اور معانی و بیان میں لفظ (شیخ) سے یہی 'عبدالقاہر' مراد ہوتا ہے، اور کتب فلسفہ میں 'بوعلی ابن سینا' اور کتب کلام میں امام 'ابوالحسن اشعری' قدس سرہٗ۔

۴ **قوله: الإمَام**: بمعنی پیشوا یعنی نحو میں، نہ دینی علوم میں، اس لئے کہ یہ 'سیبویہ'، 'اخفش'، 'ابن جنی'، 'ابوعلی فارسی'، 'زمخشری' کی طرح متعصب معتزلی ہے، چونکہ ان کا اعتقاد تھا کہ کفر کی طرح کذب بھی خلود فی النار کا موجب ہے، اس لئے ان کی روایات پر اعتماد کیا جاتا ہے بشرطیکہ جذبہ اعتزال پر مبنی نہ ہوں، لفظ (امام) سے نحو و معانی و بیان میں یہی 'عبدالقاہر' مراد ہوتا ہے اور فلسفہ میں امام 'فخر الدین رازی'، اور تصوف میں امام 'غزالی'، اور حدیث میں امام 'بخاری'، اور فقہ میں امام اعظم 'ابوحنیفہ' قدست اسرارہم ۱۲۔

(1) **اَلّفَهُ: ای جمعه**، اس سے مراد شیخ کے ہر سہ رسائل میں **مائة عامل، جُمَل، تتمّه**۔

(2) **اَفْضَلْ**: یعنی علم ادب میں یا مطلقاً بر سبیل ادعا تاکہ طلبا کو اس کا کلام سننے کی رغبت ہو۔

(3) **عَبدُ القَاهِر**: ان کی کنیت 'ابوبکر' ہے اور 'ابوسعید بن ابوالفتح بن جنی' سے تلمذ حاصل تھا، اور ان کو 'ابوسعید سیرافی' اور 'مازنی' سے۔

(4) **الجُرجَانِي**: یہ 'جرجان' کی طرف نسبت ہے، جو اصل میں 'گرگان' تھا، خوارزم کے شہروں میں سے ایک شہر کا نام ہے، یا استرآباد کے مضافات میں ہے، یا شیراز کا ایک گاؤں ہے۔ ۱۲

ترکیب

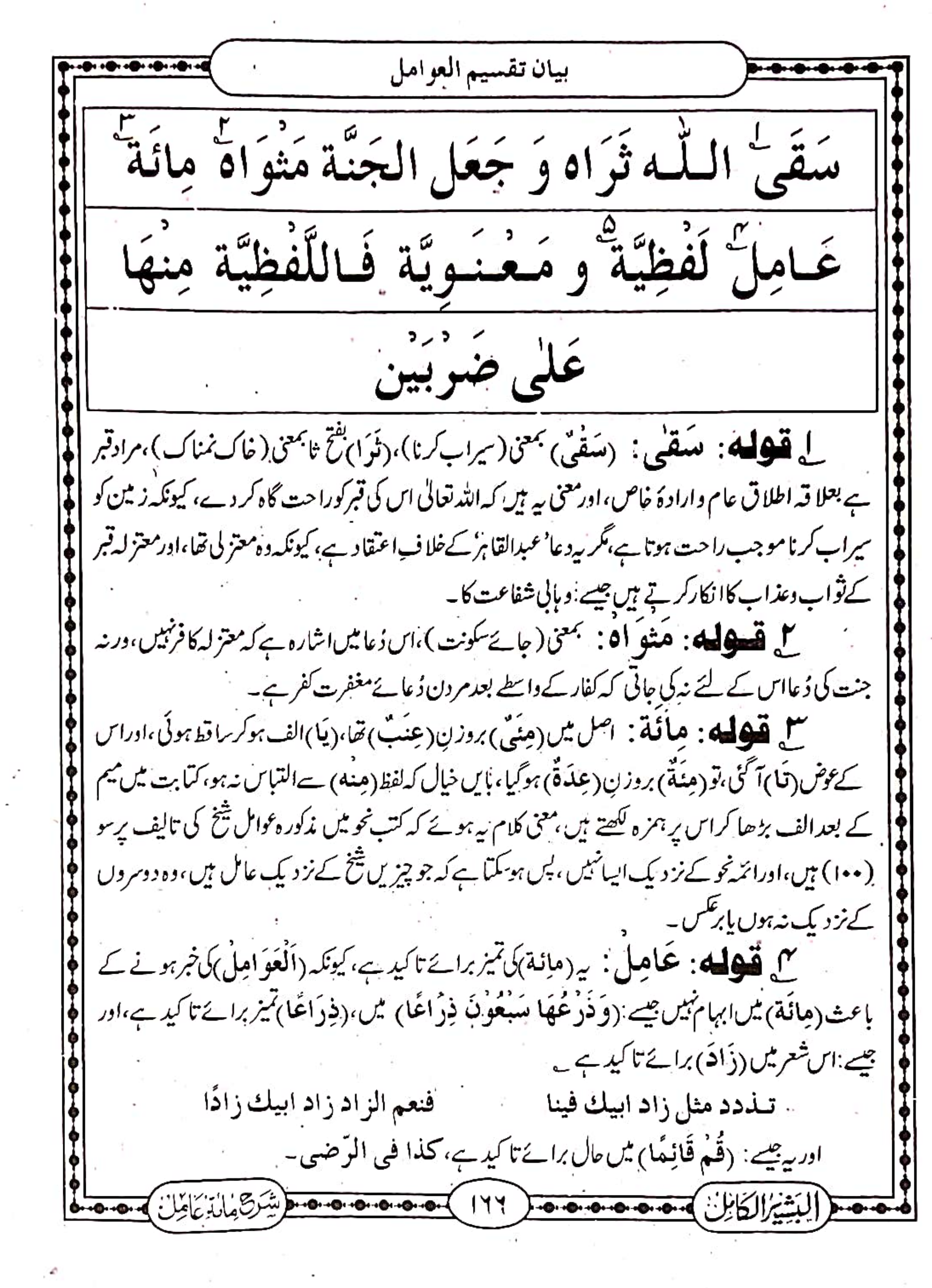
قوله: اِعْلم اَنَّ العَوَامِلَ فِی النَّحو علٰی مَا اَلّفَهٗ الشَّیخُ الاِمَام

اَفْضَل عُلَمَاء الانَام عَبْد الْقَاهِر بن عَبْد الرَّحمٰن اَلجُرجَانِي:

(اِعْلَمْ) فعل امر حاضر معروف صیغہ واحد مذکر حاضر، اس میں (اَنْتَ) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل، (ت) علامت خطاب، (اَنَّ) حرفِ مشبہ بالفعل موصولِ حرفی، (اَلْعَوَامِلَ) ذوالحال، (فِی) حرفِ جار، (اَلنَّحْوِ) مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (مَذْکُوْرَۃً) مقدر کا، (عَلٰی) حرفِ جار، (مَا) اسمِ موصول، (اَلَّفَ) فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب، (ھَا) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ راجع بسوئے (مَا)، (اَلشَّیْخُ) موصوف، (اَلْاِمَامُ) صفت اوّل، (اَفْضَلُ) اسمِ تفضیل مضاف صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے موصوف، (عُلَمَاءِ) مضاف الیہ مضاف، (اَلْاَنَامِ) مضاف الیہ، (عُلَمَاءِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ، (اَفْضَلُ) اسمِ تفضیل مضاف اپنے فاعل اور مضاف الیہ سے مل کر صفت ثانی، (اَلشَّیْخُ) موصوف اپنی دونوں صفت سے مل کر مبدل منہ، (عَبْدُ الْقَاهِرِ) موصوف جس کا جزءِ اوّل مرفوع اور جزءِ ثانی مشغول باعراب سابق، (اِبْنُ) مضاف، (عَبْدِ الرَّحْمٰنِ) مضاف الیہ جس کا جزءِ اوّل مجرور اور جزءِ ثانی مشغول باعراب سابق، (اِبْنُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر صفت اوّل۔

مخفی نہ رہے کہ عَبْدُ الْقَاهِرِ اور عَبْدِ الرَّحْمٰنِ کی ترکیب میں مضاف، مضاف الیہ نہ کہا جائے گا، کیونکہ یہ دونوں علم ہیں، اضافی معنی مراد نہیں، **فاحفظہ**۔

(اَلْجُرْجَانِیُّ) میں (ال) حرفِ تعریف، (جُرْجَانِیُّ) اسمِ منسوب، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل راجع بسوئے موصوف، (جُرْجَانِیّ) اسمِ منسوب اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت ثانی، (عَبْدُ الْقَاهِرِ) موصوف اپنی دونوں صفت سے مل کر بدل، (اَلشَّیْخُ) مبدل منہ اپنے بدل سے مل کر فاعل، (اَلَّفَ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ، (مَا) موصولہ اپنے صلہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (مَذْکُوْرَۃً) مقدم کا، (مَذْکُوْرَۃً) اسمِ مفعول صیغہ واحد مؤنث، اس میں (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل راجع بسوئے ذوالحال، (مَذْکُوْرَۃً) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل اور دونوں ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر حال، (اَلْعَوَامِلَ) ذوالحال اپنے حال سے مل کر اسم ہوا (اَنَّ) کا، (مِائَۃُ عَامِلٍ) میں (مِائَۃُ) ممیز مضاف، (عَامِلٍ) تمیز مضاف الیہ، ممیز مضاف اپنے تمیز مضاف الیہ سے مل کر خبر، (اَنَّ) کا اسم اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر صلہ، (اَنَّ) موصولِ حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر مفعول بہ، (اِعْلَمْ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔۱۲



سَقَی[1] اللّٰـه ثَرَاه وَ جَعَلَ الجَنَّة مَثْوَاه[2] مِائَة[3] عَامِلٍ[4] لَفْظِيَّة[5] و مَعْنَوِيَّة فَاللَّفْظِيَّة مِنْهَا عَلٰی ضَرْبَيْن

[1] **قوله: سَقٰی:** (سَقْیٌ) بمعنی (سیراب کرنا)، (ثَرا) بفتح ثا بمعنی (خاک نمناک)، مراد قبر ہے بعلاقہ اطلاق عام وارادۂ خاص، اور معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کی قبر کو راحت گاہ کر دے، کیونکہ زمین کو سیراب کرنا موجب راحت ہوتا ہے، مگر یہ دعا' عبد القاہر' کے خلافِ اعتقاد ہے، کیونکہ وہ معتزلی تھا، اور معتزلہ قبر کے ثواب وعذاب کا انکار کرتے ہیں جیسے: وہابی شفاعت کا۔

[2] **قوله: مَثْوَاه:** بمعنی (جائے سکونت)، اس دُعا میں اشارہ ہے کہ معتزلہ کافر نہیں، ورنہ جنت کی دُعا اس کے لئے نہ کی جاتی کہ کفار کے واسطے بعد مردن دُعائے مغفرت کفر ہے۔

[3] **قوله: مِائَة:** اصل میں (مِئْیٌ) بروزنِ (عِنَبٌ) تھا، (یَا) الف ہو کر ساقط ہوئی، اور اس کے عوض (تَا) آ گئی، تو (مِئَةٌ) بروزنِ (عِدَةٌ) ہو گیا، بایں خیال کہ لفظ (مِنْه) سے التباس نہ ہو، کتابت میں میم کے بعد الف بڑھا کر اس پر ہمزہ لکھتے ہیں، معنی کلام یہ ہوئے کہ کتب نحو میں مذکورہ عوامل شیخ کی تالیف پر سو (۱۰۰) ہیں، اور ائمہ نحو کے نزدیک ایسا نہیں، پس ہو سکتا ہے کہ جو چیزیں شیخ کے نزدیک عامل ہیں، وہ دوسروں کے نزدیک نہ ہوں یا برعکس۔

[4] **قوله: عَامِلٍ:** یہ (مِائَة) کی تمیز برائے تاکید ہے، کیونکہ (اَلْعَوَامِل) کی خبر ہونے کے باعث (مِائَة) میں ابہام نہیں جیسے: (وَذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا) میں، (ذِرَاعًا) تمیز برائے تاکید ہے، اور جیسے: اس شعر میں (زَادَ) برائے تاکید ہے۔

تـذدد مثل زاد ابيك فينا　　　فنعم الزاد زاد ابيك زادًا

اور یہ جیسے: (قُمْ قَائِمًا) میں حال برائے تاکید ہے، كذا فی الرّضی۔

سوال: علامہ 'تفتازانی' علیہ الرحمۃ نے اپنی بعض تصانیف میں تحریر فرمایا ہے کہ جمع معرّف باللّام بمعنی ہر ہر فرد ہوتی ہے جیسے معرّف بلام استغراق، اور بمعنی مجموع الافراد نہیں ہوتی، **نظر برآں** (مِائَۃٌ) کا (اَلْعَوَامِلُ) کی خبر ہونا درست نہیں، کیونکہ اس تقدیر پر معنی یہ ہوں گے کہ ہر ہر عامل سو ہے، جو صحیح نہیں، اور صحیح یہ ہے کل عامل سو ہیں؟

جواب: جمع معرّف باللّام ہمیشہ ہر ہر فرد کے واسطے نہیں ہوتی، بلکہ کبھی مجموع الافراد کے لئے بھی ہوتی ہے جیسے: (هٰذِهِ الْخَشَبَةُ يَحْمِلُهَا الرِّجَالُ) میں 'فاضل سمرقندی' نے اس کی تصریح فرمائی ہے، اور بعض مفسرین نے آیت کریمہ: (لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ) کو اسی معنی پر محمول کیا ہے۔

۵ قوله: لَفْظِيَّةٌ و مَعْنَوِيَّةٌ: عامل لفظی وہ ہے جس کا تلفظ کرسکیں، یا اس کا تلفظ ہو سکے جو اس پر دلالت کرتا ہو، پس عامل محذوف بنظرِ اوّل، اور معنیٔ فعل جو اسمِ اشارہ یا حرفِ تنبیہ سے مستفاد ہو کر حال میں عامل ہوتے ہیں جیسے: (هٰذَا زَيْدٌ قَائِمًا) بنظرِ ثانی عامل لفظی کی تعریف میں داخل ہیں، اور عامل معنوی وہ ہے جو ایسا نہ ہو، اس قول سے مقصود ان حضرات کے قول سے احتراز ہے، جنہوں نے عامل معنوی کا انکار کر کے فرمایا کہ مبتدا و خبر ایک دوسرے میں عامل ہیں، اور حرفِ مضارع عامل ہے مضارع میں۔۱۲

ترکیب

قوله: سَقَى اللّٰهُ ثَرَاهُ و جَعَلَ الْجَنَّةَ مَثْوَاهُ: میں (سَقَىٰ) فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب، (اسمِ جلالت) فاعل، (ثَرَا) مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع بسوئے (عَبْدُ الْقَاهِرْ)، (ثَرَا) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ، (سَقَىٰ) فعل اپنے فاعل، اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ دُعائیہ ہوا۔

(و) حرفِ عطف، (جَعَلَ) فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے اسمِ جلالت، (اَلْجَنَّةَ) مفعول بہ اوّل، (مَثْوَا) مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع بسوئے عَبْدُ الْقَاهِرْ، (مَثْوَا) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ ثانی، (جَعَلَ) فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ دُعائیہ معطوفہ ہوا۔

قوله: لَفْظِیَّۃٌ و مَعْنَوِیَّۃٌ: میں (لَفْظِیَّۃٌ) اسمِ منسوب، اس میں (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل راجع بسوئے مبتدا مقدر، (لَفْظِیَّۃٌ) اسمِ منسوب اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر مبتدائے محذوف (بَعْضُھَا) کی، (بَعْضُ) مضاف، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع بسوئے **مائۃ عامل**، (بَعْضُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(و) حرفِ عطف، (مَعْنَوِیَّۃٌ) اسمِ منسوب، اس میں (ھِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل راجع بسوئے مبتدائے مقدر، (مَعْنَوِیَّۃٌ) اسمِ منسوب اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر (بَعْضُھَا) مقدر کی، اس میں (بَعْضُ) مضاف، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع بسوئے **مائۃ عامل**، (بَعْضُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قوله: فَاللَّفْظِیَّۃُ منھا علٰی ضربَین: میں (فَا) برائے تفصیل، (اَللَّفْظِیَّۃُ) میں (ال) حرفِ تعریف، (لَفْظِیَّۃُ) اسمِ منسوب، اس میں (ھِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل، (لَفْظِیَّۃُ) اسمِ منسوب اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر صفت (اَلْعَوَامِلْ) مقدر کی، (اَلْعَوَامِلْ) موصوف اپنی صفت سے مل کر ذوالحال، (مِنْ) حرفِ جار، (ھَا) ضمیر مجرور متصل راجع بسوئے مائۃ عامل، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا (ثَابِتَۃً) مقدر کا، (ثَابِتَۃً) اسمِ فاعل صیغہ واحد مؤنث، اس میں (ھِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے ذوالحال، (ثَابِتَۃً) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر مبتدا، (عَلٰی) حرفِ جار، (ضَرْبَیْنِ) مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتَۃٌ) مقدر کا، (ثَابِتَۃٌ) اسمِ فاعل صیغہ واحد مؤنث، اس میں (ھِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے مبتدا، (ثَابِتَۃٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مفصلہ ہوا۔۱۲

نحو دانی پر صدر العلماء کا علمی محاسبہ

(۲) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:۷، پر (وَجَعَلَ الْجَنَّۃَ مَثْوَاہُ) کی ترکیب میں فرماتے ہیں: (جَعَلَ) فعل افعال قلوب میں سے۔

اقول: اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ ثُمَّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ! کَبُرَتْ کَلِمَۃً تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاھِھِمْ، سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم نے ایسے ہی اشخاص کے حق میں فرمایا تھا: اِنَّ العبد لیتکلّم بالکلمۃ من سخط اللہ

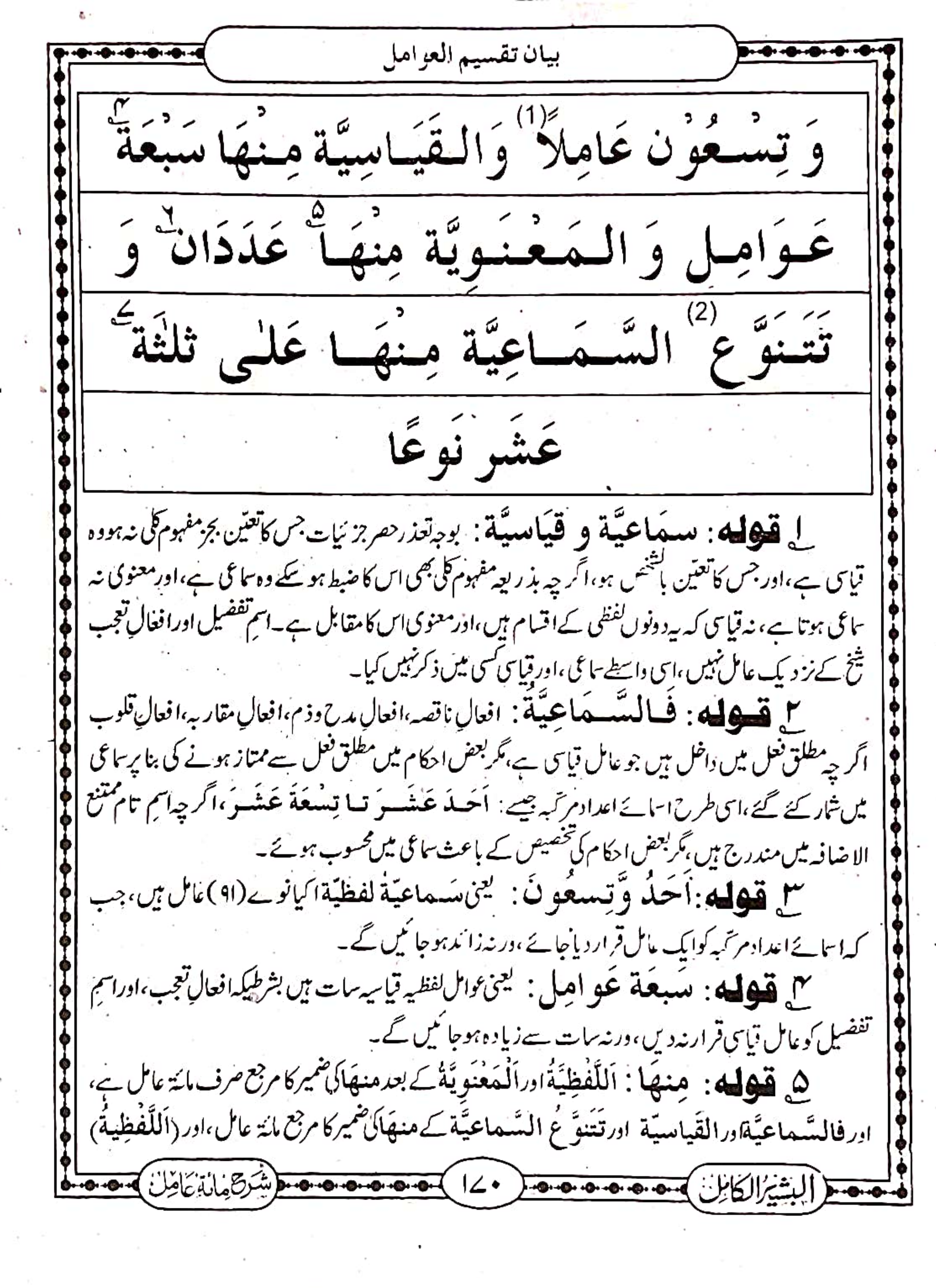
لا یلقی لھَا بالاً یھویٰ بھَا فی نار جھنّم، ﴿ترجمہ﴾ بے شک بندے کی زبان سے کبھی بے خیالی میں ایسا کلمہ نکل جاتا ہے جس کے سبب وہ نارِ دوزخ میں پڑ جائے (بخاری)۔ اس (جَعَلَ) کو افعالِ قلوب سے قرار دینا اسی قبیل سے ہے، کیونکہ اس میں مستتر ضمیر فاعل کا مرجع اسمِ جلالت ہے، اور جس (جَعَلَ) کو افعالِ قلوب سے شمار کرتے ہیں وہ بمعنی اعتقادِ غیر مطابق آتا ہے، چنانچہ "رضی شرح کافیہ" میں ہے: **ویستعمل عَدّ و جَعَلَ لاعتقاد کون الشئی علیٰ صفة اعتقادًا غیر مطابق فاذا ولیتھما الاسمیّة نصباجزئیھَا نحو کنت اعده فقیرًا فبان غنیا و قال تعالیٰ وجعلوا الملائکة الّذین ھم عبادالرّحمٰن اناثًا ای اعتقدوا فیھم الا نوثة اه،** اور اعتقادِ غیر مطابق صفتِ نقص ہے، اسی کو جہل مرکب کہتے ہیں، اور **جَعَلَ الجَنَّةَ مَثْواهُ** جملہ دُعائیہ، تو ان چاروں باتوں کے پیشِ نظر اس کا مفہوم جنابِ باری عزاسمہ کے حق میں صفتِ نقص کے حصول کی دُعا ہوا جو شانِ اُلوہیت میں کھلی ہوئی بے ادبی ہے، اسی واسطے ہم نے کہا تھا کہ سوءِ ادبی آپ کو کابراً عن کابرٍ ترکہ میں پہنچی ہے، بلکہ یہ (جَعَلَ) افعالِ تصییر سے ہے جو متعدی بدو مفعول ہوتے ہیں، **کما فی ھمع الھوامع شرح جمع الجوامع للسّیوطی علیه الرحمة۔**

(۳) ﴿ایضاح العوامل﴾ اسی صفحہ پر (**فَاللّفْظِیَّةُ مِنھَا عَلٰی ضَرْبَیْنِ**) کی ترکیب میں فرماتے ہیں: (اَللّفْظِیَّةُ) ذوالحال یا موصوف، (مِنْ) حرف جار، (ھَا) ضمیر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق (کَائِنَةً) کے ہو کر حال ہوا ذوالحال کا یا صفت ہوئی موصوف کی۔

اقول: سبحان اللہ! (کَائِنَةً) صفت نکرہ، اور (اَللّفْظِیَّةُ) موصوف معرفہ، یہ ہیں دارالعلوم دیوبند شریف میں درجہ علیا کے مدرس نحوداں جن کی اس ترکیب پُر تضلیل پر قربان ہو جائیں وہاں کے جملہ مبتدیانِ نحومیر خواں۔

ناظرین! ہم نے تو یہی کہا تھا کہ ان مدرس صاحب کو "ہدایۃ النحو" کے مسائل محفوظ نہیں، لیکن اب ترکیب مذکور سے ظاہر ہوا کہ ذات شریف کو "نحو میر" بھی یاد نہیں ہے، کیونکہ اس میں بھی اس بات کی تصریح کر دی گئی ہے کہ موصوف اگر معرفہ ہو تو صفت کا معرفہ ہونا شرط ہے، اور یہ ذات شریف (کَائِنَةً) نکرہ کو (اَللّفْظِیَّةُ) معرفہ کی صفت قرار دے رہے ہیں۔ ۱۲

سَمَاعِیَّةٌ[۱] و قِیَاسِیَّة فَالسَّمَاعِیَّةُ[۲] مِنْھَا اَحَدٌ[۳]



وَ تِسْعُوْن عَامِلاً[1] وَالقَيَاسِيَّة مِنْهَا سَبْعَةُ[4] عَوَامِل وَ الْمَعْنَوِيَّة مِنْهَا[5] عَدَدَان[6] وَ تَتَنَوَّع[2] السَّمَاعِيَّة مِنْهَا عَلٰى ثَلٰثَةَ[7] عَشَر نوعًا

۱ **قوله: سمَاعيَّة و قيَاسيَّة:** بوجہ تعذر حصر جزئیات جس کا تعین بجز مفہوم کلی نہ ہو وہ قیاسی ہے، اور جس کا تعین بالتشخص ہو، اگرچہ بذریعہ مفہوم کلی بھی اس کا ضبط ہو سکے وہ سماعی ہے، اور معنوی نہ سماعی ہوتا ہے، نہ قیاسی کہ یہ دونوں لفظی کے اقسام ہیں، اور معنوی اس کا مقابل ہے۔ اسمِ تفضیل اور افعالِ تعجب شیخ کے نزدیک عامل نہیں، اسی واسطے سماعی، اور قیاسی کسی میں ذکر نہیں کیا۔

۲ **قوله: فَالسَّمَاعِيَّة:** افعالِ ناقصہ، افعالِ مدح وذم، افعالِ مقاربہ، افعالِ قلوب اگرچہ مطلق فعل میں داخل ہیں جو عامل قیاسی ہے، مگر بعض احکام میں مطلق فعل سے ممتاز ہونے کی بنا پر سماعی میں شمار کئے گئے، اسی طرح اسمائے اعداد مرکبہ جیسے: اَحَدَ عَشَرَ تا تِسْعَةَ عَشَرَ، اگرچہ اسمِ تام ممتنع الاضافہ میں مندرج ہیں، مگر بعض احکام کی تخصیص کے باعث سماعی میں محسوب ہوئے۔

۳ **قوله: اَحَدُ وَّتِسعُونَ:** یعنی سَماعيّةُ لفظيّة اکیانوے (۹۱) عامل ہیں، جب کہ اسمائے اعداد مرکبہ کو ایک عامل قرار دیا جائے، ورنہ زائد ہو جائیں گے۔

۴ **قوله: سَبعَة عَوامِل:** یعنی عوامل لفظیہ قیاسیہ سات ہیں بشرطیکہ افعالِ تعجب، اور اسمِ تفضیل کو عامل قیاسی قرار نہ دیں، ورنہ سات سے زیادہ ہو جائیں گے۔

۵ **قوله: مِنهَا:** اَللَّفْظِيَةُ اور اَلْمَعْنَوِيَّةُ کے بعد منھَا کی ضمیر کا مرجع صرف مائۃ عامل ہے، اور فالسَّماعيَّة اور القَياسيّة اور تَتَنَوَّعُ السَّماعيَّة کے منھَا کی ضمیر کا مرجع مائۃ عامل، اور (اَللَّفْظِيَةُ)

میں سے ہر ایک ہوسکتا ہے، مگر اخیر اولیٰ ہے کہ سَمَاعِیَّة اور قیاسیّة کا مقسم بالذات اللفظیہ ہے اور مائۃ عامل بواسطہ اللفظیہ کے۔

۶ **قوله: عَدَدَان:** صاحب ''لباب'' نے فرمایا کہ عامل معنوی دو قسم پر ہے:

اوّل: معنیٰ فعل جو کسی چیز سے ماخوذ ہوں۔

دوم: وہ جو معنیٰ فعل نہ ہوں، اور اس کی دو قسم ہیں:

اوّل: ابتدا، **دوم:** تجرّد فعل مضارع، پس عامل معنوی تین ہوئے، اور 'سیبویہ' کے نزدیک معنیٰ فعل عامل معنوی نہیں، بلکہ عامل لفظی میں داخل ہے، **نظر برآں** عامل معنوی دو ہوئے، اسی کو شیخ نے اختیار کر کے کہا: عَدَدَان۔

۷ **قوله: ثَلٰثَةَ عَشَرَ نوعًا:** وجہ ضبط یہ ہے کہ عامل حرف ہوگا، یا اسم، یا فعل، اگر حرف ہے تو اسم میں عامل ہوگا، یا فعل میں، عامل اسم ایک اسم میں عمل کرے گا، یا دو اسم میں، اگر ایک اسم میں عمل کرے گا تو وہ عمل جر ہے، یا نصب، اگر جر ہے تو وہ حروف جارّہ ہیں جن کا بیان (اَلنَّوْعُ الْاَوَّل) میں ہے، اور اگر نصب ہے تو وہ حروفِ ناصبہ ہیں جن کا بیان (اَلنَّوْعُ الرَّابِعُ) میں ہے، اور دو اسم میں عمل کرنے والا حرفِ اوّل کو نصب اور دوم کو رفع کرے گا تو یہ حروفِ مشبّہ بالفعل ہیں جن کا ذکر (اَلنَّوْعُ الثَّانِیْ) میں ہوا ہے، اور اگر اوّل کو رفع، اور دوم کو نصب کرے تو یہ **مَا و لَا مُشَابِہْ بِلَیْسَ** ہیں جو (اَلنَّوْعُ الثَّالِثْ) میں مذکور ہوئے ہیں، اور اگر حرف فعل میں عامل ہے تو ناصب ہوگا، یا جازم، اگر ناصب ہے تو یہ حروفِ ناصبہ ہیں جن کا بیان (النَّوْعُ الْخَامِسْ) میں ہوا ہے، اور اگر جازم ہے تو یہ حروفِ جازمہ ہیں جو (النَّوْعُ السَّادِس) میں مذکور ہوئے ہیں، حروفِ عاملہ کے یہ چھ اقسام ہوئے، اور عامل اگر اسم ہے تو وہ اسم میں عمل کرے گا، یا فعل میں، اگر اسم میں عمل کرے گا تو وہ عمل فقط رفع ہوگا، یا رفع، اور نصب دونوں، یا فقط نصب بنا بر تمیز۔

اوّل تقدیر پر وہ اسمائے افعال ہیں جو بمعنیٰ ماضی ہوتے ہیں، ان کا عمل صرف رفع فاعل ہوتا ہے، اور جو بمعنیٰ امر حاضر ہوتے ہیں ان کا عمل رفع فاعل، اور نصب مفعول بہ ہے، اور کبھی فقط رفع جیسے: (قَطْ) اسم فعل بمعنیٰ (اِنْتَہِ)، اس کو کتاب میں ذکر نہیں کیا، یہ (اَلنَّوْعُ التَّاسِعْ) میں ذکر کئے گئے ہیں، اور اگر اس کا عمل فقط نصب بنا بر تمیز ہے تو یہ نکرات کو منصوب کرنے والے اسماء ہیں جن کا ذکر (النَّوْعُ الثَّامِنْ) میں ہے،

اور اگر وہ اسم فعل میں عمل کرے گا، اور اس کا عمل جزم ہے تو یہ اسمائے جازمہ فعل مضارع ہیں جن کا بیان (اَلنَّوْعُ السَّابِعْ) میں ہوا ہے، اسمائے عاملہ کے یہ تین اقسام ہوئے، اور اگر عامل فعل ہے تو ایک اسم میں عمل کرے گا، یا دو اسم میں، یا ایک اسم، اور ایک فعل میں، اگر ایک اسم میں عمل کرے گا، اور وہ عمل رفع ہے، اور اس کے لئے مخصوص بالمدح یا مخصوص بالذم ضروری ہے تو یہ افعال مدح وذم ہیں جن کا ذکر (النَّوْعُ الثَّانِي عَشَرَ) میں ہوا ہے، اور اگر دو اسم میں عمل کرے گا، اور وہ عمل نصب ہے تو یہ افعال قلوب ہیں جن کو (النَّوْعُ الثَّالِثُ عَشَرَ) میں بیان کیا ہے، اور اگر وہ عمل رفع ونصب ہے تو یہ افعال ناقصہ ہیں جن کو (النَّوْعُ الْعَاشِر) میں تحریر کیا ہے، اور اگر ایک اسم، اور ایک فعل میں عمل کرے گا تو یہ افعال مقاربہ ہیں جن کا ذکر (اَلنَّوْعُ الْحَادِيَ عَشَرَ) میں کیا گیا ہے، اسی طرح یہ تیرہ انواع ہوگئیں۔۱۲

(1) عَاملاً: یہ تمیز برائے تاکید ہے، کیونکہ ابہام لفظ فالسَّماعيّة سے زائل ہوگیا۔

(2) تَتَنَوَّع: بابِ تَفَعُّلْ سے برائے تکرار ہے جیسے: (تَجَرُّع) بمعنی گھونٹ گھونٹ پانی پینا۔۱۲

ترکیب

قوله: سَمَاعِيَّة و قِيَاسِيَّة: میں (سَمَاعِيَّةٌ) اسمِ منسوب، اس میں (هِيَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل راجع بسوئے مبتدائے مقدر، (سَمَاعِيَّةٌ) اسمِ منسوب اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر (اَحَدُهُمَا) مقدر کی، اس میں (اَحَدَ) مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع بسوئے ضَرْبَيْنِ، (م) حرفِ عماد، (الف) علامت تثنیہ، (اَحَدَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(و) حرفِ عطف، (قِيَاسِيَّةٌ) اسمِ منسوب، اس میں (هِيَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل راجع بسوئے مبتدائے مقدر، (قِيَاسِيَّةٌ) اسمِ منسوب اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر (ثَانِيهِمَا) مقدر کی، (ثَانِيهِمَا) میں (ثَانِيْ) مضاف، (هِمَا) میں (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع بسوئے ضَرْبَيْن، (م) حرفِ عماد، (الف) علامت تثنیہ، (ثَانِيْ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

سوال: (سَمَاعِيَّةٌ) میں پوشیدہ ضمیر (هِيَ) کا مرجع (اَحَدَ هُمَا) اور (قِيَاسِيَّةٌ) میں پوشیدہ ضمیر

(ھی) کا مرجع (ثَـانِیھِمَـا) بیان کیا گیا ہے جو ضمیر مؤنث ہے، اور مرجع مذکر، تو راجع اور مرجع میں مطابقت نہ رہی، حالانکہ مطابقت ضروری ہے؟

جواب: مطابقت عام ہے خواہ لفظ مرجع کے ساتھ ہو، یا معنی مرجع کے ساتھ، اکثر و بیشتر مطابقت لفظ مرجع کے ساتھ ہوتی ہے، اور کبھی اس کے معنی کے ساتھ، وَقَالُوْا مَھْمَا تَاْتِنَا بِهٖ مِنْ آیَةٍ لِتَسْحَرَنَا بِھَا فَمَا نَحنُ لَكَ لِمُؤْمِنِیْنَ، اس آیت میں ضمیر (بِهٖ) کا مرجع لفظ (مَھْمَا) ہے، اور ضمیر (بھا) کا مرجع بھی وہی ہے، مگر اوّل ضمیر باعتبارِ لفظ (مَھْمَا) مذکر لائی گئی ہے، اور ضمیر دوم باعتبارِ معنی مؤنث، کیونکہ (مَھْمَا) کے معنی اس مقام پر (آیة) ہیں، اور وہ مؤنث ہے، "تفسیر مدارک" میں ہے: **والضمیر فی بهٖ و بھَا راجع الٰی مھمَا الّا انّ الاوّل ذکر علی اللّفظ والثّانی انث علی المعنیٰ لانّھا فی معنی الآیة** اھ، اسی طرح یہاں پر اَحَدَ ھُمَا اور ثَانِیھِمَا سے مراد عوامل ہیں، اور لفظ عوامل مؤنث ہے، لہٰذا مطابقت ہوگئی، یہ ترکیب سَمَاعِیَّةٌ و قِیَاسِیَّةٌ کے مرفوع پڑھنے کی تقدیر پر ہوگی، اور اگر ان کو مجرور پڑھا جائے تو یہ بترکیب سابق معطوف' معطوف علیہ ہو کر (ضَرْبَیْنِ) سے بدل ہو جائیں گے، پھر بدل، اور مبدل منہ مل کر مجرور، باقی ترکیب حسب مسطور، اور اگر ان کو منصوب پڑھا جائے تو بترکیب سابق معطوف' معطوف علیہ مل کر (اَعْنِیْ) فعل مقدر کے مفعول بہ ہوں گے، اور ترکیب یوں ہوگی: (اَعْنِیْ) فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم، اس میں (اَنَا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل، (اَعْنِیْ) فعل اپنے فاعل، اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

قوله: فَالسَّمَاعِیَّةُ مِنھَا احدٌ وَّ تِسْعُوْنَ عَامِلاً: اس میں (فَا) برائے تفصیل، (ال) حرفِ تعریف، (سَمَاعِیَّةُ) اسمِ منسوب، اس میں (ھِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل راجع بسوئے موصوف مقدر، (سَمَاعِیَّةُ) اسم منسوب اپنے نائب فاعل سے مل کر صفت (اَلْعَوَامِلُ) موصوف مقدر کی، (اَلْعَوَامِلُ) موصوف اپنی صفت سے مل کر ذوالحال، (مِنْ) حرفِ جار، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مجرور راجع بسوئے (اَللَّفْظِیَّةُ)، جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتَةً) مقدر کا، (ثَابِتَةً) اسمِ فاعل صیغہ واحد مؤنث، اس میں (ھِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے ذوالحال، (ثَابِتَةً) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر مبتدا، (اَحَدٌ) معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف، (تِسْعُوْنَ) معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر ممیز، (عَامِلاً) تمیز، ممیز اپنی تمیز سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ

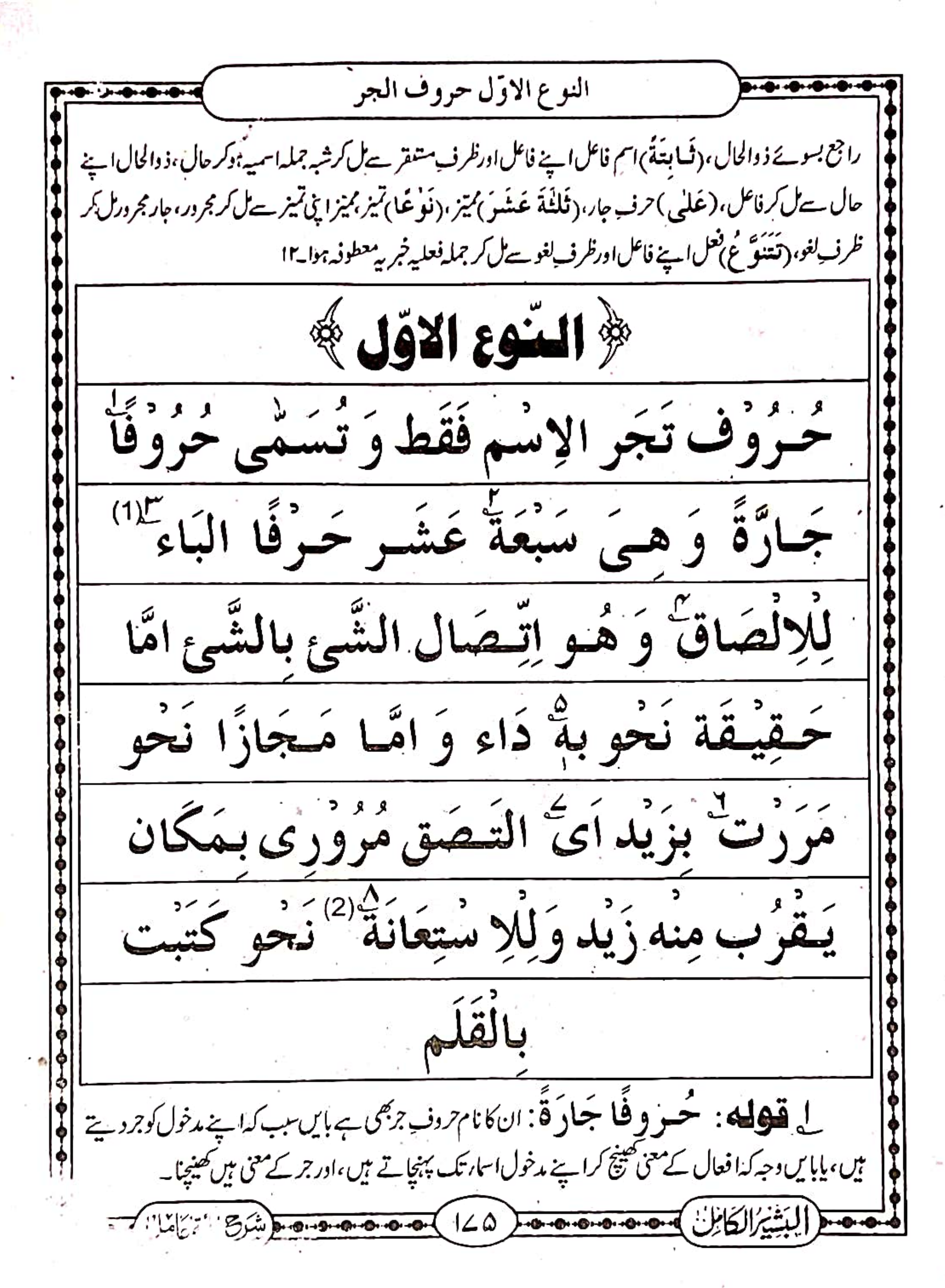
اسمیہ خبریہ مفصلہ ہوا۔

قولہ: والقیاسیّة منها سبْعة عواملَ: اس میں (و) حرفِ عطف، (اَلْقیاسیّۃُ) میں (ال) حرفِ تعریف، (قِیاسِیّۃُ) اسمِ منسوب، اس میں (ھِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل راجع بسوئے موصوف مقدر (اَلْعَوامِلُ)، (قِیاسِیّۃُ) اسمِ منسوب اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر صفت، (اَلْعَوامِلُ) موصوف اپنی صفت سے مل کر ذوالحال، (مِنْ) حرفِ جار، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مجرور راجع بسوئے اَللَّفْظِیّۃ، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا (ثَابِتَۃً) مقدر کا، (ثَابِتَۃً) اسمِ فاعل صیغہ واحد مؤنث، اس میں (ھِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے ذوالحال، (ثَابِتَۃً) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر مبتدا، (سَبْعَۃُ) ممیز مضاف، (عَوَامِلَ) تمیز مضاف الیہ، (سَبْعَۃُ) ممیز مضاف اپنی تمیز مضاف الیہ سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قولہ: والمعنویّة منها عددان: اس میں (و) حرفِ عطف، (اَلْمَعْنَوِیّۃُ) میں (ال) حرفِ تعریف، (مَعْنَوِیّۃُ) اسمِ منسوب، اس میں (ھِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل راجع بسوئے موصوف مقدر (اَلْعَوَامِلُ)، (مَعْنَوِیّۃُ) اسمِ منسوب اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر صفت، (اَلْعَوَامِلُ) موصوف اپنی صفت سے مل کر ذوالحال، (مِنْ) حرفِ جار، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مجرور راجع بسوئے مائۃ عامل، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا (ثَابِتَۃً) مقدر کا، (ثَابِتَۃً) اسمِ فاعل صیغہ واحد مؤنث، اس میں (ھِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے ذوالحال، (ثَابِتَۃً) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر مبتدا، (عَدَدَانِ) خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قولہ: و تتنوّع السّماعیّة منها علٰی ثلٰثة عشر نوعًا: میں (و) حرفِ عطف، (تَتَنَوَّعُ) فعل مضارع معروف صیغہ واحد مؤنث غائب، (اَلسَّمَاعِیّۃُ) میں (ال) حرفِ تعریف، (سَمَاعِیّۃُ) اسمِ منسوب، اس میں (ھِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل راجع بسوئے موصوف مقدر (اَلْعَوَامِلُ)، (سَمَاعِیّۃُ) اسمِ منسوب اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر صفت، (اَلْعَوَامِلُ) موصوف اپنی صفت سے مل کر ذوالحال، (مِنْ) حرفِ جار، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مجرور راجع بسوئے اَللَّفْظِیّۃ، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتَۃً) مقدر کا، (ثَابِتَۃً) اسمِ فاعل صیغہ واحد مؤنث، اس میں (ھِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل

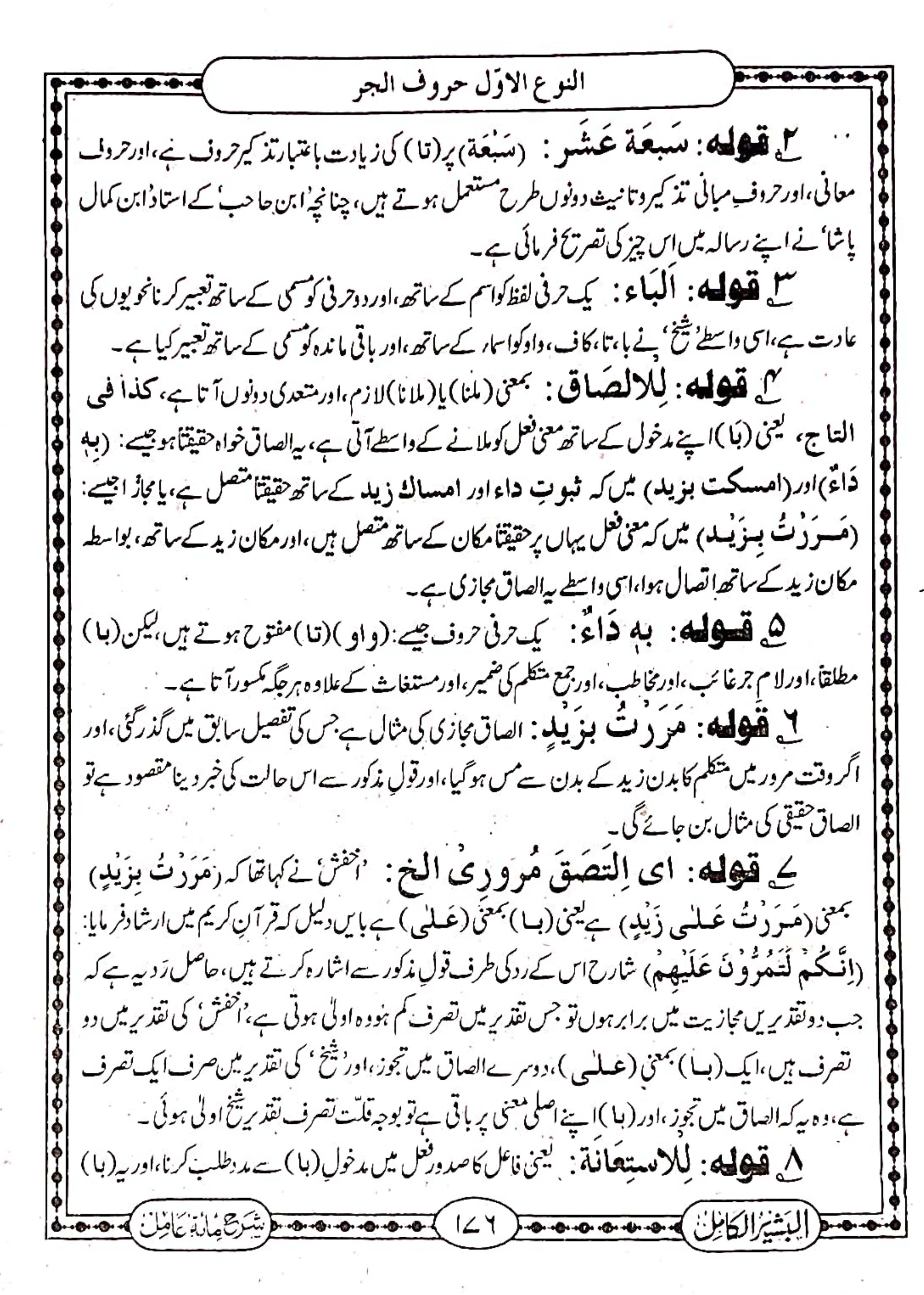
راجع بسوئے ذوالحال، (ثَـابِتَةٌ) اسم فاعل اپنے فاعل اورظرفِ مستقر سے مل کرشبہ جملہ اسمیہ ہوکر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر فاعل، (عَلٰی) حرفِ جار، (ثَلٰثَةَ عَشَرَ) ممیز، (نَوْعًا) تمیز، ممیزاپنی تمیز سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (تَتَنَوَّعُ) فعل اپنے فاعل اورظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔۱۲



النّوع الاوّل

حُـرُوْف تَـجَر الاِسْم فَقَط وَ تُـسَمّٰی حُرُوْفًا[۱] جَـارَّةً وَ هِـیَ سَبْعَةَ[۲] عَشَـر حَـرْفًا البَاء[۳][1] لِلْاِلْصَاقِ[۴] وَ هُـو اِتِّـصَال الشَّیْءِ بِالشَّیْءِ اِمَّا حَـقِـيْـقَة نَحْو بِهٖ[۵] دَاء وَ اِمَّـا مَـجَازًا نَـحْو مَرَرْتُ[۶] بِزَيْد اَیْ[۷] الْتَصَق مُرُوْرِی بِمَكَان يَـقْرُب مِنْه زَيْد وَلِلْاِسْتِعَانَةِ[۸][2] نَحْو كَتَبْتُ بِالْقَلَم

[۱] **قوله: حُـرُوفًا جَارَةً:** ان کا نام حروفِ جر بھی ہے بایں سبب کہ اپنے مدخول کو جر دیتے ہیں، یا بایں وجہ کہ افعال کے معنی کھینچ کر اپنے مدخول اسمار تک پہنچاتے ہیں، اور جر کے معنی ہیں کھینچنا۔



۲ **قوله: سَبعَةَ عَشَر:** (سَبْعَة) پر (تا) کی زیادت باعتبار تذکیر حروف ہے، اور حروف معانی، اور حروفِ مبانی تذکیر و تانیث دونوں طرح مستعمل ہوتے ہیں، چنانچہ 'ابن حاجب' کے استاذ 'ابن کمال پاشا' نے اپنے رسالہ میں اس چیز کی تصریح فرمائی ہے۔

۳ **قوله: اَلبَاء:** یک حرفی لفظ کو اسم کے ساتھ، اور دو حرفی کو مسمّی کے ساتھ تعبیر کرنا نحویوں کی عادت ہے، اسی واسطے 'شیخ' نے با، تا، کاف، واو کو اسمار کے ساتھ، اور باقی ماندہ کو مسمّی کے ساتھ تعبیر کیا ہے۔

۴ **قوله: لِلالصَاق:** بمعنی (ملنا) یا (ملانا) لازم، اور متعدی دونوں آتا ہے، کذا فی التاج، یعنی (بَا) اپنے مدخول کے ساتھ معنیٔ فعل کو ملانے کے واسطے آتی ہے، یہ الصاق خواہ حقیقتاً ہو جیسے: (بِهٖ دَاءٌ) اور (امسکت بزید) میں کہ ثبوتِ داء اور امساكُ زید کے ساتھ حقیقتاً متصل ہے، یا مجازاً جیسے: (مَـرَرْتُ بِـزَيْـد) میں کہ معنیٔ فعل یہاں پر حقیقتاً مکان کے ساتھ متصل ہیں، اور مکان زید کے ساتھ، بواسطہ مکان زید کے ساتھ اتصال ہوا، اسی واسطے یہ الصاق مجازی ہے۔

۵ **قوله: بِهٖ دَاءٌ:** یک حرفی حروف جیسے: (واو) (تا) مفتوح ہوتے ہیں، لیکن (با) مطلقاً، اور لامِ جر غائب، اور مخاطب، اور جمع متکلم کی ضمیر، اور مستغاث کے علاوہ ہر جگہ مکسور آتا ہے۔

۶ **قوله: مَرَرْتُ بِزَيْدٍ:** الصاق مجازی کی مثال ہے جس کی تفصیل سابق میں گذر گئی، اور اگر وقت مرور میں متکلم کا بدن زید کے بدن سے مس ہو گیا، اور قولِ مذکور سے اس حالت کی خبر دینا مقصود ہے تو الصاق حقیقی کی مثال بن جائے گی۔

۷ **قوله: ای اِلتَصَقَ مُرُوْرِیْ الخ:** 'اخفش' نے کہا تھا کہ (مَرَرْتُ بِزَيْدٍ) بمعنی (مَرَرْتُ عَلٰی زَيْدٍ) ہے یعنی (بـا) بمعنیٰ (عَلٰی) ہے بایں دلیل کہ قرآنِ کریم میں ارشاد فرمایا: (اِنَّـكُمْ لَتَمُرُّوْنَ عَلَيْهِمْ) شارح اس کے رد کی طرف قولِ مذکور سے اشارہ کرتے ہیں، حاصل رَدیہ ہے کہ جب دو تقدیریں مجازیت میں برابر ہوں تو جس تقدیر میں تصرف کم ہو وہ اولیٰ ہوتی ہے، 'اخفش' کی تقدیر میں دو تصرف ہیں، ایک (بـا) بمعنی (عـلٰی)، دوسرے الصاق میں تجوز، اور 'شیخ' کی تقدیر میں صرف ایک تصرف ہے، وہ یہ کہ الصاق میں تجوز، اور (با) اپنے اصلی معنی پر باقی ہے تو بوجہ قلّت تصرف تقدیر شیخ اولیٰ ہوئی۔

۸ **قوله: لِلاستِعَانَة:** یعنی فاعل کا صدورِ فعل میں مدخولِ (با) سے مدد طلب کرنا، اور یہ (با)

آلہ فعل پر داخل ہوتی ہے، اور اس کو بائے آلہ، اور بائے وصلۃ الفعل، اور بائے مکملۃ الفعل بھی کہتے ہیں۔۱۲

(1) الباء للالصاق: یہ مطلقاً مکسور ہوتی ہے، مگر 'ابوالفتح' نے بعض سے اسم ظاہر میں فتحہ بھی روایت کیا ہے تو اس قول کی بنا پر (مَرَرْتُ بَزَيْدٍ) پڑھ سکتے ہیں۔

(2) لِلاستعَانة: لام ثانی کو سین کے ساتھ ملا کر پڑھنا بھی درست ہے کہ ہمزہ متحرکہ کی حرکت ماقبل ساکن کو دے کر حذف کر دیا جیسے آیت کریمہ میں: (بِئْسَ الِاسْمُ الفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَان) اور یہ قاعدہ جوازی ہے۔۱۲

ترکیب

قوله: النَّوع الاوّل حروف تجرُّ الْاسْم: میں (اَلنَّوعُ) موصوف، (اَلْاَوَّلُ) اسم تفضیل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے موصوف، (اَلْاَوَّلُ) اسم تفضیل اپنے فاعل سے مل کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتدا، (حُرُوْف) موصوف، (تَجُرُّ) فعل مضارع معروف صیغہ واحد مؤنث غائب، اس میں (هِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے موصوف، (اَلْاِسْمَ) مفعول بہ، (تَجُرُّ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صفت، (حُرُوْف) موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

قوله: فَقَطْ: میں (فا) فصیحہ، (قَطْ) اسم فعل بمعنی (اِنْتَہِ) اس میں (اَنْتَ) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل، (تَا) علامت خطاب، (قَطْ) اسم فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہو کر جزا (اِذَا جَرَرْتَ بِهَا الْاِسْمَ) شرط مقدر کی، جس میں (اِذَا) ظرف زمان متضمن معنی شرط مفعول فیہ مقدم، (جَرَرْتَ) فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر حاضر، اس میں (تَا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل، (بَا) حرف جار، (هَا) ضمیر مجرور متصل مجرور راجع بسوئے حروف، جار مجرور مل کر ظرف لغو، (اَلْاِسْمَ) مفعول بہ، (جَرَرْتَ) فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ مقدم اور ظرف لغو اور مفعول بہ سے مل کر شرط، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

قوله: و تسمّٰى حروفًا جَارَّةً: اس میں (و) حرف عطف، (تُسَمّٰى) فعل مضارع مجہول صیغہ واحد مؤنث غائب، اس میں (هِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل راجع بسوئے حروف، (حُرُوْفًا)

موصوف، (جَارَّةً) اسمِ فاعل صیغہ واحد مؤنث، اس میں (ھِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے موصوف، (جَارَّةً) اسمِ فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر صفت، (حُرُوْفًا) موصوف اپنی صفت سے مل کر مفعول بہ، (تُسَمّٰی) فعل اپنے نائب فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قوله: وهِيَ سَبعَةَ عَشَرَ حرفًا: میں (و) حرفِ عطف، (هِیَ) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا راجع بسوئے حروفِ جارّہ، (سَبْعَةَ عَشَرَ) ممیز، (حَرْفًا) تمیز، ممیز اپنی تمیز سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قوله: البَـاء لِلالصَاق: میں (اَلْبَاءُ) مبتدا، (لام) حرفِ جار، (اَلْاِلْصَاقِ) مجرور، جار مجرور مل کر معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف، (لام) حرفِ جار، (اَلْاِسْتِعَانَةِ) مجرور، جار مجرور مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتَةٌ) مقدر کا، (ثَابِتَةٌ) اسمِ فاعل صیغہ واحد مؤنث، اس میں (هِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے مبتدا، (ثَـابِتَةٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

قوله: وهـو اتـصَال الشئى بالشئى امَّا حقيقَةً و امَّا مَجازًا: میں (و) حرفِ عطف، (ھـو) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا راجع بسوئے اَلْاِلْـصَـاق، (اِتِّـصَـالُ) مصدر مضاف، (اَلشَّئِ) مضاف الیہ، (بَـا) حرفِ جار، (اَلشَّئِ) مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (اِتِّـصَالُ) مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور ظرفِ لغو سے مل کر ممیز، (اِمَّا) حرفِ تردید، (حَقِيقَةً) معطوف علیہ، (و) زائدہ برمذہب جمہور، (اِمَّا) حرفِ عطف، (مَـجَازًا) معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر تمیز، ممیز اپنی تمیز سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قوله: نحو بِه داءٌ: میں (نَحْوُ) مضاف، (بِهٖ دَاءٌ) مراد اللفظ مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُهٗ) مبتدا محذوف کی، جس میں (مِثَالُ) مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع بسوئے (با) برائے الصاق حقیقی، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

فائده: لفظ (نَحْو) وغیرہ کے بعد جو ایسی مثالیں ذکر کی جاتی ہیں، ان سے معنی مراد نہیں ہوتے، کیونکہ بر تقدیر ارادۂ معنی وہ جملہ ہوں گے، اور لفظ (نَـحْـو) ان الفاظ سے نہیں جو جملہ کی طرف مضاف ہوتے ہیں، بلکہ وہ



مثالیں من حیث اللّفظ مراد ہوتی ہیں، اسی واسطے ہم نے ترکیب میں یہ کہا کہ (بِهٖ دَاءٌ) مراد اللّفظ مضاف الیہ، اور جبکہ (بِهٖ دَاءٌ) کے معنی مراد لئے جائیں تو ترکیب یوں ہوگی:

(با) حرفِ جار، (ھا) ضمیر مجرور متصل مجرور راجع بسوئے غائب مثلاً زید، جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا، (ثَابِتٌ) اسمِ فاعل، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے (دَاءٌ)، (ثَابِتٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر مقدم، (دَاءٌ) مبتدائے مؤخر، مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

قوله: نحو مررت بزيد اى التصق مرورى بمكان يقرب منه زيد: اس میں (نَحْوُ) مضاف، (مَرَرْتُ بِزَيْدٍ) مراد اللّفظ معطوف علیہ یا مبدل منہ، (اَیْ) حرفِ تفسیر، (اِلْتَصَقَ مُرُوْرِیْ بِمَكَانٍ يَقْرُبُ مِنْهُ زَيْدٌ) مراد اللّفظ عطف بیان یا بدل الکل، معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے مل کر یا مبدل منہ اپنے بدل الکل سے مل کر مضاف الیہ، (نَحْوُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُهٗ) مقدر کی، (مِثَالُ) مضاف، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع بسوئے (بَا) برائے اتصال مجازی، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادهٔ معنیٰ مَرَرْتُ بِزَيْدٍ: میں (مَرَرْتُ) فعل ماضی معروف صیغہ واحد متکلم، اس میں (تَا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل، (بَا) حرفِ جار، (زَيْدٍ) مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (مَرَرْتُ) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

اِلْتَصَقَ مُرُوْرِیْ بِمَكَانٍ يَقْرُبُ مِنْهُ زَيْدٌ: میں (اِلْتَصَقَ) فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب، (مُرُوْرِ) مصدر مضاف، (ی) متکلم ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ، (مُرُوْرِ) مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل، (بَا) حرفِ جار، (مَكَانٍ) موصوف، (يَقْرُبُ) فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر غائب، (مِنْ) حرفِ جار، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مجرور راجع بسوئے مکان، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (زَيْدٌ) فاعل، (يَقْرُبُ) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صفت، (مَكَان) موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (اِلْتَصَقَ) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

قوله: نحو كتبتُ بالقَلَم: میں (نَحْوُ) مضاف، (كَتَبْتُ بِالْقَلَمِ) مراد اللّفظ مضاف

الیہ، (نَحْوُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُہٗ) مقدر کی، اس میں (مِثَالُ) مضاف، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع بسوئے بائے استعانۃ، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ کَتَبْتُ بِالْقَلَمِ: میں (کَتَبْتُ) فعل ماضی معروف صیغہ واحد متکلم، اس میں (تَا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل، (بَا) حرفِ جار، (اَلْقَلَمِ) مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (کَتَبْتُ) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔۱۲

نحو دانی پر صدر العلماء کا علمی محاسبہ

(۴) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص: ۸ پر فقط کی شرط مقدر (اِذَا جَرَرْتَ بِهَا الْاِسْمَ) بیان کر کے اس کی ترکیب میں فرماتے ہیں: (اِذَا) حرفِ شرط۔

اقول: لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ! یہ ہیں دار العلوم دیوبند جیسی عظیم المرتبت درسگاہ میں درجہ علیا کے مدرس، جو اسم کو حرف بتا رہے ہیں۔

گر ہمی مکتب و ہمیں مُلّا — کارِ طفلاں تمام خواہد شد

اس سے بھی مذکورہ بالا قول کی تائید ہوتی ہے کہ ذات شریف کو ''نحو میر'' تک یاد نہیں، کیونکہ اس میں (اِذَا) کے اسمائے ظروف سے ہونے کی تصریح ہے۔

(۵) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص: ۹ پر (نَحْوُ بِهٖ دَاءٌ) کی ترکیب میں (بِهٖ دَاءٌ) کو جملہ قرار دے کر (نَحْو) کا مضاف الیہ قرار دیا ہے۔

اقول: یہ صحیح نہیں، کیونکہ (بِهٖ دَاءٌ) اس مقام پر مراد اللفظ ہے تو ترکیب یوں کی جائے گی کہ (نَحْو) مضاف، اور (بِهٖ دَاءٌ) مراد اللفظ مضاف الیہ، پھر بر تقدیر ارادۂ معنیٰ ترکیب معروف کر کے جملہ قرار دیا جائے گا، چنانچہ صاحب ''الفوائد الشافیہ'' علیہ الرحمۃ نے ''کافیہ'' میں ایسے مقامات پر یوں ہی ترکیب فرمائی ہے، وجہ یہ کہ (بِهٖ دَاءٌ) کو جملہ قرار دے کر مضاف الیہ قرار دیں تو لازم آئے گا کہ لفظ (نَحْو) جملہ کی طرف مضاف ہو، حالانکہ یہ ان الفاظ سے نہیں جو جملہ کی طرف مضاف ہوتے ہیں، جملہ کی طرف مضاف ہونے والے الفاظ حسب بیان ''مغنی اللبیب''

صرف آٹھ ہیں: (۱) اسمائے زمان، (۲) حیث، (۳) لفظ آیۃ بمعنی علامت، (۴) ذو، (۵) لدن، (۶) ریث، (۷) قول، (۸) قائل، ساری کتاب میں ان بزرگ نے ایسے مقامات پر یہی تصلیل فرمائی ہے، اگر ''الفوائد الشافیہ'' پیش نظر ہوتی تو شاید تصلیل مذکور میں مبتلا نہ ہوتے، لیکن جنہیں ''نحومیر'' تک یاد نہیں، ان کی نظر میں ''الفوائد الشافیہ'' ہونا چہ معنی دارد؟ مولوی 'الٰہی بخش' صاحب مرحوم بھی ایسے ہی ترکیب فرماگئے ہیں، جس کی تقلید نہ کی جائے گی ۔۱۲

وَقَدْ تَكُوْنُ لِلتَّعْلِيْلِ[1] نَحْوُ قَوْلِهٖ[2] تَعَالٰى اِنَّكُمْ
ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ وَ
لِلْمُصَاحَبَةِ[3] نَحْوُ اِشْتَرَيْتُ الْفَرَسَ بِسَرْجِهٖ

[1] **قوله: لِلتَّعليل:** اس کے معنی ہیں کسی چیز کی علت بیان کرنا، اور یہ فعل متکلم ہے تو (با) کے برائے تعلیل ہونے کے یہ معنی ہوئے کہ متکلم کا بیان کرنا کہ مدخولِ با کسی چیز کے لئے علت ہے، اس کو بائے سببیّہ بھی کہتے ہیں، اور سبب کبھی عادی ہوتا ہے جیسے اس آیت کریمہ میں: اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ، اور کبھی حقیقی جیسے اس حدیث میں: لَنْ يَدْخُلَ اَحَدُكُمُ الْجَنَّةَ بِعَمَلِهٖ، **نظر بر آں** آیت وحدیث کا تعارض دفع ہوا، اور دونوں میں تطبیق ہوگئی کہ اثبات اور نفی کا محل ایک نہیں، آیت میں عمل کو سبب عادی قرار دیا ہے، اور حدیث میں عمل سے سبب حقیقی کی نفی ہے، سبب عادی کی نہیں، حتیٰ کہ تعارض متصور ہو۔

[2] **قوله: اِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ:** ﴿ترجمہ﴾ تم نے بچھڑا بنا کر اپنی جانوں پر ظلم کیا، (کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن) الخ۔

[3] **قوله: وَلِلْمُصَاحَبَةِ:** ظاہراً اس کا عطف لِلتَّعْلِيْلِ پر ہے، اسی طرح لِلتَّعْدِيَةِ وغیرہ آئندہ معانی کا تو اس عطف میں یہ اشارہ ہوا کہ تعلیل کی طرح آئندہ معانی میں بھی بہ نسبت الصاق و استعانت (با) قلیل الاستعمال ہے، مصاحبت کی دو علامت ہیں:

اوّل: یہ کہ (بَا) کی جگہ اگر (مَعَ) لایا جائے تو معنی کا حسن باقی رہے۔

دوم: یہ کہ مدخولِ (بَا) سے صفت کا صیغہ اخذ کر کے حال قرار دیں تو (بَا) اور اس کے مدخول سے استغنا حاصل ہو جائے جیسے: (قَدْ جَاءَ کُمُ الرَّسُوْلُ بِالْحَقِّ) میں اگر (بِالْحَقِّ) کی جگہ (مَعَ الْحَقِّ) یا (مُحْقًّا) رکھ دیں تو حسن معنی باقی رہتا ہے، اور استغنا حاصل ہو جاتا ہے۔

اسی طرح (اِشْتَرَیْتُ الْفَرَسَ بِسَرْجِہٖ) میں (بِسَرْجِہٖ) کی جگہ (مَعَ سَرْجِہٖ) کہہ سکتے ہیں، اور (مُسَرْجًا) بھی، اس (بَا) کو بائے حال، اور بائے ملابست بھی کہتے ہیں، **نظر بر آں** اس کے متعلق کو اکثر (متلبّس) سے تعبیر کیا جاتا ہے، بائے الصاق، اور بائے مصاحبت میں فرق یہ ہے کہ بائے مصاحبت کا مجرور معمولِ فعل مذکور کے توابع سے ہوتا ہے، اور بائے الصاق میں یہ بات نہیں۔۱۲

ترکیب

قولہ: وقَدْ تکون للتعلیل: میں (و) حرفِ عطف، (قَدْ) برائے تقلیل، (تَکُوْنُ) فعل ناقص، اس میں (ھِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم راجع بسوئے الباء، (ل) حرفِ جار، (اَلتَّعْلِیْلِ) مجرور، جار مجرور مل کر معطوف علیہ،

وَلِلْمُصَاحَبَۃِ: میں (و) حرفِ عطف، (ل) حرفِ جار، (اَلْمُصَاحَبَۃِ) مجرور، جار مجرور مل کر معطوف،

وَلِلتَّعْدِیَۃِ: میں (و) حرفِ عطف، (ل) حرفِ جار، (اَلتَّعْدِیَۃِ) مجرور، جار مجرور مل کر معطوف،

وَلِلْمُقَابَلَۃِ: میں (و) حرفِ عطف، (ل) حرفِ جار، (اَلْمُقَابَلَۃِ) مجرور، جار مجرور مل کر معطوف،

وَلِلْقَسَمِ: میں (و) حرفِ عطف، (ل) حرفِ جار، (اَلْقَسَمِ) مجرور، جار مجرور مل کر معطوف،

وَلِلاسْتِعْطَافِ: میں (و) حرفِ عطف، (ل) حرفِ جار، (اَلْاِسْتِعْطَافِ) مجرور، جار مجرور مل کر معطوف،

وَلِلظَّرْفِیَۃِ: میں (و) حرفِ عطف، (ل) حرفِ جار، (اَلظَّرْفِیَّۃِ) مجرور، جار مجرور مل کر معطوف،

وَلِلزِّیَادَۃِ۔ میں (و) حرفِ عطف، (ل) حرفِ جار، (اَلزِّیَادَۃِ) مجرور، جار مجرور مل کر معطوف،

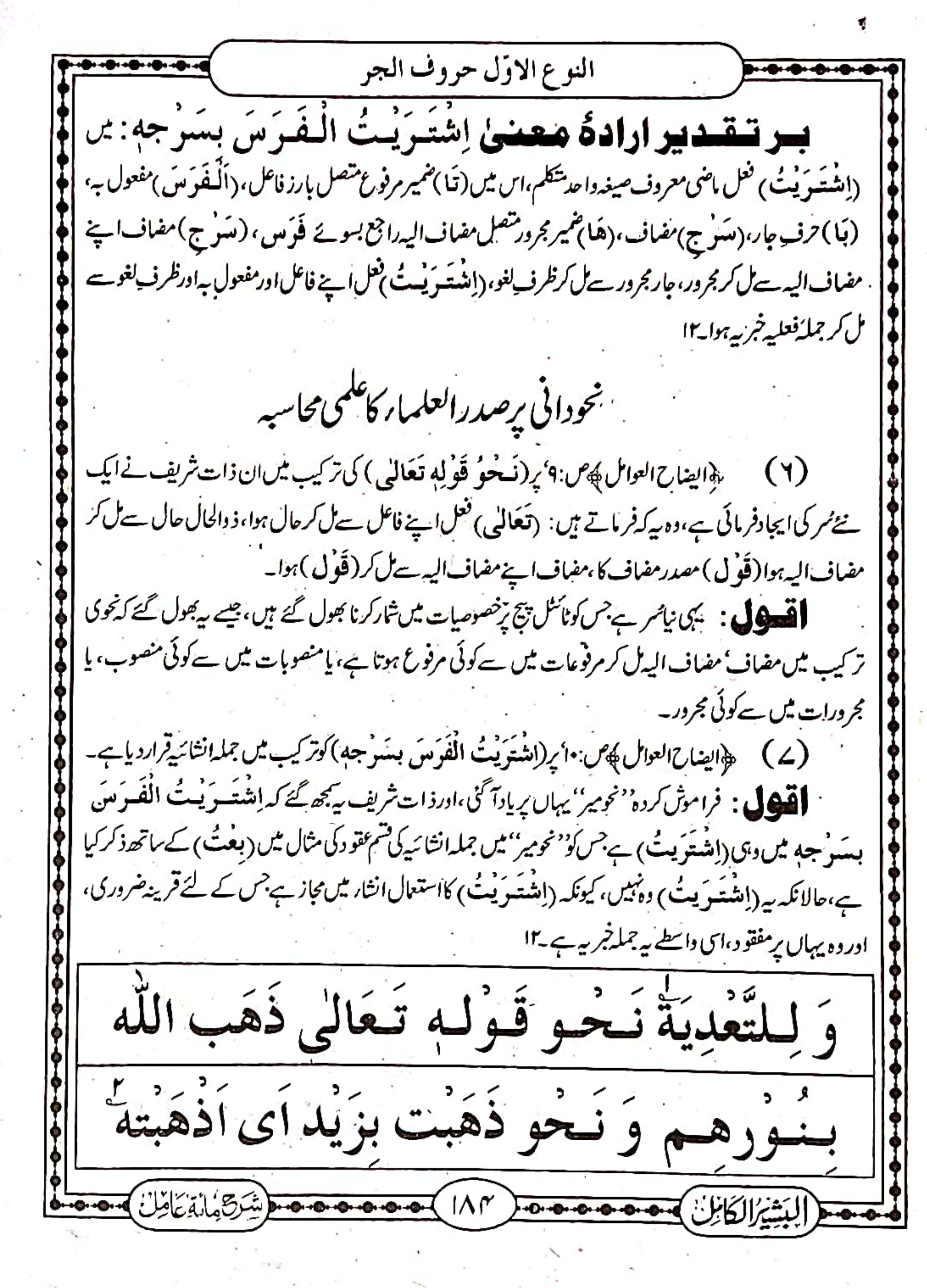
معطوف علیہ اپنے تمام معطوفات سے مل کر ظرف مستقر ہوا (ثَابِتَۃً) مقدر کا، (ثَابِتَۃً) اسمِ فاعل صیغہ واحد مؤنث، اس میں (ھِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے اسمِ فعل ناقص، (ثَابِتَۃً) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور

ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، (تَكُوْنُ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قولہ: نحو قولہٖ تعالیٰ اِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ: اس میں (نَحْوُ) مضاف، (قَوْلِ) بمعنی (مَقُوْل) کیونکہ ممثل لہٗ از قبیل مفعول ہے، نہ از قبیل قول بمعنی مصدر مضاف الیہ مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل ذوالحال، (تَعَالٰى) فعل ماضی معروف، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے ذوالحال، (تَعَالٰى) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر مضاف الیہ، (قَوْلِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف علیہ یا مبدل منہ، (اِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ) مراد اللفظ عطف بیان یا بدل الکل، معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے مل کر یا مبدل منہ اپنے بدل الکل سے مل کر مضاف الیہ، (نَحْوُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُهٗ) مقدر کی، (مِثَالُ) مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع بسوئے (بَا) برائے تعلیل، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ اِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ: میں (اِنَّ) حرف مشبہ بالفعل، (كَاف) ضمیر منصوب متصل اسم، (م) علامت جمع، (ظَلَمْتُمْ) فعل ماضی معروف صیغہ جمع مذکر حاضر، اس میں (تَا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل، (م) علامت جمع، (اَنْفُسَ) مضاف، (كَاف) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ، (م) علامت جمع، (اَنْفُسَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ، (بَا) حرفِ جار، (اِتِّخَاذِ) مصدر مضاف، (ك) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ، (م) علامت جمع، (اَلْعِجْلَ) مفعول بہ اوّل، (اِلٰهًا) مقدر مفعول بہ ثانی، (اِتِّخَاذِ) مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور دونوں مفعول بہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (ظَلَمْتُمْ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر، (اِنَّ) حرف مشبہ بالفعل اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

قولہ: نحو اِشْتَرَيْتُ الْفَرَسَ بِسَرْجِهٖ: میں (نَحْوُ) مضاف، (اِشْتَرَيْتُ الْفَرَسَ بِسَرْجِهٖ) مراد اللفظ مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُهٗ) مقدر کی، (مِثَالُ) مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع بسوئے بائے مصاحبت، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔



بر تقدیر ارادۂ معنیٰ اِشْتَرَیْتُ الْفَرَسَ بِسَرْجِہٖ: میں (اِشْتَرَیْتُ) فعل ماضی معروف صیغہ واحد متکلم، اس میں (تَا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل، (اَلْفَرَسَ) مفعول بہٖ، (بَا) حرفِ جار، (سَرْجِ) مضاف، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع بسوئے فَرَس، (سَرْجِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرفِ لغو، (اِشْتَرَیْتُ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہٖ اور ظرفِ لغو سے مل کر جملۂ فعلیہ خبریہ ہوا۔۱۲

نحو دانی پر صدر العلماء کا علمی محاسبہ

(۶) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:۹، پر (نَحْوُ قَوْلِہٖ تَعَالٰی) کی ترکیب میں ان ذات شریف نے ایک نئے سُر کی ایجاد فرمائی ہے، وہ یہ کہ فرماتے ہیں: (تَعَالٰی) فعل اپنے فاعل سے مل کر حال ہوا، ذوالحال حال سے مل کر مضاف الیہ ہوا (قَوْل) مصدر مضاف کا، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر (قَوْل) ہوا۔

اقول: یہی نیا سُر ہے جس کو ٹائٹل پیج پر خصوصیات میں شمار کرنا بھول گئے ہیں، جیسے یہ بھول گئے کہ نحوی ترکیب میں مضاف، مضاف الیہ مل کر مرفوعات میں سے کوئی مرفوع ہوتا ہے، یا منصوبات میں سے کوئی منصوب، یا مجرورات میں سے کوئی مجرور۔

(۷) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:۱۰، پر (اِشْتَرَیْتُ الْفَرَسَ بِسَرْجِہٖ) کو ترکیب میں جملہ انشائیہ قرار دیا ہے۔

اقول: فراموش کردہ ''نحو میر'' یہاں پر یاد آ گئی، اور ذات شریف یہ سمجھ گئے کہ اِشْتَرَیْتُ الْفَرَسَ بِسَرْجِہٖ میں وہی (اِشْتَرَیْتُ) ہے جس کو ''نحو میر'' میں جملہ انشائیہ کی قسم عقود کی مثال میں (بِعْتُ) کے ساتھ ذکر کیا ہے، حالانکہ یہ (اِشْتَرَیْتُ) وہ نہیں، کیونکہ (اِشْتَرَیْتُ) کا استعمال انشاء میں مجاز ہے جس کے لئے قرینہ ضروری، اور وہ یہاں پر مفقود، اسی واسطے یہ جملہ خبریہ ہے۔۱۲

وَ لِلتَّعْدِیَةِ نَحْوُ قَوْلِہٖ تَعَالٰی ذَھَبَ اللّٰہُ
بِنُوْرِھِمْ وَ نَحْوُ ذَھَبْتُ بِزَیْدٍ اَیْ اَذْھَبْتُہٗ



وَ لِلْمُقَابَلَةِ³ نَحْو اِشْتَرَيْتُ⁴ الْعَبْدَ بِالْفَرَس

وَ لِلْقَسَمِ⁵ نَحْو بِاللّٰه لَاَفْعَلَنّ كَذَا

وَ لِلاِسْتِعْطَافِ(1) نَحْو اِرْحَم بِزَيْدٍ

ا **قوله: للتَّعدية:** تمام حروف فعل قاصر از مفعول کو متعدی کر دیتے ہیں، مگر (بَا) کا تعدیہ تعدیہ مطلقہ ہے، اور تعدیہ مطلقہ کے یہ معنی ہیں کہ مفہوم فعل میں معنی تصییر کا احداث فعل لازم کو متعدی بیک مفعول، اور متعدی بیک مفعول کو متعدی بدو مفعول کر دیتا ہے، حرف (بَا) سے تعدیہ کا طریقہ یہ ہے کہ فعل لازم کے فاعل پر (بَا) کو داخل کریں تو فاعل مفعول بہ غیر صریح ہو جائے گا جیسے: (ذَهَبْتُ بِزَيْدٍ) کہ اصل میں (ذَهَبَ زَيْدٌ) تھا۔

۲ **قوله: اَذْهَبْتُهُ:** یہ مذہب سیبویہ کی طرف اشارہ ہے کہ اس کے نزدیک تعدیہ (بَا) کے ساتھ ہو، یا باب افعال، اور مفاعلت، اور تفعیل میں لاکر سب یکساں ہے، اور مبرّد کے نزدیک تعدیہ (بَا) میں فاعل کی معیت مفعول کے ساتھ ہوتی ہے، پس (ذَهَبْتُ بِزَيْدٍ) کے معنی یہ ہیں کہ متکلم ذہاب میں زید کے مصاحب ہے، اور (اَذْهَبْتُهُ) میں یہ بات نہیں، مذکورہ آیت کریمہ سیبویہ کے مسلک کی مؤید ہے کہ وہاں پر فاعل کی معیت ذہاب میں مفعول کے ساتھ متصور نہیں کہ اللہ تعالیٰ ذہاب سے پاک ہے۔

۳ **قوله: لِلْمُقَابَلَه:** اس کے معنی یہ ہیں کہ کسی چیز کا مجرور (بَا) کے مقابل واقع ہونا بایں معنی اعواض، اور اثمان پر داخل ہوتی ہے، اسی واسطے اس کو بائے عوض، اور بائے بدل بھی کہتے ہیں، لیکن عند التحقیق دونوں میں فرق ہے، وہ یہ کہ بائے عوض میں ایک شئے کا دوسری کے ساتھ مقابلہ ہوتا ہے کہ ایک جانب سے ایک شئی دی جاتی ہے، اور دوسری جانب سے شئے آخر، اور بائے بدل میں ایک شئے کو دوسری پر اختیار کیا جاتا ہے، جانبین سے مقابلہ نہیں ہوتا، **کذا فی حاشیة الصبّان علی الاشمونی** جیسے:

فلیت لی بهم قومًا اذا ركبوا — شنوا الاغارة فرسانًا و ركبانًا

۴ **قوله: اشْتریتُ العَبد بالفرَس :** ظرفِ لغو کی مثال ہے، اور کبھی ظرفِ مستقر ہوتی ہے جیسے: هٰذَا بِذَاكَ۔

۵ **قوله: لِلقَسم:** یہ بعض نسخوں میں ہے، اکثر میں نہیں، کیونکہ یہ (بَا) برائے الصاق ہے جس کا ذکر ہو چکا، اور اس سے مقسم بہ کے ساتھ فعل قسم کا الصاق مقصود ہوتا ہے، (بَا) حروفِ قسم میں اصل ہے، اسی واسطے اس کا فعل کبھی مذکور ہوتا ہے، اور اکثر محذوف، کیونکہ قسم کثیر الاستعمال ہے، اور کثرتِ استعمال مقتضی اختصار ہے، اور حذف میں اختصار حاصل ہوتا ہے، نیز فعل کا حذف اس معنی کی تعیین کرتا ہے کہ قولِ مذکور جملہ انشائیہ ہے، خبر یہ نہیں، اگر (اَقْسَمْتُ بِاللّٰهِ) کہا جائے تو انشاء، اور خبر دونوں محتمل ہوں گے، قرینہ سے کسی ایک کی تعیین ہوگی، چونکہ (بَا) قسم میں اصل ہے، اس لئے ضمیر، اور اسمِ ظاہر دونوں پر آتی ہے۔۱۲

(1) **لِلاستعطاف:** سابق کی طرح یہاں پر بھی لام تعریف کو سین کے ساتھ ملا کر پڑھ سکتے ہیں، اور یہ بتقدیرِ مضاف ہے۔

ای لقسَم الاستعطاف، اور قسم استعطائی وہ ہے جس کا جواب جملہ انشائیہ ہو جیسے: (**بِاللّٰه هَلْ قَامَ زَيْدٌ**) اور اس کے لئے حروفِ قسم میں سے صرف (بَا) آتی ہے، **نظر بر آں** مثالِ شرح درست نہیں، اسی واسطے "شرح الشرح" میں فرمایا: **ومـمّا يفضى منه العجب ماوقع فى بعض شرح المائة من تـمثيل الاستعطاف بقوله ارحم بزيد اه**، حیرت! بالائے حیرت! یہ ہے کہ مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم نے اس پر آگاہ نہیں فرمایا، **فسبحٰن الّذى لايسهُو ولا ينسىٰ**، اور (رَحِمَ) متعدی بنفسہ ہے، اس کے مفعول پر (بَا) نہیں آتی، واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔۱۲

ترکیب

قوله: نـحو قـولـه تعالىٰ ذَهَبَ اللّٰه بنُورِهم و نحو ذَهَبْتُ بزيدٍ اى اذهَبتُه:

اس میں (نَحْوُ) مضاف، (قَوْلِ) بمعنی (مَقُوْلِ) مضاف الیہ مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل ذوالحال راجع بسوئے اسمِ جلالت، (تَعَالٰى) فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے ذوالحال، (تَعَالٰى) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر حال، ذوالحال



اپنے حال سے مل کر مضاف الیہ، (قَوْلِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف علیہ یا مبدل منہ، (ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ) مراد اللّفظ عطف بیان یا بدل الکل، معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے مل کر یا مبدل منہ اپنے بدل الکل سے مل کر مضاف الیہ، (نَحْوُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف، (نَحْوُ) مضاف، (ذَهَبْتُ بِزَيْدٍ) مراد اللّفظ معطوف علیہ یا مبدل منہ، (اَیْ) حرفِ تفسیر، (اَذْهَبْتُهٗ) مراد اللّفظ عطف بیان یا بدل الکل، معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے مل کر یا مبدل منہ اپنے بدل الکل سے مل کر مضاف الیہ، (نَحْوُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر (مِثَالُهٗ مقدر کی، (مِثَالُ) مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع بسوئے بائے تعدیہ، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ: میں (ذَهَبَ) فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب، (اسمِ جلالت) فاعل، (بَا) حرفِ جار، (نُوْرِ) مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع بسوئے (اَلَّذِیْ اِسْتَوْقَدَ)، (م) علامت جمع، (نُوْرِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرف لغو، (ذَهَبَ) فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا، اور

ذَهَبْتُ بِزَيْدٍ: میں (ذَهَبْتُ) فعل ماضی معروف صیغہ واحد متکلم، اس میں (تَا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل، (بَا) حرفِ جار، (زَيْدٍ) مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (ذَهَبْتُ) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا، اور

اَذْهَبْتُهٗ: میں (اَذْهَبْتُ) فعل ماضی معروف صیغہ واحد متکلم، اس میں (تَا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل، (هَا) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ راجع بسوئے (زَيْدٌ)، (اَذْهَبْتُ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

قوله: نحو اِشتريتُ العبدَ بالفرسِ: میں (نَحْوُ) مضاف، (اِشْتَرَيْتُ الْعَبْدَ بِالْفَرَسِ) مراد اللّفظ مضاف الیہ، (نَحْوُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُهٗ) مقدر کی، (مِثَالُ) مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع بسوئے بائے مقابلہ، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ اِشْتَرَيْتُ الْعَبْدَ بِالْفَرَسِ: اس میں



(اِشْتَرَیْتُ) فعل ماضی معروف صیغہ واحد متکلم، اس میں (تَا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل، (اَلْعَبْدَ) ذوالحال، (بَا) حرفِ جار، (اَلْفَرَسِ) مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتًا) مقدر کا، (ثَابِتًا) اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے ذوالحال، (ثَابِتًا) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر مفعول بہ، (اِشْتَرَیْتُ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

قوله: نحو باللّٰه لافعلنَّ كذَا: اس میں (نَحْوُ) مضاف، (بِاللّٰهِ لَاَفْعَلَنَّ كَذَا) مراد اللفظ مضاف الیہ، (نَحْوُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُهُ) مقدر کی، (مِثَالُ) مضاف، (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع بسوئے (القَسَم)، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ بِاللّٰهِ لَاَفْعَلَنَّ كَذَا: میں (بَا) حرفِ جار، (اسمِ جلالت) مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (اُقْسِمُ) فعل مقدر کا، (اُقْسِمُ) فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم، اس میں (اَنَا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل، (اُقْسِمُ) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ قسمیہ ہوا، (لَاَفْعَلَنَّ) صیغہ واحد متکلم بحث لام تاکید با نون تاکید ثقیلہ در فعل مستقبل معروف، اس میں (اَنَا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل، (كَذَا) اسمِ کنایہ مفعول بہ، (لَاَفْعَلَنَّ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جوابِ قسم ہوا۔

قوله: نحو ارحَم بزيدٍ: میں (نَحْوُ) مضاف، (اِرْحَمْ بِزَيْدٍ) مراد اللفظ مضاف الیہ، (نَحْوُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُهُ) مقدر کی، (مِثَالُ) مضاف، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع بسوئے بارِ استعطاف، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ ارحَم بزيدٍ: میں (اِرْحَمْ) فعل امر حاضر معروف صیغہ واحد مذکر حاضر، اس میں (اَنْتَ) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل، (تَا) علامت خطاب، (بَا) حرفِ جار، (زَيْدٍ) مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (اِرْحَمْ) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

یہ ترکیب بنا بر مشہور ہے جو حقیقت میں صحیح نہیں، کیونکہ (رَحِمَ) متعدی بنفسہٖ ہے، اور بائے استعطاف مقسم بہ پر آتی ہے، اور زید مقسم بہ نہیں۔ ۱۲

نحو دانی پر صدر العلماء کا علمی محاسبہ

(۸) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:۱۰۱ (وَاللّٰہِ لَاَفْعَلَنَّ کَذَا) کی ترکیب میں (کَذَا) کو جار مجرور قرار دے کر (لَاَفْعَلَنَّ) کا متعلق (ظرفِ لغو) قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے، کیونکہ (کَذَا) اس مقام پر اسم کنایہ ہے جو (لَاَفْعَلَنَّ) فعل متعدی کا مفعول بہ واقع ہے، علاوہ ازیں (کاف) حرفِ تشبیہ ظرفِ لغو نہیں ہوتا، وہ ہمیشہ ظرفِ مستقر ہوا کرتا ہے، ''الفوائد الشافیۃ'' میں ص:۳۴ پر فرمایا: لانّ الکاف مع مجرورہٖ یکون ظرفًا مستقرًّا لَا لغوًا کما فی حاشیہ انوار التنزیل للمولیٰ الشهاب۔۱۲

وَلِلظَّرْفِیَةِ[۱] نَحْوُ زَیْدٌ بِالْبَلَدِ وَلِلزِّیَادَةِ[۲]
نَحْوُ قَوْلِہٖ تَعَالٰی وَلَا تُلْقُوا بِاَیْدِیْکُمْ (1)
اِلَی التَّهْلُكَةِ

[۱] **قولہ: وللظّرفیة**: علامت ظرفیت یہ ہے کہ اس کی جگہ (فِی) کا لانا درست ہو، اور یہ کبھی ظرفِ لغو ہوتی ہے، اور کبھی ظرفِ مستقر، اور کبھی ظرفیت مکانیہ کے واسطے جیسے: (زَیْدٌ بِالْبَلَدِ) اور کبھی ظرفیت زمانیہ کے لئے جیسے: وَنَجَّیْنَاهُمْ بِسَحَرٍ۔

[۲] **قولہ: وَلِلزِّیَادَةِ**: اور بعض نسخوں میں اس کے بجائے (مَزِیدَةً) ہے، دونوں کا مآل ایک ہی ہے، وہ یہ کہ اس کے حذف سے اصل معنی میں کوئی تغیر واقع نہ ہو، لفظاً تغیر ضروری ہے کہ جر باقی نہ رہے گا، یہ (بَا) تاکید، یا درستی وزن کا افادہ کرتی ہے جیسے:

الم یاتیك والانباء تمنّی بمَا لاقت لبون بنی زیاد

(يَاتِي) کا فاعل (مَالاقت) ہے، وزنِ شعر کی درستی کے پیشِ نظر اس پر (بَا) زائد کی گئی ہے، اس (بَا) کی زیادت دو قسم پر ہے:

اوّل: قیاسی، (هَلْ) کے بعد مبتدا کی خبر پر، اور (مَاحجازيّه) اور (لَيْسَ) کی خبر پر۔

دوم: سماعی، (كَفٰى) بمعنی (اكتفٰى) کے فاعل پر جیسے: (كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا) اور (مبتدا پر) جیسے: (بِحَسْبِكَ زَيْدٌ) اور (مفعول به) پر یہ کثیر ہے جیسے: مثالِ مذکور میں، مذکورہ معانی کے علاوہ، اور معانی میں بھی آتی ہے، (تفدية) یعنی (بَا) کے مدخول کو کسی چیز پر فدا کرنا جیسے: (بِاَبِيْ اَنْتَ وَ اُمِّيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰه)، (تبعيض) (بَا) کے مدخول سے بعض مراد ہونا جیسے: (وَامْسَحُوْا بِرُؤُسِكُمْ)، (استعلاء) جیسے:

اربٌ يبول الثعلبان براسه ‏ ‏ ‏ لقد ذل من بالت عليه الثعالب

(تجريد) یعنی مدخول (بَا) سے ایسی چیز کو منتزع کرنا جو اس کے ساتھ کسی وصف میں شریک ہو جیسے: (رَأَيْتُ بِزَيْدٍ اَسَدٌ) بمعنی (مِنْ) جیسے: (مَاغَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْم) بمعنی (اِلٰى) جیسے: (وَقَدْ اَحْسَنَ بِيْ) بوجہ ندرت ان معانی کو 'شیخ' نے ذکر نہیں کیا۔۱۲

(1) بأيْديكُم: اور اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ پڑو۔ (کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن)۔۱۲

ترکیب

قوله: نحو زَيد بالبَلد: میں (نَحْوُ) مضاف، (زَيْدٌ بِالْبَلَدِ) مراد اللفظ مضاف الیہ، (نَحْوُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُهُ) مقدر کی، (مِثَالُ) مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع بسوئے بار ظرفیت، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادهٔ معنیٰ زيد بالبَلد: میں (زَيْدٌ) مبتدا، (بَا) حرفِ جار، (اَلْبَلَدِ) مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا، (ثَابِتٌ) اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے زَیْد، (ثَابِتٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

قوله: نحو قوله تعالٰى ولا تلقوا بِاَيْديكُم الى التَّهلكة: میں

(نَحْوُ) مضاف، (قَوْلِ) بمعنی (مَقُوْل) مضاف الیہ مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل ذوالحال راجع بسوئے اسم جلالت، (تَعَالٰی) فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے ذوالحال، (تَعَالٰی) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر مضاف الیہ، (قَوْلِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف علیہ یا مبدل منہ، (وَلَاتُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ) مراد اللفظ عطف بیان یا بدل الکل، معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے مل کر یا مبدل منہ اپنے بدل الکل سے مل کر مضاف الیہ، (نَحْوُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُهُ) مقدر کی، (مِثَالُ) مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع بسوئے باء زیادۃ، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ وَلَا تُلْقُوا بایدیکم الی التّھلکۃ:

اس میں (و) حرف عطف، (لَاتُلْقُوْا) فعل نہی معروف صیغہ جمع مذکر حاضر، اس میں (و) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل، (بَا) حرفِ جار زائد، (اَيْدِيْ) مضاف، (كُمْ) میں (كَ) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ، (م) علامت جمع، (اَيْدِيْ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ منصوب محلا مجرور تقدیرًا، (اِلٰى) حرفِ جار، (اَلتَّهْلُكَةِ) مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرف لغو، (لَاتُلْقُوْا) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ معطوفہ ہوا۔

فائدہ: حرفِ جار زائد فعل یا شبہ فعل سے متعلق نہیں ہوتا، کیونکہ فعل یا شبہ فعل سے تعلق اس لئے ہوا کرتا ہے کہ یہ اس کے معنی اپنے مدخول تک پہنچاتا ہے، اور حرفِ جار زائد فعل یا شبہ فعل کے معنی اپنے مدخول تک نہیں پہنچاتا، لہٰذا متعلق بھی نہ ہوگا، کذا فی جمع الجوامع و شرحہ ھمع الھوامع۔۱۲

نحودانی پر صدر العلماء کا علمی محاسبہ

(۹) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:۱۱۱ پر (وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ) کی ترکیب میں جو بائے زائدہ کی مثال ہے، (بِاَيْدِيْكُمْ) جار مجرور کو (لَاتُلْقُوْا) فعل سے متعلق قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط، اور بائے زائدہ کے معنی نہ سمجھنے پر مبنی ہے، وجہ یہ کہ حرفِ جر زائد فعل، یا شبہ فعل سے متعلق نہیں ہوا کرتا، اس لئے کہ فعل یا شبہ فعل سے تعلق بایں وجہ ہوتا ہے کہ یہ اس کے معنی اپنے مدخول تک پہنچاتا ہے، اور حرفِ جار زائد پہنچاتا نہیں تو متعلق بھی نہ ہوگا، نحوی مسائل سمجھنے کے لئے شئی لطیف کی ضرورت ہے، اسی واسطے کسی نے

کہا تھا: ''نحویاں را مغز باید چوں شہاں''

تسکین خاطر کے لئے امام سیوطی علیہ الرحمۃ کا ارشاد سن لیجئے جس میں تعلق کو غلط قرار دے رہے ہیں۔ همع الهوامع شرح جمع الجوامع، ص:۱۰۸، جلد: دوم میں فرمایا: ولایتعلق من حروف الجرّ زائدة كالباء ومن فی كفٰی باللّٰه شهيدًا و هل من خالق غير اللّٰه و ذٰلك لانّ معنى التعلق الارتباط المعنوى والاصل انّ افعالاً قصرت عن الوصول الٰى الاسماء فاعينت علٰى ذٰلك بحروف الجر والزّائد انما دخل فى الكلام تقوية و توكيدًا ولم يدخل للربط (الّا اللام المقوية) فانها تتعلق بالعامل المقوى نحو مصدقًا لما معهم و فعّال لما يريد وان كنتم للرويا تعبرون لانّ التحقيق انها ليست زائدة محضة لما تخيل فى العامل من الضعف الذى نزل منزلة القاصر ولا معدية محضة لاطراد صحة اسقاطها فلها منزلة بين منزلتين (وقول الحوفى) فى اعرابه (انّ الباء فى) اليس اللّٰه باحكم الحاكمين متعلق وهم) اى غلط نشاء عن ذهول اهـ۔۱۲

وَ اللَّامِ لِلْاِخْتِصَاصِ[۱] نَحْوُ اَلْجُلّ لِلْفَرَس
وَ لِلزِّيَادَةِ نَحْو رَدِفَ لَكُم[(1)] اَىْ رَدِفَكُم
وَلِلتَّعْلِيْلِ[۲] نَحْو جِئْتُكَ لِاِكْرَامِكَ وَ
لِلْقَسَم[۳] نَحْو لِلّٰهِ لَايُؤَخَّرُ الاَجَل[(2)] وَ
لِلْمُعَاقَبَةِ[۴] نَحْو لَزِمَ الشَّر لِلشَّقَاوَة

۱ **قوله: للاختصاص**: بعض کے نزدیک اس کے معنی ہیں کہ لام کے مدخول کے ساتھ کسی چیز کا مخصوص ہونا، اور تحقیق یہ ہے **کما فی التکملة لمولانا عبدالحکیم السیالکوٹی** کہ اختصاص بمعنی مذکور نہیں، بلکہ بمعنی (ارتباط) ہے یعنی مدخول لام کے ساتھ کسی چیز کا تعلق، یہ تعلق خواہ بصورتِ ملک ہو جب کہ دو ذاتوں کے درمیان واقع ہو، اور ایک دوسری کی مالک ہو جیسے: (**اَلْمَالُ لِزَیْدٍ**) یا بصورت تملیک جیسے: (**جَعَلْتُ لِزَیْدٍ دِیْنَارًا**) یا نسبت جیسے: (**الابن لزیدٍ**) یا استحقاق جب کہ ایک معنی، اور ذات کے درمیان واقع ہو جیسے: (**اَلْحَمْدُ لِلّٰہ**) یا اختصاص جب کہ دو ذاتوں کے درمیان واقع ہو، اور ایک دوسری کی مالک نہ ہو جیسے: (**اَلْجُلُّ لِلْفَرَسِ**)۔

مخفی نہ رہے کہ اختصاص بمعنی ارتباط جس کو مقسم قرار دیا گیا ہے، وہ اس اختصاص سے عام ہے، **حاشیة علی الغاز ابن ھشام** ، ص:۳۰ میں ہے: **ولام الاختصاص ھی الواقعة بین ذاتین احدھما لاتملك كالجلّ للفرس**، اس سے پیشتر اسی میں ہے: **لام الاستحقاق ھی الواقعة بین معنی و ذات اھ**۔

۲ **قوله: وللتعلیل**: یعنی کسی چیز کی علت ذہنی بیان کرنے کے لئے جو علت غائی ہوتی ہے جیسے: (**جِئْتُكَ لِاِکْرَامِكَ**) اس لئے کہ (**اکرام**) علت غائیہ ذہن میں (**مجی**) پر مقدم ہے، اور وجود میں مؤخر، یا کسی چیز کی علت خارجی بیان کرنے کے واسطے جو سبب باعث ہوتی ہے جیسے: (**خَرَجْتُ لِمَخَافَتِكَ**) کہ خوف خروج پر علت باعثہ ہے، اور وجود میں خروج پر مقدم۔

۳ **قوله: وللقسم**: لام قسم کا فعل ہمیشہ محذوف ہوتا ہے، اور یہ (**لام**) اسمِ جلالت کے ساتھ مخصوص ہے، اور اس کا جواب امر عظیم ہوتا ہے جو مستحق تعجب ہو جیسے: مثالِ مذکور فی الکتاب، اور قسم سوال میں مستعمل نہیں ہوتا، ان تمام باتوں کے پیش نظر یہ نہیں کہہ سکتے: (**اُقْسِمُ لِلّٰہ**) یا (**لِرَبِّ الکعبة**) یا (**لِلّٰہ لَقَدْ طَارَ الذُّبَاب**)۔

۴ **قوله: ولِلمعَاقبة**: اس کے لغوی معنی ہیں کسی کے پیچھے آنا، یہاں پر مراد یہ ہے کہ لام اس پر دلالت کرتا ہے کہ اس کے مجرور کا حصول جو مطلوب نہیں فعل مذکور کے بعد ہوا، پس مثالِ مذکور کے معنی یہ ہوئے کہ فلاں نے شر یعنی بدعملی، اور بدوں کی صحبت کا التزام کیا تو اس التزام کے بعد بدنصیبی حاصل ہوئی جو



مطلوب نہیں، اوراس لام کا نام **لامِ صیرورت**، اور **لام مآل**، اور **لام تعقیب** بھی ہے، قولِ شاعر:

فللموت تغذ والوالدات سخالها   **کما لخراب الدور تبنی المساکن**

میں یہی لَام ہے، **لامِ تعلیل** نہیں کہ موت اور ویرانی، پرورش، اور تعمیر کے بعد حاصل ہوتی ہیں، اور مطلوب نہیں، مذکورہ معانی کے علاوہ میں بھی آتا ہے بمعنی (عَلٰی) جیسے: (**وَتَلَّهُ لِلجَبِیْنِ) ای عَلٰی الْجَبِیْنِ**، اور کبھی بمعنی (اِلٰی) جیسے: **اِنَّ رَبَّكَ اوحیٰ لَها ایْ اِلَیْهَا**، کبھی بمعنی (فی) جیسے: **قَدَّمْتُ لَحیاتِی ای فِی حَیَاتِی**، کبھی بمعنی (بَعْد) جیسے: **صُومُوا لِرُؤْیَتِهٖ ای بَعْدَرُؤْیَتِهٖ**، کبھی بمعنی (عِنْد) جیسے: **کَتَبتُهُ لخمس خلون ای عند خمس خلون**، کبھی بمعنی (مِنْ) جیسے: **سمعتُ لهٗ صراخًا ای منه**، برائے (تعجب) جو قسم سے مجرور ہو جیسے: **یاللماء**، کبھی بمعنی (تبلیغ) جو اسم سامع پر داخل ہو جیسے: (**قلت لكَ**) برائے (نفع) جیسے: **لَهَا مَاکَسَبَتْ**، برائے (استغاثة) جیسے: **یَاللّٰہِ للمؤمنین**، برائے (تہدید) جیسے: (**یَا لزیدٍ لَاَقْتُلَنَّكَ**) کبھی بمعنی (وقت) جیسے: **المستحاضة تَتَوَضَّألکلّ صلوٰةٍ**، کبھی بمعنی (عن) بعد قول جیسے: (**قَالَ الَّذِیْنَ کَفَرُوا لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوا**) برائے (تقویت) عمل فعل یاشبہ فعل جیسے: (**اِنْ کُنْتُم لِلرُّؤیَا تَعْبُرُوْنَ**) اور (**اِنَّ رَبَّكَ فعَّالٌ لِمَا یُرِیْد**)، برائے تبیین یہ تین قسم پر ہے:

اوّل: وہ جو بروقت التباس اپنے مدخول کی مفعولیت بیان کرے، یہ اس وقت ہوتا ہے جب کہ ایسے فعل تعجب یا اسمِ تفضیل کے بعد واقع ہو جو حُب یا بُغض کے معنی کا افادہ کرتے ہوں جیسے: (**مَا اَحَبَّنِی لِزَیْدٍ**) اس لام نے بتایا کہ اس کا مدخول (حُبّ) کا مفعول ہے تو یائے متکلم فاعل ہوئی، اب معنی یہ ہوئے کہ زید مجھ کو کیسا محبوب ہے، پس متکلم محبّ ہوا، اور زید محبوب، (**زَیْدٌ اَحَبَّ لِیْ**) اس لام نے بتایا کہ متکلم محبوب ہے تو زید محبّ ہوا، اور معنی یہ ہوئے کہ زید کے نزدیک میں محبوب تر ہوں، یہ لام فعل، یا شبہ فعل مذکور کا ظرفِ لغو ہوتا ہے۔

دوم: وہ جو اپنے مدخول کی فاعلیت کو بیان کرے، جو مفعولیت کے ساتھ ملتبس نہ ہو جیسے: **تبًّا لِزَیْدٍ**، (**تبًّا**) فعل محذوف (**تَبّ**) کا مفعولِ مطلق ہے، اور اس کی ضمیر فاعل راجع بسوئے غائب ہے جس کا بیان لام نے اپنے مدخول سے کیا، چونکہ (تَبّ) فعل لازم ہے، اس لئے مدخول لام میں مفعولیت کا احتمال نہیں، (**لزیدٍ**) ظرفِ مستقر ہو کر (اِرَادَتِی) مبتدا محذوف کی خبر ہے، **نظر بر آں** (**تبًّا لزیدٍ**) دو جملے ہوئے، اوّل: فعلیہ، دوم: اسمیہ۔

سوم: وہ جو اپنے مدخول کی مفعولیت کو بیان کرے جس کا فاعلیت کے ساتھ التباس نہ ہو جیسے: (سَقْیًا لِزَیْدٍ)، یہ (سَقَیْتُ) فعل محذوف کا مفعولِ مطلق ہے، اور چونکہ یہ فعل متعدی ہے، اس لئے مدخولِ لام میں فاعلیت کا احتمال نہیں، سابق کی طرح یہ بھی دو جملوں پر مشتمل ہے، اوّل: فعلیہ، دوم: اسمیہ، **والتفصیل فی المغنی**۔۱۲

(1) اور اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ پڑو۔ (کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن)

(2) **لکم**: میں لام زائد ہے، کیونکہ (رَدِفَ) متعدی بنفسہٖ ہے۔

(3) **الاجل**: یعنی وہ مدت جو اللہ تعالیٰ نے اعمار کے واسطے مقرر فرمادی ہے، وہ جب آتی ہے تو مؤخر نہیں ہوتی۔۱۲

ترکیب

قولہ: واللّام للاختصاص: میں (و) حرفِ عطف، (اَللَّامُ) مبتدا، (ل) حرفِ جار، (اَلْاِخْتِصَاصِ) مجرور، جار مجرور مل کر معطوف علیہ،

وَلِلزِّیَادَۃِ: میں (و) حرفِ عطف، (ل) حرفِ جار، (اَلزِّیَادَۃِ) مجرور، جار مجرور مل کر معطوف،

وَلِلتَّعْلِیْلِ: میں (و) حرفِ عطف، (ل) حرفِ جار، (اَلتَّعْلِیْلِ) مجرور، جار مجرور مل کر معطوف،

وَلِلْقَسَمِ: میں (و) حرفِ عطف، (ل) حرفِ جار، (اَلْقَسَمِ) مجرور، جار مجرور مل کر معطوف،

وَلِلْمُعَاقَبَۃِ: میں (و) حرفِ عطف، (ل) حرفِ جار، (اَلْمُعَاقَبَۃِ) مجرور، جار مجرور مل کر معطوف،

(لِلْاِخْتِصَاصِ) معطوف علیہ اپنے تمام معطوفات سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتَۃٌ) مقدر کا، (ثَابِتَۃٌ) اسمِ فاعل صیغہ واحد مؤنث، اس میں (ھِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے اَللَّام، (ثَابِتَۃٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قولہ: نحو الجلُّ لِلفرسِ: (نَحْوُ) مضاف، (اَلْجُلُّ لِلْفَرَسِ) مراد اللفظ مضاف الیہ، (نَحْوُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُہٗ) مقدر کی، (مِثَالُ) مضاف، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع بسوئے لامِ اختصاص، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ الجلُّ للفرس: میں (اَلْجُلُّ) مبتدا، (ل) حرفِ

جار، (اَلْفَرَسِ) مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا، (ثَابِتٌ) اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے اَلرَّجُلُ، (ثَابِتٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

قوله: نحو رَدِفَ لکم ای ردفکم: اس میں (نَحْوُ) مضاف، (رَدِفَ لَکُمْ) مراد اللّفظ معطوف علیہ یا مبدل منہ، (اَیْ) حرفِ تفسیر، (رَدِفَکُمْ) مراد اللّفظ عطف بیان یا بدل الکل، معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے مل کر یا مبدل منہ اپنے بدل الکل سے مل کر مضاف الیہ، (نَحْوُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُهُ) مقدر کی، (مِثَالُ) مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع بسوئے لامِ زیادۃ، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ ردف لکم: میں (رَدِفَ) فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب، لفظ (بَعْضُ) فاعل جو آیت کریمہ میں آئندہ آ رہا ہے، (ل) حرفِ جار زائد، (کُمْ) میں (کاف) ضمیر مجرور متصل مجرور باعتبار محل قریب اور منصوب باعتبار محل بعید مفعول بہ، (م) علامت جمع، (رَدِفَ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا، اور (رَدِفَکُمْ) میں (رَدِفَ) فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب، لفظ (بَعْضُ) فاعل جو آیت میں آئندہ آ رہا ہے، (کُمْ) میں (کاف) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ، (م) علامت جمع، (رَدِفَ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

قوله: نحو جئتك لاکرامك: میں (نَحْوُ) مضاف، (جِئْتُكَ لِاِکْرَامِكَ) مراد اللّفظ مضاف الیہ، (نَحْوُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُهُ) مقدر کی، (مِثَالُ) مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع بسوئے لامِ تعلیل، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ جئتك لاکرامك: میں (جِئْتُ) فعل ماضی معروف صیغہ واحد متکلم، اس میں (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل، (کاف) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ، (ل) حرفِ جار، (اِکْرَامِ) مضاف، (كَ) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ، (اِکْرَامِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (جِئْتُ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

قولہ: نحو للّٰہ لایؤخّر الاجل: میں (نَحْوُ) مضاف، (لِلّٰہِ لَایُؤَخَّرُالْاَجَلُ) مراداللفظ مضاف الیہ، (نَحْوُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُہٗ) مقدر کی، (مِثَالُ) مضاف، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع بسوئے لامِ قسم، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ للّٰہ لایؤخّر الاجل: میں (ل) حرفِ جار، (اسمِ جلالت) مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (اَقْسَمُ) فعل مقدر کا، (اَقْسَمُ) فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم، اس میں (اَنَا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل، (اَقْسَمُ) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ قسمیہ ہوا۔ (لَایُؤَخَّرُ) نفی فعل مضارع مجہول صیغہ واحد مذکر غائب، (اَلْاَجَلُ) نائب فاعل، (لَایُؤَخَّرُ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جوابِ قسم ہوا۔

قولہ: نحو لزم الشّرّ للشقاوۃ: میں (نَحْوُ) مضاف، (لَزِمَ الشَّرَّ لِلشَّقَاوَۃِ) مراداللفظ مضاف الیہ، (نَحْوُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُہٗ) مقدر کی، (مِثَالُ) مضاف، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع بسوئے لامِ معاقبت، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ لزم الشّرّ للشقاوۃ: میں (لَزِمَ) فعلِ ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلًا راجع بسوئے غائب، (اَلشَّرَّ) مفعول بہ، (ل) حرفِ جار، (اَلشَّقَاوَۃِ) مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (لَزِمَ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔۱۲

دیوبندی نحودانی پر صدر العلماء کا علمی محاسبہ

(۱۰) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:۱۱ ذات شریف نے سابقہ کی طرح یہاں پر بھی تضلیل فرمائی کہ (رَدِفَ لَکُمْ) کی ترکیب میں جو کہ لام زائدہ کی مثال ہے، (لکم) کو (رَدِفَ) کے متعلق فرمایا، اور مزید برآں یہ کہ (رَدِفَ) کا فاعل (ھو) ضمیر مستتر بیان فرمایا، حالانکہ وہ لفظ (بَعْضُ) ہے جو قرآن کریم میں مذکور ہے، سورۂ نمل



شریف میں پوری آیت یوں ہے: (قُلْ عَسٰی اَنْ یَّکُوْنَ رَدِفَ لَکُمْ بَعْضُ الَّذِیْ تَسْتَعْجِلُوْنَ) یہ آیت کریمہ اور سابقہ یعنی وَلَا تُلْقُوا بِاَیْدِیْکُمْ الخ، دونوں کی ترکیب میں مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم نے ہر دو حروفِ جار زائد کو ظرفِ لغو قرار دیا ہے، جو قابل تقلید نہیں۔۱۲

وَ مِنْ وَ هِیَ لِابْتِدَاءِ الْغَایَةِ(1) نَحْوُ سِرْتُ مِنَ الْبَصْرَةِ اِلَی الْکُوْفَةِ وَ لِلتَّبْعِیْضِ(۲) نَحْوُ اَخَذْتُ مِنَ الدَّرَاهِمِ اَیْ بَعْضَ الدَّرَاهِمِ

۱ **قوله: وهی لابتداء الغایة:** غایت درحقیقت بمعنی (نهایة) ہے، اور یہاں پر مجازًا اس سے (مسافة) مراد ہے تو معنی یہ ہوئے کہ (مِنْ) دلالت کرتا ہے کہ مسافت کی ابتدا میرے مدخول سے ہوئی، اکثر مسافت مکانی کی ابتدا پر دلالت کرتا ہے جیسے: مثالِ مذکور، اور کبھی مسافت زمانی کی ابتدا پر جیسے: (مُطِرْنَا مِنْ یَوْمِ الْجُمُعَةِ اِلَی الْجُمُعَةِ) بصریوں کے نزدیک یہ جائز نہیں، اس (مِنْ) کی علامت یہ ہے کہ اس کے مقابلے میں (اِلٰی) کا یا جو اس کے معنی کا افادہ کرے اس کا لانا درست ہو، جیسے: اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ کہ (بَا) صلہ اعوذ ہو کر (معنی الٰی) کا افادہ کرتی ہے، کیوں کہ (اَعُوْذُ بِاللّٰهِ) کے معنی ہیں التجی اِلَی اللّٰهِ۔

۲ **قوله: وللتبعیض:** یعنی اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ کوئی چیز مدخول کا بعض ہے، وہ چیز مذکور ہو جیسے: (اَخَذْتُ شَیْئًا مِنَ الدَّرَاهِمِ) یا مقدر جیسے: (اَخَذْتُ مِنَ الدَّرَاهِمِ) کہ اس صورت میں مفعول بہ صریح (شیئًا) مقدر ہے، اس کی علامت یہ ہے کہ اس کی جگہ لفظ (بعض) کے رکھنے سے معنی درست رہیں، چنانچہ شارح علیہ الرحمۃ نے اپنے قول (ای بعض الدّراهم) سے اس جانب اشارہ فرمایا ہے، مبرد اور عبد القاہر اور زمخشری اس (مِنْ) کو ابتدائیہ قرار دیتے ہیں کہ مثالِ مذکور میں (دَراهم) مبدأ اخذ ہے۔۱۲

(1) مِنْ: اصل میں مبنی بر سکون ہے، مگر جب اس کے بعد الف لام واقع ہوتو الف کی حرکت فتح اس کو دے دیتے ہیں تو مفتوح ہو جا تا ہے، جیسے یہاں پر، اور اگر اس کے بعد الف لام کے علاوہ کوئی، اور ساکن ہوتو مکسور ہوتا ہے جیسے: (مِنِ ابنِكَ) مگر:

مِنَ اجلك يا الّتي تيمّت قلبي　　　وانت بخيلة بالوصل عنّي

مِن کہ کثیر الاستعمال میں (توالیٰ) کسرتین سے احتراز کی وجہ سے فتح دے دیا گیا ہے۔۱۲

ترکیب

قوله: وَمِنْ و هيَ لابتدَاء الغَاية: میں (و) حرفِ عطف، (مِنْ) مراد اللّفظ مبتدائے اوّل، (و) زائدہ، (هِيَ) ضمیر مرفوع منفصل مبتدائے ثانی راجع بسوئے (مِنْ)، (ل) حرفِ جار، (اِبْتِدَاءِ) مضاف، (اَلْغَايَةِ) مضاف الیہ، (اِبْتَدَاءِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر معطوف علیہ،

وَلِلتبعيْضِ: میں (و) حرفِ عطف، (ل) حرفِ جار، (اَلتَّبْعِيْضِ) مجرور، جار مجرور مل کر معطوف،

وَلِلتَّبيِيْنِ: میں (و) حرفِ عطف، (ل) حرفِ جار، (اَلتَّبْيِيْنِ) مجرور، جار مجرور مل کر معطوف،

وَلِلزِّيَادَةِ: میں (و) حرفِ عطف، (ل) حرفِ جار، (اَلزِّيَادَةِ) مجرور، جار مجرور مل کر معطوف،

(لِاِبْتِدَاءِ) معطوف علیہا اپنے تمام معطوفات سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتَةٌ) مقدر کا، (ثَابِتَةٌ) اسمِ فاعل صیغہ واحد مؤنث، اس میں (هِيَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے مبتدا، (ثَابِتَةٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، (هِيَ) مبتدائے ثانی اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر خبر، (مِنْ) مبتدائے اوّل اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قوله: نحو سرت من البصرة الى الكوفة: میں (نَحْوُ) مضاف، (سِرْتُ مِنَ الْبَصْرَةِ اِلَى الْكُوفَةِ) مراد اللّفظ مضاف الیہ، (نَحْوُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُهُ) مقدر کی، (مِثَالُ) مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع بسوئے (مِنْ) برائے ابتدائے مسافت، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ سرت من البصرة الى الكوفة:

میں (سِرْتُ) فعل ماضی معروف صیغہ واحد متکلم، اس میں (تَـا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل، (مِنْ) حرفِ جار، (اَلْبَصَرَةِ) مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو اوّل، (اِلٰی) حرفِ جار، (اَلْکُوْفَةِ) مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو ثانی، (سِرْتُ) فعل اپنے فاعل اور دونوں ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

قوله: نحو اخذت من الدّراهم ای بعض الدّراهم: میں (نَحْوُ) مضاف، (اَخَذْتُ مِنَ الدَّرَاهِمِ) مراد اللفظ معطوف علیہ یا مبدل منہ، (اَیْ) حرفِ تفسیر، (بَعْضَ الدَّرَاهِمِ) بتقدیر (اَخَذْتُ) مراد اللفظ عطف بیان یا بدل الکل، معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے مل کر یا مبدل منہ اپنے بدل الکل سے مل کر مضاف الیہ، (نَحْوُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُهٗ) مقدر کی، (مِثَالُ) مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع بسوئے (مِنْ) برائے تبعیض، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ اخذت من الدّراهم: میں (اَخَذْتُ) فعل ماضی معروف صیغہ واحد متکلم، اس میں (تَا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل، (مِنْ) حرفِ جار، (اَلدَّرَاهِمِ) مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتًا) مقدر کا، (ثَابِتًا) اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے موصوف مقدر (شَيْئًا)، (ثَابِتًا) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت، (شَيْئًا) موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر مفعول بہ، (اَخَذْتُ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا، اور

بعض الدّراهم: میں (بَعْضَ) مضاف، (اَلدَّرَاهِمِ) مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ ہوا فعل مقدر (اَخَذْتُ) کا، (اَخَذْتُ) فعل ماضی معروف صیغہ واحد متکلم، اس میں (تَـا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل، (اَخَذْتُ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔۱۲

نحو دانی پر صدر العلماء کا علمی محاسبہ

(۱۱) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:۱۲۰ پر (مِنْ وَهِيَ لِابْتِدَاءِ الْغَايَةِ) کی ترکیب میں (مِنْ) کو معطوف علیہ، اور (و) کو حرفِ عطف، اور (هِيَ) کو معطوف قرار دیا ہے۔

اقول: اس (واو) کو حرفِ عطف قرار دینا دیوبندی بدعت ہے جو شریعت نحو میں سیئہ ہے، کیونکہ صحت عطف کے لئے واجب ہے کہ معطوف کی اقامت معطوف علیہ کی جگہ صحیح ہو، اور یہاں پر (ھِیَ) کو (مِنْ) کی جگہ رکھنا صحیح نہیں، ورنہ اضمار قبل الذکر لازم آئے گا جو باطل ہے قولِ کافیہ: **والمعطوف فی حکم المعطوف علیه الخ** کی شرح کرتے ہوئے شارح 'رضی' نے فرمایا: **فالمقصود انّ المعطوف یجب ان یکون بحیث لو حذف المعطوف علیه جاز قیامه مقامه،** (ترتیب 'ابوسعیدی') بلکہ (مِنْ) مبتدائے اوّل ہے، اور (ھِیَ) مبتدائے ثانی جو اپنی خبر (**لابتداء الغایة**) سے مل کر مبتدائے اوّل کی خبر ہے، اور یہ (و) زائدہ ہے، عاطفہ نہیں، جیسے کہ ان ذات شریف نے لکھ مارا، چنانچہ مولوی 'الٰہی بخش' صاحب مرحوم نے بھی (مِنْ) کو مبتدائے اوّل قرار دینے کی صورت میں اس کو زائد تحریر فرمایا ہے۔

(۱۲) ﴿ایضاح العوامل﴾ اسی صفحہ پر (**اَخَذْتُ مِنَ الدَّرَاهِمِ اَیْ بَعْضَ الدَّرَاهِمِ**) کی ترکیب میں (**اَخَذْتُ مِنَ الدَّرَاهِمِ**) جملہ کو مفسَّر اور (**بَعْضَ الدَّرَاهِمِ**) مفرد کو مفسِّر قرار دیا ہے۔

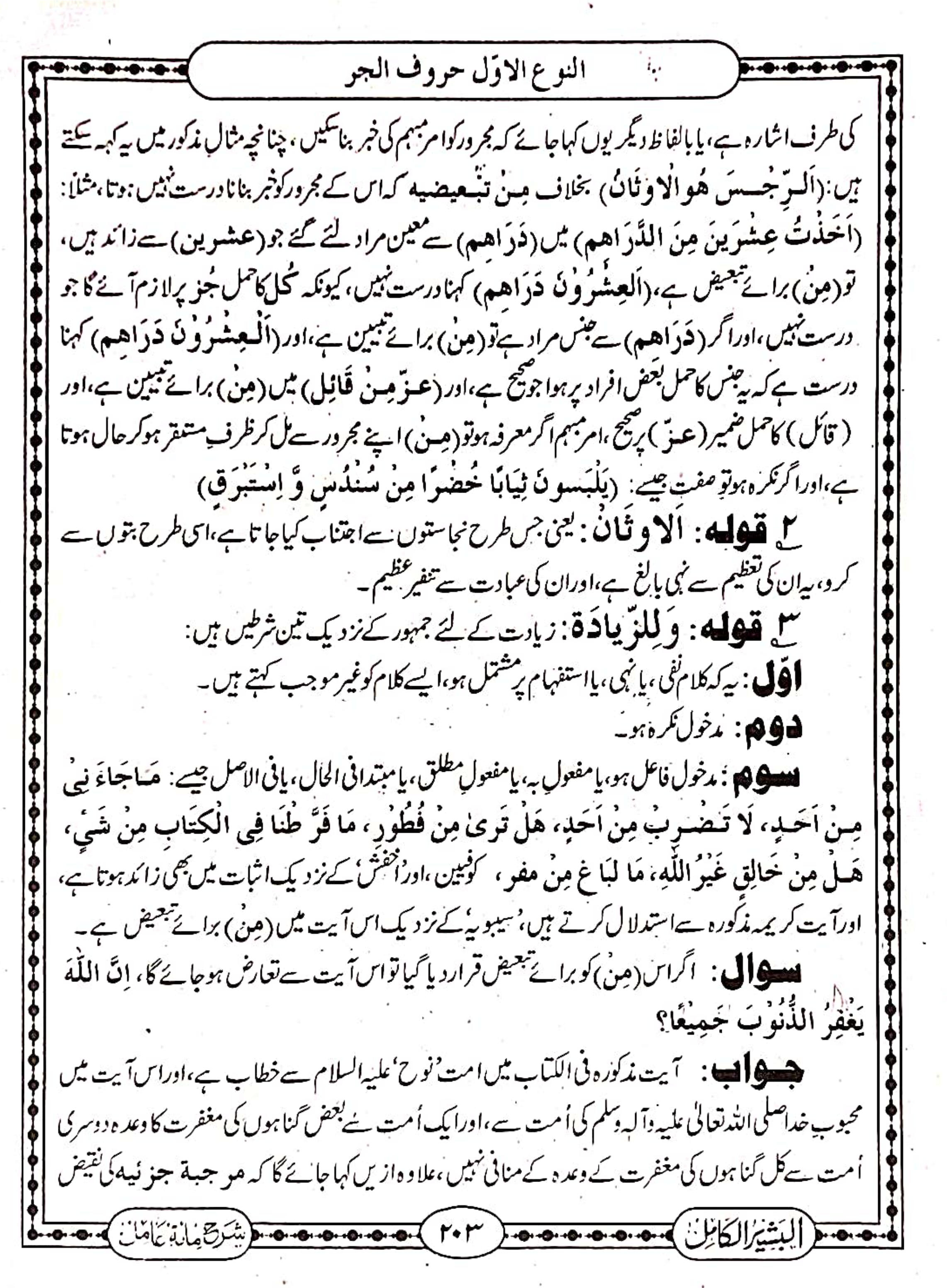
اقول: سیئہ ہے، کیونکہ (اَیْ) حرفِ تفسیر جملہ کی جملہ کے ساتھ، اور مفرد کی مفرد کے ساتھ تفسیر کے لئے آتا ہے، نہ مفرد کے ساتھ جملہ کی تفسیر کے لئے، بلکہ یہ بھی درست نہیں کہ (**مِنَ الدَّرَاهِمِ**) کو مفسَّر اور (**بَعْضَ الدَّرَاهِمِ**) کو مفسِّر قرار دیا جائے جیسا کہ مولوی 'الٰہی بخش' صاحب مرحوم نے اختیار فرمایا ہے، کیونکہ بر تقدیر تفسیر المفرد بالمفرد (ای) کے ماقبل کے لئے اس کا مابعد عطف بیان یا بدل ہوتا ہے، چنانچہ "**همع الهوامع**" جلد: ثانی، ص: ۱۷۱ میں ہے: **(ای) بالفتح والسکون حرف (للتفسیر بمفرد) نحو عندی مسجد ای ذهب وغضنفر ای اسد فتالیها عطف (بیان) علی ماقبلها (او بدل) منه اهـ**، اور عطف بیان وبدل کا اپنے معطوف علیہ، اور مبدل منہ کے ساتھ اعراب میں اتحاد ضروری ہے، خواہ لفظی اعراب میں، یا تقدیری میں، یا محلی میں، دونوں کا اعراب ایک ہی قسم کا ہو، یا مختلف، یہاں پر اگر صرف جار کو **مفسَّر** قرار دیا جائے تو اس کے لئے سرے سے اعراب ہی نہیں ہوتا، پھر اعراب میں اتحاد کیسے ہوگا؟ اور جار مجرور کے مجموعہ کے لئے اعراب ہوتا ہے، مگر **مسامحةً**، اور وہ بھی جب کہ عامل محذوف کے قائم مقام ہوں، اور یہاں پر (**اَخَذْتُ**) عامل مذکور ہے تو (**مِنَ الدَّرَاهِمِ**) مجموعہ کے لئے بھی اعراب نہ ہوا، پس (**مِنَ الدَّرَاهِمِ**) مجموعہ کو بھی **مفسَّر** قرار دینا درست نہیں، غرضکہ کسی طرح چول ٹھیک نہیں بیٹھتی، بفضلہٖ تعالیٰ صحیح ترکیب وہی ہے، جس کو ہم نے بیان کیا ہے،



اس کے پیش نظر (ای) یہاں پر تفسیر الجملة بالحملة کے لئے ہے، حاشية الصّبان على الاشمونی، جلد: ثانی، ص:۱۷۸ میں ہے: والتحقيق ان ذلك المتعلق انّما يعمل فى المجرور وانّه الذى فى محلّ نصب بالمتعلق بمعنىٰ انه يقتضى نصبه لوكان متعديًا اليه بنفسه فتعلق المجرور به تعلق عمل و امّا الجار فلاعمل للمتعلق فيه و نسبه التعلق اليه مسامحة او مرادهم تعلق الايصال لان الحرف يوصل معانى الافعال الى الاسماء فعلم ان المحل للمجرور فقط هٰذا اذالم يقعا عوضًا عن العامل المحذوف و الّا حكم علىٰ مجموعهما باعراب العامل رفعًا نحو زيد فى الدّار او نصبًا نحو خرج زيد بثيابه اوجرًا نحو مررت برجل من الكرام افاده الدّما مينى وغيره، اور مجموعہ جار مجرور کے لئے بیان کردہ اعراب کا حکم مسامحةً ہوتا ہے جس کو اسی جلد کے ص:۱۷۳ میں بایں الفاظ بیان فرما چکے ہیں: وقد علم من هٰذا التحقيق ان جعلهم مذومنذ خبرين على التسامح الشائع فى اعراب نحو زيد فى الدّار بقولهم زيد متبدأ و فى الدّار خبر وان الخبر فى الحقيقة متعلق مذومنذ على الرّاجح اهـ ۱۲

وَ لِلتَّبْيِيْنِ[1] نَحْو قَوْلِهٖ تَعَالٰى فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ اَىِ الرِّجْسَ الَّذِى هُوَ الْاَوْثَانُ[2] وَ لِلزِّيَادَةِ[3] نَحْو قَوْلِهٖ تَعَالٰى يَغْفِرْ لَكُمْ مِنْ ذُنُوْبِكُمْ

[1] **قوله: وَلِلتَّبْيِيْن:** یعنی امر مبہم سے مراد ظاہر کرنے کے لئے آتا ہے، اس کی علامت یہ ہے کہ اسمِ موصول کا اس کی جگہ رکھنا درست ہو، چنانچہ شارح کے قول: (اى الرجس الّذى الخ) میں اس



کی طرف اشارہ ہے، یا بالفاظ دیگر یوں کہا جائے کہ مجرور کو امر مبہم کی خبر بنا سکیں، چنانچہ مثال مذکور میں یہ کہہ سکتے ہیں: (اَلرِّجْسَ هُوَ الْاَوْثَانُ) بخلاف مِنْ تبعیضیہ کہ اس کے مجرور کو خبر بنانا درست نہیں ہوتا، مثلاً: (اَخَذْتُ عِشْرِيْنَ مِنَ الدَّرَاهِم) میں (دَرَاهِم) سے معین مراد لئے گئے جو (عشرین) سے زائد ہیں، تو (مِنْ) برائے تبعیض ہے، (اَلْعِشْرُوْنَ دَرَاهِم) کہنا درست نہیں، کیونکہ کُل کا حمل جُز پر لازم آئے گا جو درست نہیں، اور اگر (دَرَاهِم) سے جنس مراد ہے تو (مِنْ) برائے تبیین ہے، اور (اَلْعِشْرُوْنَ دَرَاهِم) کہنا درست ہے کہ یہ جنس کا حمل بعض افراد پر ہوا جو صحیح ہے، اور (عَزَّ مِنْ قَائِل) میں (مِنْ) برائے تبیین ہے، اور (قائل) کا حمل ضمیر (عزّ) پر صحیح، امر مبہم اگر معرفہ ہو تو (مِنْ) اپنے مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہو کر حال ہوتا ہے، اور اگر نکرہ ہو تو صفت جیسے: (يَلْبَسُوْنَ ثِيَابًا خُضْرًا مِنْ سُنْدُسٍ وَّ اِسْتَبْرَقٍ)

۲ **قوله: اَلْاَوْثَانُ**: یعنی جس طرح نجاستوں سے اجتناب کیا جاتا ہے، اسی طرح بتوں سے کرو، یہ ان کی تعظیم سے نہی بالغ ہے، اور ان کی عبادت سے تنفیر عظیم۔

۳ **قوله: وَلِلزِّيَادَةِ**: زیادت کے لئے جمہور کے نزدیک تین شرطیں ہیں:

اوّل: یہ کہ کلام نفی، یا نہی، یا استفہام پر مشتمل ہو، ایسے کلام کو غیر موجب کہتے ہیں۔

دوم: مدخول نکرہ ہو۔

سوم: مدخول فاعل ہو، یا مفعول بہ، یا مفعولِ مطلق، یا مبتدا فی الحال، یا فی الاصل جیسے: مَا جَاءَ نِيْ مِنْ اَحَدٍ، لَا تَضْرِبْ مِنْ اَحَدٍ، هَلْ تَرٰى مِنْ فُطُوْرٍ، مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتَابِ مِنْ شَيْءٍ، هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللّٰهِ، مَا لَبَاغٍ مِنْ مفرٍ، کوفیین، اور 'اخفش' کے نزدیک اثبات میں بھی زائد ہوتا ہے، اور آیت کریمہ مذکورہ سے استدلال کرتے ہیں، 'سیبویہ' کے نزدیک اس آیت میں (مِنْ) برائے تبعیض ہے۔

سوال: اگر اس (مِنْ) کو برائے تبعیض قرار دیا گیا تو اس آیت سے تعارض ہو جائے گا، اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا؟

جواب: آیت مذکورہ فی الکتاب میں امت 'نوح' علیہ السلام سے خطاب ہے، اور اس آیت میں محبوبِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت سے، اور ایک اُمت سے بعض گناہوں کی مغفرت کا وعدہ دوسری اُمت سے کل گناہوں کی مغفرت کے وعدہ کے منافی نہیں، علاوہ ازیں کہا جائے گا کہ مرجبة جزئیہ کی نقیض

سالبہ کلیہ ہے، نہ موجبہ کلیہ، ''رضی'' وغیرہ۔

۴ **قوله: وللزّيادة:** مذکورہ معانی کے سوا، اور معانی میں بھی مستعمل ہوتا ہے، برائے تعلیل جیسے: مِمَّا خَطِيْئَاتِهِمْ أُغْرِقُوْا، برائے بدل جیسے: اَرَضِيتُمْ بِالْحَيَاةِ الدُّنْيَا مِنَ الْاٰخِرَةِ، برائے مجاوزت جیسے: يَا وَيْلَنَا قَدْ كُنَّا فِي غَفْلَةٍ مِنْ هٰذَا اَیْ مجاوزًا عَنْ هٰذا، برائے استعانت جیسے: يَنْظُرُوْنَ مِنْ طَرْفٍ خَفِيٍّ اَیْ بطرفٍ خفِيٍّ، برائے ظرفیت جیسے: اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ اَیْ فِیْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ، بمعنی عِنْدَ، جیسے: لَنْ تُغْنِیَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَلَا اَوْلَادُهُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا اَیْ عِنْدَ اللّٰهِ، برائے استعلا، جیسے: (وَنَصَرْنَاهُ مِنَ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا) برائے نسبت جیسے: اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰی اَیْ اَنْتَ بِالنِّسْبَةِ اِلَیَّ كَهَارُوْنَ بِالنِّسْبَةِ اِلٰی مُوْسٰی، برائے انتہائے غایت جیسے: قربت منه ای اليه، برائے فصل جیسے: وَاللّٰهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ، یہ ہمیشہ دو متضاد چیزوں پر داخل ہوتا ہے، برائے تجرید یعنی مدخول سے ایسی چیز کو منتزع کرنا جو مدخول کے ساتھ کسی وصف میں مشترک ہو جیسے: (لَقِيْتُ مِنْ زَيْدٍ اَسَدًا) شارح رضیؒ نے کہا یہ (مِنْ) برائے سببیت ہے، مگر بتقدیر مضاف یعنی (لَقِيْتُ مِنْ لِقَاءِ زَيْدٍ اَسَدًا) ای حصل من لقائه لقاء اَسَدٍ، اَسَدْ کے ساتھ تشبیہ مقصود ہے، برائے قسم سیبویہؒ کے نزدیک مِنْ بکسر میم، اور سکونِ نون، اور (مُنْ) بضم میم وسکونِ نون، اور (مُنْ) بضم میم وسکونِ نون، دونوں قسم کے واسطے آتے ہیں، مگر لفظ (رَبْ) کے ساتھ مخصوص ہے، اور کبھی اسم جلالت کے ساتھ بھی آتا ہے جیسے: (مِنْ رَبِّیْ لَاَفْعَلَنَّ كَذَا) اور عرب کے مشہور مقولے: (اَلنَّارُ فِی الشِّتَاءِ خَيْرٌ مِنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ) میں اسی معنی پر محمول ہے، بعض نے کہا (مِنْ) قسمیہ (یمین) کا مخفف ہے، اور (مُنْ) قسميه (اَيْمُنْ) کا، اور بمعنی (رَبْ) جب کہ لفظ (مَا) کے ساتھ ہو جیسے:

وانّا لمِمّا نضرب الكبش ضربة　　　على راسه تلقى اللسان من الفمِ

اس معنی کی مزید تفصیل ''بشیر القاری'' میں ہے، (زَيْدٌ اَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو) میں مفضل علیہ پر (مِنْ) مبردؒ کے نزدیک برائے ابتدائے غایت ہے، اور سیبویہؒ کے نزدیک ابتدائے غایت کے ساتھ تبعیض کا بھی افادہ کرتا ہے، مگر تبعیض کے گذشتہ معنی مراد نہیں، بلکہ مراد یہ ہے کہ مفضل علیہ بعض ہے، عام نہیں، اور ابن مالکؒ کے نزدیک برائے مجاوزت ہے۔ ۱۲

ترکیب

قوله: نحو قوله تعالیٰ فاجتنبوا الرّجس من الاوثان ای الرّجس الّذیٖ هو الاوثان: میں (نَحْوُ) مضاف، (قَوْلِ) بمعنی (مَقُوْل) مضاف الیہ مضاف، (ہَا) ضمیر مجرور متصل ذوالحال، (تَعَالیٰ) فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے ذوالحال، (تَعَالیٰ) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر مضاف الیہ، (قَوْلِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف علیہ یا مبدل منہ، (فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ) مراد اللّفظ معطوف علیہ یا مبدل منہ، (اَیْ) حرفِ تفسیر، (اَلرِّجْسَ الَّذِیْ ھُوَ الْاَوْثَانُ) مراد اللّفظ عطف بیان یا بدل الکل، معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے مل کر یا مبدل منہ اپنے بدل الکل سے مل کر عطف بیان یا بدل الکل، معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے مل کر یا مبدل منہ اپنے بدل الکل سے مل کر مضاف الیہ، (نَحْوُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مبتدا محذوف (مِثَالُہٗ) کی، (مِثَالُ) مضاف، (ہَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع بسوئے (مِنْ) برائے تبیین، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ: میں (فَا) برائے سببیت، (اِجْتَنِبُوْا) فعل امر حاضر معروف صیغہ جمع مذکر حاضر، اس میں (واو) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل، (اَلرِّجْسَ) ذوالحال، (مِنْ) حرفِ جار، (اَلْاَوْثَانِ) مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتًا) مقدر کا، (ثَابِتًا) اسم فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے ذوالحال، (ثَابِتًا) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر مفعول بہ، (اِجْتَنِبُوْا) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

اَلرِّجْسَ الَّذِیْ ھُوَ الْاَوْثَانُ: میں (اَلرِّجْسَ) موصوف، (اَلَّذِیْ) اسمِ موصول، (ھو) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا راجع بسوئے اسمِ موصول، (اَلْاَوْثَانُ) خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر صلہ، اسمِ موصول اپنے صلہ سے مل کر صفت، (اَلرِّجْسَ) موصوف اپنی صفت سے مل کر مفعول بہ فعل مقدر (فَاجْتَنِبُوْا) کا، (فَاجْتَنِبُوْا) میں (فَا) برائے سببیت، (اِجْتَنِبُوْا) فعل امر حاضر معروف صیغہ جمع مذکر حاضر، اس میں (و) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل، (اِجْتَنِبُوْا) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔



قوله :نحو قولہٖ تعالٰی یَغفرلکُم من ذُنُوبکُم: اس میں (نَحْوُ) مضاف، (قَوْلِ) بمعنی (مَقُوْل) مضاف الیہ مضاف، (ہٖ) ضمیر مجرور متصل ذوالحال، (تعَالٰی) فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے ذوالحال، (تعَالٰی) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر مضاف الیہ، (قَوْلِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف علیہ یا مبدل منہ، (یَغْفِرْ لَکُمْ مِنْ ذُنُوبِکُمْ) مراد اللفظ عطف بیان یا بدل الکل، معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے مل کر یا مبدل منہ اپنے بدل الکل سے مل کر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مبتدا مقدر (مِثَالُہٗ) کی، (مِثَالُ) مضاف، (ہَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع بسوئے (مِنْ) برائے زیادۃ، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ یغفرلکم من ذنوبکم: میں (یَغْفِرْ) فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے اسمِ جلالت، جو آیت کریمہ میں پیشتر مذکور ہے، (ل) حرفِ جار، (کاف) ضمیر مجرور متصل مجرور، (م) علامت جمع، جار مجرور مل کر ظرف لغو ہوا، (مِنْ) حرفِ جار زائد، (ذُنُوْب) مضاف، (کاف) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ، (م) علامت جمع، (ذُنُوْب) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور لفظاً منصوب محلاً مفعول بہ، (یَغْفِرْ) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر جوابِ امر ہوا، جو قرآن کریم میں پہلے مذکور ہے۔۱۲

وَ اِلٰی لِانْتِھَاءِ الغَایَۃ فِی المَکَانِ نَحْو سِرْتُ
مِنَ البَصرَۃ اِلٰی الکُوْفَۃ وَ لِلْمُصَاحَبَۃِ
نَحْو قَوْلِہٖ تَعَالٰی وَ لَا تَاْکُلُوْٓا اَمْوَالَھُم اِلٰی
اَمْوَالِکُم اَیْ مَعَ اَمْوَالِکُم

۱؎ **قوله: وللمصاحبة ای قلیلاً**: یہ معنی اس وقت ہوتے ہیں جب کہ ایک چیز کو دوسری کے ساتھ ضم کرنا مقصود ہو، خواہ محکوم بہ ہونے میں جیسے: (مَنْ اَنْصَارِیْ اِلَی اللّٰہِ اَیْ مَعَ اللّٰہِ) یا محکوم علیہ ہونے میں جیسے: (الذود الی الذود ابل ذود) تین سے دس تک اونٹوں کو کہتے ہیں جو قلیل ہیں، اس جملہ کا مطلب یہ ہے کہ قلیل، قلیل کے ساتھ مل کر کثیر ہو جاتا ہے، جیسے: فارسی میں کہتے ہیں "قطرہ قطرہ بہم شود دریا" یا تعلق میں جیسے: (وَاَیْدِیَکُمْ اِلَی الْمَرَافِقِ) اسی قبیل سے مثال مذکور فی الکتاب ہے، **نظر برآں** (اِلٰی زَیْدٍ مَالٌ) بمعنی (مَعَ زَیْدٍ مَالٌ) نہیں کہہ سکتے، ہاں یوں کہہ سکتے ہیں: (مَالُ زَیْدٍ هٰذِهِ الدَّار اِلٰی هٰذَا الْغُلَام).

۱؎ **قوله: وللمصاحبة**: یعنی (اِلٰی) سے ماقبل کے ساتھ مجرور کی معیت کا کسی امر میں ارادہ کیا جاتا ہے، اور یہ معنی انتہائے غایت کے علاوہ ہیں، کیونکہ انتہائے غایت میں امتداد مسافت ضروری، اور مصاحبت میں صرف معیت ہوتی ہے۔

۲؎ **قوله: ای مع اموالکم**: رضیؒ نے کہا کہ (اِلٰی) اس آیت کریمہ میں انتہائے مسافت کے واسطے ہے، اور معنی یہ ہیں: ای لا تضیفوھا اِلٰی اَمْوَالِکُمْ، اسی طرح (وَاَیْدِیَکُمْ اِلَی الْمَرَافِقِ) میں، اور معنی یہ ہیں: ایدیکم مضافة الی المرافق۔۱۲

ترکیب

قوله: والی لانتهاء الغایة فی المکان: میں (و) حرفِ عطف، (اِلٰی) مراد اللفظ مبتدا، (ل) حرفِ جار، (اِنْتِهَاءِ) مصدر مضاف، (اَلْغَایَةِ) مضاف الیہ، (فِی) حرفِ جار، (اَلْمَکَانِ) مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (اِنْتِهَاءِ) مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور ظرفِ لغو سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر معطوف علیہ، (وَلِلْمُصَاحَبَةِ) میں (و) حرفِ عطف، (ل) حرفِ جار، (اَلْمُصَاحَبَةِ) مجرور، جار مجرور مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتَةٌ) مقدر کا، (ثَابِتَةٌ) اسم فاعل صیغہ واحد مؤنث، اس میں (هِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے (اِلٰی)، (ثَابِتَةٌ) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قوله: نحو سرت من البصرة الٰی الکوفة: میں (نَحْوُ) مضاف، (سِرْتُ مِنَ الْبَصْرَةِ اِلَی الْکُوْفَةِ) مراد اللفظ مضاف الیہ، (نَحْوُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُہٗ) مقدر کی، (مِثَالُ) مضاف، (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع بسوئے (اِلٰی) برائے انتہائے غایت فی المکان، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ سرت من البصرة الٰی الکوفة: میں (سِرْتُ) فعل ماضی معروف صیغہ واحد متکلم، اس میں (تَا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل، (مِنْ) حرفِ جار، (اَلْبَصْرَةِ) مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو اوّل، (اِلٰی) حرفِ جار، (اَلْکُوْفَةِ) مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو دوم، (سِرْتُ) فعل اپنے فاعل اور دونوں ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

قوله: نحو قوله تعالٰی ولا تأکلوا اموالهم الٰی اموالکم ای مع اموالکم: میں (نَحْوُ) مضاف، (قَوْلِ) بمعنی (مَقُوْل) مضاف الیہ مضاف، (ھَا) ضمیر مجرور متصل ذوالحال، (تَعَالٰی) فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے ذوالحال، (تَعَالٰی) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر مضاف الیہ، (قَوْلِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف علیہ یا مبدل منہ، (وَلَا تَأْکُلُوْا اَمْوَالَھُمْ اِلٰی اَمْوَالِکُمْ) مراد اللفظ معطوف علیہ یا مبدل منہ، (اَیْ) حرفِ تفسیر مَعَ اَمْوَالِکُمْ بتقدیر (وَلَا تَأْکُلُوْا اَمْوَالَھُمْ اِلٰی اَمْوَالِکُمْ) مراد اللفظ عطف بیان یا بدل الکل، معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے مل کر یا مبدل منہ اپنے بدل الکل سے مل کر عطف بیان یا بدل الکل، (قَوْلِ) معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے مل کر یا (قَوْلِ) مبدل منہ اپنے بدل الکل سے مل کر مضاف الیہ، (نَحْوُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مبتدا محذوف (مِثَالُہٗ) کی، (مِثَالُ) مضاف، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع بسوئے (اِلٰی) برائے اَلْمُصَاحَبَة، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

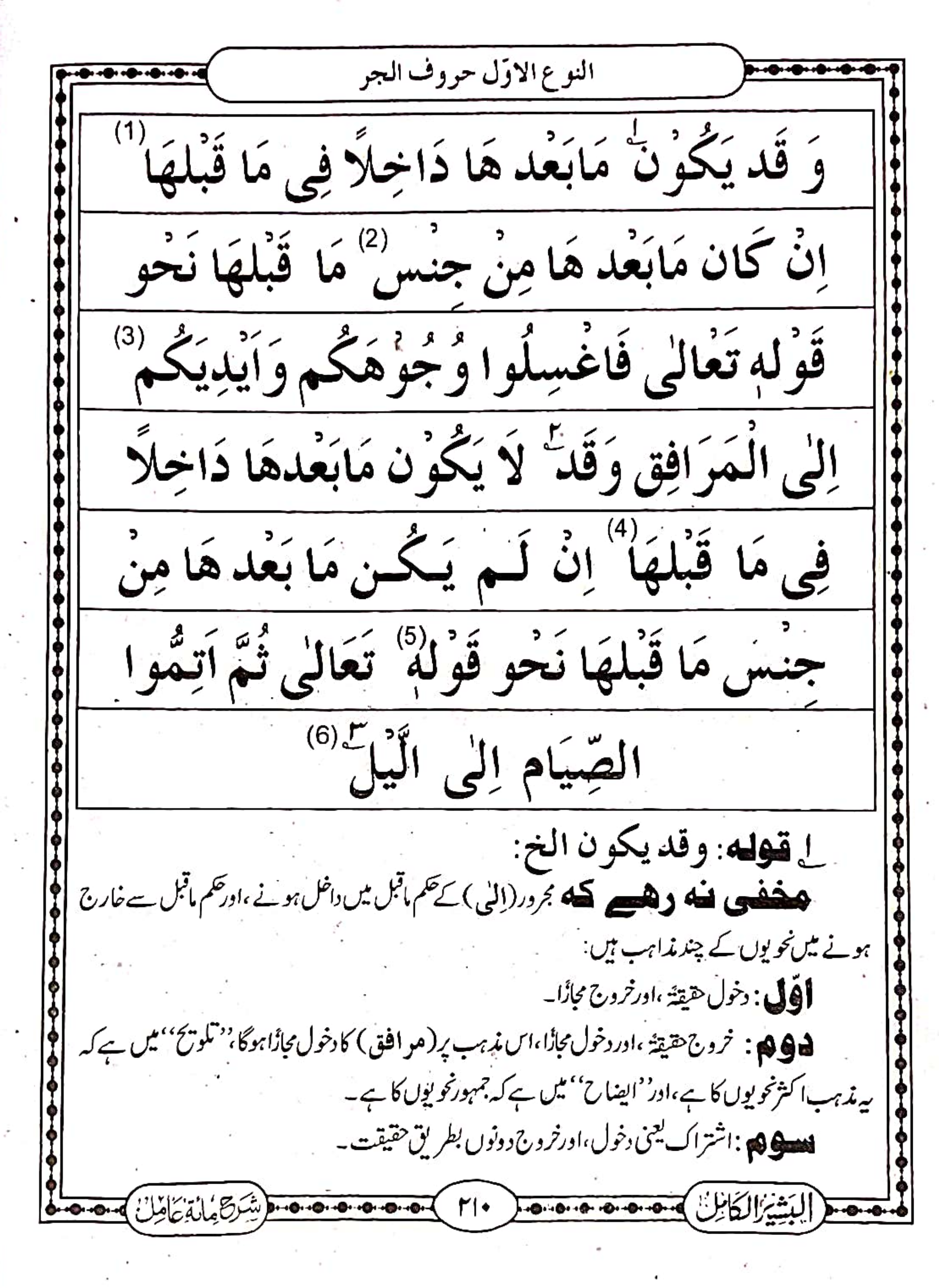
بر تقدیر ارادۂ معنیٰ ولا تأکلوا اموالهم الٰی اموالکم: میں (و) حرفِ عطف، (لَا تَأْکُلُوْا) فعل نہی معروف صیغہ جمع مذکر حاضر، اس میں (و) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل، (اَمْوَالَ) مضاف، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع بسوئے (یَتَامیٰ)، (م) علامت جمع، (اَمْوَالَ) مضاف

اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ، (اِلٰی) حرف جار، (اَمْوَالِ) مضاف، (کاف) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ، (م) علامت جمع، (اَمْوَالِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، (لَاتَـاْکُلُوْا) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ معطوفہ ہوا، اور

مَـعَ اَمْـوَالِکُمْ: میں (مَعَ) مضاف، (اَمْوَالِ) مضاف الیہ مضاف، (کـاف) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ، (م) علامت جمع، (اَمْوَالِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ، (مَعَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ (لَاتَـاْکُلُوْا) مقدر کا، (لَاتَـاْکُلُوْا) فعل نہی معروف صیغہ جمع مذکر حاضر، اس میں (وٗ) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل، (اَمْوَالَ) مضاف، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع بسوئے (یَتَامٰی)، (م) علامت جمع، (اَمْوَالَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ، (لَاتَـاْکُلُوْا) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔۱۲

نحودانی پر صدر العلماء کا علمی محاسبہ

(۱۳) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:۱۳، پر (نَحْوُ قَوْلِہٖ تَعَالٰی فَاجْتَنِبُوْا الرِّجس من الاوثان ای الرِّجس الَّذی ھو الاوثان) اور (نَحْوُ قولہٖ تَعالٰی یَغْفِرْلَکُمْ مِنْ ذُنُوْبِکُمْ) اور (نحو قولہٖ تعالٰی وَلَا تَـاْکُلُوْا اَمْوَالَھُمْ اِلٰی اَمْوَالِکُمْ اَیْ مَعَ اَمْوَالِکُمْ) کی ترکیب میں وہی دیوبندی نیاسُر الا یا ہے کہ مضاف' مضاف الیہ مل کر (قول) ہوا، بلکہ آخر کتاب تک اسی سُر میں بولے ہیں، اور (فَـاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ) کو جملہ قرار دے کر مفسَّر اور الـرِّجس الَّذِیْ ھُوَ الْاَوْثَانُ، کو مفسِّر، اسی طرح (لَاتَـاْکُلُوْا اَمْوَالَھُـمْ اِلٰی اَمْوَالِکُمْ) میں (الٰی اَمْوَالِکُمْ) کو مفسَّر اور (مَـعَ اَمْوَالِکُمْ) کو مفسِّر قرار دیا ہے، اور (یَـغْفِرْ لَکُمْ مِنْ ذُنُوْبِکُمْ) میں (مِنْ) زائدہ کو متعلق، اور نـحـو سِـرْتُ مِنَ الْبَصْرَۃِ اِلَی الْکُوْفَۃِ) کی ترکیب میں (سِـرْتُ مِـنَ الْبَصْرَۃِ اِلَی الْکُوْفَۃِ) کو جملہ قرار دے کر مضاف الیہ، اور (اِلٰی لِاِنْتِھَاءِ الْغَایَۃِ فِی الْمَکَانِ) کی دو ترکیبیں کی ہیں، دوسری میں (اِنْتِھَاءِ الْغَایَۃِ) کو موصوف، اور (فی المکان) کو (کائنۃ) نکرہ کے متعلق قرار دے کر اس نکرہ کو (انتھـاءِ الـغَایۃِ) معرفہ کی صفت قرار دیا ہے، جس سے "نحومیر" یاد نہ ہونے کی تائید ہوتی جارہی ہے، ان سب صورتوں میں صحیح ترکیب ہماری بیان کردہ ہے۔۱۲



وَ قَد يَكُوْنُ[۱] مَابَعْدَهَا دَاخِلاً فِي مَا قَبْلَهَا[(1)] اِنْ كَانَ مَابَعْدَهَا مِنْ جِنْسِ[(2)] مَا قَبْلَهَا نَحْو قَوْلِهٖ تَعَالٰى فَاغْسِلُوا وُجُوْهَكُم وَاَيْدِيَكُم[(3)] اِلَى الْمَرَافِقِ وَقَد[۲] لَا يَكُوْن مَابَعْدَهَا دَاخِلاً فِي مَا قَبْلَهَا[(4)] اِنْ لَم يَكُن مَا بَعْدَهَا مِنْ جِنْسَ مَا قَبْلَهَا نَحو قَوْلِهٖ[(5)] تَعَالٰى ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَام اِلَى الَّيْلِ[۳][(6)]

۱ **قوله: وقد يكون الخ:**

مخفی نه رهے که مجرور (الٰی) کے حکم ماقبل میں داخل ہونے، اور حکم ماقبل سے خارج ہونے میں نحویوں کے چند مذاہب ہیں:

اوّل: دخول حقیقۃ، اور خروج مجازًا۔

دوم: خروج حقیقۃ، اور دخول مجازًا، اس مذہب پر (مرافق) کا دخول مجازًا ہوگا، ''تلویح'' میں ہے کہ یہ مذہب اکثر نحویوں کا ہے، اور ''ایضاح'' میں ہے کہ جمہور نحویوں کا ہے۔

سوم: اشتراک یعنی دخول، اور خروج دونوں بطریق حقیقت۔

چہارم: دخول، اور خروج میں سے کسی پر (اِلٰی) دلالت نہیں کرتا، بلکہ ہر ایک دلیل پر موقوف ہے، ''تلویح'' میں فرمایا کہ یہ مذہب مختار ہے، اور باقی مذاہب ضعیف۔

پنجم: تفصیل، چنانچہ شارح علیہ الرحمۃ نے قولِ مذکور سے اسی کی طرف اشارہ فرمایا ہے، شارح علیہ الرحمۃ نے اس مذہب کو بایں وجہ اختیار فرمایا کہ دخول یا خروج پر جب قرینہ نہ ہو تو یہ مذہب اس ضابطہ کے ساتھ موافق ہے جو ہمارے مشائخ نے کتب اصول میں بیان فرمایا، اور وہ یہ ہے کہ اگر غایت کو صدرِ کلام شامل ہے تو حکم مغیا میں داخل ہوگی جیسے: (مرافق) کو (اَیْدِیْ) شامل ہے، پس (اَیْدِیْ) کے حکم غسل میں داخل ہوں گی، ورنہ خارج جیسے: اَتِمُّوْا الصِّیَامَ اِلَی الَّیْلِ، میں کہ لیل فجر میں داخل نہیں، پس حکم فجر کہ صوم ہے اس سے خارج ہوگی، یا بایں وجہ اختیار فرمایا کہ مذہب پنجم پر عمل مذاہب چہارگانہ کے نتیجہ پر عمل ہے، اس لئے کہ مذہب اوّل، اور دوم موجب شک ہیں، اسی طرح اشتراک لفظی ہو، یا معنوی موجب شک ہے، پس صورت جنسیت میں بعد شمول خروج میں شک پڑ گیا تو خروج ثابت نہ ہوگا، کیونکہ مشکوک فیہ ہے، ایسے ہی عدم جنسیت کی صورت میں بعد ثبوت عدم شمول دخول میں شک پڑ گیا تو دخول ثابت نہ ہوگا کہ مشکوک فیہ ہے۔

۲ قولہ: وقد لایکون الخ: یاد رکھئے کہ شارح علیہ الرحمۃ نے جنسیت، اور عدم جنسیت کو دخول، اور خروج کے واسطے جو ضابطہ قرار دیا ہے وہ یقینی نہیں، بلکہ بطریق ظہور ہے، اور وہ بھی اس وقت جب کہ قرینہ نہ ہو جیسے ''مغنی اللبیب'' میں ہے کہ جس وقت کوئی قرینہ مابعد کے دخول، یا خروج پر دلالت کرے تو اس پر کاربند ہونا چاہئے، اور ''رضی'' میں ہے کہ جب مابعد (الی) ماقبل کی جنس سے ہو تو ظاہر دخول ہے، ورنہ عدمِ دخول ظاہر، اس تقریر کے بعد یہ اعتراض وارد نہ ہوگا کہ (**قرأت الکتاب الی باب القیاس**) میں مابعد کے ماقبل کی جنس سے ہونے کے باوجود مابعد (الی) ماقبل کے حکم سے خارج ہے، اور آیت کریمہ: (**سُبْحٰنَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی**) میں باوجود عدم جنسیت مابعد (الی) ماقبل کے حکم (اسریٰ) میں داخل ہے، اس لئے کہ اوّل میں خروج بقرینہ فجر ہے، اور ثانی میں دخول پر احادیث مشہورہ دلالت کرتی ہیں، اور کبھی بمعنی (لام) آتا ہے جیسے: **الامر الیك ای لك**، اور بمعنی (فی) جیسے: **لَیَجْمَعَنَّکُمْ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ ای فِی یَوْمِ الْقِیَامَةِ**، اور بمعنی (با) جیسے: (**وَاِذَا خَلَوْا اِلٰی شَیٰطِیْنِهِمْ ای بِشَیَاطِیْنِهِمْ**) اور بمعنی (عند) جیسے: **کریم الیَّ موت الابرار**۔

۳؎ **قوله: الٰی الّیل**: اگر اس کو ذکر نہ کرتے تو کلام صوم وصال کو شامل ہو جاتا، نیز لازم آتا کہ گھڑی بھر اکل وشرب، اور جماع سے رُکنے پر صوم متحقق ہو جائے، حالانکہ یہ دونوں صورتیں روزہ کی نہیں۔۱۲

(1) **ای فی حکم ماقبلها**: بتقدیر مضاف۔

(2) **من جنس**: یعنی ماقبل (الٰی) اس کے مدخول کو شامل ہو، اگر مدخول کو ذکر نہ کیا جائے۔

(3) **یَد**: کا مصداق سر انگشت سے بغل تک ہے، اگر (**الٰی المرافق**) مذکور نہ ہوتا تو حکم غسل میں بغل بھی داخل ہو جاتی۔

(4) **ای فی حکم ماقبلها**: بتقدیر مضاف۔

(5) یہ آیت کریمہ انتہائے غایت زمانی کی بھی مثال ہے۔

(6) بیک لام مطابق رسم قرآنی۔۱۲

ترکیب

قوله: وقَد یکون مَابعدهَا داخلاً فی مَا قبلهَا ان کان مَابعدهَا من جنسِ مَا قبلهَا: میں (و) حرفِ عطف، (قَدْ) حرفِ تقلیل، (یَکُوْنُ) فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر غائب فعل ناقص، (مَا) اسمِ موصول، (بَعْدَ) مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع بسوئے (الٰی)، (بَعْدَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا (ثَبَتَ) مقدر کا، (ثَبَتَ) فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے اسمِ موصول (مَا)، (ثَبَتَ) فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، (مَا) اسمِ موصول اپنے صلہ سے مل کر اسمِ فعل ناقص، (دَاخِلاً) اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے اسمِ فعل ناقص، (فِیْ) حرفِ جار، (مَا) اسمِ موصول، (قَبْلَ) مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع بسوئے (الٰی)، (قَبْلَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا (ثَبَتَ) مقدر کا، (ثَبَتَ) فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے اسمِ موصول، (ثَبَتَ) فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، (مَا) اسمِ موصول اپنے صلہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (دَاخِلاً) اسم فاعل اپنے فاعل اور

ظرفِ لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، (یَکُوْنُ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزائے مقدم۔

(اِنْ) حرفِ شرط، (کَانَ) فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب فعل ناقص، (مَا) اسم موصول، (بَعْدَ) مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع بسوئے (اِلٰی)، (بَعْدَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ (ثَبَتَ) مقدر کا، (ثَبَتَ) فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے اسمِ موصول، (ثَبَتَ) فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، (مَا) اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر اسمِ فعل ناقص، (مِنْ) حرفِ جار، (جِنْسِ) مضاف، (مَا) اسمِ موصول، (قَبْلَ) مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع بسوئے (اِلٰی)، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ (ثَبَتَ) مقدر کا، (ثَبَتَ) فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے اسمِ موصول، (ثَبَتَ) فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، (مَا) اسمِ موصول اپنے صلہ سے مل کر مضاف الیہ، (جِنْسِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتًا) مقدر کا، (ثَابِتًا) اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے اسمِ فعل ناقص، (ثَابِتًا) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، (کَانَ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط مؤخر، شرط مؤخر اپنی جزائے مقدم سے مل کر جملہ شرطیہ معطوفہ ہوا۔

قوله: نحو قوله تعالٰی فَاغسلوا وجوهكم و اَيديكم الى المرافق: میں (نَحْوُ) مضاف، (قَوْلِ) بمعنی (مَقُوْل) مضاف الیہ مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل ذوالحال راجع بسوئے اسمِ جلالت، (تَعَالٰی) فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے ذوالحال، (تَعَالٰی) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر مضاف الیہ، (قَوْلِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف علیہ یا مبدل منہ، (فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ) مراد اللفظ عطف بیان یا بدل الکل، معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے مل کر یا مبدل منہ اپنے بدل الکل سے مل کر مضاف الیہ، (نَحْوُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُهُ) مقدر کی، (مِثَالُ) مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع بسوئے (اِلٰی) بر تقدیر دخولِ مابعد در حکم ماقبل بشرط مذکور، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ فاغسلُوْا وجوھَکم وایدیَکم الیٰ المَرافق: میں (فَا) جزائیہ، (اِغْسِلُوْا) فعل امر حاضر معروف صیغہ جمع مذکر حاضر، اس میں (و) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل، (وُجُوْہَ) مضاف، (کاف) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ، (م) علامت جمع، (وُجُوْہَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف، (اَیْدِیْ) مضاف، (کُمْ) میں (کاف) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ، (م) علامت جمع، (اَیْدِیْ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف، (وُجُوْہَ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مفعول بہ، (اِلیٰ) حرفِ جار، (اَلْمَرَافِقِ) مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (اِغْسِلُوْا) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر جزا ہوئی شرط کی جو اس سے پہلے قرآن کریم میں مذکور ہے۔

قوله: وقد لَایکون مَا بعد ھَا داخلاً فی مَا قبلھَا ان لَم یکن مَا بعد ھَا من جنس مَا قبلھَا: میں (و) حرفِ عطف، (قَدْ) برائے تقلیل، (لَایَکُوْنُ) نفی فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر غائب (فعل ناقص)، (مَا) اسمِ موصول، (بَعْدَ) مضاف، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع بسوئے (اِلیٰ)، (بَعْدَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ (ثَبتَ) مقدر کا، (ثبتَ) فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے اسمِ موصول، (ثبتَ) فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر صلہ، (مَا) اسمِ موصول اپنے صلہ سے مل کر اسمِ یَکُوْنُ، (دَاخِلاً) اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے اسمِ فعل ناقص، (فِی) حرفِ جار، (مَا) اسمِ موصول، (قَبْلَ) مضاف، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع بسوئے (اِلیٰ)، (قَبْلَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ (ثَبتَ) مقدر کا، (ثبتَ) فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے اسمِ موصول، (ثَبتَ) فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر صلہ، (مَا) اسمِ موصول اپنے صلہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (دَاخِلاً) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر، (لَایَکُوْنُ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جزائے مقدم۔

(اِنْ) حرفِ شرط، (لَمْ یَکُنْ) فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر غائب بحث نفی جحد بلم در فعل مستقبل معروف (فعل ناقص)، (مَا) اسمِ موصول، (بَعْدَ) مضاف، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع بسوئے (اِلیٰ)، (بَعْدَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ (ثَبتَ) مقدر کا، (ثبتَ) فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب، اس

میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے اسمِ موصول، (ثَبَتَ) فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر صلہ، (مَا) اسمِ موصول اپنے صلہ سے مل کر اسمِ فعل ناقص، (مِنْ) حرفِ جار، (جِنْسِ) مضاف، (مَا) اسمِ موصول، (قَبْلَ) مضاف، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع بسوئے (اِلٰی)، (قَبْلَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ (ثَبَتَ) مقدر کا، (ثَبَتَ) فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے اسمِ موصول، (ثَبَتَ) فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر صلہ، (مَا) اسمِ موصول اپنے صلہ سے مل کر مضاف الیہ، (جِنْسِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتًا) مقدر کا، (ثَابِتًا) اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے اسمِ فعل ناقص، (ثَابِتًا) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر، (لَمْ یَکُنْ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر شرطِ مؤخر، شرط مؤخر اپنی جزائے مقدم سے مل کر جملہ شرطیہ معطوفہ ہوا۔

سوال: (یَکُنْ) میں جازم کون ہے؟ (لَمْ) یا (اِنْ) یا دونوں، اگر دونوں کو جازم قرار دیں تو معمولِ واحد پر دو علت کا اجتماع لازم آئے گا جو باطل ہے، کیونکہ عوامل عللِ مستقلہ کے حکم میں ہیں، اور اگر کسی ایک کو جازم قرار دیں، تو ترجیح بلا مرجح لازم آئے گی، اور یہ بھی باطل، پس (یَکُنْ) کا مجزوم ہونا باطل ٹھہرا؟

جواب: (لَمْ) جازم ہے، اور قرب مرجح، پس ترجیح بلا مرجح لازم نہ آئی، اور (لَمْ یَکُنْ) میں (اِنْ) جازم ہے تو (لَمْ) کا جزم لفظاً ہے، اور (اِنْ) کا محلاً۔

قوله: نحو قوله تعالٰی ثمّ اتمّوا الصّیام الی الّیل: میں (نَحْوُ) مضاف، (قَوْلِ) بمعنی (مَقُوْل) مضاف، (ھَا) ضمیر مجرور متصل ذوالحال، (تَعَالٰی) فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے ذوالحال، (تَعَالٰی) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر مضاف الیہ، (قَوْلِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف علیہ یا مبدل منہ، **اَتِمُّوا الصِّیَامَ اِلَی الَّیْلِ:** مراد اللفظ عطف بیان یا بدل الکل، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر یا مبدل منہ اپنے بدل الکل سے مل کر مضاف الیہ، (نَحْوُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُهٗ) مقدر کی، (مِثَالُ) مضاف، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع بسوئے (اِلٰی) جس کا مابعد ماقبل میں داخل نہ ہو جب کہ مابعد جنس ماقبل سے نہ ہو، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔



بر تقدیر ارادۂ معنیٰ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّیام اِلَی الَّیل: میں (ثُمَّ) حرفِ عطف، (اَتِمُّوْا) فعل امر حاضر معروف صیغہ جمع مذکر حاضر، اس میں (و) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل، (اَلصِّیَامَ) مفعول بہ، (اِلٰی) حرفِ جار، (اَلَّیْلِ) مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (اَتِمُّوْا) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ معطوفہ ہوا۔۱۲

نحودانی پر صدر العلماء کا علمی محاسبہ

(۱۴) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:۱۴۰ پر (قَدْ یَکُوْنُ مَا بَعْدَهَا دَاخِلًا فِی مَا قَبْلَهَا) میں (دَاخِلًا) کی ترکیب کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ (دَاخِلًا) صیغہ اسمِ فاعل اس میں ضمیر (ھو) مستتر جو کہ راجع ہے (مَا) موصول کی طرف اس کا نائب فاعل۔

اقول: سبحان اللہ! نحودانی ہے کہ اسمِ فاعل کے لئے نائب فاعل، مبتدی بھی جانتے ہیں کہ اسمِ فاعل کے لئے (فاعل) ہوتا ہے، (نائب فاعل) نہیں ہوتا۔

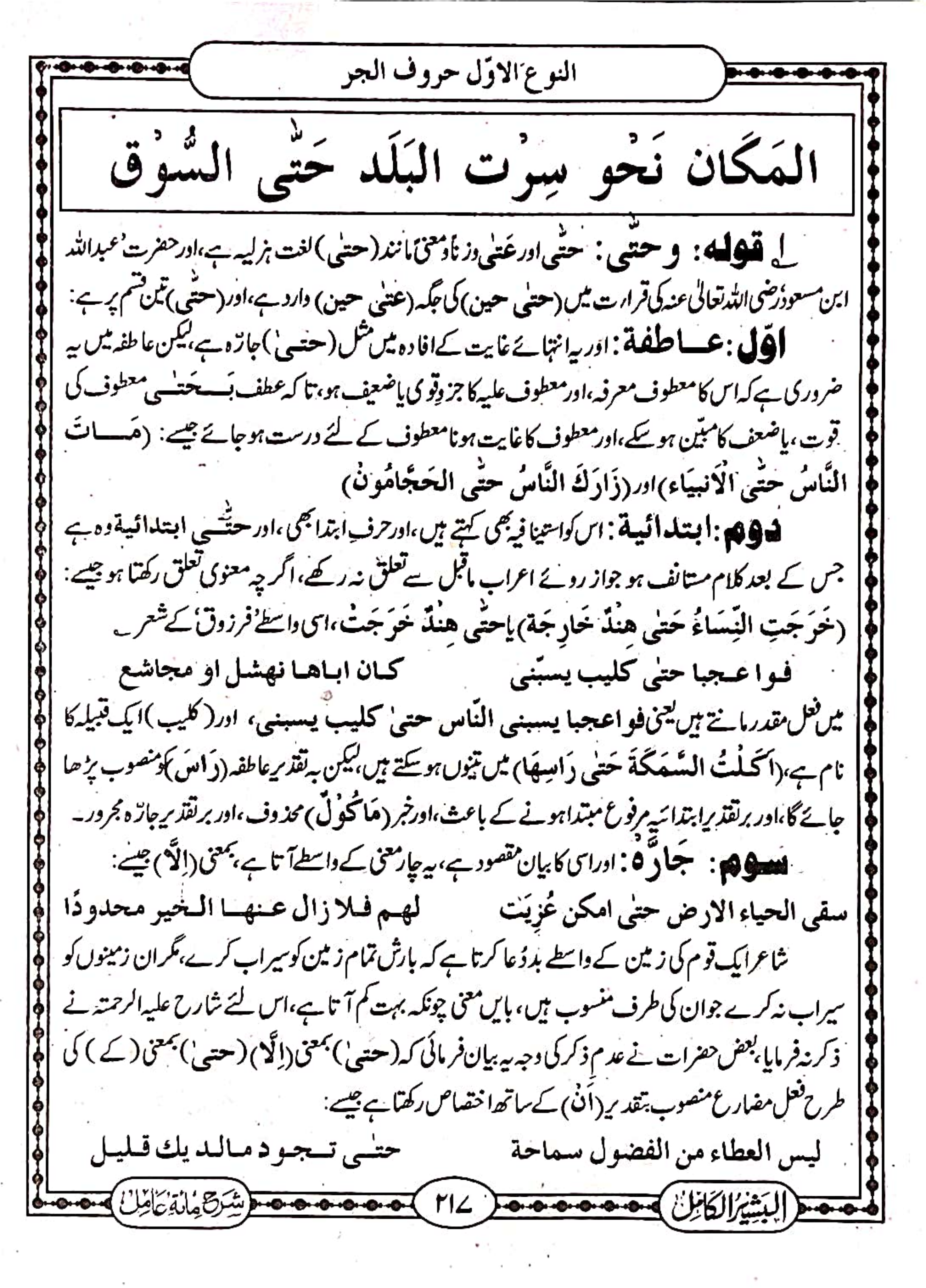
(۱۵) ﴿ایضاح العوامل﴾ پھر اسی صفحہ پر (اِذَا قُمْتُمْ اِلَی الصَّلٰوۃِ) کی ترکیب میں فرماتے ہیں: (اِذَا) حرفِ شرط، جس سے ناظرین کو باور کرایا جا رہا ہے کہ دار العلوم جیسی عظیم المرتبت درسگاہ میں درجہ علیا کے مدرّس صاحب کو "نحو میر" تک یاد نہیں۔

(۱۶) ﴿ایضاح العوامل﴾ اسی صفحہ پر ایک اور ... کا اظہار فرمایا ہے، وہ یہ کہ قَدْیَکُوْنُ مَا بَعْدَهَا دَاخِلًا فِی مَاقَبْلَهَا کو جزائے مقدم، اور (اِنْ کَانَ مَا بَعْدَهَا مِنْ جِنْس مَا قَبْلَهَا) کو شرطِ مؤخر قرار دے کر فرماتے ہیں: جزائے مقدم، اور شرطِ مؤخر مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

اقول: ان ذات شریف سے کوئی پوچھے کہ نحویوں نے جملہ کی کسی قسم کو (جملہ شرطیہ جزائیہ) کے ساتھ موسوم کیا، نہیں تو یہ ایجاد 'بندہ' ہے یا 'بندی'۔۱۲

وَحَتّٰی لِاِنْتِهَاءِ الْغَایَةِ فِی الزَّمَانِ نَحْو

نِمْتُ الْبَارِحَةَ (1) حَتَّی الصَّبَاحِ وَ فِی



المَكَانْ نَحْو سِرْت البَلَد حَتّٰى السُّوْق

۱؎ **قوله: وحتّٰی:** حتّٰی اور عَتّٰی وزناً ومعنیً مانند (حتّٰی) لغت ہزلیہ ہے، اور حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قرارت میں (حتّٰی حین) کی جگہ (عتّٰی حین) وارد ہے، اور (حتّٰی) تین قسم پر ہے:

اوّل: عاطفة: اور یہ انتہائے غایت کے افادہ میں مثل (حتیٰ) جارّہ ہے، لیکن عاطفہ میں یہ ضروری ہے کہ اس کا معطوف معرفہ، اور معطوف علیہ کا جز قوی یا ضعیف ہو، تاکہ عطف بہ حتّٰی معطوف کی قوت، یا ضعف کا مبیّن ہوسکے، اور معطوف کا غایت ہونا معطوف کے لئے درست ہوجائے جیسے: (مَاتَ النَّاسُ حتّٰی الْاَنبیاء) اور (زَارَكَ النَّاسُ حتّٰی الحَجَّامُوْنُ)

دوم: ابتدائية: اس کو استینافیہ بھی کہتے ہیں، اور حرفِ ابتدا بھی، اور حتّٰی ابتدائیة وہ ہے جس کے بعد کلام مستانف ہو جو از روئے اعراب ماقبل سے تعلق نہ رکھے، اگرچہ معنوی تعلق رکھتا ہو جیسے: (خَرَجَتِ النِّسَاءُ حَتّٰی هِنْدٌ خَارِجَة) یا حتّٰی هِنْدٌ خَرَجَتْ، اسی واسطے فرزوق کے شعر

فوا عجبا حتّٰی کلیب یسبّنی کان اباها نهشل او مجاشع

میں فعل مقدر مانتے ہیں یعنی فواعجبا یسبنی النّاس حتیٰ کلیب یسبنی، اور (کلیب) ایک قبیلہ کا نام ہے، (اَكَلْتُ السَّمَكَةَ حَتّٰی رَاسِهَا) میں تینوں ہوسکتے ہیں، لیکن بہ تقدیر عاطفہ (رَاسَ) کو منصوب پڑھا جائے گا، اور بر تقدیر ابتدائیہ مرفوع مبتدا ہونے کے باعث، اور خبر (مَاكُوْلٌ) محذوف، اور بر تقدیر جارّہ مجرور۔

سوم: جارّہ: اور اسی کا بیان مقصود ہے، یہ چار معنی کے واسطے آتا ہے، بمعنی (اِلّا) جیسے:

سقی الحیاء الارض حتّٰی امکن عُزِیَت لهم فلا زال عنها الخیر محدودًا

شاعر ایک قوم کی زمین کے واسطے بددُعا کرتا ہے کہ بارش تمام زمین کو سیراب کرے، مگر ان زمینوں کو سیراب نہ کرے جو ان کی طرف منسوب ہیں، بایں معنی چونکہ بہت کم آتا ہے، اس لئے شارح علیہ الرحمۃ نے ذکر نہ فرمایا، بعض حضرات نے عدمِ ذکر کی وجہ یہ بیان فرمائی کہ (حتیٰ) بمعنی (اِلّا) (حتیٰ) بمعنی (کے) کی طرح فعل مضارع منصوب بتقدیر (اَنْ) کے ساتھ اختصاص رکھتا ہے جیسے:

لیس العطاء من الفضول سماحة حتّٰی تجود ومالدیك قلیل

چونکہ شارح علیہ الرحمۃ نے (حتیٰ) بمعنی (کے) کو ذکر نہیں فرمایا جو فعل مضارع کے لئے بتقدیر (اَنْ) ناصب ہے، اس لئے (حتیٰ) بمعنی (اِلَّا) کو بھی ذکر نہیں کیا، یہ وجہ تام نہیں، کیونکہ (حتیٰ) بمعنی (اِلَّا) کو فعل مضارع کے ساتھ مخصوص قرار دینا جس پر یہ وجہ مبنی ہے درست نہیں، مذکورہ بالا شعر اس پر شاہد عدل ہے اس لئے کہ اس میں (حتیٰ) اَمْکُنْ پر داخل ہے جو فعل مضارع نہیں، بلکہ مکان کی جمع قلّت ہے، بمعنی (کے[2]) جیسے: (اَسْلَمْتُ حَتّٰی اَدْخُلَ الْجَنَّةَ ای کی اَدْخُلَ الجَنَّةَ) بمعنی (انتہائے[3] غایت) اور بمعنی (مع[4]) ان دونوں کو شرح میں بیان کردیا ہے۔۱۲

(1) الَّیلة الماضية: بلا فصل، ''قاموس''۔۱۲

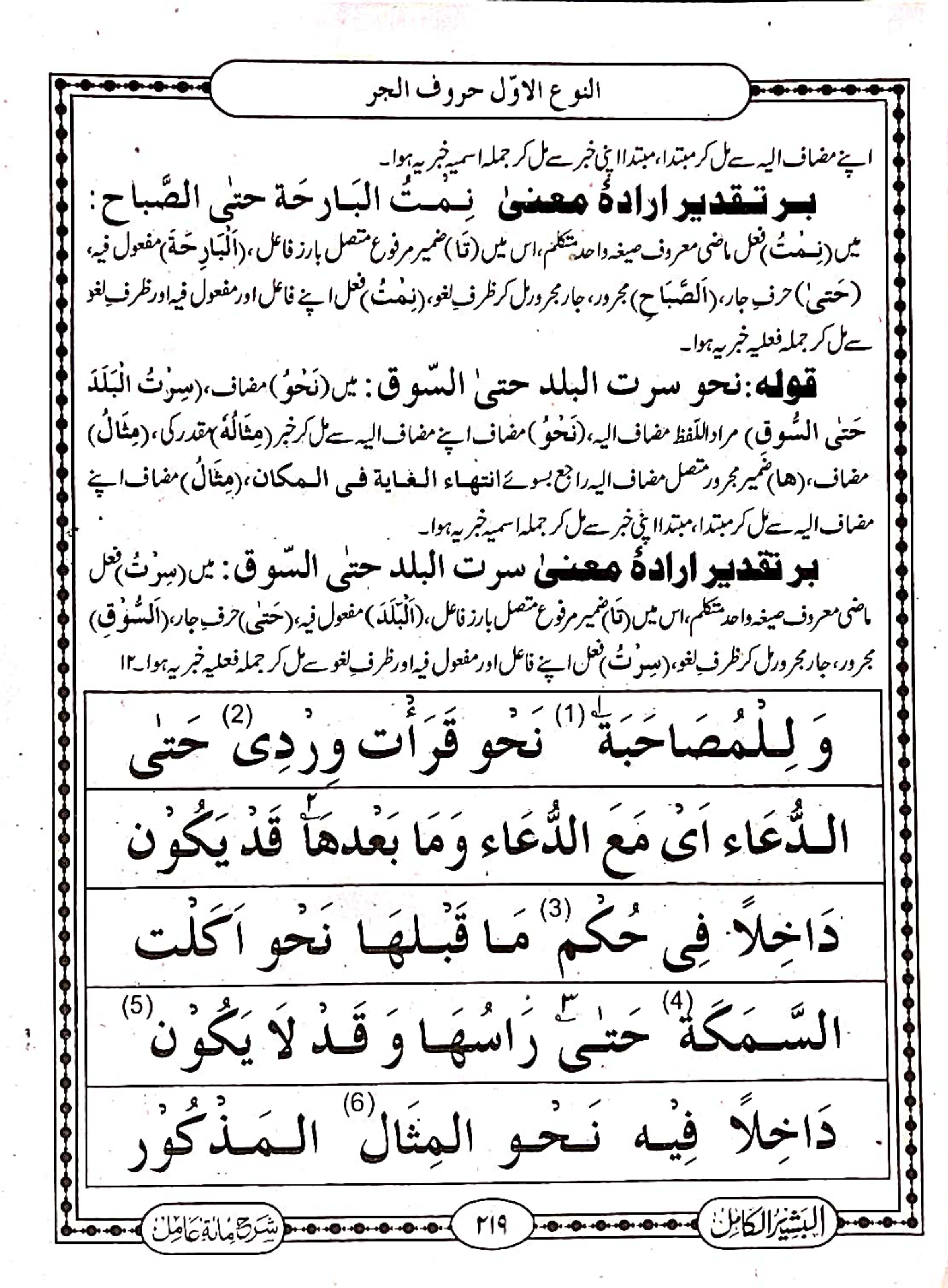
ترکیب

قوله: وحتّٰی لانتهاء الغاية في الزّمان: میں (و) حرفِ عطف، (حَتّٰی) مراد اللّفظ مبتدا، (ل) حرفِ جار، (اِنْتِهَاءِ) مصدر مضاف، (اَلْغَايَةِ) مضاف الیہ، (فِیْ) حرفِ جار، (اَلزَّمَانِ) مجرور، جار مجرور مل کر معطوف علیہ،

وفی المكان: میں (و) حرفِ عطف، (فِیْ) حرفِ جار، (اَلْمَكَانِ) مجرور، جار مجرور مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر ظرفِ لغو، (اِنْتِهَاءِ) مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور ظرفِ لغو سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر معطوف علیہ،

وَلِلْمُصَاحَبَةِ: میں (و) حرفِ عطف، (ل) حرفِ جار، (اَلْمُصَاحَبَةِ) مجرور، جار مجرور مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتَةٌ) مقدر کا، (ثَابِتَةٌ) اسمِ فاعل صیغہ واحد مؤنث، اس میں (هِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے مبتدا، (ثَابِتَةٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قوله: نحو نمت البارحة حتّٰی الصّباح: میں (نَحْوُ) مضاف، (نِمْتُ الْبَارِحَةَ حَتّٰی الصَّبَاحِ) مراد اللّفظ مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُهُ) مقدر کی، (مِثَالُ) مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع بسوئے انتهاء الغاية فی الزمان، (مِثَالُ) مضاف



اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبر یہ ہوا۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ نِمْتُ البَارِحَة حتیٰ الصَّباح: میں (نِمْتُ) فعل ماضی معروف صیغہ واحد متکلم، اس میں (تَا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل، (اَلْبَارِحَة) مفعول فیہ، (حَتیٰ) حرفِ جار، (اَلصَّبَاحِ) مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (نِمْتُ) فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

قوله: نحو سرت البلد حتیٰ السّوق: میں (نَحْوُ) مضاف، (سِرْتُ الْبَلَدَ حَتیٰ السُّوق) مراد اللفظ مضاف الیہ، (نَحْوُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُهُ) مقدر کی، (مِثَالُ) مضاف، (ها) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع بسوئے انتهاء الغاية في المكان، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ سرت البلد حتیٰ السّوق: میں (سِرْتُ) فعل ماضی معروف صیغہ واحد متکلم، اس میں (تَا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل، (اَلْبَلَدَ) مفعول فیہ، (حَتیٰ) حرفِ جار، (اَلسُّوْقِ) مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (سِرْتُ) فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔۱۲

وَ لِلْمُصَاحَبَةِ (1) نَحْو قَرَأْت وِرْدِیْ (2) حَتیٰ
الدُّعَاءِ اَیْ مَعَ الدُّعَاءِ وَمَا بَعْدَهَا ۲ قَدْ یَکُوْن
دَاخِلاً فِیْ حُکْمِ (3) مَا قَبْلَهَا نَحْو اَکَلْت
السَّمَکَةَ (4) حَتیٰ ۳ رَاسُهَا وَ قَدْ لاَ یَکُوْن (5)
دَاخِلاً فِیْهِ نَحْو المِثَالُ (6) الْمَذْکُوْر

۱؎ **قوله: ولِلمصَاحبَة**: یعنی مدخول (حَتیٰ) کی اس کے ماقبل کے ساتھ معیت مراد ہوتی ہے، غایت کا لحاظ نہیں ہوتا، جیسا کہ (الیٰ) میں ہوتا ہے۔

۲؎ **قوله: وما بعد ھَا قدیکون**: یعنی مجرور (حَتیٰ) کبھی ماقبل کا جزوِ اخیر ہوتا ہے جیسے: مثالِ مذکور (سَمَکَة) میں کہ سر مچھلی کا جزوِ اخیر ہے، اور کبھی جزوِ اخیر کے ملاقی جیسے: (نِـمْتُ البَارِحَة حَتیٰ الصَّبَاحِ) میں کہ (صباح) شب کا جزوِ اخیر نہیں ہے، بلکہ جزوِ اخیر کے ملاقی ہے جو صبح کاذب ہے، اور مجرور (الیٰ) میں یہ شرط نہیں، پس نِـمْتُ البَارِحَةَ اِلیٰ نِصْفِھَا، یا ثُـلُثُھَا کہنا درست ہے، اور حَتیٰ نصفھا، یاحَتیٰ ثلثھَا کہنا درست نہیں، ضور۔

۳؎ **قوله: حتیٰ رَاسھَا**: یہ مثال (حَتیٰ) عاطفہ، اور ابتدائیہ، اور جارّہ تینوں کی ہوسکتی ہے جس کی تفصیل گذر گئی، اس سے معلوم ہوا کہ (حَتیٰ) کے مدخول پر جر واجب نہیں جب کہ عاطفہ، اور ابتدائیہ بھی ہوسکتا ہو بخلاف (الیٰ) کہ اس کے مدخول پر جر واجب ہے، (حَتیٰ) اور (الیٰ) میں ایک وجہ فرق یہ بھی ہے۔۱۲

(1) **مصاحبت**: بایں معنی کثیر ہے بخلاف (الیٰ) کہ بمعنی مصاحبت قلیل ہے۔

(2) **وردی**: بکسر واو، آیات، یا اذکار، یا درود کا حصہ جس پر مداومت کی جائے۔

(3) **فی حکم**: یہ بکثرت ہوتا ہے۔

(4) **محرکة**: یک ماہی، ''منتہی الادب''۔

(5) **وقد لایکون**: یہ قلیل ہوتا ہے۔

(6) **نحو المثال**: یعنی نمتُ البارحة۔۱۲

ترکیب

قوله: نحو قرأت وردی حتیٰ الدّعَاء: میں (نَحْوُ) مضاف، (قَرَأْتُ وِرْدِیْ حَتیٰ الدُّعَاءِ) مراد اللّفظ معطوف علیہ یا مبدل منہ، (اَیْ) حرفِ تفسیر مَعَ الدُّعَاءِ بتقدیر (قَرَأْتُ وِرْدِیْ) مراد اللّفظ عطف بیان یا بدل الکل، معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے مل کر یا مبدل منہ اپنے بدل الکل سے مل کر مضاف الیہ، (نَحْوُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُهٗ) مقدر کی، (مِثَالُ) مضاف، (ھَا) ضمیر مجرور

متصل مضاف الیہ راجع بسوئے (حَتیٰ) برائے مصاحبت، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ قرأت وردی حتیٰ الدّعَاء: میں (قَرَأتُ) فعل ماضی معروف صیغہ واحد متکلم، اس میں (تَا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل، (وِرْدِ) مضاف، (ی) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ، (وِرْدِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ، (حَتیٰ) حرفِ جار، (اَلدُّعَاءِ) مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، (قَرَأتُ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

اور (مَعَ) مضاف، (اَلدُّعَاء) مضاف الیہ، (مَعَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ (قَرَأتُ وِرْدِیْ) مقدر کا، اس میں (قَرَأتُ) فعل ماضی معروف صیغہ واحد متکلم، اس میں (تَا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل، (وِرْدِ) مضاف، (ی) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ، (وِرْدِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ، (قَرَأتُ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

قوله: ومَا بعد ها قد يكون داخلاً في حكم مَا قبلهَا: میں (و) حرفِ عطف، (مَا) اسمِ موصول، (بَعْدَ) مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع بسوئے (حَتیٰ)، (بَعْدَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ (ثَبَتَ) مقدر کا، (ثَبَتَ) فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے اسمِ موصول، (ثَبَتَ) فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، (مَا) اسمِ موصول اپنے صلہ سے مل کر مبتدا، (قَدْ) برائے تقلیل، (يَكُونُ) فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر غائب (فعل ناقص)، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم راجع بسوئے مبتدا، مابعد حتیٰ، (دَاخِلاً) اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے اسمِ فعل ناقص، (فِيْ) حرفِ جار، (حُكْمِ) مضاف، (مَا) اسمِ موصول، (قَبْلَ) مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع بسوئے (حَتیٰ)، (قَبْلَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ (ثَبَتَ) مقدر کا، (ثَبَتَ) فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے اسمِ موصول، (ثَبَتَ) فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، (مَا) اسمِ موصول اپنے صلہ سے مل کر مضاف الیہ، (حُكْمِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (دَاخِلاً) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو سے مل

کرشبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر، (یَکُوْنُ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قوله: نحو اکلت السَّمکة حتٰی رَأسهَا: میں (نَحْوُ) مضاف، (اَکَلْتُ السَّمَکَةَ حَتّٰی رَاسِهَا) مراد اللفظ مضاف الیہ، (نَحْوُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُهٗ مقدر کی، (مِثَالُ) مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع بسوئے (حَتّٰی) برتقدیر دخولِ مابعد در حکم ماقبل، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ اکلتُ السَّمکة حتٰی رأسِهَا: میں (اَکَلْتُ) فعل ماضی معروف صیغہ واحد متکلم، اس میں (تَا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل، (اَلسَّمَکَةَ) مفعول بہ، (حَتّٰی) حرفِ جار، (رَأسِ) مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع بسوئے اَلسَّمَکَةَ، (رَاْسِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (اَکَلْتُ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

قوله: وقد لَایکون داخلاً فیه: میں (و) حرفِ عطف، (قَدْ) برائے تقلیل، (لَایَکُوْنُ) نفی فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر غائب (فعل ناقص)، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم راجع بسوئے مابعد حَتّٰی، (دَاخِلًا) اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے اسمِ فعل ناقص، (فِي) حرفِ جار، (هَا) ضمیر مجرور متصل مجرور راجع بسوئے ماقبل حتّٰی، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (دَاخِلًا) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر، (لَایَکُوْنُ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قوله: نحو المثَال المَذکور: میں (نَحْوُ) مضاف، (اَلْمِثَالِ) موصوف، (اَلْمَذْکُوْرِ) میں (الف لام) بمعنی (الَّذِیْ) اسمِ موصول، (مَذْکُوْرُ) اسمِ مفعول صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل راجع بسوئے (ال) بمعنی الَّذِیْ، (مَذْکُوْرُ) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر صلہ، اسمِ موصول اپنے صلہ سے مل کر صفت، (اَلْمِثَالِ) موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ، (نَحْوُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُهٗ) مقدر کی، (مِثَالُ) مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل



مضاف الیہ راجع بسوئے (حتیٰ) برتقدیر عدمِ دخول مابعد در حکم ماقبل، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔۱۲

وَهِيَ[1] مُخْتَصَّةٌ بِالْاِسْمِ[(1)] الظَّاهِرِ بِخِلَافِ اِلٰى فَلَا يُقَالُ[2] حَتَّاهُ وَيُقَالُ اِلَيْهِ

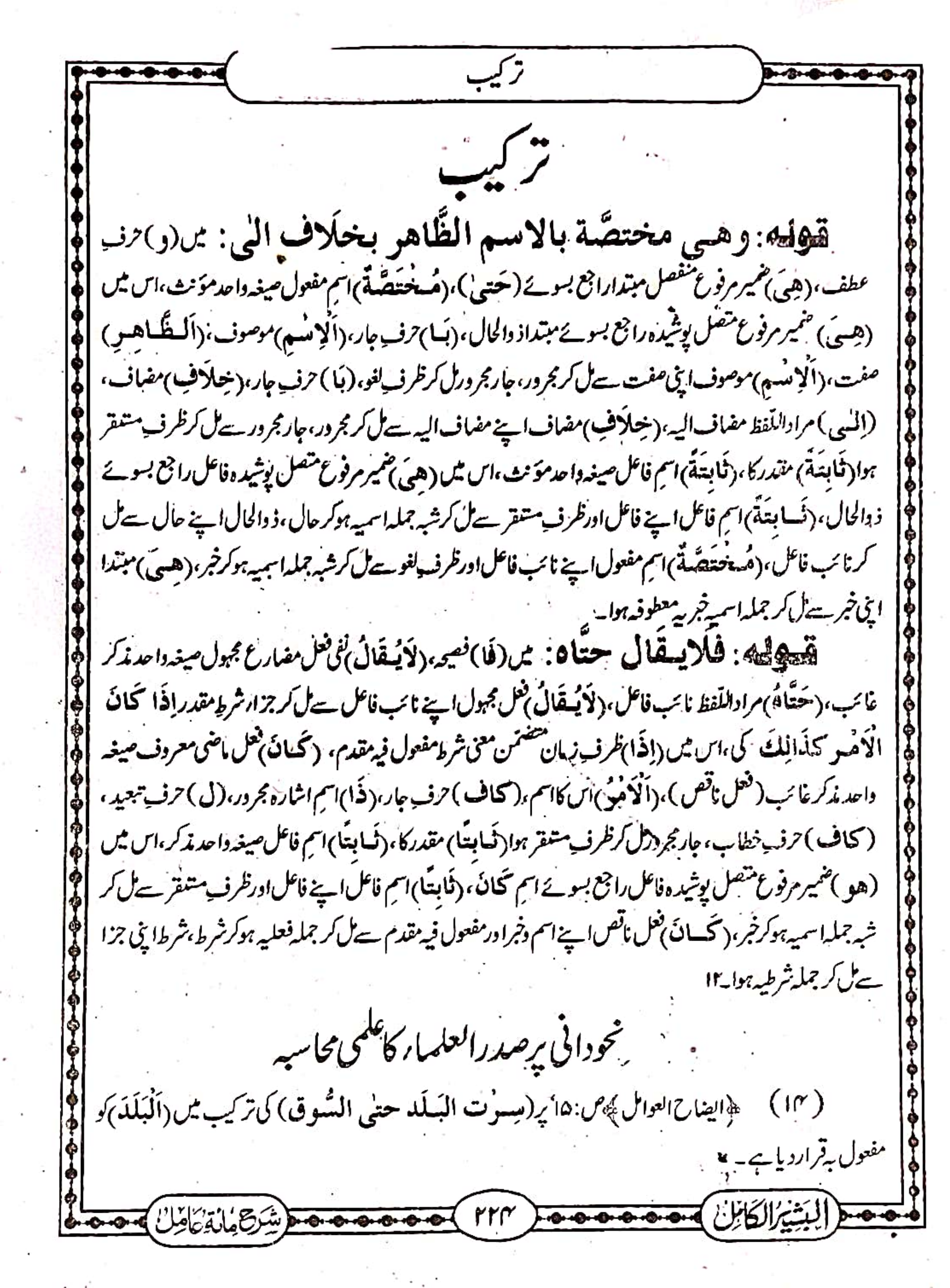
[1] **قوله: وهي مختصّة:** یعنی (حتیٰ) اسمِ ظاہر کے ساتھ مخصوص ہے بخلاف (اِلٰی) کہ وہ اسمِ ظاہر، اور ضمیر دونوں پر آتا ہے، کیونکہ (اِلٰی) اصل ہے، اور (حَتّٰی) فرع، اور فرع کا مرتبہ اصل سے کم ہوتا ہے، نیز اگر (حتیٰ) ضمیر پر داخل ہوتو اس کا الف اپنے حال پر رہے گا، یا (یا) کے ساتھ بدل جائے گا، برتقدیرِ اوّل اسمائے غیر متمکنہ، اور (الٰی) کے ساتھ مخالفت لازم آئے گی کہ ان کا الف بدل جاتا ہے جیسے: (لَدٰی) میں (لَدَیْه) اور (اِلٰی) میں (اِلَیه) اور برتقدیرِ دوم یہ تصرف بلاضرورت ہوگا جو جائز نہیں، کیونکہ (الٰی) تصرف میں بہ نسبت (حَتیٰ) وسیع تر ہے، اس کے ہوتے ہوئے یہ تصرف بلاضرورت ہے، کوفیین، اور مبرّدؔ نے اس شعر سے استدلال کیا ہے:

اتت حتّاك تقصد كلّ فج — ترجّي منك انها لاتخيبُ

اس استدلال کا جواب یہ ہے کہ یہ شاذ ونادر ہے، اور شاذ مقیس علیہ نہیں بن سکتا، (حَتیٰ) اور (الٰی) میں یہ فرق لفظی ہے، اور معنوی فرق یہ ہے کہ (حَتیٰ) کا مجرور ماقبل کا جزوِ اخیر یا ملاقی جزوِ اخیر ہوتا ہے، اور (حَتیٰ) مصاحبت کے لئے بکثرت آتا ہے، اور (حَتیٰ) کے مدخول کا جر لازم نہیں بخلاف (اِلٰی) کہ اس میں یہ باتیں نہیں۔

[2] **قوله: فلا يقال حتّاه:** ضمیر پر دخول (حَتیٰ) کے قائلین چونکہ اس الف کو برقرار رکھتے ہیں (الٰی) اور اسمائے غیر متمکنہ کی طرح (یَا) کے ساتھ بدلتے نہیں، اس لئے شارح علیہ الرحمتہ نے اوّل احتمال پر اقتصار فرمایا، اور دوسرا احتمال یعنی (حَتّٰیه) ترک کردیا کہ وہ بھی اس کو روا نہیں رکھتے۔۱۲

(1) **بالاسم:** بقاعدۂ مذکورہ لام تعریف مکسور کو سین ساکن کے ساتھ ملاکر پڑھنا جائز ہے۔۱۲



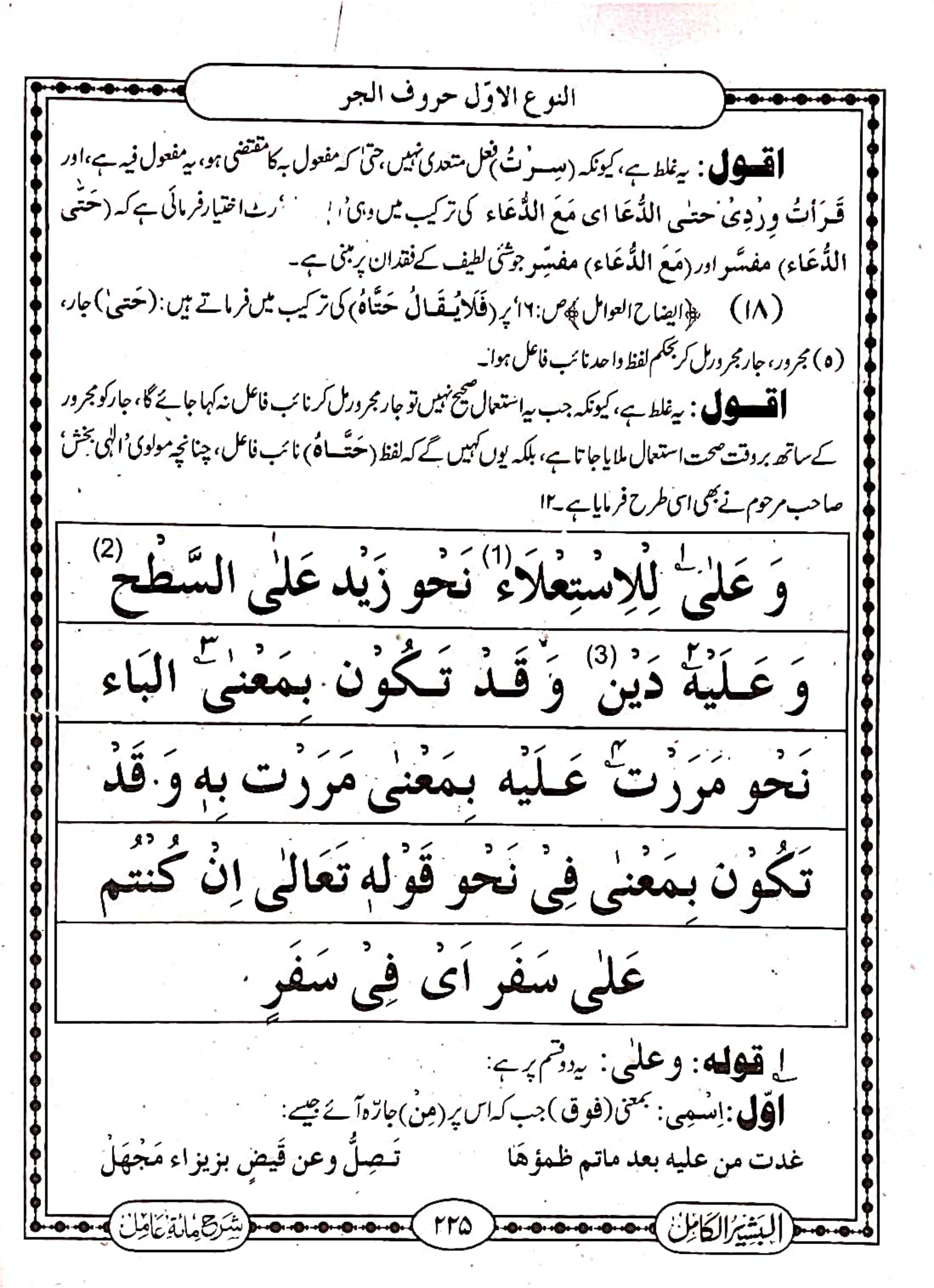
ترکیب

قوله: وهي مختصّة بالاسم الظّاهر بخلاف الىٰ: میں (و) حرفِ عطف، (هِیَ) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا راجع بسوئے (حتیٰ)، (مُخْتَصَّةٌ) اسمِ مفعول صیغہ واحد مؤنث، اس میں (هِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ راجع بسوئے مبتدا ذوالحال، (بَا) حرفِ جار، (اَلْاِسْمِ) موصوف، (اَلظَّاهِرِ) صفت، (اَلْاِسْمِ) موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (بَا) حرفِ جار، (خِلَافِ) مضاف، (اِلٰی) مراد اللفظ مضاف الیہ، (خِلَافِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتَةً) مقدر کا، (ثَابِتَةً) اسمِ فاعل صیغہ واحد مؤنث، اس میں (هِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے ذوالحال، (ثَابِتَةً) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر نائب فاعل، (مُخْتَصَّةٌ) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، (هِیَ) مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قوله: فلايقال حتّاه: میں (فَا) فصیحہ، (لَايُقَالُ) نفی فعل مضارع مجہول صیغہ واحد مذکر غائب، (حَتَّاهُ) مراد اللفظ نائب فاعل، (لَايُقَالُ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل سے مل کر جزا ر شرطِ مقدر اِذَا كَانَ الْاَمْرُ كَذٰلِكَ کی، اس میں (اِذَا) ظرفِ زمان متضمن معنی شرط مفعول فیہ مقدم، (كَانَ) فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب (فعل ناقص)، (اَلْاَمْرُ) اس کا اسم، (كاف) حرفِ جار، (ذَا) اسمِ اشارہ مجرور، (ل) حرفِ تبعید، (كاف) حرفِ خطاب، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتًا) مقدر کا، (ثَابِتًا) اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے اسمِ كَانَ، (ثَابِتًا) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، (كَانَ) فعل ناقص اپنے اسم و خبر اور مفعول فیہ مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔۱۲

نحودانی پر صدر العلماء کا علمی محاسبہ

(۱۴) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص: ۱۵۰ پر (سِرْتُ الْبَلَدَ حتّٰى السُّوق) کی ترکیب میں (اَلْبَلَدَ) کو مفعول بہ قرار دیا ہے۔



اقول: یہ غلط ہے، کیونکہ (سِرْتُ) فعل متعدی نہیں، حتیٰ کہ مفعول بہ کا مقتضی ہو، یہ مفعول فیہ ہے، اور قَرَأْتُ وِرْدِیْ حتیٰ الدُّعَا ای مَعَ الدُّعَاء کی ترکیب میں وہی ... رٹ اختیار فرمائی ہے کہ (حَتّٰی الدُّعَاء) مفسَّر اور (مَعَ الدُّعَاء) مفسِّر جوشئی لطیف کے فقدان پر مبنی ہے۔

(۱۸) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:۱۶' پر (فَلَایُقَالُ حَتَّاهُ) کی ترکیب میں فرماتے ہیں: (حَتیٰ) جار، (ہ) مجرور، جار مجرور مل کر بحکم لفظ واحد نائب فاعل ہوا۔

اقول: یہ غلط ہے، کیونکہ جب یہ استعمال صحیح نہیں تو جار مجرور مل کر نائب فاعل نہ کہا جائے گا، جار کو مجرور کے ساتھ بروقت صحت استعمال ملایا جاتا ہے، بلکہ یوں کہیں گے کہ لفظ (حَتَّاهُ) نائب فاعل، چنانچہ مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم نے بھی اسی طرح فرمایا ہے۔۱۲

وَعَلٰی[۱] لِلْاِسْتِعْلَاءِ[(1)] نَحْو زَیْد عَلٰی السَّطْحِ[(2)]
وَعَلَیْهِ[۲] دَیْنٌ[(3)] وَقَدْ تَکُوْن بِمَعْنٰی[۳] البَاء
نَحْو مَرَرْتُ[۴] عَلَیْه بِمَعْنٰی مَرَرْت بِهٖ وَقَدْ
تَکُوْن بِمَعْنٰی فِیْ نَحْو قَوْلِهٖ تَعَالٰی اِنْ کُنْتُم
عَلٰی سَفَر اَیْ فِیْ سَفَرٍ

[۱] **قوله: وعلٰی**: یہ دو قسم پر ہے:

اوّل: اِسْمِی: بمعنی (فوق) جب کہ اس پر (مِنْ) جارّہ آئے جیسے:

غدت من علیه بعد ماتم ظمؤهَا تَصِلُّ وعن قَیْضٍ بزیزاء مَجْهَلْ

شاعر اس شعر میں (قطاۃ) مرغ سنگ خوار کا ذکر کرتا ہے، (علیه) میں (علی) بمعنی (فوق) ہے، اور ضمیر مجرور کا مرجع (الفرخ) اور (ظمؤ) بکسر بمعنی (دو آب نوشی کا درمیانی زمانہ) اور (تصلّ) ای تصوّتُ احشاؤھا مِنَ العطش، (صلیل) بمعنی صوت الیابس سے ماخوذ ہے، (عن قیض) کا عطف (من علیه) پر ہے، اور (قیض) کے معنی ہیں انڈے کا بالائی چھلکا، اور (زیزاء) بمعنی زمین سخت، (مَجْهَلٌ) اسمِ مکان ہے بمعنی جہل گاہ، اس کی جانب (زیزاء) کی اضافت از قبیل اضافة الموصوف الی الصّفة ہے، مبدل منہ اور بدل بھی قرار دے سکتے ہیں، **حاصل معنی** یہ کہ دو آب نوشی کا درمیانی زمانہ پورا ہو جانے کے بعد مرغ سنگ خوار اپنے بچے کو چھوڑ کر جو انڈے کے چھلکے سے تازہ بتازہ برآمد ہوا تھا چل پڑا، در آنحالیکہ شدت تشنگی کے باعث اس کی آنتیں بول رہی تھیں۔

دوم: حرفی؛ غیر سیبویہ کے نزدیک، اور 'سیبویہ' کے نزدیک صرف اسمی ہوتا ہے، حرفی آٹھ معانی میں مستعمل ہے، جن میں سے تین چونکہ کثیر الاستعمال ہیں، اس لئے شارح علیہ الرحمۃ نے ان کو بیان فرمایا ہے، اور باقی ماندہ پانچ کو بوجہ قلت استعمال ترک کر دیا۔

۲ قوله: وعليه دينٌ: یہ (رَكِبَهُ دَيْنٌ) کی طرح ہے کہ دین کو وزنی چیز کے ساتھ تشبیہ دی گئی، گویا وہ مدیون کی پشت یا گردن پر سوار ہے، اسی قبیل سے ہے: (عَلَيَّ قَضَاءُ الصَّلٰوة) اور (عَلَيْهِ الْقِصَاصُ) یعنی حقوق جو کسی کے ذمہ لازم ہیں گویا وہ اس پر سوار ہیں، "رضی"۔

۳ قوله: بمعنى الباء: یعنی برائے الصاق کہ مطلق سے یہی متبادر ہوتا ہے، کیونکہ الصاق ایسے معنی ہیں جو استعمال میں ان سے کسی وقت منفک نہیں ہوتے، جملہ معانی مذکورہ میں پائے جاتے ہیں، قولہ تعالیٰ: (حَقِيقٌ عَلٰى اَنْ لَّا اَقُوْلَ) میں بھی (عَلٰى) بمعنی (بَا) ہے۔

۴ قوله: مررت عليه: 'رضی' کے کلام سے مفہوم ہوتا ہے کہ اس مثال میں (عَلٰى) برائے استعلائے مجازی ہے، کیونکہ فرماتے ہیں: (مَرَرْتُ عَلَيْهِ) سے اس بات کا افادہ ہوتا ہے کہ (مُرُوْر) جانب فوق سے ہوا، بخلاف (مَرَرْتُ بِهٖ) کہ وہ اس معنی میں نص نہیں، (علٰی) کے باقی ماندہ پانچ معانی یہ ہیں: (مصاحبت) جیسے: وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ اَیْ مَعَ حُبِّهٖ، (تعلیل) جیسے: وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰاكُمْ ای لِهِدَايَتِهٖ اِيَّاكُمْ، بمعنی (عَنْ) جیسے:

اذا رضیت علیّ بنو قشیر　　لعمر اللّٰه اعجبنی رضاھا

بمعنی (مِنْ) جیسے: اِذَا اکْتَالُوا عَلَی النَّاسِ یَسْتَوفُوْنَ اَیْ مِنَ النَّاسِ، برائے (اضراب) جیسے:

وقد زعموا انّ المحبّ اذا دنا　　یمل وان النای یشفی من الوجد

بکل تداوینا فلم یشف مابنا　　علیٰ انّ قرب الدّار خیر من البعد

علیٰ انّ قرب الدّار لیس بنافع　　اذا کان من تھواہ لیس بذی وُدِ

اس (علیٰ) کے تعلق میں دوقول ہیں:

اوّل: یہ کہ اپنے ماقبل کے ساتھ متعلق ہوتا ہے یعنی جس ماقبل کے معنی کو بطور (اضراب مابعد) تک پہنچایا ہے جیسے: اشعارِ مذکور میں پہلے (علیٰ) کا ماقبل (**فلم یشف**) اور دوسرے کا (**خیر**) ہے۔

دوم: یہ کہ مقام خبر میں واقع ہے جس کا مبتدا محذوف ہے، تقدیر عبارت یہ ہے: (**التحقیق علیٰ کذا**)، اس کو (علیٰ) استدراکیہ بھی کہتے ہیں، 'ابوالحسن اخفش' نے کہا کہ کبھی (**علیٰ**) کو حذف کرکے اس کے مجرور کو بنابر مفعولیت منصوب رکھتے ہیں جیسے: **لَاَقْعُدَنَّ لَھُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِیْمَ**۔۱۲

(1) **للاستعلاء**: یہاں پر بھی بقاعدۂ مذکورہ لام تعریف مکسور کو سین ساکن کے ساتھ ملاکر پڑھ سکتے ہیں۔

(2) **السَّطح**: بام خانہ یعنی چھت۔

(3) **دَین**: وہ قرض جس کا وقت ادائیگی مقرر ہو۔۱۲

ترکیب

قوله: وعلیٰ لِلاستعلَاءِ: میں (و) حرفِ عطف، (عَلٰی) مراد اللّفظ مبتدا، (ل) حرفِ جار، (اَلْاِسْتِعْلَاءِ) مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتَةٌ) مقدر کا، (ثَابِتَةٌ) اسم فاعل صیغہ واحد مؤنث، اس میں (ھِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے مبتدا، (ثَابِتَةٌ) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قوله: نحو زید علیٰ السَّطح وعلیه دین: میں (نَحْوُ) مضاف، (زَیْدٌ عَلَی السَّطْحِ) مراد اللّفظ معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف، (عَلَیْهِ دَیْنٌ) مراد اللّفظ معطوف، معطوف علیہ اپنے



معطوف سے مل کر مضاف الیہ، (نَحْوُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُہٗ) مقدر کی، (مِثَالُ) مضاف، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع بسوئے (عَلٰی) برائے استعلاء، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ زَید علٰی السَّطح: میں (زَیْدٌ) مبتدا، (عَلٰی) حرفِ جار، (اَلسَّطْحِ) مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا، (ثَابِتٌ) اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے مبتدا، (ثَابِتٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

عَلَیْہِ دَیْنٌ: میں (عَلٰی) حرفِ جار، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مجرور راجع بسوئے (زَیْد)، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا، (ثَابِتٌ) اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے (دَیْن)، (ثَابِتٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر مقدم، (دَیْنٌ) مبتدائے مؤخر، مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

قولہ: وقد تکون بمعنی الباء: میں (و) حرفِ عطف، (قَدْ) حرف برائے تقلیل، (تَکُوْنُ) فعل مضارع معروف صیغہ واحد مؤنث غائب (فعل ناقص)، اس میں (ھِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم راجع بسوئے (عَلٰی)، (بَا) حرفِ جار، (مَعْنٰی) مضاف، (اَلْبَاءِ) مضاف الیہ، (مَعْنٰی) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتَۃً) مقدر کا، (ثَابِتَۃً) اسمِ فاعل صیغہ واحد مؤنث، اس میں (ھِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے (اسمِ فعل ناقص)، (ثَابِتَۃً) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، (تَکُوْنُ) فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قولہ: نحو مررت علیہ بمعنی مررت بہ: میں (نَحْوُ) مضاف، (مَرَرْتُ عَلَیْہِ) مراد اللفظ ذوالحال، (بَا) حرفِ جار، (مَعْنٰی) مضاف، (مَرَرْتُ بِہٖ) مراد اللفظ مضاف الیہ، (مَعْنٰی) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتًا) مقدر کا، (ثَابِتًا) اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے ذوالحال، (ثَابِتًا) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر مضاف الیہ، (نَحْوُ) مضاف اپنے

مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُهٗ) مقدر کی، (مِثَالُ) مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع بسوئے (عَلٰی) بمعنیٰ (بَا)، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ مَرَرت علَیه: میں (مَرَرْتُ) فعل ماضی معروف صیغہ واحد متکلم، اس میں (تَا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل، (عَلٰی) حرف جار، (هَا) ضمیر مجرور متصل مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (مَرَرْتُ) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

مَرَرتُ بِه: میں (مَرَرْتُ) فعل ماضی معروف صیغہ واحد متکلم، اس میں (تَا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل، (بَا) حرفِ جار، (هَا) ضمیر مجرور متصل مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (مَرَرْتُ) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

قوله: وقد تكون بمعنى فِي: میں (و) حرفِ عطف، (قَدْ) حرف برائے تقلیل، (تَكُوْنُ) فعل مضارع معروف صیغہ واحد مؤنث غائب (فعل ناقص)، اس میں (هِيَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم راجع بسوئے (عَلٰی)، (بَا) حرفِ جار، (مَعْنٰی) مضاف، (فِيْ) مراد اللّفظ مضاف الیہ، (مَعْنٰی) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتَةً) مقدر کا، (ثَابِتَةً) اسمِ فاعل صیغہ واحد مؤنث، اس میں (هِيَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے اسمِ فعل ناقص، (ثَابِتَةً) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، (تَكُوْنُ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قوله: نحو قوله تعالٰى ان كنتم علٰى سَفرٍ اى فى سَفرٍ: میں (نَحْوُ) مضاف، (قَوْلِ) بمعنیٰ (مَقُوْلِ) مضاف الیہ مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل ذوالحال راجع بسوئے اسمِ جلالت، (تَعَالٰی) فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے ذوالحال، (تَعَالٰی) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر مضاف الیہ، (قَوْلِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف علیہ یا مبدل منہ، (اِنْ كُنْتُمْ عَلٰى سَفَرٍ) مراد اللّفظ معطوف علیہ یا مبدل منہ، (اَیْ) حرفِ تفسیر، (فِيْ سَفَرٍ) بتقدیر (اِنْ كُنْتُمْ) مراد اللّفظ عطف بیان یا بدل الکل، معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے مل کر یا مبدل منہ اپنے بدل الکل سے مل کر عطف بیان یا بدل الکل، (قَوْلِ) معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے مل کر یا (قَوْلِ) مبدل منہ اپنے بدل الکل سے مل کر مضاف الیہ، (نَحْوُ) مضاف

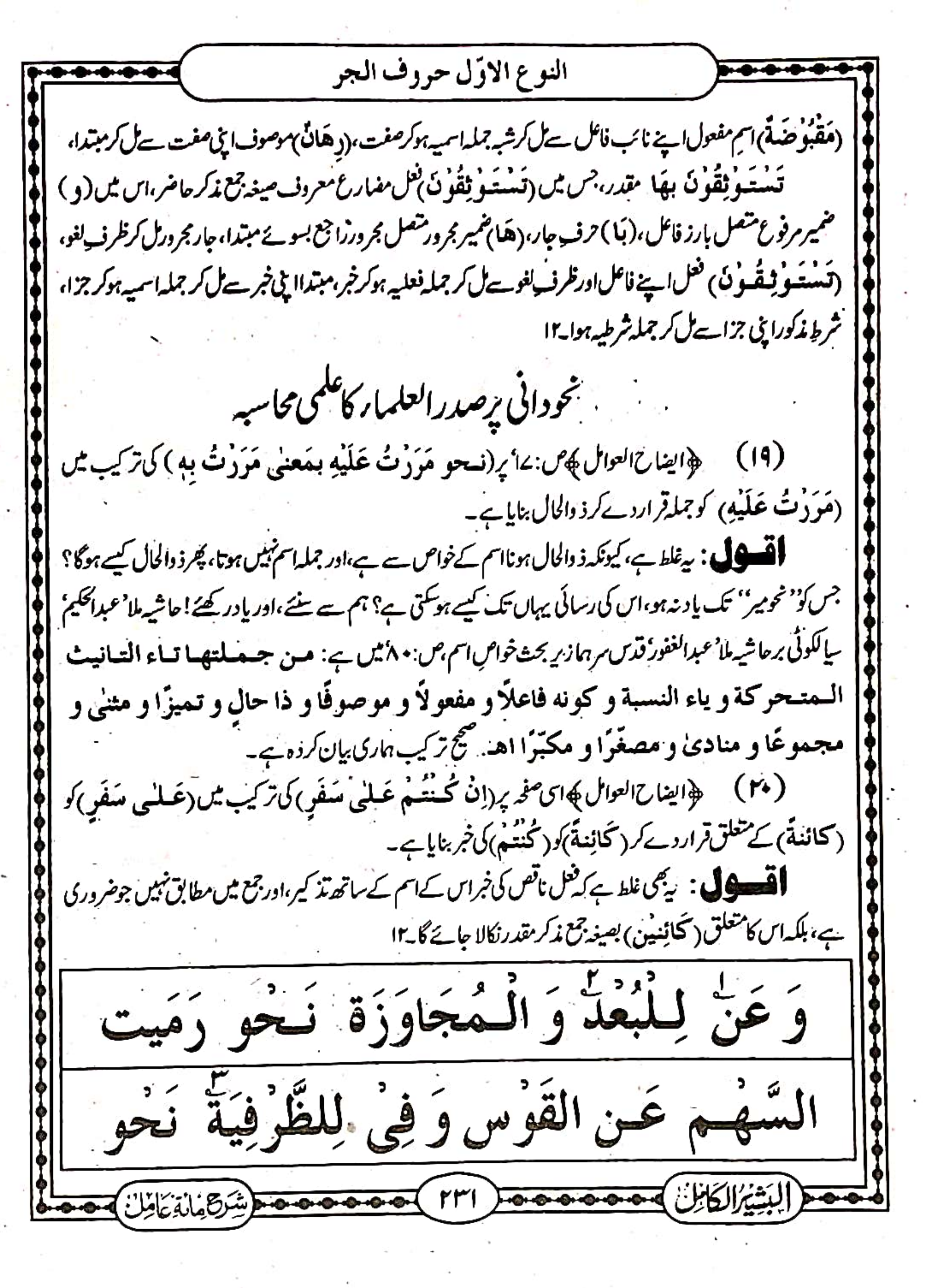
اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُہٗ) مقدر کی، (مِثَالُ) مضاف، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع بسوئے (عَلٰی) بمعنی (فِیْ)، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ ان کنتم علٰی سَفَر: میں (اِنْ) حرفِ شرط، (کُنْتُمْ) فعل ماضی معروف صیغہ جمع مذکر حاضر (فعل ناقص)، اس میں (تَا) ضمیر مرفوع متصل بارز اسم، (م) علامت جمع، (عَلٰی) حرفِ جار، (سَفَرٍ) مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتِیْن) مقدر کا، (ثَابِتِیْن) اسمِ فاعل صیغہ جمع مذکر، اس میں (اَنْتُمْ) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل، (تَا) علامت خطاب، (م) علامت جمع، (ثَابِتِیْن) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، (کُنْتُمْ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط، اور اس کی جزا (فَرِھَانٌ مَقْبُوضَۃٌ) قرآن کریم میں مذکور ہے۔

فَرِھَانٌ مَقْبُوضَۃٌ: میں (فَا) جزائیہ، (رِھَانٌ) جمع (رَھْنٌ) موصوف، (مَقْبُوْضَۃٌ) اسمِ مفعول صیغہ واحد مؤنث، اس میں (ھِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل راجع بسوئے موصوف، (مَقْبُوْضَۃٌ) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت، (رِھَانٌ) موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتدا، (تَسْتَوْثِقُوْنَ بِھَا) مقدر اس میں، (تَسْتَوْثِقُوْنَ) فعل مضارع معروف صیغہ جمع مذکر حاضر، اس میں (و) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل، (بَا) حرفِ جار، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مجرور راجع بسوئے مبتدا، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (تَسْتَوْثِقُوْنَ) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر جزا، شرط مذکور اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا، اور

فِیْ سَفَرٍ بتقدیر اِنْ کُنْتُمْ: میں (فِیْ) حرفِ جار، (سَفَرٍ) مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتِیْنَ) مقدر کا، (ثَابِتِیْنَ) اسمِ فاعل صیغہ جمع مذکر، اس میں (اَنْتُمْ) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل، (تَا) علامت خطاب، (م) علامت جمع، (ثَابِتِیْنَ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر (اِنْ کُنْتُمْ) مقدر کی، جس میں (اِنْ) حرفِ شرط، (کُنْتُمْ) فعل ماضی معروف صیغہ جمع مذکر حاضر (فعل ناقص)، اس میں (تَا) ضمیر مرفوع متصل بارز اسم، (م) علامت جمع، (کُنْتُمْ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر شرط،

فَرِھَانٌ مَقْبُوْضَۃٌ جزائے مذکور فی القرآن، اس میں (فَا) جزائیہ، (رِھَانٌ) جمع (رھن) موصوف، (مَقْبُوْضَۃٌ) اسمِ مفعول صیغہ واحد مؤنث، اس میں (ھِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل راجع بسوئے موصوف،



(مَقْبُوْضَةٌ) اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت، (رِهَانٌ) موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتدا، تَسْتَوْثِقُوْنَ بِهَا مقدر، جس میں (تَسْتَوْثِقُوْنَ) فعل مضارع معروف صیغہ جمع مذکر حاضر، اس میں (و) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل، (بَا) حرف جار، (هَا) ضمیر مجرور متصل مجرور راجع بسوئے مبتدا، جار مجرور مل کر ظرف لغو، (تَسْتَوْثِقُوْنَ) فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر جزا، شرط مذکور اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔۱۲

نحودانی پر صدر العلماء کا علمی محاسبہ

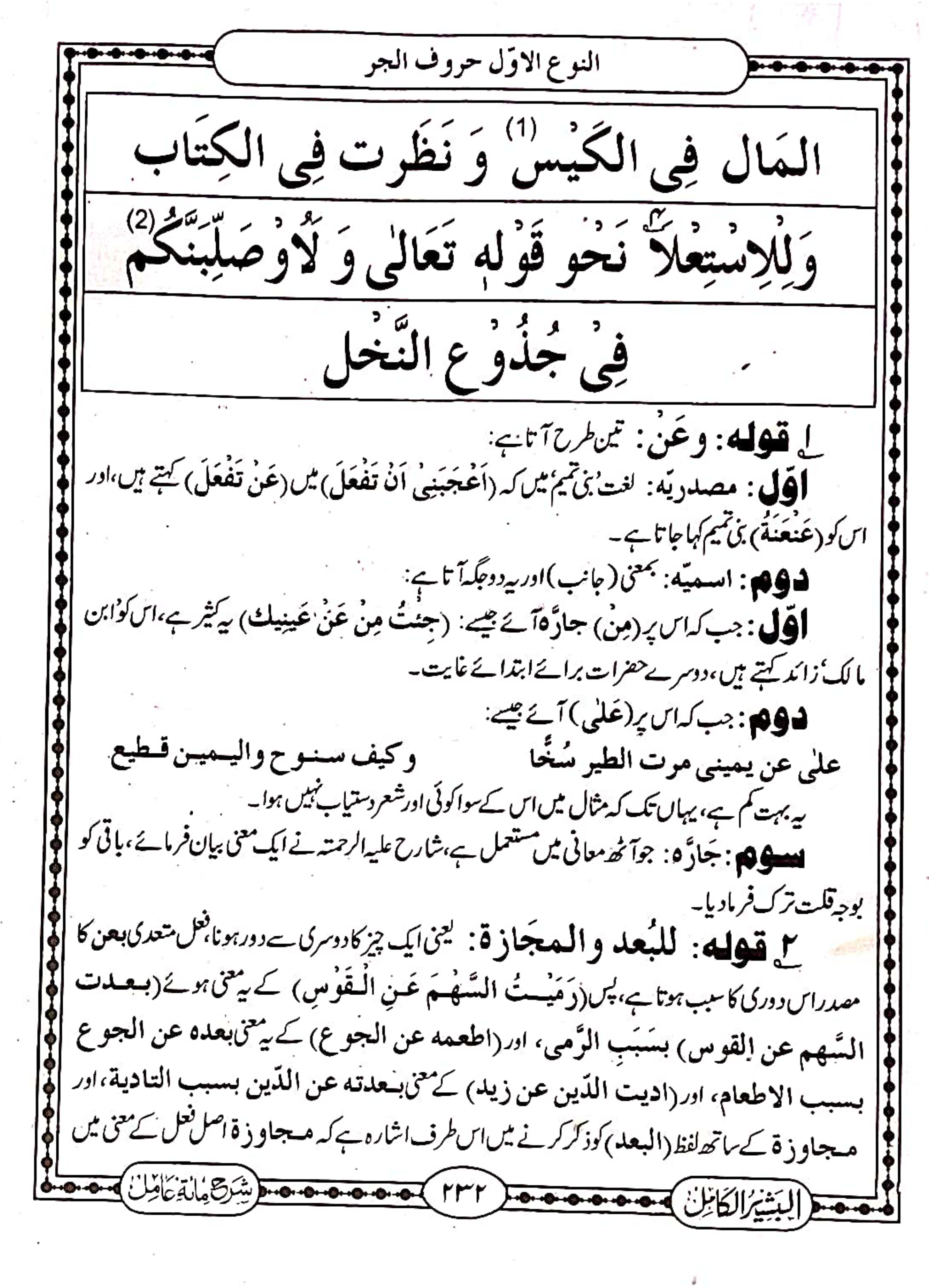
(۱۹) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص: ۷۱ پر (نحو مَرَرْتُ عَلَيْهِ بمعنىٰ مَرَرْتُ بِهٖ) کی ترکیب میں (مَرَرْتُ عَلَيْهِ) کو جملہ قرار دے کر ذوالحال بنایا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے، کیونکہ ذوالحال ہونا اسم کے خواص سے ہے، اور جملہ اسم نہیں ہوتا، پھر ذوالحال کیسے ہوگا؟ جس کو "نحومیر" تک یاد نہ ہو، اس کی رسائی یہاں تک کیسے ہوسکتی ہے؟ ہم سے سنئے، اور یاد رکھئے! حاشیہ ملا عبد الحکیم سیالکوٹی بر حاشیہ ملا عبد الغفور قدس سرہما زیر بحث خواص اسم، ص: ۸۰ میں ہے: من جملتها تاء التانيث المتحركة و ياء النسبة و كونه فاعلاً و مفعولاً و موصوفًا و ذا حالٍ و تميزًا و مثنىٰ و مجموعًا و منادىٰ و مصغرًا و مكبّرًا اهـ. صحیح ترکیب ہماری بیان کردہ ہے۔

(۲۰) ﴿ایضاح العوامل﴾ اسی صفحہ پر (اِنْ كُنْتُمْ عَلٰى سَفَرٍ) کی ترکیب میں (عَلٰى سَفَرٍ) کو (كَائِنَةً) کے متعلق قرار دے کر (كَائِنَةً) کو (كُنْتُمْ) کی خبر بنایا ہے۔

اقول: یہ بھی غلط ہے کہ فعل ناقص کی خبر اس کے اسم کے ساتھ تذکیر، اور جمع میں مطابق نہیں جو ضروری ہے، بلکہ اس کا متعلق (كَائِنِيْنَ) بصیغہ جمع مذکر مقدر نکالا جائے گا۔۱۲

وَعَنْ لِلْبُعْدِ[۱] وَالْمُجَاوَزَةِ[۲] نَحْو رَمَيْت
السَّهْمَ عَنِ الْقَوْسِ وَفِيْ لِلظَّرْفِيَّةِ[۳] نَحْو



المَال فِی الکَیْسْ[1] وَ نَظَرت فِی الکِتَاب

وَلِلْاِسْتِعْلَاءِ نَحْو قَوْلِهٖ تَعَالٰی وَ لَاُوْصَلِّبَنَّکُمْ[2]

فِیْ جُذُوْعِ النَّخْل

۱ **قوله: وعَنْ:** تین طرح آتا ہے:

اوّل: مصدریّہ: لغت 'بنی تمیم' میں کہ (اَعْجَبَنِیْ اَنْ تَفْعَلَ) میں (عَنْ تَفْعَلَ) کہتے ہیں، اور اس کو (عَنْعَنَۃُ) بنی تمیم کہا جاتا ہے۔

دوم: اسمیّہ: بمعنی (جانب) اور یہ دو جگہ آتا ہے:

اوّل: جب کہ اس پر (مِنْ) جارّہ آئے جیسے: (جِئْتُ مِنْ عَنْ عَینِیك) یہ کثیر ہے، اس کو ابن مالک 'زائد کہتے ہیں، دوسرے حضرات برائے ابتدائے غایت۔

دوم: جب کہ اس پر (علٰی) آئے جیسے:

علٰی عن یمینی مرت الطیر سُنَّحا وکیف سنوح والیمین قطیع

یہ بہت کم ہے، یہاں تک کہ مثال میں اس کے سوا کوئی اور شعر دستیاب نہیں ہوا۔

سوم: جارّہ: جو آٹھ معانی میں مستعمل ہے، شارح علیہ الرحمۃ نے ایک معنی بیان فرمائے، باقی کو بوجہ قلت ترک فرمادیا۔

۲ **قوله: للبُعد والمجَازة:** یعنی ایک چیز کا دوسری سے دور ہونا، فعل متعدی بعن کا مصدر اس دوری کا سبب ہوتا ہے، پس (رَمَیْتُ السَّهْمَ عَنِ الْقَوْسِ) کے یہ معنی ہوئے (بعدت السَّهم عن القوس) بسَبَبِ الرَّمی، اور (اطعمه عن الجوع) کے یہ معنی بعده عن الجوع بسبب الاطعام، اور (ادیت الدّین عن زید) کے معنی بعدته عن الدّین بسبب التادية، اور مجاوزة کے ساتھ لفظ (البعد) کو ذکر کرنے میں اس طرف اشارہ ہے کہ مجاوزة اصل فعل کے معنی میں



ہے، مشارکت کے واسطے نہیں، جو مفاعلت کا خاصہ ہے، ''رضی''، باقی سات معنی یہ ہیں: (بدل) جیسے: وَاتَّقُوا يَوْمًا لَا تَجزِىْ نَفْسٌ عَنْ نَفْسٍ شَيْئًا اى بَدل نفسٍ، (استعلاء) جیسے: فَاِنَّمَا يَبْخَلُ عَنْ نَفْسِهٖ اى عَلٰى نفسه، (تعليل) جیسے: وَمَا نَحنُ بِتارِكِيْ اٰلِهَتِنَا عَنْ قَوْلِكَ اى لِاَجْلِ قَوْلِكَ، (استعانت) جیسے: وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى، (بَعْد) جیسے: لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ اى حَالة بَعْدَ حَالةٍ، (مِنْ) جیسے: هُوَالَّذِىْ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ اى مِنْ عِبَادِهٖ،(ظرفیت) جیسے:

و آس سراة الحىّ حيث لقيتهم ولَاتك عن حَلِّ الرّباعة و اينا

(رباعة) بمعنی اقساط (یت) اور کبھی زائد بھی آتا ہے، جیسا کہ (عن) کو اوّل موصول سے حذف کر کے آخر میں زیادہ کریں جیسے:

اتجزع ان نفس اتا ها حما مها فهلّا الّتى عن بين جنبيك تدفع

اى فهلّا تدفع عن الّتى بين جنبيك مسالك بهية۔

۳ قوله: وللظرفية: یعنی اس پر دلالت کرنے کیلئے کہ مدخول (فِی) کسی چیز کے واسطے محل ہے، اگر حقیقۃً ہو بایں طور کہ مکان ہے، یا زمان تو ظرفیت حقیقیہ مکانی جیسے: (اَلْمَالُ فِى الْكِيس) یا زمانی جیسے: وَهُمْ مِنْ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُوْنَ فى بضع سِنِيْنَ، اور اگر مدخولِ (فِی) محل حقیقۃً نہیں بایں طور کہ مکان ہے، نہ زمان تو ظرفیت مجازیہ ہے جیسے: (تَفَكَّرتَ فِى الْعِلم) کہ اس میں مدخول (فِی) یعنی علم نہ مکان، نہ زمان، لیکن اس تعریف پر لازم آتا ہے کہ شارح علیہ الرحمۃ کی پیش کردہ مثال: (نَظَرْتُ فِى الْكِتَابِ) ظرفیت مجازی کی نہ ہو، کیونکہ کتاب از قبیل مکان ہے، اور اس تعریف میں مظروف کی طرف نظر نہیں کی گئی تو غالباً اس کا ظرفیت مجازی کی مثال ہونا اس تعریف پر مبنی ہے جس میں مظروف کا بھی لحاظ ہے، چنانچہ علامہ 'لیلین' نے فرمایا کہ حقیقی ظرفیت صرف مکانیہ ہے، زمانیہ حقیقی نہیں ہوتی، کیونکہ حقیقی ظرفیت اس وقت ہوتی ہے جب کہ مظروف ذی حیز شے ہو، اور ظرف ذی احتوا، دونوں باتیں مفقود ہوں، یا ایک تو ظرفیت مجازی ہوگی جیسے: (فِى عِلْمِهٖ نَفْعٌ) اس میں دونوں مفقود ہیں کہ علم کے لئے نفع پر احتوا نہیں، اور نفع ذی حیّز نہیں ہے، (زَيْدٌ فِى اسعَة) کہ اس میں مظروف یعنی زید اگر چہ ذی حیز ہے، مگر ظرف یعنی (سعة) ذی احتواء نہیں، اور اسی قبیل سے ہے: (زيد فى يوم كذا) کہ اس میں مظروف یعنی زید اگر چہ ذی حیز ہے، مگر ظرف یعنی (یوم) ذی احتواء نہیں، کیونکہ (احتواء محسوسات کی صفات سے ہے، اور زمانہ محسوس نہیں،

اور (فی صدرہ علم) کہ اس میں ظرف یعنی (صدر) اگرچہ ذی احتواء ہے، مگر مظروف یعنی (علم) ذی حیز نہیں، اسی قبیل سے ہے شرح کی پیش کردہ مثال (نَظَرْتُ فِی الْکِتَابِ) حاشیة الصّبان۔

۴ **قوله: ولِلاستعلاء:** (فِی) آٹھ معانی میں مستعمل ہے، دو مذکور ہو گئے، باقی چھ یہ ہیں: (۱) (مصاحبت) جیسے: وَادْخُلُوْا فِیْ اُمَمٍ ای مَعَ اَمَمٍ، (۲) (تعلیل) جیسے: ان امراۃ دخلت النّار فی هرة حبستها ای لاجل هرة حبستها، (۳) بمعنی (الٰی) جیسے: فَرُدُّوْا اَیْدِیَهُمْ فِیْ اَفْوَاهِهِمْ ای الٰی افواههم، (۴) بمعنی (مِنْ) جیسے:

الاعم صباحًا ایّها الطلل البالی   وهل یعمنّ من کان فی العُصرِ الخالی
وهل یعمنّ مَن کان احدث عهده   ثلاثین شهرًا فی ثلٰثة احوال

ای من ثلٰثة احوال، (عِمْ) یہ امر ہے (عَمَّ یَعُمُّ) بمعنی نعم ینعم سے اور (عِمْ صَباحًا) زمانہ جاہلیت کی تحیت ہے جیسے: اسلام میں (اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ) اور (هَلْ) برائے استفہام انکاری ہے، اور (یَعْمَنَّ) بنون ثقیلہ ہے، اور (اَلعُصُر) بضم عین وصاد بمعنی زمانہ (احدث) اسمِ کان ہے۔

(۵) بمعنی (بَا) جیسے:

ویرکب یوم الردع منّا فوارس   بصیرون فی طعن الاباهر والکلی

ای بصیرون بطعن الاباهر والکلی۔

(۶) (مقایسه) یعنی اس کے ماقبل کا مابعد کی طرف نسبت کرتے ہوئے ملحوظ ہونا یہ مفضولِ سابق، اور فاضل لاحق کے درمیان واقع ہوتی ہے جیسے: فَمَا مَتَاعُ الْحَیَاةِ الدُّنْیَا فی الاٰخِرَةِ اِلَّا قلیلٌ، اور زائد بھی آتی ہے جیسے: وقَالَ ارْکَبُوْا فِیهَا بِسْمِ اللّٰهِ ای اِرْکَبُوهَا۔۱۲

(1) الکیس: کیسہ یعنی تھیلی جس میں نقدی رکھتے ہیں۔

(2) ولاوصلبنکم: بواو زائد مطابق رسم خط قرآنی۔۱۲

ترکیب

قوله: وعن للبعد والجاوزة: میں (و) حرفِ عطف، (عَنْ) مراد اللفظ مبتدا، (ل) حرفِ جار، (اَلبُعْدِ) معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف، (اَلْمُجَاوَزَةِ) معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر

مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا(ثَابِتَةٌ) مقدر کا، (ثَابِتَةٌ) اسمِ فاعل صیغہ واحد مؤنث، اس میں (هِيَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے مبتدا، (ثَابِتَةٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قوله: نحو رميت السَّهم عَن القَوس: میں (نَحْوُ) مضاف، (رَمَيْتُ السَّهْمَ عَنِ الْقَوْسِ) مراد اللفظ مضاف الیہ، (نَحْوُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُهَا) مقدر کی، (مِثَالُ) مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع بسوئے (عَنْ) برائے **بُعد و مجاوزة**، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادهٔ معنیٰ رميت السَّهم عن القَوس:

میں (رَمَيْتُ) فعل ماضی معروف صیغہ واحد متکلم، اس میں (تَا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل، (اَلسَّهْمَ) مفعول بہ، (عَنْ) حرفِ جار، (اَلْقَوْسِ) مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (رَمَيْتُ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

قوله: وفي للظَّرْفِيَةِ: میں (و) حرفِ عطف، (فِيْ) مراد اللفظ مبتدا، (ل) حرفِ جار، (اَلظَّرْفِيَةِ) مجرور، جار مجرور مل کر معطوف علیہ،

ولِلاسْتِعْلَاءِ: میں (و) حرفِ عطف، (ل) حرفِ جار، (اَلِاسْتِعْلَاءِ) مجرور، جار مجرور مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتَةٌ) مقدر کا، (ثَابِتَةٌ) اسمِ فاعل صیغہ واحد مؤنث، اس میں (هِيَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے (فِيْ)، (ثَابِتَةٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قوله: نحو المَال في الكيس و نظَرت في الكتَاب: میں (نَحْوُ) مضاف، (اَلْمَالُ فِي الْكِيْسِ) مراد اللفظ معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف، (نَظَرْتُ فِي الْكِتَابِ) مراد اللفظ معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ، (نَحْوُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُهُ) مقدر کی، (مِثَالُ) مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع بسوئے (فِيْ) برائے ظرفیت، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔



بر تقدیر ارادۂ معنیٰ الـمَـالُ فِی الکیْس، نظرت فی الکتاب:

الکتَاب: میں (اَلْمَالُ) مبتدا، (فِیْ) حرفِ جار، (اَلْکِیْسِ) مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا، (ثَابِتٌ) اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے (اَلْمَال)، (ثَـابِتٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، (اَلْـمَالُ) مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا، اور (نَظَرْتُ) فعل ماضی معروف صیغہ واحد متکلم، اس میں (تَا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل، (فِیْ) حرفِ جار، (اَلْکِتَابِ) مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (نَظَرْتُ) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

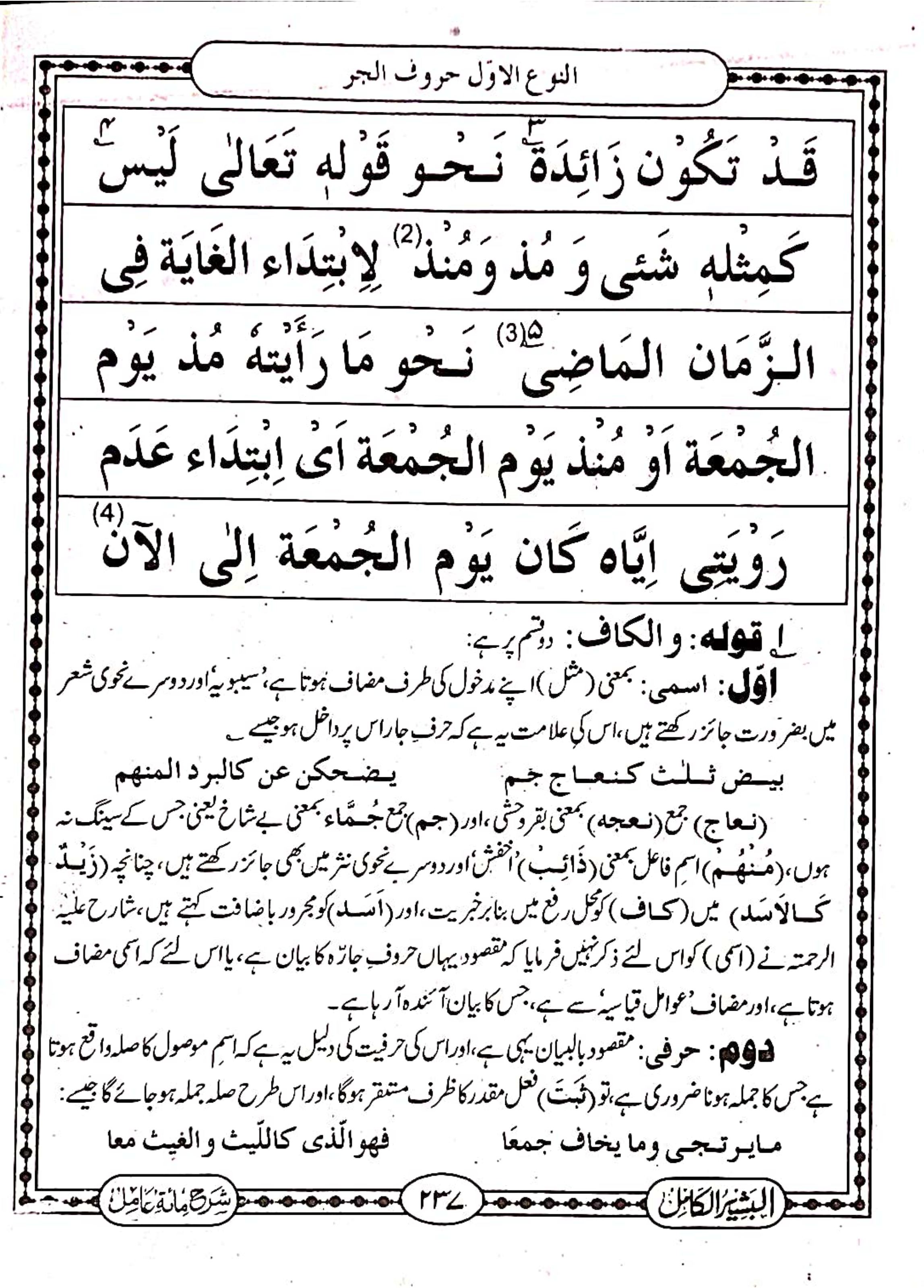
قوله: نـحو قوله تعالیٰ و لَاُوصلبَنّکم فِی جذوع النَّخل:

میں (نَحْوُ) مضاف، (قَوْلِ) بمعنی (مَقُوْل) مضاف الیہ مضاف، (ھَا) ضمیر مجرور متصل ذوالحال راجع بسوئے اسمِ جلالت، (تَعَالٰی) فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے ذوالحال، (تَـعَالٰی) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر مضاف الیہ، (قَوْلِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف علیہ یا مبدل منہ، (وَلَاُوَصَلِّبَنَّکُمْ فِی جُذُوْعِ النَّخْلِ) مراد اللفظ عطف بیان یا بدل الکل، معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے مل کر یا مبدل منہ اپنے بدل الکل سے مل کر مضاف الیہ، (نَـحْوُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُہٗ) مقدر کی، (مِثَالُ) مضاف، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع بسوئے (فِیْ) برائے استعلاء، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ وَلَاُوصلبنَّکم فِی جُذوع النَّخل:

میں (وَ) حرفِ عطف، (لَاُوَصَلِّبَنَّ) صیغہ واحد متکلم بحث لام تاکید با نون تاکید ثقیلہ در فعل مستقبل معروف، اس میں (اَنَا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل، (کَـاف) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ، (م) علامت جمع، (فِیْ) حرفِ جار، (جُذُوْعِ) مضاف، (اَلـنَّخْلِ) مضاف الیہ، (جُذُوْعِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (لَاُوَصَلِّبَنَّ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔۱۲

وَ الْکَافُ[1] لِلتَّشْبِیْہِ[2] نَـحْوُ زَیْدٌ کَالْاَسَدِ وَ



قَدْ تَكُوْن زَائِدَةً[3] نَحو قَوْلِهٖ تعَالٰی لَیْسَ[4] كَمِثْلِهٖ شَئی وَ مُذ وَمُنْذُ[2] لِاِبْتِدَاء الغَايَة فِی الزَّمَان المَاضِی[5][3] نَحو مَا رَأَيْتُهٗ مُذ يَوْم الجُمْعَة اَوْ مُنْذ يَوْم الجُمْعَة اَیْ اِبْتِدَاء عَدَم رَوْيَتِی اِيَّاه كَان يَوْم الجُمْعَة اِلٰی الآنْ[4]

[۱] **قوله: والكاف**: دوقسم پر ہے:

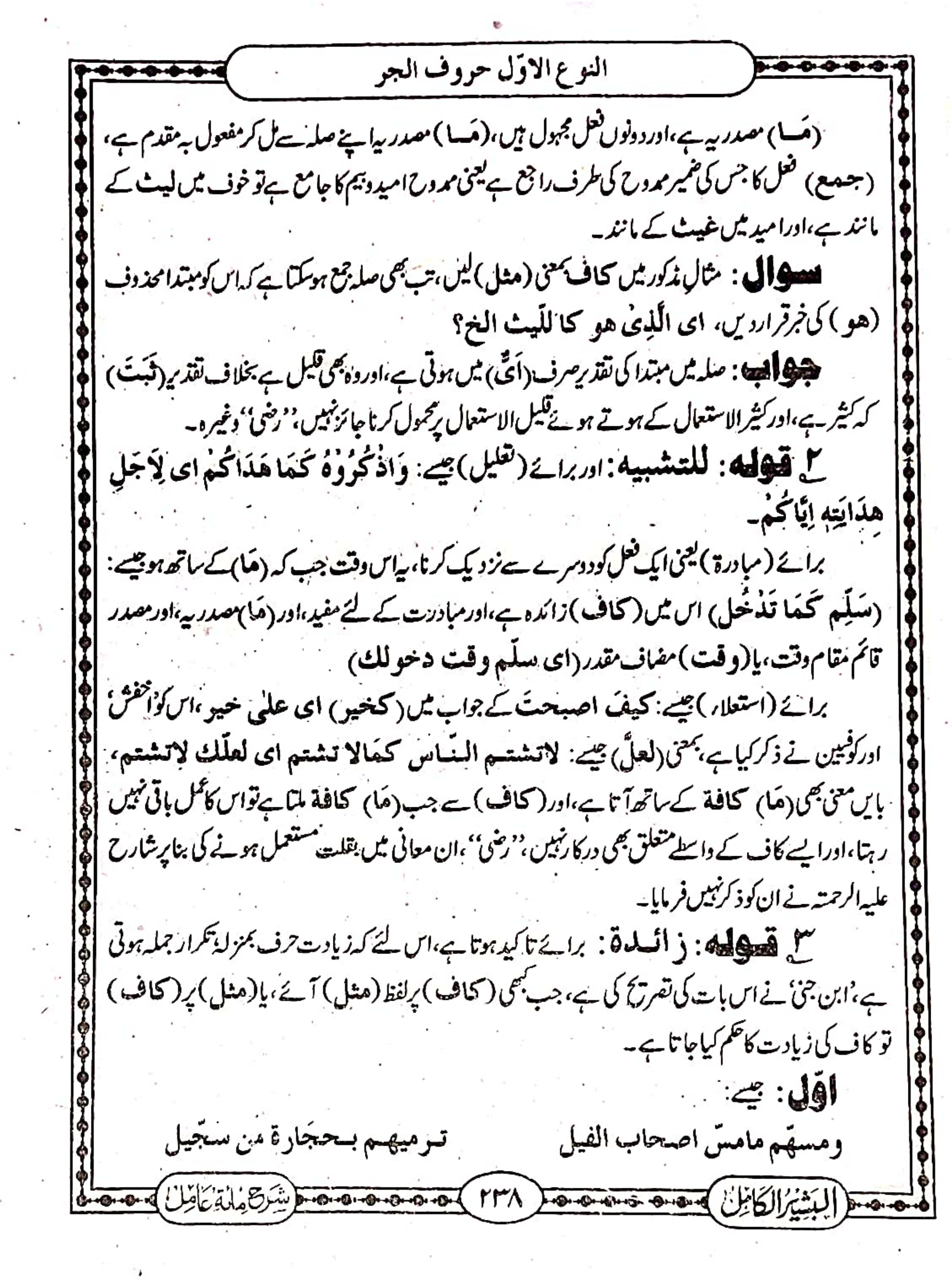
اوّل: اسمی: بمعنی (مثل) اپنے مدخول کی طرف مضاف ہوتا ہے، 'سیبویہ' اور دوسرے نحوی شعر میں بضرورت جائز رکھتے ہیں، اس کی علامت یہ ہے کہ حرفِ جار اس پر داخل ہو جیسے

بیض ثلث کنعاج جم یضحکن عن کالبرد المنهم

(نعاج) جمع (نعجه) بمعنی بقر وحشی، اور (جم) جمع جُمَّاء بمعنی بے شاخ یعنی جس کے سینگ نہ ہوں، (مُنهَم) اسمِ فاعل بمعنی (ذَائِبْ) 'اخفش' اور دوسرے نحوی نثر میں بھی جائز رکھتے ہیں، چنانچہ (زَیْدٌ کَالاَسَد) میں (کاف) کو محل رفع میں بنا بر خبریت، اور (اَسَد) کو مجرور باضافت کہتے ہیں، شارح علیہ الرحمۃ نے (اسمی) کو اس لئے ذکر نہیں فرمایا کہ مقصود یہاں حروفِ جارّہ کا بیان ہے، یا اس لئے کہ اسمی مضاف ہوتا ہے، اور مضاف 'عوامل قیاسیہ' سے ہے، جس کا بیان آئندہ آرہا ہے۔

دوم: حرفی: مقصود بالبیان یہی ہے، اور اس کی حرفیت کی دلیل یہ ہے کہ اسمِ موصول کا صلہ واقع ہوتا ہے جس کا جملہ ہونا ضروری ہے، تو (ثَبَتَ) فعل مقدر کا ظرف مستقر ہوگا، اور اس طرح صلہ جملہ ہو جائے گا جیسے:

مایرتجی وما یخاف جمعا فهو الّذی کاللّیث والغیث معا



(مَـا) مصدریہ ہے، اور دونوں فعل مجہول ہیں، (مَـا) مصدریہ اپنے صلہ سے مل کر مفعول بہ مقدم ہے، (جمع) فعل کا جس کی ضمیر ممدوح کی طرف راجع ہے یعنی ممدوح امید وبیم کا جامع ہے تو خوف میں لیث کے مانند ہے، اور امید میں غیث کے مانند۔

سوال: مثال مذکور میں کاف بمعنی (مثل) لیں، تب بھی صلہ جمع ہو سکتا ہے کہ اس کو مبتدا محذوف (ھو) کی خبر قرار دیں، ای الَّذِیْ ھو کا للّیث الخ؟

جواب: صلہ میں مبتدا کی تقدیر صرف (اَیٌّ) میں ہوتی ہے، اور وہ بھی قلیل ہے بخلاف تقدیر (ثَبَتَ) کہ کثیر ہے، اور کثیر الاستعمال کے ہوتے ہوئے قلیل الاستعمال پر محمول کرنا جائز نہیں، ''رضی'' وغیرہ۔

۲ **قوله: للتشبيه**: اور برائے (تعلیل) جیسے: **وَاذْكُرُوْهُ كَمَا هَدَاكُمْ ای لِاَجْلِ هِدَايَتِهِ اِيَّاكُمْ**۔

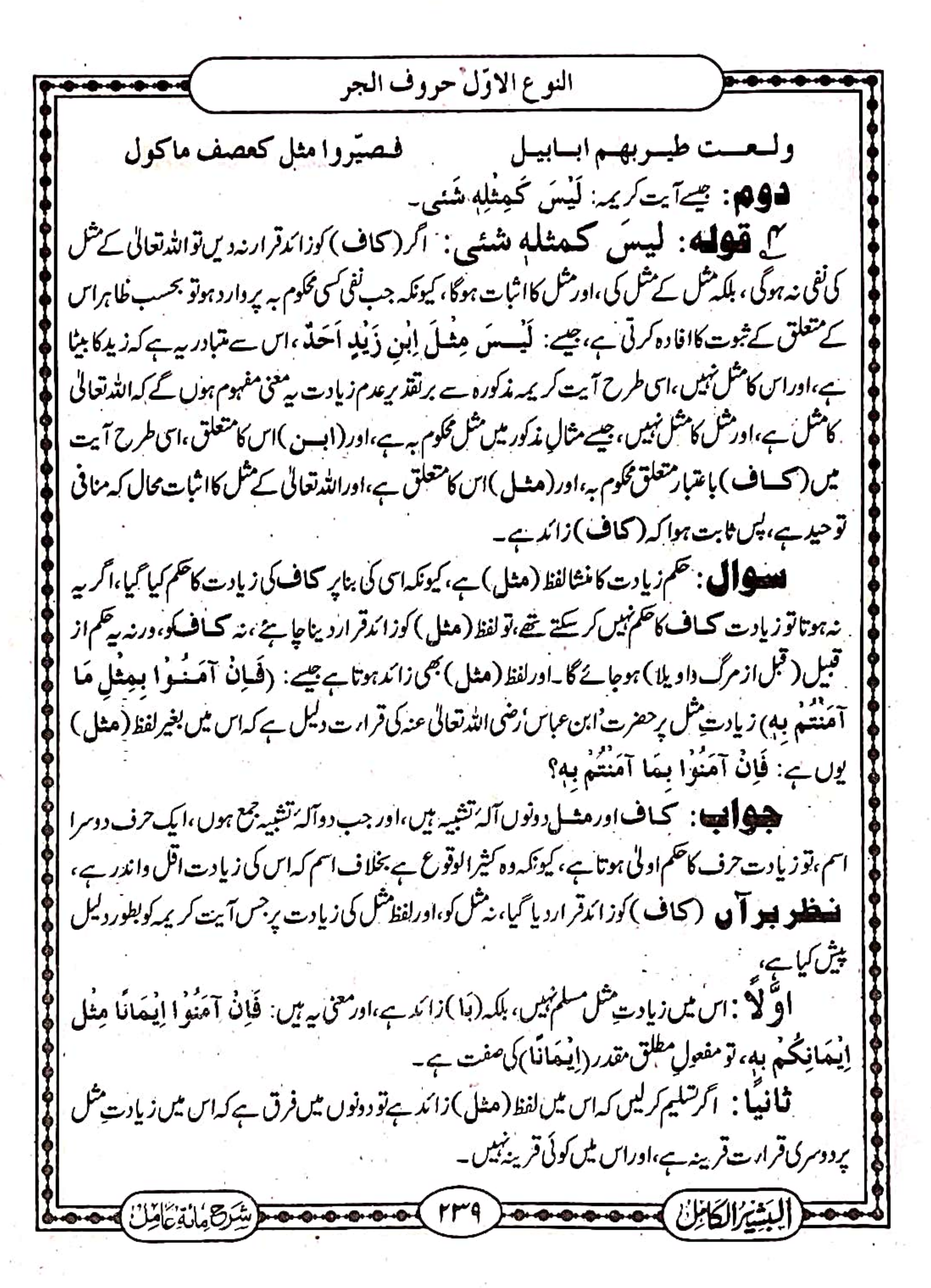
برائے (مبادرۃ) یعنی ایک فعل کو دوسرے سے نزدیک کرنا، یہ اس وقت جب کہ (مَا) کے ساتھ ہو جیسے: (سَلِّم كَمَا تَدْخُل) اس میں (کاف) زائدہ ہے، اور مبادرت کے لئے مفید، اور (مَا) مصدریہ، اور مصدر قائم مقام وقت، یا (وقت) مضاف مقدر (ای سلّم وقت دخولك)

برائے (استعلاء) جیسے: كيفَ اصبحتَ کے جواب میں (كخير) ای علٰی خير، اس کو اخفش اور کوفیین نے ذکر کیا ہے، بمعنی (لعلَّ) جیسے: **لاتشتم النّاس كمالا تشتم ای لعلّك لاتشتم**، بایں معنی بھی (مَا) كافة کے ساتھ آتا ہے، اور (کاف) سے جب (مَا) كافة ملتا ہے تو اس کا عمل باقی نہیں رہتا، اور ایسے کاف کے واسطے متعلق بھی درکار نہیں، ''رضی''، ان معانی میں بقلت مستعمل ہونے کی بنا پر شارح علیہ الرحمۃ نے ان کو ذکر نہیں فرمایا۔

۳ **قوله: زائدة**: برائے تاکید ہوتا ہے، اس لئے کہ زیادت حرف بمنزلہ تکرار جملہ ہوتی ہے، 'ابن جنی' نے اس بات کی تصریح کی ہے، جب کبھی (کاف) پر لفظ (مثل) آئے، یا (مثل) پر (کاف) تو کاف کی زیادت کا حکم کیا جاتا ہے۔

اوّل: جیسے:

ومسهّم مامسّ اصحاب الفيل ترميهم بحجارة من سجّيل



ولعت طيربهم ابابيل   فصيّروا مثل كعصف ماكول

دوم: جیسے آیت کریمہ: لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَئٌی۔

قوله: ليس كمثله شئی: اگر (کاف) کوزائد قرار نہ دیں تو اللہ تعالیٰ کے مثل کی نفی نہ ہوگی، بلکہ مثل کے مثل کی، اور مثل کا اثبات ہوگا، کیونکہ جب نفی کسی محکوم بہ پر وارد ہو تو بحسب ظاہر اس کے متعلق کے ثبوت کا افادہ کرتی ہے، جیسے: لَيْسَ مِثْلَ اِبْنِ زَيْدٍ اَحَدٌ، اس سے متبادر یہ ہے کہ زید کا بیٹا ہے، اور اس کا مثل نہیں، اسی طرح آیت کریمہ مذکورہ سے برتقدیر عدم زیادت یہ معنی مفہوم ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ کا مثل ہے، اور مثل کا مثل نہیں، جیسے مثالِ مذکور میں مثل محکوم بہ ہے، اور (ابن) اس کا متعلق، اسی طرح آیت میں (کاف) باعتبار متعلق محکوم بہ، اور (مثل) اس کا متعلق ہے، اور اللہ تعالیٰ کے مثل کا اثبات محال کہ منافی توحید ہے، پس ثابت ہوا کہ (کاف) زائد ہے۔

سوال: حکم زیادت کا منشا لفظ (مثل) ہے، کیونکہ اسی کی بنا پر کاف کی زیادت کا حکم کیا گیا، اگر یہ نہ ہوتا تو زیادت **کاف** کا حکم نہیں کر سکتے تھے، تو لفظ (مثل) کو زائد قرار دینا چاہئے، نہ **کاف** کو، ورنہ یہ حکم از قبیل (قبل از مرگ واویلا) ہو جائے گا۔ اور لفظ (مثل) بھی زائد ہوتا ہے جیسے: (فَاِنْ آمَنُوْا بِمِثْلِ مَا آمَنْتُمْ بِهٖ) زیادتِ مثل پر حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قرارت دلیل ہے کہ اس میں بغیر لفظ (مثل) یوں ہے: فَاِنْ آمَنُوْا بِمَا آمَنْتُمْ بِهٖ؟

جواب: کاف اور مثل دونوں آلۂ تشبیہ ہیں، اور جب دو آلۂ تشبیہ جمع ہوں، ایک حرف دوسرا اسم، تو زیادت حرف کا حکم اولیٰ ہوتا ہے، کیونکہ وہ کثیر الوقوع ہے بخلاف اسم کہ اس کی زیادت اقل واندر ہے،

نظر برآں (کاف) کو زائد قرار دیا گیا، نہ مثل کو، اور لفظ مثل کی زیادت پر جس آیت کریمہ کو بطور دلیل پیش کیا ہے،

اولاً: اس میں زیادتِ مثل مسلم نہیں، بلکہ (با) زائد ہے، اور معنی یہ ہیں: فَاِنْ آمَنُوْا اِيْمَانًا مِثْلَ اِيْمَانِكُمْ بِهٖ، تو مفعولِ مطلق مقدر (اِيْمَانًا) کی صفت ہے۔

ثانیاً: اگر تسلیم کر لیں کہ اس میں لفظ (مثل) زائد ہے تو دونوں میں فرق ہے کہ اس میں زیادتِ مثل پر دوسری قرارت قرینہ ہے، اور اس میں کوئی قرینہ نہیں۔

قوله: مُذْ و مُنْذُ: اوّل بضم میم وسکونِ ذال، اور جب ساکن سے ملاقی ہوتو اس کا آخر اکثر مضموم ہوتا ہے، اور بعض لغات میں اس کا آخر ہمیشہ مضموم ہوتا ہے، ساکن سے ملاقات ہو، یا نہ ہو، (مُـذْ) اور (مُنْذُ) کی میم پر کسرہ 'لغت سلیمیہ' ہے، اور یہ دونوں اسم بھی ہوتے ہیں بمعنی ابتداء المدّۃ، یا بمعنی جمیع المدّۃ، اس تقدیر پر مبتدا ہوتے ہیں، اور مابعد خبر، چونکہ مُذ اور مُنذ اسمی مقصود بالبیان نہیں، اس لئے شارح علیہ الرحمۃ نے ذکر نہیں فرمایا۔

۵ **قوله: الـمَاضِي:** یعنی اس بات کا افادہ کرتے ہیں کہ فعل منفی یا مثبت کی ابتدا اس زمانہ ماضی سے ہے جس پر یہ داخل ہیں، اور وہ زمانہ اگر چہ وقت تکلم تک ممتد ہے، مگر بوجہ علم امتداد کے بیان سے سکوت کیا گیا، اس صورت میں ان کا مدخول مفرد معرفہ ہوتا ہے، اور یہ بمعنی (مِـنْ) ابتدائیہ، یا اس بات کا افادہ کرتے ہیں کہ فعل منفی یا مثبت کا کل زمانہ ان کا مدخول ہے جس کا آخر وقت تکلم سے پیوستہ ہے، اس صورت میں ان کا مدخول نکرہ معدودہ ہوتا ہے، اور یہ بمعنی (مِنْ) اور (اِلیٰ)، فعل منفی کی مثال کتاب میں مذکور ہوئی، اور مثبت کی یہ ہے: سَافَرْتُ مِنَ الْبَلْدَةِ مُذْ يَومِ الْجُمْعَةِ يامُنْذُ يَومِ الْجُمْعَةِ، بر تقدیر اوّل معنی یہ ہوں گے کہ میں نے شہر سے جمعہ کے دن سفر شروع کیا تھا، اور زمانہ سفر تکلم تک ممتد ہے، اور بر تقدیر دوم مثال یہ ہوگی: سَافَرْتُ مِنَ الْبَلْدَةِ مُذْ يَومَيْنِ يا مُنْذُ يَومَيْنِ، جس کے یہ معنی ہوں گے کہ میرے شہر سے سفر کرنے کا کل زمانہ اب تک دو یوم ہوا، دونوں صورتوں میں زمانہ فعل اگر چہ تکلم تک ممتد ہے، مگر اوّل میں مقصود بالبیان ابتدا ہے، اور دوم میں ابتدا، اور انتہا دونوں یعنی کل، اور کبھی ظرفیت کا افادہ کرتے ہیں جب کہ مدخول زمانہ حاضر معرفہ ہو، اس وقت یہ بمعنی (فِي) ہوتے ہیں، جیسے: مَارَأَيْتُهُ مُذْيَومِنَا ۱۲

(1) **والكاف:** ضمیر پر داخل نہیں ہوتا، ورنہ (كَكَ) میں دو کاف کا اجتماع لازم آئے گا جو جمہور کے نزدیک مکروہ ہے، علاوہ ازیں لفظ (مثل) وغیرہ سے ضرورت پوری ہو جاتی ہے تو اس کی حاجت نہیں، 'مبرّد' کے نزدیک جائز ہے، کیونکہ بعض اشعار میں آیا ہے جیسے:

فاحسن واجمل فی اسیرك انّه ضعیف ولم یاسر كایّاك آسر

جمہور نے ایسے استعمال کو شاذ قرار دیا ہے۔

(2) کاف کی طرح یہ دونوں بھی ضمیر پر نہیں آتے، مگر 'مبرّد' کے نزدیک۔

(3) مُذْ اور مُنْذُ، مستقبل میں بالاتفاق مستعمل نہیں ہوتے۔

(4) الآنَ: وہ زمانہ جس میں متکلم کا کلام واقع ہوا۔۱۲

ترکیب

قوله: والكاف للتّشبيه: میں (و) حرفِ عطف، (اَلْكَافُ) مبتدا، (ل) حرفِ جار، (اَلتَّشْبِيْهِ) مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتَةٌ) مقدر کا، (ثَابِتَةٌ) اسمِ فاعل صیغہ واحد مؤنث، اس میں (هِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے (اَلْكَافُ)، (ثَابِتَةٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قوله: نحو زَيد كالاسَد: میں (نَحْوُ) مضاف، (زَيْدٌ كَالْاَسَدِ) مراد اللفظ مضاف الیہ، (نَحْوُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُهُ) مقدر کی، (مِثَالُ) مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع بسوئے (كاف) برائے تشبیہ، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادهٔ معنیٰ زَيد كالاسَد: میں (زَيْدٌ) مبتدا، (كاف) حرفِ جار، (اَلْاَسَدِ) مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا، (ثَابِتٌ) اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے (زَيْد)، (ثَابِتٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

قوله: وقد تكون زائدة: اس میں (و) حرفِ عطف، (قَد) حرف برائے تقلیل، (تَكُوْنُ) فعل مضارع معروف صیغہ واحد مؤنث غائب (فعل ناقص)، اس میں (هِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم راجع بسوئے (اَلْكَافُ)، (زَائِدَةً) اسمِ فاعل صیغہ واحد مؤنث، اس میں (هِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے اسمِ فعل ناقص، (زَائِدَةً) اسمِ فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، (تَكُوْنُ) فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قوله: نحو قوله تَعالىٰ لَيس كمثله شئى: میں (نَحْوُ) مضاف، (قَوْل) بمعنیٰ (مَقُوْل) مضاف الیہ مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل ذوالحال راجع بسوئے اسمِ جلالت، (تَعَالٰی) فعل ماضی

معروف صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے ذوالحال، (تَعَالٰی) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر مضاف الیہ، (قَوْلِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف علیہ یا مبدل منہ، (لَیسَ کَمِثْلِهٖ شَیْءٌ) مراد اللفظ عطف بیان یا بدل الکل، معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے مل کر یا مبدل منہ اپنے بدل الکل سے مل کر مضاف الیہ، (نَحْوُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُهٗ) مقدر کی، (مِثَالُ) مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع بسوئے (کَاف) برائے زیادۃ، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ لَیسَ کَمِثْلِهٖ شَیْءٌ: میں (لَیسَ) فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب (فعل ناقص)، (کَاف) حرفِ جار زائد، (مِثْلِ) مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع بسوئے اسمِ جلالت، (مِثْلِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مقدم لفظاً مجرور محلاً منصوب، (شَیْءٌ) اسمِ مؤخر، (لَیس) فعل ناقص اپنے اسم مؤخر اور خبر مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

قوله: ومذ و منذ لابتداء الغَايَة فی الزَّمَان المَاضِی: اس میں (و) حرفِ عطف، (مُذْ) معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف، (مُنْذُ) معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مبتدا، (ل) حرفِ جار، (اِبْتِدَاءِ) مصدر مضاف، (اَلْغَایَةِ) مضاف الیہ، (فِیْ) حرفِ جار، (اَلزَّمَانِ) موصوف، (اَلْمَاضِیْ) صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (اِبْتِدَاءِ) مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور ظرفِ لغو سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتَتَانِ) مقدر کا، (ثَابِتَتَانِ) اسمِ فاعل صیغہ تثنیہ مؤنث، اس میں (هُمَا) پوشیدہ جس میں (هَا) ضمیر مرفوع متصل فاعل راجع بسوئے مُذْ، اور مُنْذُ، (م) حرفِ عماد، (الف) علامت تثنیہ، (ثَابِتَتَانِ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قوله: نَحْوِ مَارَأَيْتُهٗ مُذْ يَوْمِ الْجُمْعَةِ او مُنْذُ يَوْمِ الْجُمْعَةِ اى اِبْتِدَاءِ عَدَمِ رُؤْيَتِی اِيَّاهُ كَانَ يَوْمَ الْجُمْعَةِ اِلَى الْاٰنَ: اس میں (نَحْوُ) مضاف، (مَارَاَیْتُهٗ مُذْ یَوْمِ الْجُمْعَةِ) مراد اللفظ معطوف علیہ، (اَوْ) حرفِ عطف، (مُنْذُ یَوْمِ الْجُمْعَةِ) بتقدیر (مَارَاَیْتُهٗ) مراد اللفظ معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر معطوف علیہ یا مبدل منہ، (اَیْ) حرفِ

تفسیر، (اِبْتِدَاءِ عَدَمِ رُؤْيَتِي اِيَّاهُ كَانَ يَومَ الجُمْعَةِ اِلَى الآنَ) مرادُ اللّفظ عطف بیان یا بدل الکل، معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے مل کر، یا مبدل منہ اپنے بدل الکل سے مل کر مضاف الیہ، (نَحْوُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُهُمَا) مقدر کی، (مِثَالُ) مضاف، (هُمَا) میں (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع بسوئے (مُذ اور مُنْذُ)، (م) حرفِ عماد، (الف) علامت تثنیہ، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادهٔ معنیٰ مَا رأيتهُ مُذ يوم الجمعَة، مُنذ يوم الجمعَة:

میں (مَارَأَيْتُ) نفی فعل ماضی معروف صیغہ واحد متکلم، اس میں (تَا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل، (هَا) ضمیر منصوب متصل بارز مفعول بہ راجع بسوئے (غائب)، (مُذْ) حرفِ جار، (يَوم) مضاف، (اَلْجُمْعَةِ) مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (مَارَأَيْتُ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا، اور (مُنْذُ) حرفِ جار، (يَوم) مضاف، (اَلْجُمْعَةِ) مضاف الیہ، (يَوْم) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (مَارَأَيْتُهُ) مقدر کا، جس میں (مَارَأَيْتُ) نفی فعل ماضی معروف صیغہ واحد متکلم، اس میں (تَا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل، (هَا) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ راجع بسوئے غائب، (مَارَأَيْتُ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور ظرفِ مستقر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادهٔ معنیٰ ابتداء عدم رُويتي ايّاه كَانَ يوم الجُمعَة اِلَى الآنَ:

میں (اِبْتِدَاءُ) مصدر مضاف، (عَدَمِ) مضاف الیہ مضاف، (رُؤْيَتِ) مصدر مضاف الیہ مضاف، (ی) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ، (اِيَّا) ضمیر منصوب منفصل راجع بسوئے غائب مفعول بہ، (ہ) علامت غیبت، (رُؤْيَتِ) مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور مفعول بہ سے مل کر مضاف الیہ، (عَدَمِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ، (اِبْتِدَاءُ) مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، (كَانَ) فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب (فعل ناقص)، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم راجع بسوئے مبتدا، (يَوْمَ) مضاف، (اَلْجُمْعَةِ) مضاف الیہ، (يَوْمَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر، (اِلٰى) حرفِ جار، (اَلآنَ) مبنی بر فتح مجرور محلًا، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (كَانَ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔۱۲



نحودانی پر صدر العلماء کا علمی محاسبہ

(۲۱) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:۱۸' پر (لَیس کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ) کی ترکیب میں (کَاف) زائدہ کو (کَائِنًا) مقدر کے متعلق قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے کہ حرفِ جار زائد متعلق نہیں ہوا کرتا کما مرّ مفصلاً، مولوی 'الٰہی بخش' صاحب مرحوم بھی اس کو ظرفِ مستقر قرار دے گئے ہیں، جو قابلِ اتباع نہیں، صحیح ترکیب ہماری بیان کردہ ہے۔

(۲۲) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:۱۹' پر (نحو مَارَأَیتُہٗ مُذْ یَومِ الْجُمْعَۃِ او مُنْذُ یَومِ الْجُمْعَۃِ) کی ترکیب میں (مُذْ یَومِ الْجُمْعَۃِ) کو معطوف علیہ اور (مُنْذُ یَومِ الْجُمْعَۃِ) کو معطوف قرار دے کر (مَارَأَیتُہٗ) کے متعلق قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے، کیونکہ من حیث اللّفظ (مُذ) اور (منذ) کی دو مثالیں مقصود ہیں، نہ من حیث المعنٰی کہ لفظ (نحو) ان الفاظ میں نہیں جو جملہ من حیث المعنٰی کی طرف مضاف ہوتے ہیں کما مرّ تفصیلہ، اور جار کا تعلق بروقت ارادۂ معنی ہوتا ہے، (منذ یوم الجمعۃ) سے پیشتر (مَارَأَیتُہٗ) بقرینہ سابق اختصاراً محذوف کر دیا ہے تو اصل میں (مَارَأَیتُہٗ مُنْذُ یَومِ الْجُمْعَۃِ) من حیث اللّفظ معطوف ہے، اور (مَارَأَیتُہٗ مُذْ یَومِ الْجُمْعَۃِ) من حیث اللّفظ معطوف علیہ ہے، اور (او) بمعنی (و) ہے جیسے اس حدیث میں: فانّما علیك نبیٌّ او صدیقٌ او شَھِیْدٌ جب شئی پر مصاحب کا عطف بواسطہ (او) کیا جائے یا مؤکَّد پر مؤکِّد کا جیسے: وَمَنْ یَکْسِبْ خَطِیْئَۃً اَوْ اثمًا میں ایک قول پر، یا مقام اباحت میں واقع ہو جیسے: جالس الحسن او ابن سیرین میں، تو (او) بمعنی (و) ہوتا ہے، کذا فی الاشمونی، عبارتِ کتاب، اور حدیث شریف از قبیل عطف مصاحب ہے، فتشکر، مولوی 'الٰہی بخش' صاحب مرحوم بھی 'معطوف' معطوف علیہ قرار دے کر متعلق قرار دے گئے، جو قابلِ اتباع نہیں۔۱۲

وَقَدْ تَکُوْنَان بِمَعْنٰی جَمِیْعِ الْمُدَّۃِ نَحو
مَا رَأَیتُہٗ مُذْ یَوْمَیْنِ (1) اَوْ مُنْذُ یَوْمَیْنِ اَیْ

جَمِیْع مُدَّة اِنْقِطَاع رُوْیَتِی اِیَّاه یَوْمَان

۱؎ **قوله: مَارأیتہ مُذ یومَین:** یہ کہنا اس وقت درست ہوگا کہ وقت تکلم تک دو یوم پورے ہو جائیں، پس اگر یہ قول آخر یکشنبہ میں صادر ہوا، اور ہفتہ سے نہ دیکھا تھا تو دو دن پورے ہو گئے، لہٰذا درست ہے، اور اگر اوّل یکشنبہ میں کہا، یا وسط میں تو درست نہیں کہ عدم رویۃ کے دو دن کامل نہیں ہوتے، البتہ اگر بعض یوم یکشنبہ کو مجازاً کامل شمار کر کے کہا جائے تو درست ہو جائے گا، اور اگر جمعہ سے نہ دیکھا تھا تو مَا رَأیتُہٗ مُذْ یَومَیْنِ یا مُنْذُ یومَیْنِ کہنا کسی طرح درست نہیں، نہ حقیقتاً، نہ مجازاً، بلکہ اس صورت میں مَارَأیتُہٗ مُذ ثَلٰثَۃِ ایَّامٍ یا مُنْذُ ثلثۃ اَیَّامٍ کہا جائے گا۔۱۲

(1) یومین: یعنی وہ دو روز جن کا آخر زمانہ تکلم سے پیوستہ ہے، اور (یَوْمَیْن) اگرچہ لفظاً نکرہ ہے، مگر یہاں پر از روئے معنیٰ ان دو روز کے ساتھ مختص ہے، جو زمانہ تکلم پر مقدم ہیں، اور ان کا آخر زمانہ تکلم سے متصل ہے، اس لئے کہ مُذْ اور مُنْذ تمام استعمالات میں اس زمانہ کی تعیین کے لئے موضوع ہیں جس کا آخر زمانہ تکلم سے اتصال رکھتا ہے۔۱۲

ترکیب

قوله: وقد تکونَان بمعنیٰ جَمیع المدَّة: میں (و) حرفِ عطف، (قَدْ) حرف برائے تقلیل، (تَکُوْنَانِ) فعل مضارع معروف صیغہ تثنیہ مؤنث غائب (فعل ناقص)، اس میں (الف) ضمیر مرفوع متصل بارز اسم راجع بسوئے مُذ اور منذ، (بَا) حرفِ جار، (مَعْنٰی) مضاف، (جَمِیْعِ) مضاف الیہ مضاف، (اَلْمُدَّۃِ) مضاف الیہ، (جَمِیْع) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ، (مَعْنٰی) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتَتَیْنِ) مقدر کا، (ثَابِتَتَیْنِ) اسمِ فاعل صیغہ تثنیہ مؤنث، اس میں (هُمَا) پوشیدہ جس میں (هَا) ضمیر مرفوع متصل فاعل راجع بسوئے اسمِ فعلِ ناقص، (م) حرفِ عماد، (الف) علامت تثنیہ، (ثَابِتَتَیْنِ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، (تَکُوْنَانِ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قوله: نحو مَارأیتہٗ مُذ یومَین او مُنذ یومَین ای جَمیع مدَّة

انقطاع رویتی ایاہ یومان: میں (نَحْوُ) مضاف، (مَارَأَیْتُہٗ مُذْ یَوْمَیْنِ) مراد اللفظ معطوف علیہ، (او) حرفِ عطف، (مُنْذُ یَوْمَیْنِ) بتقدیر (مَارَأَیْتُہٗ) معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر معطوف علیہ یا مبدل منہ، (اَیْ) حرفِ تفسیر، (جَمِیْعِ مدَّۃِ اِنْقِطَاعِ رَوْیَتِی اِیَّاہُ یَوْمَانِ) مراد اللفظ عطف بیان یا بدل الکل، معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے مل کر یا مبدل منہ اپنے بدل الکل سے مل کر مضاف الیہ، (نَحْوُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُهُمَا) مقدر کی، (مِثَالُ) مضاف، (هُمَا) میں (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع بسوئے (مُذْ اور مُنْذُ) بمعنی جمیع مدت، (م) حرفِ عماد، (الف) علامت تثنیہ، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ مَارأیتہ مُذ یومین، مُنذ یومین:

میں (مَارَأَیْتُ) نفی فعل ماضی معروف صیغہ واحد متکلم، اس میں (تَا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل، (هَا) ضمیر منصوب متصل بارز مفعول بہ، (مُذْ) حرفِ جار، (یَوْمَیْنِ) مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (مَارَأَیْتُ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا، اور (مُنْذُ) حرفِ جار، (یَوْمَیْنِ) مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (مَارَأَیْتُہٗ) مقدر کا، جس میں (مَارَأَیْتُ) نفی فعل ماضی معروف صیغہ واحد متکلم، اس میں (تَا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل، (هَا) ضمیر منصوب متصل بارز مفعول بہ، (مَارَأَیْتُ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور ظرفِ مستقر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا، اور

جَمیع مدَّۃ انقطاع رویتی ایاہ یومان: میں (جَمِیْعِ) مضاف، (مُدَّۃِ) مضاف الیہ مضاف، (اِنْقِطَاعِ) مضاف الیہ مضاف، (رُوْیَۃِ) مصدر مضاف الیہ مضاف، (ی) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ، (اِیَّاہُ) میں (اِیَّا) ضمیر منصوب منفصل مفعول بہ، (ہ) علامت غیبت، (رَوْیَۃِ) مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور مفعول بہ سے مل کر مضاف الیہ، (اِنْقِطَاعِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ، (مُدَّۃِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ، (جَمِیْعِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، (یَوْمَانِ) خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔۱۲

نحو دانی پر صدر العلماء کا علمی محاسبہ

(۲۳) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص: ۱۹، پر (وَقَدْ تَکُوْنَانِ بِمَعْنٰی جَمِیْعِ الْمُدَّۃِ) کی ترکیب میں

فرماتے ہیں: (تَكُوْنَانِ) فعل مضارع تثنیہ مؤنث غائب فعل ناقص، اس میں ضمیر (هُمَا) مستتر جو کہ راجع ہے مذ و منذ کی طرف، وہ اس کا اسم۔

اقول: یہ غلط ہے، اسی واسطے ہم نے کہا تھا کہ ذات شریف کو "صرفِ میر" بھی یاد نہیں، ان ذات شریف کے متعلق ہم نے جو کچھ کہا، یا کہیں گے خدانخواستہ وہ کسی پرخاش پر مبنی نہیں، بلکہ اظہارِ حقیقت ہے، مضارع کے صیغہ تثنیہ میں ضمیر فاعل (هُمَا) مستتر نہیں ہوتی، بلکہ (الف) ضمیر بارز فاعل ہے، چنانچہ "صرفِ میر" ص:۱۱ میں ہے: و تا در تنصر و تنصران علامت غیبت وحرفِ استقبال است و الف علامت تثنیہ مؤنث وضمیر فاعل ست۔

(۲۴) ﴿ایضاح العوامل﴾ اسی صفحہ پر (نحو مَارَأَيْتُهُ مُذْ يَوْمَيْنِ اَوْ مُنْذُ يَوْمَيْنِ) کی ترکیب میں بھی وہی سابق تہلیل فرمائی ہے، جس کی تفصیل ہم ابھی بیان کر چکے ہیں۔۱۲

وَرُبَّ[۱] لِلتَّقْلِيْلِ[۲] (1) وَلَا يَكُوْنُ مَجْرُوْرُهَا
اِلَّا نَكِرَةً[۳] مَوْصُوْفَةً[۴] وَلَا يَكُوْنُ[۵] مُتَعَلِّقُهُ (2)
اِلَّا فِعْلًا مَاضِيًا[۶] (3) نَحْوُ رُبَّ رَجُلٍ كَرِيْمٍ
لَقِيْتُهُ (4) وَقَدْ تَدْخُلُ عَلَى الضَّمِيْرِ[۷] الْمُبْهَمِ
وَلَا يَكُوْنُ تَمْيِيْزُهُ اِلَّا نَكِرَةً مَوْصُوْفَةً نَحْوُ
رُبَّهُ (5) رَجُلًا جَوَادًا (6)

۱ **قوله**: رُبَّ: اس میں سولہ لغت ہیں: (ر) کا ضمہ یا فتحہ، (ب) مفتوحہ، مشدّد یا مخفف، یہ

چارتائے تانیث مفتوحہ کے ساتھ، یا ساکنہ کے ساتھ، یا بغیر تا کے، یہ بارہ ہوئے۔

(۱) رُبَّ، (۲) رَبَّ، (۳) رُبَ، (۴) رَبَ، (۵) رُبَّتَ، (۶) رَبَّتَ، (۷) رُبَتَ، (۸) رَبَتَ، (۹) رُبَّتْ، (۱۰) رَبَّتْ، (۱۱) رُبَتْ، (۱۲) رَبَتْ، (ر) مضموم، یا مفتوح، اور (ب) ساکن، یا مضموم مشدّد و مخفف جیسے: (۱۳) رُبْ، (۱۴) رَبْ، (۱۵) رُبَّ، (۱۶) رُبُ، یہ ابن ہشامؒ نے ''مغنی اللبیب'' میں ذکر کیے، اور بعض نے (رُبَّتَا) زیادہ کیا۔

۲ قوله: للتقليل: یعنی مدخول کی قلت بیان کرنے کے لئے جو ذہن متکلم میں ہے، نہ وہ قلت جو خارج میں ہے، پس یہ بیان انشاء ہوا، نہ اخبار، اسی واسطے شارحین نے تفسیر میں تقدیر مضاف کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: **اى لانشاء التقليل**، لیکن یہ بیان انشاء جملہ مابعد کی خبریت کے منافی نہیں، کیونکہ نسبتیں مختلف ہیں، ایک کے اعتبار سے انشاء ہے، دوسری کے اعتبار سے اخبار جیسے: **رُبَّ رَجُلٍ كريمٍ لَقِيتُ** میں ایک (رَجُلٍ كَرِيْمٍ) کی نسبت استقلال بمعنی قلیل (پنداشتن) ہے، اور دوسری نسبت لقائے متکلم۔

اوّل: کے معنی یہ ہیں کہ متکلم نے **رجل كريم** کو موصوف بقلت سمجھا، اگرچہ خارج میں موصوف بکثرت ہو، اس کے **رجل كريم** کے موصوف بقلت ہونے کا اخبار نہیں، پس یہ نسبت انشائیہ ہوئی، اسی واسطے صلاحیت تکذیب نہیں رکھتی، جب کوئی کہے کہ میں نے **رجلِ كريم** کو موصوف بقلت سمجھا، تو اس کی تکذیب کرتے ہوئے یوں نہیں کہہ سکتے کہ تم جھوٹے ہو، اس لئے کہ تم نے **رجلِ كريم** کو موصوف بقلت نہیں سمجھا جیسے: **مَا اكثرهم** بصیغہ تعجب کے قائل کی تکذیب میں نہیں کہہ سکتے کہ تم جھوٹے ہو، کیونکہ تم نے تعجب نہیں کیا، اور

دوم: کے معنی یہ ہیں کہ متکلم نے **رجل كريم** موصوف بقلت سے ملاقات کی ہے، چونکہ یہ ملاقات واقع فی الخارج کا اخبار ہے، اس لئے یہ نسبت خبریہ ہوئی، ان دونوں نسبتوں تک رسائی نہ ہونے کے باعث عام طور پر طلبہ اور مدرسین شراح کی تقدیر (**انشاء**) سے غلط فہمی کا شکار بن کر (رُبَّ) پر مشتمل جملہ کو ترکیب میں انشائیہ کہتے ہیں جو کسی طرح درست نہیں، وہ تو ہمیشہ خبریہ ہوتا ہے، یہ جملہ ہر دو نسبت مذکورہ کے افادہ میں اُس جملہ کی طرح ہے جو **كم خبرية** پر مشتمل ہو کہ وہ بھی خبر ہے، انشاء نہیں، اسی کی طرف نسبت کر کے (کم) کو خبریہ کہتے ہیں، چونکہ (کم) خبریہ انشائے تکثیر کے لئے آتا ہے، **نظر برآں** اس سے (کم)

خبریہ کے مدخول کی تکثیر کے انشار کا افادہ بھی ہوا تو جس طرح (کـــم) پر مشتمل جملہ خبریہ ہے، انشائیہ ہونا ممکن نہیں، اسی طرح (رُبَّ) پر مشتمل جملہ خبریہ ہے، انشائیہ نہیں ہوسکتا، **فاحفظه و كن من الشاكرين۔**

۲ **قوله: للتقليل:** (رُبَّ) کے معنی میں آٹھ اقوال ہیں، جن کو امام 'سیوطی' علیہ الرحمۃ نے **همع الهوامع شرح جمع الجوامع** میں بیان فرمایا ہے:

(۱) یہ کہ برائے تقلیل دائمًا، یہ قول اکثریں ہے۔

(۲) برائے تکثیر دائمًا، یہ قول 'ابن دستوریہ' وغیرہ کا ہے۔

(۳) برائے تقلیل غالبًا اور برائے تکثیر نادرًا، اس کو امام 'سیوطی' رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے 'ابونصر فارابی' کی موافقت میں مختار قرار دیا۔

(۴) برائے تکثیر غالبًا اور برائے تقلیل نادرًا، اس کو 'ابن ہشام' نے ''معنی اللبیب'' میں اختیار کیا۔

(۵) برائے ہر دو علی السویۃ، یہ بعض متاخرین کا قول ہے۔

(۶) برائے اثبات ہے، نہ تقلیل پر دلالت کرتا ہے، نہ تکثیر پر، دونوں خارج سے مفہوم ہوتی ہیں، یہ 'ابوحیان' کا مختار ہے۔

(۷) برائے تکثیر مقام افتخار میں جیسے:

فیارب یوم قد لهوت و لیلة　　　بآنسةٍ کانّها خط تمثال

اور اس کے ماسوا میں برائے تقلیل، یہ 'اعلم' اور 'ابن السید' کا قول ہے۔

(۸) عددِ مبہم کی تقلیل و تکثیر کا افادہ کرتا ہے، یہ 'ابن الباذش' اور 'ابن الطاہر' کا قول ہے۔

۳ **قوله: نكرة:** (رُبَّ) کے مدخول کا نکرہ ہونا اس لئے ضروری ہے کہ (رب) جنس کی نوع مبہم کی تفصیل پر دلالت کرتا ہے، تو اس تفصیل پر دلالت کرنے میں نوع مبہم کی طرف محتاج ہوا، کیونکہ نوع مبہم اس تقلیل کا متعلق ہے، اور حروف اپنے معانی پر دلالت کرنے میں متعلقات معانی کے ذکر کی طرف محتاج ہوتے ہیں، کیونکہ بغیر ذکر متعلق معانی مفہوم نہیں ہوتے جیسے: (مِنْ) کے معنی ابتدائے جزئی جب تک (بَصْرَة) وغیرہ ذکر نہ کریں مفہوم نہ ہوں گے، اس لئے کہ غیر مستقل بالمفہومیہ ہیں، اسی طرح (رُبَّ) کے معنی نوعِ مبہم کی تقلیل جب تک نوعِ مبہم ذکر نہ کریں مفہوم نہ ہوگی، پس ثابت ہوا کہ (رُبَّ) اپنے معنی پر دلالت کرنے میں

نوعِ مبہم کے ذکر کا محتاج ہے، جو اس کا مدخول بنے گی، اور نوعِ مبہم نکرہ ہوتی ہے، معرفہ نہیں، لہٰذا (رُبَّ) کا مدخول نکرہ ہوگا، نہ معرفہ۔

حاصل یہ کہ (رُبَّ) کا مدلول وہ تقلیل نہیں جو امرِ معین سے متعلق ہو، لہٰذا معرفہ پر دخول ممتنع ہوگا، اور جب معرفہ پر اس کا دخول ممتنع ہوا تو نکرہ پر واجب، پس ظاہر ہوا کہ (رُبَّ) کے مدخول کا نکرہ ہونا ضروری ہے بخلاف دیگر حروف جارّہ کہ ان کے معانی کا تعلق نکرہ، اور معرفہ میں سے کسی ایک کے ساتھ مخصوص نہیں، اسی واسطے وہ دونوں پر داخل ہوتے ہیں، اور اس نکرہ کا موصوف ہونا بھی ضروری ہے، تاکہ وہ تقلیل مفہوم ہوسکے جو (رُبَّ) کا مدلول ہے یعنی جنس کی نوعِ مبہم کی تقلیل، کیونکہ نکرہ جنس پر دلالت کرے گا، اور صفت اس کی تخصیص کرے گی تو وہ جنس نوعِ مبہم ہوجائے گی، اور (رُبَّ) اسی کی تقلیل کا افادہ کرتا ہے۔

۴ قوله: موصوفة: وصف جملہ فعلیہ ہوتا ہے جیسے: (رُبَّ رَجُلٍ يَعْمَلُ بِعِلْمِهٖ) یا جارمجرور جیسے: (رُبَّ رَجُلٍ فِي الدَّارِ) یا ظرف جیسے: (رُبَّ رَجُلٍ اَمَامَكَ) یا جملہ اسمیہ جیسے: (رُبَّ رَجُلٍ اَبُوْهُ مُنْطَلِقٌ) یا صفت مشتقہ جیسے حدیث میں آیا ہے: (اَلَارُبَّ نفسٍ طاعمة ناعمة في الدّنيا جائعة عارية يوم القيامة) موصوف خواہ مذکور ہو جیسے ان مثالوں میں یا مقدر جیسے:

الَارُبَّ ماخوذ باجرام غيره فلاتسأمن هجران من كان مجرمًا

ای رُبَّ رَجُلٍ ماخوذ، وصف بھی کبھی مذکور ہوتا ہے جیسے گذشتہ مثالوں میں، اور کبھی مقدر جیسے: رُبَّ رَجُلٍ، اس شخص کے جواب میں جس نے کہا تھا (مَالَقِيْتُ رَجُلًا كَرِيْمًا) (ای رُبَّ رَجُلٍ كريمٍ لقيتهٗ)

۵ قوله: ولايكون متعلّقهٗ: متعلق سے مراد وہ فعل ہے کہ معنوی حیثیت سے مدخول (رُبَّ) کی تقلیل اس سے متعلق ہو، اور مدخولِ رُبَّ کے ساتھ اس فعل کا تعلق خواہ من جهة الصّدور ہو کہ اس سے صادر ہے خواہ من جهة الوقوع کہ اس پر واقع ہو، نحوی اس فعل کو جواب رُبَّ کے ساتھ موسوم کرتے ہیں، اور یہ تسمیہ معنوی حیثیت سے ہے، کیونکہ لفظی حیثیت سے (رُبَّ) کا تعلق فعل سے نہیں ہوتا جیسے دوسرے حروفِ جارّہ لفظی حیثیت سے فعل کے ساتھ متعلق ہوا کرتے ہیں جیسے: (اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ) میں، یا شبہ فعل کے ساتھ جیسے: (غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ) میں، یا مؤوّل بشبہ فعل کے ساتھ جیسے: اسد علیَّ و في الحروب نعامة کہ (اسد) بتاویل (جرئ) ہے، اور (نعامة) بتاویل (جبان) یا اس کے ساتھ جو



معنیٔ فعل کی طرف اشارہ کرتا ہو جیسے:(مَا اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ) میں (بِنِعْمَةِ) کی (بَا) مائے مشابہ بلیس سے متعلق ہے، کیونکہ یہ معنیٔ انتفاء کی طرف اشارہ کرتا ہے، مگر یہ ان نحویوں کے نزدیک جو حروفِ معانی سے جار کا تعلق جائز رکھتے ہیں، جمہور کے نزدیک جائز نہیں، وہ ایسے مقام پر فعل مقدر مانتے ہیں جیسے یہاں پر(اِنْتَفٰی ذٰلِكَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ) جو جار ان چار میں سے کسی ایک کے ساتھ متعلق ہو، اس کو ظرفِ لغو کہتے ہیں، ورنہ ظرفِ مستقر جس کا متعلق مقدر ہوتا ہے، اور وہ بالعموم افعالِ عموم سے جو اس شعر میں مذکور ہیں:

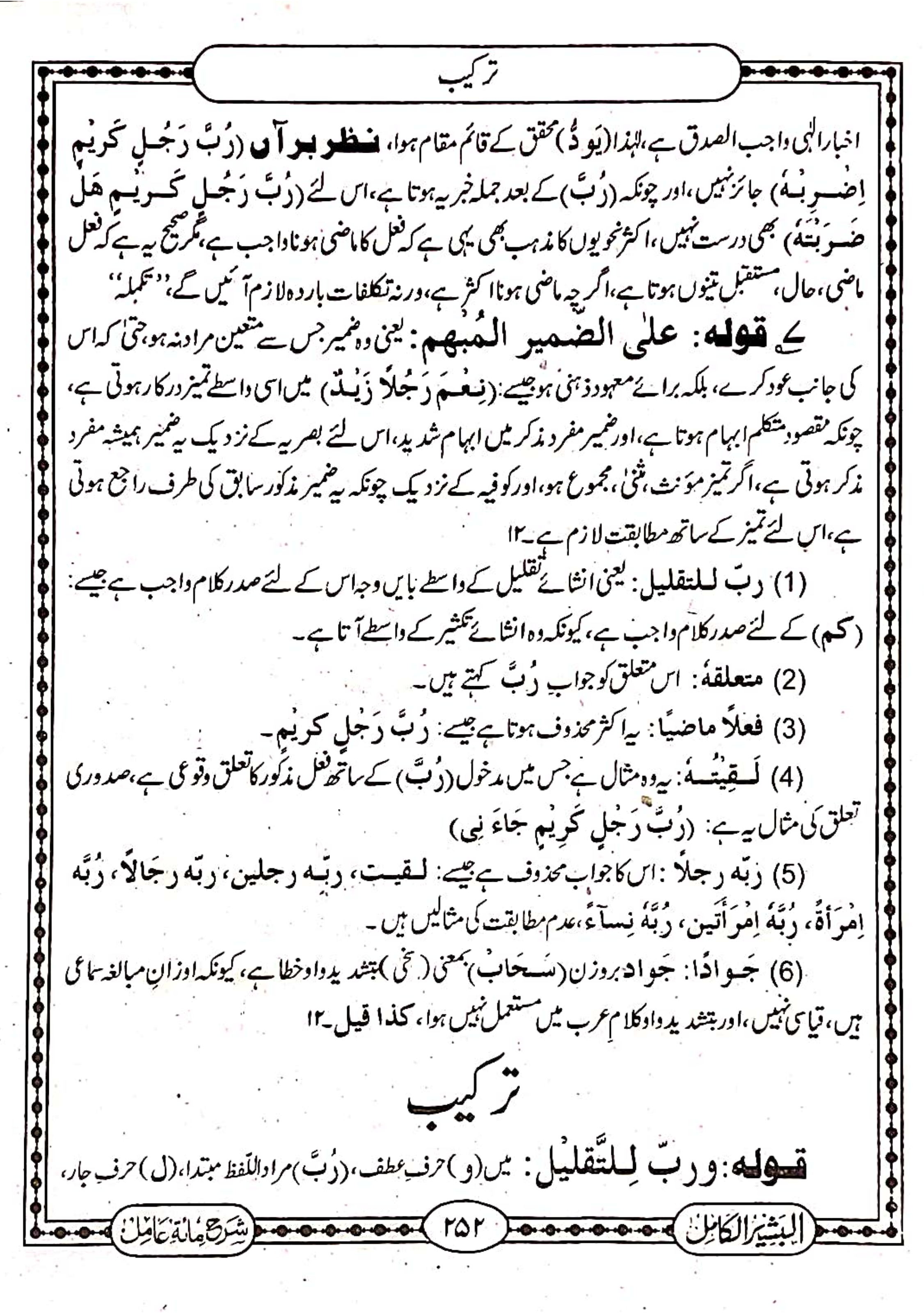
افعالِ عموم نزد اربابِ عقول کون است وثبوت است ووجود است وحصول

اور کبھی حسب قرینہ افعالِ خصوص سے، (رُبَّ) کا فعل سے لفظی تعلق کیوں نہیں ہوتا؟ اس لئے کہ (رُبَّ رَجُلٍ كَرِيْمٍ لَقِيْتُ) میں متعدی بنفسہٖ کا تعدیہ بحرف جر لازم آتا ہے، کیونکہ فعل (لَقِيْتُ) متعدی بنفسہٖ ہے، (رُبَّ رَجُلٍ كَرِيْمٍ لَقِيْتُهٗ) میں لازم آتا ہے کہ فعل مفعول بہ کی جانب بنفسہٖ بھی متعدی ہوا، اور بواسطہ حرف جر بھی، اور (رُبَّ رَجُلٍ كَرِيْمٍ جَاءَ نِي) میں لازم آتا ہے کہ (جَاءَ) ضمیر مرفوع مستتر (هو) کی جانب مسند ہو جو (رَجُلٍ كَرِيْمٍ) کی طرف راجع ہے، اور بواسطہ (ب) (رَجُلٍ كريم) کی طرف بھی مسند ہو، اور یہ تینوں لازم باطل ہیں، **نظر بر آں** رضیؒ نے کہا کہ میرے نزدیک مذہب کوفیین قوی ہے کہ وہ (رُبَّ) کی اسمیت کے قائل ہیں، اور (رُبَّ) اپنے مابعد کی طرف مضاف ہوتا ہے، اور مابعد سے مل کر مبتدا، جس کے لئے خبر نہیں ہوتی، بصریین (رُبَّ) کی حرفیت، اور تعلق دونوں کے قائل ہیں، اشکالاتِ مذکورہ کے جواب تو دیئے مگر قوی نہیں۔

اوّل: کا جواب یہ دیا کہ فعل متاخر ہونے کے باعث عمل میں ضعیف ہو گیا، اس کی تقویت کے لئے (رُبَّ) ہے، تعدیہ کے لئے نہیں، یہ جواب ضعیف اس لئے ہے کہ تقویۃ لام کے ساتھ مختص ہے۔

دوم اور **سوم**: کا جواب یہ دیا کہ (اکرمتهٗ) اور (جَاءَ نی) (رُبَّ) کی صفت ثانیہ ہیں، اور رُبَّ کا متعلق (ثَبَتَ) محذوف ہے، اس کی وجہ ضعف یہ ہے کہ معنی بدون تقدیر تام ہیں علاوہ ازیں اشکالِ سوم عود کر آتا ہے۔

۶ **قوله: فعلاً مَاضيًا**: خواہ لفظاً، اور معنیً دونوں جیسے مثالِ کتاب میں یا صرف معنیً جیسے آیت کریمہ:(رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ كَانُوْا مُسْلِمِيْنَ) میں کہ (يَوَدُّ) بمعنی (وَدَّ) ہے، کیونکہ



اخبار الٰہی واجب الصدق ہے، لہٰذا (یَوَدُّ) محقق کے قائم مقام ہوا، **نظر برآں** (رُبَّ رَجُلٍ کَرِیْمٍ اِضْرِبْهُ) جائز نہیں، اور چونکہ (رُبَّ) کے بعد جملہ خبریہ ہوتا ہے، اس لئے (رُبَّ رَجُلٍ کَرِیْمٍ هَلْ ضَرَبْتَهُ) بھی درست نہیں، اکثر نحویوں کا مذہب بھی یہی ہے کہ فعل کا ماضی ہونا واجب ہے، مگر صحیح یہ ہے کہ فعل ماضی، حال، مستقبل تینوں ہوتا ہے، اگرچہ ماضی ہونا اکثر ہے، ورنہ تکلفات باردہ لازم آئیں گے، ''تکملہ''

ے **قوله: على الضمير المُبهم**: یعنی وہ ضمیر جس سے متعین مراد نہ ہو، حتیٰ کہ اس کی جانب عود کرے، بلکہ برائے معہود ذہنی ہو جیسے: (نِعْمَ رَجُلاً زَیْدٌ) میں اسی واسطے تمیز درکار ہوتی ہے، چونکہ مقصود متکلم ابہام ہوتا ہے، اور ضمیر مفرد مذکر میں ابہام شدید، اس لئے بصریہ کے نزدیک یہ ضمیر ہمیشہ مفرد مذکر ہوتی ہے، اگر تمیز مؤنث، مثنیٰ، مجموع ہو، اور کوفیہ کے نزدیک چونکہ یہ ضمیر مذکور سابق کی طرف راجع ہوتی ہے، اس لئے تمیز کے ساتھ مطابقت لازم ہے۔۱۲

(1) **ربّ للتقليل**: یعنی انشائے تقلیل کے واسطے بایں وجہ اس کے لئے صدر کلام واجب ہے جیسے: (کم) کے لئے صدر کلام واجب ہے، کیونکہ وہ انشائے تکثیر کے واسطے آتا ہے۔

(2) **متعلقهٗ**: اس متعلق کو جوابِ رُبَّ کہتے ہیں۔

(3) **فعلاً ماضيًا**: یہ اکثر محذوف ہوتا ہے جیسے: رُبَّ رَجُلٍ کَرِیْمٍ۔

(4) **لَقِيْتُهٗ**: یہ وہ مثال ہے جس میں مدخول (رُبَّ) کے ساتھ فعل مذکور کا تعلق وقوعی ہے، صدوری تعلق کی مثال یہ ہے: (رُبَّ رَجُلٍ کَرِیْمٍ جَاءَنِی)

(5) **رُبّه رجلاً**: اس کا جواب محذوف ہے جیسے: لقيت، ربّه رجلين، ربّه رجالاً، رُبَّه اِمْرَأَةً، رُبَّهٗ اِمْرَأَتَين، رُبَّهٗ نِسآءً، عدم مطابقت کی مثالیں ہیں۔

(6) **جَوادًا**: جَواد بروزن (سَحَابْ) بمعنی (سخی) بتشدید واو خطا ہے، کیونکہ اوزانِ مبالغہ سماعی ہیں، قیاسی نہیں، اور بتشدید واو کلامِ عرب میں مستعمل نہیں ہوا، کذا قیل۔۱۲

ترکیب

قوله: وربّ لِلتَّقْلِيْل: میں (و) حرفِ عطف، (رُبَّ) مراد اللّفظ مبتدا، (ل) حرفِ جار،

(اَلتَّقْلِيْلِ) مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتَةٌ) مقدر کا، (ثَابِتَةٌ) اسم فاعل صیغہ واحد مؤنث، اس میں (هِيَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً راجع بسوئے (رُبَّ)، (ثَابِتَةٌ) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، (رُبَّ) مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قوله: وَلَايَكُوْنُ مجرور هَا الَّا نكرةً موصوفةً: اس میں (و) حرفِ عطف، (لَايَكُوْنُ) نفی فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر غائب (فعلِ ناقص)، (مَجْرُوْرُ) مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع بسوئے (رُبَّ)، (مَجْرُوْرُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر اسمِ فعل ناقص، (اِلَّا) حرفِ استثناء، (نَكِرَةً) موصوف، (مَوْصُوْفَةً) اسمِ مفعول صیغہ واحد مؤنث، اس میں (هِيَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل راجع بسوئے موصوف، (مَوْصُوْفَةً) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت، (نَكِرَةً) موصوف اپنی صفت سے مل کر مستثنیٰ مفرغ ہو کر خبر، (لَايَكُوْنُ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قوله: وَلَايَكُوْنُ متعلّقه الَّا فعلاً مَاضِيًا: اس میں (و) حرفِ عطف، (لَايَكُوْنُ) نفی فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر غائب (فعلِ ناقص)، (مُتَعَلِّقُ) مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع بسوئے رُبَّ، (مُتَعَلِّقُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر اسمِ فعل ناقص، (اِلَّا) حرفِ استثناء، (فِعْلًا) موصوف، (مَاضِيًا) صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مستثنیٰ مفرغ ہو کر خبر، (لَايَكُوْنُ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قوله: نحو رُبَّ رَجُلٍ كريم لَقِيت: اس میں (نَحْوُ) مضاف، (رُبَّ رَجُلٍ كَرِيْمٍ لَقِيْتُ) مراد اللفظ مضاف الیہ، (نَحْوُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُهُ) مقدر کی، (مِثَالُ) مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع بسوئے (رُبَّ)، جس کا مجرور نکرہ موصوفہ ہو، اور متعلق فعل ماضی، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ رُبَّ رَجُلٍ كريم لَقِيت: اس میں (رُبَّ) حرفِ جار، (رَجُلٍ) موصوف، (كَرِيْمٍ) صفت مشبہ صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے موصوف، (كَرِيْمٍ) صفت مشبہ اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت، (رَجُلٍ) موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، بر مذہب نحات بصریین، (لَقِيْتُ) فعل ماضی معروف صیغہ واحد متکلم،

اس میں (تَا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل، (لَقِیْتُ) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

اور بر مذہب نحات کوفیین (رُبَّ) اسم ہے، شارح ؒرضیؒ نے اسی کو قوی کہا، اس مذہب پر ترکیب یوں ہوگی کہ (رُبَّ) مضاف، (رَجُلٍ) موصوف، (کَرِیْمٍ) ترکیب سابق صفت اوّل، اور (لَقِیْتُ) بترکیب سابق صفت ثانی ضمیر عائد بسوئے موصوف محذوف ہے، (رَجُلٍ) موصوف اپنی ہر دو صفت سے مل کر مضاف الیہ، (رُبَّ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، شارح ؒرضیؒ نے فرمایا: یہ مبتدا ہے، جس کی نہیں کوئی بھی خبر۔

قوله: وقد تدخل على الضمير المبهم: اس میں (و) حرفِ عطف، (قَدْ) حرف برائے تقلیل، (تَدْخُلُ) فعل مضارع معروف صیغہ واحد مؤنث غائب، اس میں (هِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے (رُبَّ)، (عَلٰی) حرفِ جار، (اَلضَّمِیْرِ) موصوف، (اَلْمُبْهَمِ) میں (ال) حرفِ تعریف، (مُبْهَمِ) اسمِ مفعول صیغہ واحد مذکر، اس میں (هُوَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل راجع بسوئے موصوف، (مُبْهَمِ) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت، (اَلضَّمِیْرِ) موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (تَدْخُلُ) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قوله: ولا يكون تمييزه الا نكرة موصوفة: اس میں (و) حرفِ عطف، (لَایَكُوْنُ) نفی فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر غائب (فعل ناقص)، (تَمْیِیْزُ) مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع بسوئے (اَلضَّمِیْرُ الْمُبْهَمْ)، (تَمْیِیْزُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر اسمِ فعل ناقص، (اِلَّا) حرفِ استثناء، (نَكِرَةً) موصوف، (مَوْصُوْفَةً) اسمِ مفعول صیغہ واحد مؤنث، اس میں (هِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل راجع بسوئے موصوف، (مَوْصُوْفَةً) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت، (نَكِرَةً) موصوف اپنی صفت سے مل کر مستثنیٰ مفرغ ہو کر خبر، (لَایَكُوْنُ) فعلِ ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قوله: نحو ربه رجلا جوادا: اس میں (نَحْوُ) مضاف، (رُبَّهٗ رَجُلًا جَوَادًا) بتقدیر (لَقِیْتُ) مراد اللفظ مضاف الیہ، (نَحْوُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُهٗ) مقدر کی، (مِثَالُ) مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع بسوئے (رُبَّ) داخل بر ضمیر مبہم درآنحالیکہ تمیز نکرہ موصوفہ ہو، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ ربَّہ رَجُلاً جوادًا. میں (رُبَّ) حرفِ جار، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مبہم ممیز، (رَجُلاً) موصوف، (جَوادًا) صفت مشبّہ صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے موصوف، (جَـوادًا) صفت مشبّہ اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر صفت، (رَجُلاً) موصوف اپنی صفت سے مل کر تمیز، ممیز اپنی تمیز سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (لَـقِيْتُ) مقدر کا، (لَـقِيْتُ) فعل ماضی معروف صیغہ واحد متکلم، اس میں (تَـا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل، (لَـقِيْتُ) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہُوا۔ ۱۲

نحودانی پر صدر العلماء کا علمی محاسبہ

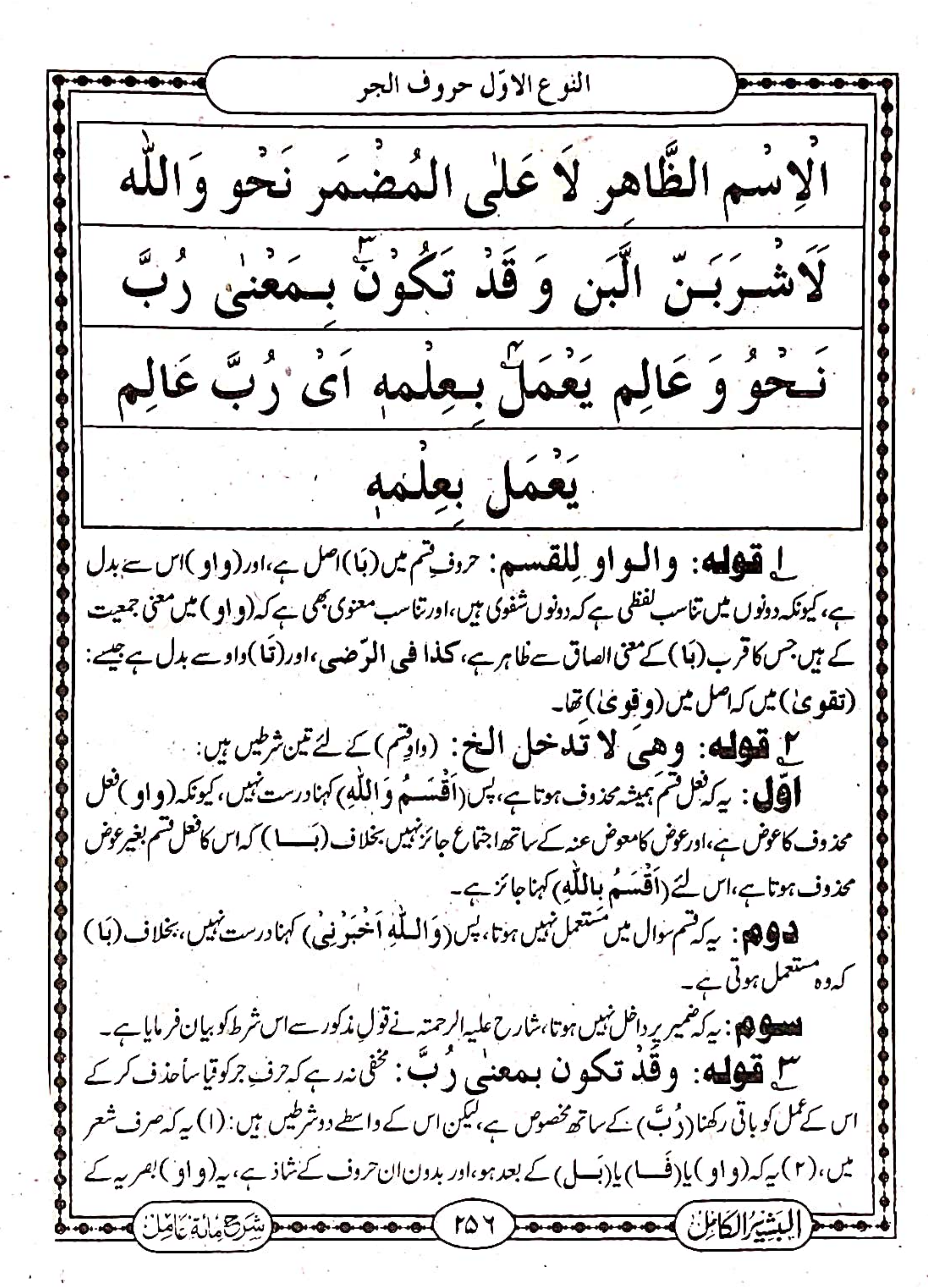
(۲۵) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص: ۲۰ پر (اِلَّا نَكِرَةً مَوْصُوْفَةً) اور (اِلَّا فعلاً مَاضِيًا) اور (اِلَّا عَلٰى الْاِسْمِ الظَّاهِرِ) کی ترکیب میں فرماتے ہیں: (اِلَّا) حرفِ استثنا لغو۔

اقول: ذات شریف نے نحوی ترکیب میں یہ دوسرا نیا سُر اختیار کیا ہے، اور آخر کتاب تک اسی سُر میں بولے ہیں، اس لفظ (لغو) کا تعلق (استثنا) کے ساتھ قرار دیں، یا (حرف) کے ساتھ، دونوں صورتیں (لغو) ہیں، نحویوں کی زبان میں نہ (اِلَّا) حرفِ لغو کہلاتا ہے، نہ استثنا، (استثنائے لغو) یہ خاص دار العلوم شریف کی بولی ہے، جس کی لغویت کا ثبوت خود ذات شریف اسی صفحہ پر بایں الفاظ پیش فرماتے ہیں: (واوِ قسم) کے لئے تین شرطیں ہیں، ایک حذفِ فعل، دوسرا یہ کہ قسم اندر سوال مستعمل نہیں ہوتا الخ، تیسرا یہ کہ ضمیر پر نہیں آتا الخ، ناظرین! آپ نے دیکھا لفظ (دوسرا) اور لفظ (تیسرا) شرط کیلئے استعمال فرما رہے ہیں، جو اردو زبان میں مؤنث مستعمل ہے۔

(۲۶) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص: ۲۱ پر (وَقَدْ تَكُوْنُ بِمَعْنٰى رُبَّ) کی ترکیب میں (بمعنی رُبَّ) کو (مُسْتَعْمَلاً) مقدر کے متعلق کر کے اس کو (تَكُوْنُ) کی خبر قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے، کیونکہ بر تقدیر اشتقاق خبر (تَكُوْنُ) کے اسم کے ساتھ خبر کی تانیث میں مطابقت واجب ہے، اور (مُسْتَعْمَلاً) مؤنث نہیں۔ ۱۲

وَالْوَاوُ لِلْقَسَمِ وَهِيَ[۲] لَا تَدْخُلُ اِلَّا عَلٰى



الْاِسْم الظَّاهِرِ لَا عَلٰی الْمُضْمَر نَحْو وَاللّٰه
لَاَشْرَبَنّ الّبَنِ وَ قَدْ تَكُوْنُ³ بِمَعْنٰی رُبَّ
نَحْوُ وَ عَالِم يَعْمَلُ⁴ بِعِلْمِهٖ اَیْ رُبَّ عَالِم
يَعْمَلُ بِعِلْمِهٖ

۱ **قوله: والواو لِلقسم:** حروفِ قسم میں (بَا) اصل ہے، اور (واو) اس سے بدل ہے، کیونکہ دونوں میں تناسب لفظی ہے کہ دونوں شفوی ہیں، اور تناسب معنوی بھی ہے کہ (واو) میں معنی جمعیت کے ہیں جس کا قرب (بَا) کے معنی الصاق سے ظاہر ہے، **کذا فی الرّضی**، اور (تَا) واو سے بدل ہے جیسے: (تقویٰ) میں کہ اصل میں (وقویٰ) تھا۔

۲ **قوله: وهی لا تدخل الخ:** (واوِ قسم) کے لئے تین شرطیں ہیں:

اوّل: یہ کہ فعل قسم ہمیشہ محذوف ہوتا ہے، پس (اَقْسَمُ وَاللّٰهِ) کہنا درست نہیں، کیونکہ (واو) فعل محذوف کا عوض ہے، اور عوض کا معوض عنہ کے ساتھ اجتماع جائز نہیں بخلاف (بَا) کہ اس کا فعل قسم بغیر عوض محذوف ہوتا ہے، اس لئے (اَقْسَمُ باللّٰهِ) کہنا جائز ہے۔

دوم: یہ کہ قسم سوال میں مستعمل نہیں ہوتا، پس (وَاللّٰهِ اَخْبَرْنِیْ) کہنا درست نہیں، بخلاف (بَا) کہ وہ مستعمل ہوتی ہے۔

سوم: یہ کہ ضمیر پر داخل نہیں ہوتا، شارح علیہ الرحمۃ نے قولِ مذکور سے اس شرط کو بیان فرمایا ہے۔

۳ **قوله: وقَدْ تكون بمعنٰی رُبَّ:** مخفی نہ رہے کہ حرفِ جر کو قیاساً حذف کر کے اس کے عمل کو باقی رکھنا (رُبَّ) کے ساتھ مخصوص ہے، لیکن اس کے واسطے دو شرطیں ہیں: (۱) یہ کہ صرف شعر میں، (۲) یہ کہ (واو) یا (فَا) یا (بَل) کے بعد ہو، اور بدون ان حروف کے شاذ ہے، یہ (واو) بصریہ کے

نزدیک عاطفہ ہے، درمیان کلام میں اس کا عاطفہ ہونا ظاہر ہے، اگر صدر کلام میں ہوتو اس کے لئے معطوف علیہ مقدر مانتے ہیں، اور کوفیہ کے نزدیک یہ (واو) پہلے عاطفہ تھا، اب تو جارّہ ہے، اور (رُبَّ) کے قائم مقام عطف کے معنی اس سے محو ہو گئے، قصائد کے شروع میں اس (واو) کا آنا دلیل کوفیہ ہے، جس کا جواب بصریہ نے یہ دیا کہ جائز ہے، متکلم نے اوّل قصیدہ میں اس (واو) کے ذریعہ اس کے مابعد کو کسی ایسی چیز پر عطف کیا ہو جو اس کے ذہن میں ہے، مذکور نہیں، اور ان کی دلیل یہ ہے کہ اس (واو) پر حروفِ عاطفہ نہیں آتے، پس معلوم ہوا کہ یہ حرفِ عطف ہے، جارّہ نہیں، شارح علیہ الرحمۃ نے اس مقام پر مذہب کوفیہ بیان فرمایا۔

۴ قوله: وعالم يعمل الخ: یہ (واو) بھی (رُبَّ) کی طرح نکرہ موصوفہ کے ساتھ اختصاص رکھتا ہے، اور (رُبَّ) کی طرح اس کا متعلق بھی فعل ماضی ہوتا ہے، اتنا فرق ضرور ہے کہ (رُبَّ) ضمیر پر داخل ہوتا ہے، اور یہ داخل نہیں ہوتا، اگر شارح علیہ الرحمۃ مثال میں شعر پیش فرماتے تاکہ شعر کے ساتھ بھی اختصاص مفہوم ہوتو اولیٰ ہوتا جیسے:

و بلدة ليس لهَا انيس　　　　الّا اليعافيرو الّا العيس

ترکیب

قوله: والواو لِلقَسم: اس میں (و) حرفِ عطف، (اَلْوَاوِ) مبتدا، (ل) حرفِ جار، (اَلْقَسَمِ) مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتَةٌ) مقدر کا، (ثَابِتَةٌ) اسمِ فاعل صیغہ واحد مؤنث، اس میں (هِيَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے مبتدا، (ثَابِتَةٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قوله: وهي لَاتَدخل الّا علٰى الْاسم الظّاهر لَاعلٰى المضمَر: میں (و) حرفِ عطف، (هِيَ) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا راجع بسوئے (الواو)، (لَاتَدْخُلُ) نفی فعل مضارع معروف صیغہ واحد مؤنث غائب، اس میں (هِيَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے مبتدا، (اِلَّا) حرفِ استثنا، (عَلٰی) حرفِ جار، (اَلْاِسْمِ) موصوف، (اَلظَّاهِرِ) صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر معطوف علیہ، (لَا) حرفِ عطف، (عَلٰی) حرفِ جار، (اَلْمُضْمَرِ) میں (ال) حرفِ تعریف، (مُضْمَرِ)

اسمِ مفعول صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل راجع بسوئے موصوف مقدر، (مُضْمَرٍ) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت، موصوف مقدر (اَلْاِسْمِ) اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مستثنیٰ مفرغ ہو کر ظرفِ لغو، (لَاتَدْخُلُ) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قوله: نحو واللّٰہ لَاَشْرَبَنَّ اللَّبن: میں (نَحْوُ) مضاف، (وَاللّٰہِ لَاَشْرَبَنَّ اللَّبَنَ) مراد اللفظ مضاف الیہ، (نَحْوُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُهٗ) مقدر کی، (مِثَالُ) مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع بسوئے (واو) برائے قسم، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ واللّٰہ لَاَشْرَبَنَّ اللَّبَن: میں (و) حرفِ جار برائے قسم، (اسمِ جلالت) مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (اُقْسِمُ) مقدر کا، (اُقْسِمُ) فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم، اس میں (اَنَا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل، (اُقْسِمُ) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ قسمیہ ہوا، (لَاَشْرَبَنَّ) فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم بحث لام تاکید با نون تاکید ثقیلہ در فعل مستقل معروف، اس میں (اَنَا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل، (اَللَّبَنَ) مفعول بہ، (لَاَشْرَبَنَّ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جوابِ قسم ہوا۔

قوله: وقد تکون بمعنیٰ رُبَّ: اس میں (و) حرفِ عطف، (قَدْ) حرفِ تقلیل، (تَكُوْنُ) فعل مضارع معروف صیغہ واحد مؤنث غائب (فعل ناقص)، اس میں (هِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم راجع بسوئے (الواو)، (بَا) حرفِ جار، (مَعْنٰی) مضاف، (رُبَّ) مراد اللفظ مضاف الیہ، (مَعْنٰی) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتَةً) مقدر کا، (ثَابِتَةً) اسمِ فاعل صیغہ واحد مؤنث، اس میں (هِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ فعل ناقص، (ثَابِتَةً) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، (تَكُوْنُ) فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قوله: نحو و عَالم یَعمل بعلمهٖ ای ربّ عَالم یَعمل بعلمهٖ: میں (نَحْوُ) مضاف، (وَعَالِمٍ یَعْمَلُ بِعِلْمِهٖ) بتقدیر (لَقِیْتُ) مراد اللفظ معطوف علیہ یا مبدل منہ، (اَیْ) حرفِ

تفسیر، (رُبَّ عَالِمٍ یَعْمَلُ بِعِلْمِہٖ) بتقدیر (لَقِیْتُ) مراد اللفظ عطف بیان یا بدل الکل، معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے مل کر یا مبدل منہ اپنے بدل الکل سے مل کر مضاف الیہ، (نَحْوُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُہٗ) مقدر کی، (مِثَالُ) مضاف، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع بسوئے (واو) بمعنی رُبَّ، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ و عَالم یَعمل بعلمہٖ: میں (و) بمعنی (رُبَّ) حرف جار، (عَالِمٍ) موصوف، (یَعْمَلُ) فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً راجع بسوئے موصوف، (بَا) حرف جار، (عِلْمِ) مضاف، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع بسوئے (عَالِمٍ)، (عِلْمِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، (یَعْمَلُ) فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صفت، (عَالِمٍ) موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور واوِ رُبَّ، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (لَقِیْتُ) مقدر کا، (لَقِیْتُ) فعل ماضی معروف صیغہ واحد متکلم، اس میں (تَا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح، (لَقِیْتُ) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

رُبَّ عَالِمٍ یعمل بعلمہٖ: میں (رُبَّ) حرف جار، (عَالِمٍ) موصوف، (یَعْمَلُ) فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے موصوف، (بَا) حرفِ جار، (عِلْمِ) مضاف، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع بسوئے (عَالِمٍ)، (عِلْمِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (یَعْمَلُ) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صفت، (عَالِمٍ) موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (لَقِیْتُ) مقدر کا، (لَقِیْتُ) فعل ماضی معروف صیغہ واحد متکلم، اس میں (تَا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً، (لَقِیْتُ) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔۱۲

نودانی پر صدر العلماء کا علمی محاسبہ

(۲۷) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:۲۱ پر (نحو و عَالِمٍ یَعْمَلُ بِعِلْمِہٖ) کی ترکیب میں (یَعْمَلُ بِعِلْمِہٖ) کو (عَالِمٍ) کی صفت کر کے (وَ عَالِمٍ) جار مجرور کو فعل مقدر سے متعلق کرنے کے بجائے جار مجرور کو (نحو) کا مضاف الیہ قرار دیا ہے۔



اقول: یہ غلط ہے کہ جار مجرور مضاف الیہ نہیں ہوا کرتے، کیونکہ مضاف الیہ اسم ہوا کرتا ہے، یا جملہ، اور جار مجرور نہ اسم ہیں، نہ جملہ۔

(۲۸) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:۲۲' پر (وَاللّٰہِ لَازَیْدٌ فِی الدَّارِ وَلَا عَمْرٌو) کی ترکیب میں دونوں (لَا) کو نفی جنس کا فرما کر (زَیْدٌ) اور (عَمْرٌو) کو ان کا اسم قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے، اور یہ اُسی بات کی تائید کرتا ہے کہ ذات شریف کو "نحو میر" تک یاد نہیں، کیونکہ (لائے نفی جنس) کے بعد اگر معرفہ واقع ہو تو وہ عمل نہیں کرتا، پھر اس کے لئے اسم کیسے ہوگا؟ اگر باور نہ ہو تو سنئے! "نحو میر" ص:۱۸' میں ہے: واگر بعد او معرفہ باشد تکرار لا با معرفہ دیگر لازم باشد ولا ملغیٰ باشد یعنی عمل نکند وآں معرفہ مرفوع باشد با بتدا چوں (لَا زَیْدٌ عِنْدِیْ وَلَا عَمْرٌو)۔۱۲

وَالتَّاءُ لِلْقَسَمِ وَهِيَ لَا تَدْخُلُ اِلَّا عَلٰى اِسْمِ
اللّٰهِ تَعَالٰى نَحْوُ تَاللّٰهِ لَاَضْرِبَنَّ زَيْدًا اِعْلَمْ
اَنَّهٗ لَا بُدَّ لِلْقَسَمِ (1) مِنَ الْجَوَابِ ۲ فَاِنْ كَانَ ۳
جَوَابُهٗ جُمْلَةً اِسْمِيَّةً فَاِنْ كَانَتْ مُثْبَتَةً
وَجَبَ اَنْ تَكُوْنَ مُصَدَّرَةً بِاِنَّ (2) اَوْ لَامَ
الْاِبْتِدَاءِ نَحْوُ وَاللّٰهِ اِنَّ ۴ زَيْدًا قَائِمٌ وَ وَاللّٰهِ ۵
لَزَيْدٌ قَائِمٌ

مخفف عمل کرتا ہے، اور نافیہ عمل نہیں کرتا، لہٰذا یہ دونوں کی مثال بن سکتی ہے۔

۵ **قوله: واللّٰه لزیدٌ قائم**: یہ مثال مبتدا پر لام داخل ہونے کی ہے، اور لام کبھی خبر پر آتا ہے، اور کبھی معمولِ خبر پر بھی، جب کہ خبر، اور معمولِ خبر مقامِ مبتدا میں واقع ہوں جیسے: (وَاللّٰهِ لَقَائِمٌ زَيْدٌ) اور (واللّٰهِ لطعامك زيد اكل) اور کبھی بوجہ درازیٔ قسم (إنّ) اور (لام) نہیں لاتے جیسے حضرت ابن مسعودؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد: وَالَّذی لا اله غيره هٰذا المقام الّذی انزلت فيه سورة البقرة ای لهٰذا المقام، یا ان هٰذا المقام، اور بدونِ درازیٔ قسم دونوں کو نہ لانا نادر ہے جیسے: (وَاللّٰهِ زَيْدٌ قَائِمٌ)

۵ **قوله: واللّٰهِ لَزيد قَائِم**: یہ مثال، اور آئندہ آنے والی مثالیں بعض نسخوں میں بغیر (واو) عطف ہیں، اس تقدیر پر ان کو بر سبیل تعداد شمار کیا جائے، یا حرفِ عطف مقدر مانیں گے جیسے ابوزیدؒ نے حکایت کیا ہے: (اكلت خبزًا لحمًا طريًّا ای ولحمًا طريًّا) اور ابوالحسنؒ نے حکایت کی ہے: (اَعطيت درهمًا دِرْهَمين ثلثة) ان دونوں حکایتوں کو تعداد، اور حذفِ حرفِ عطف میں سے ہر ایک پر محمول کر سکتے ہیں۔۱۲

(1) للقسم: قسم خواہ لفظاً ہو جیسے کتاب میں مذکور ہے، یا تقدیراً جیسے: وَاِنْ اَطَعْتُمُوْهُمْ اِنَّكُمْ لَمُشْرِكُوْنَ ای وَاللّٰهِ اِنَّكُمْ لَمُشْرِكُوْنَ۔

(2) بانّ: مثقلہ ہو، یا مخففہ۔۱۲

ترکیب

قوله: والتّاء لِلقسم: اس میں (و) حرفِ عطف، (اَلتَّاءُ) مبتدا، (ل) حرفِ جار، (اَلْقَسَمِ) مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتَةٌ) مقدر کا، (ثَابِتَةٌ) اسمِ فاعل صیغہ واحد مؤنث، اس میں (هِيَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے مبتدا، (ثَابِتَةٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قوله: وهيَ لَا تدخل الّا علىٰ اسم اللّٰه تعالىٰ: اس میں (و) حرفِ عطف، (هِيَ) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلًا راجع بسوئے اَلتَّاء، (لَاتَدْخُلُ) نفی فعل مضارع معروف صیغہ

۱؎ **قوله: وَالتَّاء:** اس کے لئے بھی وہی تین شرطیں ہیں جو (واوِ قسم) کے لئے تھیں، بلکہ ایک شرط زائد ہے، وہ یہ کہ اسمائے ظاہرہ میں سے صرف اسمِ جلالت (اللہ) کے ساتھ مستعمل ہوتی ہے، اور 'اخفش' نے (تَرَبِّی) اور (تَرَبِّ الْكَعْبَةِ) حکایت کیا ہے، مگر وہ شاذ ہے۔

۲؎ **قوله: منَ الجواب:** یعنی وہ جملہ جس کی تقویت، اور تاکید کے واسطے **قَسَم** کو لایا گیا ہے، ایسے جملہ کا نام نحوی جواب رکھتے ہیں، وجہ یہ ہے کہ جس جملہ کے لئے کوئی چیز طالب ہو، ایسے جملہ کو نحوی اس طالب کا جواب کہتے ہیں جیسے: (**جوابِ لَمَّا**) اور (**جوابِ لَوْلَا**) اور (**جوابِ رُبَّ**) وغیرہ، جس طرح سوال جواب کا طالب ہوتا ہے، اسی طرح قسم جملے کی طالب ہوتی ہے، **نظر برآں** اس جملہ کو جوابِ قسم کے ساتھ موسوم کیا گیا، اور بعض نے وجہ یوں بیان کی کہ یہ جملہ سائل منکر کا جواب ہوتا ہے، خواہ انکار محقق ہو، یا مقدر، اسی بنا پر ازالہ انکار کے لئے اس جملے کو قسم کے ساتھ مؤکد کرتے ہیں، چونکہ قسم کے ساتھ اس کی تاکید کی گئی بایں مناسبت قسم کی طرف منسوب ہو کر جوابِ قسم کہلایا۔

برتقدیر اوّل (جوابِ قسم) میں مطلوب کی طالب کی طرف اضافت ہے، اور برتقدیر دوم مؤکد کی بسوئے مؤکد۔

۳؎ **قوله: فَانْ كَانَ جَوابه:** (جوابِ قسم) کبھی جملہ انشائیہ ہوتا ہے جیسے: (بِاللّٰهِ اَخْبِرْنِیْ) ایسی قسم کو قسم استعطافی کہتے ہیں جو (بَا) کے ساتھ مخصوص ہے، (**قسمِ استعطافی**) یہاں پر مقصود بالبیان نہیں، کیونکہ یہ درحقیقت قسم نہیں ہوتی، صرف **صورۃً** ہوتی ہے، اسی واسطے صاحب ''کشاف'' وغیرہ نے کہا کہ استعطاف قسیم قسم ہے، اور کبھی جوابِ قسم جملہ خبریہ ہوتا ہے جس کی تفصیل کتاب میں آرہی ہے۔

۴؎ **قوله: انَّ زيدًا قَائمٌ:** (اِنَّ) مشدّد، اور مخفف دونوں کی مثال ہوسکتی ہے۔

سوال: مخفف کی مثال بنانا درست نہیں، کیونکہ 'ابن حاجب' علیہ الرحمۃ نے تصریح فرمائی ہے کہ بروقت تخفیف خبر پر **لَام** لانا ضروری ہے، تاکہ (اِنْ) نافیہ سے ممتاز ہو جائے جیسے: (**اِنْ زَیْدًا لَقَائِمٌ**) اور اس مثال میں خبر پر **لَام** نہیں تو پھر مخفف کی مثال کس طرح بن سکتی ہے؟

جواب: ان کا یہ قول 'سیبویہ' وغیرہ تمام نحویوں کے خلاف ہے، کیونکہ انہوں نے کہا ہے کہ (اِنْ) نافیہ سے ممتاز کرنے کے خیال سے خبر پر (لَام) لانا ضروری نہیں، اس لئے کہ امتیاز عمل کے ذریعہ حاصل ہے کہ

واحد مؤنث غائب، اس میں (هِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے مبتدا، (اِلَّا) حرفِ استثنا، (عَلٰی) حرف جار، (اِسْمِ) مضاف، (اسمِ جلالت) ذوالحال، (تَعَالٰی) فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا راجع بسوئے ذوالحال، (تَعَالٰی) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر مضاف الیہ، (اِسْمِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر مستثنیٰ مفرغ ہوکر ظرفِ لغو، (لَا تَدْخُلُ) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قوله: نحو تَاللّٰهِ لَاَضْرِبَنَّ زَيْدًا: میں (نَحْوُ) مضاف، (تَاللّٰهِ لَاَضْرِبَنَّ زَيْدًا) مراد اللفظ مضاف الیہ، (نَحْوُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُهُ) مقدر کی، (مِثَالُ) مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا راجع بسوئے (تَا) برائے قسم، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

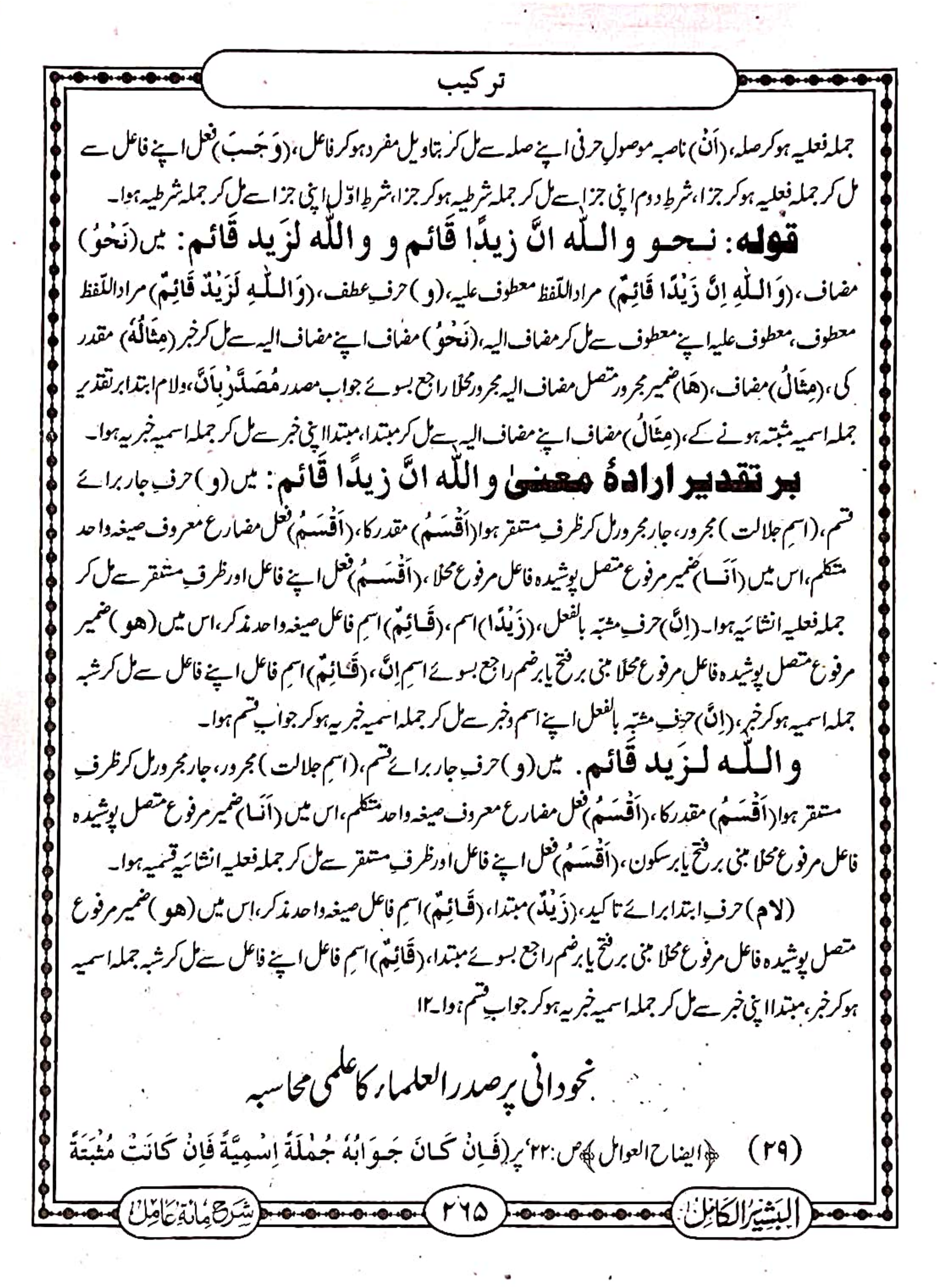
بر تقدیر ارادهٔ معنیٰ تَاللّٰه لَاضربنَّ زيدًا: میں (تَا) حرفِ جار، (اسمِ جلالت) مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (اُقْسِمُ) مقدر کا، (اُقْسِمُ) فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم، اس میں (اَنَا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا، (اُقْسِمُ) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ قسمیہ ہوا، (لَاَضْرِبَنَّ) فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم بحث لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ در فعل مستقبل معروف، اس میں (اَنَا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا، (زَيْدًا) مفعول بہ، (لَاَضْرِبَنَّ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر جوابِ قسم ہوا۔

قوله: اعلم انه لابدّ للقسم من الجواب: میں (اِعْلَمْ) فعل امر حاضر معروف صیغہ واحد مذکر حاضر، اس میں (اَنْتَ) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلا، (تَا) علامت خطاب، (اَنَّ) حرفِ مشبہ بالفعل موصولِ حرفی، (هَا) ضمیر منصوب متصل ضمیر شان جس کا مرجع جملہ مابعد میں مذکور ہوا کرتا ہے اور وہ یہاں پر (القسم) ہے اسمِ اَنَّ، (لَا) برائے نفی جنس، (بُدَّ) بمعنی (مَفَر) اسمِ لا، (ل) حرفِ جار، (اَلْقَسَمِ) مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا، (ثَابِتٌ) اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا راجع بسوئے اسمِ لا، (ثَابِتٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل

کرشبہ جملہ اسمیہ ہوکرخبر اوّل، (مِنْ) حرفِ جار مبنی بر سکون، (اَلْجَوَابُ) مجرور، جار مجرور مل کرظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا، (ثَابِتٌ) اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا راجع بسوئے اسمِ لائے نفی جنس، (ثَابِتٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر دوم، (لَا) برائے نفی جنس اپنے اسم اور دونوں خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہوکر خبر، (اَنَّ) کا اسم اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہوکر صلہ، (اَنَّ) موصولِ حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویلِ مفرد ہوکر مفعول بہ، (اِعْلَمْ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

قوله: فَان كَان جَوابه جملَة اسميَّة فَان كَانت مثبتَةً وجَب اَن تكون مصدَّرةً بِاَنَّ اولَام الابتدَاء: اس میں (فَا) حرف برائے تفصیل، (اِنْ) حرفِ شرط، (كَانَ) فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب (فعلِ ناقص)، (جَوَابُ) مضاف، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع بسوئے قسم، (جَوَابُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر اسمِ فعل ناقص، (جُمْلَةٌ) موصوف، (اِسْمِيَّةٌ) اسمِ منسوب صیغہ واحد مؤنث، اس میں (ھِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا راجع بسوئے موصوف، (اِسْمِيَّةٌ) اسمِ منسوب اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر صفت، (جُمْلَةٌ) موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر، (كَانَ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر شرطِ اوّل، (فَا) جزائیہ، (اِنْ) حرفِ شرط، (كَانَتْ) فعل ماضی معروف صیغہ واحد مؤنث غائب (فعل ناقص)، اس میں (ھِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم راجع بسوئے جملہ اسمیہ، (مُثْبَتَةً) اسمِ مفعول صیغہ واحد مؤنث، اس میں (ھِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل راجع بسوئے اسمِ كَانَتْ، (مُثْبَتَةً) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر، (كَانَتْ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر شرطِ دوم،

(وَجَبَ) فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب، (اَنْ) ناصبہ موصولِ حرفی، (تَكُوْنَ) فعل مضارع معروف صیغہ واحد مؤنث غائب (فعل ناقص)، اس میں (ھِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم راجع بسوئے اسمِ كانت، (مُصَدَّرَةً) اسمِ مفعول صیغہ واحد مؤنث، اس میں (ھِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل راجع بسوئے اسمِ تکون، (بَا) حرفِ جار، (اِنَّ) مراد اللفظ معطوف علیہ، (اَوْ) حرفِ عطف، (لَامِ) مضاف، (اَلِابْتِدَاءِ) مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (مُصَدَّرَةً) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر، (تَكُوْنُ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر



جملہ فعلیہ ہوکر صلہ، (اَنْ) ناصبہ موصولِ حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہوکر فاعل، (وَجَبَ) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر جزا، شرطِ دوم اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوکر جزا، شرطِ اوّل اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

قوله: نحو واللّٰه انّ زيدًا قَائم و واللّٰه لزَيد قَائم: میں (نَحْوُ) مضاف، (وَاللّٰهِ اِنَّ زَيْدًا قَائِمٌ) مراد اللّفظ معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف، (وَاللّٰهِ لَزَيْدٌ قَائِمٌ) مراد اللّفظ معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ، (نَحْوُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُهُ) مقدر کی، (مِثَالُ) مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلًا راجع بسوئے جواب مصدر مُصَدَّرْ بِاَنَّ، ولام ابتدا بر تقدیر جملہ اسمیہ مثبتہ ہونے کے، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادهٔ معنیٰ واللّٰه انّ زيدًا قَائم: میں (و) حرفِ جار برائے قسم، (اسمِ جلالت) مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (اُقْسِمُ) مقدر کا، (اُقْسِمُ) فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم، اس میں (اَنَا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلًا، (اُقْسِمُ) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ (اِنَّ) حرفِ مشبّہ بالفعل، (زَيْدًا) اسم، (قَائِمٌ) اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلًا مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے اسمِ اِنَّ، (قَائِمٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر، (اِنَّ) حرفِ مشبّہ بالفعل اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر جوابِ قسم ہوا۔

واللّٰه لزَيد قَائم. میں (و) حرفِ جار برائے قسم، (اسمِ جلالت) مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (اُقْسِمُ) مقدر کا، (اُقْسِمُ) فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم، اس میں (اَنَا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلًا مبنی بر فتح یا بر سکون، (اُقْسِمُ) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ قسمیہ ہوا۔

(لام) حرفِ ابتدا برائے تاکید، (زَيْدٌ) مبتدا، (قَائِمٌ) اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلًا مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے مبتدا، (قَائِمٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر جوابِ قسم ہوا۔ ۱۲

نحودانی پر صدر العلماء کا علمی محاسبہ

(۲۹) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص: ۲۲ پر (فَاِنْ كَانَ جَوَابُهُ جُمْلَةً اِسْمِيَّةً فَاِنْ كَانَتْ مُثْبَتَةً

وَجَبَ اَنْ تَكُوْنَ مُصَدَّرَةً بِاِنَّ اَوْلَامِ الْاِبْتِدَاءِ) کی ترکیب میں (اِسْمِيَّةٌ) اسمِ منسوب کو بغیر ضم مرفوع (جُمْلَة) کی صفت قرار دیا ہے۔

اقــول: یہ غلط ہے، کیونکہ جس اسم کے آخر یائے نسبت ہو وہ بھی عمل کرتا ہے، بعض نحویوں کے نزدیک بتاویل (مُنْتَسِبْ) ہو کر اسمِ فاعل کی طرح، اور بعض کے نزدیک بتاویل (مَنْسُوْبْ) ہو کر اسمِ مفعول کی طرح، اس کے مرفوع کو بر تقدیرِ اوّل فاعل اور بر تقدیرِ ثانی نائب فاعل کہتے ہیں، تو جس طرح اسمِ فاعل، اور اسمِ مفعول کے ساتھ ترکیب میں ان کے مرفوع کو نہ ملانا خطائے فاحش ہے، اسی طرح اسمِ منسوب کے ساتھ ترکیب میں اس کے مرفوع کو نہ ملانا خطائے فاحش، یقین نہ ہو تو سنئے! "الفوائد الشافیہ" میں زیرِ ترکیب **فالعدل خروجه عن صيغته الاصليّة**، ص:۲۳' پر فرمایا: **ومَا اشتهر بين المعربين من ان الاصليّة صفة الصيغة بلاضم نائب الفاعل فمسَامحة او غلط فاحش بيقين كما مرَّ التفصيل نقلاً عن شرح المفتاح للسيّد الشريف فاحفظه فانّه ينفعك في مواضع شي**، ان کے نزدیک (اسم بیائے نسبت) بتاویل (منسوب) ہے، **نظر بر آں** اس کے لئے نائب فاعل بیان فرمایا، اور "**همع الهوامع**" جلد: دوم، ص:۱۹۲' میں اسم منسوب الیہ کے تغیرات کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا: **اذ يلحقه ثلث تغييرات لفظي[1] وهو كسر ماقبل الياء وانتقال الاعراب اليها و معنوي[2] وهو صيرورته اسمًا لمَا لم يكن لهٗ و حكمي[3] وهو رفعه لما بعده على الفاعليّة كالصّفة المشبّهة نحو مررت برجل قرشي ابوه كانك قلت منتسب الى قريش ابوه و يطرد ذلك فيه وان لم يكن مشتقًا وان لم يرفع الظاهر رفع الضمير المستكن فيه كما يرفعه اسم الفاعل المشتق**، ان کے نزدیک بتاویل (مُنْتَسِبْ) ہے، لہٰذا اس کے لئے فاعل بیان فرمایا، اور (فَاِنْ كَانَتْ مُثْبَتَةً) کی (فَا) کو حرفِ تفصیل لکھا ہے۔

اقــول: یہ غلط ہے، کیونکہ یہ (فَــا) نحات کی اصطلاح میں حرفِ تفصیل نہیں کہلاتی، بلکہ اس کو نحوی فائے جزائیہ کہتے ہیں، کیونکہ اس کا مابعد شرط ماقبل کے لئے جزا ہوتا ہے۔

(۳۰) ﴿ایضاح العوامل﴾ اسی طرح ص:۲۳' پر بھی (وَاِنْ كَانَ جَوَابُهٗ جُمْلَةً فِعْلِيَّةً فَاِنْ كَانَتْ مُثْبَتَةً) کی ترکیب میں (فِعْلِيَّةً) اسمِ منسوب کو بدون ضم مرفوع صفت قرار دیا ہے، اور (فَاِنْ كَانَتْ) کی (فَا) کو حرفِ تفصیل، اس کے علاوہ تیسرا نیا ئسر یہ اختیار فرمایا کہ (اِنْ كَانَ جَوَابُهٗ) الخ کو جملہ شرطیہ جزائیہ تحریر کیا ہے۔



اقول: یہ غلط ہے، کیونکہ یہ جملہ شرطیہ معطوفہ ہے، اس کو جزائیہ کہنے کی کوئی تک نہیں، نیز اسی صفحہ پر (وَاللّٰهِ لَاَفْعَلَنَّ كَذَا) کی ترکیب میں (كَذَا) کو جار مجرور کہہ کر (لَاَفْعَلَنَّ) سے متعلق قرار دیا ہے، یہ سابق کی طرح تضلیل ہے، کیونکہ (كَذَا) جار مجرور نہیں، اسمِ کنایہ ہے۔

(۳۱) ﴿ایضاح العوامل﴾ اسی طرح ص:۲۴۰ پر (وَاِنْ كَانَتْ مَنْفِيَةً فَاِنْ كَانَتْ فِعْلاً مَاضِيًا الخ) کی ترکیب میں (اِنْ كَانَتْ مَنْفِيَّةً الخ) کو جملہ شرطیہ جزائیہ اور (فَاِنْ كَانَت) کی (فَا) کو حرفِ تفصیل اور (وَاللّٰهِ مَااَفْعَلَنَّ كَذَا) اور (وَاللّٰهِ لَاَفْعَلَنَّ كَذَا) اور (وَاللّٰهِ لَنْ اَفْعَلَنَّ كَذَا) کی ترکیب میں (كَذَا) کو جار مجرور قرار دیا ہے۔۱۲

وَاِنْ كَانَت مَنْفِيَة كَانَت مُصَدَّرةً بِمَا وَلا(1)

وَاِنْ مِثْل وَاللّٰه مَا زَيْد قَائِمًا وَ وَاللّٰهُ‎[۱] لا زَيْد

فِي الدَّار وَ لَا عَمْرو وَ وَاللّٰهُ‎[۲] اِنْ زَيْد قَائِم

وَاِنْ كَان جَوَابهُ جُمْلةً فِعْلِيَّة فَاِنْ كَانَت

مُثْبَتَةً كَانَت مُصَدَّرةً بِاللَّام(2) وَقَدْ[۳] اَوْ

بِاللَّامْ[۴] وَحْدهٗ(3) مِثْل وَاللّٰه لَقَد قَام زَيْد وَ

وَاللّٰه لَاَفْعَلنَّ كَذَا وَ اِنْ كَانَت مَنْفِيَّة فَاِنْ[۵]

كَانَت(4) فِعْلاً مَاضِيًا كَانت مُصَدَّرةً بِمَا٦
مِثْل وَاللّٰه مَا قَامَ زَيْد

۱ **قوله**: وَاللّٰهِ لَازَيْدٌ فِي الدَّارِوَلَا عَمْرٌو: اوروَاللّٰهِ لَافِيهَا رَجُلٌ وَلَا امْرَأَةٌ، اور وَاللّٰهِ لَارَجُلَ فِيهَا، اوروَاللّٰهِ لَا غُلَامَ رَجُلٍ فِيهَالائے نفی جنس کے باقی احوال کی مثالیں ہیں۔

۲ **قوله**: وَاللّٰه ان زَيد قَائم: اس مثال میں مناقشہ ہے، وہ یہ کہ مثالِ ہٰذا صحیح نہیں، کیونکہ (اِنْ) نافیہ (اِلَّا) سے پیشتر آتا ہے، یا قبل، (لَمَّا) مشدّدہ جیسے: (ان الكَافِرُونَ اِلَّا فِي غُرُورٍ) اور (اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَمَّا عَلَيهَا حَافِظ) اوراس مثال میں (اِلَّا) اور (لَمَّا) میں سے کسی کے قبل نہیں؟

جواب: حصر مذکور مسلم نہیں، کیونکہ (اِلَّا) اور (لَـمَّـا) کے بغیر بھی آتا ہے جیسے آیت کریمہ: اِنْ عِنْدَكُمْ مِنْ سُلْطَان بِهٰذَا، اور آیت کریمہ: (قُلْ اِنْ اَدْرِيْ اَقَرِيْبٌ اَمْ بَعِيْدٌ مَّاتُوْعَدُوْنَ) میں۔

۳ **قوله**: وَقَدْ: صرف (قَدْ) پر اقتصار بدون طول قسم، اور بدون ضرورت شعر جائز نہیں جیسے: (وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا) تا (قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا) کہ بوجہ طول قسم (لَام) نہیں لایا گیا، اور بہ نسبت قَدْ (لام) پر اقتصار زیادہ ہوتا ہے، اور کبھی (لام) اور (قَدْ) دونوں مقدر ہوتے ہیں جیسے: وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ، قسم کا جواب: (قُتِلَ اَصْحَابُ الْاُخْدُوْدِ) ہے، اس میں دونوں مقدر ہیں۔

۴ **قوله**: وباللّام وحده: یعنی بدون (قَدْ) صرف (لَام) کے ساتھ جوابِ قسم مصدر ہوتا ہے، یہ اس وقت جب کہ جوابِ قسم ماضی غیر متصرف ہو جیسے: (وَاللّٰهِ لَنِعْمَ الرَّجُلُ زَيْدٌ) کیونکہ (نِعْمَ) غیر متصرف ہے، اور فعل غیر متصرف پر (قَـدْ) نہیں آتا، یا جوابِ قسم ایسی ماضی ہو جس سے مدح، اور تعجب دونوں مفہوم ہوتے ہوں جیسے: وَاللّٰهِ لَظَرُفَ الرَّجُلُ زَيْدٌ بمعنی (مَا اَظْرَفَهٗ) اور (وَاللّٰهِ لَكَرُمَ الْمَرْءُ عَمْرٌو) بمعنی (مَا اَكْرَمَه) اور اگر جوابِ قسم مضارع ہو تو اس کا نون تاکید سے بھی مؤکد کرنا واجب ہے جیسے: وَاللّٰهِ لَاَفْعَلَنَّ كَذَا، اور صرف (لام) پر اکتفا کرنا بدون ضرورتِ شعری بصریہ کے نزدیک جائز نہیں بخلاف کوفیہ کہ ان کے نزدیک جائز ہے، اور اگر مضارع کے متعلق مقدم پر (لَام) آئے، یا حرفِ تنفیس پر جیسے: (سین)

اور (سوف) تو نونِ تاکید کی ضرورت نہیں ہوتی جیسے: وَلَئِنْ مُّتُّمْ اَوْ قُتِلْتُمْ لَاِلَی اللّٰهِ تُحْشَرُوْنَ، اور وَاللّٰهِ لَسَوْفَ اُخْرَجَ حَیًّا۔

۵ **قوله: فان كانت فعلاً ماضيًا:** بعض نسخوں میں بجائے (کَانَتْ) (کَانَ) آیا ہے، اس تقدیر پر ضمیر (کَانَ) کا مرجع فعل ہوگا، جو (مَنْفِیَّہْ) سے مفہوم ہوتا ہے۔

٦ **قوله: بـمَا مثل و الله الخ:** یا (لَا) یا (اِنْ) نافیہ کے ساتھ مصدر ہوگا، اور جب (لَا) یا (اِنْ) نافیہ کے ساتھ مصدر ہوگا تو ماضی بمعنی مستقبل ہو جائے گی جیسے:

حبّ المحبّين فى الدّنيا عذابهم و اللّـه لا عـذّبتهم سقـر

ای لاتعذبّهم، اور جیسے: وَلَئِنْ زَالَتَا اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِنْ بَعْدِهٖ، یہ آیت کریمہ ان حضرات کا جواب ہے جو (اِنْ) نافیہ کے ساتھ (اِلَّا) کا التزام کرتے ہیں کہ اس میں (اِلَّا) نہیں۔۱۲

(1) لَا: جو نفی جنس کے واسطے آتا ہے۔

(2) بـالـلّام: یا جو معنی (قَدْ) میں ہو جیسے: (رُبَّـمَـا) بشرطیکہ جوابِ قسم ماضی متصرف ہو، اور اس میں تعجب و مدح کے معنی نہ ہوں جیسے: (وَاللّٰهِ لَرُبَّمَا قَامَ زَيْدٌ)

(3) وحدهٗ: جب کہ فعل ماضی غیر متصرف ہو، یا مضارع۔

(4) فان كانت: ضمیر کانت کا مرجع الـجملة الفعلية المنفيّة ہے، اور بطریق اطلاق کل وارادۂ جز مجازاً جملہ فعلیہ منفیہ کا فعل مراد ہے، تاکہ خبر کَانَتْ کا حمل صحیح ہو جائے۔۱۲

ترکیب

قوله: وان كانَت منفيَّة كانَت مصدَّرَة بمَا ولَا و اِنْ

حرفِ عطف، (اِنْ) حرفِ شرط، (کَانَتْ) فعل ماضی معروف صیغہ واحد مؤنث غائب (فعل ناقص)، اس میں (ھِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم راجع بسوئے جملہ اسمیہ، (مَنْفِیَّةً) اسمِ مفعول صیغہ واحد مؤنث، اس میں (ھِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل راجع بسوئے اسمِ فعل ناقص، (مَنْفِیَّةً) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، (کَانَتْ) فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط، (کَانَتْ) فعل ماضی معروف صیغہ واحد

مؤنث غائب (فعل ناقص)، اس میں (هِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم راجع بسوئے اسمِ كَانَتْ، (مُصَدَّرَةٌ) اسم مفعول صیغہ واحد مؤنث، اس میں (هِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل راجع بسوئے اسمِ فعل ناقص، (بَا) حرف جار، (مَا) مراد اللفظ معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف، (لَا) مراد اللفظ معطوف، (و) حرفِ عطف، (اِنْ) مراد اللفظ معطوف، (مَا) معطوف علیہ اپنے دونوں معطوف سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (مُصَدَّرَةٌ) اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، (كَانَتْ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ معطوفہ ہوا جملہ شرطیہ دوم پر۔

قوله: مثل والله ما زيد قائمًا و والله لا زيد في الدار ولا عمرو و والله ان زيد قائم: میں (مِثْلُ) مضاف، (وَاللهِ مَا زَيْدٌ قَائِمًا) مراد اللفظ معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف، (وَاللهِ لَا زَيْدٌ فِي الدَّارِ وَلَا عَمْرٌو) مراد اللفظ معطوف، (و) حرفِ عطف، (وَاللهِ اِنْ زَيْدٌ قَائِم) مراد اللفظ معطوف، معطوف علیہ اپنے دونوں معطوف سے مل کر مضاف الیہ، (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُهٗ) مقدر کی، (مِثَالُ) مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع بسوئے جوابِ قسم مصدر بـمَا اور (لَا) اور (اِنْ) بر تقدیر جملہ اسمیہ منفیہ ہونے کے، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادهٔ معنیٰ والله ما زيد قائمًا: میں (و) حرفِ جار، (اسمِ جلالت) مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (اُقْسِمُ) مقدر کا، (اُقْسِمُ) فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم، اس میں (اَنَا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل، (اُقْسِمُ) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ قسمیہ ہوا۔

(مَا) مشابہ بلیس، (زَيْدٌ) اس کا اسم، (قَائِمًا) اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے اسمِ مَا، (قَائِمًا) اسمِ فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، (مَا) مشابہ بلیس اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر جوابِ قسم ہوا۔

والله لا زيد في الدار ولا عمرو: میں (و) حرفِ جار، (اسمِ جلالت) مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (اُقْسِمُ) مقدر کا، (اُقْسِمُ) فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم، اس میں (اَنَا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا سکون، (اُقْسِمُ) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ قسمیہ ہوا۔



(لَا) برائے نفی جنس ملغی عن العمل، (زَیْدٌ) معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف، (لَا) مکرر زائدہ، (عَمْرٌو) معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مبتدا، (فِیْ) حرفِ جار، (اَلدَّارِ) مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتَانِ) مقدر کا، (ثَابِتَانِ) اسمِ فاعل صیغہ تثنیہ مذکر، اس میں (ھُمَا) پوشیدہ جس میں (ھَا) ضمیر مرفوع متصل فاعل راجع بسوئے زید و عمرو، (م) حرفِ عماد، (الف) علامت تثنیہ، (ثَابِتَان) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر جوابِ قسم ہوا۔

وَاللّٰہِ اِنْ زَیدٌ قَائِمٌ: (و) حرفِ جار، (اسمِ جلالت) مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (اُقْسِمُ) مقدر کا، (اُقْسِمُ) فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم، اس میں (اَنَا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا، (اُقْسِمُ) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ قسمیہ ہوا۔

(اِنْ) نافیہ، (زَیْدٌ) مبتدا، (قَائِمٌ) اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا راجع بسوئے مبتدا، (قَائِمٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر جوابِ قسم ہوا۔

قولہ: وان کَان جَوابہ جملَۃ فعلیَّۃ فان کَانت مثبتَۃ کانَت مصدَّرَۃ باللّام وقَد او باللّام وحدَہٗ: اس میں (و) حرفِ عطف، (اِنْ) حرفِ شرط، (کَانَ) فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب (فعل ناقص)، (جَوَابُ) مضاف، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا راجع بسوئے قسم، (جَوَابُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر اسمِ کَانَ، (جُمْلَۃً) موصوف، (فِعْلِیَّۃً) اسمِ منسوب صیغہ واحد مؤنث، اس میں (ھِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا راجع بسوئے موصوف، (فِعْلِیَّۃً) اسمِ منسوب اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر صفت، (جُمْلَۃً) موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر، (کَانَ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر شرطِ اوّل،

(فَا) جزائیہ، (اِنْ) حرفِ شرط، (کَانَتْ) فعل ماضی معروف صیغہ واحد مؤنث غائب (فعل ناقص)، اس میں (ھِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم راجع بسوئے جملہ فعلیہ، (مُثْبَتَۃً) اسمِ مفعول صیغہ واحد مؤنث، اس میں (ھِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل راجع بسوئے اسمِ کَانَتْ، (مُثْبَتَۃً) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر، (کَانَتْ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر شرطِ دوم،

(کَانَتْ) فعل ماضی معروف صیغہ واحد مؤنث غائب (فعلِ ناقص)، اس میں (هِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم، راجع بسوئے اسمِ کَانَتْ، (مُصَدَّرَةً) اسمِ مفعول صیغہ واحد مؤنث، اس میں (هِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً راجع بسوئے اسمِ کَانَتْ[2]، (بَا) حرفِ جار، (اَللَّام) معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف، (قَدْ) مراداللفظ معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر معطوف علیہ، (اَوْ) حرفِ عطف، (بَـا) حرفِ جار، (اَللَّام) ذوالحال، (وَحْدَ) مضاف، (هَـا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً راجع بسوئے (اَللَّام)، (وَحْـدَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر ظرفِ لغو، (مُصَدَّرَةً) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، (کَـانَتْ[2]) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا شرطِ دوم کی، شرطِ دوم اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہو کر جزا شرطِ اوّل کی، شرطِ اوّل اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ معطوفہ ہوا شرطِ اوّل پر۔

قوله: مثل و اللّٰه لقد قام زید و و اللّٰه لا فعلن کذا: میں (مِثْلُ) مضاف، (وَاللّٰهِ لَقَدْ قَامَ زَيْدٌ) مراداللفظ معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف، (وَاللّٰهِ لَاَفْعَلَنَّ كَذَا) مراداللفظ معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ، (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُهٗ) مقدر کی، (مِثَالُ) مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً راجع بسوئے جوابِ قسم مُصَدَّرْ بلام اور قَدْ یا فقط بلاّم برتقدیرِ جملہ فعلیہ مثبتہ ہونے کے، (مِثْـلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادهٔ معنیٰ وَ اللّٰه لقد قام زید: میں (و) حرفِ جار، (اسمِ جلالت) مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (اَقْسَمُ) فعل مقدر کا، (اَقْسَمُ) فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم، اس میں (اَنَا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر سکون، (اَقْسَمُ) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ قسمیہ ہوا، (لَام) ابتدا برائے تاکید، (قَدْ) حرف برائے تقریب، (قَامَ) فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب، (زَيْدٌ) فاعل، (قَامَ) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جوابِ قسم ہوا۔

وَ اللّٰه لافعلنّ كذا: میں (و) حرفِ جار، (اسمِ جلالت) مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (اَقْسَمُ) مقدر کا، (اَقْسَمُ) فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم، اس میں (اَنَا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع

محلاً مبنی بر فتح یا سکون، (اُقْسِمُ) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ قسمیہ ہوا۔

(لَاَفْعَلَنَّ) فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم بحث لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ در فعل مستقبل معروف، اس میں (اَنَا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً، (كَذَا) اسم کنایہ مفعول بہ، (لَاَفْعَلَنَّ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جواب قسم ہوا۔

قوله: وان كانت منفيّة فان كانت فعلاً مَاضيًا كانت مصدَّرة بمَا: میں (و) حرف عطف، (اِنْ) حرفِ شرط، (كَانَتْ) فعل ماضی معروف صیغہ واحد مؤنث غائب (فعل ناقص)، اس میں (هِيَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلاً راجع بسوئے جملہ فعلیہ، (مَنْفِيَّةً) اسمِ مفعول صیغہ واحد مؤنث، اس میں (هِيَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ فعل ناقص، (مَنْفِيَّةً) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، (كَانَتْ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرطِ اوّل، (فَا) جزائیہ، (اِنْ) حرفِ شرط، (كَانَتْ) فعل ماضی معروف صیغہ واحد مؤنث، غائب (فعل ناقص)، اس میں (هِيَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے جملہ فعلیہ منفیہ، (فِعْلاً) موصوف، (مَاضِيًا) صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر، (كَانَتْ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرطِ دوم،

(كَانَتْ) فعل ماضی معروف صیغہ واحد مؤنث غائب (فعل ناقص)، اس میں (هِيَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے جملہ فعلیہ منفیہ ماضویہ، (مُصَدَّرَةً) اسمِ مفعول صیغہ واحد مؤنث، اس میں (هِيَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل راجع بسوئے اسمِ كانت، (بَا) حرفِ جار، (مَا) مراد اللفظ مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (مُصَدَّرَةً) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر،

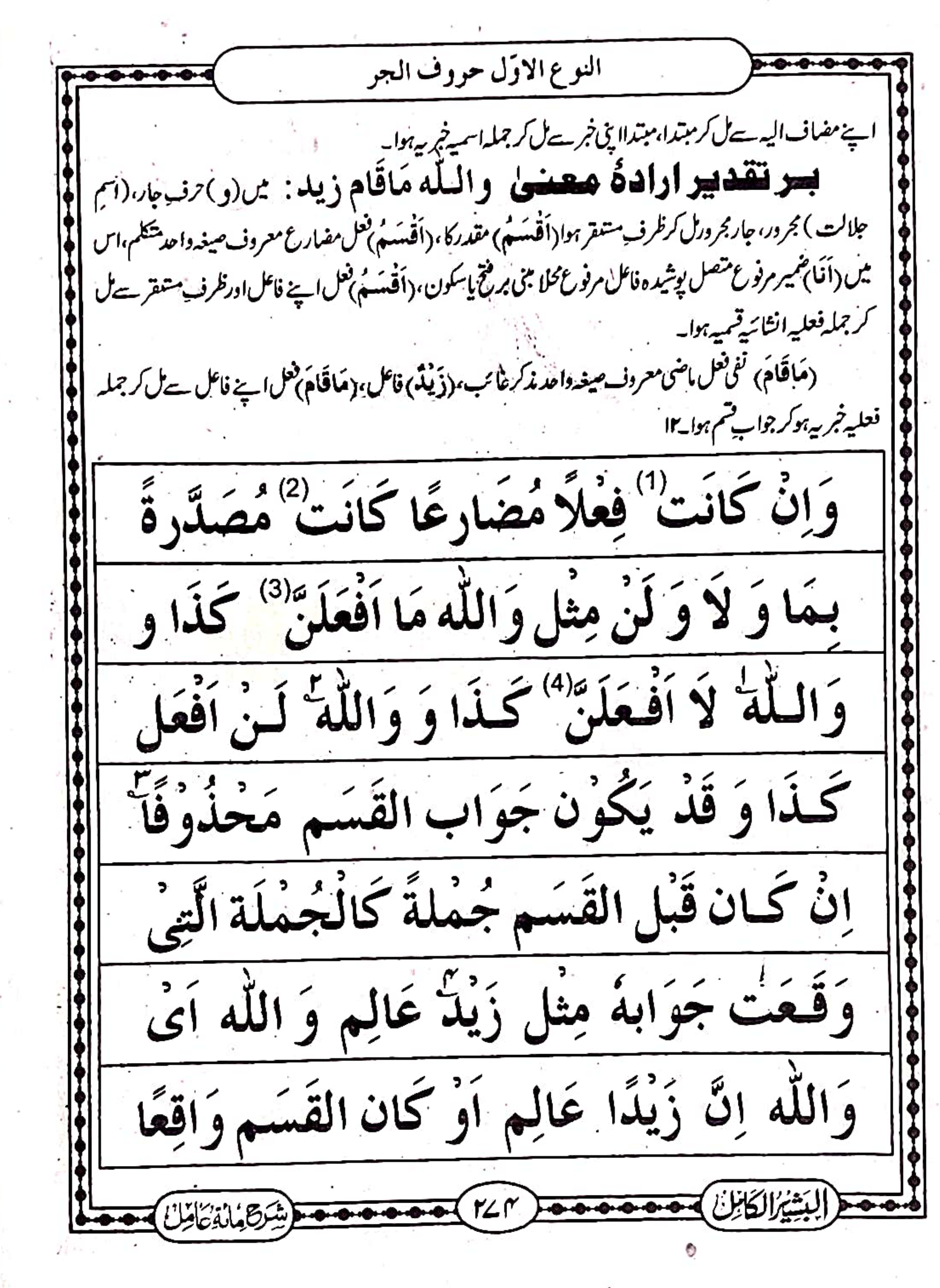
(كَانَتْ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا شرطِ دوم کی، شرطِ دوم اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہو کر جزا شرطِ اوّل کی، شرطِ اوّل اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ معطوفہ ہوا شرطِ دوم پر۔

قوله: مثل واللّٰه مَاقَام زَيدٌ: میں (مِثْلُ) مضاف، (وَاللّٰهِ مَا قَامَ زَيْدٌ) مراد اللفظ مضاف الیہ، (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُهُ) مقدر کی، (مِثَالُ) مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً راجع بسوئے جوابِ مُصَدَّرْ بِمَا بر تقدیر جملہ فعلیہ منفیہ ماضویہ ہونے کے، (مِثْلُ) مضاف

اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ والـلّٰہ مَاقَامَ زید: میں (و) حرفِ جار، (اسمِ جلالت) مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (اَقْسَمُ) مقدر کا، (اَقْسَمُ) فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم، اس میں (اَنَا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا سکون، (اَقْسَمُ) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ قسمیہ ہوا۔

(مَاقَامَ) نفی فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب، (زَیْدٌ) فاعل، (مَاقَامَ) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جوابِ قسم ہوا۔۱۲



وَاِنْ كَانَتْ(1) فِعْلًا مُضَارِعًا كَانَتْ(2) مُصَدَّرَةً

بِمَا وَ لَا وَ لَنْ مِثْلُ وَاللّٰهِ مَا اَفْعَلَنَّ(3) كَذَا وَ

وَاللّٰهِ لَا اَفْعَلَنَّ(4) كَذَا وَ وَاللّٰهِ لَنْ اَفْعَلَ

كَذَا وَ قَدْ يَكُوْنُ جَوَابُ الْقَسَمِ مَحْذُوْفًا

اِنْ كَانَ قَبْلَ الْقَسَمِ جُمْلَةٌ كَالْجُمْلَةِ الَّتِىْ

وَقَعَتْ جَوَابَهُ مِثْلُ زَيْدٌ عَالِمٌ وَ اللّٰهِ اَىْ

وَاللّٰهِ اِنَّ زَيْدًا عَالِمٌ اَوْ كَانَ الْقَسَمُ وَاقِعًا

بَيْنَ الجُمْلَةِ المَذْكُورَة مِثْل زَيْدٌ وَاللّٰه
عَالِم اَىْ وَاللّٰه اِنَّ زَيْدًا عَالِم

۱ **قولہ: واللّٰہ لا افعلنّ کذا:** اور کبھی علامت نفی محذوف ہوتی ہے بشرطیکہ جوابِ مضارع ہو، جیسے: تَاللّٰہِ تَفْتَؤُ تَذْکُرُ یُوْسُفَ ای لَا تَفْتَؤُ، اور ماضی سے محذوف نہیں ہوتی، کیونکہ جوابِ قسم مضارع کثیر الاستعمال ہے، ماضی نہیں۔

۲ **قولہ: وَاللّٰہ لَن اَفعَل کذا الخ:** 'رضی' نے کہا ہے کہ جوابِ قسم منفی بلَن نہیں ہوتا، مگر یہ صحیح نہیں، مولائے مشکل کشا حضرت 'علی مرتضیٰ' کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کا یہ شعر رد کے واسطے کافی ہے، جو بارگاہِ رسالت میں عرض کیا تھا:

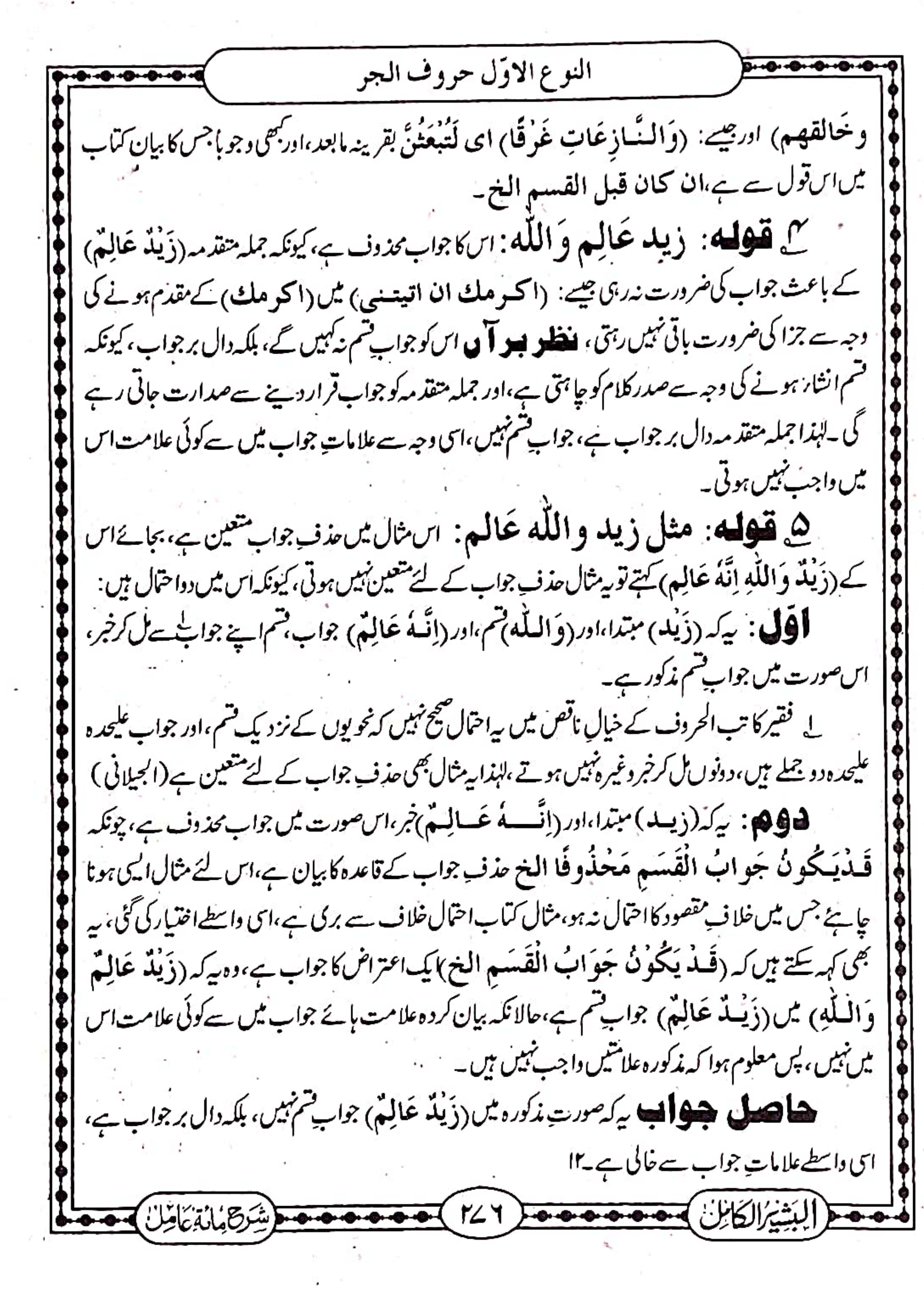
واللّٰہ لن یصّلوا الیك بجمعھم   حتّٰی او سَدَّ فی التّراب دفینا

سوال: جوابِ قسم کبھی منفی بلم بھی آتا ہے جیسے **اصمعی** نے ایک اعرابی سے نقل کیا کہ جب اس سے کہتے (الَكَ بَنُوْنُ) کیا تمہارے بیٹے ہیں؟ تو جواب میں کہتا **نعم و خالقھم لم تقم عن مثلھم منجبۃ ای امرأۃ ولدت نجیبًا**، تو مصنف نے اس کو ذکر کیوں نہیں کیا؟

جواب: (لَمْ تَقُمْ) کا جوابِ قسم ہونا یقینی نہیں، بلکہ جوابِ قسم (اِنَّ لِی بَنِیْنَ) بقرینہ (نَعَم) محذوف ہے کہ وہ (الَكَ بَنُوْن) کے جواب میں آیا ہے تو اصل عبارت یہ ہے: (نَعَم لِی بَنُوْن) بقرینہ سوال (بَنُوْن) کو حذف کردیا، اور (لَمْ تَقُمْ الخ) انباء کا حال بیان کرنے کے لئے جملہ مستانفہ ہے، البتہ (اِنْ) نافیہ کا ذکر ضروری تھا کہ وہ فعل مضارع پر بکثرت آتا ہے، جب کہ وہ جوابِ قسم واقع ہو، جوابِ قسم میں یہ تفصیل اس وقت ہے جب کہ وہ جملہ شرطیہ امتناعیہ نہ ہو، ورنہ (لَوْلَا) کے ساتھ تصدیر ہوگی جیسے:

فواللّٰہ لولاَ اللّٰہ تخشیٰ عواقبہ   لَزُعْزِعَ من ھٰذا السّریر جوانبُہ

۳ **قولہ: محذوفًا:** جوابِ قسم کا حذف کبھی جوازًا ہوتا ہے جیسے: (اَلَیسَ زَیْدٌ بِقَائِمٍ) کے جواب میں (بلٰی وربّنا) ای بلٰی وربّنا انَّ زیدًا قائمٌ، اور جیسے اعرابی کا قولِ مذکور (نَعَم



وخالقهم) اور جیسے: (وَالنَّازِعَاتِ غَرْقًا) ای لَتُبْعَثُنَّ بقرینہ مابعد، اور کبھی وجوباً جس کا بیان کتاب میں اس قول سے ہے، ان كان قبل القسم الخ۔

۴ قوله: زيد عَالِم وَ اللّٰه: اس کا جواب محذوف ہے، کیونکہ جملہ متقدمہ (زَيْدٌ عَالِمٌ) کے باعث جواب کی ضرورت نہ رہی جیسے: (اکرمك ان اتيتني) میں (اکرمك) کے مقدم ہونے کی وجہ سے جزا کی ضرورت باقی نہیں رہتی، **نظر برآں** اس کو جوابِ قسم نہ کہیں گے، بلکہ دال بر جواب، کیونکہ قسم انشاء ہونے کی وجہ سے صدر کلام کو چاہتی ہے، اور جملہ متقدمہ کو جواب قرار دینے سے صدارت جاتی رہے گی۔ لہٰذا جملہ متقدمہ دال بر جواب ہے، جوابِ قسم نہیں، اسی وجہ سے علاماتِ جواب میں سے کوئی علامت اس میں واجب نہیں ہوتی۔

۵ قوله: مثل زيد و الله عَالم: اس مثال میں حذفِ جواب متعین ہے، بجائے اس کے (زَيْدٌ وَاللّٰهِ اِنَّهٗ عَالِمٌ) کہتے تو یہ مثال حذفِ جواب کے لئے متعین نہیں ہوتی، کیونکہ اس میں دو احتمال ہیں:

اوّل: یہ کہ (زَيْد) مبتدا، اور (وَاللّٰه) قسم، اور (اِنَّهٗ عَالِمٌ) جواب، قسم اپنے جواب[1] سے مل کر خبر، اس صورت میں جوابِ قسم مذکور ہے۔

[1] فقیر کاتب الحروف کے خیالِ ناقص میں یہ احتمال صحیح نہیں کہ نحویوں کے نزدیک قسم، اور جواب علیحدہ علیحدہ دو جملے ہیں، دونوں مل کر خبر وغیرہ نہیں ہوتے، لہٰذا یہ مثال بھی حذفِ جواب کے لئے متعین ہے (الجیلانی)

دوم: یہ کہ (زيد) مبتدا، اور (اِنَّهٗ عَالِمٌ) خبر، اس صورت میں جواب محذوف ہے، چونکہ قَدْ يَكُوْنُ جَوَابُ الْقَسَمِ مَحْذُوْفًا الخ حذفِ جواب کے قاعدہ کا بیان ہے، اس لئے مثال ایسی ہونا چاہئے جس میں خلافِ مقصود کا احتمال نہ ہو، مثال کتاب احتمال خلاف سے بری ہے، اسی واسطے اختیار کی گئی، یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ (قَدْ يَكُوْنُ جَوَابُ الْقَسَمِ الخ) ایک اعتراض کا جواب ہے، وہ یہ کہ (زَيْدٌ عَالِمٌ وَاللّٰهِ) میں (زَيْدٌ عَالِمٌ) جوابِ قسم ہے، حالانکہ بیان کردہ علامت ہائے جواب میں سے کوئی علامت اس میں نہیں، پس معلوم ہوا کہ مذکورہ علامتیں واجب نہیں ہیں۔

حاصل جواب یہ کہ صورتِ مذکورہ میں (زَيْدٌ عَالِمٌ) جوابِ قسم نہیں، بلکہ دال بر جواب ہے، اسی واسطے علاماتِ جواب سے خالی ہے۔۱۲

(1) وان کانت : یہاں پر بھی ضمیر کانت کا مرجع الجملة الفعليّة المنفيّة ہے، اور مجازًا اس کا فعل مراد ہے، تا کہ حمل درست ہو۔

(2) کانت: ضمیر کانت کا مرجع الجملة الفعليّة المنفيّة ہے، مگر منفیہ ہونا باعتبار مایؤل ہے، اس لئے کہ (مَا) یا (لَا) یا (لَنْ) کے ساتھ تصدیر ہونے کے بعد منفیہ ہوگا، (اِنْ) کے دخول سے پیشتر منفیہ نہیں۔

(3) وَاللّٰهِ مَا اَفْعَلَنَّ كذَا: بانون ثقیلہ، یا بدون نونِ ثقیلہ جیسے: وَاللّٰهِ مَا اَفْعَلُ كَذَا۔

(4) واللّٰه لَا اَفْعَلَنَّ كذا: بانون ثقیلہ یا بغیر نون ثقیلہ جیسے: وَاللّٰهِ لَا اَفْعَلُ كَذَا۔۱۲

ترکیب

قوله:وان كانَت فعلاً مضارعًا كانَت مصدَّرَةً بمَا ولاَ ولَنْ:

اس میں (و) حرفِ عطف، (اِنْ) حرفِ شرط، (كَانَتْ) فعل ماضی معروف صیغہ واحد مؤنث غائب (فعل ناقص)، اس میں (هِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلًا راجع بسوئے جملہ فعلیہ منفیہ، (فِعلًا) موصوف، (مُضَارِعًا) صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر، (كَانَتْ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر شرط،

(كَانَتْ) فعل ماضی معروف صیغہ واحد مؤنث غائب (فعل ناقص)، اس میں (هِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم راجع بسوئے اسمِ كَانَتْ اوّل، (مُصَدَّرَةً) اسمِ مفعول صیغہ واحد مؤنث، اس میں (هِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلًا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ كَانَتْ دوم، (بَا) حرفِ جار، (مَا) مراد اللّفظ معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف، (لَا) مراد اللّفظ معطوف، (و) حرفِ عطف، (لَنْ) مراد اللّفظ معطوف، (مَا) معطوف علیہ اپنے دونوں معطوف سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (مُصَدَّرَةً) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، (كَانَتْ) دوم اپنے اسم وخبر سے مل کر جزا، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ معطوفہ ہوا شرطیہ دوم پر۔

قوله:مثل واللّٰه مَا افعَلَنَّ كذَا و واللّٰه لاَ افعَلنّ كذا و واللّٰه لَن افعَل كذا:

اس میں (مِثْلُ) مضاف، (وَاللّٰهِ مَا اَفْعَلَنَّ كَذَا) مراد اللّفظ معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف، (وَاللّٰهِ لَا اَفْعَلَنَّ كَذَا) مراد اللّفظ معطوف، (و) حرفِ عطف، (وَاللّٰهِ لَنْ اَفْعَلَ كَذَا) مراد اللّفظ

معطوف، معطوف علیہ اپنے دونوں معطوف سے مل کر مضاف الیہ، (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُہٗ) مقدر کی، (مِثَالُ) مضاف، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً راجع بسوئے جواب مصدّر ربمَا، اور لاَ، اور لَنْ، بر تقدیر جملہ فعلیہ منفیہ مضارعیہ ہونے کے، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ واللّٰہ مَا افعَلَنَّ کذَا:

میں (و) حرفِ جار، (اسمِ جلالت) مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (اَقْسَمُ) مقدر کا، (اَقْسَمُ) فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم، اس میں (اَنَا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر سکون، (اَقْسَمُ) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ قسمیہ ہوا۔

(مَا اَفْعَلَنَّ) نفی فعل مضارع معروف بانون تاکید ثقیلہ صیغہ واحد متکلم، اس میں (اَنَا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً، (کَذَا) اسمِ کنایہ مفعول بہ، (مَا اَفْعَلَنَّ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جوابِ قسم ہوا۔

وَاللّٰہ لاَ اَفْعَلَنَّ کذَا:

میں (و) حرفِ جار، (اسمِ جلالت) مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (اَقْسَمُ) مقدر کا، (اَقْسَمُ) فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم، اس میں (اَنَا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر سکون، (اَقْسَمُ) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ قسمیہ ہوا۔

(لاَ اَفْعَلَنَّ) نفی فعل مضارع معروف بانون تاکید ثقیلہ صیغہ واحد متکلم، اس میں (اَنَا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا سکون، (کَذَا) اسمِ کنایہ مفعول بہ، (لاَ اَفْعَلَنَّ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جوابِ قسم ہوا۔

واللّٰہ لَن اَفعل کذا:

میں (و) حرفِ جار، (اسمِ جلالت) مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (اَقْسَمُ) مقدر کا، (اَقْسَمُ) فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم، اس میں (اَنَا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر سکون، (اَقْسَمُ) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ قسمیہ ہوا۔

(لَنْ اَفْعَلَ) فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم بحث نفی تاکید بلن در فعل مستقبل معروف، اس میں (اَنَا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر سکون، (کَذَا) اسمِ کنایہ مفعول بہ، (لَنْ اَفْعَلَ) فعل اپنے فاعل

اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جواب قسم ہوا۔

قوله: وقَد يَكون جَواب القَسم مَحذوفًا ان كَان قبل القَسم جملَة كالجملَة الّتى وقعت جوابه: اس میں (و) حرفِ عطف، (قَدْ) حرف برائے تقلیل، (يَكُوْنُ) فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر غائب (فعل ناقص)، (جَوَابُ) مضاف، (اَلْقَسَمِ) مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر اسمِ فعل ناقص، (مَحْذُوْفًا) اسمِ مفعول صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ یکون، (مَحْذُوْفًا) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، (يَكُوْنُ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزائے مقدم،

(اِنْ) حرفِ شرط، (كَانَ) فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب (فعل ناقص)، (قَبْلَ) مضاف، (اَلْقَسَمِ) مضاف الیہ، (قَبْلَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا (ثَابِتَةٌ) مقدر کا، (ثَابِتَةٌ) اسمِ فاعل صیغہ واحد مؤنث، اس میں (هِيَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا راجع بسوئے (جُمْلَةٌ) مؤخر لفظاً، (ثَابِتَةٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر مقدم، (جُمْلَةٌ) موصوف، (کاف) حرفِ جار، (اَلْجُمْلَةِ) موصوف، (اَلَّتِيْ) اسمِ موصول، (وَقَعَتْ) فعل ماضی معروف صیغہ واحد مؤنث بمعنی (صَارَتْ) فعل ناقص، اس میں (هِيَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم راجع بسوئے اسمِ موصول، (جَوَابَ) مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا راجع بسوئے قسم، (جَوَابَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر، (وَقَعَتْ) فعل اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، (اَلَّتِيْ) اسمِ موصول اپنے صلہ سے مل کر صفت، (اَلْجُمْلَةِ) موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتَةٌ) مقدر کا، (ثَابِتَةٌ) اسمِ فاعل صیغہ واحد مؤنث، اس میں (هِيَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف، (ثَابِتَةٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت، (جُمْلَةٌ) موصوف اپنی صفت سے مل کر اسم مؤخر، (كَانَ) فعل ناقص اپنے اسم مؤخر اور خبر مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف علیہ،

او كَان القَسم واقعًا بَين الجملَة المَذكورَة: میں (اَوْ) حرفِ عطف، (كَانَ) فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب (فعل ناقص)، (اَلْقَسَمُ) اسم، (وَاقِعًا) اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ فعل ناقص، (بَيْنَ) مضاف،

(اَلْجُمْلَةِ) موصوف، (اَلْمَذْكُوْرَةِ) میں (ال) بمعنی (اَلَّتِیْ) اسمِ موصول، (مَذْكُوْرَةِ) اسم مفعول صیغہ واحد مؤنث، اس میں (هِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ موصول، (مَذْكُوْرَةِ) اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر صلہ، اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر صفت، (اَلْجُمْلَةِ) موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ، (بَیْنَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ، (وَاقِعًا) اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر،

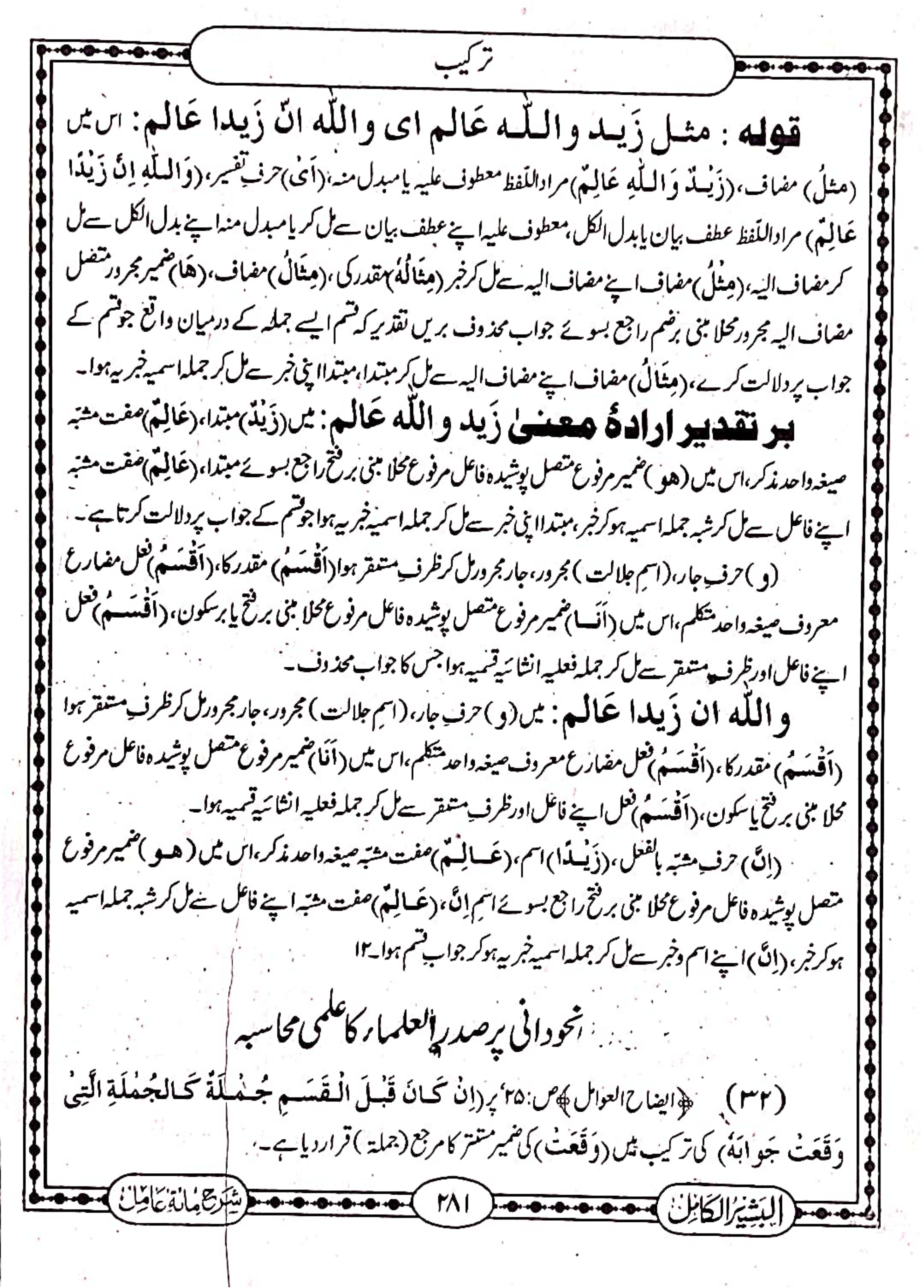
(كَانَ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر شرطِ مؤخر، شرطِ مؤخر اپنی جزائے مقدم سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

قوله: مثل زید عالم و اللّٰه ای و اللّٰه انّ زیدًا عالم: اس میں (مِثْلُ) مضاف، (زَیْدٌ عَالِمٌ وَاللّٰهِ) مراد اللفظ معطوف علیہ یا مبدل منہ، (اَیْ) حرفِ تفسیر، (وَاللّٰهِ اِنَّ زَیْدًا عَالِمٌ) مراد اللفظ عطف بیان یا بدل الکل، معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے مل کر یا مبدل منہ اپنے بدل الکل سے مل کر مضاف الیہ، (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُهٗ) مقدر کی، (مِثَالُ) مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا راجع بسوئے جوابِ قسم محذوف بریں تقدیر کہ قسم سے پیشتر ایسا جملہ ہو جو اس کے جواب پر دلالت کرے، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ زید عالم و اللّٰه: میں (زَیْدٌ) مبتدا، (عَالِمٌ) صفت مشبہ صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا، (عَالِمٌ) صفت مشبہ اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا جو جوابِ قسم پر دلالت کرتا ہے۔

(و) حرفِ جار، (اسمِ جلالت) مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (اَقْسَمُ) مقدر کا، (اَقْسَمُ) فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم، اس میں (اَنَا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح یا بر سکون، (اَقْسَمُ) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ قسمیہ ہوا، جس کا جواب (اِنَّ زَیْدًا عَالِمٌ) بقرینۂ جملہ سابقہ محذوف۔

اِنَّ زیدًا عالم: میں (اِنَّ) حرفِ مشبہ بالفعل، (زَیْدًا) اسم، (عَالِمٌ) صفت مشبہ صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا راجع بسوئے (زَیْد)، (عَالِمٌ) صفت مشبہ اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر، (اِنَّ) اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر جوابِ قسم ہوا۔



قوله : مثل زید واللہ عالم ای واللہ انّ زیدا عالم: اس میں (مِثْلُ) مضاف، (زَیْدٌ وَاللّٰہِ عَالِمٌ) مراد اللفظ معطوف علیہ یا مبدل منہ، (اَیْ) حرفِ تفسیر، (وَاللّٰہِ اِنَّ زَیْدًا عَالِمٌ) مراد اللفظ عطف بیان یا بدل الکل، معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے مل کر یا مبدل منہ اپنے بدل الکل سے مل کر مضاف الیہ، (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُہٗ) مقدر کی، (مِثَالُ) مضاف، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے جواب محذوف بریں تقدیر کہ قسم ایسے جملہ کے درمیان واقع جو قسم کے جواب پر دلالت کرے، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ زید واللہ عالم: میں (زَیْدٌ) مبتدا، (عَالِمٌ) صفت مشبہ صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا، (عَالِمٌ) صفت مشبہ اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا جو قسم کے جواب پر دلالت کرتا ہے۔

(و) حرفِ جار، (اسمِ جلالت) مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (اَقْسَمُ) مقدر کا، (اَقْسَمُ) فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم، اس میں (اَنَا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح یا بر سکون، (اَقْسَمُ) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ قسمیہ ہوا جس کا جواب محذوف۔

واللہ ان زیدا عالم: میں (و) حرفِ جار، (اسمِ جلالت) مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (اَقْسَمُ) مقدر کا، (اَقْسَمُ) فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم، اس میں (اَنَا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح یا سکون، (اَقْسَمُ) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ قسمیہ ہوا۔

(اِنَّ) حرفِ مشبہ بالفعل، (زَیْدًا) اسم، (عَالِمٌ) صفت مشبہ صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ اِنَّ، (عَالِمٌ) صفت مشبہ اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، (اِنَّ) اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر جواب قسم ہوا۔۱۲

انحودانی پر صدر العلماء کا علمی محاسبہ

(۳۲) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:۲۵' پر (اِنْ کَانَ قَبْلَ الْقَسَمِ جُمْلَۃٌ کَالْجُمْلَۃِ الَّتِیْ وَقَعَتْ جَوَابَہٗ) کی ترکیب میں (وَقَعَتْ) کی ضمیر مستتر کا مرجع (جملۃ) قرار دیا ہے۔



اقول: یہ غلط ہے، ورنہ جملہ صلہ کا عائد موصول سے خلو لازم آئے گا، بلکہ اس کا مرجع (اَلَّتِی) ہے۔

(۳۳) ﴿ایضاح العوامل﴾ اور (جَوابَہٗ) کو (وَقَعَتْ) کا مفعول بہ قرار دیا ہے۔

اقول: یہ بھی غلط کہ (وَقَعَتْ) فعل متعدی نہیں، بلکہ (وَقَعَتْ) معنی (صَارَتْ) کو متضمن ہے، ضمیر مستتر اسم، اور (جَوَابَہٗ) خبر، کما فی الفوائد الشافیہ، ص:۴۱_۱۲

وَ حَاشَا وَ خَلاَ وَ عَدَا كُلٌّ[۱] وَاحِد مِنْهَا
لِلاِسْتِثْنَاءِ[(1)] مِثْل جَاءَ نِی الْقَوْم حَاشَا زَيْد
وَ خَلاَ[۲] زَيْد وَ عَدَا زَيْد وَ قَال بَعْضُهُم اِنّ
الاِسْم الوَاقِع بَعْدَهَا يَكُوْن مَنْصُوْبًا[۳] عَلٰى
الْمَفْعُوْلِيَّة فَحِينَئِذٍ[۴] تَكُوْن هٰذِهٖ الاَلْفَاظ
اَفْعَالاً[۵][(2)] وَ الفَاعِل فِيْهَا ضَمِيْرٌ[۶] مُسْتَتِرٌ[۷][(3)]
دَائِمًا فَالْمِثَال الْمَذْكُوْر فِيْ مَعْنٰى جَاءَ نِی
الْقَوْم حَاشَا زَيْدًا وَ خَلاَ[(4)] زَيْدًا وَ عَدَا[(5)] زَيْدًا

[۱] **قوله:** كُلّ واحدٍ منهَا لِلاِسْتِثْنَاءِ: یعنی برائے استثنائے متصل اس لئے کہ



بعض افاضل کی تصریح کے مطابق استثنائے منقطع کے واسطے (اِلَّا) اور (غیر) اور (سِوی) آتے ہیں، اسی طرح لفظ (بَیْدُ) بفتح باوسکون، یا بمعنی (غیر) کہ یہ تو استثنائے منقطع کے لئے خاص ہے جیسے: **زید کثیر المال بید انّه بخیل**، اور یہ تینوں حرف اگرچہ استثنار میں شریک ہیں، مگر (حَاشَا) بدی مذکور سے مدخول کی تنزیہ کے لئے مخصوص ہے جیسے: **ضربت القوم حَاشَا زَیْد، نظر بر آں صَلَّی النَّاس حَاشَا زید** کہنا مناسب نہیں، کیونکہ نماز امورِ خیر سے ہے، اور تنزیہ وصف بد سے ہوا کرتی ہے، اگر بغیر تنزیہ کے استثنار میں استعمال کیا گیا تو مجاز ہوگا، اور تحکم یا تلمیح وغیرہ کسی علاقہ پر محمول جیسے دعا میں ہے: **اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَلِمَنْ سَمِعَ دُعَائِیْ حَاشَا الشَّیْطَان**، اسی طرح مثال کتاب (**جَاءَ نِی الْقَوْمُ حَاشَا زَیْدٍ**) ہے۔

۲ قوله: وخَلَا زَیْدٍ وَعدا زَیْد: یعنی **جَاءَ نِی الْقَوْمُ خَلَا زَیْدٍ وَ جَاءَ نِی الْقَوْمُ عَدَا زَیْدٍ**) دونوں سے پیشتر (**جَاءَ نِی الْقَوْمُ**) بقرینہ سابق مقدر ہے جس کو بنظر اختصار ذکر نہیں کیا، پس (**جَاءَ نِی الْقَوْمُ خَلَا زَیْدٍ**) اور (**جَاءَ نِی الْقَوْمُ عَدَا زَیْدٍ**) **جاءَ نِی الْقَوْمُ حَاشَا زَیْدٍ**) پر معطوف ہے، صرف **خَلَا زَیْدٍ** اور **عَدَا زَیْدٍ حَاشَا زَیْدٍ** پر معطوف نہیں، ورنہ یہ دونوں مثالیں ناقص رہیں گی، اور ناقص سے ممثل لہٗ کی کماحقہٗ ایضاح نہیں ہوتی۔

۳ قوله: منصوبًا علی المَفعُولِیَّة: (حَاشَا) کے بعد تو اس لئے کہ وہ بمعنی (جانب) متعدی بنفسہٖ ہے، کما فی الرضی، یا بمعنی (بَرَّءَ) ہے، کما فی شرح الجامی، اور یہ بھی متعدی بنفسہٖ ہے، اور اسی طرح (عَدَا) کے بعد کہ وہ بمعنی (جَاوَزَ) متعدی بنفسہٖ ہے، اور (خَلَا) اگرچہ لازم ہے، (مِنْ) کے ساتھ مستعمل ہوتا ہے جیسے: (**خلت الدّار من الانیس**) مگر کبھی (جَاوَزَ) کے معنی کی تضمین کرلی جاتی ہے تو متعدی بنفسہٖ ہوجاتا ہے جیسے: (**افعل هٰذا خلاك ذم ای جَاوَزَك**) اور باب استثنار میں تضمین کا التزام اس لئے کیا جاتا ہے کہ مابعد خلا **مستثنٰی بالّا** کے ہم شکل ہوجائے جو استثنار میں اصل ہے۔

۴ قوله: فحینئذٍ: مجموعہ بمعنی (اس وقت) اصل میں (**حین نصب الاسم الواقع بعد ها علی المفعولیّة**) تھا، 'رضی' کے نزدیک (حِیْنَ) جملہ محذوفہ کی طرف مضاف ہے جس کے عوض (اِذْ) پر تنوین ہے، اور (اِذْ) حین سے بدل الکل ہے، **نظر بر آں** اصل مذکور میں (اِذْ) مضاف مضاف الیہ کے درمیان واقع ہوا، اور غیر 'رضی' کے نزدیک (حِیْنَ) مضاف ہے (اِذْ) کی طرف، اور وہ جملہ

محذوفہ کی طرف جس کے عوض اس پر تنوین ہے، اس صورت میں عام کی اضافت خاص کی طرف ہوئی کہ (حِیْنَ) بمعنی مطلق وقت ہے، اور (اِذ) یہاں پر بمعنی وقت مخصوص یعنی اسم مدخول کو بنا بر مفعولیت نصب دینے کا وقت۔

۵ قولہ: افعالا: لیکن افعال غیر متصرفہ کیونکہ (اِلّا) کے قائم مقام ہیں، اور وہ غیر متصرف ہے، اسی واسطے ان کے ساتھ (قَدْ) نہیں آتا، حالانکہ بنا بر حالیت محل نصب میں ہیں، اور ماضی مثبت جب حال ہو تو (قَد) ضروری ہوتا ہے، **کما ھو المشھور**، اور بعض نے کہا کہ جملہ متانفہ ہوتے ہیں۔

۶ قولہ: ضمیر: اس ضمیر کا مرجع یا فعل مقدم کا مصدر ہے جیسے: (اِعْدِلُوا ھُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی) میں (ھو) کا مرجع (عدل) ہے جو (اِعْدِلُوا) سے مفہوم ہوتا ہے، پس (حَاشَا) اور (خَلَا) اور (عَدَا) میں ضمیر (ھو) کا مرجع (جَاءَ) کا مصدر ہوا یعنی (مَجِیْ) ای جَاءَ نِی الْقَوْمُ حَاشَا مَجِیْئُھُمْ زَیْدًا) جَاءَ نِی الْقَوْمُ خَلَا مَجِیْئُھُمْ زَیْدًا، (جَاءَ نِی الْقَوْمُ عَدَا مَجِیْئُھُمْ زَیْدًا) یا مرجع فعل متقدم کا اسمِ فاعل ای جَاءَ نِی الْقَوْمُ حَاشَا الْجَائِیْ مِنْھُمْ زَیْدًا) اسی طرح باقی میں یا مرجع بعض مستثنیٰ منہ ہے ای جاء نی القوم حاشا (بعضھم) زَیْدًا اسی طرح باقی میں، مگر اس صورت میں بقرینہ استثنار اضافت بعض برائے استغراق ہوگی، ورنہ اعتراض لازم آئے گا کہ بعض کی مجانبت کل قوم کی مجانبت کو مستلزم نہیں، حالانکہ کُلُّ قوم کو مجی میں زید سے مجانب قرار دیا ہے یا مرجع قوم ہے، اور قوم چونکہ لفظاً مفرد ہے، لہٰذا (حَاشَا) وغیرہ کی ضمیر مفرد کا ارجاع اس کی جانب صحیح ہوا۔

یا یوں کہا جائے کہ یہ افعال غیر متصرف ہیں، اس لئے افراد ضمیر سے مفرد نہیں ہو سکتا، اور (حَاشَا) اگر بمعنی (بَرَّءَ) ہو تو مرجع ضمیر اسمِ جلالت ہوگا جو اذہان میں متعین ہے (ای جَاءَ نِی الْقَوْم حَاشَا ای بَرَّءَ اللّٰہُ تَعَالٰی زَیْدًا) اور (حَاشَا ای بَرَّءَ اللّٰہُ تعالٰی زَیْدًا عن المجیئ اِلَیَّ) اور بعض نے فرمایا کہ یہ کلمات بمعنی (اِلَّا) ہیں، اور مدخول بنا بر استثنار منصوب ہے، **نظر بر آں** محل اعراب کے بیان کی ضرورت، نہ تصحیح نواعل کی، نہ ترک (قَد) کی توجیہہ درکار، نہ التزام اضمار فاعل کی حاجت۔

۷ قولہ: مستتر دائمًا: جیسے: (لَیْس) اور (لَا یَکُوْنُ) جب استثنار میں مستعمل ہوں تو ان کا اسم ہمیشہ مستتر ہوتا ہے جیسے: (جَاءَ نِی الْقَوْمُ لَیْسَ زَیْدًا) اور (جَاءَ نِی الْقَوْمُ لَا یَکُوْنُ زَیْدًا)۔۱۲

(1) للاستثناء: یعنی مابعد کو ماقبل کے حکم سے خارج کرنے کے لئے۔

(2) افعالاً: یعنی غیر متصرفہ۔

(3) مستتر: غیر متصرف ہونے کے باعث۔

(4) خَلاَ زَیْدًا: بتقدیر (جَاءَ نِی الْقَوْمُ)

(5) عَدَا زَیْدًا: یہ بھی بتقدیر مذکور۔۱۲

ترکیب

قوله: وحَاشا وخَلا وعَدا كلّ واحد منهَا للاستثنَاءِ: اس میں (و) حرفِ عطف، (حَـاشَـا) مراد اللّفظ معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف، (خَلَا) مراد اللّفظ معطوف، (و) حرفِ عطف، (عَدَا) مراد اللّفظ معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوفات سے مل کر مبتدائے اوّل، (کُلُّ) مضاف، (وَاحِدٍ) موصوف، (مِنْ) حرفِ جار، (هَـا) ضمیر مجرور متصل مجرور راجع بسوئے مبتدائے اوّل، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَـابِتٍ) مقدر کا، (ثَـابِتٍ) اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر ضم یا سکون راجع بسوئے موصوف، (ثَابِتٍ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت، (وَاحِدٍ) موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ، (کُلُّ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدائے دوم، (ل) حرفِ جار، (اَلْاِسْتِثْنَاءِ) مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا، (ثَابِتٌ) اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح یا سکون راجع بسوئے مبتدائے دوم، (ثَابِتٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، مبتدائے دوم اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر خبر، مبتدائے اوّل اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قوله: مثل جَاءَ نِی القَوم حَاشَا زَیدٍ وخَلا زَیدٍ وعَدا زَیدٍ: میں (مِثْلُ) مضاف، (جَـاءَ نِـی الْـقَومُ حَاشَا زَیْدٍ) مراد اللّفظ معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف، (خَلَا زَیْدٍ) بتقدیر (جَاءَ نِی الْقَوْمُ) مراد اللّفظ معطوف، (و) حرفِ عطف، (عَدَا زَیْدٍ) بتقدیر (جَاءَ نِی الْقَوْمُ) مراد اللّفظ معطوف، معطوف علیہ اپنے دونوں معطوف سے مل کر مضاف الیہ، (مِثْـلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُهَا) مقدر کی، (مِثَالُ) مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر سکون راجع بسوئے (حَاشَا،

خَلَا، عَدَا، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ جَاءَ نِی الْقَوم حَاشَا زَیْدٍ: میں (جَاءَ) فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب، (نون) برائے وقایہ مبنی بر کسر، (یَا) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلا، (اَلْقَوْمُ) فاعل، (حَاشَا) حرفِ جار، (زَیْدٍ) مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (جَاءَ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

خَلَا زَیْدٍ: میں (خَلَا) حرفِ جار، (زَیْدٍ) مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (جَاءَ نِی الْقَوْمُ) مقدر کا، جس میں (جَاءَ) فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب، (نون) برائے وقایہ مبنی بر کسر، (یَا) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلا، (اَلْقَوْمُ) فاعل، (جَاءَ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور ظرفِ مستقر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

عَدَا زَیْدٍ: میں (عَدَا) حرفِ جار، (زَیْدٍ) مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (جَاءَ نِی الْقَوْمُ) مقدر کا، اس میں (جَاءَ) فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب، (نون) برائے وقایہ مبنی بر کسر، (یَا) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلا، (اَلْقَوْمُ) فاعل، (جَاءَ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور ظرفِ مستقر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

قوله: وقال بعضهم انّ الاسم الواقع بعدها يكون منصوبًا على المفعوليّة: میں (و) حرف برائے استیناف، (قَالَ) فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب، (بَعْضُ) مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا راجع بسوئے نحویان جو ماقبل میں معنیً مذکور ہیں، (م) علامت جمع، (بَعْضُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل، (اِنَّ) حرفِ مشبہ بالفعل، (اَلْاِسْمَ) موصوف، (اَلْوَاقِعَ) میں (ال) حرفِ تعریف، (وَاقِعَ) اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر ضم یا بر فتح راجع بسوئے موصوف، (بَعْدَ) مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر سکون راجع بسوئے حَاشَا، خَلَا، عَدَا، (بَعْدَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ، (وَاقِعَ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت، (اَلْاِسْمَ) موصوف اپنی صفت سے مل کر اسمِ اِنَّ، (يَكُوْنُ) فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر غائب (فعل ناقص)، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم، مرفوع محلا راجع بسوئے اسمِ اِنَّ، (مَنْصُوْبًا) اسمِ مفعول صیغہ واحد مذکر، اس میں (هُوَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر ضم یا بر فتح راجع بسوئے اسمِ یکون، (عَلٰی) حرفِ جار، (اَلْمَفْعُوْلِيَّةِ) مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ

لغو، (مَنصُوبًا) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، (یَکُونُ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر اِنَّ، (اِنَّ) اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مراد اللفظ ہو کر مقولہ، (قَالَ) فعل اپنے فاعل اور مقولہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا۔

قوله: فحينئذٍ تكون هٰذه الالفَاظ افعَالًا: میں (فَا) حرفِ عطف برائے تفریع، (حِینَ) مبدل منہ، (اِذْ) بدل الکل، (تنوین) حین کے مضاف الیہ محذوف کا عوض جو جملہ ہے یعنی **نصب الاسم الواقع بعد ها على المفعولية**، (حِینَ) مبدل منہ اپنے بدل الکل سے مل کر مفعول فیہ مقدم، یہ ترکیب بر قولِ رضیؒ، اور

برقولِ جمہور (حِینَ) مضاف، (اِذْ) مضاف الیہ مضاف، (تنوین) عوض جملہ مضاف الیہ محذوف، (اِذْ) اپنے عوض مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ، (حِینَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ مقدم، (تَکُونُ) فعل مضارع معروف صیغہ واحد مؤنث غائب (فعل ناقص)، (هَا) حرفِ تنبیہ، (ذِہٖ) اسمِ اشارہ موصوف، (اَلْاَلْفَاظِ) صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر اسمِ **تکون**، (اَفعَالًا) خبر، (تَکُونُ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر اور مفعول فیہ مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

قوله: والفَاعل فيهَا ضمير مستتر دَائمًا: میں (و) حرفِ عطف، (اَلْفَاعِلُ) مبتدا، (فِیْ) حرفِ جار، (هَا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے **هٰذه الافعال**، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو مقدم، (ضَمِیرٌ) موصوف، (مُستَتِرٌ) اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم یا بر سکون راجع بسوئے موصوف، (دَائِمًا) اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم یا بر سکون راجع بسوئے موصوف محذوف (اِستِتَارًا) یا (زَمَانًا)، (دَائِمًا) اسمِ فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت، (اِستِتَارًا) موصوف اپنی صفت سے مل کر مفعولِ مطلق، یا (زَمَانًا) موصوف اپنی صفت سے مل کر مفعول فیہ، (مُستَتِرٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور مفعولِ مطلق یا مفعول فیہ اور ظرفِ لغو مقدم سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت، (ضَمِیرٌ) موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قوله: فالمثَال المَذكور في معنٰى جَاءَ ني القَوم حَاشَا زَيدًا

وخلا زیدًا و عدا زیدًا: میں (فا) حرفِ عطف برائے تفریع، (اَلْمِثَالُ) موصوف، (اَلْمَذْکُوْرُ) میں (ال) بمعنی (اَلَّذِیْ) اسمِ موصول، (مَذْکُوْرٌ) اسمِ مفعول صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی برضم یا برسکون راجع بسوئے اسمِ موصول، (مَذْکُوْرٌ) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر صلہ، اسمِ موصول اپنے صلہ سے مل کر صفت، (اَلْمِثَالُ) موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتدا، (فِیْ) حرفِ جار، (مَعْنٰی) مضاف، (جَاءَ نِی الْقَوْمُ حَاشَا زَیْدًا) مراداللفظ معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف، (خَلَا زَیْدًا) بتقدیر (جَاءَ نِی الْقَوْمُ) مراداللفظ معطوف، (و) حرفِ عطف، (عَدَا زَیْدًا) بتقدیر (جَاءَ نِی الْقَوْمُ) مراداللفظ معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ، (مَعْنٰی) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا، (ثَابِتٌ) اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برضم یا برفتح راجع بسوئے مبتدا، (ثَابِتٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

برتقدیر ارادۂ معنیٰ جَاءَ نِی الْقَوْمُ حَاشَا زَیْدًا: میں (جَاءَ) فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب، (نون) برائے وقایہ مبنی برکسر، (ی) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً، (اَلْقَوْمُ) ذوالحال، (حَاشَا) فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برضم یا برفتح راجع بسوئے (اَلْقَوْمُ)، (زَیْدًا) مفعول بہ، (حَاشَا) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر حال، (اَلْقَوْمُ) ذوالحال اپنے حال سے مل کر فاعل، (جَاءَ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

خلا زیدًا: میں (خَلَا) فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برضم یا برفتح راجع بسوئے **القوم** مقدر، (زَیْدًا) مفعول بہ، (خَلَا) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر حال، (اَلْقَوْمُ) ذوالحال اپنے حال سے مل کر فاعل، (جَاءَ) فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب، (نون) برائے وقایہ مبنی برکسر، (ی) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً، (جَاءَ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

عدا زیدًا: میں (عَدَا) فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل

پوشیدہ فاعل مرفوع محلا راجع بسوئے (اَلْقَوْمُ) مقدر، (زَیْدًا) مفعول بہ، (عَدَا) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر حال، (اَلْقَوْمُ) ذوالحال اپنے حال سے مل کر فاعل، (جَاءَ) فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب، (نون) برائے وقایہ مبنی بر کسر، (ی) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ، (جَاءَ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔۱۲

وَ اِذَا وَقَعَت خَلَا وَ عَدَا بَعْدَ[۱] مَا[۲] مِثْل مَا
خَلَا[(1)] زَیْدًا وَ مَا[(2)] عَدَا زَیْدًا اَوْ فِیْ صَدْر
الْکَلَام مِثْل خَلَا البَیْتُ زَیْدًا وَ عَدَا القَوْم
زَیْدًا تَعَیَّنَتَا[۳] لِلْفِعْلِیَّة[(3)]

۱ **قوله: بَعد مَا**: یعنی مصدریہ اس صورت میں (مَاخَلَا) بنابرحالیت منصوب ہوگا کہ مصدر کو اسمِ فاعل کی تاویل میں لیں گے، یا مجرور کہ مصدر کو اپنے معنی پر رکھ کر (وقت) مضاف مقدر مانا جائے گا، (ای جَاءَ نِی الْقَوْمُ مَا خَلَا) ای مجاوزًا زیدًا، یاجَاءَ الْقَوْمُ مَا خَلَا (ای وقت مجاوزَة زیدًا) اور مرجع ضمیر بہ تفصیل سابق، اور (حَاشَا) کا مائے مصدریہ کے بعد آنا قلیل ہے، 'اخفش' نے مثال میں یہ شعر پیش کیا ہے:

رأیت النَّاس مَاحَا شَا قریشًا　　　فـانّـا نـحن افضلُهم فعالاً

۲ **قوله: بَعد مَا**: مواردِ استعمال سے ان کی فعلیت ہی مستفاد ہوتی ہے تو یہ (مَا) مصدریہ ہے، یازائدہ، تیسرے احتمال کا کوئی قائل نہیں۔

برتقدیرِ اوّل فعلیت اس لئے متعین ہے کہ (مَا) مصدریہ فعل ہی پر داخل ہوتا ہے، اور

برتقدیرِ دوم فعلیت اس لئے متعین ہے کہ (مَا) زائدہ حرف کے اوّل میں نہیں آتا، بلکہ آخر میں آتا ہے جیسے: (اِنَّمَا) اور (رُبَّمَا) بمَا رحمةٍ، اور عِمَّا قَلِیْل، اور اس بنا پر جب حرف نہیں تو فعل ہی ہوئے کہ

اسمیت کا قائل کوئی نہیں ہے۔

۳ قوله: تعيُّنًا لِلفعليَّة: یعنی ان دونوں تقدیروں پر (خَلَا) اور (عَدَا) فعلیت کے لئے متعین ہو جائیں گے، اور احتمال حرفیت نہ رہے گا، 'جرمی' 'کسائی' 'فارسی' 'ابن جنی' (مَا) زائدہ ہونے کی تقدیر پر (مَا خَلَا) کی حرفیت کے قائل ہیں، اور ان مذکورین نے اس کے مدخول پر جر کا آنا جائز قرار دیا ہے جس کو 'ابن ہشام' نے ''مغنی اللبیب'' میں بایں طور رد کر دیا کہ حرف سے قبل (مَا) کی زیادت ان لوگوں کے نزدیک اگر قیاسی ہے تو باطل کہ (مَا) زائدہ حرفِ جر کے بعد آتا ہے، نہ قبل جیسے: (فَبِمَا رَحْمَةٍ) اور (عَمَّا قليل) میں اگر سماعی ہے تو شاذ۔

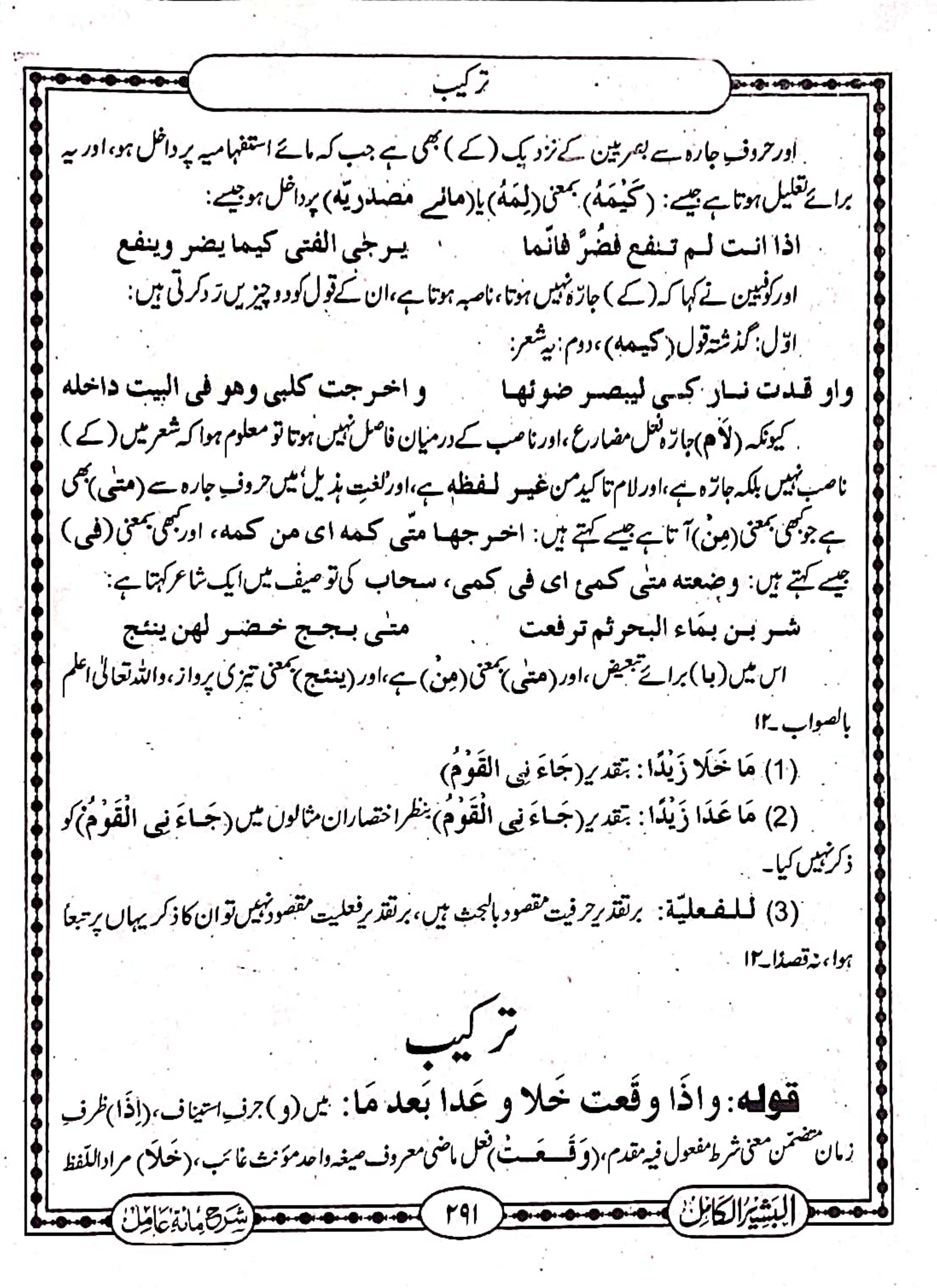
فائده: 'لغت عقیل' میں حروفِ جار سے (لَعَلَّ) بھی ہے جس کے معنی (ترجی) ہیں جیسے:

وداعٍ دعانا من يجيب الى الندىٰ　　فلم يستجبه عند ذاك عجيب

فقلت ادع اخرىٰ و ارفع الصوت دعوة　　لعلَّ ابى المغوار منك قريب

اس کا حکم (رُبَّ) کی طرح ہے کہ جیسے وہ عامل سے متعلق ہوتا ہے یہ بھی ہوتا ہے، اور بعض نے کہا کہ یہ عامل سے متعلق نہیں ہوتا جیسے: (رُبَّ) میں بھی یہ کہا گیا ہے، اس کے مجرور کا محل حسب مابعد ہوتا ہے، چنانچہ شعر مذکور میں مدخول مبتدا ہے، اور قریب خبر، اور 'سیبویہ' کے نزدیک (لَولَا) امتناعیہ بھی حروفِ جار سے ہے، اس کا مدخول ضمیر مجرور ہوتی ہے وبس، امتناعیہ کی قید سے تخفیفیہ نکل گیا کہ وہ تو فعل پر داخل ہوتا ہے جیسے: (لَوْلَاكَ) حرفِ زائد کی طرح متعلق نہیں چاہتا، مدخول محلًا مرفوع مبتدا ہے، اور خبر محذوف، اور 'اخفش' کے نزدیک (لَوْلَا) جارّہ نہیں، ضمیر مجرور قائم مقام مرفوع مبتدا ہے، اور خبر محذوف جیسے ضمیر مرفوع قائم مقام مجرور ہوتی ہے جیسے: (مَا اَنَا كَانتَ وَلَا اَنتَ كَانَا) 'ابن ہشام' نے ''مغنی اللبیب'' میں اس کی تضعیف بایں طور کی کہ ضمیر منفصل استقلال میں اسم ظاہر سے مشابہ ہونے کے باعث متصل کے قائم مقام ہو جاتی ہے، مشابہت مذکورہ نہ ہونے کی وجہ سے متصل قائم مقام منفصل نہیں ہوتی، لہٰذا منفصل پر متصل کو قیاس کرنا درست نہیں کہ یہ قیاس مع الفارق ہے، اور 'فرّا' کے نزدیک (لَاتَ) بھی حروفِ جارہ سے ہے، مگر (مُذْ) اور (مُنذُ) کی طرح صرف اسمائے زمان کو جر دیتا ہے جیسے:

طلبوا صلحنا ولات اوان　　فاجبنا ان لات حين بقاء



اور حروفِ جارہ سے بصریین کے نزدیک (کے) بھی ہے جب کہ مائے استفہامیہ پر داخل ہو، اور یہ برائے تعلیل ہوتا ہے جیسے: (کَیْمَهُ) بمعنی (لِمَهُ) یا (مائے مصدریّه) پر داخل ہو جیسے:

اذا انت لم تنفع فضُرَّ فانّما　　　یرجی الفتی کیما یضر وینفع

اور کوفیین نے کہا کہ (کے) جارّہ نہیں ہوتا، ناصبہ ہوتا ہے، ان کے قول کو دو چیزیں رد کرتی ہیں:

اوّل: گذشتہ قول (کیمه)، دوم: یہ شعر:

واو قدت نار کی لیبصر ضوئها　　　و اخرجت کلبی وهو فی البیت داخله

کیونکہ (لام) جارّہ فعل مضارع، اور ناصب کے درمیان فاصل نہیں ہوتا تو معلوم ہوا کہ شعر میں (کے) ناصب نہیں بلکہ جارّہ ہے، اور لام تاکید من غیر لفظه ہے، اور لغتِ ہذیل میں حروفِ جارہ سے (متٰی) بھی ہے جو کبھی بمعنی (مِنْ) آتا ہے جیسے کہتے ہیں: اخرجها متّی کمه ای من کمه، اور کبھی بمعنی (فی) جیسے کہتے ہیں: وضعته متٰی کمی ای فی کمی، سحاب کی توصیف میں ایک شاعر کہتا ہے:

شر بن بماء البحر ثم ترفعت　　　متٰی بجج خضر لهن نئیج

اس میں (با) برائے تبعیض، اور (متٰی) بمعنی (مِنْ) ہے، اور (نئیج) بمعنی تیزی پرواز، واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب ۔۱۲

(1) مَا خَلَا زَیْدًا: بتقدیر (جَاءَ نِی الْقَوْمُ)

(2) مَا عَدَا زَیْدًا: بتقدیر (جَاءَ نِی الْقَوْمُ) بنظر اختصار ان مثالوں میں (جَاءَ نِی الْقَوْمُ) کو ذکر نہیں کیا۔

(3) للفعليّة: برتقدیر حرفیت مقصود بالبحث ہیں، برتقدیر فعلیت مقصود نہیں تو ان کا ذکر یہاں پر تبعًا ہوا، نہ قصدًا۔۱۲

ترکیب

قوله: واذَا وقَعت خَلا و عَدا بَعد مَا: میں (و) حرفِ استیناف، (اِذَا) ظرفِ زمان متضمن معنی شرط مفعول فیہ مقدم، (وَقَعَتْ) فعل ماضی معروف صیغہ واحد مونث غائب، (خَلَا) مراد اللفظ

معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف، (عَدَا) مراد اللّفظ معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر فاعل، (بَعْدَ) مضاف، (مَا) مضاف الیہ، (بَعْدَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ، (وَقَعَتْ) فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ مؤخر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف علیہ۔

او فی صدر الکلام: میں (او) حرفِ عطف، (فِیْ) حرفِ جار، (صَدْرِ) مضاف، (اَلْکَلَامِ) مضاف الیہ، (صَدْرِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (وَقَعَتَا) مقدر کا، (وَقَعَتَا) فعل ماضی معروف صیغہ تثنیہ مؤنث غائب، اس میں (الف) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے (خَلَا) اور (عَدَا)، (وَقَعَتَا) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ اور معطوف اپنے مفعول فیہ مقدم سے مل کر شرط۔

تَعَيَّنَتَا لِلفِعْلِيَّةِ: میں (تَعَيَّنَتَا) فعل ماضی معروف صیغہ تثنیہ مؤنث غائب، اس میں (الف) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے خَلَا، اور عَدَا، (ل) حرفِ جار، (اَلْفِعْلِيَّةِ) مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (تَعَيَّنَتَا) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ مستانفہ ہوا۔

قولہ: مثل مَا خَلا زیدًا و مَا عَدا زیدًا: میں (مِثْلُ) مضاف، (مَا خَلَا زَيْدًا) مراد اللّفظ معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف، (مَا عَدَا زَيْدًا) مراد اللّفظ معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ، (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُهُمَا) مقدر کی، (مِثَالُ) مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے خَلَا، اور عَدَا بعد مَا، (م) حرفِ عماد، (الف) علامت تثنیہ، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ مَا خَلا زَیدًا: میں (مَا) موصولِ حرفی، (خَلَا) فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع محلاً متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم یا بر فتح راجع بسوئے مجیء قوم، جو مفہوم ہوتی ہے (جَاءَ نِي الْقَوْمُ) مقدر سے، (زَيْدًا) مفعول بہ، (خَلَا) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ، (مَا) موصولِ حرفی اپنے صلہ سے مل کر مضاف الیہ (وَقْتَ) مضاف مقدر کا، (وَقْتَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ، (جَاءَ) فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب، (نون) برائے وقایہ مبنی بر کسر، (ی) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً، (اَلْقَوْمُ) فاعل، (جَاءَ) فعل اپنے فاعل اور

مفعول بہ اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

مَا عَدَا زَیْدًا: میں (مَا) موصول حرفی، (عَدَا) فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی برضم یا برفتح راجع بسوئے مجیء قوم، جو (جَاءَ نِی الْقَوْمُ) مقدر سے مفہوم ہوتی ہے، (زَیْدًا) مفعول بہ، (عَدَا) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر صلہ، (مَا) موصولِ حرفی اپنے صلہ سے مل کر مضاف الیہ (وَقْتَ) مقدر کا، (وَقْتَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ، (جَاءَ) فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب، (نون) برائے وقایہ مبنی برکسر، (ی) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلا، (اَلْقَوْمُ) فاعل، (جَاءَ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

قولہ: مثل خلا البیت زَیدًا وعَدا القَوم زَیدًا: میں (مِثْلُ) مضاف، (خَلَا الْبَیْتُ زَیْدًا) مراد اللفظ معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف، (عَدَا الْقَوْمُ زَیْدًا) مراد اللفظ معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ، (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُهُمَا) مقدر کی، (مِثَالُ) مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی برضم راجع بسوئے خَلَا اور عَدَا، جو واقع ہوں صدر کلام میں، (م) حرفِ عماد، (الف) علامت تثنیہ، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

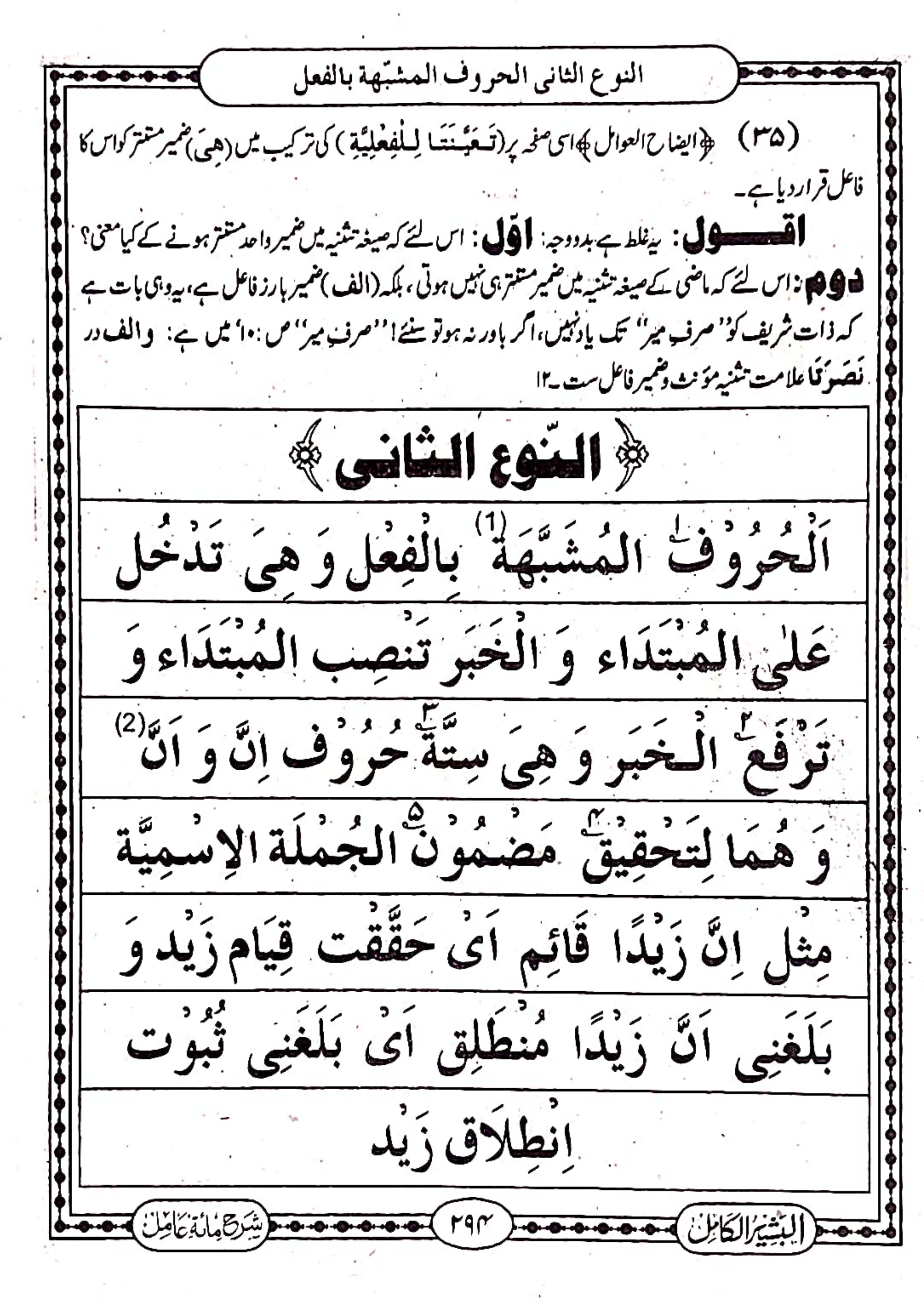
بر تقدیر ارادۂ معنیٰ خلا البیت زَیدًا: میں (خَلَا) فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب، (اَلْبَیْتُ) فاعل، (زَیْدًا) مفعول بہ، (خَلَا) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

عَدَا القَوم زَیدًا: میں (عَدَا) فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب، (اَلْقَوْمُ) فاعل، (زَیْدًا) مفعول بہ، (عَدَا) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ۱۲

نحودانی پر صدر العلماء کا علمی محاسبہ

(۳۴) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص: ۲۶ پر (وَالْفَاعِلُ فِیْهَا ضَمِیْرٌ مُسْتَتِرٌ) کی ترکیب میں (مُسْتَتِرٌ) کو اسمِ فاعل تحریر کر کے اس میں ضمیر پوشیدہ کو نائب فاعل قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے کہ اسمِ فاعل کے لئے نائب فاعل نہیں ہوتا، فاعل ہوتا ہے۔



(۳۵) ﴿ایضاح العوامل﴾ اسی صفحہ پر (تَعَيَّنَتَا لِلْفِعْلِيَّةِ) کی ترکیب میں (هِیَ) ضمیر مستتر کو اس کا فاعل قرار دیا ہے۔

اقــول: یہ غلط ہے بدو وجہ: **اوّل:** اس لئے کہ صیغہ تثنیہ میں ضمیر واحد مستتر ہونے کے کیا معنی؟ **دوم:** اس لئے کہ ماضی کے صیغہ تثنیہ میں ضمیر مستتر ہی نہیں ہوتی، بلکہ (الف) ضمیر بارز فاعل ہے، یہ وہی بات ہے کہ ذات شریف کو "صرف میر" تک یاد نہیں، اگر باور نہ ہو تو سنئے! "صرف میر" ص: ۱۰ میں ہے: والف در نَصَرَتَا علامت تثنیہ مؤنث وضمیر فاعل ست۔ ۱۲

﴿النّوع الثانی﴾

اَلْحُرُوْفُ الْمُشَبَّهَةُ(1) بِالْفِعْلِ وَ هِیَ تَدْخُلُ عَلَى الْمُبْتَدَاءِ وَ الْخَبَرِ تَنْصِبُ الْمُبْتَدَاءَ وَ تَرْفَعُ الْخَبَرَ وَ هِیَ سِتَّةُ حُرُوْفٍ اِنَّ وَ اَنَّ(2) وَ هُمَا لِتَحْقِيْقِ مَضْمُوْنِ الْجُمْلَةِ الْاِسْمِيَّةِ مِثْلُ اِنَّ زَيْدًا قَائِمٌ اَیْ حَقَّقْتُ قِيَامَ زَيْدٍ وَ بَلَغَنِی اَنَّ زَيْدًا مُنْطَلِقٌ اَیْ بَلَغَنِی ثُبُوْتُ اِنْطِلَاقِ زَيْدٍ

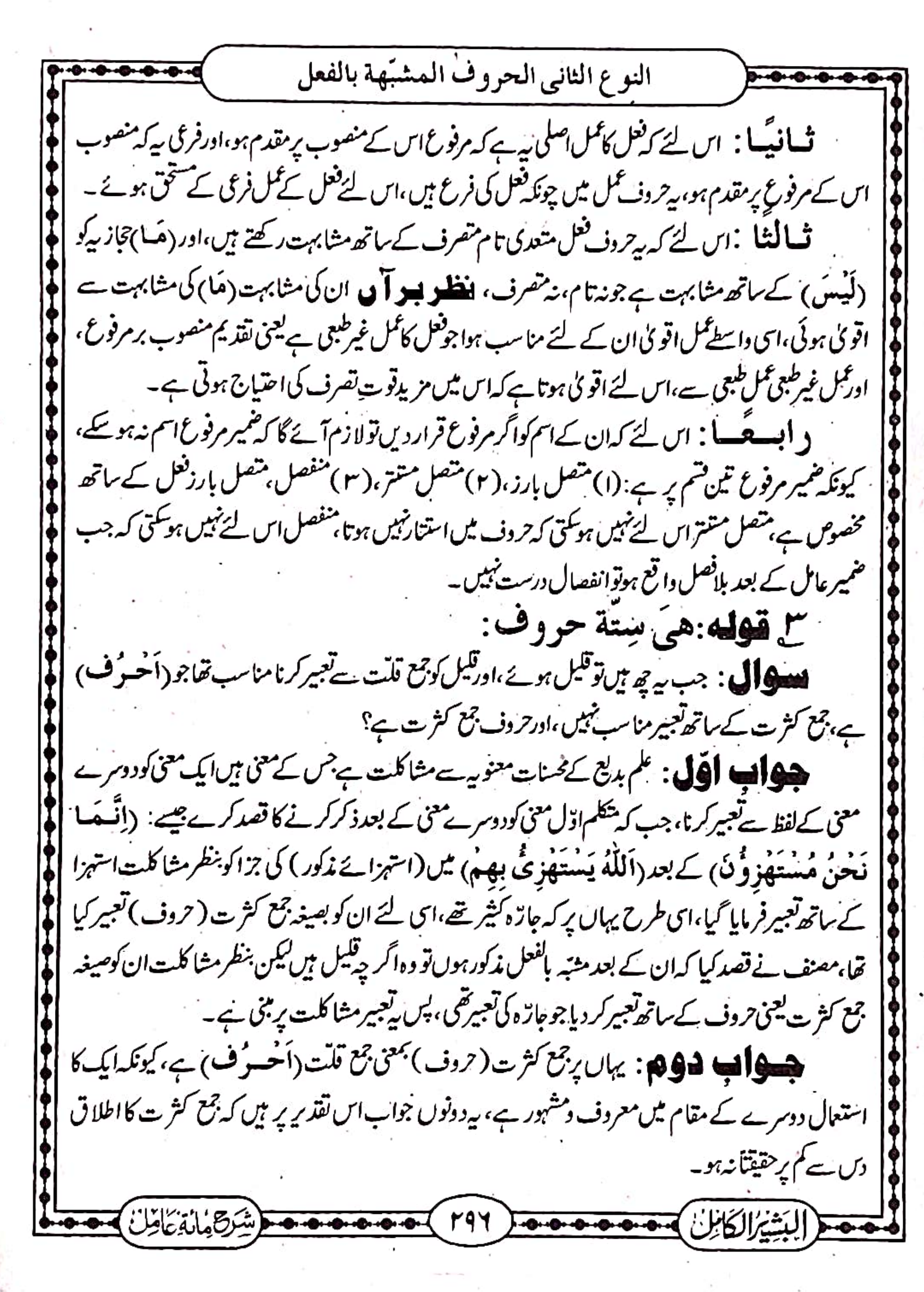
۱ **قوله: الحروف المشبّهة بالفعل:** عوامل سماعی سے ہیں، ان کو مضارع کے نواصب، اور جوازم پر مقدم ذکر کیا، کیونکہ مضارع کے نواصب و جوازم عامل فعل ہیں، اور یہ عامل اسم، چونکہ اسم کو بوجہ شرافت فعل پر تقدم حاصل ہے، لہٰذا اس کے عامل کو بھی فعل کے عامل پر تقدم ہوا، اسی واسطے ان کو مضارع کے نواصب و جوازم پر مقدم ذکر کیا، یہ حروف فعل کے ساتھ بہ چند وجوہ مشابہت رکھتے ہیں، **نظر برآں** ان کو مشبّہ بالفعل کے ساتھ موسوم کیا گیا، عمل میں فعل اصل ہے، اور فعل متعدی کے ساتھ مشابہت ہونے کی وجہ سے یہ حروف عمل کرتے ہیں، **نظر برآں** وجہ مشابہت جو اعمال میں معتبر ہے اس کی دو قسم ہیں:

اوّل: لفظی، وہ ان کا انقسام باعتبارِ جمیع حروف ثلاثی، رباعی، خماسی کی جانب جیسے فعل ان اقسامِ ثلثہ کی جانب منقسم ہوتا ہے، اور فتح پر مبنی ہونا جیسے فعل فی الجملۃ فتح پر مبنی ہوتا ہے، اور فعل کے ساتھ وزن میں مشابہت جیسے: (اِنَّ) بروزن (فِرَّ) امر از فرار، اور (اَنَّ) بروزنِ (فَرَّ) ماضی از فرار، اور (كَانَّ) بروزن (قَطَعْنَ) صیغہ جمع مؤنث غائب ماضی، اور (لٰكِنَّ) بروزنِ (ضَارِبْنَ) صیغہ جمع مؤنث امر حاضر از مفاعلت، اور (لَيْتَ) بروزنِ (لَيْسَ) اور (لَعَلَّ) خود، اور اپنے ایک لغت (لَعَنَّ) کے اعتبار سے بروزنِ (قَطَنَّ) صیغہ جمع مؤنث غائب ماضی اعمال میں مداخلت نہیں رکھتی، کیونکہ یہ وزن عروضی ہے جو نحویوں کے نزدیک معتبر نہیں۔

دوم: معنوی، وہ ان کے معانی کا جزئی ہونا ہے جیسے فعل کے معنی جزئی ہوتے ہیں، کیونکہ اس کے مفہوم میں نسب اِلیٰ فاعلٍ معیّنٍ مّا داخل ہے تو جس طرح (حَقَّقْتُ) کے معنی تضمّنی تحقیق جزئی ہیں، اسی طرح اِنَّ اور اَنَّ کے، اور جس طرح (شَبَّهْتُ) کے معنی تضمّنی تشبیہ جزئی ہیں، اسی طرح (كَانَّ) کے، اور جس طرح (استدركتُ) کے معنی تضمّنی استدراک جزئی ہیں، اسی طرح (لٰكِنَّ) کے، اور جس طرح (تَمَنَّيْتُ) کے معنی تضمّنی تمنائے جزئی ہیں، اسی طرح (لَيْتَ) کے، اور جس طرح (تَرَجَّيْتُ) کے معنی تضمّنی ترجی جزئی ہیں، اسی طرح (لَعَلَّ) کے، تکملہ مع التوضیح۔

۲ **قوله: وترفع الخبر:** ان حروف کا خبر کو رفع دینا مذہب بصریین ہے، کوفیین کے نزدیک خبر کو رفع دینے والا سابق ہے یعنی مبتدا، ان حروف کے اسمِ منصوب کی تقدیم خبر مرفوع پر بہ چند وجوہ ہے:

اوّلاً: اس لئے کہ ان حروف، اور فعل متعدی میں اوّل امر سے فرق ہو جائے، کیونکہ اس میں اصل یہ ہے کہ مرفوع (فاعل) منصوب (مفعول بہ) پر مقدم ہو۔



ثانیاً: اس لئے کہ فعل کا عمل اصلی یہ ہے کہ مرفوع اس کے منصوب پر مقدم ہو، اور فرعی یہ کہ منصوب اس کے مرفوع پر مقدم ہو، یہ حروف عمل میں چونکہ فعل کی فرع ہیں، اس لئے فعل کے عمل فرعی کے مستحق ہوئے۔

ثالثاً: اس لئے کہ یہ حروف فعل متعدی تام متصرف کے ساتھ مشابہت رکھتے ہیں، اور (مَا) حجازیہ کو (لَیْسَ) کے ساتھ مشابہت ہے جو نہ تام، نہ متصرف، **نظر بر آں** ان کی مشابہت (مَا) کی مشابہت سے اقویٰ ہوئی، اسی واسطے عمل اقویٰ ان کے لئے مناسب ہوا جو فعل کا عمل غیر طبعی ہے یعنی تقدیم منصوب بر مرفوع، اور عمل غیر طبعی عمل طبعی سے، اس لئے اقویٰ ہوتا ہے کہ اس میں مزید قوتِ تصرف کی احتیاج ہوتی ہے۔

رابعاً: اس لئے کہ ان کے اسم کو اگر مرفوع قرار دیں تو لازم آئے گا کہ ضمیر مرفوع اسم نہ ہو سکے، کیونکہ ضمیر مرفوع تین قسم پر ہے: (۱) متصل بارز، (۲) متصل مستتر، (۳) منفصل، متصل بارز فعل کے ساتھ مخصوص ہے، متصل مستتر اس لئے نہیں ہو سکتی کہ حروف میں استتار نہیں ہوتا، منفصل اس لئے نہیں ہو سکتی کہ جب ضمیر عامل کے بعد بلا فصل واقع ہو تو انفصال درست نہیں۔

۳ قوله: هِیَ سِتَّةُ حُرُوف:

سوال: جب یہ چھ ہیں تو قلیل ہوئے، اور قلیل کو جمع قلت سے تعبیر کرنا مناسب تھا جو (اَحْرُف) ہے، جمع کثرت کے ساتھ تعبیر مناسب نہیں، اور حروف جمع کثرت ہے؟

جوابِ اوّل: علم بدیع کے محسنات معنویہ سے مشاکلت ہے جس کے معنی ہیں ایک معنی کو دوسرے معنی کے لفظ سے تعبیر کرنا، جب کہ متکلم اوّل معنی کو دوسرے معنی کے بعد ذکر کرنے کا قصد کرے جیسے: (اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِؤُنَ) کے بعد (اَللّٰهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ) میں (استہزائے مذکور) کی جزا کو بنظر مشاکلت استہزا کے ساتھ تعبیر فرمایا گیا، اسی طرح یہاں پر کہ جارّہ کثیر تھے، اسی لئے ان کو بصیغہ جمع کثرت (حروف) تعبیر کیا تھا، مصنف نے قصد کیا کہ ان کے بعد مشبّہ بالفعل مذکور ہوں تو وہ اگرچہ قلیل ہیں لیکن بنظر مشاکلت ان کو صیغہ جمع کثرت یعنی حروف کے ساتھ تعبیر کر دیا جو جارّہ کی تعبیر تھی، پس یہ تعبیر مشاکلت پر مبنی ہے۔

جوابِ دوم: یہاں پر جمع کثرت (حروف) بمعنی جمع قلت (اَحْرُف) ہے، کیونکہ ایک کا استعمال دوسرے کے مقام میں معروف و مشہور ہے، یہ دونوں جواب اس تقدیر پر ہیں کہ جمع کثرت کا اطلاق دس سے کم پر حقیقتاً نہ ہو۔

جواب سوم: تحقیق یہ ہے کہ جمع کثرت، اور جمع قلت میں ابتدا کے اعتبار سے کوئی فرق نہیں، جس طرح جمع قلّت کا اطلاق تین سے شروع ہوتا ہے، اسی طرح جمع کثرت کا، انتہا کے اعتبار سے فرق ہے کہ جمع قلّت کا اطلاق نو تک ہوتا ہے، اور جمع کثرت کا دس اور دس سے زائد پر بھی، لہٰذا یہ تعبیر مناسب ہے، غیر مناسب نہیں، کیونکہ حقیقت پر مبنی ہے۔

قولہ: لتحقیق مضمون الجملة: یعنی (اِنَّ) مکسورہ، اور (اَنَّ) مفتوحہ مضمون جملہ کی تاکید کا افادہ کرنے میں اگرچہ دونوں برابر ہیں، لیکن فرق یہ ہے کہ (اِنَّ) مکسورہ نسبت تامہ کی تاکید کرتا ہے، اور مفتوحہ نسبت ناقصہ کی یعنی اس مرکب تقیدی کی جو اسم وخبر سے منتزع ہو جیسے: (اِنطلَاقِ زید) کتاب کی مثال میں وجہ فرق یہ ہے کہ مفتوحہ جملہ کے معنی کو متغیر کر دیتا ہے، اور مکسورہ نہیں کرتا، بلکہ معنی جملہ اپنے حال پر رہتے ہیں، اسی واسطے مقاماتِ مفرد میں مفتوحہ آتا ہے، اور مقاماتِ جملہ میں مکسورہ، اور جس مقام پر مفرد، اور جملہ دونوں درست ہوں، وہاں دونوں روا ہوں گے، چنانچہ مقاماتِ ذیل میں مکسورہ آتا ہے:

(۱) (ابتدا) میں، (۲) قول کے بعد جب کہ قول سے حکایت خبر مقصود ہو جیسے: (قَالَ اِنّی عَبْدُ اللّٰہِ)، اعتقاد مقصود نہ ہو، ورنہ مفتوحہ ہوگا جیسے: (اَتَقُوْلُ اَنَّ زَیْدًا قَائِمٌ)، (۳) بعد موصول، (۴) جوابِ قسم میں، (۵) جملہ حالیہ میں، (۶) بعد ندا جیسے: (یَا بُنَیَّ اِنَّ اللّٰہ اصْطَفٰی لَکُم الدِّیْنَ)، (۷) بعد فعل ندا جیسے: (نَادَیْتُ زَیْدًا اِنَّ غُلَامَكَ قَدْ ذَهَبَ)، (۸) بعد حتیٰ ابتدائیہ جیسے: (مرض زید حتّٰی اِنّهم لا یرجونه)، (۹) بعد حرفِ استفتاح جیسے: (اَلَا اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَاهُمْ یَحْزَنُوْنَ)، (۱۰) بعد حرف تصدیق جیسے: (نَعَمْ اِنَّهٗ فَاضِلٌ)، (۱۱) جو مبتدا اسم عین ہو، اس کی خبر میں جیسے: (زَیْدٌ اِنَّهٗ قَائِمٌ)

اور مقاماتِ ذیل میں مفتوحہ آتا ہے:

(۱) فاعل کی جگہ جس کی مثال کتاب میں مذکور ہے یعنی (بَلَغَنِیْ اَنَّ زَیْدًا مُنْطَلِقٌ)، (۲) مفعول کی جگہ جیسے: (سَمِعْتُ اَنَّ زَیْدًا قَائِمٌ)، (۳) مبتدا کی جگہ میں جیسے: (عِنْدِیْ اَنَّكَ قَائِمٌ)، (۴) مضاف الیہ کی جگہ جیسے: (فعلت هٰذا کراهة اَنَّكَ قَائِمٌ)، (۵) مجرور بحرف جر کی جگہ جیسے: (عَجِبْتُ مِنْ اَنَّكَ قَائِمٌ)، (۶) بعد لَو لَا امتناعیہ جیسے: (لَو لَا اَنَّكَ مُنْطَلِقٌ اِنْطَلَقْتُ)، (۷) بعد لَو شرطیہ جیسے: (لَوْ اَنَّكَ قُمْتَ قُمْتُ)، (۸) بعد مَا توقیتیہ جیسے: (اِجْلِسْ مَا اَنَّ زَیْدًا قَائِمٌ)، (۹)

بعد (اِلَّا) جیسے: (زَیْدٌ غَنِیٌّ اِلَّا اَنَّہٗ شَقِیٌّ)

اور مقاماتِ ذیل میں دونوں روا ہیں:

(۱) فا جزائیہ کے بعد جیسے: (مَنْ یُکْرِمْنِیْ فَاِنِّیْ اُکْرِمُہٗ)، (۲) اذا فجائیہ کے بعد جیسے: (سَالْتُ زَیْدًا فَاِذَا اِنَّہٗ بَخِیْلٌ)، (۳) بعد اَمَا جیسے: (اَمَا اِنَّكَ ذَاهِبٌ)، (۴) لام جرم کے بعد جیسے: (لَاجَرَمَ اَنَّ زَیْدًا قَائِمٌ)، (۵) بعد واو جو اس هذا یا ذلك کے بعد آئے جس سے کلام سابق کی تقریر مقصود ہو جیسے: (ذٰلِكُمْ وَ اَنَّ اللّٰهَ مُوْهِنُ كَیْدِ الْكَافِرِیْنَ)

۵ قوله: مضمون الجملة: جو مصدر فاعل یا مفعول کی طرف مضاف ہو، اس کو مضمونِ جملہ کہتے ہیں جیسے: (اِنَّ زَیْدًا قَائِمٌ) کا مضمون جملہ (قِیَامُ زَیْد)، چنانچہ قولِ شارح علیہ الرحمۃ (ای حَقَّقْتُ قِیَامَ زَیْد) اسی طرف اشارہ ہے، (اِنَّ زَیْدًا ضَارِبٌ عَمْرًا) کا مضمونِ جملہ (ضَرْبِ عَمْرو)، مضمونِ جملہ کی تحصیل کا یہ طریقہ اس وقت ہے جب کہ خبر مشتق ہو خواہ مذکور، جیسے ان مثالوں میں یا مقدر جیسے: (اِنَّ زَیْدًا فِی الدَّارِ) میں مضمونِ جملہ (اِسْتِقْرَارِ زَیْد) ہوگا کہ خبر مقدر اِسْتَقَرَّ یا مُسْتَقِر ہے، اور اگر خبر جامد ہو تو طریقہ یہ ہے کہ خبر کے آخر میں یائے نسبت، اور (تا) مصدری لگا کر مصدر جعلی بنالیں، پھر اس کو اسم کی طرف مضاف کریں جیسے: (اِنَّ زَیْدًا اَسَدٌ) کا مضمون جملہ (اَسَدِیَّةِ زَیْد) ہوا۔۱۲

(1) **المشبَّہ:** حروفِ مشبّہ بالفعل کو مَا و لَا مشبّہتانِ بلیس پر مقدم ذکر کرنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ حروف فعل تام متصرف سے مشابہت رکھنے کی بنا پر عمل کرتے ہیں، اور وہ دونوں فعل ناقص غیر متصرف کے ساتھ مشابہ ہونے کی وجہ سے، اور شک نہیں کہ فعل تام متصرف کو فعل ناقص غیر متصرف پر شرافت حاصل ہے، اسی واسطے اوّل کو دوم پر مقدم ذکر کرتے ہیں تو اوّل کے ساتھ مشابہت رکھنے والے کو بھی مشابہ بدوم پر تقدم ہوا کہ مشابہ بہ اوّل کو مشابہ بہ دوم پر شرافت حاصل ہے۔

(2) **واَنَّ:** 'بنی تمیم' اور 'قبیلہ قیس' (عَنَّ) بولتے ہیں۔۱۲

ترکیب

قوله: النَّوع الثَّانی الحروف المشبَّهة بالفعل: میں (اَلنَّوْعُ) موصوف، (اَلثَّانِیْ) صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتدا، (اَلْحُرُوْفُ) موصوف، (اَلْمُشَبَّهَةُ) میں

(ال) حرفِ تعریف، (مُشَبَّهَةُ) اسمِ مفعول صیغہ واحد مؤنث، اس میں (هِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل راجع بسوئے موصوف، (بَا) حرفِ جار مبنی بر کسر، (اَلْفِعْلِ) مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (مُشَبَّهَةُ) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت، (اَلْحُرُوْفُ) موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

قوله: وهِيَ تدخل علی المتبداء والخَبر: اس میں (و) حرفِ عطف مبنی برفتح، (هِیَ) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلا مبنی برفتح راجع بسوئے الحروف المشبّهة بالفعل، (تَدْخُلُ) فعل مضارع معروف صیغہ واحد مؤنث غائب، اس میں (هِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی برفتح راجع بسوئے مبتدا، (عَلٰی) حرفِ جار مبنی برسکون، (اَلْمُبْتَدَاءِ) معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی برفتح، (اَلْخَبَرِ) معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (تَدْخُلُ) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ صغریٰ ہو کر خبر مرفوع محلا، (هِیَ) مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ کبریٰ معطوفہ ہوا۔

قوله: تنصب المبتَدَاءَ: میں (تَنْصِبُ) فعل مضارع معروف صیغہ واحد مؤنث غائب، اس میں (هِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی برفتح راجع بسوئے الحروف المشبّهة بالفعل، (اَلْمُبْتَدَاءَ) مفعول بہ، (تَنْصِبُ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا۔

قوله: وترفع الخبر: میں (و) حرفِ عطف مبنی برفتح، (تَرْفَعُ) فعل مضارع معروف صیغہ واحد مؤنث غائب، اس میں (هِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی برفتح راجع بسوئے الحروف المشبّهة بالفعل، (اَلْخَبَرَ) مفعول بہ، (تَرْفَعُ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قوله: وهِی ستّة حروف اِنَّ واَنَّ: میں (و) حرفِ عطف مبنی برفتح، (هِیَ) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلا مبنی برفتح راجع بسوئے الحروف المشبّهة بالفعل، (سِتَّةُ) ممیز مضاف، (حُرُوْفٍ) تمیز مضاف الیہ، ممیز مضاف اپنی تمیز مضاف الیہ سے مل کر مبدل منہ، (اِنَّ) مراد اللفظ معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی برفتح، (اَنَّ) مراد اللفظ معطوف، (و) حرفِ عطف مبنی برفتح، (كَاَنَّ) مراد اللفظ معطوف، (و) حرفِ عطف مبنی برفتح، (لٰكِنَّ) مراد اللفظ معطوف، (و) حرفِ عطف مبنی برفتح، (لَیْتَ) مراد اللفظ معطوف، (و) حرفِ عطف مبنی برفتح، (لَعَلَّ) مراد اللفظ معطوف، (اِنَّ) معطوف علیہ اپنے معطوفات سے مل کر بدل، مبدل منہ اپنے بدل

سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قوله: وهمَا لتحقيق مضمُون الجملَة الاسميَّة: میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (هُمَا) میں (هَا) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے (اِنَّ) اور (اَنَّ)، (م) حرفِ عماد مبنی بر فتح، (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون، (ل) حرفِ جار مبنی بر کسر، (تَحْقِيقِ) مضاف، (مَضْمُوْنِ) مضاف الیہ مضاف، (اَلْجُمْلَةِ) موصوف، (اَلْاِسْمِيَّةِ) میں (ال) حرفِ تعریف مبنی بر سکون، (اِسْمِيَّةِ) اسمِ منسوب صیغہ واحد مؤنث، اس میں (هِيَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف، (اِسْمِيَّةِ) اسمِ منسوب اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت، (اَلْجُمْلَةِ) موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ، (مَضْمُوْنِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ، (تَحْقِيقِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتَتَانِ) مقدر کا، (ثَابِتَتَانِ) اسمِ فاعل صیغہ تثنیہ مؤنث، اس میں (هُمَا) پوشیدہ جس میں (هَا) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے مبتدا، (م) حرفِ عماد مبنی بر فتح، (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون، (ثَابِتَتَانِ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قوله: مثل اِنَّ زيدًا قائم اى حققت قيام زيد و بلغنى اَنَّ زيدًا منطلق اى بلغى ثبوتُ انطلاق زيد: میں (مِثْلُ) مضاف، (اِنَّ زَيْدًا قَائِمٌ) مراد اللفظ معطوف علیہ یا مبدل منہ، (اَیْ) حرفِ تفسیر مبنی بر سکون، (حَقَّقْتُ قِيَامَ زَيْدٍ) مراد اللفظ عطف بیان یا بدل الکل، معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے مل کر یا مبدل منہ اپنے بدل الکل سے مل کر معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (بَلَغَنِي اَنَّ زَيْدًا مُنْطَلِقٌ) مراد اللفظ معطوف علیہ یا مبدل منہ، (اَیْ) حرفِ تفسیر مبنی بر سکون، (بَلَغَنِي ثُبُوتُ انْطِلَاقِ زَيْدٍ) مراد اللفظ عطف بیان یا بدل الکل، معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے مل کر یا مبدل منہ اپنے بدل الکل سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ، (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُهُمَا) مقدر کی، (مِثَالُ) مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے (اِنَّ) اور (اَنَّ)، (م) حرفِ عماد مبنی بر فتح، (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادهٔ معنیٰ اِنَّ زَیدا قائم: میں (اِنَّ) حرفِ مشبہ بالفعل مبنی بر فتح،



(زَیْدًا) اسم، (قَـائِمٌ) اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا برضم راجع بسوئے اسمِ اِنَّ، (قَـائِمٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر، (اِنَّ) اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

قوله: حَقَّقت قیام زَیدٍ: میں (حَقَّقْتُ) فعل ماضی معروف صیغہ واحد متکلم مبنی بر سکون، اس میں (تَا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی برضم، (قِیَامَ) مضاف، (زَیْدٍ) مضاف الیہ، (قِیَامَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ، (حَقَّقْتُ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

قوله: بَلَغَنِی اَنَّ زَیْدًا مُنطَلِقٌ. میں (بَلَغَ) فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب مبنی بر فتح، (نون) برائے وقایہ مبنی بر کسر، (ی) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر سکون، (اَنَّ) حرفِ مشبہ بالفعل مبنی بر فتح موصولِ حرفی، (زَیْدًا) اسم، (مُـنْـطَلِقٌ) اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا برضم راجع بسوئے اسمِ اَنَّ، (مُـنْطَلِقٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر: (اَنَّ) کا اسم اپنی خبر سے مل کر صلہ، (اَنَّ) موصولِ حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہوکر فاعل، (بَـلَـغَ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

قوله: بَلَغنی ثبوت انطلاق زید: میں (بَلَغَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب، (نون) برائے وقایہ مبنی بر کسر، (ی) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر سکون، (ثُبُـوْتُ) مضاف، (اِنْطِلَاقِ) مضاف الیہ مضاف، (زَیْدٍ) مضاف الیہ، (اِنطِلَاقِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ، (ثُبُوْتُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل، (بَلَغَ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔۱۲

وَكَاَنَّ وَهِیَ لِلتَّشْبِیْهِ[۱] نَحْو كَاَنَّ زَیْدًا اَسَد وَ
لٰكِنَّ[۲] وَهِیَ لِلْاِسْتِدْرَاكِ[۳] اَیْ لِدَفْعِ[۴] التَّوَهُّم
النَّاشِیِ مِنَ الْكَلَامِ السَّابِق

۱ **قوله: وهی للتشبیه:** ایک چیز کو دوسری کے ساتھ کسی وصف میں شریک کرنا، یہ معنی اکثری ہیں، جب کہ خبر جامد ہو، اور کبھی تحقیق کے لئے بھی آتا ہے جیسے:

فاصبح بطن مکة مقشعرًا　　　کأنّ الارض لیس بها هشام

اور کبھی شک کے لئے جب کہ خبر مشتق ہو جیسے: (کَأَنَّ زَیْدًا قَائِمٌ) اور کبھی تقریب کے لئے جیسے: (کَأَنَّكَ بِالدُّنْیَا لَمْ تَکُنْ وَبِالآخِرَةِ لَمْ تَزَلْ) اکثر کے نزدیک کاف تشبیہ، اور (أَنَّ) سے مرکب ہے، اور بعض کے نزدیک بسیط ہے، مرکب نہیں۔

۲ **قوله: ولکِنَّ:** بصریین کے نزدیک بسیط ہے مرکب نہیں، اور کوفیین کے نزدیک لائے نفی، اور (کاف) زائدہ، اور (أَنَّ) سے مرکب ہے، اصل میں (لَا کَأَنَّ) تھا، ہمزہ کی حرکت کسرہ کاف کو دے کر حذف کر دیا، (لَا) سے مستفاد ہوتا ہے کہ مابعد نفی واثبات میں ماقبل سے مختلف ہے، اور (إِنَّ) مضمون مابعد کی تاکید کرتا ہے۔

۳ **قوله: لِلاستدراك:** لغت میں اس کے معنی ہیں کسی چیز کے ساتھ مافات کی تلافی کرنا، اور اصطلاحی معنی شارح علیہ الرحمۃ نے اپنے قول ای لِدَفْعِ التَّوَهُّمِ النَّاشِیْ مِنَ الکَلَامِ السَّابِقِ سے بیان فرمائے ہیں۔

۴ **قوله: ای لدفع التوهُّم الخ:** یعنی اس توہم کو دفع کرنے کے لئے جو کلام سابق سے پیدا ہوا ہے، چونکہ یہ دفع استثنائے منقطع سے مشابہت رکھتا ہے، اس لئے (لٰکِنَّ) استثنائے منقطع کے واسطے مقرر ہو گیا لیکن استدراک کے معنی مذکوران مثالوں میں نہیں پائے جاتے جیسے: (مَا هٰذَا سَاکِنٌ لٰکِنَّهُ مُتَحَرِّكٌ) اور (مَا هُوَ اَبْیَضُ لٰکِنَّهُ اَسْوَدُ) اور (لَوْلَا جَاءَنِیْ زَیْدٌ لَاَکْرَمْتُهُ لٰکِنَّهُ لَمْ یَجِیْئْ) اس لئے کہ اوّل مثال میں نفی سکون سے نفی تحرک متوہم نہیں ہوتی، اور مثالِ دوم میں نفی بیاض سے نفی سواد متوہم نہیں، اور مثالِ سوم میں (زَیْد) کی عدم مجی لَوْلَا امتناعیہ سے مستفاد ہوتی ہے، تو اس مثال میں نہ توہم ہے نہ دفع، **نظر برآں** بعض نحویوں نے استدراک کی دوسری تفسیر کی وہ یہ کہ مابعد کے لئے ایسا حکم بیان کرنا جو حکم ماقبل کے مخالف ہو، اب پہلی اور دوسری مثال میں استدراک بایں معنی درست ہے لیکن تیسری مثال میں بایں معنی استدراک بھی درست نہیں، اس کی اصلاح یوں کی جاسکتی ہے کہ (لٰکِنَّ) تاکید کے لئے بھی آتا ہے، چنانچہ "قاموس" میں ہے: (لٰکِنَّ لِلاستدراك والتحقیق)، لہٰذا تیسری مثال میں

(لکِنَّ) برائے تاکید ہے، اوّل اور دوسری مثال کی اصلاح بھی اس طرح کی جاسکتی ہے، پھر استدراک کے معنی ثانی کی احتیاج نہ رہے گی۔۱۲

ترکیب

قوله: وهی للتّشبیه: اس میں (و) حرفِ عطف یا استیناف یا زائدہ مبنی بر فتح، (ھِیَ) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے کَاَنَّ، (ل) حرف جار مبنی بر کسر، (اَلتَّشْبِیْهِ) مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتَةٌ) مقدر کا، (ثَابِتَةٌ) اسم فاعل صیغہ واحد مؤنث، اس میں (ھِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا، (ثَابِتَةٌ) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

قوله: نحو کانّ زیدا اسد: میں (نَحْوُ) مضاف، (کَاَنَّ زَیْدًا اَسَدٌ) مراد اللفظ مضاف الیہ، (نَحْوُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُهُ) مقدر کی، (مِثَالُ) مضاف، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے (کَاَنَّ)، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ کَاَنَّ زَیْدًا اَسَدٌ: میں (کَاَنَّ) حرفِ مشبّہ بالفعل مبنی بر فتح، (زَیْدًا) اسم، (اَسَدٌ) خبر، (کَاَنَّ) حرفِ مشبّہ بالفعل اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

قوله: وهیَ للاستدرَاك: میں (و) حرفِ عطف یا استیناف مبنی بر فتح، (ھِیَ) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے لکِنَّ، (ل) حرفِ جار مبنی بر کسر، (اَلْاِسْتِدْرَاكِ) مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتَةٌ) مقدر کا، (ثَابِتَةٌ) اسم فاعل صیغہ واحد مؤنث، اس میں (ھِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا، (ثَابِتَةٌ) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

قوله: ای لدفع التّوهُّم النّاشی من الکلام السّابق: میں (اَیْ) حرفِ تفسیر مبنی بر سکون، (ل) حرفِ جار مبنی بر کسر، (دَفْعِ) مضاف، (اَلتَّوَهُّمِ) موصوف، (اَلنَّاشِیْ) میں (ال)

حرفِ تعریف، (نَاشِئْ) اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف، (مِنْ) حرفِ جار مبنی بر سکون مقدر فتحہ موجودہ حرکت تخلص من السکونین، (اَلْكَلَامِ) موصوف، (اَلسَّابِقِ) میں (ال) حرفِ تعریف، (سَابِقِ) اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف، (سَابِقْ) اسمِ فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت، (اَلْكَلَامِ) موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (نَاشِئْ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت، (اَلتَّوَهُّمِ) موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ، (دَفْعِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتَةٌ) مقدر کا، (ثَابِتَةٌ) اسمِ فاعل صیغہ واحد مؤنث، اس میں (هِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدائے محذوف (هِیَ)، (ثَابِتَةٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، (هِیَ) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے استدراک، (هِیَ) محذوف مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مفسرہ ہوا۔۱۲

نحو دانی پر صدر العلماء کا علمی محاسبہ

(۳۶) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص: ۲۷، پر (وَهِیَ تَدْخُلُ عَلَى الْمُبْتَدَاءِ وَالْخَبَرِ) کی ترکیب میں (هِیَ) کو مبتدا بتا کر (تَدْخُلُ) کی ضمیر مستتر فاعل کا مرجع (حروف) قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے، ورنہ جملہ خبر کا عائد مبتدا سے خلو لازم آئے گا بلکہ (هِیَ) مستتر کا مرجع (هِیَ) بارز ہے۔

(۳۷) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص: ۲۸، پر (وَهِیَ لِلتَّشْبِيْهِ) کی ترکیب میں (لِلتَّشْبِيْهِ) جار مجرور کا متعلق محذوف (مُسْتَعْمَلٌ) بصیغہ مذکر نکال کر اس کو (هِیَ) مبتدا کی خبر قرار دیا ہے، اسی طرح (هِیَ لِلاِسْتِدْرَاكِ) اور (هِیَ لِلتَّمَنِّی) کی ترکیب میں۔

اقول: یہ غلط ہے، کیونکہ خبر کی (هِیَ) مبتدا کے ساتھ تانیث میں مطابقت نہیں رہتی جو واجب ہے، بلکہ اس کا متعلق صیغہ مؤنث نکالا جائے گا۔۱۲

وَلِهٰذَا لَا تَقَعُ اِلَّا بَيْنَ الْجُمْلَتَيْنِ (1) اللَّتَيْنِ

تَكُوْنَانِ[1] مُتَغَايِرَتَيْنِ[2] بِالْمَفْهُوْمِ مِثْلُ[3] غَابَ
زَيْدٌ لٰكِنَّ بَكْرًا حَاضِرٌ وَ مَا جَاءَنِيْ[4] زَيْدٌ
لٰكِنَّ عَمْرًا جَاءَنِيْ وَ لَيْتَ(2) وَ هِيَ
لِلتَّمَنِّيْ(3) مِثْلُ لَيْتَ زَيْدًا قَائِمٌ اَيْ اَتَمَنّٰى[5]
قِيَامَهُ وَ لَعَلَّ[6] وَ هِيَ لِلتَّرَجِّيْ[7] مِثْلُ لَعَلَّ
السُّلْطَانَ يُكْرِمُنِيْ

[1] **قوله: تکونان متغایرتین:** (لٰكِنَّ) کا ماقبل جملہ موہمہ، اور مابعد جملہ دافعہ کہلاتا ہے، یہ ضروری ہے کہ جملہ موہمہ، اور دافعہ اثبات ونفی کے اعتبار سے معنًی مختلف ہوں، لفظًا اختلاف ضروری نہیں، کیونکہ ابہام، اور دفع معنی کے اعتبار سے ہوتا ہے، اس لئے دونوں کا باعتبار معنی اختلاف ضروری ہوا، پس ہوسکتا ہے کہ لفظًا دونوں مثبت ہوں، اور معنًی ایک مثبت، دوسرا منفی جیسے: (غَابَ زَيْدٌ لٰكِنْ بَكْرًا حَاضِرٌ) اس میں دونوں لفظًا مثبت ہیں، مگر معنًی مختلف کہ (لٰكِنَّ بَكْرًا حَاضِرٌ) بمعنی (لٰكِنَّ بَكْرًا مَا غَابَ) ہے، یا لفظًا دونوں منفی ہوں جیسے: (مَا سَافَرَ زَيْدٌ لٰكِنَّ عَمْرًا لَمْ يَقُمْ) یہ دونوں لفظًا منفی ہیں لیکن (لٰكِنَّ عَمْرًا لَمْ يَقُمْ) بمعنی (لٰكِنَّ عَمْرًا سَافَرَ) ہے تو اوّل منفی ہوگیا، یا اوّل مثبت، اور دوم منفی ہو جیسے: (جَاءَنِيْ زَيْدٌ لٰكِنَّ عَمْرًا لَمْ يَجِيْئُ) یا اوّل منفی، اور دوم مثبت ہو جیسے: (مَاجَاءَنِيْ زَيْدٌ لٰكِنَّ عَمْرًا جَاءَنِيْ)

[2] **قوله: متغایرتین:** یعنی موہمہ، اور دافعہ دونوں جملوں میں فی الجملۃ تنافی ضروری ہے، تضاد حقیقی لازم نہیں جیسے آیت کریمہ میں: (اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا

يَشْكُرُوْنَ) کہ عدم شکر، اور افضال متضاد نہیں، البتہ دونوں میں فی الجملہ تنافی ضرور ہے۔

۳ **قوله: مثل غَاب زَيد الخ**: اس سے تو ہم ہوا کہ عمرو بھی غائب ہوگا، کیونکہ بوجہ الفت دونوں میں چولی دامن کا ساتھ ہے، اس تو ہم کو دفع کرنے کے لئے متکلم نے کہا: (لٰكِنَّ عَمْرًا حَاضِرٌ) اسی طرح (جَاءَ نِي زَيْدٌ لكِنَّ عَمْرًا مَاجَاءَ نِي) میں تو ہم، اور دفع تو ہم کی تقریر ہوگی۔

۴ **قوله: مَاجَاءَ نِي زَيْدٌ الخ**: یہاں پر بھی تو ہم، اور دفع تو ہم میں تقریر مذکور بالا کی جائے گی، اور آیت کریمہ گذشتہ (اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضلٍ عَلَى النَّاسِ) سے تو ہم ہوا کہ سارے لوگ شکر گزار ہوں گے جس کو (لٰكِنَّ اَكْثَرَالنَّاسِ لاَيَشْكُرُوْن) سے دفع فرمادیا کہ اکثر ناشکرے ہیں۔

۵ **قوله: اَتَمنّى قِيَامَهٗ**: بصیغہ حال تفسیر کرنے کی وجہ یہ ہے کہ معنی انشائی موجود فی الحال ہوتے ہیں، اسی واسطے (اُفْ) اور (اُوْه) کی تفسیر (اَتَضَجَّر) اور (اَتَوَجَّع) کے ساتھ کی جاتی ہے، حالانکہ یہ دونوں اسمائے افعال سے ہیں، اور اسمائے افعال بمعنی امر ہوتے ہیں، یا بمعنی ماضی۔

اقول: (اُفْ) اور (اُوْه) اسمائے افعال بمعنی ماضی علامہ ابن حاجب علیہ الرحمۃ کے نزدیک ہیں، اوّل بمعنی (تَضَجَّرْتُ) اور دوم بمعنی (تَالمت) دوسرے نحویوں کے نزدیک اسم فعل بمعنی مضارع بھی ہوتا ہے جیسے یہی دونوں، **كما في الاشموني فالاستشهاد مبنى على الاوّل**۔

٦ **قوله: لَعَلَّ**: اس میں چند لغات اور ہیں: (۱) (عَلَّ) بحذف لام اوّل، (۲) (لَعَنَّ) بہ تبدیل لام اخیر بہ نون، (۳) (عَنَّ) بہر دو تغییر مذکور، (۴) (اَنَّ) بحذف لام اوّل وتبدیل عین بالف وتبدیل لام اخیر بنون، (۵) (لَغَنَّ) بہ تبدیل العین بالغین ولام آخر بنون، (٦) (رَغَنَّ) بہ تبدیل لام اوّل را وعین مہملہ بغین معجلہ ولام اخیر بنون، (۷) (رَعَنَّ) بتغیر اوّل واخیر، (۸) (لَاَنَّ) بتغیر وسط واخیر، (۹) (لَعَاءُ) بہ تبدیل لام اخیر بالف ممدودہ، (۱۰) (لَعَلَّتْ) بالحاق تائے ساکنہ درآخر، (۱۱) (لَعَلِّ) بکسر لام اخیر، (۱۲) (عَلِّ) بحذف لام اوّل وکسر لام اخیر، (۱۳) (عَنِّ) بحذف لام اوّل وتبدیل لام اخیر بہ نون مکسورۃ۔

۷ **قوله: لِلتَّرَجِّي**: اس کے معنی ہیں ایسے امر محبوب یا مکروہ کی امید کرنا جس کے حصول پر وثوق نہ ہو، امر محبوب کی ترجّی جیسے: (لَعَلَّ السُّلْطَانَ يُكْرِمُنِي) اور امر مکروہ کی جیسے: (لَعَلَّ الرَّقِيبَ حَاضِرٌ) اور (لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِيبٌ) لیکن امر محبوب کی ترجّی چونکہ اکثر ہوتی ہے، اس لئے شارح علیہ الرحمۃ

نے اس کی مثال پر اکتفا فرمایا، بنابر تعریف مذکور ایسے امر میں مستعمل نہ ہوگا جس کا وقوع محال یا ضروری ہو جیسے: (لَعَلَّ الشَّبَابَ يَعُوْدُ) یا (لَعَلَّ الشَّمْسَ تَغْرُبُ) کہ اوّل کا حصول محال، اور ثانی کا حصول ضروری ہے، تعریف میں حصول پر عدم وثوق کی قید تھی، اس سے یہ دونوں نکل گئے، کیونکہ اس قید سے مفہوم ہوتا ہے کہ وہ امر ممکن ہو، اور اس کے حصول میں تردّد ممکن سے محال نکل گیا، اور تردّد سے واجب الحصول۔۱۲

(1) الجملتين: جملہ ما قبل کو موہمہ، اور جمہ مابعد کو دافعہ کہتے ہیں۔

(2) لَيْتَ: کبھی (یا) کو (تا) سے بدل کر، پھر (تا) میں ادغام کرکے (لَتَّ) کہتے ہیں۔

(3) لِلتَّمَنِّي: اس کے معنی ہیں کسی چیز کے حصول کی محبت خواہ حصول کی امید ہو یا نہ ہو۔۱۲

ترکیب

قوله: و لهٰذا لاتقع الاَّ بين الجملتين اللّتين تكونان متغايرتين بالمفهوم: میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (ل) حرفِ جار مبنی بر کسر، (ھا) حرفِ تنبیہ مبنی بر سکون، (ذَا) اسمِ اشارہ برائے واحد مذکر مبنی بر سکون مجرور محلا، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو مقدم، (لَا تَقَعُ) نفی فعل مضارع معروف صیغہ واحد مؤنث غائب، اس میں (هِيَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے لٰكنَّ، (اِلَّا) حرفِ استثنا مبنی بر سکون، (بَيْنَ) مضاف، (اَلْجُمْلَتَيْنِ) موصوف، (اَللَّتَيْنِ) اسمِ موصول برائے تثنیہ مؤنث مبنی بر کسر، (تَكُوْنَانِ) فعل مضارع معروف صیغہ تثنیہ مؤنث غائب (فعل ناقص)، اس میں (الف) ضمیر مرفوع متصل بارز اسم مرفوع محلا مبنی بر سکون راجع بسوئے اسمِ موصول، (مُتَغَايِرَتَيْنِ) اسمِ فاعل صیغہ تثنیہ مؤنث، اس میں (هُمَا) پوشیدہ جس میں (ھا) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے اسمِ فعل ناقص، (م) حرفِ عماد مبنی بر فتح، (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون، (بَا) حرفِ جار مبنی بر کسر، (اَلْمَفْهُوْمِ) مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (مُتَغَايِرَتَيْنِ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر، (تَكُوْنَانِ) فعل ناقص، اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر صلہ، (اَللَّتَيْنِ) اسمِ موصول اپنے صلہ سے مل کر صفت، (اَلْجُمْلَتَيْنِ) موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ، (بَيْنَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مستثنیٰ مفرغ ہوکر مفعول فیہ، (لَا تَقَعُ) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو مقدم اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قوله: مثل غاب زید لکنَّ بکرا حَاضر و مَاجَاء نی زید لکنَّ عمرًا جَاء نی: میں (مِثْلُ) مضاف، (غَابَ زَیْدٌ لٰکِنَّ بَکْرًا حَاضِرٌ) مراداللفظ معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (مَاجَاءَ نِی زَیْدٌ لٰکِنَّ عَمْرًا جَاءَ نِیْ) مراداللفظ معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ، (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُہٗ) مقدر کی، (مِثَالُ) مضاف، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے لٰکِنَّ، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ غَاب زید لکنَّ بکرا حَاضر: میں (غَابَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب، (زَیْدٌ) فاعل، (غَابَ) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(لٰکِنَّ) حرفِ مشبّہ بالفعل مبنی بر فتح، (بَکْرًا) اسم، (حَاضِرٌ) اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ لٰکِنَّ، (حَاضِرٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، (لٰکِنَّ) حرفِ مشبّہ بالفعل اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

مَاجَاء نی زید لکنَّ عمرًا جَاء نی: میں (مَاجَاءَ) نفی فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب مبنی بر فتح، (نون) وقایہ کا، (ی) ضمیر منصوب متصل مفعول بہٖ مبنی بر سکون منصوب محلا، (زَیْدٌ) فاعل، (مَاجَاءَ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(لٰکِنَّ) حرفِ مشبّہ بالفعل مبنی بر فتح، (عَمْرًا) اسم، (جَاءَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ لٰکِنَّ، (نون) وقایہ کا مبنی بر کسر، (ی) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر سکون، (جَاءَ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر، (لٰکِنَّ) حرفِ مشبّہ بالفعل اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

قوله: وھی لِلتَّمنِی: میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (ھِیَ) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے (لَیْتَ)، (ل) حرفِ جار مبنی بر کسر، (اَلتَّمَنِّی) مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتَۃٌ) مقدر کا، (ثَابِتَۃٌ) اسمِ فاعل صیغہ واحد مؤنث، اس میں (ھِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا، (ثَابِتَۃٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر

سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

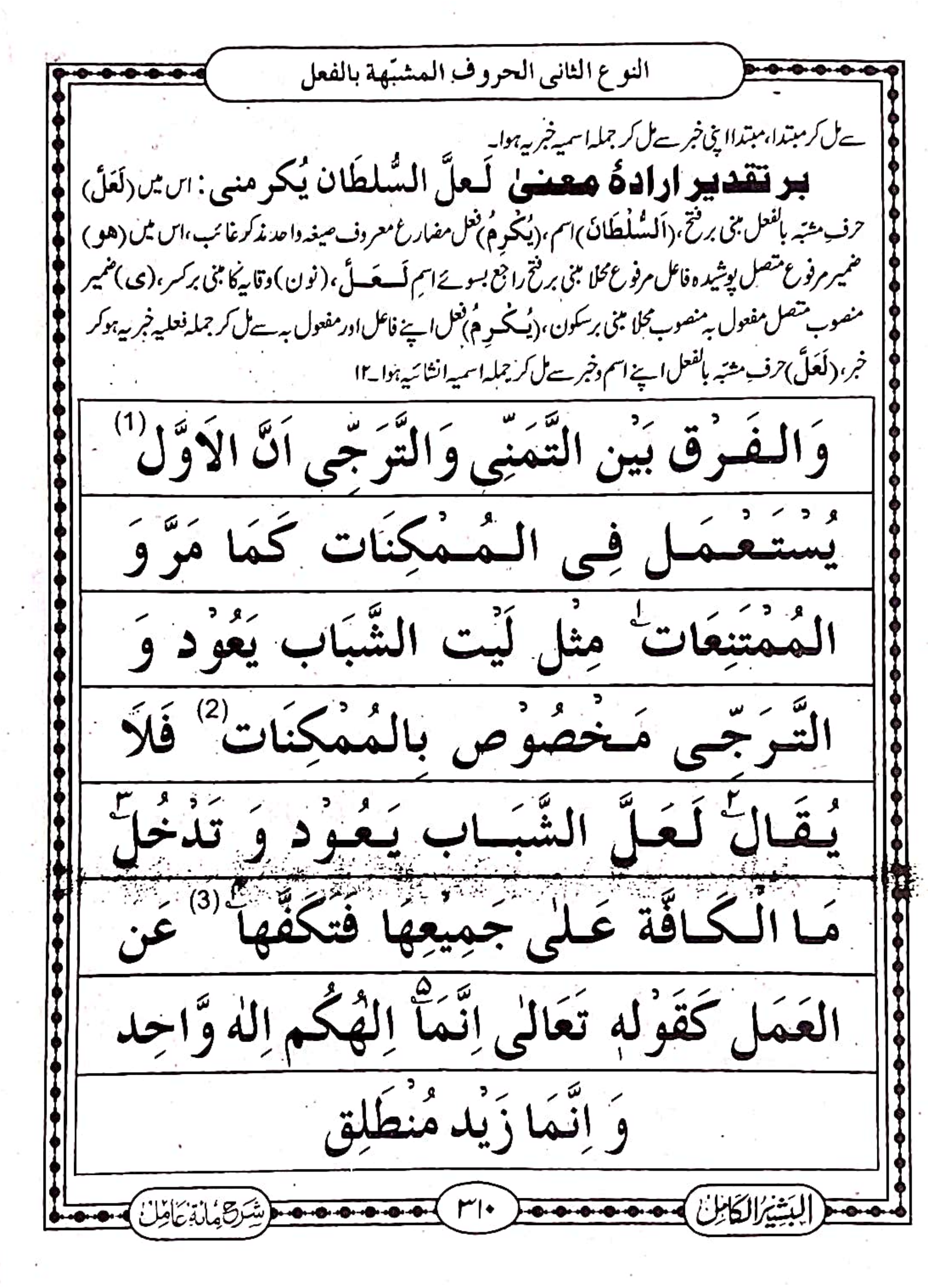
قولہ: مثل لَیتَ زیدًا قائم ای اتَمنّٰی قیامَہٗ: میں (مِثْلُ) مضاف، (لَیتَ زَیْدًا قَائِمٌ) مراداللفظ معطوف علیہ یا مبدل منہ، (اَیْ) حرفِ تفسیر مبنی بر سکون، (اَتَـمَنّٰی قِیَامَہٗ) مراداللفظ عطف بیان یا بدل الکل، معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے مل کر یا مبدل منہ اپنے بدل الکل سے مل کر مضاف الیہ، (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُہٗ) مقدر کی، (مِثَالُ) مضاف، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلًا مبنی بر ضم راجع بسوئے لَیتَ، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ لیتَ زَیدًاقَائم: میں (لَیْتَ) حرفِ مشبّہ بالفعل مبنی بر فتح، (زَیْدًا) اسم، (قَـائِمٌ) اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلًا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ لَیتَ، (قَائِمٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، (لَیْتَ) حرفِ مشبّہ بالفعل اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔

اَ تَـمَـنّٰی قِیَامَہٗ: میں (اَتَـمَنّٰی) فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم، اس میں (اَنَا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلًا مبنی بر سکون، (قِیَـامَ) مضاف، (ھَـا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلًا مبنی بر ضم راجع بسوئے (زید)، (قِیَامَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ، (اَتَمَنّٰی) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ مفسرہ ہوا۔

قـولہ: وھـی لِـلتَّرَجّی: میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (ھِیَ) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلًا مبنی بر فتح راجع بسوئے لَـعَلَّ، (ل) حرفِ جار مبنی بر کسر، (اَلتَّـرَجِّی) مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَـابِتَۃٌ) مقدر کا، (ثَـابِتَۃٌ) اسمِ فاعل صیغہ واحد مؤنث، اس میں (ھِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلًا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا، (ثَـابِتَۃٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، (ھِیَ) مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قولہ: مثل لعلَّ السَّلطان یکرمنی: اس میں (مِثْلُ) مضاف، (لَعَلَّ السُّلْطَانُ یُکْـرِمُنِیْ) مراداللفظ مضاف الیہ، (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَـالُـہٗ) مقدر کی، (مِثَالُ) مضاف، (ھَـا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلًا مبنی بر ضم راجع بسوئے لَـعَـلَّ، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ



سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ لَعَلَّ السُّلطان یکرمنی: اس میں (لَعَلَّ) حرفِ مشبّہ بالفعل مبنی بر فتح، (اَلسُّلْطَانَ) اسم، (یُکْرِمُ) فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ لَعَلَّ، (نون) وقایہ کا مبنی بر کسر، (ی) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلا مبنی بر سکون، (یُکْرِمُ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر، (لَعَلَّ) حرفِ مشبّہ بالفعل اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔۱۲

وَالفَرْق بَیْن التَّمَنِّی وَالتَّرَجِّی اَنَّ الاَوَّل(1)

یُسْتَعْمَل فِی المُمْکِنَات کَمَا مَرَّ وَ

المُمْتَنِعَات۱ مِثْل لَیْت الشَّبَاب یَعُوْد وَ

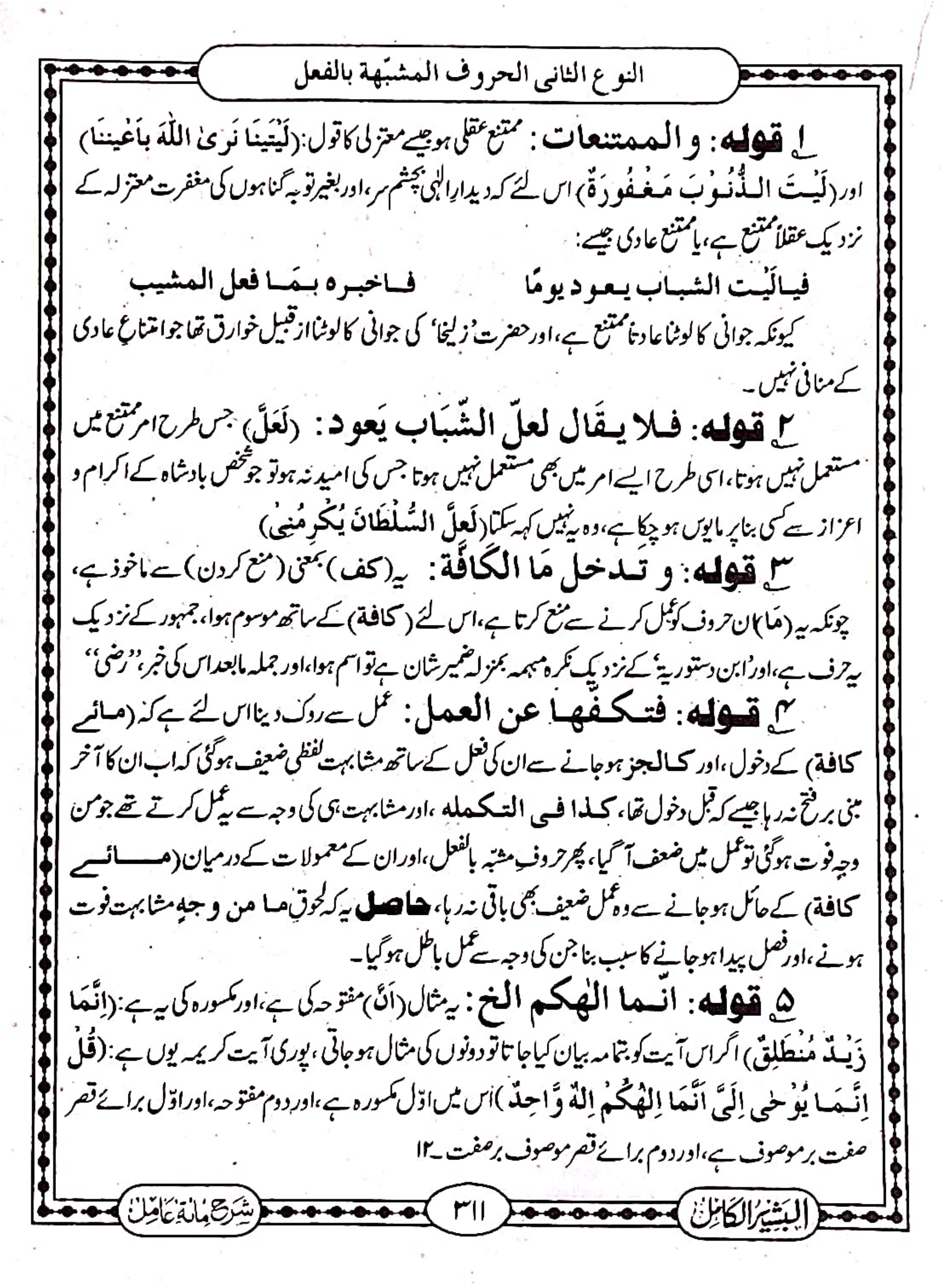
التَّرَجِّی مَخْصُوْص بالمُمْکِنَات(2) فَلاَ

یُقَال۲ لَعَلَّ الشَّبَاب یَعُوْد وَ تَدْخُل۳

مَا الکَافَّة عَلٰی جَمِیْعِهَا فَتَکُفُّهَا۴(3) عَن

العَمَل کَقَوْلِه تَعَالٰی اِنَّمَا۵ اِلٰهُکُم اِلٰه وَّاحِد

وَ اِنَّمَا زَیْد مُنْطَلِق



۱ **قوله: والممتنعات:** ممتنع عقلی ہو جیسے معتزلی کا قول: (لَيْتَنَا نَرَى اللّٰهَ بِاَعْيُنِنَا) اور (لَيْتَ الذُّنُوْبَ مَغْفُوْرَةٌ) اس لئے کہ دیدارِ الٰہی بچشم سر، اور بغیر توبہ گناہوں کی مغفرت معتزلہ کے نزدیک عقلاً ممتنع ہے، یا ممتنع عادی جیسے:

فیالَیْت الشباب یعود یومًا　　فاخبره بما فعل المشیب

کیونکہ جوانی کا لوٹنا عادتاً ممتنع ہے، اور حضرت 'زلیخا' کی جوانی کا لوٹنا از قبیل خوارق تھا جو امتناعِ عادی کے منافی نہیں۔

۲ **قوله: فلا یقال لعلّ الشّباب یعود:** (لَعَلَّ) جس طرح امر ممتنع میں مستعمل نہیں ہوتا، اسی طرح ایسے امر میں بھی مستعمل نہیں ہوتا جس کی امید نہ ہو تو جو شخص بادشاہ کے اکرام و اعزاز سے کسی بنا پر مایوس ہو چکا ہے، وہ یہ نہیں کہہ سکتا (لَعَلَّ السُّلْطَانَ يُكْرِمُنِيْ)

۳ **قوله: و تدخل مَا الکافّة:** یہ (کف) بمعنی (منع کردن) سے ماخوذ ہے، چونکہ یہ (مَا) ان حروف کو عمل کرنے سے منع کرتا ہے، اس لئے (کافة) کے ساتھ موسوم ہوا، جمہور کے نزدیک یہ حرف ہے، اور 'ابن دستوریۃ' کے نزدیک نکرہ مبہمہ بمنزلہ ضمیر شان ہے تو اسم ہوا، اور جملہ مابعد اس کی خبر، ''رضی''

۴ **قوله: فتکفها عن العمل:** عمل سے روک دینا اس لئے ہے کہ (مائے کافة) کے دخول، اور کالجز ہو جانے سے ان کی فعل کے ساتھ مشابہت لفظی ضعیف ہوگئی کہ اب ان کا آخر مبنی بر فتح نہ رہا جیسے کہ قبل دخول تھا، **کذا فی التکملہ**، اور مشابہت ہی کی وجہ سے یہ عمل کرتے تھے جو من وجہٍ فوت ہوگئی تو عمل میں ضعف آگیا، پھر حروفِ مشبّہ بالفعل، اور ان کے معمولات کے درمیان (مائے کافة) کے حائل ہو جانے سے وہ عمل ضعیف بھی باقی نہ رہا، **حاصل** یہ کہ لحوقِ ما من وجہٍ مشابہت فوت ہونے، اور فصل پیدا ہو جانے کا سبب بنا جن کی وجہ سے عمل باطل ہوگیا۔

۵ **قوله: انّما الٰهکم الخ:** یہ مثال (اَنَّ) مفتوحہ کی ہے، اور مکسورہ کی یہ ہے: (اِنَّمَا زَيْدٌ مُنْطَلِقٌ) اگر اس آیت کو بتمامہ بیان کیا جاتا تو دونوں کی مثال ہو جاتی، پوری آیت کریمہ یوں ہے: (قُلْ اِنَّمَا يُوْحٰى اِلَيَّ اَنَّمَا اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ) اس میں اوّل مکسورہ ہے، اور دوم مفتوحہ، اور اوّل برائے قصر صفت بر موصوف ہے، اور دوم برائے قصر موصوف بر صفت ۔۱۲

(1) ترجّی اور تمنّی: میں باعتبار استعمال عموم وخصوص من وجہ کی نسبت ہے، کیونکہ تمنّی ممکن، اور ممتنع دونوں میں مستعمل، اور ترجّی ممکن کے ساتھ خاص، اور ترجّی امر محبوب، اور مکروہ دونوں میں مستعمل، اور تمنّی امرِ محبوب کے ساتھ مخصوص، تو امر ممکن محبوب میں دونوں مجتمع ہو جائیں گے، اور ممتنع میں تمنّی پائی جائے گی، نہ ترجّی، اور امرِ ممکن مکروہ میں ترجّی پائی جائے گی، نہ تمنّی۔

(2) بالممکناتِ: یعنی وہ ممکنات مترقبہ جس کے حصول پر وثوق نہ ہو۔

(3) فتکفّها: (ما) کا ان حروف کو مابعد میں عمل کردینے سے روک دینا برلغت افصح ہے، اور لغت غیر افصح پر عمل ہوتا ہے مگر اس صورت میں (ما کافة) نہیں رہتا، بلکہ زائدہ ہو جاتا ہے جیسے: (فَبِمَا رَحْمَةٍ) میں، اور یہ عمل بر تقدیر لحوق (مَا) صرف (لَيْتَ) میں مسموع ہوا ہے جیسے:

قالت الا لیتما هذا الحمام لَنَا الی حمامتنا او نصفه فقد

(الحمام) کا نصب، اور رفع دونوں مروی ہے، (زَرْقَاء) یمامہ نامی عرب کی ایک عورت تیزی بینائی میں ضرب المثل ہے، ایک دن کی مسافت سے سوار کو دیکھ لیتی تھی، اس کے پاس (قطاة) نامی ایک پرندہ تھا جس کو فارسی میں (سنگخوار)، اور اردو میں (ٹڑی) کہتے ہیں، جنگل میں اس کی وجہ سے مسافروں کو پانی کا پتہ لگتا ہے، ایک مرتبہ دو پہاڑوں کے درمیان ٹڑیوں کی جماعت اُڑی جارہی تھی، اس کو دیکھ کر (زَرْقَاء) بولی:

لیتا الحمام لیه + الی حمامتیه او نصفه قدیه + تمّ الحمام مئیه

حل یہ ہے کہ (لیه) میں (لام) حرفِ جار، (ی) ضمیر مجرور متصل برائے واحد متکلم، (ہ) برائے سکت (حَمَامَة) مضاف، (یا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ برائے واحد متکلم، (ہ) برائے سکت، (قد) بمعنی (حسب) مضاف، (یا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ برائے واحد متکلم، (ہ) برائے سکت، (مِئِه) اصل میں (مِئَةٌ) ہے، (تا) حالت وقف میں (ہ) ہوگئی، (زَرْقَاء) نے اس کلام میں ان اُڑنے والی ٹڑیوں کی تعداد بیان کی ہے کہ یہ اتنی ہیں کہ اگر ان کے ساتھ ان کا نصف اور میری ٹڑی ملادی جائے تو پوری ۱۰۰ ہو جائیں گی یعنی ٦٦ ہیں، کیونکہ ٦٦ میں اس کا نصف یعنی ۳۳، اور ایک ملادینے سے پورے ۱۰۰ ہو جاتے ہیں، چنانچہ اتفاقاً وہ ٹڑیاں ایک شکاری کے جال میں پھنسیں، شمار کیا گیا تو ٦٦ نکلیں، تمثیلاً پیش کردہ شعر میں نابغہ زیبانی نے اس واقعہ کی طرف اشارہ کیا ہے۔ ۱۲

ترکیب

قولہ: والفَرق بَین التَّمنّی والتَّرجّی انّ الاوّل یستعمل فی الممکنات: اس میں (و) حرفِ استیناف مبنی بر فتح، (اَلْفَرقُ) مصدر، (بَیْنَ) مضاف، (اَلتَّمَنِّی) معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اَلتَّرَجِّیْ) معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ، (بَیْنَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ، (اَلْفَرقُ) مصدر اپنے مفعول فیہ سے مل کر مبتدا، (اَنَّ) حرفِ مشبہ بالفعل موصول حرفی مبنی بر فتح، (اَلْاَوَّلُ) معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اَلتَّرَجِّی) معطوف، (اَلْاَوَّلُ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر اسم، (یُسْتَعْمَلُ) فعل مضارع مجہول صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ اَنَّ، (فِیْ) حرفِ جار مبنی بر سکون مقدر، (اَلْمُمْکِنَاتِ) میں (ال) حرفِ تعریف مبنی بر سکون، (مُمْکِنَاتِ) اسمِ فاعل صیغہ جمع مؤنث، اس میں (ھُنَّ) پوشیدہ جس میں (ھَا) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے موصوف مقدر (اَلْاُمُوْرِ)، (نون) مشدد علامت جمع مؤنث مبنی بر فتح، (مُمْکِنَاتِ) اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر معطوف علیہ۔

(و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اَلْمُمْتَنِعَاتِ) میں (ال) حرفِ تعریف مبنی بر سکون، (مُمْتَنِعَاتِ) اسمِ فاعل صیغہ جمع مؤنث، اس میں (ھُنَّ) پوشیدہ جس میں (ھَا) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے موصوف مقدر (اَلْاُمُوْرِ)، (نون) مشدد علامت جمع مؤنث مبنی بر فتح، (مُمْتَنِعَاتِ) اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر معطوف، (اَلْمُمْکِنَاتِ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر صفت، موصوف مقدر اپنی صفت سے ملکر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (یُسْتَعْمَلُ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف علیہ۔

و مَخصوص بالممکنات: جس میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (مَخْصُوْصٌ) اسمِ مفعول صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے (اَلتَّرَجِّی)، (بَا) حرفِ جار مبنی بر کسر، (اَلْمُمْکِنَاتِ) میں (ال) حرفِ تعریف مبنی بر سکون، (مُمْکِنَاتِ) اسمِ فاعل صیغہ جمع مؤنث، اس میں (ھُنَّ) پوشیدہ جس میں (ھَا) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے موصوف مقدر (اَلْاُمُوْرِ)، (نون) مشدد علامت جمع مؤنث مبنی بر فتح، (مُمْکِنَاتِ) اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر

شبہ جملہ اسمیہ ہوکر صفت، موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (مَخْصُوْصٌ) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر معطوف، (يُسْتَعْمَلُ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر، (اَنَّ) کا اسم اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہوکر صلہ، (اَنَّ) موصولِ حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہوکر خبر، (اَلْفَرقُ) مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قوله: كَمَا مَرَّ: میں (كاف) حرفِ جار مبنی بر فتح، (مَا) اسمِ موصول مبنی بر سکون، (مَرَّ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (هُو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ موصول، (مَرَّ) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر صلہ، (مَا) اسمِ موصول اپنے صلہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا، (ثَابِتٌ) اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدائے مقدر (هٰذا)، (ثَابِتٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر خبر، (هٰذا) میں (هَا) حرفِ تنبیہ مبنی بر سکون، (ذَا) اسمِ اشارہ مبتدا مرفوع محلا مبنی بر سکون، مبتدائے مقدر اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معترضہ ہوا۔

قوله: مثل لَيتَ الشَّباب يَعود: میں (مِثْلُ) مضاف، (لَيْتَ الشَّبَابَ يَعُوْدُ) مراد اللفظ مضاف الیہ، (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُهُ) مقدر کی، (مِثَالُ) مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور مل کر مبنی بر ضم راجع بسوئے لَيْتَ برائے تمنی در ممتنعات، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ لَيت الشَّباب يَعود: میں (لَيْتَ) حرفِ مشبہ بالفعل مبنی بر فتح، (اَلشَّبَابَ) اسم، (يَعُوْدُ) فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ لَيْتَ، (يَعُوْدُ) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر، (لَيْتَ) حرفِ مشبہ بالفعل اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔

قوله: فَلا يقَال لعلّ الشَّباب يَعود: میں (فَا) حرفِ عطف برائے تعقیب مبنی بر فتح یا فصیحہ کہ شرط محذوف پر دلالت کرتی ہے یعنی (اِذَا كَانَ الْاَمْرُ كَذٰلِكَ) یا نتیجیہ جس کا مدخول کلامِ سابق سے پیدا ہوتا ہے، (لَا يُقَالُ) نفی فعل مضارع مجہول صیغہ واحد مذکر غائب، لفظ (لعل الشباب يعود) مراد اللفظ



نائب فاعل مرفوع تقدیراً، (لَا یُقَالُ) فعل اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ یا جملہ فعلیہ جزا شرط محذوف کی، (اِذَا) ظرفِ زمان متضمن معنی شرط مفعول فیہ مقدم منصوب محلا مبنی برسکون، (کَانَ) فعل ماضی معروف مبنی برفتح صیغہ واحد مذکر غائب (فعل ناقص)، (اَلْاَمْرُ) اسم، (ك) حرفِ جار مبنی برفتح، (ذَا) اسمِ اشارہ مجرور محلا مبنی برسکون، (ل) حرفِ تبعید مبنی برکسر، (كَ) حرفِ خطاب مبنی برفتح، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتًا) مقدر کا، (ثَابِتًا) اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی برفتح راجع بسوئے اسمِ کان، (ثَابِتًا) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، (كَانَ) اپنے اسم اور خبر اور مفعول فیہ مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

قوله: لعلّ الشباب يعود: چونکہ یہ استعمال جائز نہیں، **نظر بر آں** اس قول کے معنی مراد نہیں ہو سکتے تو اس کے اجزا پر اعراب بھی جاری نہ ہوگا، اسی واسطے ہم نے ترکیب کو ترک کر دیا۔

قوله: و تَدخل ما الكافّة علٰى جَميعها: میں (و) حرفِ عطف یا حرفِ استیناف مبنی برفتح، (تَدْخُلُ) فعل مضارع معروف صیغہ واحد مؤنث غائب، (مَا) موصوف مبنی برسکون، (اَلْكَافَّةُ) میں (ال) حرفِ تعریف مبنی برسکون، (كَافَّةُ) اسمِ فاعل صیغہ واحد مؤنث، اس میں (هِيَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی برفتح راجع بسوئے موصوف، (كَافَّةُ) اسمِ فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت، (مَا) موصوف اپنی صفت سے مل کر فاعل، (عَلٰى) حرفِ جار مبنی برسکون، (جَمِيْعِ) مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی برسکون راجع بسوئے الحروف المشبّہ بالفعل، (جَمِيْعِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (تَدْخُلُ) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

قوله: فتكفها عن العمل: میں (فَا) حرفِ عطف برائے تفریع مبنی برفتح، (تَكُفُّ) فعل مضارع معروف صیغہ واحد مؤنث غائب، اس میں (هِيَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی برفتح راجع بسوئے (مَا)، (هَا) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلا مبنی برسکون راجع بسوئے الحروف المشبہۃ بالفعل، (عَنْ) حرفِ جار مبنی برسکون مقدر کسرۂ موجودہ حرکت تخلص من السکونین، (اَلْعَمَلِ) مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (تَكُفُّ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قوله: كقوله تعالٰى انّما الٰهكم الله واحد و انّما زيد منطلق:

میں (لِ) حرفِ جار مبنی بر فتح، (قَوْلِ) بمعنی (مَقُوْل) مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل ذوالحال مجرور محلا مبنی بر کسر راجع بسوئے اسمِ جلالت، (تَعَالٰی) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح مقدر صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے ذوالحال، (تَعَالٰی) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر مضاف الیہ، (قَوْلِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف علیہ یا مبدل منہ، (اِنَّمَا اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ) مراد اللفظ عطف بیان یا بدل الکل، (قَوْلِ) معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے مل کر یا (قَوْلِ) مبدل منہ اپنے بدل الکل سے مل کر معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اِنَّمَا زَيْدٌ مُنْطَلِقٌ) مراد اللفظ معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا، (ثَابِتٌ) اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا مقدر، (ثَابِتٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر (مِثَالُهُ) مقدر کی، (مِثَالُ) مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے مائے کافہ، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ انما الٰهكم اِلٰهٌ وَّاحِدٌ: میں (اِنَّ) حرفِ مشبہ بالفعل مبنی بر فتح مکفوف عن العمل، (مَا) کافہ مبنی بر سکون، (اِلٰهُ) مضاف، (كُ) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم، (م) علامت جمع مبنی بر سکون، (اِلٰهُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، (اِلٰهٌ) موصوف، (وَاحِدٌ) صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

اِنَّمَا زَيد منطَلِق: میں (اِنَّ) حرفِ مشبہ بالفعل مبنی بر فتح، (مَا) کافہ مبنی بر سکون، (زَيْدٌ) مبتدا، (مُنْطَلِقٌ) اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا، (مُنْطَلِقٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔۱۲

نحودانی پر صدر العلماء کا علمی محاسبہ

(۳۸) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:۲۸ پر (تكُونَانِ مُتَغَايِرَتَيْنِ) کی ترکیب میں (مُتَغايِرَتَيْنِ) کو اسمِ فاعل تحریر کرنے کے باوجود اس میں ضمیر مستتر کو اس کا نائب فاعل قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے، کَمَا مَرَّ بلکہ ضمیر مستتر فاعل ہے۔

(۳۹) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:۲۹' پر (هِی لِلتَّرجِّی) کی ترکیب میں (هِیَ) کو مبتدا قرار دے کر لِلتَّرَجِّی کو (مُسْتَعْمَلٌ) کے متعلق قرار دے کر اس کو خبر (هِیَ) قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے، کَمَا مَرَّ۔

(۴۰) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:۲۹' پر (یُسْتَعْمَلُ فِی الْمُمکِنَاتِ کَمَا مرَّ) کی ترکیب میں (کَمَا مرَّ) کو (یُسْتَعْمَلُ) مذکور کے متعلق قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے کہ (کاف) حرفِ تشبیہ ہمیشہ ظرفِ مستقر ہوتا ہے، کَمَا مَرَّ۔

(۴۱) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:۲۹' پر (فلا یقال لعلّ الشباب یَعُودُ) کی ترکیب میں (لَعَلَّ الشَّبَابَ یَعُوْدُ) کو بایں طور جملہ انشائیہ بنا کر کہ (الشّباب) اسمِ لعلّ اور (یَعود) خبر، (لَایقَال) کا نائب فاعل قرار دیا ہے۔

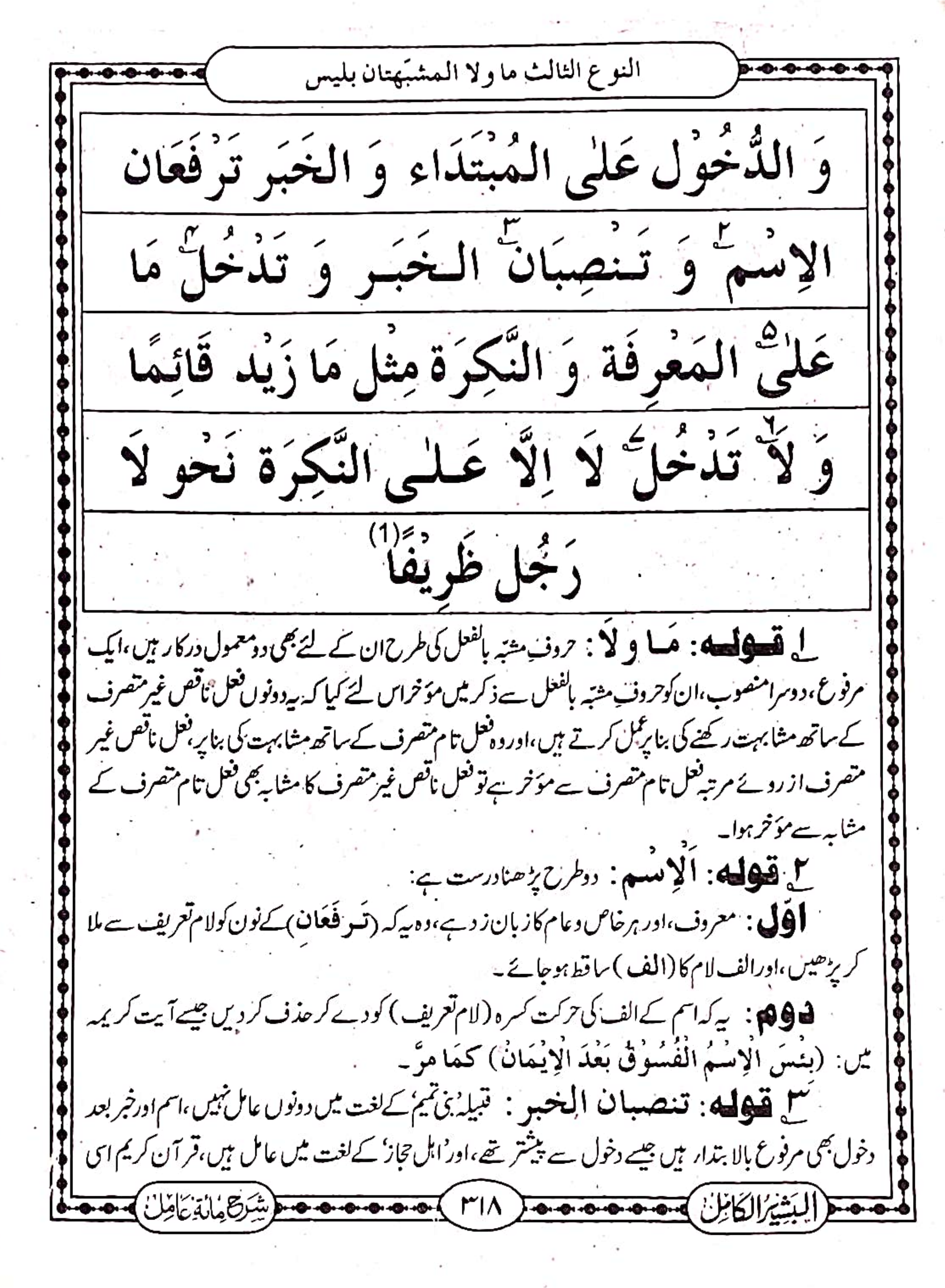
اقول: یہ بدو وجہ غلط ہے:

اوّلا: اس لئے کہ جملہ نائب فاعل نہیں ہوتا، کیونکہ نائب فاعل ہونا اسم کے خواص سے ہے۔

ثانیًا: اس لئے کہ جب یہ استعمال درست نہیں تو نہ اس کے معنی مراد ہو سکتے ہیں، نہ اس کے اجزا کو اسم وخبر قرار دیا جائے گا، پھر ترکیب کیسی؟ صرف یہ کہیں گے کہ لفظ (لعلّ الشباب یعود) نائب فاعل، اگر یقین نہ ہو تو ہم سے سنئے "الفوائد الشافیۃ" ص:۴۱' میں "کافیہ" کے قول زیر بحث مرفوعات (وامتنع ضرب غلامه زیدًا) کی ترکیب کرتے ہوئے فرمایا: و عاطفة، امتنع ماضٍ، ضرب غلامه زیدًا مراد اللّفظ مرفوع تقدیرًا فاعل امتنع وهو معه جملة فعلیّة لا محل لها عطف علٰی جملة جاز و لما کان هٰذا اللّفظ ممتنع القول لایراد بمعناه و لا یعرب اجزائه کما توهمه بعض الطلبة۔۱۲

﴿النّوع الثالث﴾

مَا وَلَا الْمُشَبَّهَتَان بِلَيْس فِی النَّفْی



وَ الدُّخُوْل عَلٰى المُبْتَدَاء وَ الخَبَر تَرْفعَان الإِسْمَ[2] وَ تَنصِبَانِ[3] الخَبَر وَ تَدْخُلُ[4] مَا عَلٰى[5] المَعْرِفَة وَ النَّكِرَة مِثْل مَا زَيْد قَائِمًا وَ لاَ[6] تَدْخُلُ[7] لاَ اِلاَّ عَلٰى النَّكِرَة نَحْو لاَ رَجُل ظَرِيْفًا[(1)]

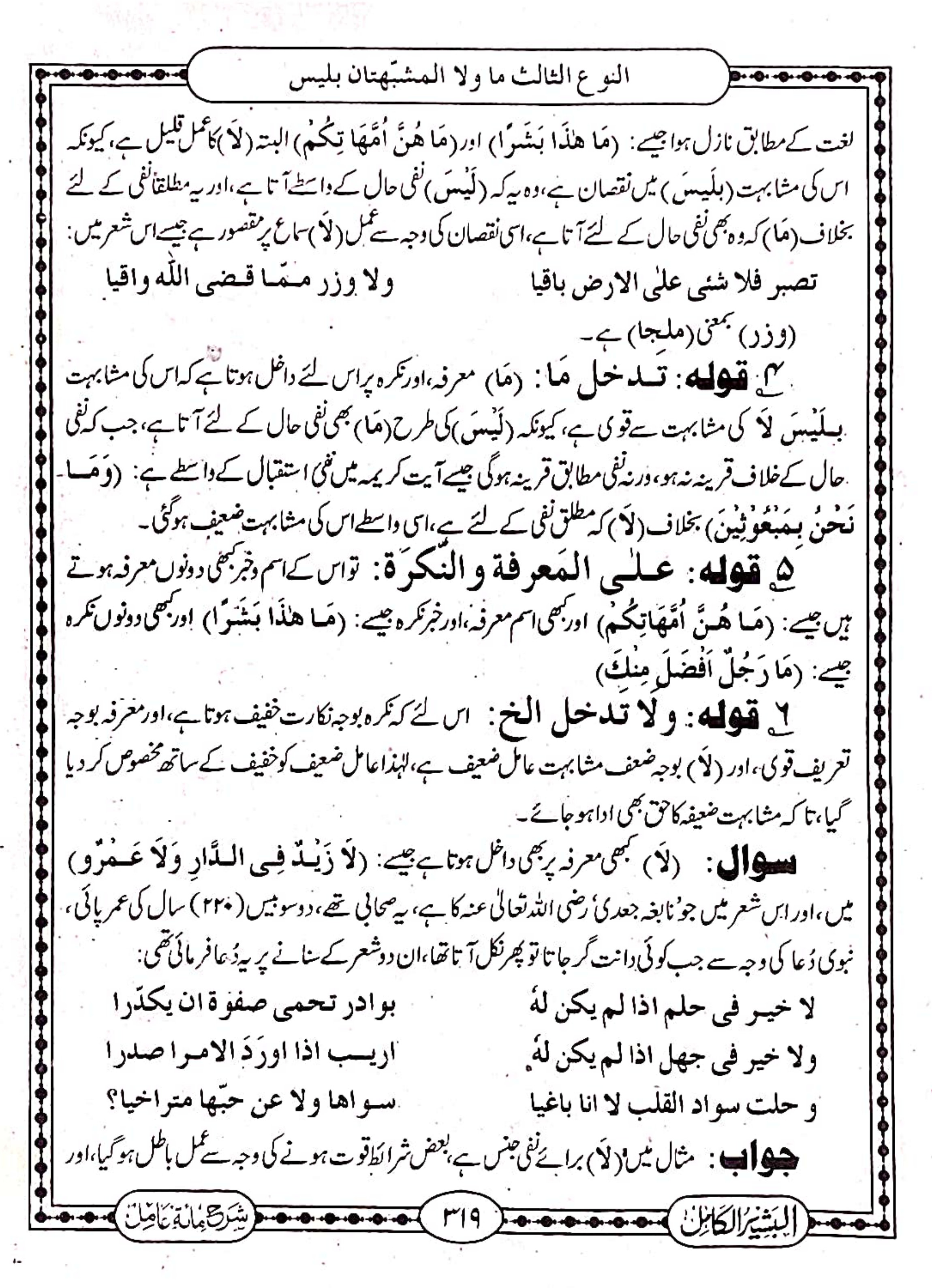
[1] **قوله: مَا ولَا:** حروفِ مشبہ بالفعل کی طرح ان کے لئے بھی دو معمول درکار ہیں، ایک مرفوع، دوسرا منصوب، ان کو حروفِ مشبہ بالفعل سے ذکر میں مؤخر اس لئے کیا کہ یہ دونوں فعل ناقص غیر متصرف کے ساتھ مشابہت رکھنے کی بنا پر عمل کرتے ہیں، اور وہ فعل تام متصرف کے ساتھ مشابہت کی بنا پر، فعل ناقص غیر متصرف از روئے مرتبہ فعل تام متصرف سے مؤخر ہے تو فعل ناقص غیر متصرف کا مشابہ بھی فعل تام متصرف کے مشابہ سے مؤخر ہوا۔

[2] **قوله: اَلْاِسْم:** دو طرح پڑھنا درست ہے:

اوّل: معروف، اور ہر خاص و عام کا زبان زد ہے، وہ یہ کہ (تَرفَعَانِ) کے نون کو لام تعریف سے ملا کر پڑھیں، اور الف لام کا (الف) ساقط ہو جائے۔

دوم: یہ کہ اسم کے الف کی حرکت کسرہ (لام تعریف) کو دے کر حذف کر دیں جیسے آیت کریمہ میں: (بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانْ) کما مرَّ۔

[3] **قوله: تنصبان الخبر:** قبیلہ 'بنی تمیم' کے لغت میں دونوں عامل نہیں، اسم اور خبر بعد دخول بھی مرفوع بالابتدار ہیں جیسے دخول سے پیشتر تھے، اور 'اہل حجاز' کے لغت میں عامل ہیں، قرآن کریم اسی



لغت کے مطابق نازل ہوا جیسے: (مَا هٰذَا بَشَرًا) اور (مَا هُنَّ اُمَّهَاتِكُمْ) البتہ (لَا) کا عمل قلیل ہے، کیونکہ اس کی مشابہت (بلَیسَ) میں نقصان ہے، وہ یہ کہ (لَیْسَ) نفی حال کے واسطے آتا ہے، اور یہ مطلقاً نفی کے لئے بخلاف (مَا) کہ وہ بھی نفی حال کے لئے آتا ہے، اسی نقصان کی وجہ سے عمل (لَا) سماع پر مقصور ہے جیسے اس شعر میں:

تصبر فلا شئی علیٰ الارض باقیا ولا وزر ممّا قضی اللّٰہ واقیا

(وزر) بمعنی (ملجا) ہے۔

۴ قوله: تدخل ما: (مَا) معرفہ، اور نکرہ پر اس لئے داخل ہوتا ہے کہ اس کی مشابہت بلَیسَ لَا کی مشابہت سے قوی ہے، کیونکہ (لَیْسَ) کی طرح (مَا) بھی نفی حال کے لئے آتا ہے، جب کہ نفی حال کے خلاف قرینہ نہ ہو، ورنہ نفی مطابق قرینہ ہوگی جیسے آیت کریمہ میں نفی استقبال کے واسطے ہے: (وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِيْنَ) بخلاف (لَا) کہ مطلق نفی کے لئے ہے، اسی واسطے اس کی مشابہت ضعیف ہوگئی۔

۵ قوله: علیٰ المَعرفة والنّكِرَة: تو اس کے اسم وخبر کبھی دونوں معرفہ ہوتے ہیں جیسے: (مَا هُنَّ اُمَّهَاتِكُمْ) اور کبھی اسم معرفہ، اور خبر نکرہ جیسے: (مَا هٰذَا بَشَرًا) اور کبھی دونوں نکرہ جیسے: (مَا رَجُلٌ اَفْضَلَ مِنْكَ)

۶ قوله: ولا تدخل الخ: اس لئے کہ نکرہ بوجہ نکارت خفیف ہوتا ہے، اور معرفہ بوجہ تعریف قوی، اور (لَا) بوجہ ضعف مشابہت عامل ضعیف ہے، لہٰذا عامل ضعیف کو خفیف کے ساتھ مخصوص کر دیا گیا، تاکہ مشابہت ضعیفہ کا حق بھی ادا ہو جائے۔

سوال: (لَا) کبھی معرفہ پر بھی داخل ہوتا ہے جیسے: (لَا زَيْدٌ فِي الدَّارِ وَلَا عَمْرٌو) میں، اور اس شعر میں جو نابغہ جعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے، یہ صحابی تھے، دو سو بیس (۲۲۰) سال کی عمر پائی، نبوی دُعا کی وجہ سے جب کوئی دانت گر جاتا تو پھر نکل آتا تھا، ان دو شعر کے سنانے پر یہ دُعا فرمائی تھی:

لا خیر فی حلم اذا لم یکن لهٗ بوادر تحمی صفوة ان یکدّرا

ولا خیر فی جهل اذا لم یکن لهٗ اریب اذا اوردَ الامرا صدرا

و حلت سواد القلب لا انا باغیا سواها ولا عن حبّها متراخیا؟

جواب: مثال میں (لَا) برائے نفی جنس ہے، بعض شرائط فوت ہونے کی وجہ سے عمل باطل ہو گیا، اور

تکرار (لَا) واجب ہوگئی، یہ (لَا) مشابہ بلیس نہیں ہے، شعر میں ضرور ہے، مگر نادر جو کالمعدوم ہے، بعض جوابات ''مغنی اللبیب'' کے حاشیہ میں مذکور ہیں، فلیُطَالع ثمّہٗ۔

فائدہ: اس (لَا) کے لئے ایک عمل اور ہے، وہ یہ کہ اسم کو نصب کرتا ہے، اور خبر کو رفع، یہ عمل (إنّ) حرف مشبّہ بالفعل کے ساتھ مشابہت کی بنا پر ہے کہ وہ مبالغہ فی الاثبات کے لئے آتا ہے، اور یہ مبالغہ فی النفی کے واسطے تو اس کو (إنّ) کے ساتھ مبالغہ میں مشابہت ہوئی، اس کو لائے نفی جنس کہتے ہیں، یہ استغراقِ نفی میں نص ہوتا ہے، اسی واسطے (لَا رَجُلَ فِي الدَّارِ بَلْ رَجُلَانِ) کہنا درست نہیں کہ جنس کی نفی بالاستغراق کے بعد (بَلْ رَجُلَانِ) کہنا اثبات جنس کی طرف عود ہے، جس نے آخر کلام اوّل کلام کے مناقض ہوگیا، اور (لَا) مشابہ بلیس نفی جنس، اور نفی وحدت دونوں کے لئے آتا ہے، لہٰذا بر تقدیر اوّل یہ کہنا درست ہے (لَا رَجُلٌ فِي الدَّارِ بَلْ اِمْرَأَةٌ) اور بر تقدیر ثانی (لَا رَجُلٌ فِي الدَّارِ بَلْ رَجُلَانِ) (لَا) کے ساتھ کبھی (تَا) لاحق ہوتی ہے جیسے: (لَاتَ حِيْنَ مَنَاصٍ) جمہور کے نزدیک برائے تانیث ہے جیسے: (ثَمَّه) اور (ربه) میں اور شارح 'رضیؒ' کے نزدیک (زَائدة) برائے مبالغہ فی النفی ہے جیسے: (علّامة) میں، اس کے عمل میں تین قول ہیں:

اوّل: یہ کہ عمل نہیں کرتا، اگر مابعد مرفوع ہو تو مبتدا ہے جس کی خبر محذوف، اور اگر منصوب ہو تو فعل مقدر کا معمول ہے، چنانچہ آیت کریمہ مذکورہ میں بر تقدیر نصب (حِيْنَ) (اَرَىٰ) فعل مقدر ہے، (اى لَاتَ اَرَىٰ حِيْنَ مَنَاصٍ) اور بر تقدیر رفع خبر مقدر ہے (اى لَاتَ حِيْنَ مَنَاصٍ كَائِنٌ لَهُمْ) 'اخفشؒ' کا ایک قول یہ ہے۔

دوم: یہ کہ اسم کو نصب، اور خبر کو رفع دیتا ہے، تو یہ (لائے نفی جنس) ہوا۔

سوم: قولِ جمہور ہے کہ اسم کو رفع، اور خبر کو نصب کرتا ہے تو یہ (لَا) مشابہ بلیس ہوا، ہر قول پر اس کے بعد مرفوع، اور منصوب میں سے ایک ہی مذکور ہوتا ہے، اور غالب یہ ہے کہ مرفوع محذوف ہو، اور بر تقدیر عمل معمول صرف لفظ (حِيْنَ) یا اس کا مرادف ہوتا ہے جیسے:

طلبوا صلحنا ولات اوان　　　فاجبنا ان لات حين بقاء

کہ اصل میں (ولات اوان صلح) تھا، مضاف الیہ کو حذف کر کے مبنی کر دیا، اور کسرہ پر اس لئے کہ (نزال) کے ساتھ وزناً مشابہ ہے، اس تاویل پر (لَاتَ) حرفِ جر نہ ہوگا، ''مغنی اللبیب''۔

ے **قوله: ولا تدخل الخ:** یہ (لَا) اور (مَا) کے درمیان وجہ فرق کا بیان ہے کہ (لَا)

صرف نکرہ پر داخل ہوتا ہے، اور (مَا) نکرہ، اور معرفہ دونوں پر، دوسری وجہ فرق یہ ہے کہ (لَا) برائے مطلق نفی ہے، اور (مَا) برائے نفی حال كَمَا مَرَّ، تیسری وجہ فرق یہ ہے کہ (مَا) کی خبر پر بائے زائدہ آتی ہے جیسے: (لَیس) کی خبر پر بخلاف (لَا) کہ اس کی خبر پر نہیں آتی، (مَا) کی مشابہت بلَیس کے قوی ہونے کی ایک وجہ یہ بھی ہے۔۱۲

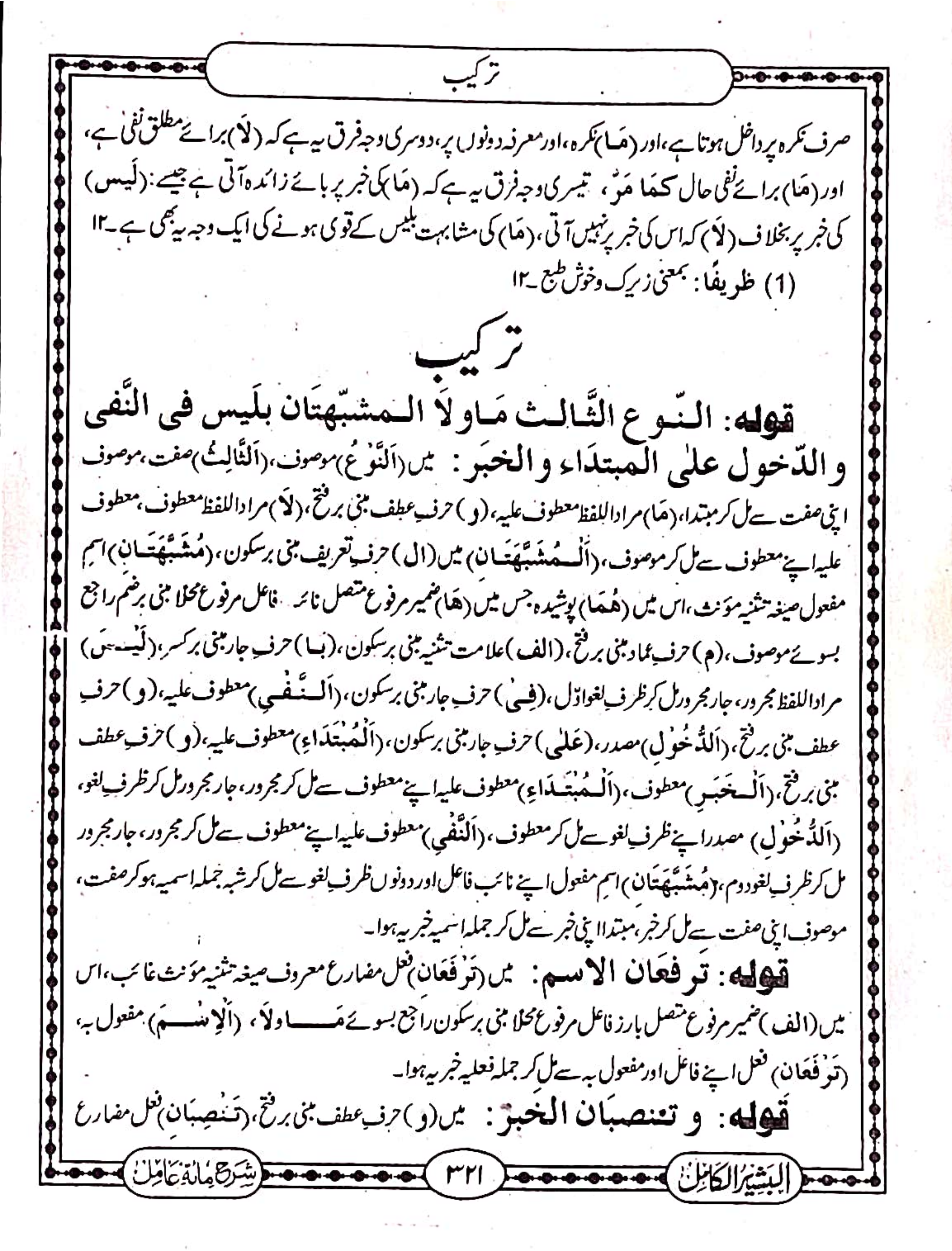
(1) ظریفًا: بمعنی زیرک وخوش طبع۔۱۲

ترکیب

قوله: النّوع الثّالث مَا ولاَ المشبّهتَان بلَيس فی النَّفی والدّخول علٰی المبتدَاء والخبَر: میں (اَلنَّوْعُ) موصوف، (اَلثَّالِثُ) صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتدا، (مَا) مراد اللفظ معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (لَا) مراد اللفظ معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر موصوف، (اَلْمُشَبَّهَتَانِ) میں (ال) حرفِ تعریف مبنی بر سکون، (مُشَبَّهَتَانِ) اسم مفعول صیغہ تثنیہ مؤنث، اس میں (هُمَا) پوشیدہ جس میں (هَا) ضمیر مرفوع متصل نائب فاعل مرفوع محلًا مبنی بر ضم راجع بسوئے موصوف، (م) حرفِ عماد مبنی بر فتح، (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون، (بَا) حرفِ جار مبنی بر کسر، (لَیسَ) مراد اللفظ مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو اوّل، (فِی) حرفِ جار مبنی بر سکون، (اَلنَّفْيِ) معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اَلدُّخُولِ) مصدر، (عَلٰی) حرفِ جار مبنی بر سکون، (اَلْمُبْتَدَاءِ) معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اَلْخَبَرِ) معطوف، (اَلْمُبْتَدَاءِ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (اَلدُّخُولِ) مصدر اپنے ظرفِ لغو سے مل کر معطوف، (اَلنَّفْيِ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو دوم، (مُشَبَّهَتَانِ) اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور دونوں ظرفِ لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

قوله: ترفعَان الاسم: میں (تَرْفَعَانِ) فعل مضارع معروف صیغہ تثنیہ مؤنث غائب، اس میں (الف) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلًا مبنی بر سکون راجع بسوئے مَا ولَا، (اَلْاِسْمَ) مفعول بہ، (تَرْفَعَانِ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

قوله: و تنصبَان الخبَر: میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (تَنْصِبَانِ) فعل مضارع



معروف صیغہ تثنیہ مؤنث غائب، اس میں (الف) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے مَا ولاَ، (اَلْخَبَر) مفعول بہ، (تَنصِبَان) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

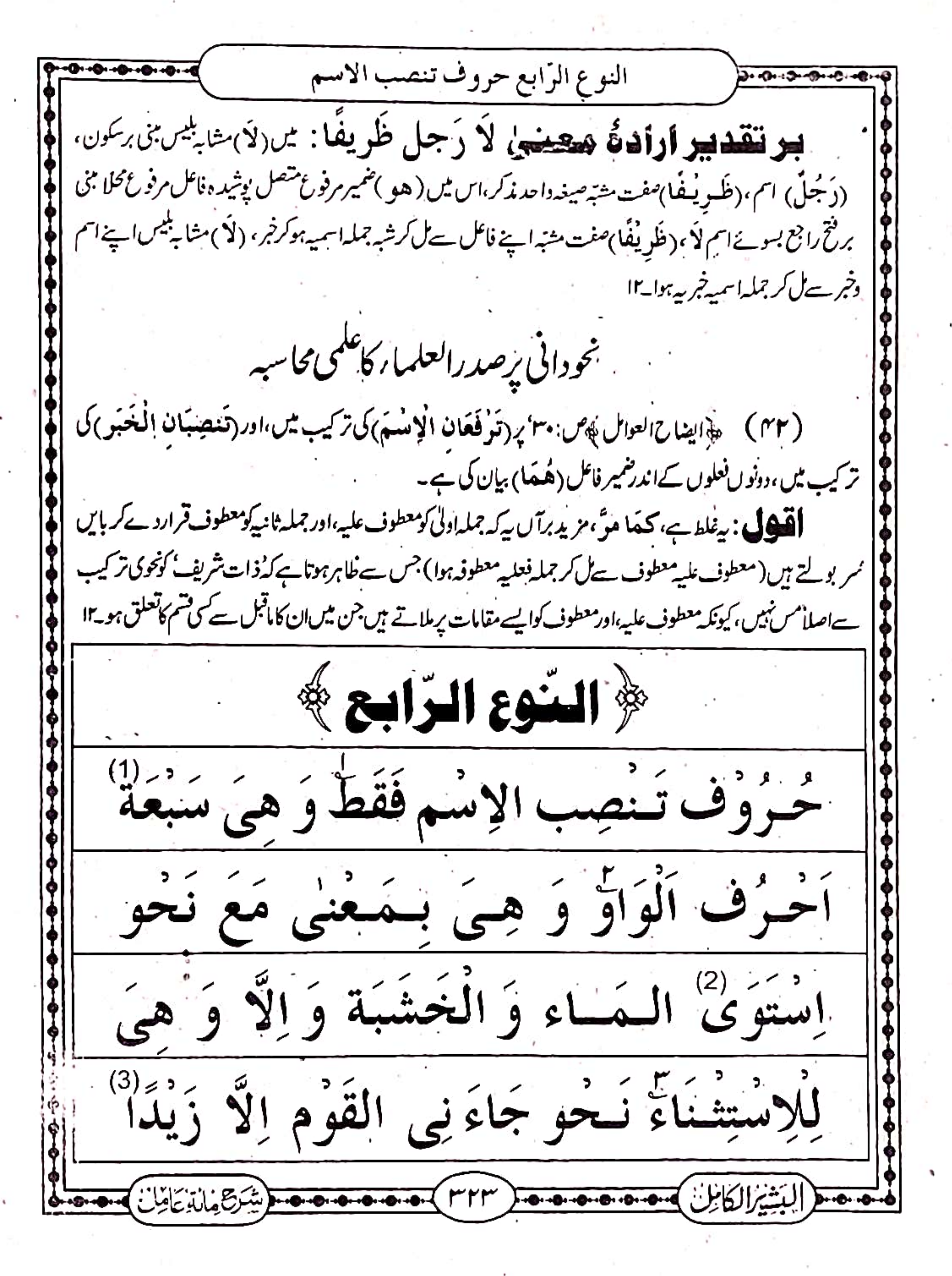
قوله: وتدخل مَا علٰى المعرفة و النّكرة: (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (تَدْخُلُ) فعل مضارع معروف صیغہ واحد مؤنث غائب، (مَا) مراد اللفظ فاعل مرفوع تقدیرًا، (عَلٰی) حرفِ جار مبنی بر سکون، (اَلْمَعْرِفَةِ) معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اَلنَّكِرَةِ) معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (تَدْخُلُ) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

قوله: مثل مَا زَيد قائمًا: میں (مِثْلُ) مضاف، (مَا زَيْدٌ قَائِمًا) مراد اللفظ مضاف الیہ مجرور تقدیرًا، (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُهٗ) مقدر کی، (مِثَالُ) مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے (مَا)، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ ما زَيد قائمًا: میں (مَا) مشابہ بلیس مبنی بر سکون، (زَيْدٌ) اسم، (قَائِمًا) اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ مَا، (قَائِمًا) اسمِ فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، (مَا) مشابہ بلیس اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

قوله: ولاَ تدخل لاَ اِلاَّ علٰى النكرة: میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (لَا تَدْخُلُ) نفی فعل مضارع معروف صیغہ واحد مؤنث غائب، (لَا) مراد اللفظ فاعل، (اِلَّا) حرفِ استثنار مبنی بر سکون، (عَلٰی) حرفِ جار مبنی بر سکون، (اَلنَّكِرَةِ) مجرور، جار مجرور مل کر مستثنٰی مفرغ ہو کر ظرفِ لغو، (لَا تَدْخُلُ) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قوله: نحو لاَ رَجل ظَريفًا: میں (نَحْوُ) مضاف، (لَا رَجُلَ ظَرِيفًا) مراد اللفظ مضاف الیہ مجرور تقدیرًا، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُهٗ) مقدر کی، (مِثَالُ) مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے (لَا)، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔



بر تقدیر ارادۂ معنی، لَا رَجل ظَرِيفًا : میں (لَا) مشابہ بلیس مبنی بر سکون، (رَجُلٌ) اسم، (ظَرِيفًا) صفت مشبہ صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ لَا ، (ظَرِيفًا) صفت مشبہ اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر، (لَا) مشابہ بلیس اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔۱۲

نحودانی پرصدر العلماء کا علمی محاسبہ

(۴۲) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:۳۰' پر (تَرْفَعَانِ الْاِسْمَ) کی ترکیب میں، اور (تَنْصِبَانِ الْخَبَرَ) کی ترکیب میں، دونوں فعلوں کے اندر ضمیر فاعل (هُمَا) بیان کی ہے۔

اقول: یہ غلط ہے، كَمَا مَرَّ، مزید برآں یہ کہ جملہ اولیٰ کو معطوف علیہ، اور جملہ ثانیہ کو معطوف قرار دے کر بایں سُر بولتے ہیں (معطوف علیہ معطوف سے مل کر جملہ فعلیہ معطوفہ ہوا) جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ 'ذات شریف' کو نحوی ترکیب سے اصلاً مس نہیں، کیونکہ معطوف علیہ، اور معطوف کو ایسے مقامات پر ملاتے ہیں جن میں ان کا ماقبل سے کسی قسم کا تعلق ہو۔۱۲

النّوع الرّابع

حُرُوْف تَنْصِبُ الِاسْم فَقَطْ وَ هِىَ سَبْعَة(1)

اَحْرُف اَلْوَاوُ ۲ وَ هِىَ بِمَعْنٰى مَعَ نَحْو

اِسْتَوَى(2) الْمَاءُ وَ الْخَشَبَةَ وَ اِلَّا وَ هِىَ

لِلْاِسْتِثْنَاءِ ۳ نَحْو جَاءَنِى الْقَوْم اِلَّا زَيْدًا(3)

۱؎ **قوله: فقط**: اس میں (فَا) فصیحہ ہے، اور (قَطْ) اسمِ فعل بمعنی امر حاضر (اِنْتَهِ) اگر معنی الاسم سے متعلق ہے تو مطلب یہ ہوگا کہ ان کا عمل اسم کے ساتھ مخصوص، غیر اسم میں عمل نہیں کرتے، تقدیر عبارت یوں ہوگی: **اذا نصب بها الاسم فانتهِ عن الاعمال فی غیر الاسم**، بریں تقدیر کوفیہ کے رَدّ کی طرف اشارہ ہوا کہ وہ **لَا تَاكُلِ السَّمَكَ وَ تَشْرَبَ اللَّبَنَ** میں خود (واو) کو ناصب فعل مضارع قرار دیتے ہیں، (واو) کے بعد (اَنْ) ناصبہ مقدر نہیں مانتے جیسے کہ جمہور مانتے ہیں، اور اگر معنی (تنصب) سے متعلق ہے تو مطلب یہ ہوگا کہ ان حروف کا عمل صرف نصب ہے، نصب اور رفع دونوں نہیں جیسا کہ گذشتہ دو نوع میں تھا، اور تقدیر عبارت یہ ہوگی: (**اذا جعلتها ناصبة فانته عن جعلها غیر ناصبة**)

۲؎ **قوله: الواو**: یہ بمعنی (مَعَ) ہوتا ہے، اور اس کو (واوِ مصاحبت) کے ساتھ موسوم کرتے ہیں، اس کے بعد اسم منصوب مفعول معہٗ ہوتا ہے، یہ (واو) اصل میں (واوِ عطف) بنظر اختصار بجائے (مَعَ) لایا گیا، مگر اس میں اور (واوِ عطف) میں یہ فرق ہے کہ جب (**سِرْتُ اَنَا وَ زَیْدٌ**) بواوِ عطف کہیں تو زید کی متکلم کے ساتھ سیر میں شرکت مفہوم ہوگی، خواہ دونوں کی سیر کا زمانہ ایک ہو، یا ایک نہ ہو، اور اگر اس (واو) کو بمعنی (مَعَ) قرار دیں، اور زید کو منصوب تو اتحادِ زمانہ بھی مفہوم ہوگا، اور بعض صورتوں میں اتحادِ مکانی مفہوم ہوتا ہے، اگر چہ اتحادِ زمان نہ ہو جیسے: (**لَو تركت النَّاقة و فصيلتهَا لرضعتهَا**) یعنی اگر اونٹنی کو بچے کے ساتھ چھوڑ دیا جائے تو دودھ پلا دے گی، اس میں اتحادِ مکان ضروری ہے، اتحادِ زمان ضروری نہیں۔

۳؎ **قوله: وهی للاستثناءِ**: اس کے معنی ہیں ایک چیز کو کسی حکم سے خارج کرنا جس میں دوسرا داخل ہے، یہ معنی اصطلاحی (**ثنيته من الامر**) بمعنی (**صرفته عنه**) سے ماخوذ ہیں، بایں مناسبت کہ مستثنیٰ منہ سے مستثنیٰ مصروف ہوتا ہے، یا (**ثنيت الحبل**) بمعنی (**فتلته**) سے ماخوذ ہیں، اور (**فتل**) کے معنی (بٹنا) جس میں ایک تاگے کو دوسرے سے ملایا جاتا ہے، ملانے سے پیشتر ہر تاگا طاق تھا، ملنے پر جفت ہو گیا، معنی اصطلاحی میں یہ مناسبت بھی ہے کہ خبر قبل مستثنیٰ طاق تھی، مستثنیٰ کے ملنے پر جفت ہو گئی کہ اب اس سے ایک اور خبر پہلی خبر کے خلاف مفہوم ہوتی ہے، دونوں مل کر جفت ہو گئیں، پس اگر پہلی خبر مثبت تھی تو یہ منفی ہوگی جیسے: **جَاءَ نِی الْقَوْمُ اِلَّا زَیْدًا ای مَاجَاءَ نِی زَیْدٌ**، اور اگر پہلی خبر منفی تھی تو یہ مثبت ہوگی جیسے: **مَاجَاءَ نِی اَحَدٌ اِلَّا زَیْدًا ای جَاءَ نِی زَیْدٌ**، اور بعض نے کہا کہ (**ثنی**) بمعنی (**جعل الشئی الواحد شیئین**)

سے ماخوذ ہے بایں مناسبت کہ استثناء سے مستثنیٰ منہ دو قسم پر ہوگیا، ایک حکم مذکور میں داخل، اور دوسری خارج ۔۱۲

(1) **سبعة احرف:** ان حروف کو (مَاوَلَا) مشابہ بلیس سے ذکر میں مؤخر اس لئے کیا کہ بیک وقت ان کا عمل نصب ہوتا ہے، یا رفع بخلاف (مَا) اور (لَا) کہ ان کا عمل بیک وقت نصب، اور رفع دونوں ہوتا ہے تو یہ حروف بہ نسبت (مَا) اور (لَا) عمل میں کم ہوئے، اسی واسطے ذکر میں ان سے مؤخر کئے گئے۔

(2) **استوی الماء والخشبة:** جیسے آجکل گنگا، جمنا وغیرہ دریا کے پل میں گولے یا دیوار پر پانی کی زیادتی، اور کمی معلوم کرنے کے لئے نشانات لگا دیئے جاتے ہیں، اسی طرح زمانہ ماضی میں لکڑی نصب کر کے پانی کی کمی بیشی دریافت کی جاتی تھی تو جب پانی لکڑی کے برابر ہو جاتا، اس وقت کہتے تھے: (اِسْتَوَى الْمَآءُ وَالْخَشَبَةَ) اس سے ظاہر ہوا کہ (واو) برائے عطف نہیں، ورنہ مقصود فوت ہو جائے گا، اور (اَلْمَاءُ) کی (الخشبة) کے ساتھ برابری میں معیت مفہوم نہ ہوگی، مفعول معہٗ کے ناصب میں اختلاف ہے، جمہور کے نزدیک فعل متقدم ہے جیسے مثال مذکور میں، (استوی) یا معنیٔ فعل بتوسط (واو) جیسے: (مَالَكَ وَ زَيْدًا) میں عامل (تصنع) ہے جو (مَالَكَ) سے مفہوم ہوتا ہے، اور 'شیخ' کے نزدیک خود (واو) ناصب ہے، چنانچہ کتاب میں یہی مذکور ہے، اور 'زجاج' کے نزدیک (واو) کے بعد عامل مقدر ہے، اور وہ (لَابَسَ) فعل ہے تو مثال کتاب کی تقدیر یہ ہوگی: استوی الماء ولابس الخشبة، اور کوفیین کے نزدیک عامل معنوی ہے جس کو وہ خلاف سے تعبیر کرتے ہیں، اس کو یوں سمجھئے کہ بر تقدیر عطف (جَاءَ زَيْدٌ وَ عَمْرٌو) سے معیت مفہوم نہیں ہوتی، اور (جَاءَ زَيْدٌ وَ عَمْرًا) سے مفہوم ہوتی ہے، تو قولِ دوم کی قولِ اوّل سے انفہام معیت میں مخالفت ہوئی، اسی کو (خلاف) کہتے ہیں، اور یہی ان کے نزدیک عامل ہے۔

(3) **اِلَّا زَيْدًا:** مستثنیٰ کے ناصب میں اختلاف ہے، 'زجاج' اور 'شیخ' کے نزدیک (اَسْتَثْنِىْ) بصیغہ متکلم کے قائم مقام ہو کر (اِلَّا) ناصب ہے جیسے حرفِ ندا (اَدْعُوْ) کے قائم مقام ہو کر ناصب تھے، اور 'بصریہ' کے نزدیک فعل متقدم یا معنیٔ فعل بتوسط (اِلَّا) جیسے: (اَلْقَوْمُ اِخْوَتُكَ اِلَّا زَيْدًا) میں کہ (اخوة) سے (مواخاة) کے معنی مفہوم ہوتے ہیں، کیونکہ قولِ مذکور بمعنی (اَلْقَوْمُ يو اخيك الَّا زَيْدًا) ہے، اور 'کسائی' کے نزدیک (اِنَّ) حرفِ مشبہ بالفعل مقدر بعد (اِلَّا) جس کی خبر محذوف ہے، تو ان کے نزدیک (جَاءَنِى الْقَوْمُ الَّا زَيْدًا) کی تقدیر یہ ہوگی: جَاءَنِى اِلَّا انَّ زَيْدًا لَمْ يَجِئْ) اور 'فرا' کے نزدیک (الَّا اِنْ)

مخففہ، اور (لَا) عاطفہ سے مرکب ہے تو اگر اسم مابعد منصوب ہو تو اس کا ناصب (اِنْ) ہوگا، اور اگر اعراب میں ماقبل کے تابع ہے تو بذریعہ (لَا) عاطفہ، پس ان کے نزدیک تقدیر یہ ہوگی: جَاءَ نِی الْقَوْمُ اِنْ زَیْدًا لَا جَاءَ ای لَمْ یجِیئ) اور بعض کے نزدیک (اَسْتَثْنِیْ) مقدر جس پر (اِلَّا) علامت ہے جیسے حروف ندا (اَدْعُو) پر علامت تھے، اور بعض نے کہا مستثنیٰ منہ عامل ہے۔۱۲

ترکیب

قولہ: النَّوع الرَّابع حروف تَنصب الاسم: اس میں (اَلنَّوْعُ) موصوف، (اَلرَّابِعُ) صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتدا، (حُرُوْفٌ) موصوف، (تَنْصِبُ) فعل مضارع معروف صیغہ واحد مؤنث غائب، اس میں (هِيَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف، (اَلْاِسْمَ) مفعول بہ، (تَنْصِبُ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صفت، (حُرُوْفٌ) موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

قولہ: فَقَطْ: میں (فَا) فصیحہ مبنی بر فتح جو شرط مقدر کی جزا پر داخل ہوتی ہے، (قَطْ) اسم فعل بمعنی (اِنْتَهِ) مبنی بر سکون، اس میں (اَنْتَ) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون، (ت) علامت خطاب مبنی بر فتح، (قَطْ) اسم فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہو کر جزا، شرط مقدر (اِذَا نَصَبْتَ بِهَا الْاِسْمُ) کی جس میں (اِذَا) ظرف زمان متضمن معنی شرط مفعول فیہ مقدم منصوب محلاً مبنی بر سکون، (نَصَبْتَ) فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر حاضر مبنی بر سکون، اس میں (تَا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح، (بَا) حرف جار مبنی بر کسر، (هَا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے حروف، جار مجرور مل کر ظرف لغو، (اَلْاِسْمَ) مفعول بہ، (نَصَبْتَ) فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو اور مفعول بہ اور مفعول فیہ مقدم سے مل کر شرط، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

قولہ: وهِیَ سبعَةُ اَحرف: میں (و) حرف عطف یا استیناف مبنی بر فتح، (هِیَ) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے حروف، (سَبْعَةُ) ممیز مضاف، (اَحْرُفٍ) تمیز مضاف الیہ، ممیز مضاف اپنے تمیز مضاف الیہ سے مل کر مبدل منہ، (اَلْوَاو) معطوف علیہ، (و) حرف عطف مبنی بر فتح، (اِلَّا) معطوف،

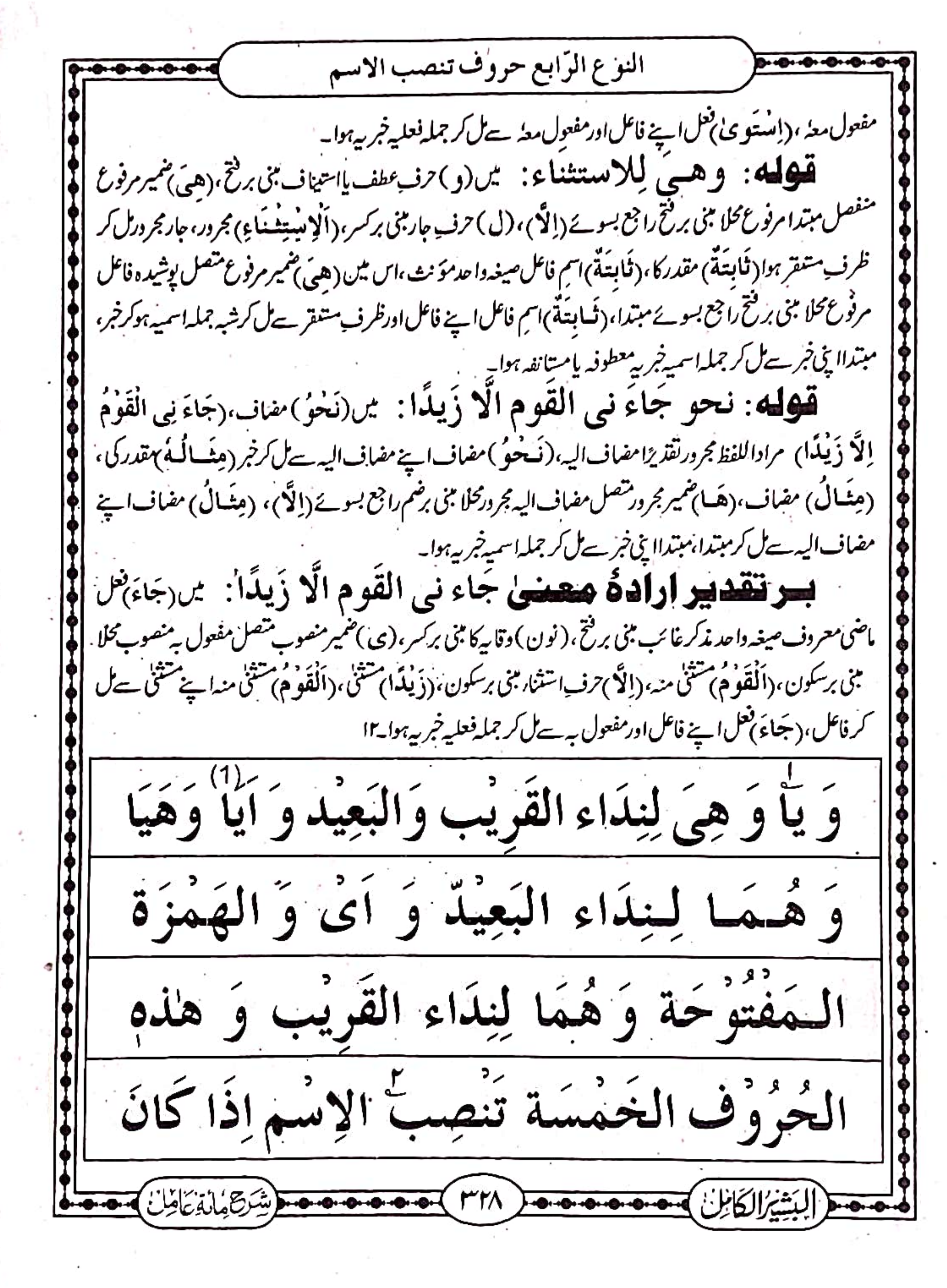
(و) حرف عطف مبنی بر فتح، (یَا) مراداللفظ معطوف، (و) حرف عطف مبنی بر فتح، (اَیَا) مراداللفظ معطوف، (و) حرف عطف مبنی بر فتح، (ھَیَا) مراداللفظ معطوف، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اَیْ) مراداللفظ معطوف، (و) حرف عطف مبنی بر فتح، (اَلْھَمْزَۃُ الْمَفْتُوْحَۃُ) میں (اَلْھَمْزَۃُ) موصوف، (اَلْمَفْتُوْحَۃُ) میں (ال) حرفِ تعریف مبنی بر سکون، (مَفْتُوْحَۃُ) اسمِ مفعول صیغہ واحد مؤنث، اس میں (ھِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف، (مَفْتُوْحَۃٌ) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر صفت، (اَلْھَمْزَۃُ) موصوف اپنی صفت سے مل کر معطوف، (اَلْـــوَاو) معطوف علیہ اپنے تمام معطوفات سے مل کر بدل الکل، مبدل منہ اپنے بدل الکل سے مل کر خبر، (ھِیَ) مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

یہ ترکیب بھی ہوسکتی ہے کہ (سَبْعَۃُ اَحْرُفٍ) کو مبدل منہ قرار دیئے بغیر (ھِــیَ) مبتدا کی خبر بنادیں، اور (اَلْوَاو) وغیرہ کو مبتدا محذوف کی خبر قرار دیں، چنانچہ (اَلْوَاو) سے پیشتر (اَحَدُھَا) مبتدا مقدر نکالیں، اور (اِلَّا) سے پیشتر (ثَانِیْھَا) اور (یَا) سے پیشتر (ثَالِثُھَا) اور (اَیَا) سے پیشتر (رَابِعُھَا) اور (ھَیَا) سے پیشتر (خَامِسُھَا) اور (اَیْ) سے پیشتر (سَادِسُھَا) اور (اَلْھَمْزَۃُ الْمَفْتُوحَۃُ) سے پیشتر (سَابِعُھَا)

قوله: وهِيَ بمعنىٰ مَعَ: اس میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح یا حرفِ استیناف مبنی بر فتح، (ھِیَ) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے (اَلْوَاو)، (بَا) حرفِ جار مبنی بر کسر، (مَعْنیٰ) مضاف، (مَعَ) مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتَۃٌ) مقدر کا، (ثَابِتَۃٌ) اسمِ فاعل صیغہ واحد مؤنث، اس میں (ھِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح، راجع بسوئے مبتدا، (ثَابِتَۃٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

قوله: نحو استوىٰ الماءُ والخشبةَ: اس میں (نَحْوُ) مضاف، (اِسْتَویٰ الْمَاءُ وَالْخَشَبَۃَ) مراداللفظ مجرور تقدیرًا مضاف الیہ، (نَحْوُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُہٗ) مقدر کی، (مِثَالُ) مضاف، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے (اَلْوَاو)، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ استوىٰ الماءُ والخشبةَ: میں (اِسْتَویٰ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح مقدر صیغہ واحد مذکر غائب، (اَلْمَاءُ) فاعل، (و) بمعنیٰ (مَعَ) مبنی بر فتح، (اَلْخَشَبَۃَ)



مفعول معہٗ، (اِسْتَوٰی) فعل اپنے فاعل اور مفعول معہٗ سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوا۔

قوله: وهِيَ لِلاستثناء: میں (و) حرف عطف یا استیناف مبنی بر فتح، (هِيَ) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے (اِلَّا)، (ل) حرفِ جار مبنی بر کسر، (اَلْاِسْتِثْنَاءِ) مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا (ثَابِتَةٌ) مقدر کا، (ثَابِتَةٌ) اسمِ فاعل صیغہ واحد مؤنث، اس میں (هِيَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا، (ثَابِتَةٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبر یہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

قوله: نحو جَاءَ نِی القَوم اِلَّا زَیدًا: میں (نَحْوُ) مضاف، (جَاءَ نِی الْقَوْمُ اِلَّا زَیْدًا) مراد اللفظ مجرور تقدیرًا مضاف الیہ، (نَحْوُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُهٗ) مقدر کی، (مِثَالُ) مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے (اِلَّا)، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبر یہ ہوا۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ جَاءَ نِی القَوم اِلَّا زَیدًا: میں (جَاءَ) فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب مبنی بر فتح، (نون) وقایہ کا مبنی بر کسر، (ی) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلا مبنی بر سکون، (اَلْقَوْمُ) مستثنیٰ منہ، (اِلَّا) حرفِ استثنار مبنی بر سکون، (زَیْدًا) مستثنیٰ، (اَلْقَوْمُ) مستثنیٰ منہ اپنے مستثنیٰ سے مل کر فاعل، (جَاءَ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوا۔۱۲

وَ يَاْ وَ هِيَ لِنِدَاءِ القَرِيْبِ وَالبَعِيْدِ وَ اَيَا(1) وَهَيَا
وَ هُمَا لِنِدَاءِ البَعِيْدِ وَ اَیْ وَ الهَمْزَةُ
الـمَفْتُوحَةُ وَ هُمَا لِنِدَاءِ القَرِيْبِ وَ هٰذِهٖ
الحُرُوْفُ الخَمْسَةُ تَنْصِبُ(٢) الاِسْمَ اِذَا كَانَ



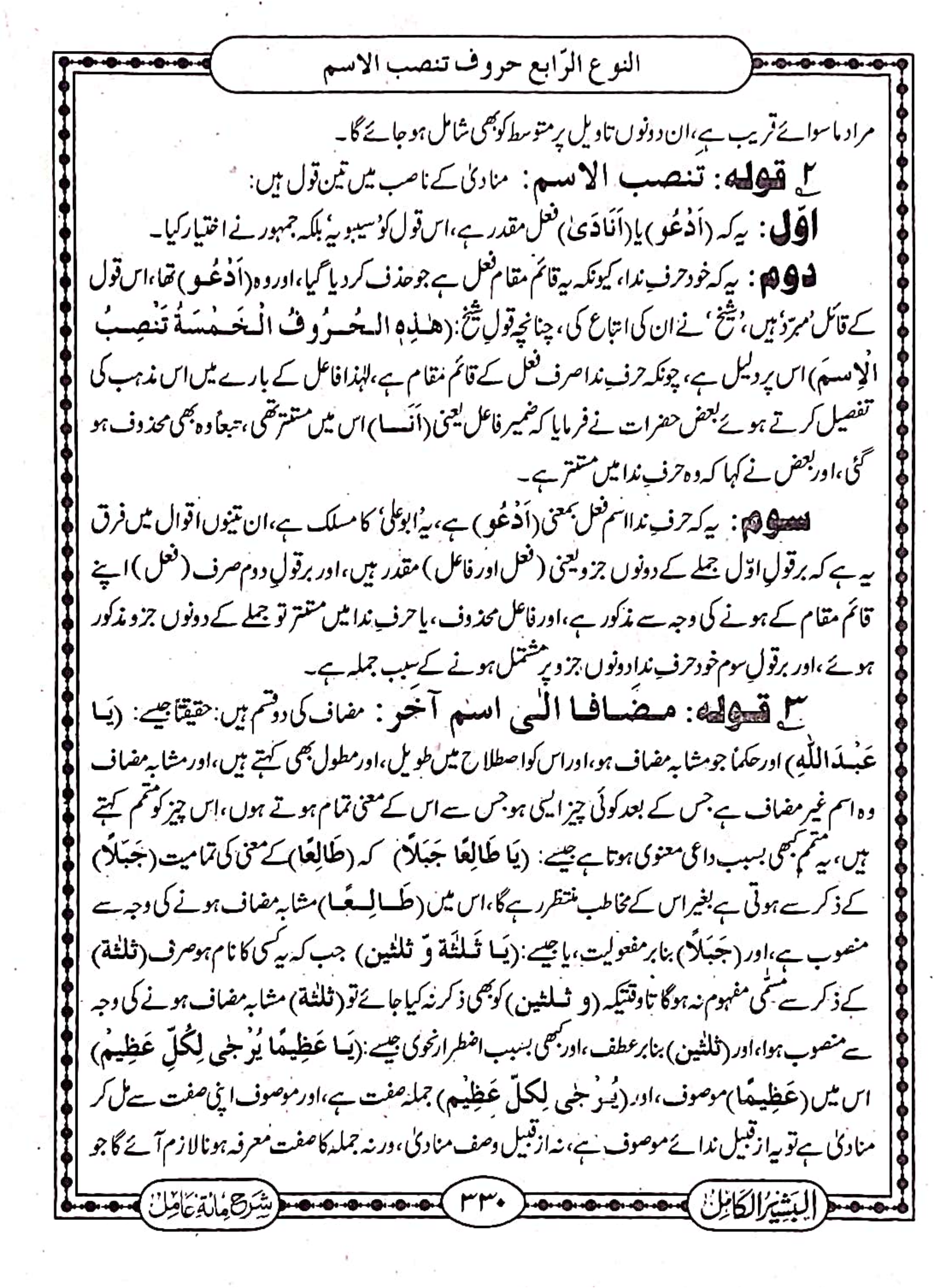
مُضَافاً[۳] اِلٰى اِسْمٍ آخَر

[۱] **قوله: ویَا:** اس کی وضع میں تین قول ہیں:

اوّل: یہ کہ ندائے بعید کے واسطے موضوع ہے، مگر بعید عام ہے، حقیقتاً ہو، یا حکماً جیسے: (سونے والا) کہ وہ اگرچہ قریب ہو لیکن سونے کی وجہ سے بعید شمار کیا جاتا ہے۔

دوم: یہ کہ قریب، اور بعید دونوں کی ندا کے واسطے موضوع ہے، مصنف نے اسی کو اختیار فرمایا۔

سوم: یہ کہ قریب وبعید، اور متوسط تینوں کے لئے موضوع ہے، **قال ابن البرهان كما في الاشموني**، اور یہی قول اظہر ہے، کیونکہ تینوں میں استعمال برابر ہوتا ہے، کمافی شرح الشرح، امام سیوطی علیہ الرحمۃ نے "ہمع الہوامع" میں فرمایا: **ذكر ابن الخبار عن شيخه انّ يا للقريب وهو خرق للاجماع** تو یہ معتبر قول نہیں کہ (یَا) حرفِ ندا قریب کے واسطے موضوع ہے، لہٰذا ہندوستان کے بعض جاہلوں کا یہ قول باطل ٹھہرا کہ یَا نَبِیَ اللّٰہِ، یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ بغرض ندا کہنا اس لئے درست نہیں کہ (یَا) حرف ندائے قریب کے لئے آتا ہے، اور سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم مدینہ منورہ میں تشریف فرما ہیں جو یہاں سے سینکڑوں میل کے فاصلے پر ہے، باطل اس لئے ٹھہرا کہ (یَـا) زبانِ عرب میں قریب کی ندا کے واسطے مخصوص نہیں، جس طرح قریب کے لئے استعمال کرتے ہیں، اسی طرح بعید کے لئے، دونوں استعمال میں اصلاً فرق نہیں، ملا عبدالحکیم سیالکوٹی قدس سرہ نے "تکملہ" میں حروفِ ندا کے باہمی فرق پر ایک عجیب نکتہ ارشاد فرمایا، جس کی توضیح یہ ہے کہ بعید کی ندا میں رفع صوت درکار ہے، اور رفع صوت ہوتا ہے کثرتِ حروف، اور مد سے، اور مد الف سے ہوتا ہے، (اَیَا) اور (ھَیَا) میں کثرتِ حروف، اور مد دونوں پائے جاتے ہیں، کیونکہ ہر ایک دو متحرک حرف پر مشتمل، اور ممدودہ ہے، لہٰذا یہ دونوں بعید کے واسطے ہوئے، (اَیْ) اور (همزه) میں نہ کثرتِ حروف، نہ مد، (همزه) میں کثرت حقیقۃً نہیں، اور (ای) میں حکماً، کیونکہ ساکن متحرک سے اَخَفّ ہوتا ہے، لہٰذا کالمعدوم تو یہ بعید کے واسطے نہ ہوئے، بلکہ (اَیْ) دو حرفی ہونے کی وجہ سے قریب کے لئے، اور ہمزہ یک حرفی ہونے کی وجہ سے اقرب کے لئے، اور (یَـا) میں کثرتِ حروف نہیں بلکہ مد ہے، لہٰذا وہ قریب، اور بعید دونوں کے لئے ہوا، کتاب کی عبارت کو قولِ سوم پر اس طرح محمول کریں کہ قریب سے مراد ماسوائے بعید ہے، یا بعید سے



مراد ماسوائے قریب ہے، ان دونوں تاویل پر متوسط کو بھی شامل ہو جائے گا۔

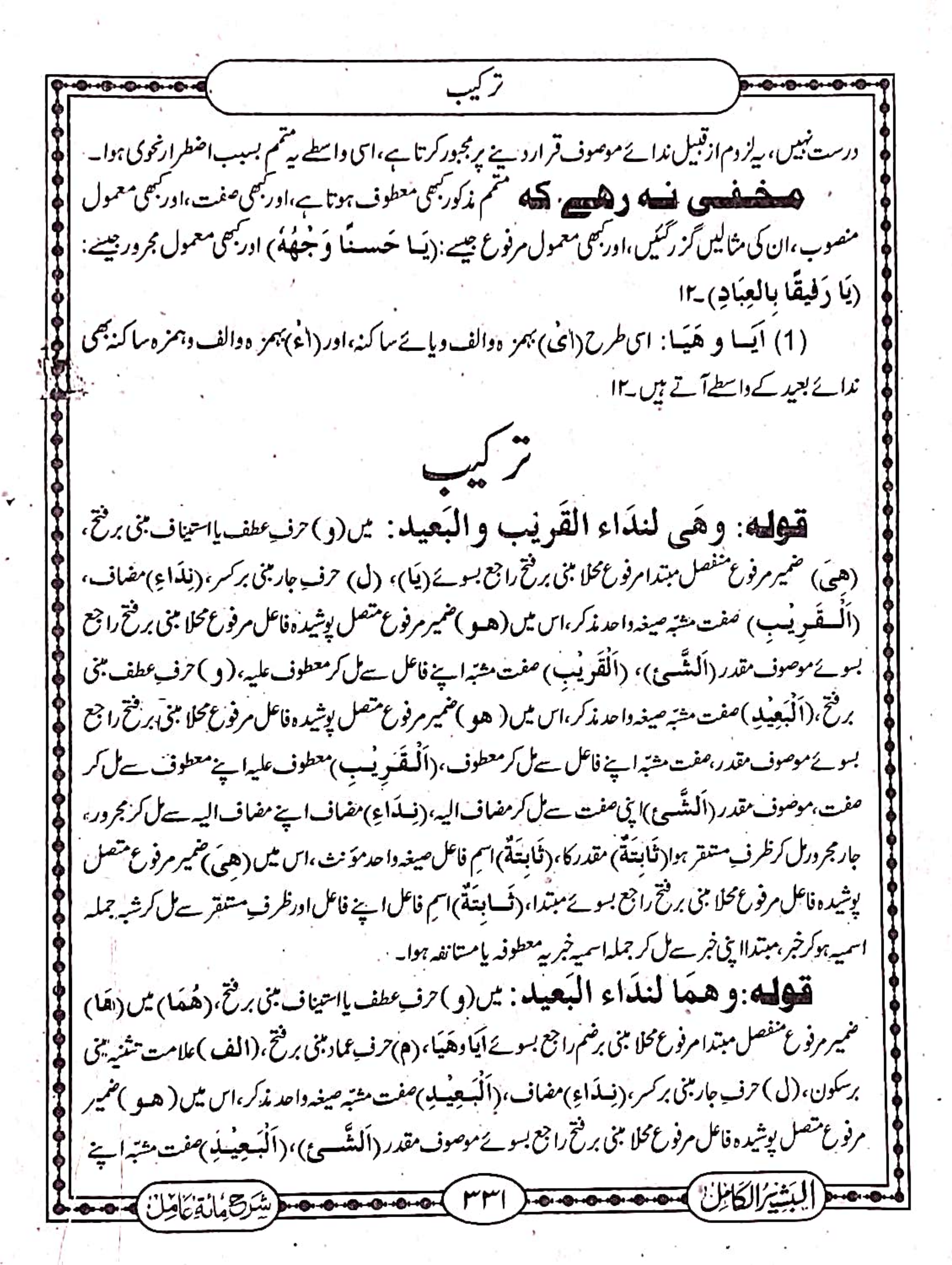
۲ قولہ: تنصب الاسم: منادیٰ کے ناصب میں تین قول ہیں:

اوّل: یہ کہ (اَدْعُو) یا (اُنَادِیْ) فعل مقدر ہے، اس قول کو 'سیبویہ' بلکہ جمہور نے اختیار کیا۔

دوم: یہ کہ خود حرفِ ندا، کیونکہ یہ قائم مقام فعل ہے جو حذف کر دیا گیا، اور وہ (اَدْعُو) تھا، اس قول کے قائل 'مبرّد' ہیں، 'شیخ' نے ان کی اتباع کی، چنانچہ قولِ شیخ: (هٰذِهِ الْحُرُوْفُ الْخَمْسَةُ تَنْصِبُ الْاِسْمَ) اس پر دلیل ہے، چونکہ حرفِ ندا صرف فعل کے قائم مقام ہے، لہٰذا فاعل کے بارے میں اس مذہب کی تفصیل کرتے ہوئے بعض حضرات نے فرمایا کہ ضمیر فاعل یعنی (اَنَا) اس میں مستتر تھی، تبعاً وہ بھی محذوف ہو گئی، اور بعض نے کہا کہ وہ حرفِ ندا میں مستتر ہے۔

سوم: یہ کہ حرفِ ندا اسم فعل بمعنی (اَدْعُو) ہے، یہ 'ابوعلی' کا مسلک ہے، ان تینوں اقوال میں فرق یہ ہے کہ برقولِ اوّل جملے کے دونوں جزو یعنی (فعل اور فاعل) مقدر ہیں، اور برقولِ دوم صرف (فعل) اپنے قائم مقام کے ہونے کی وجہ سے مذکور ہے، اور فاعل محذوف، یا حرفِ ندا میں مستتر تو جملے کے دونوں جزو مذکور ہوئے، اور برقولِ سوم خود حرفِ ندا دونوں جزو پر مشتمل ہونے کے سبب جملہ ہے۔

۳ قولہ: مضافا الٰی اسم آخر: مضاف کی دو قسم ہیں: حقیقتاً جیسے: (يَا عَبْدَ اللّٰهِ) اور حکماً جو مشابہ مضاف ہو، اور اس کو اصطلاح میں طویل، اور مطول بھی کہتے ہیں، اور مشابہ مضاف وہ اسم غیر مضاف ہے جس کے بعد کوئی چیز ایسی ہو جس سے اس کے معنی تمام ہوتے ہوں، اس چیز کو متمم کہتے ہیں، یہ متمم کبھی بسبب داعی معنوی ہوتا ہے جیسے: (يَا طَالِعًا جَبَلًا) کہ (طَالِعًا) کے معنی کی تمامیت (جَبَلًا) کے ذکر سے ہوتی ہے بغیر اس کے مخاطب منتظر رہے گا، اس میں (طَالِعًا) مشابہ مضاف ہونے کی وجہ سے منصوب ہے، اور (جَبَلًا) بنا بر مفعولیت، یا جیسے: (يَا ثَلٰثَةً وَّ ثَلٰثِين) جب کہ یہ کسی کا نام ہو صرف (ثلٰثة) کے ذکر سے مسمّٰی مفہوم نہ ہوگا تاوقتیکہ (و ثلٰثين) کو بھی ذکر نہ کیا جائے تو (ثلٰثة) مشابہ مضاف ہونے کی وجہ سے منصوب ہوا، اور (ثلٰثين) بنا بر عطف، اور کبھی بسبب اضطرار نحوی جیسے: (يَا عَظِيمًا يُرْجٰى لِكُلِّ عَظِيم) اس میں (عَظِيمًا) موصوف، اور (يُرْجٰى لِكُلِّ عَظِيم) جملہ صفت ہے، اور موصوف اپنی صفت سے مل کر منادیٰ ہے تو یہ از قبیل ندائے موصوف ہے، نہ از قبیل وصف منادیٰ، ورنہ جملہ کا صفت معرفہ ہونا لازم آئے گا جو



درست نہیں، یہ لزوم ازقبیل ندائے موصوف قرار دینے پر مجبور کرتا ہے، اسی واسطے یہ متمم بسبب اضطرار نحوی ہوا۔

مخفی نہ رہے کہ متمم مذکور کبھی معطوف ہوتا ہے، اور کبھی صفت، اور کبھی معمول منصوب، ان کی مثالیں گزر گئیں، اور کبھی معمول مرفوع جیسے: (یَا حَسَنًا وَجْهُهٗ) اور کبھی معمول مجرور جیسے: (یَا رَفِیقًا بِالعِبَادِ)۔۱۲

(1) **اَیَا و هَیَا:** اسی طرح (اٰیْ) بہمزہ والف و یائے ساکنہ، اور (اٰءْ) بہمزہ والف وہمزہ ساکنہ بھی ندائے بعید کے واسطے آتے ہیں۔۱۲

ترکیب

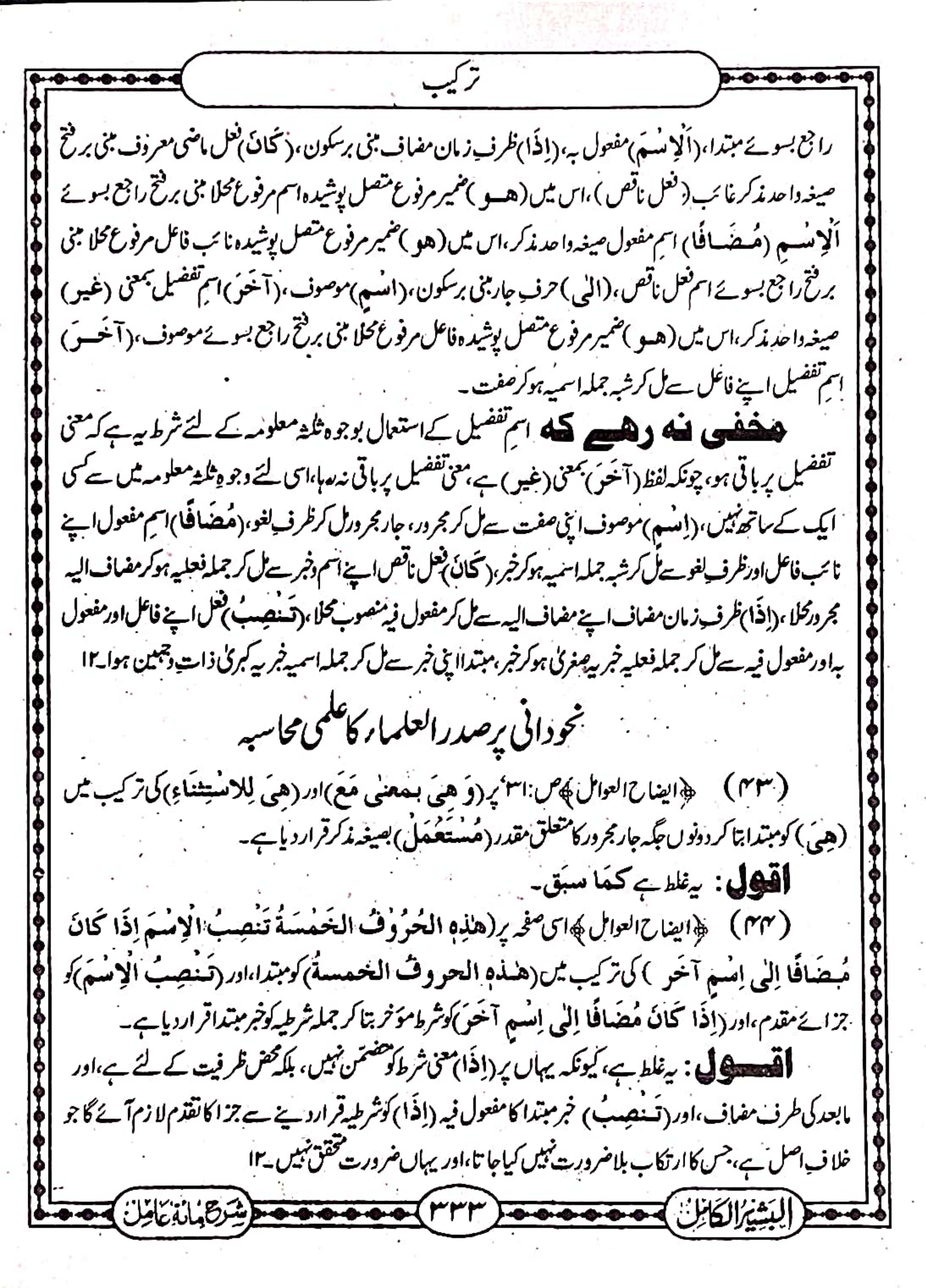
قوله: وهَی لندَاء القَریب والبَعید: میں (و) حرفِ عطف یا استیناف مبنی بر فتح، (هِیَ) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے (یَا)، (ل) حرفِ جار مبنی بر کسر، (نِدَاءِ) مضاف، (اَلْـقَرِیْـبِ) صفت مشبّہ صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف مقدر (اَلشَّیْءِ)، (اَلْقَرِیْبِ) صفت مشبّہ اپنے فاعل سے مل کر معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اَلْبَعِیْدِ) صفت مشبّہ صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف مقدر، صفت مشبّہ اپنے فاعل سے مل کر معطوف، (اَلْـقَرِیْـبِ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر صفت، موصوف مقدر (اَلشَّیْءِ) اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ، (نِـدَاءِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتَةٌ) مقدر کا، (ثَابِتَةٌ) اسمِ فاعل صیغہ واحد مؤنث، اس میں (هِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا، (ثَـابِتَةٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

قوله: وهمَا لندَاء البَعید: میں (و) حرفِ عطف یا استیناف مبنی بر فتح، (هُمَا) میں (هُا) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے ایا وهیا، (م) حرفِ عماد مبنی بر فتح، (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون، (ل) حرفِ جار مبنی بر کسر، (نِـدَاءِ) مضاف، (اَلْبَعِیْـدِ) صفت مشبّہ صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف مقدر (اَلشَّیْءِ)، (اَلْبَعِیْدِ) صفت مشبّہ اپنے

فاعل سے مل کر صفت، (اَلشَّیِٔ) موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ، (نِدَاءِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتَتَان) مقدر کا، (ثَابِتَتَان) اسمِ فاعل صیغہ تثنیہ مؤنث، اس میں (هُمَا) پوشیدہ جس میں (هَا) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلًا مبنی بر ضم راجع بسوئے مبتدا، (م) حرفِ عماد مبنی بر فتح، (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون، (ثَابِتَتَان) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

قوله: وهمَا لنِدَاء القَرِيب: اس میں (و) حرفِ عطف یا استیناف مبنی بر فتح، (هُمَا) میں (هَا) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلًا مبنی بر ضم راجع بسوئے اَیْ وَالْهَمْزَةُ الْمَفْتُوْحَةُ، (م) حرفِ عماد مبنی بر فتح، (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون، (ل) حرفِ جار مبنی بر کسر، (نِدَاءِ) مضاف، (اَلْقَرِيْبِ) صفت مشبہ صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلًا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف مقدر (اَلشَّیْءِ)، (اَلْقَرِيْبِ) صفت مشبہ اپنے فاعل سے مل کر صفت، (اَلشَّیْءِ) موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ، (نِدَاءِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتَتَان) مقدر کا، (ثَابِتَتَان) اسمِ فاعل صیغہ تثنیہ مؤنث، اس میں (هُمَا) پوشیدہ جس میں (هَا) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلًا مبنی بر ضم راجع بسوئے مبتدا، (م) حرفِ عماد مبنی بر فتح، (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون، (ثَابِتَتَان) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

قوله: و هٰذِهِ الحُرُوف الخَمسة تنصب الاسم اذا كانَ مضافًا الٰى اسم آخر: اس میں (و) حرفِ عطف یا استیناف مبنی بر فتح، (هَا) حرفِ تنبیہ مبنی بر سکون، (ذِهِ) اسمِ اشارہ برائے واحد مؤنث مبنی بر سکون موصوف، (اَلْحُرُوْفُ) صفت اوّل، (اَلْخَمْسَةُ) صفت دوم، اس میں (تَا) برائے تذکیر، اور یہ (اَلْحُرُوْفُ) کی صفت نہیں کہ صفت کی صفت نہیں آتی، (هٰذِهِ) موصوف اپنی دونوں صفت سے مل کر مبتدا، یا (ذِهِ) اسمِ اشارہ مبدل منہ، اور (اَلْحُرُوْفُ) موصوف، (اَلْخَمْسَةُ) صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر بدل، مبدل منہ اپنے بدل سے مل کر مبتدا، اور یہ بھی جائز ہے کہ (ذِهِ) اسمِ اشارہ کو معطوف علیہ قرار دیں، اور (اَلْحُرُوْفُ) اپنی صفت سے مل کر عطف بیان ہو، پھر معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے مل کر مبتدا، (تَنْصِبُ) فعل مضارع معروف صیغہ واحد مؤنث غائب، اس میں (هِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلًا مبنی بر فتح



راجع بسوئے مبتدا، (اَلْاِسْمَ) مفعول بہ، (اِذَا) ظرفِ زمان مضاف مبنی بر سکون، (کَانَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (فعل ناقص)، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اَلْاِسْمِ (مُضَافًا) اسمِ مفعول صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم فعل ناقص، (اِلٰی) حرفِ جار مبنی بر سکون، (اِسْمِ) موصوف، (آخَرَ) اسمِ تفضیل بمعنی (غیر) صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف، (آخَرَ) اسمِ تفضیل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت۔

مخفی نہ رہے کہ اسمِ تفضیل کے استعمال بوجوہ ثلثہ معلومہ کے لئے شرط یہ ہے کہ معنی تفضیل پر باقی ہو، چونکہ لفظ (آخَرَ) بمعنی (غیر) ہے، معنی تفضیل پر باقی نہ رہا، اسی لئے وجوہِ ثلثہ معلومہ میں سے کسی ایک کے ساتھ نہیں، (اِسْمِ) موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (مُضَافًا) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، (کَانَ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر مضاف الیہ مجرور محلا، (اِذَا) ظرفِ زمان مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ منصوب محلا، (تَنْصِبُ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ صغریٰ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ کبریٰ ذاتِ وجہین ہوا۔۱۲

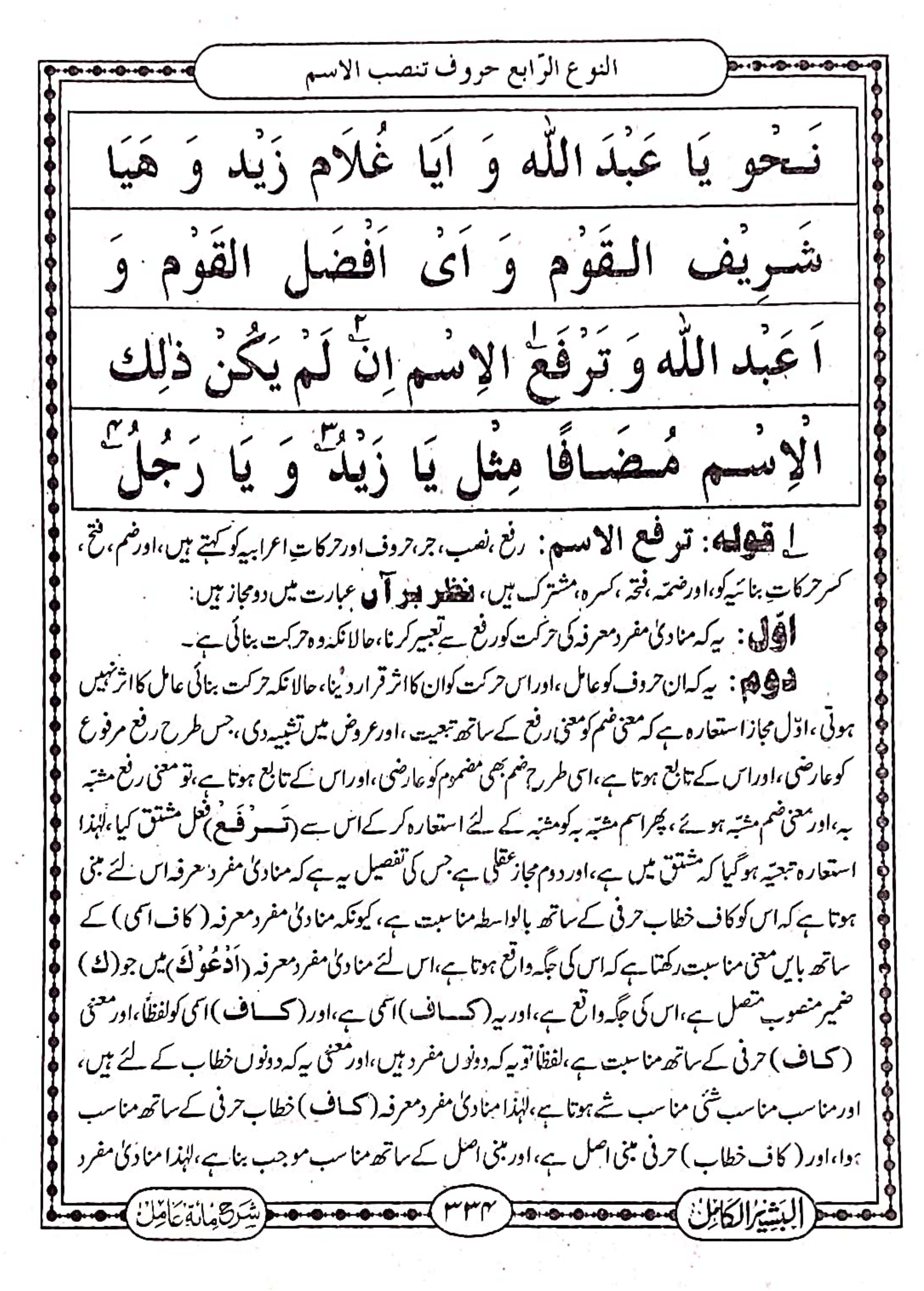
نحودانی پر صدر العلماء کا علمی محاسبہ

(۴۳) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:۳۱ پر (وَ ھِیَ بِمَعْنٰی مَعَ) اور (ھِیَ لِلْاِسْتِثْنَاءِ) کی ترکیب میں (ھِیَ) کو مبتدا بتا کر دونوں جگہ جار مجرور کا متعلق مقدر (مُسْتَعْمَلٌ) بصیغہ مذکر قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے کَمَا سَبَقَ۔

(۴۴) ﴿ایضاح العوامل﴾ اسی صفحہ پر (هٰذِهِ الْحُرُوْفُ الْخَمْسَةُ تَنْصِبُ الْاِسْمَ اِذَا کَانَ مُضَافًا اِلٰی اِسْمٍ آخَرَ) کی ترکیب میں (هٰذِهِ الحروفُ الخمسةُ) کو مبتدا، اور (تَنْصِبُ الْاِسْمَ) کو جزائے مقدم، اور (اِذَا کَانَ مُضَافًا اِلٰی اِسْمٍ آخَرَ) کو شرط موخر بتا کر جملہ شرطیہ کو خبر مبتدا قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے، کیونکہ یہاں پر (اِذَا) معنی شرط کو متضمن نہیں، بلکہ محض ظرفیت کے لئے ہے، اور مابعد کی طرف مضاف، اور (تَنْصِبُ) خبر مبتدا کا مفعول فیہ (اِذَا) کو شرطیہ قرار دینے سے جزا کا تقدم لازم آئے گا جو خلافِ اصل ہے، جس کا ارتکاب بلاضرورت نہیں کیا جاتا، اور یہاں ضرورت متحقق نہیں۔۱۲



نَحْو یَا عَبْدَ اللّٰه وَ اَیَا غُلَامَ زَیْدٍ وَ هَیَا شَرِیْفَ الْقَوْمِ وَ اَیْ اَفْضَلَ الْقَوْمِ وَ اَعَبْدَ اللّٰه وَ تَرْفَعُ[1] الاِسْمَ اِنْ[2] لَمْ یَکُنْ ذٰلِكَ الْاِسْمُ مُضَافًا مِثْلُ یَا زَیْدُ[3] وَ یَا رَجُلُ[4]

[1] **قوله: ترفع الاسم:** رفع، نصب، جر، حروف اور حرکاتِ اعرابیہ کو کہتے ہیں، اور ضم، فتح، کسر حرکاتِ بنائیہ کو، اور ضمہ، فتحہ، کسرہ، مشترک ہیں، **نظر برآں** عبارت میں دو مجاز ہیں:

اوّل: یہ کہ منادیٰ مفرد معرفہ کی حرکت کو رفع سے تعبیر کرنا، حالانکہ وہ حرکت بنائی ہے۔

دوم: یہ کہ ان حروف کو عامل، اور اس حرکت کو ان کا اثر قرار دینا، حالانکہ حرکت بنائی عامل کا اثر نہیں ہوتی، اوّل مجاز استعارہ ہے کہ معنی ضم کو معنی رفع کے ساتھ تبعیت، اور عروض میں تشبیہ دی، جس طرح رفع مرفوع کو عارضی، اور اس کے تابع ہوتا ہے، اسی طرح ضم بھی مضموم کو عارضی، اور اس کے تابع ہوتا ہے، تو معنی رفع مشبہ بہ، اور معنی ضم مشبہ ہوئے، پھر اسم مشبہ بہ کو مشبہ کے لئے استعارہ کر کے اس سے (تَرْفَعُ) فعل مشتق کیا، لٰہذا استعارہ تبعیہ ہو گیا کہ مشتق میں ہے، اور دوم مجاز عقلی ہے، جس کی تفصیل یہ ہے کہ منادیٰ مفرد معرفہ اس لئے مبنی ہوتا ہے کہ اس کو کاف خطاب حرفی کے ساتھ بالواسطہ مناسبت ہے، کیونکہ منادیٰ مفرد معرفہ (کاف اسمی) کے ساتھ بایں معنی مناسبت رکھتا ہے کہ اس کی جگہ واقع ہوتا ہے، اس لئے منادیٰ مفرد معرفہ (اَدْعُوْكَ) میں جو (ك) ضمیر منصوب متصل ہے، اس کی جگہ واقع ہے، اور یہ (کاف) اسمی ہے، اور (کاف) اسمی کو لفظاً، اور معنیً (کاف) حرفی کے ساتھ مناسبت ہے، لفظاً تو یہ کہ دونوں مفرد ہیں، اور معنیً یہ کہ دونوں خطاب کے لئے ہیں، اور مناسب مناسب شئی مناسب شے ہوتا ہے، لٰہذا منادیٰ مفرد معرفہ (کاف) خطاب حرفی کے ساتھ مناسب ہوا، اور (کاف خطاب) حرفی مبنی اصل ہے، اور مبنی اصل کے ساتھ مناسب موجب بنا ہے، لٰہذا منادیٰ مفرد

معرفہ مبنی ہوا، لیکن یہ بنا ان حروف کے بعد واقع ہونے کی وجہ سے حاصل ہوئی تو یہ حروف فی الجملہ سبب ہوئے، **نظر بر آں** (تَرْفَعُ) میں اسناد الی السّبب ہوئی جواز قبیل مجاز عقلی ہے جیسے: (یَا هَامَانُ ابْنُ لِی صَرْحًا) میں بنا کی اسناد مخاطب ہامان کی جانب اسناد الی السّبب ہونے کی بنا پر مجاز عقلی ہے۔

۲؎ **قوله: اِنْ لَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ الخ:** گذشتہ صفحہ کے حاشیہ میں ہم نے بیان کیا ہے کہ نصب مضاف ہونے کی صورت میں ہوتا ہے، خواہ حقیقتاً مضاف ہو یا حکماً، اور اب یہ بیان کرتے ہیں کہ رفع مضاف نہ ہونے کی صورت میں ہوتا ہے تو مراد یہ ہوئی کہ اسم جب نہ حقیقتاً مضاف ہو، نہ حکماً تو اس پر رفع آئے گا، رفع آنے کے لئے صرف حقیقتاً مضاف کا انتفا کافی نہیں، بلکہ ضروری ہے کہ اسم نہ حقیقتاً مضاف ہو، نہ حکماً، اور جو اسم ایسا ہے وہ مفرد ہوگا، کیونکہ یہاں پر مفرد سے مراد یہ ہے کہ جو حقیقتاً مضاف ہو، نہ حکماً یا بالفاظ دیگر یوں کہا جائے کہ جو مضاف، اور مشابہ مضاف نہ ہو، مآل ایک ہی ہے، اور وہ اسم مفرد ہونے کے ساتھ ساتھ معرفہ بھی ہوگا خواہ قبل ندا یا بعد ندا، **حاصل** یہ کہ اس اسم پر رفع اس وقت آئے گا جب کہ وہ مفرد معرفہ ہو۔

۳؎ **قوله: يَا زَيْدُ:** یہ اس منادیٰ کی مثال ہے جو قبل ندا معرفہ ہو۔

سوال: اس مثال میں علمیت اور حرفِ ندا جمع ہو گئے اور یہ دو آلۂ تعریف کا اجتماع ہوا جو ممنوع ہے؟

جواب: آلہ لفظ ہوتا ہے، اور علمیّت لفظ نہیں، پس دو آلہ تعریف کا اجتماع لازم نہ آیا بلکہ دو تعریفیں مجتمع ہو گئیں، اور ان کا اجتماع ممنوع نہیں، اور 'مبرّد' کے نزدیک یہ بھی درست نہیں، اسی واسطے وہ علم کو نکرہ کرنے کے بعد منادیٰ قرار دیتے ہیں تو اس صورت میں یہ معرفہ بعد ندا کی مثال ہو جائے گی۔

۴؎ **قوله: يَا رَجُلُ:** جب کہ (رَجُلُ) سے فردِ معین مراد ہو تو یہ معرفہ بعد ندا کی مثال ہے، اور اگر غیر معین مراد ہو تو مفرد نکرہ ہوگا، جس کی ندا بصریین کے نزدیک بغیر توصیف جائز ہے مگر اس صورت میں منصوب ہوتا ہے جیسے نابینا کہے: (يَا رَجُلًا خُذْ بِيَدِیْ) 'فرا' اور 'کسائی' کے نزدیک مفرد نکرہ کی ندا بدون توصیف جائز نہیں، **نظر بر آں** ان کے نزدیک ایسی صورت میں صفت مقدر ہوتی ہے، چنانچہ مثالِ مذکور میں تقدیر یہ ہوگی: (يَا رَجُلًا كَائِنًا مَنْ كَانَ خُذْ بِيَدِیْ)۔۱۲

ترکیب

قوله: نحو يَا عبدالله وَاَيَا غلام زيد و هَيَا شريف القوم

وای افضل القوم واعبداللہ: (نَحْوُ) مضاف، (یَا عَبْدَاللّٰہِ) مراداللفظ مجرور تقدیرًا معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اَیَا غُلَامَ زَیْدٍ) مراداللفظ مجرور تقدیرًا معطوف، (و) حرفِ عطف مبنی برفتح، (ھَیَا شَرِیْفَ الْقَوْمِ) مراداللفظ مجرور تقدیرًا معطوف، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اَیْ اَفْضَلُ الْقَوْمِ) مراداللفظ مجرور تقدیرًا معطوف، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اَعَبْدَاللّٰہِ) مراداللفظ مجرور تقدیرًا معطوف، (یَا عَبْدَاللّٰہِ) معطوف علیہا اپنے تمام معطوفات سے مل کر مضاف الیہ، (نَحْوُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُھَا) مقدر کی، (مِثَالُ) مضاف، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی برسکون راجع بسوئے الْحُرُوْفُ الْخَمْسَۃُ، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ یَا عَبدَاللّٰہ: میں (یَا) حرفِ ندا مبنی برسکون برائے ندائے قریب یا بعید قائم مقام (اَدْعُوْ)، (اَدْعُوْ) فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم، اس میں (اَنَا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی برسکون، (عَبْدَ) مضاف، (اسمِ جلالت) مضاف الیہ، (عَبْدَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر منادیٰ مفعول بہ، (اَدْعُوْ) فعل اپنے فاعل اور منادیٰ مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

اَیَا غُلامَ زَیدٍ: میں (اَیَا) حرفِ ندا مبنی برسکون برائے ندائے بعید قائم مقام (اَدْعُوْ)، (اَدْعُوْ) فعل مضارع معروف۔صیغہ واحد متکلم، اس میں (اَنَا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی برسکون، (غُلَامَ) مضاف، (زَیْدٍ) مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر منادیٰ مفعول بہ، (اَدْعُوْ) فعل اپنے فاعل اور منادیٰ مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

ھَیَا شَرِیفَ القَومِ: میں (ھَیَا) حرفِ ندا مبنی برسکون برائے ندائے بعید قائم مقام (اَدْعُوْ)، (اَدْعُوْ) فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم، اس میں (اَنَا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی برسکون، (شَرِیْفَ) مضاف، (اَلْقَوْمِ) مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر منادیٰ مفعول بہ، (اَدْعُوْ) فعل اپنے فاعل اور منادیٰ مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

ای افضل القوم: میں (اَیْ) حرفِ ندا مبنی برسکون برائے ندائے قریب قائم مقام (اَدْعُوْ)، (اَدْعُوْ) فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم، اس میں (اَنَا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی برسکون، (اَفْضَلُ) مضاف، (اَلْقَوْمِ) مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر منادیٰ مفعول بہ،

(اُدْعُوْ) فعل اپنے فاعل اور منادیٰ مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

اَعَبدَاللّٰہ: (اَ) حرفِ ندا مبنی بر سکون برائے ندائے قریب قائم مقام (اَدْعُوْ)، (اَدْعُوْ) فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم، اس میں (اَنَا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون، (عَبْدَ) مضاف، (اسمِ جلالت) مضاف الیہ، (عَبْدَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر منادیٰ مفعول بہ، (اَدْعُوْ) فعل اپنے فاعل اور منادیٰ مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

قوله: و ترفع الاسم ان لم یکن ذٰلك الاسم مضافًا: میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (تَرْفَعُ) فعل مضارع معروف صحیح مجرّد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مؤنث غائب، اس میں (هِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے **اَلْحُرُوْفُ الْخَمْسَةُ**، (اَلْاِسْمَ) مفعول بہ، (تَرْفَعُ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزائے مقدم، (اِنْ) حرفِ شرط مبنی بر سکون، (لَمْ یَکُنْ) بحث نفی جحد بلم در فعل مستقبل معروف صیغہ واحد مذکر غائب (فعل ناقص)، (ذَا) اسمِ اشارہ مرفوع محلاً مبنی بر سکون مرفوع محلاً موصوف، (ل) حرفِ تبعید مبنی بر سکون مقدر کسرۂ موجودہ حرکت تخلص من السکونین، (ك) حرفِ خطاب مبنی بر فتح، (اَلْاِسْمُ) صفت، (ذَا) موصوف اپنی صفت سے مل کر اسمِ فعل ناقص، (مُضَافًا) اسمِ مفعول صیغہ واحد مذکر، اس میں (هُــوَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ فعل ناقص، (مُضَافًا) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، (لَمْ یَکُنْ) فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر شرطِ مؤخر، شرطِ مؤخر اپنی جزائے مقدم سے مل کر جملہ شرطیہ معطوفہ ہوا۔

قوله: مثل یَا زَیْدُ و یَا رَجُلُ: میں (مِثْلُ) مضاف، (یَا زَیْدُ) مراداللفظ مجرور تقدیراً معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (یَا رَجُلُ) مراداللفظ مجرور تقدیراً معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ، (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُهٗ) مقدر کی، (مِثَالُ) مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے اسم کو رفع دینا بر تقدیر مضاف نہ ہونے کے، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ یَا زَیْدُ: میں (یَا) حرفِ ندا مبنی بر سکون برائے ندائے قریب یا بعید قائم مقام (اَدْعُوْ)، (اَدْعُوْ) فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم، اس میں (اَنَا) ضمیر مرفوع متصل

پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برسکون، (زَیْدُ) منادیٰ مبنی برضم مفعول بہ منصوب محلاً، (اَدْعُوْ) فعل اپنے فاعل اور منادیٰ مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

یَا رَجلُ: میں (یَا) حرفِ ندا مبنی برسکون برائے ندائے قریب یا بعید قائم مقام (اَدْعُوْ)، (اَدْعُوْ) فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم، اس میں (اَنَا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برسکون، (رَجُلُ) منادیٰ مبنی برضم مفعول بہ منصوب محلاً، (اَدْعُوْ) فعل اپنے فاعل اور منادیٰ مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔۱۲

النّوعُ[1] الخامس

حُرُوْف تَنْصِبُ الفِعْلَ المُضَارِعَ وَهِیَ[2]

اَرْبَعَةُ اَحْرُف اَنْ[3] وَ لَنْ وَ کَیْ وَ اِذَنْ

[1] **قوله: النّوع الخَامس:** اس نوع میں نواصب فعل کا ذکر ہے، اور نوعِ چہارم میں نواصب اسم کا ذکر تھا، چونکہ فعل مرتبہ میں اسم سے کم ہے، بدیں وجہ اس کے نواصب کو ذکر میں مؤخر کر دیا۔

[2] **قوله: وهیَ اربَعَة احرف:** اور کوفیہ کے نزدیک چھ، اور ہیں: (۱)(حتّٰی)، (۲)(لامِ کئے)، (۳)(لامِ جحود)، (۴)(فَا) جو امر ونہی، استفہام، نفی، تمنی، عرض کے بعد واقع ہو، (۵)(واو) جو ان چھ میں سے کسی ایک کے بعد واقع ہو، (۶) اور جو بمعنی (اِلیٰ اَنْ) یا (اِلاَّ اَنْ) ہو، اور جمہور کے نزدیک یہ خود ناصب نہیں، ان کے بعد (اَنْ) ناصب مقدر ہوتا ہے۔

[3] **قوله: اَنْ:** یہ حرفِ مشبہ بالفعل (اَنَّ) کے ساتھ مشابہت لفظی ومعنوی رکھنے کی وجہ سے عمل کرتا ہے، لفظی مشابہت بروقت تخفیف ہوتی ہے، اور معنوی بایں طور کہ وہ اپنے مابعد کو بتاویل مصدر کر دیتا ہے، اور یہ بھی، یہ عمل میں اصل ہے، اور باقی اس پر محمول ہیں، وجہ حمل معنیٰ استقبالی میں مشابہت ہے، 'خلیل' سے منقول ہے کہ (اَنْ) عامل ہے، اور باقی عامل نہیں، ان کے بعد (اَنْ) مقدر ہوتا ہے۔۱۲

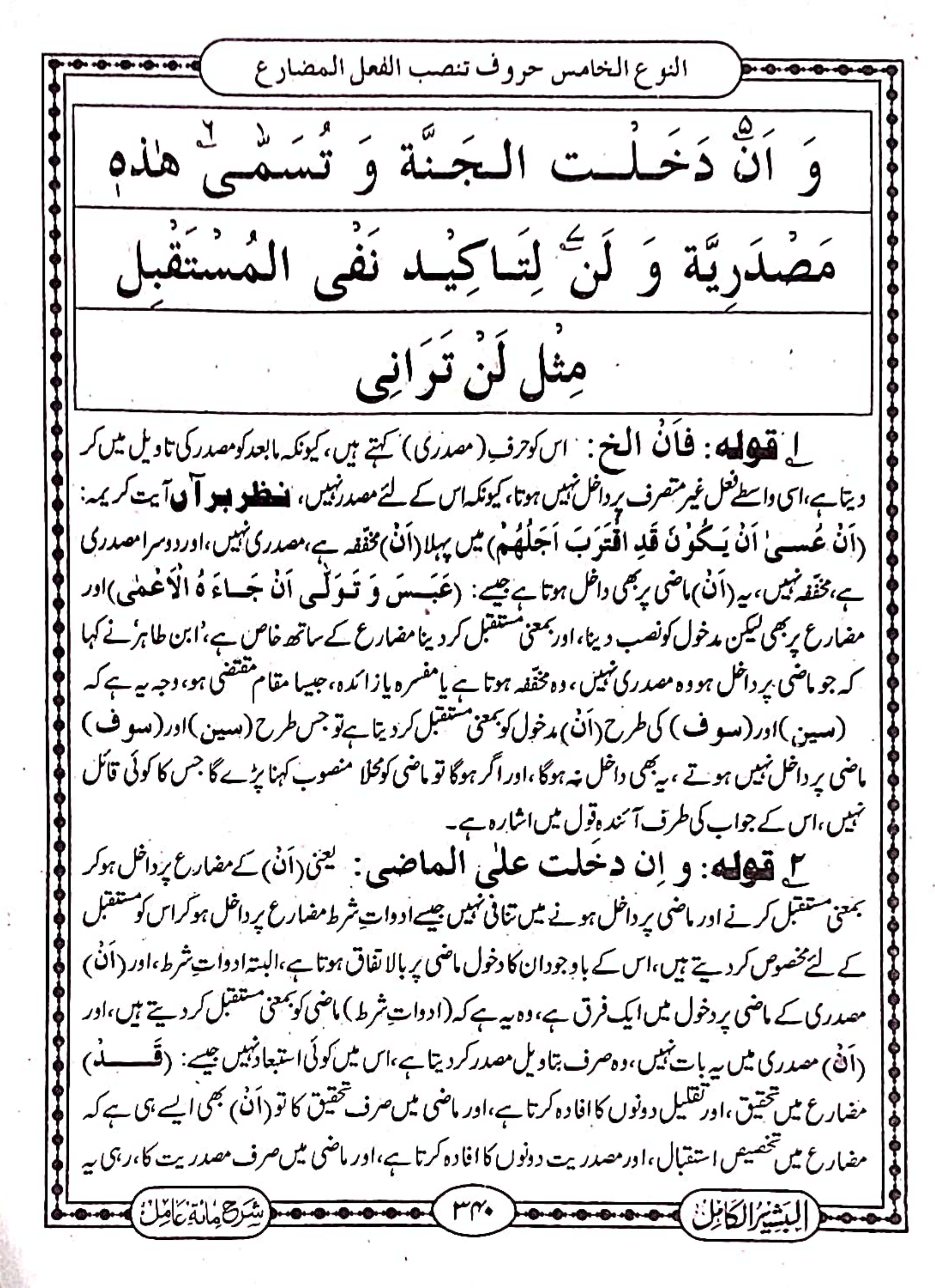
ترکیب

قوله: النَّوع الخَامس حُروف تَنصب الْفعل المضَارِع: میں (اَلنَّوْعُ) موصوف، (اَلْخَامِسُ) صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتدا، (حُرُوْفٌ) موصوف، (تَنْصِبُ) فعل مضارع معروف صیغہ واحد مؤنث غائب، اس میں (هِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف، (اَلْفِعْلَ) موصوف، (اَلْمُضَارِعَ) صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مفعول بہ، (تَنْصِبُ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صفت، (حُرُوْفٌ) موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

قوله: وَ هِیَ اربَعة احرف اَنْ و لن و کیْ و اذن: میں (و) حرفِ عطف یا استیناف مبنی بر فتح، (هِیَ) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے حروف، (اَرْبَعَةُ) ممیز مضاف، (اَحْرُفٍ) تمیز مضاف الیہ، ممیز مضاف اپنے تمیز مضاف الیہ سے مل کر مبدل منہ، (اَنْ) مراد اللفظ مرفوع تقدیراً معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (لَنْ) مراد اللفظ مرفوع تقدیراً معطوف، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (کَیْ) مراد اللفظ مرفوع تقدیراً معطوف، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اِذَنْ) مراد اللفظ مرفوع تقدیراً معطوف، (اَنْ) معطوف علیہ اپنے معطوفات سے مل کر بدل الکل، مبدل منہ اپنے بدل الکل سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

سابق کی طرح یہاں پر بھی یہ ترکیب کی جا سکتی ہے کہ (اَرْبَعَةُ اَحْرُفٍ) کو بغیر مبدل منہ قرار دیے خبر مبتدا بنا دیں، اور ان حروف میں سے ہر ایک کو مبتدا محذوف کی خبر قرار دیں یعنی (اَنْ) کو (اَحَدُهَا) کی اور (لَنْ) کو (ثَانِيهَا) کی اور (کَیْ) کو (ثَالِثُهَا) کی اور (اِذَنْ) کو (رَابِعُهَا) کی۔۱۲

فَاَنْ[۱] لِلْاِسْتِقْبَال وَ اِنْ[۲] دَخَلَت عَلٰی
الـمَاضِی نَحْوُ اَسْلَمْتُ[۳] اَنْ[۴] اَدْخُل الجَنَّة



وَ اَنْ[5] دَخَلَتْ الجَنَّةَ وَ تُسَمّٰى[6] هٰذِهٖ مَصْدَرِيَّةً وَ لَنْ[7] لِتَاكِيْدِ نَفْيِ الْمُسْتَقْبَلِ مِثْلُ لَنْ تَرَانِيْ

ا **قوله: فَاَنْ الخ:** اس کوحرفِ (مصدری) کہتے ہیں، کیونکہ مابعد کومصدر کی تاویل میں کر دیتا ہے، اسی واسطے فعل غیر متصرف پر داخل نہیں ہوتا، کیونکہ اس کے لئے مصدر نہیں، **نظر بر آں** آیت کریمہ: (اَنْ عَسٰی اَنْ یَکُوْنَ قَدِ اقْتَرَبَ اَجَلُھُمْ) میں پہلا (اَنْ) مخففہ ہے، مصدری نہیں، اور دوسرا مصدری ہے، مخففہ نہیں، یہ (اَنْ) ماضی پر بھی داخل ہوتا ہے جیسے: (عَبَسَ وَ تَوَلّٰی اَنْ جَاءَهُ الْاَعْمٰی) اور مضارع پر بھی لیکن مدخول کونصب دینا، اور بمعنی مستقبل کر دینا مضارع کے ساتھ خاص ہے، 'ابن طاہر' نے کہا کہ جو ماضی پر داخل ہو وہ مصدری نہیں، وہ مخففہ ہوتا ہے یا مفسرہ یا زائدہ، جیسا مقام مقتضی ہو، وجہ یہ ہے کہ (سین) اور (سوف) کی طرح (اَنْ) مدخول کو بمعنی مستقبل کر دیتا ہے تو جس طرح (سین) اور (سوف) ماضی پر داخل نہیں ہوتے، یہ بھی داخل نہ ہوگا، اور اگر ہوگا تو ماضی کو محلا منصوب کہنا پڑے گا جس کا کوئی قائل نہیں، اس کے جواب کی طرف آئندہ قول میں اشارہ ہے۔

۲ **قوله: و اِن دخلت علی الماضی:** یعنی (اَنْ) کے مضارع پر داخل ہو کر بمعنی مستقبل کرنے اور ماضی پر داخل ہونے میں تنافی نہیں جیسے ادواتِ شرط مضارع پر داخل ہو کر اس کو مستقبل کے لئے مخصوص کر دیتے ہیں، اس کے باوجود ان کا دخول ماضی پر بالاتفاق ہوتا ہے، البتہ ادواتِ شرط، اور (اَنْ) مصدری کے ماضی پر دخول میں ایک فرق ہے، وہ یہ ہے کہ (ادواتِ شرط) ماضی کو بمعنی مستقبل کر دیتے ہیں، اور (اَنْ) مصدری میں یہ بات نہیں، وہ صرف بتاویل مصدر کر دیتا ہے، اس میں کوئی استبعاد نہیں جیسے: (قَدْ) مضارع میں تحقیق، اور تقلیل دونوں کا افادہ کرتا ہے، اور ماضی میں صرف تحقیق کا تو (اَنْ) بھی ایسے ہی ہے کہ مضارع میں تخصیص استقبال، اور مصدریت دونوں کا افادہ کرتا ہے، اور ماضی میں صرف مصدریت کا، رہی یہ

بات کہ بروقت دخولِ ادواتِ شرط ماضی کو محلاً مجزوم کہتے ہیں، اور بروقت دخولِ (اَنْ) ماضی کو محلاً منصوب نہیں کہتے، اس کی وجہ یہ ہے کہ ادواتِ شرط نے چونکہ ماضی کے معنی میں اثر کیا کہ اس کو بمعنی مستقبل کر دیا، اس لئے محل میں اثر جزم کے عامل ہوئے جیسے (اَنْ) مضارع کے معنی میں مؤثر ہوا کہ اس کو مستقبل کے لئے خاص کر دیا، اس لئے لفظ میں عامل ہوا کہ اس کو منصوب کر دیا، اور ماضی کو بمعنی مستقبل نہیں کیا، لہٰذا اس کے محل میں عامل نہ ہوا، **كذا في مغني اللبيب ولا يخفٰى عليك انّ هٰذه نكتة بعد الوقوع و النقص والابرام في حاشية الفاضل الامير علٰى مغني اللبيب۔**

۳ قوله: نحو اسلَمت:

مخفی نہ رہے کہ (اَنْ) کبھی محل رفع میں ہوتا ہے جیسے: (اَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ) میں کہ محل مبتدا میں ہے، اور کبھی محل نصب میں جیسے: (اُرِيْدُ اَنْ تُحْسِنَ اِلَيَّ) میں کہ محل مفعول بہ میں ہے، اور کبھی محلِ جر میں جیسے: (عَجِبْتُ مِنْ اَنْ ضَرَبْتَ) میں کہ محل مجرور میں ہے، اور کبھی نصب وجر دونوں محتمل ہوتے ہیں جیسے: (اَسْلَمْتُ اَنْ اَدْخُلَ الْجَنَّةَ) میں، وجہ آئندہ حاشیہ میں آتی ہے۔

۴ قوله: اَن اَدخل الجنّة: بتقدیر (لَام ای لِاَنْ اَدْخُلَ) تو یہاں پر لَام محذوف ہے، اور لَام کا حذف (اَنَّ) اور (اَنْ) سے قیاسی ہے، اس میں اختلاف ہے کہ بعد حذف مدخول محل نصب میں ہے، یا جر میں۔

۵ قوله: اَنْ دخلت الجنّة: مراد (اَنْ اَدْخُلَ) ہے، مضارع کو بصیغۂ ماضی تعبیر کرنے کی یہاں پر دو وجہ ہیں: **اوّل:** فال نیک، **دوم:** مرغوب الوقوع کو بمنزلہ واقع قرار دینا، کیونکہ مرغوب چیز کا تصور راغب کو بکثرت ہونے کی وجہ سے اب متخیل ہوتا ہے کہ وہ چیز حاصل ہوگئی۔

۶ قوله: و تسمّى هٰذه مصدَريّة: یہ نام اس کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ (مَا) اور (اَنَّ) مشدّدہ، اور مخفّفہ کو بھی مصدریہ کہتے ہیں، البتہ یہ فرق ضرور ہے کہ جب لفظ (**مصدَريّه**) کا اطلاق مخفّفہ، اور مفسّرہ کے مقابلے میں ہو جیسے کہیں کہ یہ (اَنْ) مصدریہ ہے، مخفّفہ، اور مفسّرہ نہیں تو مراد ناصب فعل مضارع ہوتا ہے۔

۷ قوله: و لن لتاكيد نفي المستقبل: "مغنی اللبیب" میں ہے کہ (لَنْ) برائے استقبال ہے، اور بدون تاکید و تابید نفی فعل کا افادہ کرتا ہے، لیکن 'زمخشری' کا مختار یہ ہے کہ (لَا) نفی فعل کا



افادہ کرتا ہے، اور جب نفی فعل کی تاکید منظور ہوتو (لَنْ) لاتے ہیں، اسی کو شیخ نے اختیار کیا ہے، اور بعض نے کہا کہ برائے تابیدِ نفی آتا ہے، یہ قول ضعیف ہے۔۱۲

ترکیب

قوله: فَان للاستقبَال و ان دخَلت على المَاضى: میں (فَا) برائے تفصیل مبنی بر فتح، (اَنْ) مراد اللفظ مبتدا مرفوع تقدیراً، (ل) حرفِ جار مبنی بر کسر، (اَلْاِسْتِقْبَالِ) مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَـابِتَةٌ) مقدر کا، (ثَـابِتَةٌ) اسمِ فاعل صیغہ واحد مؤنث، اس میں (هِـيَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ ذوالحال مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا، (و) حالیہ مبنی بر فتح، (اِنْ) وصلیہ مبنی بر سکون، (دَخَـلَـتْ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مؤنث غائب، اس میں (هِـيَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے (اَنْ)، (عَلٰى) حرفِ جار مبنی بر سکون۔

(اَلْمَاضِىْ) صفت، (اَلْفِعْلِ) موصوف مقدر، موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (دَخَلَتْ) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر فاعل، (ثَابِتَةٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

قوله: نحو اسلمت ان ادخل الجنّة و ان دخلت الجنّة: میں (نَـحْوُ) مضاف، (اَسْـلَـمْـتُ اَنْ اَدْخُـلَ الْجَنَّةَ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اَنْ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ) بتقدیر (اَسْلَمْتُ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ، (نَحْوُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُهٗ) مقدر کی، (مِثَالُ) مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے (اَنْ)، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

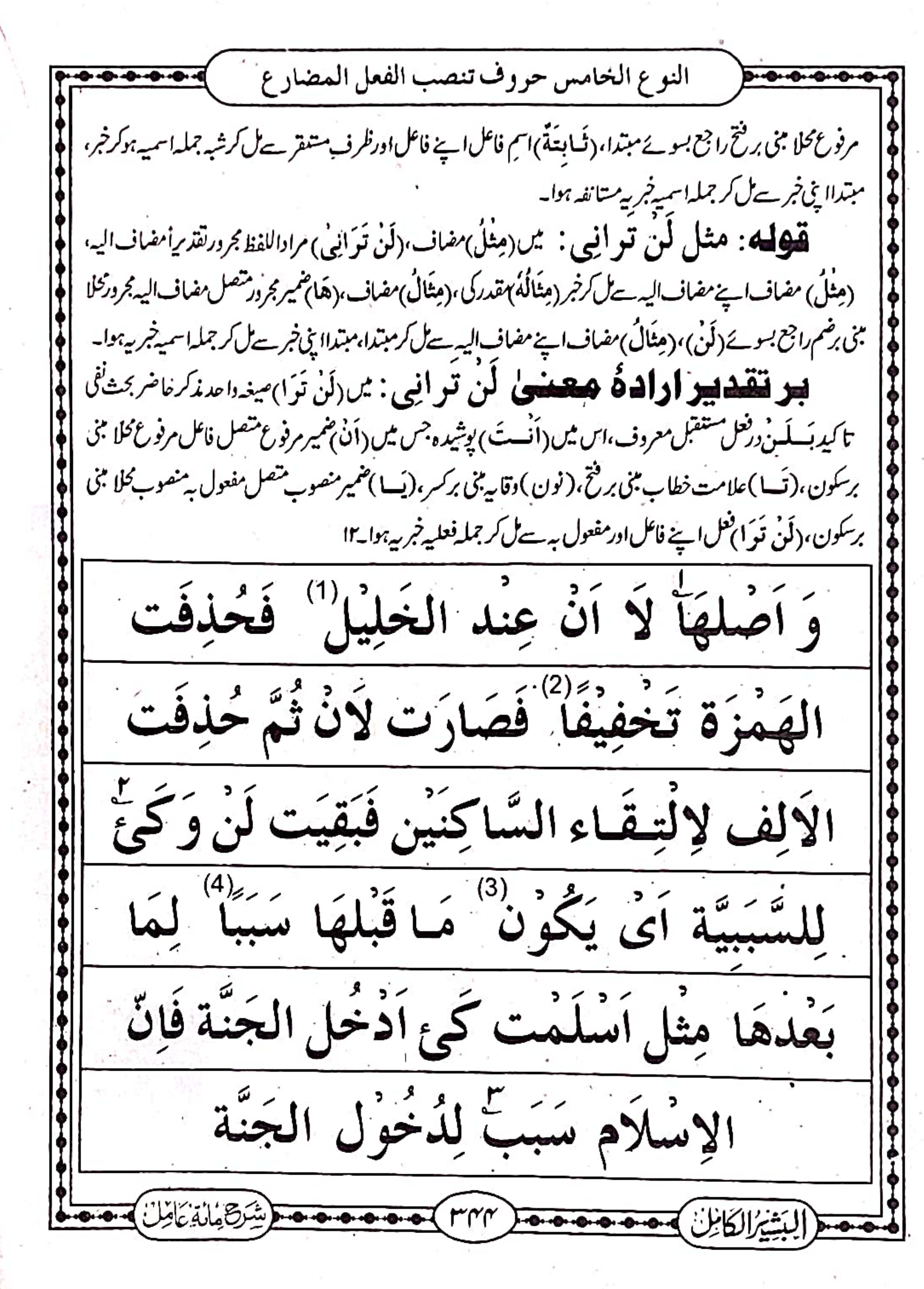
بر تقدیر ارادهٔ معنیٰ اَسلَمت ان اَدخل الجنّة: میں (اَسْـلَمْتُ) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد متکلم، اس میں (تَا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلا مبنی بر ضم، (اَنْ) ناصبہ موصولِ حرفی مبنی بر سکون، (اَدْخُلَ) فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم، اس میں (اَنَا) ضمیر مرفوع

متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برسکون، (اَلْجَنَّةَ) مفعول فیہ، (اَدْخُلَ) فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، (اَنْ) ناصبہ موصولِ حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر مجرور (ل) حرف جار مقدر کا، (لَامْ) حرفِ جار مقدر مبنی بر کسر، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو یا (اَنْ) موصولِ حرفی اپنے صلہ سے مل کر منصوب بنزع خافض مفعول بہ، (اَسْلَمْتُ) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو یا مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ان دخلت الجنّة: میں (اَنْ) ناصبہ موصولِ حرفی مبنی برسکون، (دَخَلْتُ) فعل ماضی معروف مبنی برسکون صیغہ واحد متکلم، اس میں (تَا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم، (اَلْجَنَّةَ) مفعول فیہ، (دَخَلْتُ) فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، (اَنْ) ناصبہ موصولِ حرفی اپنے صلہ سے مل کر مجرور (لَامْ) حرفِ جار مقدر کا، (لَام) حرفِ جار مبنی بر کسر، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (اَسْلَمْتُ) مقدر کا، یا (اَنْ) موصولِ حرفی اپنے صلہ سے مل کر منصوب بنزع خافض مفعول بہ (اَسْلَمْتُ) مقدر کا، (اَسْلَمْتُ) فعل ماضی معروف مبنی برسکون صیغہ واحد متکلم، اس میں (تَا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم، (اَسْلَمْتُ) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر یا مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

قوله: و تسمّى هٰذهٖ مصدريّة: اس میں (و) حرفِ استیناف مبنی بر فتح، (تُسَمّٰی) فعل مضارع مجہول صیغہ واحد مؤنث غائب، (هَا) حرفِ تنبیہ مبنی برسکون، (ذِهٖ) اسمِ اشارہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی برسکون، (مَصْدَرِيَّةً) اسمِ منسوب صیغہ واحد مؤنث، اس میں (هِيَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف مقدر، (اَنْ) مصدریہ، (مَصْدَرِيَّةً) اسمِ منسوب اپنے نائب فاعل سے مل کر صفت، (اَنْ) مصدریہ موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر مفعول بہ، (تُسَمّٰی) فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا۔

قوله: و لن لتاكيد نفي المستقبل: میں (و) حرفِ استیناف مبنی بر فتح، (لَنْ) مراد اللفظ مبتدا مرفوع تقدیراً، (ل) حرفِ جار مبنی بر کسر، (تَاكِيْدِ) مضاف، (نَفْيِ) مضاف الیہ مضاف، (اَلْمُسْتَقْبِلِ) صفت موصوف مقدر (اَلْفِعْلِ) کی، موصوف مقدر (اَلْفِعْلِ) اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ، (نَفْيِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ، (تَاكِيْدِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتَةٌ) مقدر کا، (ثَابِتَةٌ) اسمِ فاعل صیغہ واحد مؤنث، اس میں (هِيَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل



مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا، (ثَابِتَۃٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا۔

قوله: مثل لَنْ ترانِي: میں (مِثْلُ) مضاف، (لَنْ تَرَانِیْ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً مضاف الیہ، (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُہٗ) مقدر کی، (مِثَالُ) مضاف، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے (لَنْ)، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ لَنْ ترانِي: میں (لَنْ تَرَا) صیغہ واحد مذکر حاضر بحث نفی تاکید بَـلَـنْ در فعل مستقبل معروف، اس میں (اَنْـتَ) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلا مبنی بر سکون، (تَـا) علامت خطاب مبنی بر فتح، (نون) وقایہ مبنی بر کسر، (یَـا) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلا مبنی بر سکون، (لَنْ تَرَا) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔۱۲

وَ اَصْلُهَا لاَ اَنْ عِنْدَ الخَلِيْلِ (1) فَحُذِفَت

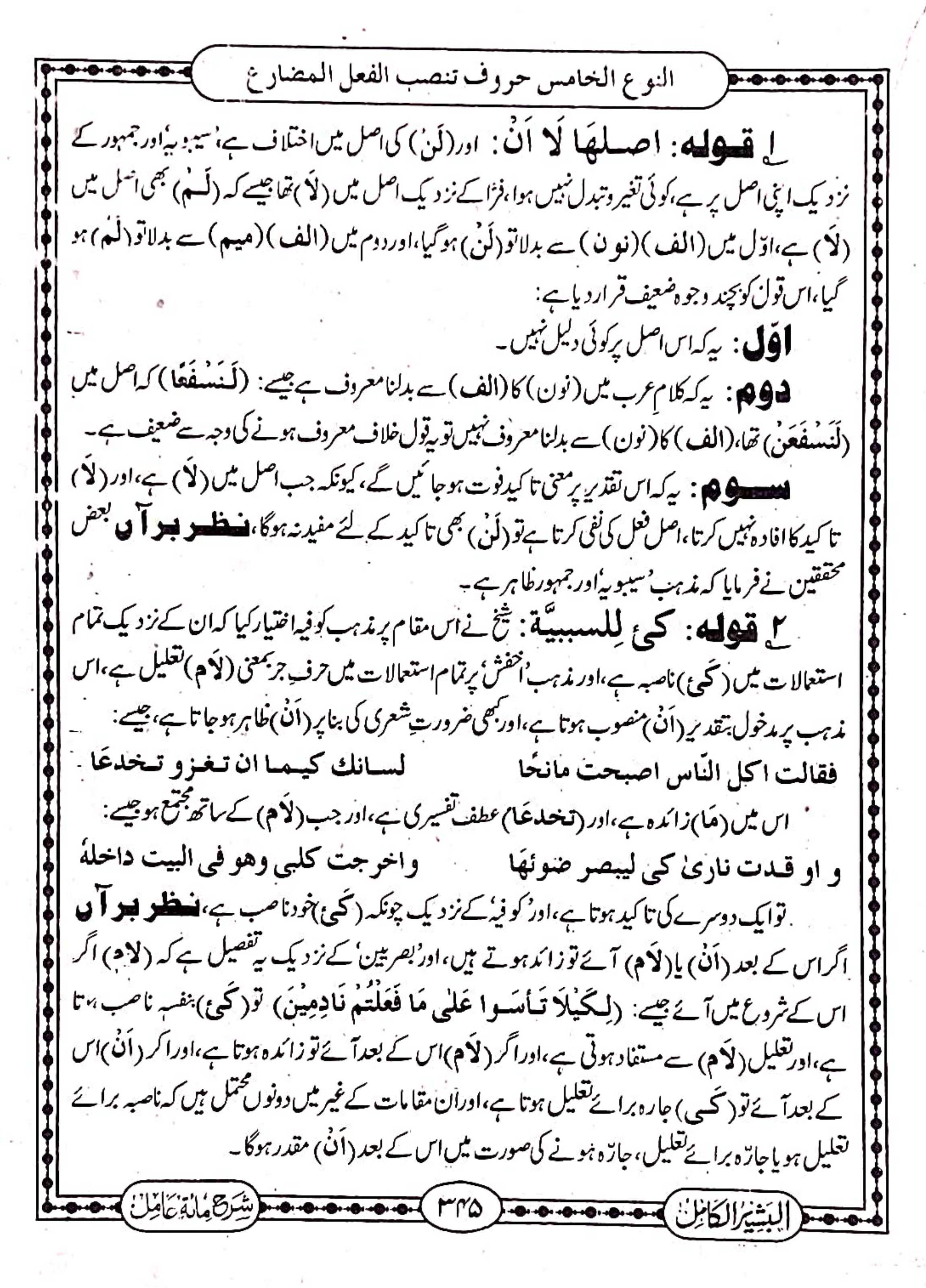
الهَمْزَة تَخْفِيْفًا (2) فَصَارَت لاَنْ ثُمَّ حُذِفَت

الاَلِف لِاِلْتِقَاء السَّاكِنَيْن فَبَقِيَت لَنْ وَكَيْ ۲

لِلسَّبَبِيَّة اَىْ يَكُوْنُ (3) مَا قَبْلَهَا سَبَبًا (4) لِمَا

بَعْدَهَا مِثْل اَسْلَمْت كَيْ اَدْخُلَ الجَنَّة فَاِنَّ

الاِسْلاَم سَبَبٌ ۳ لِدُخُوْل الجَنَّة



۱ قوله: اصلها لا اَنْ: اور (لَنْ) کی اصل میں اختلاف ہے، 'سیبویہ' اور جمہور کے نزدیک اپنی اصل پر ہے، کوئی تغیر وتبدل نہیں ہوا، فرّا کے نزدیک اصل میں (لَا) تھا جیسے کہ (لَمْ) بھی اصل میں (لَا) ہے، اوّل میں (الف) (نون) سے بدلا تو (لَنْ) ہو گیا، اور دوم میں (الف) (میم) سے بدلا تو (لَمْ) ہو گیا، اس قول کو بچند وجوہ ضعیف قرار دیا ہے:

اوّل: یہ کہ اس اصل پر کوئی دلیل نہیں۔

دوم: یہ کہ کلامِ عرب میں (نون) کا (الف) سے بدلنا معروف ہے جیسے: (لَنَسْفَعًا) کہ اصل میں (لَنَسْفَعَنْ) تھا، (الف) کا (نون) سے بدلنا معروف نہیں تو یہ قول خلاف معروف ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔

سوم: یہ کہ اس تقدیر پر معنی تاکید فوت ہو جائیں گے، کیونکہ جب اصل میں (لَا) ہے، اور (لَا) تاکید کا افادہ نہیں کرتا، اصل فعل کی نفی کرتا ہے تو (لَنْ) بھی تاکید کے لئے مفید نہ ہوگا، **نظر بر آں** بعض محققین نے فرمایا کہ مذہب 'سیبویہ' اور جمہور ظاہر ہے۔

۲ قوله: کَیْ لِلسببیَّة: شیخ نے اس مقام پر مذہب کوفیہ اختیار کیا کہ ان کے نزدیک تمام استعمالات میں (کَیْ) ناصبہ ہے، اور مذہب 'اخفش' پر تمام استعمالات میں حرفِ جر بمعنی (لَام) تعلیل ہے، اس مذہب پر مدخول بتقدیر (اَنْ) منصوب ہوتا ہے، اور کبھی ضرورتِ شعری کی بنا پر (اَنْ) ظاہر ہو جاتا ہے، جیسے:

فقالت اکل النّاس اصبحت مانحًا   لسانك کیما ان تغزو تخدعَا

اس میں (مَا) زائدہ ہے، اور (تخدعَا) عطف تفسیری ہے، اور جب (لَام) کے ساتھ مجتمع ہو جیسے:

و او قدت ناریٔ کی لیبصر ضوئهَا   واخرجت کلبی وهو فی البیت داخلهٗ

تو ایک دوسرے کی تاکید ہوتا ہے، اور 'کوفیہ' کے نزدیک چونکہ (کَیْ) خود ناصب ہے، **نظر بر آں** اگر اس کے بعد (اَنْ) یا (لَام) آئے تو زائد ہوتے ہیں، اور 'بصریین' کے نزدیک یہ تفصیل ہے کہ (لَام) اگر اس کے شروع میں آئے جیسے: (**لِکَیْلَا تَاْسَوا عَلٰی مَا فَعَلْتُمْ نَادِمِیْنَ**) تو (کَیْ) بنفسہٖ ناصب ہے، اور تعلیل (لَام) سے مستفاد ہوتی ہے، اور اگر (لَام) اس کے بعد آئے تو زائدہ ہوتا ہے، اور اگر (اَنْ) اس کے بعد آئے تو (کَی) جارہ برائے تعلیل ہوتا ہے، اور ان مقامات کے غیر میں دونوں محتمل ہیں کہ ناصبہ برائے تعلیل ہو یا جارّہ برائے تعلیل، جارّہ ہونے کی صورت میں اس کے بعد (اَنْ) مقدر ہوگا۔

۳ **قوله: سَبب لدخول الجنّة**: دخولِ جنت کے لئے اسلام سبب ظاہری ہے، حقیقی نہیں، کیونکہ سبب حقیقی تو مؤثر حقیقی کو کہتے ہیں، اور مؤثر حقیقی باری تعالیٰ کے سوا کوئی چیز نہیں تو سبب سے سبب ظاہری مراد ہے، اور حدیث (لَنْ یَدْخُلَ اَحَدُکُمُ الْجَنَّةَ بعَمَلِهٖ) میں عمل سے سبب حقیقی کی نفی مراد ہے، لہٰذا مثالِ کتاب، اور اس حدیث میں منافات نہ رہی، کیونکہ مثال میں اسلام کی سببیّت سے مراد سببیّت ظاہری ہے، اور حدیث میں عمل سے سببیّت حقیقی کی نفی مراد ہے تو اثبات ونفی ایک چیز پر وارد نہ ہوا، حتیٰ کہ تنافی لازم آئے، **کما مرَّ فی بحث الباء**۔

(1) **عندالخلیل**: اور 'کسائی' کے نزدیک بھی یہی اصل ہے، کیونکہ بعض اشعار میں (لَا اَنْ یُلاقی) بمعنی (لَنْ یُلاقِیْ) واقع ہے جیسے:

یـرَجّی الـمرءُ مالَا ان یلاقیه ۔۔۔ ویعوض دون اقربه الخطوب

(2) **تخفیفًا**: بغیر کسی قیاسی سبب کے۔

(3) **ای یکون ماقبلها**: فقیر کے خیال ناقص میں (**یکون**) کے بجائے (**کون**) تھا، کیونکہ یہ (اَلسَّببِیَّة) کی تفسیر ہے، کاتب نے بے خیالی میں (**کون**) کو (**یکون**) کر دیا۔

(4) **سببًا**: بایں طور کہ مضمون ماقبل کا حصول مضمونِ مابعد کے حصول کی طرف مودی ہو، ''تکملہ''

ترکیب

قوله: و اصلهَا لَا اَنْ عند الخلیْل: میں (و) حرفِ عطف یا استیناف مبنی بر فتح، (اَصْلُ) مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے (لَنْ)، (اَصْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، (لَا اَنْ) مراد اللفظ مرفوع تقدیراً خبر، (عِنْدَ) مضاف، (اَلْـخَلِیْلِ) مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا (نسبت) کا جو مبتدا اور خبر کے درمیان ہے، مبتدا اپنی خبر اور نسبت کے مفعول فیہ سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ یا معطوفہ ہوا۔

قوله: فحذفَت الهَمزة تخفیفًا: اس میں (فَا) برائے تفصیل مبنی بر فتح، (حُذِفَتْ) فعل ماضی مجہول مبنی بر فتح صیغہ واحد مؤنث غائب، (اَلْهَمْزَةُ) نائب فاعل، (تَخْفِیْفًا) مفعول لہٗ، (حُذِفَتْ) فعل

مجہول اپنے نائب فاعل اور مفعول لہٗ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مفصلہ ہوا۔

قوله: فصَارت لَانْ: اس میں (فَا) حرف عطف برائے تفریع مبنی بر فتح، (صَارَتْ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مؤنث غائب (فعل ناقص)، اس میں (هِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے (لَا اَنْ)، (لَانْ) مراد اللفظ منصوب تقدیراً خبر، (صَارَتْ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قوله: ثُمَّ حذفت الالف لالتقَاء السَّاكنين: میں (ثُمَّ) حرف عطف مبنی بر فتح، (حُذِفَتْ) فعل ماضی مجہول مبنی بر فتح، (تَا) علامت تانیث مبنی بر سکون مقدر کسرۂ موجودہ حرکت تخلص من السکونین صیغہ واحد مؤنث غائب، (اَلْاَلِفُ) نائب فاعل، (ل) حرف جار مبنی بر کسر، (اِلْتِقَاءِ) مضاف، (اَلسَّاكِنَيْنِ) مضاف الیہ، (اِلْتِقَاءِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، (حُذِفَتْ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قوله: فبقيت لَنْ: اس میں (فَا) حرف عطف مبنی بر فتح برائے تفریع، (بَقِيَتْ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مؤنث غائب، (لَنْ) مراد اللفظ مرفوع تقدیراً فاعل، (بَقِيَتْ) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قوله: و كئى للسَّبَبِيَّةِ: اس میں (و) حرف عطف مبنی بر فتح، (كَیْ) مراد اللفظ مرفوع تقدیراً مبتدا، (ل) حرف جار مبنی بر کسر، (اَلسَّبَبِيَّةِ) مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا (ثَابِتَةٌ) مقدر کا، (ثَابِتَةٌ) اسم فاعل صیغہ واحد مؤنث، اس میں (هِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے (كَیْ)، (ثَابِتَةٌ) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

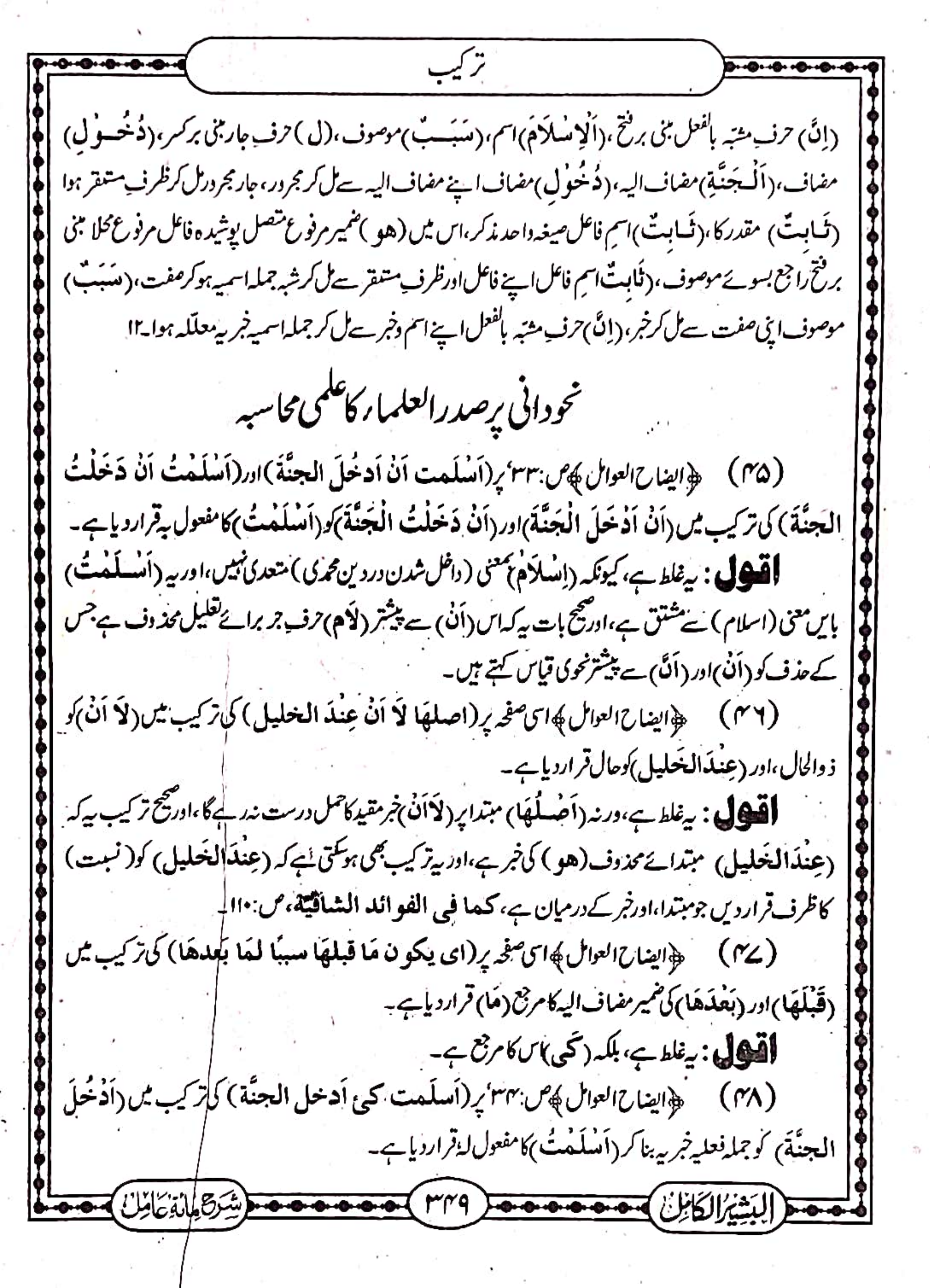
قوله: اى يكون ما قبلها سببا لما بعد ها: اس میں (اَیْ) حرف تفسیر مبنی بر سکون، (يَكُوْنُ) فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر غائب (فعل ناقص)، (مَا) اسم موصول مبنی بر سکون، (قَبْلَ) مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر سکون راجع بسوئے (كَیْ)، (قَبْلَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ (ثَبَتَ) مقدر کا، (ثَبَتَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم موصول، (ثَبَتَ) فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ

سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ، (مَا) اسمِ موصول اپنے صلہ سے مل کر اسمِ فعل ناقص، (سَبَبًا) موصوف، (لِ) حرفِ جار مبنی بر کسر، (مَا) اسمِ موصول مبنی بر سکون، (بَعْدَ) مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے (کَیْ)، (بَعْدَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا (ثَبَتَ) مقدر کا، (ثَبَتَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ موصول، (ثَبَتَ) فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ، (مَا) اسمِ موصول اپنے صلہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتًا) مقدر کا، (ثَابِتًا) اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف، (ثَابِتًا) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت، (سَبَبًا) موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر، (يَكُوْنُ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مفسرہ ہوا، اور فقیر کے خیال ناقص میں یہ (يَكُوْنُ) نہیں، بلکہ (كَوْن) ہے، اور یہ (اَلسَّبَبِيَّة) کی تفسیر ہے، کاتب کی بے خیالی سے (يَـكُـوْنُ) بن گیا، واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب، اس تقدیر پر (اَلسَّبَبِيَّة) معطوف علیہ یا مبدل منہ، اور (كَـوْنُ) مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اسم وخبر سے مل کر عطف بیان یا بدل الکل، معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے مل کر یا مبدل منہ اپنے بدل الکل سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر بطریق مذکور خبر مبتدا۔

قوله: مثل اسلمت کیْ اَدخل الجنّة: میں (مِثْلُ) مضاف، (اَسْلَمْتُ كَيْ اَدْخُلَ الْجَنَّةَ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً مضاف الیہ، (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُهُ) مقدر کی، (مِثَالُ) مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے (كَيْ)، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادهٔ معنیٰ اسلمت کیْ اَدخل الجنّة: میں (اَسْلَمْتُ) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد متکلم، اس میں (تُ) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم، (اَسْلَمْتُ) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا، (كَيْ) حرفِ ناصب مبنی بر سکون، (اَدْخُلَ) فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم، اس میں (اَنَا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون، (اَلْـجَـنَّةَ) مفعول فیہ، (اَدْخُلَ) فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ معللہ ہوا۔

قوله: فانّ الاسلام سبب لدخول الجنّة: میں (فَا) حرفِ تعلیل مبنی بر فتح،



(اِنَّ) حرفِ مشبہ بالفعل مبنی بر فتح، (اَلْاِسْلَامَ) اسم، (سَبَبٌ) موصوف، (ل) حرفِ جار مبنی بر کسر، (دُخُوْلِ) مضاف، (اَلْجَنَّةِ) مضاف الیہ، (دُخُوْلِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا، (ثَابِتٌ) اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف، (ثَابِتٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت، (سَبَبٌ) موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر، (اِنَّ) حرفِ مشبہ بالفعل اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معللہ ہوا۔۱۲

نحو دانی پر صدر العلماء کا علمی محاسبہ

(۴۵) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:۳۳، پر (اَسْلَمت اَنْ اَدخُلَ الجنَّةَ) اور (اَسْلَمْتُ اَنْ دَخَلْتُ الجنَّةَ) کی ترکیب میں (اَنْ اَدخَلَ الْجَنَّةَ) اور (اَنْ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ) کو (اَسْلَمْتُ) کا مفعول بہ قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے، کیونکہ (اِسْلَامْ) بمعنی (داخل شدن در دین محمدی) متعدی نہیں، اور یہ (اَسْلَمْتُ) بایں معنی (اسلام) سے مشتق ہے، اور صحیح بات یہ کہ اس (اَنْ) سے پیشتر (لَام) حرفِ جر برائے تعلیل محذوف ہے جس کے حذف کو (اَنْ) اور (اَنَّ) سے پیشتر نحوی قیاس کہتے ہیں۔

(۴۶) ﴿ایضاح العوامل﴾ اسی صفحہ پر (اصلھَا لَا اَنْ عِنْدَ الخلیل) کی ترکیب میں (لَا اَنْ) کو ذوالحال، اور (عِنْدَ الخَلیل) کو حال قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے، ورنہ (اَصْلُهَا) مبتدا پر (لَا اَنْ) خبر مقید کا حمل درست نہ رہے گا، اور صحیح ترکیب یہ کہ (عِنْدَ الخَلیل) مبتدائے محذوف (ھو) کی خبر ہے، اور یہ ترکیب بھی ہو سکتی ہے کہ (عِنْدَ الخَلیل) کو (نسبت) کا ظرف قرار دیں جو مبتدا، اور خبر کے درمیان ہے، کما فی الفوائد الشافیۃ، ص:۱۱۰۔

(۴۷) ﴿ایضاح العوامل﴾ اسی صفحہ پر (ای یکون مَا قبلھَا سببًا لمَا بعدھَا) کی ترکیب میں (قَبلَهَا) اور (بَعْدَهَا) کی ضمیر مضاف الیہ کا مرجع (مَا) قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے، بلکہ (کَیْ) اس کا مرجع ہے۔

(۴۸) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:۳۴، پر (اَسلَمت کیْ اَدخل الجنّة) کی ترکیب میں (اَدْخلَ الجنَّةَ) کو جملہ فعلیہ خبریہ بنا کر (اَسْلَمْتُ) کا مفعول لہٗ قرار دیا ہے۔

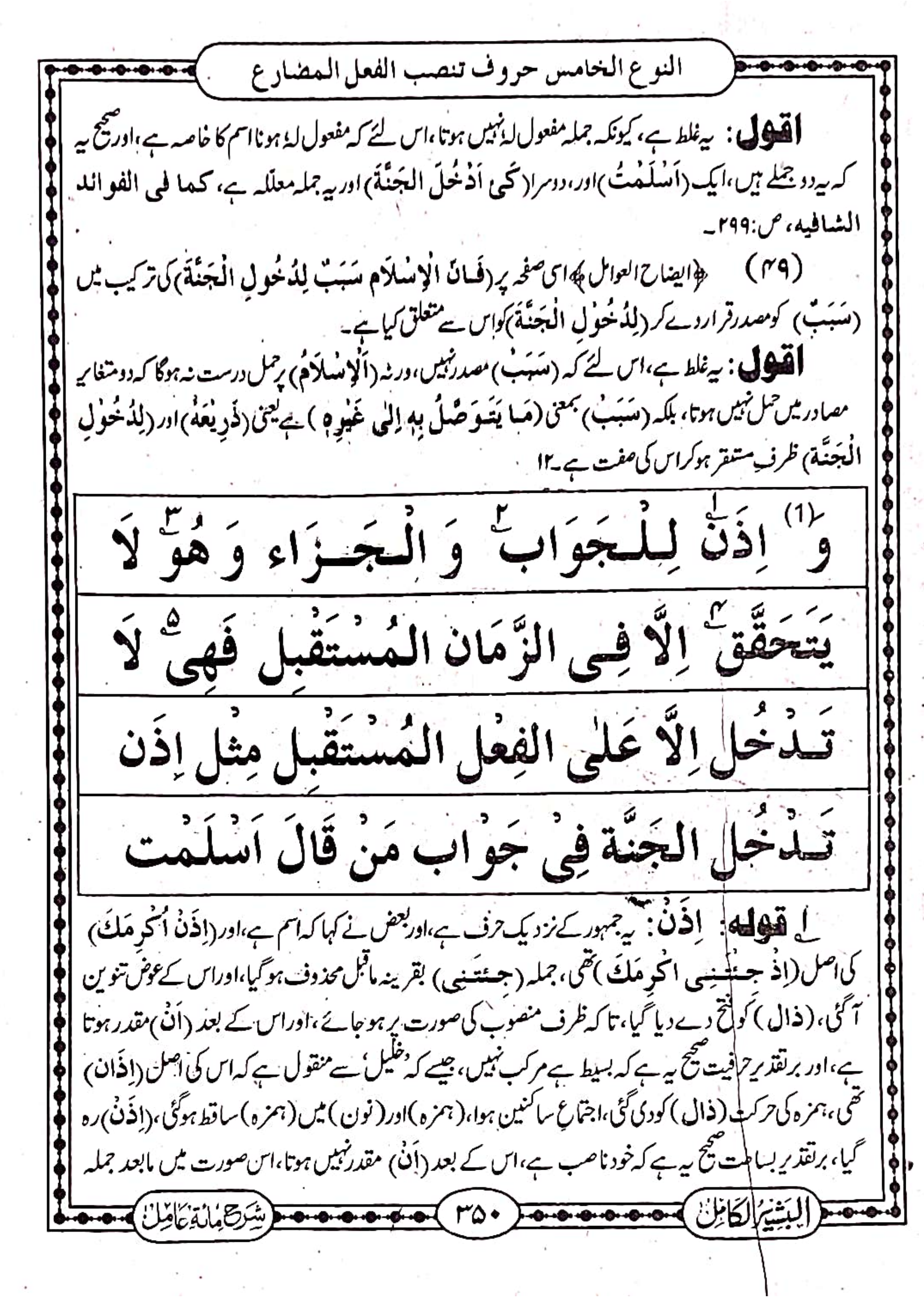
اقول: یہ غلط ہے، کیونکہ جملہ مفعول لہ نہیں ہوتا، اس لئے کہ مفعول لہ ہونا اسم کا خاصہ ہے، اور صحیح یہ کہ یہ دو جملے ہیں، ایک (اَسْلَمْتُ) اور، دوسرا (کَیْ اَدْخُلَ الْجَنَّۃَ) اور یہ جملہ معللہ ہے، کما فی الفوائد الشافیہ، ص:۲۹۹۔

(۴۹) ﴿ایضاح العوامل﴾ اسی صفحہ پر (فَاِنَّ الْاِسْلَامَ سَبَبٌ لِدُخُوْلِ الْجَنَّۃَ) کی ترکیب میں (سَبَبٌ) کو مصدر قرار دے کر (لِدُخُوْلِ الْجَنَّۃَ) کو اس سے متعلق کیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے، اس لئے کہ (سَبَبٌ) مصدر نہیں، ورنہ (اَلْاِسْلَامُ) پر حمل درست نہ ہوگا کہ دو متغایر مصادر میں حمل نہیں ہوتا، بلکہ (سَبَبٌ) بمعنی (مَا یُتَوَصَّلُ بِہٖ اِلٰی غَیْرِہٖ) ہے یعنی (ذَرِیْعَۃٌ) اور (لِدُخُوْلِ الْجَنَّۃِ) ظرفِ مستقر ہو کر اس کی صفت ہے۔۱۲

وَ(1) اِذَنْ[۱] لِلْجَوَابِ[۲] وَ الْجَزَاءِ وَ هُوَ[۳] لَا يَتَحَقَّقُ[۴] اِلَّا فِى الزَّمَانِ الْمُسْتَقْبَلِ فَهِىَ[۵] لَا تَدْخُلُ اِلَّا عَلَى الْفِعْلِ الْمُسْتَقْبَلِ مِثْلُ اِذَنْ تَدْخُلَ الْجَنَّةَ فِىْ جَوَابِ مَنْ قَالَ اَسْلَمْتُ

۱ **قولہ: اِذَنْ:** یہ جمہور کے نزدیک حرف ہے، اور بعض نے کہا کہ اسم ہے، اور (اِذَنْ اُکْرِمَکَ) کی اصل (اِذْ جِئْتَنِیْ اُکْرِمُکَ) تھی، جملہ (جِئْتَنِیْ) بقرینہ ماقبل محذوف ہو گیا، اور اس کے عوض تنوین آ گئی، (ذال) کو فتح دے دیا گیا، تاکہ ظرف منصوب کی صورت پر ہو جائے، اور اس کے بعد (اَنْ) مقدر ہوتا ہے، اور بر تقدیر حرفیت صحیح یہ ہے کہ بسیط ہے مرکب نہیں، جیسے کہ خلیل سے منقول ہے کہ اس کی اصل (اِذْ اَنْ) تھی، ہمزہ کی حرکت (ذال) کو دی گئی، اجتماعِ ساکنین ہوا، (ہمزہ) اور (نون) میں (ہمزہ) ساقط ہو گئی، (اِذَنْ) رہ گیا، بر تقدیر بساطت صحیح یہ ہے کہ خود ناصب ہے، اس کے بعد (اَنْ) مقدر نہیں ہوتا، اس صورت میں مابعد جملہ



فعلیہ ہوگا، اور درصورتِ تقدیر (اَنْ) مابعد بتاویل مصدر ہو کر مبتدا، اور خبر، (حَاصِلٌ) محذوف ہوتی ہے۔

۲ **قوله: للجواب و الجزاء:** (اِذَنْ) کے برائے جواب ہونے سے مراد یہ ہے کہ ایسے کلام میں واقع ہوتا ہے جو دوسرے کلام کا جواب ہو، ابتدائی کلام میں نہیں آتا، اور برائے جزا ہونے سے مراد یہ ہے کہ اس کے مدخول کا مضمون دوسرے کلام کے مضمون کی جزا، اور مکافات ہو تو جزا بمعنی لغوی ہے، اصطلاحی نہیں۔

۳ **قوله: وهو لا يتحقَّق:** ضمیر (ھو) کا مرجع عمل (اِذَنْ) ہے جو ماقبل سے بایں طور مفہوم ہوتا ہے کہ (اِذَنْ) کو عوامل ناصبہ سے شمار کر رہے ہیں، پس معنی یہ ہوئے کہ عمل (اِذَنْ) اس وقت متحقق ہوگا جب کہ اس کے مدخول فعل مضارع سے زمانہ استقبال مراد ہو جیسے مثالِ کتاب میں، اور اگر زمانہ حال مراد ہو جیسے گفتگو کرنے والے سے کہا: (اِذَنْ اَظُنُّكَ كَاذِبًا) اب میں تم کو جھوٹا گمان کرتا ہوں تو اس صورت میں فعل مضارع پر بجائے نصب رفع واجب ہوگا، اس سے ظاہر ہو گیا کہ (اِذَنْ) کے ناصب ہونے کے واسطے یہ ضروری ہے کہ اس کا مدخول فعل مضارع زمانہ تکلم کے اعتبار سے مستقبل ہو، جس کلام کے جواب میں واقع ہے اس کے اعتبار سے مستقبل ہونا کافی نہیں، ورنہ مثالِ مذکورہ بالا میں رفع واجب نہ ہوتا کہ مخاطب کو کاذب گمان کرنا اس کی گفتگو کے بعد ہی ہے تو اس اعتبار سے (اَظُنُّ) مستقبل ہوا، نیز یہ (ظن) اس کی گفتگو کی جزا، اور مکافات ہے، اور مکافاتِ فعل بعد فعل ہی ہوتی ہے، پس بایں اعتبار بھی (اَظُنُّ) مستقبل ہوا، اور یہ بھی احتمال ہے کہ ضمیر (ھو) کا مرجع (الجواب والجزاء) بتاویلِ (کلّ واحد) یا بتاویل المجموع من حيث المجموع ہو۔

۴ **قوله: لا يتحقق الّا فی الزّمان المستقبل:** اگر ضمیر (ھو) کا مرجع عمل (اِذَنْ) ہے تو معنی یہ ہیں کہ عمل (اِذَنْ) باعتبار زمانہ مستقبل ہی کے لئے متحقق ہوتا ہے، کیونکہ یہ عمل میں (اَنْ) پر محمول ہے، اور وجہ عمل مدخول کا مستقبل ہونا ہے، پس اگر (اِذَنْ) کا مدخول مستقبل نہیں تو وجہ حمل منتفی ہو گئی، لہٰذا عمل نہ کرے گا، اس تقریر سے ظاہر ہوا کہ (فِي الزَّمَان) میں (فِيْ) بمعنی اعتبار ہے جیسے اس قول میں (اَلدَّارُ فِي نَفْسِهَا حكمُهَا كَذَا) اور اگر مرجع الجواب والجزاء ہے تو معنی یہ ہیں کہ جواب و جزا زمانہ مستقبل ہی میں متحقق ہوتے ہیں، کیونکہ قول کا جواب قول کے بعد ہی ہوتا ہے، اور فعل کی جزا فعل کے بعد ہوتی ہے لیکن یہ وجہ تام نہیں، کیونکہ اس سے زمانہ تکلم کے اعتبار سے مدخول (اِذَنْ) کا مستقبل ہونا لازم نہیں آتا، حالانکہ (اِذَنْ) کے عمل کا دارمدار اسی پر ہے، اور اسی بنا پر قولِ آئندہ کی تفریع بھی درست نہ ہوگی، اور فقیر کی بیان کردہ

وجہ اوّل تام ہے، اور اس کے اعتبار سے تفریع بھی درست، لہٰذا ضمیر (ھو) کا مرجع عمل (اِذَنْ) کو قرار دینا ہی صحیح ہے۔

۵ قوله: فهي لَا تدخل الخ: یہ قولِ سابق پر تفریع ہے یعنی جب ثابت ہوا کہ عمل (اِذَنْ) زمانۂ مستقبل ہی کے اعتبار سے ہوتا ہے تو لازم آیا کہ وہ فعل مستقبل ہی پر داخل ہو، اگر فعل حال یا ماضی پر داخل ہو تو بوجہ فوتِ شرط عمل نہ کرے گا۔

مخفی نہ رہے کہ عمل (اِذَنْ) کے واسطے جس طرح مدخول کا مستقبل ہونا شرط ہے، اسی طرح یہ بھی شرط ہے کہ اس کا مدخول ماقبل کا متمم نہ ہو، اگر ہے تو عمل نہ کرے گا، اس کی بالاستقرا تین صورتیں ہیں:

اوّل: یہ کہ مابعد اس کے ماقبل کے لئے خبر ہو جیسے: (اَنَا اِذَنْ اَحْسَنُ اِلَيْكَ)

دوم: یہ کہ مابعد اس پر متقدم شرط کے لئے جزا ہو جیسے: (اِنْ جِئْتَنِيْ اِذَنْ اُكْرِمَكَ)

سوم: یہ کہ مابعد اس پر متقدم قسم کا جواب ہو جیسے: (وَاللّٰهِ اِذَنْ اُكْرِمَكَ) اور یہ بھی شرط ہے کہ اس میں اور مدخول میں فاصل نہ ہو، ورنہ عمل نہ کرے گا جیسے: اِذَنْ يَا عَبْدَ اللّٰهِ اُكْرِمُكَ، لیکن (قسم) اور (لائے نفی) کا فاصل ہونا مانع عمل نہیں جیسے: (اِذَنْ وَاللّٰهِ اُكْرِمَكَ) اور (اِذَنْ لَا اُكْرِمَكَ) "تکملہ" وغیرہ ۱۲

(1) واِذَنْ: اِذَنْ کی کتابت میں اختلاف ہے، جمہور کے نزدیک بالف (اِذًا) لکھا جاتا ہے، اور 'مازنی' و'مبرّد' کے نزدیک بنون (اذن)، یہ اختلاف ایک دوسرے اختلاف پر مبنی ہے، وہ یہ کہ جمہور اس بات کے قائل ہیں کہ اس کا نون تنوین کے نون سے مشابہ ہونے کی وجہ سے حالت وقف میں (الف) سے بدل جاتا ہے، لہٰذا وہ (الف) سے لکھتے ہیں، اور 'فرّاء' کے نزدیک اگر عامل ہے تو (الف) کے ساتھ لکھا جائے گا، ورنہ (نون) کے ساتھ، تاکہ یہ (اِذَا ظرف) سے ممتاز ہو جائے، اور عامل ہونے کی صورت میں (الف) کے ساتھ لکھنے سے التباس اس لئے لازم نہ آئے گا کہ عمل فارق ہے، کیونکہ (اذا ظرفیہ) عمل نہیں کرتا۔ ۱۲

ترکیب

قوله: و اِذَنْ لِلْجَوَاب والجَزَاء: میں (و) حرفِ عطف یا استیناف مبنی بر فتح، (اِذَنْ) مراد اللفظ مرفوع تقدیراً مبتدا، (ل) حرفِ جار مبنی بر کسر، (اَلْجَوَاب) معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اَلْجَزَاءِ) معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتَةٌ) مقدر کا،

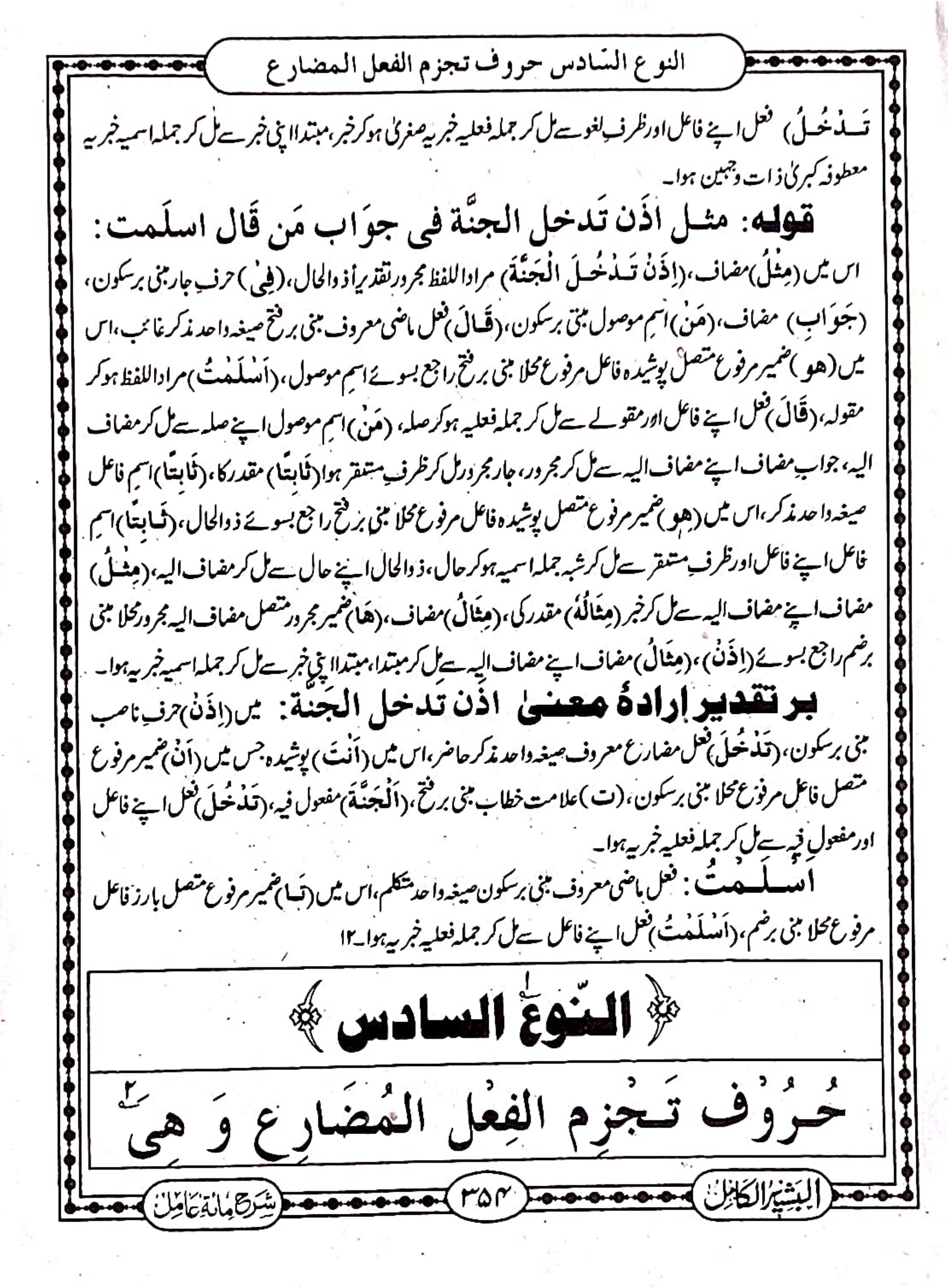
(ثَـابِتَةٌ) اسمِ فاعل صیغہ واحد مؤنث، اس میں (هِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا، (ثَـابِتَةٌ) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

قوله: وهو لَا يتحقَّق الَّا فِي الزَّمَان المستَقبل: اس میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (هُــو) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا، مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے (اِذَنْ) کا جواب و جزا ہونا، (لَا يَتَحَقَّقُ) نفی فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا، (اِلَّا) حرفِ استثنا مبنی بر سکون، (فِیْ) حرفِ جار مبنی بر سکون، (اَلـزَّمَـانِ) موصوف، (اَلْـمُسْتَقْبِلِ) میں (الف لام) حرفِ تعریف مبنی بر سکون، (مُسْتَقْبِلِ) اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف، (مُسْتَقْبِلِ) اسمِ فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر صفت، (اَلزَّمَانِ) موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر مستثنیٰ مفرغ ہوکر ظرفِ لغو، (لَا يَتَحَقَّقُ) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ صغریٰ ہوکر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ کبریٰ ذاتِ وجہین ہوا۔

سوال: جار مجرور اسم نہیں، اور مستثنیٰ اسم ہی ہوتا ہے، پھر جار مجرور کو مستثنیٰ کہنا کس طرح درست ہوا؟

جواب: بیشک مستثنیٰ ہونا اسم کا خاصہ ہے، مگر یہاں پر درحقیقت مستثنیٰ مجرور ہے جو مفعول بہ غیر صریح، اور وہ اسم ہے ترکیب میں، اس کو یوں ہی تعبیر کرتے ہیں جیسے ہم نے کیا، ایسے تمام مقامات پر یہی سمجھنا چاہیے۔۱۲

قوله: فهي لَا تَـدخل الَّا علىٰ الفعل المستقبل: میں (فَا) حرفِ عطف برائے تفریع مبنی بر فتح، (هِیَ) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے (اِذَنْ)، (لَا تَدْخُلُ) نفی فعل مضارع معروف صیغہ واحد مؤنث غائب، اس میں (هِــیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا، (اِلَّا) حرفِ استثنا مبنی بر سکون، (عَـلٰـی) حرفِ جار مبنی بر سکونِ مقدر، (اَلْـفِـعْـلِ) موصوف، (اَلْـمُسْتَقْبِلِ) میں (ال) حرفِ تعریف مبنی بر سکون، (مُسْتَقْبِلِ) اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف، (مُسْتَقْبِلِ) اسمِ فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر صفت، (اَلْـفِـعْـلِ) موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر مستثنیٰ مفرغ ہوکر ظرفِ لغو، (لَا



تَــدْخُــلُ) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ صغریٰ ہوکر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ کبریٰ ذات وجہین ہوا۔

قوله: مثل اذَن تَدخل الجنَّة فی جوَاب مَن قَال اسلَمت:
اس میں (مِثْلُ) مضاف، (اِذَنْ تَـدْخُـلَ الْجَنَّةَ) مراداللفظ مجرور تقدیراً ذوالحال، (فِیْ) حرفِ جار مبنی بر سکون، (جَوَابِ) مضاف، (مَنْ) اسمِ موصول مبنی بر سکون، (قَـالَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ موصول، (اَسْلَمْتُ) مراداللفظ ہوکر مقولہ، (قَالَ) فعل اپنے فاعل اور مقولے سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر صلہ، (مَنْ) اسمِ موصول اپنے صلہ سے مل کر مضاف الیہ، جواب مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتًا) مقدر کا، (ثَابِتًا) اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے ذوالحال، (ثَـابِتًا) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر مضاف الیہ، (مِـثْـلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُهُ) مقدر کی، (مِثَالُ) مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے (اِذَنْ)، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ اذن تدخل الجَنة: میں (اِذَنْ) حرفِ ناصب مبنی بر سکون، (تَدْخُلَ) فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر حاضر، اس میں (اَنْتَ) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلا مبنی بر سکون، (ت) علامت خطاب مبنی بر فتح، (اَلْجَنَّةَ) مفعول فیہ، (تَدْخُلَ) فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

اَسلَـمْتُ: فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد متکلم، اس میں (تـا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلا مبنی بر ضم، (اَسْلَمْتُ) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔۱۲

النوعُ السادس

حُـرُوْف تَـجْزم الفِعْل المُضَارِع وَ هِیَ ۲

خَمْسَةُ اَحْرُفٍ لَمْ وَ لَمَّا وَ لَامُ الاَمْرِ

وَ لاَ النَّهِي

[1] **قوله: النّوع السَّادس :** نوعِ خامس میں نواصب فعل مضارع کا ذکر تھا، اور اس میں فعل مضارع کے جوازم کا ذکر ہے، جوازم کو نواصب سے ذکر میں مؤخر کیا، تا کہ سہل سے مشکل کی طرف ترقی ہو، جو طریقۂ تعلیم کے مطابق ہے، اس کی توضیح یہ ہے کہ نواصب کا عمل نصب ہے، اور جوازم کا جزم، اور شک نہیں کہ نصب بہ نسبت جزم آسان ہے، کیونکہ بحالت نصب مضارع مجرد از ضمائر بارزہ کا آخر ہمیشہ مفتوح ہوتا ہے لفظاً یا تقدیراً، اور بحالت جزم کبھی ساکن، اور کبھی محذوف، تو نصب میں یکسانیت ہوئی، اور جزم میں اختلاف، اور شک نہیں کہ یکسانیت بہ نسبت اختلاف آسان ہوتی ہے تو نصب آسان ہوا، اور جزم مشکل، پس نواصب باعتبار نصب آسان، اور جوازم باعتبار جزمِ مشکل ٹھہرے، اور مشکل کو آسان کے بعد ذکر کرنے سے ترقی مذکور حاصل ہوتی ہے۔

[2] **قوله: خَمسَة اَحرف :** ان پانچ حروف میں سے چار اوّل ایک فعل کو جزم دیتے ہیں، اور پانچواں دو فعل کو جزم دیتا ہے۔

سوال : اس پانچویں کو نوعِ آئندہ میں ذکر کرنا مناسب تھا، کیونکہ اس نوع میں ان جوازم کا ذکر ہے جو دو فعل کو جزم دیتے ہیں؟

جواب: نوعِ آئندہ میں ذکر کرنا مناسب نہیں، کیونکہ اس نوْع میں اسمائے جوازم کا ذکر ہے، اور یہ پانچواں حرف ہے، اور حرف کو اسم کے ساتھ ذکر کرنا بے جا ہے۔

[3] **قوله: ولاَ النَّهِي :** (لائے نافیہ) جیسے: (لَا تَضْرِبُ) اور (لائے زائدہ) جیسے: (لَا اُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيَامَةِ) سے احتراز ہے کہ یہ دونوں جازم نہیں، اس عبارت میں لفظ (لَا) لفظ (اَلنَّهِي) کی طرف مضاف ہے جیسے: نحوی (لائے نفی جنس) کو (لَا التَّبْرِيَه) بہ اضافت ہوتے ہیں۔

سوال: یہ اضافت درست نہیں، کیونکہ اگر (لَا) سے حرف مراد ہے تو حرف مضاف نہیں ہوتا، اس لئے کہ مضاف ہونا اسم کا خاصہ ہے، اور اگر (لَا) سے لفظ مراد ہے، معنی نہیں تو وہ علم ہے اس (لَا) کا جو حرف ہے، اور

علم بھی مضاف نہیں ہوتا، ورنہ دو تعریف کا اجتماع لازم آئے گا، ایک تعریف علمیت، اور دوسری تعریف اضافت؟
جواب: بے شک (لَا النَّهِیْ) میں (لَا) علم ہے، اور علم کی اضافت بعد اعتبار تنکیر ہوا کرتی ہے تو دو تعریف کا اجتماع لازم نہ آیا۔۱۲

ترکیب

قوله: النّوع السَّادس حرُوف تجزم الْفعلَ المضَارِع:
میں (اَلنَّوْعُ) موصوف، (اَلسَّادِسُ) صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتدا، (حُرُوْفٌ) موصوف، (تَجْزِمُ) فعل مضارع معروف صیغہ واحد مؤنث غائب، اس میں (هِيَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف، (اَلْفِعْلَ) موصوف، (اَلْمُضَارِعَ) میں (ال) حرف تعریف مبنی بر سکون، (مُضَارِعَ) صفت، (اَلْفِعْلَ) موصوف اپنی صفت سے مل کر مفعول بہ، (تَجْزِمُ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر صفت، (حُرُوْفٌ) موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا۔

قوله: و هیَ خمسَةُ اَحرف لَمْ و لَمَّا و لَامُ الْاَمرِ و لَا النّهی و اِنْ للشَّرط و الجَزاء: میں (و) حرفِ استیناف مبنی بر فتح، (هِيَ) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا، مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف یعنی (حُرُوْفٌ)، (خَمْسَةُ) ممیز مضاف، (اَحْرُفٍ) تمیز مضاف الیہ، (خَمْسَةُ) ممیز مضاف اپنی تمیز مضاف الیہ سے مل کر مبدل منہ، (لَمْ) مراد اللفظ مرفوع تقدیراً معطوف علیہ، (و) حرف عطف مبنی بر فتح، (لَمَّا) مراد اللفظ مرفوع تقدیراً معطوف، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (لَامُ) مضاف، (اَلْاَمْرِ) مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (لَا) مضاف مرفوع تقدیراً، (اَلنَّهْیِ) مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اِنْ) مراد اللفظ مرفوع تقدیراً ذو الحال، (ل) حرفِ جار مبنی بر کسر، (اَلشَّرْطِ) معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اَلْجَزَاءِ) معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتَةٌ) مقدر کا، (ثَابِتَةٌ) اسمِ فاعل صیغہ واحد مؤنث، اس میں (هِيَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے ذو الحال، (ثَابِتَةٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر حال، ذو الحال اپنے حال سے مل کر معطوف،

(لَمْ) معطوف علیہ اپنے تمام معطوفات سے مل کر بدل الکل، مبدل منہ اپنے بدل الکل سے مل کر خبر، (هِیَ) مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا، سابق کی طرح یہاں پر بھی (لَمْ) اور (لَمَّا) اور (لَامُ الامر) اور (لَا النَّهی) اور (اِنْ لِلشَّرْطِ وَالْجَزَاء) کومبتدا محذوف کی خبر قرار دے سکتے ہیں یعنی (لَمْ) کو (اَحَدُهَا) کی، اور (لَمَّا) کو (ثَانِیهَا) کی اور (لَامُ الْاَمْرِ) کو (ثَالِثُهَا) کی، اور (لَا النَّهی) کو (رَابِعُهَا) کی، اور (اِنْ لِلشَّرْطِ وَالْجَزَاءِ) کو (خَامِسُهَا) کی۔۱۲

وَاِنْ[۱] لِلشَّرْطِ وَالْجَزَاء فَلَمْ[۲] تَجْعَل[۳] (1)

الْمُضَارِعَ مَاضِيًا مَنْفِيًا مِثْل لَمْ يَضْرِب

بِمَعْنٰی مَا ضَرَبَ[۴] وَلَمَّا مِثْلُ لَمْ لٰكِنَّها

مُخْتَصَّةٌ[۵] بِالْاِسْتِغْرَاقِ[۶] مِثْل لَمَّا يَضْرِب

زَيْد اَیْ مَا ضَرَبَ[۷] زَيْد فِیْ شَیْءٍ مِنَ

الْاَزْمِنَةِ الْمَاضِيَةِ

[۱] **قوله: و ان للشرط و الجزاء:** اکثر نحویوں نے شرط کی تفسیر سبب، اور جزا کی مسبب کے ساتھ کی ہے، چنانچہ شارح علیہ الرحمۃ نے نوعِ سابع میں بر مسلک نحات اسی تفسیر کو ذکر فرمایا ہے، لیکن شیخ 'رضیؒ' نے اس پر اعتراض کیا کہ اوّل کا سبب ہونا ضروری نہیں، کبھی اوّل سبب ہوتا ہے جیسے: (اِنْ کَانَتِ الشَّمْسُ طَالِعَةً فَالنَّهَارُ مَوْجُوْدٌ) میں طلوعِ شمس وجودِ نہار کے واسطے سبب ہے، اور کبھی اوّل

سبب نہیں ہوتا بلکہ شرط ہوتا ہے جیسے: (اِنْ کَانَ لِیْ مَالٌ فَحَجَجْتُ) میں کہ وجودِ مال حج کے لئے سبب نہیں بلکہ شرط ہے، اور کبھی اوّل نہ سبب ہوتا ہے، نہ شرط جیسے: (اِنْ کَانَ زَیْدٌ اَبِیْ فَکُنْتُ اِبْنَهٗ) میں کہ (ابوّة زید) بنوّة متکلّم کے لئے نہ سبب ہے، نہ شرط کیونکہ سبب اپنے مسبّب پر، اور شرط اپنے مشروط پر مقدم ہوتی ہے، اور (ابوّة زید) متکلم کی (بنوّة) پر مقدم نہیں کہ دونوں متضائفین ہیں، اور متضائفین میں معیت ہوتی ہے، تقدم وتاخر نہیں ہوتا، یا جیسے: (اِنْ کَانَ النَّهَارُ مَوْجُوْدًا فَالشَّمْسُ طَالِعَةٌ) میں کہ وجودِ نہار طلوعِ شمس کے واسطے نہ سبب ہے، نہ شرط بلکہ طلوعِ شمس وجودِ نہار کے لئے سبب ہے، بلکہ شرط وجزا کی تفسیر یہ ہے کہ اوّل ملزوم ہو، اور ثانی لازم، شارح علیہ الرحمۃ نے ''فوائد ضیائیہ'' میں اسی کو اختیار فرمایا ہے، اور اہلِ میزان کے نزدیک تفسیر یہ ہے کہ ثانی کا بروقت صدق اوّل صادق آنا یہ تفسیر لزومیہ، اور اتفاقیہ دونوں کو شامل ہے، بخلاف تفسیر شیخ 'رضی' کہ بظاہر اتفاقیہ کو شامل نہیں، ''شرح الشرح'' میں فرمایا کہ شیخ 'رضی' کی مراد ملزوم اور لازم سے صرف وہ نہیں جو قضیہ لزومیہ میں ہوتے ہیں، بلکہ جو لزومیہ، اور اتفاقیہ دونوں کو عام ہوں، **نظر برآں** شیخ 'رضی' اور اہلِ میزان کی تفسیریں متفق ہو جاتی ہیں، ''تکملہ'' میں فرمایا کہ نحات کی مراد سببیّت سے مجرد اتّصال ہے جو اعتقادِ متکلم میں ہو، خواہ فی الواقع یا ادعاءً جیسے: (اِنْ تَشْتِمْنِیْ اُکْرِمْكَ) تو اس تقدیر پر تینوں تفسیریں مآلاً ایک ہو جائیں گی، واللہ تعالیٰ اعلم۔

۲ قوله: فَلَمْ: مذکورہ بالا پانچ حروف میں چار ایک فعل کو جزم دیتے ہیں، اور پانچواں دو فعل کو، ان چاروں کو ذکر میں پانچویں پر مقدم بایں مناسب کیا کہ واحد، اثنین پر مقدم ہے، پھر ان چاروں میں سے (لَمْ) کو، باقی پر مقدم کرنے کا نکتہ یہ ہے کہ (لَمْ) بعض نحویوں کے نزدیک (لَمَّا) کی اصل ہے کہ وہ اصل میں (لَمْ) تھا، برائے افادۂ استغراق (مَا) کا اضافہ کیا گیا، اور اصل بوجہ شرافت اپنی فرع پر مقدم کی جاتی ہے، اور (لامِ امر) اور (لائے نہی) پر اس لئے مقدم کیا کہ (لَمْ) کا مدخول زمانۂ ماضی پر دلالت کرتا ہے، اور ان دونوں کا زمانۂ استقبال پر، اور زمانۂ ماضی' زمانۂ استقبال پر مقدم ہوتا ہے، بایں مناسبت **دال علی الماضی** کے عامل کو **دال علی المستقبل** کے عامل پر ذکر میں مقدم کر دیا گیا، یا اس لئے کہ (لَامِ اَمْر) اور (لائے نہی) کا عمل (لَمْ) کے ساتھ قلب میں مشابہت رکھنے کی وجہ سے ہے کہ یہ دونوں خبر کو انشاء کی طرف منقلب کر دیتے ہیں، جس طرح (لَمْ) مضارع کو ماضی کی طرف، لہٰذا (لَمْ) اصل ہوا، اور یہ فرع **لا یذهب علیك انها**

نكات بعد الوقوع تشحيذًا لاذهان المبتدئين لحصول البروع۔

٣ **قوله: يَجْعَل:** یعنی (لَمْ) مضارع کو بمعنی ماضی منفی کر دیتا ہے، یہی مذہب جمہور ہے، یہ مطلب نہیں کہ لفظ مضارع کو لفظ ماضی منفی کر دیتا ہے جیسے کہ بعض نحویوں نے کہا، چنانچہ ان میں سے 'جزولی' بھی ہیں، اس لئے کہ کلام عرب میں (لَمْ) کے بعد مضارع آتا ہے، ماضی منفی نہیں آتی۔

٤ **قوله: بمعنى مَا ضرب:** 'سیبویہ' کے کلام سے یہ بات مفہوم ہوتی ہے کہ جس طرح (قَدْ) اثبات میں تقریب کا افادہ کرتا ہے، اسی طرح نفی میں تقریب کا افادہ (مَا) کرتا ہے تو (مَا ضَرَبَ) کے معنی ہوئے گزشتہ زمانۂ قریب میں نہیں مارا، بخلاف (لَمْ) کہ وہ زمانۂ گزشتہ میں انتفا کے فعل پر دلالت کرتا ہے، عام ازیں کہ انتفائے فعل زمانۂ گزشتہ قریب میں ہو یا بعید میں تو (لَمْ يَضْرِبْ) کے معنی ہوئے گزشتہ زمانہ میں نہیں مارا، پس (مَا) اور (لَمْ) زمانۂ گزشتہ میں انتفائے فعل پر دلالت کرنے میں متفق ہیں، تقریب نفی کے اعتبار سے مختلف کہ (مَا) تقریب نفی کا افادہ کرتا ہے، اور (لَمْ) نہیں کرتا، **حاصل یہ کہ** زمانۂ گزشتہ میں انتفائے فعل پر دلالت (مَا) اور (لَمْ) میں مشترک فیہ، اور تقریب نفی پر دلالت مختلف فیہ، پس معلوم ہوا کہ شارح علیہ الرحمۃ کے قول بمعنی (مَا ضَرَبَ) سے مقصود معنی مشترک فیہ ہیں، اور مراد یہ ہے کہ (لَمْ يَضْرِبْ) زمانۂ گزشتہ میں انتفائے ضرب پر دلالت کرنے کے اعتبار سے بمعنی (مَا ضرب) ہے، اور قولِ سابق (فَلَمْ يَجْعَلِ الْمُضَارِعَ مَاضِيًا مَنفِيًا) اس پر قرینہ ہے کہ یہ اسی کی مثال ہے، اور اس میں صرف (مَا ضِيًا منفيًا) ہے، (مَاضيًا مَنفيًا قَرِيبًا) نہیں۔

٥ **قوله: مختصّة:** اسم فاعل ہے، اور اسم مفعول ہونا بھی محتمل کہ اختصاص لازم، اور متعدی دونوں طرح مستعمل ہے۔

٦ **قوله: بالاستغراق:** یعنی وقت انتفا سے وقت تکلم تک استمرار نفی کے افادہ کے ساتھ مخصوص ہے، "مغنی اللبیب" میں فرمایا کہ وقت تکلم تک استمرار نفی پر دلالت کرنے کی وجہ سے اس کے بعد فائے تعقیب کا آنا جائز نہیں، بخلاف (لَمْ) کہ اس کا آنا جائز ہے، کیونکہ اس کی دلالت استمرار پر نہیں، چنانچہ عرب کہتے ہیں: (قُمْتُ فَلَمْ تَقُمْ) اور (قُمْتُ فَلَمَّا تَقُمْ) نہیں کہتے، اور اسی واسطے (لَمْ يَكُنْ ثُمَّ كَانَ) درست ہے، اور (لَمَّا يَكُنْ ثُمَّ كَانَ) درست نہیں، بلکہ (لَمَّا يَكُنْ وَسَوْفَ يَكُوْنُ) کہا جائے گا۔

۶ **قوله: بالاستغراق**: بائے جارّہ جو اختصاص کا صلہ ہو، اس کا مدخول کبھی مقصور علیہ ہوتا ہے، اور کبھی مقصور، پس استغراق اگر مقصور علیہ ہے تو معنی یہ ہوں گے کہ (لَمَّا) استغراق پر مقصور ہے کہ عدم استغراق کے ساتھ مجتمع نہیں ہوتا، بخلاف (لَمْ) کہ وہ مقصور نہیں، اسی واسطے استغراق، اور عدم استغراق ہر ایک کے مادّہ میں مستعمل ہوتا ہے جیسے: (وَلَمْ اَكُنْ بِدُعَائِكَ رَبِّ شَقِيًّا) مادّۂ استغراق ہے، اور (هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِيْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْئًا مَّذْكُوْرًا) مادّۂ عدم استغراق، اس تقدیر پر استغراق مقصور علیہ، اور (لَمَّا) مقصور ہوا، اور استغراق اگر مقصور ہے تو معنی یہ ہوں گے کہ استغراق یعنی دلالت بر استغراق (لَمَّا) پر مقصور ہے کہ (لَمْ) میں نہیں پائی جاتی، کیونکہ وہ استغراق پر دلالت نہیں کرتا، اگرچہ اس کے ساتھ کبھی مجتمع ہوجاتا ہے **کما مرّ**، استغراق بدون دلالت، اور استغراق بادلالت میں فرق عظیم ہے کہ ثانی موضوع لہٗ ہے، اور اوّل نہیں، اس تقدیر پر دلالت بر استغراق مقصور، اور (لَمَّا) مقصور علیہ ہوا، الغرض اس کلام میں 'اندلسی' کا رد ہے، کیونکہ انہوں نے یہ کہا تھا کہ (لَمَّا) احتمالِ استغراق، اور عدم استغراق میں (لَمْ) کی طرح ہے۔

۷ **قوله: ای ما ضرب زید الخ**: یعنی وقت انتفاء سے وقت تکلم تک ہر زمانہ میں ضرب منفی رہی بخلاف (لَمْ يَضْرِبْ) کہ یہ ضرب کی مطلق نفی پر دلالت کرتا ہے، انتفاء کا استمرار وقت تکلم تک اس کے مدلول میں داخل نہیں، اسی واسطے کبھی استمرار کے ساتھ پایا جاتا ہے، اور کبھی بغیر استمرار، جس کی مثالیں سابقہ حاشیہ میں گزر گئیں۔۱۲

(1) **یجعل**: بصیغۂ مذکر، اور مؤنث دونوں درست ہے، کیونکہ حروف میں تذکیر وتانیث دونوں مستعمل ہیں، بتاویل لفظ مذکر، اور بتاویل کلمہ مؤنث۔۱۲

ترکیب

قوله: فَلم تَجعل المضَارع مَاضيًا منفيًا:

میں (فَا) حرف برائے تفصیل مبنی بر فتح، (لَمْ) مراد اللفظ مرفوع تقدیراً مبتدا، (تَجْعَلُ) فعل مضارع معروف صیغہ واحد مؤنث غائب، اس میں (هِيَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا، (اَلْمُضَارِعَ) مفعول بہ اوّل، (مَاضِيًا) موصوف، (مَنْفِيًّا) اسم مفعول صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی

بر فتح راجع بسوئے موصوف، (مَنْفِیًا) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر صفت، (مَاضِیًا) موصوف اپنی صفت سے مل کر مفعول بہ دوم، (تَجْعَلُ) فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ صغریٰ ہوکر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مفصلہ کبریٰ ذات وجہین ہوا۔

قوله: مثل لَم یَضرب بمَعنٰی مَا ضرب: میں (مِثْلُ) مضاف، (لَمْ یَضْرِبْ) مراداللفظ مجرور تقدیراً ذوالحال، (بَا) حرفِ جار مبنی بر کسر، (مَعْنٰی) مضاف، (مَا ضَرَبَ) مراداللفظ مجرور تقدیراً مضاف الیہ، (مَعْنٰی) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتًا) مقدر کا، (ثَابِتًا) اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هُوَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے ذوالحال، (ثَابِتًا) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر مضاف الیہ، (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُهٗ) مقدر کی، (مِثَالُ) مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے (لَمْ)، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ لَم یَضرِبْ: (لَمْ یَضْرِبْ) نفی فعل مضارع معروف مجزوم لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (هُو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے غائب مثلاً زید، (لَمْ یَضْرِبْ) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

مَا ضَرَبَ: (مَا ضَرَبَ) نفی فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے غائب مثلاً زید، (مَا ضَرَبَ) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

قوله: و لـمَّا مثل لَمْ: میں (و) حرفِ عطف یا استیناف مبنی بر فتح، (لَمَّا) مراداللفظ مبتدا مرفوع تقدیراً، (مِثْلُ) مضاف، (لَمْ) مراداللفظ مجرور تقدیراً مضاف الیہ، (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

قوله: لـکنّهَا مختصّة بالاستغراق: میں (لٰكِنَّ) حرفِ مشبہ بالفعل مبنی بر فتح، (هَا) ضمیر منصوب متصل اسم، منصوب محلا مبنی بر سکون راجع بسوئے (لَمَّا)، (مُخْتَصَّةٌ) اسمِ مفعول صیغہ واحد مؤنث، اس میں (هِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ لٰكِنَّ، (بَا) حرف

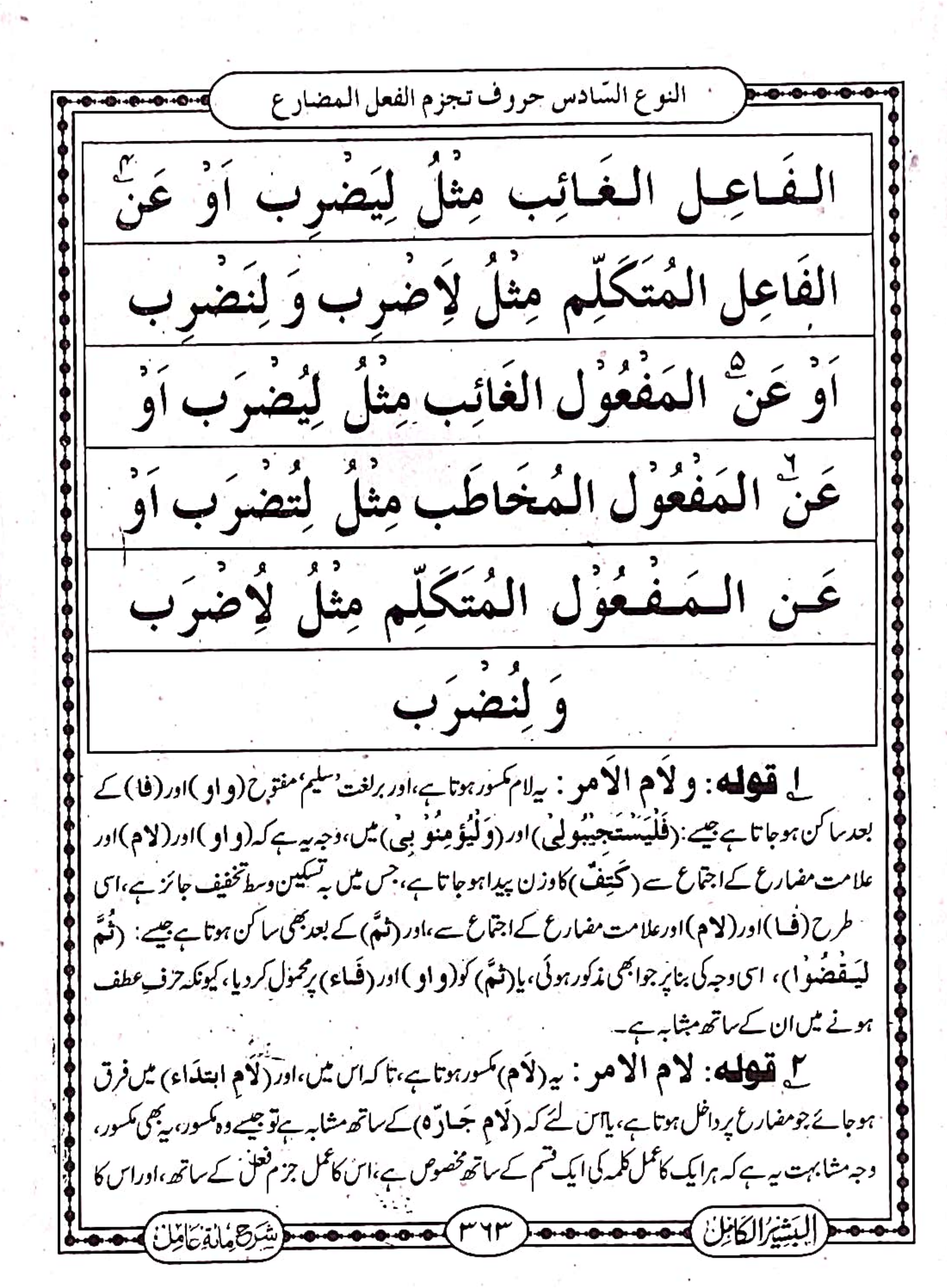
جار مبنی بر کسر، (اَلْاِسْتِغْرَاقِ) مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (مُخْتَصَّةٌ) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، (لٰکِنَّ) اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

قوله: مثل لـمَّا یَضرب زید ای مَا ضرب زید فی شئ منَ الازمنة المَاضیه: میں (مِثْلُ) مضاف، (لَمَّا یَضْرِبُ زَیْدٌ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً معطوف علیہ یا مبدل منہ، (اَیْ) حرفِ تفسیر مبنی بر سکون، (مَا ضَرَبَ زَیْدٌ فِیْ شَیْءٍ مِنَ الْاَزْمِنَةِ الْمَاضِیَةِ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً عطف بیان یا بدل الکل، معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے مل کر یا مبدل منہ اپنے بدل الکل سے مل کر مضاف الیہ، (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُهُ) مقدر کی، (مِثَالُ) مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے (لَمَّا)، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادهٔ معنیٰ لمَّا یَضرب زید: میں (لَمَّا یَضْرِبُ) نفی فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر غائب، (زَیْدٌ) فاعل، (لَمَّا یَضْرِبُ) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

مَا ضرب زید فی شیءٍ منَ الازمنة المَاضیَة: میں (مَا ضَرَبَ) نفی فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب، (زَیْدٌ) فاعل، (فِیْ) حرفِ جار مبنی بر سکون، (شَیْءٍ) موصوف، (مِنْ) حرفِ جار مبنی بر سکون مقدر فتحہ موجودہ حرکت تخلص من السکونین، (اَلْاَزْمِنَةِ) موصوف، (اَلْمَاضِیَةِ) میں (ال) بمعنیٰ (اَلَّتِیْ) اسم موصول مبنی بر سکون، (مَاضِیَةِ) اسمِ فاعل صیغہ واحد مؤنث، اس میں (هِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ موصول، (مَاضِیَةِ) اسمِ فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صلہ، اسمِ موصول اپنے صلہ سے مل کر صفت، (اَلْاَزْمِنَةِ) موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتٍ) مقدر کا، (ثَابِتٍ) اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (هُوَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف، (ثَابِتٍ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت، (شَیْءٍ) موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (مَا ضَرَبَ) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ۱۲

وَلَامُ[1] الْاَمْرِ[2] وَهِیَ لِطَلَبِ[3] الْفِعْلِ اِمَّا عَنْ



الفَاعِل الغَائِب مِثْلُ لِيَضْرِب اَوْ عَنِ[۴] الفَاعِل المُتَكَلِّم مِثْلُ لِاَضْرِب وَ لِنَضْرِب اَوْ عَنِ[۵] المَفْعُوْل الغَائِب مِثْلُ لِيُضْرَب اَوْ عَنِ[۶] المَفْعُوْل المُخَاطَب مِثْلُ لِتُضْرَب اَوْ عَن المَفْعُوْل المُتَكَلِّم مِثْلُ لِاُضْرَب وَ لِنُضْرَب

[۱] **قوله: ولَامِ الاَمر**: یہ لام مکسور ہوتا ہے، اور بر لغت سلیم مفتوح (واو) اور (فا) کے بعد ساکن ہوجاتا ہے جیسے: (فَلْيَسْتَجِيْبُوْلِیْ) اور (وَلْيُؤْمِنُوْ بِیْ) میں، وجہ یہ ہے کہ (واو) اور (لام) اور علامت مضارع کے اجتماع سے (کَتِفٌ) کا وزن پیدا ہوجاتا ہے، جس میں بہ تسکین وسط تخفیف جائز ہے، اسی طرح (فا) اور (لام) اور علامت مضارع کے اجتماع سے، اور (ثُمَّ) کے بعد بھی ساکن ہوتا ہے جیسے: (ثُمَّ لْيَقْضُوْا)، اسی وجہ کی بنا پر جو ابھی مذکور ہوئی، یا (ثُمَّ) کو (واو) اور (فَاء) پر محمول کردیا، کیونکہ حرفِ عطف ہونے میں ان کے ساتھ مشابہ ہے۔

[۲] **قوله: لام الامر**: یہ (لَام) مکسور ہوتا ہے، تا کہ اس میں، اور (لَامِ ابتدَاء) میں فرق ہوجائے جو مضارع پر داخل ہوتا ہے، یا اس لئے کہ (لَامِ جَارّہ) کے ساتھ مشابہ ہے تو جیسے وہ مکسور، یہ بھی مکسور، وجہ مشابہت یہ ہے کہ ہر ایک کا عمل کلمہ کی ایک قسم کے ساتھ مخصوص ہے، اس کا عمل جزم فعل کے ساتھ، اور اس کا

عمل جر اسم کے ساتھ۔

۳ **قوله: لطَلب الفعْل:** یعنی وہ فعل جس پر یہ (لَام) داخل ہے، پس جائز ہے کہ فعل ترک ہو جیسے: (لِيُتْرَكْ)

۴ **قوله: عن الفَاعل المتكلّم:** اس صورت میں (لام) کا دخول بہت قلیل ہے، کیونکہ انسان کا خود کو امر کرنا بہت کم ہوتا ہے، متکلم خواہ واحد ہو جیسے قولِ نبی علیہ السلام: (قُومُوا فَلِاُصَلِّ لَكُمْ) خواہ مع الغیر جیسے: (وَلْنَحْمِلْ خَطَايَاكُمْ)

۵ **قوله: او عن المفعول الغائب:**

سوال: فعل فاعل سے صادر ہوتا ہے تو مفعول سے طلب کرنے کے کوئی معنی نہیں؟

جواب: مراد فعل سے معنی مصدری ہیں خواہ مبنی للفاعل ہو، یا مبنی للمفعول، پس (لِيَضْرِبْ زَيْدٌ) میں مطلوب ضرب بمعنی (ضَارِبِيَّت) ہے، اور (لِيُضْرَبْ زَيْدٌ) میں مطلوب ضرب بمعنی (مضروبیت) ہے، اور یہ درحقیقت طلب ضرب فاعل محذوف سے ہے یعنی (لِيَضْرِبْهُ اَحَدٌ) کوئی اسے مارے، اور جب کوئی اسے مارے گا تو وہ مضروب ہوگا، اس سے عدول کیا، تاکہ یہ معلوم ہو کہ غرض اصلی اس کا مضروب ہونا ہے، کسی کا مقصود اصلی نہیں، اگرچہ ایک بغیر دوسرے کے متحقق نہ ہوگا، مقصود کے اعتبار سے دونوں باتوں میں فرق بیّن ہے۔

٦ **قوله: او عَن المَفعول المخَاطب الىٰ عَن المَفعول المتكلّم:** ان صیغوں میں بھی طلب فعل فاعل غائب سے ہوتی ہے جو محذوف ہے۔

سوال: (او عَن الفَاعل المخَاطب) کیوں نہیں کہا جیسے ایک قرارت میں ہے: (فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا)، ورحدیث میں ہے: (لتأخُذُو مصَافكم)؟

جواب: فاعل مخاطب پر دخولِ لَام اقلّ قلیل ہے، اسی واسطے ترک کر دیا۔۱۲

ترکیب

قوله: و لَام الامر وهىَ لطَلب الفعل امَّا عَن الفَاعل الغَائب: میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (لَامُ) مضاف، (اَلْاَمْرِ) مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدائے

اوّل، (و) زائدہ مبنی بر فتح، (هِیَ) ضمیر مرفوع منفصل مبتدائے دوم مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدائے اوّل، (ل) حرفِ جار مبنی بر کسر، (طَلَبِ) مضاف، (اَلْفِعْلِ) مضاف الیہ، (اِمَّا) حرفِ تردید مبنی بر سکون، (عَنِ) حرفِ جار مبنی بر سکون مقدر کسرۂ موجودہ حرکت تخلص من السکونین، (اَلْفَاعِلِ) موصوف، (اَلْغَائِبِ) میں (ال) حرفِ تعریف مبنی بر سکون، (غَـائِبِ) اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف، (غَائِبِ) اسمِ فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر صفت، (اَلْفَاعِلِ) موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر معطوف علیہ۔

او عـن الفَـاعـل المتكلّم: میں (اَوْ) حرفِ عطف مبنی بر سکون، (عَنِ) حرفِ جار مبنی برسکونِ مقدر کسرۂ موجودہ حرکت تخلص من السکونین، (اَلْفَاعِلِ) موصوف، (اَلْمُتَكَلِّمِ) میں (ال) حرفِ تعریف مبنی برسکون، (مُتَكَلِّمِ) اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف، (مُتَكَلِّمِ) اسمِ فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر صفت، (اَلْفَاعِلِ) موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر معطوف۔

او عَـن الـمَـفعول الغَائب: میں (اَوْ) حرفِ عطف مبنی برسکون، (عَنِ) حرفِ جار مبنی برسکون مقدر کسرۂ موجودہ حرکت تخلص من السکونین، (اَلْـمَفْعُوْلِ) موصوف، (اَلْـغَائِبِ) میں (ال) حرفِ تعریف مبنی برسکون، (غَـائِبِ) اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا برضم راجع بسوئے موصوف، (غَـائِبِ) اسمِ فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر صفت، (اَلْـمَفْعُوْلِ) موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر معطوف۔

او عَـن المَفعول المخَاطب: میں (اَوْ) حرفِ عطف مبنی برسکون، (عَنِ) حرفِ جار مبنی برسکون مقدر کسرۂ موجودہ حرکت تخلص من السکونین، (اَلْمَفْعُوْلِ) موصوف، (اَلْمُخَاطَبِ) میں (ال) حرفِ تعریف مبنی برسکون، (مُـخَـاطَبِ) اسمِ مفعول صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف، (اَلْـمُخَاطَبِ) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر صفت، (اَلْمَفْعُوْلِ) موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر معطوف۔

او عَـن المفعُول المتكلّم: میں (اَوْ) حرفِ عطف مبنی برسکون، (عَنِ) حرفِ جار مبنی

برسکون مقدر کسرۂ موجودہ حرکت تخلص من السکونین، (اَلْمَفْعُوْلِ) موصوف، (اَلْمُتَکَلِّمِ) میں (ال) حرفِ تعریف مبنی برسکون، (مُتَکَلِّمِ) اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی برفتح راجع بسوئے موصوف، (مُتَکَلِّمِ) اسمِ فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت، (اَلْمَفْعُوْلِ) موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر معطوف۔

(عَنِ الْفَاعِلِ الْغَائِبِ) معطوف علیہ اپنے تمام معطوفات سے مل کر ظرفِ لغو، (طَلَبِ) مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور ظرفِ لغو سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتَۃٌ) مقدر کا، (ثَابِتَۃٌ) اسمِ فاعل صیغہ واحد مؤنث، اس میں (ھِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی برفتح راجع بسوئے مبتدا، (ثَابِتَۃٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، (ھِیَ) مبتدائے دوم اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ صغریٰ ہو کر خبر، مبتدائے اوّل اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ کبریٰ ذاتِ وجہ ہوا۔

قوله: مثل لِيَضرِب: میں (مِثْلُ) مضاف، (لِيَضْرِبْ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً مضاف الیہ، (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُهُ) مقدر کی، (مِثَالُ) مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی برضم راجع بسوئے لَامِ الامر جس کے ذریعہ فاعل غائب سے طلب فعل ہو، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ لیضرب: (لِيَضْرِبْ) فعل مضارع معروف بحث امر غائب صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی برفتح راجع بسوئے معہود غائب، (لِيَضْرِبْ) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

قوله: مثل لِاَضرِب و لِنَضرِب: میں (مِثْلُ) مضاف، (لِاَضْرِبْ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی برفتح، (لِنَضْرِبْ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ، (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُهُ) مقدر کی، (مِثَالُ) مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی برضم راجع بسوئے لَامِ امر جس کے ذریعہ فاعل متکلم سے طلب فعل ہو، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ لاضرب: (لِاَضْرِبْ) فعل مضارع بحث امر غائب

معروف صیغہ واحد متکلم، اس میں (اَنَا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر سکون، (لِاَضْرِبْ) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

لنضرب: (لِنَضْرِبْ) فعل مضارع بحث امر غائب معروف صیغہ جمع متکلم، اس میں (نَحْنُ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر ضم، (لِنَضْرِبْ) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

قوله: مثل لِيُضْرَب: میں (مِثْلُ) مضاف، (لِيُضْرَبْ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً مضاف الیہ، (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُهُ) مقدر کی، (مِثَالُ) مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے لامِ امر جس کے ذریعہ مفعول غائب سے طلب فعل ہو، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ لِيُضْرَب: (لِيُضْرَبْ) فعل مضارع بحث امر غائب مجہول صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (هــو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے معہود غائب، (لِيُضْرَبْ) فعل اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

قوله: مثل لِتضْرَب: میں (مِثْلُ) مضاف، (لِتُضْرَبْ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً مضاف الیہ، (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُهُ) مقدر کی، (مِثَالُ) مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے لَامِ امر جس کے ذریعہ مفعول مخاطب سے طلب فعل ہو، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ لِتُضْرَب: (لِتُضْرَبْ) فعل مضارع بحث امر حاضر مجہول صیغہ واحد مذکر حاضر، اس میں (اَنْتَ) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر سکون، (تَا) علامت خطاب، (لِتُضْرَبْ) فعل اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

قوله: مثل لِاُضْرَبْ و لِنُضْرَبْ: میں (مِثْلُ) مضاف، (لِاُضْرَبْ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (لِنُضْرَبْ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ، (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُهُ) مقدر کی، (مِثَالُ) مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے لَامِ امر جس کے ذریعہ مفعول متکلم سے طلب فعل ہو، (مِثَالُ)

مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ لِاُضرَبْ: (لِاُضْرَبْ) فعل مضارع بحث امر مجہول صیغہ واحد متکلم، اس میں (اَنَا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون، (لِاُضْرَبْ) فعل اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

لِنضرَبْ: (لِنُضْرَبْ) فعل مضارع بحث امر مجہول صیغہ جمع متکلم، اس میں (نَحْنُ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم، (لِنُضْرَبْ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔۱۲

وَلَا النَّهْيِ وَهِيَ ضِدُّ لَامِ الْاَمْرِ اَيْ لِطَلَبِ[1]
تَرْكِ الْفِعْلِ اِمَّا عَنِ الْفَاعِلِ الْغَائِبِ اَوِ
الْمُخَاطَبِ اَوِ الْمُتَكَلِّمِ[2] مِثْلُ لَا يَضْرِبْ[3]
وَلَا تَضْرِبْ[4] وَلَا اَضْرِبْ وَلَا نَضْرِبْ

[1] **قولہ: لطَلب ترك الفِعل:** اور بعض نے فرمایا کہ برائے طلب عدم فعل ہوتا ہے، مراد فعل سے وہ فعل ہے جس پر (لَا) داخل کیا جائے، اگر چہ وہ فعل ترک ہو، پس اگر فعل ترک پر داخل کیا گیا تو برائے طلب (تَرْكُ التَّرْك) ہوگا، اور (لائے نہی) تصرف میں (لَامِ امر) سے عام ہے کہ مضارع کے تمام صیغوں پر داخل ہو کر عمل کرتا ہے، بخلاف (لَامِ امر) کہ وہ حاضر کے چھ صیغوں پر داخل ہی نہیں ہوتا، چہ جائے کہ عمل کرے، چنانچہ شارح علیہ الرحمۃ نے اس کے عموم کو (اِمَّا عَنِ الْفَاعِلِ الْغَائِبِ) سے بیان فرمایا ہے۔

[2] **قولہ: او المتکلّم:** یہ (لَام) امر کی طرح قلیل ہے۔

[3] **قولہ: لا یضرب:** اور جیسے: (لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْكَافِرِيْنَ اَوْلِيَاءَ مِنْ

دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ)، اس آیت کے خلاف عمل کرنے کے نتائج آج کل سامنے آ رہے ہیں۔

۴؎ **قوله: ولا تضرب**: اور جیسے: (وَلَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّیْ وَعَدُوَّکُمْ اَوْلِیَآءَ)۔۱۲

ترکیب

قوله: ولَا النّهی وهِیَ ضدّ لام الامر: اس میں (و) حرفِ عطف یا استیناف مبنی بر فتح، (لَا) مضاف مبنی بر سکون مرفوع تقدیراً، (اَلنَّهْیِ) مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدائے اوّل، (و) زائدہ مبنی بر فتح، (هِیَ) ضمیر مرفوع منفصل مبتدائے دوم مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدائے اوّل، (ضِدُّ) مضاف، (لَامِ) مضاف الیہ مضاف، (اَلْاَمْرِ) مضاف الیہ، (لَام) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ، (ضِدُّ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر، مبتدائے دوم اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ صغریٰ ہو کر خبر، مبتدائے اوّل اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ کبریٰ ذاتِ وجہ ہوا۔

قوله: ای لطَلَبِ ترك الفعل امّا عَنِ الفَاعل الغَائب او المخاطب او المتكلّم: اس میں (اَیْ) حرفِ تفسیر مبنی بر سکون، (ل) حرفِ جار مبنی بر کسر، (طَلَبِ) مضاف، (تَرْكِ) مضاف الیہ مضاف، (اَلفِعْلِ) مضاف الیہ، (تَرْكِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ ہوا (طَلَبِ) مضاف کا، (اِمَّا) حرفِ تردید مبنی بر سکون، (عَنِ) حرفِ جار مبنی بر سکونِ مقدر کسرۂ موجودہ حرکت تخلص من السکونین، (اَلْفَاعِلِ) موصوف، (اَلْغَائِبِ) میں (ال) حرفِ تعریف مبنی بر سکون، (غَائِبِ) اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف، (غَائِبِ) اسمِ فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر معطوف علیہ، (اَوْ) حرفِ عطف مبنی بر سکون مقدر کسرۂ موجودہ حرکت تخلص من السکونین، (اَلْمُخَاطَبِ) میں (ال) حرفِ تعریف مبنی بر سکون، (مُخَاطَبِ) اسمِ مفعول صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف، (مُخَاطَبِ) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر معطوف، (اَوْ) حرفِ عطف مبنی بر سکونِ مقدر کسرۂ موجودہ حرکت تخلص من السکونین، (اَلْمُتَکَلِّمِ) میں (ال) حرفِ تعریف مبنی بر سکون، (مُتَکَلِّمِ) اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف، (مُتَکَلِّمِ) اسمِ فاعل اپنے

فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر معطوف۔

چونکہ مُتَکَلِّم اور مخاطب، اور غائب بمعنی ثبوت ہیں، اس لئے ان پر (الف لام) اسمی نہیں، بلکہ بالاتفاق حرفِ تعریف ہوتا ہے، اسی طرح ہر اسمِ فاعل اور ہر اسمِ مفعول پر، (اَلْغَائِبِ) معطوف علیہ اپنے دونوں معطوف سے مل کر صفت، (اَلْفَاعِلِ) موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (طَلَب) مضاف اپنے مضاف الیہ اور ظرفِ لغو سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتَةٌ) مقدر کا، (ثَابِتَةٌ) اسمِ فاعل صیغہ واحد مؤنث، اس میں (هِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدائے محذوف (هِیَ)، (ثَابِتَةٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، (هِیَ) ضمیر مرفوع منفصل مبتدائے محذوف مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے لائے نہی، (هِیَ) مبتدائے محذوف اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مفسرہ ہوا۔

قوله: مثل لَا يَضرب و لَا تضرب و لَا اَضرب و لَا نضرب:

میں (مِثْلُ) مضاف، (لَا يَضْرِبْ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (لَا تَضْرِبْ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً معطوف، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (لَا اَضْرِبْ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً معطوف، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (لَا نَضْرِبْ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً معطوف، (لَا يَضْرِبْ) معطوف علیہ اپنے تینوں معطوف سے مل کر مضاف الیہ، (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُهٗ) مقدر کی، (مِثَالُ) مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے لائے نہی برائے طلب ترک فعل از فاعل متکلم یا مخاطب یا غائب، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ لَا يَضرب: (لَا يَضْرِبْ) فعل مضارع معروف بحث نہی صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے معہود غائب، (لَا يَضْرِبْ) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

لَا تضرب: (لَا تَضْرِبْ) فعل مضارع معروف بحث نہی صیغہ واحد مذکر حاضر، اس میں (اَنْتَ) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلا مبنی بر سکون، (ت) علامت خطاب مبنی بر فتح، (لَا تَضْرِبْ) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

لَا اَضرب: (لَا اَضْرِبْ) فعل مضارع معروف بحث نہی صیغہ واحد متکلم، اس میں (اَنَا) ضمیر

مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون، (لَا اَضْرِبْ) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ۔

لَا نضرب: (لَا نَضْرِبْ) فعل مضارع معروف بحث نہی صیغہ جمع متکلم، اس میں (نَحْنُ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم، (لَا نَضْرِبْ) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔۱۲

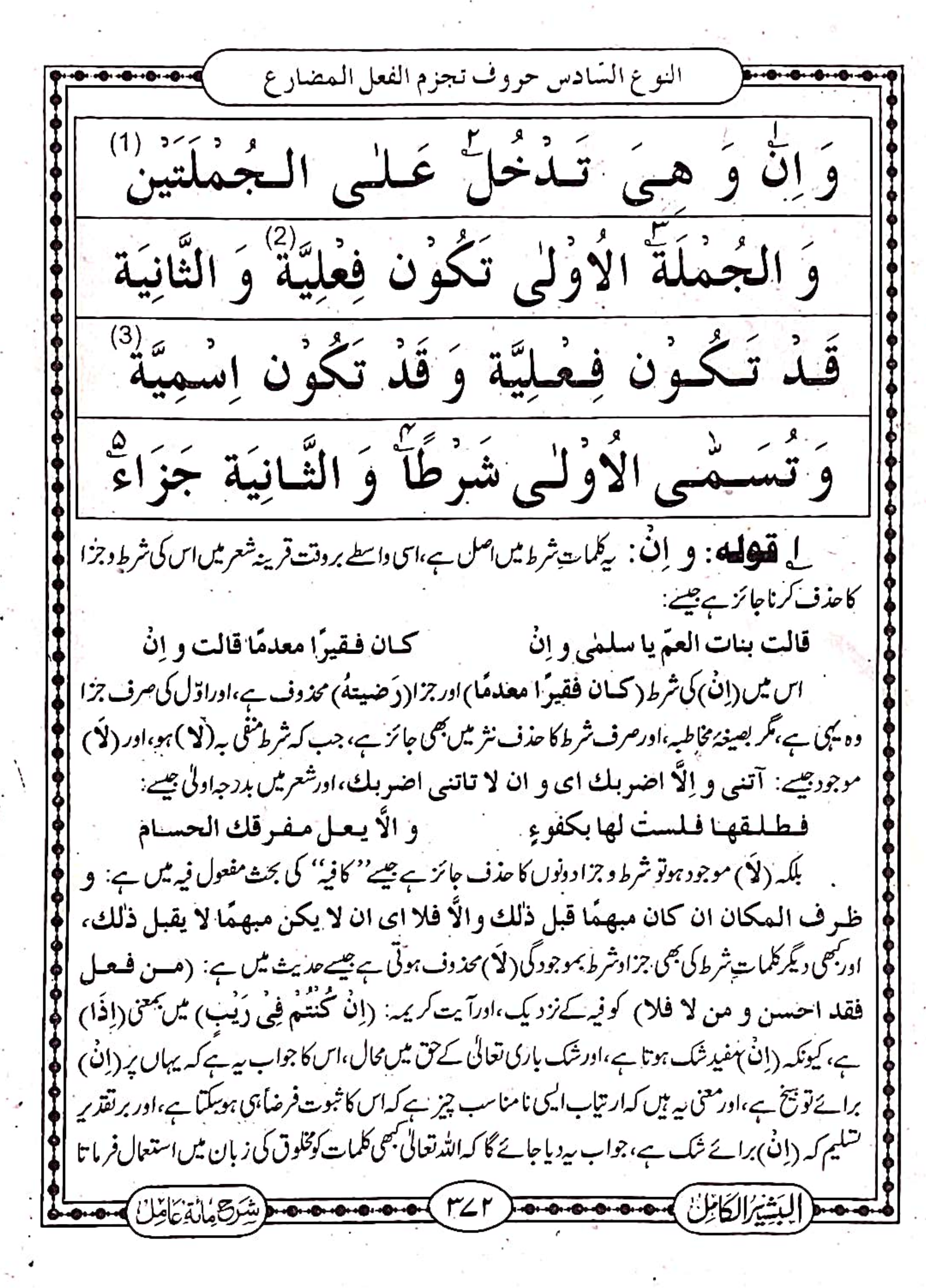
نحو دانی پر صدر العلماء کا علمی محاسبہ

(۵۰) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:'۳۵' پر (مثل لَمْ يَضْرِبْ) بمعنی (مَا ضَرَبَ) کی ترکیب میں فرماتے ہیں: (مِثْل) مضاف، (لَمْ يَضْرِبْ) (مراد لفظ) متعلق (كائِنٌ) کے ہوکر مبتدا۔

اقول: یہ غلط، بلکہ مجنونانہ بڑ ہے۔

(۵۱) ﴿ایضاح العوامل﴾ اور ص:'۳۶' پر فرماتے ہیں: (وَهِيَ ضِدُّ لَامِ الْاَمْرِ اَىْ لِطَلَبِ تَرْكِ الْفِعْلِ) کی ترکیب میں (ضِدُّ لَامِ الْاَمْرِ) کو مفسَّر اور (لِطَلَبِ تَرْكِ الْفِعْلِ) کو (ثَابِتَةٌ) مقدر سے متعلق کر کے (ثَابِتَةٌ) کو مفسِّر قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے، کیونکہ جب (اَىْ) تفسیر المفرد بالمفرد کے لئے لایا جائے تو ماقبل معطوف علیہ یا مبدل منہ ہوتا ہے، اور مابعد عطف بیان یا بدل الکل كما مرَّ عن الهمع، اور عطف بیان میں واجب ہے کہ معطوف علیہ کے ساتھ تعریف، اور تنکیر اور تذکیر اور تانیث میں مطابق ہو، یہاں پر مطابقت نہیں کہ (ثَابِتَةٌ) نکرہ اور مؤنث ہے، اور (ضِدُّ لَامِ الْاَمْرِ) معرفہ اور مذکر، "اشمونی شرح الفیہ" کے قول (لاجماعهم) پر "حاشیۃ الصبان" جلد: سوم، ص:'۶۴' میں فرمایا: اى على وجوب مطابقة البيان والمبين تعريفًا وتنكيرًا وافرادًا وغيره وتذكيرًا وغيره اھ تو (ثَابِتَةٌ) کا عطف بیان ہونا باطل ہوا، اور بدل کے لئے اگرچہ تعریف وتنکیر میں مطابقت واجب نہیں، مگر تذکیر وتانیث میں واجب ہے، چنانچہ "اشمونی" جلد: سوم، ص:'۹۸' میں ہے (واما الافراد والتذكير واضدادهما فان كان بدل كل وافق متبوعة فيها مالم يمنع مانع من التثنية والجمع اھ، یہاں پر (ثَابِتَةٌ) مؤنث ہے، اور (ضِدُّ) مذکر، تو اس کا بدل ہونا بھی باطل ٹھہرا، مولوی 'الٰہی بخش' صاحب مرحوم بھی اس مقام پر ترکیب مذکور کر گئے ہیں جو قابل اتباع نہیں، اور صحیح یہ ہے کہ (اى) یہاں پر تفسیر الجملة بالجملة کے لئے ہے، اور (لِطَلَبِ تَرْكِ الْفِعْلِ) ظرف مستقر ہوکر (هِيَ) محذوف مبتدا کی خبر ہے، اور یہ جملہ مفسِّرہ۔۱۲



وَ اِنْ[1] وَ هِيَ تَدْخُلُ[2] عَلَى الْجُمْلَتَيْنِ (1)

وَ الْجُمْلَةُ[3] الْاُوْلٰى تَكُوْنُ فِعْلِيَّةً (2) وَ الثَّانِيَةُ

قَدْ تَكُوْنُ فِعْلِيَّةً وَ قَدْ تَكُوْنُ اِسْمِيَّةً (3)

وَ تُسَمّٰى[4] الْاُوْلٰى شَرْطًا[5] وَ الثَّانِيَةُ جَزَاءً[6]

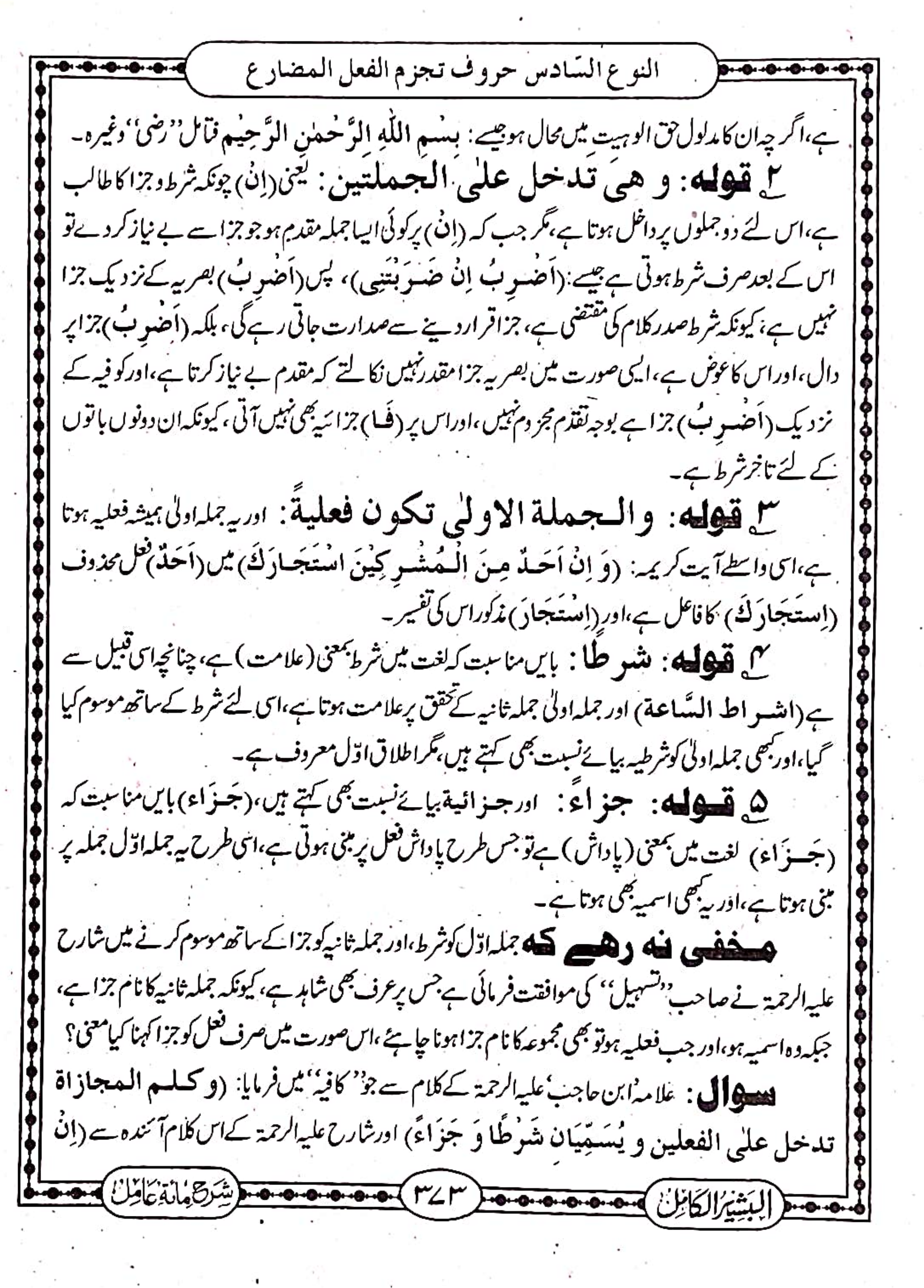
ا قوله: و اِنْ: یہ کلماتِ شرط میں اصل ہے، اسی واسطے بروقت قرینہ شعر میں اس کی شرط و جزا کا حذف کرنا جائز ہے جیسے:

قالت بنات العمّ یا سلمٰی و اِنْ   کان فقیرًا معدمًا قالت و اِنْ

اس میں (اِنْ) کی شرط (کان فقیرًا معدمًا) اور جزا (رَضیتهُ) محذوف ہے، اور اوّل کی صرف جزا وہ یہی ہے، مگر بصیغہ مخاطبہ، اور صرف شرط کا حذف نثر میں بھی جائز ہے، جب کہ شرط منفی بہ (لَا) ہو، اور (لَا) موجود جیسے: آتنی و اِلَّا اضربك ای و ان لا تاتنی اضربك، اور شعر میں بدرجہ اولیٰ جیسے:

فطلقها فلستَ لها بکفوءٍ   و الَّا یعل مفرقك الحسام

بلکہ (لَا) موجود ہو تو شرط و جزا دونوں کا حذف جائز ہے جیسے ''کافیہ'' کی بحث مفعول فیہ میں ہے: و ظرف المکان ان کان مبهمًا قبل ذٰلك و الَّا فلا ای ان لا یکن مبهمًا لا یقبل ذٰلك، اور کبھی دیگر کلماتِ شرط کی بھی جزا و شرط بموجودگی (لَا) محذوف ہوتی ہے جیسے حدیث میں ہے: (من فعل فقد احسن و من لا فلا) کوفیہ کے نزدیک، اور آیت کریمہ: (اِنْ کُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ) میں بمعنی (اِذَا) ہے، کیونکہ (اِنْ) مفید شک ہوتا ہے، اور شک باری تعالیٰ کے حق میں محال، اس کا جواب یہ ہے کہ یہاں پر (اِنْ) برائے توبیخ ہے، اور معنی یہ ہیں کہ ارتیاب ایسی نامناسب چیز ہے کہ اس کا ثبوت فرضًا ہی ہوسکتا ہے، اور بر تقدیر تسلیم کہ (اِنْ) برائے شک ہے، جواب یہ دیا جائے گا کہ اللہ تعالیٰ کبھی کلمات کو مخلوق کی زبان میں استعمال فرماتا



ہے، اگرچہ ان کا مدلول حق الوہیت میں محال ہو جیسے: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ فتال ''رضیؔ'' وغیرہ۔

۲ قوله: و هيَ تدخل علىٰ الجملتين: یعنی (اِنْ) چونکہ شرط وجزا کا طالب ہے، اس لئے دو جملوں پر داخل ہوتا ہے، مگر جب کہ (اِنْ) پر کوئی ایسا جملہ مقدم ہو جو جزا سے بے نیاز کر دے تو اس کے بعد صرف شرط ہوتی ہے جیسے: (اَضْرِبُ اِنْ ضَرَبْتَنِي)، پس (اَضْرِبُ) بصریہ کے نزدیک جزا نہیں ہے، کیونکہ شرط صدر کلام کی مقتضی ہے، جزا قرار دینے سے صدارت جاتی رہے گی، بلکہ (اَضْرِبُ) جزا پر دال، اور اس کا عوض ہے، ایسی صورت میں بصریہ جزا مقدر نہیں نکالتے کہ مقدم بے نیاز کرتا ہے، اور کوفیہ کے نزدیک (اَضْرِبُ) جزا ہے بوجہ تقدم مجزوم نہیں، اور اس پر (فَا) جزائیہ بھی نہیں آتی، کیونکہ ان دونوں باتوں کے لئے تاخر شرط ہے۔

۳ قوله: والجملة الاولىٰ تكون فعليةً: اور یہ جملہ اولیٰ ہمیشہ فعلیہ ہوتا ہے، اسی واسطے آیت کریمہ: (وَ اِنْ اَحَدٌ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اسْتَجَارَكَ) میں (اَحَدٌ) فعل محذوف (اِسْتَجَارَكَ) کا فاعل ہے، اور (اِسْتَجَارَ) مذکور اس کی تفسیر۔

۴ قوله: شرطًا: بایں مناسبت کہ لغت میں شرط بمعنی (علامت) ہے، چنانچہ اسی قبیل سے ہے (اشراط السَّاعة) اور جملہ اولیٰ جملہ ثانیہ کے تحقق پر علامت ہوتا ہے، اسی لئے شرط کے ساتھ موسوم کیا گیا، اور کبھی جملہ اولیٰ کو شرطیہ بیائے نسبت بھی کہتے ہیں، مگر اطلاق اوّل معروف ہے۔

۵ قوله: جزاءً: اور جزائية بیائے نسبت بھی کہتے ہیں، (جَزَاء) بایں مناسبت کہ (جَزَاء) لغت میں بمعنی (پاداش) ہے تو جس طرح پاداش فعل پر مبنی ہوتی ہے، اسی طرح یہ جملہ اوّل جملہ پر مبنی ہوتا ہے، اور یہ کبھی اسمیہ بھی ہوتا ہے۔

مخفی نہ رہے کہ جملہ اوّل کو شرط، اور جملہ ثانیہ کو جزا کے ساتھ موسوم کرنے میں شارح علیہ الرحمۃ نے صاحب ''تسہیل'' کی موافقت فرمائی ہے جس پر عرف بھی شاہد ہے، کیونکہ جملہ ثانیہ کا نام جزا ہے، جبکہ وہ اسمیہ ہو، اور جب فعلیہ ہو تو بھی مجموعہ کا نام جزا ہونا چاہئے، اس صورت میں صرف فعل کو جزا کہنا کیا معنی؟

سوال: علامہ ابن حاجب علیہ الرحمۃ کے کلام سے جو ''کافیہ'' میں فرمایا: (و كلم المجازاة تدخل على الفعلين و يُسَمِّيَانِ شَرْطًا وَ جَزَاءً) اور شارح علیہ الرحمۃ کے اس کلام آئندہ سے (اِنْ

كَانَ الشَّرْطُ وَالْجَزَاءُ وَالشَّرْطُ وَحْدَهُ فِعْلاً مُضَارِعًا) مستفاد ہوتا ہے کہ شرط وجزا جملہ اولیٰ، اور ثانیہ کے فعل کا نام ہے، مجموعہ کا نام نہیں؟

جواب: ان عبارات میں شرط وجزا کا اطلاق صرف فعل پر مجازاً ہے از قبیل اطلاق الکل علی الجزاء، وجہ یہ کہ کلماتِ شرط کا عمل فعل میں لفظاً بھی ہوتا ہے، بخلاف جملہ کہ اس میں صرف محلاً عمل کرتے ہیں، اور عمل لفظی بیان کرنا مقصود تھا، اس لئے مجاز مذکور اختیار کیا گیا، ورنہ شرط وجزا جملہ ہی ہوتے ہیں، ''جمع الجوامع'' میں ہے: **وتقتضي جملتين الاولیٰ شرط والثّانية جزاء**، اور جوابِ عبارت ''کافیہ'' (وَكَلِمُ الْمُجَازَاةِ) کی تفسیر کرتے ہوئے ''تکملہ'' میں فرمایا: **ای کلمات تدل علیٰ کون احدیٰ الجملتين جزاء للاخریٰ**۔

فائدۃ: جملہ شرطیہ کے واسطے محل اعراب نہیں ہوتا، البتہ فعل شرط کے لئے ہوتا ہے لفظاً جب کہ مضارع معرب ہو جیسے: (اِنْ تَضْرِبْ اَضْرِبْ) یا محلاً جب کہ ماضی ہو جیسے: (اِنْ قَامَ زَيْدٌ قَامَ عَمْرٌو)، اس صورت میں فعل شرط محل جزم میں ہے، جملہ شرط نہیں، اسی لئے (اِنْ قَامَ وَ يَقْعُدْ اَخُوْكَ لاكرمتكَ) میں (يَقْعُدُ) کو مجزوم پڑھا جائے گا کہ (يَقْعُدُ) کا عطف (قَامَ) پر ہے اور وہ محلاً مجزوم، اور اگر پورے جملہ شرط پر عطف ہو تو جملہ پر عطف اس کی تمامیت سے پہلے ہوگا، کیونکہ (اَخُوْكَ) فاعل (يَقْعُدُ) سے موخر ہے، اور عطف قبل تمامیت جائز نہیں، اور جملہ جزا اگر فعلیہ ہے تو بر تقدیر فعل مضارع جزم لفظاً ہوگا جیسے: (اِنْ تَقُمْ اَقُمْ) اور بر تقدیر ماضی محلاً جیسے: (اِنْ قُمْتَ قُمْتُ) اور اگر جزا جملہ فعلیہ نہیں تو جملہ جزا محل جزم میں ہوگا جیسے: وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلاَ هَادِيَ لَهُ وَ يَذَرْهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ میں (فَلاَ هَادِيَ لَهُ) جملہ جزا محلاً مجزوم ہے، اسی واسطے ایک قرارت میں اس کے معطوف، (يَذَرْ) کو مجزوم پڑھا گیا ہے، اور محل جزم میں ہر جملہ جزا نہیں ہوتا، بلکہ صرف وہ جملہ جس پر (فَا) جزائیہ داخل ہو جیسے مذکورہ بالا آیت کریمہ میں۔١٢

(1) الجملتين: اس لئے کہ شرط وجزا کو مقتضی ہے جو جملہ ہوتے ہیں۔

(2) فعليّة: جیسے: (وَ اِنْ يَنْتَهُوْا يُغْفَرْ لَهُمْ)

(3) اسميّة: (وَ اِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ اِذَا هُمْ يَقْنَطُوْنَ)۔١٢

ترکیب

قوله: و انْ وھیَ تَدخل علٰی الجملتین: اس میں (و) حرفِ عطف یا استیناف مبنی بر فتح، (اِنْ) مراداللفظ مرفوع تقدیراً مبتدائے اوّل، (و) حرفِ زائد مبنی بر فتح، (ھِیَ) ضمیر مرفوع منفصل مبتدائے دوم مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدائے اوّل، (تَدْخُلُ) فعل مضارع معروف صیغہ واحد مؤنث غائب، اس میں (ھیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدائے دوم، (عَلٰی) حرفِ جار مبنی بر سکون مقدر، (اَلْجُمْلَتَیْنِ) مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (تَدْخُلُ) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ صغریٰ ہو کر خبر، مبتدائے دوم اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ باعتبار مابعد کبریٰ اور باعتبار ماقبل صغریٰ ہو کر خبر مبتدائے اوّل کی، مبتدائے اوّل اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ کبریٰ ذات وجہ ہو کر معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

قوله: والجملة الاولٰی تکون فعلیَّة: اس میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اَلْجُمْلَةُ) موصوف، (اَلْاُوْلٰی) اسمِ تفضیل صیغہ واحد مؤنث، اس میں (ھِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف، (اَلْاُوْلٰی) اسمِ تفضیل اپنے فاعل سے مل کر صفت، (اَلْجُمْلَةُ) موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتدا، (تَكُوْنُ) فعل مضارع معروف صیغہ واحد مؤنث غائب (فعل ناقص)، اس میں (ھِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا، (فِعْلِيَّةً) اسمِ منسوب صیغہ واحد مؤنث، اس میں (ھِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ تکون، (فِعْلِيَّةً) اسمِ منسوب اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، (تَكُوْنُ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ صغریٰ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ کبریٰ ذات وجہین ہوا۔

قوله: والثَّانیة قَد تکون فعلیَّة و قَد تکون اسمیَّة: اس میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اَلثَّانِيَةُ) صفت موصوف مقدر (اَلْجُمْلَةُ) کی، موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر مبتدا، (قَدْ) حرفِ تقلیل مبنی بر سکون، (تَكُوْنُ) فعل مضارع معروف صیغہ واحد مؤنث غائب (فعل ناقص)، اس میں (ھِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا، (فِعْلِيَّةً) اسمِ منسوب صیغہ واحد مؤنث، اس میں (ھِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ فعل ناقص، (فِعْلِيَّةً) اسمِ

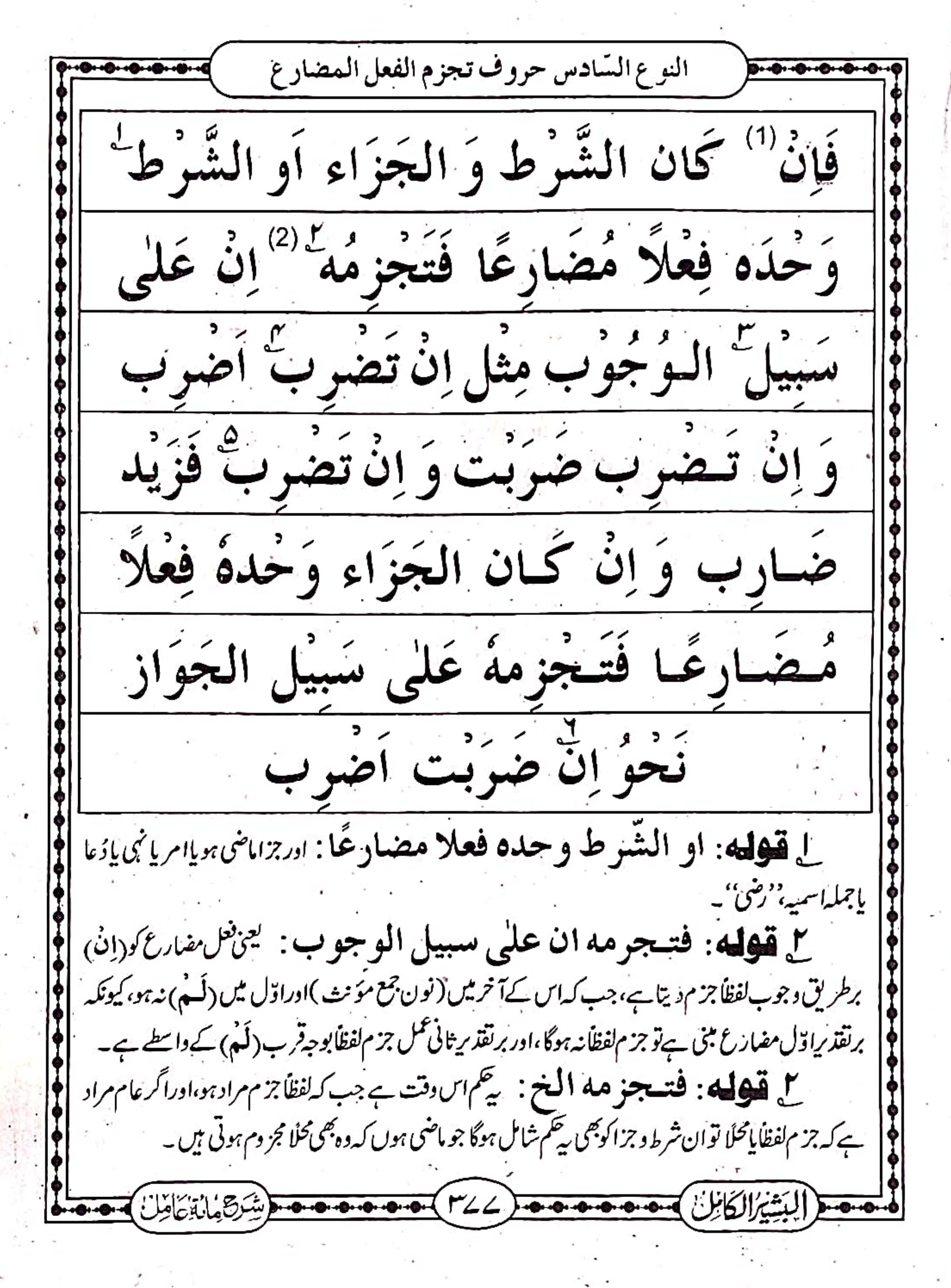
منسوب اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، (تَكُوْنُ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ صغریٰ ہو کر معطوف علیہ، (و) حرف عطف مبنی بر فتح، (قَدْ) حرفِ تقلیل مبنی بر سکون، (تَكُوْنُ) فعل مضارع معروف صیغہ واحد مؤنث غائب (فعل ناقص)، اس میں (هِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا، (اِسْمِيَّةً) اسم منسوب صیغہ واحد مؤنث، اس میں (هِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ فعل ناقص، (اِسْمِيَّةً) اسم منسوب اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، (تَكُوْنُ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ صغریٰ ہو کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ کبریٰ ذات وجہین معطوفہ ہوا۔

قوله: و تسمّى الاولٰى شرطًا والثّانية جزاء: اس میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (تُسَمّٰى) فعل مضارع مجہول صیغہ واحد مؤنث غائب، (اَلْاُوْلٰى) اسمِ تفضیل صیغہ واحد مؤنث، اس میں (هِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف مقدر (اَلْجُمْلَةُ)، (اَلْاُوْلٰى) اسمِ تفضیل اپنے فاعل سے مل کر صفت، موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اَلثَّانِيَةُ) صفت موصوف مقدر (اَلْجُمْلَةُ) کی، موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر نائب فاعل، (شَرْطًا) معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (جَزَاءً) معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مفعول بہ، (تُسَمّٰى) فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔۱۲

نحودانی پر صدر العلماء کا علمی محاسبہ

(۵۲) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:۳۷ پر (و تُسَمّٰى الْاُوْلٰى شَرْطًا و الثَّانِيَةُ جَزَاءً) کی ترکیب میں (اَلثَّانِيَةُ) کو فعل مقدر (تُسَمّٰى) کا نائب فاعل، اور (جَزَاءً) کو اس کا مفعول بہ قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے، کیونکہ تقدیر تُسَمّٰى کی طرف ضرورداعی نہیں، اور تقدیر بدون ضرورت خطا ہے، صحیح یہ کہ (اَلثَّانِيَةُ) کا عطف (اَلْاُوْلٰى) پر ہے، اور (جَزَاءً) کا (شَرْطًا) پر، ''الفوائد الشافیہ'' ص:۲۸ میں ہے: وفيه تقدير شئ بلا اقتضاء وهو مدخول كما في مغني اللبيب۔۱۲



فَاِنْ(1) كَانَ الشَّرْط وَ الجَزَاء اَو الشَّرْط ١
وَحْدَه فِعْلاً مُضَارِعًا فَتَجْزِمُه ٢ (2) اِنْ عَلٰى
سَبِيْلِ ٣ الوُجُوْب مِثْل اِنْ تَضْرِب ٤ اَضْرِب
وَ اِنْ تَضْرِب ضَرَبْت وَ اِنْ تَضْرِب ٥ فَزَيْد
ضَارِب وَ اِنْ كَان الجَزَاء وَحْدَهٗ فِعْلاً
مُضَارِعًا فَتَجْزِمهٗ عَلٰى سَبِيْل الجَوَاز
نَحْوُ اِنْ ٦ ضَرَبْت اَضْرِب

١ **قوله: او الشّرط وحده فعلا مضارعًا**: اور جزا ماضی ہو یا امر یا نہی یا دُعا یا جملہ اسمیہ، ''رضی''۔

٢ **قوله: فتجرمه ان علٰی سبیل الوجوب**: یعنی فعل مضارع کو (اِنْ) بطریق وجوب لفظاً جزم دیتا ہے، جب کہ اس کے آخر میں (نون جمع مؤنث) اور اوّل میں (لَمْ) نہ ہو، کیونکہ برتقدیر اوّل مضارع مبنی ہے تو جزم لفظاً نہ ہوگا، اور برتقدیر ثانی عمل جزم لفظاً بوجہ قرب (لَمْ) کے واسطے ہے۔

٣ **قوله: فتجزمه الخ**: یہ حکم اس وقت ہے جب کہ لفظاً جزم مراد ہو، اور اگر عام مراد ہے کہ جزم لفظاً یا محلاً تو ان شرط و جزا کو بھی یہ حکم شامل ہوگا جو ماضی ہوں کہ وہ بھی محلاً مجزوم ہوتی ہیں۔



۳۔ **قولہ: علی سبیل الوجوب:** اس لئے کہ مضارع قابل جزم ہے، اور جازم موجود۔

۴۔ **قولہ: ان تضرب الخ:** اوّل مثال قسم اوّل کی یعنی شرط و جزا دونوں مضارع ہوں، اور دوم قسم ثانی کی یعنی شرط مضارع، اور جزا ماضی، اس قسم ثانی کو قبیح قرار دیا ہے، وجہ یہ کہ اس صورت میں لازم آتا ہے کہ کلمہ شرط کی ابعد یعنی جزا میں معنوی تاثیر ہو کہ ماضی کو بمعنی مستقبل کردے، اور اقرب یعنی شرط میں نہ ہو، یا وجہ یہ ہے کہ اس صورت میں بظاہر مستقبل کا ماضی کے واسطے سبب ہونا لازم آتا ہے، کیونکہ شرط سبب ہوتی ہے، جزا کے واسطے حالانکہ معاملہ برعکس ہے کہ ماضی سبب ہوتی ہے مستقبل کے لئے، فتذکر مامرّ سابقًا۔

۵۔ **قولہ: و ان تضرب فزید ضارب:** جزا کے جملہ اسمیہ ہونے کی مثال ہے، اور (اَمر) کی جیسے: (اِنْ تلقہ فاکرمہٗ) اور نہی کی جیسے: (ان تلقہٗ فلا تھنہٗ) اور دعا کی جیسے: (ان تکرمنی فیرحمك اللّٰه) اور استفہام کی جیسے: (اِنْ تترکنا فمن یرحمنا) برفع میم۔

۶۔ **قولہ: ان ضربت اضرب:** اس میں جزم، اور رفع دونوں جائز ہیں، وجہ (جزم) یہ کہ جازم موجود، اور مانع مفقود، یہ اکثر و متفق علیہ ہے، اور وجہ (رفع) یہ کہ صورت ہٰذا میں کلمہ شرط، اور جزا کے درمیان ماضی حائل ہوگئی، جس کی وجہ سے کلمہ شرط کے عمل میں ضعف پیدا ہوگیا، تو جب اس نے شرط میں لفظاً عمل نہیں کیا، حالانکہ وہ قریب تھی تو جزا میں کیونکر کرے گا، درآنحالیکہ وہ بعید ہے، جازم کا عمل تو یوں منتفی ہوا، اور ناصب کوئی ہے نہیں تو مضارع مرفوع ہی رہا، اور جیسے دیگر جوازم ایک شے کو جزم دیتے ہیں، اس صورت میں کلمہ شرط بھی صرف ایک شے میں جازم ہوگا یعنی شرط میں، اور وہ جزم بھی محلاً جیسے:

وان اتاہ خلیل یوم مسغبۃ ۔۔۔ یقول لا غائب مالی ولا حرمٖ

(خلیل) خلۃ بمعنی (احتیاج) سے مشتق ہے، اور (حَرِمٖ) بمعنی (حرمان)، اس شعر میں (یقول) جزائے مرفوع ہے، ورنہ بصورت جزم (واو) ساقط ہوجاتا۔

فائدہ: شرط و جزا کے عامل میں اختلاف ہے، 'سیرافی' کے نزدیک دونوں میں کلمہ شرط عامل ہے جیسے: مبتدا، اور خبر میں (ابتدا) 'خلیل' اور 'مبرّدؔ' کے نزدیک شرط میں (کلمہ شرط) اور جزا میں (شرط) اور (کلمہ شرط) دونوں جیسے (ابتدا) عامل ہوتی ہے مبتدا میں، پھر دونوں خبر میں، اور 'اخفش' کے نزدیک شرط میں (کلمہ شرط) اور جزا میں (شرط) جیسے مبتدا میں (ابتدا) اور خبر میں (مبتدا)، اور کوفیہ کے نزدیک شرط مجزوم بکلمہ شرط،

اور جزا مجزوم بجوار جیسے آیت وضو میں: (اَرْجُلِکُم) مجرور بجوار ہے، اور 'مازنی' کے نزدیک شرط و جزا دونوں مبنی برسکون ہیں، بایں وجہ کہ (امر) بغیر (لام) کی طرح مقام اسم میں واقع نہیں ہوتیں، اور (امر) بغیر (لام) مبنی اصل ہے، جب مبنی اصل کے ساتھ بطریق مذکور مشابہت ہوئی تو مبنی ہوگئیں۔۱۲

(1) فَاِنْ: (فَا) برائے تفصیل۔

(2) فتجزمه: ای لفظًا۔

ترکیب

قوله: فَان کَان الشَّرط والجَزاء او الشَّرط وحدَه فعلاً مضارعًا فتجزمه اِن علٰی سَبیل الوُجوب: اس میں (فَا) برائے تفصیل مبنی برفتح، (اِنْ) حرفِ شرط مبنی برسکون، (کَانَ) فعل ماضی معروف مبنی برفتح صیغہ واحد مذکر غائب (فعل ناقص)، (اَلشَّرْطُ) معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی برفتح، (اَلْجَزَاءُ) معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر معطوف علیہ، (اَوْ) حرفِ عطف مبنی برسکون مقدر کسرۂ موجودہ حرکت تخلص من السکونین، (اَلشَّرْطُ) ذوالحال، (وَحْدَ) مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی برضم راجع بسوئے ذوالحال، (وَحْدَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر اسمِ فعل ناقص، (فِعْلًا) موصوف، (مُضَارِعًا) صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر، (کَانَ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر شرط۔

(فَا) جزائیہ مبنی برفتح، (تَجْزِمُ) فعل مضارع معروف صیغہ واحد مؤنث غائب، (هَا) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلا مبنی برضم راجع بسوئے فعلاً مضارعًا، (اِنْ) مراداللفظ مرفوع تقدیراً فاعل، (عَلٰی) حرفِ جار مبنی برسکون، (سَبِیْلِ) مضاف، (اَلْوُجُوْبِ) مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (تَجْزِمُ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر جزا، شرط اپنی جزا سے مل کر جملۂ شرطیہ مفصلہ ہوا۔

قوله: مثل اِن تضرب اَضرب و اِن تضرب ضَربت و اِن تَضرب فَزید ضارب: میں (مِثْلُ) مضاف، (اِنْ تَضْرِبْ اَضْرِبْ) مراداللفظ مجرور تقدیراً معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی برفتح، (اِنْ تَضْرِبْ ضَرَبْتُ) مراداللفظ مجرور تقدیراً معطوف، (و) حرفِ

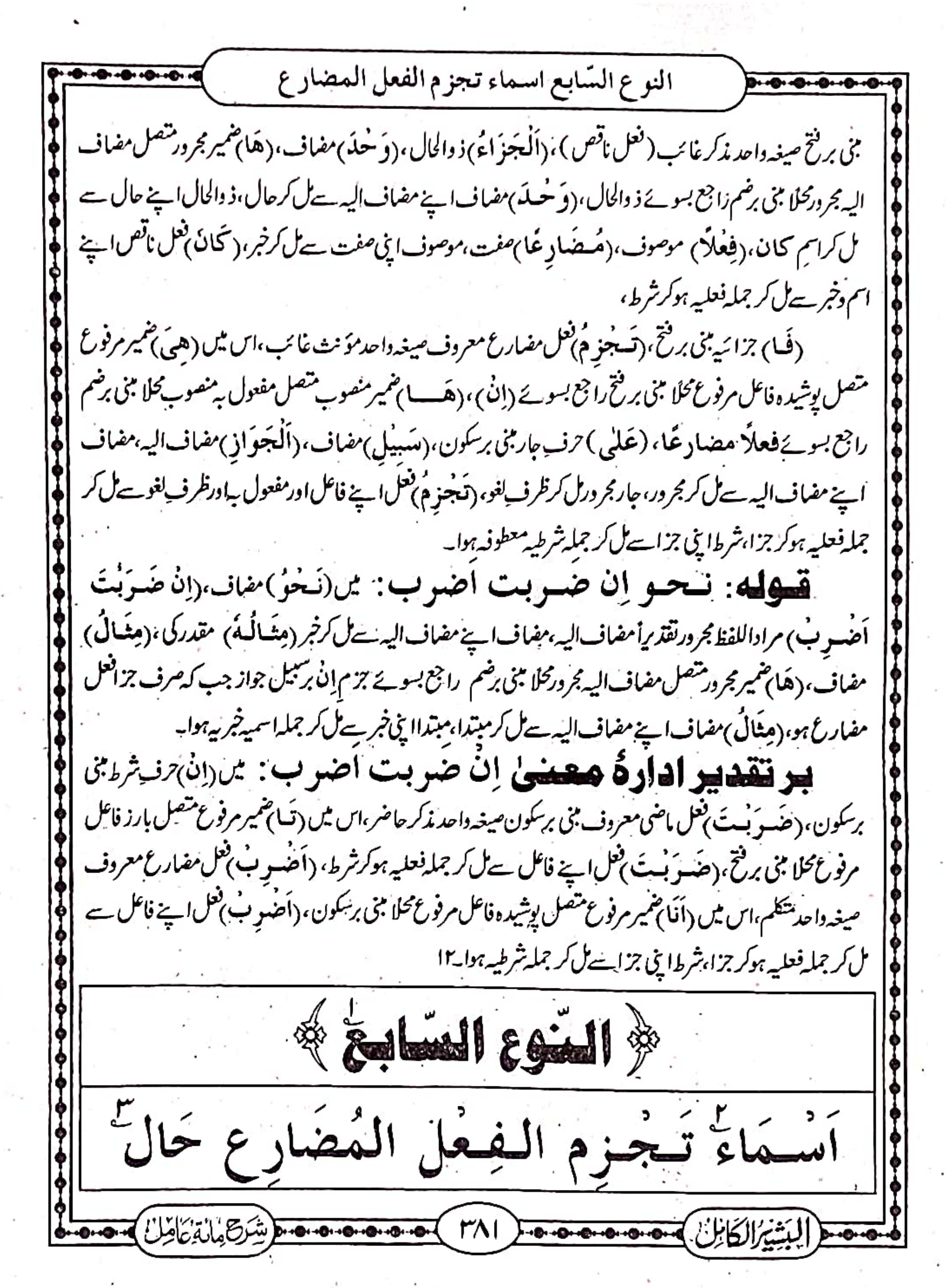
عطف مبنی بر فتح، (اِنْ تَضْرِبْ فَزَیْدٌ ضَارِبٌ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً معطوف، معطوف علیہ اپنے دونوں معطوف سے مل کر مضاف الیہ، (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُهُ) مقدر کی، (مِثَالُ) مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے شرط و جزا یا فقط شرط جو فعل مضارع ہو، (مِثَــالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ .اِنْ تضرب اَضرب: میں (اِنْ) حرفِ شرط مبنی برسکون، (تَضْرِبْ) فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر حاضر، اس میں (اَنْتَ) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلا مبنی برسکون، (تَا) علامت خطاب مبنی بر فتح، (تَضْرِبْ) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط، (اَضْرِبْ) فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم، اس میں (اَنَا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی برسکون، (اَضْرِبْ) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

اِنْ تـضرب ضربت: میں (اِنْ) حرفِ شرط مبنی برسکون، (تَضْرِبْ) فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر حاضر، اس میں (اَنْـتَ) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلا مبنی برسکون، (تَـا) علامت خطاب مبنی بر فتح، (تَضْرِبْ) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط،
(ضَـرَبْتُ) فعل ماضی معروف مبنی برسکون صیغہ واحد متکلم، اس میں (تَا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلا مبنی بر ضم، (ضَرَبْتُ) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا مجزوم محلا، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

ان تـضرب فزید ضارب: میں (اِنْ) حرفِ شرط مبنی برسکون، (تَضْرِبْ) فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر حاضر، اس میں (اَنْـتَ) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلا مبنی برسکون، (تَا) علامت خطاب مبنی بر فتح، (تَضْرِبْ) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط،
(فَا) جزائیہ مبنی بر فتح، (زَیْدٌ) مبتدا، (ضَارِبٌ) اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا، (ضَـارِبٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر جزا، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

قوله: و اِن كـان الجزاء وحدَه فعلاً مضارعًا فتجزمه على سَبيل الجواز: میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اِنْ) حرفِ شرط مبنی برسکون، (کَانَ) فعل ماضی معروف



مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (فعل ناقص)، (اَلْجَزَاءُ) ذوالحال، (وَحْدَ) مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے ذوالحال، (وَحْدَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر اسمِ کان، (فِعْلاً) موصوف، (مُضَارِعًا) صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر، (كَانَ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط،

(فَا) جزائیہ مبنی بر فتح، (تَجْزِمُ) فعل مضارع معروف صیغہ واحد مؤنث غائب، اس میں (هِيَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے (اِنْ)، (هَا) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے فعلاً مضارعًا، (عَلٰى) حرف جار مبنی بر سکون، (سَبِيْلِ) مضاف، (اَلْجَوَازِ) مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (تَجْزِمُ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ معطوفہ ہوا۔

قوله: نحو اِنْ ضربت اضرب: میں (نَحْوُ) مضاف، (اِنْ ضَرَبْتَ اَضْرِبْ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُهٗ) مقدر کی، (مِثَالُ) مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے جزمِ اِنْ بر سبیل جواز جب کہ صرف جزا فعل مضارع ہو، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ادارهٔ معنیٰ اِنْ ضربت اضرب: میں (اِنْ) حرفِ شرط مبنی بر سکون، (ضَرَبْتَ) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد مذکر حاضر، اس میں (تَا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح، (ضَرَبْتَ) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط، (اَضْرِبْ) فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم، اس میں (اَنَا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون، (اَضْرِبْ) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔۱۲

النّوع السّابع

اَسْمَاءٌ تَجْزِمُ الْفِعْلَ الْمُضَارِعَ حَالَ



كَونهَا مُشْتَمِلَة عَلٰى مَعْنىٰ اِنْ[1] وَ تدْخل[4] عَلٰى الفِعْلَيْن وَ يَكُوْن الفِعْل الاَوّل سَبَبًا لِلْفِعْل الثَّانِىْ وَ يُسَمّٰى[5] الاَوَّل[2] شَرطًا وَ الثَّانِىْ[3] جَزَاءً فَاِنْ[6] كَان الفِعْلَان مُضَارِعَيْن اَوْ كَانَ الاَوَّل[4] مُضَارِعًا دُوْن الثَّانِىْ[5] فَالجَزْم وَاجِبٌ فِىْ المُضَارِع

۱ **قوله: النّوع السَّابع:** اس میں اسمائے جازمہ کا بیان ہے، اور نوعِ سابق میں حروف جازمہ کا بیان تھا، ان حروف میں ایک حرف (اِنْ) ہے جس کے ساتھ مشابہت رکھنے کی وجہ سے یہ اسمار مضارع کو جزم دیتے ہیں تو وہ (اِنْ) مشبّہ بہ ہوا، اور یہ اسمار مشبّہ، چونکہ مشبّہ بہ اصل اور مشبّہ فرع ہوتا ہے، **نظر برآں** فرع ہونے کی حیثیت سے ان اسمار کو ذکر میں مؤخر کر دیا۔

۲ **قوله: اسماء تجزم الفعل المضارع:** اس نوع میں مذکورہ کلماتِ جازمہ میں (اِذْمَا) بھی ہے جس کے اسم، اور حرف ہونے میں نحوی مختلف ہیں، بعض کے نزدیک اسم، اور بعض کے نزدیک حرف ہے، شارح علیہ الرحمۃ نے قولِ اوّل اختیار کیا، اسی واسطے سب کو اسمار سے تعبیر کیا ہے۔

۳ **قوله: حَال كونها مشملة علٰى معنى اِنْ:** اگر (اِنْ) کے معنی (تعلیق) پر مشتمل نہ ہوں تو عمل نہ کریں گے جیسے: (اَكرَمْتُ مَنْ جَاءَنِى) میں، اور (مَنْ اَبُوْكَ) میں

(مَنْ) عامل نہیں، کیونکہ معنیٰ (اِنْ) پر مشتمل نہیں ہے، لہٰذا قید مذکور احترازی ہے۔

۴ قوله: و تدخل على الفعلين:

سوال: شارح علیہ الرحمۃ نے ان اسماء کے دخول علی الفعلین پر اقتصار کیا جس سے مفہوم ہوتا ہے کہ ان کی شرط و جزا دونوں ہمیشہ جملہ فعلیہ ہوتی ہیں، حالانکہ ایسا نہیں بلکہ جزا کبھی جملہ اسمیہ بھی ہوتی ہے جیسے: (مَنْ قَتَلَ مُؤمِنًا مُتعَمِّدًا فَجزَائُهُ جَهَنَّم) تو وجہ اقتصار کیا ہے؟

جواب: وجہ اقتصار یہ ہے کہ (اِنْ) کی بحث میں جزا کا جملہ اسمیہ ہونا بیان کر چکے ہیں، اور (اِنْ) عمل میں ان اسماء کے لئے اصل ہے، اور حکم اصل فرع کے لئے بھی ثابت ہوتا ہے، لہٰذا دوبارہ بیان کرنے کی ضرورت باقی نہ رہی۔

۵ قوله: و يسمّى الاوّل: پیشتر بیان کیا جا چکا ہے کہ صرف فعل پر شرط و جزا کا اطلاق مجازاً ہے، از قبیل **اطلاق الكل على الجزء**، اور اگر یہاں فعل مع المتعلقات پر شرط و جزا کا اطلاق ہے تو یہ حقیقی ہوگا، کیونکہ درحقیقت شرط و جزا جملہ ہوتی ہے، اور فعل اپنے متعلقات کے ساتھ جملہ ہوتا ہے۔

۶ قوله: فان كان الفعلان الخ: یہ کلام شرط و جزا کی چار صورتوں پر مشتمل ہے، (فَاِنْ كَانَ الْفِعْلَانِ مُضَارِعَينِ) ایک صورت پر وہ یہ کہ شرط و جزا دونوں مضارع ہوں۔

او كَانَ الاَوَّل مُضَارِعًا دونَ الثَّانِي: تین صورتوں پر، **اوّل:** یہ کہ شرط مضارع اور جزا ماضی، **دوم:** یہ کہ شرط مضارع اور جزا امر، **سوم:** یہ کہ شرط مضارع اور جزا نہی، بر تقدیر شرط و جزا کی فعلیت دو صورتیں باقی رہیں، **اوّل:** یہ کہ شرط و جزا دونوں ماضی ہوں، **دوم:** یہ کہ شرط ماضی اور جزا مضارع، یہ کل چھ صورتیں ہوئیں، اوّل چار صورتوں میں مضارع پر جزم واجب ہے، وجہ یہ کہ اسمائے مذکورہ (اِنْ) شرطیہ کے معنیٰ کو متضمن ہونے کی وجہ سے عمل جزم کے مقتضی ہیں، اور مضارع میں عمل لفظی کے قبول کی صلاحیت موجود، اور موانع مرتفع تو جزم لفظاً واجب، ورنہ مقتضی کا مقتضی سے انفکاک لازم آئے گا جو جائز نہیں، ماضی، اور امر مبنی ہونے کے باعث لفظی عمل کے قبول کی صلاحیت نہیں رکھتے، لہٰذا دوسری، اور تیسری صورت میں جزا محلاً مجزوم ہوگی، اسی طرح پانچویں صورت میں شرط و جزا دونوں محلاً مجزوم، اور چھٹی صورت میں صرف شرط محلاً مجزوم، اور چوتھی صورت میں جزا (لائے نہی) سے لفظاً مجزوم ہوتی ہے، اور ان اسماء سے محلاً، اور چھٹی

صورت میں جزا پر جزم، اور رفع دونوں جائز ہے، جس کی تفصیل گزر گئی۔

ے قوله: او كان الاوّل مضارعًا دون الثانِي:

سوال: شارح علیہ الرحمۃ نے اسمائے جوازم کی بحث میں جزا کے جوازًا مجزوم ہونے کو ذکر کیوں نہیں کیا، اور وہ ہمارے سابق کلام میں چھٹی صورت ہے جس میں جزا جوازًا مجزوم ہوتی ہے؟

جواب: چونکہ بحث (اِنْ) میں اس چھٹی صورت کو بیان کر چکے تھے، اور (اِنْ) اسمائے مذکورہ کے لئے عمل میں اصل ہے، اس لئے اختصار کے پیش نظر یہاں پر ذکر نہیں کیا۔۱۲

(1) اِنْ: ای الشرطية۔

(2) يسمّٰى الاوّل: ای الفعل الاوّل۔

(3) والثاني: ای الفعل الثاني۔

(4) كان الاوّل: ای الشرط۔

(5) دون الثّاني: ای الجزاء۔۱۲

ترکیب

قوله: النّوع السّابع اسمَاء تَجزم الفعل المضَارع حَال كونها مشتملَة علٰى معنٰى اِنْ: میں (اَلنَّوع) موصوف، (اَلسَّابعُ) صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتدا، (اَسْمَاءٌ) موصوف، (تَجْزِمُ) فعل مضارع معروف صیغہ واحد مؤنث غائب، اس میں (هِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلًا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف، (اَلْفِعْلَ) موصوف، (اَلْمُضَارِعَ) صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مفعول بہ، (حَالَ) مضاف، (كَوْنِ) مصدر مضاف الیہ مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلًا مرفوع معنًی اسمِ كَوْن راجع بسوئے اسمَاء، (مُشْتَمِلَةً) اسمِ فاعل صیغہ واحد مؤنث، اس میں (هِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلًا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ كَوْن، (عَلٰی) حرفِ جار مبنی بر سکون، (مَعْنٰی) مضاف، (اِنْ) مراد اللفظ مجرور تقدیرًا مضاف الیہ، (مَعْنٰی) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (مُشْتَمِلَةً) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، (كَوْن)

مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اسم اور خبر سے مل کر مضاف الیہ، (حَالَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ، (تَجْزِمُ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صفت، (اَسْمَاءٌ) موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

قولہ: و تدخل علی الفعلین: میں (و) حرفِ عطف یا استیناف مبنی بر فتح، (تَدْخُلُ) فعل مضارع معروف صیغہ واحد مؤنث غائب، اس میں (هِيَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف (اَسمَاء)، (عَلٰی) حرفِ جار مبنی بر سکون مقدر، (اَلْفِعْلَيْن) مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (تَدْخُلُ) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

قولہ: و یکون الفعل الاوّل سببًا للفعل الثّانی: میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (يَكُوْنُ) فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر غائب (فعل ناقص)، (اَلْفِعْلُ) موصوف، (اَلْاَوَّلُ) اسمِ تفضیل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف، (اَلْاَوَّلُ) اسمِ تفضیل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت، (اَلْفِعْلُ) موصوف اپنی صفت سے مل کر اسمِ فعل ناقص، (سَبَبًا) موصوف، (ل) حرفِ جار مبنی بر کسر، (اَلْفِعْلِ) موصوف، (اَلثَّانِيْ) صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتًا) مقدر کا، (ثَابِتًا) اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف، (ثَابِتًا) اسمِ فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت، (سَبَبًا) موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر، (يَكُوْنُ) فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قولہ: و یسمّی الاوّل شرطًا والثّانی جزاءً: اس میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (يُسَمّٰی) فعل مضارع مجہول صیغہ واحد مذکر غائب، (اَلْاَوَّلُ) اسمِ تفضیل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح، راجع بسوئے موصوف مقدر (اَلفِعْلُ)، (اَلْاَوَّلُ) اسمِ تفضیل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت، موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اَلثَّانِيْ) صفت، موصوف مقدر (اَلْفِعْلُ) کی، موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر نائب فاعل، (شَرْطًا) معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (جَزَاءً) معطوف، معطوف علیہ اپنے

معطوف سے مل کر مفعول بہ، (یُسَمّٰی) فعل مجہول اپنے نائبِ فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قوله: فَان كَان الفعلَان مضارعَين او كان الاوّل مضارعًا دون الثّاني: اس میں (فَا) حرفِ تفصیل مبنی بر فتح، (اِنْ) حرفِ شرط مبنی بر سکون، (کَانَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (فعل ناقص)، (اَلفِعْلَانِ) اسم، (مُضَارِعَیْنِ) شیٔ منصوب بیائے ماقبل مفتوح خبر، (کَانَ) فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف علیہ، (اَوْ) حرفِ عطف مبنی بر سکون، (کَانَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (فعل ناقص)، (اَلاَوَّلُ) اسمِ تفضیل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف مقدر (اَلْفِعْلُ)، (اَلاَوَّلُ) اسمِ تفضیل اپنے فاعل سے مل کر صفت، موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر اسم، (مُضَارِعًا) خبر، (دُوْنَ) مضاف، (اَلثَّانِیْ) مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ، (کَانَ) فعل ناقص اپنے اسم و خبر اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر شرط،

فَالجَزم واجب في المضارع: اس میں (فَا) جزائیہ مبنی بر فتح، (اَلْجَزْمُ) مبتداء، (وَاجِبٌ) اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا، (فِیْ) حرفِ جار مبنی بر سکون مقدر، (اَلْمُضَارِعِ) مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (وَاجِبٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، (اَلْجَزْمُ) مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر جزا، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ مفصلہ ہوا۔۱۲

نحودانی پر صدر العلماء کا علمی محاسبہ

(۵۳) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:۳۸ پر (حَالَ كَوْنِهَا مُشْتَمِلَةً) کی ترکیب میں (مُشْتَمِلَةً) کو اسمِ فاعل کہنے کے باوجود اس میں ضمیر مستتر کو نائب فاعل قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے، جو مبتدی طلبہ پر بھی مخفی نہیں۔

(۵۴) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:۳۹ پر (وَيَكُوْنُ الْفِعْلُ الاَوَّلُ سَبَبًا لِلْفِعْلِ الثَّانِيْ) کی ترکیب میں (سَبَبًا) کو سابق کی طرح مصدر قرار دیا ہے، اور (و يُسَمّٰى الاَوَّل شَرْطًا والثَّاني جَزَاءً) کی



ترکیب میں سابق کی طرح (اَلثَّانِیْ) اور (جَزَاءً) کو (یُسَمّٰی) محذوف کا نائب فاعل، اور مفعول بہ قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے، کما مرّ آنفًا۔

(۵۵) ﴿ایضاح العوامل﴾، اسی صفحہ پر (فَالْجَزْمُ وَاجِبٌ فِی الْمُضَارِعِ) کی ترکیب میں (وَاجِبٌ) کو اسم فاعل تسلیم کرنے کے باوجود اس میں ضمیر مستتر کو اس کا نائب فاعل قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے، کما سبق آنفًا۔۱۲

وَ هِیَ تِسْعَةُ اَسْمَاءٍ مَنْ وَمَا وَ اَیٌّ[1] وَ مَتٰی وَ
اَیْنَمَا وَ اَنّٰی وَ مَهْمَا وَ حَیْثُمَا وَ اِذْمَا فَمَنْ[2]
وَهُوَ لَا یُسْتَعْمَلُ اِلَّا فِیْ ذَوِی الْعُقُوْلِ[3]
نَحْوُ مَنْ[4] یُکْرِمْنِیْ (1) اُکْرِمْهُ اَیْ اِنْ یُکْرِمْنِیْ
زَیْدٌ اُکْرِمْهُ وَ اِنْ[5] یُکْرِمْنِیْ عَمْرٌو اُکْرِمْهُ

[1] **قوله:** اَیٌّ: اسی طرح (اَیَّة) برائے مؤنث مصنف نے بوجہ شرافت مذکر کے بیان پر اکتفا کیا، یا اس لئے ذکر نہیں کیا کہ اس کے ثبوت میں کلام ہے، کذا فی شرح الشرح یعنی اس کے جازم ہونے کا ثبوت محل کلام ہے کہ عامہ کتب میں اسمائے جوازم کی فہرست میں (اَیٌّ) کو شمار کیا ہے، اس کا کوئی تذکرہ نہیں، اور ایسے مقام پر سکوت دلیل نفی ہوتا ہے لیکن زیر بحث اسمائے موصولات "کافیہ" اور اس کی شرح "غایۃ التحقیق" میں ہے: وایٌّ للمذکّر بمعنی الّذی و ایّة للمؤنث بمعنی الّتی کمن فی اوجهها ای تکونان موصولتین نحو اضرب ایّهم و ایتهنّ لقیت و استفهامتین نحو ایّهم اخوك و ایتهنّ

اختك و شرطتين نحو ايًا مّا تدعوا فله الاسماء الحسنٰی و اية طريقة سلكت و موصوفتين نحو ياايّها الرّجل و ياايّتها المرأة اه والله تعالیٰ اعلم۔

۲ **قوله: فَمَنْ:** لفظ (مَنْ) اگر چہ مفرد مذکر ہے، مگر مثنیٰ، مجموع، اور مؤنث کی صلاحیت بھی اس میں موجود ہے، اسی واسطے بروقت ارادۂ مثنیٰ ضمیر تثنیہ کا ارجاع، اور بروقت ارادۂ مجموع ضمیر جمع کا ارجاع، اور بروقت ارادۂ مؤنث ضمیر مؤنث کا ارجاع باعتبار رعایت معنی درست ہوتا ہے، لیکن رعایت لفظ استعمال میں اکثر ہے جیسے: **وَمَنْ يُؤْمِنْ بِاللّٰهِ وَ يَعْمَلْ صَالِحًا يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا اَبَدًا قَدْ اَحْسَنَ اللّٰهُ لَهٗ رِزْقًا** میں (**خَالِدِيْنَ**) بصیغۂ جمع رعایت معنی کی بنا پر ہے، اور (**يُؤْمِنْ**) اور (**يَعْمَلْ**) بصیغہ مفرد، اور (**يُدْخِلْهُ**) اور (**لَهٗ**) بضمیر مفرد رعایت لفظ پر مبنی ہے، اسی طرح اسم اشارہ کا افراد باعتبار لفظ، اور جمعیت باعتبار معنی ہوتی ہے۔

۳ **قوله: العقول:** عقل بمعنی علم کی جمع ہے، اب لفظ (ذوی العقول) باری تعالیٰ کو بھی شامل ہوگا، اور (عقل) بمعنی قوت دراکہ کی جمع ہو جس میں اشیاء کی صورتیں منقش ہوتی ہیں تو باری تعالیٰ کو شامل نہ ہوگا کہ وہ ایسی قوت سے پاک ہے، اور (**لَا يعقل**) کے واسطے بطور حقیقت نہیں آتا، (قطرب) حقیقت کے قائل ہیں جیسے: **مَنْ تَرْكَبْهُ اَرْكَبْهُ ای اِنْ تَرْكَبِ الفَرَسَ اَرْكَبِ الفَرَسَ اِنْ تَرْكَبِ الحِمَارَ اَرْكَبِ الْحِمَارَ** البتہ مقام تغلیب میں لایعقل کے لئے بھی آتا ہے جیسے: **مَنْ تَشْتَرِ اَشْتَرِ ای اِنْ تَشْتَرِ غُلَامًا اَشْتَرِ غُلَامًا و اِنْ تَشْتَرِ فَرَسًا اَشْتَرِ فَرَسًا**، اور تغلیب از قبیل مجاز ہے جس کا علاقہ جزئیت۔

۴ **قوله: نحو مَن يكرمني اكرمه:** اس میں (مَنْ) مبتدا ہے، بعض نے کہا یہ مبتدا ہے جس کی نہیں کوئی بھی خبر، اور بعض نے کہا اس کی خبر جزا ہے کہ فائدہ کی تمامیت اس پر موقوف ہے، بعض نے کہا شرط، اور جزا مل کر خبر ہیں، بعض نے کہا کہ صرف شرط خبر ہے، کیونکہ ضمیر عائد کا التزام اسی میں ہوتا ہے، اور فائدہ کی تمامیت جزا پر **من حيث التعلق** ہے، نہ **من حيث الخبرية**، اور لفظ (مَنْ) موصوفہ، اور موصولہ، اور استفہامیہ بھی ہوتا ہے، قولِ مذکور کو تینوں کی مثال بنا سکتے ہیں، فرق یہ ہے کہ موصوفہ، اور موصولہ ہونے کی تقدیر پر دونوں فعل مرفوع ہوں گے جیسے کہ بر تقدیر شرطیت دونوں مجزوم تھے، اور استفہامیہ ہونے کی تقدیر پر اوّل مرفوع کہ ناصب و جازم سے خالی ہے، اور دوم مجزوم کہ جوابِ استفہام ہے، اور مضارع جوابِ استفہام میں

مجزوم ہوتا ہے، (مَنْ) ان تینوں صورتوں میں مبتدا ہے، موصولہ، اور موصوفہ ہونے کی صورت میں جملہ ثانیہ خبر ہے، اور جملہ اولیٰ صلہ یا صفت، اور استفہامیہ ہونے کی صورت میں جملہ اولیٰ خبر ہے، اور جملہ ثانیہ جوابِ استفہام۔

۵ قوله: و ان يُكرمني عَمرو الخ: زید وعمرو میں حصر مقصود نہیں، یہ حکم خالد، بکر وغیرہ کو بھی شامل ہے، کیونکہ (مَنْ) میں ذی عقل کے جملہ کے جملہ افراد داخل ہیں، بلکہ اس تفسیر سے مقصود یہ اشارہ ہے کہ (مَنْ) اسمِ تفضیل کے قائم مقام ہے، زید، عمرو وغیرہ سب اس میں اختصاراً داخل ہیں، توزید و عمرو کا ذکر تمثیلاً ہوا، باقی امثلہ میں بھی تفسیر سے یہی مقصود ہے۔۱۲

(1) يكرمني: از اکرام بمعنی گرامی کردن۔۱۲

ترکیب

قوله: وهي تسعة اسماء مَن ومَا و ايُّ و متٰي و اينما و انّٰى و مهما و حيثما و اذمَا: اس میں (و) حرفِ عطف یا استیناف مبنی بر فتح، (هِيَ) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسماء، (تِسْعَةُ) ممیز مضاف، (اَسْمَاءٍ) تمیز مضاف الیہ، (تِسْعَةُ) ممیز مضاف اپنی تمیز مضاف الیہ سے مل کر مبدل منہ، (مَـنْ) مراد اللفظ مرفوع تقدیراً معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی برفتح، (مَـا) مراد اللفظ مرفوع تقدیراً معطوف، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اَيُّ) مراد اللفظ مرفوع تقدیراً معطوف، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (مَتٰى) مراد اللفظ مرفوع تقدیراً معطوف، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اَيْنَمَا) مراد اللفظ مرفوع تقدیراً معطوف، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اَنّٰى) مراد اللفظ مرفوع تقدیراً معطوف، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (مَهْمَا) مراد اللفظ مرفوع تقدیراً معطوف، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (حَيْثُمَا) مراد اللفظ مرفوع تقدیراً معطوف، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اِذْمَا) مراد اللفظ مرفوع تقدیراً معطوف، (مَنْ) معطوف علیہ اپنے تمام معطوفات سے مل کر بدل الکل، مبدل منہ اپنے بدل الکل سے مل کر خبر، (هِيَ) مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

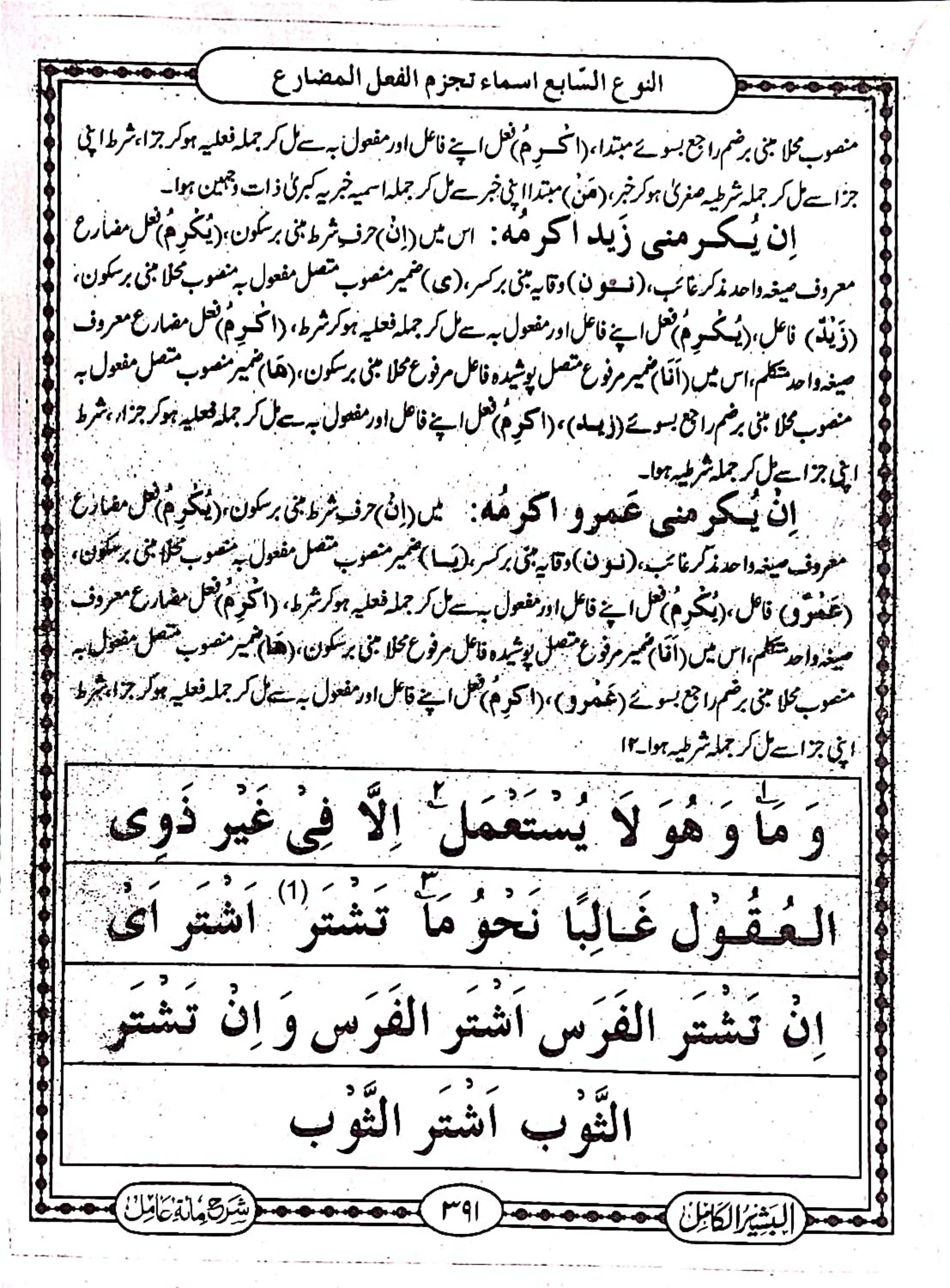
سابق کی طرح یہاں پر بھی یہ ترکیب کی جاسکتی ہے کہ (مَنْ) کو (اَحَدُهَا) مبتدا مقدر کی خبر قرار دیں، اور (مَا) کو (ثَانِيهَا) کی اور (اَيُّ) کو (ثَالِثُهَا) کی اور (مَتٰى) کو (رَابِعُهَا) کی اور (اينمَا) کو (خَامِسُهَا) کی اور (اَنّٰى) کو (سَادِسُهَا) کی اور (مَهْمَا) کو (سَابِعُهَا) کی اور (حَيْثَمَا) کو (ثَامِنُهَا) کی اور (اِذْمَا) کو (تَاسِعُهَا) کی۔

قوله: فَمَن وهو لاَ یُستعمل الاَّ فی ذَوی العقُول: اس میں (فَا) حرفِ تفصیل مبنی بر فتح، (مَنْ) مراد اللفظ مرفوع تقدیراً مبتدائے اوّل، (و) زائدہ مبنی بر فتح، (ھو) ضمیر مرفوع منفصل مبتدائے دوم مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدائے اوّل، (لَایُسْتَعْمَلُ) نفی فعل مضارع مجہول صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (ھُو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدائے دوم، (اِلَّا) حرفِ استثناء مبنی بر سکون، (فِیْ) حرفِ جار مبنی بر سکون، (ذَوِیْ) مضاف، (اَلْعُقُوْلِ) مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر مستثنیٰ مفرغ ہو کر ظرفِ لغو، (لَایُسْتَعْمَلُ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ صغریٰ ہو کر خبر، مبتدائے دوم اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ باعتبار مابعد کبریٰ ذات وجہین اور باعتبار ماقبل جملہ اسمیہ خبریہ صغریٰ ہو کر خبر، مبتدائے اوّل اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ کبریٰ ذات وجہ مفصلہ ہوا۔

قوله: نحو مَن یُکرمنی اکرمه ای اِن یکرمنی زَید اکرمه و اِن یکرمنی عَمرو اکرمه: اس میں (نَحْوُ) مضاف، (مَنْ یُکْرِمْنِیْ اُکْرِمْهُ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً معطوف علیہ یا مبدل منہ، (اَیْ) حرفِ تفسیر مبنی بر سکون، (اِنْ یُکْرِمْنِیْ زَیْدٌ اُکْرِمْهُ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اِنْ یُکْرِمْنِیْ عَمْرٌو اُکْرِمْهُ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر عطف بیان یا بدل الکل، معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے مل کر یا مبدل منہ اپنے بدل الکل سے مل کر مضاف الیہ، (نَحْوُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُهٗ) مقدر کی، (مِثَالُ) مضاف، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے (مَنْ)، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

یہ ترکیب بھی ہو سکتی ہے کہ (نَحْوُ مَنْ یُکْرِمْنِیْ اُکْرِمْهُ) کو (مَنْ) کی خبر قرار دیں، اور (وَهُوَ لَایُسْتَعْمَلُ الخ) میں (و) اعتراضیہ ہو، اور (هُوَلَا یُسْتَعْمَلُ الخ) جملہ اسمیہ خبریہ اعتراضیہ ہو جائے۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ مَن یُکرمنی اکرمه: میں (مَنْ) شرطیہ مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر سکون، (یُکْرِمْ) فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا، (نــون) وقایہ مبنی بر کسر، (ی) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر سکون، (یُکْرِمْ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط، (اُکْرِمْ) فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم، اس میں (اَنَـا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون، (ھَـا) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ



منصوب محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے مبتدا، (اَکْرِمْ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر جزا، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ صغریٰ ہوکر خبر، (مَنْ) مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ کبریٰ ذات وجہین ہوا۔

اِنْ یُکْرِمنی زَید اکرمُه: اس میں (اِنْ) حرف شرط مبنی بر سکون، (یُکْرِمْ) فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر غائب، (نون) وقایہ مبنی بر کسر، (ی) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلا مبنی بر سکون، (زَیْدٌ) فاعل، (یُکْرِمْ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر شرط، (اُکْرِمْ) فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم، اس میں (اَنَا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر سکون، (ھَا) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے (زید)، (اکرِمْ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر جزا، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

اِنْ یُکْرمنی عَمرو اکرمُه: میں (اِنْ) حرف شرط مبنی بر سکون، (یُکْرِمْ) فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر غائب، (نون) وقایہ مبنی بر کسر، (یا) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلا مبنی بر سکون، (عَمْرو) فاعل، (یُکْرِمْ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر شرط، (اُکْرِمْ) فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم، اس میں (اَنَا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر سکون، (ھَا) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے (عَمرو)، (اکرِمْ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر جزا، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔۱۲

وَمَا[1] وَهُوَ لَا يُسْتَعْمَلُ[2] اِلَّا فِيْ غَيْرِ ذَوِي

الْعُقُوْلِ غَالِبًا نَحْوُ مَا[3] تَشْتَرِ[(1)] اَشْتَرِ اَيْ

اِنْ تَشْتَرِ الْفَرَس اَشْتَرِ الْفَرَس وَاِنْ تَشْتَرِ

الثَّوْب اَشْتَرِ الثَّوْب

۱؎ **قوله: وَمَا:** باعتبارِ لفظ مفرد، مذکر، اور باعتبارِ معنیٰ تثنیہ و مجموع و مؤنث کی صلاحیت (مَنْ) کی طرح اس میں بھی موجود ہے۔

۲؎ **قوله: لَا يُسْتَعْمَل:** یعنی کلمہ (مَا) اکثر غیر ذی علم میں مستعمل ہوتا ہے، اور کبھی مجہول الماہیت میں استعمال کیا جاتا ہے **کما فی الرّضی** جیسے: (**مَا تَشْتَرِ اَشْتَرِ**)، مجہول الماہیت کا امتیاز بقرینۂ مقام ہوگا، اور بعض نحویوں نے کہا کہ (**زمانية**) بھی آتا ہے جیسے: (**فَمَا اسْتَقَامُوا لَكُمْ فَاسْتَقِيْمُوْا لَهُمْ**) کلمہ (مَا) استفہامیہ بھی آتا ہے جیسے: (**وَمَا تِلْكَ بِيَمِيْنِكَ يَا مُوْسٰى**) اور موصولہ بھی جیسے: **وَالسَّمَاءِ وَمَا بَنَاهَا**، اور موصوفہ بھی جیسے: (**اَلْكَلَامُ مَا تَضَمَّنَ كَلِمَتَيْنِ بِالْاِسْنَادِ**)

۳؎ **قوله: مَا تشتر اشتر:** کلمہ (مَا) بنابر مفعولیت منصوب ہے، اور اس میں شرط عامل ہے، جزا نہیں کہ اس کا مفعول بہ محذوف ہے، اس تقدیر پر لازم آئے گا کہ کلمہ شرط، اور شرط ہر ایک دوسرے میں عامل ہوں، مگر اس میں کوئی مضائقہ نہیں، کیونکہ جہت مختلف ہے مثلاً (**مَا تَشْتَرِ**) میں (اِنْ) کے معنیٰ کو متضمن ہونے کی حیثیت سے عامل ہے، اور (**تَشْتَرِ**) اس پر واقع ہونے کی حیثیت سے جیسے کہتے ہیں کہ مبتدا خبر میں، اور خبر مبتدا میں عامل ہے، یہاں پر بھی جہت مختلف ہے کہ مبتدا طالب محکوم بہ ہونے کی جہت سے عامل ہے، اور خبر طالب محکوم علیہ ہونے کی جہت سے، رہی یہ بات کہ اسمائے شرط میں جزا عامل نہیں ہوتی، اس پر شارح 'رضی' نے یہ دلیل پیش کی کہ (**اَيُّهُمْ جَاءَكَ فَاضْرِبْ**) بنصب (اَيُّ) مسموع نہیں، حالانکہ استقرائے کامل کیا گیا ہے، اور بعض حضرات نے یہ دلیل بیان کی کہ شرط کا قرب اسمِ شرط سے مرجح ہے، نیز شرط کو عامل قرار دینے سے اسمِ شرط کی رتبةً صدارت قدرے باقی رہتی ہے کہ معمول ہونے کی حیثیت سے صرف شرط سے رتبةً مؤخر ہوگا، اور جزا پر مقدم، اور جزا کو عامل قرار دینے کی تقدیر پر دونوں سے رتبةً مؤخر ہوگا۔۱۲

(1) **مَا تشتر:** از اشترا بمعنی خریدن۔۱۲

ترکیب

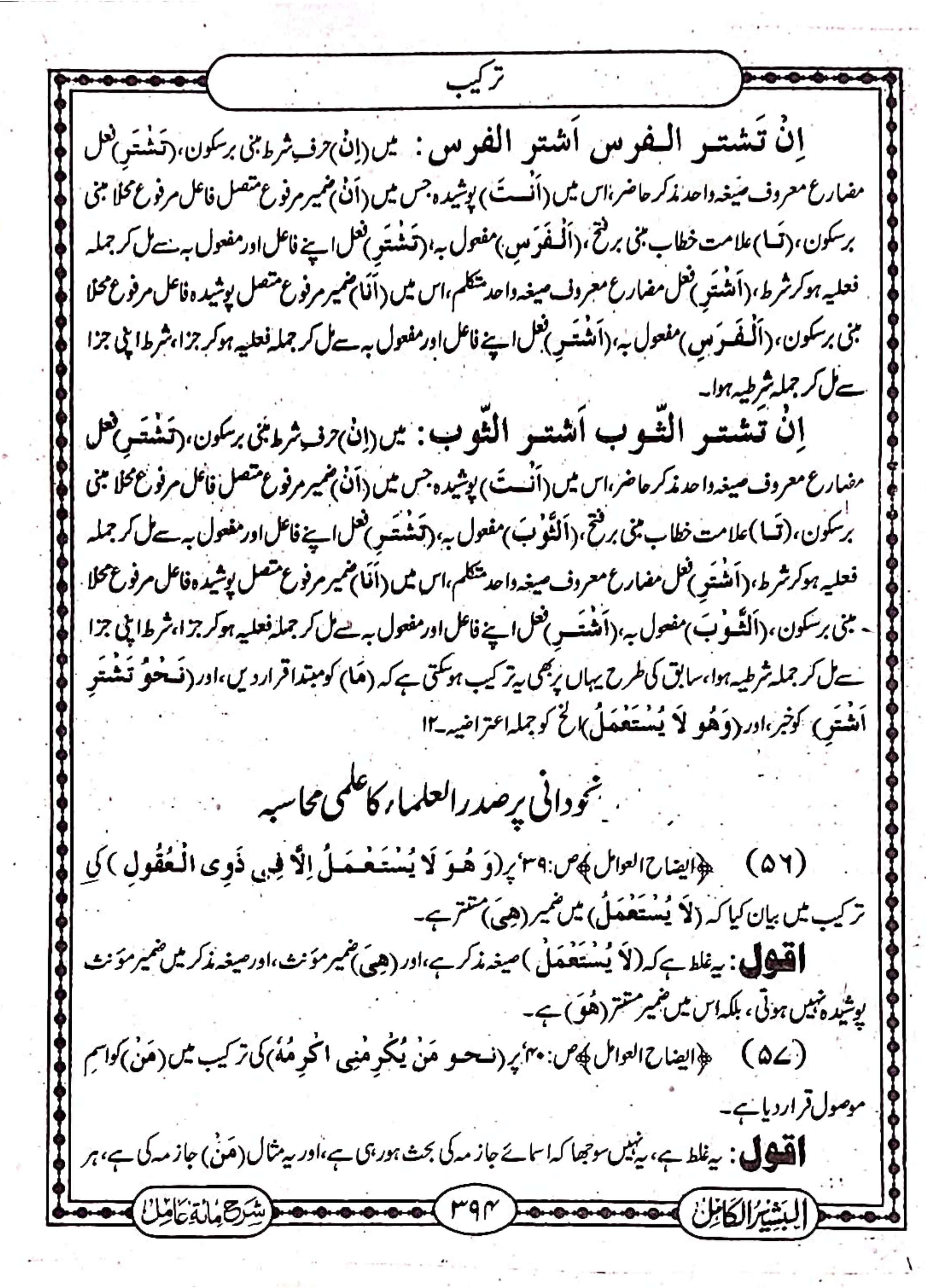
قوله: و مَا وهو لَا يُستعمل اِلَّا فِي غير ذوی العُقول غالبًا:

اس میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (مَا) مراد اللفظ مرفوع تقدیراً مبتدائے اوّل، (و) زائدہ مبنی بر فتح، (هو) ضمیر

مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدائے اوّل، (لَا یُسْتَعْمَلُ) نفی فعل مضارع مجہول صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدائے دوم، (اِلَّا) حرف استثنا مبنی بر سکون، (فِیْ) حرف جار مبنی بر سکون، (غَیْرِ) مضاف، (ذَوِیْ) مضاف الیہ مضاف، (اَلْعُقُوْلِ) مضاف الیہ، (ذَوِیْ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ، (غَیْـرِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر مستثنیٰ مفرغ ہو کر ظرفِ لغو، (غَالِبًا) اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف مقدر، (اِسْتِعْمَالًا) اپنی صفت سے مل کر یا موصوف مقدر (زَمَانًا) اپنی صفت سے مل کر مفعولِ مطلق یا مفعول فیہ، (لَا یُسْتَعْمَلُ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور ظرفِ لغو اور مفعولِ مطلق یا مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ صغریٰ ہو کر خبر، مبتدائے دوم اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ کبریٰ ذات و جہین ہو کر خبر، مبتدائے اوّل اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ کبریٰ ذات وجہ ہوا۔

قوله: نحو ماتشتر اشتر ای ان تشتر الفرس اشتر الفرس و ان تشتر الثّوب اشتر الثوب : اس میں (نَحْوُ) مضاف، (مَا تَشْتَرِ اَشْتَرِ) مراداللفظ مجرور تقدیراً معطوف علیہ یا مبدل منہ، (اَیْ) حرفِ تفسیر مبنی بر سکون، (اِنْ تَشْتَرِ الْفَرَسَ اَشْتَرِ الْفَرَسَ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً معطوف علیہ، (وِ) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اِنْ تَشْتَرِ الثَّوْبَ اَشْتَرِ الثَّوْبَ) مراداللفظ مجرور تقدیراً معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر عطف بیان یا بدل الکل، معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے مل کر یا مبدل منہ اپنے بدل الکل سے مل کر مضاف الیہ، (نَحْوُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُهٗ) مقدر کی، (مِثَالُ) مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے (مَا)، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ مَا تَشتر اَشتر : اس میں (مَا) اسمِ شرط مبنی بر سکون مفعول بہ مقدم منصوب محلا، (تَشْتَرِ) فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر حاضر، اس میں (اَنْتَ) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلا مبنی بر سکون، (تَا) علامت خطاب مبنی بر فتح، (تَشْتَرِ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط، (اَشْتَرِ) فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم، اس میں (اَنَا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر سکون، (اَشْتَرِ) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔



اِنْ تَشْتَرِ الفرس اَشْتَرِ الفرس : میں (اِنْ) حرف شرط مبنی بر سکون، (تَشْتَرِ) فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر حاضر، اس میں (اَنْتَ) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلا مبنی بر سکون، (تَا) علامت خطاب مبنی بر فتح، (اَلْفَرَسِ) مفعول بہ، (تَشْتَرِ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر شرط، (اَشْتَرِ) فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم، اس میں (اَنَا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر سکون، (اَلْفَرَسِ) مفعول بہ، (اَشْتَرِ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر جزا، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

اِنْ تَشْتَرِ الثّوب اَشْتَرِ الثّوب : میں (اِنْ) حرف شرط مبنی بر سکون، (تَشْتَرِ) فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر حاضر، اس میں (اَنْتَ) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلا مبنی بر سکون، (تَا) علامت خطاب مبنی بر فتح، (اَلثَّوْبَ) مفعول بہ، (تَشْتَرِ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر شرط، (اَشْتَرِ) فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم، اس میں (اَنَا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر سکون، (اَلثَّوْبَ) مفعول بہ، (اَشْتَرِ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر جزا، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا، سابق کی طرح یہاں پر بھی یہ ترکیب ہوسکتی ہے کہ (مَا) کو مبتدا قرار دیں، اور (نَحْوُ تَشْتَرِ اَشْتَرِ) کو خبر، اور (وَهُوَ لَا يُسْتَعْمَلُ) الخ کو جملہ اعتراضیہ۔۱۲

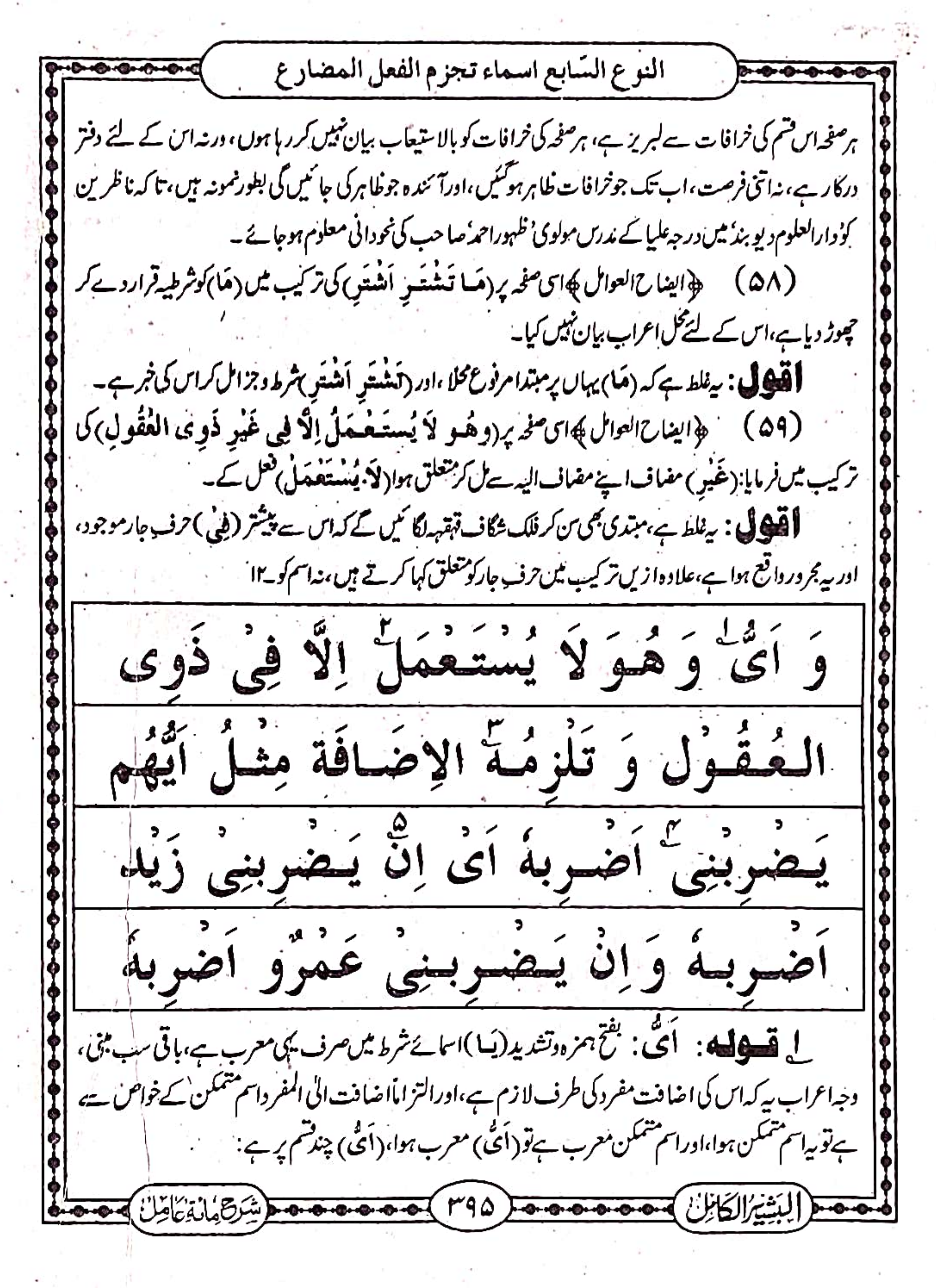
نحو دانی پر صدر العلماء کا علمی محاسبہ

(۵۶) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:۳۹ پر (وَ هُوَ لَا يُسْتَعْمَلُ اِلَّا فِي ذَوِي الْعُقُوْلِ) کی ترکیب میں بیان کیا کہ (لَا يُسْتَعْمَلُ) میں ضمیر (هِيَ) مستتر ہے۔

اقول: یہ غلط ہے کہ (لَا يُسْتَعْمَلُ) صیغہ مذکر ہے، اور (هِيَ) ضمیر مؤنث، اور صیغہ مذکر میں ضمیر مؤنث پوشیدہ نہیں ہوتی، بلکہ اس میں ضمیر مستتر (هُوَ) ہے۔

(۵۷) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:۴۰ پر (نحو مَنْ يُكْرِمْنِي اُكْرِمْهُ) کی ترکیب میں (مَنْ) کو اسم موصول قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے، یہ نہیں سوچا کہ اسمائے جازمہ کی بحث ہورہی ہے، اور یہ مثال (مَنْ) جازمہ کی ہے، ہر



ہر صفحہ اس قسم کی خرافات سے لبریز ہے، ہر صفحہ کی خرافات کو بالاستیعاب بیان نہیں کر رہا ہوں، ورنہ اس کے لئے دفتر درکار ہے، نہ اتنی فرصت، اب تک جو خرافات ظاہر ہوگئیں، اور آئندہ جو ظاہر کی جائیں گی بطور نمونہ ہیں، تاکہ ناظرین کو 'دار العلوم دیوبند' میں درجہ علیا کے مدرس مولوی 'ظہور احمد' صاحب کی نحودانی معلوم ہوجائے۔

(۵۸) ﴿ایضاح العوامل﴾ اسی صفحہ پر (مَا تَشْتَرِ اَشْتَرِ) کی ترکیب میں (مَا) کو شرطیہ قرار دے کر چھوڑ دیا ہے، اس کے لئے محل اعراب بیان نہیں کیا۔

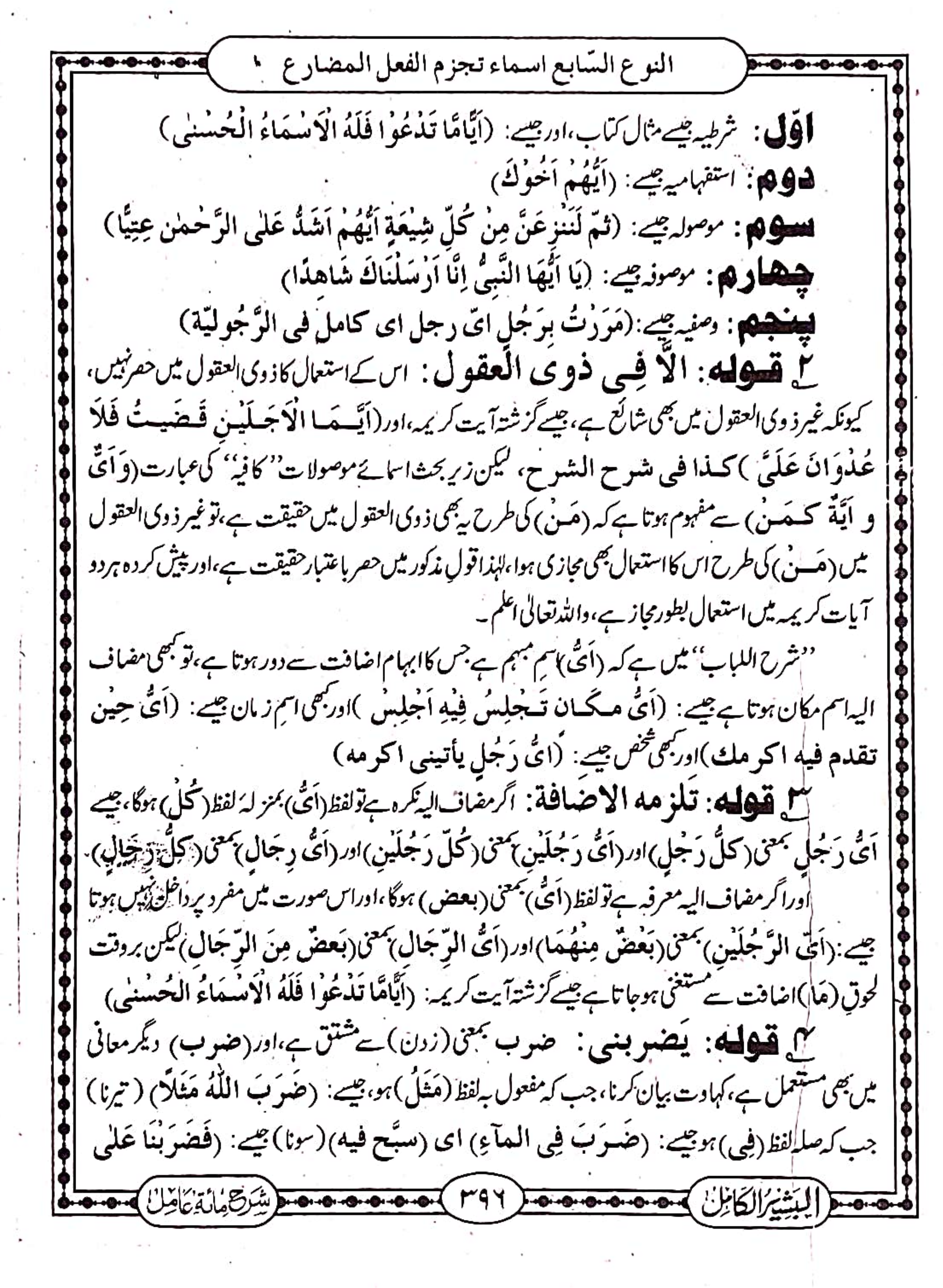
اقول: یہ غلط ہے کہ (مَا) یہاں پر مبتدا مرفوع محلا، اور (تَشْتَرِ اَشْتَرِ) شرط وجزا مل کر اس کی خبر ہے۔

(۵۹) ﴿ایضاح العوامل﴾ اسی صفحہ پر (وَهُوَ لاَ يُسْتَعْمَلُ اِلاَّ فِی غَيْرِ ذَوِی الْعُقُوْلِ) کی ترکیب میں فرمایا: (غَيْرِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر متعلق ہوا (لاَ يُسْتَعْمَلُ) فعل کے۔

اقول: یہ غلط ہے، مبتدی بھی سن کر فلک شگاف قہقہہ لگائیں گے کہ اس سے پیشتر (فِی) حرف جار موجود، اور یہ مجرور واقع ہوا ہے، علاوہ ازیں ترکیب میں حرف جار کو متعلق کہا کرتے ہیں، نہ اسم کو۔۱۲

وَ اَیٌّ[1] وَهُوَ لَا يُسْتَعْمَلُ[2] اِلاَّ فِیْ ذَوِی الْعُقُوْلِ وَ تَلْزِمُهُ[3] الْاِضَافَةُ مِثْلُ اَيُّهُمْ يَضْرِبْنِیْ[4] اَضْرِبْهُ اَیْ اِنْ[5] يَضْرِبْنِیْ زَيْدٌ اَضْرِبْهُ وَ اِنْ يَضْرِبْنِیْ عَمْرٌو اَضْرِبْهُ

۱ **قوله:** اَیٌّ: بفتح ہمزہ وتشدید (یا) اسمائے شرط میں صرف یہی معرب ہے، باقی سب مبنی، وجہ اعراب یہ کہ اس کی اضافت مفرد کی طرف لازم ہے، اور التزاما اضافت الی المفرد اسم متمکن کے خواص سے ہے تو یہ اسم متمکن ہوا، اور اسم متمکن معرب ہے تو (اَیٌّ) معرب ہوا، (اَیٌّ) چند قسم پر ہے:



اوّل: شرطیہ جیسے مثال کتاب، اور جیسے: (اَیًّامَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰى)

دوم: استفہامیہ جیسے: (اَیُّهُمْ اَخُوْكَ)

سوم: موصولہ جیسے: (ثُمَّ لَنَنْزِعَنَّ مِنْ كُلِّ شِيْعَةٍ اَيُّهُمْ اَشَدُّ عَلَى الرَّحْمٰنِ عِتِيًّا)

چھارم: موصوفہ جیسے: (يَا اَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّا اَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا)

پنجم: وصفیہ جیسے: (مَرَرْتُ بِرَجُلٍ ایّ رجل ای كامل فى الرَّجُولِيَّة)

۲ **قوله: الَّا فِي ذوى العقول:** اس کے استعمال کا ذوی العقول میں حصر نہیں، کیونکہ غیر ذوی العقول میں بھی شائع ہے، جیسے گزشتہ آیت کریمہ، اور (اَيَّمَا الْاَجَلَيْنِ قَضَيْتُ فَلَا عُدْوَانَ عَلَيَّ) كذا فى شرح الشرح، لیکن زیر بحث اسمائے موصولات ''کافیہ'' کی عبارت (وَ اَيٌّ و اَيَّةٌ كَمَنْ) سے مفہوم ہوتا ہے کہ (مَنْ) کی طرح یہ بھی ذوی العقول میں حقیقت ہے، تو غیر ذوی العقول میں (مَنْ) کی طرح اس کا استعمال بھی مجازی ہوا، لہٰذا قولِ مذکور میں حصر باعتبار حقیقت ہے، اور پیش کردہ ہر دو آیات کریمہ میں استعمال بطور مجاز ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

''شرح اللباب'' میں ہے کہ (اَيٌّ) اسمِ مبہم ہے جس کا ابہام اضافت سے دور ہوتا ہے، تو کبھی مضاف الیہ اسم مکان ہوتا ہے جیسے: (اَيُّ مَكَانٍ تَجْلِسُ فِيْهِ اَجْلِسْ) اور کبھی اسمِ زمان جیسے: (اَيُّ حِيْنٍ تقدم فيه اكرمك) اور کبھی شخص جیسے: (اَيُّ رَجُلٍ يأتينى اكرمه)

۳ **قوله: تلزمه الاضافة:** اگر مضاف الیہ نکرہ ہے تو لفظ (اَيٌّ) بمنزلہ لفظ (كُلٌّ) ہوگا، جیسے اَيُّ رَجُلٍ بمعنی (كُلُّ رَجُلٍ) اور (اَيُّ رَجُلَيْنِ) بمعنی (كُلّ رَجُلَيْنِ) اور (اَيُّ رِجَالٍ) بمعنی (كُلّ رِجَالٍ)، اور اگر مضاف الیہ معرفہ ہے تو لفظ (اَيٌّ) بمعنی (بعض) ہوگا، اور اس صورت میں مفرد پر داخل نہیں ہوتا جیسے: (اَيُّ الرَّجُلَيْنِ) بمعنی (بَعْضُ مِنْهُمَا) اور (اَيُّ الرِّجَالِ) بمعنی (بَعْضُ مِنَ الرِّجَالِ) لیکن بروقت لحوقِ (مَا) اضافت سے مستغنی ہو جاتا ہے جیسے گزشتہ آیت کریمہ: (اَيًّامَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰى)

۴ **قوله: يَضْرِبْنِى:** ضرب بمعنی (زدن) سے مشتق ہے، اور (ضرب) دیگر معانی میں بھی مستعمل ہے، کہاوت بیان کرنا، جب کہ مفعول بہ لفظ (مَثَل) ہو، جیسے: (ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا) (تیرنا) جب کہ صلہ لفظ (فِی) ہو جیسے: (ضَرَبَ فِى الْمَآءِ) ای (سبّح فيه) (سونا) جیسے: (فَضَرَبْنَا عَلٰى

اذَانِهِمْ) ای (انمناهم) (دراز ہونا) جیسے: (ضَرَبَ اللَّيل) بمعنی(طَالَ) (گزرنا) جیسے: (ضَرَبَ الزَّمَانَ) بمعنی(مضٰی) (نصب کرنا) جیسے: ضَرَبَ الخيمَة ای نصبها۔

۵ **قوله: ان يضربنى الخ:** یہ تفسیر اس وقت درست ہوگی جبکہ زید وعمرو، (اَيُّهُمْ) کی ضمیر مضاف الیہ کے مرجع میں داخل ہوں، ورنہ نہیں ۱۲۔

ترکیب

قوله: و ایّ وهو لاَ يُستعمل اِلّا فی ذَوی العُقول: میں(و) حرف عطف یا استیناف مبنی بر فتح، (اَیّ) مراد اللفظ مرفوع تقدیراً مبتدائے اوّل، (و) زائدہ مبنی بر فتح، (هـو) ضمیر مرفوع منفصل مبتدائے دوم مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدائے اوّل، (لاَيُسْتَعْمَلُ) نفی فعل مضارع مجہول صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدائے دوم، (اِلَّا) حرفِ استثنار مبنی بر سکون، (فِیْ) حرفِ جار مبنی بر سکون، (ذَوِیْ) مضاف، (اَلْعُقُوْلِ) مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر مستثنیٰ مفرغ ہو کر ظرفِ لغو، (لاَ يُسْتَعْمَلُ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ صغریٰ ہو کر خبر، مبتدائے دوم اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ باعتبار مابعد کبریٰ ذات و جہین اور باعتبار ماقبل صغریٰ ہو کر خبر، مبتدائے اوّل اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ کبریٰ ذات وجہ ہوا۔

قوله: وتلزِمُه الاضافة: اس میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (تَلْزَمُ) فعل مضارع معروف صیغہ واحد مؤنث غائب، (هَا) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے (اَیٌّ)، (اَلاِضَافَةُ) فاعل، (تَلْزَمُ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بِہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قوله: مثلِ ايهم يَضربنى اضربه اى اِن يَضربنى زَيد اَضربه و اِن يَضربنى عمرو اَضربه: میں (مِثْلُ) مضاف، (اَيُّهُمْ يَضْرِبْنِيْ اَضْرِبْهُ) مراد اللفظ معطوف علیہ یا مبدل منہ، (اَیْ) حرفِ تفسیر مبنی بر سکون، (اِنْ يَضْرِبْنِيْ زَيْدٌ اَضْرِبْهُ) مراد اللفظ معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اِنْ يَضْرِبْنِيْ عَمْرٌو اَضْرِبْهُ) مراد اللفظ معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر عطف بیان یا بدل الکل، معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے مل کر یا مبدل منہ اپنے بدل الکل سے مل کر مضاف

الیہ مجرور تقدیراً، (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُهٗ) مقدر کی، (مِثَالُ) مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے (اَیٌّ)، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

سابق کی طرح یہاں پر بھی یہ ترکیب ہوسکتی ہے کہ (اَیٌّ) کو مبتدا قرار دیں، اور (مِثْلُ اَیُّهُمْ الخ) کو خبر، (و) کو اعتراضیہ، اور (هُوَلَا یُسْتَعْمَلُ الخ) کو جملہ اعتراضیہ۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ ایھم یضربنی اَضْرِبْهُ: اس میں (اَیٌّ) مضاف، (هُمْ) میں (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے معہود غائب، (م) علامت جمع مذکر، (اَیٌّ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، (یَضْرِبُ) فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا، (نون) وقایہ مبنی بر کسر، (یا) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر سکون، (یَضْرِبُ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر شرط، (اَضْرِبُ) فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم، اس میں (اَنَا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون، (هَا) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے فاعل یَضْرِب، (اَضْرِبُ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر جزا، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوکر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا۔

اِنْ یَضْرِبْنِیْ زَیْدٌ اَضْرِبْهُ: اس میں (اِنْ) حرف شرط مبنی بر سکون، (یَضْرِبْ) فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر غائب، (نون) وقایہ مبنی بر کسر، (ی) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر سکون، (زَیْدٌ) فاعل، (یَضْرِبْ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر شرط، (اَضْرِبْ) فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم، اس میں (اَنَا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون، (هَا) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے زَیْد، (اَضْرِبْ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر جزا، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

اِنْ یَضْرِبْنِیْ عَمْرٌو اَضْرِبْهُ: میں (اِنْ) حرف شرط مبنی بر سکون، (یَضْرِبْ) فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر غائب، (نون) وقایہ مبنی بر کسر، (یا) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر سکون، (عَمْرٌو) فاعل، (یَضْرِبْ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر شرط، (اَضْرِبْ) فعل مضارع



معروف صیغہ واحد متکلم، اس میں (اَنَا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برسکون، (ھَا) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی برضم راجع بسوئے عَمْرو، (اَضْرِبْ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر جزا، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔۱۲

وَ مَتٰی[1] وَ هُوَ[2] لِلزَّمَانِ مِثْلُ مَتٰی تَذْهَبْ
اَذْهَبْ اَیْ تَذْهَبِ الْیَوْمَ اَذْهَبِ الْیَوْمَ وَ اِنْ
تَذْهَبْ غَدًا[3] اَذْهَبْ غَدًا وَ اَیْنَمَا(1) وَ
هُوَ لِلْمَكَانِ[4] مِثْلُ اَیْنَمَا تَمْشِ اَمْشِ اَیْ اِنْ
تَمْشِ اِلَی الْمَسْجِدِ اَمْشِ اِلَی الْمَسْجِدِ وَ
اِنْ تَمْشِ اِلَی السُّوْقِ اَمْشِ اِلَی السُّوْقِ

۱ **قولہ: و متٰی** : بنابر ظرفیت منصوب ہوکر مستعمل ہوتا ہے، اس میں، اور ہر اس ظرف میں جو (اِنْ) شرطیہ کے معنی کو متضمن ہو، شرط عامل ہوتی ہے، جزا نہیں، اسی طرح دیگر اسمائے شرط میں جس کی وجہ گزشتہ حاشیہ میں گزر گئی، اور کبھی استفہامیہ بھی آتا ہے جیسے: (مَتٰی نَصْرُ اللّٰهِ)

۲ **قولہ: لِلزَّمَان** : بتقدیر مضاف، ای لِاِسْتِغْرَاقِ الزَّمَان یعنی استغراقِ زمانہ کے واسطے آتا ہے، اور بر وقت لحوق (مائے زائدہ) استغراق وابہام مؤکد ہوجاتا ہے، جیسے:

حضوری گر ہمی خواہی ازو غائب مشو حافظ   متٰی مَا تَلْقَ مَنْ تَهْوٰی دَعِ الدُّنْیَا وَ اَمْهِلْهَا

۳ **قوله: غدًا:** بمعنی (فردا) یعنی روز آئندہ جیسے: (اَمْسِ) بمعنی (دیروز) یعنی روز گزشتہ، اصل میں (غَدَوٌ) تھا، (واو) بغیر عوض محذوف ہوگیا، اور حذف (واو) پر دلیل یہ ہے کہ بروقت لحوق (یائے نسبت) لوٹ آتا ہے جیسے: (غَدَوِیٌّ)

۴ **قوله: لِلمكَان:** بتقدیر مضاف (ای لاستغراق المكان) یعنی برائے استغراق مکان آتا ہے، اور بروقت لحوق (مائے زائدہ) استغراق وابہام کی تاکید ہوجاتی ہے جیسے: (اَیْنَمَا کُنْتُمْ یُدْرِکْکُمُ الْمَوْتُ)۔۱۲

(1) اینما: یہ استفہامیہ نہیں آتا۔۱۲

ترکیب

قوله: و متٰی وهو لِلزّمَان: اس میں (و) حرف عطف مبنی بر فتح، (مَتٰی) مراد اللفظ مرفوع تقدیراً مبتدائے اوّل، (و) زائدہ مبنی بر فتح، (ھو) ضمیر مرفوع منفصل مبتدائے دوم مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدائے اوّل، (ل) حرفِ جار مبنی بر کسر، (اَلزَّمَان) مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا، (ثَـابِتٌ) اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے دوم، (ثَـابِتٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، مبتدائے دوم اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ صغریٰ ہو کر خبر، مبتدائے اوّل اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ کبریٰ ذات وجہ ہوا۔

قوله: مِثل متٰی تَذهب اَذهب ای ان تَذهب اليَوم اَذهب اليَوم وَ ان تَذهب غدًا اَذهب غدًا: اس میں (مِثْلُ) مضاف، (مَتٰی تَذْهَبْ اَذْهَبُ) مراد اللفظ معطوف علیہ یا مبدل منہ، (اَیْ) حرفِ تفسیر مبنی بر سکون، (اِنْ تَذْهَبِ الْیَوْمَ اَذْهَبِ الْیَوْمَ) مراد اللفظ معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اِنْ تَـذْهَـبْ غَـدًا اَذْهَبُ غَـدًا) مراد اللفظ معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر عطف بیان یا بدل الکل، معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے مل کر یا مبدل منہ اپنے بدل الکل سے مل کر مضاف الیہ مجرور تقدیراً، (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُهٗ) مقدر کی، (مِثَالُ) مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے (مَتٰی)، (مِثَالُ) مضاف اپنے

مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

سابق کی طرح یہاں پر بھی یہ ترکیب ہوسکتی ہے کہ (مَتٰی) کو مبتدا قرار دیں، اور (مِثْلُ مَتٰی تَذْهَبُ الخ) کو خبر، اور (و) کو اعتراضیہ، اور (هو لِلزَّمَان) جملہ اعتراضیہ ہوجائے۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ متٰی تذهب اَذهب: اس میں (مَتٰی) اسم شرط مبنی بر سکون مفعول فیہ مقدم منصوب محلا، (تَـذْهَـبْ) فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر حاضر، اس میں (اَنْتَ) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلا مبنی بر سکون، (ت) علامت خطاب مبنی بر فتح، (تَذْهَبْ) فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر شرط، (اَذْهَبْ) فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم، اس میں (اَنَا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر سکون، (اَذْهَبْ) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر جزا، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

اِنْ تَـذْهَب اليوم اَذهب اليَوم: اس میں (اِنْ) حرف شرط مبنی بر سکون، (تَذْهَبْ) فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر حاضر، اس میں (اَنْتَ) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلا مبنی بر سکون، (تَـا) علامت خطاب مبنی بر فتح، (اَلْيَوْمَ) مفعول فیہ، (تَـذْهَـبْ) فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر شرط، (اَذْهَـبْ) فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم، اس میں (اَنَـا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر سکون، (اَلْيَوْمَ) مفعول فیہ، (اَذْهَبْ) فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر جزا، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

ان تذهب غدًا اذهب غدًا: اس میں (اِنْ) حرف شرط مبنی بر سکون، (تَذْهَبْ) فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر حاضر، اس میں (اَنْتَ) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلا مبنی بر سکون، (تَا) علامت خطاب مبنی بر فتح، (غَدًا) مفعول فیہ، (تَذْهَبْ) فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر شرط، (اَذْهَبْ) فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم، اس میں (اَنَـا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر سکون، (غَـدًا) مفعول فیہ، (اَذْهَبْ) فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر جزا، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

قوله: و اینما وهو لِلمکان: اس میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اَیْنَمَا) مراد اللفظ مرفوع تقدیراً مبتدائے اوّل، (و) زائدہ مبنی بر فتح، (هُـو) ضمیر مرفوع منفصل مبتدائے دوم مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدائے اوّل، (ل) حرفِ جار مبنی بر کسر، (اَلْـمَکَانِ) مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَـابِتٌ)

مقدر کا، (ثَابِتٌ) اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدائے دوم، (ثَابِتٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، مبتدائے دوم اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ صغریٰ ہو کر خبر، مبتدائے اوّل اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ کبریٰ ذات وجہ ہوا۔

قوله: مثل اينما تمش امش اى ان تمش الى المسجد امش الى المسجد و ان تمش الى السوق امش الى السوق:

اس میں (مِثْلُ) مضاف، (اَيْنَمَا تَمْشِ اَمْشِ) مراد اللفظ معطوف علیہ یا مبدل منہ، (اَیْ) حرفِ تفسیر مبنی بر سکون، (اِنْ تَمْشِ اِلَى الْمَسْجِدِ اَمْشِ اِلَى الْمَسْجِدِ) مراد اللفظ معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اِنْ تَمْشِ اِلَى السُّوْقِ اَمْشِ اِلَى السُّوْقِ) مراد اللفظ معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر عطف بیان یا بدل الکل، معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے مل کر، یا مبدل منہ اپنے بدل الکل سے مل کر مضاف الیہ مجرور تقدیراً، (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُهٗ) مقدر کی، (مِثَالُ) مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے اَيْنَمَا، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

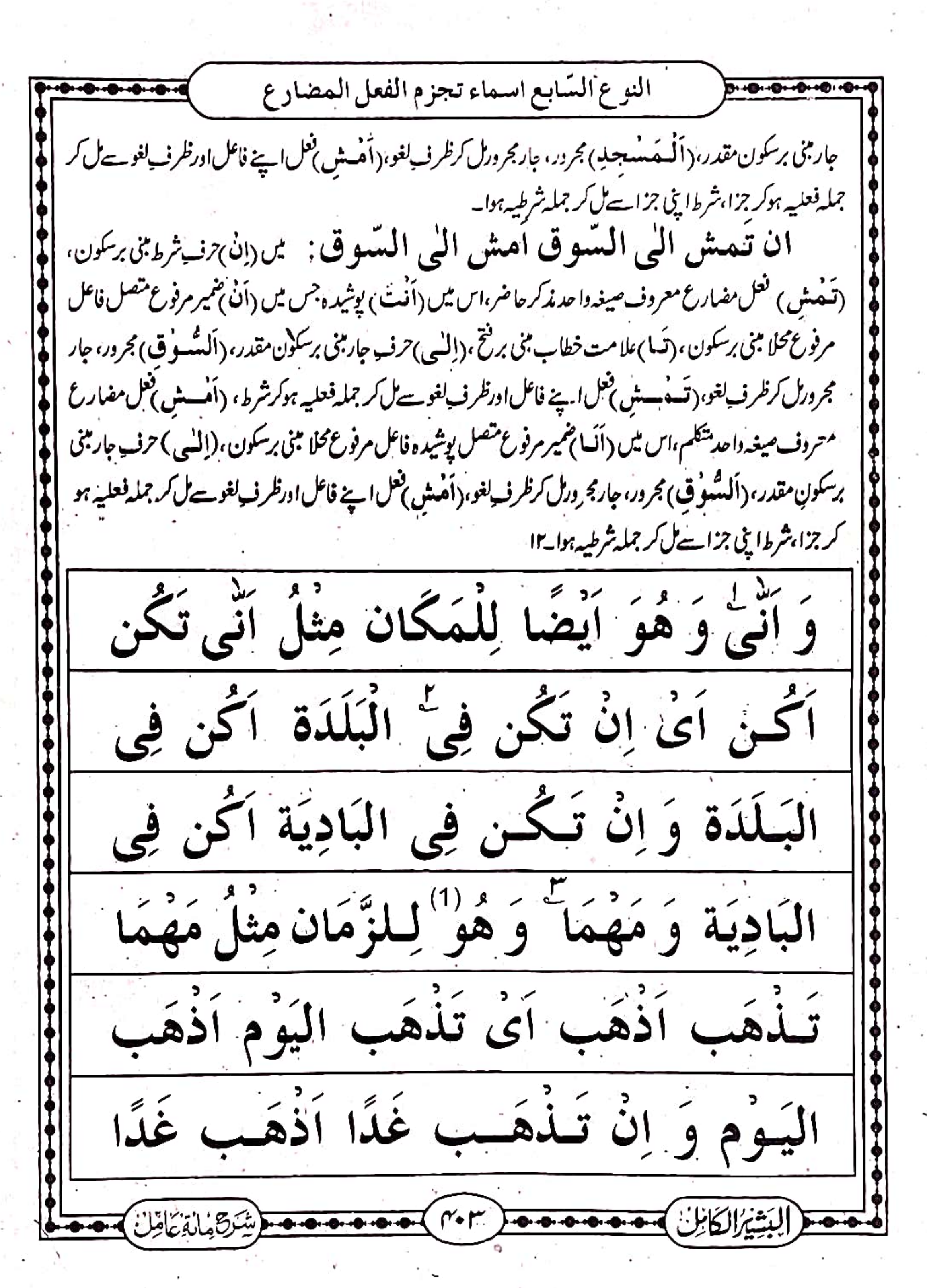
سابق کی طرح یہاں پر بھی یہ ترکیب ہو سکتی ہے کہ (اَيْنَمَا) کو مبتدا قرار دیں، اور (مِثْلُ اَيْنَمَا تَمْشِ اَمْشِ) کو خبر، اور (و) کو اعتراضیہ، اور (هُوَ لِلْمَكَانِ) کو جملہ اعتراضیہ۔

بر تقدیر ارادهٔ معنیٰ اينما تمش امش:

میں (اَيْنَمَا) اسمِ شرط مبنی بر سکون مفعول فیہ مقدم منصوب محلا، (تَمْشِ) فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر حاضر، اس میں (اَنْتَ) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلا مبنی بر سکون، (تَا) علامت خطاب مبنی بر فتح، (تَمْشِ) فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط، (اَمْشِ) فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم، اس میں (اَنَا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر سکون، (اَمْشِ) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

ان تمش الى المسجد امش الى المسجد:

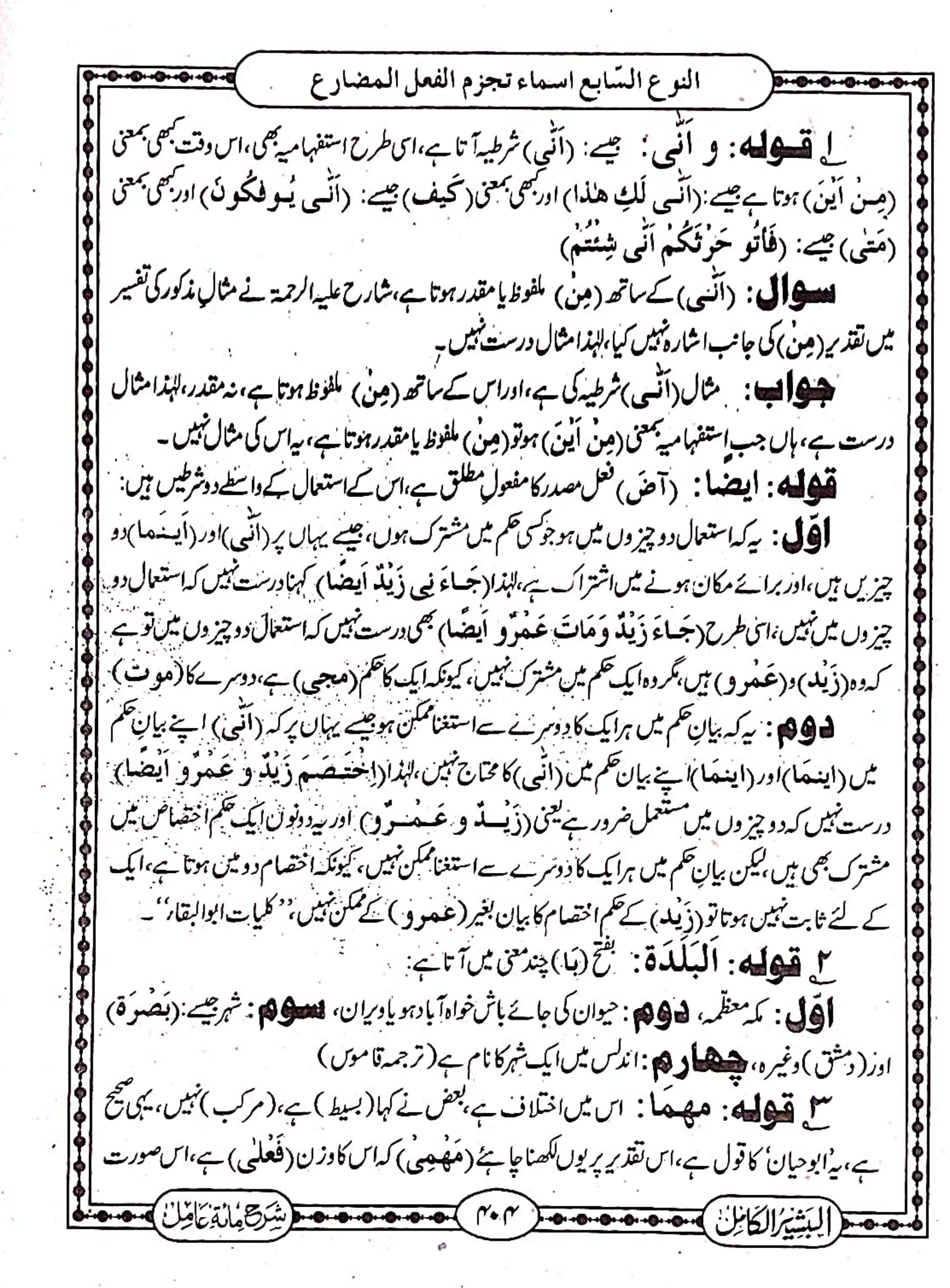
میں (اِنْ) حرفِ شرط مبنی بر سکون، (تَمْشِ) فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر حاضر، اس میں (اَنْتَ) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلا مبنی بر سکون، (تَا) علامت خطاب مبنی بر فتح، (اِلٰی) حرفِ جار مبنی بر سکون مقدر، (اَلْمَسْجِدِ) مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (تَمْشِ) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط، (اَمْشِ) فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم، اس میں (اَنَا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر سکون، (اِلٰی) حرفِ



جار مبنی بر سکون مقدر، (اَلْمَسْجِدِ) مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (اَمْشِ) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

ان تمش الی السّوق امش الی السّوق: میں (اِنْ) حرفِ شرط مبنی بر سکون، (تَمْشِ) فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر حاضر، اس میں (اَنْتَ) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلا مبنی بر سکون، (تَا) علامت خطاب مبنی بر فتح، (اِلٰی) حرفِ جار مبنی بر سکون مقدر، (اَلسُّوْقِ) مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (تَمْشِ) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط، (اَمْشِ) فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم، اس میں (اَنَا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر سکون، (اِلٰی) حرفِ جار مبنی بر سکون مقدر، (اَلسُّوْقِ) مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (اَمْشِ) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔۱۲

وَ اَنّٰی وَ هُوَ اَیْضًا لِلْمَکَانِ مِثْلُ اَنّٰی تَکُن
اَکُنْ اَیْ اِنْ تَکُن فِی² الْبَلَدَة اَکُن فِی
البَلَدَة وَ اِنْ تَکُن فِی البَادِیَة اَکُن فِی
البَادِیَة وَ مَهْمَا³ وَ هُوَ(1) لِلزَّمَان مِثْلُ مَهْمَا
تَذْهَبْ اَذْهَبْ اَیْ تَذْهَب الیَوْم اَذْهَب
الیَوْم وَ اِنْ تَذْهَب غَدًا اَذْهَب غَدًا



¹ **قوله: و انّٰی:** جیسے: (انّٰی) شرطیہ آتا ہے، اسی طرح استفہامیہ بھی، اس وقت کبھی بمعنی (مِنْ اَیْنَ) ہوتا ہے جیسے: (اَنّٰی لَكِ هٰذا) اور کبھی بمعنی (کَیفَ) جیسے: (اَنّٰی یُوفکُونَ) اور کبھی بمعنی (مَتٰی) جیسے: (فَأتُو حَرْثَكُمْ اَنّٰی شِئْتُمْ)

سوال: (انّٰی) کے ساتھ (مِنْ) ملفوظ یا مقدر ہوتا ہے، شارح علیہ الرحمۃ نے مثالِ مذکور کی تفسیر میں تقدیر (مِنْ) کی جانب اشارہ نہیں کیا، لہٰذا مثال درست نہیں۔

جواب: مثال (انّٰی) شرطیہ کی ہے، اور اس کے ساتھ (مِنْ) ملفوظ ہوتا ہے، نہ مقدر، لہٰذا مثال درست ہے، ہاں جب استفہامیہ بمعنی (مِنْ اَیْنَ) ہو تو (مِنْ) ملفوظ یا مقدر ہوتا ہے، یہ اس کی مثال نہیں۔

قوله: ایضًا: (آضَ) فعل مصدر کا مفعولِ مطلق ہے، اس کے استعمال کے واسطے دو شرطیں ہیں:

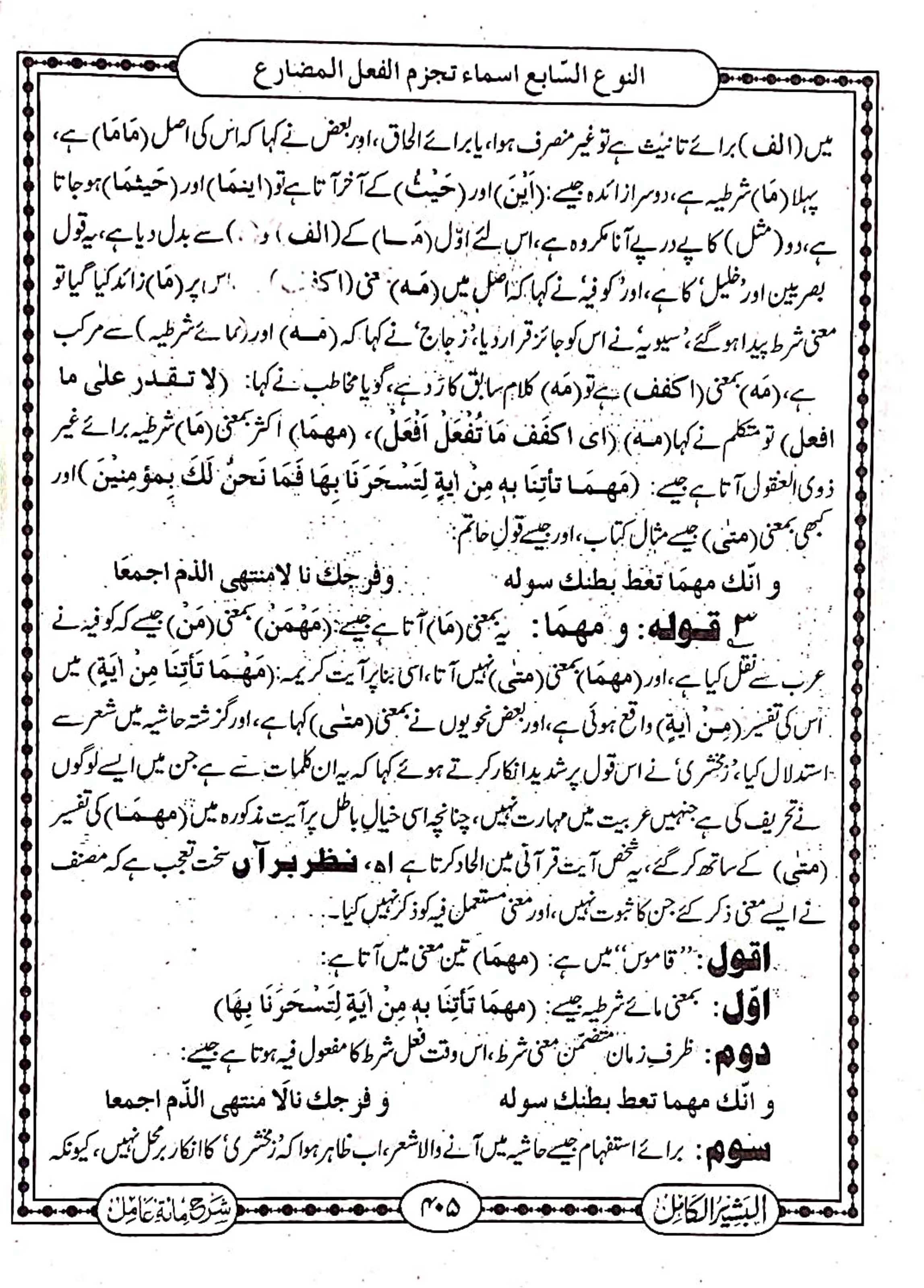
اوّل: یہ کہ استعمال دو چیزوں میں ہو جو کسی حکم میں مشترک ہوں، جیسے یہاں پر (انّٰی) اور (اَینما) دو چیزیں ہیں، اور برائے مکان ہونے میں اشتراک ہے، لہٰذا (جَاءَ نِی زَیْدٌ اَیضًا) کہنا درست نہیں کہ استعمال دو چیزوں میں نہیں، اسی طرح (جَاءَ زَیْدٌ وَمَاتَ عَمْرٌو اَیضًا) بھی درست نہیں کہ استعمال دو چیزوں میں تو ہے کہ وہ (زَیْد) و (عَمْرو) ہیں، مگر وہ ایک حکم میں مشترک نہیں، کیونکہ ایک کا حکم (مجی) ہے، دوسرے کا (موت)

دوم: یہ کہ بیانِ حکم میں ہر ایک کا دوسرے سے استغنا ممکن ہو جیسے یہاں پر کہ (انّٰی) اپنے بیانِ حکم میں (اینمَا) اور (اینمَا) اپنے بیان حکم میں (انّٰی) کا محتاج نہیں، لہٰذا (اِخْتَصَمَ زَیْدٌ و عَمْرٌو اَیضًا) درست نہیں کہ دو چیزوں میں مستعمل ضرور ہے یعنی (زَیْدٌ و عَمْرٌو) اور یہ دونوں ایک حکم اختصاص میں مشترک بھی ہیں، لیکن بیانِ حکم میں ہر ایک کا دوسرے سے استغنا ممکن نہیں، کیونکہ اختصام دو میں ہوتا ہے، ایک کے لئے ثابت نہیں ہوتا تو (زَیْد) کے حکم اختصام کا بیان بغیر (عمرو) کے ممکن نہیں، ''کلیات ابوالبقاء''۔

² **قوله: اَلْبَلْدَةُ:** بفتح (با) چند معنی میں آتا ہے:

اوّل: مکہ معظمہ، **دوم:** حیوان کی جائے باش خواہ آباد ہو یا ویران، **سوم:** شہر جیسے: (بَصْرَة) اور (دمشق) وغیرہ، **چهارم:** اندلس میں ایک شہر کا نام ہے (ترجمہ قاموس)

³ **قوله: مهمَا:** اس میں اختلاف ہے، بعض نے کہا (بسیط) ہے، (مرکب) نہیں، یہی صحیح ہے، یہ 'ابوحیان' کا قول ہے، اس تقدیر پر یوں لکھنا چاہئے (مَهْمِیْ) کہ اس کا وزن (فَعْلٰی) ہے، اس صورت



میں (الف) برائے تانیث ہے تو غیر منصرف ہوا، یا برائے الحاق، اور بعض نے کہا کہ اس کی اصل (مَامَا) ہے، پہلا (مَا) شرطیہ ہے، دوسرا زائدہ جیسے: (اَیْنَ) اور (حَیْثُ) کے آخر آتا ہے تو (اینمَا) اور (حَیثمَا) ہوجاتا ہے، دو (مثل) کا پے درپے آنا مکروہ ہے، اس لئے اوّل (مَـا) کے (الف) و [illegible] سے بدل دیا ہے، یہ قول بصریین اور 'خلیل' کا ہے، اور 'کوفیہ' نے کہا کہ اصل میں (مَـه) تھی (اکف [illegible]) اس پر (مَا) زائد کیا گیا تو معنیٔ شرط پیدا ہوگئے، 'سیبویہ' نے اس کو جائز قرار دیا، 'زجاج' نے کہا کہ (مَـه) اور (مائے شرطیہ) سے مرکب ہے، (مَه) بمعنی (اکفف) ہے تو (مَه) کلام سابق کا رد ہے، گویا مخاطب نے کہا: (لا تـقـدر علٰی ما افعل) تو متکلم نے کہا (مَـه) (ای اکفف مَا تُفْعَلْ اَفْعَلْ)، (مهمَا) اکثر بمعنی (مَا) شرطیہ برائے غیر ذوی العقول آتا ہے جیسے: (مَهـمَـا تأتِنَا بهٖ مِنْ ایَةٍ لِتَسْحَرَنَا بِهَا فَمَا نَحنُ لَكَ بِمؤمِنِیْنَ) اور کبھی بمعنی (متٰی) جیسے مثال کتاب، اور جیسے قولِ حاتم:

و انّك مهمَا تعطِ بطنك سوله ۔۔۔ وفرجك نا لا منتهى الذم اجمعًا

۳ قـولـه: و مهمَا: یہ بمعنی (مَا) آتا ہے جیسے: (مَهْمَنْ) بمعنی (مَنْ) جیسے کہ کوفیہ نے عرب سے نقل کیا ہے، اور (مهمَا) بمعنی (متٰی) نہیں آتا، اسی بنا پر آیت کریمہ: (مَهْـمَا تَأتِنَا مِنْ ایَةٍ) میں اس کی تفسیر (مِـنْ ایَةٍ) واقع ہوئی ہے، اور بعض نحویوں نے بمعنی (متٰـی) کہا ہے، اور گزشتہ حاشیہ میں شعر سے استدلال کیا، 'زمخشری' نے اس قول پر شدید انکار کرتے ہوئے کہا کہ یہ ان کلمات سے ہے جن میں ایسے لوگوں نے تحریف کی ہے جنہیں عربیت میں مہارت نہیں، چنانچہ اسی خیالِ باطل پر آیت مذکورہ میں (مهـمَـا) کی تفسیر (متٰی) کے ساتھ کرگئے، یہ شخص آیت قرآنی میں الحاد کرتا ہے اھ، **نظر بر آں** سخت تعجب ہے کہ مصنف نے ایسے معنی ذکر کیے جن کا ثبوت نہیں، اور معنی مستعمل فیہ کو ذکر نہیں کیا۔

اقول: ''قاموس'' میں ہے: (مهمَا) تین معنی میں آتا ہے:

اوّل: بمعنی مائے شرطیہ جیسے: (مهمَا تأتِنا بهٖ مِنْ ایَةٍ لِتَسْحَرَنَا بِهَا)

دوم: ظرفِ زمان متضمن معنی شرط، اس وقت فعل شرط کا مفعول فیہ ہوتا ہے جیسے:

و انّك مهما تعطِ بطنك سوله ۔۔۔ و فرجك نالَا منتهى الذّم اجمعا

سوم: برائے استفہام جیسے حاشیہ میں آنے والا شعر، اب ظاہر ہوا کہ 'زمخشری' کا انکار برمحل نہیں، کیونکہ

صاحب ''قاموس'' لغوی ہیں، اور لغوی سے زیادہ مہارت عربیت میں کس کو ہوگی؟ جب لغت سے معلوم ہوا کہ (مهمَا) بمعنی (متٰی) بھی آتا ہے تو تعجب مذکور زائل ہوگیا، البتہ اس شخص مذکور پر 'زمخشری' کا یہ مواخذہ درست ہے کہ آیت کریمہ مسطورہ میں (مهمَا) بمعنی (متٰی) نہیں، بلکہ بمعنی (مَا) شرطیہ ہے۔۱۲

(1) مهمَا: یہ استفہامیہ بھی آتا ہے جیسے:

مهمَا لِی اللیلة مهمَا لیه   او دی بنعلی و سربالیه

اس میں (مهمَا) مبتدا ہے، اور (لی) خبر، اور (مهمالیه) برائے تاکید اعادہ کیا گیا ہے، (اودی) بمعنی (هلك)، اور (نعلی) فاعل (بَا) زائد ہے جیسے: (كَفٰى بِاللّٰه شَهِيْدًا) میں، یا (بَا) تعدیہ ہے، اس تقدیر پر ضمیر (اودی) راجع بسوئے (مهلك) ہوگی، ای اهلك مهلك نعلی وسربالیه، اور (لیه) میں (ها) برائے سکت ہے، جس کو اظہارِ حرکت کے لئے لاتے ہیں۔۱۲

ترکیب

قوله: و انّٰی وهو ایضًا للمكان: اس میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (انّٰی) اسمِ شرط مراد اللفظ مرفوع تقدیرًا مبتدائے اوّل، (و) زائدہ مبنی بر فتح، (هو) ضمیر مرفوع منفصل مبتدائے دوم مرفوع محلًا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدائے اوّل، (ل) حرفِ جار مبنی بر کسر، (اَلْمَكَان) مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا، (ثَابِتٌ) اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلًا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدائے دوم، (ثَابِتٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، مبتدائے دوم اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ صغریٰ ہو کر خبر، مبتدائے اوّل اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ کبریٰ ذات وجہ معطوفہ ہوا۔

ایضًا: (ایضًا) مفعولِ مطلق (آضَ) فعل مقدر کا جس کی تقدیر سماعًا واجب ہے، (آضَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلًا مبنی بر فتح راجع بسوئے دلالت علی المکان، (آضَ) فعل اپنے فاعل اور مفعولِ مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ معترضہ ہوا، کیونکہ مبتدا اور خبر کے درمیان واقع ہے۔

قوله: مثل انّٰی تكن اكن ای ان تكن فی البلدة اكن فی البلدة و ان تكن فی البادية اكن فی البادية: اس میں (مِثْلُ) مضاف، (انّٰی)

تَكُنْ اَكُنْ) مراداللفظ معطوف علیہ یا مبدل منہ، (اَىْ) حرفِ تفسیر مبنی برسکون، (اِنْ تَكُنْ فِي الْبَلْدَةِ اَكُنْ فِي الْبَلْدَةِ) مراداللفظ معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی برفتح، (اِنْ تَكُنْ فِي الْبَادِيَةِ اَكُنْ فِي الْبَادِيَةِ) مراداللفظ معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر عطف بیان یا بدل الکل، معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے مل کر یا مبدل منہ اپنے بدل الکل سے مل کر مضاف الیہ مجرور تقدیراً، (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُهٗ) مقدر کی، (مِثَالُ) مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی برضم راجع بسوئے (اَنّٰى)، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

سابق کی طرح یہاں پر بھی یہ ترکیب کرسکتے ہیں کہ (اَنّٰى) کو مبتدا قرار دے کر (مِثْلُ اَنّٰى تَكُنْ الخ) کو خبر بنائیں، اور (و) کو اعتراضیہ، اور (هُوَ لِلْمَكَانِ) کو جملہ اعتراضیہ قرار دیں۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ انّٰی تَکُن اَکُنْ: اس میں (انّٰی) اسمِ شرط مبنی برسکون مفعول فیہ مقدم منصوب محلاً، (تَكُنْ) فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر حاضر فعل تام بمعنی (تَثْبُتُ)، اس میں (اَنْتَ) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی برسکون، (تَا) علامت خطاب مبنی برفتح، (تَكُنْ) فعل تام اپنے فاعل اور مفعول فیہ مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط، (اَكُنْ) فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم (فعل تام) بمعنی (اَثْبُتُ)، اس میں (اَنَا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برسکون، (اَكُنْ) فعل تام اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

اِن تکُن فی البلدَة اکن فی البلدَة: اس میں (اِنْ) حرفِ شرط مبنی برسکون، (تَكُنْ) فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر حاضر، اس میں (اَنْتَ) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی برسکون، (تَا) علامت خطاب مبنی برفتح، (فِيْ) حرفِ جار مبنی برسکون مقدر، (اَلْبَلْدَةِ) مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (تَكُنْ) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط، (اَكُنْ) فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم، اس میں (اَنَا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برسکون، (فِيْ) حرفِ جار مبنی برسکونِ مقدر، (اَلْبَلْدَةِ) مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (اَكُنْ) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

ان تکن فی البَادیة اکن فی البَادیة: اس میں (اِنْ) حرفِ شرط مبنی برسکون،



(تَکُنْ) فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر حاضر، اس میں (اَنْتَ) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون، (تَا) علامت خطاب مبنی بر فتح، (فِیْ) حرفِ جار مبنی بر سکون مقدر، (اَلْبَادِیَۃِ) مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (تَکُنْ) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط، (اَکُنْ) فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم، اس میں (اَنَا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون، (فِیْ) حرفِ جار مبنی بر سکونِ مقدر، (اَلْبَادِیَۃِ) مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرفِ لغو، (اَکُنْ) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

قولہ: و مهمَا وهو للزّمَان: اس میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (مَهْمَا) مراد اللفظ مرفوع تقدیراً مبتدائے اوّل، (و) زائدہ مبنی بر فتح، (هـو) ضمیر مرفوع منفصل مبتدائے دوم مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدائے اوّل، (ل) حرفِ جار مبنی بر کسر، (اَلزَّمَانِ) مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا، (ثَـابِتٌ) اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدائے دوم، (ثَابِتٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، مبتدائے دوم اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ صغریٰ ہو کر خبر، مبتدائے اوّل اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ کبریٰ ذات وجہ معطوفہ ہوا۔

قولہ: مثل مهمَا تَذهب اذهب ای ان تَذهب اليوم اَذهب اليوم وان تـذهـب غدًا اذهب غدًا: اس میں (مِثْلُ) مضاف، (مهـمَـا تَذْهَبْ اَذْهَـبْ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً معطوف علیہ یا مبدل منہ، (اَیْ) حرفِ تفسیر مبنی بر سکون، (اِنْ تَـذْهَـبِ الْيَومَ اَذْهَبِ الْيَومَ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اِنْ تَذْهَبْ غَدًا اَذْهَبْ غَدًا) مراد اللفظ مجرور تقدیراً معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر عطف بیان یا بدل الکل، معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے مل کر یا مبدل منہ اپنے بدل الکل سے مل کر مضاف الیہ مجرور تقدیراً، (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُهُ) مقدر کی، (مِثَالُ) مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے (مَهْمَا)، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

سابق کی طرح یہاں پر بھی (مَهْمَا) کو مبتدا قرار دے کر (مِثْلُ مَهْمَا تَذْهَبُ الخ) کو خبر بنا سکتے ہیں، اور (و) کو اعتراضیہ، اور (هُوَ لِلزَّمَانِ) کو جملہ اعتراضیہ۔



بر تقدیر ارادۂ معنیٰ مهمَا تَذهب اَذهب: اس میں (مَهمَا) اسمِ شرط مبنی بر سکون مفعول فیہ مقدم منصوب محلا، (تَـذْهَبْ) فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر حاضر، اس میں (اَنْتَ) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلا مبنی بر سکون، (تَا) علامت خطاب مبنی بر فتح، (تَذْهَبْ) فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر شرط، (اَذْهَبْ) فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم، اس میں (اَنَا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر سکون، (اَذْهَبْ) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر جزاء، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

ان تَـذهب اليوم اَذهب اليوم: اس میں (اِنْ) حرف شرط مبنی بر سکون، (تَذْهَبْ) فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر حاضر، اس میں (اَنْتَ) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلا مبنی بر سکون، (تَـا) علامت خطاب مبنی بر فتح، (اَلْيَوْمَ) مفعول فیہ، (تَـذْهَبْ) فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر شرط، (اَذْهَبْ) فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم، اس میں (اَنَـا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر سکون، (اَلْيَوْمَ) مفعول فیہ، (اَذْهَبْ) فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر جزا، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

إن تَـذهب غدًا اَذهب غدًا: اس میں (اِنْ) حرفِ شرط مبنی بر سکون، (تَـذْهَبْ) فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر حاضر، اس میں (اَنْـتَ) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلا مبنی بر سکون، (تَـا) علامت خطاب مبنی بر فتح، (غَدًا) مفعول فیہ، (تَـذْهَبْ) فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر شرط، (اَذْهَبْ) فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم، اس میں (اَنَـا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر سکون، (غَدًا) مفعول فیہ، (اَذْهَبْ) فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر جزا، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔ ۱۲

وَحَيْثُماَ وَ هُوَ لِلْمَكَانْ (1) مِثْلُ حَيْثُمَا تَقْعُد
اَقْعُـد اَىْ اِنْ تَقْعُد فِى الْقَرِيَة اَقْعُد فِى

الْقَرْيَة وَاِنْ تَقْعُد فِی الْبَلْدَة اَقْعُد فِی الْبَلْدَة وَ اِذْمَا[2] وَهُوَ يُسْتَعْمَلُ[3] فِیْ غَیْر ذَوِی الْعُقُوْل مِثْلُ اِذْمَا تَفْعَل اَفْعَل اَیْ اِنْ تَفْعَل الْخَیَاطَة اَفْعَل الْخَیَاطَة وَاِنْ تَفْعَل الزَّرَاعَة اَفْعَل الزَّرَاعَة

[1] **قوله: و حیثما:** اس میں (مَا) کافہ ہے جومضاف ہونے سے روکتا ہے، اسی طرح (اِذْمَا) میں مائے کافہ کے لحوق سے یہ دونوں (اِنْ) شرطیہ کے ساتھ زیادہ مشابہ ہوجاتے ہیں، کیونکہ اضافت سے ان کا ابہام دور ہوجاتا ہے، اور عدم اضافت سے ان کے معنی میں ابہام پیدا ہوتا ہے، جو (اِنْ) شرطیہ کے ساتھ مزید مشابہت پیدا کرتا ہے کہ وہ بھی احتمال وجود وعدم کے اعتبار سے افادۂ ابہام کرتا ہے، تعلیق میں مشابہت تھی، اب ابہام میں مزید ہوگئی، چونکہ یہ دونوں لازم الاضافۃ ہیں، اس لئے (مَا) کافہ ہے، اور (اَیْنَ و مَتٰی) لازم الاضافۃ نہیں، لہٰذا ان سے لاحق ہونے والا (مَا) کافہ نہیں، بلکہ زائدہ ہے۔

[2] **قوله: اذما:** یہ اور حیثما بمنزلہ (مَتٰی) اور (اَیْنَ) ہیں، فرق یہ ہے کہ بغیر لحوقِ (مَا) شرط کے لئے مستعمل نہیں ہوتے، کیونکہ لازم الاضافت ہیں، اور اضافت معنی شرط کے منافی ہے، اس لئے کہ معنی شرط مقتضی ابہام ہیں، اور اضافت ابہام کو زائل کرتی ہے، اور جب (مَا) کافہ لاحق ہوکر اضافت سے روک دیتا ہے تو شرط کے واسطے صالح ہوجاتے ہیں۔

[3] **قوله: و اذمَا:** "شرح اللباب" میں ہے کہ (اذ) اور (حَیث) بھی عوامل سے ہیں، جبکہ (مَا) کافہ ان کے آخر میں آئے، اوّل برائے زمان، اور ثانی برائے مکان، اور دونوں بنابر ظرفیت منصوب المحل ہوتے

ہیں، فعلِ شرط ان میں عمل کرتا ہے باوجودیکہ متضمّن معنی شرط ہوتے ہیں اھ، **نظر برآں** ثابت ہوا کہ (اِذمَا) ظرفِ زمان کے واسطے ہوتا ہے، نہ معلوم مصنف نے غیر ذوی العقول کے لئے ہونا کہاں سے اخذ کیا ہے۔

۲ قولہ: اذمَا: مثل (اِنْ) حرفِ شرط ہے، 'سیبویہؒ' کے نزدیک دوکلموں سے مرکب نہیں، بروزنِ (فِعلٰی) ہے جیسے: (مهمَا) بروزنِ (فَعلٰی)، شاید اس کی وجہ یہ ہے کہ (اذا) میں معنی شرط ہیں، اور مستقبل کے لئے موضوع ہے، پھر بھی مضارع پر داخل ہوکر جزم نہیں کرتا، تو (اِذْ) کس طرح جزم کرے گا درآنحالیکہ معنی شرط سے خالی، اور ماضی کے لئے موضوع ہے، **نظر برآں** ان کے نزدیک (اِذْمَا) (اِذْ) اور (مَـا) سے مرکب نہیں ہے، بلکہ (اِنْ) کی طرح مستقل حرف ہے، بعض کے نزدیک اس کی اصل (اِنْ مَـا) ہے، اس میں (اِنْ) حرفِ شرط ہے، اور (مَـا) زائدہ ہے، (نون) ذال سے بدل گیا، اس قول پر مرکب ہوا، مگر حرف ہے، 'مبرّد' اور 'ابن سراج' نے کہا کہ یہ (اِذْ) ظرفیہ ہے، اور اپنی اسمیت پر باقی، اس کے آخر (مائے کافہ) آگیا جس نے اس کو شرط کے لئے صالح کردیا، اور بمعنی مستقبل کرکے فعل مضارع کا جازم بنادیا جیسے: (حَیث) کہ (مائے کافہ) نے اس کو بھی ان صفات کے ساتھ متصف کردیا ہے، اس قول پر (اِذْمَـــا) مرکب ہے، پس (اذمَا) بمعنی (اِنْ) ہے برقولِ اوّل یا بمعنی (متٰی) برقولِ ثانی جیسے:

و انك اذ تـات مَا انت امر ‌‌ ‌ بـه تـلف مـن ايّـاه تـامـر

آتیا (تَاتِ) بمعنی (تفعل) ہے، اور (تُلْفِ) بمعنی (تجد الفاء) سے ماخوذ ہے، متعدی بدو مفعول اوّل (مَنْ) اور ثانی آتیا، ایّاہ مفعول بہ مقدم ہے (تامر) کا۔

۳ قولہ: وهو يستعمل: پہلے بیان کرچکے ہیں کہ (اِذمَا) ظرفِ زمان متضمّن معنی شرط ہوتا ہے، اور مصنف اس کو ظرفِ زمان قرار نہیں دیتے، غیر ذوی العقول کے لئے بتاتے ہیں جس کا کتب متداولہ میں اصلاً ذکر نہیں، شاید کاتب سے سہو واقع ہوا کہ اس نے (مهمَا) کی جگہ (اذمَا) تحریر کردیا کہ وہ غیر ذوی العقول کے لئے بھی آتا ہے **كمَا مرّ**، اور (اذمَا) کی جگہ (مهمَا) لکھ دیا کہ یہ ظرفِ زمان کے واسطے آتا ہے، پس یہاں پر (مهمَا) ہونا چاہئے تھا، اور ماقبل میں (اذمَا) واللہ تعالیٰ اعلم ۔۱۲

(1) **لـلـمكـان:** 'اخفش' نے کہا کہ کبھی زمان کے واسطے بھی آتا ہے، 'ابن ہشام' نے 'مغنی اللبیب'' میں مذکورہ ذیل شعر کے بارے میں کہا: **هـذا البيـت دليـل عـنـدى عـلى مجيئها للزّمان**، یعنی

(حیثما) کے برائے زمان آنے پر میرے نزدیک یہ شعر دلیل ہے کہ اس میں (حَیثما) برائے زمان ہے۔

حیثما تستقم یقدرلك الله نجاحًا فی غابر الازمان

اسمِ جلالت کا کچھ حصہ مصرع اوّل کے ساتھ، اور کچھ مصرع ثانی کے ساتھ پڑھا جائے گا، تاکہ وزن درست رہے یعنی لام تک مصرع اوّل کے ساتھ، باقی مصرع ثانی کے ساتھ، "مغنی اللبیب" کے حاشیہ میں خاتم المحققین علامہ محمد امیر مالکی مصری نے فرمایا: الحق انه لا مانع من بقائها فیه للمکان، حق یہ ہے کہ اس شعر میں (حَیثمَا) کے برائے مکان رہنے پر کوئی مانع نہیں تو شعر مذکور دلیل نہ رہا کہ (اِذَا جَاءَ الْاِحتِمَالُ بَطَلَ الاِسْتِدْلَال)

اقول: (حَیثمَا) کے شعر مذکور میں برائے زمان ہونے پر لفظ (غابر) قرینہ ہو، ورنہ معنی میں التیام باقی نہ رہے گا، فتامل ۱۲۔

ترکیب

قوله: و حَیثمَا وهو للمکان: اس میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (حَیثما) مراد اللفظ اسمِ شرط مبتدائے اوّل مرفوع تقدیراً، (و) زائدہ مبنی بر فتح، (هو) ضمیر مرفوع منفصل مبتدائے دوم مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدائے اوّل، (ل) حرفِ جار مبنی بر کسر، (اَلْمَکان) مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا، (ثَـابِتٌ) اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدائے دوم، (ثَابِتٌ) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، مبتدائے دوم اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ صغریٰ ہو کر خبر، مبتدائے اوّل اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ کبریٰ ذات وجہ معطوفہ ہوا۔

قوله: مثل حَیثما تَقعد اَقعد ای اِن تَقعد فِی القَریة اَقعد فِی القَریة و اِن تَقعد فی البلَدَة اقعد فی البلَدة: اس میں (مِثْلُ) مضاف، (حَیثمَا تَـقْعُدْ اَقْعُدْ) مراد اللفظ معطوف علیہ یا مبدل منہ، (اَیْ) حرفِ تفسیر مبنی بر سکون، (اِنْ تَـقْـعُدْ فِی الْقَرِیَةِ اَقْعُدْ فِی الْقَرِیَةِ) مراد اللفظ معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اِنْ تَـقْعُدْ فِی الْبَلَدَةِ اَقْعُدْ فِی الْبَلَدَةِ) مراد اللفظ معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر عطف بیان یا بدل الکل، معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے

مل کر یا مبدل منہ اپنے بدل الکل سے مل کر مضاف الیہ مجرور تقدیراً، (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُهُ) مقدر کی، (مِثَالُ) مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی برضم راجع بسوئے (حَيْثُمَا)، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

سابق کی طرح یہاں پر بھی (مِثْلُ حَيْثُمَا تَقْعُدْ الخ) کو (حَيْثُمَا) کی خبر قرار دے سکتے ہیں، اور (و) کو اعتراضیہ، اور (هو للمكان) کو جملہ اعتراضیہ۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ حَيْثُما تَقعد اَقعد: میں (حَيْثُمَا) اسم شرط مفعول فیہ مقدم منصوب محلا مبنی برسکون، (تَقْعُدْ) فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر حاضر، اس میں (أَنْتَ) پوشیدہ جس میں (أَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلا مبنی برسکون، (تَا) علامت خطاب مبنی برفتح، (تَقْعُدْ) فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط، (أَقْعُدْ) فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم، اس میں (أَنَا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی برسکون، (أَقْعُدْ) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

اِن تَقعد فِي القَرية اَقعد فِي القَرية: اس میں (إِنْ) حرفِ شرط مبنی برسکون، (تَقْعُدْ) فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر حاضر، اس میں (أَنْتَ) پوشیدہ جس میں (أَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلا مبنی برسکون، (تَا) علامت خطاب مبنی برفتح، (فِيْ) حرفِ جار مبنی برسکون مقدر، (اَلْقَرْيَةِ) مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (تَقْعُدْ) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط، (أَقْعُدْ) فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم، اس میں (أَنَا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی برسکون، (فِيْ) حرفِ جار مبنی برسکون مقدر، (اَلْقَرْيَةِ) مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (أَقْعُدْ) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

اِن تَقعد فی البلَدة اقعد فی البلَدة: اس میں (إِنْ) حرفِ شرط مبنی برسکون، (تَقْعُدْ) فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر حاضر، اس میں (أَنْتَ) پوشیدہ جس میں (أَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلا مبنی برسکون، (تَا) علامت خطاب مبنی برفتح، (فِيْ) حرفِ جار مبنی برسکون مقدر، (اَلْبَلْدَةِ) مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (تَقْعُدْ) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط، (أَقْعُدْ) فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم، اس میں (أَنَا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی برسکون، (فِيْ) حرفِ جار مبنی برسکون

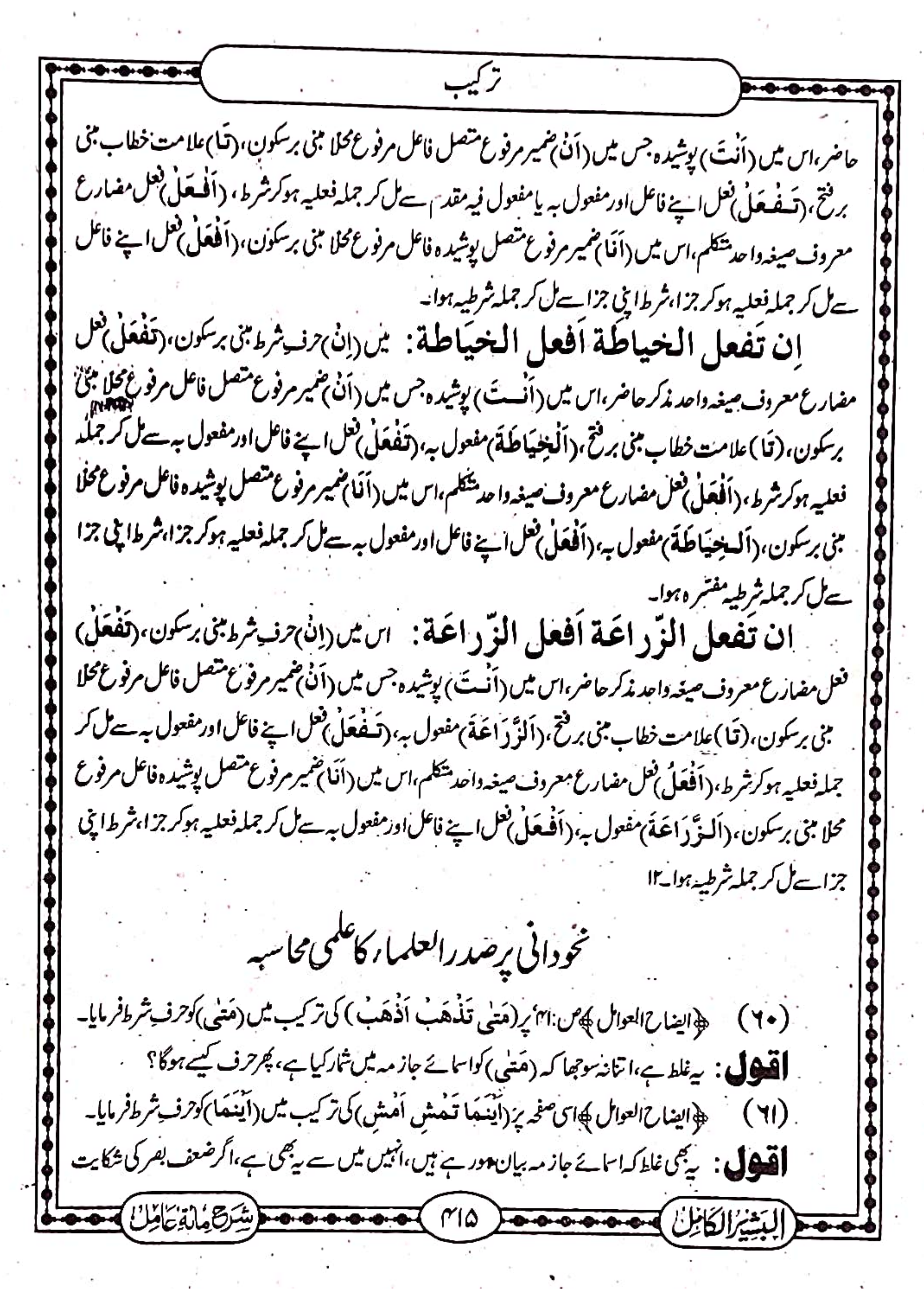
مقدر، (اَلْبَلَدَةِ) مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (اَقْعُدْ) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزاء، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

قوله: و اذمَا وَهو يستعمل فِى غَير ذوى العُقول: اس میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اِذْمَـا) مراد اللفظ اسمِ شرط مبتدائے اوّل مرفوع تقدیراً، (و) زائدہ مبنی بر فتح، (هـو) ضمیر مرفوع منفصل مبتدائے دوم مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدائے اوّل، (يُسْتَعْمَلُ) فعل مضارع مجہول صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدائے دوم، (فِىْ) حرفِ جار مبنی بر سکون، (غَيْرِ) مضاف، (ذَوِىْ) مضاف الیہ مضاف، (اَلْعُقُوْلِ) مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ، (غَيْرِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (يُسْتَعْمَلُ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ صغریٰ ہو کر خبر، مبتدائے دوم اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ باعتبار مابعد کبریٰ اور باعتبار ماقبل صغریٰ ہو کر خبر، مبتدائے اوّل اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ کبریٰ ذات وجہ معطوفہ ہوا۔

قوله: مثل اِذمَا تـفعـل اَفعل اى ان تَفعل الخيَاطة اَفعل الخيَاطة و ان تفعل الزَّراعَة اَفعل الزَّراعَة: اس میں (مِثْلُ) مضاف، (اِذْمَا تَـفْعَلْ اَفْعَلْ) مراد اللفظ معطوف علیہ یا مبدل منہ، (اَىْ) حرفِ تفسیر مبنی بر سکون، (اِنْ تَـفْعَلِ الخِيَاطَةَ اَفْعَلِ الخِيَاطَةَ) مراد اللفظ معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اِنْ تَـفْعَلِ الزَّرَاعَةَ اَفْعَلِ الزَّرَاعَةَ) مراد اللفظ معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر عطف بیان یا بدل الکل، معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے مل کر یا مبدل منہ اپنے بدل الکل سے مل کر مضاف الیہ مجرور تقدیراً، (مِثْـلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُهُ) مقدر کی، (مِثَالُ) مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے (اِذْمَا)، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

سابق کی طرح یہاں پر بھی (مِثْلُ اِذْمَا تَفْعَلْ الخ) کو (اِذمَا) مبتدا کی خبر قرار دے سکتے ہیں، اور (و) کو اعتراضیہ، اور (هُوَ يُسْتَعْمَلُ) الخ کو جملہ اعتراضیہ۔

بر تقدير ارادهٔ معنىٰ اذمَا تفعَل اَفعل: اس میں (اذمَا) مفعول بہ مقدم برقولِ مصنف اور برقولِ تحقیق مفعول فیہ مقدم منصوب محلا مبنی بر سکون، (تَـفْـعَـلْ) فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر



حاضر، اس میں (اَنْتَ) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلا مبنی برسکون، (تَا) علامت خطاب مبنی برفتح، (تَـفْـعَلْ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ یا مفعول فیہ مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر شرط، (اَفْـعَلْ) فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم، اس میں (اَنَا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی برسکون، (اَفْعَلْ) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر جزا، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

اِنْ تَفعل الخياطَة اَفعل الخياطة: میں (اِنْ) حرفِ شرط مبنی برسکون، (تَفْعَلْ) فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر حاضر، اس میں (اَنْـتَ) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلا مبنی برسکون، (تَا) علامت خطاب مبنی برفتح، (اَلْخِيَاطَةَ) مفعول بہ، (تَفْعَلْ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر شرط، (اَفْعَلْ) فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم، اس میں (اَنَا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی برسکون، (اَلْـخِيَاطَةَ) مفعول بہ، (اَفْعَلْ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر جزا، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ مفسرہ ہوا۔

اِن تَفعل الزّراعَة اَفعل الزّراعَة: اس میں (اِنْ) حرفِ شرط مبنی برسکون، (تَفْعَلْ) فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر حاضر، اس میں (اَنْـتَ) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلا مبنی برسکون، (تَا) علامت خطاب مبنی برفتح، (اَلزَّرَاعَةَ) مفعول بہ، (تَـفْعَلْ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر شرط، (اَفْعَلُ) فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم، اس میں (اَنَا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی برسکون، (اَلزَّرَاعَةَ) مفعول بہ، (اَفْـعَلْ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر جزا، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔۱۲

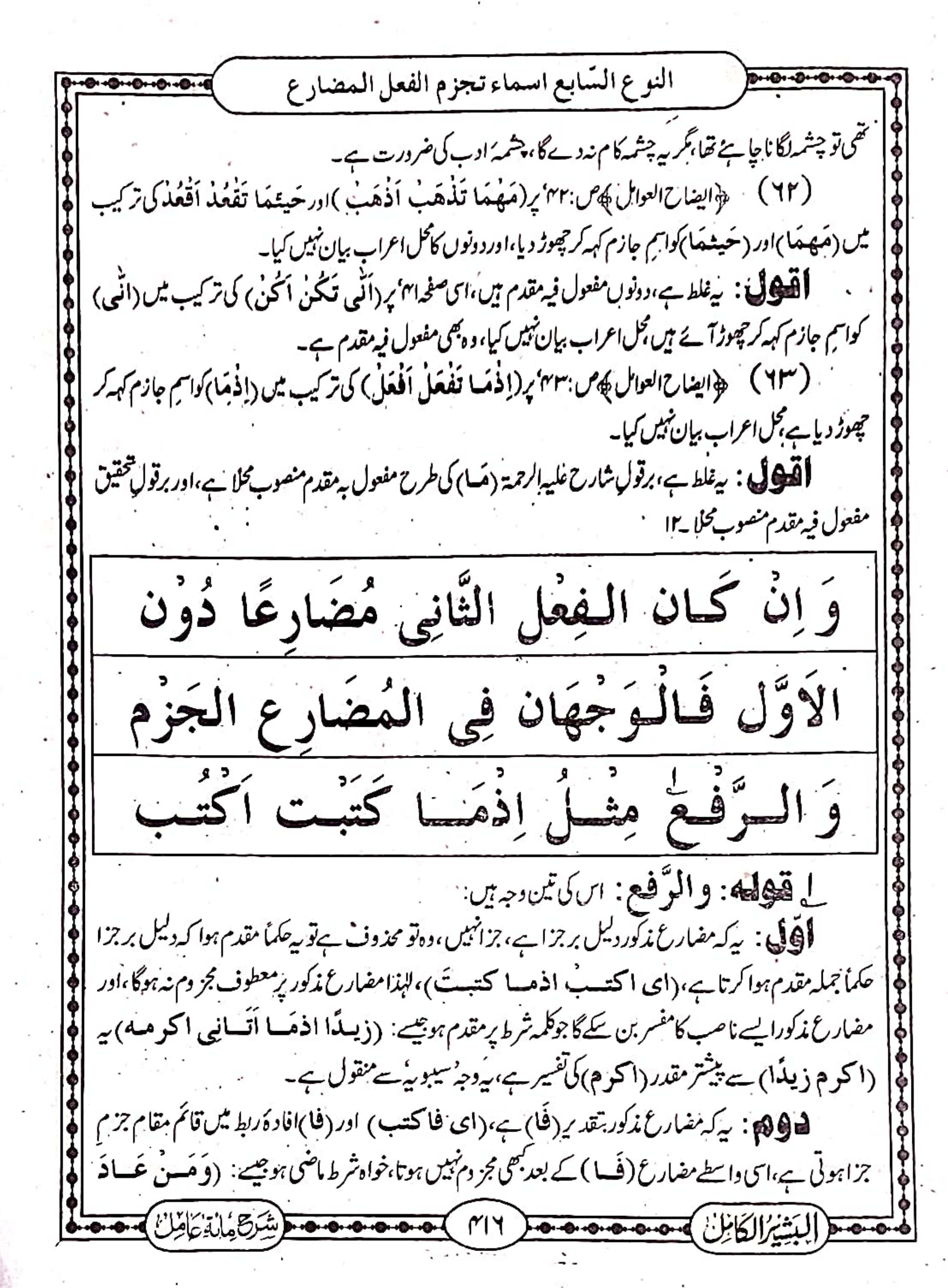
نحو دانی پر صدر العلماء کا علمی محاسبہ

(٦٠) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:۱۴۱ پر (مَتٰی تَذْهَبْ اَذْهَبْ) کی ترکیب میں (مَتٰی) کو حرفِ شرط فرمایا۔

اقول: یہ غلط ہے، اتنا نہ سوچا کہ (مَتٰی) کو اسمائے جازمہ میں شمار کیا ہے، پھر حرف کیسے ہوگا؟

(٦١) ﴿ایضاح العوامل﴾ اسی صفحہ پر (اَيْنَمَا تَمْشِ اَمْشِ) کی ترکیب میں (اَيْنَمَا) کو حرفِ شرط فرمایا۔

اقول: یہ بھی غلط کہ اسمائے جازمہ بیان ہورہے ہیں، انہیں میں سے یہ بھی ہے، اگر ضعف بصر کی شکایت



تھی تو چشمہ لگانا چاہئے تھا، مگر یہ چشمہ کام نہ دے گا، چشمۂ ادب کی ضرورت ہے۔

(٦٢) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:۴۲، پر (مَهمَا تَذْهَبْ اَذْهَبْ) اور حَيثمَا تَقعُدْ اَقعُدْ کی ترکیب میں (مَهمَا) اور (حَيثمَا) کو اسمِ جازم کہہ کر چھوڑ دیا، اور دونوں کا محل اعراب بیان نہیں کیا۔

اقول: یہ غلط ہے، دونوں مفعول فیہ مقدم ہیں، اسی صفحہ ۴۱، پر (اَنّٰی تَكُنْ اَكُنْ) کی ترکیب میں (انّٰی) کو اسمِ جازم کہہ کر چھوڑ آئے ہیں، محل اعراب بیان نہیں کیا، وہ بھی مفعول فیہ مقدم ہے۔

(٦٣) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:۴۳، پر (اِذْمَا تَفعَلْ اَفعَلْ) کی ترکیب میں (اِذْمَا) کو اسمِ جازم کہہ کر چھوڑ دیا ہے، محل اعراب بیان نہیں کیا۔

اقول: یہ غلط ہے، بر قولِ شارح علیہ الرحمۃ (مَا) کی طرح مفعول بہ مقدم منصوب محلاً ہے، اور بر قولِ تحقیق مفعول فیہ مقدم منصوب محلاً۔۱۲

وَ اِنْ كَانَ الْفِعْلُ الثَّانِي مُضَارِعًا دُوْن
الاَوَّل فَالْوَجْهَان فِي الْمُضَارِعِ الْجَزْم
وَ الرَّفْعُ[١] مِثْلُ اِذْمَا كَتَبْتَ اَكْتُب

[١] **قوله: والرَّفع:** اس کی تین وجہ ہیں:

اوّل: یہ کہ مضارع مذکور دلیل بر جزا ہے، جزا نہیں، وہ تو محذوف ہے تو یہ حکماً مقدم ہوا کہ دلیل بر جزا حکماً جملہ مقدم ہوا کرتا ہے، (ای اكتبُ اذما كتبتَ)، لہٰذا مضارع مذکور پر معطوف مجزوم نہ ہوگا، اور مضارع مذکور ایسے ناصب کا مفسر بن سکے گا جو کلمہ شرط پر مقدم ہو جیسے: (زيدًا اذما اَتانى اكرمه) یہ (اكرم زيدًا) سے پیشتر مقدر (اكرم) کی تفسیر ہے، یہ وجہ 'سیبویہ' سے منقول ہے۔

دوم: یہ کہ مضارع مذکور بتقدیر (فَا) ہے، (ای فاكتب) اور (فا) افادۂ ربط میں قائم مقام جزمِ جزا ہوتی ہے، اسی واسطے مضارع (فَا) کے بعد کبھی مجزوم نہیں ہوتا، خواہ شرط ماضی ہو جیسے: (وَمَنْ عَادَ

فَيَنْتَقِمُ اللّٰهُ مِنْهُ) خواہ مضارع جیسے: فَمَنْ يُؤْمِنْ بِرَبِّهٖ فَلَا يَخَافُ بَخْسًا وَّلَا رَهَقًا، اس وجہ پر مضارع مذکور جزا ہے، اور اس پر معطوف کا مجزوم ہونا جائز ہوگا، اور مضارع مذکور کا تفسیر ہونا ممتنع، اس لئے مابعد (فا) کی ماقبل کلمہ شرط پر تسلیط ممکن نہیں، ورنہ کلمہ شرط کی صدارت رخصت ہو جائے گی اور تفسیر بننے کے لئے جواز تسلیط شرط ہے، اور جب تسلیط ممکن نہیں تو مضارع مذکور ایسے ناصب کی تفسیر نہیں بن سکتا جو کلمہ شرط پر مقدم ہو، یہ وجہ کوفیین، اور 'مبرّد' سے مروی ہے۔

سوم: یہ کہ مضارع مذکور نہ حکماً مقدم، نہ بتقدیر (فا) بلکہ مضارع مذکور، اور کلمہ شرط کے درمیان ماضی کے حائل ہو جانے سے کلمہ شرط کا عمل ضعیف ہو گیا کہ جب شرط میں لفظاً عمل نہیں کیا جو قریب تھی تو جزا میں کیسے کرے گا؟ حالانکہ وہ بعید ہے، اس وجہ پر مضارع مذکور جزا ہے، اور اس پر معطوف میں جزم جائز، اور مضارع مذکور کا تفسیر بننا ممتنع جیسے وجہ دوم پر دونوں باتیں تھیں، رہی یہ بات کہ جزم، اور رفع میں مساوات ہے یا اوّل احسن، اور دوسرا احسن ہے تو ''اشمونی فی شرح الفیہ'' میں دوسرے احتمال کو اختیار فرمایا کہ تنزیل قرآن اسی پر ہے جیسے: (مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا نُوَفِّ اِلَيْهِمْ) اور (مَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الْاٰخِرَةِ نَزِدْ لَهٗ فِيْ حَرْثِهٖ)، اور رفع کے لئے بجز اشعار کوئی شاہد نہیں جیسے:

ولا بالذی ان بان عنه حبيبه   يقول و يخفى الصّبر انّى لجازع

ترکیب

قوله: و ان كَان الفعل الثّانى مضارعًا دون الاوّل فالوجهَان فى المضَارع: اس میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اِنْ) حرفِ شرط مبنی بر سکون، (كَانَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (فعل ناقص)، (اَلْفِعْلُ) موصوف، (اَلثَّانِیْ) صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر اسمِ کان، (مُضَارِعًا) خبر، (دُوْنَ) مضاف، (اَلْاَوَّلُ) اسمِ تفضیل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف مقدر (اَلْفِعْلِ)، (اَلْاَوَّلُ) اسمِ تفضیل اپنے فاعل سے مل کر صفت، موصوف مقدر (اَلْفِعْلِ) اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ، (دُوْنَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ، (كَانَ) فعل ناقص اپنے اسم و خبر اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط۔

(فَا) جزائیہ مبنی بر فتح، (اَلْوَجْهَانِ) مبتدا، (فِیْ) حرفِ جار مبنی بر سکون مقدر، (اَلْمُضَارِعِ) مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتَانِ) مقدر کا، (ثَابِتَانِ) اسمِ فاعل صیغہ تثنیہ مذکر، اس میں (هُمَا) پوشیدہ جس میں (هَا) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے مبتدا، (م) حرفِ عماد مبنی بر فتح، (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون، (ثَابِتَانِ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر جزا، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ معطوفہ ہوا۔

قوله: الجَزْم والرَّفع: اس میں (اَلْجَزْمُ) خبر (اَحَدُ هُمَا) مقدر کی، جس میں (اَحَدُ) مضاف، (هُمَا) میں (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے الوجھان، (م) حرفِ عماد مبنی بر فتح، (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون، (اَحَدُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اَلرَّفْعُ) خبر (ثَانِيْهِمَا) مقدر کی جس میں (ثَانِيْ) مضاف، (هِمَا) میں (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر کسر راجع بسوئے اَلْوَجْهَان، (م) حرفِ عماد مبنی بر فتح، (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون، (ثَانِيْ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

یہ ترکیب بھی ہو سکتی ہے کہ (اَلْوَجْهَانِ) کو مبدل منہ قرار دیں، اور (اَلْجَزْمِ) معطوف علیہ، اور (اَلرَّفْعِ) معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر بدل الکل، مبدل منہ اپنے بدل الکل سے مل کر مبتدا ہوا۔

قوله: مثل اذمَا كتبتَ اكتُبْ: اس میں (مِثْلُ) مضاف، (اِذْمَا كَتَبْتَ اَكْتُبْ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً مضاف الیہ، (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُهُ) مقدر کی، (مِثَالُ) مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے اِذْمَا، جس کی جزا میں دو وجہ جائز، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ اذمَا كتبتَ اكتبْ: اس میں (اِذْمَا) اسمِ شرط مبنی بر سکون مفعول بہ یا مفعول فیہ مقدم منصوب محلا، (كَتَبْتَ) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد مذکر حاضر، اس میں (تَا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح، (كَتَبْتَ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ یا مفعول فیہ مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط، (اَكْتُبْ) فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم، اس میں (اَنَا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر سکون، (اَكْتُبْ) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔۱۲

النّوع الثامن[1]

اَسْمَاء تَنْصِب الاَسْمَاء النَّكِرَات[2] عَلَى[3] التَّمِيْز وَهِيَ اَرْبَعَة اَسْمَاء اَلاَوَّل[4] لَفْظ عَشَر اَوْ عِشْرُوْن[5] اَوْ[6] ثَلٰثُوْن اَوْ اَرْبَعُوْن اَوْ خَمْسُوْن اَوْ سِتُّوْن اَوْ سَبْعُوْن اَوْ ثَمَانُوْن اَوْ تِسْعُوْن

[1] **قوله: النّوع الثَّامن:** اس نوع کو نوعِ سابع کے بعد ذکر کرنے کی مناسبت یہ ہے کہ نوعِ سابع میں مضارع کے عوامل کا بیان تھا، اور مضارع کو اسمِ فاعل غیر معرف باللام کے ساتھ حرکات وغیرہ میں مشابہت حاصل ہے، اور اسمِ فاعل غیر معرف باللام نکرہ ہوتا ہے، اور اس نوع میں اسمائے عاملہ نکرہ کا ذکر ہے تو اس نوع میں مذکورہ اسمائے عاملہ کو نوعِ سابق میں مذکورہ اسمائے عاملہ کے معمول مضارع کے مشابہ اسمِ فاعل غیر معرف باللام کے ساتھ نکارت میں مناسبت ہوئی۔

[2] **قوله: النکرات:** بکسر (کاف) نکرہ کی جمع ہے جس کے معنی لغت میں غیر معروف ہیں جیسے: (طلبة) بمعنی (مطلوب) اور نحویوں کی اصطلاح میں اس اسم کو کہتے ہیں جو غیر معین کے واسطے موضوع ہو۔

[3] **قوله: علٰی التمیز:** بدون (یا) بابِ تفعیل کا مصدر ہے، اور اہل فارس بیک (یا) استعمال کرتے ہیں، (التمییز) پر الف لام عوض مضاف الیہ ہے، اور (تمییز) اصطلاحاً بمعنی کسی چیز کا تمییز

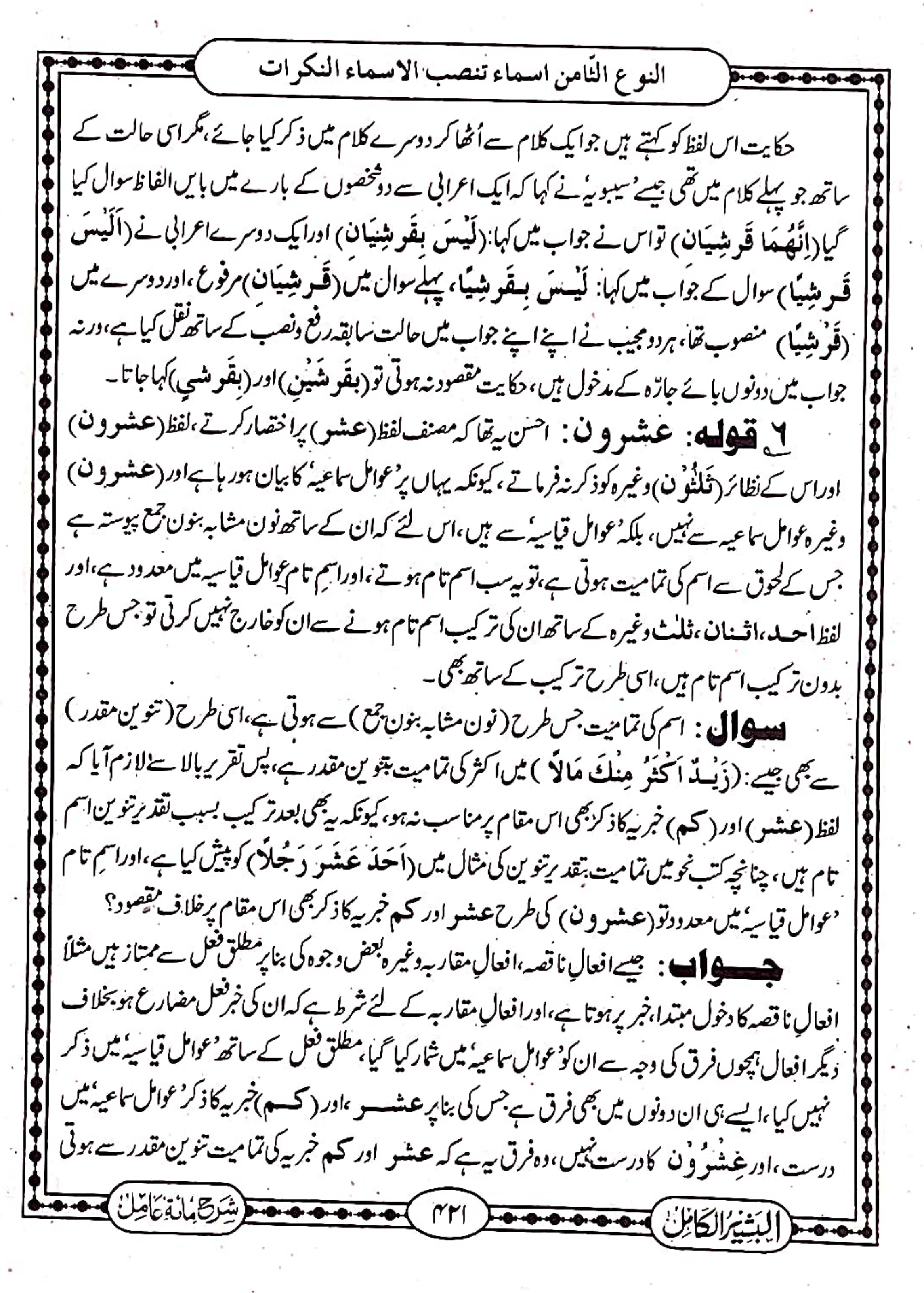
اصطلاحی ہونا، جیسے: (اِسْتِثْنَا) بمعنی کسی چیز کا مستثنائے اصطلاحی ہونا، پس (علٰی التمییز) اصل میں (علٰی تمییزھَا) تھا جس کے معنی بیانِ بالا کے پیش نظر یہ ہوئے: علٰی کونها تمییزًا ای علٰی کون الاسماء النکرات تمییزًا یعنی نوعِ ثامن وہ اسماء ہیں جو اسمائے نکرہ کو ان کے تمیز ہونے کی بنا پر نصب کرتے ہیں، لغت میں (تمیز) بمعنی (جدا کردن) ہے، اور اصطلاح میں وہ اسم جو ذات مقدرہ یا مذکورہ سے اس ابہام کو دور کرے جو معنی موضوع لہٗ میں ہو، اور (تمیز) کو تفسیر اور تبیین اور ممیز بھی کہتے ہیں۔

۴ قوله: الاوّل لفظ عَشر:

سوال: اس مقام پر لفظ (عشر) سے مطلق عدد مراد ہے، معدود مراد نہیں، اور جب معدود میں استعمال سے پیشتر لفظ (ثلٰثة) سے (عَشرة) تک اعداد مراد ہوں تو ان کو لفظ (تَا) کے ساتھ تعبیر کیا کرتے ہیں کہ یہ ان کی اصل وضع ہے جیسے کہا جاتا ہے (ثلٰثة نصف ستّة)، (ثلٰث نصف ستٍّ) نہیں کہتے، اور جب معدود مؤنث میں استعمال کرتے ہیں تو (تا) ساقط ہو جاتی ہے، اسی واسطے (ثلٰثة) تا (عشرة) کو (تا) کے ساتھ اصول سے شمار کیا ہے، اور بغیر (تا) کو فروع سے، اور (واحد واثنان) کو برعکس کہ یہ دونوں بغیر (تا) اصول سے ہیں، اور (تا) کے ساتھ فروع سے، **نظر برآں** مصنف پر لازم تھا کہ اس مقام پر لفظ (عشر) کو (تا) کے ساتھ تحریر فرماتے جیسے کہ صاحب ''مصباح'' نے تحریر کیا ہے؟

جواب: تقریر سوال سے معلوم ہو گیا کہ لفظ (عشر) بغیر (تا) کو معدود کے ساتھ استعمال کرتے ہیں، اور بدون معدود استعمال نہیں کرتے بخلاف لفظ (عشر) مع التاء کہ اس کو معدود کے ساتھ، اور بغیر معدود دونوں صورتوں میں استعمال کیا جاتا ہے تو مصنف نے اس مقام پر بغیر (تَا) کو اس لئے ذکر فرمایا، تاکہ اوّل امر میں اس جانب اشارہ ہو جائے کہ اس کا ناصب ہونا، اسی وقت ہے جب کہ معدود کے ساتھ مستعمل ہو، اور جب کہ بغیر معدود عدد میں استعمال کریں تو علم، اور غیر طالب تمیز ہوگا، اور اس وقت (مَعَ التَّاء) ہی ہوگا تو غیر منصرف بھی ہوا کہ علمیت، اور تانیث بھی پائی جا رہی ہے جیسے: (عشرةُ ضعف خمسةَ) میں (عشر) کو رفع بغیر تنوین، اور (خمسة) پر نصب بغیر تنوین پڑھا جائے کہ غیر منصرف پر تنوین نہیں آتی، اور حالت جر میں اس پر نصب آتا ہے۔

۵ قوله: او عشرون: یہ (عشر) پر معطوف ہے، چونکہ حکایت ہے، اور حکایت میں دو مذہب ہیں، بعض کے نزدیک مبنی، اور بعض کے نزدیک معرب، لہٰذا مجرور محلًا ہوا، یا تقدیرًا۔



حکایت اس لفظ کو کہتے ہیں جو ایک کلام سے اُٹھا کر دوسرے کلام میں ذکر کیا جائے، مگر اسی حالت کے ساتھ جو پہلے کلام میں تھی جیسے 'سیبویہ' نے کہا کہ ایک اعرابی سے دو شخصوں کے بارے میں بایں الفاظ سوال کیا گیا (اِنَّهُمَا قُرَشِيَّانِ) تو اس نے جواب میں کہا: (لَيْسَ بِقُرَشِيَّانِ) اور ایک دوسرے اعرابی نے (اَلَيْسَ قُرَشِيًّا) سوال کے جواب میں کہا: لَيْسَ بِقُرَشِيًّا، پہلے سوال میں (قُرَشِيَّانِ) مرفوع، اور دوسرے میں (قُرَشِيًّا) منصوب تھا، ہر دو مجیب نے اپنے اپنے جواب میں حالت سابقہ رفع و نصب کے ساتھ نقل کیا ہے، ورنہ جواب میں دونوں بائے جارّہ کے مدخول ہیں، حکایت مقصود نہ ہوتی تو (بقرشيين) اور (بِقرشيٍ) کہا جاتا۔

۶ قوله: عشرون: احسن یہ تھا کہ مصنف لفظ (عشر) پر اختصار کرتے، لفظ (عشرون) اور اس کے نظائر (ثَلٰثُوْن) وغیرہ کو ذکر نہ فرماتے، کیونکہ یہاں پر 'عوامل سماعیہ' کا بیان ہو رہا ہے اور (عشرون) وغیرہ عوامل سماعیہ سے نہیں، بلکہ 'عوامل قیاسیہ' سے ہیں، اس لئے کہ ان کے ساتھ نون مشابہ بنون جمع پیوستہ ہے جس کے لحوق سے اسم کی تمامیت ہوتی ہے، تو یہ سب اسم تام ہوتے، اور اسمِ تام عوامل قیاسیہ میں معدود ہے، اور لفظ احد، اثنان، ثلث وغیرہ کے ساتھ ان کی ترکیب اسم تام ہونے سے ان کو خارج نہیں کرتی تو جس طرح بدون ترکیب اسم تام ہیں، اسی طرح ترکیب کے ساتھ بھی۔

سوال: اسم کی تمامیت جس طرح (نون مشابہ بنونِ جمع) سے ہوتی ہے، اسی طرح (تنوین مقدر) سے بھی جیسے: (زَيْدٌ اَكْثَرُ مِنْكَ مَالاً) میں اکثر کی تمامیت بتنوین مقدر ہے، پس تقریر بالا سے لازم آیا کہ لفظ (عشر) اور (کم) خبریہ کا ذکر بھی اس مقام پر مناسب نہ ہو، کیونکہ یہ بھی بعد ترکیب بسبب تقدیر تنوین اسم تام ہیں، چنانچہ کتب نحو میں تمامیت بتقدیر تنوین کی مثال میں (اَحَدَ عَشَرَ رَجُلاً) کو پیش کیا ہے، اور اسمِ تام 'عوامل قیاسیہ' میں معدود تو (عشرون) کی طرح عشر اور کم خبریہ کا ذکر بھی اس مقام پر خلاف مقصود؟

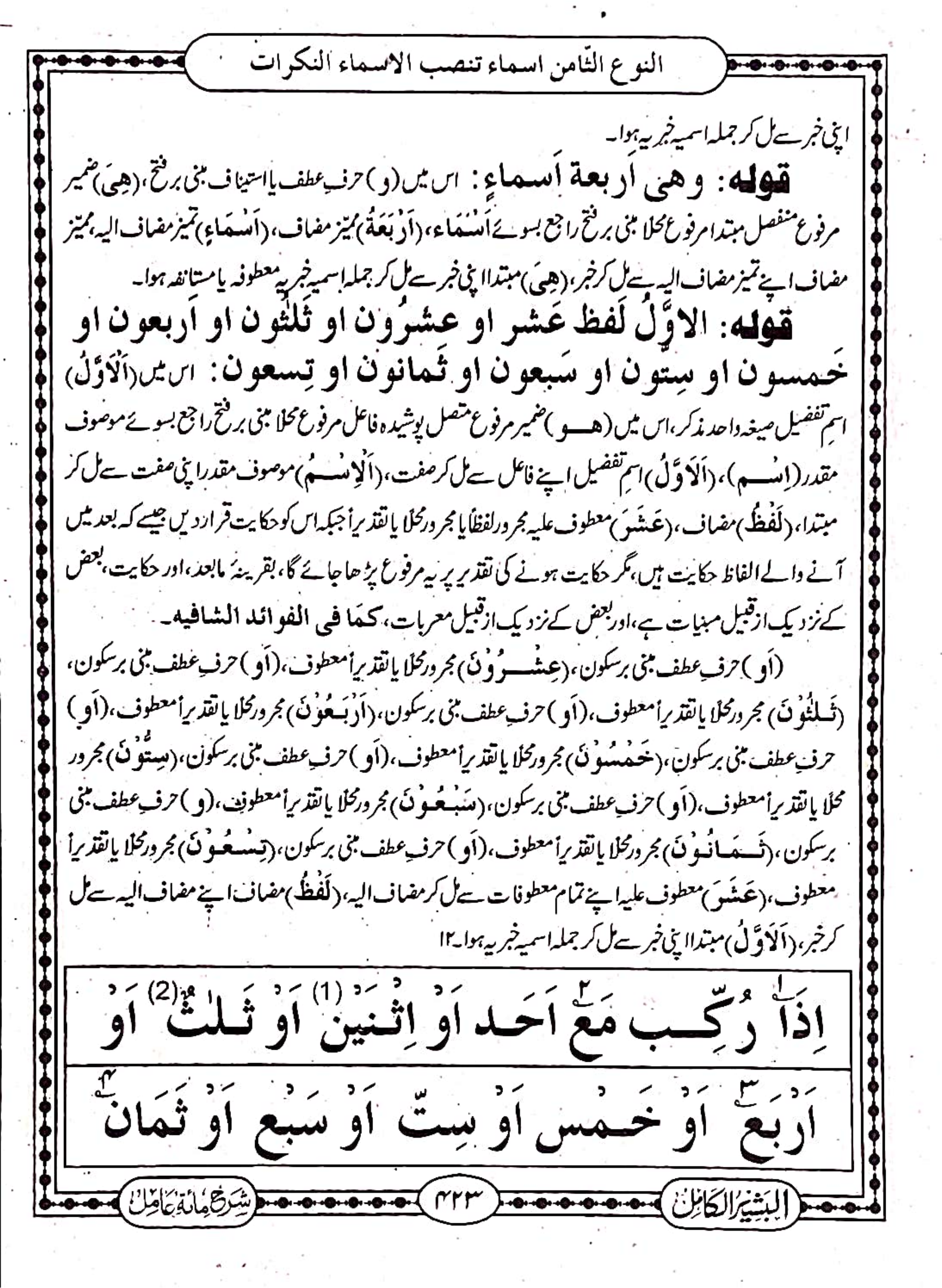
جواب: جیسے افعالِ ناقصہ، افعالِ مقاربہ وغیرہ بعض وجوہ کی بنا پر مطلق فعل سے ممتاز ہیں مثلاً افعالِ ناقصہ کا دخول مبتدا، خبر پر ہوتا ہے، اور افعالِ مقاربہ کے لئے شرط ہے کہ ان کی خبر فعل مضارع ہو بخلاف دیگر افعال، ہمچوں فرق کی وجہ سے ان کو 'عوامل سماعیہ' میں شمار کیا گیا، مطلق فعل کے ساتھ 'عوامل قیاسیہ' میں ذکر نہیں کیا، ایسے ہی ان دونوں میں بھی فرق ہے جس کی بنا پر عشر، اور (کم) خبریہ کا ذکر 'عوامل سماعیہ' میں درست، اور عِشْرُوْن کا درست نہیں، وہ فرق یہ ہے کہ عشر اور کم خبریہ کی تمامیت تنوین مقدر سے ہوتی

ہے جو ظاہر نہیں، مخفی ہے، بخلاف (عشرون) کہ اس کی تمامیت نون مشابہ بنون جمع سے ہوتی ہے جو مخفی نہیں بلکہ ظاہر ہے، (عشر) اور (کم) خبریہ کا نصب دینا صرف بعض صورتوں میں مسموع، (عشر) کا ترکیب کے ساتھ کہ بغیر ترکیب ناصب نہیں، بلکہ تمیز کی طرف مضاف ہونے کے باعث جار، اور اسم تام ہے تو عوامل قیاسیہ میں داخل، اور (کم) اس وقت ناصب ہوتا ہے جب کہ اس میں، اور تمیز میں فاصلہ ہو، ورنہ وہ بھی تمیز کی جانب مضاف ہوتا ہے تو اسم تام ہوا، اور 'عوامل قیاسیہ' میں داخل بخلاف (عشرون) کہ وہ ترکیب، اور عدم ترکیب دونوں حالت میں ناصب ہے، پس (عشرون) کو بحالت ترکیب 'عوامل سماعیہ' سے شمار کرنا، اور بحالت عدم ترکیب 'عوامل قیاسیہ' سے مناسب نہیں، مگر یہ کہا جاسکتا ہے کہ بحالت ترکیب (عشرون) کے لئے بعض احکام خلاف قیاس ہیں جن کی بنا پر 'عوامل سماعیہ' میں شمار کیا گیا، وہ یہ کہ پہلا جز مذکر کے لئے (تا) کے ساتھ آتا ہے، اور مؤنث کے لئے بغیر (تا) جیسے: (ثَلٰثَةٌ وَّ عِشْرُوْنَ رَجُلًا) اور (ثَلٰثٌ وَّ عِشْرُوْنَ اِمْرَأَةً) اور بحالت عدم ترکیب چونکہ کوئی حکم خلاف قیاس نہیں، اس لئے 'عوامل قیاسیہ' میں داخل کیا گیا۔

مخفی نہ رہے کہ مصنف کے کلام سے ظاہر یہ ہے کہ ناصب فقط لفظ عشر اور عشرون ہے، اور ترکیب نصب دینے کے واسطے شرط ہے، اور نحویوں کی عبارت سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ناصب عدد مرکب ہے مثلاً: (اَحَدَ عَشَرَ رَجُلًا) میں (اَحَدَ عَشَرَ) ناصب ہے، صرف لفظ (عشر) نہیں، دونوں قول میں تطبیق دی جاسکتی ہے، فتأمل۔ ۱۲

ترکیب

قوله: النَّوعِ الثَّامن اسمَاء تَنصب الأسماء النَّكرات علىٰ التَّمييز: اس میں (اَلنَّوعُ) موصوف، (اَلثَّامِنُ) صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتدا، (اَسْمَاءٌ) موصوف، (تَنْصِبُ) فعل مضارع معروف صیغہ واحد مؤنث غائب، اس میں (هِيَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسماء، (اَلْاَسْمَاءَ) موصوف، (اَلنَّكِرَاتِ) صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مفعول بہ، (عَلٰى) حرفِ جار مبنی بر سکون مقدر، (اَلتَّمِيِيْزِ) مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (تَنْصِبُ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صفت، (اَسْمَاءٌ) موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر، مبتدا



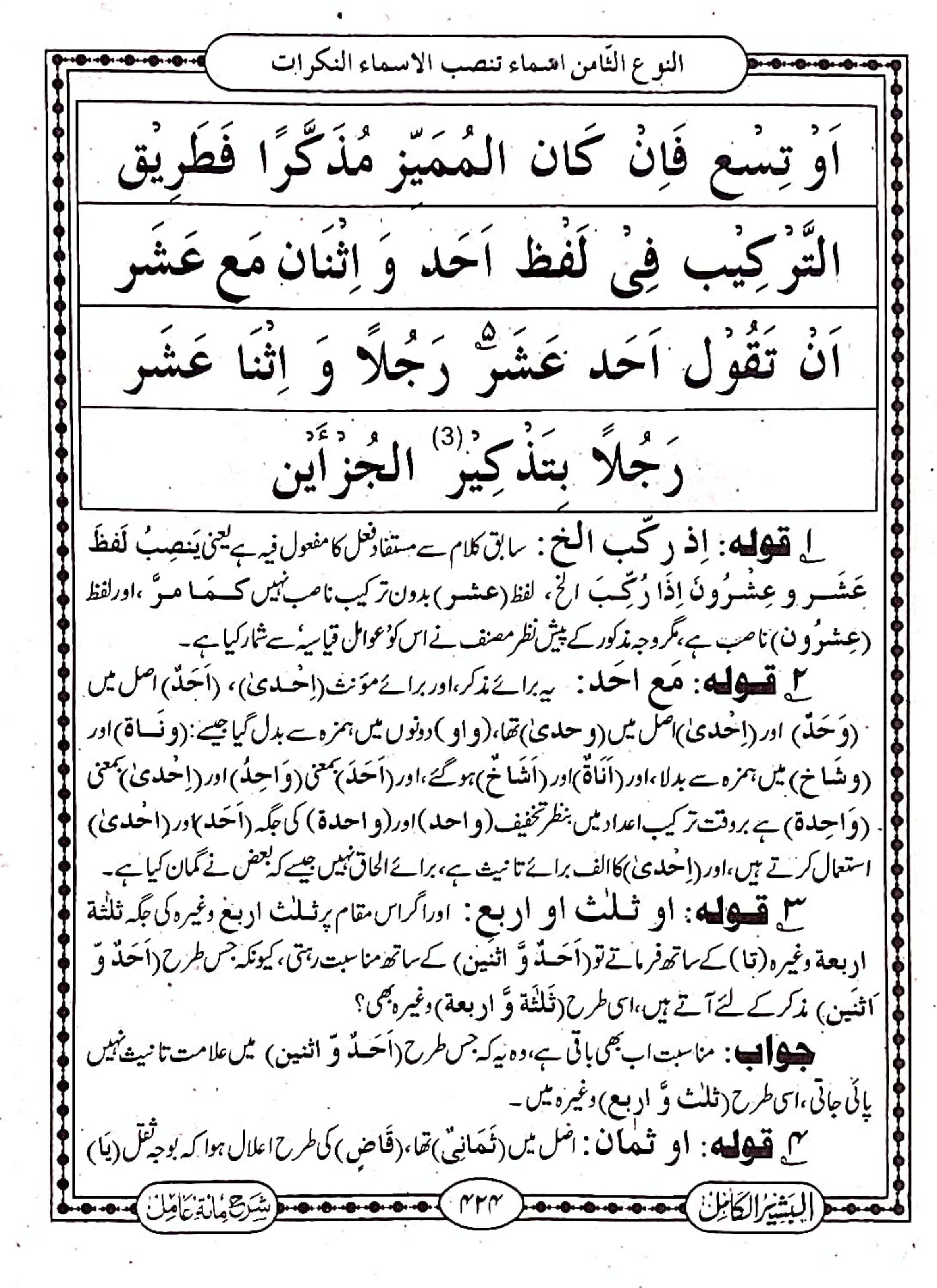
اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

قوله: وهی اربعة اَسماءٍ: اس میں (و) حرفِ عطف یا استیناف مبنی بر فتح، (ھِیَ) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اَسْمَاء، (اَرْبَعَةُ) ممیز مضاف، (اَسْمَاءٍ) تمیز مضاف الیہ، ممیز مضاف اپنے تمیز مضاف الیہ سے مل کر خبر، (ھِیَ) مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

قوله: الاوّلُ لفظ عَشر او عِشرُون او ثَلٰثون او اَربعون او خَمسون او سِتون او سَبعون او ثَمانون او تِسعون: اس میں (اَلْاَوَّلُ) اسمِ تفضیل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف مقدر (اِسْم)، (اَلْاَوَّلُ) اسمِ تفضیل اپنے فاعل سے مل کر صفت، (اَلْاِسْمُ) موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر مبتدا، (لَفْظُ) مضاف، (عَشَرَ) معطوف علیہ مجرور لفظاً یا مجرور محلا یا تقدیراً جبکہ اس کو حکایت قرار دیں جیسے کہ بعد میں آنے والے الفاظ حکایت ہیں، مگر حکایت ہونے کی تقدیر پر یہ مرفوع پڑھا جائے گا، بقرینۂ مابعد، اور حکایت، بعض کے نزدیک از قبیل مبنیات ہے، اور بعض کے نزدیک از قبیل معربات، **کما فی الفوائد الشافیه۔**

(اَو) حرفِ عطف مبنی بر سکون، (عِشْرُوْنَ) مجرور محلا یا تقدیراً معطوف، (اَو) حرفِ عطف مبنی بر سکون، (ثَلٰثُوْنَ) مجرور محلا یا تقدیراً معطوف، (اَو) حرفِ عطف مبنی بر سکون، (اَرْبَعُوْنَ) مجرور محلا یا تقدیراً معطوف، (اَو) حرفِ عطف مبنی بر سکون، (خَمْسُوْنَ) مجرور محلا یا تقدیراً معطوف، (اَو) حرفِ عطف مبنی بر سکون، (سِتُّوْنَ) مجرور محلا یا تقدیراً معطوف، (اَو) حرفِ عطف مبنی بر سکون، (سَبْعُوْنَ) مجرور محلا یا تقدیراً معطوف، (و) حرفِ عطف مبنی بر سکون، (ثَمَانُوْنَ) مجرور محلا یا تقدیراً معطوف، (اَو) حرفِ عطف مبنی بر سکون، (تِسْعُوْنَ) مجرور محلا یا تقدیراً معطوف، (عَشَرَ) معطوف علیہ اپنے تمام معطوفات سے مل کر مضاف الیہ، (لَفْظُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر، (اَلْاَوَّلُ) مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔۱۲

اِذَاۤ رُكِّبَ مَعَ۲ اَحَدٍ اَوْ اِثْنَيْنِ(1) اَوْ ثَلٰثٍ(2) اَوْ
اَرْبَعٍ۳ اَوْ خَمْسٍ اَوْ سِتٍّ اَوْ سَبْعٍ اَوْ ثَمَانٍ۴



اَوْ تِسْعٍ فَاِنْ كَانَ الْمُمَيِّزُ مُذَكَّرًا فَطَرِيْقُ

التَّرْكِيْبِ فِيْ لَفْظِ اَحَدٍ وَ اِثْنَانِ مَعَ عَشَرَ

اَنْ تَقُوْلَ اَحَدَ عَشَرَ[5] رَجُلًا وَ اِثْنَا عَشَرَ

رَجُلًا بِتَذْكِيْرِ[3] الْجُزْأَيْنِ

[1] **قوله: اِذ رُكّب الخ:** سابق کلام سے مستفاد فعل کا مفعول فیہ ہے یعنی یَنصِبُ لَفظَ عَشَر و عِشرُونَ اِذَا رُكِّبَ الخ، لفظ (عشر) بدون ترکیب ناصب نہیں کَمَا مَرَّ، اور لفظ (عِشرُون) ناصب ہے، مگر وجہ مذکور کے پیش نظر مصنف نے اس کو عوامل قیاسیہ سے شمار کیا ہے۔

[2] **قوله: مَع احَد:** یہ برائے مذکر، اور برائے مؤنث (اِحدیٰ)، (اَحَدٌ) اصل میں (وَحَدٌ) اور (اِحدیٰ) اصل میں (وِحدیٰ) تھا، (واو) دونوں میں ہمزہ سے بدل گیا جیسے: (وَنَاۃ) اور (وِشَاح) میں ہمزہ سے بدلا، اور (اَنَاۃٌ) اور (اِشَاحٌ) ہوگئے، اور (اَحَدٌ) بمعنی (وَاحِدٌ) اور (اِحدیٰ) بمعنی (وَاحِدَۃ) ہے بروقت ترکیب اعداد میں بنظر تخفیف (واحد) اور (واحدۃ) کی جگہ (اَحَد) اور (اِحدیٰ) استعمال کرتے ہیں، اور (اِحدیٰ) کا الف برائے تانیث ہے، برائے الحاق نہیں جیسے کہ بعض نے گمان کیا ہے۔

[3] **قوله: او ثلٰث او اربع:** اور اگر اس مقام پر ثلٰث اربع وغیرہ کی جگہ ثلٰثة اربعة وغیرہ (تا) کے ساتھ فرماتے تو (اَحَدٌ وَّ اثنین) کے ساتھ مناسبت رہتی، کیونکہ جس طرح (اَحَدٌ وَ اثنین) مذکر کے لئے آتے ہیں، اسی طرح (ثَلٰثَة وَّ اربعة) وغیرہ بھی؟

جواب: مناسبت اب بھی باقی ہے، وہ یہ کہ جس طرح (اَحَدٌ وّ اثنین) میں علامت تانیث نہیں پائی جاتی، اسی طرح (ثلٰث وَّ اربع) وغیرہ میں۔

[4] **قوله: او ثمان:** اصل میں (ثَمَانِیٌ) تھا، (قَاضٍ) کی طرح اعلال ہوا کہ بوجہ ثقل (یَا)

سے ضمہ ساقط کیا گیا، (یا) اور (تنوین) میں اجتماعِ ساکنین ہوا، (یَا) گرگئی، (ثَمَانٍ) ہوگیا، اور (عشرۃ) کے ساتھ مرکب ہوتا ہے تو (یَا) لوٹ کر مبنی بر فتح ہو جاتی ہے، اور کبھی ساکن رہتی ہے جیسے: (معدی کرب) میں، اور کبھی (یا) کو محذوف کردیتے ہیں، اس وقت (نون) مفتوح ہو جاتا ہے، تا کہ اپنے نظائر (ثلث و اربع) وغیرہ کے ساتھ موافق ہو جائے کہ ان کا آخر بھی (عشرۃ) کے ساتھ ترکیب کے وقت مفتوح ہوتا ہے، اور کبھی نون کو کسرہ دیدیتے ہیں، تا کہ یائے محذوفہ پر دلالت کرے، اور کبھی (ثَمَانِي) کی (یا) کو غیر ترکیب میں حذف کردیتے ہیں، اور اعراب کو (نون) پر جاری کیا جاتا ہے جیسے: (صَلّٰی ثَمَانَ رَكْعَاتٍ) میں نون پر نصب پڑھتے ہیں۔

۵ قوله: اَحَدَ عَشَرَ: اس سے (تِسعَةَ عَشَرَ) تک کی تمیز منصوب ہوتی ہے، نہ مجرور، اس لئے کہ مجرور، مجرور باضافت ہوگی، اور بتقدیر اضافت تین اسموں کا ایک کردینا لازم آئے گا، دو عدد، اور ایک تمیز، اور یہ مکروہ ہے (شرح صمدیہ) اور مفرد ہوتی ہے، نہ جمع اس لئے کہ مفرد اصل ہے، اور جمع سے اخف، اور مقصود تمیز سے تفسیر ہے جو مفرد سے حاصل، تو بدون ضرورت مفرد سے جمع کی طرف عدول کی اجازت نہیں۔

۶ قوله: وَاثْنَا عَشَرَ: اور نحات کا مذہب یہ ہے کہ اس کا جزو اوّل بوجہ ظہور اختلاف معرب ہے جیسے: (جَاءَنِي اِثْنَا عَشَرَ رَجُلًا) (رَأَيْتُ اِثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا) کہ جزاوّل کا آخر بحالت رفع (الف) تھا، اور بحالت نصب (یا) ہوگیا، وجہ یہ ہے کہ (اثْنَان) حذف نون کے بعد گویا (عَشَرَ) کی طرف مضاف ہوگیا، اس لئے کہ حذفِ نون مثنیٰ غیر اضافت میں معہود نہیں تو یہ حکماً مضاف ہوا، اور مضاف ہونا موجب بنا نہیں تو معرب رہا، اور همع الهوامع میں یہ وجہ بیان فرمائی کہ جز دوم نون کے قائم مقام ہے تو جز اوّل معرب رہا جیسے کہ نون کے ساتھ معرب تھا، چونکہ جز دوم قائم مقام نون ہے، اسی واسطے اضافت جائز نہیں، تو اِثْنَا عَشَرَكَ، اور اِثْنَتَا عَشَرَتَكَ کہنا درست نہیں کہ اضافت نون کے ساتھ مجتمع نہیں ہوتی، بخلاف باقی نظائر کہ ان کی اضافت جائز ہے جیسے: اَحَدَ عَشَرَكَ اور ثَلٰثَةَ عَشَرَكَ۔

اور ابن دستوریہ نے کہا کہ (اِثْنَا عَشَرَ) کا جزاوّل (الف و یا) پر مبنی ہے جیسے اس کے نظائر کا، (ثَلٰثَ عَشَرَ) وغیرہ کا جزاوّل مبنی ہوتا ہے، اور یہ اختلاف کہ بحالت رفع (اِثْنَا عَشَرَ) اور بحالت نصب و جر (اِثْنَي عَشَرَ) ایسا ہی ہے جیسا اَلَّذَانِ، وَالَّذَيْنِ اور هٰذَانِ، وَهٰذَيْنِ میں کہ یہ اختلاف باختلافِ عوامل نہیں جو معرب میں ہوتا ہے، بلکہ (اَلَّذَانِ) اور (هٰذَانِ) برائے تثنیہ مرفوع موضوع ہیں، اور اَلَّذَيْنِ اور هٰذَيْنِ،

برائے تثنیہ منصوب و مجرور، ہاں صورت معرب پر ضرور واقع ہیں، معرب نہیں، کیونکہ علت بنا و مشابہت بالحروف متحقق ہے، اسی طرح (اِثنَا) برائے تثنیہ مرفوع، اور (اِثنَی) برائے تثنیہ منصوب و مجرور موضوع ہیں، تو ان کا اختلاف بوضع مستانف ہے، نہ اختلاف عوامل سے، اس صورت میں مرکبات عدد یہ ایک نہج پر ہو جائیں گے۔۱۲

(1) اثنين: اسی طرح (اِثْنَتَيْنِ) اور (ثِنْتَين)، یہ (ثَنّي) سے ماخوذ ہیں، اور ہر ایک کے معنی دو۔

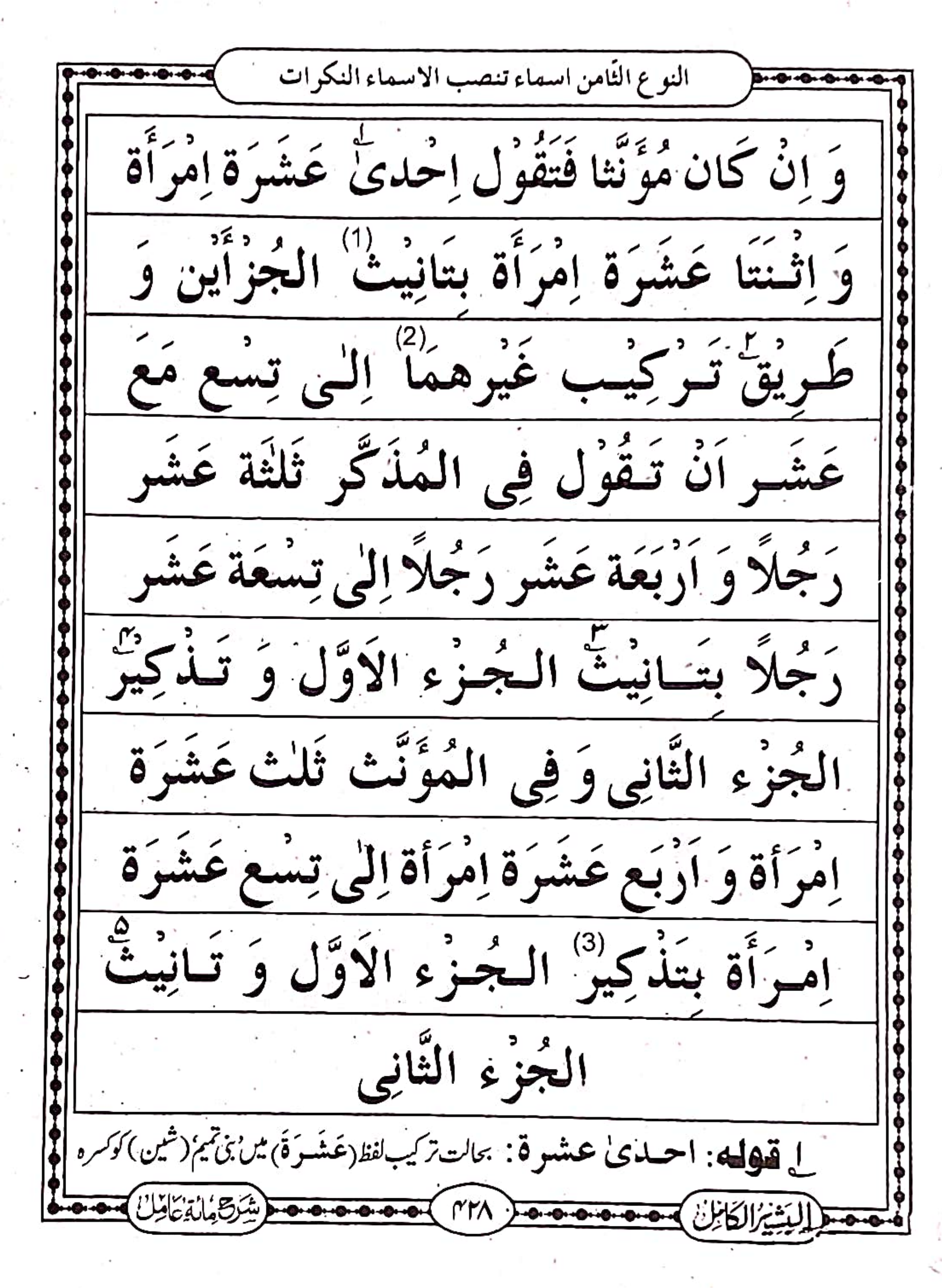
(2) ثلٰث: بغیر (تا) کے یا (تا) کے ساتھ جیسے: (ثلٰثة)، اسی طرح باقی میں۔

(3) بتذكير الجزأين: یہ مطابق قیاس ہے۔۱۲

ترکیب

قوله: اذَا ركّب مَع احَد او اثنَين او ثَلٰث او اربَع او خَمس او ستّ او سَبع او ثمَان او تسع: اس میں (اِذَا) ظرف زمان مضاف، (رُكِّبَ) فعل ماضی مجہول مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (هُو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے لفظ عَشَرَ او عِشْرُونَ الخ، (مَعَ) مضاف، (اَحَدٍ) معطوف علیہ مجرور لفظاً، (اَو) حرفِ عطف مبنی بر سکون، (اِثْنَيْنِ) معطوف مجرور لفظاً، (اَو) حرفِ عطف مبنی بر سکون، (ثَلٰثٍ) معطوف مجرور لفظاً، (اَو) حرفِ عطف مبنی بر سکون، (اَرْبَعٍ) معطوف مجرور لفظاً، (اَو) حرفِ عطف مبنی بر سکون، (خَمْسٍ) معطوف مجرور لفظاً، (اَو) حرفِ عطف مبنی بر سکون، (سِتٍّ) معطوف مجرور لفظاً، (اَو) حرفِ عطف مبنی بر سکون، (سَبْعٍ) معطوف مجرور لفظاً، (اَو) حرفِ عطف مبنی بر سکون، (ثَمَانٍ) معطوف مجرور لفظاً، (اَو) حرفِ عطف مبنی بر سکون، (تِسْعٍ) معطوف مجرور لفظاً، (اَحَدٍ) معطوف علیہ اپنے تمام معطوفات سے مل کر مضاف الیہ، (مَعَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ، (رُكِّبَ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر مضاف الیہ، (اِذَا) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا، (ثَابِتٌ) اسم فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدائے مقدر، (ثَابِتٌ) اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر (هٰذا) مقدر کی، اس میں (هَا) حرفِ تنبیہ مبنی بر سکون، (ذَا) اسم اشارہ جس کا مشار الیہ نصب لفظ عشر الخ ہے، مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر سکون، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

قوله: فَان کان المَمیّز مذکّرًا فطَریق التّرکیب فی لَفظ احَد و اثنَان مَع عشران تقول احَد عشر رَجلا و اثنا عَشر رَجلا بتذکیر الجزأین: اس میں (فَا) حرفِ تفصیل مبنی بر فتح، (اِنْ) حرفِ شرط مبنی بر سکون، (کَانَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (فعل ناقص)، (اَلْـمُـمَیِّزُ) اسمِ کان، (مُذَکَّرًا) اسمِ مفعول صیغہ واحد مذکر، اس میں (هُـــو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ کَانَ، (مُذَکَّرًا) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر، (کَانَ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر شرط، (فَا) جزائیہ مبنی بر فتح، (طَرِیْقُ) مضاف، (اَلتَّـرکِیب) مصدر، (فِیْ) حرفِ جار مبنی برسکون، (لَـفْظِ) مضاف، (اَحَدٍ) مجرور لفظاً معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اِثْـنَـان) حکایت معطوف مجرور محلا یا تقدیراً علی اختلافِ القولین فِی الحکَایَة کَمَا مرَّ، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ، (لَفْظِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (مَعَ) مضاف، (عَشَرٍ) مضاف الیہ مجرور لفظاً، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ، (اَلتَّرکِیْب) مصدر اپنے ظرفِ لغو اور مفعول فیہ سے مل کر مضاف الیہ، (طَرِیْقُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، (اَنْ) ناصبہ موصولِ حرفی مبنی بر سکون، (تَقُوْلَ) فعل مضارع معروف منصوب لفظاً صیغہ واحد مذکر حاضر، اس میں (اَنْـتَ) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلا مبنی برسکون، (تَا) علامت خطاب مبنی بر فتح، (اَحَدَ عَشَرَ رَجُلًا) حکایت منصوب محلا یا تقدیراً معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اِثْـنَـا عَشَر رَجُلًا) حکایت منصوب محلا یا تقدیراً معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر ذوالحال، (بَا) حرفِ جار مبنی بر کسر، (تَذْکِیْرِ) مصدر مضاف، (اَلْجُزْأَیْنِ) مضاف الیہ مجرور لفظاً مفعول بہ منصوب معنیً، (تَـذْکِـیْـرِ) مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتَیْنِ) مقدر کا، (ثَابِتَیْنِ) اسمِ فاعل صیغہ تثنیہ مذکر، اس میں (هُمَا) پوشیدہ جس میں (هَا) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے ذوالحال، (م) حرفِ عماد مبنی بر فتح، (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون، (ثَابِتَیْنِ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر مراد اللفظ ہوکر مقولہ، (تَـقُوْلُ) فعل اپنے فاعل اور مقولے سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر صلہ، (اَنْ) ناصبہ موصولِ حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہوکر خبر، (طَرِیْقُ) مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہوکر جزا، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ مفصّلہ ہوا۔۱۲



وَ اِنْ كَانَ مُؤَنَّثا فَتَقُوْل اِحْدٰی[1] عَشَرَة اِمْرَأَة

وَ اِثْنَتَا عَشَرَة اِمْرَأَة بِتَانِيْث(1) الْجُزْأَيْن وَ

طَرِيْق[2] تَرْكِيْب غَيْرِهِمَا(2) اِلٰى تِسْع مَعَ

عَشَر اَنْ تَقُوْل فِي الْمُذَكَّر ثَلٰثَة عَشَر

رَجُلًا وَ اَرْبَعَة عَشَر رَجُلًا اِلٰى تِسْعَة عَشَر

رَجُلًا بِتَانِيْث[3] الْجُزْء الْاَوَّل وَ تَذْكِيْر[4]

الْجُزْء الثَّانِي وَفِي الْمُؤَنَّث ثَلٰث عَشَرَة

اِمْرَأَة وَ اَرْبَع عَشَرَة اِمْرَأَة اِلٰى تِسْع عَشَرَة

اِمْرَأَة بِتَذْكِيْر(3) الْجُزْء الْاَوَّل وَ تَانِيْث[5]

الْجُزْء الثَّانِي

[1] **قوله: احدیٰ عشرة:** بحالت ترکیب لفظ (عَشَرَة) میں بنی تمیم (شین) کوکسرہ

دیتے ہیں، تا کہ توالی چہارم فتحات لازم نہ آئے جو ترکیب کے ساتھ موجب ثقل ہے جیسے: (اِحْدىٰ عَشَرَةَ و اِثْنَتَا عَشَرَةَ) یا توالی پنج فتحات جیسے: (ثَلٰثَ عَشَرَةَ تا تِسْعَ عَشَرَةَ) کہ ان میں پانچ فتحات کی توالی لازم آتی ہے، چار فتحات لفظ (عَشَرَةَ) کے، اور ایک جزء اول کے آخر کا، اور اہل حجاز (شین) کو ساکن پڑھتے ہیں کہ توالی سے پیدا شدہ ثقل سکون سے زائل ہوگا نہ کسرہ سے، کیونکہ سکون فتحہ سے اخف ہے، اور فتح کسرہ سے، تو کسرہ دینے کی صورت میں ازالۂ ثقل بالثقل لازم آئے گا، اور کبھی بعض حضرات ہاتی رکھتے ہیں بایں خیال کہ ترکیب کو ثقل میں دخل تھا، اور وہ عارضی چیز ہے جس کا اعتبار نہیں، چنانچہ (اِثْنَتَا عَشَرَةَ عَيْنًا) بہر سہ وجوہ پڑھا گیا لیکن فصیح لغت اہل حجاز ہی ہے، اسی واسطے قرارت متواترہ میں سکون ہے، اور شاذہ میں کسرہ، اور فتحہ۔

سوال: (اِثْنَتَا عَشَرَةَ) کی تمیز ہمیشہ مفرد منصوب ہوتی ہے جیسے اس آیت میں، لیکن یہ قاعدہ اس آیت سے منقوض ہو جاتا ہے: (وَ قَطَّعْنَاهُمُ اثْنَتَيْ عَشَرَةَ اَسْبَاطًا) کیونکہ (اَسْبَاطًا) جمع ہے؟

جواب: (اَسْبَاطًا) تمیز نہیں، بلکہ یہ (اِثْنَتَا عَشَرَةَ) سے بدل الکل ہے، اور تمیز (فرقة) محذوف ہے، اگر یہ تمیز ہوتا تو عدد کی تذکیر لائی جاتی، اور (اِثْنَا عَشَرَ) کہا جاتا، عدد کو واحد کے اعتبار سے لایا جاتا ہے، اور واحد (سبط) مذکر ہے، اور تمیز مفرد ہوتی، کیونکہ عدد مرکب کی تمیز مفرد ہوا کرتی ہے۔

۲ قوله: و طریق ترکیب غیرهما: (غیر) سے مراد از ثلث تا تسع ہے، اور یہی حکم ہے لفظ (بضع) کا جو بکسر (با) اور بعض کے نزدیک بفتح (با) بمعنی پارہ عدد ہے، اس کا اطلاق تین سے نو تک ہوتا ہے، جب ان کی ترکیب (عَشَرَ) کے ساتھ ہوگی تو یہ بھی نصب دیں گے جیسے: (بِضْعَةَ عَشَرَ رَجُلًا) و (بِضْعَ عَشَرَةَ اِمْرَأَةً)، اسی طرح بنا بر مشہور جب (عِشْرِيْن) اور اس کے نظائر (ثلثين) وغیرہ کے ساتھ ترکیب ہو جیسے: (بِضْعَةٌ وَّ عِشْرُوْنَ رَجُلًا و بِضْعٌ وَّ عِشْرُوْنَ اِمْرَأَةً) لیکن جوہری اس کا انکار کرتے ہیں، چنانچہ انہوں نے فرمایا: **اذا جاوزت لفظ العشرة ذهب البضع فلا تقول بضع وعشرون**، چونکہ یہ دونوں ثلثة تا تسعة میں داخل ہیں، اس لئے مصنف نے ان کو اسم خامس قرار نہیں دیا۔

۳ قوله: بتانیث الجزء الاوّل: جزء اول سے مراد از ثلثة تا تسعة یہ بعد ترکیب اسی حال پر ہے جس پر قبل ترکیب تھے یعنی (تا) کے ساتھ، کیونکہ از (ثلثة تا تسعة) جب بدون ترکیب مستعمل ہوں تو مذکر کے لئے مؤنث یعنی (تا) کے ساتھ آتے ہیں، اور مؤنث کے لئے مذکر یعنی بدون

(تا)، نحویوں کی پیش کردہ مشہور تر دلیل اس دعویٰ پر یہ ہے کہ معدود اس صورت میں جماعۃ ہوتی ہے، اور جماعۃ مؤنث ہے، اس لئے (تا) لاحق کرتے ہیں، اور مذکر چونکہ مؤنث سے سابق ہے، لہٰذا اس نے علامت کو قبول کرلیا، اور مؤنث میں اس علامت کو ترک کردیا، تاکہ دونوں میں فرق ہو جائے کہ ترکِ علامت بھی علامت ہے، اور قوی تر دلیل یہ ہے کہ عدد مافوق الاثنین باعتبار اصل وضع (تا) کے ساتھ موضوع ہے، جس کو ماقبل میں ہم بیان کرچکے ہیں، جب اس کو معدود مذکر میں استعمال کرتے ہیں جو بہ نسبت مؤنث اصل ہے تو اس کی (تا) کو باقی رکھتے ہیں جو باعتبار اصل وضع تھی، اور جب معدود مؤنث میں استعمال کرتے ہیں تو (تا) کو ساقط کردیا جاتا ہے، تاکہ مذکر و مؤنث میں فرق ہو جائے۔

۴ قوله: و تذكير الجزء الثاني: بایں طور کہ اسی حال پر رکھا گیا جس پر قبل ترکیب تھا یعنی بغیر (تا) اگر جزو ثانی کو مؤنث لایا جائے تو کلمہ واحدہ حکماً میں ایک جنس کی دو علامت تانیث کا اجتماع لازم آئے گا جو عرب کے نزدیک مکروہ ہے بخلاف (إِحْدَىٰ عَشَرَةَ) کہ اس میں دو علامت تانیث ضرور ہیں، مگر ایک جنس کی نہیں، اوّل میں (الف مقصورہ) ہے، اور دوم میں (تا) اور بخلاف (اِثْنَتَا عَشَرَةَ) کہ (اِثْنَتَا) کی (تا) (ثِنْتَان) کی (تا) پر محمول ہے جو (یا) کے عوض ہے، کیونکہ یہ (ثنی) سے ماخوذ ہے، پس (اِثْنَتَا) کی (تا) خالص تانیث کے واسطے نہ ہوئی، اور (عَشَرَةَ) کی خالص تانیث کے لئے ہے تو اتحاد جنسیت بکمالہ مفقود ہو گیا۔

۵ قوله: و تانيث الجزء الثاني: اس کی وجہ یہ ہے کہ بحالت عدمِ ترکیب مؤنث کے لئے جزو ثانی (عَشَرَ) کی تذکیر اس لئے واجب تھی کہ برتقدیر تانیث مذکر، اور مؤنث میں فرق باقی نہ رہے گا، کیونکہ مذکر کے لئے بھی تانیث ہوتی ہے جس کی وجہ سابقہ حاشیہ میں گزر گئی تو بحالت عدم ترکیب تانیث کے لئے عدم فرق مانع تھا، یہ مانع بروقت ترکیب زائل ہو گیا، کیونکہ مؤنث میں جزو اوّل کی تذکیر ہوتی ہے، اور مذکر میں تانیث جس سے مؤنث و مذکر میں فرق باقی رہتا ہے، اور جب جزو اوّل کی تذکیر سے مانع زائل ہوا تو جزو ثانی کی تانیث واجب ہو گئی۔

فائدہ: لفظ (عَشَرَ) کی ترکیب کا طریقہ آحادہ کے ساتھ باستثنائے (اِثْنَان) یہ ہے کہ حرف عطف کو حذف کریں، پھر دونوں اسم کو ایک کرکے فتح پر مبنی کردیں، مبنی اس لئے کئے جائیں گے کہ جزو ثانی حرفِ عطف کے معنی کو متضمن ہے، اور معنی حرف کا تضمن موجب بنا ہے تو جزو ثانی مبنی ہوا، اور جزو اوّل مبنی اس

لئے ہوگا کہ اس کا آخر وسط کلمہ میں واقع ہے جو محل اعراب نہیں، اور فتح پر اس لئے کہ اس میں خفت ہے جو ترکیب سے پیدا شدہ ثقل کو زائل کر دیتی ہے، چونکہ (عَشَرَ) کو بہ نسبت (عِشْرُوْنَ) مرتبہ آحاد سے قرب ہے جس کے الفاظ مفرد ہوتے ہیں، لہٰذا بطریقہ مذکور (عَشَرَ) کو آحاد کے ساتھ مرکب کیا گیا جس سے صورت مفرد حاصل ہوگئی۔۱۲

(1) **بتانيث الجزأين:** یہ مطابق قیاس ہے۔

(2) **غيرهمَا:** یعنی (اَحد) اور (اثنَان) کے غیر کی ترکیب کا طریقہ، وہ غیر ثلٰث سے تسع تک ہے۔

(3) **بتذكير الجزء الاوّل:** تاکہ جزو اوّل اسی حال پر باقی رہے جس پر قبل ترکیب تھا، وہ یہ کہ بحالت عدم ترکیب مؤنث کے لئے تذکیر کے ساتھ لایا جاتا ہے۔۱۲

ترکیب

قوله: و ان كَان مؤنَّثا فتقول احدىٰ عَشرة امرأة و اثنتا عَشرة امرأة بتانيث الجزأين: اس میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اِنْ) حرفِ شرط مبنی بر سکون، (كَانَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح مجزوم محلا صیغہ واحد مذکر غائب (فعل ناقص)، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے (اَلْمُمَيِّز)، (مُؤَنَّثًا) اسمِ مفعول صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف مقدر، (مُؤَنَّثًا) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر، (كَانَ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر شرط،

(فا) جزائیہ مبنی بر فتح، (تَقُوْلُ) فعل مضارع معروف مرفوع لفظاً صیغہ واحد مذکر حاضر، اس میں (اَنْتَ) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلا مبنی بر سکون، (تَا) علامت خطاب مبنی بر فتح، (اِحْدىٰ عَشَرَةَ اِمْرَأَةً) حکایت منصوب محلا یا تقدیراً معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اِثْنَتَا عَشَرَةَ اِمْرَأَةً) حکایت منصوب محلا یا تقدیراً معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر ذوالحال، (بَا) حرفِ جار مبنی بر کسر، (تَانِيثِ) مصدر مضاف، (اَلْجُزْأَيْنِ) مضاف الیہ مجرور لفظاً اور منصوب معنیً مفعول بہ، (تَانِيثِ) مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتَيْنِ) مقدر کا، (ثَابِتَيْنِ) اسمِ فاعل صیغہ تثنیہ مذکر، اس میں (هُمَا) پوشیدہ جس میں (هَا) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے ذوالحال، (م) حرفِ عماد مبنی

برفتح، (الف) علامت تثنیہ مبنی برسکون، (ثَابِتَیْنِ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر مقولہ، (تَقُوْلُ) فعل اپنے فاعل اور مقولہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ معطوفہ ہوا۔

قولہ: وِ طَرِیق تَرکیب غیرهمَا الٰی تسع مَع عشر ان تَقول فی الـمذکّرِ ثَلٰثَة عَشر رَجلا و اربَعَة عشر رَجلا الٰی تسعة عشر رَجلا بتَانیث الجزء اوَّل و تذکیر الجزء الثَّانی و فی المؤنث ثَلٰث عَشرة امرَأة وِ اربَع عشرة امرَأة الٰی تسع عَشرة امرَأة بتَذکیر الجزء الاوَّل و تانیث الجزء الثَّانی: اس میں (و) حرفِ عطف مبنی برفتح، (طَرِیْقُ) مضاف، (تَرْکِیْبِ) مصدر مضاف الیہ مضاف، (غَیْرِ) مضاف الیہ مضاف مجرور لفظاً منصوب معنًی بنا بر مفعولیت، (هُمَا) میں (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی برکسر راجع بسوئے احد و اثنان، (م) حرفِ عماد مبنی برفتح، (الف) علامت تثنیہ مبنی برسکون، (غَیْـــرِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر ذوالحال، (اِلٰی) حرفِ جار مبنی برسکون، (تِسْعِ) مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (مُنْتَهِیًا) مقدر کا، (مُنْتَهِیًا) اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع بسوئے ذوالحال، (مُنْتَهِیًا) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر مضاف الیہ، (مَعَ) مضاف، (عَشَرَ) مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ، (تَرْکِیْبِ) مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور مفعول فیہ سے مل کر مضاف الیہ، (طَـرِیْـقُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، (اَنْ) ناصبہ موصولِ حرفی مبنی برسکون، (تَـقُوْلَ) فعل مضارع معروف منصوب لفظاً صیغہ واحد مذکر حاضر، اس میں (اَنْتَ) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی برسکون، (تَـا) علامت خطاب مبنی برفتح، (فِیْ) حرفِ جار مبنی برسکون مقدر، (اَلْمُذَکَّرِ) اسمِ مفعول صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع بسوئے موصوف مقدر، (مُـذَکَّـرِ) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت، (اَلْاِسْمِ) موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی برفتح، (فِیْ) حرفِ جار مبنی برسکون مقدر، (اَلْـمُؤَنَّثِ) اسمِ مفعول صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب

فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف مقدر، (مُؤنَّثِ) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر صفت، (اَلْاِسْمِ) موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر ظرفِ لغو، (ثَلٰثَةَ عَشَرَ رَجُلًا) حکایت منصوب محلا یا تقدیرا معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اَرْبَعَةَ عَشَرَ رَجُلًا) حکایت منصوب محلا یا تقدیرا معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر ذو الحال، (اِلٰی) حرفِ جار مبنی بر سکون، (تِسْعَةَ عَشَرَ رَجُلًا) حکایت مجرور محلا یا تقدیراً، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (مُنْتَهِيَيْنِ) مقدر کا، (مُنْتَهِيَيْنِ) اسمِ فاعل صیغہ تثنیہ مذکر، اس میں (هُمَا) پوشیدہ جس میں (هَا) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے ذو الحال، (م) حرفِ عماد مبنی بر فتح، (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون، (مُنْتَهِيَيْنِ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر حالِ اوّل اور عند التحقیق (اَرْبَعَةَ عَشَرَ رَجُلًا) کے بعد معطوف مع حرفِ عطف (وَمَا زَادَ عَلَيْهِمَا) مقدر ہے اور یہ (زَادَ) کی ضمیر فاعل سے حال ہے، کیوں کہ (اِلٰی) کا ما قبل ممتد ہوتا ہے، اور ضمیر مذکور میں امتداد ہے کہ وہ (خَمْسَةَ عَشَرَ رَجُلًا) سے (ثَمَانِيَةَ عَشَرَ رَجُلًا) تک کو شامل ہے، اسی طرح آئندہ (اَرْبَعَ عَشَرَةَ اِمْرَاَةً) کے بعد (وَمَا زَادَ عَلَيْهِمَا) مقدر ہے، اور اِلٰی تِسْعَ عَشَرَةَ الخ ضمیر (زَادَ) سے حال ہے **كذا فی الفوائد الشافیه۔**

(بَا) حرفِ جار مبنی بر کسر، (تَانِيثِ) مصدر مضاف، (اَلْجُزْءِ) موصوف، (اَلْاَوَّلِ) اسمِ تفضیل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف، (اَلْاَوَّلِ) اسمِ تفضیل اپنے فاعل سے مل کر صفت، (اَلْجُزْءِ) موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ مجرور لفظاً منصوب معنیً چونکہ (تَانِيث) مصدر کا مفعول بہ ہے، (تَانِيثِ) مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (تَذْكِيرِ) مصدر مضاف، (اَلْجُزْءِ) موصوف، (اَلثَّانِي) صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ مجرور لفظاً منصوب معنیً بنا بر مفعولیت از مصدر، (تَذْكِيرِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف، (تَانِيثِ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتَيْنِ) مقدر کا، (ثَابِتَيْنِ) اسمِ فاعل صیغہ تثنیہ مذکر، اس میں (هُمَا) پوشیدہ جس میں (هَا) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے ذو الحال، (م) حرفِ عماد مبنی بر فتح، (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون، (ثَابِتَيْنِ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر حالِ دوم۔

جب ایک ذو الحال سے دو، یا دو سے زیادہ حال ہوں تو ان کو احوالِ مترادفہ کہتے ہیں، لہٰذا یہ دونوں حال مترادفہ

ہوئے، اور اگر حالِ دوم کو حالِ اوّل کی ضمیر سے حال قرار دیں تو دونوں کو احوالِ متداخلہ کہیں گے۔

الحاصل: (ثَلٰثَةَ عَشَرَ رَجُلاً وَاَرْبَعَةَ عَشَرَ رَجُلاً) ذو الحال اپنے دونوں احوالِ مترادفہ سے مل کر معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (ثَلٰثَ عَشَرَةَ اِمْرَاَةً) حکایت منصوب محلاً یا تقدیراً معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اَرْبَعَ عَشَرَةَ اِمْرَاَةً) حکایت منصوب محلاً یا تقدیراً معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر ذو الحال، (اِلٰی) حرفِ جار مبنی بر سکون، (تِسْعَ عَشَرَةَ اِمْرَاَةً) حکایت مجرور محلاً یا تقدیراً، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (مُنْتَهِيَيْنِ) مقدر کا، (مُنْتَهِيَيْنِ) اسمِ فاعل صیغہ تثنیہ مذکر، اس میں (هُمَا) پوشیدہ جس میں (هَا) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے ذو الحال، (م) حرفِ عماد مبنی بر فتح، (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون، (مُنْتَهِيَيْنِ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر حالِ اوّل،

(بَا) حرفِ جار مبنی بر کسر، (تَذْكِيْرِ) مصدر مضاف، (اَلْجُزْءِ) موصوف، (اَلْاَوَّلِ) اسمِ تفضیل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف، (اَلْاَوَّلِ) اسمِ تفضیل اپنے فاعل سے مل کر صفت، (اَلْجُزْءِ) موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ مجرور لفظاً منصوب معنًی بنا بر مفعولیت مفعول بہ، (تَذْكِيْرِ) مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف علیہ،

(و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (تَانِيْثِ) مصدر مضاف، (اَلْجُزْءِ) موصوف، (اَلثَّانِي) صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ مجرور لفظاً منصوب معنًی بنا بر مفعولیت مفعول بہ، (تَانِيْثِ) مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتَيْنِ) مقدر کا، (ثَابِتَيْنِ) اسمِ فاعل صیغہ تثنیہ مذکر، اس میں (هُمَا) پوشیدہ جس میں (هَا) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے ذو الحال، (م) حرفِ عماد مبنی بر فتح، (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون، (ثَابِتَيْنِ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر حالِ دوم،

ذو الحال یعنی (ثَلٰثَ عَشَرَةَ اِمْرَاَةً و اَرْبَعَ عَشَرَةَ اِمْرَاَةً) اپنے دونوں احوالِ مترادفہ سے مل کر معطوف، (ثَلٰثَةَ عَشَرَ رَجُلاً و اَرْبَعَةَ عَشَرَ رَجُلاً) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مقولہ، (تَقُوْلَ) فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو اور مقولے سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ، (اَنْ) ناصبہ موصولِ حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر خبر، (طَرِيْقٌ) مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔۱۲

دیوبندی نحودانی پر صدر العلماء کا علمی محاسبہ

(۶۴) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:۴۴ پر (اذا رُكِّبَ مَعَ اَحَدٍ وٌ اثنينِ او ثَلٰثٍ او اَربَعِ الخ) کی ترکیب میں (اِذَا) کو ابتداء فرمایا، (اِذَا) اسم ظرف متضمّن معنی شرط، پھر ذات شریف نے اس کی شرط و جزا بیان نہیں کی۔

اقول: یہ غلط ہے کہ یہاں پر (اِذَا) معنی شرط کو متضمن نہیں، بلکہ ظرفیت محضہ کے لئے ہے۔

(۶۵) ﴿ایضاح العوامل﴾ اسی صفحہ پر (وَاِنْ كَانَ مُؤَنَّثًا فَتقُوْلُ اِحْدٰى عَشَرَةَ اِمْرَاَةً) کی ترکیب میں فرماتے ہیں: شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

اقول: یہ غلط ہے، کیونکہ زمخشری اور ان کے متبعین کے نزدیک شرط و جزا کا مجموعہ جملہ شرطیہ کہلاتا ہے، اور باقی نحات کے نزدیک جملہ فعلیہ **کما فی الهمع** ص:۱۳، جلد: اوّل، اور خود ان ذات شریف نے اسی کتاب ''ایضاح العوامل'' کے مقدمہ میں صفحہ ۲ پر باقی نحات کے قول کو بطور سرقہ اپنی تحقیق قرار دے کر فرمایا: (اور اگر تدقیق نظر کی جائے تو قول تحقیقی یہی ہوگا کہ اصل الاصول صرف دو قسمیں ہیں، ایک اسمیہ، دوسرا فعلیہ، اس لئے کہ ظرفیہ درحقیقت یا تو فعلیہ ہوتا ہے یا اسمیہ جیسا کہ بصری، اور کوفی نحویوں کا قول ہے، اسی طرح شرطیہ اصل میں جملہ فعلیہ ہے، حرف شرط داخل ہو جانے سے اخفش نے اس کو ایک مستقل قسم شرطیہ بنا دیا۔

اے سبحان اللہ! آپ، اور تدقیق نظر، اور وہ بھی باوجود ضعف بصر، ماشاء اللہ! جس کو ''نحو میر'' اور ''صرف میر'' تک محفوظ نہ ہوں، وہ تدقیق نظر کرے، استغفر اللہ! ایں خیال ست و محال ست و جنوں۔

اگر باور نہ ہو تو سنئے! آپ فرماتے ہیں کہ (ظرفیہ درحقیقت یا تو فعلیہ ہوتا ہے یا اسمیہ جیسا کہ بصری اور کوفی نحویوں کا قول ہے)

اوّلاً: اگر یہ تسلیم کر لیا جائے کہ بصری، اور کوفی نحویوں کا یہ قول ہے تو ذات شریف کی تدقیق نظر نے کیا تیر مارا، اس سے کیا نئی بات پیدا ہوئی، یہ تو پہلے سے ان کا قول تھا ہی، صدہا سال پیشتر جو بات کہی گئی تھی، اس کو اپنی تحقیق قرار دے رہے ہو، اسی کا نام تدقیق نظر ہے، **لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْم** مگر ہمیں اس پر بھی تعجب نہیں کہ دار العلوم دیوبند میں پہلے سے یہی ہوتا چلا آرہا ہے کہ سابقہ حواشی و شروح کو طبع کرا کر اپنی جانب منسوب کرتے رہے ہیں، تاکہ ناواقف سمجھیں کہ دار العلوم میں درسی کتب کی خدمات انجام دی جارہی ہیں، چنانچہ اسی

دارالعلوم کے شیخ الادب مولوی 'اعزاز علی' صاحب نے کتب ادب پر جو حواشی چڑھائے ہیں، سب کے سب میں بلفظہ سابقہ حواشی موجود ہیں، مگر آخر میں تحریر کر دیا (اعزاز علی غفرلہ) جس سے مفہوم ہوتا ہے کہ یہ حضرت کی ذہنی کاوش کا نتیجہ ہے، حالانکہ گرہ کا کچھ بھی نہیں۔

ثانیًا: اگر بصری، اور کوئی نحویوں نے کہا تھا کہ ظرفیہ اصل میں فعلیہ یا اسمیہ ہے تو انہوں نے جملہ کی فعلیہ، اسمیہ، ظرفیہ تین قسمیں کیوں قرار دیں؟ دو پر اقتصار کیوں نہیں کیا؟ کیا آپ کی طرح ان کے سر میں بھی پھوڑا نکلا تھا کہ قسم شئی کو اصل میں شئی قرار دے گئے، استغفر اللہ! حقیقت یہ ہے کہ 'ذات شریف' جملہ ظرفیہ کے معنی ہی نہیں سمجھے، اب ہم سے سنئے! ''مغنی اللبیب'' جلد: دوم، ص: ۴۰ میں ہے: **والظرفیة المصدرة بظرف او مجرور نحو اعندك زید وا فی الدّار زید اذا قدرت زیدًا فاعلاً بالظرف والجار والمجرور لا بالاستقرار المحذوف ولا مبتدًا مخبرًا عنه بهما،** یعنی ظرفیہ وہ جملہ ہے جس کے شروع میں ظرف ہو یا جار مجرور جیسے: (اَعِنْدَكَ زَیْدٌ) اور (اَفِی الدَّارِ زَیْدٌ) جب کہ ان مثالوں میں (زَیْد) کا رافع ظرف، اور جار مجرور کو قرار دیں، نہ (استقرار) فعل محذوف کو، ورنہ فعلیہ ہو جائے گا، اور اب اصل عبارت یوں ہوگی: (اِسْتَقَرَّ عِنْدَكَ زَیْدٌ) کہ اس صورت میں (زَیْد) کا رافع فعل (اِسْتَقَرَّ) ہے، یا اسمیہ ہو جائے گا اگر (مُسْتَقِر) اسم فاعل مقدر مانا، اور اب اصل عبارت یوں ہوگی: (اَمُسْتَقِرٌ عِنْدَكَ زَیْدٌ)، اس صورت میں (زَیْد) کا رافع (مُستَقِر) اسم فاعل ہے، اور یہ جملہ اسمیہ اس لئے ہوا کہ مثالِ مذکور میں (مُسْتَقِر) مبتدا کی قسم ثانی ہے، اور (زَیْد) فاعل قائم مقام خبر، اور نہ (زَیْد) کو مبتدائے مؤخر، اور ظرف یا جار مجرور کو خبر مقدم قرار دیں، ورنہ جملہ اسمیہ ہوگا، نہ ظرفیہ، چونکہ بصریہ کے نزدیک ظرف، اور جار مجرور کا عمل اعتماد کے ساتھ مشروط ہے کہ ان سے پیشتر استفہام ہو یا نفی یا موصوف یا موصول یا مسند الیہ یا ذوالحال، نہ کوفیہ کے نزدیک، اور نہ 'اخفش' کے نزدیک جو نحات بصریہ سے ہیں، **نظر بر آں** دونوں مثالوں میں ہمزۂ استفہام ذکر فرمایا، تاکہ مثالیں اتفاقی ہو جائیں، اب تو ایمان لے آیئے کہ ظرفیہ اصل میں نہ فعلیہ، نہ اسمیہ، بلکہ قسم مستقل ہے۔

ثالثًا: جملہ شرطیہ کے اضافہ کی نسبت 'اخفش' کی جانب غلط، اس کے موجد آپ کے دینی مورثِ اعلیٰ علامہ 'زمخشری' معتزلی ہیں، مورثِ اعلیٰ بایں معنی کہا کہ دیوبندیت کا جنم بطن اعتزال سے ہوا ہے، خیر، یہ 'اخفش'، 'زمخشری' سے کئی سو سال مقدم ہیں، ان کی وفات ۲۱۵ھ میں ہوئی، اور 'زمخشری' کی ۵۳۸ھ میں، اور امام 'سیوطی' علیہ الرحمۃ ''ہمع

الهوامع'' جلد: اوّل،ص: ۱۳' میں فرماتے ہیں: (و زاد الزمخشری وغیرہ فی الجمل الشرطیۃ) اور 'زمخشری' وغیرہ نے جملوں میں شرطیہ کا اضافہ کیا، اگر اضافہ کرنے والے یہ 'اخفش' تھے تو 'زمخشری' کی جانب نسبت امام ہرگز نہ فرماتے جس کا زمانہ کئی صدی متاخر ہے، کیونکہ ایسے مقام پر علامہ مقدم کی طرف نسبت فرمایا کرتے ہیں، علاوہ ازیں اتنا نہیں سوچا کہ یہ 'اخفش' نحات بصریین سے تھے، جن کے نزدیک جملہ کی صرف تین قسمیں ہیں: اسمیہ، فعلیہ، ظرفیہ، جس کو 'زمخشری' نے شرطیہ کے ساتھ موسوم کیا، وہ ان کے نزدیک فعلیہ کہلاتا ہے، اور یہ تسمیہ ان کی اصطلاح کے بعد حادث ہوا، اسی واسطے امام 'سیوطی' علیہ الرحمۃ نے ''ہمع الہوامع'' میں بعد عبارت مذکورہ فرمایا: **والصواب انها فعلیة،** تاکہ اقسام جملہ میں بے ضرورت اضافہ نہ ہو، ورنہ **(لامشاحة فی الاصطلاح)** کے پیش نظر 'زمخشری' کا تخطیہ درست نہ ہوگا، تخطیہ کے باوجود ترکیب میں بھی اصطلاح حادث رائج ہوگئی، چنانچہ ''الفوائد الشافیہ'' میں اسی پر عمل فرمایا، اور ان کی اتباع میں ہم نے بھی اسی کو اختیار کیا ہے، **الغرض** جب یہ تسمیہ بصریین کی اصطلاح کے بعد حادث ہوا تو نام نہاد تدقیق میں یہ کہنا کس طرح درست ہوگا کہ حرف شرط داخل ہو جانے سے 'اخفش' نے اس کو ایک مستقل قسم شرطیہ بنا دیا، **لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔**

(٦٦) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص: ۴۵ پر **(وطَرِیقُ تَرکِیبِ غَیرِ هِمَا اِلٰی تِسعٍ مَعَ عشر)** کی ترکیب میں فرماتے ہیں: **(اِلٰی)** حرفِ جر، **(تِسْعٍ)** مجرور، جار مجرور سے مل کر متعلق ہوا مصدر کے۔

اقول: یہ غلط ہے، بلکہ ظرفِ مستقر ہوکر **(غَیرِ هِمَا)** سے حال ہے، فہم شریف کی اس عبارت کے معنیٰ تک رسائی نہیں ہوئی، ورنہ **(لَاُضِلَّنَّهُمْ)** کا مصداق نہ بنتے۔

(٦٧) ﴿ایضاح العوامل﴾ اسی صفحہ پر **(اَنْ تَقُولَ فِی الْمُذَکَّرِ ثَلٰثَةَ عَشَرَ رَجُلًا وَ اَرْبَعَةَ عَشَرَ رَجُلًا اِلٰی تِسْعَةَ عَشَرَ رَجُلًا)** کی ترکیب میں **(اِلٰی تِسْعَةَ عَشَرَ رَجُلًا)** کو **(تَقُولَ)** مذکر سے متعلق قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے، بلکہ یہ بھی ظرفِ مستقر ہوکر **(وَمَا زَادَ عَلَیْهِمَا)** حرفِ عطف، اور معطوف مقدر عند التحقیق کے فعل **(زَادَ)** کی ضمیر ضمیر فاعل سے حال ہے، کیونکہ **(اِلٰی)** کے ماقبل کا ممتد ہونا ضروری ہے، اور یہ دونوں ممتد نہیں۔

(٦٨) ﴿ایضاح العوامل﴾ اسی صفحہ پر **(بِتَانِیثِ الْجُزْءِ الْاَوَّلِ)** کو بھی **(تَقُولَ)** مذکور سے متلق قرار دیا ہے۔

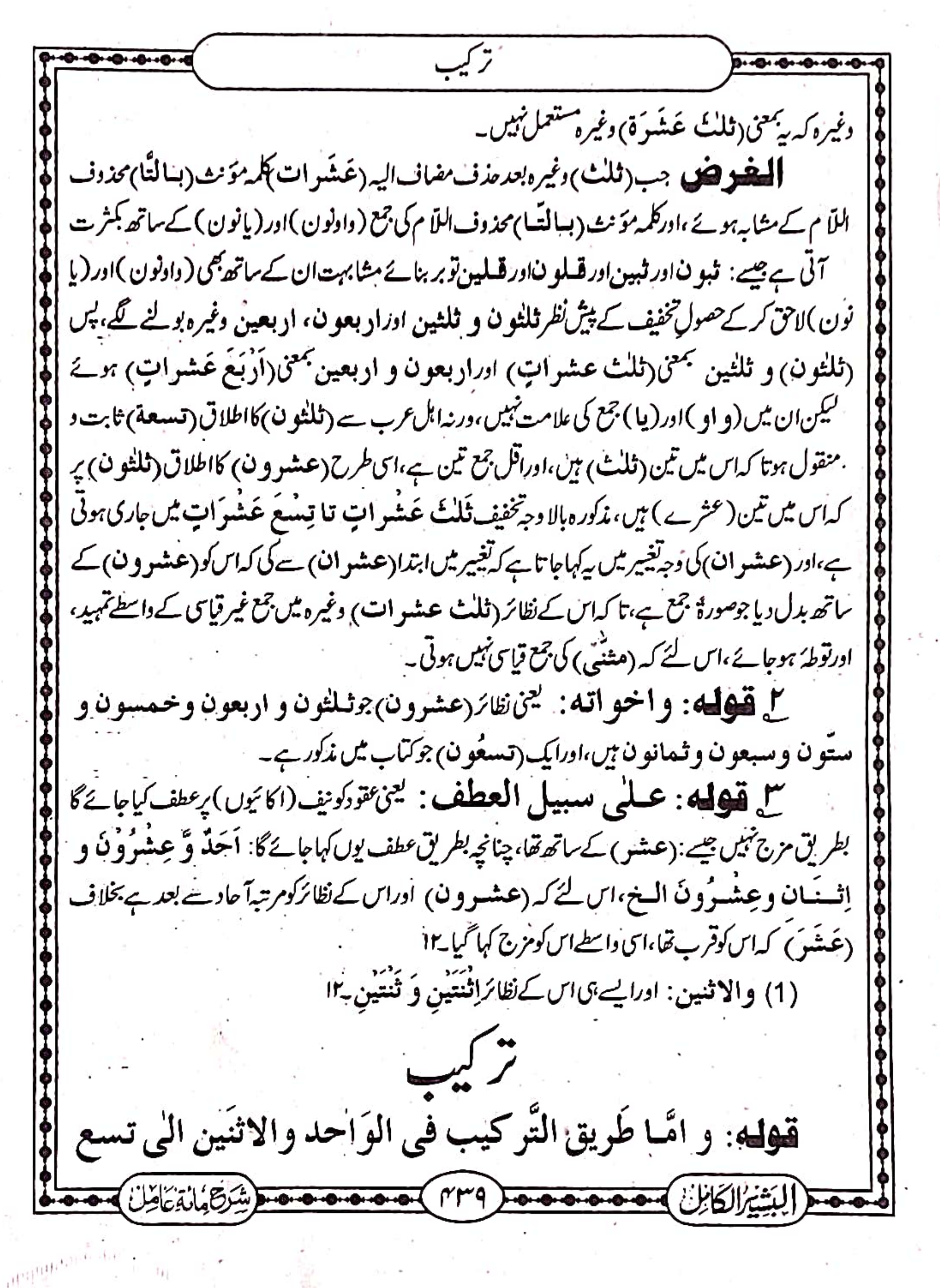
اقول: یہ غلط ہے، بلکہ یہ بھی ظرفِ مستقر ہوکر **(ثَلٰثَةَ عَشَرَ رَجُلًا الخ)** سے حال ہے۔

(۶۹) ﴿ایضاح العوامل﴾ اسی صفحہ پر (وَفِی الْمُؤَنَّثِ ثَلٰثَ عَشَرَةَ اِمْرَاَةً وَاَرْبَعَ عَشَرَةَ اِمْرَأَةً اِلٰی تِسْعَ عَشَرَةَ اِمْرَاَةً تَذْكِيْرِ الْجُزْءِ الاوَّلِ) کی ترکیب میں (اِلٰی تِسْعَ عَشَرَةَ اِمْرَاَةً) کو باعتبار عطف اسی (تَقُوْلَ) سے متعلق قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے، بلکہ یہ دونوں بھی سابق کی طرح ظرف مستقر ہو کر حال ہیں، مگر بطریق سابق کہ اوّل حال، اور دوم حال بعد حال، اور اس کو ہماری ترکیب سے سمجھئے۔۱۲

وَاَمَّا طَرِيْقُ التَّرْكِيْبِ فِي الْوَاحِدِ وَالْاِثْنَيْنِ (۱) اِلٰی تِسْعَ مَعَ عِشْرُوْنَ[۱] وَ اَخَوَاتِهٖ[۲] اِلٰی تِسْعِيْنَ عَلٰی[۳] سَبِيْلِ الْعَطْفِ

۱ **قوله: عِشْرُوْنَ:** عِشْرُوْنَ وَثَلٰثُوْنَ وَاَرْبَعُوْنَ وَخَمْسُوْنَ وَسِتُّوْنَ وَسَبْعُوْنَ وَثَمَانُوْنَ وَتِسْعُوْنَ کو عقود ثمانیہ کہتے ہیں، موافق قیاس یہ بات تھی کہ (عشرون) کے معنی کی ادائیگی لفظ (عَشَرَ) کے تثنیہ یعنی (عشران) سے کی جاتی، کیونکہ دو (عشرے) (عشرون) ہوتے ہیں، اور (ثلثون) کی (ثلٰثُ عشراتٍ)، اور اربعون کی (اَرْبَعَ عشراتٍ)، اور خمسون کی (خَمْسَ عشراتٍ) اور ستّون کی (سِتُّ عشراتٍ) اور سبعون کی (سبع عشرَات)، اور ثمانون کی (ثماني عشرَات)، اور تسعون کی (تسع عشرَات) کے ساتھ کی جاتی لیکن تخفیف مقصود تھی، اس لئے مضاف الیہ (عشرات) کو حذف کر دیا، اور مضاف مع مضاف الیہ ایک کلمہ کے مانند تھا، اس لئے کہ مجموعہ سے ایک عدد مراد ہے جیسے: (عَشَرَة) اور (مِائَة) اور (اَلْف) سے، پس مضاف مع مضاف الیہ کلمہ مؤنث (بالتّا) کے مثل ہوا، جب مضاف الیہ حذف کیا گیا تو کلمہ مؤنث (بالتّاء) محذوف اللام کے مشابہ ہو گیا جیسے: (ثُبَةٌ) بالضم بمعنی (جماعة) اور (قُلَةٌ) بالضم بمعنی (گلّی ڈنڈا) کہ اوّل ناقص یائی، اور دوم ناقص واوی ہے، مگر فرق یہ ہے کہ (ثُبَةٌ) اور (قُلَةٌ) بعد حذف لام اسی معنی میں مستعمل ہیں جس میں قبل حذف لام تھے، بخلاف (ثُلٰث)



وغیرہ کہ یہ بمعنی (ثلٰث عَشرَۃ) وغیرہ مستعمل نہیں۔

الغرض جب (ثلٰث) وغیرہ بعد حذف مضاف الیہ (عَشرات) کلمہ مؤنث (بالتّا) محذوف اللّام کے مشابہ ہوئے، اور کلمہ مؤنث (بالتّا) محذوف اللّام کی جمع (واونون) اور (یانون) کے ساتھ بکثرت آتی ہے جیسے: ثبون اور ثبین اور قلون اور قلین تو بر بنائے مشابہت ان کے ساتھ بھی (واونون) اور (یا نون) لاحق کر کے حصولِ تخفیف کے پیش نظر ثلٰثون و ثلٰثین اور اربعون، اربعین وغیرہ بولنے لگے، پس (ثلٰثون) و ثلٰثین بمعنی (ثلٰث عشراتٍ) اور اربعون و اربعین بمعنی (اَربَعَ عشراتٍ) ہوئے لیکن ان میں (واو) اور (یا) جمع کی علامت نہیں، ورنہ اہل عرب سے (ثلٰثون) کا اطلاق (تسعۃ) ثابت و منقول ہوتا کہ اس میں تین (ثلٰث) ہیں، اور اقل جمع تین ہے، اسی طرح (عشرون) کا اطلاق (ثلٰثون) پر کہ اس میں تین (عشرے) ہیں، مذکورہ بالا وجہ تخفیف ثَلٰثُ عَشْراتٍ تا تِسْعَ عَشْراتٍ میں جاری ہوتی ہے، اور (عشران) کی وجہ تغییر میں یہ کہا جاتا ہے کہ تغییر میں ابتدا (عشران) سے کی کہ اس کو (عشرون) کے ساتھ بدل دیا جو صورۃً جمع ہے، تاکہ اس کے نظائر (ثلٰث عشرات) وغیرہ میں جمع غیر قیاسی کے واسطے تمہید، اور توطۂ ہو جائے، اس لئے کہ (مثنّٰی) کی جمع قیاسی نہیں ہوتی۔

۲ **قولہ: واخواتہ:** یعنی نظائر (عشرون) جو ثلٰثون و اربعون و خمسون و ستّون و سبعون و ثمانون ہیں، اور ایک (تسعُون) جو کتاب میں مذکور ہے۔

۳ **قولہ: علٰی سبیل العطف:** یعنی عقود کو نیف (اکائیوں) پر عطف کیا جائے گا بطریق مزج نہیں جیسے: (عشر) کے ساتھ تھا، چنانچہ بطریق عطف یوں کہا جائے گا: اَحَدٌ وَّ عِشْرُوْنَ و اِثنَانِ وعِشْرُوْنَ الخ، اس لئے کہ (عشرون) اور اس کے نظائر کو مرتبہ آحاد سے بعد ہے بخلاف (عَشَرَ) کہ اس کو قرب تھا، اسی واسطے اس کو مزج کہا گیا۔۱۲

(1) والاثنین: اور ایسے ہی اس کے نظائر اِثْنَتَیْنِ وَ ثِنْتَیْنِ۔۱۲

ترکیب

قولہ: و امّا طَریقُ التَّرکیب فی الوَاحد والاثنَین الٰی تسع

مَع عشرونَ و اخوَاتِهٖ الیٰ تسعیْن علیٰ سَبیل العَطف: اس میں (و) حرفِ استیناف مبنی بر فتح، (اَمَّا) حرف شرط برائے تفصیل مبنی برسکون، اس کی شرط (یُوْجَدُ شَیْءٌ) محذوف لزوماً، (طَرِیْقُ) مضاف، (اَلتَّرْکِیْبِ) مصدر، (فِیْ) حرفِ جار مبنی برسکون مقدر، (اَلْوَاحِدِ) معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اَلْاِثْنَیْن) معطوف،

ومَا زَادَ عَلَیهِمَا: مقدر جس میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (مَا) اسمِ موصول مبنی برسکون مجرور محلا، (زَادَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ ذوالحال مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ موصول، (اِلـی) حرفِ جار مبنی برسکون، (تِسْـع) مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (مُنْتَهِيًا) مقدر کا، (مُنْتَهِيًا) اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے ذوالحال، (مُنْتَهِيًا) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر فاعل،

(عَـلـی) حرفِ جار مبنی برسکون، (هَـا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلا مبنی بر کسر راجع بسوئے (اَلْـوَاحِـدُ وَالْاِثْـنَیْـن)، (م) حرفِ عماد مبنی بر فتح، (الف) علامت تثنیہ مبنی برسکون، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (زَادَ) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، (مَا) موصولِ حرفی اپنے صلہ سے مل کر معطوف،

(اَلْـوَاحِـدِ) معطوف علیہ اپنے معطوفات سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (مَـعَ) مضاف، (عِشْرُونَ) حکایت مجرور محلا یا تقدیراً معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اَخَـوَاتِ) مضاف مجرور لفظاً، (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر کسر راجع بسوئے عِشْرُوْن، (اَخَوَاتِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر ذوالحال، (اِلٰی) حرفِ جار مبنی برسکون، (تِسْعِیْنَ) مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (مُنْتَهِيَةً) مقدر کا، (مُـنْتَهِيَةً) اسمِ فاعل صیغہ واحد مؤنث، اس میں (هِـيَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے ذوالحال، (مُـنْتَهِيَةً) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر معطوف،

(عِشْـرُونَ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ، (مَعَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ، (اَلتَّرْکِیْبِ) مصدر اپنے ظرفِ لغو اور مفعول فیہ سے مل کر مضاف الیہ، (طَرِیْقُ) مضاف اپنے مضاف

الیہ سے مل کر مبتدا، (عَلٰی) حرف جار مبنی بر سکون، (سَبِیْلِ) مضاف، (اَلْعَطْفِ) مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا، (ثَابِتٌ) اسم فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا، (ثَابِتٌ) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر جزا، شرط محذوف یعنی (یُوْجَدُ شَیٌ) اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ مستانفہ ہوا۔۱۲



فَاِنْ كَانَ الْمُمَيِّزُ مُذَكَّرًا فَتَقُوْلُ فِيْ

تَرْكِيْبِ الْوَاحِدِ وَالْاِثْنَيْنِ لَا فِيْ غَيْرِهِمَا

اَحَدٌ وَعِشْرُوْنَ رَجُلًا وَاِثْنَانِ وَعِشْرُوْنَ

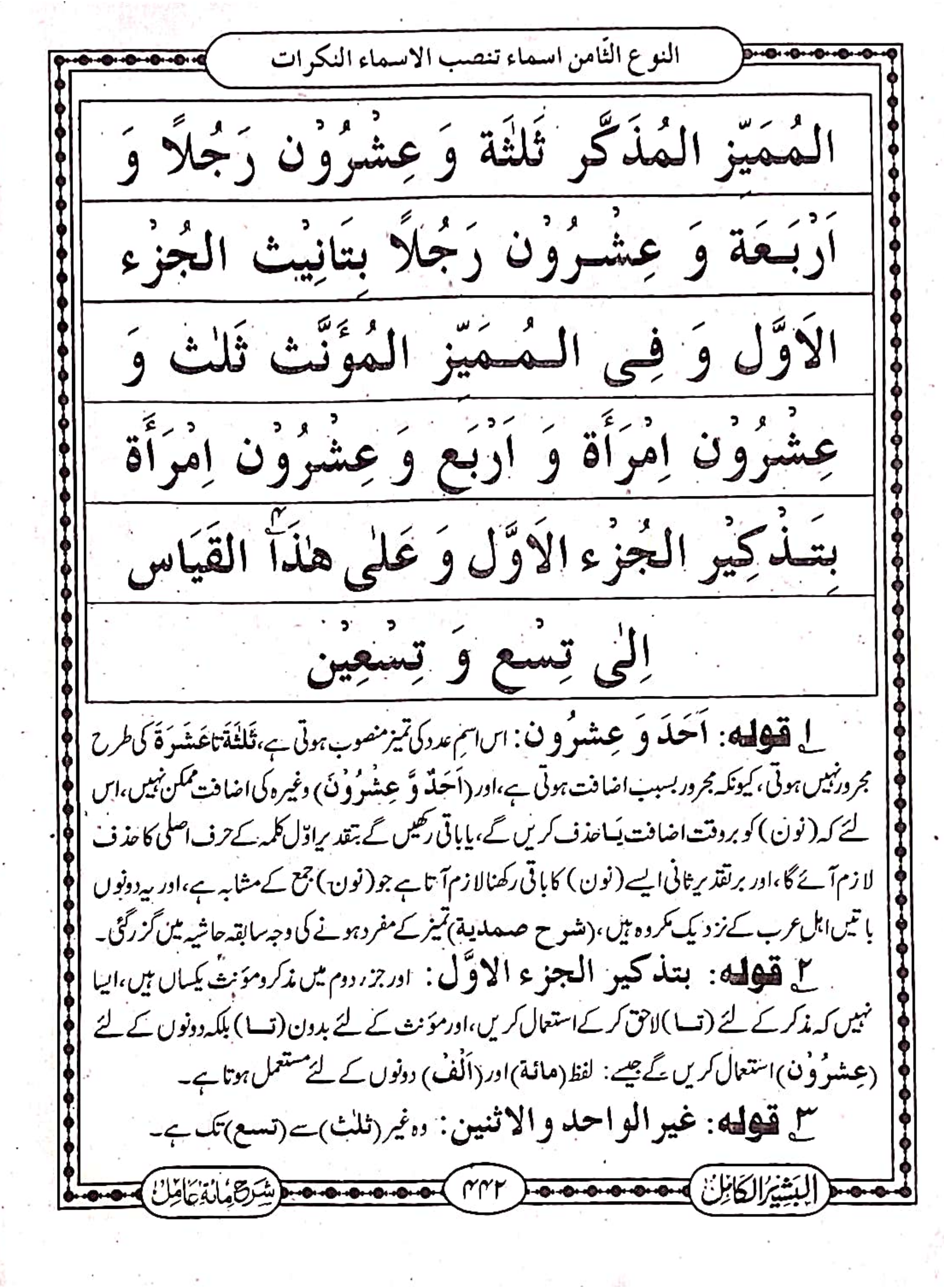
رَجُلًا بِتَذْكِيْرِ الْجُزْءِ الْاَوَّلِ وَاِنْ كَانَ

الْمُمَيِّزُ مُؤَنَّثًا فَتَقُوْلُ اِحْدٰى وَعِشْرُوْنَ

اِمْرَأَةً وَاِثْنَتَانِ (1) وَعِشْرُوْنَ اِمْرَأَةً بِتَانِيْثِ

الْجُزْءِ الْاَوَّلِ وَفِيْ تَرْكِيْبِ غَيْرِ الْوَاحِدِ

وَالْاِثْنَيْنِ اِلٰى تِسْعٍ مَعَ عِشْرِيْنَ تَقُوْلُ فِيْ



الـمُمَيّز الـمُذَكَّر ثَلٰثَة وَ عِشْرُوْن رَجُلًا وَ اَرْبَعَة وَ عِشْرُوْن رَجُلًا بتَانِيْث الجُزْء الاَوَّل وَ فِى الـمُمَيّز الـمُؤَنَّث ثَلٰث وَ عِشْرُوْن اِمْرَأَة وَ اَرْبَع وَ عِشْرُوْن اِمْرَأَة بتَذْكِير الجُزْء الاَوَّل وَ عَلٰى هٰذَا القِيَاس اِلٰى تِسْع وَ تِسْعِيْن

۱ **قوله: اَحَدَ وَ عِشْرُوْن:** اس اسمِ عدد کی تمیز منصوب ہوتی ہے، ثَلٰثَة تا عَشَرَة کی طرح مجرور نہیں ہوتی، کیونکہ مجرور بسبب اضافت ہوتی ہے، اور (اَحَدٌ وَّ عِشْرُوْنَ) وغیرہ کی اضافت ممکن نہیں، اس لئے کہ (نون) کو بروقت اضافت یا حذف کریں گے، یا باقی رکھیں گے بتقدیرِ اوّل کلمہ کے حرف اصلی کا حذف لازم آئے گا، اور بر تقدیرِ ثانی ایسے (نون) کا باقی رکھنا لازم آتا ہے جو (نون) جمع کے مشابہ ہے، اور یہ دونوں باتیں اہلِ عرب کے نزدیک مکروہ ہیں، (شرح صمدیة) تمیز کے مفرد ہونے کی وجہ سابقہ حاشیہ میں گزر گئی۔

۲ **قوله: بتذكير الجزء الاوّل:** اور جزءِ دوم میں مذکر و مؤنث یکساں ہیں، ایسا نہیں کہ مذکر کے لئے (تا) لاحق کر کے استعمال کریں، اور مؤنث کے لئے بدون (تا) بلکہ دونوں کے لئے (عِشْرُوْن) استعمال کریں گے جیسے: لفظ (مائة) اور (اَلْف) دونوں کے لئے مستعمل ہوتا ہے۔

۳ **قوله: غير الواحد والاثنين:** وہ غیر (ثلٰث) سے (تسع) تک ہے۔

فائدہ: مخفی نہ رہے کہ (وَاحِدٌ) اور اثنين و اثنان مذکر کے واسطے آتے ہیں، اور (اِحْدیٰ و اِثْنَتَان) مؤنث کے لئے، اور ان کی تمیز نہیں آتی، وَاحِدُ رَجُلٍ، و اِثْنَا رَجلَين، یااحدیٰ اِمْرأةٍ و اِثْنَتَا اِمْرَأتَيْن نہیں کہا جاتا، کیونکہ ان کی تمیز خود مقصود پر دلالت کرتی ہے، اور عدد کے ساتھ جمع نہیں ہوتی، بلکہ اہل عرب اسی کے ذکر پر کفایت کرتے ہیں، چنانچہ کہا جاتا ہے: رَجُلٌ و رَجُلان اور اِمْرَأةٌ و اِمْرَأتَان اور ثَلٰثَةَ تا عَشَرَةَ برائے مذکر اور ثَلٰثٌ تا عَشَرَ برائے مؤنث کی تمیز جب کہ یہ مرکب نہ ہوں مجموع، اور مجرور ہوتی ہے، مجرور تو اس لئے کہ عدد تمیز کی جانب مضاف ہوتا ہے تو تمیز مضاف الیہ ہوئی، اور مضاف الیہ مجرور ہوتا ہے، اور مجموع اس لئے کہ تمیز کو عدد کے ساتھ مطابقت رہے کیونکہ (ثَلٰثَةَ تا عَشَرَةَ) آحاد میں سے ہر ایک میں مصداق جمع متحقق ہے جو کم سے کم تین ہوتا ہے، یہ جمع کبھی مکسر ہوتی ہے جیسے: (ثَلٰثَةُ رِجَالٍ) اور کبھی جمع مؤنث سالم جیسے: (سَبْعَ سَمٰوٰتٍ) اور (سَبْعَ بَقَرَاتٍ) نیز جمع خواہ لفظاً ہو جیسے مذکورہ مثالوں میں، خواہ معنیً جیسے: (ثَلٰثَةُ رَهْطٍ) اور (مائة) اور (اَلْف) کی تمیز مجرور مفرد ہوتی ہے، مجرور اس لئے کہ (مائة) اور (اَلْف) اصول اعداد سے ہیں جیسے آحاد تو مناسب یہ ہے کہ ان کی تمیز کی طرح ان کی تمیز بھی مجرور ہو۔

مفرد اس لئے کہ آحاد جانب قلت میں ہیں، اور (مائة و اَلْف) جانب کثرت میں تو آحاد کی تمیز میں جمع اختیار کی گئی، جو کثرت پر دلالت کرتی ہے۔

اور (مائة و اَلْف) کی تمیز میں مفرد اختیار کیا گیا جو قلت پر دلالت کرتا ہے، تاکہ دونوں پر تعادل رہے، چونکہ آحاد مذکورہ، اور (مائة و اَلْف) کی تمیز مجرور ہوتی ہے، اور یہ مقام تمیز منصوب کے بیان کا ہے، اس لئے مصنف نے ان دونوں کی تمیز کا ذکر ترک کر دیا۔

۴ **قوله: و علیٰ هٰذا القياس الخ:** یعنی جس طرح بروقت تمیز مذکر (ثَلٰثَةٌ وَّ عِشْرُوْنَ رَجُلًا و اَرْبَعَةٌ وَّ عِشْرُوْنَ رَجُلًا) میں جزء اول مقرون بالتا ہوتا ہے، اور بروقت تمیز مؤنث مقرون بالتا نہیں ہوتا ہے جیسے: (ثَلٰثٌ وَّ عِشْرُوْنَ اِمْرَأةً و اَرْبَعٌ وَّ عِشْرُوْنَ امرأةً) اسی طرح ان کے بعد آنے والی آحاد کا حکم ہے کہ تمیز مذکر میں مقرون بالتاء ہوں گی جیسے: خَمْسَةٌ وَّ عِشْرُوْنَ رَجُلًا، تا (تِسْعَةٌ وَّ تِسْعُوْنَ رَجُلًا) اور تمیز مؤنث میں مقرون بالتاء نہ ہوگی جیسے: (خَمْسٌ وَّ عِشْرُوْنَ اِمْرَأةً) تا (تِسْعٌ وَّ تِسْعُوْنَ اِمْرَأةً) اور جس طرح ثَلٰثَةٌ وَّ عِشْرُوْنَ تا تِسْعَةٌ وَّ تِسْعُوْنَ یا ثَلٰثٌ وَّ

عِشْرُوْنَ تا تِسْعٌ وَّ تِسعُوْنَ) اوراَرْبَعَةٌ وَّ عِشْرُوْنَ تا تِسْعَةٌ وَّ تِسعُوْنَ و اَرْبَعٌ وَّ عِشْرُوْنَ تا تِسْعٌ وَّ تِسعُوْنَ) میں آحادعقود پر مقدم کی جاتی ہیں، اسی طرح ان کے بعدوالی آحاد کا حکم ہے کہ عقود پر مقدم ذکر کی جائیں گی جیسے: خَمْسَةٌ وَّ عِشْرُوْنَ تا تِسْعَةٌ وَّ تِسعُوْنَ) اورخَمْسٌ وَّ عِشْرُوْنَ تا تِسْعٌ وَّ تِسعُوْنَ) لیکن (مائة و اَلْف) میں عددزائدہ کو مؤخر ذکر کر سکتے ہیں جیسے: (مائةٌ وَّ وَاحِدٌ وَّ اَلْفٌ وَّ وَاحِدٌ) اور (مائةٌ وَّواحِدَةٌ وَّ اَلْفٌ وَّ وَاحِدَةٌ) اور (مائةٌ وَّ اِثْنان و اَلْفٌ وَّ اِثْنَان) اور (مائةٌ وَّ ثَلٰثَةَ عَشَرَ رَجُلًا) و (اَلْفٌ وَّ ثَلٰثَةَ عَشَرَ رَجُلًا) اورمائةٌ وَّ ثَلٰثَ عَشَرَ اِمْرَأَةً وَ اَلْفٌ وَّ ثَلٰثَ عَشَرَ اِمْرَأَةً وغیرہ، اورعددزائد کو مقدم بھی ذکر کر سکتے ہیں، جب (ثلٰثة) اوراس کے نظائر کو (مائة) کی طرف مضاف کریں تو (تا) وجوباً ساقط ہوجاتی ہے، خواہ تمیز مؤنث ہو یا مذکر جیسے: (ثَلٰثُ مِائة رَجُلٌ) اور (ثَلٰثُ مائة امرأةٌ) اوراگرلفظ (الالف) کی طرف مضاف ہوتو (تا) کا اثبات لازم ہوتا ہے خواہ تمیز مذکر ہو یا مؤنث جیسے: (ثَلٰثَةُ الْاَلْفِ رَجُلٌ) اور (ثَلٰثَةُ الْاَلْفِ اِمْرأَةٌ)۔۱۲

(1) واثنتان: اسی طرح ثِنْتَانِ وَ عِشْرُوْنَ اِمْرَأَةً۔۱۲

ترکیب

قوله: فَان كَان المميّز مذكّرا فتقول فى تَركيب الوَاحد والاثنين لَا فى غَيرهمَا احَد وّ عشرون رَجلا و اثنان و عشرون رَجلا بتَذكير الجزء الاوّل: اس میں (فَا) حرفِ تفصیل مبنی برفتح، (اِنْ) حرفِ شرط مبنی برسکون، (كَانَ) فعل ناضی معروف مبنی برفتح صیغہ واحد مذکر غائب (فعل ناقص)، (اَلْمُمَيِّزُ) اسمِ فعل ناقص، (مُذَكَّرًا) اسمِ مفعول صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع بسوئے اسمِ کان، (مُذَكَّرًا) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کرخبر، (كَانَ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر شرط،

(فَا) جزائیہ مبنی برفتح، (تَقُوْلُ) فعل مضارع معروف مرفوع لفظاً صیغہ واحد مذکر حاضر، اس میں (اَنْتَ) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی برسکون، (تَا) علامت خطاب مبنی برفتح، (فِيْ) حرفِ جار

مبنی برسکون، (تَوْکِیْبِ) مصدر مضاف، (اَلْوَاحِدِ) معطوف علیہ، (و) حرف عطف مبنی برفتح، (اَلْاِثْنَیْنِ) معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ مجرور لفظاً منصوب معنًی بنا بر مفعولیت، (تَوْکِیْبِ) مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر معطوف علیہ،

(لَا) حرف عطف مبنی برسکون، (فِیْ) حرفِ جار مبنی برسکون، (غَیْرِ) مضاف، (هِمَا) میں (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی برکسر راجع بسوئے الواحد والاثنین، (م) حرف عماد مبنی برفتح، (الف) علامت تثنیہ مبنی برسکون، (غَیْرِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر ظرفِ لغو،

(اَحَدٌ وَّ عِشْرُوْنَ رَجُلًا) حکایت منصوب تقدیراً یا محلاً معطوف، (و) حرفِ عطف مبنی برفتح، (اِثْنَانِ وَ عِشْرُوْنَ رَجُلًا) حکایت منصوب محلاً یا تقدیراً معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر ذوالحال، (بَا) حرف جار مبنی برکسر، (تَذْكِيْرِ) مصدر مضاف، (اَلْجُزْءِ) موصوف، (اَلْاَوَّلِ) اسمِ تفضیل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع بسوئے موصوف، (اَلْاَوَّلِ) اسمِ تفضیل اپنے فاعل سے مل کر صفت، (اَلْجُزْءِ) موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ مجرور لفظاً منصوب معنًی بنا بر مفعولیت، (تَذْكِيْرِ) مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتَيْنِ) مقدر کا، (ثَابِتَيْنِ) اسمِ فاعل صیغہ تثنیہ مذکر، اس میں (هُمَا) پوشیدہ جس میں (هَا) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی برضم راجع بسوئے ذوالحال، (ثَابِتَيْنِ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر مقولہ، (تَقُوْلُ) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو اور مقولہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ مفصلہ ہوا۔

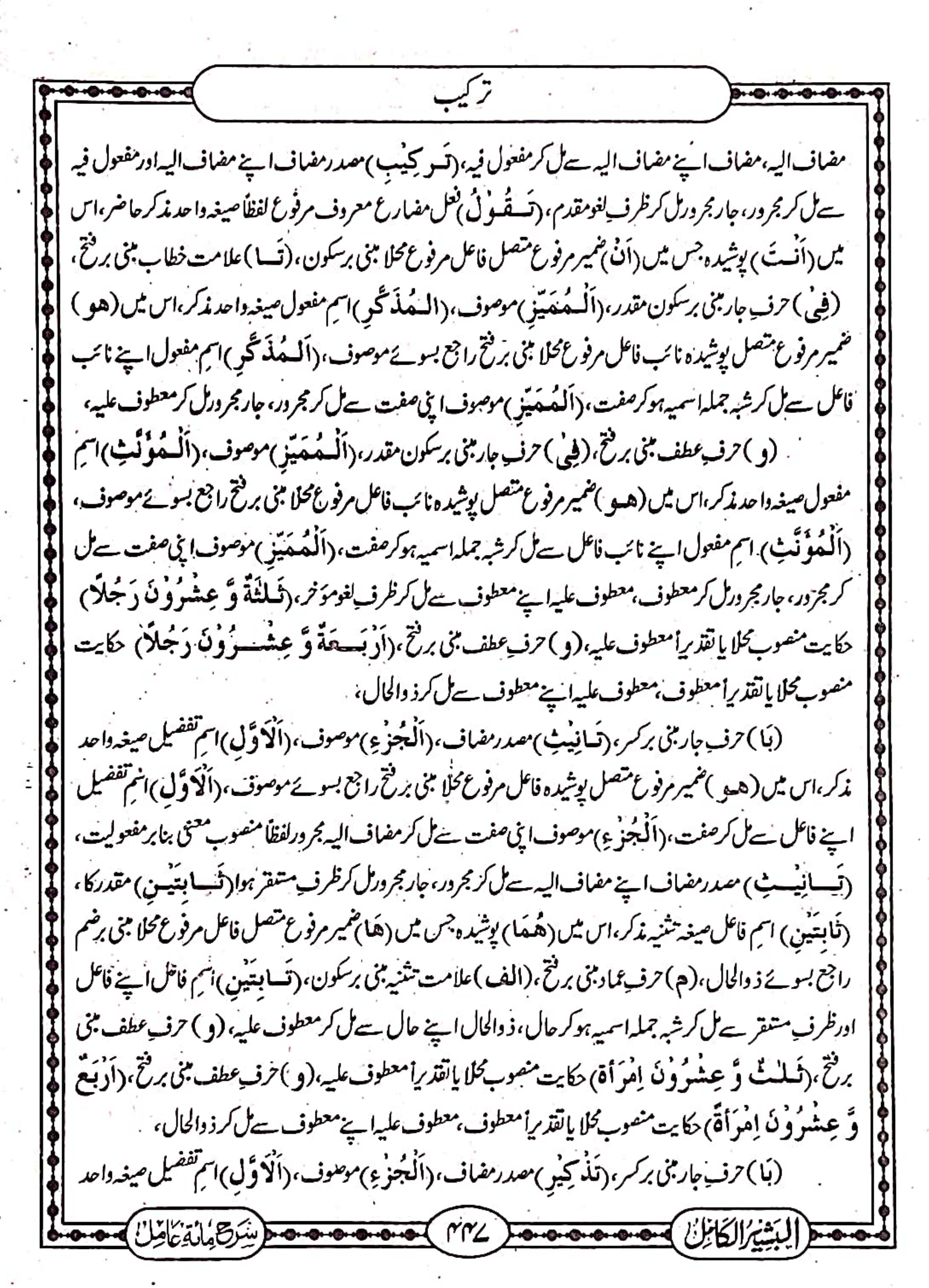
قوله: وان كان المميز مؤنثا فتقول احدىٰ وعشرون امرأة واثنتان وعشرون امرأة بتانيث الجزء الاوّل: اس میں (و) حرفِ عطف مبنی برفتح، (اِنْ) حرفِ شرط مبنی برسکون، (كَانَ) فعل ماضی معروف مبنی برفتح صیغہ واحد مذکر غائب (فعل ناقص)، (اَلْمُمَيِّزُ) اسم، (مُؤَنَّثًا) اسمِ مفعول صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع بسوئے اسمِ كَانَ، (مُؤَنَّثًا) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، (كَانَ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط،

(فَا) جزائیہ مبنی بر فتح، (تَقُوْلُ) فعل مضارع معروف مرفوع لفظاً صیغہ واحد مذکر حاضر، اس میں (اَنْتَ) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلا مبنی بر سکون، (تَا) علامت خطاب مبنی بر فتح، (احادی و عِشْرُوْنَ اِمْرَاۃً) حکایت منصوب محلا یا تقدیراً معطوف علیہ،

(وَ) حرف عطف مبنی بر فتح، (اِثْنَتَانِ وَ عِشْرُوْنَ اِمْرَاۃً) حکایت منصوب محلا یا تقدیراً معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر ذوالحال، (بَا) حرف جار مبنی بر کسر، (تَانِیْثِ) مصدر مضاف، (اَلْجُزْءِ) موصوف، (اَلْاَوَّلِ) اسم تفضیل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف، (اَلْاَوَّلِ) اسم تفضیل اپنے فاعل سے مل کر صفت، (اَلْجُزْءِ) موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ مجرور لفظاً منصوب معنًی بنا بر مفعولیت، (تَانِیْثِ) مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا (ثَابِتَیْنِ) مقدر کا، (ثَابِتَیْنِ) اسم فاعل صیغہ تثنیہ مذکر، اس میں (هُمَا) پوشیدہ جس میں (هَا) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے ذوالحال، (م) حرف عماد مبنی بر فتح، (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون، (ثَابِتَیْنِ) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر مقولہ، (تَقُوْلُ) فعل اپنے فاعل اور مقولہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزاء، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ معطوف ہوا۔

قوله: وفی ترکیب غیر الواحد والاثنین الٰی تسع مع عشرین تقول فی الممیز المذکر ثلٰثة وعشرون رجلا واربعة وعشرون رجلا بتانیث الجزء الاوّل وفی الممیز المؤنث ثلٰث وعشرون امرأة واربع وّعشرون امرأة بتذکیر الجزء الاوّل:

اس میں (و) حرف عطف یا استیناف مبنی بر فتح، (فِیْ) حرف جار مبنی بر سکون، (تَرْکِیْبِ) مصدر مضاف، (غَیْرِ) مضاف الیہ مضاف، (اَلْوَاحِدِ) معطوف علیہ، (و) حرف عطف مبنی بر فتح، (اَلْاِثْنَیْنِ) معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ، (غَیْرِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر ذوالحال، (اِلٰی) حرف جار مبنی بر سکون، (تِسْعِ) مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا (مُنْتَهِیًا) مقدر کا، (مُنْتَهِیًا) اسم فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے ذوالحال، (مُنْتَهِیًا) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر مضاف الیہ، (مَعَ) مضاف، (عِشْرِیْنَ)



مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ، (تَرکِیبِ) مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور مفعول فیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو مقدم، (تَقُوْلُ) فعل مضارع معروف مرفوع لفظاً صیغہ واحد مذکر حاضر، اس میں (اَنْتَ) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی برسکون، (تَا) علامت خطاب مبنی برفتح، (فِیْ) حرفِ جار مبنی برسکون مقدر، (اَلْمُمَیِّزِ) موصوف، (اَلْمُذَکَّرِ) اسمِ مفعول صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع بسوئے موصوف، (اَلْمُذَکَّرِ) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت، (اَلْمُمَیِّزِ) موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی برفتح، (فِیْ) حرفِ جار مبنی برسکون مقدر، (اَلْمُمَیِّزِ) موصوف، (اَلْمُؤَنَّثِ) اسمِ مفعول صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع بسوئے موصوف، (اَلْمُؤَنَّثِ) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت، (اَلْمُمَیِّزِ) موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر ظرفِ لغو مؤخر، (ثَلٰثَةٌ وَّ عِشْرُوْنَ رَجُلاً) حکایت منصوب محلاً یا تقدیراً معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی برفتح، (اَرْبَعَةٌ وَّ عِشْرُوْنَ رَجُلاً) حکایت منصوب محلاً یا تقدیراً معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر ذوالحال،

(بَا) حرفِ جار مبنی برکسر، (تَانِیْثِ) مصدر مضاف، (اَلْجُزْءِ) موصوف، (اَلْاَوَّلِ) اسمِ تفضیل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع بسوئے موصوف، (اَلْاَوَّلِ) اسمِ تفضیل اپنے فاعل سے مل کر صفت، (اَلْجُزْءِ) موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ مجرور لفظاً منصوب معنیً بنا بر مفعولیت، (تَانِیْثِ) مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتَیْنِ) مقدر کا، (ثَابِتَیْنِ) اسمِ فاعل صیغہ تثنیہ مذکر، اس میں (هُمَا) پوشیدہ جس میں (ھا) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی برضم راجع بسوئے ذوالحال، (م) حرفِ عماد مبنی برفتح، (الف) علامت تثنیہ مبنی برسکون، (ثَابِتَیْنِ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی برفتح، (ثَلٰثٌ وَّ عِشْرُوْنَ اِمْرَاَةً) حکایت منصوب محلاً یا تقدیراً معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی برفتح، (اَرْبَعٌ وَّ عِشْرُوْنَ اِمْرَاَةً) حکایت منصوب محلاً یا تقدیراً معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر ذوالحال،

(بَا) حرفِ جار مبنی برکسر، (تَذْکِیْرِ) مصدر مضاف، (اَلْجُزْءِ) موصوف، (اَلْاَوَّلِ) اسمِ تفضیل صیغہ واحد

مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف، (اَلْاَوَّلِ) اسم تفضیل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت، (اَلْجُزْءِ) موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ مجرور لفظا منصوب معنیٰ بنا بر مفعولیت، (تَذْكِيْرِ) مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتَيْنِ) مقدر کا، (ثَابِتَيْنِ) اسمِ فاعل صیغہ تثنیہ مذکر، اس میں (هُمَا) پوشیدہ جس میں (هَا) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے ذوالحال، (م) حرف عماد مبنی بر فتح، (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون، (ثَابِتَيْنِ) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مقولہ، (تَقُوْلُ) فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو مقدم اور مؤخر اور مقولے سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

قوله: وعلىٰ هٰذا القياس الىٰ تسع و تسعين: اس میں (و) حرفِ عطف یا استیناف مبنی بر فتح، (علىٰ) حرفِ جار مبنی بر سکون، (هٰذا) میں (هَا) حرفِ تنبیہ مبنی بر سکون، (ذَا) اسمِ اشارہ مبنی بر سکون مجرور محلا مشار الیہ، (مَا ذُكِرَ فِي ثَلَاثٍ وَّ عِشْرِيْنَ) جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا، (ثَابِتٌ) اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا یعنی (اَلْقِيَاسُ) مؤخر جو رتبۃً مقدم ہے، (ثَابِتٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر مقدم، (اَلْقِيَاسُ) مصدر، (الىٰ) حرفِ جار مبنی بر سکون، (تِسْعِ) معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (تِسْعِيْنَ) معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (اَلْقِيَاسُ) مصدر اپنے ظرفِ لغو سے مل کر مبتدائے مؤخر، مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔۱۲

نجودانی پر صدر العلماء کا علمی محاسبہ

(۷۰) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص: ۴۷ پر (واَمَّا طَرِيقُ التَّرْكِيبِ فِي الْوَاحِدِ وَالْاِثْنَيْنِ الىٰ تِسْعٍ مَعَ عِشْرُوْنَ وَ اَخَوَاتِهٖ الىٰ تِسْعَيْنَ) کی ترکیب میں (الىٰ تِسْعٍ) کو اور (الىٰ تِسْعِيْنَ) کو (اَلتَّرْكِيْب) سے متعلق قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے، کیونکہ ایک معنی کے دو حرفِ جار بدون عطف ایک شئی سے متعلق نہیں ہوتے، اگر باور نہ ہو تو سنئے! ''الفوائد الشافیہ'' ص: ۲۳ میں ہے: وعدم تعلق الجارين بمعنىً واحد بفعل واحد

مشروط بعدم التبعية زاداً على طريق التبعية فلا مانع من ذٰلك المتعلق كما فى مررتُ بزيدٍ و بعمرٍ كما فى الاظهار۔

(۷۱) ﴿ایضاح العوامل﴾ اسی صفحہ پر (فَاِنْ كَانَ الْمُمَيَّزُ مُذَكَّرًا فتقولُ (الٰی) بِتَذْكِيرِ الْجُزْءِ الْاَوَّلِ) کی ترکیب میں (بتَذْكير) کو (فتقولُ) سے متعلق قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے، بلکہ یہ بھی ظرفِ مستقر ہوکر حال ہے۔

(۷۲) ﴿ایضاح العوامل﴾ اسی صفحہ پر (وَاِنْ كَانَ الْمُمَيَّزُ مُؤَنَّثًا فَتقولُ (الٰی) بتَانِيثِ الْجُزْءِ الاوَّلِ) کی ترکیب میں (بتَانيث) کو (فَتقُوْلُ) سے متعلق قرار دیا ہے۔

اقول: یہ بھی غلط ہے، اور یہ بھی ظرفِ مستقر ہوکر حال ہے، اور لطف یہ ہے کہ فَاِنْ كَانَ الْمُمَيَّزُ مُذَكَّرًا الخ کی ترکیب میں فرماتے ہیں: (شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ جزائیہ ہوا) اور (وَاِنْ كَانَ الْمُمَيَّزُ مُؤَنَّثًا الخ) کی ترکیب میں فرماتے ہیں: (شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا)، اوّل ترکیب میں اصطلاحِ قدیم، اور حادث دونوں مخلوط ہیں، اور ترکیب اوّل ودوم میں اسی دیوبندی نئے سُر (جزائیه) کا اختلاط جس کو پہلے بیان کیا جاچکا ہے۔

(۷۳) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:۴۷ پر (تَقُوْلُ فِي الْمُمَيَّزِ الْمُذَكَّرِ (الٰی) بتَانِيثِ الْجُزْءِ الْاَوَّلِ) کی ترکیب میں (بتَانِيث) کو (تَقُوْلُ) سے متعلق قرار دیا ہے۔

اقول: یہ بھی غلط ہے، اور یہ بھی سابق کی طرح ظرفِ مستقر ہوکر حال ہے۔

(۷۴) ﴿ایضاح العوامل﴾ اسی صفحہ پر (وَفِي الْمُمَيَّزِ الْمُؤَنَّثِ تَقُوْلُ (اِلٰی) بِتَذْكِيرِ الْجُزْءِ الْاَوَّلِ) کی ترکیب میں (بِتَذْكِيرِ) کو (تَقُوْلُ) سے متعلق قرار دیا ہے۔

اقول: یہ بھی غلط، اور یہ بھی ظرفِ مستقر ہوکر حال ہے۔ ان تمام مذکورہ بالا مقامات کی صحیح ترکیب آپ نے ابھی ملاحظہ فرمائی، اسے لوحِ دل پر نقش کر لیجیے، تاکہ پھر تضلیل میں گرفتار نہ ہوں۔

(۷۵) ﴿ایضاح العوامل﴾ اسی صفحہ پر (ثَلٰثَةٌ وَّعِشْرُوْنَ رَجُلًا) کی ترکیب میں (ثَلٰثَةٌ وَّ عِشْرُوْنَ) کو معطوف علیہ معطوف قرار دیئے بغیر ممیّز بنایا ہے، اسی طرح (اَرْبَعَةٌ وَّ عِشْرُوْنَ رَجُلًا) کی ترکیب میں اور اسی طرح (ثَلٰثٌ وَّ عِشْرُوْنَ اِمْرأةً) کی ترکیب میں، اور اسی طرح (اَربعٌ وَّ عِشْرُوْنَ رَجُلًا) کی ترکیب میں۔

اقول: یہ بھی غلط، صحیح یہ کہ معطوف علیہ معطوف بنا کر ممیز قرار دیا جائے گا۔

(۶،۷) ﴿ایضاح العوامل﴾ اسی صفحہ پر (وَعَلٰی هٰذَا القِیَاسُ) کی ترکیب دوم میں (اَلْقِیَاسُ) پر (الف لام) عوض تنوین بتایا ہے۔

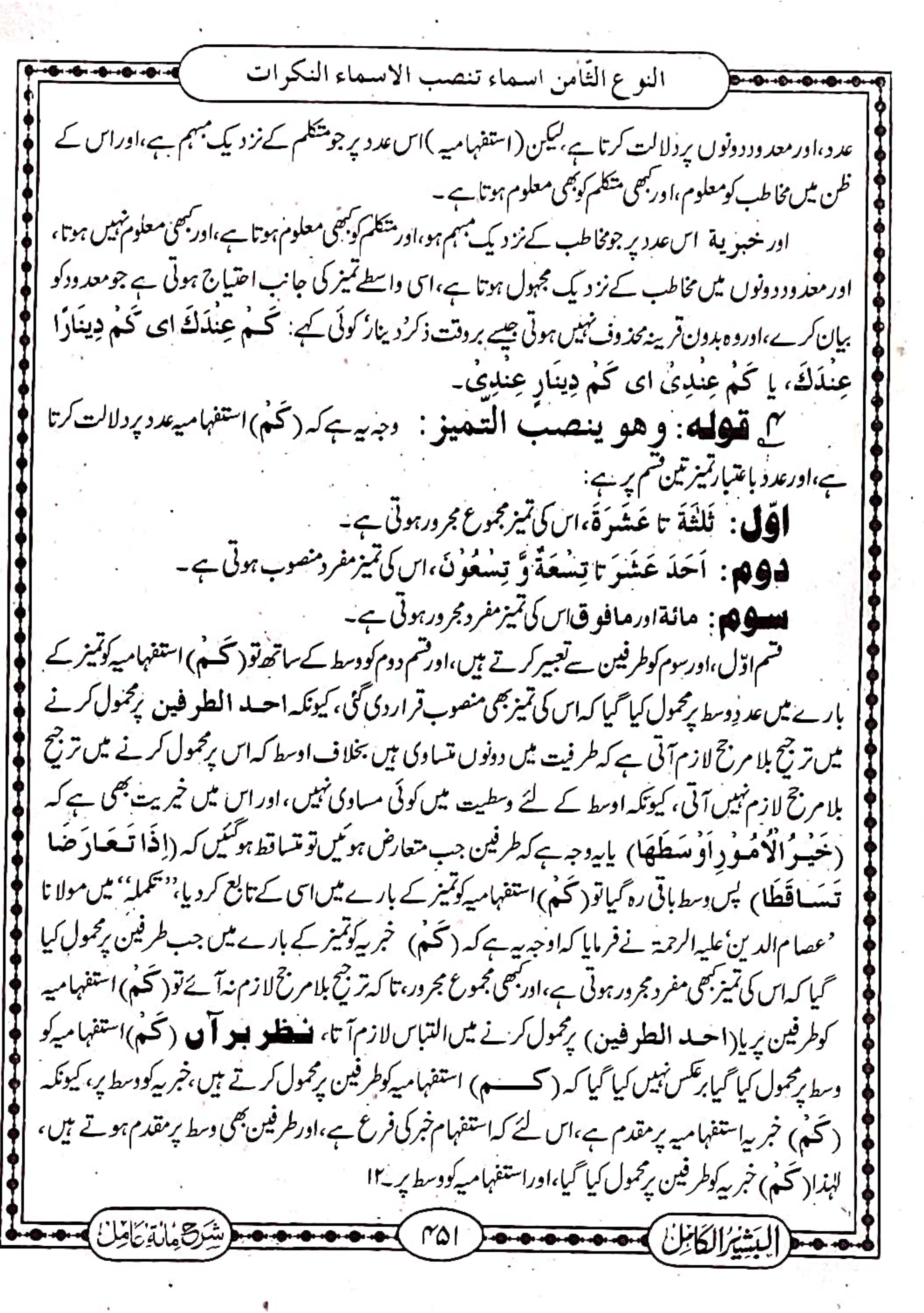
اقول: یہ بھی غلط، کیونکہ الف لام تعریف کے لئے ہوتا ہے، اور تنوین تنکیر کے لئے، اور دونوں میں منافات، پھر ایک دوسرے کا عوض کیونکر ہو جائے گا، البتہ الف لام کبھی اسمِ ظاہر مضاف الیہ کا عوض ہوتا ہے جیسے: (وَعَلَّمَ آدَمَ الْاَسْمَاءَ کُلَّهَا) میں (اَلْاَسْمَاءَ) پر الف لام (اَلْمُسَمِّیَاتُ) مضاف الیہ کے عوض ہے، اور کبھی ضمیر مضاف الیہ کے عوض جیسے: (وَاشْتَعَلَ الرَّأْسُ شَیْبًا) میں (اَلرَّأْسُ) پر الف لام (یَا) ضمیر مضاف الیہ کے عوض ہے، ''بیضاوی شریف'' ص: ۶۱ میں فرمایا: اذا تقدیر اسماء المسمّیات فحذف المضاف الیه لدلالة المضاف علیه وعوض عنه اللّام کقوله تعالٰی واشتعل الرّاس شیبًا اور کبھی (زائدة) جیسے: اسمائے موصولہ پر، اور کبھی استفہام کے لئے جیسے قطرب نے حکایت کیا: اَل فعلت بمعنی هَلْ فَعَلْتَ۔۱۲

وَ الثَّانِی کَمْ[۱] مَعْنَاهُ[۲] عَدَد مُبْهَم وَ هُوَ[۳] عَلٰی
نَوْعَیْن اَحَدُهُمَا اِسْتِفْهَامِیَة اِنْ کَانَ
مُتَضَمِّنًا لِمَعْنَی الْاِسْتِفْهَام وَ هُوَ یَنْصِبُ[۴]
التَّمِیز مِثْل کَمْ رَجُلًا ضَرَبْتَهُ

۱ **قوله: کَمْ**: یہ بر مذہب صحیح مفرد ہے، اور بعض نے کہا کہ (کاف) تشبیہ، اور (مَا) استفہامیہ سے مرکب ہے، بنظر تخفیف (الف) کو ساقط کر کے (میم) کو ساکن کر دیا۔

۲ **قوله: معناهُ**: عدد مبہم یعنی عدد غیر معین پر بدون قید کثرت وقلت دلالت کرتا ہے۔

۳ **قوله: وهو علٰی نوعین**: ایک استفہامیہ، اور دوسرا خبریہ، ان میں سے ہر ایک



عدد، اور معدود دونوں پر دلالت کرتا ہے، لیکن (استفہامیہ) اس عدد پر جو متکلم کے نزدیک مبہم ہے، اور اس کے ظن میں مخاطب کو معلوم، اور کبھی متکلم کو بھی معلوم ہوتا ہے۔

اور خبریۃ اس عدد پر جو مخاطب کے نزدیک مبہم ہو، اور متکلم کو کبھی معلوم ہوتا ہے، اور کبھی معلوم نہیں ہوتا، اور معدود دونوں میں مخاطب کے نزدیک مجہول ہوتا ہے، اسی واسطے تمیز کی جانب احتیاج ہوتی ہے جو معدود کو بیان کرے، اور وہ بدون قرینہ محذوف نہیں ہوتی جیسے بروقت ذکرِ دینار کوئی کہے: **كَمْ عِنْدَكَ اى كَمْ دِينَارًا عِنْدَكَ**، یا **كَمْ عِنْدِىْ اى كَمْ دِينَارٍ عِنْدِىْ**۔

۴ **قوله: وهو ينصب التميز:** وجہ یہ ہے کہ (كَمْ) استفہامیہ عدد پر دلالت کرتا ہے، اور عدد باعتبار تمیز تین قسم پر ہے:

اوّل: ثَلٰثَةَ تا عَشَرَةَ، اس کی تمیز مجموع مجرور ہوتی ہے۔

دوم: اَحَدَ عَشَرَ تا تِسْعَةٌ وَّ تِسْعُوْنَ، اس کی تمیز مفرد منصوب ہوتی ہے۔

سوم: مائۃ اور مافوق اس کی تمیز مفرد مجرور ہوتی ہے۔

قسم اوّل، اور سوم کو طرفین سے تعبیر کرتے ہیں، اور قسم دوم کو وسط کے ساتھ تو (كَمْ) استفہامیہ کو تمیز کے بارے میں عددِ وسط پر محمول کیا گیا کہ اس کی تمیز بھی منصوب قرار دی گئی، کیونکہ **احد الطرفين** پر محمول کرنے میں ترجیح بلا مرجح لازم آتی ہے کہ طرفیت میں دونوں تساوی ہیں بخلاف اوسط کہ اس پر محمول کرنے میں ترجیح بلا مرجح لازم نہیں آتی، کیونکہ اوسط کے لئے وسطیت میں کوئی مساوی نہیں، اور اس میں خیریت بھی ہے کہ (**خَيْرُ الْاُمُوْرِ اَوْسَطُهَا**) یا یہ وجہ ہے کہ طرفین جب متعارض ہوئیں تو تساقط ہوگئیں کہ (**اِذَا تَعَارَضَا تَسَاقَطَا**) پس وسط باقی رہ گیا تو (كَمْ) استفہامیہ کو تمیز کے بارے میں اسی کے تابع کر دیا، "تکملہ" میں مولانا 'عصام الدین' علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ او جہ یہ ہے کہ (كَمْ) خبریہ کو تمیز کے بارے میں جب طرفین پر محمول کیا گیا کہ اس کی تمیز کبھی مفرد مجرور ہوتی ہے، اور کبھی مجموع مجرور، تاکہ ترجیح بلا مرجح لازم نہ آئے تو (كَمْ) استفہامیہ کو طرفین پر یا (**احد الطرفين**) پر محمول کرنے میں التباس لازم آتا، **نظر بر آں** (كَمْ) استفہامیہ کو وسط پر محمول کیا گیا برعکس نہیں کیا گیا کہ (كَمْ) استفہامیہ کو طرفین پر محمول کرتے ہیں، خبریہ کو وسط پر، کیونکہ (كَمْ) خبریہ استفہامیہ پر مقدم ہے، اس لئے کہ استفہام خبر کی فرع ہے، اور طرفین بھی وسط پر مقدم ہوتے ہیں، لہٰذا (كَمْ) خبریہ کو طرفین پر محمول کیا گیا، اور استفہامیہ کو وسط پر۔ ۱۲

ترکیب

قوله: والثانی کم معناہ عدد مبهم: اس میں (و) حرفِ عطف یا استیناف مبنی برفتح، (اَلثَّانِیْ) مبتدا، (کَمْ) مراد اللفظ خبر مرفوع تقدیراً، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا، (مَعْنٰی) مضاف مرفوع تقدیراً، (ہ) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی برضم راجع بسوئے کَمْ، (مَعْنٰی) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، (عَدَدٌ) موصوف، (مُبْهَمٌ) اسمِ مفعول صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی برفتح راجع بسوئے موصوف، (مُبْهَمٌ) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت، (عَدَدٌ) موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

قوله: وھو علٰی نوعین: اس میں (و) حرفِ عطف یا استیناف مبنی برفتح، (ھو) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلا مبنی برفتح راجع بسوئے کَمْ، (عَلٰی) حرفِ جار مبنی برسکون، (نَوْعَیْنِ) مجرور لفظاً جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا، (ثَابِتٌ) اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی برفتح راجع بسوئے مبتدا، (ثَابِتٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

قوله: احدھما استفھامیة: اس میں (اَحَدُ) مضاف، (ھُمَا) میں (ھَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی برضم راجع بسوئے نَوْعَیْن، (م) حرفِ عماد مبنی برفتح، (الف) علامت تثنیہ مبنی برسکون، (اَحَدُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، (اِسْتِفْھَامِیَّةٌ) اسمِ منسوب صیغہ واحد مؤنث، اس میں (ھِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی برفتح راجع بسوئے مبتدا اور مبتدا کو کسی لفظ مؤنث کی تاویل میں لیں، تاکہ ضمیر مؤنث کا ارجاع درست ہو جائے مثلاً (اَلْکَلِمَة)، (اِسْتِفْھَامِیَّةٌ) اسمِ منسوب اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مبیّنہ مستانفہ ہوا۔

قوله: اِن کان متضمّنا لمعنی الاستفھام: اس میں (اِنْ) حرفِ شرط مبنی برسکون، (کَانَ) فعل ماضی معروف مبنی برفتح (فعل ناقص) صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلا مبنی برفتح راجع بسوئے اَحَدُھُمَا، (مُتَضَمِّنًا) اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر



مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ کان، (ل) حرفِ جار مبنی بر کسر، (مَعْنٰی) مضاف، (اَلْاِسْتِفْهَام) مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (مُتَضَمِّنًا) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، (کَانَ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط، اور جزا اس کی (فَهُوَ اِسْتِفْهَامِيَّةٌ) محذوف، شرط اپنی جزائے محذوف سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا یا جزا جملہ متقدمہ ہے۔

قوله: وهو ينصب التّميز: اس میں (و) حرفِ عطف یا استیناف مبنی بر فتح، (ھو) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے کم استفہامیہ، (يَنْصِبُ) فعل مضارع معروف مرفوع لفظا صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا، (اَلتَّمِيْز) مفعول بہ، (يَنْصِبُ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ صغریٰ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ذات وجہین ہوا۔

قوله: مثل كم رَجلا ضَربته: اس میں (مِثْلُ) مضاف، (كَمْ رَجُلًا ضَرَبْتُهٗ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً مضاف الیہ، (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُهٗ) مقدر کی، (مِثَالُ) مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے كَمْ استفہامیہ، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ كم رَجلا ضَربته: اس میں (كَمْ) استفہامیہ مبنی بر سکون ممیز، (رَجُلًا) تمیز، ممیز اپنی تمیز سے مل کر مبتدا مرفوع محلا، (ضَرَبْتَ) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد مذکر حاضر، اس میں (تَا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح، (هَا) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے مبتدا، (ضَرَبْتَ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ صغریٰ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ کبریٰ ذات وجہین ہوا۔۱۲

وَالثَّانِيْ خَبَرِيَّةٌ[1] اِنْ لَمْ يَكُنْ مُتَضَمِّنًا لِمَعْنَى
الْاِسْتِفْهَامِ وَهُوَ يَنْصِبُ[2] الْمُمَيِّزَ اِنْ كَانَ

بَيْنَهُمَا فَاصِلَةَ مِثْل كَمْ عِنْدِي رَجُلاً وَ اِنْ
لَمْ تَكُن بَيْنَهُمَا فَاصِلَةَ فَمُمَيِّزَهُ[۳] مَجْرُوْرٌ[۴]
بِـالِاضَافَةَ اِلَيْه مِثْل كَمْ رَجُلٍ(1) ضَرَبْت وَ
كَمْ غِلْمَانٌ(2) ن اشْتَرَيْت

[۱] **قوله: خبرية:** بمعنی عدد کثیر ہوتا ہے، اس کو وہ شخص استعمال کرتا ہے جس کو اپنی تعلّی کا بیان مقصود ہو۔

[۲] **قوله: وهو ينصب المميزان كان بينهما فاصلة:** وجہ یہ کہ (کم) خبریۃ اس وقت (کم) استفہامیہ پر محمول کیا جاتا ہے، کیونکہ (کم) خبریۃ، اور اس کی تمیز میں فاصلہ ہونے کی تقدیر پر اضافت ممکن نہیں تو جر کہ اثر اضافت ہے، کس طرح حاصل ہوگا۔

[۳] **قوله: مجرور بالاضافة:** وجہ وہی ہے جو پیشتر بیان کردی گئی کہ (کم) خبریۃ کو طرفین پر محمول کیا گیا، اور ان کی تمیز مجرور بالاضافۃ ہوتی ہے تو (کم) خبریۃ کی تمیز بھی مجرور بالاضافۃ ہوئی، رہی یہ بات کہ طرفین پر محمول کیوں کیا گیا تو اس کی وجہ یہ ہے کہ (کم) استفہامیہ، اور (کم) خبریۃ دونوں عدد پر دلالت کرتے ہیں، اور عدد کی دو قسم ہیں:

اوّل: مضاف تمیز کی جانب جیسے: (طرفین)

دوم: ممیز بالمنصوب یعنی جس کی تمیز منصوب ہو، تو (کم) استفہامیہ، اور (کم) خبریۃ میں یوں فرق کردیا گیا کہ استفہامیہ کو عدد ممیز بالمنصوب پر محمول کیا جو وسط کہلاتا ہے، اور خبریۃ کو عدد مضاف پر جس کو طرفین کہتے ہیں، لہٰذا استفہامیہ اپنی تمیز کے لئے ناصب ہوا، اور خبریۃ جار، دونوں میں فرق بالعکس نہیں کیا، اس لئے کہ (کم) خبریۃ استفہامیہ پر مقدم ہے، کیونکہ خبر اصل ہے، اور استفہام فرع، اور اصل کو فرع پر تقدم

حاصل ہوتا ہے، اور طرفین بھی وسط پر مقدم ہوتی ہے، **نظر بر آں** خبریۃ کوطرفین پر محمول کرنا مناسب ہوا۔

اور بعض حضرات نے (کم) خبریۃ کی تمیز کے مجرور بالاضافۃ ہونے کی وجہ یوں بیان فرمائی کہ (کم) خبریۃ چونکہ تکثیر پر دلالت کرتا ہے، اس لئے تمیز کے بارے میں عدد کثیر پر محمول کیا گیا جو مائۃ، اور مافوق کو کہتے ہیں، اور اس کی تمیز مجرور بالاضافت ہوتی ہے، بخلاف ثَلٰثَۃَ تا عَشَرَ کہ ان کی تمیز بھی مجرور ہوتی ہے، مگر یہ عدد قلیل ہیں، اور بخلاف (اَحَدَ عَشَرَ تا تِسْعَۃٌ وَّ تِسْعُوْنَ) کہ یہ عدد وسط ہیں، اور ان کی تمیز مجرور بھی نہیں ہوتی بلکہ منصوب ہوتی ہے، یہ وجہ انسب ہے، کیونکہ اس میں مؤنث کم ہے۔

سوال: (کم) خبریۃ برائے انشائے تکثیر ہوتا ہے، اور اس کا مابعد جملہ خبریہ، اور انشاء و خبر متنافی ہیں تو ایک کلام میں دونوں کا اجتماع کیونکر ہو سکے گا؟

جواب: انشاء و اخبار دونوں کا متعلق جداگانہ ہے، جس نسبت سے انشاء متعلق ہے، اس سے اخبار متعلق نہیں، اور جس نسبت سے اخبار متعلق ہے، اس سے انشاء نہیں جیسے: (کَمْ رَجُلٍ ضَرَبْتُ) میں دو نسبتیں ہیں، ایک نسبت تکثیر رجل، اس سے انشاء متعلق ہے، دوسری نسبت ضرب فاعل متکلم کی جانب، اس سے اخبار متعلق ہے، اسی واسطے یہ جملہ خبریہ ہے، "شرح جامی" کے حاشیہ "ملا جلال" میں ہے:

قوله: تدل على انشاء التكثير ولا ينا فى ذٰلك كون ما دخل عليه كلامًا محتملاً للصّدق والكذب بحسب نسبة غير نسبة التكثير فاذا قلت كم رجال عندى فهو باعتبار نسبة الظرف الى الرّجال كلام خبرى محتمل للصدق والكذب و امّا باعتبار استكثارك ايّاهم فلا يحتملها لانك استكثرتهم ولم تخبر عن كثرتهم اه۔

فائدہ: (کم) استفہامیہ ہو، یا (کم) خبریہ، دونوں کے لئے صدارت ضروری ہے، اور ہر ایک مرفوع، منصوب، مجرور ہوتا ہے، جس ترکیب میں (کم) کے بعد فعل یا شبہ فعل ہو، جو ضمیر (کم) یا ضمیر (کم) کے متعلق میں عامل نہیں، وہاں پر حسب عمل فعل یا شبہ فعل (کم) منصوب ہوگا، منصوبات میں کونسا منصوب ہے، اس کی تعیین اس کی تمیز سے ہوگی جیسے: (کَمْ رَجُلاً ضَرَبْتَ) اور (کَمْ رَجُلٍ ضَرَبْتُ) میں مفعول بہ ہے (کَمْ ضَرْبَۃً ضَرَبْتَ) اور (کَمْ ضَرْبَۃٍ ضَرَبْتُ) میں مفعولِ مطلق ہے، اور (کَمْ یومًا سِرْتَ) اور (کَمْ یَومٍ سِرْتُ) میں مفعول فیہ ہے، اور (کَمْ دِرْھَمًا کَانَ مَالُکَ) اور کَمْ دِرْھَمٍ کَانَ مَالِیْ

میں خبر کان ہے، اور (كَمْ دِرْهَمًا ظَنَنْتَ مَالَكَ) اور (كَمْ دِرْهَمٍ ظَنَنْتُ مَالَكَ) میں (ظَنَنْتُ) کا مفعول ثانی ہے، اور اگر (کـم) سے پیشتر مضاف یا حرف جر ہو تو مجرور ہوگا جیسے: (غُلَامُ كَمْ رَجُلًا ضَرَبْتَ) اور (عَبْدُ كَمْ رَجُلٍ اِشْتَرَيْتُ) میں (کم) مضاف الیہ ہے، (بِكَمْ دِرْهَمًا اِشْتَرَيْتَ) اور (بِكَمْ رَجُلٍ مَرَرْتُ)) میں مجرور بحرف جر ہے، اور اگر یہ دونوں صورتیں نہیں تو مبتدا ہوگا، بشرطیکہ اس کی تمیز ظرف نہ ہو جیسے: (كَمْ رَجُلًا اِخْوَتُكَ)) اور (كَمْ رَجُلٍ اِخْوَتِي) میں (کم) مبتدا ہے، اور اگر اس کی تمیز ظرف ہے تو خبر ہوگا جیسے: (كَمْ يَوْمًا سَفَرُكَ) اور (كَمْ يَوْمٍ سَفَرِيْ) میں (کم) خبر ہے۔۱۲

(1) رَجُلٍ: تمیز مفرد کی مثال ہے۔

(2) غلمان: تمیز جمع کی مثال ہے، غلمان جمع (غلام) ہے، جس کے معنی ہیں بچہ، وقت ولادت سے جوانی آنے تک اس کا اطلاق ہوتا ہے، اور بندۂ مملوک پر اطلاق مجازاً کرتے ہیں۔۱۲

ترکیب

قوله: والثّانی خبریة: اس میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اَلثَّانِیْ) مبتدا، (خَبَرِيَّةٌ) اسمِ منسوب صیغہ واحد مؤنث، اس میں (هِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا بتاویل مذکور، (خَبَرِيَّةٌ) اسم منسوب اپنے نائب فاعل سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قوله: ان لم یکن متضمّنا لمعنی الاستفهام: اس میں (اِنْ) حرفِ شرط مبنی بر سکون، (لَمْ يَكُنْ) صیغہ واحد مذکر غائب بحث نفی جحد بلم در فعل مستقبل معروف (فعل ناقص)، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اَلثَّانِی، (مُتَضَمِّنًا) اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ لم یکن، (ل) حرفِ جار مبنی بر کسر، (مَعْنیٰ) مضاف، (اَلْاِسْتِفْهَامِ) مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (مُتَضَمِّنًا) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، (لَمْ يَكُنْ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط، اس کی جزا (فَهُوَ خَبَرِيَّةٌ) محذوف، شرط اپنی جزائے محذوف سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا، یا جملہ متقدمہ جزا ہے۔

قوله: وهو ینصب الممیز: اس میں (و) حرفِ عطف یا استیناف مبنی بر فتح، (هو) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اَلثَّانِی، (یَنْصِبُ) فعل مضارع معروف مرفوع لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا، (اَلْـمُمَیِّزَ) میں (ال) حرفِ تعریف مبنی بر سکون، (مُـمَیِّـزَ) اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هـو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف مقدر، (مُـمَیِّـز) اسمِ فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت، موصوف مقدر (اَللَّفظَ) اپنی صفت سے مل کر مفعول بہ، (یَنْصِبُ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ صغریٰ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ کبریٰ ذات وجہین ہوا۔

قوله: ان کان بینهما فاصلة: اس میں (اِنْ) حرفِ شرط مبنی بر سکون، (کَانَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (فعل تام)، (بَیْنَ) مضاف، (هُمَا) میں (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے کم خبریة اور ممیز، (م) حرفِ عماد مبنی بر فتح، (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون، (بَیْنَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ، (فَـاصِلَةٌ) اسمِ فاعل صیغہ واحد مؤنث، اس میں (هـِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف مقدر کَـلِمَة، (فَاصِلَةٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل سے مل کر صفت، موصوف مقدر (کَلِمَةٌ) اپنی صفت سے مل کر فاعل، (کَانَ) فعل تام اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط، جزا اس کی محذوف، (یَنْصِبُ الْمُمَیِّزَ) شرط اپنی جزائے محذوف سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

قوله: مثل کم عندی رجلاً: اس میں (مِثْلُ) مضاف، (کَمْ عِنْدِیْ رَجُلاً) مراد اللفظ مجرور تقدیراً مضاف الیہ، (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَـالُـهٗ) مقدر کی، (مِثَالُ) مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے کم خبریة کا اپنے ممیز کو نصب دینا بر تقدیر فاصلہ، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادهٔ معنیٰ کم عِندی رَجُلاً: اس میں (کَمْ) خبریہ مبنی بر سکون ممیز، (رَجُلاً) تمیز، ممیز اپنی تمیز سے مل کر مبتدا مرفوع محلا، (عِـنْدِ) مضاف، (ی) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر سکون، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا، (ثَابِتٌ) اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا، (ثَـابِتٌ) اسمِ فاعل اپنے

فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

قوله: و اِنْ لَم تکن بینهما فاصلة فمميّزه مَجرور بالاضافة الَيه: اس میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اِنْ) حرفِ شرط مبنی بر سکون، (لَمْ تَكُنْ) صیغہ واحد مؤنث غائب بحث نفی جحد بلم در فعل مستقبل معروف (فعل تام)، (بَيْنَ) مضاف، (هُمَا) میں (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے کم خبریة اور اس کا ممیز، (م) حرفِ عماد مبنی بر فتح، (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون، (بَيْنَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ، (فَاصِلَةٌ) اسمِ فاعل صیغہ واحد مؤنث، اس میں (هِيَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف مقدر، (فَاصِلَةٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت، موصوف مقدر (كَلِمَةٌ) اپنی صفت سے مل کر فاعل، (لَمْ تَكُنْ) فعل تام اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط،

(فَا) جزائیہ مبنی بر فتح، (مُمَيِّزٌ) مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے کم خبریة، (مُمَيِّزٌ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، (مَجْرُوْرٌ) اسمِ مفعول صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا، (بَا) حرفِ جار مبنی بر کسر، (اَلْاِضَافَةِ) مصدر، (اِلٰى) حرفِ جار مبنی بر سکون، (هَا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر کسر راجع بسوئے مبتدا، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (اَلْاِضَافَةِ) مصدر اپنے ظرفِ لغو سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (مَجْرُوْرٌ) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر جزا، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ معطوفہ ہوا۔

قوله: مثل كَمْ رجلٍ ضَربتُ و كم غلمان ن اشتريت: اس میں (مِثْلُ) مضاف، (كَمْ رَجُلٍ ضَرَبْتُ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (كَمْ غِلْمَانٍ نِ اشْتَرَيْتُ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ، (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُهٗ) مقدر کی، (مِثَالُ) مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے کم خبریة جس کا ممیز مجرور ہو، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادۂ معنی کم رجلٍ ضَرَبْتُ: اس میں (كَمْ) ممیز مضاف

مبنی برسکون، (رَجُلٍ) تمیز مضاف الیہ مجرور لفظاً، ممیز مضاف اپنے تمیز مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ مقدم منصوب محلا، (ضَرَبْتُ) فعل ماضی معروف مبنی برسکون صیغہ واحد متکلم، اس میں (تَا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلا مبنی برضم، (ضَرَبْتُ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

کم غلمان اشتریت: اس میں (کَمْ) ممیز مضاف مبنی برسکون، (غِلْمَان) تمیز مضاف الیہ، ممیز مضاف اپنی تمیز مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ مقدم منصوب محلا، (اِشْتَرَيْتُ) فعل ماضی معروف مبنی برسکون صیغہ واحد متکلم، اس میں (تَا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلا مبنی برضم، (اِشْتَرَيْتُ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔۱۲

نحودانی پر صدر العلماء کا علمی محاسبہ

(۷۷) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:۴۸ پر (اِنْ كَانَ مُتَضَمِّنًا لِمَعْنَى الْاِسْتِفْهَامِ) کی ترکیب میں فرمایا: (مُتَضَمِّنًا) اسم فاعل شبہ فعل، ضمیر (ھو) مستتر اس کا نائب فاعل۔

اقول: یہ غلط ہے، کیونکہ اسم فاعل کے لئے نائب فاعل نہیں ہوتا، **كما مرَّ**۔

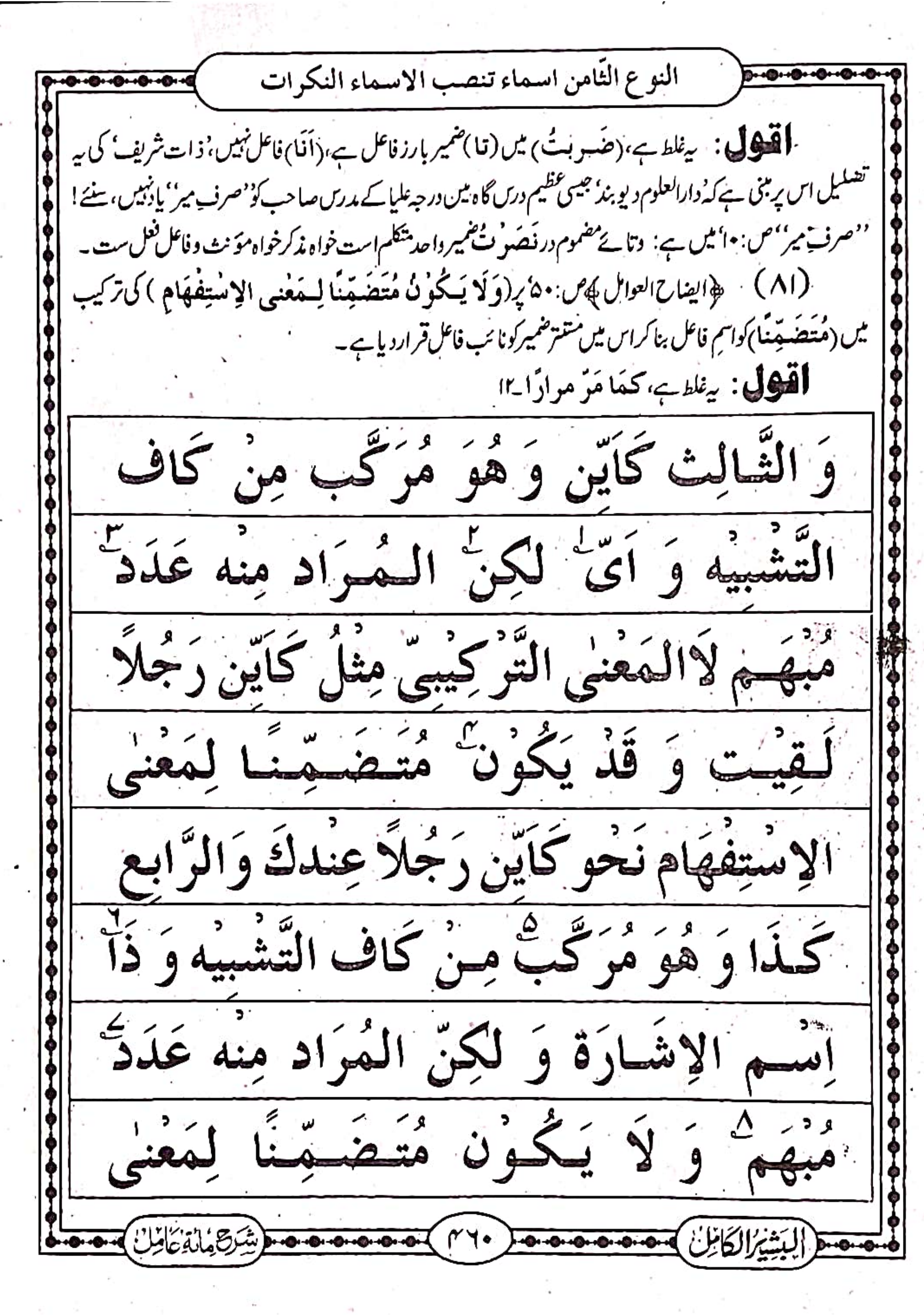
(۷۸) ﴿ایضاح العوامل﴾ اسی صفحہ پر (كَمْ رَجُلاً ضَرَبْتَهُ) کی ترکیب میں (كَمْ رَجُلاً) کو (ضَرَبْتَ) فعل محذوف کا مفعول بہ قرار دیا ہے، اور (ضَرَبْتَهُ) مذکور اس محذوف کی تفسیر۔

اقول: یہ غلط ہے، اور 'ذات شریف' بالکل چوپٹ، ابتدائی کتابیں تک محفوظ نہیں، اور شارح بننے کا شوق دامن گیر، یہاں پر (كَمْ رَجُلاً) مبتدا ہے، اور (ضَرَبْتَهُ) خبر، باور نہ ہو تو ''هداية النحو'' کا مطالعہ کیجئے۔

(۷۹) ﴿ایضاح العوامل﴾ اسی صفحہ پر (اِنْ كَانَ بَيْنَهُمَا فَاصِلَةٌ) کی ترکیب میں (بَيْنَهُمَا) کو (ثَابِتًا) محذوف کا ظرف بنا کر (ثَابِتًا) کو خبر مقدم، اور (فَاصِلَةٌ) کو (كَانَ) کا اسم مؤخر قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے، بلکہ (ثَابِتَةً) بصیغہ مؤنث مقدر مانا جائے گا، ورنہ خبر کی اسم فعل ناقص کے ساتھ تانیث میں مطابقت نہ رہے گی جو بر تقدیر اشتقاق خبر واجب ہے۔

(۸۰) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:۴۹ پر (كَمْ رَجُلٍ ضَرَبْتُ) کی ترکیب میں فرماتے ہیں: (ضَرَبْتُ) فعل ضمیر واحد متکلم، (انا) اس کا فاعل۔



اقول: یہ غلط ہے، (ضَرَبتُ) میں (تا) ضمیر بارز فاعل ہے، (اَنَا) فاعل نہیں، 'ذات شریف' کی یہ تسہلیل اس پر مبنی ہے کہ 'دار العلوم دیوبند' جیسی عظیم درس گاہ مین درجہ علیا کے مدرس صاحب کو "صرف میر" یادنہیں، سنئے! "صرف میر" ص: ۱۰ میں ہے: وتائے مضموم در نَصَرْتُ ضمیر واحد متکلم است خواہ مذکر خواہ مؤنث وفاعل فعل ست۔

(۸۱) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص: ۵۰ پر (وَلَا يَكُوْنُ مُتَضَمِّنًا لِمَعْنَى الِاسْتِفْهَامِ) کی ترکیب میں (مُتَضَمِّنًا) کو اسم فاعل بنا کر اس میں مستتر ضمیر کو نائب فاعل قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے، کَمَا مَرّ مرارًا۔۱۲

وَ الثَّالِث كَاَيِّن وَهُوَ مُرَكَّب مِنْ كَاف
التَّشْبِيْه وَ اَىّ[۱] لٰكِنَّ[۲] الْمُرَاد مِنْه عَدَدٌ[۳]
مُبْهَم لَاالْمَعْنٰى التَّرْكِيْبِىّ مِثْلُ كَاَيِّن رَجُلاً
لَقِيْتُ وَ قَدْ يَكُوْنُ[۴] مُتَضَمِّنًا لِمَعْنٰى
الِاسْتِفْهَام نَحْو كَاَيِّن رَجُلاً عِنْدَكَ وَالرَّابِع
كَذَا وَهُوَ مُرَكَّبٌ[۵] مِنْ كَاف التَّشْبِيْه وَ ذَا[۶]
اِسْم الْاِشَارَة وَ لٰكِنّ الْمُرَاد مِنْه عَدَدٌ[۷]
مُبْهَمٌ[۸] وَ لَا يَكُوْن مُتَضَمِّنًا لِمَعْنٰى

الاِسْتِفْهَام مِثْل عِنْدِیْ کَذَا رَجُلاً

۱ **قوله: اَیّ:** یعنی (اَیٌّ) منوّن مرکب ہے جو انقطاع اضافت سے غایت ابہام میں ہو جاتا ہے لیکن ہر دو جزو کے انفرادی معنی محو ہو گئے، اور مجموعہ اسمِ واحد ہو گیا، چونکہ تنوین کو ترکیب میں داخل قرار دیا گیا، اس لئے نونِ اصلی کے مشابہ ہوگئی، اسی واسطے مصحف شریف میں بصورتِ نون لکھی جاتی ہے جیسے: (مِنْ) اور (عَنْ) اور وقف بھی نون پر کرتے ہیں۔

۲ **قوله: لکنّ المراد منه:** یعنی کایّن سے (کم) خبریۃ کی طرح عدد مبہم مراد ہوتا ہے، لہٰذا ابہام میں، تمیز کی طرف احتیاج میں، مبنی ہونے میں، صدارت کلام کے اقتضا میں، افادتِ تکثیر میں کم خبریہ کی طرح ہوگا، اور بعض امور میں مخالفت ہے۔

اوّل: یہ کہ کایّن مرکب ہے اور کم بسیط۔

دوم: یہ کہ کایّن کی تمیز اکثر مجرور بمِنْ ہوتی ہے، اور منصوب بقلت وندرت جیسے:

اطرد الیاس بالرجا فکایّن   الما حُمّ یسرہ بعد عسرٍ

اس میں (حُمَّ) فعل مجہول بمعنی (قُدِّرَ) ہے بخلاف کم کہ اس کی تمیز پر (مِنْ) کا دخول اکثری نہیں۔

سوم: یہ کہ اس کی تمیز مفرد ہی ہوتی ہے بخلاف (کم) کہ اس کی تمیز جمع بھی ہوتی ہے۔

۳ **قوله: عدد مبهم:** یعنی بمعنی (کم) خبریہ برائے انشائے تکثیر ہوتا ہے، چونکہ بوجہ تنوین اسم تام ہے، اس لئے تمیز کو نصب دیتا ہے، اور اسی وجہ سے اس کی اضافت ممتنع ہوگئی، (ضوء) اور اکثر اس کی تمیز پر (مِنْ) داخل ہوتا ہے، اور تمیز مفرد ہی ہوتی ہے جیسے: (کَاَیِّنْ مِنْ آیَۃٍ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ) اور اس کی خصوصیات میں یہ بھی ہے کہ حرفِ جر اس پر داخل نہیں ہوتا، اور اس میں چند لغت اور بھی ہیں: (۱) (کَاءٍ) جیسے: قاضٍ، (۲) (کَیْئِنْ) جیسے: (ظَبْیٌ)، (۳) (کَیْئَنْ) جیسے: (ظَبْیًا)، (۴) (کَأْیِنْ) جیسے: (دَأْبٍ)، (۵) (کَئِنْ) جیسے: (صَہٍ) اور یہ کبھی استفہام کے لئے بھی آتا ہے جیسے ابی ابن کعبؓ نے عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سوال کیا تھا: کایّن تقرء سورۃ الاحزاب آیۃً، یعنی آپ سورۂ احزاب کو کتنی آیتیں شمار کرتے ہیں؟ اس قول میں (تقرء) بمعنی (تعُدّ) ہے، اور (کاین) اپنی تمیز (آیۃ) سے مل

کر (تقرء) کا مفعول ثانی ہے، انہوں نے جواب میں فرمایا: (ثَلاثًا وَّ سَبْعِيْنَ) یعنی تہتر آیتیں شمار کرتا ہوں۔

۴ **قوله: قد يكون:** یعنی كَايِّن استفہامیہ بقلت آتا ہے، 'ابن قتیبہ' 'ابن عصفور' 'ابن مالک' کے سوا کسی نے اس کا اثبات نہیں کیا، اور یہ حضرت 'ابی ابن کعب' رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قول مذکور سے استدلال کرتے ہیں، اس کے خبرية اور استفهامية ہونے کی شناخت یہ ہے کہ اس کے بعد صیغۂ تکلم آئے تو خبرية ہوگا، اور صیغۂ خطاب آئے تو استفہامیہ۔

۵ **قوله: مركّب من كاف التشبيه:** جب کاف، اور ذا مرکب ہوئے تو کاف کا حکم جو مدخول کو جر دینا تھا متغیر ہوگیا، اور تشبیہ کے معنی زائل ہو گئے جیسے: كَايِّن میں، اور ذا کا حکم جو اشارہ تھا وہ بھی متغیر ہوگیا، اسی سبب سے مذکر و مؤنث دونوں میں یکساں استعمال ہوتا ہے، ایسا نہیں کہ مذکر کے لئے (كذا) کہیں، اور مؤنث کے لئے (كذى)

۶ **قوله: و ذا اسم الاشارة:** پس مرکب ہونے کے بعد کم خبرية کے معنی میں ہوگیا کہ اس کی طرح عدد مبہم پر یہ بھی دلالت کرتا ہے، اور اکثر عطف کے ساتھ مستعمل ہوتا ہے جیسے: (عِنْدِىْ كذَا و كذَا دِرْهمًا)

۷ **قوله: عدد مبهم:** اور کبھی غیر عدد سے کنایہ ہوتا ہے جیسے حدیث شریف میں آیا ہے: يُقَالُ لِلْعَبْدِ يَوْمُ الْقِيَامَةِ اَتَذكر يَوْمَ كذَا و كذَا فعلتَ كذَا و كذَا۔

۸ **قوله: عَدد مبهم:** اس وقت مرکب ہونے میں، بنی ہونے میں، ابہام میں، تمیز کی جانب محتاج ہونے میں كَـايِّـن کے موافق ہوتا ہے، لیکن اس کے لئے صدارت نہیں، اور اس کی تمیز واجب النصب ہوتی ہے، اور یہ تکثیر کا افادہ نہیں کرتا، اور نہ معنی استفہام کو متضمن ہو۔۱۲

ترکیب

قوله: والثّالث كايّن: اس میں (و) حرفِ عطف یا استیناف مبنی بر فتح، (اَلثَّالِثُ) مبتدا، (كَايِّن) مراد اللفظ مرفوع تقدیراً خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

قوله: وهو مركّب من كاف التّشبيه و ايّ: اس میں (و) حرفِ عطف

یا استیناف مبنی بر فتح، (ھو) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے کایّن، (مُرَکَّبٌ) اسمِ مفعول صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا، (مِنْ) حرفِ جار مبنی بر سکون، (کاف) مضاف، (اَلتَّشْبِیْہِ) مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اَیّ) معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (مُرَکَّبٌ) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

قولہ: لکنّ المراد منہ عَدد مبھم لاَ المعنیٰ التّر کیبیّ: اس میں (لٰکِنَّ) حرفِ مشبّہ بالفعل مبنی بر فتح، (اَلْمُرَادَ) میں (ال) بمعنیٰ اَلَّذِیْ اسمِ موصول مبنی بر سکون، (مُرَادَ) اسمِ مفعول صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ موصول، (مِنْ) حرفِ جار مبنی بر سکون، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے کایّن، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو (مُرَادَ) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صلہ، اسمِ موصول اپنے صلہ سے مل کر اسم لکنّ، (عَدَدٌ) موصوف، (مُبْھَمٌ) اسمِ مفعول صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف، (مُبْھَمٌ) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت، (عَدَدٌ) موصوف اپنی صفت سے مل کر معطوف علیہ، (لَا) حرفِ عطف مبنی بر سکون مقدر، (اَلْمَعْنٰی) موصوف، (اَلتَّرْکِیْبِیُّ) اسمِ منسوب صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف، (اَلتَّرْکِیْبِیُّ) اسمِ منسوب اپنے نائب فاعل سے مل کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر، (لٰکِنَّ) اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

قولہ: مثل کایّن رَجلا لَقیت: اس میں (مِثْلُ) مضاف، (کَاَیِّنْ رَجُلًا لَقِیْتُ) مراد اللفظ مجرور تقدیرًا مضاف الیہ، (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُہٗ) مقدر کی، (مِثَالُ) مضاف، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلًا مبنی بر ضم راجع بسوئے (کَاَیِّنْ)، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ کایّن رَجلا لَقیت: اس میں (کَاَیِّنْ) اسمِ کنایہ

مبنی بر سکون ممیز، (رَجُلاً) تمیز، ممیز اپنی تمیز سے مل کر مفعول بہ مقدم منصوب محلا، (لَقِيْتُ) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد متکلم، اس میں (تَا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلا مبنی بر ضم، (لَقِيْتُ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

قوله: و قَد يكون متضمّنًا لمعنى الاستفهام: اس میں (و) حرفِ عطف یا استیناف مبنی بر فتح، (قَدْ) حرفِ تقلیل مبنی بر سکون، (يَكُوْنُ) فعل مضارع معروف مرفوع لفظاً (فعل ناقص) صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے (كَايِّن)، (مُتَضَمِّنًا) اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ يكون، (ل) حرفِ جار مبنی بر کسر، (مَعْنٰى) مضاف، (اَلْاِسْتِفْهَامِ) مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (مُتَضَمِّنًا) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، (يَكُوْنُ) فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

قوله: نحو كايّن رَجلا عندَكَ: اس میں (نَحْوُ) مضاف، (كَايِّنْ رَجُلاً عِنْدَكَ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً مضاف الیہ، (نَحْوُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُهُ) مقدر کی، (مِثَالُ) مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے كَايِّن، جو معنی استفہام کو متضمن ہو، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ كايّن رَجلا عندَكَ: میں (كَايِّنْ) اسمِ کنایہ مبنی بر سکون ممیز، (رَجُلاً) تمیز، ممیز اپنی تمیز سے مل کر مبتدا مرفوع محلا، (عِنْدَ) مضاف، (كَ) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر فتح، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا، (ثَابِتٌ) اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا، (ثَابِتٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔

قوله: و الرَّابع كذا: اس میں (و) حرفِ عطف یا استیناف مبنی بر فتح، (اَلرَّابِعُ) مبتدا، (كَذَا) مراد اللفظ مرفوع تقدیراً خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

قوله: و هو مركّب من كاف التّشبيه و ذا اسم الاشارة:

اس میں (و) حرفِ عطف یا استیناف مبنی بر فتح، (هُــو) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے كَذَا، (مُرَكَّبٌ) اسمِ مفعول صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا، (مِنْ) حرفِ جار مبنی بر سکون، (كَافِ) مضاف، (اَلتَّشْبِيْهِ) مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (ذَا) مراد اللفظ مجرور تقدیراً موصوف، (اِسْــمِ) مضاف، (اَلْاِشَارَةِ) مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (مُـرَكَّبٌ) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

قوله: ولكنّ المـرَاد منه عَدد مبهَم: اس میں (و) اعتراضیہ مبنی بر فتح، (لٰكِنَّ) حرفِ مشبّہ بالفعل مبنی بر فتح، (اَلْـمُـرَادَ) میں (ال) بمعنی اَلَّذِیْ اسمِ موصول مبنی بر سکون، (مُـرَادَ) اسمِ مفعول صیغہ واحد مذکر، اس میں (هُــو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ موصول، (مِنْ) حرفِ جار مبنی بر سکون، (هَــا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے كَـذَا، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (مُـرَادَ) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صلہ، اسمِ موصول اپنے صلہ سے مل کر اسمِ لٰكِنَّ، (عَدَدٌ) موصوف، (مُبْهَمٌ) اسمِ مفعول صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف، (مُبْهَـمٌ) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت، (عَدَدٌ) موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر، (لٰكِنَّ) اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ اعتراضیہ ہوا۔

قوله: ولا يـكـون متـضـمّنا لمعنى الاستفهَام: (و) حرفِ عطف یا استیناف مبنی بر فتح، (لَا يَـكُـوْنُ) نفی فعل مضارع معروف مرفوع لفظاً (فعل ناقص) صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے كَـذَا، (مُتَـضَـمِّنًا) اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ (يَـكُوْنُ)، (ل) حرفِ جار مبنی بر کسر، (مَعْنٰى) مضاف، (اَلْاِسْتِفْهَامِ) مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (مُتَضَمِّنًا) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، (يَكُوْنُ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

قوله: مثل عندی کذا رجلاً: اس میں (مِثْل) مضاف، (عِنْدِیْ کَذَا رَجُلاً) مراد اللفظ مجرور تقدیراً مضاف الیہ، (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُہٗ) مقدر کی، (مِثَالُ) مضاف، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے کَذَا، جو معنی استفہام کو متضمن نہ ہو، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادہ معنیٰ عندی کذا رجلاً: اس میں (عِنْدَ) مضاف، (ی) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر سکون، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا، (ثَابِتٌ) اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا موخر (کَذَا)، (ثَابِتٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر مقدم، (کَذَا) اسمِ کنایہ مبنی بر سکون ممیز، (رَجُلاً) تمیز، ممیز اپنی تمیز سے مل کر مبتدائے موخر مرفوع محلا، مبتدائے موخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

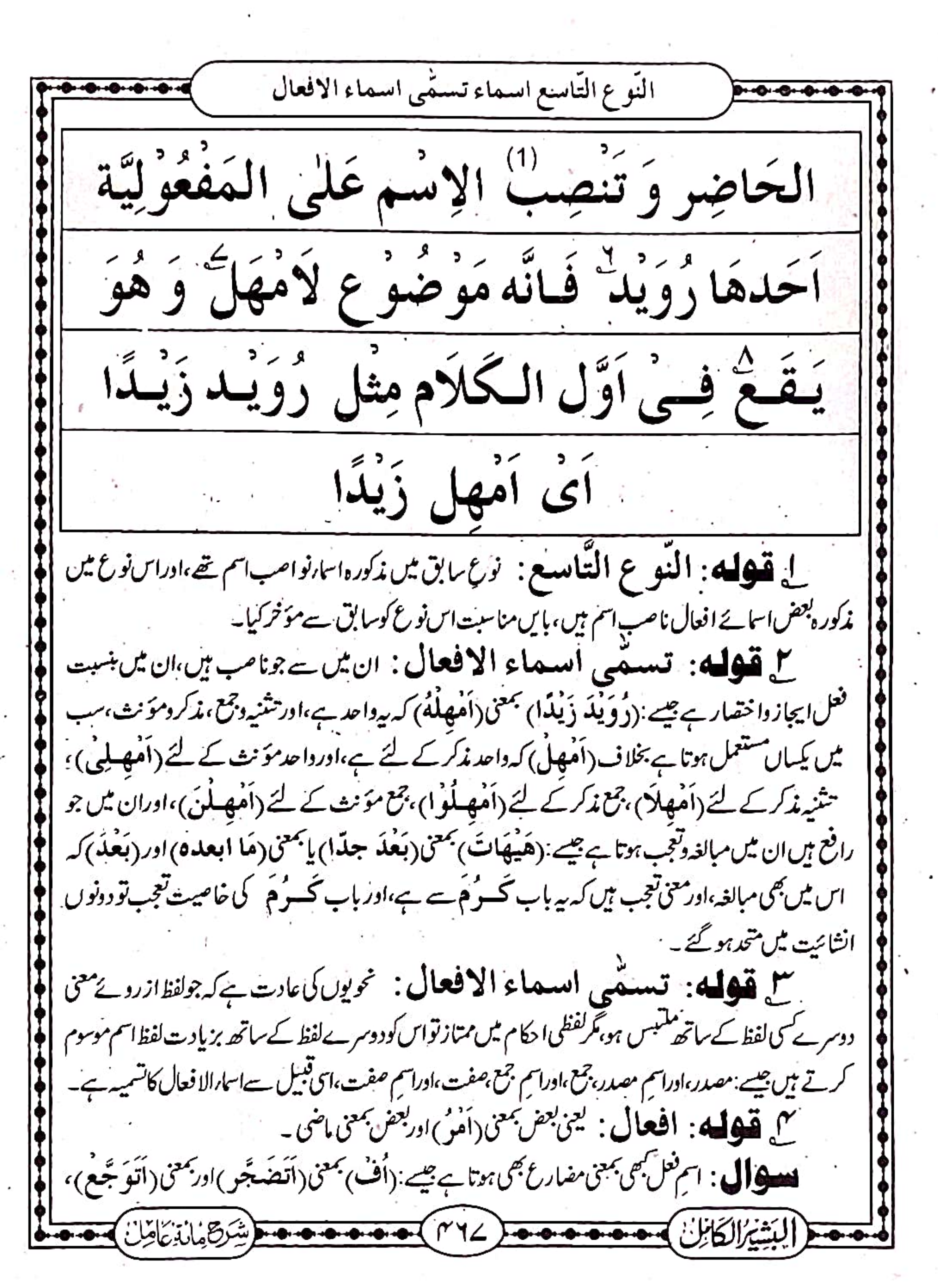
یا ترکیب یوں کی جائے: (عِنْدِ) مضاف، (ی) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر سکون، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر ظرف، (کَذَا) اسمِ کنایہ مبنی بر سکون ممیز، (رَجُلاً) تمیز، ممیز اپنی تمیز سے مل کر فاعل مرفوع محلا، ظرف اپنے فاعل سے مل کر جملہ ظرفیہ خبریہ ہوا۔ یہ ترکیب ان نحویوں کے مذہب پر ہے جن کے نزدیک عمل ظرف کے لئے اعتماد شرط نہیں۔۱۲

النّوعُ التّاسع

اَسْمَاءٌ تُسَمّٰی[1] اَسْمَاءَ[2] الْاَفْعَال[3] وَ اِنَّمَا

سُمِّيَت بِاَسْمَاءِ الْاَفْعَال لِاَنَّ مَعَانِيهَا اَفْعَالٌ[4]

وَ هِيَ[5] تِسْعَةٌ سِتَّةٌ مِنْهَا مَوْضُوْعَةٌ لِلْاَمْرِ



الحَاضِر وَ تَنْصِبُ الاِسْم عَلٰى المَفعُوْلِيَّة (1)

اَحدهَا رُوَيْدُ(۶) فَانَّه مَوْضُوْع لاَمْهِلْ(۷) وَ هُوَ

يَقَعُ(۸) فِى اَوَّل الكَلَام مِثْل رُوَيْد زَيْدًا

اَىْ اَمْهِل زَيْدًا

۱ **قوله: النّوع التّاسع:** نوعِ سابق میں مذکورہ اسمار نواصب اسم تھے، اوراس نوع میں مذکورہ بعض اسمائے افعال ناصبِ اسم ہیں، بایں مناسبت اس نوع کو سابق سے مؤخر کیا۔

۲ **قوله: تسمّٰى اسماء الافعال:** ان میں سے جو ناصب ہیں، ان میں بنسبت فعل ایجاز واختصار ہے جیسے: (رُوَيْدَ زَيْدًا) بمعنی (اَمْهِلْهُ) کہ یہ واحد ہے، اور تثنیہ وجمع، مذکر ومؤنث، سب میں یکساں مستعمل ہوتا ہے بخلاف (اَمْهِلْ) کہ واحد مذکر کے لئے ہے، اور واحد مؤنث کے لئے (اَمْهِلِىْ)، تثنیہ مذکر کے لئے (اَمْهِلاَ)، جمع مذکر کے لئے (اَمْهِلُوْا)، جمع مؤنث کے لئے (اَمْهِلْنَ)، اور ان میں جو رافع ہیں ان میں مبالغہ وتعجب ہوتا ہے جیسے: (هَيْهَاتَ) بمعنی (بَعُدَ جدًّا) یا بمعنی (مَا ابعده) اور (بَعُدَ) کہ اس میں بھی مبالغہ، اور معنی تعجب ہیں کہ یہ باب کَرُمَ سے ہے، اور باب کَرُمَ کی خاصیت تعجب تو دونوں انشائیت میں متحد ہو گئے۔

۳ **قوله: تسمّٰى اسماء الافعال:** نحویوں کی عادت ہے کہ جو لفظ از روئے معنی دوسرے کسی لفظ کے ساتھ ملتبس ہو، مگر لفظی احکام میں ممتاز تو اس کو دوسرے لفظ کے ساتھ بزیادت لفظ اسم موسوم کرتے ہیں جیسے: مصدر، اور اسمِ مصدر، جمع، اور اسمِ جمع، صفت، اور اسمِ صفت، اسی قبیل سے اسمار الافعال کا تسمیہ ہے۔

۴ **قوله: افعال:** یعنی بعض بمعنی (اَمْر) اور بعض بمعنی ماضی۔

سوال: اسمِ فعل کبھی بمعنی مضارع بھی ہوتا ہے جیسے: (اُفْ) بمعنی (اَتَضَجَّر) اور بمعنی (اَتَوَجَّعْ)،



پس امر و ماضی میں حصر صحیح نہیں؟

جواب: یہ دونوں بھی اصل میں بمعنی (تَضَجَّرْتُ) اور (تَوَجَّعْتُ) ہیں، مضارع کے ساتھ تعبیر مجازاً ہے۔

سوال: پس لازم آتا ہے کہ (اَلضَّارِبُ بِالْاَمْسِ) بمعنی (اَلَّذِیْ ضَرَبَ) اسمِ فعل ہو جائے کہ اسمِ فاعل بمعنی ماضی ہے۔

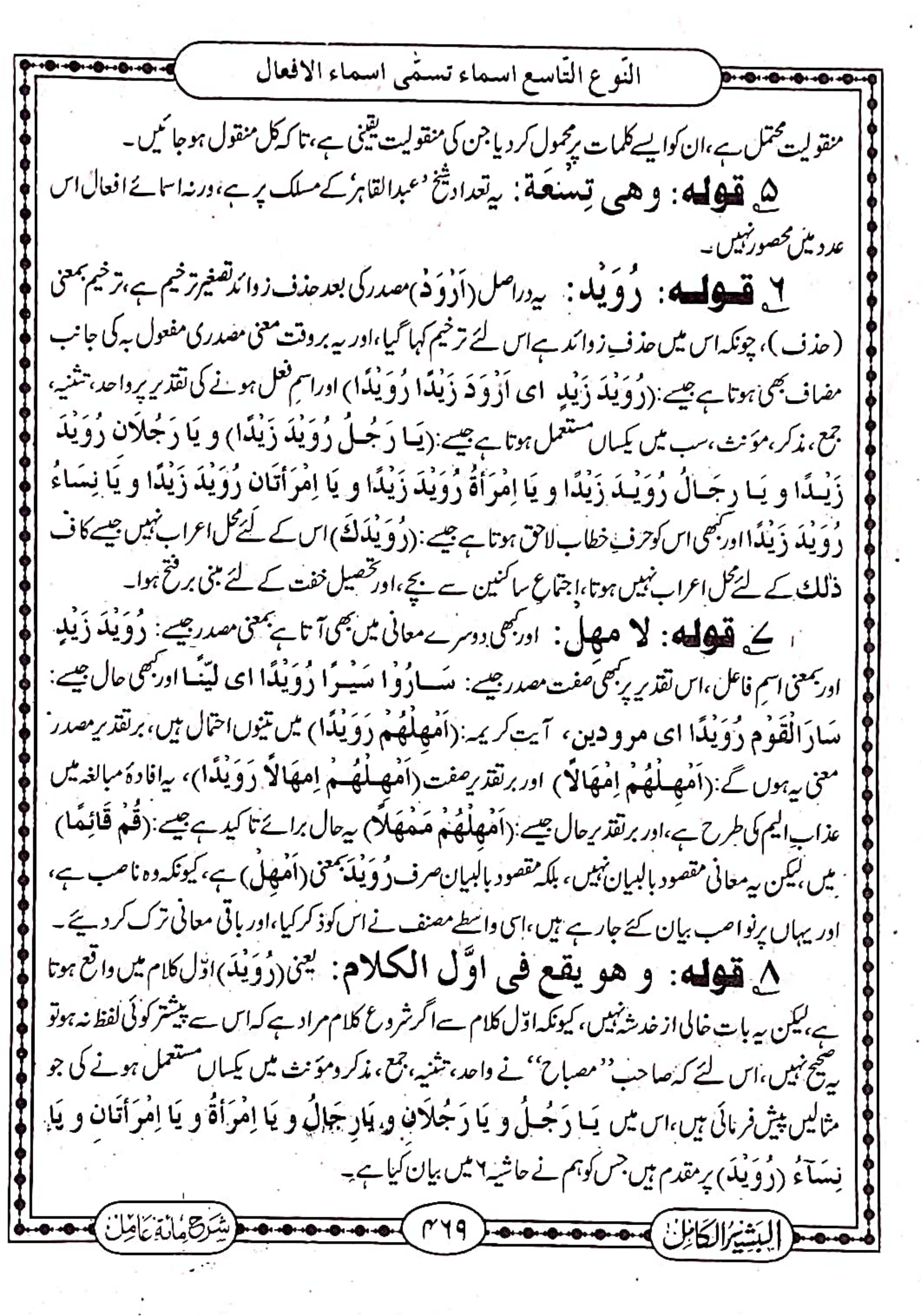
جواب: جو اسم باعتبار وضع امر، یا ماضی پر دلالت کرے وہ اسمِ فعل ہوتا ہے، اور (اَلضَّارِبُ) باعتبار وضع ماضی پر دلالت نہیں کرتا، اس کی دلالت ماضی پر لفظ (بِالْاَمْسِ) کے لحوق سے ہو رہی ہے۔

سوال: جب اسمِ فعل باعتبار وضع امر، یا ماضی پر دلالت کرتا ہے جیسے کہ آپ نے فرمایا تو اس پر تعریف فعل صادق آ جائے گی، کیونکہ فعل وہ کلمہ ہے جو باعتبار وضع معنی مستقل پر دلالت کرے، اور تینوں زمانے میں سے کوئی ایک زمانہ اس سے مفہوم ہوتا ہو، یہ تعریف اسمِ فعل پر بھی صادق آتی ہے، پھر دونوں میں فرق نہ رہا؟

جواب: اسمائے افعال وضع اوّل کے اعتبار سے اسم ہیں، کیونکہ بعض اصل میں مصدر ہیں، اور بعض ظرف، اور بعض جار مجرور، اور وضع ثانی کے اعتبار سے بمعنی فعل ہوتے ہیں، اور یہ وضع ثانی استعمال سے عبارت ہے، اس لئے کہ معنی اوّل سے نقل ہو کر فعل کے معنی میں مستعمل ہوتے ہیں، پس (اَلضَّارِبُ) مذکور پر اسمِ فعل کی تعریف صادق نہ آئے گی، کیونکہ یہ معنی اوّل سے نقل ہو کر بمعنی ماضی مستعمل نہیں، بلکہ لحوق لفظ (اَمْسِ) کی وجہ سے بمعنی ماضی ہے، اور چونکہ (اَلضَّارِبُ) میں وضع اوّل متحقق ہے، للہٰذا اسم کی تعریف سے خارج نہ ہوا۔

سوال: یہ کس طرح معلوم ہوا کہ اسمائے افعال فعل نہیں ہیں؟

جواب: بایں طور کہ ان کے صیغے فعل کے صیغوں کے مخالف ہیں کہ صیغہ ہائے ماضی و امر کے وزن پر نہیں، اور بعض پر الف لام داخل ہوتا ہے جیسے: (التجارك) بمعنی (اَسْرِعْ) اور بعض پر تنوین، جیسے (صهٍ) اور بعض مصدر سے منقول ہیں جیسے: (رُوَيْدَ) اور بعض ظرف سے جیسے: (دُوْنَكَ) اور بعض جار مجرور سے جیسے: (عَلَيْكَ) اور بعض مصدر کے مشابہ ہیں، اور مصدری معنی میں ان کا استعمال ثابت نہیں جیسے: (وَشْكَانَ) بروزن (لَيَّانَ) بمعنی (سَرُعَ) اور (شَتَّانَ) بمعنی (اِفْتَرَقَ) اور (هَيْهَاتَ) بروزن (قَوْقَاةَ) بمعنی (بَعُدَ) اور (نَزَالِ) بروزنِ (ذَهَابُ) بمعنی (اِنْزِلْ)، پس احتمال ہے کہ یہ کلمات مصادر سے منقول ہوں تو جن کی



منقولیت محتمل ہے، ان کو ایسے کلمات پر محمول کر دیا جن کی منقولیت یقینی ہے، تا کہ کل منقول ہو جائیں۔

۵ قوله: وهی تِسعَة: یہ تعداد شیخ عبدالقاہرؒ کے مسلک پر ہے، ورنہ اسمائے افعال اس عدد میں محصور نہیں۔

۶ قوله: رُوَیْد: یہ دراصل (اَرْوَدْ) مصدر کی بعد حذف زوائد تصغیر ترخیم ہے، ترخیم بمعنی (حذف)، چونکہ اس میں حذفِ زوائد ہے اس لئے ترخیم کہا گیا، اور یہ بروقت معنی مصدری مفعول بہ کی جانب مضاف بھی ہوتا ہے جیسے: (رُوَیْدَ زَیْدٍ ای اَرْوِدْ زَیْدًا رُوَیْدًا) اور اسمِ فعل ہونے کی تقدیر پر واحد، تثنیہ، جمع، مذکر، مؤنث، سب میں یکساں مستعمل ہوتا ہے جیسے: (یَا رَجُلُ رُوَیْدَ زَیْدًا) و یا رَجُلَان رُوَیْدَ زَیْدًا و یَا رِجَالُ رُوَیْدَ زَیْدًا و یَا اِمْرَاَۃُ رُوَیْدَ زَیْدًا و یَا اِمْرَأَتَان رُوَیْدَ زَیْدًا و یَا نِسَاءُ رُوَیْدَ زَیْدًا اور کبھی اس کو حرفِ خطاب لاحق ہوتا ہے جیسے: (رُوَیْدَكَ) اس کے لئے محل اعراب نہیں جیسے کاف ذٰلك کے لئے محل اعراب نہیں ہوتا، اجتماعِ ساکنین سے بچے، اور تحصیل خفت کے لئے مبنی بر فتح ہوا۔

۷ قوله: لا مهل: اور کبھی دوسرے معانی میں بھی آتا ہے بمعنی مصدر جیسے: رُوَیْدَ زَیْدٍ اور بمعنی اسمِ فاعل، اس تقدیر پر کبھی صفت مصدر جیسے: سَارُوْا سَیْرًا رُوَیْدًا ای لَیِّنًا اور کبھی حال جیسے: سَارَ الْقَوْم رُوَیْدًا ای مرودین، آیت کریمہ: (اَمْهِلْهُمْ رُوَیْدًا) میں تینوں احتمال ہیں، بر تقدیر مصدر معنی یہ ہوں گے: (اَمْهِلْهُمْ اِمْهَالًا) اور بر تقدیر صفت (اَمْهِلْهُمْ اِمهَالًا رُوَیْدًا)، یہ افادۂ مبالغہ میں عذابِ الیم کی طرح ہے، اور بر تقدیر حال جیسے: (اَمْهِلْهُمْ مُمْهَلًا) یہ حال برائے تاکید ہے جیسے: (قُمْ قَائِمًا) میں، لیکن یہ معانی مقصود بالبیان نہیں، بلکہ مقصود بالبیان صرف رُوَیْدَ بمعنی (اَمْهِلْ) ہے، کیونکہ وہ ناصب ہے، اور یہاں پر نواصب بیان کئے جا رہے ہیں، اسی واسطے مصنف نے اس کو ذکر کیا، اور باقی معانی ترک کر دیئے۔

۸ قوله: و هو یقع فی اوّل الکلام: یعنی (رُوَیْدَ) اوّل کلام میں واقع ہوتا ہے، لیکن یہ بات خالی از خدشہ نہیں، کیونکہ اوّل کلام سے اگر شروع کلام مراد ہے کہ اس سے پیشتر کوئی لفظ نہ ہو تو یہ صحیح نہیں، اس لئے کہ صاحب ''مصباح'' نے واحد، تثنیہ، جمع، مذکر و مؤنث میں یکساں مستعمل ہونے کی جو مثالیں پیش فرمائی ہیں، اس میں یَا رَجُلُ و یَا رَجُلَانِ و یَارِجَالُ و یَا اِمْرَأۃُ و یَا اِمْرَأَتَانِ و یَا نِسَآءُ (رُوَیْدَ) پر مقدم ہیں جس کو ہم نے حاشیہ ۶ میں بیان کیا ہے۔

اور اگر اوّل کلام سے مراد یہ ہے کہ جس کلام میں (رُوَیْدَ) واقع ہے، اس کے اوّل میں ہو جس سے معمول کی تقدیم کا عدمِ جواز مفہوم ہوگا، تو یہ بات (رُوَیْدَ) کے ساتھ خاص نہیں، تمام اسمائے افعال اس میں مشترک ہیں، اس مسئلہ میں 'بصریہ' 'کوفیہ' کا اختلاف ہے۔

'بصریہ' کے نزدیک بوجہ ضعف عمل کسی اسمِ فعل کے معمول کی تقدیم جائز نہیں، اور 'کوفیہ' کے نزدیک چونکہ ان کی مشابہت فعل کے ساتھ قوی ہے، اس لئے ہر اسمِ فعل پر اس کا معمول مقدم ہو سکتا ہے۔۱۲

(1) **و تنصب الاسم:** یعنی ان میں سے چھ نصب دیتے ہیں۔۱۲

ترکیب

قوله: النَّوعِ التَّاسع اَسماء تسمّٰی اسمَاء الافعَال: اس میں (اَلنَّوعُ) موصوف، (اَلتَّاسِعُ) صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتدا، (اَسْمَاءٌ) موصوف، (تُسَمّٰی) فعل مضارع مجہول صیغہ واحد مؤنث غائب، اس میں (هِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف، (اَسْمَاءَ) مضاف، (اَلْاَفْعَالِ) مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ، (تُسَمّٰی) فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صفت، (اَسْمَاءٌ) موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

قوله: و انّما سمِّیَت باسمَاء الافعَال لانّ معَانیهَا افعَال: اس میں (و) حرفِ عطف یا استیناف مبنی بر فتح، (اِنَّمَا) اداتِ قصر مبنی بر سکون، (سُمِّیَتْ) فعل ماضی مجہول مبنی بر فتح صیغہ واحد مؤنث غائب، اس میں (هِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمائے موصوف، (بَا) حرفِ جار مبنی بر کسر، (اَسْمَاءِ) مضاف، (اَلْاَفْعَالِ) مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور لفظاً منصوب محلاً مفعول بہ، (ل) حرفِ جار مبنی بر کسر، (اَنَّ) حرفِ مشبہ بالفعل موصولِ حرفی مبنی بر فتح، (مَعَانِیْ) مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے اَسمَاء، (مَعَانِیْ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر اسمِ اَنَّ، (اَفْعَالٌ) خبر، (اَنَّ) کا اسم اپنی خبر سے مل کر صلہ، (اَنَّ) موصولِ حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویلِ مفرد ہو کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (سُمِّیَتْ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور مفعول بہ اور ظرفِ لغو سے

مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

قولہ: وھی تسعَة ستَّة منهَا موضوعَة للامر الحَاضر: اس میں (و) حرفِ عطف یا استیناف مبنی بر فتح، (ھِیَ) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اَسمَاء الافعَال، (تِسْعَةٌ) موصوف، (سِتَّةٌ) موصوف، (مِنْ) حرفِ جار مبنی بر سکون، (هَا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلا مبنی بر سکون راجع بسوئے تِسْعَةُ، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتَةٌ) مقدر کا، (ثَابِتَةٌ) اسمِ فاعل صیغہ واحد مؤنث، اس میں (ھِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف، (ثَابِتَةٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت، (سِتَّةٌ) موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتدا، (مَوْضُوْعَةٌ) اسمِ مفعول صیغہ واحد مؤنث، اس میں (ھِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا، (ل) حرفِ جار مبنی بر کسر، (اَلْاَمْرِ) موصوف، (اَلْحَاضِرِ) میں (ال) حرفِ جار مبنی بر سکون، (حَاضِرِ) اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھُو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف، (حَاضِرِ) اسمِ فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (مَوْضُوْعَةٌ) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر صفت، (تِسْعَةٌ) موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر، (ھِیَ) مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

قولہ: وتنصب الاسم علی المَفعولیّة: اس میں (و) حرفِ عطف یا استیناف مبنی بر فتح، (تَنْصِبُ) فعل مضارع معروف صیغہ واحد مؤنث غائب، اس میں (ھِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے سِتَّةُ، (اَلْاِسْمَ) مفعول بہ، (عَلٰی) حرفِ جار مبنی بر سکون مقدر، (اَلْمَفْعُوْلِیَّةِ) مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (تَنْصِبُ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

قولہ: احدهَا رُوید: میں (اَحَدُ) مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر سکون راجع بسوئے (سِتَّةُ)، (اَحَدُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، (رُوَیْدَ) مراد اللفظ مرفوع تقدیراً خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مبینہ ہوا۔

قولہ: فَانّه موضوع لامهل: میں (فَا) برائے تفصیل مبنی بر فتح، (اِنَّ) حرفِ مشبہ

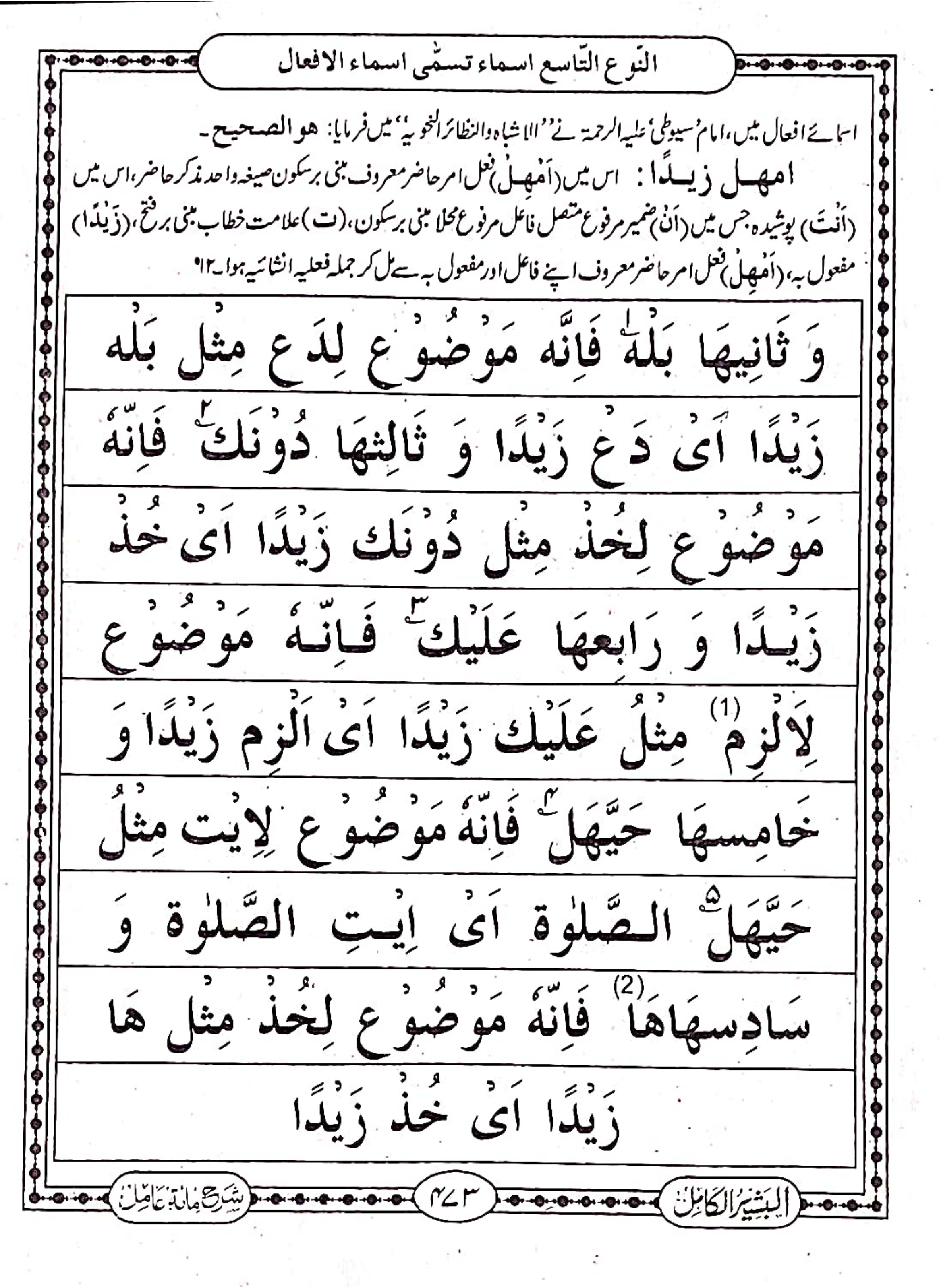
بالفعل مبنی بر فتح، (ھَا) ضمیر منصوب متصل اسم، منصوب محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے رُوَیْدَ، (مَوْضُوْعٌ) اسم مفعول صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم انَّ، (ل) حرفِ جار مبنی بر کسر، (اَمْھِلْ) مراداللفظ مجرور تقدیراً، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (مَوْضُوْعٌ) اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، (اِنَّ) اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مفصّلہ ہوا۔

قولہ: وهو يقع في اوّل الكلام: اس میں (و) حرفِ عطف یا استیناف مبنی بر فتح، (ھو) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے رُوَیْدَ، (یَقَعُ) فعل مضارع معروف مرفوع لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا، (فِیْ) حرفِ جار مبنی بر سکون، (اَوَّلِ) مضاف، (اَلْکَلَامِ) مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (یَقَعُ) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ صغریٰ ہو کر خبر، (ھو) مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ کبریٰ ذات وجہین معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

قولہ: مثل رُويد زيدًا اى امهل زيدًا: اس میں (مِثْلُ) مضاف، (رُوَیْدَ زَیْدًا) مراداللفظ مجرور تقدیراً معطوف علیہ یا مبدل منہ، (اَیْ) حرفِ تفسیر مبنی بر سکون، (اَمْھِلْ زَیْدًا) مراداللفظ مجرور تقدیراً عطف بیان یا بدل الکل، معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے مل کر یا مبدل منہ اپنے بدل الکل سے مل کر مضاف الیہ، (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُهٗ) مقدر کی، (مِثَالُ) مضاف، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے رُوَیْدَ، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ رويد زيدًا: میں (رُوَیْدَ) اسمِ فعل بمعنی امر حاضر اَمْھِلْ مبنی بر فتح، اس میں (اَنْتَ) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون، (ت) علامت خطاب مبنی بر فتح، (زَیْدًا) مفعول بہ، (رُوَیْدَ) اسمِ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔

اور بعض نحوی اس کی ترکیب یوں کرتے ہیں: (رُوَیْدَ) اسمِ فعل مبنی بر فتح، (زَیْدًا) مفعول بہ، (رُوَیْدَ) اپنے مفعول بہ سے مل کر مبتدا مرفوع محلاً، اس میں (اَنْتَ) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل قائم مقام خبر مرفوع محلاً مبنی بر سکون، (ت) علامت خطاب مبنی بر فتح، مبتدا قائم مقام خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔ اسی طرح تمام



اسمائے افعال میں، امام سیوطی علیہ الرحمۃ نے "الاشباہ والنظائر النحویہ" میں فرمایا: هو الصحیح۔

امهل زیدًا: اس میں (اَمْهِلْ) فعل امر حاضر معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد مذکر حاضر، اس میں (اَنْتَ) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلا مبنی بر سکون، (ت) علامت خطاب مبنی بر فتح، (زَیْدًا) مفعول بہ، (اَمْهِلْ) فعل امر حاضر معروف اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔۱۲

وَ ثَانِيهَا بَلْهَ[۱] فَاِنَّه مَوْضُوْع لِدَعْ مِثْل بَلْه
زَيْدًا اَیْ دَعْ زَيْدًا وَ ثَالِثُهَا دُوْنَكَ[۲] فَاِنَّهٗ
مَوْضُوْع لِخُذْ مِثْل دُوْنَك زَيْدًا اَیْ خُذْ
زَيْدًا وَ رَابِعهَا عَلَيْكَ[۳] فَاِنَّهٗ مَوْضُوْع
لِاَلْزِمْ (1) مِثْلُ عَلَيْك زَيْدًا اَیْ اَلْزِم زَيْدًا وَ
خَامِسهَا حَيَّهَلْ[۴] فَاِنَّهٗ مَوْضُوْع لِاِيْت مِثْلُ
حَيَّهَلْ[۵] الصَّلٰوة اَیْ اِيْتِ الصَّلٰوة وَ
سَادِسهَاهَا (2) فَاِنَّهٗ مَوْضُوْع لِخُذْ مِثْل هَا
زَيْدًا اَیْ خُذْ زَيْدًا

۱ **قوله: بله:** بفتح آخر (رُوَیْدَ) کی طرح واحد، تثنیہ، جمع، مذکر، مؤنث میں یکساں مستعمل ہوتا ہے، ایسے ہی (رُوَیْدَ) کی طرح مصدر مضاف بمفعول ہوتا ہے جیسے: (بَلْہَ زَیْدٍ ای اُتْرُكْ زَیْدًا تَرْكًا) (بَلْہَ) کی تفسیر (دَعْ) سے فرمائی جس سے واحد مذکر کے ساتھ مخصوص ہونے کا توہم ہوتا تھا، جو ہماری تصریح مذکور سے زائل ہوگیا، یہ مبنی بر فتح ہے، وجہ وہی جو حاشیہ نمبر ۶ پر (رُوَیْدَ) کے بیان میں گزری، اس کے ساتھ کاف خطاب کا لحوق منقول نہیں۔

۲ **قوله: دُونَكَ:** دراصل ظرف لازم الاضافۃ ہے، یہاں پر کاف ضمیر کی طرف مضاف، لیکن ترکیبی معنی مراد نہیں، اس کے باوجود ضمیر خطاب مخاطب کے اختلاف سے مختلف ہوتی ہے جیسے: دُونَكَ، دُوْنَكُمَا، دُونَكُمْ، دُونَكِ دُوْنَكُمَا، دُوْنَكُنَّ، ایسے ہی عَلَیْكَ، عَلَیكُمَا، عَلَیكُمْ، عَلَیْكِ، عَلَیكُمَا، عَلَیكُنَّ، اسی طرح عِنْدَكَ، عِنْدَكُمَا، عِنْدَكُمْ، عِنْدَكِ، عِنْدَكُمَا، عِنْدَكُنَّ، اسی طرح لَدَیْكَ، لَدَیكُمَا، لَدَیْكُمْ، لَدَیْكِ، لَدَیكُمَا، لَدَیْكُنَّ۔

(عِنْدَكَ) اور (لَدَیْكَ) اصل میں (عِنْدَكَ زَیْدٌ فَخُذْہُ) اور (لَدَیْكَ زَیْدٌ فَخُذْہُ) تھے، یہ دو جملے ہیں: اوّل: اسمیہ، اور دوم: فعلیہ، اس میں اختلاف ہے کہ اوّل جملہ سے اختصار ہوا، یا دوم سے، بہر حال بمعنی (خُذْ) ہے، اور اسی کا عمل کرتا ہے۔

۳ **قوله: علیكَ:** (عَلٰی) حرفِ جار، اور کاف خطاب سے مرکب ہے، لیکن ترکیبی معنی مراد نہیں، کبھی اس کے مفعول پر (بَا) زائدہ آتی ہے جیسے: عَلَیْكَ بِزَیْدٍ۔

۴ **قوله: حَیَّهَلْ:** اس میں چھ لغت ہیں:

(۱) (حَیَّهَلَ) بفتح حا و یائے مشدّد و ہائے ہوّز و لام، (۲) (حَیَهَلَ) بیائے مخفّف و فتح ہر چہار حروف، (۳) (حَیَّهَلٌ) بیائے مشدّد و فتح ہر سہ حروف و تنوین لام، (۴) (حَیَهْلٌ) بسکون ہائے ہوّز و فتح حا و یا و تنوین لام، (۵) (حَیَّ هَلَا) بفتح حا و یائے مشدّد و فتح ہائے ہوّز و لام و بالحاق الف بعد لام، (۶) (حَیْ هَلْ) بفتح حا و ہا و سکونِ یا و لام، اور کبھی اس کے آخر میں (کاف) بھی لاحق ہوتا ہے جیسے: (حَیْهَلَكَ) یہ تمام لغات برائے تحضیض و استعجال آتے ہیں، اور کبھی لفظ (حَیَّ) بمعنی (اَقْبِلْ) آتا ہے، اس تقدیر پر متعدی بہ (عَلٰی) آتا ہے جیسے: (حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ) اور کبھی بمعنی (اِیْت) اس تقدیر پر متعدی بنفسہٖ جیسے: (حَیَّ الْحَمُوْلَ فَاِنَّ

الرَّکبَ قَدْ ذَهَبَا) اور کبھی لفظ (هَلَا) کے ساتھ مرکب ہوتا ہے، اور بمعنی (اَسْرِعْ) تو متعدی بہ (الٰی) ہوتا ہے جیسے: (حَيَّ هَلَا اِلَى الثَّرِيْد) یا متعدی (بالباء) جیسے حدیث میں ہے: (اِذَا ذُكِرَ الصَّالِحُوْنَ فَحَيَّ هَلَا بِعُمَرَ اَیْ اَسْرِعْ بِذِكْرِ عُمَرَ) اور (حَيَّهَلْ) کے لفظ (حَيَّ) اور (هَلْ) سے مرکب ہونے کی تقدیر پر 'ابوعلی' کے نزدیک اس میں تین ضمیریں ہیں، ایک ایک ہر جز میں، اور ایک مجموعہ میں، جو مجموع کا فاعل ہے، اور دوسرے نحویوں کے نزدیک صرف مجموع میں ایک ضمیر ہے، اس لئے کہ بعد ترکیب ہر جز کا حکم استقلال جاتا رہا، اور مجموع کلمۂ واحد ہے۔

۵ **قوله: حَيَّهَلَ الصلوٰة:** اس میں (حَيَّهَلَ) کے لام پر فتح ہے، نہ کسرہ، کیونکہ کسرہ، سکون لام کی فرع ہے، اور سکون بدون ضرورت قافیہ جائز نہیں، **كَمَا فِى الرَّضِى**۔۱۲

(1) **الــــزم:** لزوم بمعنی چسپیدن سے ماخوذ ہے، یا الزام بمعنی واجب گردانیدن سے، بر تقدیر اوّل باسقاطِ الف پڑھا جائے گا، اور بر تقدیر ثانی باثبات (الف)۔

(2) **هَا:** بالالف بعد الہاء، واحد، تثنیہ، جمع، مذکر، مؤنث سب کے لئے یکساں مستعمل ہوتا ہے۔۱۲

ترکیب

قوله: و ثانيهَا بَلَه: اس میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (ثَانِیْ) اسمِ منقوص مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے سِتَّة، (ثَـانِـی) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا مرفوع تقدیراً، (بَلْهَ) مراد اللفظ مرفوع تقدیراً خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قوله: فَـانّه مَوضوع لدَع: اس میں (فَا) برائے تفصیل مبنی بر فتح، (اِنَّ) حرفِ مشبہ بالفعل مبنی بر فتح، (هَا) ضمیر منصوب متصل اسم منصوب محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے بَـلْـهَ، (مَوْضُوْعٌ) اسمِ مفعول صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ اِنَّ، (ل) حرفِ جار مبنی بر کسر، (دَعْ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (مَوْضُوْعٌ) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر خبر، (اِنَّ) اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مفصلہ ہوا۔

قوله: مثل بَـله زيدًا اى دَع زيدًا: اس میں (مِثْلُ) مضاف، (بَلْهَ زَيْدًا)

مراد اللفظ مجرور تقدیراً معطوف علیہ یا مبدل منہ، (اَیْ) حرفِ تفسیر مبنی بر سکون، (دَعْ زَیْدًا) مراد اللفظ مجرور تقدیراً عطف بیان یا بدل الکل۔

معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے مل کر یا مبدل منہ اپنے بدل الکل سے مل کر مضاف الیہ، (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُہٗ) مقدر کی، (مِثَالُ) مضاف، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے (بَلْہَ)، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ بَلْهَ زَیْدًا: میں (بَلْہَ) اسمِ فعل بمعنی امر حاضر، (دَعْ) مبنی بر فتح، اس میں (اَنْتَ) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون، (تا) علامت خطاب مبنی بر فتح، (زَیْدًا) مفعول بہ، (بَلْہَ) اسمِ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔

دَعْ زیدًا: میں (دَعْ) فعل امر حاضر معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد مذکر حاضر، اس میں (اَنْتَ) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون، (تَا) علامت خطاب مبنی بر فتح، (زَیْدًا) مفعول بہ، (دَعْ) فعل امر حاضر اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

قولہ: و ثالثھا دونَك: اس میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (ثَالِثُ) مضاف، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے (سِتَّۃ)، (ثَالِثُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، (دُوْنَکَ) مراد اللفظ مرفوع تقدیراً خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قولہ: فَانّه موضوع لِخذ: میں (فَا) برائے تفصیل مبنی بر فتح، (اِنَّ) حرفِ مشبہ بالفعل مبنی بر فتح، (ھَا) ضمیر منصوب متصل اسم منصوب محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے دُوْنَكَ، (مَوْضُوْعٌ) اسمِ مفعول صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ اِنَّ، (ل) حرفِ جار مبنی بر کسر، (خُذْ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو (مَوْضُوْعٌ) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، (اِنَّ) اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مفصلہ ہوا۔

قولہ: مثل دونَك زیدًا ای خذ زیدًا: اس میں (مِثْلُ) مضاف، (دُوْنَکَ زَیْدًا) مراد اللفظ مجرور تقدیراً معطوف علیہ یا مبدل منہ، (اَیْ) حرفِ تفسیر مبنی بر سکون، (خُذْ زَیْدًا) مراد اللفظ مجرور تقدیراً عطف بیان یا بدل الکل، معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے مل کر یا مبدل منہ اپنے بدل الکل سے مل کر مضاف

الیہ، (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُہٗ) مقدر کی، (مِثَالُ) مضاف، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلًا مبنی بر ضم راجع بسوئے دُوْنَكَ، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ دونكَ زيدًا: اس میں (دُوْنَكَ) اسمِ فعل بمعنی امر حاضر، (خُذْ) مبنی بر فتح، اس میں (اَنْتَ) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلًا مبنی بر سکون، (تَا) علامت خطاب مذکر مبنی بر فتح، (زَيْدًا) مفعول بہ، (دُوْنَكَ) اسمِ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔

خُذ زيدًا: میں (خُذْ) فعل امر حاضر معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد مذکر حاضر، اس میں (اَنْتَ) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلًا مبنی بر سکون، (تَا) علامت خطاب مذکر مبنی بر فتح، (زَيْدًا) مفعول بہ، (خُذْ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

قوله: ورابعها عليك: میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (رَابِعُ) مضاف، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلًا مبنی بر سکون راجع بسوئے (سِتَّةٌ)، (رَابِعُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، (عَلَيْكَ) مراد اللفظ مرفوع تقدیرًا خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قوله: فانه موضوع لالزم: اس میں (فَا) حرفِ تفصیل مبنی بر فتح، (اِنَّ) حرفِ مشبہ بالفعل مبنی بر فتح، (ھَا) ضمیر منصوب متصل اسم منصوب محلًا مبنی بر ضم راجع بسوئے عَلَيْكَ، (مَوْضُوْعٌ) اسمِ مفعول صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلًا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ اِنَّ، (ل) حرفِ جار مبنی بر کسر، (اَلْزِمْ) مراد اللفظ مجرور تقدیرًا، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (مَوْضُوْعٌ) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، (اِنَّ) حرفِ مشبہ بالفعل اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مفصلہ ہوا۔

قوله: مثل عليك زيدًا اى الزم زيدًا: اس میں (مِثْلُ) مضاف، (عَلَيْكَ زَيْدًا) مراد اللفظ معطوف علیہ یا مبدل منہ، (اَیْ) حرفِ تفسیر مبنی بر سکون، (اَلْزِمْ زَيْدًا) مراد اللفظ عطف بیان یا بدل الکل، معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے مل کر یا مبدل منہ اپنے بدل الکل سے مل کر مضاف الیہ مجرور تقدیرًا، (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُہٗ) مقدر کی، (مِثَالُ) مضاف، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلًا مبنی بر ضم راجع بسوئے عَلَيْكَ، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ علیكَ زیدًا: اس میں (عَلَیْكَ) اسمِ فعل بمعنی امر حاضر، (خُذْ) مبنی بر فتح، اس میں (اَنْتَ) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلا مبنی بر سکون، (تَا) علامت خطاب مذکر مبنی بر فتح، (زَیْدًا) مفعول بہ، (عَلَیْكَ) اسمِ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔

اَلْزِم زیدًا: میں (اَلْزِمْ) فعل امر حاضر معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد مذکر حاضر، اس میں (اَنْتَ) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلا مبنی بر سکون، (تَا) علامت خطاب مذکر مبنی بر فتح، (زَیْدًا) مفعول بہ، (اَلْزِمْ) فعل امر اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

قوله: وخامسهَا حَیَّهَلَ: اس میں (و) حرف عطف مبنی بر فتح، (خَامِسُ) مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر سکون راجع بسوئے ستّة، (خَامِسُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، (حَیَّهَلَ) مراد اللفظ مرفوع تقدیراً خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قوله: فانه موضوع لِایتِ: (فَا) حرفِ تفصیل مبنی بر فتح، (اِنَّ) حرفِ مشبہ بالفعل مبنی بر فتح، (هَا) ضمیر منصوب متصل اسم منصوب محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے حَیَّهَلَ، (مَوْضُوْعٌ) اسمِ مفعول صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ اِنَّ، (ل) حرفِ جار مبنی بر کسر، (اِیتِ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (مَوْضُوْعٌ) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر، (اِنَّ) حرفِ مشبہ بالفعل اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مفصلہ ہوا۔

قوله: مثل حیّهل الصَّلٰوة ای ایت الصَّلٰوة: اس میں (مِثْلُ) مضاف، (حَیَّهَلَ الصَّلٰوة) مراد اللفظ مجرور تقدیراً معطوف علیہ، یا مبدل منہ، (اَیْ) حرفِ تفسیر مبنی بر سکون، (اِیتِ الصَّلٰوة) مراد اللفظ مجرور تقدیراً عطف بیان یا بدل الکل، معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے مل کر یا مبدل منہ اپنے بدل الکل سے مل کر مضاف الیہ، (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُهُ) مقدر کی، (مِثَالُ) مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے حَیَّهَلَ، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ حَیَّهَلَ الصَّلٰوة: میں (حَیَّهَلَ) اسمِ فعل بمعنی امر حاضر، (اِیتِ) مبنی بر فتح، اس میں (اَنْتَ) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلا مبنی بر سکون، (تَا)

مفتوحہ علامت خطاب مذکر مبنی بر فتح، (اَلصَّلٰوۃ) مفعول بہ، (حَیَّھَلَ) اسمِ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔

اِیتِ الصَّلٰوۃ: میں (اِیتِ) امر حاضر معروف مبنی بر حذفِ (یَا) جو قائم مقام سکون ہے، صیغہ واحد مذکر حاضر، اس میں (اَنْتَ) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلًا مبنی بر سکون، (تَا) مفتوحہ علامت خطابِ مذکر، (اَلصَّلٰوۃَ) مفعول بہ، (اِیتِ) فعل امر حاضر معروف اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

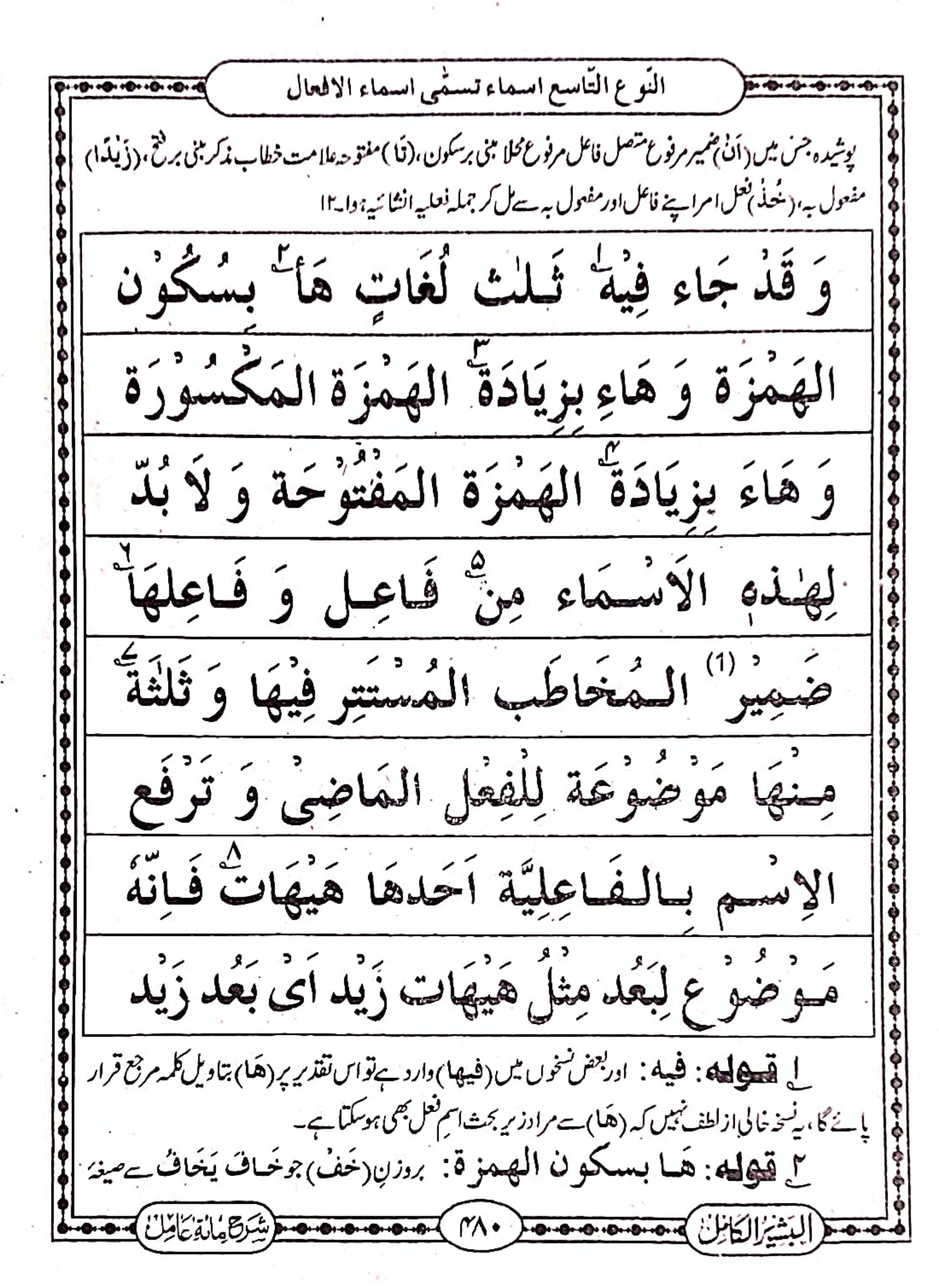
قولہ: وسَادسھَا ھَا: اس میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (سَادِسُ) مضاف، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلًا مبنی بر سکون راجع بسوئے سِتَّۃ، (سَادِسُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، (ھَا) مراد اللفظ مرفوع تقدیرًا خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قولہ: فانّہ موضوع لخُذ: میں (فَا) حرفِ تفصیل مبنی بر فتح، (اِنَّ) حرفِ مشبّہ بالفعل مبنی بر فتح، (ھَا) ضمیر منصوب متصل اسم منصوب محلًا مبنی بر ضم راجع بسوئے ھَا، (مَوْضُوْعٌ) اسمِ مفعول صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھــو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلًا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ اِنَّ، (ل) حرفِ جار مبنی بر کسر، (خُذْ) مراد اللفظ مجرور تقدیرًا، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (مَوْضُوْعٌ) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، (اِنَّ) حرفِ مشبّہ بالفعل اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مفصلہ ہوا۔

قولہ: مثل ھَا زیدًا ای خُذ زیدًا: اس میں (مِثْلُ) مضاف، (ھَا زَیْدًا) مراد اللفظ معطوف علیہ یا مبدل منہ، (اَیْ) حرفِ تفسیر مبنی بر سکون، (خُــذْ زَیْــدًا) مراد اللفظ عطف بیان یا بدل الکل، معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے مل کر یا مبدل منہ اپنے بدل الکل سے مل کر مضاف الیہ مجرور تقدیرًا، (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُہٗ) مقدر کی، (مِثَالُ) مضاف، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلًا مبنی بر ضم راجع بسوئے (ھَا)، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ ھَا زیدًا: اس میں (ھَا) اسمِ فعل بمعنی امر حاضر، (خُذْ) مبنی بر سکون، اس میں (اَنْتَ) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلًا مبنی بر سکون، (تَا) مفتوحہ علامت خطابِ مذکر مبنی بر فتح، (زَیْدًا) مفعول بہ، (ھَا) اسمِ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔

خُذ زیدًا: میں (خُذْ) فعل امر حاضر معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد مذکر حاضر، اس میں (اَنْتَ)



پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلا مبنی بر سکون، (تَا) مفتوحہ علامت خطاب مذکر مبنی بر فتح، (زَیْدًا) مفعول بہ، (خُذْ) فعل امر اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔۱۲

وَ قَدْ جَاء فِيْهِ[1] ثَلٰث لُغَاتٍ هَأْ[2] بِسُكُوْن الْهَمْزَة وَ هَاءِ بِزِيَادَةِ[3] الْهَمْزَة الْمَكْسُوْرَة وَ هَاءَ بِزِيَادَةِ[4] الْهَمْزَة الْمَفْتُوْحَة وَ لَا بُدّ لِهٰذِهِ الْاَسْمَاء مِنْ[5] فَاعِل وَ فَاعِلُهَا[6] ضَمِيْر[1] الْمُخَاطَب الْمُسْتَتِر فِيْهَا وَ ثَلٰثَةٌ[7] مِنْهَا مَوْضُوْعَة لِلْفِعْل الْمَاضِىْ وَ تَرْفَع الْاِسْم بِالْفَاعِلِيَّة اَحدهَا هَيْهَاتَ[8] فَاِنَّهٗ مَوْضُوْع لِبُعْد مِثْلُ هَيْهَات زَيْد اَىْ بَعُدَ زَيْد

[1] **قوله: فيه:** اور بعض نسخوں میں (فيها) وارد ہے تو اس تقدیر پر (هَا) بتاویل کلمہ مرجع قرار پائے گا، یہ نسخہ خالی از لطف نہیں کہ (هَا) سے مراد زیر بحث اسم فعل بھی ہوسکتا ہے۔

[2] **قوله: هَا بسكون الهمزة:** بروزنِ (خَفْ) جو خَافَ يَخَافُ سے صیغہ

امر ہے، اصل میں (ھَاءَ) تھا، الف بوجہ اجتماعِ ساکنین ساقط ہوکر (ھَا) رہ گیا، اس کے چھ صیغے آتے ہیں:
ھَاءْ، ھَاءَ ا، ھَاؤا، ھَائِی، ھَاءَ ا، ھَاأنَ، جیسے: خَفْ، خَافَا، خَافُوا، خَافِی، خَافَا، خَفْنَ۔

۳ قولہ: بزیادۃ الھمزۃ المکسورۃ: یہ بمعنی (بیار) بولا جاتا ہے جیسے:
(ھَاءِ یَا رَجُلُ) بمعنی (ھَات) اس کے بھی چھ صیغے آتے ہیں: ھَاءِ، ھَائِیَا، ھَاؤا، ھَائِی، ھَائِیَا، ھَائِیْنَ، جیسے: مَرامَاۃ سے امر رَامِ، رامِیَا، رَامُوا، رَامِی، رَامِیَا، رامِیْنَ ان تمام صیغوں میں ہمزہ بجائے تائے ھات ہے۔

۴ قولہ: بزیادۃ الھمزۃ المفتوحۃ: اس کے بھی چھ صیغے بایں طور آتے ہیں:
ھَاءَ، ھَاؤمَا ھَاؤُمْ، جیسے: ھَاكَ، ھَاكُمَا، ھَاكُمْ، (ھَاءِ) بکسر ہمزہ بدون (یَا) ھَاؤُمَا، ھَاؤنَّ، جیسے: ھَاكِ، ھَاكُمَا، ھَاكُنَّ، اس میں ہمزہ بجائے کاف ہے، آیت کریمہ: (ھَاؤُمُ اقْرَؤُا کِتَابِیَۃْ) میں اسی قبیل سے ہے، اور کبھی ہمزہ (کاف) کے ساتھ مجتمع ہوتی ہے جیسے: ھَاءَ كَ، ھَاءَ كُمَا، ھَاءَ كُمْ، ھَاءَ كِ، ھَاء کمَا، ھَاءَ كُنَّ۔

۵ قولہ: من فاعل: اس لئے کہ یہ بمعنی افعال ہیں، اور فعل بدون فاعل تمام نہیں ہوتا، اور مصنف نہ تو حذف فاعل کے قائل ہیں کہ وہ ممتنع ہے، اور نہ اس بات کے قائل ہیں کہ (دُوْنَكَ) اور (عَلَیْكَ) میں (کاف) مرفوع ہے کہ بجائے فاعل آیا ہے جیسے کہ 'فراء' قائل ہیں، کیونکہ کاف ان اسماء میں بمعنی فعل ہونے سے پیشتر مجرور تھا، اور لفظ جب کسی معنی سے منقول ہوتا ہے تو اس کے معنی منقول الیہ کے اعتبار سے ہوتے ہیں، اور اعراب منقول عنہ کے اعتبار سے، اور نہ اس بات کے قائل ہیں کہ اسمائے افعال پر لواحق داخلہ بروقت تصریف ضمائر ہیں، کیونکہ ضمائر بارزہ فعل کے ساتھ اختصاص رکھتی ہیں، اسم کے ساتھ لاحق نہیں ہوتیں۔

۶ قولہ: وفاعلھَا: چونکہ حذفِ فاعل ممتنع ہے، اس لئے ویحذف الفاعل نہ کہا۔

۷ قولہ: ثلٰثۃ منھَا: ان تینوں میں سے ہر ایک میں معنی مذکور کی زیادت، اور معنی تعجب ماخوذ ہیں، اگرچہ (ھَیھَاتَ) کی تفسیر (بَعُدَ) کے ساتھ کی ہے، اور (سَرعَانَ) کی (سَرُعَ) کے ساتھ، اور (شَتَّانَ) کی (اِفْتَرَقَ) کے ساتھ، پس اوّل بمنزلہ (بَعُدَ جِدًّا) ہے، یا (مَا اَبْعَدَہٗ) ہے، اور ثانی بمنزلہ سَرُعَ جِدًّا یا (مَا اَسْرَعَہٗ) اور ثالث بمنزلہ (اِفْتَرَقَ جِدًّا) یا (مَا اَشَدَّ اِفْتِرَاقَھُمَا)



سوال: (هَيْهَاتَ) جملہ انشائیہ کی تفسیر (بَعُدَ) جملہ خبریہ سے کی گئی، حالانکہ مفسَّر اور مفسِّر میں اتحاد ضروری جو یہاں پر مفقود ہے؟

جواب: (بَعُدَ) جملہ خبریہ نہیں، انشائیہ ہے، کیونکہ یہ باب کَرُمَ سے ہے، اور اس کی خاصیت تعجب تو مفسَّر اور مفسِّر انشائیت میں متحد ہو گئے، اور انشار کی تفسیر خبر سے لازم نہ آئی۔

۸ **قوله: هيهَاتَ:** اس کی (تَا) میں حرکات سہ گانہ ضم وفتح وکسر آتی ہیں، یہ تین لغات ہوئے یعنی هيهَاتُ، هيهَاتَ، هيهَاتِ، اور کبھی اس کی ہائے اوّل ہمزہ سے بدل جاتی ہے تو اِيْهَاتُ، اِيْهَاتَ، اِيْهَاتِ، بحرکاتِ ثلثہ آتا ہے، تین لغت یہ ہوئے، اور تین سابق، کل چھ ہوئے، یہ کبھی تنوین کے ساتھ آتے ہیں، جیسے: هَيْهَاتٌ، هَيْهَاتً، هَيْهَاتٍ، اور کبھی بغیر تنوین تو اب بارہ ہوئے، اور کبھی (تَا) حذف کر دیتے ہیں، تو هَيْهَا، اور اَيْهَا بولتے ہیں، دو یہ ہوئے، کل چودہ ہو گئے، اور کبھی (اَيْهَا) سے کاف لاحق ہوتا ہے تو (اَيْهَاكَ) کہتے ہیں، یہ پندرہ ہوئے، اور کبھی (اَيْهَا) کو بنون پڑھتے ہیں یعنی (اَيْهَا)، اب سولہ ہو گئے، اور کبھی (اَيْهَانَ) اور کبھی (اَيْهَان) کہتے ہیں، اب کل اٹھارہ لغات ہو گئے۔

۸ **قوله: هيهَاتَ:** دراصل (هَيْهَيَتَ) تھا، یائے دوم بوجہ تحرک وانفتاح ماقبل الف سے بدل گئی، (هَيْهَاتَ) ہو گیا، اور کبھی (تَا) کو ساکن بھی پڑھتے ہیں یعنی (هَيْهَاتْ) ۔۱۲

(1) ضمیر: بعض نسخوں میں الضَّمير المخاطب بترکیب توصیفی واقع ہوا ہے، یہ بھی درست ہے۔۱۲

ترکیب

قوله: و قَدْ جَاءَ فيه ثَلٰث لغَاتٍ: اس میں (و) حرفِ عطف یا استیناف مبنی بر فتح، (قَدْ) حرف برائے تحقیق مبنی بر سکون، (جَاءَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب، (فِيْ) حرفِ جار مبنی بر سکون، (ہ) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر کسر راجع بسوئے هَا، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (ثَلٰثُ) ممیز مضاف، (لُغَاتٍ) تمیز مضاف الیہ، ممیز مضاف اپنے تمیز مضاف الیہ سے مل کر فاعل، (جَاءَ) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

قوله: هَأ بسكون الهَمزة: اس میں (هَأ) مراد اللفظ ذوالحال، (بَا) حرفِ جار مبنی

برکسر، (سُکُوْنِ) مصدر مضاف، (اَلْهَمْزَةِ) مجرور لفظاً مرفوع معنیً بنا بر فاعلیت مضاف الیہ از مصدر، (سُکُوْنِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتًا) مقدر کا، (ثَابِتًا) اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے ذوالحال، (ثَابِتًا) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر مفعول بہ منصوب تقدیراً (اَغْنِی) مقدر کا، (اَغْنِیْ) فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم، اس میں (اَنَا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برسکون، (اَغْنِیْ) فعل مضارع اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مبینہ ہوا۔

قوله: وھَاء بِزِیَادَة الهَمزة المکسورَة: اس میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (هَاءِ) مراد اللفظ ذوالحال، (بَا) حرفِ جار مبنی بر کسر، (زِیَادَةِ) مصدر مضاف، (اَلْهَمْزَةِ) موصوف، (اَلْمَکْسُوْرَةِ) میں (ال) حرفِ تعریف مبنی برسکون، (مَکْسُوْرَةِ) اسمِ مفعول صیغہ واحد مؤنث، اس میں (هِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف، (مَکْسُوْرَةِ) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ مجرور لفظاً مرفوع معنیً بنا بر فاعلیت یا منصوب معنیً بنا بر مفعولیت، چونکہ مصدر (زِیَادَةِ) لازم بھی آیا ہے، اور متعدی بھی، (زِیَادَةِ) مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتًا) مقدر کا، (ثَابِتًا) اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے ذوالحال، (ثَابِتًا) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر مفعول بہ منصوب تقدیراً (اَغْنِیْ) مقدر کا، (اَغْنِیْ) فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم، اس میں (اَنَا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برسکون، (اَغْنِیْ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قوله: وھَاء بزیَادة الهَمزة المفتوحَة: اس میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (هَاءَ) مراد اللفظ ذوالحال، (بَا) حرفِ جار مبنی بر کسر، (زِیَادَةِ) مصدر مضاف، (اَلْهَمْزَةِ) موصوف، (اَلْمَفْتُوْحَةِ) میں (ال) حرفِ تعریف مبنی برسکون، (مَفْتُوْحَةِ) اسمِ مفعول صیغہ واحد مؤنث، اس میں (هِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف، (مَفْتُوْحَةِ) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ مجرور لفظاً مرفوع معنیً بنا بر فاعلیت یا منصوب معنیً بنا

برمفعولیت، (زِيَادَةٍ) مصدر اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتًا) مقدر کا، (ثَابِتًا) اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هُــو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے ذوالحال، (ثَابِتًا) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر مفعول بہ منصوب تقدیراً (اَغْنِیْ) مقدر کا، (اَغْنِیْ) فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم، اس میں (اَنَـا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی برسکون، (اَغْنِیْ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قوله: ولاَ بدَّ لهٰذهِ الاسمَاء من فَاعل: اس میں (و) حرفِ عطف یا استیناف مبنی بر فتح، (لاَ) برائے نفی جنس مبنی برسکون، (بُدَّ) بمعنی (مَفَرٌ) اسمِ لاَ، (ل) حرفِ جار مبنی برکسر، (هَا) حرفِ تنبیہ مبنی برسکون، (ذِهٖ) اسمِ اشارہ مبنی برسکون موصوف، (اَلْاَسْمَاءِ) صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور محلا، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا، (ثَابِتٌ) اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ لاَ، (ثَابِتٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر اوّل، (مِنْ) حرفِ جار مبنی برسکون، (فَاعِلٍ) مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا، (ثَابِتٌ) اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هُــو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ لاَ، (ثَـابِتٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر دوم، لائے نفی جنس اپنے اسم اور ہر دو خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

قوله: وفَاعلهَا ضمير المخَاطب المستَتر فيهَا: اس میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (فَـاعِـلُ) مضاف، (هَـا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی برسکون راجع بسوئے هٰذهِ الاسمَاء، (فَاعِلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، (ضَمِيْرُ) مضاف، (اَلْـمُخَاطَبِ) میں (الف لام) حرفِ تعریف مبنی برسکون، (مُـخَـاطَـبِ) اسمِ مفعول جو بوجہ عدم اعتماد عامل نہیں مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر موصوف، (اَلْـمُسْتَتِرِ) میں (ال) حرفِ تعریف مبنی برسکون، (مُسْتَتِرِ) اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف، (فِیْ) حرفِ جار مبنی برسکون، (هَا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلا مبنی برسکون راجع بسوئے هٰذهِ الاسمَاء، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (مُسْتَتِرِ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے



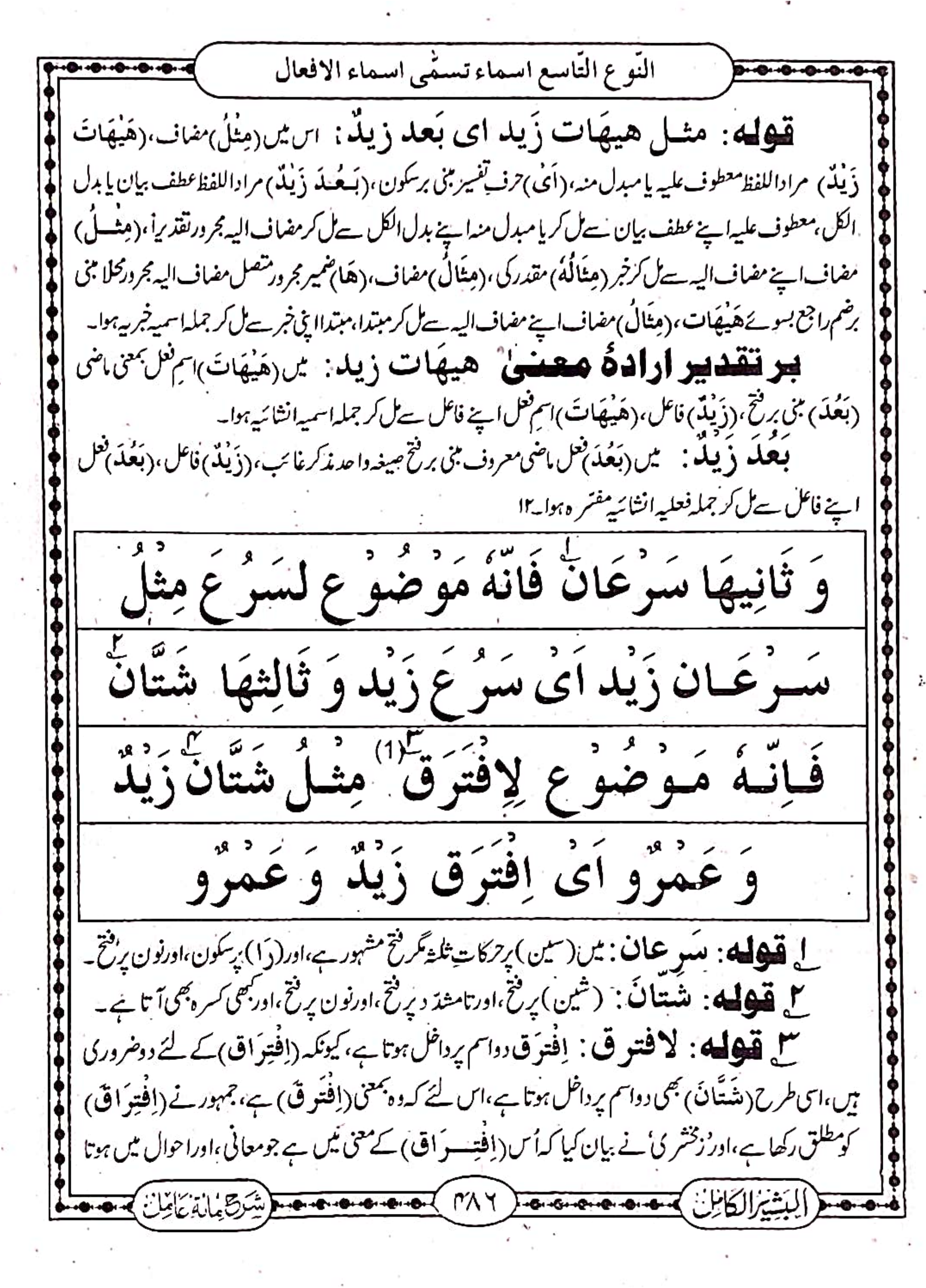
مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قولہ: وثلثة منها موضوعة للفعل الماضی: اس میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (ثَلٰثَةٌ) موصوف، (مِنْ) حرفِ جار مبنی بر سکون، (هَا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے (تِسعَة)، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتَةٌ) مقدر کا، (ثَابِتَةٌ) اسمِ فاعل صیغہ واحد مؤنث، اس میں (هِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف، (ثَابِتَةٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت، (ثَلٰثَةٌ) موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتدا، (مَوْضُوْعَةٌ) اسمِ مفعول صیغہ واحد مؤنث، اس میں (هِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا، (ل) حرفِ جار مبنی بر کسر، (اَلْفِعْلِ) موصوف، (اَلْمَاضِی) صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (مَوْضُوْعَةٌ) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قولہ: و ترفع الاسم بالفاعلیّة: اس میں (و) حرفِ عطف یا استیناف مبنی بر فتح، (تَرْفَعُ) فعل مضارع معروف مرفوع لفظاً صیغہ واحد مؤنث غائب، اس میں (هِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے ثلثة موصوف، (اَلِاسْمَ) مفعول بہ، (بَا) حرفِ جار مبنی بر کسر، (اَلْفَاعِلِيَّةِ) مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (تَرْفَعُ) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

قولہ: احدها هیهاتَ: اس میں (اَحَدُ) مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے ثَلٰثة، (اَحَدُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، (هَيْهَاتَ) مراد اللفظ مرفوع تقدیراً خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مبینہ ہوا۔

قولہ: فانه موضوع لبُعد: اس میں (فَا) برائے تفصیل مبنی بر فتح، (اِنَّ) حرفِ مشبہ بالفعل مبنی بر فتح، (هَا) ضمیر منصوب متصل اسم منصوب محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے هیهات، (مَوْضُوْعٌ) اسمِ مفعول صیغہ واحد مذکر، اس میں (هُوَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ اِنَّ، (ل) حرفِ جار مبنی بر کسر، (بُعْدَ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (مَوْضُوْعٌ) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، (اِنَّ) اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مفصلہ ہوا۔



قوله: مثل هيهات زَيد اى بَعد زيدٌ: اس میں (مِثْلُ) مضاف، (هَيْهَاتَ زَيْدٌ) مراد اللفظ معطوف علیہ یا مبدل منہ، (اَیْ) حرفِ تفسیر مبنی بر سکون، (بَعُدَ زَيْدٌ) مراد اللفظ عطف بیان یا بدل الکل، معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے مل کر یا مبدل منہ اپنے بدل الکل سے مل کر مضاف الیہ مجرور تقدیراً، (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُهُ) مقدر کی، (مِثَالُ) مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے هَيْهَات، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادهٔ معنیٰ هیهات زید: میں (هَيْهَاتَ) اسمِ فعل بمعنی ماضی (بَعُدَ) مبنی بر فتح، (زَيْدٌ) فاعل، (هَيْهَاتَ) اسمِ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔

بَعُدَ زَيْدٌ: میں (بَعُدَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب، (زَيْدٌ) فاعل، (بَعُدَ) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ مفسرہ ہوا۔۱۲

وَ ثَانِيهَا سَرْعَانَ[1] فَاِنَّهُ مَوْضُوْع لِسَرُعَ مِثْلُ
سَرْعَانَ زَيْد اَیْ سَرُعَ زَيْد وَ ثَالِثهَا شَتَّانَ[2]
فَاِنَّهُ مَوْضُوْع لِاِفْتَرَقَ[3](1) مِثْلُ شَتَّانَ[4] زَيْدٌ
وَ عَمْرٌو اَیْ اِفْتَرَقَ زَيْدٌ وَ عَمْرٌو

۱ **قوله: سَرِعان:** میں (سین) پر حرکاتِ ثلثہ مگر فتح مشہور ہے، اور (را) پر سکون، اور نون پر فتح۔

۲ **قوله: شتّانَ:** (شین) پر فتح، اور تا مشدد پر فتح، اور نون پر فتح، اور کبھی کسرہ بھی آتا ہے۔

۳ **قوله: لافترق:** اِفْتَرَقَ دو اسم پر داخل ہوتا ہے، کیونکہ (اِفْتِرَاق) کے لئے دو ضروری ہیں، اسی طرح (شَتَّانَ) بھی دو اسم پر داخل ہوتا ہے، اس لئے کہ وہ بمعنی (اِفْتَرَقَ) ہے، جمہور نے (اِفْتِرَاق) کو مطلق رکھا ہے، اور زمخشری نے بیان کیا کہ اُس (اِفْتِرَاق) کے معنی میں ہے جو معانی، اور احوال میں ہوتا

ہے جیسے: علم وجہل صحت وسقم تو ان کے غیر میں مستعمل نہ ہوگا، پس (شَتَّانَ الخَصْمَانُ عَنْ مَجلِسِ الحکمِ) نہ کہا جائے گا۔

فائدہ: اسمائے افعال کے واسطے محل اعراب نہیں، کیونکہ یہ بجائے فعل ماضی یا فعل امر ہوتے ہیں، اوران دونوں کے لئے محل اعراب نہیں، بعض نے اس قول کی نسبت جمہور کی جانب کی ہے، اور بعض نحویوں نے بنا بر مصدریت منصوب محلًا قرار دیا ہے، لیکن شارح 'رضی' نے اس قول کو پسند نہیں کیا، اس لئے کہ اگر بنا بر مصدریت منصوب ہوں گے تو ان سے پیشتر افعال ناصبہ مقدر ہوں گے تو ان کا قائم مقام افعال ہونا درست نہ رہے گا، اور مبنی بھی نہ رہیں گے کہ مبنی ہونے کی وجہ یہی تھی، اور بعض نے کہا کہ بنا بر مبتدا مرفوع محلًا ہوتے ہیں، اوران کے لئے خبر نہیں ہوتی جیسے: (اَقَائِمٌ زَیْدٌ) میں (قَائِمٌ) مبتدا ہے جس کے لئے خبر نہیں، اوران کے بعد آنے والا اسم فاعل قائم مقام خبر ہوتا ہے، فاعل کبھی اسم ظاہر ہوتا ہے جیسے: (هَيْهَاتَ زَيْدٌ) اور کبھی ضمیر مستتر جیسے: (صَهٍ) کہ بمعنی (اُسْكُتْ) ہے، اور فاعل ضمیر مستتر ہے، شارح 'رضی' نے اس قول کو بھی رد کردیا، کیونکہ (قَائِمٌ) مذکور پر قیاس درست نہیں کہ وہ اگر چہ مشابہ فعل ہے لیکن اسمی معنی رکھتا ہے یعنی بمعنی ذو قیام ہے تو مبتدا واقع ہونا صحیح ہے، بخلاف اسم فعل کہ اس کے لئے اسمی معنی نہیں، اور لفظ کا اعتبار نہیں جیسے: (تَسْمَعُ بِالمُعَيْدِيْ خَيْرٌ مِنْ اَنْ تَرَاهُ) میں (تَسْمَعُ) لفظًا فعل ہے، مگر معنی چونکہ اسمی ہیں کہ بتاویل مصدر ہے، لہٰذا مبتدا واقع ہونا درست ہوگیا۔

۴ **قوله: شتّان زَید و عَمرو:** اور کبھی مائے زائدہ لاحق ہوتا ہے جیسے: (شَتَّانَ مَا زَیْدٌ وعَمْرٌو) اور کبھی لفظ (مَابَین) جیسے: (شَتَّانَ مَا بَیْنَ زَیْدٌ و عَمْرٌو) اس تقدیر پر (مَا) دو حالت سے عبارت ہوتا ہے ای (اِفْتَرَقَتِ الحَالَتَانِ اللَّتَانِ بَیْنَ زَیْدٌ وعَمْرٌو) اور وہ دو حالت بخل وجود ہیں مثلًا، اور معنی یہ ہوئے کہ دو حالت جن سے بخل وجود مراد ہے وہ زید وعمرو میں بایں معنی متفرق ہیں کہ ان میں سے ایک (زید) کے ساتھ مخصوص ہے، اور دوسری (عَمْرو) کے ساتھ، یہ ہم معنی مثنیٰ کی مثال ہے، اور مثنیٰ کی متفق علیہ مثال (شَتَّانَ الخَصْلَتَان) ہے۔۱۲

(1) لافتراق: بمعنی تَفَارَقًا اس کے بعد مرفوع مثنیٰ یا ہم معنی مثنیٰ ہوتا ہے، جمع نہیں ہوتا، ہم معنی مثنیٰ کی مثال کتاب میں مذکور ہے۔۱۲

ترکیب

قوله: و ثانیھا سرعان: اس میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (ثَانِی) مضاف، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے ثَلٰثَۃ، (ثَانِی) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا مرفوع تقدیراً، (سَرْعَانَ) مراد اللفظ خبر مرفوع تقدیراً، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبر یہ معطوفہ ہوا۔

قوله: فانّه موضوع لسرع: اس میں (فَا) حرفِ تفصیل مبنی بر فتح، (اِنَّ) حرفِ مشبہ بالفعل مبنی بر فتح، (ھَا) ضمیر منصوب متصل اسم منصوب محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے سَرْعَان، (مَوْضُوْعٌ) اسمِ مفعول صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ اِنَّ، (ل) حرفِ جار مبنی بر کسر، (سَرُعَ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (مَوْضُوْعٌ) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، (اِنَّ) اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبر یہ مفصلہ ہوا۔

قوله: مثل سرعان زید ای سرع زید: اس میں (مِثْلُ) مضاف، (سَرْعَانَ زَیْدٌ) مراد اللفظ معطوف علیہ یا مبدل منہ، (اَیْ) حرفِ تفسیر مبنی بر سکون، (سَرُعَ زَیْدٌ) مراد اللفظ عطف بیان یا بدل الکل، معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے مل کر یا مبدل منہ اپنے بدل الکل سے مل کر مضاف الیہ مجرور تقدیراً، (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُہٗ) مقدر کی، (مِثَالُ) مضاف، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے سَرْعَانَ، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبر یہ ہوا۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ سرعان زید: میں (سَرْعَانَ) اسمِ فعل بمعنی ماضی (سَرُعَ) مبنی بر فتح، (زَیْدٌ) فاعل، (سَرْعَانَ) اسمِ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔

سرع زید: میں (سَرُعَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب، (زَیْدٌ) فاعل، (سَرُعَ) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

قوله: و ثالثھا شتّان: اس میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (ثَالِثُ) مضاف، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے ثَلٰثَۃ، (ثَالِثُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، (شَتَّانَ) مراد اللفظ مرفوع تقدیراً خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبر یہ معطوفہ ہوا۔

قوله: فانّه موضوع لافتَرق: اس میں (فَا) حرفِ تفصیل مبنی بر فتح، (اِنَّ) حرفِ مشبّہ بالفعل مبنی بر فتح، (ھَا) ضمیر منصوب متصل اسم منصوب محلًا مبنی بر ضم راجع بسوئے شَتَّانَ، (مَوْضُوْعٌ) اسمِ مفعول صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھُو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلًا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ اِنَّ، (ل) حرفِ جار مبنی بر کسر، (اِفْتَرَقَ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (مَوْضُوْعٌ) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، (اِنَّ) اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مفصّلہ ہوا۔

قوله: مثل شتَّان زَيد و عَمرو اى افترَق زَيد و عَمرو: اس میں (مِثْلُ) مضاف، (شَتَّانَ زَیْدٌ و عَمْرٌو) مراد اللفظ معطوف علیہ یا مبدل منہ، (اَیْ) حرفِ تفسیر مبنی بر سکون، (اِفْتَرَقَ زَیْدٌ وَ عَمْرٌو) مراد اللفظ عطف بیان یا بدل الکل، معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے مل کر یا مبدل منہ اپنے بدل الکل سے مل کر مضاف الیہ مجرور تقدیراً، (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُہٗ) مقدر کی، (مِثَالُ) مضاف، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلًا مبنی بر ضم راجع بسوئے شَتَّانَ، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

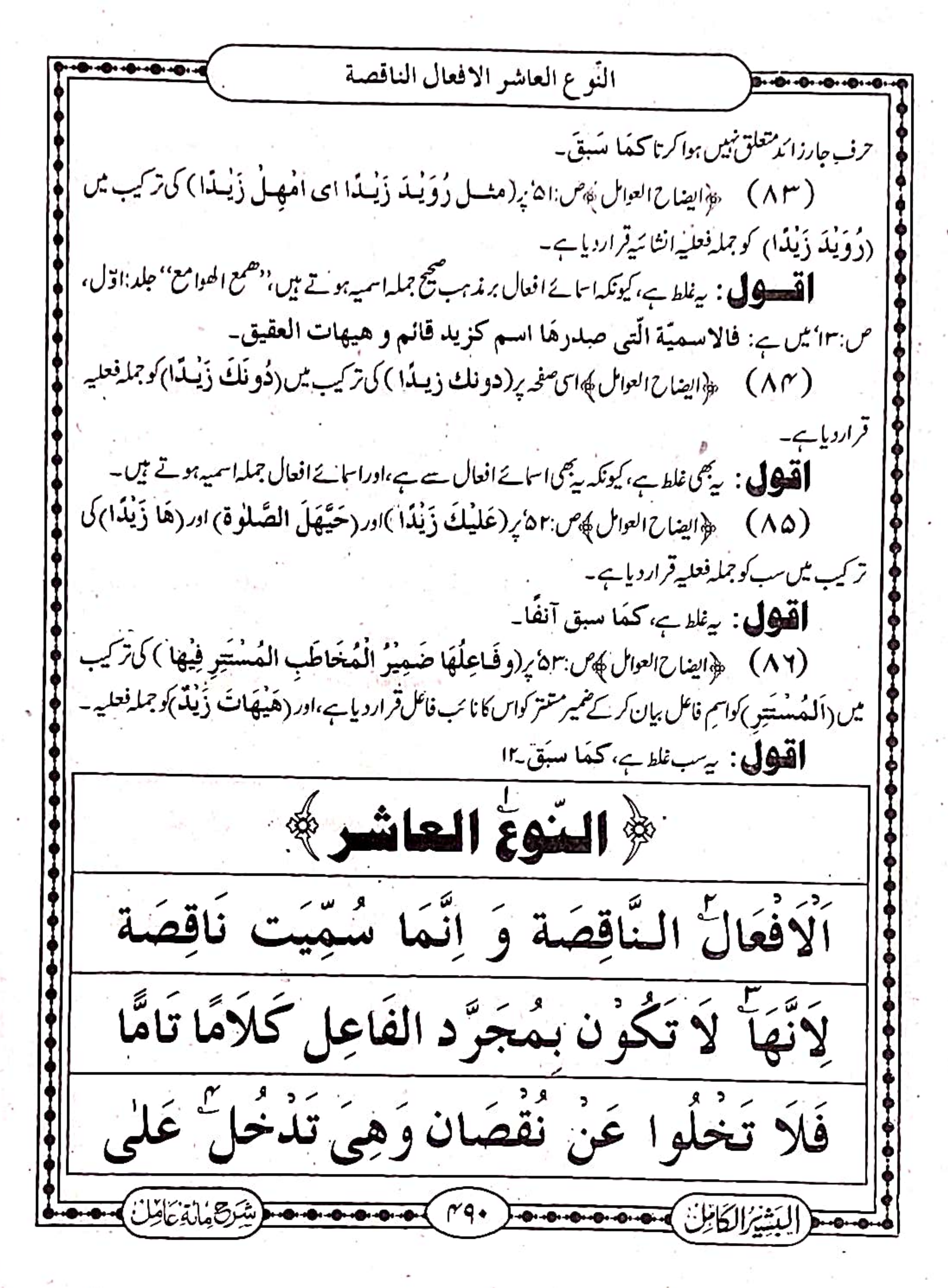
بر تقدیر ارادۂ معنیٰ شتَّانَ زَيد و عَمرو: اس میں (شَتَّانَ) اسمِ فعل بمعنی ماضی (اِفْتَرَقَ) مبنی بر فتح، (زَیْدٌ) معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (عَمْرٌو) معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر فاعل، (شَتَّانَ) اسمِ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔

افتَرق زَيد و عَمرو: اس میں (اِفْتَرَقَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب، (زَیْدٌ) معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (عَمْرٌو) معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر فاعل، (اِفْتَرَقَ) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔۱۲

نحودانی پر صدر العلماء کا علمی محاسبہ

(۸۲) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص: ۵۰ پر (**وانّما سمّيت باسماء الافعال**) کی ترکیب میں (**باسماءِ**) کو (**سمّيت**) سے متعلق قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے، کیونکہ (سُمِّیَتْ) متعدی بدو مفعول ہے، مفعولِ ثانی پر (بائے زائدہ) آتی ہے، اہ



حرف جار زائد متعلق نہیں ہوا کرتا کما سبق۔

(۸۳) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:۵۱ پر (مثل رُوَیْدَ زَیْدًا ای امْهِلْ زَیْدًا) کی ترکیب میں (رُوَیْدَ زَیْدًا) کو جملہ فعلیہ انشائیہ قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے، کیونکہ اسمائے افعال بر مذہب صحیح جملہ اسمیہ ہوتے ہیں، "ھمع الھوامع" جلد: اول، ص:۱۲ میں ہے: فالاسمیّة الّتی صدرھا اسم کزید قائم و ھیھات العقیق۔

(۸۴) ﴿ایضاح العوامل﴾ اسی صفحہ پر (دونك زیدًا) کی ترکیب میں (دُوْنَكَ زَیْدًا) کو جملہ فعلیہ قرار دیا ہے۔

اقول: یہ بھی غلط ہے، کیونکہ یہ بھی اسمائے افعال سے ہے، اور اسمائے افعال جملہ اسمیہ ہوتے ہیں۔

(۸۵) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:۵۲ پر (عَلَیْكَ زَیْدًا) اور (حَیَّهَلَ الصَّلٰوة) اور (هَا زَیْدًا) کی ترکیب میں سب کو جملہ فعلیہ قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے، کمَا سبق آنفًا۔

(۸۶) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:۵۳ پر (وفَاعِلُهَا ضَمِیْرُ الْمُخَاطَبِ الْمُسْتَتِرِ فِیْهَا) کی ترکیب میں (اَلْمُسْتَتِرِ) کو اسم فاعل بیان کر کے ضمیر مستتر کو اس کا نائب فاعل قرار دیا ہے، اور (هَیْهَاتَ زَیْدٌ) کو جملہ فعلیہ۔

اقول: یہ سب غلط ہے، کمَا سبق۔۱۲

﴿النّوعُ العاشر﴾

اَلْاَفْعَالُ النَّاقِصَة وَ اِنَّمَا سُمِّیَت نَاقِصَة

لِاَنَّهَا لَا تَكُوْن بِمُجَرَّد الفَاعِل كَلَامًا تَامًّا

فَلَا تَخلُوا عَنْ نُقْصَان وَهِیَ تَدْخُلُ عَلٰی

الـجُمْلَة الإِسْمِيَّة اَیْ[5] الـمُبْتَداء وَ الخَبَر

فَتَرْفَعِ الجُزْءِ الاَوَّل مِنْهَا وَ يُسَمّٰى[6] اِسْمُهَا

وَ تَنْصِبَ الجُزْءِ الثَّانِیْ مِنْهَا وَ يُسَمّٰى

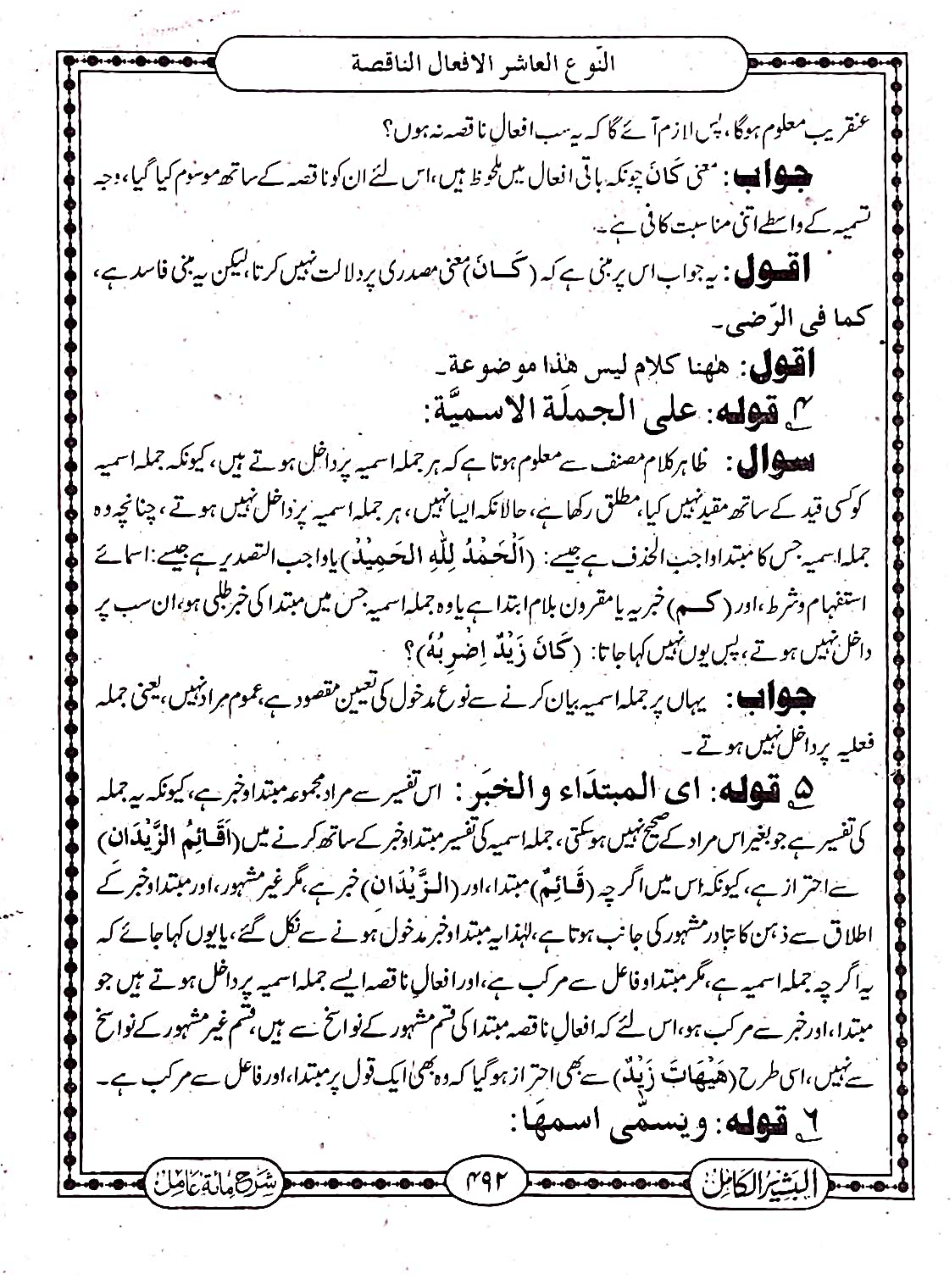
خَبَرُهَا وَ هِیَ[7] ثَلٰثَة عَشَر فِعْلاً

[1] **قوله: النّوع العَاشر :** سابق نوع میں ایسے اسماء کا بیان تھا جو بمعنی افعال ہوتے ہیں، ان میں سے بعض کا عمل ظاہر صرف نصب ہے، اور بعض کا صرف رفع، اور اس نوع میں ایسے افعال مذکور ہیں جن میں سے ہر ایک رفع ونصب دونوں عمل کرتا ہے، بایں مناسبت اس نوع کو سابق نوع کے بعد لایا گیا، نیز افعالِ ناقصہ بسبب نقصان جس کا بیان آتا ہے، اسماء کے ساتھ فی الجملہ مناسبت رکھتے ہیں، حتیٰ کہ اہل منطق ان کو افعال شمار نہیں کرتے، افعالِ ناقصہ کو اسمائے افعال کے بعد ذکر کرنے کی یہ مناسبت بھی ہے۔

[2] **قوله: الافعال النّاقصة:** وہ افعال ہیں جن کی وضع اس لئے ہے کہ فاعل کے واسطے ایسی صفت ثابت کریں جو ان کے مصدر سے مغایرت رکھتی ہو جیسے: (كَانَ زَيْدٌ جَالِسًا)، پس (كان) اس مثال میں (زَیْد) کے لئے صفت جلوس ثابت کرتا ہے، جو اس کے مصدر کے مغایر ہے۔

[3] **قوله: لانّها لا تكون الخ:** بعض نے وجہ تسمیہ اس طرح بیان کی کہ یہ افعال معنی مصدری پر دلالت نہیں کرتے، بلکہ ان کی دلالت صرف زمانہ پر ہوتی ہے بخلاف افعالِ تامہ کہ وہ دونوں پر دلالت کرتے ہیں، تو ان کی دلالت میں نقصان ہوا، اس لئے ناقصہ کے ساتھ موسوم ہوئے۔

سوال: اوّلًا : یہ وجہ تام نہیں کہ (كَانَ) بھی (كون) مطلق پر دلالت کرتا ہے، **ثانیًا :** اگر تسلیم کرلیں تو صرف (كَانَ) میں (تام) ہے، دیگر افعال میں تام نہیں، کیونکہ ان میں سے بعض انتقال پر دلالت کرتے ہیں، اور بعض اوقاتِ مخصوصہ میں ہونے پر، اور بعض توقیت پر، اور بعض استمرار پر، اور بعض نفی پر جیسے کہ



عنقریب معلوم ہوگا، پس لازم آئے گا کہ یہ سب افعالِ ناقصہ نہ ہوں؟

جواب: معنی کَانَ چونکہ باقی انعال میں ملحوظ ہیں، اس لئے ان کو ناقصہ کے ساتھ موسوم کیا گیا، وجہ تسمیہ کے واسطے اتنی مناسبت کافی ہے۔

اقول: یہ جواب اس پر مبنی ہے کہ (کَانَ معنی مصدری پر دلالت نہیں کرتا، لیکن یہ مبنی فاسد ہے، کما فی الرّضی۔

اقول: ههنا كلام ليس هٰذا موضوعة۔

۴ قوله: على الجملَة الاسميَّة:

سوال: ظاہر کلام مصنف سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں، کیونکہ جملہ اسمیہ کو کسی قید کے ساتھ مقید نہیں کیا، مطلق رکھا ہے، حالانکہ ایسا نہیں، ہر جملہ اسمیہ پر داخل نہیں ہوتے، چنانچہ وہ جملہ اسمیہ جس کا مبتدا واجب الحذف ہے جیسے: (اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الحَمِيْدُ) یا واجب التصدیر ہے جیسے: اسمائے استفہام وشرط، اور (کَم) خبریہ یا مقرون بلام ابتدا ہے یا وہ جملہ اسمیہ جس میں مبتدا کی خبر طلبی ہو، ان سب پر داخل نہیں ہوتے، پس یوں نہیں کہا جاتا: (كَانَ زَيْدٌ اِضْرِبْهُ)؟

جواب: یہاں پر جملہ اسمیہ بیان کرنے سے نوع مدخول کی تعیین مقصود ہے، عموم مراد نہیں، یعنی جملہ فعلیہ پر داخل نہیں ہوتے۔

۵ قوله: اى المبتدَاء والخبَر: اس تفسیر سے مراد مجموعہ مبتدا وخبر ہے، کیونکہ یہ جملہ کی تفسیر ہے جو بغیر اس مراد کے صحیح نہیں ہو سکتی، جملہ اسمیہ کی تفسیر مبتدا وخبر کے ساتھ کرنے میں (اَقَائِمُ الزَّيْدَانِ) سے احتراز ہے، کیونکہ اس میں اگرچہ (قَائِمٌ) مبتدا، اور (الزَّيْدَانِ) خبر ہے، مگر غیر مشہور، اور مبتدا وخبر کے اطلاق سے ذہن کا تبادر مشہور کی جانب ہوتا ہے، لہٰذا یہ مبتدا وخبر مدخول ہونے سے نکل گئے، یا یوں کہا جائے کہ یہ اگرچہ جملہ اسمیہ ہے، مگر مبتدا وفاعل سے مرکب ہے، اور افعالِ ناقصہ ایسے جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں جو مبتدا، اور خبر سے مرکب ہو، اس لئے کہ افعالِ ناقصہ مبتدا کی قسم مشہور کے نواسخ سے ہیں، قسم غیر مشہور کے نواسخ سے نہیں، اسی طرح (هَيْهَاتَ زَيْدٌ) سے بھی احتراز ہوگیا کہ وہ بھی ایک قول پر مبتدا، اور فاعل سے مرکب ہے۔

۶ قوله: ويسمّى اسمهَا:

سوال: ضمیر مضاف الیہ کا مرجع افعالِ ناقصہ ہیں تو مفادِ عبارت یہ ہوا کہ جزوِ اوّل مجموعہ افعالِ ناقصہ کا اسم کہلاتا ہے، حالانکہ ایسا نہیں، بلکہ جزوِ اوّل ان میں سے جن کے ساتھ مذکور ہوگا، اس کا اسم کہلائے گا جیسے: (كَانَ زَيْدٌ قَائِمًا) میں (زَيْد) اسمِ كَانَ ہے، نہ تمام افعالِ ناقصہ کا اسم؟

جواب: ضمیر مضاف الیہ کا مرجع مطلقاً افعالِ ناقصہ نہیں، حتیٰ کہ سوالِ مذکور وارد ہو، بلکہ بطورِ استخدام اس کا مرجع الافعال الناقصة المذكورة مع الجزء الاوّل ہے، اور ظاہر کہ جزوِ اوّل کے ساتھ کل افعالِ ناقصہ بیک وقت مذکور نہیں ہوتے، بلکہ ان میں سے کوئی ایک مذکور ہوتا ہے تو جو مذکور ہوگا، جزوِ اوّل اسی کا اسم ہے، اگر (كَانَ) مذکور ہو تو اسمِ كَانَ، اور اگر صَارَ مذکور ہو تو اسمِ صَارَ، و على هٰذا القياس، ''ایضاح'' میں فرمایا کہ اسمِ كَانَ، اور خبر كَان وغیرہ میں اضافت از قبیلِ اِضَافَةُ الْمَعْمُولِ الَى الْعَامِلِ ہے، ورنہ در حقیقت جزوِ اوّل كَانَ کا اسم بمعنیٰ (نام) نہیں، اسی طرح جزوِ دوم خبرِ كَانَ نہیں، وہ تو جزوِ اوّل کی خبر ہے، (ضَرَبَ زَيْدٌ عَمْرًا) میں (زَيْد) کو اسم اور (عَمرًا) کو خبر نہیں کہتے، بلکہ فاعل، اور مفعول سے تعبیر کرتے ہیں، تاکہ دونوں فعل تام، اور فعل ناقص میں امتیاز رہے، (كَانَ) کے مرفوع کو فاعل نہیں کہتے، اس لئے کہ فاعل حقیقت میں مصدر خبر ہے جو اسم کی طرف مضاف ہو، پس (كَانَ زَيْدٌ قَائِمًا) بمعنیٰ (كَانَ قِيَامُ زَيْدٍ) ہے، اسی سبب سے ان افعال کی خبر، خبر مبتدا کی طرح محذوف نہیں ہوتی، اور (كَانَ) کے منصوب کو مفعول نہیں کہتے، اس لئے کہ ہر فعل کے لئے فاعل ضروری ہے کہ بغیر اس کے جملہ متحقق نہیں ہوتا، اور مفعول سے استغنا ہوتا ہے، اور ان افعال میں منصوب سے استغنا نہیں ہوتا، اسی واسطے ان کے منصوب کو مفعول نہیں کہتے، ''رضی''، لیکن ''تسہیل'' میں فرمایا کہ ان افعال کے مرفوع کو اسم، اور فاعل دونوں کے ساتھ موسوم کرتے ہیں، اور منصوب کو خبر، اور مفعول کے ساتھ، مگر اطلاقِ نادر ہے۔

ے قوله: ثلثة عشر فعلا: ملحقات ان کے علاوہ ہیں، چنانچہ (صَارَ) کے ملحقات یہ ہیں:

(۱) آضَ جیسے:

وبالمخض حتیٰ آض جعدًا عنطنطا　　　اذا قام ساوی غارب العجل غاربه

ای ور بيته بالمخض، (مخض) بمعنیٰ لبن خالص، (جعد) بمعنیٰ سخت، (عنطنط) بمعنیٰ (طویل)، (غارب) بمعنیٰ (کاہل)، ربیتہٗ میں ضمیر کا مرجع بعیر ہے۔

(۲) رَجَعَ، جیسے حدیث میں ہے: (لَا تَرْجِعُوا بَعْدِیْ کُفَّارًا)

(۳) عَادَ، جیسے:

وکان مضلی من هدیت برشده　　　فلله مغو عاد بالرّشد آمرا

(۴) استحال، جیسے حدیث میں: فاستحالت غربًا۔

(۵) قَعَدَ، جیسے عرب کہتے ہیں: ارهف شفرته حتیٰ قعدت کانها حربة، لیکن بمعنی صَارَ ہونے کے لئے یہ شرط ہے کہ (قَعَدَ) کی خبر (کائ) کے ساتھ مصدر ہو۔

(۶) اِرْتَدَّ، جیسے آیت کریمہ: (فَارْتَدَّ بَصِيْرًا)

(۷) تَحَوَّلَ، جیسے:

وبدلت قرحًا دامیًا بعد صحة　　　فیالك من نعمی تحولن ابؤسا

(۸) حَارَ، جیسے:

وما المرء الَّا کاشهاب وضوئه　　　یحور رمادًا بعد اذ هو ساطع

اور مَا زَالَ کے ملحقات یہ ہیں: مَارَنی مَارَامَ جب کہ یہ دونوں (کَانَ دَائمًا کذَا) کے معنی میں ہوں، اور اَصْبَحَ کے ملحقات یہ ہیں: غَدَا، رَاحَ، جب کہ اوّل (کَانَ فِی الغَدَاۃ کذَا) اور دوم (کَانَ فِی الرَّوَاحِ کذَا) کے معنی میں ہوں، یہ ملحقات سماعی ہیں، قیاسی نہیں، اس لئے کہ (اِنْتَقَلَ) بمعنی تَحَوَّلَ ہے، اس کے باوجود ملحق بصَارَ نہیں، مَاانفصَلَ، اور مَا فَارَقَ بمعنی مَا انفكَّ ہیں، لیکن ملحقات سے نہیں، اسی واسطے ان سب کا استعمال افعالِ ناقصہ کی طرح نہیں ہوتا۔۱۲

ترکیب

قوله: النَّوع العَاشر الافعَال النَّاقصه: اس میں (اَلنَّوْعُ) موصوف، (اَلْعَاشِرُ) صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتدا، (اَلْاَفْعَالُ) موصوف، (اَلنَّاقِصَةُ) صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

قوله: و انَّمَا سمِّیت ناقصَة لانهَا لا تکون بمجرَّد الفَاعل



کلامًا تامًّا: اس میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح یا استیناف، (اِنَّمَا) اداۃ قصر مبنی بر سکون، (سُمِّیَتْ) فعل ماضی مجہول مبنی بر فتح صیغہ واحد مؤنث غائب، اس میں (ھِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے **الافعال النّاقصة**، (نَاقِصَةً) مفعول بہ، (ل) حرفِ جار مبنی بر کسر، (اَنَّ) حرفِ مشبہ بالفعل موصولِ حرفی مبنی بر فتح، (ھَا) ضمیر منصوب متصل اسم منصوب محلا مبنی بر سکون راجع بسوئے **الافعال النّاقصة**، (لَاتَکُوْنُ) نفی فعل مضارع معروف صیغہ واحد مؤنث غائب (فعل ناقص)، اس میں (ھِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ ذوالحال، (بَا) حرفِ جار مبنی بر کسر، (مُجَرَّدِ) مضاف، (اَلْفَاعِلِ) مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتَةً) مقدر کا، (ثَابِتَةً) اسمِ فاعل صیغہ واحد مؤنث، اس میں (ھِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے ذوالحال، (ثَابِتَةً) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر اسم تَکُوْنُ مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ اَنَّ، (کَلَامًا) موصوف، (تَامًّا) اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف، (تَامًّا) اسمِ فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر، (لَاتَکُوْنُ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر، (اَنَّ) کا اسم اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر صلہ، (اَنَّ) موصولِ حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو (سُمِّیَتْ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور مفعول بہ اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

قوله: فَلَا تخلوا عن نقصان: اس میں (فَا) فصیحہ مبنی بر فتح، (لَا تَخْلُوْا) نفی فعل مضارع معروف صیغہ واحد مؤنث غائب، اس میں (ھِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے (**الافعال النّاقصة**)، (عَنْ) حرفِ جار مبنی بر سکون، (نُقْصَانٍ) مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (لَا تَخْلُوْا) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا ہوئی شرط محذوف **اِذَا لَمْ تَکُنْ بِمُجَرَّدِ الفَاعِلِ کَلَامًا تَامًّا** کی جس میں (اِذَا) ظرفِ زمان متضمن معنی شرط مبنی بر سکون مفعول فیہ مقدم، (لَمْ تَکُنْ) فعل مضارع معروف صیغہ واحد مؤنث غائب بحث نفی جحد بلم در فعل مستقبل معروف (فعل ناقص)، اس میں (ھِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ ذوالحال، (بَا) حرفِ جار مبنی بر کسر، (مُجَرَّدِ) مضاف، (اَلْفَاعِلِ) مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتَةٌ) مقدر کا، (ثَابِتَةٌ) اسمِ فاعل صیغہ واحد مؤنث، اس

میں (هِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے ذوالحال، (ثَابِتَةٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر اسمِ تَكُنْ مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے الافعال النّاقصة، (كَلامًا) موصوف، (تَامًّا) اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف، (تَامًّا) اسمِ فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر، (لَمْ تَكُنْ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر اور مفعول فیہ مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

قوله: وهيَ تدخل على الجملَة الاسميَّة اى المبتدَاء والخبر: اس میں (و) حرفِ عطف یا استیناف مبنی بر فتح، (هِيَ) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے الافعالُ النّاقصة، (تَدْخُلُ) فعل مضارع معروف صیغہ واحد مؤنث غائب، اس میں (هِيَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا، (عَلٰى) حرفِ جار مبنی بر سکونِ مقدر، (اَلْجُمْلَةِ) موصوف، (اَلْاِسْمِيَّةِ) اسمِ منسوب صیغہ واحد مؤنث، اس میں (هِيَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف، (اَلْاِسْمِيَّةِ) اسمِ منسوب اپنے نائب فاعل سے مل کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر معطوف علیہ یا مبدل منہ، (اَیْ) حرفِ تفسیر مبنی بر سکون، (اَلْمُبْتَدَاءِ) معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اَلْخَبَرِ) معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر عطف بیان یا بدل الکل، معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے مل کر یا مبدل منہ اپنے بدل الکل سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (تَدْخُلُ) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ صغریٰ ہو کر خبر مرفوع محلا (هِيَ) مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ کبریٰ ذاتِ وجہین معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

قوله: فترفع الجزء الاوّل منهَا: اس میں (فَا) حرفِ تفصیل مبنی بر فتح، (تَرْفَعُ) فعل مضارع معروف صیغہ واحد مؤنث غائب، اس میں (هِيَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے الافعال النّاقصة، (اَلْجُزْءَ) موصوف، (اَلْاَوَّلَ) اسمِ تفضیل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف، (اَلْاَوَّلَ) اسمِ تفضیل اپنے فاعل سے مل کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر ذوالحال، (مِنْ) حرفِ جار مبنی بر سکون، (هَا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلا مبنی بر سکون راجع بسوئے الجملة الاسمية، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتًا) مقدر کا، (ثَابِتًا) اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر،

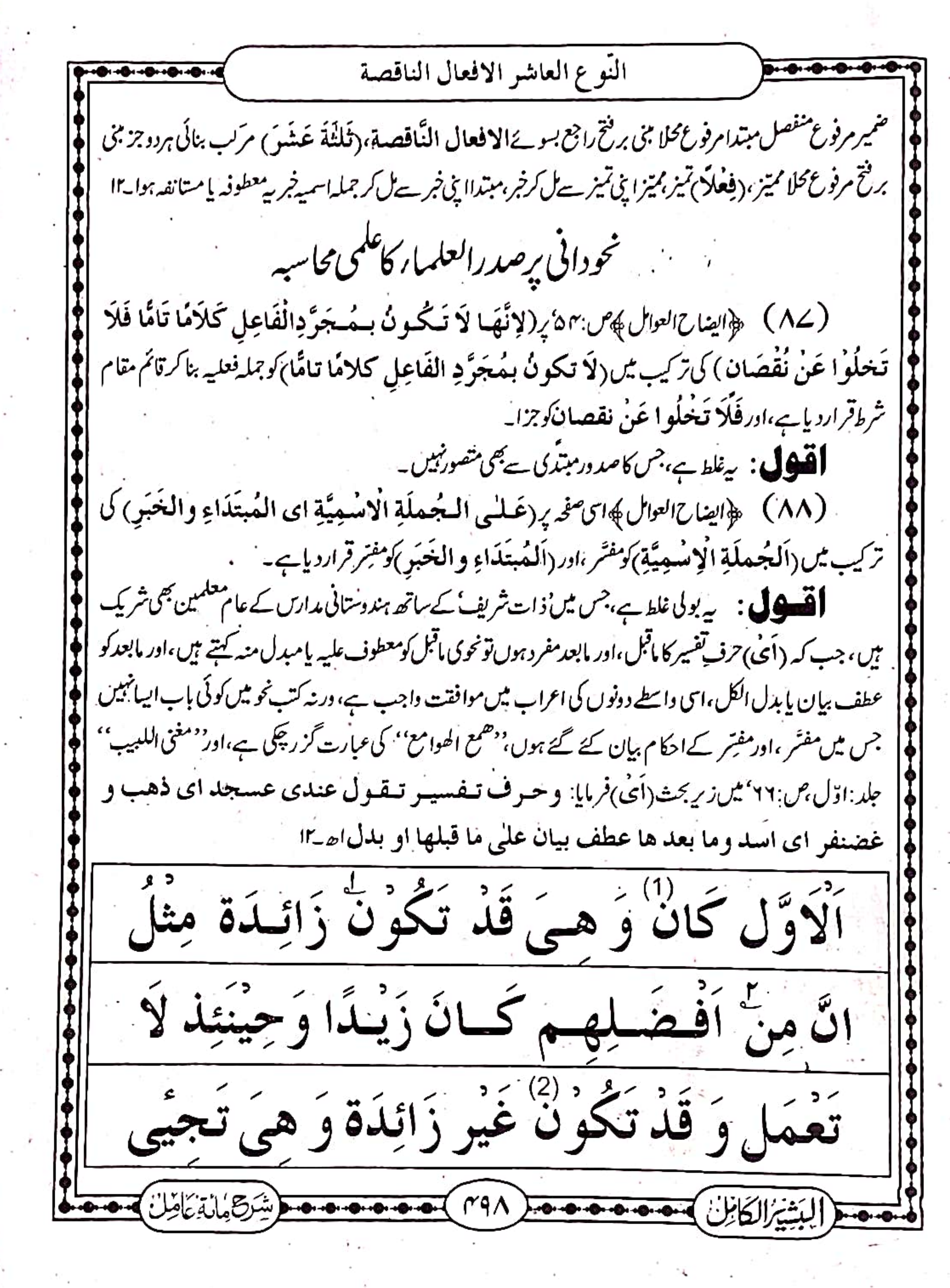
اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے ذو الحال، (ثَابِتًا) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر حال، ذو الحال اپنے حال سے مل کر مفعول بہ، (تَرْفَعُ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مفصلہ ہوا۔

قوله: و یُسَمّٰی اِسمهَا: اس میں (و) حرفِ عطف یا استیناف مبنی بر فتح، (یُسَمّٰی) فعل مضارع مجہول مرفوع تقدیراً صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے الْجُزْءُ الاوَّل، (اِسْمَ) مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر سکون راجع بسوئے الافعَال النّاقصة، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ، (یُسَمّٰی) فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

قوله: و تنصب الجزء الثّانی منهَا: اس میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (تَنْصِبُ) فعل مضارع معروف مرفوع لفظاً صیغہ واحد مؤنث غائب، اس میں (هِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے الافعال النّاقصة، (اَلْجزْءَ) موصوف، (اَلثَّانِی) اسم منقوص منصوب لفظاً صفت، (اَلْجُزْءَ) موصوف اپنی صفت سے مل کر ذو الحال، (مِنْ) حرفِ جار مبنی بر سکون، (هَا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلا مبنی بر سکون راجع بسوئے الجملة الاسمیة، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتًا) مقدر کا، (ثَابِتًا) اسم فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے ذو الحال، (ثَابِتًا) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر حال، ذو الحال اپنے حال سے مل کر مفعول بہ، (تَنْصِبُ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قوله: ویسمّی خبرهَا: میں (و) حرفِ عطف یا استیناف مبنی بر فتح، (یُسَمّٰی) فعل مضارع مجہول صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے الجزءُ الثّانی، (خَبَرَ) مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر سکون راجع بسوئے الافعال النّاقصة، (خَبَرَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ، (یُسَمّٰی) فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

قوله: و هیَ ثلٰثةَ عشر فعلاً: اس میں (و) حرفِ عطف یا استیناف مبنی بر فتح، (هِیَ)



ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے الافعال النّاقصة، (ثَلٰثَةَ عَشَرَ) مرکب بنائی ہر دو جز مبنی بر فتح مرفوع محلا ممیز، (فِعْلاً) تمیز، ممیز اپنی تمیز سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔۱۲

نحو دانی پر صدر العلماء کا علمی محاسبہ

(۸۷) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:۵۴، پر (لِاَنَّهَا لَا تَكُوْنُ بِمُجَرَّدِ الْفَاعِلِ كَلَامًا تَامًّا فَلَا تَخلُوْا عَنْ نُقْصَانٍ) کی ترکیب میں (لَا تكونُ بمُجَرَّدِ الفَاعِلِ كلامًا تامًّا) کو جملہ فعلیہ بنا کر قائم مقام شرط قرار دیا ہے، اور فَلَا تَخلُوا عَنْ نقصان کو جزا۔

اقول: یہ غلط ہے، جس کا صدور مبتدی سے بھی متصور نہیں۔

(۸۸) ﴿ایضاح العوامل﴾ اسی صفحہ پر (عَلَى الجُملَةِ الْاِسْمِيَّةِ ای المُبتَدَاءِ والخَبَرِ) کی ترکیب میں (اَلجُملَةِ الْاِسْمِيَّةِ) کو مفسَّر، اور (اَلْمُبتَدَاءِ و الخَبَرِ) کو مفسِّر قرار دیا ہے۔

اقول: یہ بولی غلط ہے، جس میں 'ذات شریف' کے ساتھ ہندوستانی مدارس کے عام معلمین بھی شریک ہیں، جب کہ (اَیْ) حرف تفسیر کا ماقبل، اور مابعد مفرد ہوں تو نحوی ماقبل کو معطوف علیہ یا مبدل منہ کہتے ہیں، اور مابعد کو عطف بیان یا بدل الکل، اسی واسطے دونوں کی اعراب میں موافقت واجب ہے، ورنہ کتب نحو میں کوئی باب ایسا نہیں جس میں مفسَّر، اور مفسِّر کے احکام بیان کئے گئے ہوں، ''ھمع الھوامع'' کی عبارت گزر چکی ہے، اور ''مغنی اللبیب'' جلد: اوّل، ص:٦٦' میں زیر بحث (اَیْ) فرمایا: وحرف تفسير تقول عندی عسجد ای ذهب و غضنفر ای اسد وما بعد ها عطف بیان علی ما قبلها او بدل اھ۔۱۲

اَلْاَوَّل كَانَ (1) وَهِيَ قَدْ تَكُوْنُ زَائِدَة مِثْلُ
اِنَّ مِنْ اَفْضَلِهِم كَانَ زَيْدًا وَحِيْنَئِذ لَا
تَعْمَل وَ قَدْ تَكُوْنُ (2) غَيْر زَائِدَة وَ هِيَ تَجِيُ

عَلٰى مَعْنَيَيْن نَاقِصَة وَ تَامَّة

ا **قوله: و قد تكون زائدة:** یعنی (کان) کبھی زائد ہوتا ہے کہ اس کا عدم معنی مقصود کے لئے مخل نہیں ہوتا، لیکن زائد وسط کلام میں ہوتا ہے، اوّل میں نہیں، زائدة دو قسم پر ہے:

اوّل: وہ کہ کسی معنی کا افادہ نہ کرے جیسے: كَيْفَ نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا میں کہ معنی ماضی کا مفید نہیں، ورنہ استبعاد کا محل نہ رہے گا جو کیف سے مستفاد ہو رہا ہے کہ جس سے کلام کیا جائے وہ باعتبار زمانہ ماضی مہد میں صبی تو ہوتا ہی ہے، اور لفظ (صَبِيًّا) حال مؤکدہ ہے کہ صبی ہونا (فِي الْمَهْدِ) سے مفہوم ہوتا ہے۔

دوم: وہ کہ صرف زمانہ کا افادہ کرے، اسم وخبر کا طالب نہ ہو، کیونکہ معنیٰ (کون) سے خالی ہے جو اسم وخبر کے مقتضی ہوتے ہیں جیسے: مثال کتب میں۔

۲ **قوله: اِنَّ مِنْ اَفْضَلِهِمْ كَانَ زَيْدًا:** اس مثال میں یہ جائز نہیں کہ (زَيْدًا) کو اسمِ اِنَّ اور (كَانَ) کو اس کی خبر قرار دیں، اور (مِنْ اَفْضَلِهِمْ) کو (خبرِ کان) جیسے کہ بعض نے گمان کیا ہے، کیونکہ اس تقدیر پر خبرِ اِنَّ غیر ظرف کی اس کے اسم پر تقدیم لازم آئے گی جو ممتنع ہے، اس قسم کو زائدة اس لئے قرار دیا کہ قسم اوّل کی طرح رافع و ناصب نہیں تو عدم عمل میں اس کے ساتھ تشبیہ دے کر اس کے اسم کے ساتھ موسوم کر دیا، ورنہ یہ حقیقتاً زائد نہیں کہ معنی زمان کا افادہ کر رہا ہے، قسم اوّل کی زیادت میں کوئی خفا نہیں، اس قسم کی زیادت میں خفا ہے، اسی واسطے مصنف نے اس کی مثال پر اکتفا کیا، تاکہ خفا زائل ہو جائے، اور وجہ تسمیہ کی جانب اس قول سے اشارہ کیا: (وَحِينَئِذٍ لَا تَعْمَلُ)

سوال: اس مثال میں (مِنْ) کی زیادت کا بھی احتمال ہے، مصنف نے زیادتِ كَانَ کے لئے کیوں معیّن کر دیا؟

جواب: (كَانَ) لفظ، اور معنی دونوں کے اعتبار سے زائد ہے، اور (مِنْ) صرف معنی کے اعتبار سے، لفظ کے اعتبار سے نہیں کہ عمل کر رہا ہے، **نظر برآں** مصنف نے اس کو کان زائدة کی مثال قرار دیا فتأمّل ۔۱۲

(1) كَانَ: اصل میں (کون) بفتح عین یا بالضم عین تھا، (واو) بوجہ تحرک وانفتاح ماقبل الف ہو گیا۔

(2) قَدْ تكون:

سوال: قَدْ برائے تقلیل ہوتا ہے، جب کہ مضارع پر داخل ہو، پس اس تقدیر پر لازم آئے گا کہ (کَانَ) کی عدم زیادت بہ نسبت زیادت قلیل ہو، حالانکہ زیادت قلیل ہے؟

جواب: (قَدْ) یہاں پر مجرد تحقیق کے لئے ہے جیسے: (قَدْ یَعْلَمُ اللّٰہُ) میں۔۱۲

ترکیب

قولہ: الاوّل کان: میں (اَلْاَوَّلُ) اسمِ تفضیل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے الفعل موصوف مقدر، (اَلْاَوَّلُ) اسمِ تفضیل اپنے فاعل سے مل کر صفت، موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر مبتدا، (کَانَ) مراد اللفظ مرفوع تقدیراً خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مبینہ ہوا۔

قولہ: وھیَ قَد تکون زَائدۃ: اس میں (و) حرفِ عطف یا استیناف مبنی بر فتح، (ھِیَ) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے کَانَ، (قَدْ) حرفِ تقلیل مبنی بر سکون، (تَکُوْنُ) فعل مضارع معروف صیغہ واحد مؤنث غائب (فعل ناقص)، اس میں (ھِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا، (زَائِدَۃً) اسمِ فاعل صیغہ واحد مؤنث، اس میں (ھِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ تکونُ، (زَائِدَۃً) اسمِ فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، (تَکُوْنُ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ صغریٰ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ کبریٰ ذات وجہین معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

قولہ: مثل انّ من افضلھم کان زیدًا: اس میں (مِثْلُ) مضاف، (اِنَّ مِنْ اَفْضَلِھِمْ کَانَ زَیْدًا) مراد اللفظ مجرور تقدیراً مضاف الیہ، (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُہٗ) مقدر کی، (مِثَالُ) مضاف، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے کَانَ زائدۃ، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

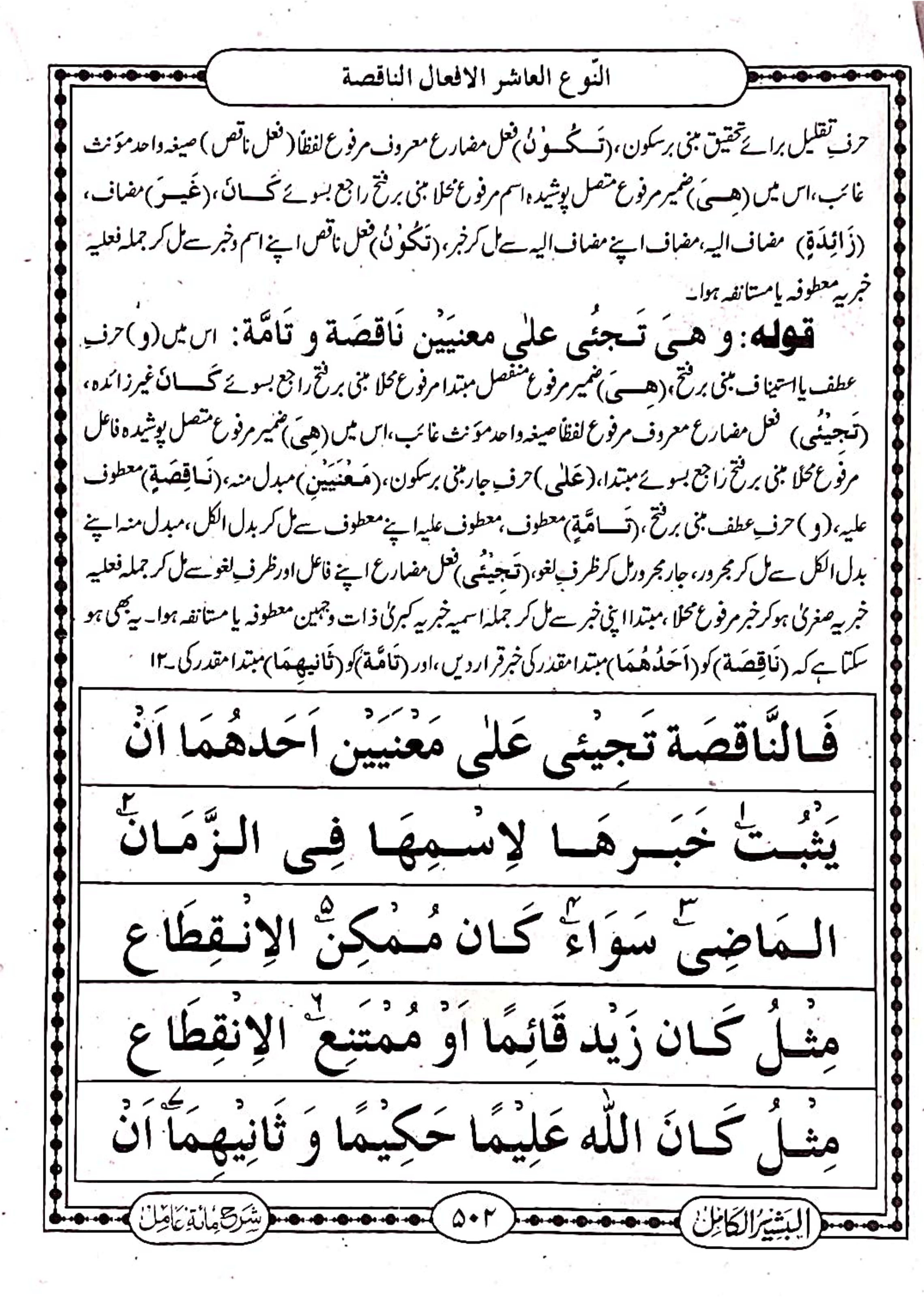
بر تقدیر ارادۂ معنیٰ انّ من افضلھم کان زیدًا: اس میں (اِنَّ) حرفِ مشبہ بالفعل مبنی بر فتح، (مِنْ) حرفِ جار مبنی بر سکون، (اَفْضَلِ) اسمِ تفضیل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھُمْ) پوشیدہ جس میں (ھَا) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے موصوف مقدر (رِجَالُ) یا (اَلرِّجَالُ)، (م) علامت جمع۔

موصوف مقدر کی تنکیر، اور تعریف کا اختلاف اس پر مبنی ہے کہ اسمِ تفضیل مضاف کی اضافت لفظیہ ہوتی ہے یا معنویہ، (اَفْضَلِ) اسمِ تفضیل اپنے فاعل سے مل کر مضاف، (هِمْ) میں (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر کسر راجع بسوئے غائب معہود، (م) علامت جمع مذکر، (اَفْضَلِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر صفت، موصوف مقدر رِجَالُ یا الرِّجَالُ اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا، (ثَابِتٌ) اسم فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هــو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ اِنَّ مؤخر، (ثَابِتٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر مقدم، (کَانَ) زائدۃ مبنی بر فتح، (زَیْدًا) اسمِ مؤخر، (اِنَّ) اپنے اسمِ مؤخر اور خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

یہ ترکیب بریں تقدیر کہ (مِـنْ) برائے تبعیض ہے، اور معنی یہ ہوں گے کہ "بے شک زید قوم کے فاضل ترین لوگوں سے تھا"، اور بر تقدیر زیادت (مِـنْ) معنی یہ ہوں گے کہ "بے شک زید ان سے فاضل تر تھا"، اور ترکیب یوں ہوگی، (اِنَّ) حرفِ مشبہ بالفعل مبنی بر فتح، (مِنْ) حرفِ جار زائد مبنی بر سکون، (اَفْـضَلِ) اسمِ تفضیل مضاف صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے زَیْدٌ، اور (هِمْ) میں (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر کسر راجع بسوئے معہود، (م) حرفِ علامت جمع مذکر مبنی بر سکون، (اَفْضَلِ) اسمِ تفضیل، مضاف اپنے مضاف الیہ اور فاعل سے مل کر خبر مقدم مجرور لفظاً مرفوع معنًی بنا بر خبریت، (کَـــانَ) زائد مبنی بر فتح، (زَیْدًا) اسمِ مؤخر، (اِنَّ) حرفِ مشبہ بالفعل اپنے اسم مؤخر، اور خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

قــولــه: وحـيـنـئـذٍ لا تعمل: اس میں (و) حرفِ عطف یا استیناف مبنی بر فتح، (حِیْنَ) مضاف، (اِذْ) ظرفِ زمان مبنی بر سکون مضاف الیہ مجرور محلاً مضاف (ٍ) تنوین عوض مضاف الیہ محذوف کے جو (کَانَتْ زَائِدَۃً) ہے، (اِذْ) مضاف عوض مضاف الیہ محذوف سے مل کر مضاف الیہ ہوا (حِیْنَ) مضاف کا، (حِیْنَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ مقدم منصوب لفظاً، یا (حِیْــنَ) کہ مبدل منہ، اور (اِذْ) عوض مضاف الیہ سے مل کر بدل الکل، مبدل منہ اپنے بدل الکل سے مل کر مفعول فیہ منصوب لفظاً (لَا تَـعْمَلُ) نفی فعل مضارع معروف مرفوع لفظاً صیغہ واحد مؤنث غائب، اس میں (هِــیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے کَانَ، (لَا تَعْمَلُ) فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

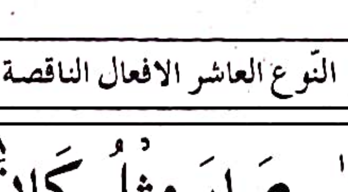
قوله: و قد تکون غیر زائدۃ: اس میں (و) حرفِ عطف یا استیناف مبنی بر فتح، (قَدْ)



حرفِ تقلیل برائے تحقیق مبنی بر سکون، (تَکُوْنُ) فعل مضارع معروف مرفوع لفظاً (فعل ناقص) صیغہ واحد مؤنث غائب، اس میں (هِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے کَانَ، (غَیْرَ) مضاف، (زَائِدَةٍ) مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر، (تَکُوْنُ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

قوله: و هِیَ تَجِئُی علٰی معنیین ناقصة و تامّة: اس میں (و) حرفِ عطف یا استیناف مبنی بر فتح، (هِیَ) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے کَانَ غیر زائدہ، (تَجِیْئُ) فعل مضارع معروف مرفوع لفظاً صیغہ واحد مؤنث غائب، اس میں (هِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا، (عَلٰی) حرفِ جار مبنی بر سکون، (مَعْنَیَیْنِ) مبدل منہ، (نَاقِصَةٍ) معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (تَامَّةٍ) معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر بدل الکل، مبدل منہ اپنے بدل الکل سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (تَجِیْئُ) فعل مضارع اپنے فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ صغریٰ ہو کر خبر مرفوع محلاً، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ کبریٰ ذات وجہین معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ (نَاقِصَةٌ) کو (اَحَدُهُمَا) مبتدا مقدر کی خبر قرار دیں، اور (تَامَّةٌ) کو (ثَانِیْهِمَا) مبتدا مقدر کی۔۱۲

فَالنَّاقِصَةُ تَجِیْئُی عَلٰی مَعْنَیَیْن اَحَدُهُمَا اَنْ
یَثْبُتَ[1] خَبَرُهَا لِاِسْمِهَا فِی الزَّمَانِ[2]
الْمَاضِیْ[3] سَوَاءٌ[4] کَانَ مُمْکِنَ[5] الْاِنْقِطَاعِ
مِثْلُ کَانَ زَیْد قَائِمًا اَوْ مُمْتَنِعَ[6] الْاِنْقِطَاعِ
مِثْلُ کَانَ اللّٰهُ عَلِیْمًا حَکِیْمًا وَ ثَانِیْهِمَا[7] اَنْ



يَكُوْنُ بِمَعْنٰى صَارَ مِثْلُ كَانَ[۸] الفَقِيْرُ غَنِيًّا

اَیْ صَارَ الفَقِيْرُ غَنِيًّا

[۱] **قوله: اَن يثبت خبرها:** خبرِ کَانَ فعل ماضی نہیں ہوتی کہ (کَانَ) خود زمانہ گزشتہ پر دلالت کرتا ہے، مگر جب کہ (قَدْ) کے ساتھ ہو جیسے: (کَانَ قَدْ قَعَدَ) یا شرط واقع ہو جیسے: (اِنْ کَانَ قَمِيْصُهُ قُدَّ مِنْ قُبُلٍ) ''درایہ''۔

[۲] **قوله: في الزَّمَان:** یعنی وہ زمانہ جس پر کون سے مشتق صیغہ فعل پر دلالت کرتا ہے، یہ مراد نہیں کہ زمانہ پر دلالت کرنے کے لئے فعل کے علاوہ دوسرا لفظ لایا جائے گا۔

[۳] **قوله: المَاضِي:** یعنی ثبوتِ خبر برائے اسم زمانہ ماضی میں (کَانَ) کے ساتھ ہے، اور زمانہ حال یا استقبال میں (يَكُوْنُ) کے ساتھ ہوتا ہے، زمانۂ ماضی کا ذکر اس لئے کیا کہ کلام کَانَ میں ہے، اور (يَكُوْنُ) کا حکم اس پر مقایسہ کر کے معلوم ہو سکتا ہے، نیز آئندہ بیان کر رہے ہیں کہ مشتقات کا حکم ان افعال کی طرح ہے۔

[۴] **قوله: سواء كان الخ:** اس عبارت سے دو قول کے رَد کی جانب اشارہ ہے:

اوّل: یہ کہ بعض نے کہا تھا کہ (کَانَ) استمرار پر دلالت کرتا ہے یعنی اس کی خبر اسم کے لئے جمیع از منہ ماضیہ میں ثابت ہوتی ہے تو وہ (لَمْ يَزَلْ) کے مرادف ہے، اور انہوں نے دلیل میں یہ آیت کریمہ پیش کی: (وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا بَصِيْرًا) جب (کَانَ) زمانۂ ماضی میں استمرار کے واسطے ہوا تو (يَكُوْنُ) استمرار استقبالی کے لئے ہوگا، پس وہ (لَا يَزَالُ) کے ہم معنی ہوا۔

دوم: یہ کہ بعض نے کہا تھا کہ (کَانَ) انقطاع کے لئے مقتضی ہے یعنی اس بات کا کہ زمانۂ ماضی میں خبر کا ثبوت اسم کے لئے تھا، پھر منتفی ہو گیا۔

وجه رد یہ ہے کہ (کَانَ) کا مدلول باعتبار وضع مطلق ثبوت ہے وبس، تمام ازمنہ ماضیہ میں استمرار، یا زمانۂ ماضی میں انقطاع اس کا مدلولِ وضعی نہیں، قرائن خارجیہ سے ان کا اعتبار ہوتا ہے، جیسے آیت کریمہ میں: سَمِيْعٌ و بَصِيْرٌ کی نسبت اسمِ جلالت کی جانب قرینۂ استمرار ہے۔

۵؎ **قوله: ممكنُ الانقطَاع:** یعنی ثبوتِ خبر برائے اسم تا زمانہ حال نہیں، بلکہ زمانہ ماضی میں منقطع ہوگیا ہے جیسے: (كَانَ الشَّيْخُ شَابًا) کہ ثبوتِ شباب برائے شیخ تا زمانہ تکلم مستمر نہیں۔

٦؎ **قوله: او ممتنع اى بطريق دوام:** یعنی ثبوت خبر برائے اسم مستمر ہے، اس پر کبھی عدم طاری نہیں ہوا، اسی قبیل سے وہ (كَانَ) ہے جو صفاتِ باری تعالیٰ میں مستعمل ہوتا ہے جیسے: (كَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا)

۷؎ **قوله: ثانيهمَا ان يكون بمعنىٰ صَارَ:** یہ معنی بہ نسبت اوّل قلیل ہیں، اس عبارت میں مسامحہ ہے، کیونکہ (ثَانيهمَا) کی ضمیر مضاف الیہ کا مرجع (مَعْنَيَيْن) ہے، اور (اَنْ يَكُوْنَ) میں ضمیر اسم راجع بسوئے (ثَانيهمَا) ہے تو عبارت کے معنی یہ ہوئے کہ (كَانَ) کے دوسرے معنی یہ ہیں کہ وہ معنی (صَارَ) کے معنی میں ہوں، یہ درست نہیں، اس لئے کہ صَارَ کے معنی میں (كَانَ) ہوتا ہے، نہ اس کے معنی ثانی، یہ مسامحہ اس طرح دور ہوسکتا ہے کہ (اَنْ يَكُوْنَ) کو مصدر حینی قرار دیں یعنی اس سے پیشتر لفظ (وقت) مقدر مانیں، اور (اَنْ يَكُوْنَ) میں ضمیر اسم راجع بسوئے (كَانَ) ہو، اب تقدیر عبارت یہ ہوگی: ثَانيهمَا ثَابِتٌ وَقْتَ اَنْ يَكُوْنُ بمَعْنىٰ صَارَ، یعنی دوسرے معنی (كَانَ) کے اس وقت حاصل ہوتے ہیں جب کہ كَانَ بمعنی صَارَ ہو، یہ معنی درست ہیں۔

۸؎ **قوله: مثل كَان الفَقير غنيًا:** اس کے معنی یہ ہیں کہ فقیر غنی ہوگیا، اور اگر یہ معنی ہوں کہ فقیر غنی تھا، یعنی فقر سے پیشتر غنی تھا تو كَانَ بمعنی اوّل ہوا۔۱۲

ترکیب

قوله: فالنَّاقصة تجيئى علىٰ مَعنيَيْن: اس میں (فَا) حرفِ تفصیل مبنی بر فتح، (اَلنَّاقِصَةُ) صفت موصوف مقدر كَانَ کی، موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر مبتدا مرفوع تقدیرًا، (تَجِئُى) فعل مضارع معروف مرفوع لفظًا صیغہ واحد مؤنث غائب، اس میں (هِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلًا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا، (عَلٰى) حرفِ جار مبنی بر سکون، (مَعْنَيَيْن) مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (تَجِئُى) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ صغریٰ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ کبریٰ ذات وجہین مفصلہ ہوا۔

قوله: احدهمَا اَن یثبت خَبرهَا لاسمهَا فی الزَّمان المَاضی:
اس میں (اَحَدُ) مضاف، (هُمَا) میں (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے مَعنَیین، (م) حرف عماد مبنی بر فتح، (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون، (اَحَدُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، (اَنْ) ناصبہ موصولِ حرفی مبنی بر سکون، (یَثْبُتَ) فعل مضارع معروف منصوب لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب، (خَبَرُ) مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر سکون راجع بسوئے کَانَ ناقصہ، (خَبَرُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل، (ل) حرفِ جار مبنی بر کسر، (اِسْمِ) مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر سکون راجع بسوئے کَان النَّاقصة، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو اوّل، (فِیْ) حرفِ جار مبنی بر سکون مقدر، (اَلزَّمَان) موصوف، (اَلْمَاضِیْ) میں (ال) حرفِ تعریف مبنی بر سکون، (مَاضِی) اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف، (مَاضِیْ) اسمِ فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت، (اَلزَّمَان) موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو دوم، (یَثْبُتَ) فعل اپنے فاعل اور دونوں ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، (اَنْ) ناصبہ موصولِ حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر خبر مرفوع محلاً، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مبینہ ہوا۔

قوله: سَواء کَان ممکن الانقطاع: اس میں (سَوَاءٌ) اسمِ مصدر بمعنی (مُسْتَوٍ) خبر مقدم، (کَانَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے خبر کَانَ کا اسم کے واسطے زمانہ ماضی میں ثبوت، (مُمْکِنَ) اسمِ فاعل مضاف، (اَلْاِنْقِطَاعِ) مضافِ الیہ مجرور لفظاً مرفوع معنیً بنا بر فاعلیت، (مُمْکِنَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف علیہ،

او ممتنع الانقطاع: (اَوْ) حرفِ عطف مبنی بر سکون، (مُمْتَنِعَ) اسمِ فاعل مضاف، (اَلْاِنْقِطَاعِ) مضاف الیہ مجرور لفظاً مرفوع معنیً بنا بر فاعلیت، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر، (کَانَ) فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر بتاویل مصدر ہو کر مبتدائے مؤخر، مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مبینہ ہوا۔

قوله: مثل کانَ زَید قائمًا: میں (مِثْلُ) مضاف، (کَانَ زَیْدٌ قَائِمًا) مراد اللفظ مجرور تقدیراً مضاف الیہ، (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُهٗ) مقدر کی، (مِثَالُ) مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے خبر کَانَ جو ممکن الانقطاع ہو، (مِثَالُ) مضاف اپنے

مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ کانَ زید قائمًا: میں (کَانَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (فعل ناقص)، (زَیْدٌ) اسم، (قَائِمًا) اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلًا مبنی بر فتح راجع بسوئے زَیْد، (قَائِمًا) اسمِ فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، (کَانَ) فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

قوله: مثل کَانَ اللّٰهُ علیمًا حکیمًا: اس میں (مِثْلُ) مضاف، (کَانَ اللّٰهُ عَلِیْمًا حَکِیْمًا) مراد اللفظ مجرور تقدیرًا مضاف الیہ، (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُهُ) مقدر کی، (مِثَالُ) مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلًا مبنی بر ضم راجع بسوئے خبر کَانَ جو ممتنع الانقطاع ہو، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ کانَ اللّٰه علیمًا حکیمًا: میں (کَانَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (فعل ناقص)، (اسمِ جلالت) اسم، (عَلِیْمًا) صفت مشبّہ صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلًا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ جلالت، (عَلِیْمًا) صفت مشبّہ اپنے فاعل سے مل کر خبر اوّل، (حَکِیْمًا) صفت مشبّہ صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلًا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ جلالت، (حَکِیْمًا) صفت مشبّہ اپنے فاعل سے مل کر خبر دوم، (کَانَ) فعل ناقص اپنے اسم اور دونوں خبروں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

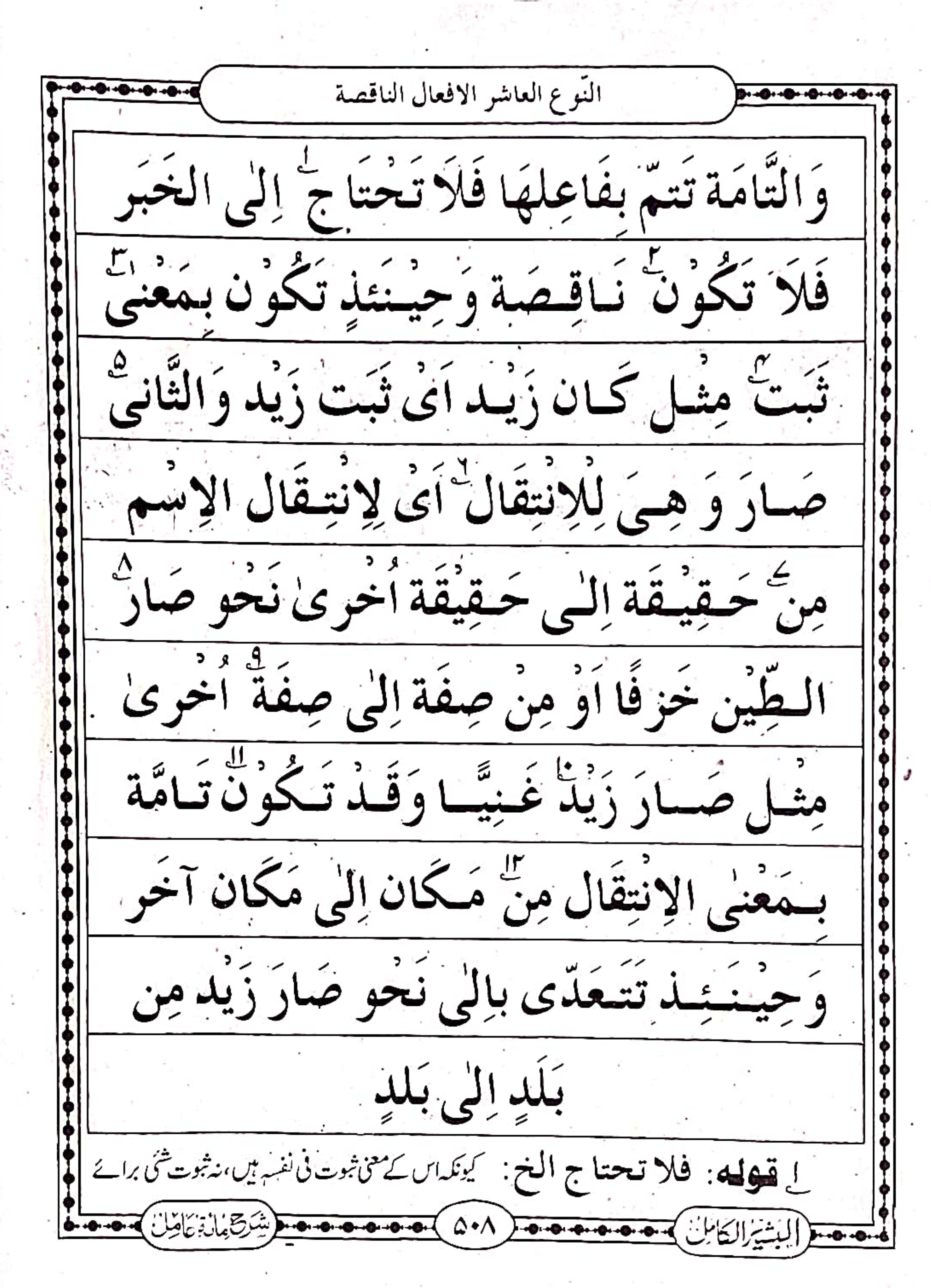
قوله: و ثانیهمَا ان یکون بمعنیٰ صَارَ: اس میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (ثَانِي) اسمِ منقوص مضاف، (هِمَا) میں (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلًا مبنی بر کسر راجع بسوئے مَعْنَیَیْن، (م) حرفِ عماد مبنی بر فتح، (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون، (ثَانِي) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا مرفوع تقدیرًا، (اَنْ) ناصبہ موصولِ حرفی مبنی بر سکون، (یَکُوْنَ) فعل مضارع معروف منصوب لفظًا (فعل ناقص) صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلًا مبنی بر فتح راجع بسوئے کَانَ ناقصہ بتاویل لفظ تاکہ ضمیر مذکور کا ارجاع درست ہو جائے، (بَا) حرفِ جار مبنی بر کسر، (مَعْنٰی) اسمِ مقصور مضاف، (صَارَ) مراد اللفظ مضاف الیہ مجرور تقدیرًا، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، مجرور تقدیرًا، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتًا)

مقدر کا، (ثَابِتًا) اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ یَکُوْنُ، (ثَابِتًا) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، (یَکُوْنُ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، (اَنْ) ناصبہ موصولِ حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قوله: مثل كانَ الفَقير غنيًّا اى صَار الفَقير غنيًّا: اس میں (مِثْلُ) مضاف، (کَانَ الْفَقِیْرُ غَنِیًّا) مراد اللفظ معطوف علیہ یا مبدل منہ، (اَیْ) حرفِ تفسیر مبنی بر سکون، (صَارَ الْفَقِیْرُ غَنِیًّا) مراد اللفظ عطف بیان یا بدل الکل، معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے مل کر یا مبدل منہ اپنے بدل الکل سے مل کر مضاف الیہ مجرور تقدیراً، (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُہٗ) مقدر کی، (مِثَالُ) مضاف، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے کَانَ بمعنیٰ صَارَ، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

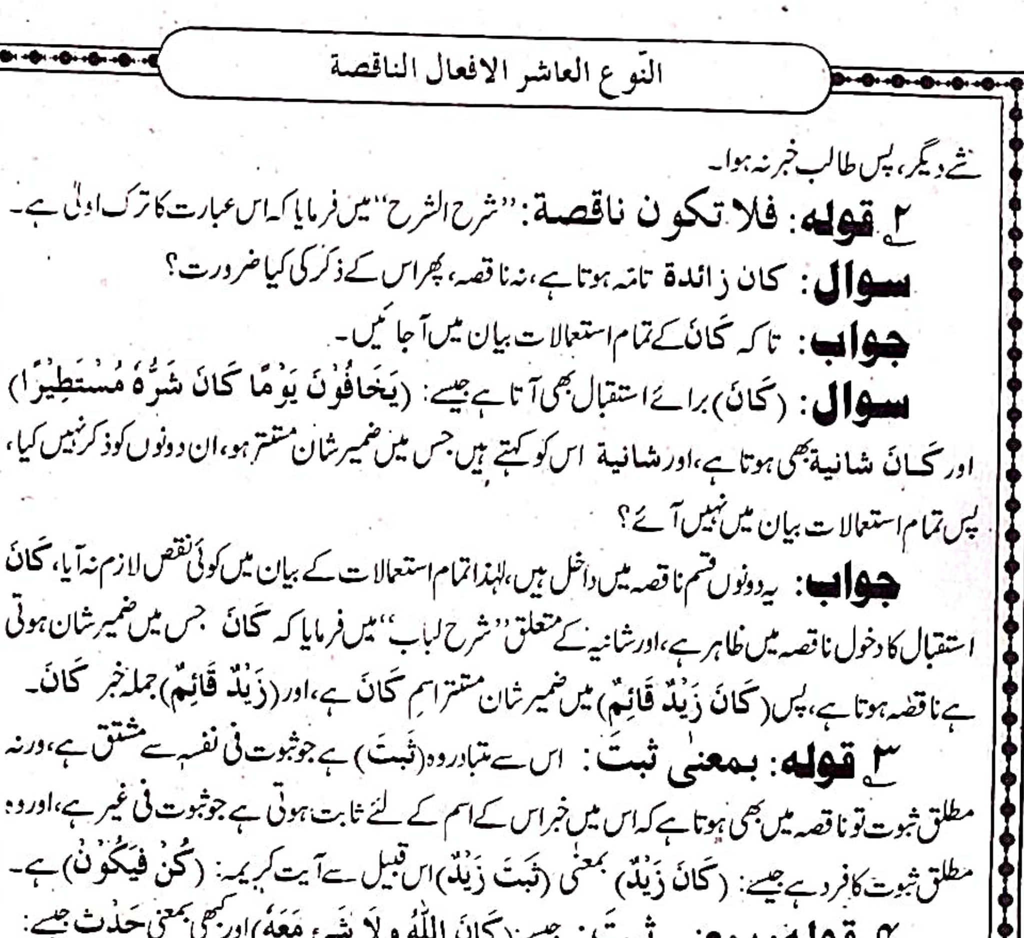
بر تقدیر ارادۂ معنیٰ كانَ الفَقير غنيًّا: اس میں (کَانَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح (فعل ناقص) صیغہ واحد مذکر غائب، (اَلْفَقِیْرُ) میں (ال) حرفِ تعریف مبنی بر سکون، (فَقِیْرُ) صفت مشبّہ صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف مقدر (اَلرَّجُلُ)، (اَلْفَقِیْرُ) صفت مشبّہ اپنے فاعل سے مل کر صفت، موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر اسم، (غَنِیًّا) صفت مشبّہ صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ کَانَ، (غَنِیًّا) صفت مشبّہ اپنے فاعل سے مل کر خبر، (کَانَ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

صَار الفَقير غنيًّا: اس میں (صَارَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح (فعل ناقص) صیغہ واحد مذکر غائب، (اَلْفَقِیْرُ) میں (ال) حرفِ تعریف مبنی بر سکون، (فَقِیْرُ) صفت مشبّہ صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف مقدر اَلرَّجُلُ، (اَلْفَقِیْرُ) صفت مشبّہ اپنے فاعل سے مل کر صفت، موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر اسم، (غَنِیًّا) صفت مشبّہ صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ صَارَ، (غَنِیًّا) صفت مشبّہ اپنے فاعل سے مل کر خبر، (صَارَ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔۱۲



وَالتَّامَة تتمّ بِفَاعِلهَا فَلَا تَحْتَاجُ[1] اِلٰى الخبر
فَلَا تَكُوْنُ[2] نَاقِصَة وَحِيْنَئِذٍ تكُوْن بِمَعْنَى[3]
ثَبَتَ[4] مِثْل كَان زَيْد اَىْ ثبت زَيْد وَالثَّانِىْ[5]
صَارَ وَ هِىَ لِلْاِنْتِقَال[6] اَىْ لِاِنْتِقَال الاِسْم
مِنْ[7] حَقِيْقَة اِلٰى حَقِيْقَة اُخْرىٰ نَحْو صَارَ[8]
الطِّيْن خزفًا اَوْ مِنْ صِفَة اِلٰى صِفَة[9] اُخْرىٰ
مِثْل صَارَ زَيْدٌ[10] غَنِيًّا وَقَدْ تَكُوْنُ[11] تَامَّة
بِمَعْنَى الاِنْتِقَال مِنْ[12] مَكَان اِلٰى مَكَان آخَر
وَحِيْنَئِذ تَتَعَدّى بِاِلٰى نَحو صَارَ زَيْد مِن
بَلَدٍ اِلٰى بلدٍ

[1] **قوله:** فلا تحتاج الخ: کیونکہ اس کے معنیٰ ثبوت فی نفسہ ہیں، نہ ثبوت شئ برائے



شے دیگر، پس طالب خبر نہ ہوا۔

۲ **قوله: فلا تکون ناقصة:** ''شرح الشرح'' میں فرمایا کہ اس عبارت کا ترک اولیٰ ہے۔

سوال: کان زائدة تامہ ہوتا ہے، نہ ناقصہ، پھر اس کے ذکر کی کیا ضرورت؟

جواب: تاکہ کَانَ کے تمام استعمالات بیان میں آجائیں۔

سوال: (کَانَ) برائے استقبال بھی آتا ہے جیسے: (یَخَافُوْنَ یَوْمًا کَانَ شَرُّهٗ مُسْتَطِیْرًا) اور کَانَ شانیة بھی ہوتا ہے، اور شانیة اس کو کہتے ہیں جس میں ضمیر شان مستتر ہو، ان دونوں کو ذکر نہیں کیا، پس تمام استعمالات بیان میں نہیں آئے؟

جواب: یہ دونوں قسم ناقصہ میں داخل ہیں، لہٰذا تمام استعمالات کے بیان میں کوئی نقص لازم نہ آیا، کَانَ استقبال کا دخول ناقصہ میں ظاہر ہے، اور شانیہ کے متعلق ''شرح لباب'' میں فرمایا کہ کَانَ جس میں ضمیر شان ہوتی ہے ناقصہ ہوتا ہے، پس (کَانَ زَیْدٌ قَائِمٌ) میں ضمیر شان مستتر اسمِ کَانَ ہے، اور (زَیْدٌ قَائِمٌ) جملہ خبر کَانَ۔

۳ **قوله: بمعنی ثبتَ:** اس سے متبادر وہ (ثَبتَ) ہے جو ثبوت فی نفسہٖ سے مشتق ہے، ورنہ مطلق ثبوت تو ناقصہ میں بھی ہوتا ہے کہ اس میں خبر اس کے اسم کے لئے ثابت ہوتی ہے جو ثبوت فی غیرہ ہے، اور وہ مطلق ثبوت کا فرد ہے جیسے: (کَانَ زَیْدٌ) بمعنی (ثَبتَ زَیْدٌ) اس قبیل سے آیت کریمہ: (کُنْ فَیَکُوْنُ) ہے۔

۴ **قوله: بمعنی ثبتَ:** جیسے: (کَانَ اللّٰهُ ولاَ شَیْءَ مَعَهٗ) اور کبھی بمعنی حَدثَ جیسے:

اذا کـان الشّتاء فادفئونی   فـانّ الشّیخ یهدمه الشّتاء

اور کبھی بمعنی (حضر) جیسے آیت کریمہ: (وَ اِنْ کَانَ ذُوْعُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ اِلٰی مَیْسَرَةٍ) ، ان استعمالات میں (کَانَ) خبر سے مستغنی ہے، اس لئے کہ معنی اور زمانہ دونوں پر دلالت کرتا ہے، لہٰذا تامہ ہوا۔

۵ **قوله: والثّانی صَارَ:** یہ بھی (کَانَ) کی طرح ناقصہ ہوتا ہے، اور یہ اکثر ہے، اور تامہ بھی ہوتا ہے، اور یہ قلیل ہے، دونوں میں فرق ہے جس کی طرف مصنف اپنے قول سے اشارہ فرماتے ہیں: وھی لِلانتقال، یعنی ناقصہ اس وقت ہوتا ہے جب کہ انتقال مخصوص کے لئے ہو جو کتاب میں مذکور ہے۔

۶ **قوله: لانتقال الاسم:** یعنی اسم کا ایک حقیقت سے دوسری حقیقت ہوجانا، یا ایک صفت کو چھوڑ کر دوسری صفت کے ساتھ متصف ہوجانا۔

علامت ناقصہ کی یہ ہے کہ اس کی خبر کا وجود بعد عدم ہوتا ہے جیسے: (صَارَ الطِّينُ خزفًا) میں کہ اولاً حقیقت حذف طین سے معدوم تھی، عدم کے بعد وجود میں آئی، ایسے ہی (صَارَ زَيْدٌ غَنِيًّا) میں کہ صفت تونگری پہلے زید میں معدوم تھی، پھر عدم کے بعد وجود میں آئی۔

۷ **قوله: من حقيقةٍ:** حقیقت وہ ہے کہ نفس الامر میں بغیر فرض فارض، اور بدون اعتبار معتبر متحقق ہو۔

۸ **قوله: مِنْ حقيقة الٰى الخ:** عام ازیں کہ دونوں حقیقتیں شخصی ہوں، اس صورت میں نوع منتقل ہوگی جیسے: (صَارَ الطِّينُ خَزفًا) کہ حقیقت طینیہ، اور ہے حقیقت خزفیہ اور، دونوں کی نوع ارض ہے جو صورتِ مذکورہ میں منتقل ہوئی، یا دونوں حقیقت نوعیہ ہوں، اس صورت میں جنس منتقل ہوگی جیسے: (صَارَ الْمَاءُ هَوَاءً) کہ (مَاء) اور (هَوَاء) حقیقت نوعیہ ہیں، جسم ان کے لئے جنس ہے جو منتقل ہوتا ہے۔

۸ **قوله: صَار الطِّين خزفًا:** اس لئے کہ حقیقت طینیہ اس صورت میں حقیقت خزفیہ کی جانب اپنی نوع کے اعتبار سے منتقل ہوئی ہے۔

۹ **قوله: الٰى صفةٍ اُخرىٰ:** یعنی ایک حال سے انتقال دوسرے حال کی جانب بدون تبدل حقیقت ہو۔

۱۰ **قوله: صَارَ زَيد غنيًّا:** معنی یہ ہیں کہ زید حال فلاکت سے حال تونگری کی طرف منتقل ہوا بغیر اس کے کہ اس کی حقیقت متبدل ہو۔

۱۱ **قوله: وقد تكونُ تامَّة:** کیونکہ اس وقت فاعل پر تمام ہوجاتا ہے، خبر کی احتیاج نہیں رہتی، اس تقدیر پر اپنے اصلی معنی میں جو انتقال ہیں مستعمل ہوتا ہے۔

۱۲ **قوله: مِن مكان الٰى مكان:** یعنی ایک مکان سے دوسرے مکان کی طرف جانے کے لئے جیسے مثال کتاب میں، یا ایک ذات سے دوسری ذات کی طرف جانے کے لئے جیسے: (صَارَ زَيْدٌ مِنْ بَكْرٍ اِلٰى خَالِدٍ) جب کہ (صَارَ) ایک حقیقت سے دوسری حقیقت کی جانب انتقال کے لئے ہو، یا ایک صفت سے دوسری صفت کی جانب تو ناقصہ ہوتا ہے، اور جب ایک مکان سے دوسرے مکان کی طرف جانے کے لئے ہو، یا ایک ذات سے دوسری ذات کی طرف جانے کے لئے تو تامہ ہوتا ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ انتقال بدو معنی، اوّل حقیقت ثانیہ، یا صفت ثانیہ کے حصول بعد العدم کو مستلزم ہے، اسی واسطے بدون ذکر

حقیقت ثانیہ یا صفت ثانیہ تمام نہیں ہوتا، لہٰذا ناقصہ ہوا، اور انتقال بدو معنی ثانی حصول مکان بعد العدم کو، یا حصول ذات بعد العدم کو متدعی نہیں، بلکہ انتقال اس مکان سے یا ذات سے عدم تعلق کے بعد متعلق ہوا تو اس وقت (صَارَ) سے مقصود یہ ہوتا ہے کہ اس کے فاعل کا انتقال اس مکان یا ذات سے متعلق ہو جائے، دیگر افعال تامّہ کی طرح کہ ان میں بھی یہی مقصود ہوتا ہے کہ حدث کی اسناد فاعل کی طرف، اور تعلق مفاعیل کے ساتھ، اور دونوں میں یوں فرق بیان کرنا احسن ہے کہ (صَارَ) اصل میں بمعنی (انتَقَلَ) ہے، **نظر بر آں** تامّہ مستعمل ہونا چاہئے، یوں کہ مصدر خبر کی جانب متعدی (بالیٰ) ہو جیسے: (صَارَ الٰی الْغنٰی) لیکن اس میں (كَانَ بَعْدَ اِنْ لَمْ يَكُنْ) کے معنی کی تضمین کی گئی، پس جب با ایں تضمین استعمال کیا جائے گا تو ناقصہ ہوگا، بریں تقدیر (صَارَ الطِّيْنُ خَزَفًا) کے معنی ہوئے، (كَانَ الطِّيْنُ خَزَفًا بَعْدَ اِنْ لَمْ يَكُنْ كَذٰلِكَ) اور (صَارَ زَيْدٌ غَنِيًّا) کے معنی ہوئے: (كَانَ زَيْدٌ غَنِيًّا بَعْدَ مَالَمْ يَكُنْ غَنِيًّا) اور جب اصل وضع کے اعتبار سے مستعمل ہوگا جو قلیل ہے تو تامّہ ہوگا۔

۱۲ قوله: من مكان الٰی مكان: خواہ دونوں مذکور ہوں یا ایک مذکور، دوسرا مقدر جیسے: (صَارَ مِنَ البَصَرَةِ الٰی الكُوْفَة) یا (صَارَ مِنَ الْبَصَرَةِ) یا (صَار الٰی الكوفَةِ) وجہ یہ ہے کہ انتقال امورِ نسبیہ میں سے ہے تو بغیر منتقل منہ، اور منتقل الیہ کے مفہوم نہ ہوگا، (صَـارَ) تامّہ کبھی انتقالِ مکانی کے لئے ہوتا ہے جیسے: مثالِ کتاب، اور کبھی انتقالِ ذاتی کے لئے جیسے: (صَارَ زَيْدٌ مِنْ بكرٍ اِلٰی خَالِدٍ) اور کبھی انتقالِ صفت کے لئے جیسے: (صَارَ زَيْدٌ مِنَ الشَّر الٰی الحُسْنٰی) اسی قبیل سے ہے: فصرنا الٰی الحسنٰی ورق كلامنا۔

۱۲ قوله: مِنْ مكان الٰی مكان يامِنْ ذاتٍ الٰی ذاتٍ كما مرَّ: 'فاضل مصری' نے اس انتقالِ ذاتی کو انتقالِ مکانی میں داخل کر کے مثالِ مذکور کے یہ معنی بیان فرمائے: (صَارَ زَيْدٌ مِنْ مكَانِ بكرٍ الٰی مكَانِ خَالِدٍ) یامِنْ صِفَةٍ الٰی صِفَةٍ كَمَا مرَّ۔۱۲

ترکیب

قوله: والتَّامَّة تَتِم بفَاعلهَا: اس میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اَلتَّامَّةُ) صفت موصوف مقدر (كَـانَ) کی، موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر مبتدا مرفوع تقدیراً، (تَتِمُّ) فعل مضارع معروف صیغہ

واحد مؤنث غائب، اس میں (هِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا، (بَا) حرف جار مبنی بر کسر، (فَاعِلِ) مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے کَانَ تامّہ، (فَاعِلِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (تَتِمُّ) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ صغریٰ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ کبریٰ ذات وجہین معطوفہ ہوا۔

قوله: فلا تحتاج الى الخبر: اس میں (فَا) حرفِ عطف برائے تعقیب مبنی بر فتح، (لَا تَحْتَاجُ) نفی فعل مضارع معروف مرفوع لفظاً صیغہ واحد مؤنث غائب، اس میں (هِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے کَانَ تامّہ، (اِلٰی) حرفِ جار مبنی بر سکون مقدر، (اَلْخَبَرِ) مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (لَا تَحْتَاجُ) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قوله: فلا تكون ناقصة: اس میں (فَا) حرفِ عطف برائے تعقیب مبنی بر فتح، (لَا تَكُوْنُ) نفی فعل مضارع معروف مرفوع لفظاً صیغہ واحد مؤنث غائب (فعل ناقص)، اس میں (هِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے کَانَ تامّہ، (نَاقِصَةً) خبر، (لَا تَكُوْنُ) فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قوله: وحينئذٍ تكون بمعنٰى ثَبَتَ: اس میں (و) حرفِ عطف یا استیناف مبنی بر فتح، (حِیْنَ) مضاف، (اِذْ) مضاف الیہ مضاف، (ٍ) تنوین عوض مضاف الیہ محذوف، (لَمْ تَكُنْ نَاقِصَةً) (اِذْ) مضاف اپنے عوض مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ، (حِیْنَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ مقدم، (تَكُوْنُ) فعل مضارع معروف صیغہ واحد مؤنث غائب (فعل ناقص)، اس میں (هِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے کَانَ تامّہ، (بَا) حرفِ جار مبنی بر کسر، (مَعْنٰی) اسمِ مقصور مضاف، (ثَبَتَ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً مضاف الیہ، (مَعْنٰی) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور تقدیرًا، جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتَةً) مقدر کا، (ثَابِتَةً) اسمِ فاعل صیغہ واحد مؤنث، اس میں (هِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ تَكُوْنُ، (ثَابِتَةً) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، (تَكُوْنُ) فعل ناقص اپنے اسم و خبر اور مفعول فیہ مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

قوله: مثل كان زيد اى ثبت زيد: اس میں (مِثْلُ) مضاف، (كَانَ زَيْدٌ)

مراداللفظ معطوف علیہ یا مبدل منہ، (اَیْ) حرفِ تفسیر مبنی بر سکون، (ثَبَتَ زَیْد) مراداللفظ عطف بیان یا بدل الکل، معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے مل کر یا مبدل منہ اپنے بدل الکل سے مل کر مضاف الیہ مجرور تقدیراً، (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُهُ) مقدر کی، (مِثَالُ) مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے کَانَ بمعنی ثَبَتَ، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ کَانَ زَید: میں (کَانَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح (فعل تام) صیغہ واحد مذکر غائب، (زَیْدٌ) فاعل، (کَانَ) فعل تام اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ثَبَتَ زَیْدٌ: میں (ثَبَتَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب، (زَیْدٌ) فاعل، (ثَبَتَ) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

قوله: والثّانی صَارَ: میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اَلثَّانِیْ) اسمِ منقوص مبتدا مرفوع تقدیراً، (صَارَ) مراداللفظ خبر مرفوع تقدیراً، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قوله: وھی لِلانتقال: میں (و) حرفِ عطف یا استیناف مبنی بر فتح، (هِیَ) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے صَارَ، (ل) حرفِ جار مبنی بر کسر، (اَلْاِنْتِقَالِ) مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتَةٌ) مقدر کا، (ثَابِتَةٌ) اسمِ فاعل صیغہ واحد مؤنث، اس میں (هِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا، (ثَابِتَةٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

قوله: ای لانتقال الاسم من حقیقَة الٰی حقیقَة اُخریٰ: اس میں (اَیْ) حرفِ تفسیر مبنی بر سکون، (ل) حرفِ جار مبنی بر کسر، (اِنْتِقَالِ) مصدر مضاف، (اَلْاِسْمِ) مضاف الیہ مجرور لفظاً مرفوع معنیً بنا بر فاعلیت، (مِنْ) حرفِ جار مبنی بر سکون، (حَقِیقَةٍ) مجرور، جار مجرور مل کر معطوف علیہ،

او مِن صِفَةٍ: میں (او) حرفِ عطف مبنی بر سکون، (مِنْ) حرفِ جار مبنی بر سکون، (صِفَةٍ) مجرور، جار مجرور مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر ظرفِ لغو اوّل،

(اِلٰی) حرفِ جار مبنی بر سکون، (حَقِیقَةٍ) موصوف، (اُخْرٰی) اسمِ تفضیل صیغہ واحد مؤنث، اس میں (هِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف، (اُخْرٰی) اسمِ تفضیل اپنے فاعل

سے مل کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر معطوف علیہ،

اوالٰی صفۃ اُخریٰ: میں (اَوْ) حرفِ عطف مبنی برسکون، (اِلٰی) حرفِ جار مبنی برسکون، (صِفَۃٍ) موصوف، (اُخْریٰ) اسمِ تفضیل صیغہ واحد مؤنث، اس میں (ھِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف، (اُخْـــریٰ) اسمِ تفضیل اپنے فاعل سے مل کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر ظرفِ لغو دوم، (اِنْتِقَالِ) مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور دونوں ظرفِ لغو سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتَۃٌ) مقدر کا، (ثَابِتَۃٌ) اسمِ فاعل صیغہ واحد مؤنث، اس میں (ھِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدائے محذوف (ھِیَ)، (ثَـابِتَۃٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، مبتدائے محذوف (ھِیَ) اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مفسرہ ہوا۔

قولہ: نحو صَار الطِین خزفًا: میں (نَحْوُ) مضاف، (صَـارَ الطِّیْنُ خَزْفًا) مراد اللفظ مجرور تقدیراً مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُہٗ) مقدر کی، (مِثَالُ) مضاف، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی برضم راجع بسوئے صَـــارَ جس کا اسم ایک حقیقت سے دوسری کی جانب منتقل ہو، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ صَار الطِّین خزفًا: میں (صَارَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح (فعل ناقص) صیغہ واحد مذکر غائب، (اَلطِّیْنُ) اسم، (خَزْفًا) خبر، (صَارَ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

قولہ: مثل صَارَ زید غنیًا: میں (مِثْلُ) مضاف، (صَارَ زَیْدٌ غَنِیًّا) مراد اللفظ مجرور تقدیراً مضاف الیہ، (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَـالُہٗ) مقدر کی، (مِثَالُ) مضاف، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی برضم راجع بسوئے صَـــــارَ جس کا اسم ایک صفت سے دوسری کی جانب منتقل ہو، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ صَار زید غنیًا: میں (صَارَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (فعل ناقص)، (زَیْدٌ) اسم، (غَنِیًّا) صفت مشبہ صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ صَـارَ، (غَنِیًّا) صفت مشبہ اپنے فاعل سے مل کر خبر،

(صَارَ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

قوله: وقد تکون تامّة بمعنی الانتقال من مکان الی مکان آخر: اس میں (و) حرف عطف یا استیناف مبنی بر فتح، (قَدْ) حرفِ تقلیل مبنی بر سکون، (تَکُوْنُ) فعل مضارع معروف مرفوع لفظاً صیغہ واحد مؤنث غائب (فعل ناقص)، اس میں (هِــیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے صَـارَ، (تَـامَّةٌ) اسمِ فاعل صیغہ واحد مؤنث، اس میں (هِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ تَـکُـوْنُ، (تَـامَّةٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر اوّل، (بَا) حرفِ جار مبنی بر کسر، (مَعْنٰی) اسمِ مقصور مضاف، اَلْاِنْتِقَالِ مصدر، (مِنْ) حرفِ جار مبنی بر سکون، (مَکَانٍ) مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو اوّل، (اِلٰی) حرفِ جار مبنی بر سکون، (مَکَانٍ) موصوف، (آخَرَ) اسمِ تفضیل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف، (آخَرَ) اسمِ تفضیل اپنے فاعل سے مل کر صفت، (مَـکَـانٍ) موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو دوم، (اَلْاِنْتِـقَـالِ) مصدر اپنے دونوں ظرفِ لغو سے مل کر مضاف الیہ، (مَعْنٰی) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور تقدیرًا، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتَةٌ) مقدر کا، (ثَابِتَةٌ) اسمِ فاعل صیغہ واحد مؤنث، اس میں (هِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ تَـکُوْن، (ثَـابِتَةٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر دوم، (تَکُوْنُ) فعل ناقص اپنے اسم اور دونوں خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

قوله: وحینئذٍ تتعدیٰ بالٰی: اس میں (و) حرفِ عطف یا استیناف مبنی بر فتح، (حِیْنَ) مبدل منہ، (اِذْ) ظرفِ زمان مضاف، (ٍ) تنوین عوض مضاف الیہ محذوف، (کَـانَتْ بِمَعْنَی الْاِنْتِقَالِ)، (اِذْ) مضاف اپنے عوض مضاف الیہ سے مل کر بدل، (حِیْنَ) مبدل منہ اپنے بدل سے مل کر مفعول فیہ مقدم، (تَتَعَدّٰی) فعل مضارع معروف صیغہ واحد مؤنث غائب، اس میں (هِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے صَارَ جو بمعنی انتقال مِنْ مکان الی مکان ہو، (بَا) حرفِ جار مبنی بر کسر، (اِلٰی) مراد اللفظ مجرور تقدیرًا، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (تَتَعَدّٰی) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو اور مفعول فیہ مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

قوله: نحو صار زید من بلدٍ الٰی بلدٍ: اس میں (نَحْوُ) مضاف، (صَارَ زَیْدٌ مِنْ بَلَدٍ اِلٰی بَلَدٍ) مراد اللفظ مجرور تقدیرًا مضاف الیہ، (نَحْوُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر

(مِثَالُهٗ) مقدر کی، (مِثَالُ) مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے صَارَ جو بمعنی انتقال ہونے کے وقت (اِلٰی) کے ساتھ متعدی ہو، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ صَار زید مِن بلَد الٰی بلَدٍ: اس میں (صَارَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح (فعل تام) صیغہ واحد مذکر غائب، (زَيْدٌ) فاعل، (مِنْ) حرفِ جار مبنی بر سکون، (بَلَدٍ) مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو اوّل، (اِلٰی) حرف جار مبنی بر سکون، (بَلَدٍ) مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو دوم، (صَارَ) فعل تام اپنے فاعل اور دونوں ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔۱۲

نحودانی پر صدر العلماء کا علمی محاسبہ

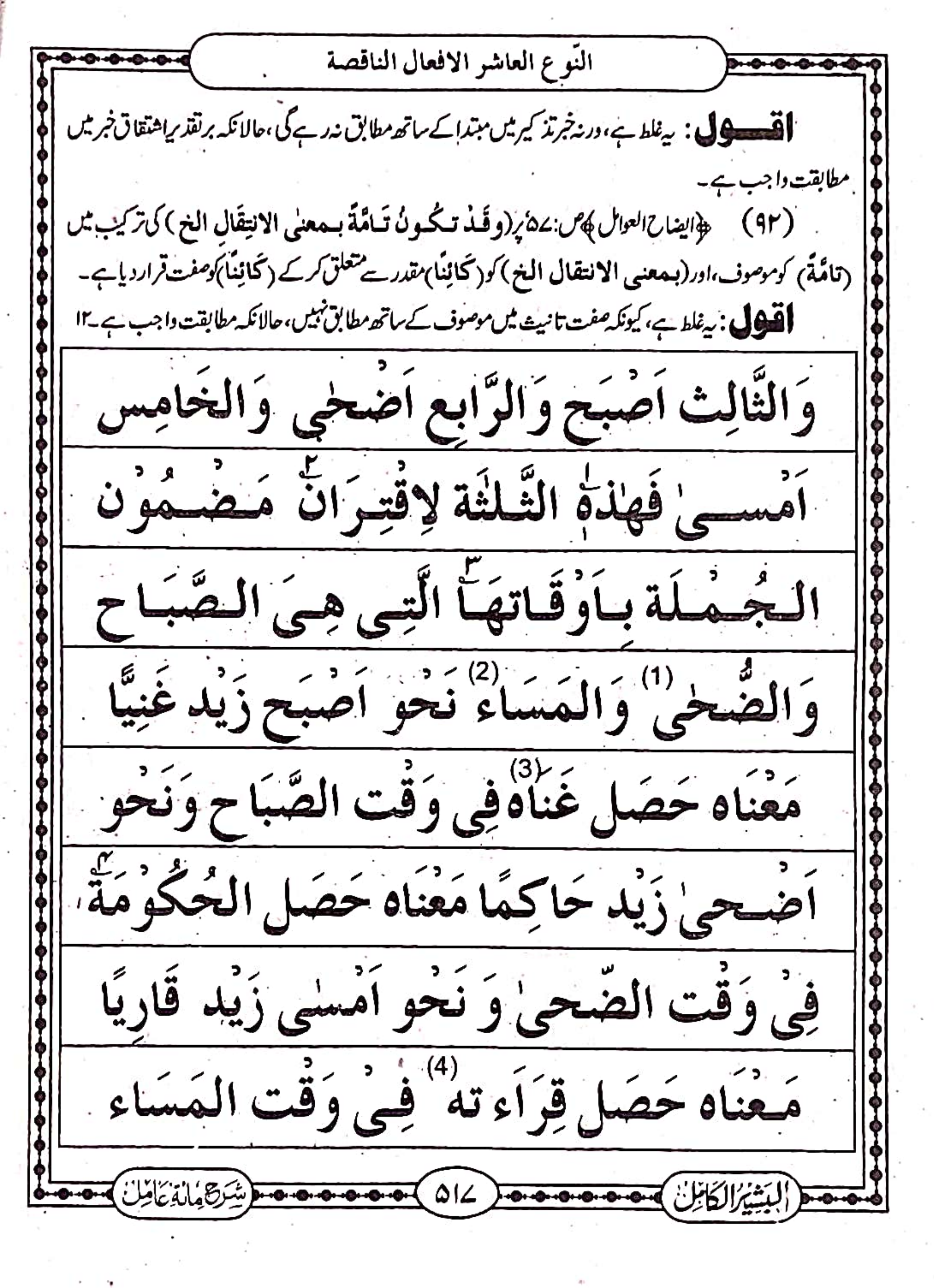
(۸۹) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:۵۵ پر (وَهِیَ قَدْ تَكُوْنُ زَائِدَةً) کی ترکیب میں (قَدْ تَكُوْنُ زَائِدَةً) کو جملہ اسمیہ خبریہ قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے، بلکہ افعالِ ناقصہ اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہوتے ہیں، اگر یقین نہ ہو تو سنئے! ''مغنی اللبیب'' جلد: دوم، ص:۴۰ میں ہے: **(والفعليّة هی الّتی صدرها فعل كقام زيد و ضرب اللّص و كان زيد قائمًا وظننته قائمًا ويقوم زيد وقم)**

(۹۰) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:۵۶ پر (هِیَ لِلْاِنْتِقَالِ ای لِاِنْتِقَالِ الْاِسْمِ الخ) کی ترکیب میں (لِلْاِنْتِقَالِ) کو مفسَّر اور (لِاِنْتِقَالِ الْاسْمِ) الخ کو مفسِّر قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے، یہاں پر (اَیْ) تفسیر المفرد بالمفرد کے لئے نہیں، ورنہ واجب ہوگا کہ مابعد عطف بیان ہو یا بدل، اور (لِانتقَالِ الْاسْمِ الخ) نہ عطف بیان ہوسکتا ہے، نہ بدل، کیونکہ یہ دونوں اسم ہوتے ہیں یا جملہ، اور جار مجرور دونوں میں سے کچھ نہیں، بلکہ یہاں پر (ای) **تفسير الجملة بالجملة** کے لئے ہے، اور لِانْتِقَالِ الاسْمِ الخ ظرفِ مستقر ہو کر (هو) مبتدا محذوف کی خبر، اور مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مفسِّرہ۔

(۹۱) ﴿ایضاح العوامل﴾ پھر اس مفسَّر اور مفسِّر کو (مُسْتَعْمَلَةٌ) مقدر سے متعلق کر کے (مُسْتَعْمَلَةٌ) کو (هو) مبتدا کی خبر قرار دیا ہے۔



اقول: یہ غلط ہے، ورنہ خبر تذکیر میں مبتدا کے ساتھ مطابق نہ رہے گی، حالانکہ بر تقدیر اشتقاق خبر میں مطابقت واجب ہے۔

(۹۲) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:۵۷ پر (وَقَدْ تَكُونُ تَامَّةً بِمعنَى الانتِقَالِ الخ) کی ترکیب میں (تامّةً) کو موصوف، اور (بمعنى الانتقال الخ) کو (كَائِنًا) مقدر سے متعلق کرکے (كَائِنًا) کو صفت قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے، کیونکہ صفت تانیث میں موصوف کے ساتھ مطابق نہیں، حالانکہ مطابقت واجب ہے۔۱۲

وَالثَّالِث اَصْبَح وَالرَّابِع اَضْحٰی وَالخَامِس

اَمْسٰی فَهٰذِهٖ الثَّلٰثَة لِاقْتِرَانِ[۲] مَضْمُوْن

الجُمْلَة بِاَوْقَاتِهَا[۳] الَّتِی هِیَ الصَّبَاح

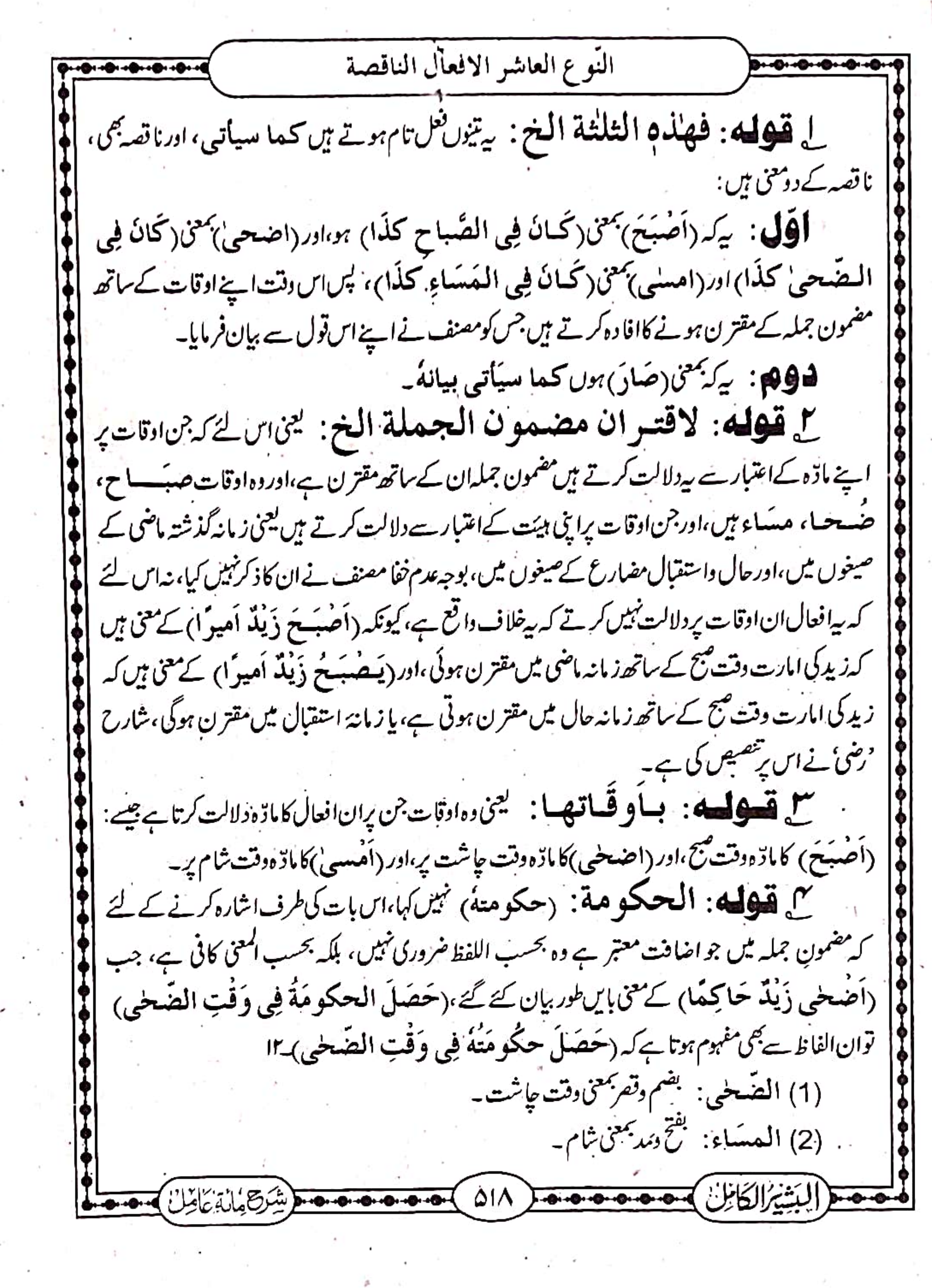
وَالضُّحٰی(1) وَالمَسَاء(2) نَحو اَصْبَح زَيْد غَنِيًّا

مَعْنَاه حَصَل غِنَاه(3) فِی وَقْت الصَّبَاح وَنَحْو

اَضْحٰی زَيْد حَاكِمًا مَعْنَاه حَصَل الحُكُوْمَة[۴]

فِیْ وَقْت الضّحٰی وَ نَحْو اَمْسٰی زَيْد قَارِيًا

مَعْنَاه حَصَل قِرَاءَته(4) فِیْ وَقْت المَسَاء



۱ **قوله: فهٰذهٖ الثلثة الخ:** یہ تینوں فعل تام ہوتے ہیں کما سیأتی، اور ناقصہ بھی، ناقصہ کے دو معنی ہیں:

اوّل: یہ کہ (اَصْبَحَ) بمعنی (کَانَ فِی الصَّباحِ کذَا) ہو، اور (اضحیٰ) بمعنی (کَانَ فِی الضّحیٰ کذَا) اور (امسٰی) بمعنی (کَانَ فِی المَسَاءِ کذَا)، پس اس وقت اپنے اوقات کے ساتھ مضمون جملہ کے مقترن ہونے کا افادہ کرتے ہیں جس کو مصنف نے اپنے اس قول سے بیان فرمایا۔

دوم: یہ کہ بمعنی (صَارَ) ہوں کما سیأتی بیانهٗ۔

۲ **قوله: لاقتران مضمون الجملة الخ:** یعنی اس لئے کہ جن اوقات پر اپنے مادّہ کے اعتبار سے یہ دلالت کرتے ہیں مضمون جملہ ان کے ساتھ مقترن ہے، اور وہ اوقات صباح، ضُحا، مسَاء ہیں، اور جن اوقات پر اپنی ہیئت کے اعتبار سے دلالت کرتے ہیں یعنی زمانہ گذشتہ ماضی کے صیغوں میں، اور حال واستقبال مضارع کے صیغوں میں، بوجہ عدم خفا مصنف نے ان کا ذکر نہیں کیا، نہ اس لئے کہ یہ افعال ان اوقات پر دلالت نہیں کرتے کہ یہ خلاف واقع ہے، کیونکہ (اَصْبَحَ زَیْدٌ اَمیرًا) کے معنی ہیں کہ زید کی امارت وقت صبح کے ساتھ زمانہ ماضی میں مقترن ہوئی، اور (یَصْبَحُ زَیْدٌ اَمیرًا) کے معنی ہیں کہ زید کی امارت وقت صبح کے ساتھ زمانہ حال میں مقترن ہوتی ہے، یا زمانۂ استقبال میں مقترن ہوگی، شارح رضیؒ نے اس پر تنصیص کی ہے۔

۳ **قوله: باَوقَاتها:** یعنی وہ اوقات جن پر ان افعال کا مادّہ دلالت کرتا ہے جیسے: (اَصْبَحَ) کا مادّہ وقت صبح، اور (اضحٰی) کا مادّہ وقت چاشت پر، اور (اَمْسیٰ) کا مادّہ وقت شام پر۔

۴ **قوله: الحكومة:** (حکومتهٗ) نہیں کہا، اس بات کی طرف اشارہ کرنے کے لئے کہ مضمونِ جملہ میں جو اضافت معتبر ہے وہ بحسب اللفظ ضروری نہیں، بلکہ بحسب المعنی کافی ہے، جب (اَضحٰی زَیْدٌ حَاکِمًا) کے معنی بایں طور بیان کئے گئے، (حَصَلَ الحکومَةُ فِی وَقْتِ الضّحٰی) توان الفاظ سے بھی مفہوم ہوتا ہے کہ (حَصَلَ حکُومَتهٗ فِی وَقْتِ الضّحٰی)۔۱۲

(1) الضّحٰی: بضم وقصر بمعنی وقت چاشت۔

(2) المَسَاء: بفتح ومد بمعنی شام۔

(3) غِنَاهُ: بالکسر والقصر ،اور ممدود بھی بمعنی دولت۔

(4) قراء تهٗ: بروزنِ عنایۃ ،اور بروزنِ (فِطْرَةٌ) پڑھنا غلط وخطاء ہے جس میں عام لوگ گرفتار ہیں، کیونکہ قِرْأَةٌ بروزن (فِطْرَةٌ) بمعنی (وَبَا) آتا ہے جس کو فارسی میں (مرگا مرگی) کہتے ہیں، اور بایں معنی یہاں پر درست نہیں۔۱۲

ترکیب

قوله: والثَّالث اصبَح والرَّابع اضحٰی والخَامس اَمسٰی:
اس میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اَلثَّالِثُ) مبتدا، (اَصْبَحَ) مراد اللفظ مرفوع تقدیراً خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

(و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اَلرَّابِعُ) مبتدا، (اَضْحٰی) مراد اللفظ مرفوع تقدیراً خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

(و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اَلْخَامِسُ) مبتدا، (اَمْسٰی) مراد اللفظ مرفوع تقدیراً خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قوله: فهٰذهِ الثَلٰثة لاقتِرَان مَضمون الجملَة باوقَاتها الّتی هیَ الصَّباح والضّحٰی والمسَاءُ: اس میں (فَا) حرفِ تفصیل مبنی بر فتح، (هَا) حرفِ تنبیہ مبنی بر سکون، (ذِهِ) اسمِ اشارہ مبنی بر سکون موصوف یا مبدل منہ یا معطوف علیہ، (اَلثَّلٰثَةُ) صفت یا بدل یا عطف بیان، موصوف اپنی صفت سے مل کر یا مبدل منہ اپنے بدل سے مل کر یا معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے مل کر مبتدا، (ل) حرفِ جار مبنی بر کسر، (اِقْتِرَانِ) مصدر مضاف، (مَضْمُوْنِ) مضاف الیہ مضاف، (اَلْجُمْلَةِ) مضاف الیہ، (مَضْمُوْنِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ مجرور لفظاً مرفوع معنیً بنابر فاعلیت، (بَا) حرفِ جار مبنی بر کسر، (اَوْقَاتِ) مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے هٰذهِ الثلٰثة، (اَوْقَاتِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر موصوف، (اَلَّتِیْ) اسمِ موصول مبنی بر سکون، (هِیَ) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ موصول، (اَلصَّبَاحُ) معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اَلضُّحٰی)



معطوف، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اَلْمَسَاءُ) معطوف، معطوف علیہ اپنے دونوں معطوف سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر صلہ، (اَلَّتِیْ) اسمِ موصول اپنے صلہ سے مل کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (اِقْتِرَان) مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور ظرفِ لغو سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتَةٌ) مقدر کا، (ثَابِتَةٌ) اسمِ فاعل صیغہ واحد مؤنث، اس میں (هِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا، (ثَابِتَةٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مفصلہ ہوا۔

قوله: نحو اصبح زَید غنیًا: اس میں (نَحْوُ) مضاف، (اَصْبَحَ زَیْدٌ غَنِیًّا) مراد اللفظ مجرور تقدیراً مضاف الیہ، (نَحْوُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُهُ) مقدر کی، (مِثَالُ) مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے (اَصْبَحَ)، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ اَصبح زید غنیًا: میں (اَصْبَحَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح (فعل ناقص) صیغہ واحد مذکر غائب، (زَیْدٌ) اسم، (غَنِیًّا) صفت مشبّہ صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم، (غَنِیًّا) صفت مشبّہ اپنے فاعل سے مل کر خبر، (اَصْبَحَ) فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

قوله: معناه حصَل غناه فی وَقت الصَّباح: اس میں (مَعْنٰی) اسمِ مقصور مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے (اَصْبَحَ زَیْدٌ غَنِیًّا) بتاویل لفظ، (مَعْنٰی) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا مرفوع تقدیراً، (حَصَلَ غِنَاهُ فِی وَقْتِ الصَّبَاحِ) مراد اللفظ مرفوع تقدیراً خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

یا (حَصَلَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب، (غِنَا) اسمِ مقصور مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے زَیْدٌ، (غِنَا) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل مرفوع تقدیراً، (فِیْ) حرفِ جار مبنی بر سکون، (وَقْتِ) مضاف، (اَلصَّبَاحِ) مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (حَصَلَ) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر بتاویل مفرد (حُصُوْلُ الغنٰی فِی وَقْتِ

الصَّبَاحِ) ہوکر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مبینہ ہوا۔

اوّل ترکیب پر کوئی محذور لازم نہیں آتا، دوم پر یہ اعتراض ہوگا کہ فعل بغیر سالک (اَنْ) تاویل مفرد میں ہوگیا جو خلاف معہود ہے، جواباً کہا جائے گا کہ (اَنْ) مذکور کے ساتھ تاویل مفرد میں ہونا کثیر ہے، اور (اَنْ) مقدر کے ساتھ نادر جیسے: (تَسْمَعُ بِالمَعِيْدِيْ خَيْرٌ مِنْ اَنْ تَرَاهُ) میں، اور بغیر تاویل مفرد (حَصَلَ) کو جملہ بنا کر خبر مبتدا قرار دینا درست نہیں، کیونکہ اس صورت میں جملہ خبر کا عائد سے خلو لازم آتا ہے جواز روئے نحو جائز نہیں۔

قوله: و نحو اضحیٰ زَید حاکمًا: میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (نَحْوُ) مضاف، (اَضْحٰی زَیْدٌ حَاکِمًا) مراد اللفظ مجرور تقدیراً مضاف الیہ، (نَحْوُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُهُ) مقدر کی، (مِثَالُ) مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے اَضْحٰی، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ اضحیٰ زَید حاکمًا: اس میں (اَضْحٰی) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح مقدر صیغہ واحد مذکر غائب (فعل ناقص)، (زَیْدٌ) اسم، (حَاکِمًا) اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ اَضْحٰی، (حَاکِمًا) اسمِ فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر، (اَضْحٰی) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

قوله: معناه حصَل الحکومَة فی وقت الضّحٰی: اس میں (مَعْنٰی) اسمِ مقصور مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے (اضحٰی زَیْدٌ حَاکِمًا) بتاویل لفظ، (مَعْنٰی) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا مرفوع تقدیراً (حَصَلَ الحکومَةُ فِی وَقْتِ الضّحٰی) مراد اللفظ خبر مرفوع تقدیراً، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مبینہ ہوا۔

یا (حَصَلَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب، (اَلْحُکُوْمَةُ) فاعل، (فِیْ) حرفِ جار مبنی بر سکون، (وَقْتِ) مضاف، (اَلضُّحٰی) اسمِ مقصور مضاف الیہ مجرور تقدیراً، (وَقْتِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (حَصَلَ) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ بتاویل مفرد (حُصُوْلُ الحکومَةِ فِی وَقْتِ الضُّحٰی) ہوکر خبر، (مَعْنَاهُ) مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مبینہ ہوا۔

قوله: و نحو امسیٰ زَید قَاریًا: (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (نَحْوُ) مضاف،

(اَمسیٰ زَیدٌ قَارِیًا) مراد اللفظ مجرور تقدیراً مضاف الیہ، (نَحوُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثالُہٗ) مقدر کی، (مِثَالُ) مضاف، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے اَمسیٰ، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ امسیٰ زَید قاریًا: اس میں (اَمسیٰ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح مقدر (فعل ناقص) صیغہ واحد مذکر غائب، (زَیدٌ) اسم، (قَارِیًا) اسم فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم، (قَارِیًا) اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر، (اَمسیٰ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

قولہ: معناہ حصل قراء تہ فی وقت المساء: اس میں (مَعنیٰ) اسم مقصور مضاف، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے (اَمسیٰ زَیدٌ قَارِیًا) بتاویل لفظ، (مَعنیٰ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا مرفوع تقدیراً، (حَصَلَ قِرَاءَ تُہٗ فِی وَقتِ المَسَاءِ) مراد اللفظ خبر مرفوع تقدیراً، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مبینہ ہوا۔

یا (حَصَلَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب، (قِرَاءَ ۃُ) مصدر مضاف، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مرفوع معنیً بنابر فاعلیت مبنی بر ضم راجع بسوئے زَید، (قِرَاءَ ۃُ) مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل، (فِیْ) حرفِ جار مبنی بر سکون، (وَقتِ) مضاف، (اَلمَسَاءِ) مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (حَصَلَ) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ بتاویل مفرد (حُصُولُ قِرَاءَ تُہٗ فِي وَقتِ المَسَاء) ہوکر خبر، (مَعنَاہُ) مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مبینہ ہوا۔

یہ ترکیب بھی ہوسکتی ہے کہ (حَصَلَ قِرَاءَ تُہٗ فِی وَقتِ المَسَاءِ) سے پیشتر (مَعنیٰ) مضاف مقدر مانا جائے یعنی مَعنَاہُ معنیٰ حَصَلَ قِرَاءَ تُہٗ فِی وَقتِ المَسَاءِ، اسی طرح گذشتہ امثلہ میں، بلکہ یہ تاویل مذکورہ بالا دونوں تاویلات سے فقیر کے نزدیک احسن ہے، کیونکہ تقدیر مضاف بیشتر ہوتی ہے۔۱۲

نحو دانی پر صدر العلماء کا علمی محاسبہ

(۹۳) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:۵۷ پر (فھٰذِہِ الثَّلٰثَۃُ) کی ترکیب میں (ھٰذِہٖ) کو اسم اشارہ، اور (اَلثَّلٰثَۃُ) کو مشار الیہ فرمایا۔

اقول: یہ بولی بھی غلط ہے، بلکہ اسمِ اشارہ کے مابعد کو نحوی ترکیب میں صفت یا عطف بیان یا بدل کہتے ہیں۔

(۹۴) ﴿ایضاح العوامل﴾ اسی صفحہ پر (بِاَوْقَاتِهَا الَّتِي هِيَ الصَّبَاحُ الخ) کی ترکیب میں ایک نیا ستم ڈھایا، وہ یہ کہ (هَا) ضمیر مضاف الیہ کو موصوف، اور (الَّتِي هِيَ الصَّبَاح) کو صفت قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے، کیونکہ برمسلک جمہور ضمیر نہ موصوف ہوتی ہے، نہ صفت، ''ہدایۃ النحو'' ص:۳۴' میں ہے: **والمضمر لا يوصف ولا يوصف به**، اور اگر مسلک 'کسائی' اختیار کیا جائے کہ ان کے نزدیک ضمیر کا موصوف ہونا درست ہے تو معنوی حیثیت سے غلط کہ ضمیر موصوف کا مرجع افعال مذکور ہیں، ان پر ان اوقات کا حمل درست نہیں، اور صفت کا موصوف پر حمل ہوتا ہے، غرضکہ کسی طرح چول ٹھیک نہیں بیٹھتی۔

(۹۵) ﴿ایضاح العوامل﴾ اسی صفحہ پر (مَعْنَاهُ حَصَلَ غِنَاهُ فِي وَقْتِ الصَّبَاحِ) کی ترکیب میں (مَعْنَاهُ) کو مبتدا، اور (حَصَلَ غِنَاهُ فِي وَقْتِ الصَّبَاح) کو جملہ فعلیہ کر کے خبر قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے، ورنہ جملہ خبر کا عائد سے خلو لازم آئے گا جو شریعت نحو میں حرام ہے، بلکہ یہ من حیث اللفظ خبر ہے، مولوی 'الٰہی بخش' صاحب مرحوم نے بھی جملہ کر کے خبر قرار دیا ہے جو قابل اتباع نہیں۔

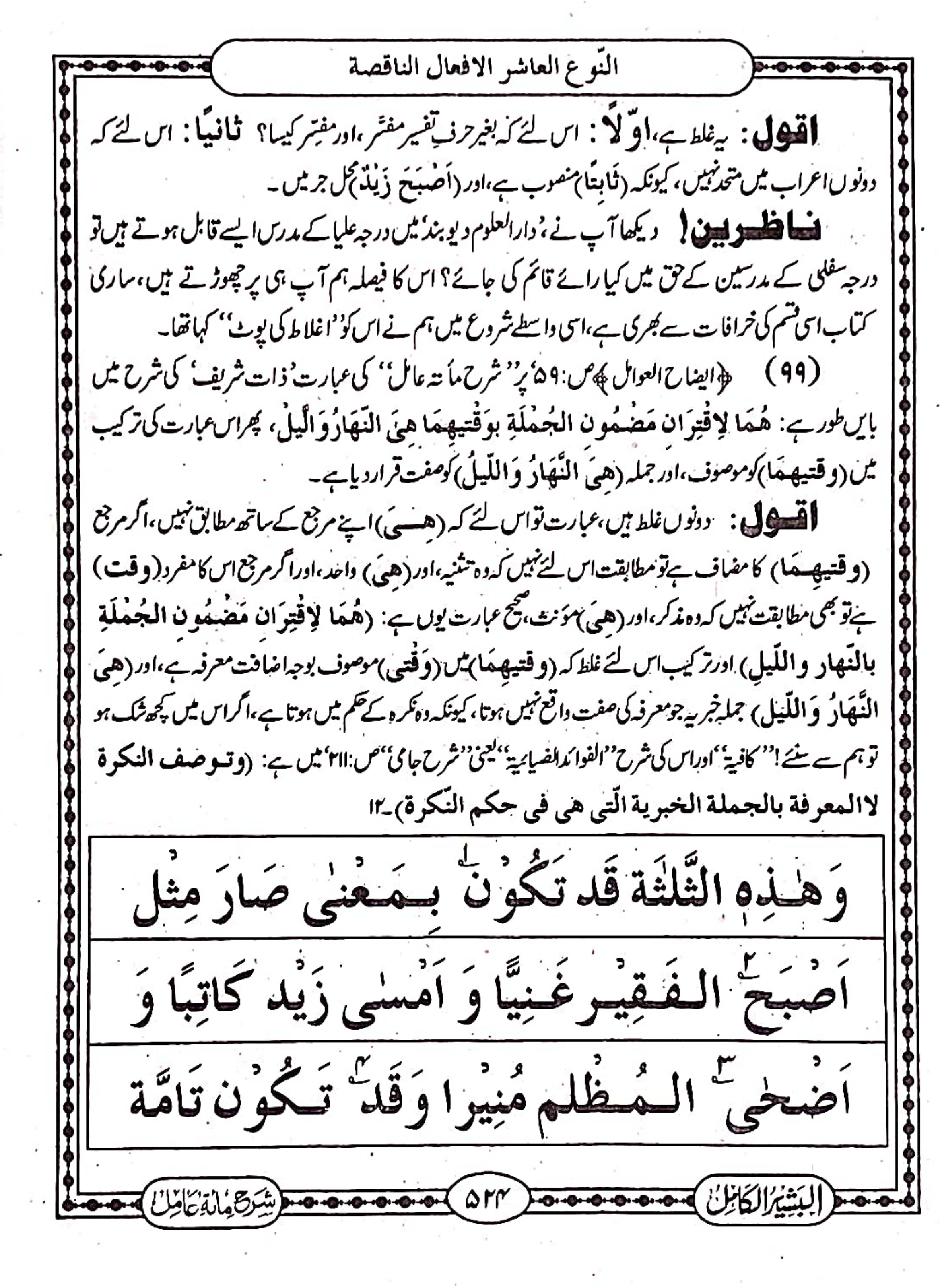
(۹۶) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:۵۸' پر (مَعْنَاهُ حَصَلَ حُكُومَتُهُ فِي وَقْتِ الضُّحٰى) اور (مَعْنَاهُ حَصَلَ قِرَاءَتُهُ فِي وَقْتِ الْمَسَاءِ) کی ترکیب میں بھی طریقۂ بالا اختیار کیا ہے۔

اقول: یہ بھی غلط ہے، وجہ وہی جو اوپر ذکر کی گئی۔

(۹۷) ﴿ایضاح العوامل﴾ اسی صفحہ پر (قَدْ تَكُونُ بمعنى صَارَ) کی ترکیب میں (بمعنٰى صَارَ) کو (ثَابِتًا) مقدر سے متعلق کر کے (ثَابِتًا) کو خبر (تكونُ) قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے، کیونکہ خبر تکونُ کے اسم کے ساتھ تانیث میں مطابقت نہیں، حالانکہ بر تقدیر اشتقاق خبر کی مطابقت واجب ہے **كما مرَّ**۔

(۹۸) ﴿ایضاح العوامل﴾ اسی صفحہ پر (مثل اَصْبَحَ زَيْدٌ بمعنٰى دَخَلَ زَيْدٌ فِي الصَّبَاحِ) کی ترکیب میں (اَصْبَحَ زَيْدٌ) کو جملہ کر کے مفسَّر، اور (بمعنٰى دَخَلَ زَيْدٌ فِي الصَّبَاح) کو (ثَابِتًا) سے متعلق کر کے (ثَابِتًا) کو مفسِّر قرار دیا ہے۔



اقول: یہ غلط ہے، **اوّلاً:** اس لئے کہ بغیر حرفِ تفسیر مفسَّر، اور مفسِّر کیسا؟ **ثانیًا:** اس لئے کہ دونوں اعراب میں متحد نہیں، کیونکہ (ثَابِتًا) منصوب ہے، اور (اَصْبَحَ زَیْدٌ) محل جر میں۔

ناظرین! دیکھا آپ نے، 'دار العلوم دیو بند' میں درجہ علیا کے مدرس ایسے قابل ہوتے ہیں تو درجہ سفلی کے مدرسین کے حق میں کیا رائے قائم کی جائے؟ اس کا فیصلہ ہم آپ ہی پر چھوڑتے ہیں، ساری کتاب اسی قسم کی خرافات سے بھری ہے، اسی واسطے شروع میں ہم نے اس کو 'اغلاط کی پوٹ'' کہا تھا۔

(۹۹) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:۵۹' پر'' شرح مائۃ عامل'' کی عبارت 'ذات شریف' کی شرح میں بایں طور ہے: هُمَا لِاقْتِرَانِ مَضْمُونِ الْجُمْلَةِ بِوَقْتَيهِمَا هِيَ النَّهَارُ وَالَّيلُ، پھر اس عبارت کی ترکیب میں (وقتيهمَا) کو موصوف، اور جملہ (هِيَ النَّهَارُ وَاللَّيلُ) کو صفت قرار دیا ہے۔

اقول: دونوں غلط ہیں، عبارت تو اس لئے کہ (هِيَ) اپنے مرجع کے ساتھ مطابق نہیں، اگر مرجع (وقتيهِمَا) کا مضاف ہے تو مطابقت اس لئے نہیں کہ وہ تثنیہ، اور (هِيَ) واحد، اور اگر مرجع اس کا مفرد (وقت) ہے تو بھی مطابقت نہیں کہ وہ مذکر، اور (هِيَ) مؤنث، صحیح عبارت یوں ہے: (هُمَا لِاقْتِرَانِ مَضْمُونِ الْجُمْلَةِ بالنَّهار واللَّيلِ) اور ترکیب اس لئے غلط کہ (وقتيهِمَا) میں (وَقْتَي) موصوف بوجہ اضافت معرفہ ہے، اور (هِيَ النَّهَارُ وَاللَّيل) جملہ خبریہ جو معرفہ کی صفت واقع نہیں ہوتا، کیونکہ وہ نکرہ کے حکم میں ہوتا ہے، اگر اس میں کچھ شک ہو تو ہم سے سنئے!'' کافیۃ'' اور اس کی شرح'' الفوائد الضیائیۃ'' یعنی'' شرح جامی'' ص:۲۱۱' میں ہے: (وتوصف النكرة لاالمعرفة بالجملة الخبرية الّتي هي في حكم النّكرة)۔۱۲

وَهٰذِهِ الثَّلٰثَةُ قَدْ تَكُوْنُ[۱] بِمَعْنٰى صَارَ مِثْل اَصْبَحَ[۲] الْفَقِيْرُ غَنِيًّا وَ اَمْسٰى زَيْد كَاتِبًا وَ اَضْحٰى[۳] الْمُظْلِم مُنِيْرا وَقَدْ[۴] تَكُوْن تَامَّة



مِثْل اَصْبَح زَيْد بِمَعْنٰی دَخَلَ زَيْد فِي الصَّبَاحِ وَ اَمْسٰی عَمْرو اَیْ دَخَلَ عَمْرو فِی الْمَسَاء وَ اَضْحٰی بَكْر اَیْ دَخَلَ[۵] بَكْر فِی الضّحٰی

[۱] **قوله: قَد تكون بمعنٰی صَارَ:** یعنی برائے انتقال جس میں ان اوقات کا اعتبار نہیں جن پر ان افعال کا مادّہ دلالت کرتا ہے، وہ اوقات ضرور معتبر ہیں جن پر یہ افعال اپنی ہیئت کے اعتبار سے دلالت کرتے ہیں یعنی (اَصْبَحَ) میں زمانہ گذشتہ، اور (یَصْبَحُ) میں حال، یا آئندہ۔

[۲] **قوله: اصبح الفقیر غنیًّا:** یعنی فقیر صفت غنا کے ساتھ متصف ہوگیا، اور یہ اتصاف وقت صبح کے ساتھ مقید نہیں، ایسے ہی (اَمْسٰی زَیْدٌ کَاتِبًا) کے معنی ہیں کہ (زَیْدٌ) کتابت کے ساتھ متصف ہوگیا، اور یہ اتصاف وقت مساء کے ساتھ مقید نہیں، ایسے ہی (اَضحٰی المُظْلِمُ مُنِیرًا) کے معنی ہیں کہ تاریک روشنی کے ساتھ متصف ہوگیا، اور یہ اتصاف وقت ضحیٰ کے ساتھ مقید نہیں۔

[۳] **قوله: اضحیٰ المظلم منیرًا:** میں (اَلْمُظْلِمُ) بمعنی تاریک یا تاریک کنندہ، اور (مُنِیر) بمعنی روشن یا روشن کنندہ، کیونکہ (اظلام) اور (انارۃ) لازم، اور متعدی دونوں طرح مستعمل ہیں۔

[۴] **قوله: و قَد تکون الخ:** اور جب تامہ ہوتے ہیں تو خبر نہیں چاہتے، اور اس وقت (اَصْبَحَ) بمعنی (کَانَ فِی الصَّبح کذَا) اور (اَضحٰی) بمعنی (کَانَ فِی الضّحٰی کذَا) اور (اَمْسٰی) بمعنی (کَانَ فِی المَسَاءِ کذَا) کے معنی میں نہیں ہوتا، بلکہ اوّل بمعنی (دَخَلَ فِی الصَّباحِ)، اور دوم بمعنی (دَخَلَ فِی الضّحٰی)، اور سوم بمعنی (دَخَلَ فِی المَسَاءِ) ہوتا ہے جیسے: اَصْبَحنَا وَالحَمْدُ لِلّٰہِ واَمْسَینَا وَالمُلْكُ لِلّٰہ ای دَخَلْنَا فِی الصَّباحِ و دَخَلْنَا فِی المَسَاءِ، ای قبیل

سے یہ آیت کریمہ ہے: (فَسُبْحَانَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ) اور'اخفش' نے صرف دو لفظ میں مائے تعجب کے بعد (اَصْبَحَ)، اور (اَمْسٰى) کے زائد ہونے کی حکایت کی جیسے مائے تعجب کے بعد (كَانَ) زائد ہوتا ہے، وہ دولفظ یہ ہیں: مَا اَصْبَحَ ابرزها، ومَا امسٰى ادفاها، ہر دو ضمیر مؤنث کا مرجع دینا ہے، 'ابوعمرو' نے اس حکایت کو رد کردیا، 'سیرافی' نے کہا کہ یہ دونوں لفظ کتاب 'سیبویہ' میں نہیں ہیں، اس کے حاشیہ میں تھے، 'رضی' نے کہا کہ حکایت 'اخفش' اگر ثابت ہو تو (اَصْبَحَ) اور (اَمْسٰى) معنی مصدری سے مجرد ہوں گے، ان کی دلالت صرف وقتِ صباح اور مساء گزشتہ پر ہوگی جیسے: کان زائدۃ کی زمانہ گزشتہ پر ہوتی ہے جیسے: مَا کان اصحّ علم من تقدم۔

۵ قوله: دخل بكر في الضّحٰى: تامہ ہونے کی تقدیر پر یہ تینوں فعل بمعنی (دَخَلَ فِي الصَّبَاحِ)، اور (دَخَلَ فِي الضّحٰى)، اور (دَخَلَ فِي الْمَسَاءِ) جیسے: (اَظْهَرَ) بمعنی (دَخَلَ فِيْ وَقْتِ الظُّهْرِ)، اور (اَعْتَمَ) بمعنی (دَخَلَ فِيْ وَقْتِ الْعِشَاءِ) ہوتے ہیں، ''شرح تسہیل'' میں ہے کہ کبھی (اَصْبَحَ) بمعنی (اَقَامَ فِيْ وَقْتِ الصَّبَاحِ)، اور (اَضْحٰى) بمعنی (اَقَامَ فِي وَقْتِ الضُّحٰى)، اور (اَمْسٰى) بمعنی (اَقَامَ فِي وَقْتِ الْمَسَاءِ) آتا ہے۔۱۲

ترکیب

قوله: وهٰذهِ الثلٰثة قد تكون بمعنٰى صَارَ: اس میں (و) حرفِ عطف یا استیناف مبنی بر فتح، (هَا) حرفِ تنبیہ مبنی بر سکون، (ذِهِ) اسمِ اشارہ مبنی بر سکون موصوف، (اَلثَّلٰثَةُ) صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتدا مرفوع محلًا، (قَدْ) حرفِ تقلیل مبنی بر سکون، (تَكُوْنُ) فعل مضارع معروف مرفوع لفظًا صیغہ واحد مؤنث غائب (فعل ناقص)، اس میں (هِيَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلًا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا، (بَا) حرفِ جار مبنی بر کسر، (مَعْنٰى) اسمِ مقصور مضاف، (صَارَ) مراد اللفظ مجرور تقدیرًا مضاف الیہ، (مَعْنٰى) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، مجرور تقدیرًا، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتَةً) مقدر کا، (ثَابِتَةً) اسمِ فاعل صیغہ واحد مؤنث، اس میں (هِيَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلًا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ تکون، (ثَابِتَةً) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر، (تَكُوْنُ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ



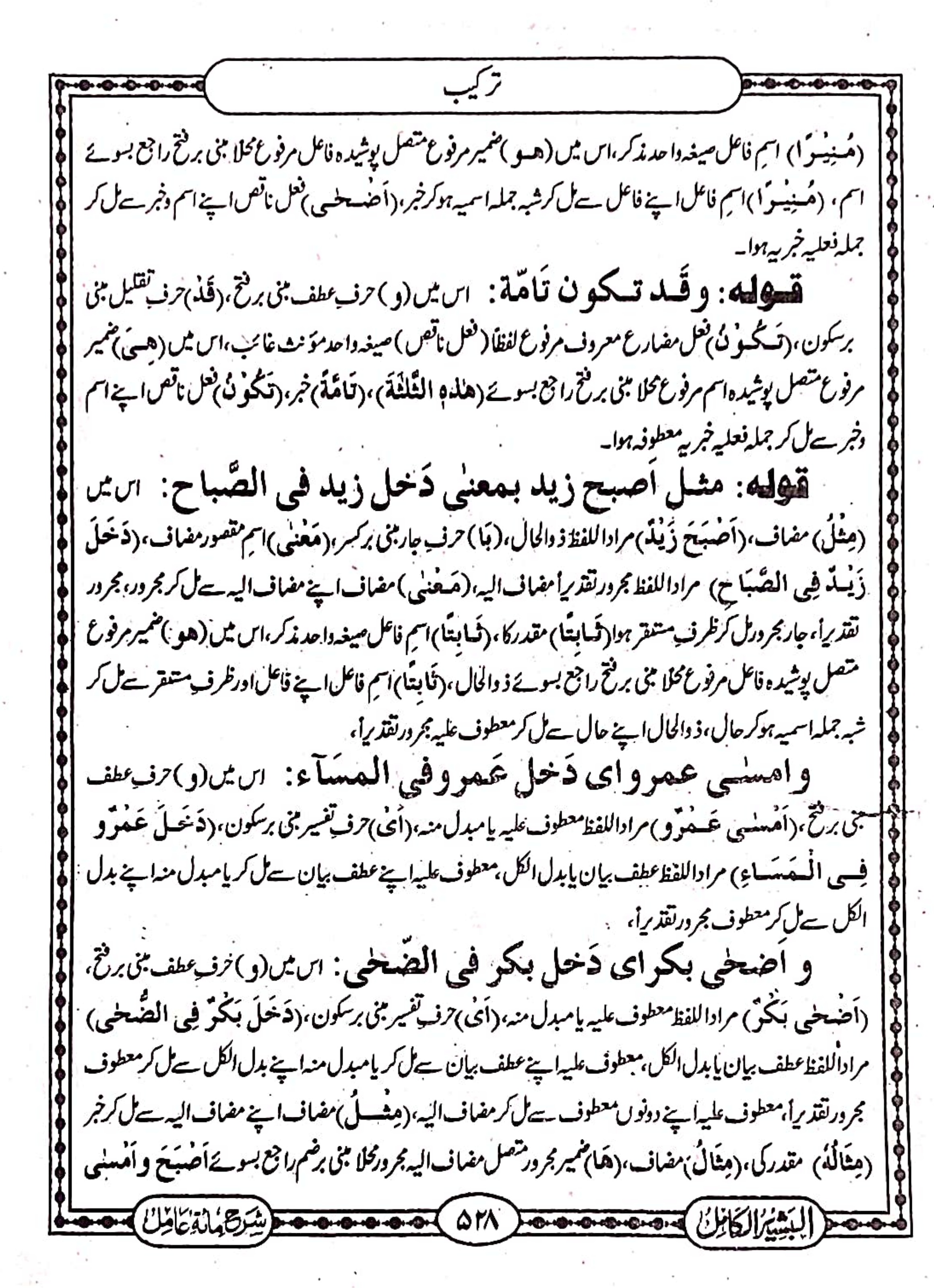
فعلیہ خبریہ صغریٰ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ کبریٰ ذات وجہین معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

قوله: مثل اصبح الفقير غنيًا وامسى زيد كاتبًا واضحى المُظلم منيرًا: اس میں (مِثْلُ) مضاف، (اَصْبَحَ الْفَقِيْرُ غَنِيًّا) مراد اللفظ مجرور تقدیراً معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اَمْسٰى زَيْدٌ كَاتِبًا) مراد اللفظ مجرور تقدیراً معطوف، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اَضْحٰى الْمُظْلِمُ مُنِيْرًا) مراد اللفظ مجرور تقدیراً معطوف، معطوف علیہ اپنے دونوں معطوف سے مل کر مضاف الیہ، (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُهُ) مقدر کی، (مِثَالُ) مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے اَصْبَحَ واَمْسٰى واَضْحٰى بتاویل مذکور، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ اَصْبح الفَقِيرُ غنيًا: اس میں (اَصْبَحَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح (فعل ناقص) بمعنی (صَارَ) صیغہ واحد مذکر غائب، (اَلْفَقِيْرُ) میں (ال) حرفِ تعریف مبنی بر سکون، (فَقِيْرٌ) صفت مشبّہ صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف مقدر (اَلرَّجُلُ)، (فَقِيْرٌ) صفت مشبّہ اپنے فاعل سے مل کر صفت، (اَلرَّجُلُ) موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر اسم، (غَنِيًّا) صفت مشبّہ صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم، (غَنِيًّا) صفت مشبّہ اپنے فاعل سے مل کر خبر، (اَصْبَحَ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

امسٰى زيد كاتبًا: میں (اَمْسٰى) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح مقدر (فعل ناقص) بمعنی (صَارَ) صیغہ واحد مذکر غائب، (زَيْدٌ) اسم، (كَاتِبًا) اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم، (كَاتِبًا) اسمِ فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، (اَمْسٰى) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

اَضحٰى المُظلِم منيرًا: میں (اَضْحٰى) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح مقدر بمعنی (صَارَ) صیغہ واحد مذکر غائب (فعل ناقص)، (اَلْمُظْلِمُ) میں (ال) حرفِ تعریف مبنی بر سکون، (مُظْلِمُ) اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف مقدر (اَلشَّیْئُ)، (مُظْلِمُ) اسمِ فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت، موصوف مقدر (اَلشَّیْئُ) اپنی صفت سے مل کر اسم،



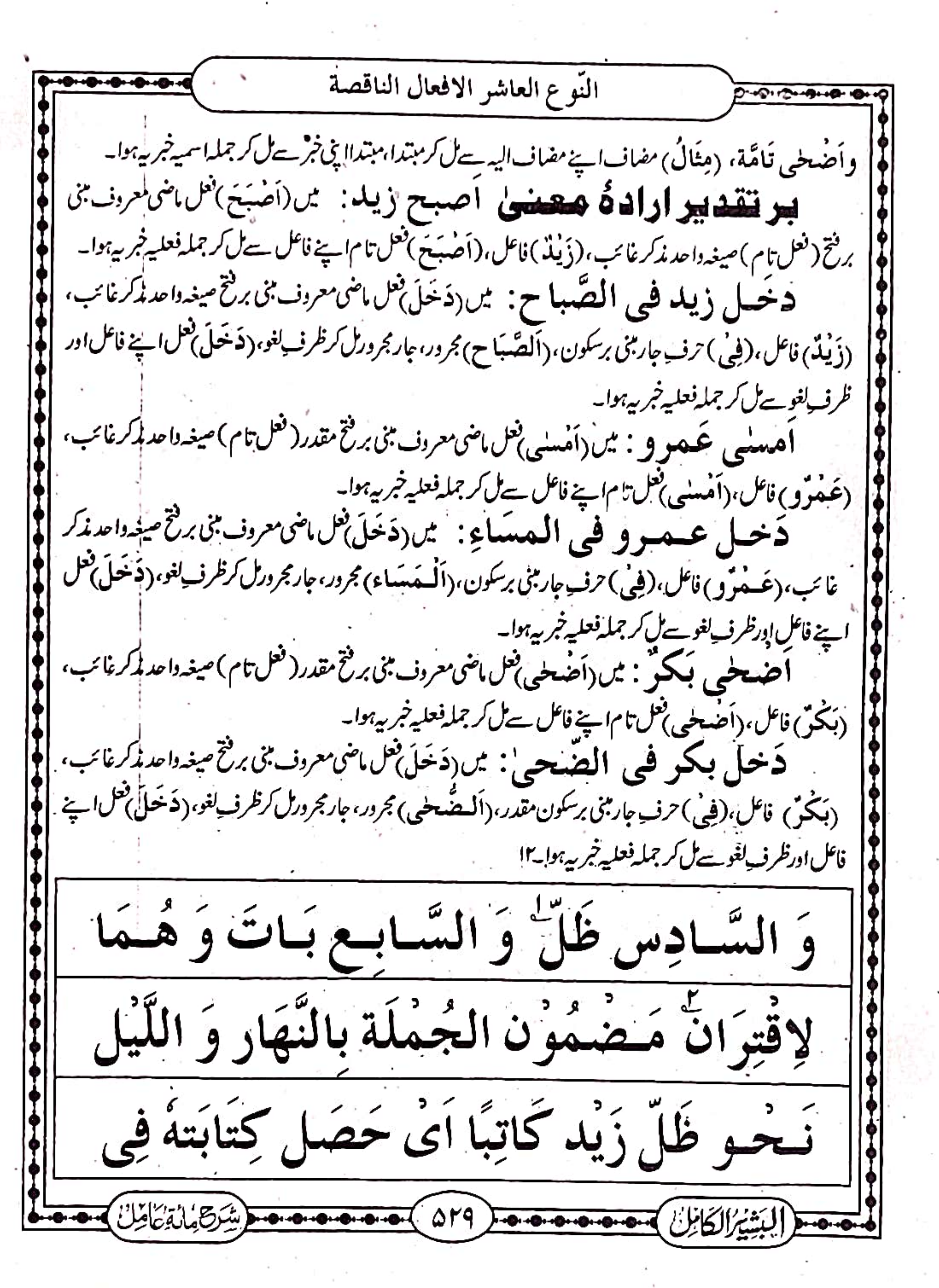
(مُنِيْرًا) اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم، (مُنِيْرًا) اسمِ فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، (أَضْحٰى) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

قوله: وقد تكون تامّة: اس میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (قَدْ) حرفِ تقلیل مبنی برسکون، (تَكُوْنُ) فعل مضارع معروف مرفوع لفظاً (فعل ناقص) صیغہ واحد مؤنث غائب، اس میں (هِيَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے (هٰذِهِ الثَّلٰثَةَ)، (تَامَّةً) خبر، (تَكُوْنُ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قوله: مثل أصبح زيد بمعنٰى دخل زيد في الصّباح: اس میں (مِثْلُ) مضاف، (أَصْبَحَ زَيْدٌ) مراداللفظ ذوالحال، (بَا) حرفِ جار مبنی بر کسر، (مَعْنٰى) اسمِ مقصور مضاف، (دَخَلَ زَيْدٌ فِي الصَّبَاحِ) مراداللفظ مجرور تقدیراً مضاف الیہ، (مَعْنٰى) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، مجرور تقدیراً، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتًا) مقدر کا، (ثَابِتًا) اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے ذوالحال، (ثَابِتًا) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر معطوف علیہ مجرور تقدیراً،

وامسٰى عمرو اى دخل عمرو في المسآء: اس میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (أَمْسٰى عَمْرٌو) مراداللفظ معطوف علیہ یا مبدل منہ، (أَيْ) حرفِ تفسیر مبنی برسکون، (دَخَلَ عَمْرٌو فِي الْمَسَاءِ) مراداللفظ عطف بیان یا بدل الکل، معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے مل کر یا مبدل منہ اپنے بدل الکل سے مل کر معطوف مجرور تقدیراً،

وأضحٰى بكر اى دخل بكر في الضّحٰى: اس میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (أَضْحٰى بَكْرٌ) مراداللفظ معطوف علیہ یا مبدل منہ، (أَيْ) حرفِ تفسیر مبنی برسکون، (دَخَلَ بَكْرٌ فِي الضُّحٰى) مراداللفظ عطف بیان یا بدل الکل، معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے مل کر یا مبدل منہ اپنے بدل الکل سے مل کر معطوف مجرور تقدیراً، معطوف علیہ اپنے دونوں معطوف سے مل کر مضاف الیہ، (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُهُ) مقدر کی، (مِثَالُ) مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے أَصْبَحَ وأَمْسٰى



واَضحٰی تامّۃ، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ اصبح زید: میں (اَصْبَحَ) فعل ماضی معروف مبنی برفتح (فعل تام) صیغہ واحد مذکر غائب، (زَیْدٌ) فاعل، (اَصْبَحَ) فعل تام اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

دخل زید فی الصَّباح: میں (دَخَلَ) فعل ماضی معروف مبنی برفتح صیغہ واحد مذکر غائب، (زَیْدٌ) فاعل، (فِیْ) حرفِ جار مبنی برسکون، (اَلصَّبَاح) مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (دَخَلَ) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

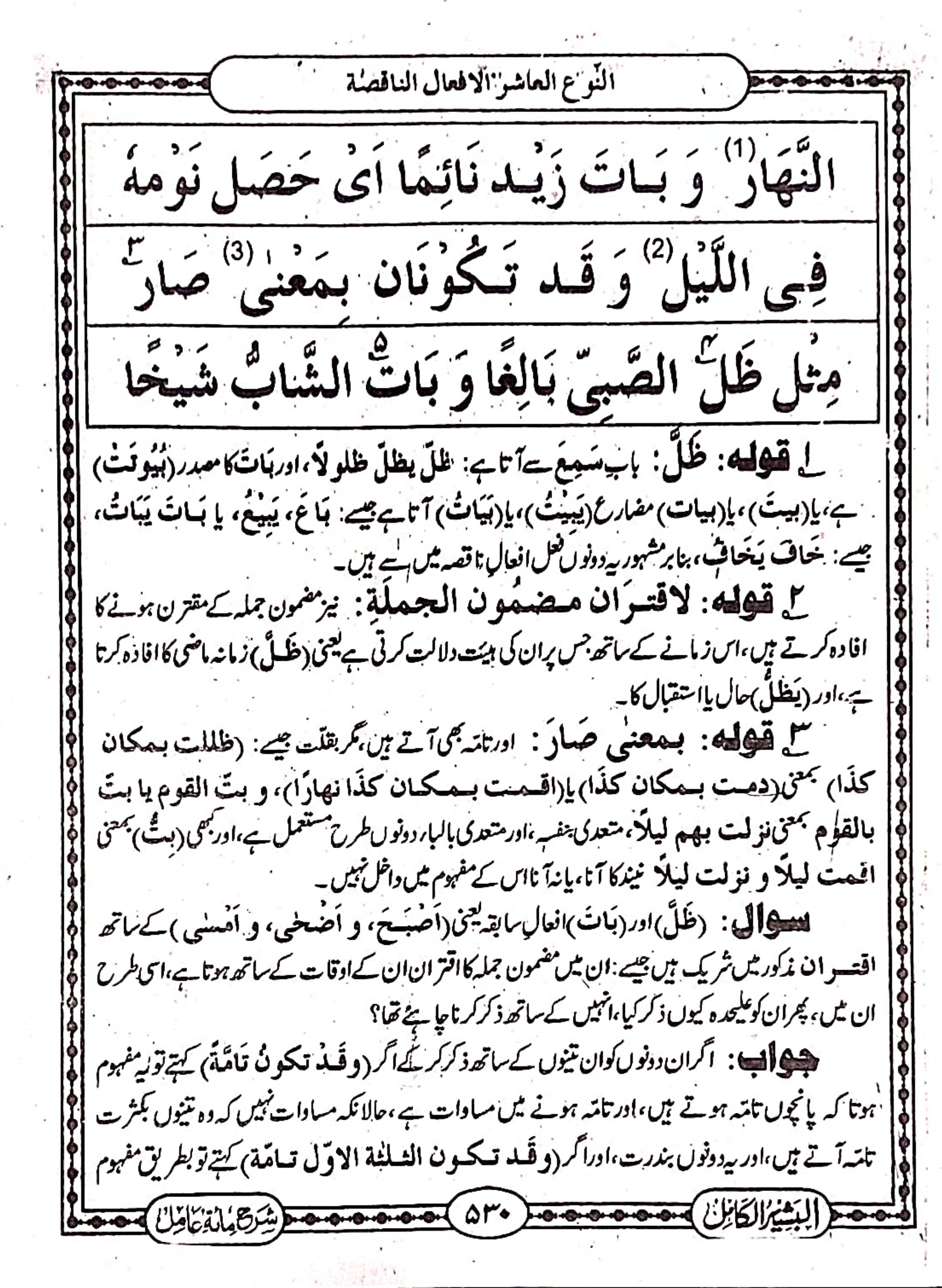
اَمسٰی عَمرو: میں (اَمْسٰی) فعل ماضی معروف مبنی برفتح مقدر (فعل تام) صیغہ واحد مذکر غائب، (عَمْرٌو) فاعل، (اَمْسٰی) فعل تام اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

دَخل عمرو فی المسَاءِ: میں (دَخَلَ) فعل ماضی معروف مبنی برفتح صیغہ واحد مذکر غائب، (عَمْرٌو) فاعل، (فِیْ) حرفِ جار مبنی برسکون، (اَلْمَسَاء) مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (دَخَلَ) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

اَضحٰی بَکرٌ: میں (اَضْحٰی) فعل ماضی معروف مبنی برفتح مقدر (فعل تام) صیغہ واحد مذکر غائب، (بَکْرٌ) فاعل، (اَضْحٰی) فعل تام اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

دَخل بکر فی الضّحیٰ: میں (دَخَلَ) فعل ماضی معروف مبنی برفتح صیغہ واحد مذکر غائب، (بَکْرٌ) فاعل، (فِیْ) حرفِ جار مبنی برسکون مقدر، (اَلضُّحٰی) مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (دَخَلَ) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔۱۲

وَ السَّادِس ظَلَّ[1] وَ السَّابِع بَاتَ وَ هُمَا
لِاقْتِرَانِ[2] مَضْمُوْن الجُمْلَةِ بِالنَّهَار وَ اللَّيْل
نَحْو ظَلَّ زَيْد كَاتِبًا اَىْ حَصَل كِتَابَتُهٗ فِي



النَّهَارُ (1) وَ بَاتَ زَيْد نَائِمًا اَىْ حَصَل نَوْمُهٗ
فِى اللَّيْلِ (2) وَ قَد تَكُوْنَان بِمَعْنٰى (3) صَارَ ۳
مِثْل ظَلَّ ۴ الصَّبِىّ بَالِغًا وَ بَاتَ ۵ الشَّابُّ شَيْخًا

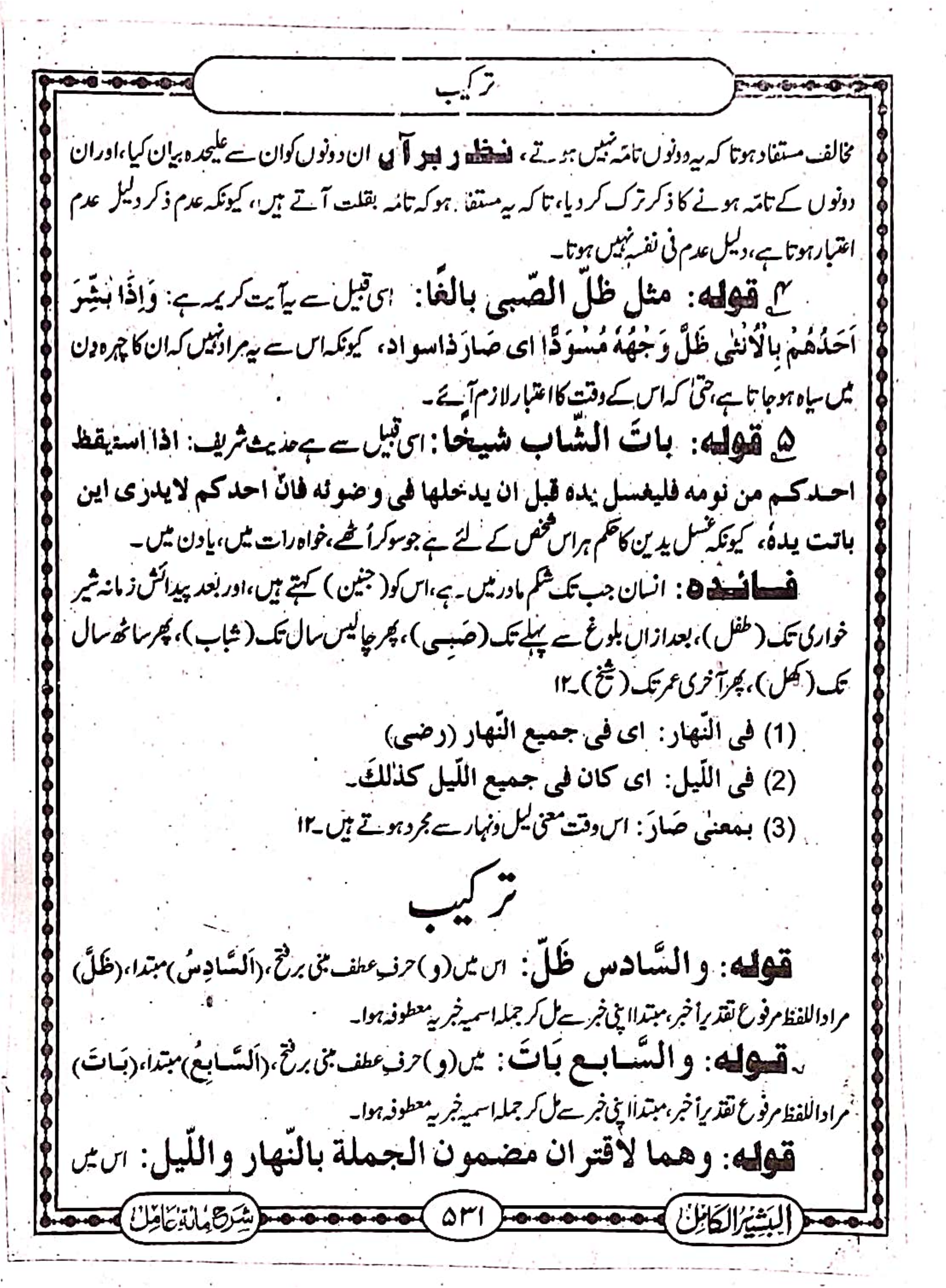
۱ **قوله: ظَلَّ:** بابِ سَمِعَ سے آتا ہے: ظَلَّ يظلّ ظلولاً، اور بَاتَ کا مصدر (بُيُوتٌ) ہے، یا (بيتً)، یا (بيات) مضارع (يَبِيْتُ)، یا (يَبَاتُ) آتا ہے جیسے: بَاعَ، يَبِيْعُ، یا بَاتَ يَبَاتُ، جیسے: خَافَ يَخَافُ، بنا بر مشہور یہ دونوں فعل افعالِ ناقصہ میں سے ہیں۔

۲ **قوله: لاقتران مضمون الجملة:** نیز مضمون جملہ کے مقترن ہونے کا افادہ کرتے ہیں، اس زمانے کے ساتھ جس پر ان کی ہیئت دلالت کرتی ہے یعنی (ظَلَّ) زمانہ ماضی کا افادہ کرتا ہے، اور (يَظَلُّ) حال یا استقبال کا۔

۳ **قوله: بمعنی صَارَ:** اور تامّہ بھی آتے ہیں، مگر بقلت جیسے: (ظللت بمكان كذا) بمعنی (دمت بمكان كذا) یا (اقمت بمكان كذا نهارًا)، و بتّ القوم یا بتّ بالقوم بمعنی نزلت بهم ليلاً، متعدی بنفسہ، اور متعدی بالباء دونوں طرح مستعمل ہے، اور کبھی (بتُّ) بمعنی اقمت ليلاً و نزلت ليلاً نیند کا آنا، یا نہ آنا اس کے مفہوم میں داخل نہیں۔

سوال: (ظَلَّ) اور (بَاتَ) افعالِ سابقہ یعنی (اَصْبَحَ، و اَضْحٰى، و اَمْسٰى) کے ساتھ اقتران مذکور میں شریک ہیں جیسے: ان میں مضمون جملہ کا اقتران ان کے اوقات کے ساتھ ہوتا ہے، اسی طرح ان میں، پھر ان کو علیحدہ کیوں ذکر کیا، انہیں کے ساتھ ذکر کرنا چاہئے تھا؟

جواب: اگر ان دونوں کو ان تینوں کے ساتھ ذکر کرکے اگر (وقَدْ تكونُ تامّةً) کہتے تو یہ مفہوم ہوتا کہ پانچوں تامّہ ہوتے ہیں، اور تامّہ ہونے میں مساوات ہے، حالانکہ مساوات نہیں کہ وہ تینوں بکثرت تامّہ آتے ہیں، اور یہ دونوں بندرت، اور اگر (وقَد تكون الثلثة الاوّل تامّة) کہتے تو بطریق مفہوم



مخالف مستفاد ہوتا کہ یہ دونوں تامہ نہیں ہوتے، **نظر بر آں** ان دونوں کو ان سے علیحدہ بیان کیا، اور ان دونوں کے تامہ ہونے کا ذکر ترک کر دیا، تا کہ یہ مستفاد ہو کہ تامہ بقلت آتے ہیں، کیونکہ عدم ذکر دلیل عدم اعتبار ہوتا ہے، دلیل عدم فی نفسہٖ نہیں ہوتا۔

۴ **قوله: مثل ظلّ الصّبی بالغًا:** اسی قبیل سے یہ آیت کریمہ ہے: **وَإِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِالْاُنْثٰی ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا ای صَارَ ذاسواد،** کیونکہ اس سے یہ مراد نہیں کہ ان کا چہرہ دن میں سیاہ ہو جاتا ہے، حتیٰ کہ اس کے وقت کا اعتبار لازم آئے۔

۵ **قوله: باتَ الشّاب شيخًا:** اسی قبیل سے ہے حدیث شریف: **اذا استیقظ احدکم من نومه فلیغسل یده قبل ان یدخلها فی وضوئه فانّ احدکم لایدری این باتت یدهٗ،** کیونکہ غسل یدین کا حکم ہر اس شخص کے لئے ہے جو سو کر اُٹھے، خواہ رات میں، یا دن میں۔

فائدہ: انسان جب تک شکم مادر میں ہے، اس کو (جنین) کہتے ہیں، اور بعد پیدائش زمانہ شیر خواری تک (طفل)، بعد ازاں بلوغ سے پہلے تک (صَبِی)، پھر چالیس سال تک (شباب)، پھر ساٹھ سال تک (کہل)، پھر آخری عمر تک (شیخ) ۔۱۲

(1) فی النّهار: ای فی جمیع النّهار (رضی)

(2) فی اللّیل: ای کان فی جمیع اللّیل کذٰلكَ۔

(3) بمعنٰی صَارَ: اس وقت معنی لیل و نہار سے مجرد ہوتے ہیں ۔۱۲

ترکیب

قوله: والسَّادس ظَلّ: اس میں (و) حرف عطف مبنی بر فتح، (اَلسَّادِسُ) مبتدا، (ظَلَّ) مراد اللفظ مرفوع تقدیراً خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قوله: والسَّابع بَاتَ: میں (و) حرف عطف مبنی بر فتح، (اَلسَّابِعُ) مبتدا، (بَاتَ) مراد اللفظ مرفوع تقدیراً خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قوله: وهما لاقتران مضمون الجملة بالنّهار واللّيل: اس میں

(و) حرفِ عطف یا استیناف مبنی بر فتح، (هُمَا) میں (هَا) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلا مبنی برضم راجع بسوئے ظَلَّ وبَاتَ، (م) حرفِ عماد مبنی بر فتح، (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون، (ل) حرفِ جار مبنی بر کسر، (اِقْتِرَان) مصدر مضاف، (مَضْمُوْن) مضاف الیہ مضاف، (اَلْجُمْلَةِ) مضاف الیہ، (مَضْمُوْن) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ مجرور لفظاً مرفوع معنیً بنا بر فاعلیت، (بَا) حرفِ جار مبنی بر کسر، (اَلنَّهَارِ) معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اَللَّيْلِ) معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (اِقْتِرَان) مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور ظرفِ لغو سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتَان) مقدر کا، (ثَابِتَان) اسمِ فاعل صیغہ تثنیہ مذکر، اس میں (هُمَا) پوشیدہ جس میں (هَا) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلا مبنی برضم راجع بسوئے مبتدا، (م) حرفِ عماد مبنی بر فتح، (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون، (ثَابِتَان) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

قوله: نحو ظَلَّ زید کاتبًا ای حَصل کتابتَه فی النَّهار و بَات زید نائما ای حَصل نومه فی اللَّیل: اس میں (نَحْوُ) مضاف، (ظَلَّ زَيْدٌ كَاتِبًا) مراد اللفظ معطوف علیہ یا مبدل منہ، (اَيْ) حرفِ تفسیر مبنی بر سکون، (حَصَلَ كِتَابَتُهُ فِي النَّهَارِ) مراد اللفظ عطف بیان یا بدل الکل، معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے مل کر یا مبدل منہ اپنے بدل الکل سے مل کر معطوف علیہ مجرور تقدیراً، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (بَاتَ زَيْدٌ نَائِمًا) مراد اللفظ معطوف علیہ یا مبدل منہ، (اَيْ) حرفِ تفسیر مبنی بر سکون، (حَصَلَ نَوْمُهُ فِي اللَّيْلِ) مراد اللفظ عطف بیان یا بدل الکل، معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے مل کر یا مبدل منہ اپنے بدل الکل سے مل کر معطوف مجرور تقدیراً، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ، (نَحْوُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُهُمَا) مقدر کی، (مِثَالُ) مضاف، (هُمَا) میں (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی برضم راجع بسوئے ظَلَّ و بَاتَ، (م) حرفِ عماد مبنی بر فتح، (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ ظَلَّ زید کاتبًا: میں (ظَلَّ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح (فعل ناقص) صیغہ واحد مذکر غائب، (زَيْدٌ) اسم، (كَاتِبًا) اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم، (كَاتِبًا) اسمِ فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر

خبر، (ظَلَّ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

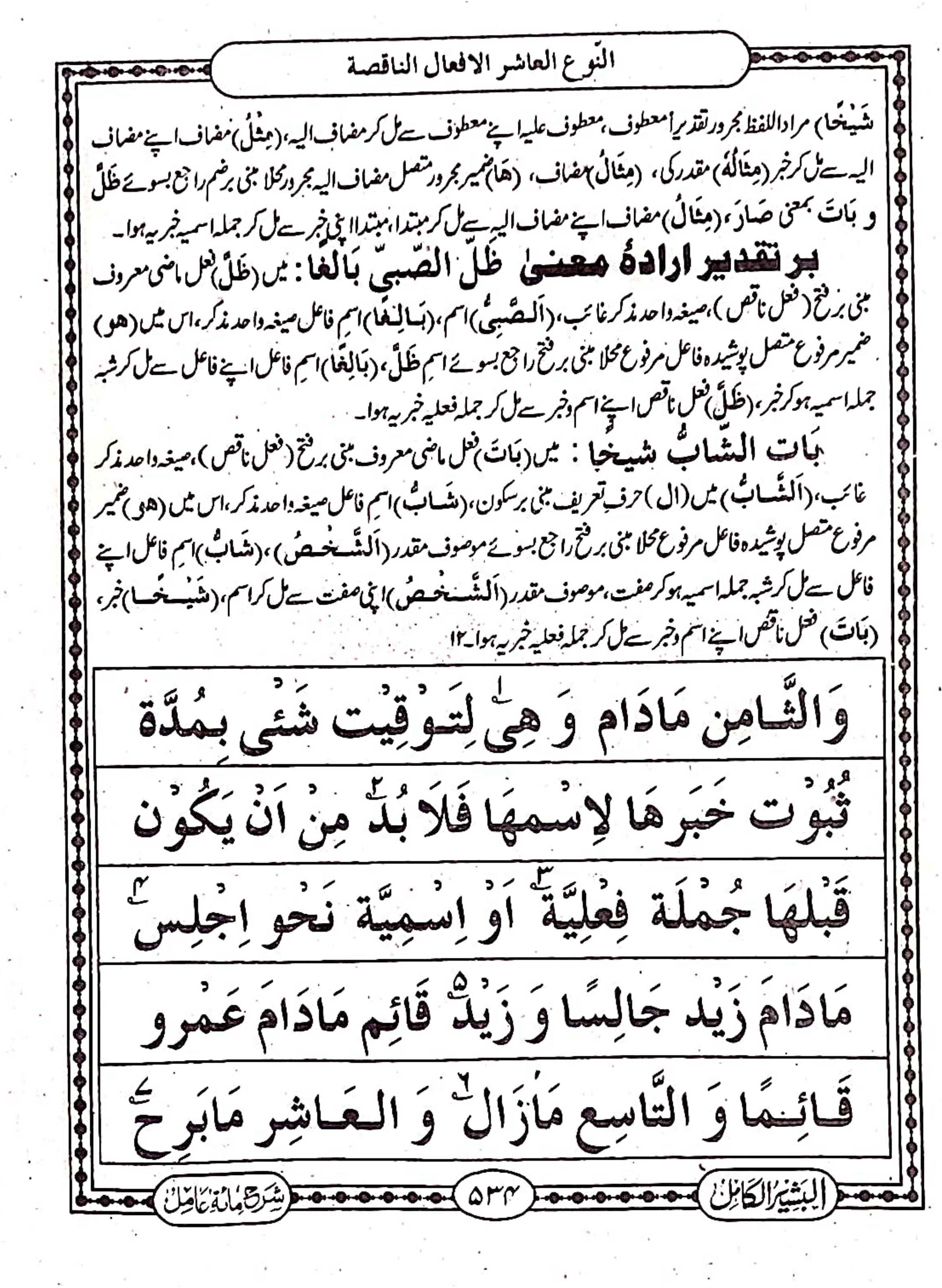
حَصلَ كتابته فى النَّهار: اس میں (حَصَلَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب، (كِتَابَةُ) مصدر مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مبنی بر ضم مجرور محلا مرفوع معنی بنا بر فاعلیت راجع بسوئے (زَيْد)، (كِتَابَةُ) مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل، (فِيْ) حرف جار مبنی بر سکون مقدر، (اَلنَّهَارِ) مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، (حَصَلَ) فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

بَات زَيد نائمًا: میں (بَاتَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (فعل ناقص)، (زَيْدٌ) اسم، (نَائِمًا) اسم فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم، (نَائِمًا) اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، (بَاتَ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

حَصَل نومه فى اللّيل: اس میں (حَصَلَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب، (نَوْمُ) مصدر مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلًا مرفوع معنی بنا بر فاعلیت مبنی بر ضم راجع بسوئے زَيْد، (نَوْمُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل، (فِيْ) حرف جار مبنی بر سکون مقدر، (اَللَّيْلِ) مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، (حَصَلَ) فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

قوله: و قَد تكونان بمعنى صَارَ: اس میں (و) حرف عطف یا استیناف مبنی بر فتح، (قَدْ) حرف تقلیل مبنی بر سکون، (تَكُوْنَان) فعل مضارع معروف (فعل ناقص) صیغہ تثنیہ مؤنث غائب، اس میں (الف) ضمیر مرفوع متصل بارز اسم مرفوع محلًا مبنی بر سکون راجع بسوئے ظَلَّ و بَاتَ، (بَا) حرف جار مبنی بر کسر، (مَعْنٰى) اسم مقصور مضاف، (صَارَ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً مضاف الیہ، (مَعْنٰى) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، مجرور تقدیراً، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا (ثَابِتَتَيْنِ) مقدر کا، (ثَابِتَتَيْنِ) اسم فاعل صیغہ تثنیہ مؤنث، اس میں (هُمَا) پوشیدہ جس میں (هَا) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلًا مبنی بر ضم راجع بسوئے اسم تَكُوْنَان، (م) حرف عماد مبنی بر فتح، (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون، (ثَابِتَتَيْنِ) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، (تَكُوْنَان) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

قوله: مثل ظَلَّ الصّبى بالغًاو بات الشَّابُّ شيخًا: اس میں (مِثْلُ) مضاف، (ظَلَّ الصَّبِيُّ بَالِغًا) مراد اللفظ مجرور تقدیراً معطوف علیہ، (و) حرف عطف مبنی بر فتح، (بَاتَ الشَّابُّ



شَيْخًا) مراداللفظ مجرور تقدیراً معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ، (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُهُ) مقدر کی، (مِثَالُ) مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے ظَلَّ و بَاتَ بمعنی صَارَ، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ ظَلَّ الصَّبِيُّ بَالِغًا: میں (ظَلَّ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح (فعل ناقص)، صیغہ واحد مذکر غائب، (اَلصَّبِيُّ) اسم، (بَالِغًا) اسم فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم ظَلَّ، (بَالِغًا) اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، (ظَلَّ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

بَاتَ الشَّابُّ شَيْخًا: میں (بَاتَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح (فعل ناقص)، صیغہ واحد مذکر غائب، (اَلشَّابُّ) میں (ال) حرف تعریف مبنی بر سکون، (شَابُّ) اسم فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف مقدر (اَلشَّخْصُ)، (شَابُّ) اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت، موصوف مقدر (اَلشَّخْصُ) اپنی صفت سے مل کر اسم، (شَيْخًا) خبر، (بَاتَ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ۱۲

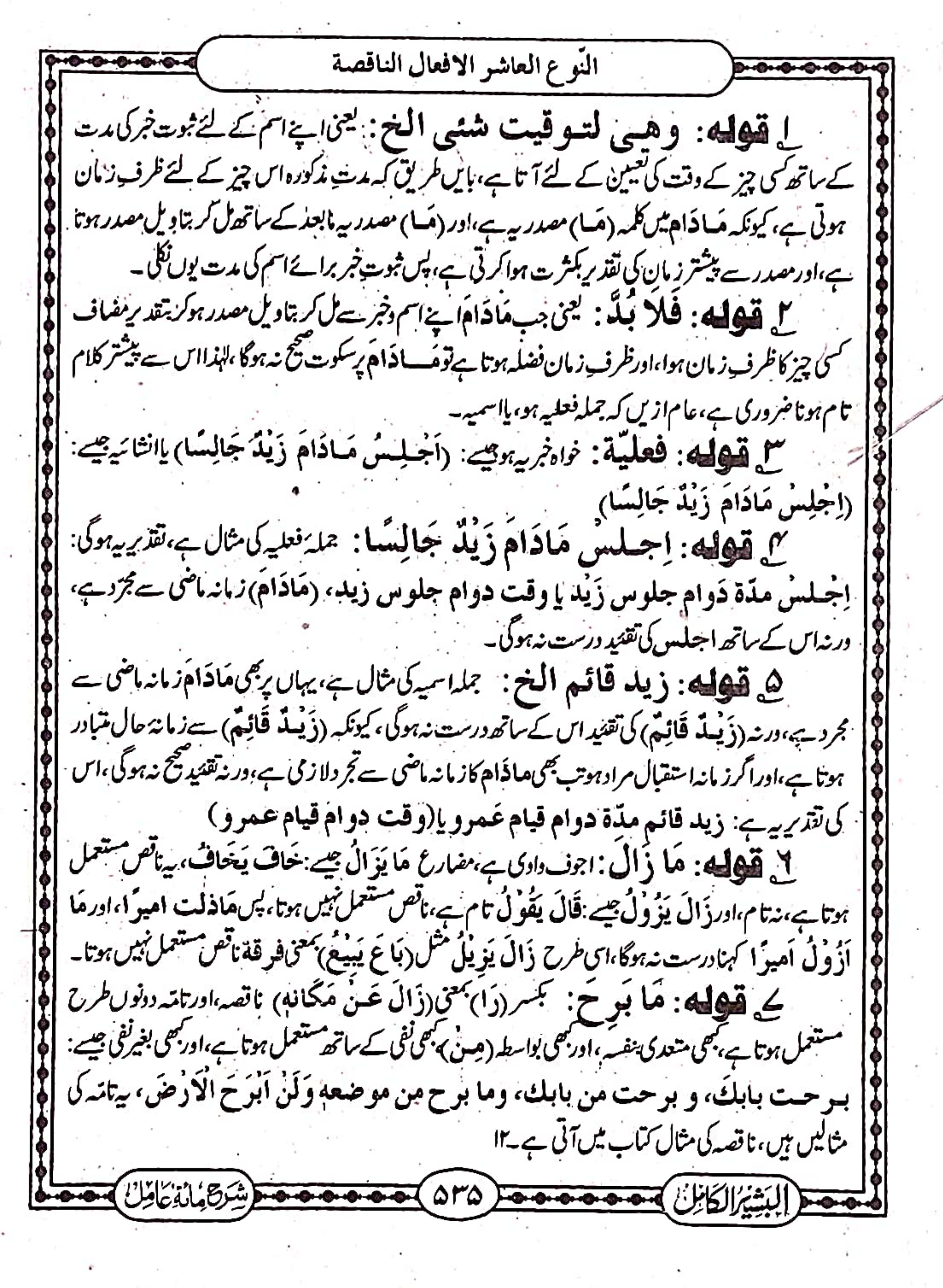
وَالثَّامِنُ مَادَامَ وَهِيَ لِتَوْقِيْتِ شَئٍ بِمُدَّةِ

ثُبُوْتِ خَبَرِهَا لِاِسْمِهَا فَلَا بُدَّ[2] مِنْ اَنْ يَكُوْنَ

قَبْلَهَا جُمْلَةٌ فِعْلِيَّةٌ[3] اَوْ اِسْمِيَّةٌ نَحْوُ اِجْلِسْ[4]

مَادَامَ زَيْدٌ جَالِسًا وَ زَيْدٌ[5] قَائِمٌ مَادَامَ عَمْرٌو

قَائِمًا وَ التَّاسِعُ مَازَالَ[6] وَ الْعَاشِرُ مَابَرِحَ[7]



۱ **قوله: وهي لتوقيت شئ الخ:** یعنی اپنے اسم کے لئے ثبوت خبر کی مدت کے ساتھ کسی چیز کے وقت کی تعیین کے لئے آتا ہے، بایں طریق کہ مدتِ مذکورہ اس چیز کے لئے ظرف زمان ہوتی ہے، کیونکہ مَادَام میں کلمہ (مَا) مصدریہ ہے، اور (مَا) مصدریہ مابعد کے ساتھ مل کر بتاویل مصدر ہوتا ہے، اور مصدر سے پیشتر زمان کی تقدیر بکثرت ہوا کرتی ہے، پس ثبوتِ خبر برائے اسم کی مدت یوں نکلی۔

۲ **قوله: فَلَا بُدَّ:** یعنی جب مَادَامَ اپنے اسم وخبر سے مل کر بتاویل مصدر ہوکر بتقدیر مضاف کسی چیز کا ظرفِ زمان ہوا، اور ظرفِ زمان فضلہ ہوتا ہے تو مَادَامَ پر سکوت صحیح نہ ہوگا، لہٰذا اس سے پیشتر کلام تام ہونا ضروری ہے، عام ازیں کہ جملہ فعلیہ ہو، یا اسمیہ۔

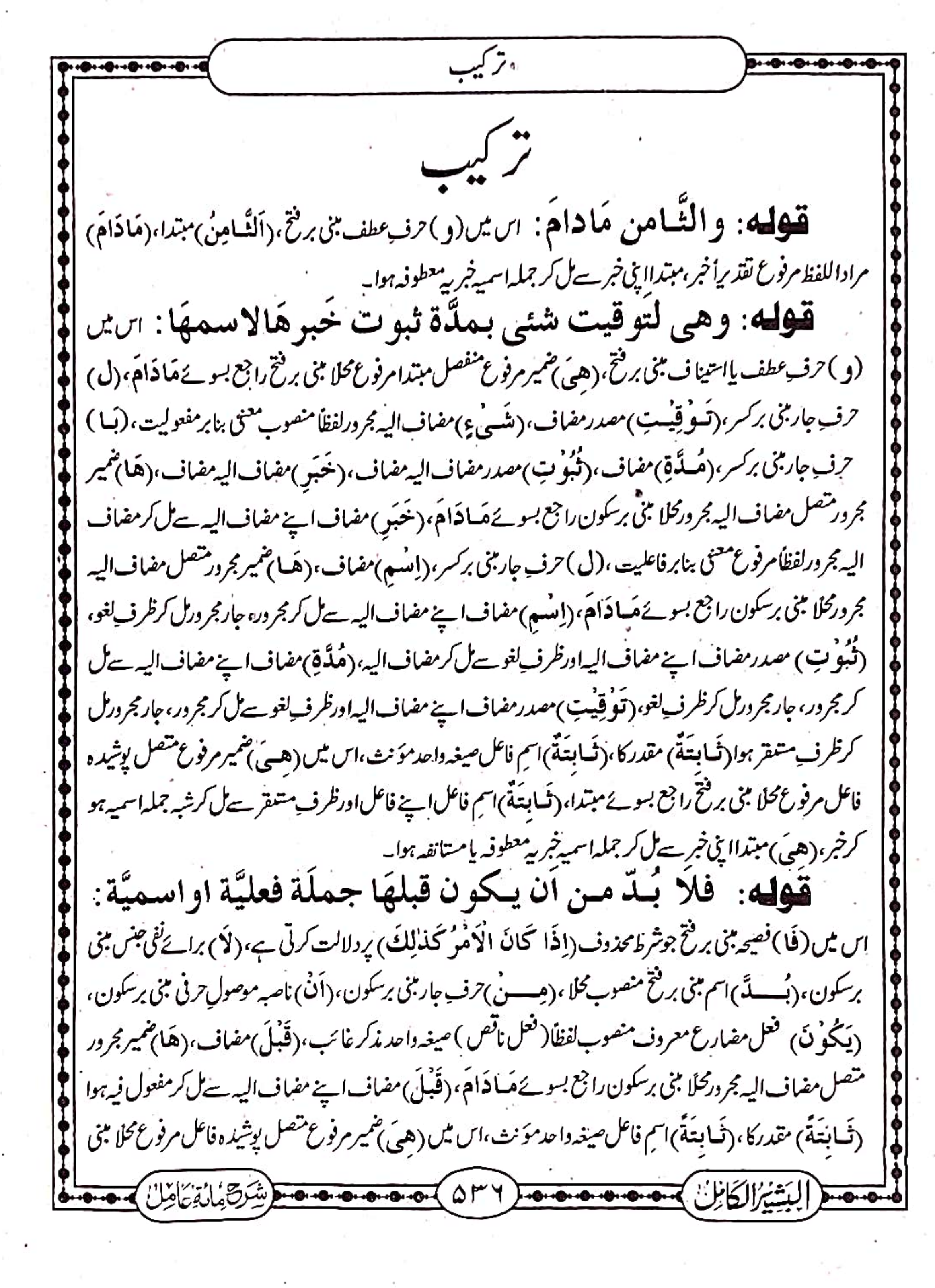
۳ **قوله: فعليّة:** خواہ خبریہ ہو جیسے: (اَجْلِسُ مَادَامَ زَيْدٌ جَالِسًا) یا انشائیہ جیسے: (اِجْلِسْ مَادَامَ زَيْدٌ جَالِسًا)

۴ **قوله: اِجلسْ مَادَامَ زَيْدٌ جَالِسًا:** جملہ فعلیہ کی مثال ہے، تقدیر یہ ہوگی: اِجْلِسْ مدّة دَوام جلوس زَيْد یا وقت دوام جلوس زيد، (مَادَامَ) زمانہ ماضی سے مجرد ہے، ورنہ اس کے ساتھ اجلس کی تقئید درست نہ ہوگی۔

۵ **قوله: زيد قائم الخ:** جملہ اسمیہ کی مثال ہے، یہاں پر بھی مَادَامَ زمانہ ماضی سے مجرد ہے، ورنہ (زَيْدٌ قَائِمٌ) کی تقئید اس کے ساتھ درست نہ ہوگی، کیونکہ (زَيْدٌ قَائِمٌ) سے زمانہ حال متبادر ہوتا ہے، اور اگر زمانہ استقبال مراد ہو تب بھی مادام کا زمانہ ماضی سے تجرد لازمی ہے، ورنہ تقئید صحیح نہ ہوگی، اس کی تقدیر یہ ہے: زيد قائم مدّة دوام قيام عمرو یا (وقت دوام قيام عمرو)

۶ **قوله: مَا زَالَ:** اجوف واوی ہے، مضارع مَا يَزَالُ جیسے: خَافَ يَخَافُ، یہ ناقص مستعمل ہوتا ہے، نہ تام، اور زَالَ يَزُوْلُ جیسے: قَالَ يَقُوْلُ تام ہے، ناقص مستعمل نہیں ہوتا، پس مَازُلت اميرًا، اور مَا اَزُوْلُ اميرًا کہنا درست نہ ہوگا، اسی طرح زَالَ يَزِيْلُ مثل (بَاعَ يَبِيْعُ) بمعنی فرقة ناقص مستعمل نہیں ہوتا۔

۷ **قوله: مَا بَرِحَ:** بکسر (رَا) بمعنی (زَالَ عَنْ مَكَانه) ناقصہ، اور تامہ دونوں طرح مستعمل ہوتا ہے، کبھی متعدی بنفسہ، اور کبھی بواسطہ (مِنْ)، کبھی نفی کے ساتھ مستعمل ہوتا ہے، اور کبھی بغیر نفی جیسے: برحت بابكَ، و برحت من بابك، وما برح من موضعه وَلَنْ اَبْرَحَ الْاَرْضَ، یہ تامہ کی مثالیں ہیں، ناقصہ کی مثال کتاب میں آتی ہے۔۱۲



ترکیب

قوله: والثّامن مَادامَ: اس میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اَلثَّامِنُ) مبتدا، (مَادَامَ) مراد اللفظ مرفوع تقدیراً خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

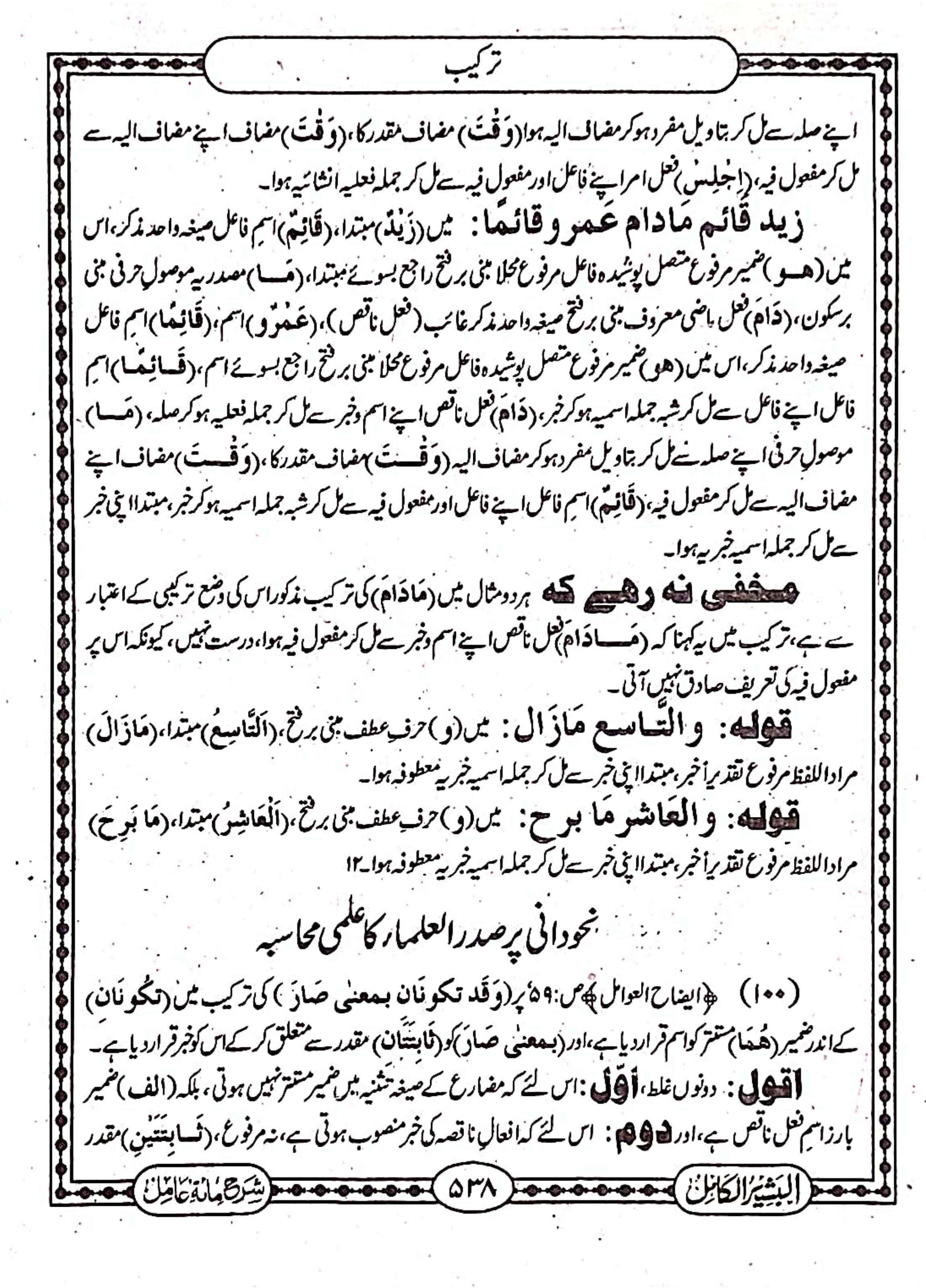
قوله: وهی لتوقیت شئی بمدّة ثبوت خبرهالاسمها: اس میں (و) حرفِ عطف یا استیناف مبنی بر فتح، (هِیَ) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مَادَامَ، (ل) حرفِ جار مبنی بر کسر، (تَوْقِیْتِ) مصدر مضاف، (شَیْءٍ) مضاف الیہ مجرور لفظاً منصوب معنیً بنا بر مفعولیت، (بَا) حرفِ جار مبنی بر کسر، (مُدَّةِ) مضاف، (ثُبُوْتِ) مصدر مضاف الیہ مضاف، (خَبَرِ) مضاف الیہ مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے مَادَامَ، (خَبَرِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ مجرور لفظاً مرفوع معنیً بنا بر فاعلیت، (ل) حرفِ جار مبنی بر کسر، (اِسْمِ) مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے مَادَامَ، (اِسْمِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (ثُبُوْتِ) مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور ظرفِ لغو سے مل کر مضاف الیہ، (مُدَّةِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (تَوْقِیْتِ) مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور ظرفِ لغو سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتَةٌ) مقدر کا، (ثَابِتَةٌ) اسمِ فاعل صیغہ واحد مؤنث، اس میں (هِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا، (ثَابِتَةٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، (هِیَ) مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

قوله: فلا بُدّ من انْ یکون قبلها جملَة فعلیَّة اواسمیَّة: اس میں (فَا) فصیحہ مبنی بر فتح جو شرط محذوف (اِذَا کَانَ الْاَمْرُ کَذٰلِكَ) پر دلالت کرتی ہے، (لَا) برائے نفی جنس مبنی بر سکون، (بُدَّ) اسم مبنی بر فتح منصوب محلاً، (مِنْ) حرفِ جار مبنی بر سکون، (اَنْ) ناصبہ موصولِ حرفی مبنی بر سکون، (یَکُوْنَ) فعل مضارع معروف منصوب لفظاً (فعل ناقص) صیغہ واحد مذکر غائب، (قَبْلَ) مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے مَادَامَ، (قَبْلَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا (ثَابِتَةً) مقدر کا، (ثَابِتَةً) اسمِ فاعل صیغہ واحد مؤنث، اس میں (هِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی

برفتح راجع بسوئے اسمِ فعل ناقص، (ثَابِتَةً) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر اور مفعول فیہ سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر مقدم، (جُمْلَةٌ) موصوف، (فِعْلِيَّةٌ) اسمِ منسوب صیغہ واحد مؤنث، اس میں (هِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع بسوئے موصوف، (فِعْلِيَّةٌ) اسمِ منسوب اپنے نائب فاعل سے مل کر معطوف علیہ، (اَوْ) حرفِ عطف مبنی برسکون، (اِسْمِيَّةٌ) اسمِ منسوب صیغہ واحد مؤنث، اس میں (هِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع بسوئے موصوف، (اِسْمِيَّةٌ) اسمِ منسوب اپنے نائب فاعل سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر اسمِ مؤخر، (يَكُوْنُ) فعل ناقص اپنے اسمِ مؤخر اور خبر مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر صلہ، (اَنْ) ناصبہ موصولِ حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہوکر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا، (ثَابِتٌ) اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع بسوئے اسمِ لَا، (ثَابِتٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر، لائے نفی جنس اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر جزا، شرطِ محذوف اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

قوله: نحو اجلس مَادامَ زَيد جَالسًا و زيد قَائم مَادام عَمرو قائمًا: اس میں (نَحْوُ) مضاف، (اِجْلِسْ مَادَامَ زَيْدٌ جَالِسًا) مراد اللفظ معطوف علیہ مجرور تقدیرًا، (و) حرفِ عطف مبنی برفتح، (زَيْدٌ قَائِمٌ مَادَامَ عَمْرٌو قَائِمًا) مراد اللفظ معطوف مجرور تقدیرًا، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ، (نَحْوُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُهُ) مقدر کی، (مِثَالُ) مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی برضم راجع بسوئے مَادَامَ، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

برتقدیر ارادۂ معنیٰ اِجْلِسْ مَادَامَ زَيْدٌ جَالِسًا: اس میں (اِجْلِسْ) فعل امر حاضر معروف مبنی برسکون صیغہ واحد مذکر حاضر، اس میں (اَنْتَ) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی برسکون، (تَا) علامت خطاب مبنی برفتح، (مَا) مصدریہ موصولِ حرفی مبنی برسکون، (دَامَ) فعل ماضی معروف مبنی برفتح صیغہ واحد مذکر غائب (فعل ناقص)، (زَيْدٌ) اسم، (جَالِسًا) اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع بسوئے زَيْدٌ، (جَالِسًا) اسمِ فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر، (دَامَ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر صلہ، (مَا) موصولِ حرفی



اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہوکر مضاف الیہ ہوا (وَقْتَ) مضاف مقدر کا، (وَقْتَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ، (اِجْلِسْ) فعل امر اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

زید قائم مادام عمرو قائمًا: میں (زَيْدٌ) مبتدا، (قَائِمٌ) اسم فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هُوَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا، (مَا) مصدریہ موصول حرفی مبنی برسکون، (دَامَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (فعل ناقص)، (عَمْرٌو) اسم، (قَائِمًا) اسم فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم، (قَائِمًا) اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر، (دَامَ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر صلہ، (مَا) موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہوکر مضاف الیہ (وَقْتَ) مضاف مقدر کا، (وَقْتَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ، (قَائِمٌ) اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

مخفی نہ رہے کہ ہر دو مثال میں (مَادَامَ) کی ترکیب مذکور اس کی وضع ترکیبی کے اعتبار سے ہے، ترکیب میں یہ کہنا کہ (مَادَامَ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر مفعول فیہ ہوا، درست نہیں، کیونکہ اس پر مفعول فیہ کی تعریف صادق نہیں آتی۔

قوله: والتاسع مَازَالَ: میں (و) حرف عطف مبنی بر فتح، (اَلتَّاسِعُ) مبتدا، (مَازَالَ) مراد اللفظ مرفوع تقدیراً خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قوله: والعاشر مَا برح: میں (و) حرف عطف مبنی بر فتح، (اَلْعَاشِرُ) مبتدا، (مَا بَرِحَ) مراد اللفظ مرفوع تقدیراً خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔۱۲

نحو دانی پر صدر العلماء کا علمی محاسبہ

(۱۰۰) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص: ۵۹ پر (وَقَد تكونَان بمعنىٰ صَارَ) کی ترکیب میں (تكُونَان) کے اندر ضمیر (هُمَا) مستتر کو اسم قرار دیا ہے، اور (بمعنىٰ صَارَ) کو (ثَابِتَتَان) مقدر سے متعلق کر کے اس کو خبر قرار دیا ہے۔

اقول: دونوں غلط، **اوّل:** اس لئے کہ مضارع کے صیغہ تثنیہ میں ضمیر مستتر نہیں ہوتی، بلکہ (الف) ضمیر بارز اسم فعل ناقص ہے، اور **دوم:** اس لئے کہ افعال ناقصہ کی خبر منصوب ہوتی ہے، نہ مرفوع، (ثَابِتَتَيْنِ) مقدر



ہے، نہ (ثَابِتَتَانِ)

(۱۰۱) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:٦٠ پر (وهِيَ لِتَوْقِيْتِ شَيْءٍ بِمُدَّةِ ثُبُوْتِ خَبَرِهَا لِاسْمِهَا فَلَا بُدَّ مِنْ اَنْ يَكُوْنَ قَبْلَهَا جُمْلَةٌ فِعْلِيَّةٌ اَوْاِسْمِيَّةٌ) کی ترکیب میں (لِتَوْقِيْتِ شَيْءٍ الخ) کو (ثَابِتٌ) مقدر سے متعلق کر کے اس کو (هِيَ) مبتدا کی خبر قرار دیا ہے، اور (هِيَ لِتَوقِيْتِ شَيْءٍ الخ) کو جملہ اسمیہ بنا کر قائم مقام شرط قرار دیا ہے، اور (فَلَا بُدَّ من اَنْ يَكُوْنَ) کو جزا۔

اقول: دونوں غلط ہیں، **اوّل**: اس لئے کہ (ثَابِتٌ) خبر مشتق ہونے کے باوجود (هِيَ) مبتدا کے ساتھ تانیث میں مطابق نہیں، اور **دوم**: اس لئے کہ یہاں پر کوئی کلمہ شرط نہیں، پھر شرط یا قائم مقام شرط کے کیا معنیٰ؟ علاوہ ازیں جملہ اسمیہ قائم مقام شرط نہیں ہوا کرتا، یہ دارالعلوم دیوبند میں جدید مسائل نحو گڑھے جا رہے ہیں۔

(۱۰۲) ﴿ایضاح العوامل﴾ اسی صفحہ پر (اِجْلِسْ مَادَامَ زَيْدٌ جَالِسًا) کی ترکیب میں (مَادَامَ زَيْدٌ جَالِسًا) کو جملہ فعلیہ خبریہ قرار دے کر (اِجْلِسْ) کا مفعول فیہ بنایا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے، کیونکہ مفعول فیہ اسم ہوتا ہے نہ جملہ، مصیبت تو یہ ہے کہ ذات شریف کو ''نحومیر'' بھی یاد نہیں، اگر باور نہ تو ہم سے سنئے! ''نحومیر'' ص:۲۱ میں مفعول فیہ کی تعریف بایں الفاظ مذکور ہے: (ومفعول فیہ اسمیت کہ فعل مذکور درو واقع شود)

(۱۰۳) ﴿ایضاح العوامل﴾ اسی صفحہ پر (زَيْدٌ قَائِمٌ) کی ترکیب میں (قَائِمٌ) کو اسم فاعل بیان کر کے اس میں ضمیر مستتر (هو) کو اس کا نائب فاعل قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے، کیونکہ اسم فاعل کے لئے نائب فاعل نہیں ہوتا، فاعل ہوتا ہے۔۱۲

وَالْحَادِي عَشَرَ مَاانْفَكَّ وَالثَّانِي عَشَرَ مَا

فَتِئَ وَقَدْ يُقَالُ مَافَتَا وَمَاافْتَأَوَكُلُّ وَاحِدٍ مِنْ

هٰذِهِ الْاَفْعَالِ الْاَرْبَعَةِ لِدَوَامِ ثُبُوْتِ خَبَرِهَا



لِاِسْمِهَا[1] مُذْ قَبْلَهُ[3] وَ يَلْزِمهَا[4] النَّفْيُ[2] مِثْل

مَازَالَ زَيْد عَالِمًا وَ مَابَرِحَ زَيْد صَائِمًا

وَ مَافَتِئَ عَمْرو فَاضِلًا وَمَاانْفَكَّ بَكْر عَاقِلًا

[1] **قوله: مَا انفكَّ:** بمعنی اِنْفَصَلَ ناقصہ، اور تامہ مستعمل ہوتا ہے، تامہ کا صلہ (مِنْ) آتا ہے جیسے: (مَا انْفَكَّ مِنَ الْاَمِيْرِ)

[2] **قوله: مَا فَتِئَ:** بکسر تائے فوقانیہ، اور آخر میں ہمزۂ مفتوحہ باب سَمِعَ سے بمعنی مَا بَرِحَ، یہ صرف ناقصہ مستعمل ہوتا ہے، اور بعض نے کہا کہ (مَا فَتِی) کے آخر میں ہمزہ نہیں، بلکہ (یَا) ہے لیکن نحو ولغت کی مشہور کتب میں اس کا پتہ نہیں، اسی واسطے ''غایۃ التحقیق'' میں فرمایا: بالهمزة دون الياء، اور (مَا فَتَاءَ) بفتح (تا وہمزہ) اور ''قاموس'' میں (تا) پر تینوں حرکت ذکر کیں، اور مَا افتاءَ ہمزہ باب افعال سے ہے، ان چاروں افعال کے معنی استغراقِ زمانہ ہیں۔

[3] **قوله: مُذ قبله:** اس میں (مُذْ) برائے ابتدائے غایت زمانی ہے، (قَبِلَ) فعل ماضی باب سَمِعَ سے ہے، مصدر (قَبُوْلٌ) بفتح قاف بمعنی (پذیرفتن)، اس میں ضمیر مرفوع متصل راجع بسوئے (اسمها) ہے، اور ضمیر منصوب متصل راجع بسوئے خبرها مفعول بہ ہے یعنی ثبوت خبر برائے اسم بطریق دوام واستمرار ہوتا ہے جب سے کہ اسم میں قبول خبر کی صلاحیت آئی جیسے: (مَا زَالَ زَيْدٌ اَمِيْرًا) کے معنی ہوئے کہ ''زید امیر ہے جب سے کہ اس میں امارت کی صلاحیت آئی'' اور وقت صلاحیت سن بلوغ ہے۔

[4] **قوله: و يلزمها النفي:** اگر یہ افعال ماضی ہوں تو (مَا) یا (لَا) لازم ہوتا ہے، اور اگر مضارع ہوں تو (اِنْ) یا (لَمْ) یا (لَنْ) تاکہ معنی استمرار کا افادہ کریں، وجہ یہ ہے کہ ان افعال کے معنی نفی ہیں، اور نفی پر جب نفی داخل ہوتی ہے تو معنی استمرار کا افادہ ہوتا ہے تو یہ افعال (كَانَ دَائِمًا) کے معنی میں ہوتے ہیں، اور جس فعل کے معنی نفی ہوں اس پر نفی کے داخل ہونے سے افادۂ استمرار قیاسی نہیں، بلکہ سماعی ہے،

لہٰذا(مَا انفصَلَ زَیْدٌ ضَارِبًا) یا(مَا فَارَقَ زَیْدٌ ضَارِبًا) نہ کہا جائے گا، بلکہ مَا انفصَل زَیْدٌ مِنَ الضَّرْب، یامَا فَارَقَ زَیْدٌ مِنَ الضَّرْب کہیں گے،اور کبھی مقامِ قسم میں ان افعال پر حرفِ نفی مقدر ہوتا ہے جیسے: تَاللّٰہِ تَفْتَؤُ تَذکُرُ یُوسُفَ ای لَا تَفْتَؤُ۔۱۲

(1) لاسمهَا: یا متعلق اسم کے لئے جیسے: (مَا زَالَ زَیْدٌ قَائِمًا اَبُوْہُ) کہ اس میں (قَائِمًا) خبر کا دوام ثبوت مَازَالَ کے اسم زَیْدٌ کے لئے نہیں، بلکہ اسم کے متعلق (اَبُوْہ) کے واسطے ہے، **نظر بر آں** تعمیم واجب ہے۔

(2) ویَلزمهَا النّفی: ''تسہیل'' میں فرمایا کہ نفی سے مراد ایسے عام معنی ہیں جو نہی کو بھی شامل ہوں، تاکہ لَا تَزَلْ قَائِمًا بصیغۂ نہی سے لزوم نفی پر اعتراض نہ ہو سکے۔۱۲

ترکیب

قوله: والحَادی عشر مَا انفَكَّ: اس میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اَلْحَادِیَ عَشَرَ) مرکب بنائی ہر دو جز مبنی بر فتح مبتدا مرفوع محلا، (مَا انْفَكَّ) مراد اللفظ مرفوع تقدیراً خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قوله: والثَّانی عشرمَا فتئی: اس میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اَلثَّانِی عَشَرَ) مرکب بنائی ہر دو جز مبنی بر فتح مبتدا مرفوع محلا، (مَا فَتِئَ) مراد اللفظ مرفوع تقدیراً خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قوله: وقَد یقَال مَافتَأو مَاافتَأ: اس میں (و) حرفِ عطف یا استیناف مبنی بر فتح، (قَدْ) حرفِ تقلیل مبنی بر سکون، (یُقَالُ) فعل مضارع مجہول مرفوع لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب۔لفظ (مَافَتَأ) مراد اللفظ مرفوع تقدیراً معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح۔لفظ (مَا افْتَأ) مراد اللفظ مرفوع تقدیراً معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر نائب فاعل، (یُقَالُ) فعل اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

قوله: وکلّ وَاحدمن هٰذهِ الافعَال الاربعَة لدَوام ثبوت خَبرهَالاسمهَامذ قَبلَه: اس میں (و) حرفِ عطف یا استیناف مبنی بر فتح، (کُلُّ) مضاف، (وَاحِدٍ)

موصوف، (مِنْ) حرفِ جار مبنی بر سکون، (هَا) حرفِ تنبیہ مبنی بر سکون، (ذِہٖ) اسمِ اشارہ مجرور محلا مبنی بر سکون موصوف، (اَلْاَفْعَالِ) صفت اوّل، (اَلْاَرْبَعَۃِ) صفت ثانی، موصوف اپنی دونوں صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتٍ) مقدر کا، (ثَابِتٍ) اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف، (ثَابِتٍ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت، (وَاحِدٍ) موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ، (کُلُّ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، (ل) حرفِ جار مبنی بر کسر، (دَوَامِ) مصدر مضاف، (ثُبُوْتِ) مصدر مضاف الیہ مضاف، (خَبَرِ) مضاف الیہ مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر سکون راجع بسوئے اَلْاَفْعَالُ الْاَرْبَعَۃ، (خَبَرِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ مجرور لفظاً مرفوع معنًی بنا بر فاعلیت، (ل) حرفِ جار مبنی بر کسر، (اِسْمِ) مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر سکون راجع بسوئے اَلْاَفْعَالُ الْاَرْبَعَۃُ، (اِسْمِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (مُنْذُ) ظرفِ زمان مضاف، (قَبِلَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم، (هَا) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے خَبَرْ، (قَبِلَ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر مضاف الیہ مجرور محلا، (مُنْذُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ، (ثُبُوْتِ) مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور ظرفِ لغو اور مفعول فیہ سے مل کر مضاف الیہ مجرور لفظاً مرفوع معنًی بنا بر فاعلیت، (دَوَامِ) مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا، (ثَابِتٌ) اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا، (ثَابِتٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

قولہ: و یلزمھا النفی: اس میں (و) حرفِ عطف یا استیناف مبنی بر فتح، (یَلْزَمُ) فعل مضارع معروف مرفوع لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب، (هَا) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلا مبنی بر سکون راجع بسوئے اَلْاَفْعَالُ الْاَرْبَعَۃُ، (اَلنَّفْیُ) فاعل، (یَلْزَمُ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

قولہ: مثل مَازال زید عالمًا ومَابرح زیدصَائماومَا فتئ عَمرو فَاضلًا و مَا انفکّ بکرٌ عَاقِلًا: اس میں (مِثْلُ) مضاف، (مَا زَالَ زَیْدٌ

عَالِمًا) مراد اللفظ مجرور تقدیرا معطوف علیہ، (و) حرف عطف مبنی بر فتح، (مَا بَرِحَ زَيْدٌ صَائِمًا) مراد اللفظ مجرور تقدیرا معطوف، (و) حرف عطف مبنی بر فتح، (مَا فَتِئَ عَمْرٌو فَاضِلًا) مراد اللفظ مجرور تقدیرا معطوف، (و) حرف عطف مبنی بر فتح، (مَا انْفَكَّ بَكْرٌ عَاقِلًا) مراد اللفظ مجرور تقدیرا معطوف، معطوف علیہا اپنے معطوفات سے مل کر مضاف الیہ، (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُهَا) مقدر کی، (مِثَالُ) مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر سکون راجع بسوئے اَلْاَفْعَالُ الْاَرْبَعَةُ، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ مَازَالَ زَيْدٌ عَالِمًا: اس میں (مَازَالَ) نفی فعل ماضی معروف مبنی بر فتح (فعل ناقص) صیغہ واحد مذکر غائب، (زَيْدٌ) اسم، (عَالِمًا) صفت مشبہ صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم مَازَالَ، (عَالِمًا) صفت مشبہ اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، (مَازَالَ) فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

مَا بَرِحَ زَيْدٌ صَائِمًا: اس میں (مَا بَرِحَ) نفی فعل ماضی معروف مبنی بر فتح (فعل ناقص) صیغہ واحد مذکر غائب، (زَيْدٌ) اسم، (صَائِمًا) اسم فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم مَابَرِحَ، (صَائِمًا) اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، (مَابَرِحَ) فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

مَا فَتِئَ عَمْرٌو فَاضِلًا: میں (مَا فَتِئَ) نفی فعل ماضی معروف مبنی بر فتح (فعل ناقص) صیغہ واحد مذکر، (عَمْرٌو) اسم، (فَاضِلًا) صفت مشبہ صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم مَافَتِئَ، (فَاضِلًا) صفت مشبہ اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، (مَافَتِئَ) فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

مَا انْفَكَّ بَكْرٌ عَاقِلًا: میں (مَا انْفَكَّ) نفی فعل ماضی معروف مبنی بر فتح (فعل ناقص) صیغہ واحد مذکر غائب، (بَكْرٌ) اسم، (عَاقِلًا) صفت مشبہ صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم مَا انْفَكَّ، (عَاقِلًا) صفت مشبہ اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، (مَا انْفَكَّ) فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔۱۲



وَالثَّالِث عَشَر لَيْسَ[١] وَهِيَ لِنَفْيِ مَضْمُوْن

الـجُـمْلَة فِيْ زَمَانِ الحَال وَ قَالَ[٢] بَعْضُهُمْ[(1)]

فِيْ كُـلِّ زَمَان مِثْل لَيس زَيْد قَائِمًا وَاعْلَم

اَنَّ تَقْدِيْم[٣] اَخْبَارهٰذِهِ الاَفْعَال عَلٰى اَسْمَائهَا

جَائِز[(2)] بِاِبْقَاء عَمَلِهَا مِثْل كَان قَائِمًا زَيْد وَ

عَلٰى هٰذا القِيَاس فِي البَوَاقِي وَاَيْضًا تَقْدِيْم[٤]

اَخْبَارهَا عَلٰى نَفْسِهَا جَائِز[٥] سِوىٰ[٦] لَيْس

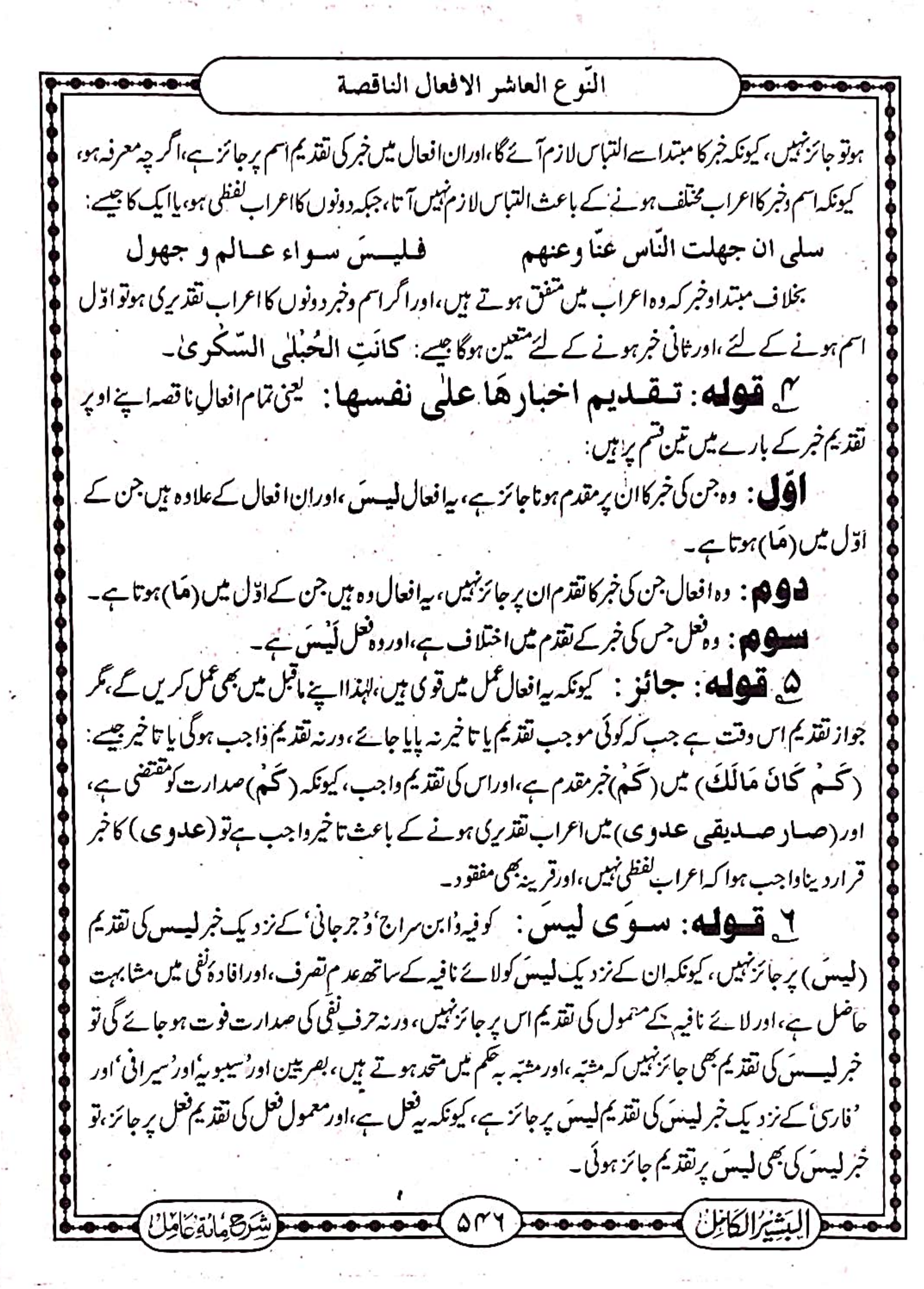
وَالاَفْعَال الَّتِي كَان فِي اَوَائِلِهَا[٧] مَا[(3)]

[١] **قوله: لَيْسَ:** اصل میں کسرِ عین ہے، بروزن سَمِعَ بنظر تخفیف عین کلمہ (یَا) کو ساکن کر دیا جیسے: (صَیِدَ) میں (صَیْدَ) بمعنی صَارَ مائلَ العنق، بفتح نہیں کہ بفتح بوجہ خفت موجب تخفیف نہیں ہوتا، اور بضم عین بھی نہیں، کیونکہ (فَعُلَ) سے معتل العین یائی صرف، (هَیُؤَ) بمعنی صَارَ ذاهیئةٍ حَسَنَةٍ منقول ہے، یہ اصل جمہور کا مسلک ہے، لیکن 'ابوحیان' نے (لُسْتَ) بضم لام اور 'فَرَّاء' نے (لِسْتَ) بکسر لام بھی حکایت کیا ہے، الغرض (یـا) کو بقاعدہ قَـالَ الف سے نہیں بدلا، تا کہ اس بات پر دلالت کرے کہ اپنے نظائر کی طرح

فعل متصرف نہیں، اس کے فعل ہونے پر دلیل یہ ہے کہ تائے تانیث ساکنہ، اور ضمائر بارزہ اسے لاحق ہوتی ہیں، کوفیہ، اور 'ابوعلیؒ' نے کہا کہ (لَيْسَ) حرف ہے، یہ لوگ عدمِ تصرف کو اپنا موید قرار دیتے ہیں، اور کہتے ہیں کہ سہ حرفی ہونے کے باعث اتصال ضمائر نے فعل کے مشابہ کر دیا ہے، رافع اور ناصب ہونے کی وجہ سے (مَا كَانَ) کے معنی میں ہے، اور بعض نے کہا کہ اس کی اصل (لَا اِيْسَ) بمعنی (لَا مَوْجُوْدٌ) ہے، تخفیف کے بعد لَا تَبْرِيَةَ کی طرح مستعمل ہوا یعنی رافع اور ناصب، اتنا فرق ہے کہ لَا تَبْرِيَةَ اسم کا ناصب، اور خبر کا رافع ہوتا ہے، اور یہ برعکس۔

۲ **قوله: قَالَ بعضهم:** اس بعض سے مراد 'سیبویہ' ہیں، اور 'ابن سراج' نے ان کی اتباع کی ہے جیسے: **لَيْسَ خلق الله مثله** میں (لَيْسَ) نفی ماضی کے لئے ہے، اور **اَلَا يَوْمَ يَاتِيْهِمْ لَيْسَ مَصْرُوْفًا عَنْهُمْ** میں نفی استقبال کے واسطے، اور (**لَيْسَ زَيْدٌ قَائِمًا اَلْآنَ**) میں نفی حال کے لئے، وجہ یہ ہے کہ اگر (لَيْسَ) نفی حال کے لئے ہو تو زمانۂ حال کے ساتھ تقیید تاکید ہوگی، اور زمانہ ماضی، اور استقبال کے ساتھ تقیید محتاج تجرید ہوگی، اور دونوں خلاف اصل ہیں، لہٰذا مطلقاً نفی کے واسطے ہے، 'اندلسیؒ' نے دونوں مذہب میں توفیق بیان کرتے ہوئے کہا کہ مجھے یقین ہے کہ دونوں مذہب میں تناقض نہیں، اس لئے کہ جب کسی زمانے کے ساتھ مقیّد نہ ہو تو نفی حال کے واسطے ہوتا ہے جیسے: (**زَيْدٌ قَائِمٌ**) میں ایجاب حال پر محمول ہے، اور جب کسی زمانے کے ساتھ مقیّد ہو تو اسی زمانے پر محمول ہوگا، پس جنہوں نے کہا نفی حال کے لئے ہوتا ہے، ان کی مراد یہ ہے کہ اس وقت جب کہ کسی زمانے کے ساتھ مقید نہ ہو، اور جنہوں نے کہا کہ ہر زمانے کی نفی کے واسطے آتا ہے، ان کی مراد یہ ہے کہ جس زمانے کے ساتھ مقید کریں گے، اسی کے واسطے ہوگا تو اوّل قول بروقت عدم تقیید ہے، اور دوسرا بروقت تقیید، لیکن یہ توفیق اس وقت درست ہوگی جب کہ اختلاف استعمال میں ہو، اور اگر اختلاف وضع میں ہے کہ بعض نے کہا کہ نفی حال کے واسطے موضوع ہے، اور بعض نے کہا کہ مطلقاً نفی کے واسطے وضع کیا گیا ہے تو دونوں قولوں میں تناقض باقی ہے، اور قولِ ثانی کی دلیل مذکور راجح ہے، اس لئے کہ استعمال بتقیید ازمنہ ثلثہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ قدرِ مشترک کے واسطے موضوع ہے، ورنہ قول بالاشتراک لازم آئے گا، یا قول بالحقیقۃ والمجاز، اور دونوں خلافِ اصل ہیں، ''تکملہ''۔

۳ **قوله: تقديم اخبار الخ:** جیسے خبر کی تقدیم مبتدا پر جائز ہے، مگر جب کہ خبر مبتدا، معرفہ



ہوتو جائز نہیں، کیونکہ خبر کا مبتدا سے التباس لازم آئے گا، اوران افعال میں خبر کی تقدیم اسم پر جائز ہے، اگر چہ معرفہ ہو، کیونکہ اسم وخبر کا اعراب مختلف ہونے کے باعث التباس لازم نہیں آتا، جبکہ دونوں کا اعراب لفظی ہو، یا ایک کا جیسے:

سلی ان جهلت النّاس عنّا وعنهم　　　فلیسَ سواء عالم و جهول

بخلاف مبتداوخبر کہ وہ اعراب میں متفق ہوتے ہیں، اوراگراسم وخبر دونوں کا اعراب تقدیری ہوتو اوّل اسم ہونے کے لئے، اور ثانی خبر ہونے کے لئے متعین ہوگا جیسے: كَانَتِ الحُبْلٰى السّكرىٰ۔

۴ **قوله: تقديم اخبارها على نفسها:** یعنی تمام افعالِ ناقصہ اپنے اوپر تقدیم خبر کے بارے میں تین قسم پر ہیں:

اوّل: وہ جن کی خبر کا ان پر مقدم ہونا جائز ہے، یہ افعال لیسَ، اوران افعال کے علاوہ ہیں جن کے اوّل میں (مَا) ہوتا ہے۔

دوم: وہ افعال جن کی خبر کا تقدم ان پر جائز نہیں، یہ افعال وہ ہیں جن کے اوّل میں (مَا) ہوتا ہے۔

سوم: وہ فعل جس کی خبر کے تقدم میں اختلاف ہے، اور وہ فعل لَیسَ ہے۔

۵ **قوله: جائز:** کیونکہ یہ افعال عمل میں قوی ہیں، لہٰذا اپنے ماقبل میں بھی عمل کریں گے، مگر جواز تقدیم اس وقت ہے جب کہ کوئی موجب تقدیم یا تاخیر نہ پایا جائے، ورنہ تقدیم واجب ہوگی یا تاخیر جیسے: (كَمْ كَانَ مَالُكَ) میں (كَمْ) خبر مقدم ہے، اوراس کی تقدیم واجب، کیونکہ (كَمْ) صدارت کو مقتضی ہے، اور (صار صديقي عدوي) میں اعراب تقدیری ہونے کے باعث تاخیر واجب ہے تو (عدوی) کا خبر قرار دینا واجب ہوا کہ اعراب لفظی نہیں، اور قرینہ بھی مفقود۔

۶ **قوله: سوى ليسَ:** کوفیہ'ابن سراج' 'جرجانی' کے نزدیک خبر لیس کی تقدیم (لیسَ) پر جائز نہیں، کیونکہ ان کے نزدیک لیسَ کو لائے نافیہ کے ساتھ عدم تصرف، اور افادۂ نفی میں مشابہت حاصل ہے، اور لائے نافیہ کے معمول کی تقدیم اس پر جائز نہیں، ورنہ حرفِ نفی کی صدارت فوت ہوجائے گی تو خبر لیسَ کی تقدیم بھی جائز نہیں کہ مشبّہ، اور مشبّہ بہ حکم میں متحد ہوتے ہیں، بصریین اور 'سیبویہ' اور 'سیرافی' اور 'فارسی' کے نزدیک خبر لیسَ کی تقدیم لیسَ پر جائز ہے، کیونکہ یہ فعل ہے، اور معمول فعل کی تقدیم فعل پر جائز، تو خبر لیسَ کی بھی لیسَ پر تقدیم جائز ہوئی۔

ے **قوله: في اوائلها:** یعنی جن افعال کے اوّل میں (مَا) ہے، ان پر اخبار کی تقدیم جائز نہیں، کیونکہ یہ (مَا) یا نافیہ ہے جیسے: مَادَامَ کے ماسوا میں، اور (مَا) نافیہ صدارت کا مقتضی ہے جو تقدیم سے فوت ہوجائے گی، یا (مَا) مصدریہ ہے جیسے: مَادَامَ میں، اور مصدر پر معمولِ مصدر کی تقدیم بھی ممنوع ہے، اور یہ بھی درست نہیں کہ اخبار (مَا) اور افعال کے درمیان واقع ہوں، کیونکہ (مَا) اور اس کے مدخول کے درمیان فصل جائز نہیں، پس (مَا قَائِمًا زَالَ زَيْدٌ) کہنا صحیح نہ ہوگا جیسے کہ (مَا قَائِمًا كَانَ زَيْدٌ) درست نہیں، یہی حکم (اِنْ) نافیہ کا ہے، کیونکہ وہ بھی صدارت کا مقتضی ہے جیسے: لَمْ، ولَنْ، ولَا، کہ ان حروف، اور ان کے مدخول افعال کے درمیان معمول کا لانا جائز نہیں، اس لئے کہ یہ حروف بمنزلہ جزو افعال ہیں، اور اجزا کے درمیان فصل درست نہیں۔۱۲

(1) **بعضهم:** بقرینہ ماسبق بعض مقولہ محذوف ہے یعنی لَيْسَ لِنَفْيِ مَضْمُوْنِ الجُمْلَةِ اور (فِي كلّ زَمَانٍ) اسی لفظ نفی سے متعلق ہے، قَالَ سے متعلق نہیں۔

(2) **جائز:** بالاتفاق بایں طریق کہ اخبار افعال، اور اسمار کے درمیان واقع ہوں بایں معنی تقدیم متفق علیہ ہے، اور اسمار پر تقدیم اخبار کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ اخبار افعال پر مقدم ہوں کہ افعال پر مقدم ہونے سے اسمار پر بھی مقدم ہوں گے، مگر یہ صورت مختلف فیہ ہے۔

(3) **اوائلها مَا:** یا جو (مَا) کے حکم میں ہو جیسے: (اِنْ) نافیہ۔۱۲

ترکیب

قوله: والثّالث عشر لَيْس: اس میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اَلثَّالِثُ عَشَرَ) مرکب بنائی ہر دو جز مبنی بر فتح مبتدا مرفوع محلا، (لَيْسَ) مراد اللفظ مرفوع تقدیراً خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

قوله: وهيَ لنفي مضمون الجملة في زمان الحَال: اس میں (و) حرفِ عطف یا استیناف مبنی بر فتح، (هِيَ) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے لَيْسَ، (ل) حرفِ جار مبنی بر کسر، (نَفْيِ) مصدر مضاف، (مَضْمُوْنِ) مضاف الیہ مضاف، (اَلْجُمْلَةِ) مضاف الیہ، (مَضْمُوْنِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ مجرور لفظاً منصوب معنًی بنابر مفعولیت، (فِي) حرفِ جار

مبنی برسکون، (زَمَان) مضاف، (اَلْحَالِ) مضاف الیہ، (زَمَان) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، (نَـفْـيِ) مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور ظرف لغو سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا (ثَـابِتَةٌ) مقدر کا، (ثَـابِتَةٌ) اسمِ فاعل صیغہ واحد مؤنث، اس میں (هِيَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع بسوئے مبتدا، (ثَـابِتَةٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

قوله: وقَال بَعضهم فى كلّ زمَان: اس میں (و) حرف عطف مبنی برفتح، (قَالَ) فعل ماضی معروف مبنی برفتح صیغہ واحد مذکر غائب، (بَعْضُ) مضاف، (هُمْ) میں (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی برضم راجع بسوئے نحات، (م) علامت جمع مذکر مبنی برسکون، (بَعْضُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل، (لَيْسَ لنفى مضمون الجملة) مقدر، اس میں (لَيْسَ) مراد اللفظ مرفوع تقدیراً مبتدا، (ل) حرف جار مبنی برکسر، (نَفْيِ) مصدر مضاف، (مَضْمُوْنِ) مضاف الیہ مضاف، (اَلْجُمْلَةِ) مضاف الیہ، (مَضْمُوْنِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ مجرور لفظاً منصوب معنیً بنا بر مفعولیت، (فِيْ) حرف جار مبنی برسکون، (كُلِّ) مضاف، (زَمَـانٍ) مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا (نَـفْـيِ) مضاف کا، (نَفْيِ) مضاف اپنے مضاف الیہ اور ظرف مستقر سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا (ثَـابِتٌ) مقدر کا، (ثَـابِتٌ) اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع بسوئے مبتدا، (ثَـابِتٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، (لَيْسَ) مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مراد اللفظ ہو کر مقولہ، (قَالَ) فعل اپنے فاعل اور مقولے سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قوله: مثل لَيسَ زَيد قَائمًا: اس میں (مِثْلُ) مضاف، (لَيْسَ زَيْدٌ قَائِمًا) مراد اللفظ مجرور تقدیراً مضاف الیہ، (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَـالُهُ) مقدر کی، (مِثَالُ) مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی برضم راجع بسوئے لَيْسَ، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادهٔ معنیٰ لَيسَ زَيد قَائمًا: میں (لَيْسَ) فعل ماضی معروف مبنی برفتح صیغہ واحد مذکر غائب (فعل ناقص)، (زَيْدٌ) اسم، (قَـائِمًا) اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (هو)

ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ (لَیْسَ)، (قَائِمًا) اسمِ فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، (لَیْسَ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

قوله: واعلم انّ تقديم اخبار هٰذهِ الافعال علٰى اسمائها جائز بابقاء عملها: اس میں (و) حرفِ استیناف مبنی بر فتح، (اِعْلَمْ) فعل امر حاضر معروف مبنی برسکون صیغہ واحد مذکر حاضر، اس میں (اَنْتَ) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون، (تَا) علامت خطاب مذکر مبنی بر فتح، (اَنَّ) حرفِ مشبّہ بالفعل موصولِ حرفی مبنی بر فتح، (تَقْدِیْمَ) مصدر مضاف، (اَخْبَارِ) مضاف الیہ مضاف، (هَا) حرفِ تنبیہ مبنی بر سکون، (ذِہٖ) اسمِ اشارہ مبنی بر سکون مجرور محلاً موصوف، (اَلْاَفْعَالِ) صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ، (اَخْبَارِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ مجرور لفظاً منصوب معنیً بنا بر مفعولیت، (عَلٰی) حرفِ جار مبنی بر سکون، (اَسْمَاءِ) مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے هٰذهِ الْاَفْعَالِ، (اَسْمَاءِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (تَقْدِیْمَ) مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور ظرفِ لغو سے مل کر اسمِ اَنَّ، (جَائِزٌ) اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ اَنَّ، (بَا) حرفِ جار مبنی بر کسر، (اِبْقَاءِ) مصدر مضاف، (عَمَلِ) مضاف الیہ مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے هٰذهِ الْاَفْعَالِ، (عَمَلِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ مجرور لفظاً منصوب معنیً بنا بر مفعولیت، (اِبْقَاءِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (جَائِزٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، (اَنَّ) کا اسم اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر صلہ، (اَنَّ) موصولِ حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر مفعول بہٖ منصوب محلاً، (اِعْلَمْ) فعل امر حاضر اپنے فاعل اور مفعول بہٖ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ مستانفہ ہوا۔

قوله: مثل كان قائمًا زيد: اس میں (مِثْلُ) مضاف، (كَانَ قَائِمًا زَيْدٌ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً مضاف الیہ، (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُهٗ) مقدر کی، (مِثَالُ) مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے تقدیم خبر، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔۱۲

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ کان قائمًا زَیْد: میں (کَانَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (فعل ناقص)، (قَائِمًا) اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ کَانَ مؤخر، (قَائِمًا) اسمِ فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر مقدم، (زَیْدٌ) اسم مؤخر، (کَانَ) فعل ناقص اپنے اسمِ مؤخر اور خبر مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

قولہ: وَعَلٰی ھٰذاالقِیَاس فِی البَوَاقِی: اس میں (و) حرفِ عطف یا استیناف مبنی برفتح، (عَلٰی) حرفِ جار مبنی برسکون، (ھَا) حرفِ تنبیہ مبنی برسکون، (ذَا) اسمِ اشارہ مبنی برسکون مجرور محلا، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا، (ثَابِتٌ) اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی برفتح راجع بسوئے مبتدائے مؤخر، (ثَابِتٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر مقدم، (اَلقِیَاسُ) مصدر، (فِیْ) حرفِ جار مبنی برسکون، (اَلْبَوَاقِیْ) میں (ال) بمعنی (اَللَّوَاتِی) اسمِ موصول مبنی برسکون، (بَوَاقِیْ) اسمِ فاعل صیغہ جمع مؤنث، اس میں (ھُنَّ) پوشیدہ جس میں (ھَا) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلا مبنی برضم راجع بسوئے اسمِ موصول، (نون) مشدد علامت جمع مؤنث مبنی برفتح، (بَوَاقِیْ) اسمِ فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر صلہ، (اَللَّوَاتِیْ) اسمِ موصول اپنے صلہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (اَلْقِیَاسُ) مصدر اپنے ظرفِ لغو سے مل کر مبتدائے مؤخر، مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

قولہ: وایضا: میں (و) حرفِ عطف یا استیناف مبنی برفتح، (اَیْضًا) مفعولِ مطلق فعل مقدر (آضَ) کا، (آضَ) فعل ماضی معروف مبنی برفتح صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی برفتح راجع بسوئے حکم تقدیم، (آضَ) فعل اپنے فاعل اور مفعولِ مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

قولہ: تقدیم اخبارھَا علٰی نفسھا جائز سوی لیس والافعال الّتی کان فی آوائلھا مَا: اس میں (تَقْدِیْمُ) مصدر مضاف، (اَخْبَارِ) مضاف الیہ مضاف، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی برسکون راجع بسوئے ھٰذِہِ الْاَفْعَالُ، (اَخْبَارِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ مجرور لفظا منصوب معنی بنا بر مفعولیت، (عَلٰی) حرفِ جار مبنی برسکون، (نَفْسِ) مضاف، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی برسکون راجع بسوئے (ھٰذِہِ الْاَفْعَال)، (نَفْسِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (تَقْدِیْمُ) مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور ظرفِ لغو سے مل کر



مبتدا، (جَائِزٌ) اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے مبتدا، (سِوىٰ) اسمِ مقصور مضاف، (لَيْسَ) معطوف علیہ مجرور تقدیراً، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اَلْاَفْعَال) موصوف، (اَلَّتِیْ) اسمِ موصول مبنی بر سکون، (كَانَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (فعل ناقص)، (فِیْ) حرفِ جار مبنی بر سکون، (اَوَائِلِ) مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر سکون راجع بسوئے اَلَّتِیْ اسمِ موصول، (اَوَائِلِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتًا) مقدر کا، (ثَابِتًا) اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے كَانَ، (ثَابِتًا) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر مقدم، (مَا) مراد اللفظ مرفوع تقدیراً اسمِ مؤخر، (كَانَ) فعل ناقص اپنے اسمِ مؤخر اور خبر مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ، (اَلَّتِیْ) اسمِ موصول اپنے صلہ سے مل کر صفت، (اَلْاَفْعَال) موصوف اپنی صفت سے مل کر معطوف، (لَيْسَ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ، (سِوىٰ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ منصوب تقدیراً، (جَائِزٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔۱۲

وَقَالَ بَعْضُهُمْ تَقْدِيْمُ الْاَخْبَارِ عَلٰى هٰذِهِ الْاَفْعَالِ اَيْضًا جَائِزٌ سِوىٰ مَادَامَ اَمَّا تَقْدِيْمُ اَسْمَائِهَا عَلَيْهَا فَغَيْرُ[۲] جَائِزٍ وَاعْلَمْ اَنَّ حُكْمَ[۳] مُشْتَقَّاتِ هٰذِهِ الْاَفْعَالِ كَحُكْمِ هٰذِهِ الْاَفْعَالِ فِى الْعَمَلِ

۱ **قوله: و قَالَ بَعضُهم:** وہ بعض ُابن کیسان' ہیں، انہوں نے کہا کہ (لَیسَ) پر، اور ان افعال پر اخبار کی تقدیم جائز ہے جن کے اوّل میں (مَا) نافیہ ہے، وجہ یہ کہ (لَیسَ) حکم کَانَ میں ہے کہ اس میں صورۃً (مَا) نہیں، اور جن افعال کے اوّل میں (مَا) نافیہ ہے، وہ (مَا) نافیہ کی وجہ سے مثبت ہوگئے، کیونکہ نفی پر نفی کا دخول اثبات کا افادہ کرتا ہے تو یہ افعال بھی بمنزلہ کَانَ ہوگئے، اور کَانَ پر اس کی خبر کا تقدم جائز ہے تو ان پر بھی جائز، خلاصہ یہ کہ ُابن کیسان' کی نظر معنی پر ہے، اور جمہور کی ظاہر پر۔

۲ **قوله: فغير جائز:** یعنی کبھی جائز نہیں، کیونکہ اسم بمنزلہٗ فاعل ہے، اور فاعل کی تقدیم فعل پر درست نہیں۔

سوال: زَیْدٌ کَانَ قَائِمًا میں (زَیْدٌ) کَانَ پر مقدم ہے، حالانکہ اسم ہے؟

جواب: (زَیْدٌ) اس مثال میں مبتدا ہے، اسم نہیں، کَانَ میں ضمیر مرفوع مستتر (زَیْدٌ) کی طرف راجع ہونے والی اسم ہے، اور مراد یہ ہے کہ اسم کی تقدیم اسمیت پر باقی رہتے ہوئے درست نہیں، یہاں پر (زَیْدٌ) اسمیت پر باقی نہیں رہا۔

۳ **قوله: حُكمُ مُشْتَقَّات الخ:** یعنی ان افعال کے متصرفات کا عمل میں حکم ان افعال کی طرح ہے، پس جو عمل کہ کَانَ کرتا ہے وہی کَون، کَائِن، یَکُون، کُن، لَا تَکُن کرتے ہیں، جب ہم نے مشتقات کی تفسیر متصرفات سے کردی تو یہ اعتراض وارد نہ ہوگا کہ یہ قول ان لوگوں کے مسلک پر درست ہے جو مضارع، امر، نہی، اسمِ فاعل، اسمِ مفعول کو ماضی سے مشتق کہتے ہیں، دوسروں کے مسلک پر درست نہیں، لیکن مصدر کے ساتھ اعتراض باقی رہے گا، کیونکہ وہ ان افعال کے متصرفات سے نہیں، بلکہ خود افعال اس کے متصرفات سے ہیں لیکن **مشتقّات هٰذهِ الافعال** سے مراد اگر وہ الفاظ ہوں جن میں اور ان افعال میں علاقہ اشتقاق ہو خواہ وہ ان افعال سے مشتق ہوں، یا یہ افعال ان سے، تو مصدر کو بھی مشتقات شامل ہوجائیں گے۔

فائده: (کَانَ) کبھی محذوف ہوتا ہے، اور اس کی خبر کو نصب پر باقی رکھتے ہیں جیسے قولِ عرب اَلنَّاسُ مجزیون باعمالهم ان خیرًا مخیّر و ان شرًّا فشر۔۱۲

ترکیب

قوله: و قَالَ بَعضهم تَقديم الاَخبَار علٰى هٰذهِ الافعَال ايضًا

جَائز سوَیٰ مَادَامَ: اس میں (و) حرفِ عطف یا استیناف مبنی بر فتح، (قَالَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب، (بَعْضُ) مضاف، (هُمْ) میں (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے نحات، (م) علامت جمع مذکر مبنی بر سکون، (بَعْضُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل، (تَقْدِيْمُ) مصدر مضاف، (اَلْاَخْبَارِ) مضاف الیہ مجرور لفظاً منصوب معنًی بنابر مفعولیت، (عَلٰی) حرفِ جار مبنی بر سکون، (هَا) حرفِ تنبیہ مبنی بر سکون، (ذِهِ) اسمِ اشارہ مبنی بر سکون موصوف، (اَلْاَفْعَالِ) صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، مجرور محلا، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (تَقْدِيْمُ) مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور ظرفِ لغو سے مل کر مبتدا،

(جَائِزٌ) اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا، (سَوِیٰ) اسمِ مقصور مضاف، (مَادَامَ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً مضاف الیہ، (سوِیٰ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ منصوب تقدیراً، (جَائِزٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مراد اللفظ ہو کر مقولہ اوّل،

(اَيْضًا) مفعولِ مطلق (آضَ) فعل مقدر کا، (آضَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے حکم تقدیم، (آضَ) فعل اپنے فاعل اور مفعولِ مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معترضہ مراد اللفظ ہو کر مقولہٗ ثانی، (قَالَ) فعل اپنے فاعل اور مقولہٗ اوّل اور مقولہٗ دوم سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

قوله: امَّا تقديم اسمَائها عليهَا فغَيْرُ جَائِز: اس میں (اَمَّا) حرفِ شرط مبنی بر سکون برائے استیناف اس کی شرط محذوف لزوماً، (تَقْدِيْمُ) مصدر مضاف، (اَسْمَاءِ) مضاف الیہ مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر سکون راجع بسوئے هٰذه الافعال، (اَسْمَاءِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ مجرور لفظاً منصوب معنًی بنابر مفعولیت، (عَلٰی) حرفِ جار مبنی بر سکون مقدر، (هَا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلا مبنی بر سکون راجع بسوئے هٰذهِ الافعال، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (تَقْدِيْمُ) مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور ظرفِ لغو سے مل کر مبتدا،

(فَا) جزائیہ مبنی بر فتح، (غَيْرُ) مضاف، (جَائِزٍ) مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر جزا، شرطِ محذوف اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ مستانفہ ہوا۔

قوله: واعلَم انّ حکم مشتقّات هٰذہ الافعَال کحکم هٰذہ الافعَال فی العَمل: اس میں (و) حرفِ عطف یا استیناف مبنی بر فتح، (اِعْلَمْ) فعل امر حاضر معروف مبنی برسکون صیغہ واحد مذکر حاضر، اس میں (اَنْــتَ) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلا مبنی برسکون، (تَـــا) مفتوحہ علامت خطاب مذکر مبنی بر فتح، (اَنَّ) حرفِ مشبّہ بالفعل موصولِ حرفی مبنی بر فتح، (حُـكْـمَ) مضاف، (مُشْتَقَّاتِ) مضاف الیہ مضاف، (هَا) حرفِ تنبیہ مبنی برسکون، (ذِہْ) اسمِ اشارہ مبنی برسکون موصوف، (اَلْاَفْعَالِ) صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ مجرور محلا، (مُشْتَـقَّاتِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ، (حُكْمَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر اسمِ اَنَّ، (کاف) حرفِ جار مبنی بر فتح، (حُكْمِ) مضاف، (هَا) حرفِ تنبیہ مبنی برسکون، (ذِہْ) اسمِ اشارہ مبنی برسکون موصوف، (اَلْاَفْــعَـــالِ) صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ مجرور محلا، (حُـكْـمِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر اوّل ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا، (ثَــابِتٌ) اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے اسمِ اَنَّ، (فِیْ) حرفِ جار مبنی برسکون مقدر، (اَلْعَمَلِ) مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر دوم، (ثَابِتٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور دونوں ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، (اَنَّ) کا اسم اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر صلہ، (اَنَّ) موصولِ حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر مفعول بہ منصوب محلا، (اِعْــلَــمْ) فعل امر حاضر اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ مستانفہ ہوا۔

تنبیہ: اس جملہ میں (فِي الْعَمَلِ) کو (حکم) کے متعلق قرار دینا درست نہیں، **کمَا لَا یخفٰی علی المتأمل**، اور انسب یہ ہے کہ (فِي الْعَمَلِ) کو معنی تشبیہ سے متعلق قرار دیا جائے جو حرفِ تشبیہ سے مفہوم ہوتے ہیں۔۱۲

دیوبندی نحودانی پر صدر العلماء کا علمی محاسبہ

(۱۰۴) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:۶۱' پر (وَكُلُّ وَاحِدٍ مِنْ هٰذِهِ الْاَفعَالِ الْاَرْبَعَةِ) کی ترکیب میں (وَاحِدٍ) کو اسمِ فاعل شبہ فعل قرار دے کر مِنْ هٰذِہِ الخ کو اس سے متعلق کیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے، کیونکہ (وَاحِدٍ) اسمِ فاعل شبہ فعل نہیں، بلکہ اسمِ عدد ہے جو اسمِ فاعل کی طرح شبہ فعل نہیں، حتیٰ کہ اس سے حرفِ جار متعلق ہو جائے، اگر یقین نہ ہو تو ہم سے سنئے! ''جمع الجوامع'' اور اس کی شرح ''همع

الهوامع'' جلد: دوم، ص:۱۵۱' میں ہے: يصاغ من اثنين فما فوقهما الٰى عشرة وزن فاعل بغير تاء من المذكر وفاعلة بالتّاء من المؤنث بمعنى بعض ما صيغ منه ولا يتصور ذٰلك فى معنى الواحد لانّ الواحد نفسه هو اسم العدد فلا اصل له يكون مضافًا منه اھ، بلکہ من هٰذهِ الخ ظرفِ مستقر ہوکر (واحد) کی صفت ہے۔

(۱۰۵) ﴿ایضاح العوامل﴾ اسی صفحہ پر (وَقَالَ بَعْضُهُمْ فِي كُلِّ زَمَانٍ) کی ترکیب میں (فِي كُلِّ زَمَانٍ) کو (قَالَ) سے متعلق قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے، اور سوءِ فہم پر مبنی، بلکہ یہ ظرفِ مستقر ہے جس کا متعلق بقرینہ سابق محذوف، اصل عبارت یوں ہے: (وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَيْسَ لِنَفْيِ مَضْمُوْنِ الْجُمْلَةِ فِي كُلِّ زَمَانٍ) تو اس کا متعلق (نفی) ہے، مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم بھی بے خیالی میں (قَالَ) سے متعلق کر گئے ہیں، جو قابلِ اتباع نہیں۔

(۱۰۶) ﴿ایضاح العوامل﴾ اسی صفحہ پر قبل ازیں (وهِيَ لِنَفْيِ مَضْمُوْنِ الْجُمْلَةِ فِي زَمَانِ الْحَالِ) کی ترکیب میں (هِيَ) کو مبتدا قرار دے کر (لِنَفْيِ) کو (مُسْتَعْمَلٌ) مقدر سے متعلق کر کے اس کی خبر قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے، کیونکہ (مستعمل) خبر مشتق (هِيَ) مبتدا کے ساتھ تانیث میں مطابق نہیں، حالانکہ مطابقت واجب ہے، كَمَا لَا يَخْفٰى عَلَى الْمُبْتَدِئِيْنَ فَضْلًا عَنِ الْمُعَلِّمِيْنَ۔

(۱۰۷) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:۶۲' پر (وَاعْلَمْ اَنَّ تَقْدِيْمَ اَخْبَارِ هٰذِهِ الْاَفْعَالِ عَلٰى اَسْمَائِهَا جَائِزٌ) کی ترکیب میں (جَائِزٌ) کی ضمیر مستتر کو اس کا نائب فاعل قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے، کیونکہ (جَائِزٌ) اسم فاعل ہے جس کے لئے فاعل ہوتا ہے، نائب فاعل نہیں ہوتا۔

(۱۰۸) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:۶۳' پر (وَاعْلَمْ اَنَّ حُكْمَ مُشْتَقَّاتِ هٰذِهِ الْاَفْعَالِ كَحُكْمِ هٰذِهِ الْاَفْعَالِ فِي الْعَمَلِ) کی ترکیب میں (كَحُكْمِ) کے (حُكْم) کو مصدر قرار دے کر (فِي الْعَمَلِ) کو اس سے متعلق قرار دیا ہے۔

اقول: یہ دونوں باتیں غلط، (حُكْم) اس مقام پر بمعنی مصدر نہیں، بلکہ اسی معنی میں ہے جو ''شرح جامی'' میں پڑھے تھے، مگر یاد نہیں رہے، اور جب ''نحومیر'' ہی یاد نہیں رہی تو یہ کیا یاد رہتے، خیر! اب ہم سے سنئے! اور یاد رکھئے گا، (حُكْمُ الشَّيْءِ هُوَ الْاَثَرُ الثَّابِتُ لِذٰلِكَ الشَّيْءِ)، یہاں پر بایں معنی ہے، اور یہ معنی مصدری نہیں، پھر (فِي



العَمَلِ) اس سے کیونکر متعلق ہوگا، نیز پیشتر بحوالہ ''الفوائد الشافیہ'' ہم بیان کرچکے ہیں کہ کاف تشبیہ ہمیشہ ظرفِ مستقر ہوتا ہے، بلکہ (فِی العَمَلِ) کا متعلق وہی ہے جو (کَحکم) کا ہے یعنی (ثَابتٌ) مقدر، مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم سے بھی اس مقام میں مسامحہ ہوا ہے، جو قابل تقلید نہیں۔۱۲

النّوع الحَادی عَشَرَ

اَفْعَالُ[۱] الْمُقَارَبَةِ وَاِنَّمَا سُمِّيَت بِهٰذَا الْاِسْم

لِاَنَّهَا[۲] تَدُلُّ عَلَى الْمُقَارَبَةِ وَهِيَ اَرْبَعَة اَلْاَوَّل

عَسٰى[۳] وَهُوَ فِعْلٌ[۴] لِدُخُوْل تَاء التَّانِيْث

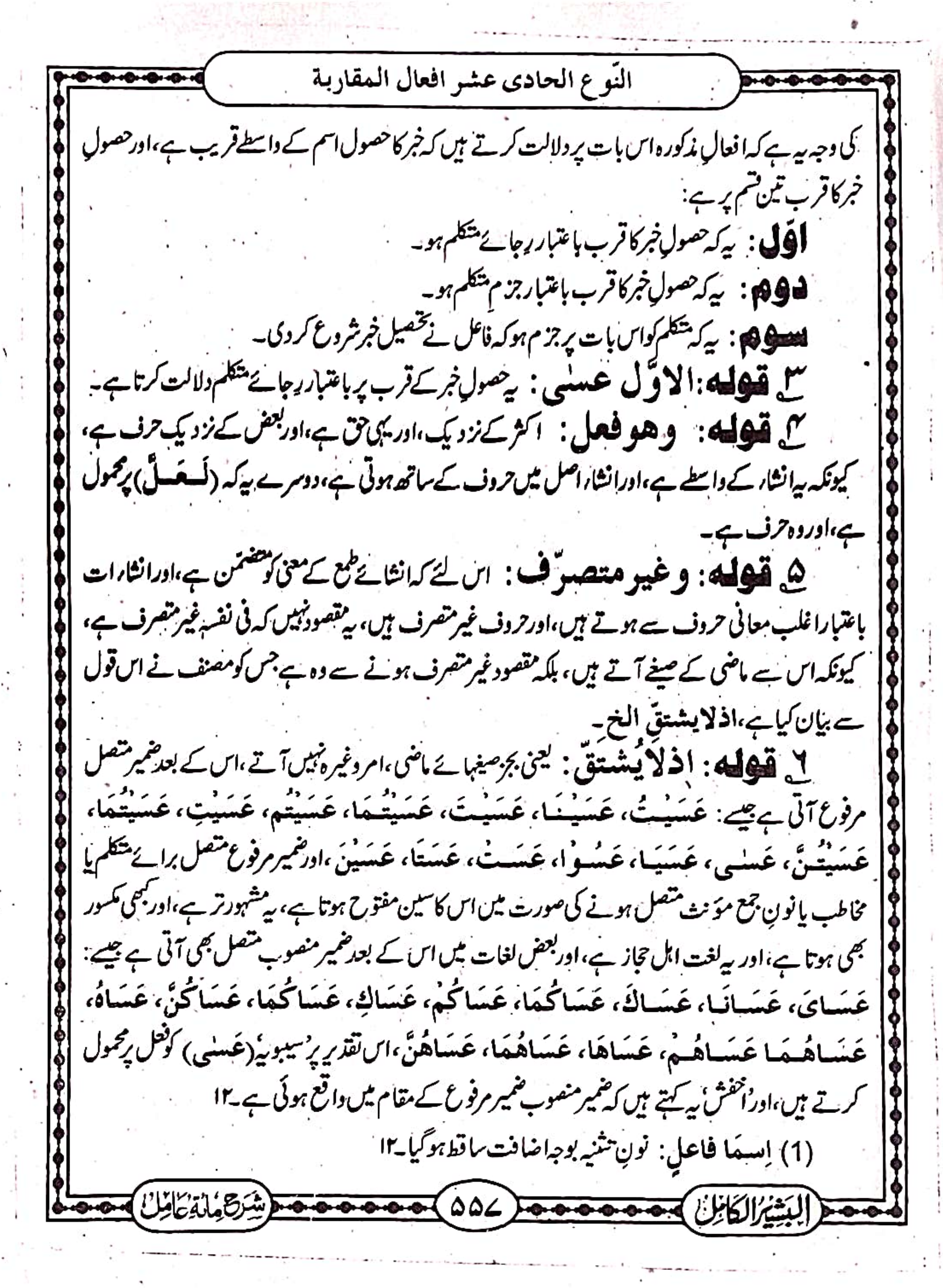
السَّاكِنَة فِيْه نَحْو عَسَت وَغَيْرُ[۵] مُتَصَرِّف

اِذْ لَايُشْتَقُّ[۶] مِنْه مُضَارِع وَاِسْمَا[1] فَاعِل

وَمَفْعُوْل وَاَمْر وَنَهْى مَثَلًا

۱ **قوله: افعال المقاربة:** برمذہب جمہور افعالِ مقاربہ عمل میں افعالِ ناقصہ کی طرح ہیں، لیکن ان کی یہ خصوصیت ہے کہ ان کی خبر فعل مضارع (بِاَنْ) یا بغیر (اَنْ) ہوتی ہے، اور افعالِ ناقصہ میں یہ خصوصیت نہیں، **نظر برآں** ان کو افعالِ ناقصہ کے بعد ذکر کیا گیا۔

۲ **قوله: لانها تدل على المقاربة:** یعنی افعالِ مقاربہ کے ساتھ موسوم کرنے



کی وجہ یہ ہے کہ افعالِ مذکورہ اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ خبر کا حصول اسم کے واسطے قریب ہے، اور حصولِ خبر کا قرب تین قسم پر ہے:

اوّل: یہ کہ حصولِ خبر کا قرب باعتبار رجائے متکلم ہو۔

دوم: یہ کہ حصولِ خبر کا قرب باعتبار جزم متکلم ہو۔

سوم: یہ کہ متکلم کو اس بات پر جزم ہو کہ فاعل نے تحصیل خبر شروع کر دی۔

۳ **قوله: الاوّل عسٰی:** یہ حصولِ خبر کے قرب پر باعتبار رجائے متکلم دلالت کرتا ہے۔

۴ **قوله: وھو فعل:** اکثر کے نزدیک، اور یہی حق ہے، اور بعض کے نزدیک حرف ہے، کیونکہ یہ انشار کے واسطے ہے، اور انشار اصل میں حروف کے ساتھ ہوتی ہے، دوسرے یہ کہ (لَعَلَّ) پر محمول ہے، اور وہ حرف ہے۔

۵ **قوله: وغیر متصرّف:** اس لئے کہ انشائے طمع کے معنیٰ کو متضمن ہے، اور انشارات باعتبار اغلب معانی حروف سے ہوتے ہیں، اور حروف غیر متصرف ہیں، یہ مقصود نہیں کہ فی نفسہٖ غیر متصرف ہے، کیونکہ اس سے ماضی کے صیغے آتے ہیں، بلکہ مقصود غیر متصرف ہونے سے وہ ہے جس کو مصنف نے اس قول سے بیان کیا ہے، اذ لا یشتقِ الخ۔

۶ **قوله: اذ لا یُشتقّ:** یعنی بجز صیغہائے ماضی، امر وغیرہ نہیں آتے، اس کے بعد ضمیر متصل مرفوع آتی ہے جیسے: عَسَیْتُ، عَسَیْنَا، عَسَیْتَ، عَسَیْتُمَا، عَسَیْتُم، عَسَیْتِ، عَسَیْتُمَا، عَسَیْتُنَّ، عَسٰی، عَسَیَا، عَسَوْا، عَسَتْ، عَسَتَا، عَسَیْنَ، اور ضمیر مرفوع متصل برائے متکلم یا مخاطب یا نونِ جمع مؤنث متصل ہونے کی صورت میں اس کا سین مفتوح ہوتا ہے، یہ مشہور تر ہے، اور کبھی مکسور بھی ہوتا ہے، اور یہ لغت اہل حجاز ہے، اور بعض لغات میں اس کے بعد ضمیر منصوب متصل بھی آتی ہے جیسے: عَسَایَ، عَسَانَا، عَسَاكَ، عَسَاكُمَا، عَسَاكُمْ، عَسَاكِ، عَسَاكُمَا، عَسَاكُنَّ، عَسَاهُ، عَسَاهُمَا عَسَاهُمْ، عَسَاهَا، عَسَاهُمَا، عَسَاهُنَّ، اس تقدیر پر سیبویہ (عَسٰی) کو فعل پر محمول کرتے ہیں، اور اخفش یہ کہتے ہیں کہ ضمیر منصوب ضمیر مرفوع کے مقام میں واقع ہوئی ہے۔۱۲

(1) اِسمَا فاعلٍ: نونِ تثنیہ بوجہ اضافت ساقط ہوگیا۔۱۲

ترکیب

قوله: النَّوع الحَادِیَ عَشَرَ افعَال المقَاربَة: (اَلنَّوْعُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً موصوف، (اَلْحَادِیَ عَشَرَ) مرکب بنائی ہردو جز مبنی بر فتح مرفوع محلاً صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتدا، (اَفْعَالُ) جمع مکسر منصرف مضاف، (اَلْمُقَارَبَةِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

قوله: وانّما سمّیت بهٰذَا الاسم لانّهَا تدلّ علٰی المقَارَبة: اس میں (و) حرفِ استیناف مبنی بر فتح، (اِنَّمَا) حرفِ قصر مبنی بر سکون، (سُمِّیَتْ) فعل ماضی مجہول مبنی بر فتح صیغہ واحد مؤنث غائب، اس میں (هِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے (اَفْعَالُ الْمُقَارَبَة)، (بَا) حرفِ جار مبنی بر کسر، (هَا) حرفِ تنبیہ مبنی بر سکون، (ذَا) اسمِ اشارہ مبنی بر سکون موصوف، (اَلْاِسْمِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، مجرور باعتبار محل قریب منصوب باعتبار محل بعید بنا بر مفعولیت، (ل) حرفِ جار مبنی بر کسر، (اَنَّ) حرف مشبہ بالفعل مبنی بر فتح موصولِ حرفی، (هَا) ضمیر منصوب متصل اسم منصوب محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے اَفعَالُ الْمُقَارَبَة، (تَدُلُّ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بعامل معنوی صیغہ واحد مؤنث غائب، اس میں (هِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ اَنَّ، (عَلٰی) حرفِ جار مبنی بر سکون مقدر، (اَلْمُقَارَبَةِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (تَدُلُّ) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر، (اَنَّ) کا اسم اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر صلہ، (اَنَّ) موصولِ حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر مجرور محلاً، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (سُمِّیَتْ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور مفعول بہ اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا۔

قوله: وهی اربعَة: میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (هِیَ) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اَفعَال المُقَارَبَة، (اَرْبَعَةٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قوله: الاوّل عسٰی: میں (اَلْاَوَّلُ) غیر منصرف بوجہ وصفیت اور وزنِ فعل، اسمِ تفضیل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف مقدر (الفعل)،

(اَلْاَوَّلُ) اسمِ تفضیل اپنے فاعل سے مل کر صفت، موصوف مقدر (الفعل) اپنی صفت سے مل کر مبتدا، (عَسٰی) مراد اللفظ مرفوع تقدیراً خبر، یہ فعل عسٰی کا علم ہے فلاَ تغفل، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

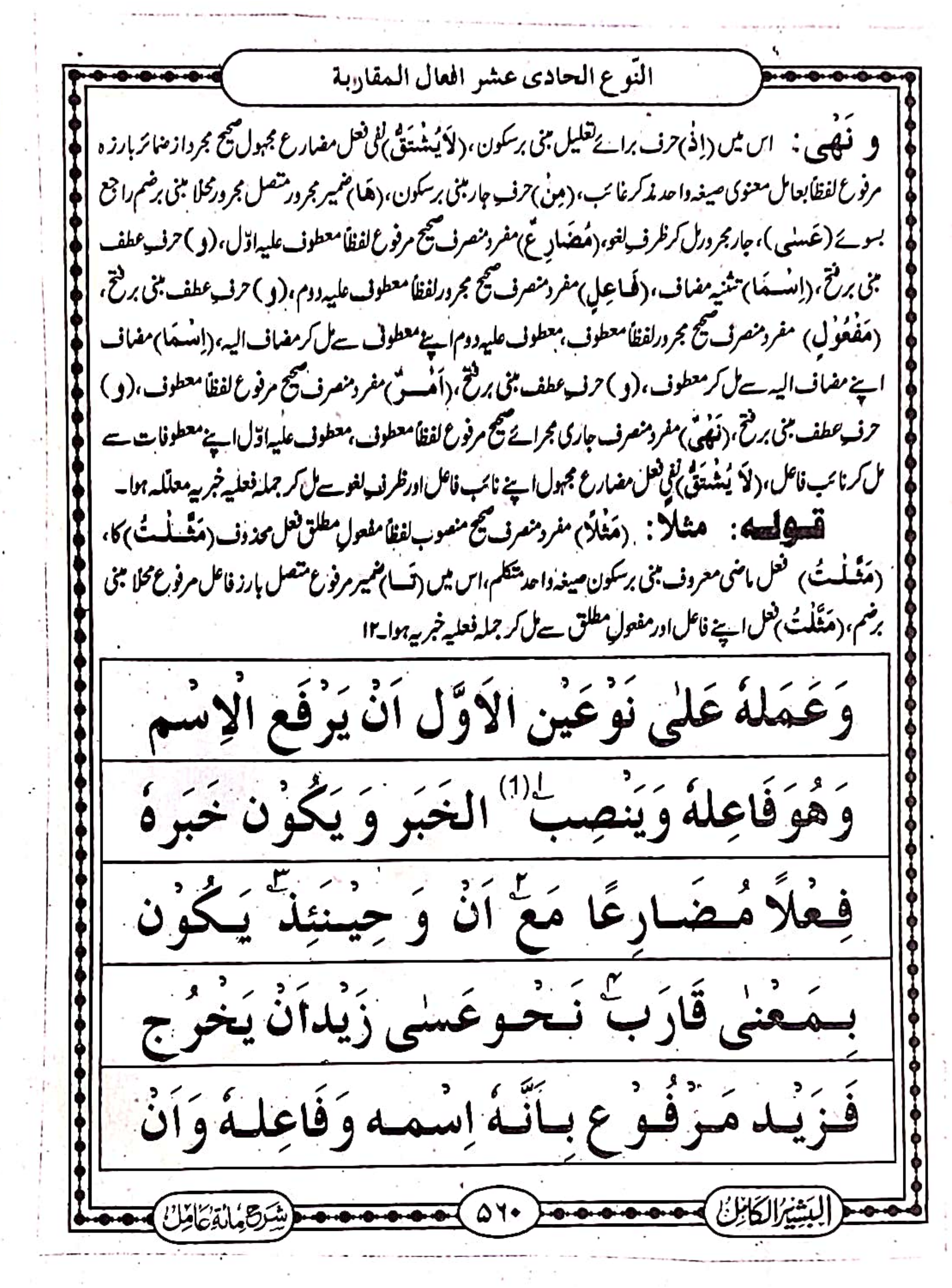
قوله: وهو فعل لدخول تاءِ التَّانيث السَّاكنة فيه: اس میں (و) حرفِ عطف یا استیناف مبنی بر فتح، (هو) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے عَسٰی، (فِعْلٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً معطوف علیہ،

وغیرَ متصرفٍ: میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (غَیْرُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (مُتَصَرِّفٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر، (ل) حرفِ جار مبنی بر کسر، (دُخُوْلِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مصدر مضاف، (تَاءِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ مضاف، (اَلتَّانِیْثِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ، (تَاءِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر موصوف، (اَلسَّاکِنَةِ) میں (ال) حرفِ تعریف مبنی بر سکون، (سَاکِنَةِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مؤنث، اس میں (هِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف، (سَاکِنَةِ) اسمِ فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت، (تَاءِ) موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ مجرور لفظاً مرفوع معنًی بنا بر فاعلیت، (فِیْ) حرفِ جار مبنی بر سکون، (هَا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر کسر راجع بسوئے عَسٰی، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (دُخُوْلِ) مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور ظرفِ لغو سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق نسبت جو مبتدا اور خبر کے درمیان ہے، مبتدا اپنی خبر اور متعلق نسبت سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

یہ بھی ہو سکتا ہے کہ (لِدُخُوْلِ) جار مجرور (ثَابِتٌ) مقدر کا ظرفِ مستقر قرار دے کر (ثَابِتٌ) کو مبتدائے مقدر (ذٰلِكَ) کی خبر قرار دیں۔

قوله: نحو عسَت: میں (نَحْوُ) مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (عَسَتْ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً مضاف الیہ، (نَحْوُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُهٗ) مقدر کی، (مِثَالُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے (عَسٰی) جس میں تائے تانیث داخل ہو، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

قوله: اِذ لَا یشتقّ منه مضارع واسمَا فَاعلٍ ومفعول و امر



و نَهْی: اس میں (إِذْ) حرف برائے تعلیل مبنی برسکون، (لَا یُشْتَقُّ) نفی فعل مضارع مجہول صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بعامل معنوی صیغہ واحد مذکر غائب، (مِنْ) حرف جار مبنی برسکون، (هَا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی برضم راجع بسوئے (عَسٰی)، جار مجرور مل کر ظرف لغو، (مُضَارِعٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً معطوف علیہ اوّل، (و) حرف عطف مبنی برفتح، (اِسْمَا) تثنیہ مضاف، (فَاعِلٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف علیہ دوم، (و) حرف عطف مبنی برفتح، (مَفْعُوْلٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف، معطوف علیہ دوم اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ، (اِسْمَا) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف، (و) حرف عطف مبنی برفتح، (اَمْرٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً معطوف، (و) حرف عطف مبنی برفتح، (نَهْیٌ) مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح مرفوع لفظاً معطوف، معطوف علیہ اوّل اپنے معطوفات سے مل کر نائب فاعل، (لَا یُشْتَقُّ) نفی فعل مضارع مجہول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معلّلہ ہوا۔

قولہ: مثلاً: (مَثَلًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول مطلق فعل محذوف (مَثَّلْتُ) کا، (مَثَّلْتُ) فعل ماضی معروف مبنی برسکون صیغہ واحد متکلم، اس میں (تَا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی برضم، (مَثَّلْتُ) فعل اپنے فاعل اور مفعول مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔۱۲

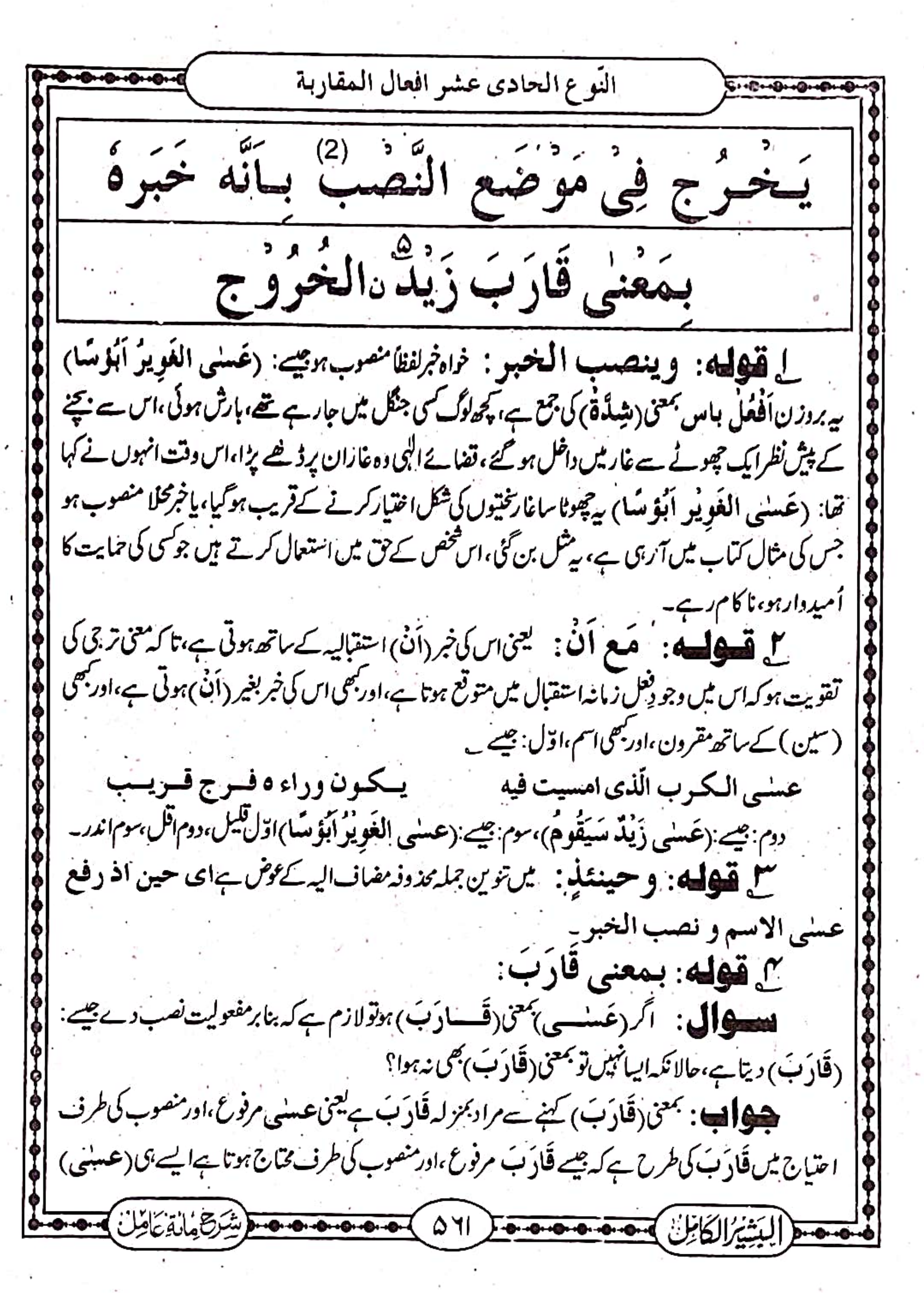
وَعَمَلُهٗ عَلٰی نَوْعَیْنِ الْاَوَّلُ اَنْ یَرْفَعَ الْاِسْمَ

وَهُوَ فَاعِلُهٗ وَیَنْصِبُ[1] الْخَبَرَ وَیَکُوْنُ خَبَرُهٗ

فِعْلًا مُضَارِعًا مَعَ[2] اَنْ وَحِیْنَئِذٍ[3] یَکُوْنُ

بِمَعْنٰی قَارَبَ[4] نَحْوُ عَسٰی زَیْدٌ اَنْ یَخْرُجَ

فَزَیْدٌ مَرْفُوْعٌ بِاَنَّهٗ اِسْمُهٗ وَفَاعِلُهٗ وَاَنْ



يَخْرُجَ فِيْ مَوْضَعِ النَّصْبِ (2) بِاَنَّهٗ خَبَرُهٗ

بِمَعْنٰی قَارَبَ زَيْدٌ⁵ الْخُرُوْجَ

۱ **قوله: وينصب الخبر:** خواہ خبر لفظاً منصوب ہو جیسے: (عَسٰی الغُوَيرُ اَبْؤُسًا) یہ بروزن اَفْعُلْ باس بمعنی (شِدَّةٌ) کی جمع ہے، کچھ لوگ کسی جنگل میں جارہے تھے، بارش ہوئی، اس سے بچنے کے پیش نظر ایک چھوٹے سے غار میں داخل ہوگئے، قضائے الٰہی وہ غار ان پر ڈھے پڑا، اس وقت انہوں نے کہا تھا: (عَسٰی الغُوَيرُ اَبْؤُسًا) یہ چھوٹا سا غار سختیوں کی شکل اختیار کرنے کے قریب ہوگیا، یا خبر محلًا منصوب ہو جس کی مثال کتاب میں آرہی ہے، یہ مثل بن گئی، اس شخص کے حق میں استعمال کرتے ہیں جو کسی کی حمایت کا اُمیدوار ہو، ناکام رہے۔

۲ **قوله: مَعَ اَنْ:** یعنی اس کی خبر (اَنْ) استقبالیہ کے ساتھ ہوتی ہے، تاکہ معنی ترجی کی تقویت ہو کہ اس میں وجودِ فعل زمانہ استقبال میں متوقع ہوتا ہے، اور کبھی اس کی خبر بغیر (اَنْ) ہوتی ہے، اور کبھی (سین) کے ساتھ مقرون، اور کبھی اسم، اوّل: جیسے۔

عسٰی الکرب الّذی امسیت فیه   یکون وراءه فرج قریب

دوم: جیسے: (عَسٰی زَيْدٌ سَيَقُوْمُ)، سوم: جیسے: (عسٰی الغُوَيرُ اَبْؤُسًا) اوّل قلیل، دوم اقل، سوم اندر۔

۳ **قوله: وحينئذٍ:** میں تنوین جملہ محذوفہ مضاف الیہ کے عوض ہے ای حین اذ رفع عسٰی الاسم و نصب الخبر۔

۴ **قوله: بمعنی قَارَبَ:**

سوال: اگر (عَسٰی) بمعنی (قَارَبَ) ہو تو لازم ہے کہ بنا بر مفعولیت نصب دے جیسے: (قَارَبَ) دیتا ہے، حالانکہ ایسا نہیں تو بمعنی (قَارَبَ) بھی نہ ہوا؟

جواب: بمعنی (قَارَبَ) کہنے سے مراد بمنزلہ قَارَبَ ہے یعنی عسٰی مرفوع، اور منصوب کی طرف احتیاج میں قَارَبَ کی طرح ہے کہ جیسے قَارَبَ مرفوع، اور منصوب کی طرف محتاج ہوتا ہے ایسے ہی (عسٰی)

لیکن دونوں احتیاج میں فرق ہے، وہ یہ کہ قَارَبَ اپنے منصوب کو بنا بر مفعولیت نصب دیتا ہے، اور (عَسٰی) بنا بر خبریت تو (عسٰی) اس صورت میں ناقص ہوا، یہی مسلک جمہور ہے۔

۵ قولہ: زید ن الخروج:

سوال: زید ن الخروج: باعتبار اصل مبتدا و خبر ہیں، اور صدقِ خبر مبتدا پر واجب ہے، اور یہاں پر خبر مبتدا پر صادق نہیں آتی، اس لئے کہ خبر مصدر ہے، اور مبتدا اسمِ عین، اور مصدر کا صدق اسمِ عین پر درست نہیں؟

جواب: یہاں پر مضاف مقدر ہے خواہ جانب اسم میں جیسے: (عَسٰی حَالُ زَیْدِ الْخُرُوْجُ) خواہ جانب خبر میں جیسے: (عسٰی زَیْدٌ ذَا الْخُرُوجُ) یا صدق مبالغۃً ہے جیسے: (زَیْدٌ عَدْلٌ) میں یا مصدر (خُرُوجُ) بمعنی اسمِ فاعل خَارِج ہے، ان تمام توجیہات پر خبر کا مبتدا پر صدق درست، اور (عسٰی) ناقصہ، اور بعض کے نزدیک فعل مضارع (بَـا اَنْ) مشابہ بمفعول ہے، خبر نہیں، کیونکہ مبتدا پر صدق نہیں آتا، اور تقدیر مضاف سے صدق کو صحیح کرنا تکلف ہے، فعل مضارع (بَا اَنْ) مفعول کے ساتھ مشابہ اس لئے ہوا کہ (عَسٰی زَیْدٌ اَنْ یَخْرُجَ) اصل میں (قَارَبَ زَیْدٌ اَنْ یَخْرُجَ) کے معنی میں تھا، پھر انشائے طمع کے واسطے نقل کیا گیا تو مضارع (بَـا اَنْ) قبل نقل صورت خبر میں مفعول تھا جو بعد نقل صورتِ انشار میں مفعولیت پر باقی نہ رہا، کیونکہ مفعولیت کا مدار وقوع فعل پر ہے، اور معنی انشائی میں وقوع فعل نہیں، حتیٰ کہ مفعول کو مقتضی ہو لیکن اس مفعول کے مشابہ ضرور ہے جو صورتِ خبر میں تھا تو مضارع (بَااَنْ) مشابہ بمفعول ہونے کی بنا پر منصوب ہوا، اور عسٰی اس صورت میں تامہ، کیونکہ بعد نقل متعدی نہیں رہا، نیز معنی مصدری جو فاعل کے ساتھ قائم ہیں، مفعول سے تعلق نہیں رکھتے، پھر متعدی کیسے ہوگا؟

کوفیہ نے کہا کہ مضارع (بَـا اَنْ) ماقبل (اسم) سے بدل اشتمال ہونے کی بنا پر مرفوع محلا ہے، بدل اشتمال قرار دینے میں خوبی یہ ہے کہ معنی ذہن میں خوب جم جائیں گے، کیونکہ وہ تفصیل بعد اجمال ہوتا ہے، اور کسی چیز کو اجمالاً بیان کرنے کے بعد تفصیلاً بیان کرنے سے ذہن میں وہ مرکوز ہو جایا کرتی ہے، کوفیہ کے اس قول کی بنا پر بھی (عَسٰی) تامہ ہوا، کیونکہ محتاج خبر نہیں ۱۲۔

(1) وینصب الخبر: اس کو عسٰی ناقصہ کہتے ہیں۔

(2) موضع النّصب: اور اس پر دلیل یہ کہ بعض صورتوں میں نصب ظاہر ہوا ہے جیسے: (عَسٰی الْغُوَیْرُ اَبْؤُسًا) ۱۲

ترکیب

قوله: وعمَله علٰی نو عَین: اس میں (و) حرفِ عطف یا استیناف مبنی بر فتح، (عَمَلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مصدر مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مرفوع معنیً بنا بر فاعلیت مبنی بر ضم راجع بسوئے عسٰی، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، (علٰی) حرفِ جار مبنی بر سکون، (نوْعَیْنِ) شنیٰ مجرور بیائے ماقبل مفتوح، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا، (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم علٰی اختلافِ القولین راجع بسوئے مبتدا، (ثَابِتٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

قوله: الاوَّل اَن یَرفع الاسم وهو فَاعله: اس میں (اَلْاَوَّلُ) غیر منصرف بوجہ وصفیت اور وزنِ فعل اسمِ تفضیل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف مقدر (اَلنَّوْعُ)، (اَلْاَوَّلُ) اسمِ تفضیل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت، موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر مبتدا، (اَنْ) ناصبہ موصولِ حرفی مبنی بر سکون، (یَرْفَعَ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ منصوب لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے عسٰی، (اَلْاِسْمَ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً ذوالحال، (و) حالیہ مبنی بر فتح، (هو) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اَلْاِسْمُ، (فَاعِلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے (عَسٰی) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر حال منصوب محلاً، ذوالحال اپنے حال سے مل کر مفعول بہ، (یَرْفَعَ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر معطوف علیہ،

وینصب الخبر: میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (یَنْصِبَ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ منصوب لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے عسٰی، (اَلْخَبَرَ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول بہ، (یَنْصِبَ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر صلہ، (اَنْ) ناصبہ موصولِ حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر خبر

مرفوع محلا، (اَلْاَوَّلُ) مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مبینہ ہوا۔

قوله: و یکون خبره فعلا مضارعًا مَع اَنْ: اس میں (و) حرفِ عطف یا استیناف مبنی بر فتح، (یَکُوْنُ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بعامل معنوی (فعل ناقص) صیغہ واحد مذکر غائب، (خَبَرُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے عسٰی، (خَبَرُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر اسمِ یکُوْنُ، (فِعْلاً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً موصوف، (مُضَارِعًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر، (مَعَ) ظرفِ مکان معرب مضاف، (اَنْ) مراد اللفظ مثل اسم مقصور در تقدیراً اعراب بہر سہ حالات مضاف الیہ مجرور تقدیراً، (مَعَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ، (یَکُوْنُ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

قوله: وحینئذٍ یکون بمعنٰی قَارَبَ: اس میں (و) حرفِ عطف یا استیناف مبنی بر فتح، (حِیْــنَ) ظرفِ زمان معرب منصوب لفظاً مبدل منہ، (اِذْ) ظرفِ زمان مبنی بر سکون مضاف، (ٍ) تنوین عوض مضاف الیہ محذوف اذا کان الامر کذٰلِكَ، (اِذْ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر بدل، مبدل منہ اپنے بدل سے مل کر مفعول فیہ مقدم، (یَکُوْنُ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بعامل معنوی (فعل ناقص) صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے عسٰی، (بَا) حرفِ جار مبنی بر کسر، (مَعْنٰی) اسمِ مقصور مضاف مجرور تقدیراً، (قَارَبَ) مراد اللفظ مثل اسمِ مقصور مضاف الیہ مجرور تقدیراً، (مَعْنٰی) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتًا) مقدر کا، (ثَابِتًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھــو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ یَکُوْنُ، (ثَابِتًا) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، (یَکُوْنُ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر اور مفعول فیہ مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

قوله: نحو عسٰی زَید اَن یَخرج: اس میں (نَحْوُ) مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (عَسٰی زَیْدٌ اَنْ یَّخْرُجَ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً مضاف الیہ، (نَحْوُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُهٗ) مقدر کی، (مِثَالُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے عَسٰی بمعنی (قَارَبَ)، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر

نے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ عسیٰ زید اَن یخرج: اس میں (عَسٰی) بمعنی (قَارَبَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح مقدر صیغہ واحد مذکر غائب (فعل مقاربہ)، (زَیْدٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم، (اَنْ) ناصبہ موصولِ حرفی مبنی بر سکون، (یَخْرُجَ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ منصوب لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (ھُو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ عَسٰی، (یَخْرُجَ) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ، (اَنْ) ناصبہ موصولِ حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر خبر منصوب محلا، (عَسٰی) فعل مقاربہ اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

قولہ: فَزید مرفوع بانّہ اسمہٗ و فاعلہ: اس میں (فَا) حرفِ تفصیل مبنی بر فتح، (زَیْدٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مبتدا، (مَرْفُوْعٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ مفعول صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا، (بَا) حرفِ جار مبنی بر کسر، (اَنَّ) حرفِ مشبّہ بالفعل مبنی بر فتح موصولِ حرفی، (ھَا) ضمیر منصوب متصل اسمِ اَنَّ منصوب محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے زَیْد، (اِسْمُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے عَسٰی، (اِسْمُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (فَاعِلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے (عَسٰی)، (فَاعِلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر، (اَنَّ) کا اسم اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر صلہ، (اَنَّ) موصولِ حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر مجرور، مجرور محلا، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (مَرْفُوْعٌ) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مفصلہ ہوا۔

قولہ: و اَن یخرج فی موضع النّصب بانّہ خبرہٗ: اس میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اَنْ یَخْرُجَ) مراد اللفظ مرفوع تقدیراً مبتدا، (فِیْ) حرفِ جار مبنی بر سکون، (مَوْضِعِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف، (اَلنَّصْبِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر اوّل ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا، (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا، (بَا) حرفِ جار مبنی بر کسر،



(اَنَّ) حرفِ مشبّہ بالفعل مبنی بر فتح موصولِ حرفی، (ھَـا) ضمیر منصوب متصل اسم منصوب محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے (اَنْ یَخْرُجَ)، (خَبَرُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے عَسٰی، (خَبَرُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر، (اَنَّ) کا اسم اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر صلہ، (اَنَّ) موصولِ حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر مجرور، مجرور محلاً، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر دوم، (ثَابِتٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور دونوں ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، (اَنْ یَخْرُجَ) مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قولہ: بمعنٰی قَارَبَ زَیدٌ الخروج: اس میں (بَا) حرفِ جار مبنی بر کسر، (مَعْنٰی) اسمِ مقصور مضاف، (قَارَبَ زَیْدُ نِ الْخُرُوْج) مراد اللفظ مجرور تقدیراً مضاف الیہ، (مَعْنٰی) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا، (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدائے مقدر (ھو)، (ثَابِتٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، مبتدائے مقدر (ھو) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے (عَسٰی زَیْدٌ اَنْ یَخْرُجَ)، مبتدائے مقدر اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

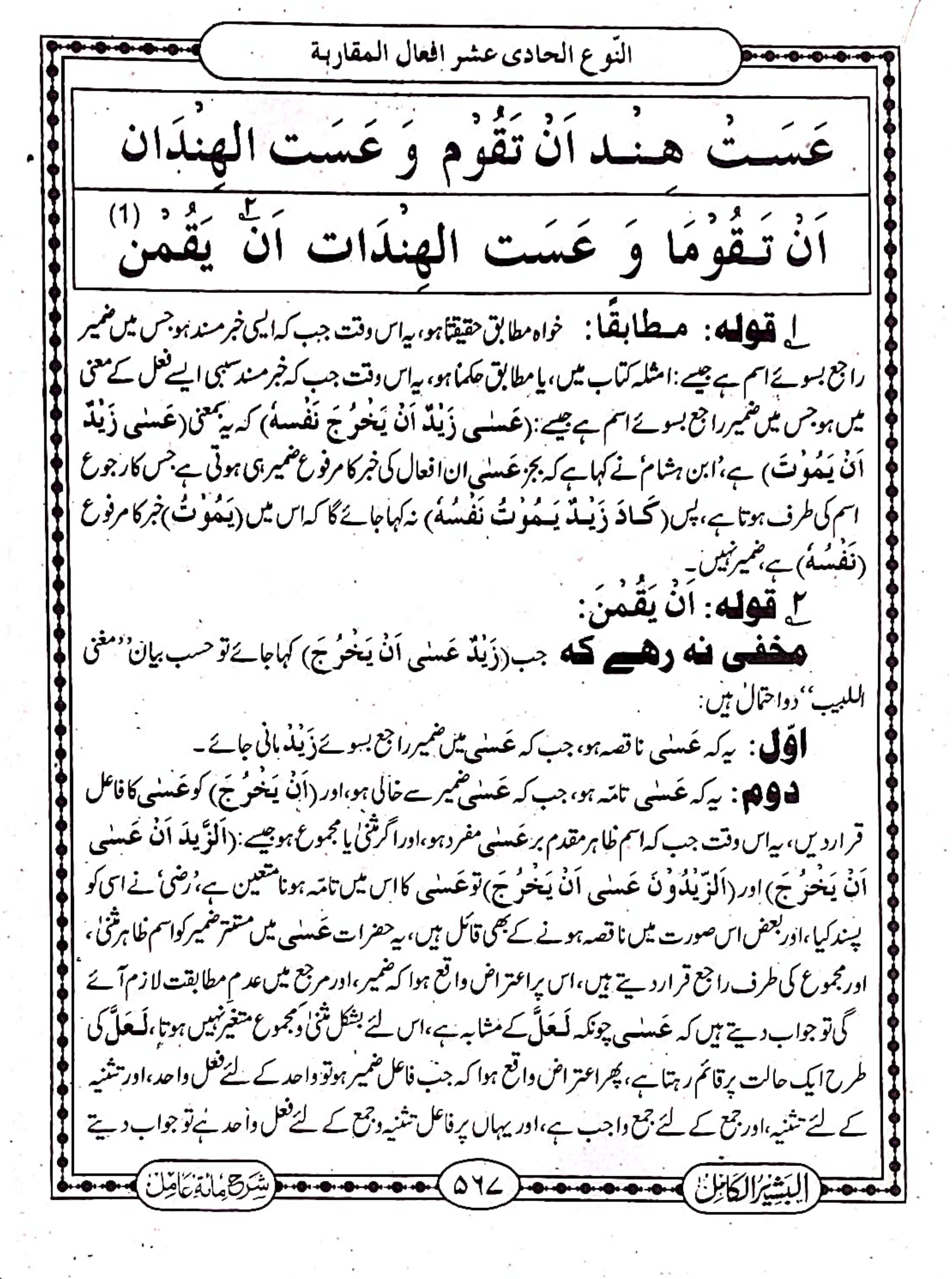
بر تقدیر ارادۂ معنٰی قَارَبَ زَیْد الخُرُوج: اس میں (قَارَبَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب، (زَیْدٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً فاعل، (اَلْخُرُوْجَ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول بہ، (قَارَبَ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔۱۲

وَيَجِب اَنْ يَكُوْن خَبَرُهٗ مُطَابِقًا لِاسْمِهٖ فِيْ

الْاِفْرَاد وَالتَّثْنِيَه وَالْجَمْع وَالتَّذْكِير وَالتَّانِيْث

نَحْو عَسٰى زَيْد اَنْ يَقُوْم وَعَسٰى الزَّيْدَان

اَنْ يَقُوْمَا وَعَسٰى الزَّيْدُوْن اَنْ يَقُوْمُوْا و



عَسَتْ هِنْدٌ اَنْ تَقُوْمَ وَ عَسَتِ الْهِنْدَانِ اَنْ تَقُوْمَا وَ عَسَتِ الْهِنْدَاتُ اَنْ[٢] يَقُمْنَ (1)

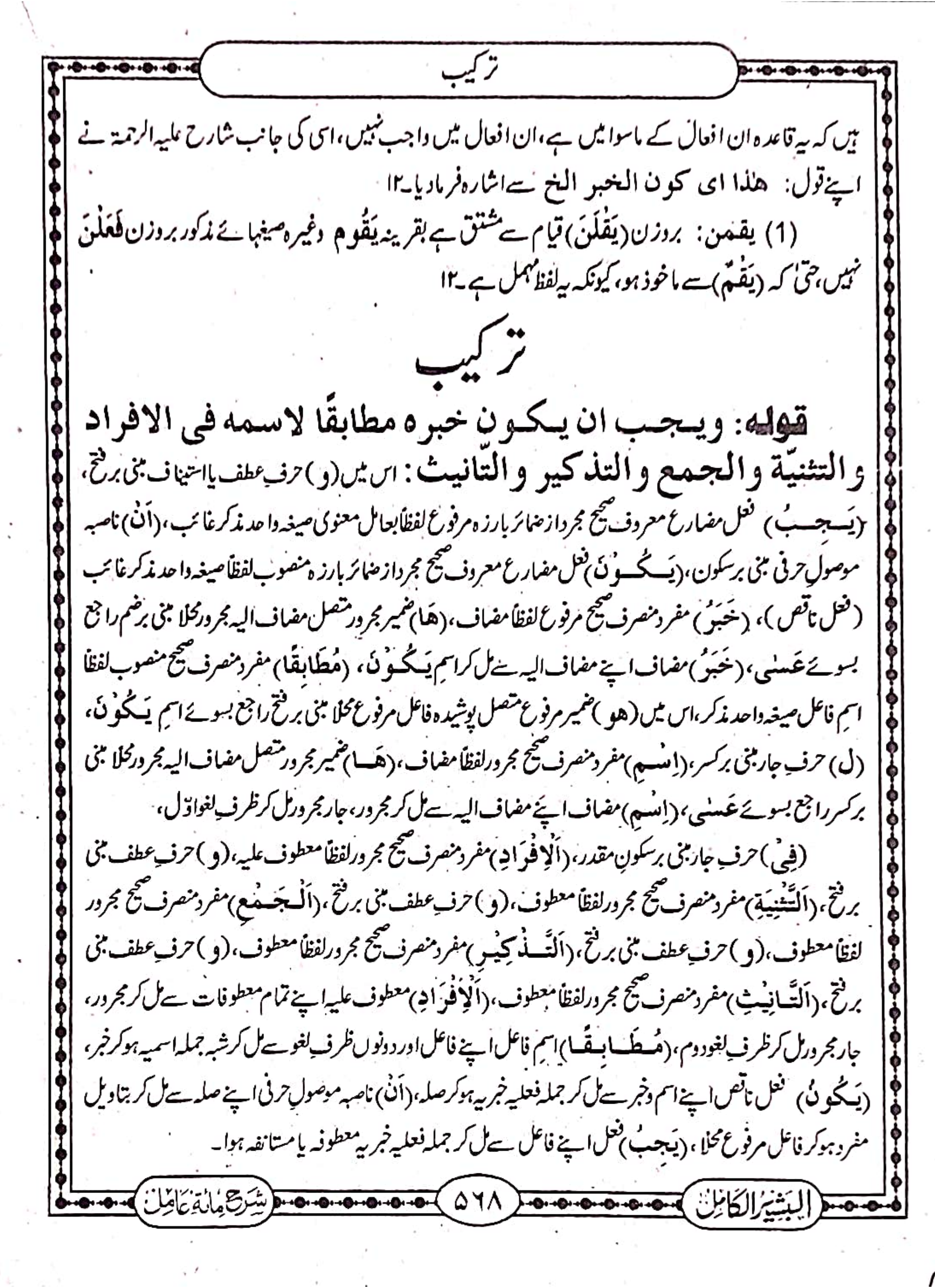
[۱] **قوله: مطابقًا:** خواہ مطابق حقیقتًا ہو، یہ اس وقت جب کہ ایسی خبر مسند ہو جس میں ضمیر راجع بسوئے اسم ہے جیسے: امثلہ کتاب میں، یا مطابق حکمًا ہو، یہ اس وقت جب کہ خبر مسند سببی ایسے فعل کے معنی میں ہو جس میں ضمیر راجع بسوئے اسم ہے جیسے: (عَسٰی زَیْدٌ اَنْ یَخْرُجَ نَفْسُهٗ) کہ یہ بمعنی (عَسٰی زَیْدٌ اَنْ یَمُوْتَ) ہے، ’’ابن ہشام‘‘ نے کہا ہے کہ بجز عَسٰی ان افعال کی خبر کا مرفوع ضمیر ہی ہوتی ہے جس کا رجوع اسم کی طرف ہوتا ہے، پس (کَادَ زَیْدٌ یَمُوْتُ نَفْسُهٗ) نہ کہا جائے گا کہ اس میں (یَمُوْتُ) خبر کا مرفوع (نَفْسُهٗ) ہے، ضمیر نہیں۔

[۲] **قوله: اَنْ یَقُمْنَ:**

مخفی نہ رہے کہ جب (زَیْدٌ عَسٰی اَنْ یَخْرُجَ) کہا جائے تو حسب بیان ’’مغنی اللبیب‘‘ دو احتمال ہیں:

اوّل: یہ کہ عَسٰی ناقصہ ہو، جب کہ عَسٰی میں ضمیر راجع بسوئے زَیْدٌ مانی جائے۔

دوم: یہ کہ عَسٰی تامّہ ہو، جب کہ عَسٰی ضمیر سے خالی ہو، اور (اَنْ یَخْرُجَ) کو عَسٰی کا فاعل قرار دیں، یہ اس وقت جب کہ اسم ظاہر مقدم بر عَسٰی مفرد ہو، اور اگر مثنیٰ یا مجموع ہو جیسے: (اَلزَّیْدَانِ عَسٰی اَنْ یَخْرُجَ) اور (اَلزَّیْدُوْنَ عَسٰی اَنْ یَخْرُجَ) تو عَسٰی کا اس میں تامّہ ہونا متعین ہے، ’’رضیؔ‘‘ نے اسی کو پسند کیا، اور بعض اس صورت میں ناقصہ ہونے کے بھی قائل ہیں، یہ حضرات عَسٰی میں مستتر ضمیر کو اسم ظاہر مثنیٰ، اور مجموع کی طرف راجع قرار دیتے ہیں، اس پر اعتراض واقع ہوا کہ ضمیر، اور مرجع میں عدم مطابقت لازم آئے گی تو جواب دیتے ہیں کہ عَسٰی چونکہ لَعَلَّ کے مشابہ ہے، اس لئے بشکل مثنیٰ و مجموع متغیر نہیں ہوتا، لَعَلَّ کی طرح ایک حالت پر قائم رہتا ہے، پھر اعتراض واقع ہوا کہ جب فاعل ضمیر ہو تو واحد کے لئے فعل واحد، اور تثنیہ کے لئے تثنیہ، اور جمع کے لئے جمع واجب ہے، اور یہاں پر فاعل تثنیہ و جمع کے لئے فعل واحد ہے تو جواب دیتے



ہیں کہ یہ قاعدہ ان افعال کے ماسوا میں ہے، ان افعال میں واجب نہیں، اسی کی جانب شارح علیہ الرحمۃ نے اپنے قول: هٰذا ای کون الخبر الخ سے اشارہ فرمادیا۔۱۲

(1) یقمن: بروزن (یَفْعَلْنَ) قیام سے مشتق ہے بقرینہ یَقُوم وغیرہ صیغہائے مذکور بروزن فَعَلْنَ نہیں، حتیٰ کہ (یَقَمّ) سے ماخوذ ہو، کیونکہ یہ لفظ مہمل ہے۔۱۲

ترکیب

قوله: ویجب ان یکون خبره مطابقًا لاسمه فی الافراد والتّثنیة والجمع والتذکیر والتّانیث: اس میں (و) حرفِ عطف یا استیناف مبنی برفتح، (یَجِبُ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بعامل معنوی صیغہ واحد مذکر غائب، (اَنْ) ناصبہ موصولِ حرفی مبنی برسکون، (یَکُوْنَ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ منصوب لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب (فعل ناقص)، (خَبَرُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی برضم راجع بسوئے عَسٰی، (خَبَرُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر اسمِ یَکُوْنُ، (مُطَابِقًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع بسوئے اسمِ یَکُوْنُ، (ل) حرفِ جار مبنی برکسر، (اِسْمِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی برکسر راجع بسوئے عَسٰی، (اِسْمِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو اوّل،

(فِیْ) حرفِ جار مبنی برسکونِ مقدر، (اَلْاِفْرَادِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی برفتح، (اَلتَّثْنِیَةِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف، (و) حرفِ عطف مبنی برفتح، (اَلْجَمْعِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف، (و) حرفِ عطف مبنی برفتح، (اَلتَّذْکِیْرِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف، (و) حرفِ عطف مبنی برفتح، (اَلتَّانِیْثِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف، (اَلْاِفْرَادِ) معطوف علیہ اپنے تمام معطوفات سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو دوم، (مُطَابِقًا) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور دونوں ظرفِ لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، (یَکُوْنُ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، (اَنْ) ناصبہ موصولِ حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر فاعل مرفوع محلاً، (یَجِبُ) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

قوله: نحو عَسٰی زَید اَن یَقوم و عسٰی الزّیدَان اَن یقوْمَا وعسٰی الزَّیدون اَن یَقوموا و عَست هند اَن تقومَ وعَستِ الهندَان اَن تقومَا وعستِ الهندَاتُ اَن یّقمنَ: اس میں (نَحْوُ) مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (عَسٰی زَیْدٌ اَنْ یَقُوْمَ) مراداللفظ مجرور تقدیراً معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی برفتح، (عَسٰی الزَّیْدَانِ اَنْ یَقُوْمَا) مراداللفظ مجرور تقدیراً معطوف، (و) حرفِ عطف مبنی برفتح، (عَسٰی الزَّیْدُوْنَ اَنْ یَقُوْمُوْا) مراداللفظ مجرور تقدیراً معطوف، (و) حرفِ عطف مبنی برفتح، (عَسَتْ هِنْدٌ اَنْ تَقُوْمَ) مراداللفظ مجرور تقدیراً معطوف، (و) حرفِ عطف مبنی برفتح، (عَسَتِ الْهِنْدَانِ اَنْ تَقُوْمَا) مراداللفظ مجرور تقدیراً معطوف، (و) حرفِ عطف مبنی برفتح، (عَسَتِ الْهِنْدَاتُ اَنْ یَقُمْنَ) مراداللفظ مجرور تقدیراً معطوف، معطوف علیہ اپنے تمام معطوفات سے مل کر مضاف الیہ، (نَحْوُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُهٗ) مقدر کی، (مِثَالُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی برضم راجع بسوئے خبر عَسٰی جو مطابق اسم ہو مذکورہ امور میں، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ عسٰی زَیْدٌ اَنْ یَقُوْمَ: میں (عَسٰی) فعل ماضی معروف مبنی برفتح مقدر (فعل مقاربہ) صیغہ واحد مذکر غائب، (زَیْدٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم، (اَنْ) ناصبہ موصولِ حرفی مبنی برسکون، (یَقُوْمَ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ منصوب لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع بسوئے اسمِ عَسٰی، (یَقُوْمَ) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، (اَنْ) ناصبہ موصولِ حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر خبر منصوب محلاً، (عَسٰی) فعل مقاربہ اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

عسٰی الزّیدَان اَن یقوْمَا: میں (عَسٰی) فعل ماضی معروف مبنی برفتح مقدر (فعل مقاربہ) صیغہ واحد مذکر غائب، (اَلزَّیْدَانِ) تثنیہ اسم مرفوع بالف، (اَنْ) ناصبہ موصولِ حرفی مبنی برسکون، (یَقُوْمَا) فعل مضارع معروف صحیح باضمیر بارز منصوب بحذفِ نون صیغہ تثنیہ مذکر غائب، اس میں (الف) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی برسکون راجع بسوئے اَلزَّیْدَانِ، (یَقُوْمَا) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ، (اَنْ) ناصبہ موصولِ حرفی

اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر خبر منصوب محلا، (عَسٰی) فعل مقاربہ اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

عَسٰی الزَّیدون اَن یَقوموا: اس میں (عَسٰی) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح مقدر (فعل مقاربہ) صیغہ واحد مذکر غائب، (اَلزَّیْدُوْنَ) جمع مذکر سالم مرفوع بواو ماقبل مضموم اسم، (اَنْ) ناصبہ موصولِ حرفی مبنی برسکون، (یَقُوْمُوْا) فعل مضارع معروف صحیح باضمیر بارز منصوب بحذفِ نون صیغہ جمع مذکر غائب، اس میں (واو) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلا مبنی برسکون راجع بسوئے اَلزَّیْدُوْنَ، (یَقُوْمُوْا) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، (اَنْ) ناصبہ موصولِ حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر خبر منصوب محلا، (عَسٰی) فعل مقاربہ اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

عَسَت هند اَنْ تقوم: میں (عَسَتْ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح مقدر (فعل مقاربہ) صیغہ واحد مؤنث غائب، (هِنْدٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم، (اَنْ) ناصبہ موصولِ حرفی مبنی برسکون، (تَقُوْمَ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ منصوب لفظاً صیغہ واحد مؤنث غائب، اس میں (هِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے هِنْد، (تَقُوْمَ) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، (اَنْ) ناصبہ موصولِ حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر خبر منصوب محلا، (عَسَتْ) فعل مقاربہ اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

عَسَتِ الهندان اَنْ تقومَا: اس میں (عَسَتِ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح مقدر کسرۂ موجودہ حرکت تخلص من السکونین صیغہ واحد مؤنث غائب (فعل مقاربہ)، (اَلْهِنْدَانِ) تثنیہ مرفوع بالف اسم، (اَنْ) ناصبہ موصولِ حرفی مبنی برسکون، (تَقُوْمَا) فعل مضارع معروف صحیح باضمیر بارز منصوب بحذفِ نون صیغہ تثنیہ مؤنث غائب، اس میں (الف) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلا مبنی برسکون راجع بسوئے اَلْهِنْدَانِ، (تَقُوْمَا) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، (اَنْ) ناصبہ موصولِ حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر خبر منصوب محلا، (عَسَتِ) فعل مقاربہ اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

عَسَتِ الهنداتُ اَنْ یقُمنَ: اس میں (عَسَتِ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح مقدر کسرۂ موجودہ حرکت تخلص من السکونین صیغہ واحد مؤنث غائب (فعل مقاربہ)، (اَلْهِنْدَاتُ) جمع مؤنث سالم مرفوع لفظاً اسم، (اَنْ) ناصبہ موصولِ حرفی مبنی برسکون، (یَقُمْنَ) فعل مضارع معروف صیغہ جمع مؤنث غائب مبنی برسکون منصوب محلا، (ن) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اَلْهِنْدَات، (یَقُمْنَ) فعل اپنے فاعل سے مل

کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر صلہ، (اَنْ) ناصبہ موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہوکر خبر منصوب محلا، (عَسَتِ) فعل مقاربہ اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔۱۲

وَ هٰذَا اَیْ کَوْنَ الْخَبَرِ مُطَابِقًا لِلْفَاعِلِ اِذَا
کَانَ الْفَاعِلُ اِسْمًا ظَاهِرًا اِمَّا اِذَا کَانَ
مُضْمَرًا[1] فَلَیْسَتْ[2] الْمُطَابَقَةُ بَیْنَهُمَا شَرْطًا
النَّوْعُ الثَّانِی مِنَ[3] النَّوْعَیْنِ الْمَذْکُوْرَیْنِ اَنْ
یَرْفَعَ الْاِسْمَ[4](1) وَحْدَهُ وَ ذٰلِكَ اِذَا کَانَ اِسْمُهُ
فِعْلًا مُضَارِعًا مَعَ اَنْ فَیَکُوْنُ الْفِعْلُ الْمُضَارِعُ
مَعَ اَنْ فِیْ مَحَلِّ الرَّفْعِ بِاَنَّهُ[5] اِسْمُهُ وَ یَکُوْنُ
عَسٰی حِیْنَئِذٍ بِمَعْنٰی[6] قَرُبَ مِثْلُ عَسٰی
اَنْ یَّخْرُجَ زَیْدٌ اَیْ قَرُبَ خُرُوْجُهٗ

[1] **قولہ**: مُضْمَرًا: مضمر سے مستتر مراد ہے، کیونکہ فاعل اگر ضمیر بارز ہوتب بھی مطابقت شرط

ہے جیسے: (عَسَیْت) یاعسَاكَ اَنْ تَخْرُجَ، عَسَیْتُمَا یاعسَا كُمَا ان تَخْرُجَا، عَسَیْتُمْ یا عَسَاكُم اَنْ تَخْرُجُوا۔

۲ **قوله: فَلَیْسَتِ المطَابقَة:** جیسے:(اَلزَّیْدَان عَسٰی اَنْ یَخْرُجَ) اور (اَلزَیْدُوْنَ عَسٰی اَنْ یَخْرُجَ) کہ (اَنْ یَخْرُجَ الزَّیْدَانِ) ور(اَلزَّیْدُوْنَ) کے مطابق نہیں، کیونکہ (عَسٰی) کا فاعل ضمیر مستتر ہے، اسمِ ظاہر نہیں۔

۳ **قوله: مِنَ النّوعین الخ:** ''شرح الشرح'' میں ہے کہ اس تقیید سے ایضاح واضح ہوتا ہے نفعِ کثیر کے لئے مفید نہیں، ''تبیین ابوسعیدی'' میں اس پر اعتراض کرتے ہوئے فرمایا: کسی کو وہم ہو کہ یہ نوعِ ثانی عوامل سماعیہ لفظیہ کی تیرہ انواع میں سے نوعِ ثانی ہے تو اس وہم کو تقیید مذکور سے زائل کر دیا، لہٰذا تقیید مذکور نفعِ کثیر کے لئے مفید ہوئی۔

اقول: وہم کے لئے منشا ہوتا ہے، اگرچہ ضعیف جو یہاں پر مفقود ہے، عوامل سماعیہ لفظیہ کی دس انواع پڑھنے، اور پڑھانے کے بعد گیارہویں نوع کے درمیان لفظ النّوع الثانی سے صحیح دماغ میں وہم مذکور پیدا نہیں ہو سکتا، البتہ ماؤف دماغ میں ممکن ہے، مگر اس کا یہاں اعتبار نہیں، تو بات وہی رہی جو ''شرح الشرح'' میں مذکور ہے۔

۴ **قوله: الاسم:** یہ اسم وہی ہے جو عَسٰی کے استعمال اوّل میں بنا بر خبریت محلا منصوب تھا۔

۵ **قوله: انه اسمُهٗ:** اولیٰ یہ تھا کہ مصنف (اِسْمُهٗ) کے بجائے (فَاعِلُهٗ) فرماتے، کیونکہ فاعل پر اسم کا اطلاق اس مقام پر شائع ہے جہاں فعل خبر کی جانب محتاج ہو، یہاں پر فعل کو خبر کی جانب احتیاج نہیں، اس لئے کہ عَسٰی اس صورت میں تام ہے، مشہور یہی ہے کہ صورتِ مذکورہ میں عَسٰی تام ہے، اور ابن مالکؒ نے کہا کہ عَسٰی ہمیشہ ناقص ہوتا ہے، صورتِ مذکورہ میں (اَنْ) اپنے صلہ کے ساتھ مل کر قائم مقام اسم وخبر ہے جیسے آیت کریمہ: (اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُتْرَكُوْا) میں (اَنْ) معہ صلہ قائم مقام دو مفعول ہے، اس بات کا کوئی قائل نہیں کہ صورتِ ہٰذا میں (حَسِبَ) اپنی اصل سے جو اقتضائے دو مفعول تھی خارج ہو گیا تو جیسے حَسِبَ اپنی اصل سے خارج نہیں ہوا، ایسے ہی صورتِ مذکور میں عَسٰی اپنی اصل سے خارج نہیں ہوا جو اقتضائے اسم وخبر ہے، لہٰذا (اَنْ) مع صلہ قائم مقام اسم وخبر ہوا تو عَسٰی ناقص ٹھہرا، جب (اَنْ یَخْرُجَ) اسم و خبر دونوں کے قائم مقام ہوا تو اس کے لئے محل اعراب کیا ہوگا؟ رفع ونصب دونوں، یا ایک، ظاہر یہ ہے کہ اسم

چونکہ اوّل واشرف ہے، لہٰذا اس کا اعتبار کرتے ہوئے محل اعراب فقط رفع ہے، اسی طرح صورتِ اولیٰ یعنی (عَسٰی زَیْدٌ اَنْ یَخْرُجَ) مین (اَنْ) مع صلہ قائم مقام اسم وخبر ہے، فرق یہ ہے کہ صورتِ اولیٰ میں (اَنْ) اپنے صلہ سے مل کر بدل اشتمال ہے، اور صورتِ ثانیہ میں بدل اشتمال نہیں، صورتِ اولیٰ میں زَیْد چونکہ مبدل منہ ہے، اور مبدل منہ مطروح کے حکم میں ہوتا ہے، اس لئے 'ابن مالک' کے نزدیک گویا وہ موجود نہیں، اگرچہ مذکور ہے یعنی لفظاً موجود، اور معنیً مفقود، ترکیب میں 'ابن مالک' کے نزدیک زَیْد کو اسم قرار نہ دیں گے، چونکہ معنیً مفقود ہے، لفظی وجود کا اعتبار کرتے ہوئے کہا جائے گا کہ مبدل منہ اپنے بدل سے مل کر قائم مقام اسم وخبر، لیکن اس صورت میں (اَنْ یَخْرُجَ) کو قائم مقام اسم وخبر قرار دینا خالی از خلجان نہیں کہ عَسٰی کا ناقصہ ہونا بغیر اس کے حاصل ہے، البتہ صورتِ ثانیہ میں عَسٰی کا ناقصہ ہونا بغیر اس کے حاصل نہیں ہوتا تو وہاں پر یہ کہنا ٹھیک ہے۔

۶ **قوله: بمعنٰی قَرُبَ:** یعنی بمنزلہ (قَرُبَ) کہ غیر فاعل کی طرف جس طرح قَرُبَ محتاج نہیں، اس صورت میں عَسٰی بھی نہیں بخلاف صورتِ اوّل کہ اس میں عَسٰی منصوب کی طرف محتاج ہونے میں بمنزلہ قَارَبَ تھا، بمعنی قَرُبَ ہونے کا یہ مطلب نہیں کہ عَسٰی معنی (قَرُبَ) کے لئے موضوع ہے، حتیٰ کہ یہ اعتراض وارد ہو کہ عَسٰی نہ وضع کے اعتبار سے بمعنی قَرُبَ ہے، نہ استعمال کے اعتبار سے، بلکہ وہ صرف طمع ورجا کے لئے ہے۔۱۲

(۱) **الاسم:** یہ رفع محلی ہوتا ہے۔۱۲

ترکیب

قوله: وهٰذا ای کون الخَبر مطابقا للفَاعل اذا کان الفَاعل اسمًا ظاهرًا: اس میں (و) حرفِ عطف یا استیناف مبنی بر فتح، (هَا) حرفِ تنبیہ مبنی بر سکون، (ذَا) اسمِ اشارہ مبنی بر سکون معطوف علیہ یا مبدل منہ، (اَیْ) حرفِ تفسیر مبنی بر سکون، (کَوْنُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مصدر مضاف، (اَلْخَبَرِ) مفرد منصرف صحیح مضاف الیہ مجرور لفظاً مرفوع معنًی بنا بر اسمیت (مُطَابِقًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اَلْخَبَرْ، (ل) حرفِ جار مبنی بر کسر، (اَلْفَاعِلِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (مُطَابِقًا) اسم فاعل اپنے فاعل

اور ظرفِ لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر، (کَوْنُ) مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اسم اور خبر سے مل کر عطف بیان یا بدل الکل، معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے مل کر یا مبدل منہ اپنے بدل الکل سے مل کر مبتدا مرفوع محلا، (اِذَا) ظرفِ زمان مبنی بر سکون مضاف، (کَانَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح (فعل ناقص) صیغہ واحد مذکر غائب، (اَلْفَاعِلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم، (اِسْمًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً موصوف، (ظَاهِرًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر، (کَانَ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر مضاف الیہ مجرور محلا، (اِذَا) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا، (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے مبتدا، (ثَابِتٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

قوله: امّا اذا كان مضمرًا فليست المطابقة بينهما شرطًا:

اس میں (اَمَّا) حرفِ شرط مبنی بر سکون جس کی شرط محذوف لزوماً، (اِذَا) ظرفِ زمان مبنی بر سکون مضاف، (کَانَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح (فعل ناقص) صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اَلْفَاعِلُ، (مُضْمَرًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسمِ مفعول صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ کَانَ، (مُضْمَرًا) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر، (کَانَ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر مضاف الیہ مجرور محلا، (اِذَا) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ مقدم، (فَا) جزائیہ مبنی بر فتح، (لَیْسَتْ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح، (تَا) علامت واحد مؤنث کسرۂ موجودہ حرکت تخلص من السکونین صیغہ واحد مؤنث غائب (فعل ناقص)، (اَلْمُطَابَقَةُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مصدر، (بَیْنَ) ظرفِ مکان معرب مضاف، (هُمَا) میں (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے اَلْخَبَرُ وَ الْفَاعِلُ، (م) حرفِ عماد مبنی بر فتح، (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون، (بَیْنَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ منصوب لفظاً، (اَلْمُطَابَقَةُ) مصدر اپنے مفعول فیہ سے مل کر اسم، (شَرْطًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً خبر، (لَیْسَتْ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر اور مفعول فیہ مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر جزا، شرطِ محذوف اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

قوله: النّوع الثّانی من النّوعین المذکورین ان یرفع الاسم

وحدَهٗ: میں (اَلنَّوْعُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً موصوف، (اَلثَّانِیْ) اسمِ منقوص صفت مرفوع تقدیراً موصوف اپنی صفت سے مل کر ذوالحال، (مِنْ) حرفِ جار مبنی بر سکونِ مقدر فتحہ موجودہ حرکت تخلص من السکونین، (اَلنَّوْعَیْنِ) تثنیہ مجرور بیائے ماقبل مفتوح موصوف، (اَلْمَذْکُوْرَیْنِ) میں (ال) بمعنی (اَلَّذَیْنِ) اسمِ موصول مبنی بر سکون، (مَذْکُوْرَیْنِ) تثنیہ مجرور بیا ماقبل مفتوح اسمِ مفعول صیغہ تثنیہ مذکر، اس میں (هُمَا) پوشیدہ جس میں (هَا) ضمیر مرفوع متصل نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے اسمِ موصول، (م) حرفِ عماد مبنی بر فتح، (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون، (مَذْکُوْرَیْنِ) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صلہ، (اَلَّذَیْنِ) اسمِ موصول اپنے صلہ سے مل کر صفت مجرور محلاً، (اَلنَّوْعَیْنِ) موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتًا) مقدر کا، (ثَابِتًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے ذوالحال، (ثَابِتًا) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر مبتدا، (اَنْ) ناصبہ موصولِ حرفی مبنی بر سکون، (یَرْفَعُ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ منصوب لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (هـو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے عَسٰی، (اَلْاِسْمَ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً ذوالحال، (وَحْدَ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے ذوالحال، (وَحْدَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر مفعول بہ، (یَرْفَعُ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ، (اَنْ) ناصبہ موصولِ حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر خبر مرفوع محلاً، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا۔

قوله: وذٰلكَ اذا كان اسمه فعلاً مضارعًا مع اَنْ: اس میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (ذٰلِكَ) میں (ذَا) اسمِ اشارہ مبنی بر سکون مبتدا مرفوع محلاً، (ل) حرفِ تبعید مبنی بر سکون مقدر کسرۂ موجودہ حرکت تخلص من السکونین، (ك) حرفِ خطاب مبنی بر فتح، (اِذَا) ظرفِ زمان مبنی بر سکون مضاف، (كَانَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح (فعل ناقص) صیغہ واحد مذکر غائب، (اِسْمُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے عَسٰی، (اِسْمُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر اسمِ كَانَ، (فِعْلًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً موصوف، (مُضَارِعًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر، (مَعَ) ظرفِ مکان معرب مضاف، (اَنْ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً مضاف الیہ، (مَعَ)

مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ منصوب لفظاً، (کَانَ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر مضاف الیہ، (اِذَا) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ منصوب محلا ہوا (ثَـابِـتٌ) مقدر کا، (ثَـابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی برفتح راجع بسوئے مبتدا، (ثَـابِتٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قوله: فیکون الفعل المضارع مع أن فی محلّ الرّفع بانّه اسمهٗ: اس میں (فَا) فصیحہ جو شرط محذوف پر دلالت کرتی ہے مبنی برفتح، (یَکُوْنُ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً (فعل ناقص) صیغہ واحد مذکر غائب، (اَلْــفِــعْــلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً موصوف، (اَلْمُضَارِعُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر ذوالحال، (مَعَ) ظرف مکان معرب مضاف، (اَنْ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً مضاف الیہ، (مَعَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ منصوب لفظاً ہوا (ثَـابِتًـا) مقدر کا، (ثَـابِتًـا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی برفتح راجع بسوئے ذوالحال، (ثَـابِتًـا) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر اسمِ یَـکُـوْنُ، (فِی) حرفِ جار مبنی برسکون، (مَـحَلِّ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف، (اَلـرَّفْـعِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر اوّل ہوا (ثَـابِتًا) مقدر کا، (ثَـابِتًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی برفتح راجع بسوئے اسمِ یَـکُـوْنُ، (بَـا) حرفِ جار مبنی برکسر، (اَنَّ) حرفِ مشبہ بالفعل موصولِ حرفی مبنی برفتح، (ھَا) ضمیر منصوب متصل بارز اسم منصوب محلا مبنی برضم راجع بسوئے اسمِ یَـکُـوْنُ، (اِسْـمُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (ھَـا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی برضم راجع بسوئے عَسٰـی، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر، (اَنَّ) کا اسم اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر صلہ، (اَنَّ) موصولِ حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد، ہوکر مجرور محلاً، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر دوم، (ثَـابِتًـا) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور دونوں ظرفِ مستقر سے مل کر خبر، (یَکُوْنُ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر جزا، شرطِ محذوف اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

قوله: و یکون عسٰی حینئذٍ بمعنی قَرُبَ: اس میں (و) حرفِ عطف مبنی برفتح، (یَکُوْنُ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً (فعل ناقص) صیغہ واحد مذکر غائب، (عَسٰی) مراد اللفظ مرفوع تقدیراً اسم، (حِیْنَ) ظرفِ زمان معرب مبدل منہ، (اِذْ) ظرفِ زمان مبنی برسکون مضاف، (ٍ) تنوین عوض مضاف الیہ (کان الامر کذٰلک)، (اِذْ) ظرفِ زمان مضاف عوض مضاف الیہ سے مل کر بدل الکل منصوب محلًا، (حِیْنَ) مبدل منہ اپنے بدل الکل سے مل کر مفعول فیہ منصوب لفظاً، (بَا) حرفِ جار مبنی برکسر، (مَعْنٰی) اسمِ مقصور مضاف، (قَرُبَ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور تقدیراً، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتًا) مقدر کا، (ثَابِتًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلًا مبنی برفتح راجع بسوئے اسمِ یَکُوْن، (ثَابِتًا) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، (یَکُوْنُ) فعل ناقص اپنے اسم و خبر اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قوله: مثل عسٰی ان یَخرج زَید ای قَرب خروجه: اس میں (مِثْلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (عَسٰی اَنْ یَخْرُجَ زَیْدٌ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً معطوف علیہ یا مبدل منہ، (اَیْ) حرفِ تفسیر مبنی برسکون، (قَرُبَ خُرُوْجُهٗ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً عطف بیان یا بدل الکل، معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے مل کر یا مبدل منہ اپنے بدل الکل سے مل کر مضاف الیہ، (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُهٗ) مقدر کی، (مِثَالُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلًا مبنی برضم راجع بسوئے عَسٰی جو صرف اسم کو رفع دے، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ عسٰی اَن یَخرج زَید: میں (عَسٰی) فعل ماضی معروف مبنی برفتح مقدر (فعل مقاربہ) صیغہ واحد مذکر غائب، (اَنْ) ناصبہ موصولِ حرفی مبنی برسکون، (یَخْرُجَ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ منصوب لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب، (زَیْدٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً فاعل، (یَخْرُجَ) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، (اَنْ) ناصبہ موصولِ حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر اسم مرفوع محلًا (عَسٰی) فعل مقاربہ اپنے اسم سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

قَرُبَ خروجه: میں (قَرُبَ) فعل ماضی معروف مبنی برفتح صیغہ واحد مذکر غائب، (خُرُوْجُ) مفرد

منصرف صحیح مصدر مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مرفوع معنًی بنا بر فاعلیت مبنی بر ضم راجع بسوئے زَیْد، (خُرُوْجُ) مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل، (قَرُبَ) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔۱۲

نحووانی پر صدر العلماء کا علمی محاسبہ

(۱۰۹) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:۶۴' پر (لِدُخُوْلِ تَاءِ التَّانِیْثِ السَّاکِنَةِ) کی ترکیب میں (اَلتَّانِیْثِ) کو موصوف، اور (اَلسَّاکِنَةِ) کو صفت قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے، اتنا نہیں سوجھا کہ ساکن (تَا) ہوتی ہے یا تانیث، بلکہ (تَاءِ التَّانِیْثِ) کی صفت ہے۔

(۱۱۰) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:۶۵' پر (بِمَعْنٰی قَارَبَ زَیْدُ الْخُرُوْجُ) کی ترکیب میں (قَارَبَ زَیْدُ الْخُرُوْجُ) کو جملہ فعلیہ کر کے مضاف الیہ قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے، کیونکہ لفظ (مَعْنٰی) ان الفاظ میں نہیں جو جملہ کی طرف مضاف ہوتے ہیں، جملہ کی طرف مضاف ہونے والے الفاظ پیشتر بیان کردیئے گئے۔

(۱۱۱) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:۶۶' پر (یَجِبُ اَنْ یَکُوْنَ خَبَرُهٗ مُطَابِقًا لِاِسْمِهٖ) کی ترکیب میں (مُطَابِقًا) کو اسم فاعل تحریر کر کے اس میں ضمیر مستتر (ھو) کو اس کا نائب فاعل قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے، کیونکہ اسم فاعل کے لئے نائب فاعل نہیں ہوتا۔

(۱۱۲) ﴿ایضاح العوامل﴾ اسی صفحہ پر (هٰذَا اَیْ کَوْنُ الْخَبَرِ مُطَابِقًا لِلْفَاعِلِ اِذَا کَانَ الْفَاعِلُ اِسْمًا ظَاهِرًا) کی ترکیب میں (هٰذَا) مفسَّر اور (کَوْنُ الْخَبَرِ) الخ کو مفسِّر قرار دیا ہے، مفسَّر اور تفسیر کو ملا کر جزائے مقدم، اور (اِذَا کَانَ الْفَاعِلُ اِسْمًا ظَاهِرًا) کو شرط مؤخر۔

اقول: دونوں غلط، **اوّل**: اس لئے کہ یہ بولی نحویوں کی نہیں کَمَامَرَّ، **دوم**: اس لئے کہ جزا جملہ ہوتی ہے، اور مفسَّر اور تفسیر کا مجموعہ جملہ نہیں، صحیح ترکیب وہ ہے جو ہم نے کی ہے۔

(۱۱۳) ﴿ایضاح العوامل﴾ اسی صفحہ پر (اَمَّا اِذَا کَانَ مُضْمَرًا فَلَیْسَتِ الْمُطَابَقَةُ شَرْطًا) کی ترکیب میں (اَمَّا) کو حرف استدراک، اور (اِذَا کَانَ مُضْمَرًا الخ) کو جملہ شرطیہ قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے کہ (اَمَّا) استدراک کے لئے نہیں آتا، بلکہ یہ (اَمَّا) شرطیہ ہے جس کی شرط وجوبًا

محذوف ہوتی ہے، اور (اِذَا) برائے ظرفیت محضہ اپنے مابعد کی طرف مضاف، اور (لَیْسَتْ) کا مفعول فیہ مقدم، اور (فَلَیْسَتِ الْمُطَابَقَةُ شَرْطًا) شرط محذوف کی جزا ہے، مولوی الٰہی بخش صاحب کی ترکیب بھی اس مقام پر قابل اتباع نہیں کہ انہوں نے اس عبارت کو جملہ شرطیہ قرار نہیں دیا، حالانکہ جملہ شرطیہ ہے۔

(۱۱۴) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:۶۷، پر (فَیَکُوْنُ الْفِعْلُ الْمُضَارِعُ مَعَ اَنْ فِیْ مَحَلِّ الرَّفْعِ بِاَنَّهٗ اِسْمُهٗ) کی ترکیب میں (مَعَ اَنْ) کو (یَکُوْنُ) کا ظرف، اور (بِاَنَّهٗ) کو اس سے متعلق کیا ہے۔

اقول: یہ دونوں غلط، اور قصورِ فہم پر مبنی ہیں، (مَعَ اَنْ) ظرفِ مستقر ہو کر (اَلْفِعْلُ الْمُضَارِعُ) سے حال ہے، اور (بِاَنَّهٗ) بھی اسی (ثَابِتًا) مقدر سے متعلق ہے جس سے (فِیْ مَحَلِّ الرَّفْعِ) متعلق تھا۔۱۲

فَلَا یَحْتَاجُ[1] فِیْ هٰذَا الْوَجْهِ اِلَی الْخَبَرِ
بِخِلَافِ الْوَجْهِ الْاَوَّلِ لِاَنَّهٗ لَا یَتِمُّ
الْمَقْصُوْدُ فِیْهِ بِدُوْنِ الْخَبَرِ فَیَکُوْنُ[2] الْاَوَّلُ
نَاقِصًا وَ الثَّانِیْ تَامًّا

[1] **قوله: فلا یحتاج فی هٰذا الوجه الی الخبر:** کیونکہ اس صورت میں اسم یعنی (اَنْ یَخْرُجَ زَیْدٌ) مسند، اور مسند الیہ دونوں پر مشتمل ہے تو عَسٰی کلام تام ہونے میں بجز مرفوع کسی اور کا محتاج نہیں جیسے کہ (عَلِمْتُ اَنَّ زَیْدًا قَائِمٌ) میں (اَنَّ زَیْدًا قَائِمٌ) کے قائم مقام دو مفعول ہونے کی وجہ سے (عَلِمْتُ) دوسرے مفعول کا محتاج نہیں، پس اس صورت میں اگر (اَنْ یَخْرُجَ زَیْدٌ) کو قائم مقام اسم وخبر اعتبار کیا جائے جیسے کہ ابن مالکؒ نے کہا تھا تو (عَسٰی) اس استعمال میں بھی ناقصہ ہوگا، ورنہ تامہ ہے۔

مخفی نہ رہے کہ (عَسٰی اَنْ یَخْرُجَ زَیْدٌ) میں دو احتمال، اور بھی ہیں:

اوّل: یہ کہ (زَیْد) عَسٰی کا اسم مرفوع مؤخر ہو، اور (اَنْ یَخْرُجَ) منصوب محلا خبر مقدم، اور اس میں ضمیر مرفوع متصل مستتر (ھو) راجع بسوئے زَیْد۔

دوم: یہ کہ مثالِ مذکور از قبیل تنازع ہو کہ (عسٰی) اور (یَخْرُجُ) دونوں (زَیْد) میں تنازع کر رہے ہیں، ہر ایک اپنا فاعل بنانا چاہتا ہے، پس اگر بنا بر مذہب کوفیہ اوّل کو عمل دیں تو زَیْد اسمِ عَسٰی ہوگا، مگر مؤخر اور (اَنْ یَخْرُجَ) خبر مقدم، اس میں ضمیر مرفوع راجع بسوئے زَیْد فاعل، اور اگر ثانی کو بنا بر مذہب بصریہ عمل دیں تو (عَسٰی) میں ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ راجع بسوئے زَیْد، اسم قرار پائے گی، اور (اَنْ یَخْرُجَ زَیْدٌ) خبر، ان دونوں احتمال پر عَسٰی ناقصہ ہے۔

۲ **قولہ: فیکونُ الاوَّلُ ناقصًا:** اور بعض نے کہا کہ اوّل بھی تام ہے، کیونکہ (عَسٰی زَیْدٌ اَنْ یَخْرُجَ) بمنزلہٗ (قَرُبَ زَیْدٌ مِنْ اَنْ یَخْرُجَ) ہے، حرفِ جار (مِنْ) اَنْ یَخْرُجَ سے پیشتر محذوف ہے، اور بعض نے کہا کہ ثانی بھی ناقصہ ہے، اور اس کو از قبیل تنازع قرار دیا جس میں دونوں صورتوں پر ناقص ہوتا ہے، **کمامرَّ**۔۱۲

ترکیب

قولہ: فلا یحتاج فی ھٰذا الوَجه الٰی الخَبر بخلاَف الوَجه الاوَّل لانّه لاَ یتمّ المَقصود فیه بدون الخبر: اس میں (فَا) حرفِ عطف برائے تفریع مبنی بر فتح، (لَا یَحْتَاجُ) نفی فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بعامل معنوی صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے عسٰی، (فِیْ) حرفِ جار مبنی بر سکون، (ھَا) حرفِ تنبیہ مبنی بر سکون، (ذَا) اسم اشارہ مبنی بر سکون موصوف، (اَلْوَجْہِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر ذوالحال، (اِلٰی) حرفِ جار مبنی بر سکونِ مقدر، (اَلْخَبَرِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو دوم، (بَا) حرفِ جار مبنی بر کسر، (خِلَافِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مصدر مضاف، (اَلْوَجْہِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً موصوف، (اَلاَوَّلِ) غیر منصرف بوجہ وصف و وزنِ فعل اسمِ تفضیل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف، (اَلاَوَّلِ) اسمِ تفضیل اپنے

فاعل سے مل کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ مجرور لفظاً مرفوع معنیً بنا بر فاعلیت، (ل) حرفِ جار مبنی بر کسر، (اَنَّ) حرف مشبّہ بالفعل موصولِ حرفی مبنی بر فتح، (هَـا) ضمیر منصوب متصل اسم منصوب محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے الـوجه الاوّل، (لَا یَتِمّ) نفی فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بعامل معنوی صیغہ واحد مذکر غائب، (اَلْمَقْصُوْدُ) میں (ال) بمعنی اَلَّذِیْ اسم موصول مبنی بر سکون، (مَقْصُوْدُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ مفعول صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ موصول، (مَـقْصُوْدُ) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صلہ، (اَلَّذِیْ) اسمِ موصول اپنے صلہ سے مل کر فاعل، (فِیْ) حرفِ جار مبنی بر سکون، (هَا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر کسر راجع بسوئے اسمِ اَنَّ، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو اوّل، (بَا) حرفِ جار مبنی بر کسر، (دُوْن) بمعنی غیر مضاف، (اَلْخَبَرِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ، (دُوْن) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو دوم، (لَا یَتِـمُّ) نفی فعل مضارع اپنے فاعل اور دونوں ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر، (اَنَّ) کا اسم اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر صلہ، (اَنَّ) موصولِ حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر مجرور محلاً، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (خِلَافِ) مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور ظرفِ لغو سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَـابِتًـا) مقدر کا، (ثَـابِتًـا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے ذو الحال، (ثَابِتًا) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر حال، ذو الحال اپنے حال سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو اوّل، (لَا یَحْتَاجُ) فعل اپنے فاعل اور دونوں ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوف ہوا۔

قوله: فیکون الاوّل ناقصًا والثّانِی تامًّا: اس میں (فَا) حرفِ عطف برائے تفریع مبنی بر فتح، (یَـکُـوْنُ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بعامل معنوی (فعل ناقص) صیغہ واحد مذکر غائب، (اَلاَوَّلُ) غیر منصرف بوجہ وصف و وزنِ فعل مرفوع لفظاً اسمِ تفضیل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هـو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف مقدر عَـسْـی، (اَلاَوَّلُ) اسمِ تفضیل اپنے فاعل سے مل کر صفت، موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اَلثَّـانِـیْ) اسمِ منقوص مرفوع تقدیراً صفت موصوف مقدر (عَـسْـی) کی، موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر اسمِ یَـکُـوْنُ، (نَاقِصًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی



بر فتح، (تَـامًّـا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اَلثَّانِی، (تَامًّا) اسمِ فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر، (يَكُوْنُ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔۱۲

وَالثَّانِی كَادَ[۱] وَهُوَ يَرْفَعُ الاِسْمَ (1) وَيَنْصِبُ

الْخَبَرَ وَخَبَرُهُ فِعْلٌ[۲] مُضَارِعٌ (2) بِغَيْرِ[۳] اَنْ

وَقَدْ يَكُوْنُ مَعَ اَنْ تَشَبُّهًا[۴] لَهُ بِعَسٰی مِثْلُ

كَادَ زَيْدٌ يَجِئُی فَزَيْدٌ مَرْفُوْعٌ بِاَنَّهُ اِسْمُ كَادَ

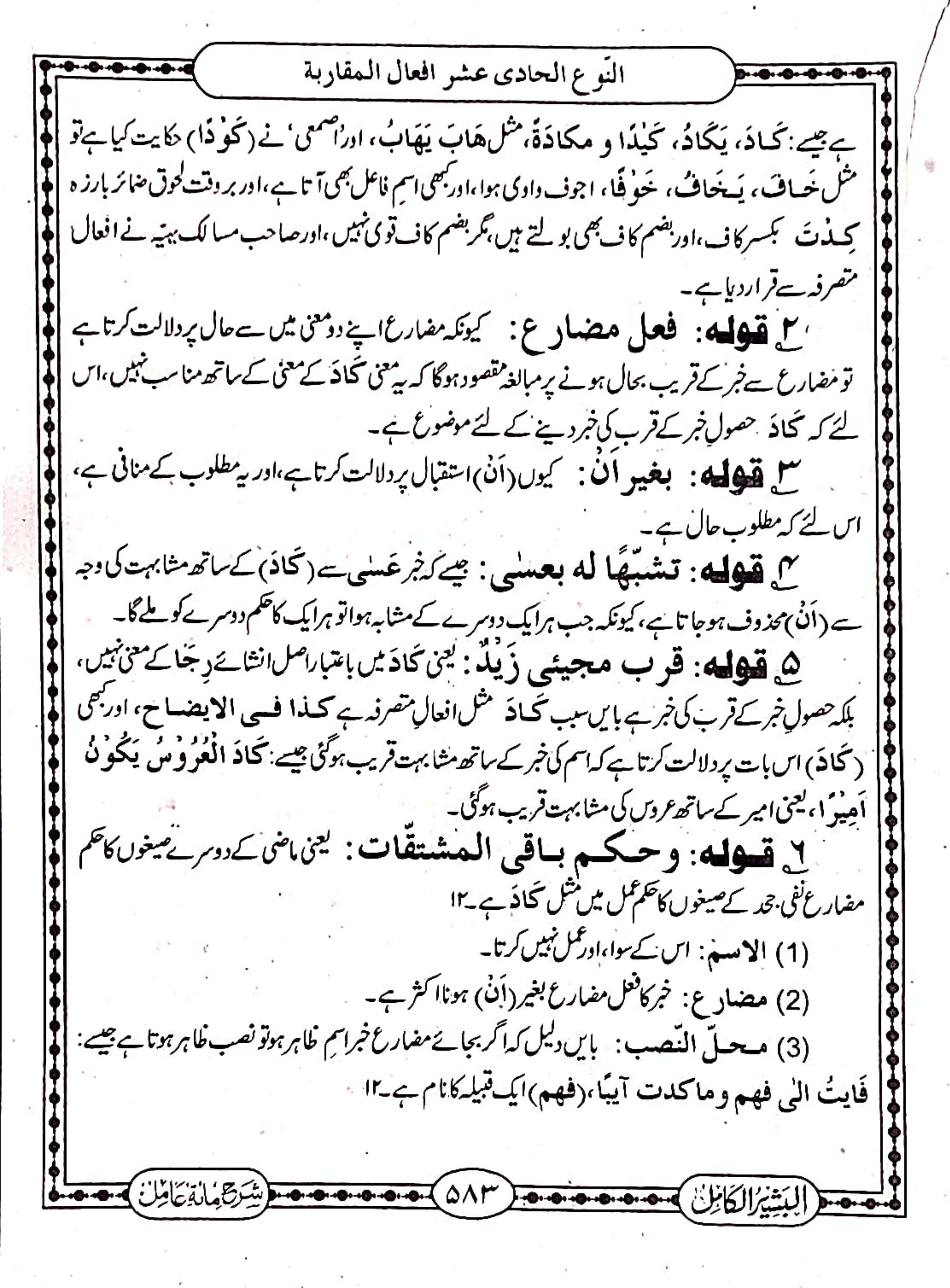
وَيَجِئُی فِیْ مَحَلِّ النَّصَبِ (3) بِاَنَّهُ خَبَرُهُ

مَعْنَاهُ قَرُبَ[۵] مَجِیْئُی زَيْدٍ وَحُكْمُ[۶] بَاقِی

الْمُشْتَقَّاتِ مِنْ مَصْدَرِهٖ كَحُكْمِ كَادَ مِثْلُ

لَمْ يَكَدْ زَيْدٌ يَجِئُی وَلَا يَكَادُ زَيْدٌ يَجِئُی

[۱] **قوله: كَادَ:** یہ جزم متکلم کے اعتبار سے فاعل کے لئے حصولِ خبر کے قرب پر دلالت کرتا ہے (سَمِعَ) سے آتا ہے، ناقص التصرف ہے کہ ماضی، اور مضارع کے علاوہ اور فعل نہیں آتے، اشہر لغات میں یائی



ہے جیسے: کَادَ، یَکَادُ، کَیْدًا و مکادَۃً، مثل ھَابَ یَھَابُ، اور اصمعی نے (کَوْدًا) حکایت کیا ہے تو مثل خَافَ، یَخَافُ، خَوْفًا، اجوف واوی ہوا، اور کبھی اسمِ فاعل بھی آتا ہے، اور بروقت لحوق ضمائر بارزہ کِدْتَ بکسر کاف، اور بضم کاف بھی بولتے ہیں، مگر بضم کاف قوی نہیں، اور صاحب مسالک بہیہ نے افعال متصرفہ سے قرار دیا ہے۔

۲ **قوله: فعل مضارع:** کیونکہ مضارع اپنے دو معنی میں سے حال پر دلالت کرتا ہے تو مضارع سے خبر کے قریب بحال ہونے پر مبالغہ مقصود ہوگا کہ یہ معنی کَادَ کے معنی کے ساتھ مناسب نہیں، اس لئے کہ کَادَ حصولِ خبر کے قرب کی خبر دینے کے لئے موضوع ہے۔

۳ **قوله: بغیر اَنْ:** کیوں (اَنْ) استقبال پر دلالت کرتا ہے، اور یہ مطلوب کے منافی ہے، اس لئے کہ مطلوب حال ہے۔

۴ **قوله: تشبّهًا له بعسٰی:** جیسے کہ خبر عَسٰی سے (کَادَ) کے ساتھ مشابہت کی وجہ سے (اَنْ) محذوف ہوجاتا ہے، کیونکہ جب ہر ایک دوسرے کے مشابہ ہوا تو ہر ایک کا حکم دوسرے کو ملے گا۔

۵ **قوله: قرب مجیئی زَیْدٌ:** یعنی کَادَ میں باعتبار اصل انشائے رِجَا کے معنی نہیں، بلکہ حصولِ خبر کے قرب کی خبر ہے بایں سبب کَادَ مثل افعالِ متصرفہ ہے **کذا فی الایضاح**، اور کبھی (کَادَ) اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اسم کی خبر کے ساتھ مشابہت قریب ہوگئی جیسے: **کَادَ الْعُرُوْسُ یَکُوْنُ اَمِیْرًا**، یعنی امیر کے ساتھ عروس کی مشابہت قریب ہوگئی۔

٦ **قوله: وحکم باقی المشتقّات:** یعنی ماضی کے دوسرے صیغوں کا حکم مضارع نفی جحد کے صیغوں کا حکم عمل میں مثل کَادَ ہے۔۱۲

(1) **الاسم:** اس کے سوا، اور عمل نہیں کرتا۔

(2) **مضارع:** خبر کا فعل مضارع بغیر (اَنْ) ہونا اکثر ہے۔

(3) **محلّ النّصب:** بایں دلیل کہ اگر بجائے مضارع خبر اسمِ ظاہر ہو تو نصب ظاہر ہوتا ہے جیسے: فَاَبْتُ اِلٰی فھم وما کدت آیبًا، (فھم) ایک قبیلہ کا نام ہے۔۱۲

ترکیب

قوله: والثَّانِی کادَ: میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اَلثَّانِیْ) اسم منقوص مرفوع تقدیراً صفت موصوف مقدر (اَلفِعْلُ) کی، موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر مبتدا، (کَادَ) مراد اللفظ مرفوع تقدیراً خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قوله: و هو یَرفع الاسم ویَنصِب الخَبر: اس میں (و) حرفِ عطف یا استیناف مبنی بر فتح، (هو) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے کَادَ، (یَرْفَعُ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بعامل معنوی صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا، (اَلْاِسْمَ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول بہ، (یَرْفَعُ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ صغریٰ ہوکر معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (یَنْصِبُ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بعامل معنوی صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا، (اَلْخَبَرَ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول بہ، (یَنْصِبُ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ صغریٰ ہوکر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

قوله: وخبره فعل مضارع بغیر اَنْ: اس میں (و) حرفِ عطف یا استیناف مبنی بر فتح، (خَبَرُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے کَادَ، (خَبَرُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، (فِعْلٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً موصوف، (مُضَارِعٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً صفت اوّل، (بَا) حرفِ جار مبنی بر کسر، (غَیْرِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف، (اَنْ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً مضاف الیہ، (غَیْرِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا، (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف، (ثَابِتٌ) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر صفت دوم، موصوف اپنی دونوں صفت سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔



قولہ: وقد یکون مع ان تشبہًا لہٗ بعسیٰ: اس میں (و) حرفِ عطف مبنی برفتح، (قَدْ) حرفِ تقلیل مبنی برسکون، (یَکُوْنُ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بعامل معنوی (فعل ناقص) صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع بسوئے خَبَرُہٗ، (مَعَ) ظرفِ مکان معرب مضاف، (اَنْ) مرادا للفظ مجرور تقدیراً مضاف الیہ، (مَعَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا (ثَابِتًا) مقدر کا، (ثَابِتًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع بسوئے اسمِ یَکُوْنُ، (ثَابِتًا) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، (تَشَبُّھًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مصدر، (ل) حرفِ جار مبنی برفتح، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی برضم راجع بسوئے کَادَ، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو اوّل، (بَا) حرفِ جار مبنی برکسر، (عَسٰی) مرادا للفظ مجرور تقدیراً، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو دوم، (تَشَبُّھًا) مصدر اپنے دونوں ظرفِ لغو سے مل کر مفعول لہٗ، (یَکُوْنُ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر اور مفعول لہٗ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قولہ: مثل کاد زید یجئی: میں (مِثْلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (کَادَ زَیْدٌ یَجِئُی) مرادا للفظ مجرور تقدیراً مضاف الیہ، (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُہٗ) مقدر کی، (مِثَالُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی برضم راجع بسوئے کَادَ، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ کاد زید یجئی: میں (کَادَ) فعل ماضی معروف مبنی برفتح (فعل مقاربہ) صیغہ واحد مذکر غائب، (زَیْدٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم، (یَجِئُی) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع بسوئے اسمِ کَادَ، (یَجِئُی) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر منصوب محلاً، (کَادَ) فعل مقاربہ اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

قولہ: فزید مرفوع بانہ اسم کاد: اس میں (فَا) حرفِ تفصیل مبنی برفتح، (زَیْدٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مبتدا، (مَرْفُوْعٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ مفعول صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع بسوئے مبتدا، (بَا) حرفِ جار مبنی برکسر، (اَنَّ) حرفِ

مشبّہ بالفعل مبنی بر فتح موصولِ حرفی، (هَا) ضمیر منصوب متصل اسم منصوب محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے زَیْد، (اِسْمُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (کَـادَ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر، (اَنَّ) کا اسم اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہوکر صلہ، (اَنَّ) موصولِ حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہوکر مجرور، مجرور محلا، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (مَـرْفُـوْعٌ) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مفصلہ ہوا۔

قوله: ویَجئی فی مَحلّ النَّصب بانّه خَبرهٗ: اس میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (یَجِئی) مراد اللفظ مرفوع تقدیراً مبتدا، (فِی) حرفِ جار مبنی بر سکون، (مَحَلِّ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف، (اَلنَّصَبِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر اوّل ہوا (ثَـابِـتٌ) مقدر کا، (ثَـابِـتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هـو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا، (بَـا) حرفِ جار مبنی بر کسر، (اَنَّ) حرفِ مشبّہ بالفعل مبنی بر فتح موصولِ حرفی، (هَـا) ضمیر منصوب متصل اسم منصوب محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے مبتدا، (خَبَرُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (هَـا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے کَـادَ، (خَبَرُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر، (اَنَّ) کا اسم اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہوکر صلہ، (اَنَّ) موصولِ حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہوکر مجرور محلا، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر دوم، (ثَـابِتٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور دونوں ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قوله: معناه قَرب مَجیئی زَید: اس میں (مَعْنٰی) اسمِ مقصور مضاف مرفوع تقدیراً، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے کَادَ زَیْدٌ یَجِیُٔی، (مَعْنٰی) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، (قَرُبَ مَجِیْئُ زَیْدٌ) مراد اللفظ مرفوع تقدیراً خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

یا (قَرُبَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب، (مَجِیْئُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مصدر مضاف، (زَیْدِ) مفرد منصرف صحیح مضاف الیہ مجرور لفظاً مرفوع معنًی بنا بر فاعلیت، (مَـجِیْئُ) مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل، (قَرُبَ) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ بتاویل مفرد ہوکر خبر، (مَعْنَاهُ) مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مبیّنہ ہوا۔

قوله: و حکم بَاقِي المشتقَّات منْ مصدَره کحکم کَاد:

اس میں (و) حرفِ عطف یا استیناف مبنی بر فتح، (حُکْمُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (بَاقِیْ) اسمِ منقوص مجرور تقدیراً مضاف الیہ مضاف، (اَلْـمُشْتَقَّاتِ) میں (ال) حرفِ تعریف مبنی بر سکون، (مُشْتَقَّاتِ) جمع مؤنث سالم مجرور لفظاً اسمِ مفعول صیغہ جمع مؤنث، اس میں (ھُنَّ) پوشیدہ جس میں (ھَا) ضمیر مرفوع متصل نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے موصوف مقدر (اَلْاَلْفَاظِ)، (نون) مشدد علامت جمع مؤنث مبنی بر فتح، (مِنْ) حرفِ جار مبنی بر سکون، (مَصْدَرِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر کسر راجع بسوئے کَادَ، (مَصْدَرِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، اس کو ظرفِ مستقر قرار دینا درست نہیں فتأمل، (مُشْتَقَّاتِ) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت، موصوف مقدر (اَلْاَلْفَاظِ) اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ، (بَاقِیْ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ، (حُکْمُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، (ك) حرفِ جار مبنی بر فتح، (حُکْمِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف، (کَادَ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا، (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا، (ثَابِتٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

قوله: مثل لَم یَکد زَید یَجِئی و لَا یکَاد زَید یَجْئی: اس میں (مِثْلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (لَمْ یَکَدْ زَیْدٌ یَجِئُی) مراد اللفظ مجرور تقدیراً معطوف علیہ، (وْ) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (لَا یَکَادُ زَیْدٌ یَجِئُی) مراد اللفظ مجرور تقدیراً معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ، (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُهٗ) مقدر کی، (مِثَالُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے **باقی المشتقات**، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ لَم یَکد زید یَجِئی: میں (لَمْ یَکَدْ) فعل مضارع منفی بَلَم صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مجزوم لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب (فعل مقاربہ)، (زَیْدٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع

لفظاً اسم، (یَجِیُٔ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ لَمْ یَکَدْ، (یَجِیُٔ) فعل مضارع اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر منصوب محلاً، (لَمْ یَکَدْ) فعل مقاربہ اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

لَا یَکَادُ زید یجیٔی: میں (لَا یَکَادُ) نفی فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً (فعل مقاربہ) صیغہ واحد مذکر غائب، (زَیْدٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم، (یَجِیُٔ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (ھـــو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ لَایَـکَـادُ، (یَجِیُٔ) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر منصوب محلاً، (لَا یَکَادُ) فعل مقاربہ اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔۱۲

نحو دانی پر صدر العلماء کا علمی محاسبہ

(۱۱۵) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:۶۷' میں واقع (بِخِلَافِ الْوَجْهِ الْاَوَّلِ) کو (فَلَا یَحْتَاجُ) سے متعلق قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے، اور سوء تفہم پر مبنی، بلکہ یہ ظرف مستقر ہو کر (هٰذَا الْوَجْهِ) سے حال ہے، مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم نے اس کو (فَلَا یَحْتَاجُ) کی ضمیر فاعل سے حال قرار دیا ہے، یہ بھی قابل اتباع نہیں۔

(۱۱۶) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:۶۸' پر (فَیَکُوْنُ الْاَوَّلُ نَاقِصًا وَالثَّانِیْ تَامًّا) کی ترکیب میں (اَلثَّانِیْ) اور (تَامًّا) کو (یَکُوْنُ) محذوف کا اسم وخبر قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے کہ تقدیر بلاضرورت جائز نہیں، کَمَا مَرَّ بلکہ (اَلثَّانِیْ) کا عطف (اَلْاَوَّلُ) پر ہے، اور (تَامًّا) کا (نَاقِصًا) پر۔

(۱۱۷) ﴿ایضاح العوامل﴾ اسی صفحہ پر (کَادَ زَیْدٌ یَجِیُٔ) کو ترکیب میں جملہ فعلیہ انشائیہ قرار دیا ہے۔

اقـول: یہ غلط ہے، اور اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ افعالِ مقاربہ کی بحث تک ''کافیہ'' اور ''شرح جامی'' میں نہیں پڑھی، اور اگر دونوں کو پڑھا تو یاد نہیں، جیسے: ''نحو میر'' اور ''صرف میر'' یاد نہیں رہیں، (عسٰی) میں چونکہ معنی رجا ہیں، اس لئے وہ اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوتا ہے، اور (کَادَ) برائے (رجا) موضوع نہیں، پھر

وہ کیوں جملہ انشائیہ ہوگا، اگر باور نہ ہو تو سنیئے! ''کافیہ'' اور ''شرح جامی'' ص:۳۵۷' میں ہے: والثّانی ای ما وضع لدنو الخبر دنوّ حصولٍ (کاد تقول کاد زید یجئی) فتخبر عن دنو الخبر لعلمك باشرافه علی الحصول للفاعل فی الحال، دیکھئے! (فتخبر) بآواز بلند پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ (کَادَ زَیْدٌ یَجِئُی) جملہ خبریہ ہے، انشائیہ نہیں، مولوی 'الٰہی بخش' صاحب مرحوم بھی اس کو جملہ انشائیہ قرار دے گئے ہیں جو قابل اتباع نہیں، اور اگر اس غلط فہمی کا سبب ''مختصر المعانی'' ص:۲۱۹' کی یہ عبارت ہے: فلا نشاء ان لم یکن طلبًا کا فعال المقاربة، تو اس کو یوں زائل فرمالیجئے کہ عبارت تقدیر مضاف پر محمول ہے، اور مراد بعض افعالِ مقاربہ ہیں، چنانچہ علامہ 'دسوقی' علیہ الرحمۃ کے حاشیہ جلد: اوّل، ص:۶۳۹' میں ہے: ای کبعض افعال المقاربة اذالانشاء انّما یظهر فی افعال الرّجا وهی عسٰی وحریٰ وا خلولق ولاَ یظهر فی غیرها من افعال الشروع والمقاربة۔۱۲

وَ اِنْ دَخَل عَلٰی کَادَ حَرْف النَّفْی فَفِیْه

خِلاَف قَالَ(1) بَعْضهُمْ اِنّ حَرْف النَّفْی(2) فِیْه

مُطْلَقًا یُفِیْدُ مَعْنَی النَّفْی و قَالَ بَعْضهُمْ

اِنّهٗ لاَ یفِیْدهٗ بَلِ الاِثْبَات بَاقٍ عَلٰی حَالِه

وَقَالَ بَعْضهُمْ اِنّهٗ لاَ یفِیْد النَّفْی فِی الْمَاضِیْ

وَ فِی الْمُسْتَقْبِل(3) یفِیْدهٗ



۱؎ **قوله: مطلقًا**: یعنی حرفِ نفی ماضی پر ہو یا مضارع پر، معنیٔ نفی کا افادہ کرتا ہے جیسے دیگر افعال پر، یہ مذہب اصح ہے۔

۲؎ **قوله: یفید معنی النّفی ای نفی کود**: یعنی مضمونِ خبر کے قرب کی نفی کا افادہ کرتا ہے جیسے دیگر افعال میں اس سے مضمون خبر کی نفی بر طریق مبالغہ لازم آتی ہے، اس لئے کہ قربِ فعل کی نفی خود فعل کی نفی سے ابلغ ہوتی ہے جیسے: (مَا قَرُبْتُ مِنَ الضَّرْبِ) ابلغ ہے، (مَا ضَرَبْتُ) سے۔

۳؎ **قوله: باقٍ علٰی حَالِهٖ**: مراد یہ ہے کہ (کَادَ) اور نفی کے دخول سے پیشتر مضمونِ خبر اثبات تھا، دخول کے بعد بھی اثبات ہے، کَادَ اور نفی کالعدم ہیں تو الاثبات میں الف لام عوض مضاف الیہ ہے یعنی اثبات مضمون الخبر، یہ مراد نہیں کہ نفی کالعدم، اور اثباتِ کَوْد بحالہٖ باقی ہے یعنی جس مضاف الیہ کے عوض الف لام ہے، وہ مضاف الیہ کود مصدر کَادَ نہیں یعنی اثباتِ کَوْد مضمون الخبر، کیونکہ ان بعض کا یہ مسلک نہیں کہ (وَمَا کَادُوْا یَفْعَلُوْنَ) بمعنی (کَادُوْا یَفْعَلُوْنَ) ہے، اس لئے کہ ان بعض نے تصریح کی ہے کہ نفی کَادَ افادۂ اثبات کرتی ہے، اور اثباتِ کَادَ مفید نفی ہوتا ہے، چنانچہ دعویٰ ثانیہ پر یہ دلیل پیش کی کہ (کَادَ زَیْدٌ یَخْرُجُ) سے یہ مفہوم ہوتا ہے کہ زید خروج سے قریب ہو گیا، خروج کا حصول مفہوم نہیں ہوتا، بلکہ خروج کا عدم حصول مفہوم ہوتا ہے، اور اگر حصول خروج مفہوم ہو تو کَادَ شروع فعل کے لئے مفید ہوگا، حالانکہ وہ قربِ فعل پر دلالت کرنے کیلئے ہے تو ثابت ہوا کہ اثباتِ کَادَ مفید نفی ہوتا ہے، اور دعویٰ اولیٰ پر کہ نفی کَادَ افادۂ اثبات کرتی ہے، آیت کریمہ: (فَذَبَحُوْهَا وَمَا کَادُوْا یَفْعَلُوْنَ) اور تخطۂ ابن شبرمہ سے استدلال کیا، آیت سے یوں استدلال کیا کہ اگر (مَا کَادُوْا) نفی کا افادہ کرے تو فعل کی نفی ہوگی، اور فعل سے مراد یہاں پر ذبح ہے تو ذبح کی نفی ہوگی، اور (فَذَبَحُوْا) سے ذبح کا اثبات ہو رہا ہے، پس ذبح کا اثبات بھی ہوا، اور نفی بھی، یہ دونوں متناقض ہیں تو آیت کریمہ میں تناقض لازم آیا، اور تناقض باطل تو ثابت ہوا کہ نفی کَادَ افادۂ اثبات کرتی ہے، چنانچہ ان بعض کا یہ قول اس قدر مشہور ہوا کہ معرّی نے بصورتِ چیستان نظم کر کے بیان کیا۔

اَنحویَّ هٰذا العصر ما هی لفظةٌ	جرت فی لسانی جرهم و ثمود
اذا انفیت واللّٰه اعلم اُثبِتَتْ	وانْ اُثْبِتَتْ قامت مقام جحود

اور یہ مراد بھی نہیں کہ حرفِ نفی کے دخول سے پیشتر اثبات تھا جو بعد دخول بھی باقی رہا، کیونکہ حرفِ نفی کے

دخول سے پیشتر مثلاً (كَادُوا يَفْعَلُونَ) ہے، یہ مفید اثبات نہیں، بلکہ مفید نفی ہے **كما مَرَّ الْاٰن** بلکہ مراد وہی ہے جو ہم نے بیان کی کہ **كَادَ** اور نفی دونوں کے دخول سے پیشتر مضمون خبر اثبات ہے جو دخول **كَادَ** نفی کے بعد بھی باقی رہا، اور 'ابن شبرمہ' کے تخطئہ سے استدلال کی تفصیل یہ ہے کہ **ذو الرمہ** شاعر نے کوفہ میں پہنچ کر اپنا قصیدہ حالیہ ایک مجلس میں سنایا جس میں 'ابن شبرمہ' بھی موجود تھا، پڑھتے پڑھتے جب اس شعر پر پہنچا۔

اذا غير الهجر المحبّين لم يكدْ   رسيس الهوىٰ من حب ميّة يبرح

جس سے محبت میں اپنے ثابت قدم رہنے کا اظہار، اور اپنی محبت کا استحکام بیان کرنا مقصود تھا کہ طولِ فراق جب اہل محبت کی دیرینہ محبت کو زائل کر دے تو میرے دل میں **مية** محبوبہ کی ثابت شدہ محبت کا زوال درکنار وہ قریب بزوال بھی نہیں ہوتی، تو مجلس سے 'ابن شبرمہ' نے بہ آواز بلند کہا کہ تم زوالِ محبت کا اقرار کر بیٹھے کہ (**لَمْ يكدْ**) کی نفی مفید اثبات ہوتی ہے، اور تمہارے مقصود کا ثبوت اس پر موقوف ہے کہ (**لَمْ يَكدْ**) افادہٗ نفی کرے، چنانچہ 'ذوالرمہ' نے اس تخطئہ کو قبول کر کے (**لَمْ يَكدْ**) کی جگہ اس شعر میں (**لَمْ اَجدْ**) رکھ دیا، پس ثابت ہوا کہ نفی **كَادَ** افادہٗ اثبات کرتی ہے، اصحابِ مذہب اصح کی جانب سے آیت کریمہ کا جواب یہ ہے: تناقص اس وقت لازم آتا ہے جب کہ ذبح کا اثبات، اور نفی ایک وقت میں ہو، کیونکہ تناقض کے لئے وحدتِ زمان شرط ہے، اور آیت میں ایسا نہیں، کیونکہ معنی یہ ہیں کہ بنی اسرائیل نے بالآخر گائے کو ذبح کیا، اور پہلے ذبح کرنے کے قریب بھی نہ تھے تو اثباتِ ذبح کا وقت مؤخر ہے، اور نفی کا مقدم، دونوں کا ایک وقت نہیں، پس تناقض لازم نہ آیا، اور 'ابن شبرمہ' کے تخطئہ کا جواب: **اوّلاً**: یہ ہے کہ تخطئہ مذکور قابل اعتماد شخص سے مروی نہیں، حتیٰ کہ معتبر ہو، **ثانیاً**: برتقدیر تسلیم اس کا معارض موجود ہے، وہ یہ کہ **عبسہ** نے اس تخطئہ کا اور **ذو الرمة** کے بعد قبول (**لَمْ يكدْ**) کی جگہ (**لَمْ اَجدْ**) رکھ دینے کا تذکرہ اپنے والد سے کیا تو انہوں نے فرمایا کہ دونوں نے خطا کی، 'ابن شبرمہ' نے تخطیہ میں، اور 'ذوالرمۃ' نے قبول کرنے میں، اور (**لَمْ اَجدْ**) کے ساتھ تبدیل میں، کیونکہ 'ذوالرمۃ' کا قولِ مذکور آیت کریمہ: (**اِذَا اَخْرَجَ يَدَهٗ لَمْ يَكدْ يَرَاهَا**) کی طرح نفی کر رہا ہے، یہاں تک دعویٰ ثانیہ کے تمسکات کا جواب تھا، اب دعویٰ اوّل کی دلیل کا جواب سنیئے! اثبات کا ومنیہ نفی ہوتا ہے، اگر اس سے مراد یہ ہے کہ اثباتِ **كَادَ** مضمون خبر کی نفی کے لئے مفید ہوتا ہے تو یہ حق ہے، اور دلیل مذکور سے اسی کا اثبات ہو رہا ہے کہ (**كَادَ زَيْدٌ يَخْرُجُ**) سے **خُرُوْج** کے حصول کا قرب مفہوم ہوتا ہے، اور حصولِ خروج کا

قرب دلالت کرتا ہے، خروج کے عدم حصول پر تو اثباتِ کَادَ مضمونِ خبر کی نفی کے لئے مفید ہوا، اور اگر یہ مراد ہے کہ (کَادَ زَیْدٌ یَخْرُجُ) میں کَادَ خروج کے قرب کی نفی پر دلالت کرتا ہے تو یہ باطل ہے کہ اثباتِ شئی نفی شئے نہیں ہوتا، اور دلیل مذکور اس پر دلالت بھی نہیں کرتی۔

۴ **قوله: لَا یفید النّفی فی الماضی:** اس کی دلیل آیت کریمہ: (وَمَا کَادُوْا یَفْعَلُوْنَ) ہے، جس کی وجہ استدلال، اور اس کا جواب دونوں سابقہ حاشیہ میں گزر گئے۔

۵ **قوله: و فی المستقبل یفیدهٗ:** جیسے حرفِ نفی دیگر افعال پر افادہ نفی کرتا ہے، اس قائل نے 'ذوالرمۃ' کے قولِ مذکور سے تمسک کیا، مگر اس کا دعویٰ بتمامہ ثابت نہیں، کیونکہ دعوے کے دو جز ہیں:

اوّل: یہ کہ ماضی میں معنیٰ نفی کا افادہ نہیں کرتا۔

دوم: یہ کہ مستقبل میں معنیٰ نفی کا افادہ کرتا ہے، اوّل جز ثابت نہیں، کَمَا مَرَّ تو دعویٰ بتمامہ ثابت نہیں ہوا۔۱۲

(1) **قال بعضهم:** یعنی جمہور نحات، اور یہ قول صحیح ہے۔

(2) **النّفي:** جیسے: لَمْ، ولَنْ، ولَا وغیرہ۔

(3) **وفي المستقبل:** یہ آیت کریمہ دلیل ہے: **ظُلُمَاتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ اِذَا اَخْرَجَ یَدَهٗ لَمْ یَکَدْ یَرَاهَا**۔۱۲

ترکیب

قوله: و اِن دخَل علٰی کاد حَرف النّفی فَفیه خلافٌ: اس میں (و) حرفِ عطف یا استیناف مبنی بر فتح، (اِنْ) حرفِ شرط مبنی بر سکون، (دَخَلَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب، (عَلٰی) حرفِ جار مبنی بر سکون، (کَادَ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (حَرْفُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (اَلنَّفْیِ) مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ، (حَرْفُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل، (دَخَلَ) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط،

(فَا) جزائیہ مبنی بر فتح، (فِیْ) حرفِ جار مبنی بر سکون، (هَا) ضمیر مجرور متصل مجرور، مجرور محلًا مبنی بر کسر راجع

بسوئے کَادَ، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا، (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدائے مؤخر، (ثَابِتٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر مقدم، (خِلَافٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مبتدائے مؤخر، مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ ہوکر جزا، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

قوله: قَالَ بَعضُهم انَّ حرف النَّفي فيه مطلقًا يفيد معنا نفي:

اس میں (قَالَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب، (بَعْضُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (هُمْ) میں (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے (نُحَاة)، (م) علامت جمع مذکر مبنی بر سکون، (بَعْضُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل، (اِنَّ) حرفِ مشبہ بالفعل مبنی بر فتح، (حَرْفَ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مضاف، (اَلنَّفْيِ) مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر ذوالحال، (فِيْ) حرفِ جار مبنی بر سکون، (هَا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر کسر راجع بسوئے (كَادَ)، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو مقدم، (مُطْلَقًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسمِ مفعول صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے (حَرْفُ النَّفْيِ)، (مُطْلَقًا) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر اسمِ (اَنَّ)، (يُفِيْدُ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ (اِنَّ)، (مَعْنٰى) اسمِ مقصور منصوب تقدیراً مضاف، (اَلنَّفْيِ) مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ، (يُفِيْدُ) فعل مضارع اپنے فاعل اور مفعول بہ اور ظرفِ لغو مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر خبر مرفوع محلاً، (اِنَّ) حرفِ مشبہ بالفعل اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ مراد اللفظ ہوکر مقولہ منصوب محلاً، (قَالَ) فعل اپنے فاعل اور مقولہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مبینہ ہوا۔

قوله: وقَالَ بَعضُهم انَّهٗ لا يفيدهٗ: اس میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (قَالَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب، (بَعْضُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (هُمْ) میں (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے (نُحَاتْ)، (م) علامت جمع مذکر مبنی بر سکون، (بَعْضُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل، (اِنَّ) حرفِ مشبہ بالفعل مبنی بر فتح، (هَا) ضمیر منصوب متصل اسم منصوب محلاً

مبنی برضم راجع بسوئے (حَرْفُ النَّفْيِ)، (لَا يُفِيْدُ) نفی فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب مرفوع لفظاً، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع بسوئے اسمِ اِنَّ، (ها) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی برضم راجع بسوئے (مَعْنَى النَّفْيِ)، (لَا يُفِيْدُ) نفی فعل مضارع اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر خبر مرفوع محلاً، (اِنَّ) حرفِ مشبہ بالفعل اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ مراد اللفظ ہوکر مقولہ، (قَالَ) فعل اپنے فاعل اور مقولہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قوله: بل الاثبات باق علٰی حاله: اس میں (بَلْ) حرفِ عطف برائے انتقال از جملۂ سابقہ بسوئے جملۂ لاحقہ مبنی برسکونِ مقدر کسرۂ موجودہ حرکت تخلص من السکونین، (اَلْاِثْبَاتُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مبتدا، (بَاقٍ) اسمِ منقوص مرفوع تقدیراً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع بسوئے مبتدا، (عَلٰى) حرفِ جار مبنی برسکون، (حَالِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی برکسر راجع بسوئے مبتدا، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (بَاقٍ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قوله: وقَالَ بَعضُهم انَّهٗ لا يفيدالنّفيِ في الماضي وفي المستقبل يفيدهٗ: اس میں (و) حرفِ عطف مبنی برفتح، (قَالَ) فعل ماضی معروف مبنی برفتح صیغہ واحد مذکر غائب، (بَعْضُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (هُمْ) میں (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی برضم راجع بسوئے (نُحَاتُ)، (م) علامت جمع مذکر مبنی برسکون، (بَعْضُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل، (اِنَّ) حرفِ مشبہ بالفعل مبنی برفتح، (هَا) ضمیر منصوب متصل اسم منصوب محلاً مبنی برضم راجع بسوئے (حَرْفُ النَّفْيِ)، (لَا يُفِيْدُ) نفی فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع بسوئے اسمِ (اِنَّ)، (اَلنَّفْيَ) مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح منصوب لفظاً مفعول بہ، (فِيْ) حرفِ جار مبنی برسکونِ مقدر، (اَلْمَاضِيْ) اسمِ منقوص مجرور تقدیراً صفت موصوف مقدر (اَلْفِعْلِ) کی، موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (لَا يُفِيْدُ) نفی فعل مضارع اپنے فاعل اور مفعول بہ اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف علیہ،

(و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (فِی) حرف جار مبنی بر سکونِ مقدر، (اَلْـمُسْتَقْبِلِ) میں (ال) حرفِ تعریف مبنی بر سکون، (مُسْتَقْبِلِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً صفت موصوف مقدر (اَلْـفِعْل) کی، موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو مقدم، (یُـفِیْـدُ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے (حَرْفُ النَّفْيِ)، (ھَا) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے (اَلنَّفْيِ)، (یُفِیْدُ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور ظرفِ لغو مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر، (اَنَّ) حرفِ مشبّہ بالفعل اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مراد اللفظ ہوکر مقولہ، (قَالَ) فعل اپنے فاعل اور مقولہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔۱۲

وَالثَّالِث كَرَبَ[1] وَهُوَ يَرْفَعُ الاِسْمَ وَيَنْصِبُ
الْـخَبَرَ وَخَبَرُهٗ يَجِيُّ فِعْلًا مُضَارِعًا دَائِمًا بِغَيْر
اَنْ نَحْو كَرَبَ زَيْدٌ يَخْرُجُ وَالرَّابِعُ اَوْشَكَ[2](1)
وَهُوَ[3] يَـرْفَعُ الاِسْمَ وَيَنْصِبُ الْخَبَرَ وَخَبَرُهٗ
فِعْلٌ مُضَارِعٌ مَعَ(2) اَنْ اَوْ بِغَيْرِ(3) اَنْ

[1] **قوله: كَرَبَ:** نَصَرَ سے آتا ہے، اور سَمِعَ سے غیر افصح ہے، کہتے ہیں (كَرَبَتِ الشَّـمْـس) جبکہ غروب سے قریب ہوجائے، یہ اس کی اصل ہے، اور جب افعالِ مقاربہ کی طرح مستعمل ہو تو شروع فی الفعل کے لئے آتا ہے جیسے کہ ابن حاجب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تصریح فرمائی ہے، اور (كَادَ) کی طرح مستعمل ہوتا ہے، نہ (عَسٰى) کی طرح، کیونکہ (رَجَا) کے معنیٰ کو متضمن نہیں۔

۲؎ **قوله: اوشكَ:** اصل میں بمعنی (اَسْرَعَ) ہے، جیسے: (اَوْشَكَ زَيْدٌ فِي السَّيْرِ) بمعنی (اَسْرَعَ فِي السَّيْرِ) اور جب افعالِ مقاربہ کی طرح مستعمل ہوتو شروع فی الفعل کے لئے آتا ہے۔

۳؎ **قوله: وهو اى اوشكَ:** اس کے تین استعمال ہیں:

اوّل: یہ کہ فقط فاعل کو رفع کرے جیسے: (اَوْشَكَ اَنْ يَجِيْئَ زَيْدٌ) یہ عَسٰی کی اُوجہ ثانی کی طرح ہے۔

دوم: یہ کہ اس کی خبر فعل مضارع (اَنْ) کے ساتھ ہو جیسے: (اَوْشَكَ زَيْدٌ اَنْ يَجِيْئَ)

سوم: یہ کہ اس کی خبر فعل مضارع بغیر (اَنْ) ہو جیسے: (اَوْشَكَ زَيْدٌ يَجِيْئُ) ان دونوں استعمال کو کتاب میں ذکر کیا گیا ہے۔۱۲

(1) اَوشكَ: ایشَاك بمعنی اسراع سے مشتق ہے۔

(2) مع اَنْ: یہ استعمال کثیر ہے۔

(3) بغیر اَنْ: یہ استعمال قلیل ہے۔۱۲

ترکیب

قوله: والثّالث كربَ: میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اَلثَّالِثُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مبتدا، (كَرَبَ) مراد اللفظ مرفوع تقدیراً خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قوله: و هو يرفع الاسم وينصب الخبر: اس میں (و) حرفِ عطف یا استیناف مبنی بر فتح، (هو) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے (كَرَبَ)، (يَرْفَعُ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا، (اَلْاِسْمَ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول بہ، (يَرْفَعُ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ صغریٰ معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (يَنْصِبُ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا، (اَلْخَبَرَ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول بہ، (يَنْصِبُ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ صغریٰ معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ

اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ کبریٰ ذاتِ وجہین ہوا۔

قوله: وخبرهٗ يجيئُ فعلاً مضارعًا دائمًا بغير اَنْ: اس میں (و) حرفِ عطف یا استیناف مبنی بر فتح، (خَبَرُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے (كَرَبَ)، (خَبَرُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، (يَجِيئُ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (هــو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ ذوالحال، (فِعْلًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً موصوف، (مُضَارِعًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر موصوف، (دَائِـمًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف مقدر (مَجِيئًا) یا (زَمَانًا)، (دَائِمًا) اسمِ فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت، موصوف مقدر (مَجِيئًا) اپنی صفت سے مل کر بر تقدیر اوّل مفعولِ مطلق اور بر تقدیر ثانی مفعول فیہ، (بَا) حرفِ جار مبنی بر کسر، (غَيْرِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف، (اَنْ) اسمِ مقصور حکماً مجرور تقدیراً مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَـابِتًـا) مقدر کا، (ثَابِتًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف، (ثَـابِتًـا) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت، (فِعْلًا مُضَارِعًا) موصوف اپنی صفت سے مل کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا، (يَجِيئُ) فعل اپنے فاعل اور مفعولِ مطلق یا مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ صغریٰ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ کبریٰ ذاتِ وجہین ہوا۔

قوله: نحو كربَ زيدٌ يخرجُ: میں (نَحْوُ) مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (كَرَبَ زَيْدٌ يَخْرُجُ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً مضاف الیہ، (نَحْوُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُهٗ) مقدر کی، (مِثَالُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے (كَرَبَ)، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ كربَ زيدٌ يخرجُ: اس میں (كَرَبَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح (فعل مقاربہ) صیغہ واحد مذکر غائب، (زَيْدٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم، (يَخْرُجُ)

فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے اسم، (یَخْرُجُ) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر منصوب محلاً، (کَرَبَ) فعل مقاربہ اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

قوله: والرَّابع اوشكَ: اس میں (و) حرف عطف مبنی بر فتح، (اَلرَّابِعُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مبتدا، (اَوْشَكَ) مراد اللفظ مرفوع تقدیراً خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قوله: وهو يرفع الاسم وينصب الخبر: اس میں (و) حرفِ عطف یا استیناف مبنی بر فتح، (ھو) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے اَوْشَكَ، (یَرْفَعُ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے مبتدا، (اَلاِسْمَ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول بہ، (یَرْفَعُ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ صغریٰ ہو کر معطوف علیہ،

(و) حرف عطف مبنی بر فتح، (یَنْصِبُ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا، (اَلْخَبَرَ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول بہ، (یَنْصِبُ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ صغریٰ ہو کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ کبریٰ ذاتِ وجہین ہوا۔

قوله: وخبره فعل مضارع مع اَنْ او بغير اَنْ: اس میں (و) حرفِ عطف یا استیناف مبنی بر فتح، (خَبَرُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے (اَوْشَكَ)، (خَبَرُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، (فِعْلٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً موصوف، (مُضَارِعٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً صفت اوّل، (مَعَ) ظرفِ مکان معرب مضاف، (اَنْ) مراد اللفظ مضاف الیہ مجرور تقدیراً، (مَعَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا، (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے (مَوْصُوْف)، (ثَابِتٌ) اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر معطوف علیہ،

(اَوْ) حرفِ عطف مبنی بر سکون، (بَا) حرفِ جار مبنی بر کسر، (غَیْرِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف،

(اَنْ) مراد اللفظ مجرور تقدیرًا مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا، (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظًا اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم علیٰ اختلافِ القولین راجع بسوئے موصوف، (ثَابِتٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر صفت دوم، (فِعْلٌ) موصوف اپنی دونوں صفت سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔۱۲

مِثْل اَوْشَكَ زَيْدٌ اَنْ يَجِئَ اَوْ يَجِئُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ (1) اِنَّ اَفْعَال الْمُقَارَبَةِ سَبْعَة هٰذِهِ الْاَرْبَعَة الْمَذْكُوْرَة وَ جَعَلَ[۱] وَ طَفِقَ وَ اَخَذَ وَهٰذِهِ الثَّلٰثَة مُرَادِفَةٌ[۲] لِكَرَبَ وَمُوَافِقَةٌ[۳] لَهٗ فِى الْاِسْتِعْمَال

۱ **قوله: جَعَلَ:** (جَعَلَ) بمعنی (طَفِقَ) اور طَفِقَ بمعنی (اَخَذَ) اور اَخَذَ بمعنی (شَرَعَ) آتا ہے، یعنی تینوں بمعنی (شَرَعَ) آتے ہیں جیسے ۔

فاخذت اسأل والرسوم تجیبنی ۔۔۔ وبالاعتبار اجابة وسوال

۲ **قوله: مرادفة:** بضم اوّل وکسر دال مہملہ لغت میں اس کے معنی ہیں ایک دوسرے کے پیچھے بیٹھنے والا، اور اصطلاح میں اس لفظ کو کہتے ہیں جو دوسرے لفظ کے ساتھ معنی میں شریک ہو۔

۳ **قوله: وموافقة له فی الاستعمال:** موافقت اس بات میں ہے کہ ان کی خبر ہمیشہ فعل مضارع بغیر اَنْ ہوتی ہے۔

فائدہ: (کَادَ) کے ساتھ معنی، اور استعمال میں ملحق (اولیٰ) ہے جیسے ۔

فـعـادی بیـن هـادیتیـن منهـا　　　　　واولـی ان یـزیـد عـلـی الثلاث

عادی من قولهم عادی بین الصیدین ای تابع یصرع احدهما علیٰ اثر الآخر فی طلق واحد اور هادیتین ثنّٰی هادیة بمعنی فرسِ متقدم، شاعر اپنے گھوڑے کی تیز رفتاری بیان کرتا ہے، اور (هلهل) جیسے ۔

وطئـنـا بلاد المعتدین فهلهت　　　　　نـفـوسـهـم قبـل الامـاتة تـزهق

اور (اَلَمَّ) جیسے حدیث بخاری میں ہے: انّ مـمّـا یـنبـت الربیع یقتل او یُلِمَّ ای یُلِمَّ ان یقتل، اور (کَرَبَ) کے ساتھ ملحق علاوہ ان کے جو کتاب میں مذکور ہیں (انشاء) بھی ہے جیسے: اِنشاءت اعرب عمّا کان مکنونًا، اور (عَلَقَ) جیسے ۔

اراك عـلـقـت تـظـلـم من اجرتا　　　　　وظـلـم الـجـار اذلال المجیر

اور (هَبَّ) جیسے: هیـت الـوم القلب فی طاعة الهویٰ، اور (قَامَ) جیسے: قـامت تلوم وبـعـض اللوم آدنه، (آدنه) بمعنی (نـافعه)، اسی طرح (کَارَبَ) اور (اَقْبَلَ) اور (اَطَالَ) اور (ذَهَبَ) اور (قَعَدَ) اور (دَنٰی) اور (اِبْتِدَاء) اور (طَارَ) اور (شَارَفَ) اور (اَحَالَ) اور (اَزْدَلَفَ) اور (زَلَفَ) اور (اَشْرَفَ) اور (تَهَیَّأ) اور (اَشْفٰی) اور (اَزْلَفَ) اور (اَسَفَ) اور (اَنبریٰ) اور (نَشَبَ) اور (اَثَرَ) اور (عِبَاءَ) اور (قَارَبَ) اور (قَرَبَ) اور (شَرَعَ) اور (عَسیٰ) کے ساتھ ملحق (اَخْلَولَقَ) ہے جیسے: اخلولقت السماء ان تمطر، اور (حریٰ) جیسے: (حَریٰ زَیْدٌ اَنْ یَقُوْمَ)

یادرہے کہ ان افعال کی خبر ان پر مقدم نہیں ہوتی تو یوں نہیں کہہ سکتے: (اَنْ یَـجِیَٔ عَسٰی زَیْدٌ) البتہ اسم، اور ان کے درمیان خبر کا واقع ہونا جائز ہے، جبکہ خبر بغیر (اَنْ) ہو جیسے: (طَـفِـقَ یُـصَـلِّـیَـان الـزَّیْدَان) اور اگر (اَنْ) کے ساتھ ہو تو بعض کے نزدیک جائز، اور بعض کے نزدیک جائز نہیں، نیز خبر کا حذف جائز ہے، جبکہ قرینہ ہو جیسے حدیث میں ہے: من تأتی اصاب او کاد ومن عجل اخطأ او کاد۔۱۲

(1) بعضهم: جیسے شیخ 'ابن الحاجب' وصاحب ''اللباب'' وغیرہ۔۱۲

ترکیب

قوله: مثل اوشك زيد ان يجئ اويجئ: اس میں (مِثْلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (اَوْشَكَ زَيْدٌ اَنْ يَجِئُ) مراداللفظ اسمِ مقصور حکماً مجرور تقدیراً معطوف علیہ، (اَوْ) حرفِ عطف مبنی برسکون، (يَجِئُ) بتقدیر (اَوْشَكَ زَيْدٌ) مراداللفظ مجرور تقدیراً معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ، (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُهُ) مقدر کی؛ (مِثَالُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی برضم راجع بسوئے اَوْشَكَ، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ اوشك زيد ان يجئ اويجئ: میں (اَوْشَكَ) فعل ماضی معروف مبنی برفتح (فعل مقاربہ) صیغہ واحد مذکر غائب، (زَيْدٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم، (اَنْ) ناصبہ موصولِ حرفی مبنی برسکون، (يَجِئُ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ منصوب لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع بسوئے اسمِ اَوْشَكَ، (يَجِئُ) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، (اَنْ) ناصبہ موصولِ حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر خبر منصوب محلاً، (اَوْشَكَ) فعل مقاربہ اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

اوشك زيد يجئ: میں (اَوْشَكَ) فعل ماضی معروف مبنی برفتح (فعل مقاربہ) صیغہ واحد مذکر غائب، (زَيْدٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم، (يَجِئُ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع بسوئے اسمِ اَوْشَكَ، (يَجِئُ) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر منصوب محلاً، (اَوْشَكَ) فعل مقاربہ اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

قوله: وقَال بَعضهم انّ افعَال المقَارَبة سبعَة هٰذهٖ الاربعَة المذكورَة وجَعل وطَفق واخذ: اس میں (و) حرفِ عطف یا استیناف مبنی برفتح، (قَالَ) فعل ماضی معروف مبنی برفتح صیغہ واحد مذکر غائب، (بَعْضُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (هُمْ) میں

(ھَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے نحات، (م) علامت جمع مذکر مبنی بر سکون، (بَعْضُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل، (اِنَّ) حرفِ مشبہ بالفعل مبنی بر فتح، (اَفْعَالَ) جمع مکسر منصرف مضاف، (اَلْمُقَارَبَةِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر اسمِ اِنَّ، (سَبْعَةُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مبدل منہ، (ھَا) حرفِ تنبیہ مبنی بر سکون، (ذِہٖ) اسمِ اشارہ مبنی بر سکون مرفوع محلا مبدل منہ، (اَلْاَرْبَعَةُ) مفرد منصرف صحیح بدل، (ذِہٖ) مبدل منہ اپنے بدل سے مل کر موصوف، (اَلْمَذْكُوْرَةِ) میں (ال) بمعنی (اَلَّتِیْ) اسمِ موصول مبنی بر سکون، (مَذْكُوْرَةِ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ مفعول صیغہ واحد مؤنث، اس میں (ھِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ موصول، (مَذْكُوْرَةِ) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صلہ، (اَلَّتِیْ) اسمِ موصول اپنے صلہ سے مل کر صفت، (ذِہٖ) موصوف اپنی صفت سے مل کر معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (جَعَلَ) مراد اللفظ مرفوع تقدیراً معطوف، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (طَفِقَ) مراد اللفظ مرفوع تقدیراً معطوف، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اَخَذَ) مراد اللفظ مرفوع تقدیراً معطوف، معطوف علیہ اپنے تمام معطوفات سے مل کر بدل مرفوع محلًا، (سَبْعَةُ) مبدل منہ اپنے بدل سے مل کر خبر، (اِنَّ) اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مراد اللفظ ہو کر مقولہ، (قَالَ) فعل اپنے فاعل اور مقولے سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

قوله: وهٰذه الثّلٰثة مرادفة لكرب وموافقة لهٗ في الاستعمال: اس میں (و) حرفِ عطف یا استیناف مبنی بر فتح، (ھَا) حرفِ تنبیہ مبنی بر سکون، (ذِہٖ) اسمِ اشارہ مبنی بر سکون مرفوع محلًا موصوف، یا مبدل منہ، یا معطوف علیہ، (اَلثَّلٰثَةُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً صفت یا بدل الکل یا عطف بیان، موصوف اپنی صفت سے مل کر یا مبدل منہ اپنے بدل الکل سے مل کر یا معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے مل کر مبتدا، (مُرَادِفَةٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مؤنث، اس میں (ھِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلًا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا، (ل) حرفِ جار مبنی بر کسر، (كَرَبَ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (مُرَادِفَةٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر معطوف علیہ،

(و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (مُوَافِقَةٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مؤنث، اس میں (ھِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلًا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا، (ل) حرفِ جار مبنی بر کسر، (ھَا) ضمیر

مجرور متصل مجرور محلا مبنی برضم راجع بسوے کَرَبَ، جار مجرور مل کر ظرف لغو اوّل، (فِیْ) حرف جار مبنی بر سکون مقدر، (اَلْاِسْتِعْمَالِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا، جار مجرور مل کر ظرف لغو دوم، (مُوَافِقَةٌ) اسم فاعل اپنے فاعل اور دونوں ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر معطوف، (مُرَادِفَةٌ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔۱۲

دیوبندی نحودانی پر صدر العلماء کا علمی محاسبہ

(۱۱۸) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:۶۹' پر (قَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّ حَرْفَ النَّفْيِ فِيْهِ مُطْلَقًا يُفِيْدُ مَعْنَى النَّفْيِ) کی ترکیب میں (فِيْهِ) کو ظرفِ مستقر کر کے (حَرْفَ النَّفْيِ) سے حال قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے، اور معنی عبارت نہ سمجھنے پر مبنی، بلکہ یہ (يُفِيْدُ) کا ظرفِ لغو مقدم ہے۔

(۱۱۹) ﴿ایضاح العوامل﴾ اسی صفحہ پر (بَلِ الْاِثْبَاتُ بَاقٍ عَلٰى حَالِهٖ) کی ترکیب میں (بَاقٍ) کو اسمِ فاعل تسلیم کر لینے کے باوجود اس میں ضمیر مستتر (هو) کو اس کا نائب فاعل قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے، كما مرَّ غير مرَّة۔

(۱۲۰) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:۷۰' پر (وَخَبَرُهٗ يَجِيْئُ فِعْلًا مُضَارِعًا دَائِمًا بِغَيْرِ اَنْ) کی ترکیب میں (بِغَيْرِ اَنْ) کو (يَجِيْئُ) سے متعلق قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے، اور کوتاہی فہم پر مبنی، بلکہ یہ ظرفِ مستقر ہوکر (فِعْلًا مُضَارِعًا) کی صفت ہے، مولوی 'الٰہی بخش' صاحب مرحوم بھی (يَجِيْئُ) سے متعلق کر گئے ہیں، جو قابل اتباع نہیں۔

(۱۲۱) ﴿ایضاح العوامل﴾ اسی صفحہ پر (كَرَبَ زَيْدٌ يَخْرُجُ) کو جملہ فعلیہ انشائیہ قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے، جملہ انشائیہ صرف وہ افعالِ مقاربہ ہوتے ہیں جن کی وضع (رجاء) کے لئے ہے، اور وہ صرف وہی تین ہیں جو حاشیہ 'دسوقی' علیہ الرحمۃ میں مذکور ہوئے، مولوی 'الٰہی بخش' صاحب مرحوم نے بھی اس کو جملہ انشائیہ قرار دیا ہے، جو قابل اتباع نہیں۔

(۱۲۲) ﴿ایضاح العوامل﴾ اسی صفحہ پر (مِثْلُ اَوْشَكَ زَيْدٌ اَنْ يَجِيْئَ اَوْ يَجِيْئُ) کی ترکیب میں (يَجِيْئُ) کو (اَنْ يَجِيْئَ) پر معطوف قرار دیا ہے، اور (اَوْشَكَ زَيْدٌ اَنْ يَجِيْئَ) کو جملہ انشائیہ۔



اقول: یہ دونوں غلط ہیں، بلکہ (یَجِیئُ) سے پیشتر (اَوْشَكَ زَیْدٌ) بقرینہ سابق محذوف ہے، اور کل کا (اَوْشَكَ زَیْدٌ اَنْ یَجِیئَ) پر عطف ہے، اور جملہ خبریہ، مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم نے بھی (اَنْ یَجِیئَ) پر معطوف قرار دیا ہے، اور جملہ کو انشائیہ، جو قابل اتباع نہیں۔

(۱۲۳) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص: ۱۷ پر (وَهٰذِهِ الثَّلٰثَةُ مُرَادِفَةٌ لِكَرَبَ) کی ترکیب میں (مُرَادِفَةٌ) کو اسمِ فاعل تسلیم کر لینے کے باوجود اس میں ضمیر مستتر (هِیَ) کو نائب فاعل قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے، کیونکہ اسمِ فاعل کے لئے نائب فاعل نہیں ہوتا، فاعل ہوتا ہے، كما بيّنّاه غير مرّة۔۱۲

﴿النّوعُ[۱] الثانی عشر﴾

اَفْعَالُ[۲] الْمَدْحِ وَ الذَّمِ وَ هِیَ[۳] اَرْبَعَةٌ الاَوَّل

نِعْمَ[۴] اَصْلُهٗ نَعِمَ بِفَتْحِ الْفَاءِ وَ كَسْرِ الْعَیْنِ

فَكَسَرَتِ الْفَاءَ اِتِّبَاعًا[۵] لِلْعَیْنِ ثُمَّ اُسْكِنَتْ(1)

الْعَیْنُ لِلتَّخْفِیْفِ[۶] فَصَارَ نِعْمَ وَ هُوَ فِعْلُ

مَدْحٍ(2) وَ فَاعِلُهٗ قَدْ یَكُوْنُ اِسْمَ جِنْسٍ[۷]

مُعَرَّفًا[۸] بِاللَّامِ[۹] مِثْلُ نِعْمَ الرَّجُلُ زَیْدٌ

[۱] **قوله**: النّوع الثّانی عشر: افعالِ مدح وذم کو افعالِ مقاربہ کے ساتھ چونکہ عمدہ

یعنی مرفوع میں مشارکت تھی، اور افعالِ قلوب کو فضلہ یعنی منصوب میں، اور عمدہ کو فضلہ پر شرافت ہوتی ہے، اس لئے افعالِ مقاربہ کے بعد افعالِ مدح وذم کو بیان کیا، اوران کے بعد افعالِ قلوب کو، فتأمل۔

اقول: یا بایں مناسبت کہ یہ افعال انشائے مدح وذم کے لئے آتے ہیں، اورافعالِ مقاربہ میں (عَسٰی) انشائے ترجّی کے لئے تھا، والنکتۃ للقار لاللفار۔

۲ قوله: افعَال المَدح و الذَّم: یعنی وہ افعال جو انشائے مدح وذم کے لئے وضع کئے گئے ہیں، جب تم نے (نِعْمَ الرَّجُلُ زَیْدٌ) کہا تو اس کلام سے (زَیْد) کی مدح کا انشار کیا، ایسانہیں کہ (زَیْد) کی مدح خارج میں موجود تھی، اوراس کلام سے اس کی حکایت کررہے ہیں، حتیٰ کہ یہ کلام خبر ہوجائے، اور (زَیْد) کی زمانہ ماضی میں موجودہ مدح اس کا محکی عنہ ہو۔

سوال: (کَرُمَ زَیْدٌ) اور (مَدَحْتُ زَیْدًا) افادۂ مدح میں (نِعْمَ الرَّجُلُ زَیْدٌ) کی طرح ہیں، اور (بَخِلَ زَیْدٌ) اور (ذَمَمْتُ زَیْدًا) افادۂ ذم میں (بِئْسَ الرَّجُلُ زَیْدٌ) کی طرح، تو چاہئے کہ یہ بھی افعالِ مدح وذم ہوں؟

جواب: یہ افعال زمانۂ ماضی میں موجودہ مدح وذم کی حکایت کے لئے موضوع ہیں، اوران افعال سے اس کا اخبار مقصود ہوتا ہے، بخلاف افعالِ مدح وذم کہ وہ انشائے مدح وذم کے لئے موضوع ہیں، اسی طرح افعالِ تعجب کہ وہ انشائے تعجب کے لئے موضوع ہیں جیسے: (مَا اَحْسَنَ زَیْدًا) اور (مَا اَقْبَحَ زَیْدًا) اوّل باعتبارِ وضع حسن زید پر تعجب کا افادہ کرتا ہے، اوردوم باعتبارِ وضع قبح زید پر تعجب کا افادہ کررہا ہے، یہ دوسری بات ہے کہ انشائے تعجب اوّل میں انشائے مدح کو، اوردوم میں انشائے ذم کو مستلزم ہے، لیکن افعالِ مذکورہ میں یہ استلزام بھی نہیں۔

۳ قوله: وهی اربعة: یعنی برائے مدح وذم نحویوں کے نزدیک مشہور افعال چار ہیں۔

سوال: چار میں حصر درست نہیں، کیونکہ (فَعُلَ) بضم عین جو (فَتَلَ) بفتح عین یا (فَعِلَ) بکسر عین سے محوّل ہو جیسے: (قَضُوَ الرَّجُلُ زَیْدٌ) یا (عَلُمَ الرَّجُلُ زَیْدٌ) وہ بھی فعل مدح ہے، کیونکہ **اوّل**: بمعنی (نِعْمَ الْقَاضِیْ زَیْدٌ)، **دوم**: (نِعْمَ الْعَالِمُ زَیْدٌ) ہے یا وہ (فَعُلَ) جو محوّل نہ ہو جیسے: (حَسُنَ الْخُلُقُ حِلْمُ الْحُکَمَاءِ) اور (قَبُحَ الْعَمَلُ عِنَادُ الْمُبْطِلِیْنَ) اوراسی قبیل سے یہ آیت ہے: (کَبُرَتْ کَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ) یہ بھی فعل مدح وذم ہے؟

جواب: یہاں پر افعالِ مدح وذم سے وہ افعال مراد ہیں، جن کی نحویوں کے یہاں شہرت ہے، اور وہ چار ہی ہیں، لہٰذا حصر درست ہے۔

۴ **قوله: نِعْمَ**: بنی تمیم کے نزدیک اس میں چار لغت ہیں: (۱) (نَعِمَ) بفتح فاو بکسر عین، یہ تمام لغات کی اصل ہے، (۲) (نَعْمَ) بفتح فاوسکونِ عین، (۳) (نِعْمَ) بکسر فاوسکونِ عین، یہ تیسرا لغت 'بنی تمیم' کے نزدیک بکثرت مستعمل ہوتا ہے، اسی واسطے مصنف علیہ الرحمۃ نے اس کو اختیار کیا۔ (۴) (نِعِمَ) بکسر فاو عین، 'سیبویہ' نے کہا کہ تمام عرب بنی تمیم کے لغت پر اتفاق رکھتے ہیں، (نِعْمَ) اور (بِئْسَ) کا فعل ہونا بصریہ کا مذہب ہے، 'کوفیہ' اور 'فرا' اسم ہونے کے قائل ہیں، اور (نِعْمَ الرَّجُلُ زَیْدٌ) میں مجموعہ (نِعِمَ الرَّجُلُ) کو بمنزلۂ ممدوح قرار دے کر (زَیْد) کے لئے رافع مانتے ہیں، اسی طرح (بِئْسَ الرَّجُلُ زَیْدٌ) میں (بِئْسَ الرَّجُلُ) کے مجموعہ کو بمنزلۂ مذموم قرار دے کر (زَیْد) کا رافع بتاتے ہیں۔

اقول: ''حاشیۃ الصبّان'' میں فَارِضِی سے نقل کیا کہ قائلین اسمیّت ان کو مبتدا، اور مابعد کو خبر قرار دیتے ہیں یا بالعکس یعنی (نِعْمَ الرَّجُلُ) کو مبتدا، اور (زَیْدٌ) کو خبر، یا (نِعْمَ الرَّجُلُ) کو خبر مقدم، اور (زَیْد) کو مبتدائے مؤخر، اور یہ بایں طور کہ (نِعْمَ الرَّجُلُ) مضاف مضاف الیہ ہیں از قبیل (اِضَافَةُ الصِّفَةِ اِلٰی الْمَوْصُوْفِ اَیْ الرَّجُلُ الْخَبِرُ زَیْدٌ) اور (نِعْمَ رَجُلًا زَیْدٌ) میں (نِعْمَ) بمعنی (اَلْمَمْدُوْح) اور (رَجُلًا) نسبت سے تمیز یا ضمیر ممدوح سے حال۔

۵ **قوله: اتباعًا للعین**: چونکہ اس اتباع میں حرکتین کے متماثل ہونے کی وجہ سے خفّت پیدا ہو جاتی ہے، اگرچہ فتح فی نفسہٖ اخف ہے۔

٦ **قوله: لِلتّخفیف**: تخفیف کی ضرورت صورتِ مذکورہ میں اس لئے پیش آئی کہ جس فعل کا (فا) کلمہ مفتوح، اور عین کلمہ حرفِ حلقی ہو، اس میں حرفِ حلقی پر کسرہ ثقیل ہوتا ہے۔

۷ **قوله: اسم جنس**: اسمِ جنس وہ اسم ہے جو کسی شے، اور اس کے مشارک فی الحقیقۃ کے لئے موضوع ہو یعنی فردِ منتشر کے واسطے وہ شے آخر فقط ذہنًا مشارک ہو، جیسے: (شَمْس) یا ذہنًا، اور خارجًا دونوں کے اعتبار سے مشارک ہو، جیسے: (اَسَدْ)

اسمِ جنس، اور نکرہ میں فرق یہ ہے کہ مدلول کے غیر متعین ہونے کے اعتبار سے نکرہ کہلاتا ہے، اور

مشارکین فی الحقیقت پر اطلاق علی سبیل البدلیّۃ کے اعتبار سے اسمِ جنس،
اور بعض نے کہا کہ اسمِ جنس ماہیّت مِن حیثُ ھِیَ ھِیَ یعنی نفسِ ماہیّت کیلئے موضوع ہوتا ہے، اور نکرہ فردِ غیر معیّن کے واسطے، اس صورت میں دونوں کے درمیان فرقِ بیّن ہے۔

۸ قولہ: معرّفًا: منصوب ہے، چونکہ اسمِ جنس کی صفت ہے، اور بعض نسخوں میں (مُعَرَّفٍ) مجرور واقع ہوا ہے، اس تقدیر پر مجرور بجر جوار ہے یعنی لفظِ جنس کی مجاوزت کے باعث جیسے حدیث میں ہے: **مَن ملك ذَارَحْمٍ محرمٍ** کہ لفظ (مِحْرَمٍ) باوجودیکہ (ذارحم) کی صفت ہے تو منصوب ہونا چاہئے، مگر (رحم) کی مجاوزت کے سبب مجرور ہے، اور لفظِ (رَحْمٍ) مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے مجرور۔

۹ قولہ: باللّام: یہ لام عہد ذہنی کے لئے ہے جس سے مدخول کا فردِ واحد غیر معیّن مراد ہوتا ہے، یہاں پر وہ فردِ واحد غیر معیّن بعد ذکرِ مخصوص معیّن ہوجاتا ہے جس سے کلام میں تفصیل بعد الاجمال حاصل ہوتی ہے، تاکہ وہ شے ذہن میں جم جائے جو اوّلاً بصورتِ اجمال مذکور ہوئی، پھر بصورتِ تفصیل یہ **لام** استغراق کے لئے نہیں ہوتا، کیونکہ (نِعْمَ الرَّجُلُ زَيْدٌ) میں (اَلرَّجُلُ) سے جمیع رجال مقصود نہیں ہوتے، اس لئے کہ یہ فاعل مثنیٰ اور مجموع ہوتا ہے، اور مخصوص کے مطابق جیسے: (نِعْمَ الرَّجُلَانِ الزَّيْدَانِ) اور (نِعْمَ الرِّجَالُ الزَّيْدُوْنَ) اور استغراق خواہ بمعنی کُلُّ وَاحِدٍ وَاحِدٌ ہو، یا بمعنی جمیع الافراد مثنیٰ، اور مجموع، اور مخصوص کے ساتھ مطابق ہونے کے منافی ہے، یہ **لام** جنس کے لئے بھی نہیں کہ (نِعْمَ الرَّجُلُ زَيْدٌ) میں ماہیت رجل کی مدح مقصود نہیں ہوتی، اور (بِئْسَ الرَّجُلُ زَيْدٌ) میں ماہیّت رجل کی مذمت کا قصد نہیں کیا جاتا، یہ **لام** عہد خارجی کے لئے بھی نہیں، بایں طور کہ مدخول کا فردِ معیّن مراد ہو جو بعد میں مذکور ہے یعنی (زید)، کیونکہ یہ بات خلافِ قانون ہے، قانون یہ ہے کہ **لام** کے مدخول کا فردِ معیّن ماقبل میں مذکور ہو، اور اس **لام** کو عہد خارجی کے واسطے لینے کی تقدیر پر لازم آئے گا کہ وہ فردِ معیّن مابعد میں مذکور ہو، پس ثابت ہوا کہ یہ **لام** عہد ذہنی کے لئے ہوتا ہے، ''تکملہ'' وغیرہ۔۱۲

(1) **ثم اسکنت:** اِسْكَانٌ بمعنی (بے حرکت کرنا) سے ماخوذ ہے، اور تسکین بایں معنی نہیں۔

(2) **مدح:** یعنی انشائے مدح عام کے لئے کہ کسی خوبی کی تعیین نہیں، اور فعلیت پر دلیل یہ ہے کہ تائے تانیث ساکنہ لاحق ہوتی ہے، جیسے: (نعمت) اور ضمائر بارزہ بھی متصل ہوتی ہیں جیسے: نِعْمَا، نِعْمُوْا۔۱۲

ترکیب

قوله: النوع الثّانیَ عشرَ افعال المدح والذَّم: اس میں (اَلنَّوْعُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا موصوف، (اَلثَّانِیَ عَشَرَ) مرکب بنائی ہر دو جز مبنی بر فتح صفت مرفوع محلا، موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتدا، (اَفْعَالُ) جمع مکسر منصرف مرفوع لفظا مضاف، (اَلْمَدْحِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اَلذَّمِّ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ، (اَفْعَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

قوله: وهي اربعَةٌ: میں (و) حرفِ عطف یا استیناف مبنی بر فتح، (هِیَ) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے (اَفْعَالُ الْمَدْحِ وَالذَّمِّ)، (اَرْبَعَةٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

قوله: الاوّل نِعمَ: اس میں (اَلْاَوَّلُ) غیر منصرف اسمِ تفضیل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف مقدر (اَلْفِعْلُ)، (اَلْاَوَّلُ) اسمِ تفضیل اپنے فاعل سے مل کر صفت، موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر مبتدا، (نِعْمَ) مراد اللفظ مرفوع تقدیرًا خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ مبیّنہ ہوا۔

قوله: اصلهٗ نَعِمَ بفتح الفَاء و كسر العَين: اس میں (اَصْلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے (نِعْمَ)، (اَصْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، (نَعِمَ) مراد اللفظ مرفوع تقدیرًا ذو الحال، (بَا) حرفِ جار مبنی بر کسر، (فَتْحِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مضاف، (اَلْفَاءِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (کَسْرِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مضاف، (اَلْعَیْنِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتًا) مقدر کا، (ثَابِتًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے ذو الحال، (ثَابِتًا) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ

مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مبیّنہ ہوا۔

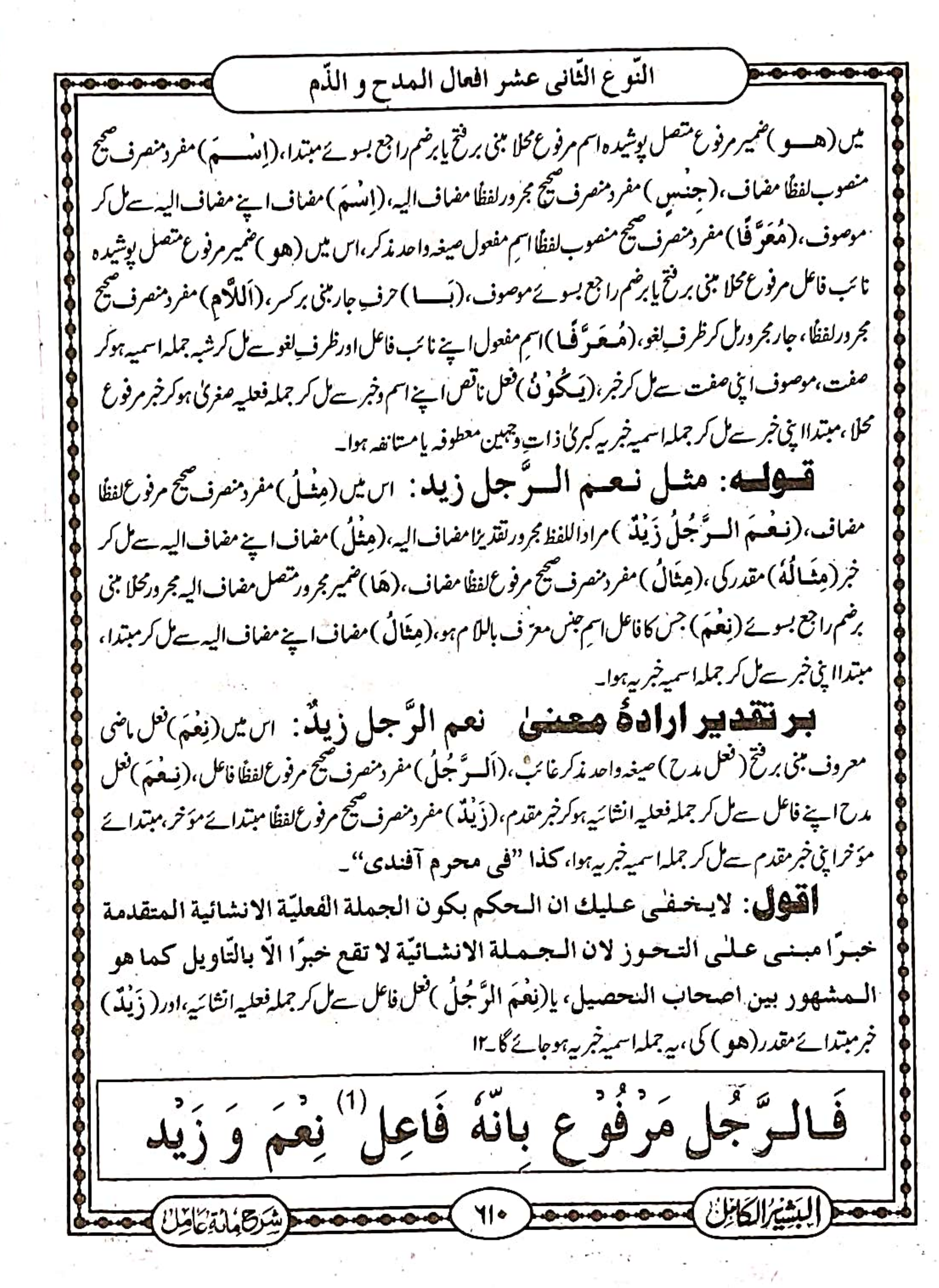
قوله: فكسرت الفاء اتّباعًا للعين: اس میں (فَا) فصیحہ جو دلالت کرتی ہے شرطِ محذوف پر مبنی بر فتح، (كُسِرَتْ) فعل ماضی مجہول مبنی بر فتح صیغہ واحد مؤنث غائب، (اَلْفَاءُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظًا نائب فاعل، (اِتِّبَاعًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظًا مصدر، (ل) حرفِ جار مبنی بر کسر، (اَلْعَيْنِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظًا، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (اِتِّبَاعًا) مصدر اپنے ظرفِ لغو سے مل کر مفعول لہٗ، (كُسِرَتْ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور مفعول لہٗ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر جزا، شرطِ محذوف (اِذَا كَانَ الْاَمْرُ كَذٰلِكَ) اپنی جزائے مذکور سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

قوله: ثمّ اسكنت العين للتّخفيف: اس میں (ثُمَّ) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اُسْكِنَتْ) فعل ماضی مجہول مبنی بر فتح صیغہ واحد مؤنث غائب کسرۂ موجودہ حرکت تخلص من السکونین، (اَلْعَيْنُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظًا نائب فاعل، (ل) حرفِ جار مبنی بر کسر، (اَلتَّخْفِيْفِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظًا، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (اُسْكِنَتْ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قوله: فصار نِعْمَ: اس میں (فَا) فصیحہ مبنی بر فتح، (صَارَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح (فعل ناقص) صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (هُــو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلًا مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے (نَعِمَ)، (نِعْمَ) مراد اللفظ منصوب تقدیرًا خبر، (صَارَ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر جزا، شرطِ محذوف (اِذَا كَانَ الْاَمْرُ كَذٰلِكَ) اپنی جزائے مذکور سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

قوله: وهو فِعلُ مَدحٍ: اس میں (و) حرفِ عطف یا استیناف مبنی بر فتح، (هو) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلًا مبنی بر فتح راجع بسوئے (نِعْمَ)، (فِعْلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظًا مضاف، (مَدْحٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظًا مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

قوله: وفاعلهٗ قد يكون اسم جنس معرّفًا باللّام: اس میں (و) حرفِ عطف یا استیناف مبنی بر فتح، (فَاعِلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظًا مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلًا مبنی بر ضم راجع بسوئے (نِعْمَ)، (فَاعِلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، (قَدْ) حرفِ تقلیل مبنی بر سکون، (يَكُوْنُ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظًا (فعل ناقص) صیغہ واحد مذکر غائب، اس



میں (هــو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلًا مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے مبتدا، (اِســمَ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظًا مضاف، (جِنْسٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظًا مضاف الیہ، (اِسْمَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر موصوف، (مُعَرَّفًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظًا اسمِ مفعول صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلًا مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے موصوف، (بَــا) حرفِ جار مبنی بر کسر، (اَللَّامِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظًا، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (مُـعَـرَّفًـا) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر، (يَـكُـوْنُ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ صغریٰ ہو کر خبر مرفوع محلًا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ کبریٰ ذاتِ وجہین معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

قــولـه: مثـل نـعـم الــرَّجل زيد: اس میں (مِثْلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظًا مضاف، (نِـعْـمَ الــرَّجُلُ زَيْدٌ) مراد اللفظ مجرور تقدیرًا مضاف الیہ، (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُهُ) مقدر کی، (مِثَالُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظًا مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلًا مبنی بر ضم راجع بسوئے (نِعْمَ) جس کا فاعل اسمِ جنس معرّف باللام ہو، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ نعم الرَّجل زيدٌ: اس میں (نِعْمَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح (فعل مدح) صیغہ واحد مذکر غائب، (اَلــرَّجُلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظًا فاعل، (نِـعْـمَ) فعل مدح اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر خبر مقدم، (زَيْدٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظًا مبتدائے مؤخر، مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا، کذا "فی محرم آفندی"۔

اقول: لايخفٰى عليك ان الحكم بكون الجملة الفعليّة الانشائية المتقدمة خبرًا مبنى علٰى التجوز لان الجملة الانشائيّة لا تقع خبرًا الّا بالتّاويل كما هو المشهور بين اصحاب التحصيل، یا (نِعْمَ الرَّجُلُ) فعل فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ، اور (زَيْدٌ) خبر مبتدائے مقدر (هو) کی، یہ جملہ اسمیہ خبریہ ہو جائے گا۔۱۲

فَـالـرَّجُلُ مَرْفُوْعٌ بِاَنَّهٗ فَاعِلُ (1) نِعْمَ وَ زَيْدٌ



مَخْصُوْص بِالْمَدْح مَرْفُوْع بِاَنَّهٗ مُبْتَدَاء وَ نِعْمَ الرَّجُل خَبَرہٗ مُقَدَّمٌ(2) عَلَيْه اَوْ مَرْفُوْع بِاَنَّهٗ[1] خَبَر مُبْتَدَاء مَحْذُوْف وَ هُوَ الضَّمِير تَقْدِيْرہٗ نِعْمَ الرَّجُل هُوَ زَيْد فَيَكُوْنُ(3) عَلىٰ[2] التَّقْدِيْر الاَوَّل جُمْلَةٌ(4) وَاحِدَة وَ عَلىٰ[3] التَّقْدِيْر الثَّانِي جُمْلَتَيْن(5)

[1] **قوله: بانّهٗ خبر مبتداء محذوف:** بہت سے نحویوں نے اسی کواختیار کیا،انہیں میں سے علامہ'ابن حاجب' ہیں،اوراوّل احتمال مختار محققین ہے،اور'شیخ رضی'انہیں میں سے ہیں، 'ابن عصفور' نے کہا کہ یہاں پرایک احتمال اور ہے،وہ یہ کہ(زَیْد) مبتدا ہو،اور خبر محذوف اَیْ زَیْدٌ مَمْدُوْحٌ ،اور یہ احتمال بھی ہے کہ زَیْدٌ (رَجُلٌ) کاعطف بیان ہو،مگر ضعیف ہے،اور یہ اختلاف اس وقت ہے جبکہ مخصوص مؤخر ہو،اور جب مقدم ہو جیسے: (زَیْدٌ نِعْمَ الرَّجُلُ) تواحتمالِ اوّل متعیّن ہے۔

[2] **قوله: علی التقدیر الاوّل الخ:** تقدیراوّل سے مراد(زَیْد) کامبتدائے مؤخر ہونا،اور(نِعْمَ الرَّجُلُ) کاخبر مقدم ہونا جیسے تقدیراوّل پر جملۂ واحدہ ہوتا ہے،ایسے ہی اس وقت بھی جملۂ واحدہ ہوگا،جبکہ زید کو(اَلرَّجُل) کاعطف بیان قرار دیں،اور'کوفیہ'و'فرّا' کے مسلک پر بھی جملۂ واحدہ ہوگا جس میں (نِعْمَ الرَّجُلُ) بمنزلۂ ممدوح ہے،اور زید کے لئے رافع کما مرّ۔

۳؎ **قوله: وعلى التقدير الثّاني:** تقدیرِ ثانی سے مراد زید کا مبتدائے محذوف کی خبر ہونا ہے جو ضمیر ہے، اسی طرح جبکہ (زید) مبتدا ہو، اور خبر محذوف مانی جائے تو بھی کلامِ مذکور دو جملے ہوگا۔۱۲

(1) **فاعل:** اس کے سوا رفع کی کوئی وجہ نہیں۔

(2) **مقدم عليه:** قید تقدیم اکثری ہے، کیونکہ جوازِ تاخیر کی بھی تصریح کی ہے، اگرچہ قلیل ہے۔

(3) **فيكون:** ای هٰذا الكلام تو (يَكُوْنُ) کی ضمیر اسم بسوئے کلام مذکور راجع ہے۔

(4) **جملة واحدة:** جس کا ایک جزء مفرد ہے، اور دوسرا جملہ۔

(5) **جملتين:** جن میں اوّل فعلیہ، اور ثانی اسمیہ ہے۔۱۲

ترکیب

قوله: فالرّجل مرفوع بانّهٗ فاعل نعم: اس میں (فَا) حرفِ تفصیل مبنی بر فتح، (اَلرَّجُلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظًا مبتدا، (مَرْفُوْعٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظًا اسمِ مفعول صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلًا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا، (بَا) حرفِ جار مبنی بر کسر، (اَنَّ) حرفِ مشبّہ بالفعل موصولِ حرفی مبنی بر فتح، (هَا) ضمیر منصوب متصل اسم منصوب محلًا مبنی بر ضم راجع بسوئے مبتدا، (فَاعِلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظًا مضاف، (نِعْمَ) مراد اللفظ مجرور تقدیرًا مضاف الیہ، (فَاعِلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر، (اَنَّ) کا اسم اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر صلہ، (اَنَّ) موصولِ حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر مجرور، مجرور محلًا، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (مَرْفُوْعٌ) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مفصلہ ہوا۔

قوله: وزيد مخصوص بالمدح مرفوع بانّهٗ مبتداء: اس میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (زَيْدٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظًا مبتدا، (مَخْصُوْصٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظًا اسمِ مفعول صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلًا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا، (بَا) حرفِ جار مبنی بر کسر، (اَلْمَدْحِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظًا، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (مَخْصُوْصٌ) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر اوّل، (مَرْفُوْعٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظًا اسم

مفعول صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلًا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا، (بَا) حرف جار مبنی بر کسر، (اَنَّ) حرفِ مشبّہ بالفعل موصولِ حرفی مبنی بر فتح، (ھَا) ضمیر منصوب متصل اسم منصوب محلًا مبنی بر ضم راجع بسوئے مبتدا، (مُبْتَدَاءٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظًا خبر، (اَنَّ) کا اسم اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر صلہ، (اَنَّ) موصولِ حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہوکر مجرور، مجرور محلًا، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (مَرْفُوْعٌ) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر معطوف علیہ،

او مرفوع بانهٗ خبر مبتداء محذوف: اس میں (اَوْ) حرفِ عطف مبنی بر سکون، (مَرْفُوْعٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظًا اسمِ مفعول صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلًا مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے مبتدا، (بَا) حرفِ جار مبنی بر کسر، (اَنَّ) حرفِ مشبّہ بالفعل مبنی بر فتح موصولِ حرفی، (ھَا) ضمیر منصوب متصل اسم منصوب محلًا مبنی بر ضم راجع بسوئے مبتدا، (خَبَرُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظًا مضاف، (مُبْتَدَاءٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظًا موصوف، (مَحْذُوْفٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظًا اسمِ مفعول صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلًا مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے موصوف، (مَحْذُوْفٍ) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر صفت، (مُبْتَدَاءٍ) موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ، (خَبَرُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر، (اَنَّ) حرفِ مشبّہ بالفعل کا اسم اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر صلہ، (اَنَّ) موصولِ حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہوکر مجرور، مجرور محلًا، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (مَرْفُوْعٌ) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر دوم، (زَیْدٌ) مبتدا اپنی دونوں خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قوله: ونعم الرّجل خبرهٗ مقدم عليه: اس میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (نِعْمَ الرَّجُلُ) مراد اللفظ مرفوع تقدیرًا مبتدا، (خَبَرُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظًا مضاف، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلًا مبنی بر ضم راجع بسوئے (زَیْد)، (خَبَرُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر اوّل، (مُقَدَّمٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظًا اسمِ مفعول صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلًا مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے مبتدا، (عَلٰی) حرفِ جار مبنی بر سکون، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلًا مبنی بر کسر راجع بسوئے (زَیْد)، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (مُقَدَّمٌ) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ

ہو کر خبر دوم، مبتدا اپنی دونوں خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

یہاں پر (خَبَرُهٗ) کو مبتدائے دوم قرار دینا درست نہیں، ورنہ جملہ ہونے کے باوجود خبر کا عائد سے خلو لازم آئے گا، فتأمل۔

قوله: وهو الضمير: اس میں (و) حرفِ عطف یا استیناف مبنی بر فتح، (ھو) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلًا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدائے محذوف، (اَلضَّمِيْرُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظًا خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

قوله: تقديرهٗ نعم الرّجل هو زيد: اس میں (تَقْدِيْرُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظًا مصدر مضاف، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلًا منصوب معنًی بنا بر مفعولیّت مبنی بر ضم راجع بسوئے (نِعْمَ الرَّجُلُ زَيْدٌ)، (تَقْدِيْرُ) مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، (نِعْمَ الرَّجُلُ هُوَ زَيْدٌ) مراد اللفظ مرفوع تقدیرًا خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

قوله: فيكون على التقدير الاوّل جملة واحدة وعلى التقدير الثّاني جملتين: اس میں (فَا) فصیحہ مبنی بر فتح، (يَكُوْنُ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظًا (فعل ناقص) صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلًا مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے (نِعْمَ الرَّجُلُ زَيْدٌ)، (عَلٰى) حرفِ جار مبنی بر سکونِ مقدر، (اَلتَّقْدِيْرِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظًا موصوف، (اَلْاَوَّلِ) غیر منصرف بوجہ وزنِ فعل اور وصف مجرور لفظًا بکسرہ بسبب دخولِ الف لام اسمِ تفضیل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلًا مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے موصوف، (اَلْاَوَّلِ) اسمِ تفضیل اپنے فاعل سے مل کر صفت، (اَلتَّقْدِيْرُ) موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر معطوف علیہ،

(و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (عَلٰى) حرفِ جار مبنی بر سکونِ مقدر، (اَلتَّقْدِيْرِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظًا موصوف، (اَلثَّانِيْ) اسمِ منقوص مجرور تقدیرًا صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر ظرفِ لغو، (جُمْلَةً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظًا موصوف، (وَاحِدَةً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظًا صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر معطوف علیہ،

(و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (جُمْلَتَيْنِ) تثنیہ منصوب بیا ماقبل مفتوح معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف

سے مل کر خبر، (یَکُوْنُ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر جزائے شرطِ مقدر (اِذَا کَانَ الْاَمْرُ کَذٰلِکَ) اپنی جزائے مذکور سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔۱۲

نحو دانی پر صدر العلماء کا علمی محاسبہ

(۱۲۴) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص: ۲۰۷ پر (نِعْمَ الرَّجُلُ زَیْدٌ) کی ایک ترکیب بایں طور کی ہے کہ (نِعْمَ) فعل مدح، (اَلرَّجُل) فاعل، (زَیْدٌ) مخصوص بالمدح، فعل مدح اپنے فاعل، اور مخصوص بالمدح سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

اقول: یہ بولی غلط ہے، کوئی نحوی اس کا قائل نہیں، نیز قولِ معتمد پر مجموعہ ایک جملہ اسمیہ ہے یا دو جملے، اوّل: فعلیہ، اور دوم: اسمیہ جیسے کتاب میں مذکور ہے، اور ایک ترکیب یہ کہ (اَلرَّجُل) مبدل منہ، اور (زَیْد) بدل۔

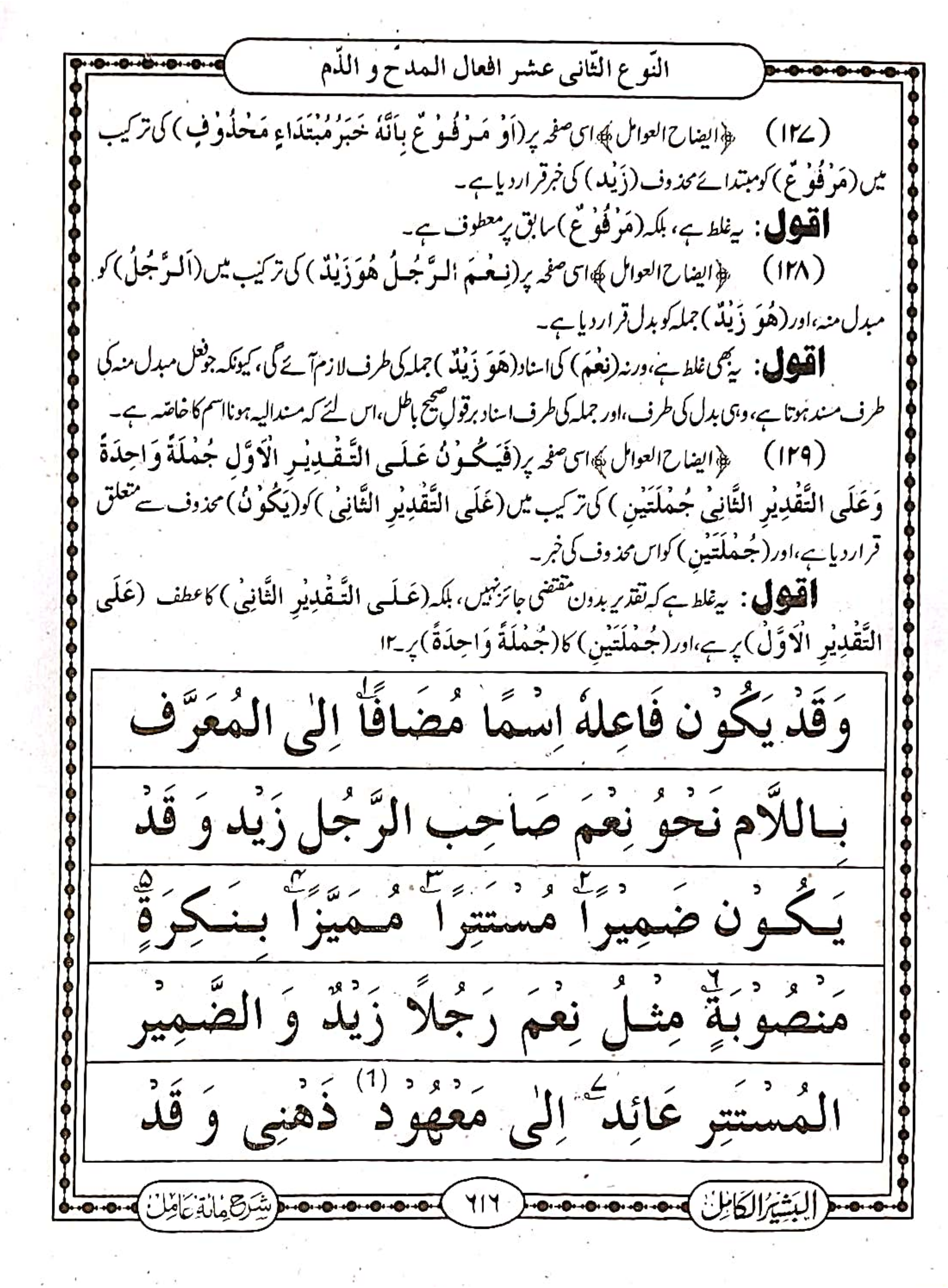
اقول: یہ بھی غلط ہے، کیونکہ واجب ہے کہ بدل کی اقامت مبدل منہ کی جگہ صحیح ہو، اور یہاں پر (نِعْمَ زَیْدٌ) کہنا درست نہیں، کیونکہ (نِعْمَ) کا فاعل معرف باللام ہوتا ہے، یا مضاف، یا ضمیر مبہم ممیز بنکرہ، (زَیْد) ان تینوں میں سے کوئی نہیں۔

(۱۲۵) ﴿ایضاح العوامل﴾ اسی صفحہ پر (نِعْمَ الرَّجُلُ زَیْدٌ) کی ایک ترکیب یہ بھی کی ہے کہ (نِعْمَ الرَّجُلُ) جملہ فعلیہ انشائیہ خبر مقدم، اور (زَیْد) مبتدائے مؤخر، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔

اقول: یہ بھی غلط ہے، بلکہ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہے، مولوی 'الٰہی بخش' صاحب مرحوم بھی جملہ اسمیہ انشائیہ فرما گئے ہیں، جو قابل اتباع نہیں، اگر باور نہ ہو تو ہم سے سنیئے! ''محرم آفندی'' جلد: دوم، ص: ۴۱۹' میں ہے: فعلی الوجہ الاوّل نعم الرّجل زید جملة واحدة ای اسمیّة خبریّة مرکّبة من المبتداء والجملة الفعلیّة الانشائیّة۔

(۱۲۶) ﴿ایضاح العوامل﴾ اسی صفحہ پر (نِعْمَ الرَّجُلُ خَبَرُهٗ مُقَدَّمٌ عَلَیْہِ) کی ترکیب میں (خَبَرُہٗ) کو موصوف، اور (مُقَدَّمٌ عَلَیْہِ) کو صفت قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے، کیونکہ صفت تعریف میں موصوف کے ساتھ مطابق نہیں، موصوف بوجہ اضافت معرفہ ہے، اور صفت نکرہ۔



(۱۲۷) ﴿ایضاح العوامل﴾ اسی صفحہ پر (اَوْ مَرْفُوْعٌ بِاَنَّهٗ خَبَرُ مُبْتَدَاءٍ مَحْذُوْفٍ) کی ترکیب میں (مَرْفُوْعٌ) کو مبتدائے محذوف (زَیْد) کی خبر قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے، بلکہ (مَرْفُوْعٌ) سابق پر معطوف ہے۔

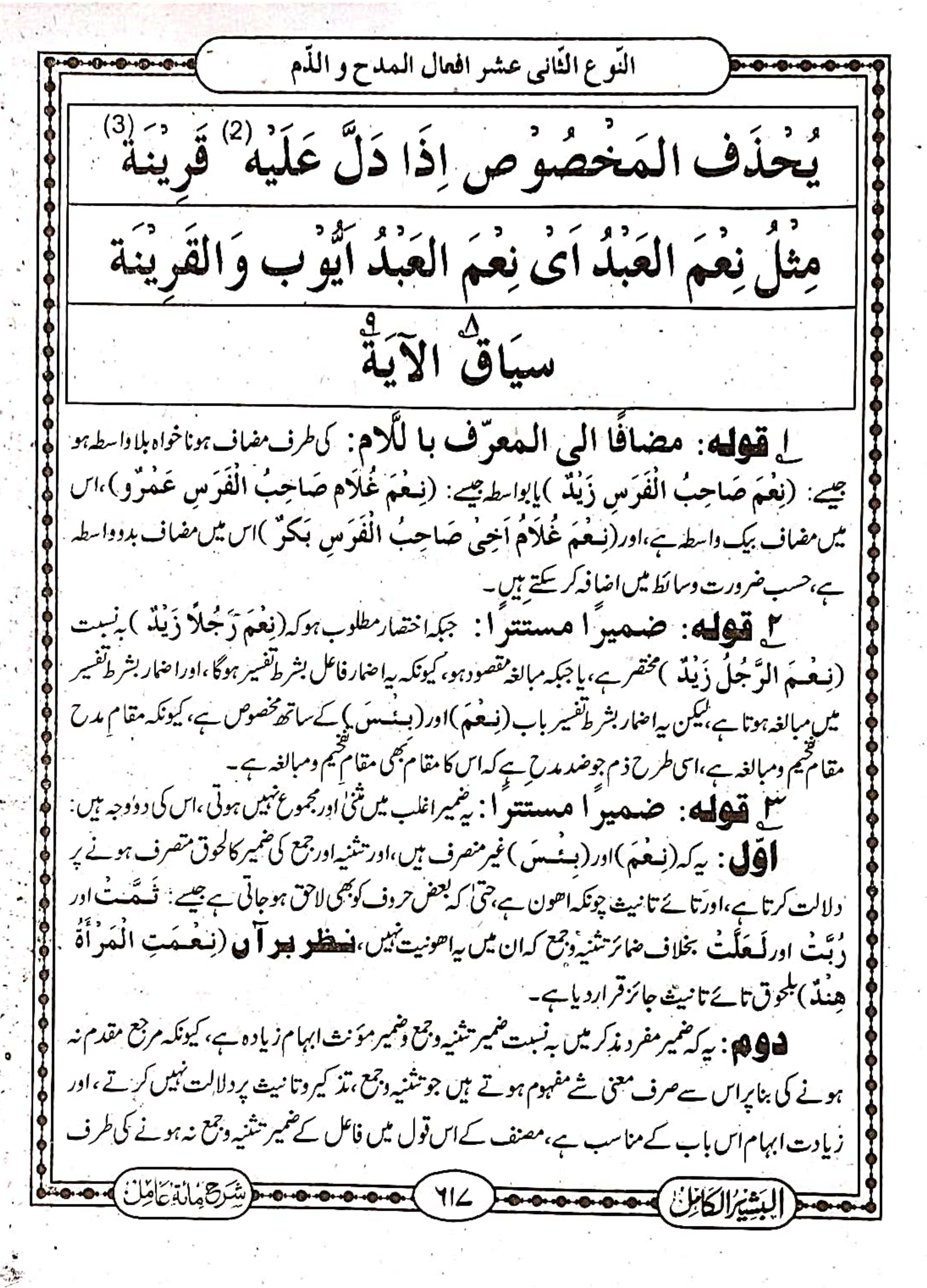
(۱۲۸) ﴿ایضاح العوامل﴾ اسی صفحہ پر (نِعْمَ الرَّجُلُ هُوَزَیْدٌ) کی ترکیب میں (اَلرَّجُلُ) کو مبدل منہ، اور (هُوَ زَیْدٌ) جملہ کو بدل قرار دیا ہے۔

اقول: یہ بھی غلط ہے، ورنہ (نِعْمَ) کی اسناد (هُوَ زَیْدٌ) جملہ کی طرف لازم آئے گی، کیونکہ جو فعل مبدل منہ کی طرف مسند ہوتا ہے، وہی بدل کی طرف، اور جملہ کی طرف اسناد برقولِ صحیح باطل، اس لئے کہ مسند الیہ ہونا اسم کا خاصہ ہے۔

(۱۲۹) ﴿ایضاح العوامل﴾ اسی صفحہ پر (فَیَكُوْنُ عَلَى التَّقْدِیْرِ الْاَوَّلِ جُمْلَةً وَاحِدَةً وَعَلَى التَّقْدِیْرِ الثَّانِیْ جُمْلَتَیْنِ) کی ترکیب میں (عَلَى التَّقْدِیْرِ الثَّانِیْ) کو (یَكُوْنُ) محذوف سے متعلق قرار دیا ہے، اور (جُمْلَتَیْنِ) کو اس محذوف کی خبر۔

اقول: یہ غلط ہے کہ تقدیر بدون مقتضی جائز نہیں، بلکہ (عَلَى التَّقْدِیْرِ الثَّانِیْ) کا عطف (عَلَى التَّقْدِیْرِ الْاَوَّلِ) پر ہے، اور (جُمْلَتَیْنِ) کا (جُمْلَةً وَاحِدَةً) پر۔۱۲

وَقَدْ یَكُوْن فَاعِلهٗ اِسْمًا مُضَافًا اِلَى الْمُعَرَّف
بِاللَّام نَحْوُ نِعْمَ صَاحِبُ الرَّجُلِ زَیْد وَ قَدْ
یَكُوْن ضَمِیْرًا[2] مُسْتَتِرًا[3] مُمَیَّزًا[4] بِنَكِرَةٍ[5]
مَنْصُوْبَةٍ[6] مِثْلُ نِعْمَ رَجُلًا زَیْدٌ وَ الضَّمِیْر
الْمُسْتَتِر عَائِدٌ[7] اِلَى مَعْهُوْدٍ (1) ذِهْنِی وَ قَدْ



يُحْذَف المَخْصُوْص اِذَا دَلَّ عَلَيْه(2) قَرِيْنَة(3)

مِثْلُ نِعْمَ العَبْدُ اَىْ نِعْمَ العَبْدُ اَيُّوْب وَالقَرِيْنَة

سِيَاقُ(8) الآيَة(9)

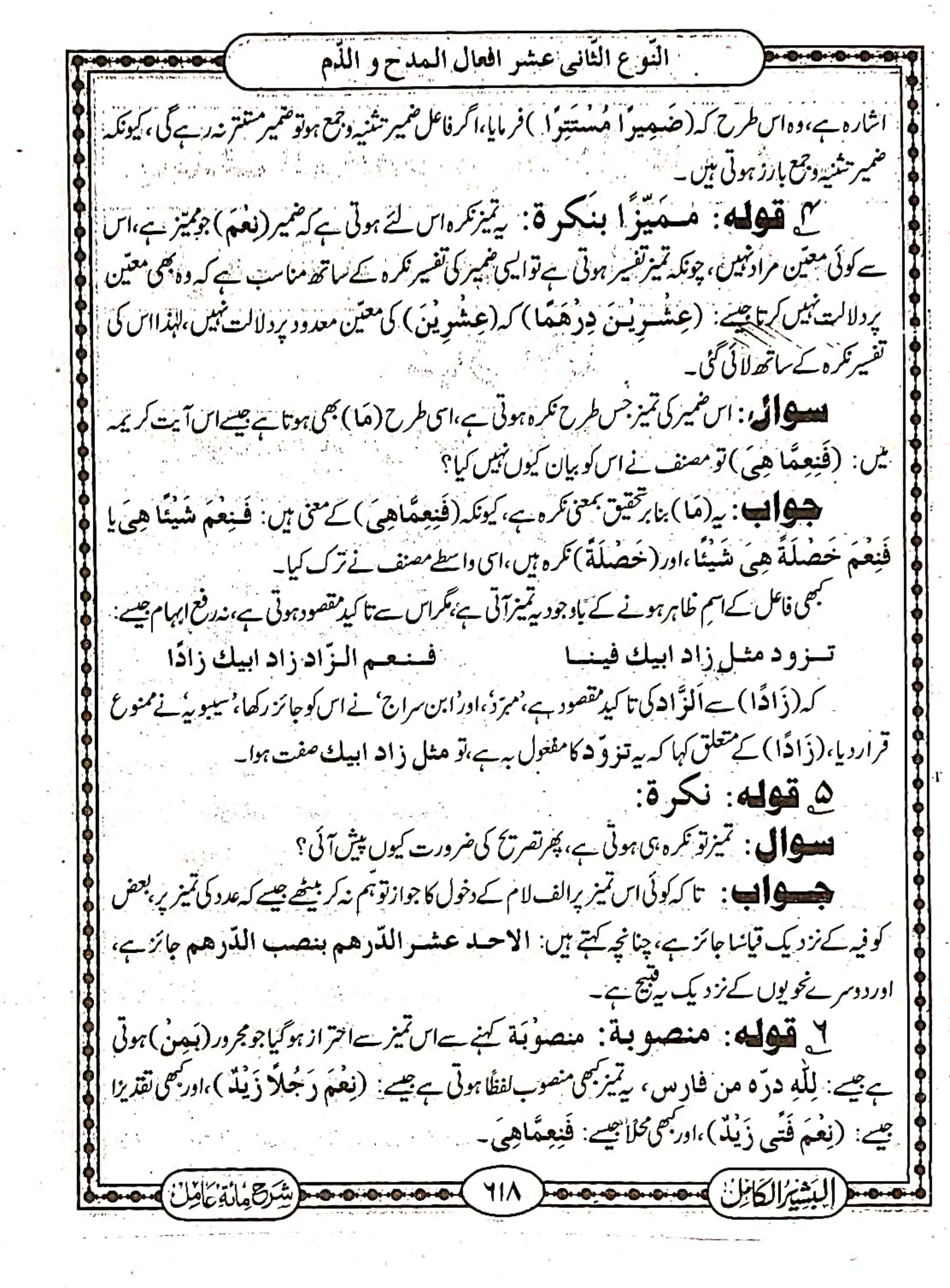
1 **قوله: مضافًا الى المعرّف باللّام:** کی طرف مضاف ہونا خواہ بلا واسطہ ہو جیسے: (نِعْمَ صَاحِبُ الْفَرَسِ زَيْدٌ) یا بواسطہ جیسے: (نِعْمَ غُلَامُ صَاحِبُ الْفَرَسِ عَمْرٌو)، اس میں مضاف بیک واسطہ ہے، اور (نِعْمَ غُلَامُ اَخِيْ صَاحِبُ الْفَرَسِ بَكْرٌ) اس میں مضاف بدو واسطہ ہے، حسب ضرورت وسائط میں اضافہ کر سکتے ہیں۔

2 **قوله: ضميرًا مستترًا:** جبکہ اختصار مطلوب ہو کہ (نِعْمَ رَجُلًا زَيْدٌ) بہ نسبت (نِعْمَ الرَّجُلُ زَيْدٌ) مختصر ہے، یا جبکہ مبالغہ مقصود ہو، کیونکہ یہ اضمار فاعل بشرط تفسیر ہوگا، اور اضمار بشرط تفسیر میں مبالغہ ہوتا ہے، لیکن یہ اضمار بشرط تفسیر باب (نِعْمَ) اور (بِئْسَ) کے ساتھ مخصوص ہے، کیونکہ مقامِ مدح مقام تفخیم ومبالغہ ہے، اسی طرح ذم جو ضد مدح ہے کہ اس کا مقام بھی مقامِ تفخیم ومبالغہ ہے۔

3 **قوله: ضميرًا مستترًا:** یہ ضمیر اغلب میں مثنیٰ اور مجموع نہیں ہوتی، اس کی دو وجہ ہیں:

اوّل: یہ کہ (نِعْمَ) اور (بِئْسَ) غیر منصرف ہیں، اور تثنیہ اور جمع کی ضمیر کا لحوق متصرف ہونے پر دلالت کرتا ہے، اور تائے تانیث چونکہ اھون ہے، حتیٰ کہ بعض حروف کو بھی لاحق ہو جاتی ہے جیسے: ثَمَّتْ اور رُبَّتْ اور لَعَلَّتْ بخلاف ضمائر تثنیہ وجمع کہ ان میں یہ اھونیت نہیں، **نظر برآں** (نِعْمَتِ الْمَرْاَةُ هِنْدٌ) بلحوق تائے تانیث جائز قرار دیا ہے۔

دوم: یہ کہ ضمیر مفرد مذکر میں بہ نسبت ضمیر تثنیہ وجمع وضمیر مؤنث ابہام زیادہ ہے، کیونکہ مرجع مقدم نہ ہونے کی بنا پر اس سے صرف معنی شے مفہوم ہوتے ہیں جو تثنیہ وجمع، تذکیر وتانیث پر دلالت نہیں کرتے، اور زیادت ابہام اس باب کے مناسب ہے، مصنف کے اس قول میں فاعل کے ضمیر تثنیہ وجمع نہ ہونے کی طرف



اشارہ ہے، وہ اس طرح کہ (ضَمِیرًا مُستَتِرًا) فرمایا، اگر فاعل ضمیر تثنیہ وجمع ہو تو ضمیر مستتر نہ رہے گی، کیونکہ ضمیر تثنیہ وجمع بارز ہوتی ہیں۔

۴ **قوله: مـمَيّزًا بنكرة:** یہ تمیز نکرہ اس لئے ہوتی ہے کہ ضمیر (نِعْمَ) جو ممیز ہے، اس سے کوئی معیّن مراد نہیں، چونکہ تمیز تفسیر ہوتی ہے تو ایسی ضمیر کی تفسیر نکرہ کے ساتھ مناسب ہے کہ وہ بھی معیّن پر دلالت نہیں کرتا جیسے: (عِشْرِیْنَ دِرْهَمًا) کہ (عِشْرِیْنَ) کی معیّن معدود پر دلالت نہیں، لہٰذا اس کی تفسیر نکرہ کے ساتھ لائی گئی۔

سوال: اس ضمیر کی تمیز جس طرح نکرہ ہوتی ہے، اسی طرح (مَا) بھی ہوتا ہے جیسے اس آیت کریمہ میں: (فَنِعِمَّا هِیَ) تو مصنف نے اس کو بیان کیوں نہیں کیا؟

جواب: یہ (مَا) بنا بر تحقیق بمعنی نکرہ ہے، کیونکہ (فَنِعِمَّاهِیَ) کے معنی ہیں: **فَنِعْمَ شَیْئًا هِیَ** یا **فَنِعْمَ خَصْلَةً هِیَ شَیْئًا**، اور (خَصْلَةً) نکرہ ہیں، اسی واسطے مصنف نے ترک کیا۔

کبھی فاعل کے اسمِ ظاہر ہونے کے باوجود یہ تمیز آتی ہے، مگر اس سے تاکید مقصود ہوتی ہے، نہ رفعِ ابہام جیسے:

تـزود مثل زاد ابيك فينـا　　　فـنـعم الزّاد زاد ابيك زادًا

کہ (زَادًا) سے اَلزَّاد کی تاکید مقصود ہے، 'مبرّد'، اور 'ابن سراج' نے اس کو جائز رکھا، 'سیبویہ' نے ممنوع قرار دیا، (زَادًا) کے متعلق کہا کہ یہ **تزوّد** کا مفعول بہ ہے، تو **مثل زاد ابيك** صفت ہوا۔

۵ **قوله: نكرة:**

سوال: تمیز تو نکرہ ہی ہوتی ہے، پھر تصریح کی ضرورت کیوں پیش آئی؟

جواب: تاکہ کوئی اس تمیز پر الف لام کے دخول کا جواز تو ہم نہ کر بیٹھے جیسے کہ عدد کی تمیز پر، بعض کوفیہ کے نزدیک قیاسًا جائز ہے، چنانچہ کہتے ہیں: **الاحد عشر الدّرهم بنصب الدّرهم** جائز ہے، اور دوسرے نحویوں کے نزدیک یہ قبیح ہے۔

٦ **قوله: منصوبة:** منصوبَة کہنے سے اس تمیز سے احتراز ہو گیا جو مجرور (بِمِنْ) ہوتی ہے جیسے: لِلّٰهِ درّہ من فارس، یہ تمیز کبھی منصوب لفظًا ہوتی ہے جیسے: (نِعْمَ رَجُلًا زَیْدٌ)، اور کبھی تقدیرًا جیسے: (نِعْمَ فَتًی زَیْدٌ)، اور کبھی محلًا جیسے: فَنِعِمَّاهِیَ۔

۷۔ **قوله: عائد الیٰ معهود ذهنی:** یعنی واحد کی طرف راجع ہے جو ابتداء غیر معیّن، اور بعد ذکر مخصوص معیّن ہو جاتا ہے، کیونکہ (نِعْمَ) اور (بِئْسَ) کے فاعل میں تنکیر اصل ہے، اس لئے کہ وہ از روئے معنی مخصوص کی خبر ہوتا ہے، اور خبر میں تنکیر اصل ہے، چونکہ غیر معیّن کی مدح وذم میں کوئی فائدہ نہ تھا، اس لئے نحویوں نے التزام کیا کہ فاعل معرف بلامِ عہد ذہنی ہو، یا ضمیر ممیّز بنکرہ منصوبہ، تا کہ صورتاً خبر نہ ہو جائے، اور حقیقتاً نکرہ رہے۔

۸۔ **قولہ: سیاق:** اگر یہ بیائے موحدہ ہو تو بمعنی ماقبل شے ہوتا ہے، اور اگر بیائے مثنّاۃ تحتانی ہو تو بمعنی مابعد شے ہوتا ہے، اور کبھی بمعنی (روش) آتا ہے، اس تقدیر پر ماقبل شے، اور مابعد شے دونوں کو شامل ہوتا ہے، اس معنیٔ عام میں بھی مستعمل ہوتا ہے، چنانچہ ''**الکشف الکبیر**'' میں اس کی تصریح فرمائی۔

۹۔ **قولہ: سیاق الآیة:** اکثر نسخوں میں بیائے مثنّاۃ تحتانی ہے، اس تقدیر پر معنیٔ عام (روش) میں لیا جائے گا، اس لئے کہ (**نِعْمَ الْعَبْدُ**) کا ماقبل (**اِنَّا وَجَدْنَاهُ صَابِرًا**) حضرت ایوب علیہ السلام کے حق میں وارد ہے، اور یہی قرینہ ہے کہ مخصوص (**اَیُّوْبُ**) محذوف ہے، اور (**نِعْمَ الْعَبْدُ**) کے مابعد دوسرا قصہ ہے جو مخصوص بالمدح (**اَیُّوْبُ**) کے محذوف ہونے پر دلالت نہیں کرتا، پس اگر سیاق بمعنی (مابعد شے ہو) تو مخصوص محذوف پر دلالت نہ ہوگی۔۱۲

(1) **الی معهود:** جو ضمیر کے ذکر سے پیشتر معلوم فی الذہن ہو، معہود **عهدت زیدًا اذا ادرکته** سے ماخوذ ہے تو بمعنی معلوم ہوا۔

(2) **اذا دَلَّ علیه:** بتقدیر مضاف ہے ای **علٰی تعینهٗ** ہے۔

(3) **قرینه:** بمعنی مناسبت معنوی ہے۔۱۲

ترکیب

قوله: وقد یکون فاعلهٗ اسمًا مضافًا الی المعرّف باللّام:

اس میں (و) حرفِ عطف یا استیناف مبنی بر فتح، (قَدْ) حرفِ تقلیل مبنی بر سکون، (یَکُوْنُ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً (فعل ناقص) صیغہ واحد مذکر غائب، (فَاعِلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف،

(هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی برضم راجع بسوئے (نَعِمَ)، (فَاعِلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کراسم، (اِسْمًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً موصوف، (مُضَافًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسمِ مفعول صیغہ واحد مذکر، اس میں (هُو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع بسوئے موصوف، (اِلٰی) حرفِ جار مبنی برسکون، (اَلْمُعَرَّفِ) میں (ال) حرفِ تعریف مبنی برسکون، (مُعَرَّفِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً اسمِ مفعول صیغہ واحد مذکر، اس میں (هُو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع بسوئے موصوف مقدر، (بِا) حرفِ جار مبنی برکسر، (اَللَّامِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (مُعَرَّفِ) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر صفت، موصوف مقدر (اَلْاِسْمِ) اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (مُضَافًا) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر صفت، (اِسْمًا) موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر، (یَکُوْنُ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

قوله: نحو نِعمَ صاحب الرّجل زيد: اس میں (نَحْوُ) مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (نِعْمَ صَاحِبُ الرَّجُلِ زَيْدٌ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً مضاف الیہ، (نَحْوُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُهٗ) مقدر کی، (مِثَالُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی برضم راجع بسوئے (نَعِمَ) جس کا فاعل معرف باللّام کی طرف مضاف ہو، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ نِعْمَ صَاحب الرَّجل زَيد: اس میں (نِعْمَ) فعل ماضی معروف مبنی برفتح (فعلِ مدح) صیغہ واحد مذکر غائب، (صَاحِبُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (اَلرَّجُلِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل، (نِعْمَ) فعلِ مدح اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر خبر مقدم، (زَيْدٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مخصوص بالمدح مبتدائے مؤخر، مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا، یا (نِعْمَ صَاحِبُ الرَّجُلِ) فعل فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ اور (زَيْدٌ) خبر اپنے مبتدائے مقدر (هُو) سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

قوله: وقد يكون ضميرًا مستترًا مميّزًا بنكرةٍ منصوبةٍ: اس میں (و) حرفِ عطف مبنی برفتح، (قَدْ) حرفِ تقلیل مبنی برسکون، (یَکُوْنُ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر

بارزہ مرفوع لفظاً (فعل ناقص) صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے (فَاعِلُهُ)، (ضَمِيْرًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً موصوف، (مُسْتَتِرًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف، (مُسْتَتِرًا) اسمِ فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر صفتِ اوّل، (مُمَيَّزًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسمِ مفعول صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف، (بَا) حرفِ جار مبنی بر کسر، (نَكِرَةٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً موصوف، (مَنْصُوْبَةٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً اسمِ مفعول صیغہ واحد مؤنث، اس میں (هِيَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف، (مَنْصُوْبَةٍ) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر صفت، (نَكِرَةٍ) موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (مُمَيَّزًا) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر صفت دوم، (ضَمِيْرًا) موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر، (يَكُوْنُ) فعلِ ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قوله: مثل نِعْمَ رَجلاً زَيد: اس میں (مِثْلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (نِعْمَ رَجُلاً زَيْدٌ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً مضاف الیہ، (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُهُ) مقدر کی، (مِثَالُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی برضم راجع بسوئے (نِعْمَ) جس کا فاعل ضمیر مستتر ممیّز بنکرۂ منصوبہ ہو، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ نِعْمَ رَجلاً زَيد: اس میں (نِعْمَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح (فعلِ مدح) صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ مُمیّز مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے معہود غائب، (رَجُلاً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً تمیز، ممیّز اپنی تمیز سے مل کر فاعل، (نِعْمَ) فعلِ مدح اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر خبر مقدم، (زَيْدٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مبتدائے مؤخر، مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

یا (نِعْمَ رَجُلاً زَيْدٌ) فعل فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ اور (زَيْدٌ) اپنے مبتدائے محذوف (ھو) سے

مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

قولہ: والضَّمیر المستتِر عَائد الٰی مَعھود ذَھنی: اس میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اَلضَّمِیْرُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً موصوف، (اَلْمُسْتَتِرُ) میں (ال) حرفِ تعریف مبنی بر سکون، (مُسْتَتِرُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف، (مُسْتَتِرُ) اسمِ فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتدا، (عَائِدٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا، (اِلٰی) حرفِ جار مبنی بر سکون، (مَعْھُوْدٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً موصوف، (ذَھْنِیٍّ) مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح مجرور لفظاً اسمِ منسوب صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف، (ذَھْنِیٍّ) اسمِ منسوب اپنے نائب فاعل سے مل کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور مل ظرفِ لغو، (عَائِدٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

فائدہ: مَعْھُوْد اسمِ مفعول ہے، پھر بھی اس کو عمل نہیں دیا گیا، اس لئے کہ یہاں پر موصوف واقع ہے، اور موصوف ہونا یا مصغّر ہونا مانعِ عمل ہے، کیونکہ یہ مشابہت فعل کی بنا پر عمل کرتا ہے، اور موصوف یا مصغّر ہونا علامت اسم ہے جس سے جہت اسمیّت مترجح، اور مشابہت فعل ضعیف ہو جاتی ہے۔

قولہ: وقَد یحذَف المخصوص اذَا دلَّ علَیه قَرینَة: اس میں (و) حرفِ عطف یا استیناف مبنی بر فتح، (قَدْ) حرفِ تقلیل مبنی بر سکون، (یُحْذَفُ) فعل مضارع مجہول صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب، (اَلْمَخْصُوْصُ) میں (ال) حرفِ تعریف مبنی بر سکون، (مَخْصُوْصُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ مفعول صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف مقدر (اَلْاِسْمُ)، (مَخْصُوْصٌ) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت، موصوف مقدر (اَلْاِسْمُ) اپنی صفت سے مل کر نائب فاعل، (اِذَا) ظرفِ زمان مبنی بر سکون منصوب محلاً مضاف، (دَلَّ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب، (عَلٰی) حرفِ جار مبنی بر سکون، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر کسر راجع بسوئے (اَلْمَخْصُوْصُ)، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (قَرِیْنَۃٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع

لفظاً فاعل، (دَلَّ) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر مضاف الیہ، (اِذَا) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ، (یُحْذَفُ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

قوله: مثل نِعمَ العَبد ای نِعم العَبد ایُّوب: اس میں (مِثْلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (نِعْمَ الْعَبْدُ) مراد اللفظ معطوف علیہ یا مبدل منہ، (اَیْ) حرفِ تفسیر مبنی بر سکون، (نِعْمَ الْعَبْدُ اَیُّوْبُ) مراد اللفظ عطف بیان یا بدل الکل، معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے مل کر یا مبدل منہ اپنے بدل الکل سے مل کر مضاف الیہ مجرور تقدیرًا، (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُهٗ) مقدر کی، (مِثَالُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے مخصوص محذوف، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

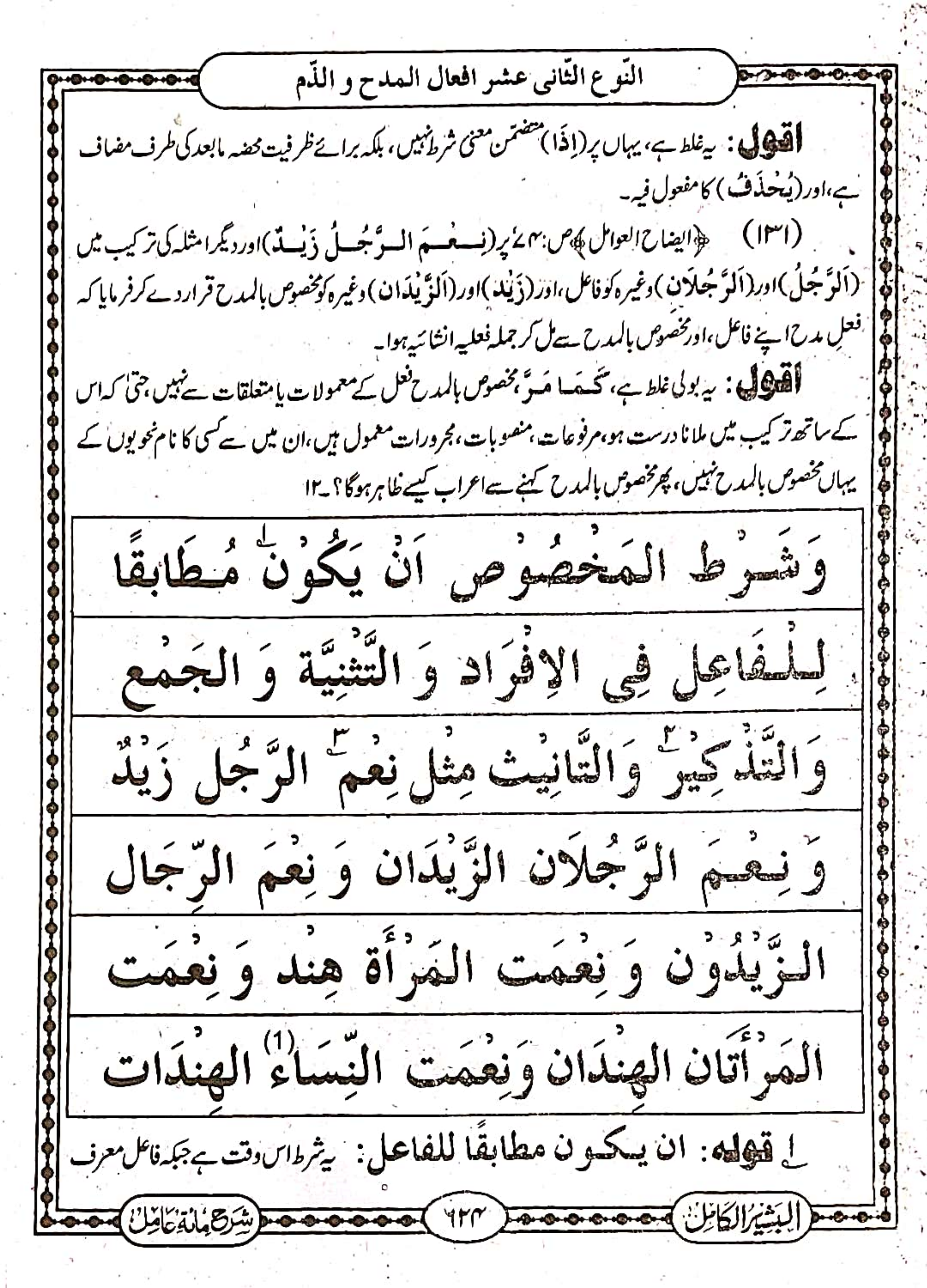
بر تقدیر ارادهٔ معنیٰ نِعمَ العَبد: میں (نِعْمَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح (فعلِ مدح) صیغہ واحد مذکر غائب، (اَلْعَبْدُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً فاعل، (نِعْمَ) فعلِ مدح اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر خبر مقدم، (اَیُّوْبُ) غیر منصرف مرفوع لفظاً مخصوص بالمدح مبتدائے محذوف مؤخر، مبتدائے محذوف مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

نِعمَ العَبد ایّوب: میں (نِعْمَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح (فعلِ مدح) صیغہ واحد مذکر غائب، (اَلْعَبْدُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً فاعل، (نِعْمَ) فعلِ مدح اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر خبر مقدم، (اَیُّوْبُ) غیر منصرف مرفوع لفظاً مخصوص بالمدح مبتدائے مؤخر، مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

قوله: والقَرینة سیَاق الآیة: اس میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اَلْقَرِیْنَةُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مبتدا، (سِیَاقُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (اَلْآیَةِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ، (سِیَاقُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔۱۲

دیوبندی نحودانی پر صدر العلماء کا علمی محاسبہ

(۱۳۰) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص: ۳۰۷ پر (وَقَدْ یُحْذَفُ الْمَخْصُوْصُ اِذَا دَلَّ عَلَیْهِ قَرِیْنَةٌ) کی ترکیب میں (قَدْ یُحْذَفُ الْمَخْصُوْصُ) کو جزائے مقدم، اور (اِذَا دَلَّ عَلَیْهِ قَرِیْنَةٌ) کو شرطِ مؤخر قرار دیا ہے۔



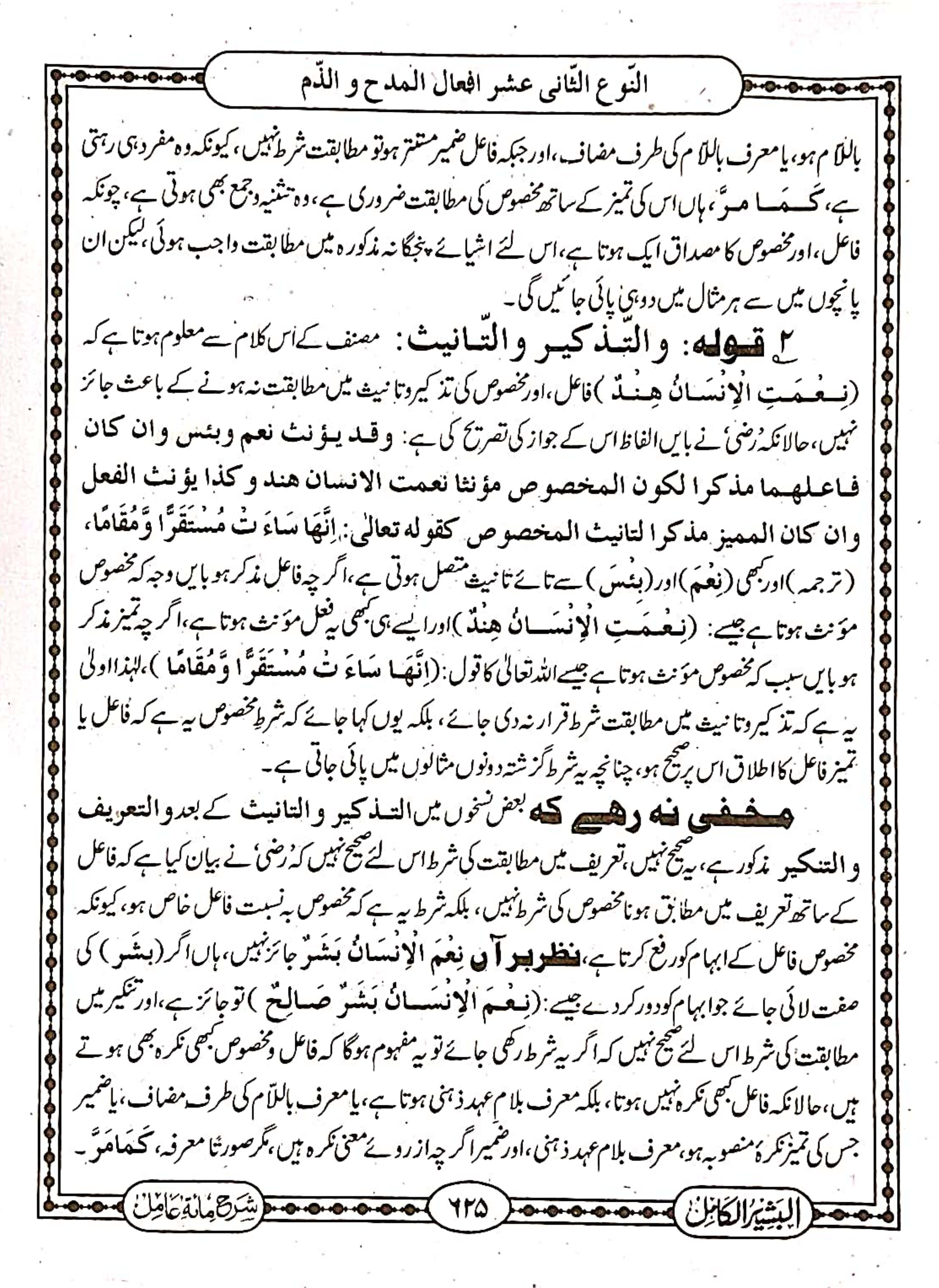
اقول: یہ غلط ہے، یہاں پر (اِذَا) متضمن معنیٰ شرط نہیں، بلکہ برائے ظرفیت محضہ مابعد کی طرف مضاف ہے، اور (یُحْذَفُ) کا مفعول فیہ۔

(۱۳۱) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:۲۴۷ پر (نِعْمَ الرَّجُلُ زَیْدٌ) اور دیگر امثلہ کی ترکیب میں (اَلرَّجُلُ) اور (اَلرَّجُلاَنِ) وغیرہ کو فاعل، اور (زَیْد) اور (اَلزَّیْدَان) وغیرہ کو مخصوص بالمدح قرار دے کر فرمایا کہ فعلِ مدح اپنے فاعل، اور مخصوص بالمدح سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

اقول: یہ بولی غلط ہے، کَمَا مَرَّ، مخصوص بالمدح فعل کے معمولات یا متعلقات سے نہیں، حتیٰ کہ اس کے ساتھ ترکیب میں ملانا درست ہو، مرفوعات، منصوبات، مجرورات معمول ہیں، ان میں سے کسی کا نام نحویوں کے یہاں مخصوص بالمدح نہیں، پھر مخصوص بالمدح کہنے سے اعراب کیسے ظاہر ہوگا؟۔۱۲

وَشَرْطُ الْمَخْصُوْصِ اَنْ يَّكُوْنَ مُطَابِقًا لِلْفَاعِلِ فِي الْاِفْرَادِ وَ التَّثْنِيَّةِ وَ الْجَمْعِ وَالتَّذْكِيْرِ وَالتَّانِيْثِ مِثْلُ نِعْمَ الرَّجُلُ زَيْدٌ وَنِعْمَ الرَّجُلَانِ الزَّيْدَانِ وَ نِعْمَ الرِّجَالُ الزَّيْدُوْنَ وَ نِعْمَتِ الْمَرْأَةُ هِنْدٌ وَ نِعْمَتِ الْمَرْأَتَانِ الْهِنْدَانِ وَنِعْمَتِ النِّسَاءُ الْهِنْدَاتُ

۱؎ **قوله: ان یکون مطابقًا للفاعل:** یہ شرط اس وقت ہے جبکہ فاعل معرف



باللام ہو، یا معرف باللام کی طرف مضاف، اور جبکہ فاعل ضمیر مستتر ہوتو مطابقت شرط نہیں، کیونکہ وہ مفرد ہی رہتی ہے، کَمَا مرَّ، ہاں اس کی تمیز کے ساتھ مخصوص کی مطابقت ضروری ہے، وہ تثنیہ وجمع بھی ہوتی ہے، چونکہ فاعل، اور مخصوص کا مصداق ایک ہوتا ہے، اس لئے اشیائے پنجگانہ مذکورہ میں مطابقت واجب ہوئی، لیکن ان پانچوں میں سے ہر مثال میں دو ہی پائی جائیں گی۔

۲ **قوله: والتّذكير والتّانيث:** مصنف کے اس کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ (نِعْمَتِ الْاِنْسَانُ هِنْدٌ) فاعل، اور مخصوص کی تذکیر و تانیث میں مطابقت نہ ہونے کے باعث جائز نہیں، حالانکہ رضیؒ نے بایں الفاظ اس کے جواز کی تصریح کی ہے: **وقد يؤنث نعم وبئس وان كان فاعلهما مذكرا لكون المخصوص مؤنثا نعمت الانسان هند وكذا يؤنث الفعل وان كان المميز مذكرا لتانيث المخصوص كقوله تعالىٰ: اِنَّهَا سَاءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا،** (ترجمہ) اور کبھی (نِعْمَ) اور (بِئْسَ) سے تائے تانیث متصل ہوتی ہے، اگر چہ فاعل مذکر ہو بایں وجہ کہ مخصوص مؤنث ہوتا ہے جیسے: (نِعْمَتِ الْاِنْسَانُ هِنْدٌ) اور ایسے ہی کبھی یہ فعل مؤنث ہوتا ہے، اگر چہ تمیز مذکر ہو بایں سبب کہ مخصوص مؤنث ہوتا ہے جیسے اللہ تعالیٰ کا قول: (اِنَّهَا سَاءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا)، لہٰذا اولیٰ یہ ہے کہ تذکیر و تانیث میں مطابقت شرط قرار نہ دی جائے، بلکہ یوں کہا جائے کہ شرطِ مخصوص یہ ہے کہ فاعل یا تمیز فاعل کا اطلاق اس پر صحیح ہو، چنانچہ یہ شرط گزشتہ دونوں مثالوں میں پائی جاتی ہے۔

مخفی نہ رہے کہ بعض نسخوں میں التذکیر و التانیث کے بعد والتعریف والتنکیر مذکور ہے، یہ صحیح نہیں، تعریف میں مطابقت کی شرط اس لئے صحیح نہیں کہ رضیؒ نے بیان کیا ہے کہ فاعل کے ساتھ تعریف میں مطابق ہونا مخصوص کی شرط نہیں، بلکہ شرط یہ ہے کہ مخصوص بہ نسبت فاعل خاص ہو، کیونکہ مخصوص فاعل کے ابہام کو رفع کرتا ہے، **نظر بر آں** نِعْمَ الْاِنْسَانُ بَشَرٌ جائز نہیں، ہاں اگر (بشر) کی صفت لائی جائے جو ابہام کو دور کردے جیسے: (نِعْمَ الْاِنْسَانُ بَشَرٌ صَالِحٌ) تو جائز ہے، اور تنکیر میں مطابقت کی شرط اس لئے صحیح نہیں کہ اگر یہ شرط رکھی جائے تو یہ مفہوم ہوگا کہ فاعل و مخصوص کبھی نکرہ بھی ہوتے ہیں، حالانکہ فاعل کبھی نکرہ نہیں ہوتا، بلکہ معرف بلامِ عہد ذہنی ہوتا ہے، یا معرف باللّام کی طرف مضاف، یا ضمیر جس کی تمیز نکرۂ منصوبہ ہو، معرف بلام عہد ذہنی، اور ضمیر اگر چہ از روئے معنیٰ نکرہ ہیں، مگر صورتًا معرفہ، کَمَامَرَّ۔

۳ قوله: مثل نعم الرّجل الخ: ان چھ مثالوں میں سے ہر ایک میں اشیائے پنجگانہ مذکورہ سے دو پائی جاتی ہیں، چنانچہ اوّل مثال میں تذکیر وافراد، اور دوم میں تذکیر وتثنیہ، اور سوم میں تذکیر وجمع، اور چہارم میں تانیث وافراد، اور پنجم میں تانیث وتثنیہ، اور ششم میں تانیث وجمع۔۱۲

(1) النّساء: اِمرأۃ کی جمع ہے من غیر لفظہٖ۔۱۲

ترکیب

قوله: وشرط المخصوص ان يكون مطابقًا للفاعل فى الافراد والتثنية والجمع والتذكير والتانيث: اس میں (و) حرفِ عطف یا استیناف مبنی برفتح، (شَرْطُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظًا مضاف، (اَلْمَخْصُوْصِ) میں (ال) حرفِ تعریف مبنی برسکون، (مَخْصُوْصِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظًا اسمِ مفعول صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلًا مبنی برفتح یا برضم راجع بسوئے موصوف مقدر (اَلْاِسْم)، (مَخْصُوْصِ) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر صفت، موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، (اَنْ) ناصبہ موصولِ حرفی مبنی برسکون، (يَكُوْنَ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ منصوب لفظًا (فعل ناقص) صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلًا مبنی برفتح راجع بسوئے (اَلْمَخْصُوْص)، (مُطَابِقًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظًا اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلًا مبنی برفتح راجع بسوئے (اِسْم)، (ل) حرفِ جار مبنی برکسر، (اَلْفَاعِلِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظًا، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو اوّل، (فِي) حرفِ جار مبنی برسکونِ مقدر، (اَلْاِفْرَادِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظًا معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی برفتح، (اَلتَّثْنِيَةِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظًا معطوف، (و) حرفِ عطف مبنی برفتح، (اَلْجَمْعِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظًا معطوف، (و) حرفِ عطف مبنی برفتح، (اَلتَّذْكِيْرِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظًا معطوف، (و) حرفِ عطف مبنی برفتح، (اَلتَّانِيْثِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظًا معطوف، (اَلْاِفْرَادِ) معطوف علیہ اپنے تمام معطوفات سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو دوم، (مُطَابِقًا) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور دونوں ظرفِ لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر، (يَكُوْنَ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ

ہوکر صلہ، (اَنْ) ناصبہ موصولِ حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہوکر خبر مرفوع محلا ،مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

قوله: مثل نعم الرّجل زيد ونعم الرّجلان الزّيدان ونعم الرّجال الزّيدون ونعمت المرأة هند ونعمت المرأتان الهندان ونعمت النساء الهندات: اس میں (مِثْلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مضاف، (نِعْمَ الرَّجُلُ زَيْدٌ) مراد اللفظ مجرور تقدیرًا معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (نِعْمَ الرَّجُلَانِ الزَّيْدَانِ) مراد اللفظ مجرور تقدیرًا معطوف، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح (نِعْمَ الرِّجَالُ الزَّيْدُوْنَ) مراد اللفظ مجرور تقدیرًا معطوف، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (نِعْمَتِ الْمَرْأَةُ هِنْدٌ) مراد اللفظ مجرور تقدیرًا معطوف، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (نِعْمَتِ الْمَرْأَتَانِ الْهِنْدَانِ) مراد اللفظ مجرور تقدیرًا معطوف، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (نِعْمَتِ النِّسَاءُ الْهِنْدَاتُ) مراد اللفظ مجرور تقدیرًا معطوف، معطوف علیہ اپنے تمام معطوفات سے مل کر مضاف الیہ، (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُهُ) مقدر کی، (مِثَالُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے مخصوص جو فاعل کے ساتھ افراد وتثنیہ وغیرہ میں مطابق ہو، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ نِعْمَ الرّجل زَيد: میں (نِعْمَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح (فعل مدح) صیغہ واحد مذکر غائب، (اَلرَّجُلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا فاعل، (نِعْمَ) فعل مدح اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر خبر مقدم، (زَيْدٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مخصوص بالمدح مبتدائے مؤخر، مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

یا (نِعْمَ الرَّجُلُ) بترکیب سابق جملہ فعلیہ انشائیہ، اور (زَيْدٌ) مع مبتدائے محذوف جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

نعم الرّجلان الزّيدان: میں (نِعْمَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح (فعل مدح) صیغہ واحد مذکر غائب، (اَلرَّجُلَانِ) مثنیٰ مرفوع بالف ماقبل مفتوح فاعل، (نِعْمَ) فعل مدح اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر خبر مقدم، (اَلزَّيْدَانِ) مثنیٰ مرفوع بالف ماقبل مفتوح مخصوص بالمدح مبتدائے مؤخر، مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

یا(نِعْمَ الرَّجُلَانِ) بترکیب سابق جملہ فعلیہ انشائیہ،اور(اَلزَّیْدَانِ) مع مبتدائے محذوف جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

نعم الرّجال الزّیدون: میں(نِعْمَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح (فعل مدح) صیغہ واحد مذکر غائب،(اَلرِّجَالُ) جمع مکسر منصرف مرفوع لفظاً فاعل،(نِعْمَ) فعل مدح اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر خبر مقدم،(اَلزَّیْدُوْنَ) جمع مذکر سالم مرفوع بواؤ ماقبل مضموم مخصوص بالمدح مبتدائے مؤخر،مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

یا(نِعْمَ الرِّجَالُ) بترکیب سابق جملہ فعلیہ انشائیہ،اور(اَلزَّیْدُوْنَ) مع مبتدائے محذوف جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

نعمت المرأة هند: میں(نِعْمَتْ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح (فعل مدح) صیغہ واحد مؤنث غائب،(اَلْمَرْأَةُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً فاعل،(نِعْمَتْ) فعل مدح اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر خبر مقدم،(هِنْدٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مخصوص بالمدح مبتدائے مؤخر،مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

یا(نِعْمَتِ الْمَرْأَةُ) بترکیب سابق جملہ فعلیہ انشائیہ،اور(هِنْدٌ) مع مبتدائے محذوف جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

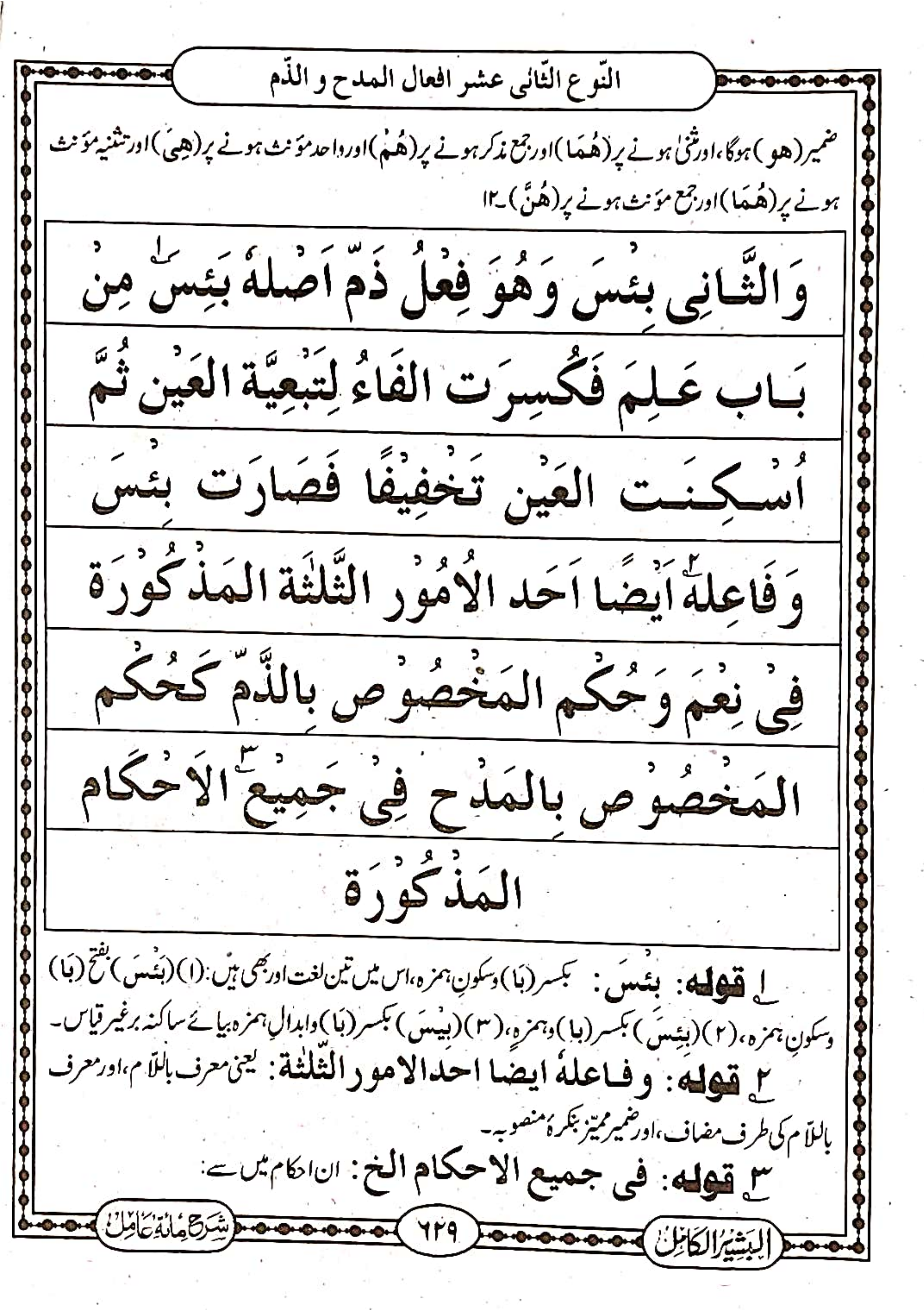
نعمتِ المرأتان الهندان: میں(نِعْمَتْ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح،(تا) علامت تانیث مبنی بر سکونِ مقدر کسرۂ موجودہ حرکت تخلص من السکونین (فعل مدح) صیغہ واحد مؤنث غائب،(اَلْمَرْأَتَانِ) تثنیہ مرفوع بالف ماقبل مفتوح فاعل،(نِعْمَتْ) فعل مدح اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر خبر مقدم،(اَلْهِنْدَانِ) تثنیہ مرفوع بالف ماقبل مفتوح مخصوص بالمدح مبتدائے مؤخر،مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

یا(نِعْمَتِ الْمَرْأَتَانِ) بترکیب سابق جملہ فعلیہ انشائیہ،اور(اَلْهِنْدَانِ) مع مبتدائے محذوف جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

نعمت النّساء الهندات: میں(نِعْمَتْ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح،(تا) علامت تانیث مبنی بر سکونِ مقدر کسرۂ موجودہ حرکت تخلص من السکونین (فعل مدح) صیغہ واحد مؤنث غائب،(اَلنِّسَاءُ) جمع مکسر منصرف مرفوع لفظاً فاعل،(نِعْمَتْ) فعل مدح اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر خبر مقدم،(اَلْهِنْدَاتُ) جمع مؤنث سالم مرفوع لفظاً مخصوص بالمدح مبتدائے مؤخر،مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

یا(نِعْمَتِ النِّسَاءُ) بترکیب سابق جملہ فعلیہ انشائیہ،اور(اَلْهِنْدَاتُ) مع مبتدائے محذوف جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

یادرہے کہ دو جملے کرنے کی صورت میں مخصوص بالمدح کے واحد مذکر ہونے پر مبتدائے محذوف



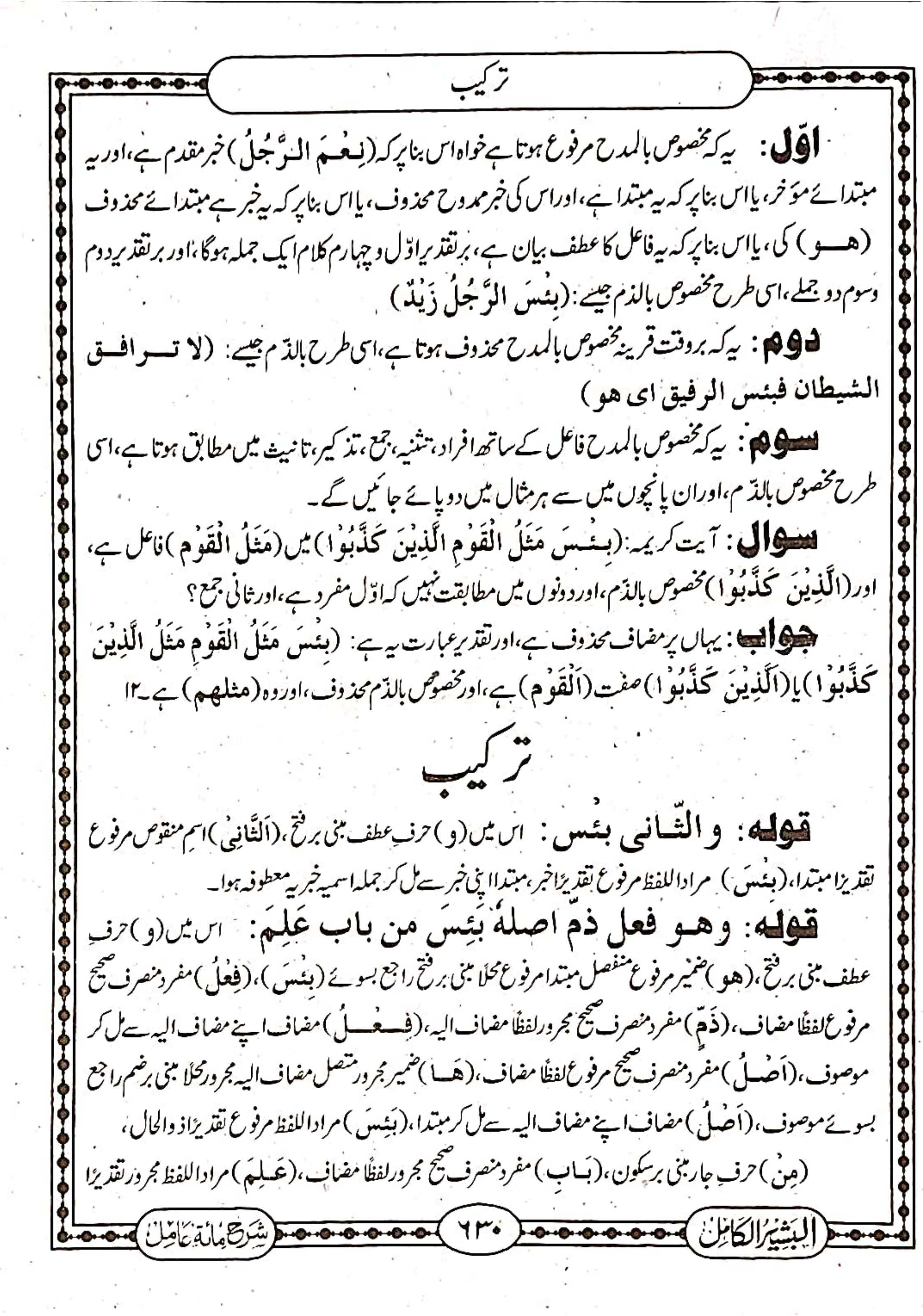
ضمیر (ھو) ہوگا، اور مثنیٰ ہونے پر (ھُمَا) اور جمع مذکر ہونے پر (ھُمْ) اور واحد مؤنث ہونے پر (ھِیَ) اور تثنیہ مؤنث ہونے پر (ھُمَا) اور جمع مؤنث ہونے پر (ھُنَّ)۔۱۲

وَالثَّانِی بِئْسَ وَهُوَ فِعْلُ ذَمٍّ اَصْلُهٗ بَئِسَ[۱] مِنْ بَابِ عَلِمَ فَكُسِرَتِ الْفَاءُ لِتَبْعِيَّةِ الْعَيْنِ ثُمَّ اُسْكِنَتِ الْعَيْنُ تَخْفِيْفًا فَصَارَتْ بِئْسَ وَفَاعِلُهٗ[۲] اَيْضًا اَحَدُ الْاُمُوْرِ الثَّلٰثَةِ الْمَذْكُوْرَةِ فِیْ نِعْمَ وَحُكْمُ الْمَخْصُوْصِ بِالذَّمِّ كَحُكْمِ الْمَخْصُوْصِ بِالْمَدْحِ فِیْ جَمِيْعِ[۳] الْاَحْكَامِ الْمَذْكُوْرَةِ

[۱] **قوله: بِئْسَ:** بکسر (بَا) وسکونِ ہمزہ، اس میں تین لغت اور بھی ہیں: (۱) (بَئْسَ) بفتح (بَا) وسکونِ ہمزہ، (۲) (بِئِسَ) بکسر (بَا) وہمزہ، (۳) (بِیْسَ) بکسر (بَا) وابدالِ ہمزہ بیائے ساکنہ برغیر قیاس۔

[۲] **قوله: وفاعلهٗ ايضا احدالامور الثّلٰثة:** یعنی معرف باللّام، اور معرف باللّام کی طرف مضاف، اور ضمیر ممیّز بنکرۂ منصوبہ۔

[۳] **قوله: فی جميع الاحكام الخ:** ان احکام میں سے:



اوّل: یہ کہ مخصوص بالمدح مرفوع ہوتا ہے خواہ اس بنا پر کہ (نِعْمَ الرَّجُلُ) خبر مقدم ہے، اور یہ مبتدائے مؤخر، یا اس بنا پر کہ یہ مبتدا ہے، اور اس کی خبر ممدوح محذوف، یا اس بنا پر کہ یہ خبر ہے مبتدائے محذوف (ھو) کی، یا اس بنا پر کہ یہ فاعل کا عطف بیان ہے، بر تقدیر اوّل و چہارم کلام ایک جملہ ہوگا، اور بر تقدیر دوم وسوم دو جملے، اسی طرح مخصوص بالذم جیسے: (بِئْسَ الرَّجُلُ زَیْدٌ)

دوم: یہ کہ بروقت قرینہ مخصوص بالمدح محذوف ہوتا ہے، اسی طرح بالذّم جیسے: (لا ترافق الشیطان فبئس الرفیق ای هو)

سوم: یہ کہ مخصوص بالمدح فاعل کے ساتھ افراد، تثنیہ، جمع، تذکیر، تانیث میں مطابق ہوتا ہے، اسی طرح مخصوص بالذّم، اور ان پانچوں میں سے ہر مثال میں دو پائے جائیں گے۔

سوال: آیت کریمہ: (بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِیْنَ کَذَّبُوْا) میں (مَثَلُ الْقَوْم) فاعل ہے، اور (الَّذِیْنَ کَذَّبُوْا) مخصوص بالذّم، اور دونوں میں مطابقت نہیں کہ اوّل مفرد ہے، اور ثانی جمع؟

جواب: یہاں پر مضاف محذوف ہے، اور تقدیر عبارت یہ ہے: (بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ مَثَلُ الَّذِیْنَ کَذَّبُوْا) یا (الَّذِیْنَ کَذَّبُوْا) صفت (الْقَوْم) ہے، اور مخصوص بالذّم محذوف، اور وہ (مثلهم) ہے۔۱۲

ترکیب

قوله: والثّانی بئس: اس میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اَلثَّانِیْ) اسمِ منقوص مرفوع تقدیراً مبتدا، (بِئْسَ) مراد اللفظ مرفوع تقدیراً خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قوله: وهو فعل ذمّ اصلهٗ بَئِسَ من باب عَلِمَ: اس میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (ھو) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے (بِئْسَ)، (فِعْلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (ذَمّ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ، (فِعْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر موصوف، (اَصْلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے موصوف، (اَصْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، (بَئِسَ) مراد اللفظ مرفوع تقدیراً ذوالحال، (مِنْ) حرفِ جار مبنی بر سکون، (بَابِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف، (عَلِمَ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً

مضاف الیہ، (بَـابِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَـابِتًـا) مقدر کا، (ثَـابِتًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظًا اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلًا مبنی بر فتح راجع بسوئے ذوالحال، (ثَـابِتًـا) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر خبر، (اَصْـلُهٗ) مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر صفت، (فِـعْلُ ذَمٍّ) موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر، (هو) مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قوله: فکسرت الفَاءُ لتبعيّة العين: اس میں (فَا) فصیحہ مبنی بر فتح، (کُسِرَتِ) فعل ماضی مجہول مبنی بر فتح، (تَـا) علامت تانیث مبنی بر سکونِ مقدر کسرۂ موجودہ حرکت تخلص من السکونین صیغہ واحد مؤنث غائب، (اَلْفَاءُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظًا نائب فاعل، (ل) حرفِ جار مبنی بر کسر، (تَبْعِيَّةِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظًا مصدرِ جعلی مضاف، (اَلْـعَيْـنِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظًا منصوب معنًی بنا بر مفعولیت، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (کُسِـرَتِ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا، شرط محذوف (اِذَا کَانَ الْاَمْرُ کَذٰلِكَ) اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

قوله: ثم اسكنت العين تخفيفا: اس میں (ثُمَّ) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اُسْکِنَتِ) فعل ماضی مجہول مبنی بر فتح، (تَا) علامت تانیث مبنی بر سکونِ مقدر کسرۂ موجودہ حرکت تخلص من السکونین صیغہ واحد مؤنث غائب، (اَلْعَيْنُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظًا نائب فاعل، (تَـخْـفِيْفًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظًا مفعول لہٗ، (اُسْکِنَتِ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور مفعول لہٗ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

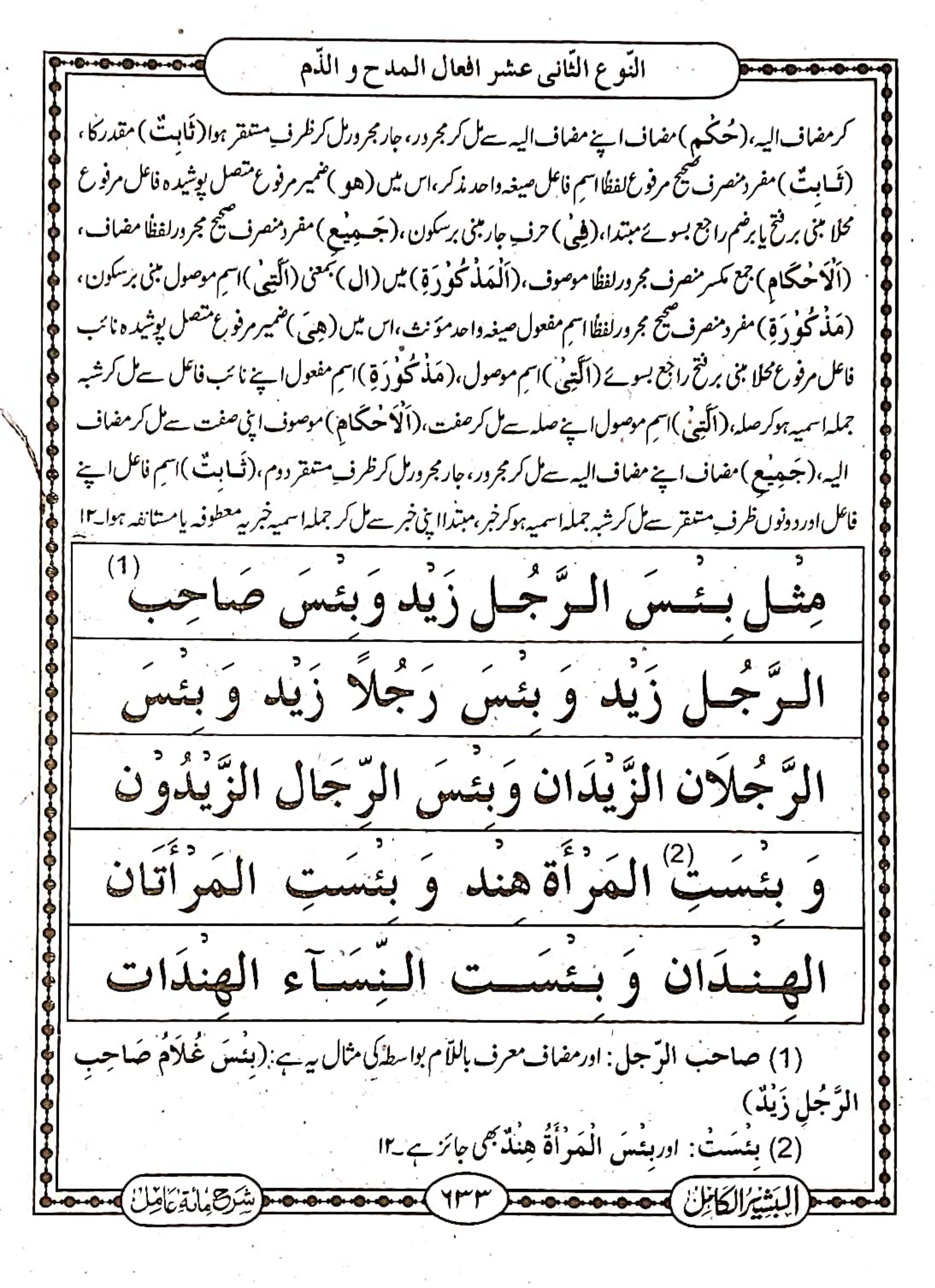
قوله: فصارت بئس: میں (فَا) حرفِ عطف مبنی بر فتح برائے ترتیب بلامہلت، (صَـارَتْ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح (فعل ناقص) صیغہ واحد مؤنث غائب، اس میں (هِيَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلًا مبنی بر فتح راجع بسوئے (بِئْسَ)، (بِئْسَ) مراد اللفظ منصوب تقدیرًا خبر، (صَارَتْ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قوله: وفاعلهٗ ايضا احد الامور الثّلثة المذكورة فى نعم:
اس میں (و) حرفِ عطف یا استیناف مبنی بر فتح، (فَاعِلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظًا مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلًا مبنی بر ضم راجع بسوئے (بِـئْسَ)، (فَـاعِلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، (اَحَدُ)

مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (اَلْاُمُوْرِ) جمع مکسر منصرف مجرور لفظاً موصوف، (اَلثَّلٰثَةِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً صفت اوّل، (اَلْمَذْكُوْرَةِ) میں (ال) بمعنی (اَلَّتِیْ) اسمِ موصول مبنی برسکون، (مَذْكُوْرَةِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً اسمِ مفعول صیغہ واحد مؤنث، اس میں (هِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع بسوئے اسمِ موصول، (فِیْ) حرف جار مبنی برسکون، (نِعْمَ) مراداللفظ مجرور تقدیراً، جار مجرور مل کر ظرف لغو، (مَذْكُوْرَةِ) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر صلہ، (اَلَّتِیْ) اسمِ موصول اپنے صلہ سے مل کر صفت دوم، (اَلْاُمُوْرِ) موصوف اپنی دونوں صفت سے مل کر مضاف الیہ، (اَحَدُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

قوله: ایضا: (اَیْضًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعولِ مطلق (آضَ) فعل مقدر کا، (آضَ) فعل ماضی معروف مبنی برفتح صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع بسوئے حکمِ فاعلِ (نِعْمَ)، (آضَ) فعل اپنے فاعل اور مفعولِ مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معترضہ ہوا۔

قوله: وحکم المخصوص بالذّم کحکم المخصوص بالمدح فی جمیع الاحکام المذکورة: اس میں (و) حرفِ عطف یا استیناف مبنی برفتح، (حُكْمُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (اَلْمَخْصُوْصِ) میں (ال) حرفِ تعریف مبنی برسکون، (مَخْصُوْصِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً اسمِ مفعول صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح یا برضم علیٰ اختلافِ القولین راجع بسوئے موصوف مقدر (اَلْاِسْمِ)، (بَا) حرفِ جار مبنی برکسر، (اَلذَّمِّ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (مَخْصُوْصِ) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر صفت، موصوف مقدر (اَلْاِسْمِ) اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ، (حُكْمُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، (كَ) حرفِ جار مبنی برفتح، (حُكْمِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف، (اَلْمَخْصُوْصِ) میں (ال) حرفِ تعریف مبنی برسکون، (مَخْصُوْصِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً اسمِ مفعول صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع بسوئے موصوف مقدر، (بَا) حرفِ جار مبنی برکسر، (اَلْمَدْحِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (مَخْصُوْصِ) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر صفت، موصوف مقدر (اَلْاِسْمِ) اپنی صفت سے مل



کرمضاف الیہ، (حُکْم) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا، (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے مبتدا، (فِیْ) حرفِ جار مبنی بر سکون، (جَمِیْعِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف، (اَلْاَحْکَامِ) جمع مکسر منصرف مجرور لفظاً موصوف، (اَلْمَذْکُوْرَۃِ) میں (ال) بمعنیٰ (اَلَّتِیْ) اسمِ موصول مبنی بر سکون، (مَذْکُوْرَۃِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً اسمِ مفعول صیغہ واحد مؤنث، اس میں (ھِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے (اَلَّتِیْ) اسمِ موصول، (مَذْکُوْرَۃِ) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صلہ، (اَلَّتِیْ) اسمِ موصول اپنے صلہ سے مل کر صفت، (اَلْاَحْکَامِ) موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ، (جَمِیْعِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر دوم، (ثَابِتٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور دونوں ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔۱۲

مِثْل بِئْسَ الرَّجُل زَيْد وَبِئْسَ صَاحِبُ[1]
الرَّجُل زَيْد وَ بِئْسَ رَجُلاً زَيْد وَ بِئْسَ
الرَّجُلَان الزَّيْدَان وَبِئْسَ الرِّجَال الزَّيْدُوْن
وَ بِئْسَتِ[2] الْمَرْأَة هِنْد وَ بِئْسَتِ الْمَرْأَتَان
الْهِنْدَان وَ بِئْسَت النِّسَآء الْهِنْدَات

(1) صاحب الرّجل: اور مضاف معرف باللّام بواسطہ کی مثال یہ ہے: (بِئْسَ غُلَامُ صَاحِبِ الرَّجُلِ زَيْدٌ)

(2) بِئْسَتْ: اور بِئْسَ الْمَرْأَةُ هِنْدٌ بھی جائز ہے۔۱۲

ترکیب

قوله: مثل بئس الرّجل زید وبئس صاحب الرّجل زید و بئس رجلا زید وبئس الرّجلان الزّیدان وبئس الرّجال الزّیدون وبئست المرأة هند وبئست المرأتان الهندان و بئست النساء الهندات: اس میں (مِثْلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مضاف، (بِئْسَ الرَّجُلُ زَیْدٌ) مراد اللفظ مجرور تقدیرًا معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (بِئْسَ صَاحِبُ الرَّجُلِ زَیْدٌ) مراد اللفظ مجرور تقدیرًا معطوف، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (بِئْسَ رَجُلاً زَیْدٌ) مراد اللفظ مجرور تقدیرًا معطوف، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (بِئْسَ الرَّجُلَانِ الزَّیْدَانِ) مراد اللفظ مجرور تقدیرًا معطوف، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (بِئْسَ الرِّجَالُ الزَّیْدُوْنَ) مراد اللفظ مجرور تقدیرًا معطوف، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (بِئْسَتِ الْمَرْأَةُ هِنْدٌ) مراد اللفظ مجرور تقدیرًا معطوف، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (بِئْسَتِ الْمَرْأَتَانِ الْهِنْدَانِ) مراد اللفظ مجرور تقدیرًا معطوف، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (بِئْسَتِ النِّسَاءُ الْهِنْدَاتُ) مراد اللفظ مجرور تقدیرًا معطوف، معطوف علیہ اپنے تمام معطوفات سے مل کر مضاف الیہ، (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُهُ) مقدر کی، (مِثَالُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے (بِئْسَ) جس کے مخصوص بالذم کا حکم مخصوص بالمدح کے مانند ہوا احکامِ مذکور میں، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ بئس الرّجل زید: میں (بِئْسَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح (فعل ذم) صیغہ واحد مذکر غائب، (الرَّجُلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا فاعل، (بِئْسَ) فعل ذم اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر خبر مقدم، (زَیْدٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مخصوص بالذم مبتدائے مؤخر، مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

یا (بِئْسَ الرَّجُلُ) فعل فاعل سے مل کر جملہ انشائیہ، اور (زَیْدٌ) خبر اپنے مبتدائے محذوف (هو) سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بئس صاحب الرّجل زید: میں (بِئْسَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح (فعل ذم) صیغہ واحد مذکر غائب، (صَاحِبُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (اَلرَّجُلِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل، (بِئْسَ) فعل ذم اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر خبر مقدم، (زَیْدٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مخصوص بالذم مبتدائے مؤخر، مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

یا (بِئْسَ صَاحِبُ الرَّجُلِ) بترکیب سابق فعل فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا، اور (زَیْدٌ) خبر اپنے مبتدائے محذوف (ھو) سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بئس رجلاً زید: میں (بِئْسَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح (فعل ذم) صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ ممیّز مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم، (رَجُلاً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً تمیز، ممیّز اپنی تمیز سے مل کر فاعل، (بِئْسَ) فعل ذم اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر خبر مقدم، (زَیْدٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مخصوص بالذم مبتدائے مؤخر، مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

یا (بِئْسَ رَجُلاً) بترکیب سابق فعل فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ، اور (زَیْدٌ) خبر اپنے مبتدائے محذوف سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بئس الرّجلان الزّیدان: میں (بِئْسَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح (فعل ذم) صیغہ واحد مذکر غائب، (اَلرَّجُلَانِ) مثنیٰ مرفوع بالف ماقبل مفتوح فاعل، (بِئْسَ) فعل ذم اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر خبر مقدم، (اَلزَّیْدَانِ) مثنیٰ مرفوع بالف ماقبل مفتوح مخصوص بالذم مبتدائے مؤخر، مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

یا (بِئْسَ الرَّجُلَانِ) بترکیب سابق فعل فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ، اور (اَلزَّیْدَانِ) خبر اپنے مبتدائے محذوف (ھُمَا) سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بئس الرّجال الزّیدون: میں (بِئْسَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح (فعل ذم) صیغہ واحد مذکر غائب، (اَلرِّجَالُ) جمع مکسر منصرف مرفوع لفظاً فاعل، (بِئْسَ) فعل ذم اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر خبر مقدم، (اَلزَّیْدُوْنَ) جمع مذکر سالم مرفوع بواؤ ماقبل مضموم مخصوص بالذم مبتدائے مؤخر، مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا، یا بترکیب سابق دو جملے انشائیہ و خبریہ۔

بـئست المرأة هند: میں (بِئْسَتِ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح، (تَا) علامت تانیث مبنی بر سکونِ مقدر کسرۂ موجودہ حرکت تخلص من السکونین صیغہ واحد مؤنث غائب (فعل ذم)، (اَلْمَرْأَةُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً فاعل، (بِئْسَتِ) فعل ذم اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر خبر مقدم، (هِنْدٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مخصوص بالذم مبتدائے مؤخر، مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا، یا بترکیب سابق دو جملے انشائیہ وخبریہ۔

بئست المرأتان الهندان: میں (بِئْسَتِ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح، (تَا) علامت تانیث مبنی بر سکونِ مقدر کسرۂ موجودہ حرکت تخلص من السکونین صیغہ واحد مؤنث غائب (فعل ذم)، (اَلْمَرْأَتَان) تثنیٰ مرفوع بالف ماقبل مفتوح فاعل، (بِئْسَتِ) فعل ذم اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر خبر مقدم، (اَلْهِنْدَان) تثنیٰ مرفوع بالف ماقبل مفتوح مخصوص بالذم مبتدائے مؤخر، مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا، یا بترکیب سابق دو جملے انشائیہ وخبریہ۔

بـئستِ النّساء الهندات: میں (بِئْسَتِ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح، (تَا) علامت تانیث مبنی بر سکونِ مقدر کسرۂ موجودہ حرکت تخلص من السکونین صیغہ واحد مؤنث غائب (فعل ذم)، (اَلنِّسَاءُ) جمع مکسر منصرف مرفوع لفظاً فاعل، (بِئْسَتِ) فعل ذم اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر خبر مقدم، (اَلْهِنْدَاتُ) جمع مؤنث سالم مرفوع لفظاً مخصوص بالذم مبتدائے مؤخر، مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا، یا بترکیب سابق دو جملے انشائیہ وخبریہ۔۱۲

وَالثَّالِث سَآءَ[۱] وَ هُوَ[۲] مُرَادِفٌ[۳] لِبِئْسَ وَ

مُوَافِق لَهٗ فِیْ جَمِیْعِ[۴] وُجُوْهِ الْاِسْتِعْمَال

وَالرَّابِع حَبَّ[۵] بِفَتْحِ الْفَاءِ اَوْ ضَمِّهَا[۶] اَصْلُهٗ



حَبُبَ بِضَمّ العَینْ (1) فَاُسْكِنَت البَاء الاُوْلٰی
وَ اَدْغِمَت فِی الثَّانِیَة عَلٰی اللُّغَة الاُوْلٰی
اَوْنُقِلَت ضَمَّتهَا اِلٰی الحَاء وَاُدْغِمَت البَاء
فِی البَاء عَلٰی اللُّغَة الثَّانِیَة

۱ **قوله: سَاءَ:** مراداس سے وہ (سَآءَ) ہے جوانشائے ذم کے لئے آتا ہے، یہ قیداس لئے لگائی کہ (سَآءَ) اخبار کے لئے بھی آتا ہے، اس تقدیر پر وہ افعالِ ذم سے نہیں، اور (سَآءَ) اصل میں (سَوِءَ) تھا جیسے: (خَافَ) اصل میں (خَوِفَ)، واو بوجہ انفتاح ماقبل الف سے بدل گیا۔

۲ **قوله: وھو مرادف لبئسَ:** کیونکہ دونوں انشائے ذم کے لئے آتے ہیں، اگرچہ (بِئسَ) اعرف ہے (سَاءَ) سے، اس لئے کہ (بِئسَ) انشائے ذم ہی میں مستعمل ہوتا ہے بخلاف (سَاءَ) کہ وہ انشار واخبار دونوں میں، اسی چیز کے پیش نظر "تسہیل" میں (سَاءَ) کو (بِئسَ) کے ملحقات سے شمار کیا ہے جیسے: (حَسُنَ الرَّجُلُ زَیْدٌ) اور (قَضُوَ الرَّجُلُ زَیْدٌ) اور (عَلِمَ الرَّجُلُ زَیْدٌ) کو جو بمعنی (نِعْمَ الْحَسَنُ زَیْدٌ) اور (نِعْمَ الْقَاضِیْ زَیْدٌ) اور (نِعْمَ الْعَالِمُ زَیْدٌ) ہیں، (نِعْمَ) کے ملحقات سے شمار کیا گیا ہے یعنی حَسُنَ، و قَضُوَ، و عَلِمَ کو۔

۳ **قوله: وھو مرادف لِبئسَ:** یعنی افادۂ ذم میں مرادف ہے۔

سوال: جب (سَآءَ) تمام وجوہ استعمال میں مرادف (بِئسَ) ہے تو مصنف نے اس کو (بِئسَ) کے ساتھ ذکر کیوں نہیں کیا؟ (بِئسَ) سے جدا ذکر کرنے کی کیا وجہ؟

جواب: تا کہ دونوں میں من وجہٍ فرق کی طرف اشارہ ہو، اور وہ فرق یہی ہے کہ (بِئسَ) صرف انشائے ذم میں مستعمل ہوتا ہے بخلاف (سَاءَ) کہ وہ انشائے ذم، اور اخبار بالذّم دونوں میں۔

۴ قولہ: فی جمیع وجوہ الاستعمال: وجوہِ استعمال سے مراد یہ ہے کہ فاعل کا معرف باللّام ہونا یا معرف باللّام کی طرف مضاف ہونا یا ضمیر مبہم جو نکرہ منصوب کے ساتھ ممیّز ہو، اور مخصوص بالذم کا بروقت قرینہ محذوف ہونا، اور تذکیر و تانیث، افراد و تثنیہ و جمع میں فاعل کے ساتھ مطابق ہونا۔

۵ قولہ: حَبَّ: یہ انشائے مدح کے لئے مستعمل ہوتا ہے، اور جب اس پر (لَا) داخل ہو تو معنی میں (بِئْسَ) کے موافق ہو جاتا ہے۔

۶ قولہ: او ضمّھا: حاصل یہ کہ جب انشائی میں جو فعل مدح میں معدود ہے دو لغت ہیں، اور ابن حاجب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ معنی انشائی کی جانب نقل ہونے سے پیشتر فتحہ، اور ضمہ دونوں جائز تھے، اور بعد نقل فتحہ لازم ہو گیا، ضمہ جائز نہیں۔۱۲

(1) بضم العین: بمعنی صار حبیبًا جدًا۔۱۲

ترکیب

قولہ: و الثّالث سَآء: اس میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اَلثَّالِثُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظًا مبتدا، (سَآءَ) مراد اللفظ مرفوع تقدیرًا خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قولہ: و ھو مرادف لبئس و موافق لہٗ فی جمیع وجوہ الاستعمال: اس میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (ھو) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلًا مبنی بر فتح راجع بسوئے (سَآءَ)، (مُرَادِفٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظًا اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلًا مبنی بر فتح راجع بسوئے (مُبْتَدَا)، (ل) حرفِ جار مبنی بر کسر، (بِئْسَ) مراد اللفظ مجرور تقدیرًا، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (مُرَادِفٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر معطوف علیہ،

(و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (مُوَافِقٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظًا اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلًا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا، (ل) حرفِ جار مبنی بر فتح، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلًا مبنی بر ضم راجع بسوئے (بِئْسَ)، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو اوّل، (فِیْ) حرفِ جار مبنی بر سکون، (جَمِیْعِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظًا مضاف، (وُجُوْہِ) جمع مکسر منصرف مجرور لفظًا مضاف الیہ مضاف، (اَلْاِسْتِعْمَالِ) مفرد

منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ، (وُجُوْہِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ، (جَمِیْعِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو دوم، (مُوَافِقٌ) اسم فاعل اپنے فاعل اور دونوں ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قوله: والرّابع حَبَّ بفتح الفَاء او ضمّها: اس میں (و) حرف عطف مبنی برفتح، (اَلرَّابِعُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مبتدا، (حَبَّ) مراد اللفظ مرفوع تقدیراً ذوالحال، (بَا) حرف جار مبنی برکسر، (فَتْحِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف، (اَلْفَاءِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف علیہ، (اَوْ) حرف عطف مبنی برسکون، (ضَمِّ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی برسکون راجع بسوئے (اَلْفَاءِ)، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا (ثَابِتًا) مقدر کا، (ثَابِتًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح یا برضم راجع بسوئے ذوالحال، (ثَابِتًا) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قوله: اصله حَبُبَ بضمّ العَين: اس میں (اَصْلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی برضم راجع بسوئے (حَبَّ)، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، (حَبُبَ) مراد اللفظ مرفوع تقدیراً ذوالحال، (بَا) حرف جار مبنی برکسر، (ضَمِّ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف، (اَلْعَیْنِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا (ثَابِتًا) مقدر کا، (ثَابِتًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح یا برضم راجع بسوئے ذوالحال، (ثَابِتًا) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مبیّنہ ہوا۔

قوله: فاسكنت البَاء الاولٰى: اس میں (فَا) حرف تفصیل مبنی برفتح، (اُسْكِنَتِ) فعل ماضی مجہول مبنی برفتح، (تَا) علامت تانیث مبنی برسکون مقدر کسرۂ موجودہ حرکت تخلص من السکونین صیغہ واحد مؤنث غائب، (اَلْبَاءُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً موصوف، (اَلْاُوْلٰی) اسم مقصور مرفوع تقدیراً اسم تفضیل صیغہ

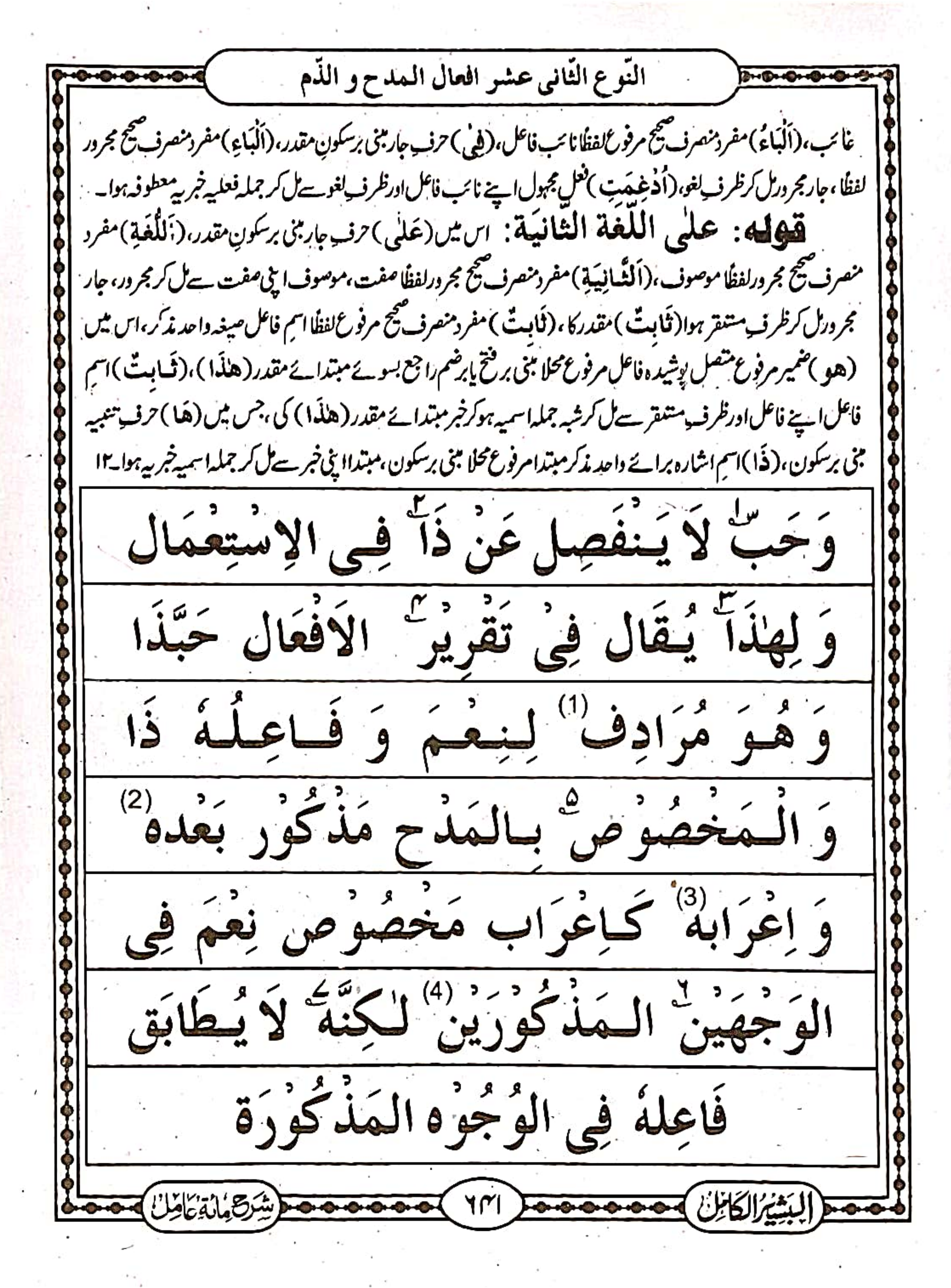
واحد مؤنث، اس میں (ھِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف، (اَلْاُوْلٰی) اسمِ تفضیل اپنے فاعل سے مل کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر نائب فاعل، (اُسْکِنَتِ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مفصلہ ہوا۔

قوله: وادغمت فی الثّانیَة: اس میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اُدْغِمَتْ) فعل ماضی مجہول مبنی بر فتح، (تَـا) علامت تانیث مبنی بر سکون صیغہ واحد مؤنث غائب، اس میں (ھِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے (اَلْبَـاءُ الْاُوْلـٰی)، (فِـیْ) حرفِ جار مبنی بر سکونِ مقدر، (اَلثَّانِیَةِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً صفت موصوف مقدر (اَلْبَاءِ) کی، موصوف مقدر (اَلْبَاءِ) اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (اُدْغِمَتْ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

قوله: علٰی اللّغة الاولٰی: میں (عَلٰی) حرفِ جار مبنی بر سکونِ مقدر، (اَللُّغَةِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً موصوف، (اَلْاُوْلٰی) اسمِ مقصور مجرور تقدیراً اسمِ تفضیل صیغہ واحد مؤنث، اس میں (ھِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف، (اَلْاُوْلٰی) اسمِ تفضیل اپنے فاعل سے مل کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَـابِتٌ) مقدر کا، (ثَـابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھُــوَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے مبتدائے مقدر (هٰذَا)، (ثَابِتٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، مبتدائے مقدر (هٰذَا) اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

قوله: او نقلت ضمّتها الی الحاء: اس میں (اَوْ) حرفِ عطف مبنی بر سکون، (نُـقِلَـتْ) فعل ماضی مجہول مبنی بر فتح، (تَـا) علامت تانیث مبنی بر سکون صیغہ واحد مؤنث غائب، (ضَـمَّـةُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (هَــا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر سکون راجع بسوئے (اَلْبَـاءُ الْاُوْلـٰی)، (ضَـمَّـةُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر نائب فاعل، (اِلـٰی) حرفِ جار مبنی بر سکونِ مقدر، (اَلْـحَاءِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (نُـقِلَتْ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قوله: وادغمت الباء فی الباء: اس میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اُدْغِمَتِ) فعل ماضی مجہول مبنی بر فتح، (تَـا) علامت تانیث مبنی بر سکونِ مقدر کسرۂ موجودہ حرکت تخلص من السکونین صیغہ واحد مؤنث



غائب، (اَلْبَاءُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً نائب فاعل، (فِیْ) حرف جار مبنی بر سکونِ مقدر، (اَلْبَاءِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (اُدْغِمَتْ) فعلِ مجہول اپنے نائب فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قوله: علَی اللّغة الثّانیة: اس میں (عَلٰی) حرف جار مبنی بر سکونِ مقدر، (اَللُّغَةِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً موصوف، (اَلثَّانِیَةِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا، (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے مبتدائے مقدر (هٰذَا)، (ثَابِتٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر مبتدائے مقدر (هٰذَا) کی، جس میں (هَا) حرفِ تنبیہ مبنی بر سکون، (ذَا) اسمِ اشارہ برائے واحد مذکر مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر سکون، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔۱۲

وَحَبَّ(۱) لَا يَنْفَصِلُ عَنْ ذَا(۲) فِی الْاِسْتِعْمَال

وَلِهٰذَا(۳) يُقَالُ فِیْ تَقْرِيْرِ(۴) الْاَفْعَالِ حَبَّذَا

وَهُوَ مُرَادِفٌ(1) لِنِعْمَ وَ فَاعِلُهُ ذَا

وَالْمَخْصُوْصُ(۵) بِالْمَدْحِ مَذْكُوْرٌ بَعْدَهُ(2)

وَاِعْرَابُهُ(3) كَاِعْرَابِ مَخْصُوْصِ نِعْمَ فِيْ

الْوَجْهَيْنِ(۶) الْمَذْكُوْرَيْنِ(4) لٰكِنَّهُ(۷) لَا يُطَابِقُ

فَاعِلَهُ فِی الْوُجُوْهِ الْمَذْكُوْرَةِ

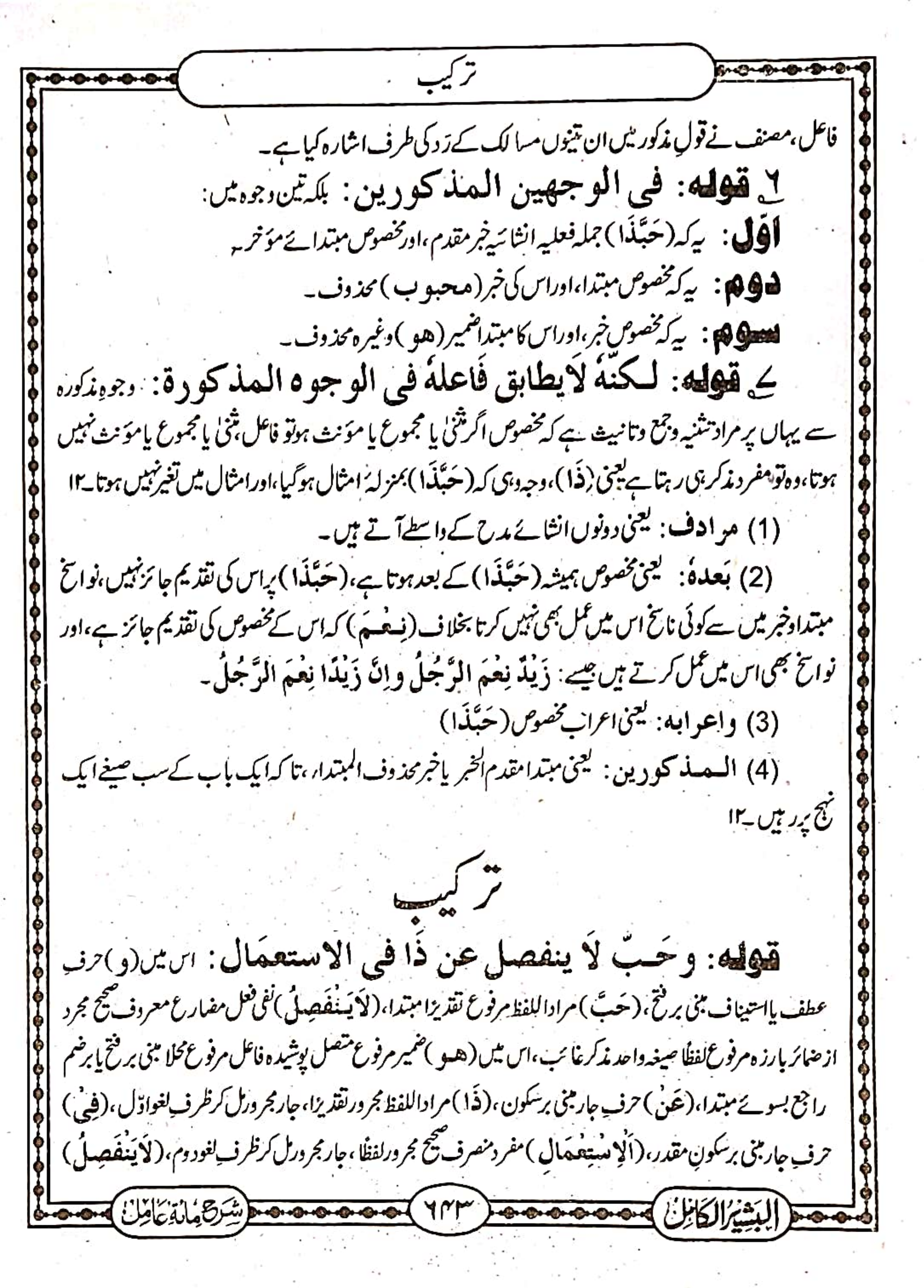
ل **قوله: وحَبَّ**: چونکہ حَبَّ بغیر (ذَا) مستعمل نہیں ہوتا، اس لئے (ذَا) بمنزلۂ جزء ہو گیا، اسی واسطے (حَبَّ) کے ساتھ مثنیٰ اور مجموع نہیں ہوتا، اور نہ مؤنث ہو، پس (حَبَّذَا) بمنزلۂ امثال ہوا کہ جس طرح وہ متغیر نہیں ہوتیں، اس میں بھی تغیر نہ آئے گا، اسی واسطے مخصوص کے مثنیٰ ومجموع ہونے کی تقدیر پر بھی (حَبَّذَا) رہتا ہے جیسے: (حَبَّذَا الزَّیْدَان) و(حَبَّذَا الزَّیْدُوْنَ) اور (حَبَّذَان) یا (حَبَّ اولاء) نہیں کہتے ہیں، اسی طرح مخصوص کے مؤنث ہونے کی تقدیر پر بھی (حَبَّذَا) رہتا ہے، (حَبَّ تا) نہیں کہتے، کیونکہ (ذَا) (حَبَّذَا) میں ایسے ہی ہے جیسے: (نِعْمَ رَجُلًا) میں ضمیر مبہم تھی تو جس طرح وہ مفرد رہتی ہے، اگرچہ مخصوص مثنیٰ، اور مجموع ہو، اسی طرح (ذَا) ہمیشہ مفرد رہتا ہے۔

۲ **قوله: فی الاستعمَال**: استعمال سے وہ استعمال مراد ہے جو اہل عرب کے نزدیک مالوف ہے، اور وہ استعمال برائے انشائے مدح ہے، اور جب انشائے مدح میں مستعمل نہ ہو، بلکہ اخبار میں استعمال کیا جائے جو اہل عرب کے نزدیک مالوف نہیں، تو (ذَا) سے منفصل ہو جاتا ہے۔

۳ **قوله: وهٰذا**: اس اسم اشارہ کا مشارٌ الیہ انشائی (حَبَّ) کا (ذَا) سے منفصل نہ ہونا ہے۔

۴ **قوله: تقریر الافعال**: بتقدیر مضاف ای وقت تقریر، اور تقریر بمعنی تعدیة، چنانچہ بعض نسخوں میں (تقریر) کی جگہ (تعدیة) آیا ہے، پس معنی یہ ہوئے کہ نحات جب کبھی افعالِ مدح وذم کو شمار کرتے ہیں تو صرف (حَبَّ) کے ذکر پر اکتفا نہیں کیا کرتے، بلکہ پورے (حَبَّذَا) کو بیان کرتے ہیں، جس سے معلوم ہوا کہ (ذَا) بمنزلۂ جزء ہو گیا، اور انشائی (حَبَّ) کا (ذَا) سے انفصال نہیں ہوتا۔

۵ **قوله: والمخصوص بالمدح الخ**: چنانچہ (حَبَّذَا الرَّجُلُ زَیْدٌ) میں (حَبَّ) فعل مدح، اور (ذَا) فاعل، اور (اَلرَّجُلُ) اس کی صفت، اور (زَیْدٌ) مخصوص بالمدح ہے، اور بعض نے کہا کہ (ذَا) کے ساتھ (حَبَّ) کے مرکب ہونے سے (حَبَّ) کی فعلیت زائل ہو گئی، (ذَا) کی اسمیّت زائل نہیں ہوئی کہ جہت اسمیّت اقوی ہے تو ان کے نزدیک مجموعہ (حَبَّذَا) مبتدا، اور مخصوص خبر ہے، اور (حَبَّذَا زَیْدٌ) بمعنی (اَلْمَحْبُوْبُ زَیْدٌ) ہے، اور بعض کے نزدیک اس ترکیب سے (ذَا) کی اسمیّت زائل ہو گئی، کیونکہ فعل مقدم ہے، پس غلبہ اسی کے لئے ہوگا تو یہ حضرات مجموعہ (حَبَّذَا) کو فعل، اور مخصوص کو فاعل قرار دیتے ہیں، اور بعض نے کہا کہ (حَبَّ) فعل ہے، اور (ذَا) زائد جیسے: (مَاذَا صَنَعْتَ) میں، اور مخصوص



فاعل، مصنف نے قولِ مذکور میں ان تینوں مسالک کے رَد کی طرف اشارہ کیا ہے۔

٦ **قوله: فی الوجهین المذکورین:** بلکہ تین وجوہ میں:

اوّل: یہ کہ (حَبَّذَا) جملہ فعلیہ انشائیہ خبر مقدم، اور مخصوص مبتدائے مؤخر۔

دوم: یہ کہ مخصوص مبتدا، اوراس کی خبر (محبوب) محذوف۔

سوم: یہ کہ مخصوص خبر، اوراس کا مبتدا ضمیر (ھو) وغیرہ محذوف۔

٧ **قوله: لٰکنّهٗ لَایطابق فَاعلهٗ فی الوجوه المذکورة:** وجوہِ مذکورہ سے یہاں پر مراد تثنیہ وجمع وتانیث ہے کہ مخصوص اگر مثنٰی یا مجموع یا مؤنث ہوتو فاعل مثنٰی یا مجموع یا مؤنث نہیں ہوتا، وہ تو مفرد مذکر ہی رہتا ہے یعنی (ذَا)، وجہ وہی کہ (حَبَّذَا) بمنزلۂ امثال ہوگیا، اور امثال میں تغیر نہیں ہوتا۔١٢

(1) **مرادف:** یعنی دونوں انشائے مدح کے واسطے آتے ہیں۔

(2) **بَعدهٗ:** یعنی مخصوص ہمیشہ (حَبَّذَا) کے بعد ہوتا ہے، (حَبَّذَا) پر اس کی تقدیم جائز نہیں، نواسخ مبتداوخبر میں سے کوئی ناسخ اس میں عمل بھی نہیں کرتا بخلاف (نِعْمَ) کہ اس کے مخصوص کی تقدیم جائز ہے، اور نواسخ بھی اس میں عمل کرتے ہیں جیسے: زَیْدٌ نِعْمَ الرَّجُلُ واِنَّ زَیْدًا نِعْمَ الرَّجُلُ۔

(3) **واعرابه:** یعنی اعرابِ مخصوص (حَبَّذَا)

(4) **المذکورین:** یعنی مبتدا مقدم الخبر یا خبر محذوف المبتدا، تاکہ ایک باب کے سب صیغے ایک نہج پر رہیں۔١٢

ترکیب

قوله: وحَبَّ لَا ینفصل عن ذَا فی الاستعمَال: اس میں (و) حرفِ عطف یا استیناف مبنی بر فتح، (حَبَّ) مراداللفظ مرفوع تقدیرًا مبتدا، (لَایَنْفَصِلُ) نفی فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظًا صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلًا مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے مبتدا، (عَنْ) حرفِ جار مبنی بر سکون، (ذَا) مراداللفظ مجرور تقدیرًا، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو اوّل، (فِیْ) حرفِ جار مبنی بر سکونِ مقدر، (اَلْاِسْتِعْمَالِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظًا، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو دوم، (لَایَنْفَصِلُ)

فعل اپنے فاعل اور دونوں ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ صغریٰ ہوکر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ کبریٰ ذات وجہین ہوکر معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

قوله: ولهٰذا يقال فى تقرير الافعال حبّذا: اس میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (ل) حرفِ جار مبنی بر کسر، (ھَــا) حرفِ تنبیہ مبنی بر سکون، (ذَا) اسمِ اشارہ مبنی بر سکون مجرور محلًا، جار مجرور سے مل کر ظرفِ لغو مقدم، (يُقَالُ) فعل مضارع مجہول صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظًا صیغہ واحد مذکر غائب، (فِيْ) حرفِ جار مبنی بر سکون، (تَقْرِيْرِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظًا مصدر مضاف، (اَلْاَفْعَالِ) جمع مکسر منصرف مضاف الیہ مجرور لفظًا منصوب معنًی بنا بر مفعولیّت، (تَـقْـرِيْـرِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرفِ لغو مؤخر، (حَبَّـذَا) مراد اللفظ مرفوع تقدیرًا نائب فاعل، (يُـقَـالُ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور ظرفِ لغو مقدم اور مؤخر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قوله: وهو مرادف لنعم: اس میں (و) حرفِ عطف یا استیناف مبنی بر فتح، (هو) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلًا مبنی بر فتح راجع بسوئے (حَبَّـذَا)، (مُـرَادِفٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظًا اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلًا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا، (ل) حرفِ جار مبنی بر کسر، (نِعْمَ) مراد اللفظ مجرور تقدیرًا، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (مُرَادِفٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

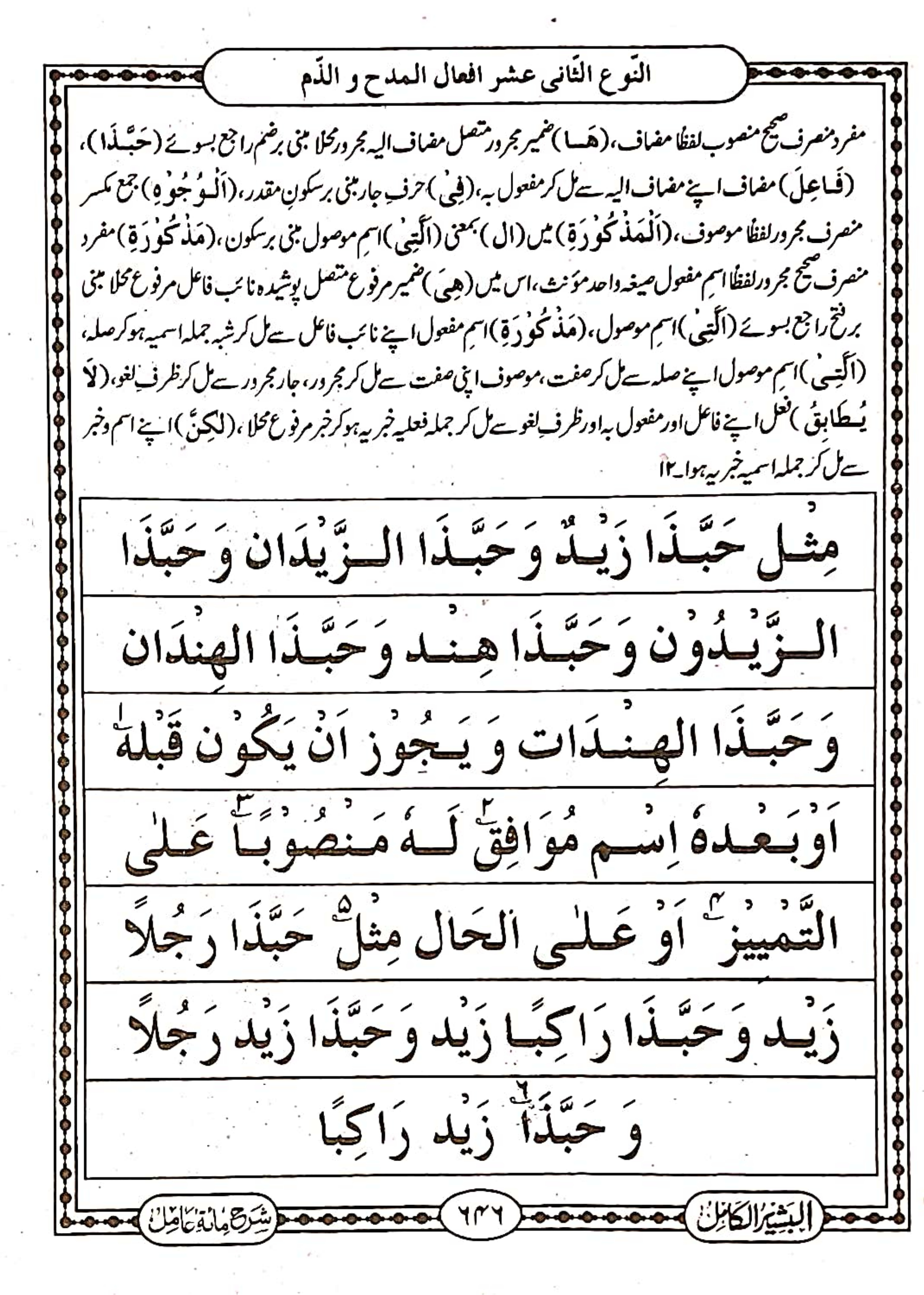
قوله: وفاعلهٗ ذا: میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (فَـاعِلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظًا مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلًا مبنی بر ضم راجع بسوئے (حَبَّ)، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، (ذَا) مراد اللفظ مرفوع تقدیرًا خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قوله: والمخصوص بالمدح مذكور بعده: اس میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اَلْـمَـخْـصُوْصُ) میں (ال) حرفِ تعریف مبنی بر سکون، (مَـخْـصُوْصُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظًا اسمِ مفعول صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلًا مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے موصوف مقدر (اَلْاِسْمُ)، (بَا) حرفِ جار مبنی بر کسر، (اَلْمَدْحِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظًا، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (مَخْصُوْصُ) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر صفت، موصوف مقدر (اَلْاِسْمُ)

اپنی صفت سے مل کر مبتدا، (مَذْكُوْرٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ مفعول صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے مبتدا، (بَعْدَ) ظرفِ زمان معرب منصوب لفظاً مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے (حَبَّذَا)، (بَعْدَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ، (مَذْكُوْرٌ) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قوله: واعرابهٗ كاعراب مخصوص نعم في الوجهين المذكورين: اس میں (و) حرفِ عطف یا استیناف مبنی بر فتح، (اِعْرَابِ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے (اَلْمَخْصُوْصُ بِالْمَدْحِ)، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، (كَ) حرفِ جار مبنی بر فتح، (اِعْرَابِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف، (مَخْصُوْصِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ مضاف، (نِعْمَ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً مضاف الیہ، (مَخْصُوْصِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ، (اِعْرَاب) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا، (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے مبتدا، (فِيْ) حرفِ جار مبنی بر سکونِ مقدر، (اَلْوَجْهَيْنِ) تثنیٰ مجرور بیائے ماقبل مفتوح موصوف، (اَلْمَذْكُوْرَيْنِ) میں (ال) بمعنیٰ (اَلَّذَيْنِ) اسمِ موصول مبنی بر سکون، (مَذْكُوْرَيْنِ) تثنیٰ مجرور بیا ماقبل مفتوح اسمِ مفعول صیغہ تثنیہ مذکر، اس میں (هُمَا) پوشیدہ جس میں (هَا) ضمیر مجرور متصل نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے (اَلَّذَيْنِ) اسمِ موصول، (م) حرفِ عماد مبنی بر فتح، (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون، (مَذْكُوْرَيْنِ) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صلہ، اسمِ موصول اپنے صلہ سے مل کر صفت، (اَلْوَجْهَيْنِ) موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر دوم، (ثَابِتٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور دونوں ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

قوله: لكنّهٗ لا يطابق فاعلهٗ في الوجوه المذكورة: اس میں (لٰكِنَّ) حرفِ مشبہ بالفعل مبنی بر فتح برائے استدراک، (هَا) ضمیر منصوب متصل اسمِ منصوب محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے (اَلْمَخْصُوْصُ بِالْمَدْحِ)، (لَا يُطَابِقُ) نفی فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ (لٰكِنَّ)، (فَاعِلَ)



مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مضاف، (هَـا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی برضم راجع بسوئے (حَبَّذَا)، (فَـاعِلَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کرمفعول بہ، (فِیْ) حرفِ جار مبنی برسکونِ مقدر، (اَلْـوُجُوْهِ) جمع مکسر منصرف مجرور لفظاً موصوف، (اَلْمَذْكُوْرَةِ) میں (ال) بمعنی (اَلَّتِیْ) اسمِ موصول مبنی برسکون، (مَذْكُوْرَةِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً اسمِ مفعول صیغہ واحد مؤنث، اس میں (هِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی برفتح راجع بسوئے (اَلَّتِیْ) اسمِ موصول، (مَذْكُوْرَةِ) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر صلہ، (اَلَّتِیْ) اسمِ موصول اپنے صلہ سے مل کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرفِ لغو، (لَا يُطَابِقُ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر خبر مرفوع محلا، (لٰكِنَّ) اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔۱۲

مِثْل حَبَّذَا زَيْدٌ وَحَبَّذَا الزَّيْدَان وَحَبَّذَا الزَّيْدُوْن وَحَبَّذَا هِنْد وَحَبَّذَا الهِنْدَان وَحَبَّذَا الهِنْدَات وَيَجُوز اَنْ يَكُوْن قَبْلَهٗ اَوْبَعْدَهٗ اِسْم مُوَافِقٌ[2] لَهٗ مَنْصُوْبًا[3] عَلٰى التَّمْيِيْز[4] اَوْ عَلٰى الحَال مِثْل[5] حَبَّذَا رَجُلًا زَيْد وَحَبَّذَا رَاكِبًا زَيْد وَحَبَّذَا زَيْد رَجُلًا وَحَبَّذَا[6] زَيْد رَاكِبًا



۱ قوله: قبلهٗ: یعنی دربارۂ تمیز (حَبَّذَا) مثل (نِعْمَ) ہے، مگر فرق یہ ہے کہ (حَبَّذَا) میں تمیز مخصوص سے پیشتر، اور مخصوص کے بعد دونوں طرح آتی ہے بخلاف (نِعْمَ) کہ اس میں بعد مخصوص نہیں آتی، چنانچہ یوں کہنا درست نہیں (نِعْمَ زَیْدٌ رَجُلاً) اور (حَبَّذَا زَیْدٌ رَجُلاً) کہنا درست ہے، وجہ یہ کہ (ذَا) اسمِ اشارہ جو (حَبَّذَا) میں ہے وہ ابہام میں (نِعْمَ) کی ضمیر مستتر کے مثل ہے، تو جیسے (نِعْمَ) کی ضمیر مستتر تمیز کی طرف محتاج ہوتی ہے، اسی طرح یہ اسمِ اشارہ بھی، لیکن اس کے باوجود (حَبَّذَا) میں تاخیر تمیز جائز ہے، اور (نِعْمَ) میں جائز نہیں، تاکہ (ذَا) اسمِ ظاہر کی ضمیر پر فضیلت ظاہر ہو سکے، اور (حَبَّذَا) میں تمیز کو حذف کر دینا جائز ہے، اور (نِعْمَ) میں جائز نہیں تاکہ مخصوص کا فاعل کے ساتھ التباس لازم نہ آئے، جبکہ مخصوص معرف باللام یا معرف باللام کی طرف مضاف ہو جیسے: (نِعْمَ رَجُلاً السُّلْطَان) اور (نِعْمَ رَجُلاً صَاحِبُ السُّلْطَان) میں اگر (نِعْمَ السُّلْطَانُ) اور (نِعْمَ صَاحِبُ السُّلْطَان) کہا جائے، اور مراد (نِعْمَ الرَّجُلُ السُّلْطَان) ہو، یا (نِعْمَ الرَّجُلُ صَاحِبُ السُّلْطَان) تو (اَلسُّلْطَانُ) کا، یا (صَاحِبُ السُّلْطَان) مخصوص کا فاعل کے ساتھ التباس لازم آئے گا، اور جبکہ مخصوص معرف باللام یا معرف باللام کی طرف مضاف نہ ہو، تو التباس لازم نہ آئے گا جیسے: (نِعْمَ رَجُلاً زَیْدٌ) میں تمیز کو حذف کر کے کہیں (نِعْمَ زَیْدٌ) تو مخصوص کا فاعل کے ساتھ التباس نہ ہوا، کیونکہ (زَیْدٌ) کا فاعل ہونا درست نہیں، اس لئے کہ (نِعْمَ) کا فاعل معرف باللام ہوتا ہے، یا معرف باللام کی طرف مضاف، یا ضمیر مبہم مستتر، اور (زَیْدٌ) ان میں سے کوئی نہیں لیکن خوفِ تمیز اس صورت میں بھی جائز نہیں، کیونکہ اس صورت کو التباس کی صورت پر محمول کر دیا گیا ہے، تاکہ باب کے تمام صیغوں کا ایک حکم رہے، مختلف نہ ہو، اور (حَبَّذَا) میں التباس کی کوئی شکل نہیں، کیونکہ اس کا فاعل ہمیشہ (ذَا) رہتا ہے۔

۲ قوله: موافق لهٗ: موافقت افراد، تثنیہ، جمع، تذکیر و تانیث میں ہوگی، وجہ یہ کہ اسمِ مذکور، اور مخصوص مصداق میں متحد ہیں، اور یہ تمیز یا حال مخصوص ہی سے عبارت ہے، لہٰذا موافقت لابدی ہے۔

۳ قوله: منصوبًا: (حَبَّذَا) کے بعد اسمِ منصوب میں اختلاف ہے، 'اخفش' و 'فارسی' کے نزدیک مطلقًا حال ہے، اور 'ابوعمرو' کے نزدیک تمیز، بعض نے کہا کہ اگر جامد ہے تو حال ہوگا، ورنہ نہیں، اور بعض نے کہا کہ اگر اس کے ساتھ تقیید مراد ہے تو حال، ورنہ تمیز یعنی مدح مخصوص میں مبالغہ کی کسی وصف کے ساتھ

تقئید مقصود ہے تو حال، اور اگر مبالغ فی المدح (مخصوص) کی جنس کا بیان مراد ہے تو تمیز۔

۴ **قولہ: علیٰ التمییز:** جبکہ مبالغ فی المدح کی جنس کا بیان مقصود ہو خواہ جامد ہو یا مشتق، وہ اسم بر بنائے تمیز منصوب ہوگا جیسے: (حَبَّذَا زَيْدٌ رَجُلًا) اور (حَبَّذَا زَيْدٌ رَاكِبًا) اور اگر مدح مخصوص میں مبالغہ کی کسی وصف کے ساتھ تقئید مراد ہے، تو بر بنائے حال منصوب ہوگا، اور صرف مشتق جیسے: حَبَّذَا هِنْدٌ مُوَاصِلَةً ای فی حال مواصلتها۔

۵ **قولہ: مثل حبّذ:** ان چاروں مثالوں میں پہلی مثال مخصوص پر تمیز کے مقدم ہونے کی ہے، اور دوسری حال کے مخصوص پر مقدم ہونے کی، اور تیسری مخصوص سے تمیز کے مؤخر ہونے کی، اور چوتھی حال کے مخصوص سے مؤخر ہونے کی۔

۶ **قولہ: حَبَّذا زَيْدٌ رَاكِبًا:** جب (حَبَّذَا) پر (لَا) نفی داخل ہو تو فعلِ ذم ہو جاتا ہے بمعنی (بِئْسَ) جیسے:

اَلَا حَبَّذَا اهلِ الملا غير انه ... اذا ذكرت فی فلا حبَّذا هيا

ترکیب

قولہ: مثل حبّذا زيد وحبّذا الزّيدان وحبّذا الزّيدون وحبّذا هند وحبّذا الهندان وحبّذا الهندات: اس میں (مِثْلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (حَبَّذَا زَيْدٌ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (حَبَّذَا الزَّيْدَانِ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً معطوف، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (حَبَّذَا الزَّيْدُوْنَ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً معطوف، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (حَبَّذَا هِنْدٌ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً معطوف، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (حَبَّذَا الْهِنْدَانِ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً معطوف، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (حَبَّذَا الْهِنْدَاتُ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً معطوف، معطوف علیہ اپنے تمام معطوفات سے مل کر مضاف الیہ، (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُهُ) مقدر کی، (مِثَالُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے (حَبَّ) جس کا مخصوص وجوہِ مذکورہ میں فاعل کے مطابق نہ ہو، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف

الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ حبَّذا زید: میں (حَبَّ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (فعل مدح)، (ذَا) اسمِ اشارہ مبنی بر سکون مرفوع محلاً فاعل، (حَبَّ) فعل مدح اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر خبر مقدم، (زَیْدٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مخصوص بالمدح مبتدائے مؤخر، مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

یا (حَبَّذَا) فعل فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ، اور (زَیْدٌ) خبر اپنے مبتدائے محذوف (ھو) سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

حبَّذا الزَّیدان: اس میں (حَبَّ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (فعل مدح)، (ذَا) اسمِ اشارہ مبنی بر سکون مرفوع محلاً فاعل، (حَبَّ) فعل مدح اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر خبر مقدم، (اَلزَّیْدَانِ) مثنیٰ مرفوع بالف ماقبل مفتوح مخصوص بالمدح مبتدائے مؤخر، مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

یا (حَبَّذَا) فعل فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ، اور (اَلزَّیْدَانِ) خبر اپنے مبتدائے محذوف (ھُمَا) سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

حبَّذا الزَّیدُوْن: اس میں (حَبَّ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (فعل مدح)، (ذَا) اسمِ اشارہ مبنی بر سکون مرفوع محلاً فاعل، (حَبَّ) فعل مدح اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر خبر مقدم، (اَلزَّیْدُوْنَ) جمع مذکر سالم مرفوع بواؤ ماقبل مضموم مخصوص بالمدح مبتدائے مؤخر، مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

یا بترکیب سابق (حَبَّذَا) فعل فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ، اور (اَلزَّیْدُوْنَ) خبر اپنے مبتدائے محذوف (ھُمْ) سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

مخفی نہ رہے کہ ان دونوں صورتوں میں تثنیہ وجمع کی ضمیروں کا مرجع لفظاً مثنیٰ، اور مجموع نہیں، اسی طرح آئندہ مثالوں کی تانیث میں بھی مطابقت نہیں، **نظربرآں** تحصیل مطابقت کے لئے (ذَا) کو حسب مقام (اَلرَّجُلَانِ) اور (اَلرِّجَالُ) اور (اَلْمَرْأَۃُ) اور (اَلْمَرْأَتَانِ) اور (اَلنِّسَاءُ) کی تاویل میں لیں گے۔



حَبَّذَا هِنْدٌ: میں (حَبَّ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (فعل مدح)، (ذَا) اسمِ اشارہ مبنی بر سکون مرفوع محلاً فاعل، (حَبَّ) فعل مدح اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر خبر مقدم، (هِنْدٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مخصوص بالمدح مبتدائے مؤخر، مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

یا (حَبَّذَا) فعل فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ، اور (هِنْدٌ) خبر اپنے مبتدائے محذوف (هِيَ) سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

حَبَّذَا الهِنْدَان: اس میں (حَبَّ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (فعل مدح)، (ذَا) اسمِ اشارہ مبنی بر سکون مرفوع محلاً فاعل، (حَبَّ) فعل مدح اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر خبر مقدم، (اَلْهِنْدَانِ) مثنیٰ مرفوع بالف ماقبل مفتوح مخصوص بالمدح مبتدائے مؤخر، مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

یا (حَبَّذَا) فعل فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ، اور (اَلْهِنْدَانِ) خبر اپنے مبتدائے محذوف (هُمَا) سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

حَبَّذَا الهِنْدَات: اس میں (حَبَّ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (فعل مدح)، (ذَا) اسمِ اشارہ مبنی بر سکون مرفوع محلاً فاعل، (حَبَّ) فعل مدح اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر خبر مقدم، (اَلْهِنْدَاتُ) جمع مؤنث سالم مرفوع لفظاً مخصوص بالمدح مبتدائے مؤخر، مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

یا (حَبَّذَا) فعل فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ، اور (اَلْهِنْدَاتُ) خبر اپنے مبتدائے محذوف (هُنَّ) سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

یادرھے کہ (هُمَا) اور (هُنَّ) اور (هُمْ) محذوف میں (هَا) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا ہے، اور (م) مفتوح حرفِ عماد، اور (الف) علامت تثنیہ، اور (نّ) مشدد علامت جمع مؤنث، اور (م) ساکن علامت جمع مذکر۔

قوله: ويَجوز اَن يَكون قَبله اوبَعده اسم موافق لَه منصوبًا علَى التّميز اوعلَى الحَال: اس میں (و) حرفِ عطف یا استیناف مبنی بر فتح، (يَجُوْزُ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب، (اَنْ) ناصبہ موصولِ حرفی مبنی بر سکون،

(یَـکُـوْنَ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ منصوب لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب (فعل ناقص)، (قَبْـلَ) ظرفِ زمان معرب منصوب لفظاً مضاف، (هَـا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی برضم راجع بسوئے مخصوص حَبَّ، (قَبْلَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف علیہ،

(اَوْ) حرفِ عطف مبنی برسکون، (بَـعْـدَ) ظرفِ زمان معرب منصوب لفظاً مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی برضم راجع بسوئے مخصوص حَـبَّ ، (بَـعْـدَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مفعول فیہ، (اِسْـمٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً موصوف، (مُـوَافِـقٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هُـوَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح یا برضم راجع بسوئے موصوف، (ل) حرفِ جار مبنی برفتح، (هَـا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی برضم راجع بسوئے مخصوص حَبَّـذَا، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (مُـوَافِـقٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر صفت، (اِسْمٌ) موصوف اپنی صفت سے مل کر اسمِ (یَکُوْنَ)، (مَـنْـصُوْبًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسمِ مفعول صیغہ واحد مذکر، اس میں (هُـوَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع بسوئے اسمِ (یَـکُـوْنَ)، (عَلٰی) حرفِ جار مبنی برسکونِ مقدر، (اَلتَّمْیِیْزِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً، جار مجرور مل کر معطوف علیہ،

(اَوْ) حرفِ عطف مبنی برسکون، (عَـلٰـی) حرفِ جار مبنی برسکونِ مقدر، (اَلْـحَـالِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً، جار مجرور مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر ظرفِ لغو، اس کو ظرفِ مستقر قرار دینا درست نہیں، فتفکر، (مَنْصُوْبًا) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر، (یَکُوْنَ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر، اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر صلہ، (اَنْ) ناصبہ موصولِ حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہوکر فاعل مرفوع محلاً، (یَجُوْزُ) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

قولہ: مثل حبّذا رجلاً زید وحبّذا راکبًا زید وحبّذا زید رجلاً وحبّذا زید راکبًا: اس میں (مِثْلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (حَبَّذَا رَجُلًا زَیْدٌ) مراداللفظ مجرور تقدیراً معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی برفتح، (حَبَّذَا رَاکِبًا زَیْدٌ) مراداللفظ مجرور تقدیراً معطوف، (و) حرفِ عطف مبنی برفتح، (حَبَّـذَا زَیْدٌ رَجُلًا) مراداللفظ مجرور تقدیراً معطوف، (و) حرفِ عطف مبنی برفتح، (حَبَّـذَا زَیْـدٌ رَاکِـبًـا) مراداللفظ مجرور تقدیراً معطوف، معطوف علیہ اپنے تمام معطوفات سے مل کر مضاف

الیہ، (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُهٗ) مقدر کی، (مِثَالُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے مخصوص حَبَّذَا، جس سے قبل یا بعد اسم مذکور واقع ہو، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ حبَّذا رجلاً زید: میں (حَبَّ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (فعل مدح)، (ذَا) اسمِ اشارہ مبنی بر سکون ممیّز مرفوع محلا، (رَجُلًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا تمیز، ممیّز اپنی تمیز سے مل کر فاعل، (حَبَّ) فعل مدح اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر خبر مقدم، (زَيْدٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مخصوص بالمدح مبتدائے مؤخر، مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

یا (حَبَّذَا) فعل فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ، اور (زَيْدٌ) خبر اپنے مبتدائے محذوف (هو) سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

حبَّذا راکبًا زید: اس میں (حَبَّ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (فعل مدح)، (ذَا) اسمِ اشارہ مبنی بر سکون ذو الحال مرفوع محلا، (رَاكِبًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے ذو الحال، (رَاكِبًا) اسمِ فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر حال، ذو الحال اپنے حال سے مل کر فاعل، (حَبَّ) فعل مدح اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر خبر مقدم، (زَيْدٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مخصوص بالمدح مبتدائے مؤخر، مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

یا (حَبَّذَا) فعل فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ، اور (زَيْدٌ) خبر اپنے مبتدائے محذوف (هو) سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

حبَّذا زید رجلاً: اس میں (حَبَّ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (فعل مدح)، (ذَا) اسمِ اشارہ مبنی بر سکون ممیّز مرفوع محلا، (رَجُلًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا تمیز، ممیّز اپنی تمیز سے مل کر فاعل، (حَبَّ) فعل مدح اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر خبر مقدم، (زَيْدٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مخصوص بالمدح مبتدائے مؤخر، مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا، یا بطریق معلوم دو جملے، اوّل

فعلیہ انشائیہ، دوم اسمیہ خبریہ۔

حبذا زید راکبًا: اس میں (حَبَّ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (فعل مدح)، (ذَا) اسمِ اشارہ مبنی بر سکون ذوالحال مرفوع محلا، (رَاكِبًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے ذوالحال، (رَاكِبًا) اسمِ فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر فاعل، (حَبَّ) فعل مدح اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر خبر مقدم، (زَيْدٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مخصوص بالمدح مبتدائے مؤخر، مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا، یا بطریق سابق دو جملے اوّل فعلیہ انشائیہ، دوم اسمیہ خبریہ۔۱۲

نحو دانی پر صدر العلماء کا علمی محاسبہ

(۱۳۲) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص: ۷۵ پر (وَحُكْمُ الْمَخْصُوْصِ بِاللَّمِ كَحُكْمِ الْمَخْصُوْصِ بِالْمَدْحِ فِيْ جَمِيْعِ الْاَحْكَامِ الْمَذْكُوْرَةِ) کی ترکیب میں (حکم) ثانی کو مصدر قرار دے کر (فِيْ) کو اس سے متعلق کیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے، کیونکہ یہاں پر (حُكْم) مصدری معنی میں نہیں ہے، اور نہ (فِيْ) اس سے متعلق، بلکہ (كحكم) کے متعلق مقدر (ثَابِتٌ) سے (فِيْ) متعلق ہے۔

(۱۳۳) ﴿ایضاح العوامل﴾ اسی صفحہ پر (بِئْسَ الرَّجُلُ زَيْدٌ) اور بعض دیگر امثلہ کو جملہ اسمیہ انشائیہ قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے، بلکہ ایک جملہ ہونے کی تقدیر پر سب کے سب جملہ اسمیہ خبریہ ہیں کما مرَّ۔

(۱۳۴) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص: ۷۶ پر (اَصْلُهٗ حَبَبَ) کی ترکیب میں لفظ (اَصْل) کو مصدر قرار دیا ہے۔

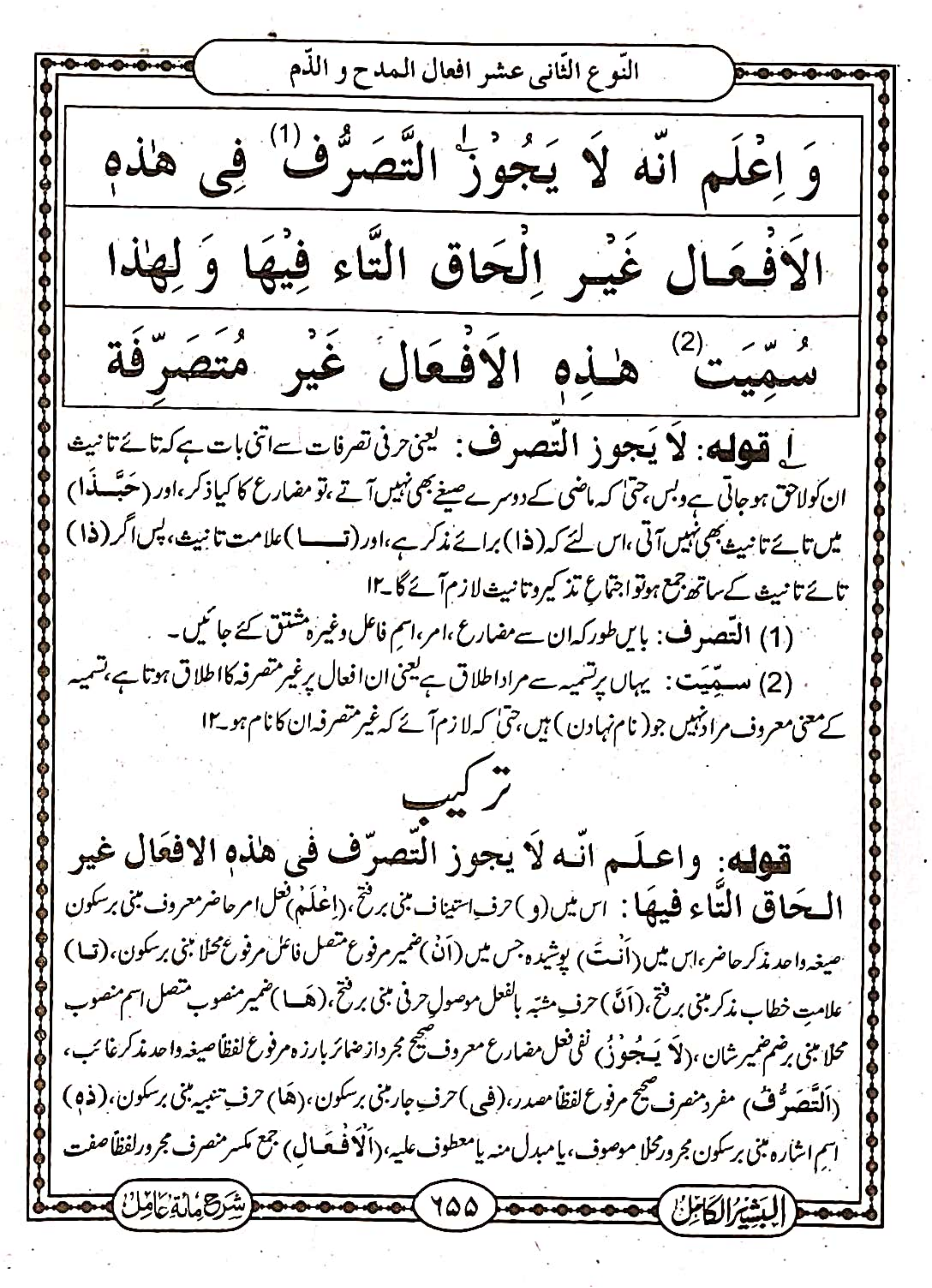
اقول: یہ غلط ہے، ورنہ لازم آئے گا کہ (حَبَبَ) کا حمل درست نہ ہو، کیونکہ مصدر پر بجز مرادف یا حصہ کسی دوسری چیز کا حمل صحیح نہیں، بلکہ یہ (اصل) بمعنی مایقابل الفرع ہے۔

(۱۳۵) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص: ۷۷ پر (اِعْرَابُهٗ كَاِعْرَابِ مَخْصُوْصِ نِعْمَ فِي الْوَجْهَيْنِ الْمَذْكُوْرَيْنِ) کی ترکیب میں (اِعْرَابِ) دوم کو مصدر قرار دیا ہے۔

اقــول: یہ غلط ہے، بلکہ یہ اسی معنی میں ہے جس کو علامہ ابن حاجب قدس سرہٗ ''کافیہ شریف'' میں بایں الفاظ فرما گئے ہیں: اَلْاِعْرَابُ مَا اخْتَلَفَ آخِرُہٗ بِہٖ، یہ اصطلاحی معنی ہیں، اور لغت میں حسب بیان امام سیوطی علیہ الرحمۃ دس معانی میں مستعمل ہوتا ہے: (۱) الابانۃ: جیسے: اعراب الرّجل حاجتہ اوعن حاجتہٖ، حدیث میں ہے: والثیب تعرب عن نفسھا، (۲) الاجالۃ: جیسے: اعراب الدابۃ صاحبھا ای اِجالھا، (۳) التحسین: جیسے: اعراب الشئی ای حسنتہ، (۴) التّغییر: جیسے: اعرب اللّٰہ المعدۃ ای غیرھا، (۵) ازالۃ الفساد: جیسے: اعربت الشئی ای ازلت عربہ ای فسادہٗ، (۶) تکلم بالعربیۃ: جیسے: اعرب زید ای تکلم بالعربیۃ، (۷) صیرورۃ الخیل العراب لاحد: جیسے: اعرب زید ای صارت لہ خیل عراب، (۸) تکلم بالفحش: جیسے: اعرب زید ای تکلم بالفحش، (۹) تولد ولدٍ عربی اللون لاحد: جیسے: اعرب زید ای تولدلہ ولد عربی اللون، (۱۰) اعطاء العُربُون: جیسے: اعرب المشتری ای اعطیٰ بعض الثمن ۔ از (۶ تا ۱۰) معانی میں لازم ہے، اور بروقت عدم قرینہ صارفہ کتب علوم میں الفاظ اصطلاحی معانی پر محمول ہوتے ہیں، فتأمل۔

(۱۳۶) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:۸۷ پر (حَبَّذَا رَجُلاً زَیْدٌ) اور حَبَّذَا رَاکِبًا زَیْدٌ اور حَبَّذَا زَیْدٌ رَجُلاً اور حَبَّذَا زَیْدٌ رَاکِبًا، کی ترکیب میں (زَیْدٌ) کو ممیز اور (رَجُلاً) کو تمیز، اور (زَیْدٌ) کو ذوالحال، اور (رَاکِبًا) کو حال قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے، اور شئی لطیف کے فقدان پر دلیل روشن، ان تمام مثالوں میں (ذَا) ممیز اور ذوالحال ہے، اگر یقین نہ ہو، تو ہم سے سنئے ''شرح جامی'' ص:۳۶۵ میں ہے: وذوالحال ھو ذا لا زید لانّ زیدًا مخصوص والمخصوص لایجئی الاّ بعد تمام المَدح والرّکوب من تمامہ فالرّاکب حال من الفاعل لاعن المخصوص، ممیز کا ذکر نہیں فرمایا، اس لئے ملا عبدالحکیم سیالکوٹی قدس سرہٗ ''تکملۃ'' میں ص:۵۲۹ پر فرماتے ہیں: لم یتعرض لبیان الممیّز لظھورہٖ اذلا ابھام فی المخصوص ۔۱۲



وَ اِعْلَم انّه لَا يَجُوْزُ التَّصَرُّفُ(1) فِی هٰذِهٖ الْاَفْعَال غَيْر اِلْحَاق التَّاء فِيْهَا وَ لِهٰذَا سُمِّيَتْ(2) هٰذِهٖ الْاَفْعَال غَيْر مُتَصَرِّفَة

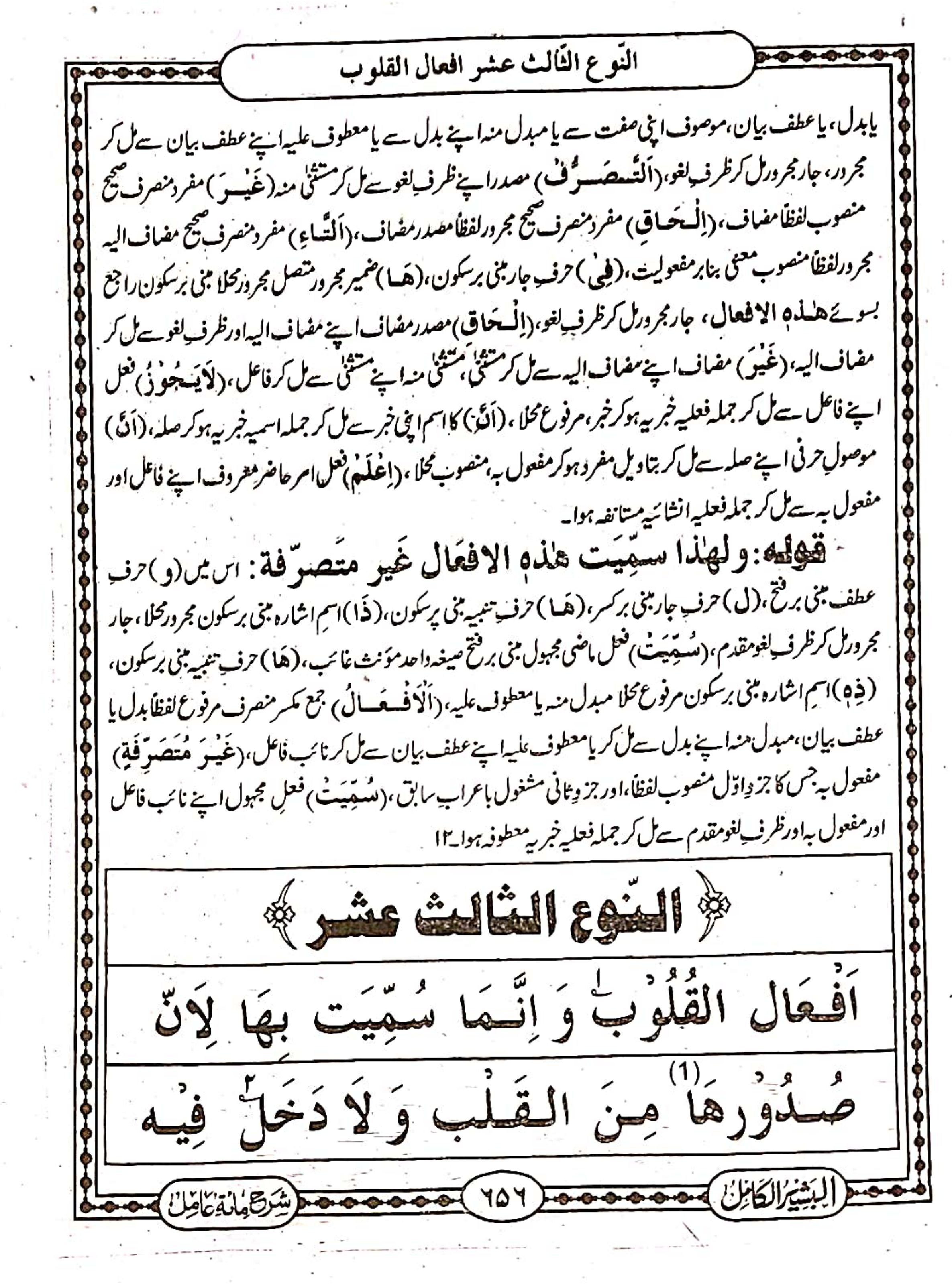
قوله: لَا يَجوز التّصرف: یعنی حرفی تصرفات سے اتنی بات ہے کہ تائے تانیث ان کولاحق ہوجاتی ہے وبس، حتیٰ کہ ماضی کے دوسرے صیغے بھی نہیں آتے، تو مضارع کا کیا ذکر، اور (حَبَّذَا) میں تائے تانیث بھی نہیں آتی، اس لئے کہ (ذا) برائے مذکر ہے، اور (تَــا) علامت تانیث، پس اگر (ذا) تائے تانیث کے ساتھ جمع ہوتو اجتماع تذکیروتانیث لازم آئے گا۔۱۲

(1) **التّصرف:** بایں طورکہ ان سے مضارع، امر، اسمِ فاعل وغیرہ مشتق کئے جائیں۔

(2) **سمِّيَت:** یہاں پرتسمیہ سے مراد اطلاق ہے یعنی ان افعال پرغیر متصرفہ کا اطلاق ہوتا ہے، تسمیہ کے معنی معروف مرادنہیں جو (نام نہادن) ہیں، حتیٰ کہ لازم آئے کہ غیر متصرفہ ان کا نام ہو۔۱۲

ترکیب

قوله: واعلَم انّه لَا يجوز التّصرّف فی هٰذِهٖ الافعَال غير الحَاق التَّاء فيهَا: اس میں (و) حرفِ استیناف مبنی برفتح، (اِعْلَمْ) فعل امر حاضر معروف مبنی برسکون صیغہ واحد مذکر حاضر، اس میں (اَنْتَ) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فائل مرفوع محلاً مبنی برسکون، (تـا) علامتِ خطاب مذکر مبنی برفتح، (اَنَّ) حرفِ مشبّہ بالفعل موصولِ حرفی مبنی برفتح، (هَـا) ضمیر منصوب متصل اسم منصوب محلاً مبنی برضم ضمیر شان، (لَا يَجُوْزُ) نفی فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب، (اَلتَّصَرُّفُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مصدر، (فی) حرفِ جار مبنی برسکون، (هَا) حرفِ تنبیہ مبنی برسکون، (ذِهٖ) اسمِ اشارہ مبنی برسکون مجرور محلاً موصوف، یا مبدل منہ یا معطوف علیہ، (اَلْاَفْعَالِ) جمع مکسر منصرف مجرور لفظاً صفت



یا بدل، یا عطف بیان، موصوف اپنی صفت سے یا مبدل منہ اپنے بدل سے یا معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، (اَلتَّصَرُّفُ) مصدر اپنے ظرف لغو سے مل کر مستثنیٰ منہ (غَیْرَ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مضاف، (اِلْحَاقِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مصدر مضاف، (اَلتَّاءِ) مفرد منصرف صحیح مضاف الیہ مجرور لفظاً منصوب معنیً بنا بر مفعولیت، (فِیْ) حرف جار مبنی بر سکون، (هَا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے هٰذِهِ الافعال، جار مجرور مل کر ظرف لغو، (اِلْحَاقِ) مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور ظرف لغو سے مل کر مضاف الیہ، (غَیْرَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مستثنیٰ، مستثنیٰ منہ اپنے مستثنیٰ سے مل کر فاعل، (لَایَجُوْزُ) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر، مرفوع محلاً، (اَنَّ) کا اسم اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر صلہ، (اَنَّ) موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر مفعول بہ، منصوب محلاً، (اِعْلَمْ) فعل امر حاضر معروف اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ مستانفہ ہوا۔

قولہ: ولهٰذا سمّيت هٰذه الافعال غير متصرّفة: اس میں (و) حرف عطف مبنی بر فتح، (ل) حرف جار مبنی بر کسر، (هَا) حرف تنبیہ مبنی پر سکون، (ذَا) اسم اشارہ مبنی بر سکون مجرور محلاً، جار مجرور مل کر ظرف لغو مقدم، (سُمِّيَتْ) فعل ماضی مجہول مبنی بر فتح صیغہ واحد مؤنث غائب، (هَا) حرف تنبیہ مبنی بر سکون، (ذِهِ) اسم اشارہ مبنی بر سکون مرفوع محلاً مبدل منہ یا معطوف علیہ، (اَلْاَفْعَالُ) جمع مکسر منصرف مرفوع لفظاً بدل یا عطف بیان، مبدل منہ اپنے بدل سے مل کر یا معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے مل کر نائب فاعل، (غَيْرَ مُتَصَرِّفَةٍ) مفعول بہ جس کا جزءِ اوّل منصوب لفظاً، اور جزءِ ثانی مشغول باعرابِ سابق، (سُمِّيَتْ) فعلِ مجہول اپنے نائب فاعل اور مفعول بہ اور ظرفِ لغو مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔۱۲

النّوع الثالث عشر

اَفْعَالُ الْقُلُوْبِ وَ اِنَّمَا سُمِّيَتْ بِهَا لِاَنَّ صُدُوْرَهَا[1] مِنَ الْقَلْبِ وَ لَا دَخْلَ[2] فِيْهِ



لِلْجَوَارِحِ وَتُسَمّٰى اَفْعَالَ الشَّكِّ[3] وَ الْيَقِيْنِ اَيْضًا لِاَنَّ بَعْضَهَا لِلشَّكِّ وَ بَعْضَهَا لِلْيَقِيْنِ

[1] **قوله: افعال القلوب**: ان افعال میں ایک مفعول پر اقتصار کا امتناع اور الغاء و تعلیق کا جواز چونکہ سماعی ہے، **نظر برآں** ان کو 'عوامل سماعیہ' کے ساتھ مناسبت ہے، اور مطلق فعل کے ساتھ جو عوامل قیاسیہ سے ہے، ان افعال کو بایں معنی مناسبت ہے کہ مفعول کو نصب دیتے ہیں، ان دونوں مناسبت کے پیش نظر تمام عوامل سماعیہ سے مؤخر، اور عوامل قیاسیہ سے مقدم ذکر کیے گئے۔

[2] **قوله: ولا دخل فيه للجوارح**: جوارح ظاہری اعضاء کو کہتے ہیں، تو مراد یہ ہوئی کہ ان کے صدور میں اعضائے ظاہری کو دخل نہیں بخلاف دیگر افعال کہ ان کا صدور بھی اگر چہ قلب سے ہوتا ہے، کیونکہ قلب تمام اختیاری افعال کا مصدر ہے، مگر ان میں ظاہری اعضاء بھی دخل رکھتے ہیں، اس خصوصیت کی بنا پر ان کو افعالِ قلوب کے ساتھ موسوم کیا گیا۔

[3] **قوله: افعال الشّك**: لغت میں شک خلاف یقین کو کہتے ہیں، لہٰذا ان میں سے جو افعال یقین پر دلالت نہیں کرتے، وہ افعالِ شک میں داخل ہوئے، اور بعض حضرات کا شک کے مذکورہ بالا معنی لغوی کی جانب التفات نہ ہوا، تو انہوں نے **اوّلاً**: یہ اعتراض کیا کہ ان افعال میں شک پر دلالت کرنے والا کوئی فعل نہیں، کیونکہ متساوی طرفین کے ادراک کو شک کہتے ہیں، **ثانیاً**: جواب میں فرمایا کہ اس مقام پر شک سے 'ظن' مراد ہے کیونکہ یقین پر دلالت کرنے والے افعال کے ماسوائے سب 'ظن' پر دلالت کرتے ہیں، لیکن اس جواب کی ضرورت نہیں، کیونکہ شک یہاں پر لغوی معنی میں ہے، اور شک کے معنی متساوی طرفین کا ادراک اہل میزان کے اصطلاحی معنی ہیں۔۱۲

(1) **لانّ صدورها**: بتقدیر مضاف ہے ای **صدور معانيها**، اس لیے کہ ان افعال کا صدور تو زبان سے ہوتا ہے، نہ قلب سے، البتہ ان کے معانی کا صدور قلب سے ہوتا ہے۔۱۲

ترکیب

قوله: اَلنَّوعُ الثَّالث عَشر افعَال القُلوب: اس میں (اَلنَّوعُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً موصوف، (اَلثَّالِثَ عَشَرَ) مرکب بنائی ہر دو جز مبنی بر فتح مرفوع محلا صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتدا، (اَفْعَالُ) جمع مکسر منصرف مرفوع لفظاً مضاف، (اَلْقُلُوْبِ) جمع مکسر منصرف مجرور لفظاً مضاف الیہ، (اَفْعَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا۔

قوله: وانما سمّيت بهَا لانّ صدورَها من القَلب ولاَ دخَل فيه للجَوارح: اس میں (و) حرفِ استیناف مبنی بر فتح، (اِنَّ) حرفِ مشبّہ بالفعل مکفوف عن العمل مبنی بر فتح، (مَا) کافہ مبنی بر سکون، (سُمِّيَتْ) فعل ماضی مجہول مبنی بر فتح صیغہ واحد مؤنث غائب، اس میں (هِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی پر فتح راجع بسوئے افعال القلوب باعتبار مصادیق، (بَا) حرفِ جار زائد مبنی بر کسر، (هَا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلا منصوب معنیٰ مفعول بہ مبنی بر سکون راجع بسوئے افعال القلوب باعتبارِ لفظ، (ل) حرفِ جار مبنی بر کسر، (اَنَّ) حرفِ مشبّہ بالفعل موصول حرفی مبنی بر فتح، (صُدُوْرَ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مصدر مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مرفوع معنیٰ بنا بر فاعلیت مبنی بر سکون راجع بسوئے اَفعَال القُلوْب، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر اسم، (مِنْ) حرفِ جار مبنی بر سکون مقدر فتحہ موجودہ حرکت تخلص من السکونین، (اَلْقَلْبِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا، (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ ذوالحال مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ اَنَّ، (و) حالیہ مبنی بر فتح، (لَا) برائے نفی جنس مبنی بر سکون، (دَخَلَ) نکرہ مفردہ مبنی بر فتح، منصوب محلا اسمِ لَا، (فِیْ) حرفِ جار مبنی بر سکون، (هَا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلا مبنی بر کسر راجع بسوئے ذوالحال، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا، (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ لَا، (ثَابِتٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبرِ اوّل، (ل) حرفِ جار مبنی بر کسر، (اَلْجَوَارِحِ) غیر منصرف بوجہ جمع قائم مقام دو سبب مجرور لفظاً بکسرہ بسبب دخول لام تعریف، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا



(ثَابِتٌ) مقدر کا، (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع سوئے اسمِ لاَ، (ثَـابِـتٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر دوم، (لاَ) اپنے اسم اور دونوں خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر حال منصوب محلاً، (ھـو) ذوالحال اپنے حال سے مل کر فاعل، (ثَابِتٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، (اَنَّ) کا اسم اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر صلہ، (اَنَّ) موصولِ حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر مجرور، مجرور محلاً، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (سُمِّيَتْ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور مفعول بہ اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا۔

تنبیہ: مخفی نہ رہے کہ (وَلاَ دَخَلَ) کے (واو) کو عاطفہ قرار دینا درست نہیں، کیونکہ عدم مداخلت جوارح وجہ تسمیہ میں داخل ہے یعنی صدور از قلب، اور عدم مداخلت جوارح دونوں کا مجموع وجہ تسمیہ ہے، اور (واو) کو عاطفہ قرار دے کر اس کے مابعد کو یا تو (اِنَّمَا سُمِّيَتْ) پر عطف کریں گے، اس تقدیر پر وجہ تسمیہ کا ناقص ہونا لازم آئے گا، یا لائے نفی جنس کے اسم کو (اَنَّ) کے اسم پر، اور اس کی خبر کو (اَنَّ) کی خبر پر، اس صورت میں معمول واحد پر دو ناصب، اور دو رافع کا اجتماع لازم آئے گا، اس لیے کہ (اَنَّ) اسم کو نصب، اور خبر کو رفع کرتا ہے، اور لائے نفی جنس بھی، اور یہ اجتماع باطل ہے، اسی طرح (فیہ) کو لائے نفی جنس کی خبر اوّل، اور (للجوارح) کو خبر ثانی قرار دینا درست نہیں، کیونکہ خبر کا اسم سے انتفا ہوتا ہے، اور یہاں پر اسم (دَخَلَ) ہے، اور مطلقاً (دَخَلَ) سے ثبوت (للجوارح) کی نفی نہیں بلکہ (دَخَلَ فِي الصُّدُوْرِ) سے ہے، یعنی مطلب یہ ہے کہ ان افعال کے صدور میں جوارح کو دخل نہیں، یہ مطلب نہیں کہ جوارح کو اصلاً کسی چیز میں دخل نہیں، کیونکہ یہ بات ظاہر البطلان ہے **ھٰذا ما عندی واللّٰہ تعالٰی اعلم بالصّواب۔**

قوله: وتسمّى افعَال الشكّ واليَقين ايضًا لانَّ بعضهَا للشكّ وبعضهَا لليَقين:

اس میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (تُسَمّٰى) فعل مضارع مجہول مفرد معتل الفی مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع تقدیراً صیغہ واحد مؤنث غائب، اس میں (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے افعال القلوب باعتبار مصداق، (اَفْعَالَ) جمع مکسر منصرف منصوب لفظاً مضاف، (اَلشَّكِّ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف علیہ،

(و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اَلْيَقِيْنِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے



مل کر مضاف الیہ، (اَفْعَالَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ، (ل) حرفِ جار مبنی بر کسر، (اَنَّ) حرفِ مشبّہ بالفعل موصولِ حرفی مبنی بر فتح، (بَعْضَ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مضاف، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے اَفْعَال القُلوْب، (بَعْضَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف علیہ،

(و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (بَعْضَ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مضاف، (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے اَفْعَال القُلوْب، (بَعْضَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر اسمِ اَنَّ، (ل) حرفِ جار مبنی بر کسر، (شَكّ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً، جار مجرور مل کر معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح (ل) حرفِ جار مبنی بر کسر، (اَلْیَقِیْنِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً، جار مجرور مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتَان) مقدر کا، (ثَابِتَان) تثنیہ مرفوع بالف ما قبل مفتوح اسمِ فاعل صیغہ تثنیہ مذکر، اس میں (ھُمَا) پوشیدہ جس میں (ھَا) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے اسمِ اَنَّ، (م) حرفِ عماد مبنی بر فتح، (الف) علامتِ تثنیہ مبنی پر سکون، (ثَابِتَان) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، (اَنَّ) کا اسم اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر صلہ، (اَنَّ) موصولِ حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (تُسَمّٰی) فعلِ مجہول اپنے نائب فاعل اور مفعول بہ اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قولہ: ایضا: (ایضًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول مطلق (آضَ) فعل مقدر کا، (آضَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے تسمیہ، (آضَ) فعل اپنے فاعل اور مفعولِ مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا۔۱۲

وَهِيَ تَدْخُلُ[1] عَلَى الْمُبْتَدَاءِ[2] وَ الْخَبَرِ وَ
تَنْصِبُهُمَا مَعًا بِاَنْ يَكُوْنَا مَفْعُوْلَيْنِ[3] لَهَا وَ
هِيَ[4] سَبْعَةٌ ثَلٰثَةٌ[5] مِنْهَا لِلشَّكِّ وَ ثَلٰثَةٌ[6]

مِنْهَا لِلْيَقِيْنِ (1) وَ وَاحِدٌ مِنْهَا مُشْتَرَكٌ بَيْنَهُمَا

ا **قوله: تدخل على المبتداء و الخبر:** یعنی جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں، اور فعل وفاعل یعنی جملہ فعلیہ پر داخل نہیں ہوتے، جملۂ فعلیہ پر داخل نہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اگر جملۂ فعلیہ پر داخل ہوں، تو اپنے مسندالیہ کے ساتھ ہوں گے، یا بغیر مسندالیہ کے، اگر اپنے مسندالیہ کے بغیر ہوں گے، تو فعل کے لئے چونکہ مسندالیہ واجب ہے، لہٰذا ان کا مسندالیہ جملہ فعلیہ کا فعل ہوگا، یا فاعل، اوّل باطل ہے کیونکہ اس تقدیر پر لازم آتا ہے کہ فعل کا رافع لفظی ہو جائے، حالانکہ فعل کا رافع معنوی ہوتا ہے، اور دوم بھی باطل، ورنہ دو متصل مؤثر سے ایک اثر کا صدور لازم آئے گا، ایک مؤثر یہ افعالِ قلوب، اور دوسرا مؤثر جملہ فعلیہ کا فعل، اور وہ ایک اثر رفع ہے، اور دو مستقل مؤثر سے ایک اثر کا صدور باطل ہے، ورنہ وہ دونوں مستقل مؤثر نہ رہیں گے، اور یہ خلافِ مفروض ہے، اور اگر یہ اپنے مسندالیہ کے ساتھ ہوں گے تو جملہ فعلیہ کے ساتھ چونکہ ان کو معنوی تعلق ہے، **نظر بر آں** اس کے دونوں جزو میں عمل نصب کریں گے، اوّل جزو یعنی فعل میں عمل نصب باطل، ورنہ لازم آئے گا کہ ناصب فعل حرف نہ رہے، حالانکہ ناصب فعل حرف میں منحصر ہے، جزِ دوم میں عمل نصب اس لیے باطل کہ دو متضاد اثر کا اجتماع لازم آئے گا، کیونکہ جزِ اوّل یعنی فعل جزو دوم کو رفع دے رہا ہے، اور رفع و نصب دونوں متضاد ہیں، ہاں بروقت تعلیق ان افعالِ قلوب کا دخول جملۂ فعلیہ پر ہو جاتا ہے، کیونکہ بروقت تعلیق ان کے لئے لفظی عمل نہیں ہوتا، جیسے: عَلِمْتُ اَيُّهُمْ ضَرَبْتَ۔

۲ **قوله: على المبتداء و الخبر:**

سوال: کبھی مبتدا، اور خبر پر داخل نہیں ہوتے، جیسے: (عَلِمْتُ اَنَّ زَيْدًا قَائِمٌ) اور (عَلِمْتُ اَنْ يَقُوْمَ زَيْدٌ) اور (ظَنَنْتُ زَيْدًا عَمْرًا) کہ (زَيْدًا قَائِمٌ) (اَنَّ) کی وجہ سے بتاویل مفرد ہو گیا، اسی طرح (يَقُوْمَ زَيْدٌ) (اَنْ) ناصبہ کی وجہ سے، اور مبتدا وخبر تو جملہ ہوتے ہیں، اور (زَيْدًا عَمْرًا) مبتدا خبر نہیں، کیونکہ مبتدا وخبر میں تصادق ہوتا ہے، جو یہاں پر مفقود ہے، پس ثابت ہوا کہ ان مثالوں میں عَلِمْتُ اور ظَنَنْتُ مبتدا وخبر پر داخل نہیں، پھر افعالِ قلوب کے دخول کو مبتدا وخبر میں منحصر کرنا کس طرح درست ہو سکتا ہے؟

مِنْهَا لِلْيَقِيْنِ(1) وَ وَاحِدٌ مِنْهَا مُشْتَرَكٌ بَيْنَهُمَا

۱ **قوله: تدخل على المبتداء والخبر:** یعنی جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں، اور فعل وفاعل یعنی جملہ فعلیہ پر داخل نہیں ہوتے، جملۂ فعلیہ پر داخل نہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اگر جملۂ فعلیہ پر داخل ہوں، تو اپنے مسندالیہ کے ساتھ ہوں گے، یا بغیر مسندالیہ کے، اگر اپنے مسندالیہ کے بغیر ہوں گے، تو فعل کے لئے چونکہ مسندالیہ واجب ہے، لہٰذا ان کا مسندالیہ جملہ فعلیہ کا فعل ہوگا، یا فاعل، اوّل باطل ہے کیونکہ اس تقدیر پر لازم آتا ہے کہ فعل کا رافع لفظی ہو جائے، حالانکہ فعل کا رافع معنوی ہوتا ہے، اور دوم بھی باطل، ورنہ دو متصل مؤثر سے ایک اثر کا صدور لازم آئے گا، ایک مؤثر یہ افعالِ قلوب، اور دوسرا مؤثر جملہ فعلیہ کا فعل، اور وہ ایک اثر رفع ہے، اور دو مستقل مؤثر سے ایک اثر کا صدور باطل ہے، ورنہ وہ دونوں مستقل مؤثر نہ رہیں گے، اور یہ خلافِ مفروض ہے، اور اگر یہ اپنے مسندالیہ کے ساتھ ہوں گے تو جملہ فعلیہ کے ساتھ چونکہ ان کو معنوی تعلق ہے، **نظر برآں** اس کے دونوں جزو میں عمل نصب کریں گے، اوّل جزو یعنی فعل میں عمل نصب باطل، ورنہ لازم آئے گا کہ ناصب فعل حرف نہ رہے، حالانکہ ناصب فعل حرف میں منحصر ہے، جزوِ دوم میں عمل نصب اس لیے باطل کہ دو متضاد اثر کا اجتماع لازم آئے گا، کیونکہ جزوِ اوّل یعنی فعل جزو دوم کو رفع دے رہا ہے، اور رفع و نصب دونوں متضاد ہیں، ہاں بروقت تعلیق ان افعالِ قلوب کا دخول جملۂ فعلیہ پر ہو جاتا ہے، کیونکہ بروقت تعلیق ان کے لئے لفظی عمل نہیں ہوتا، جیسے: عَلِمْتُ اَيُّهُمْ ضَرَبْتَ۔

۲ **قوله: على المبتداء والخبر:**

سوال: کبھی مبتدا، اور خبر پر داخل نہیں ہوتے، جیسے: (عَلِمْتُ اَنَّ زَيْدًا قَائِمٌ) اور (عَلِمْتُ اَنْ يَّقُوْمَ زَيْدٌ) اور (ظَنَنْتُ زَيْدًا عَمْرًا) کہ (زَيْدًا قَائِمٌ) (اَنَّ) کی وجہ سے بتاویل مفرد ہو گیا، اسی طرح (يَقُوْمَ زَيْدٌ) (اَنْ) ناصبہ کی وجہ سے، اور مبتدا و خبر تو جملہ ہوتے ہیں، اور (زَيْدًا عَمْرًا) مبتدا خبر نہیں، کیونکہ مبتدا و خبر میں تصادق ہوتا ہے، جو یہاں پر مفقود ہے، پس ثابت ہوا کہ ان مثالوں میں عَلِمْتُ اور ظَنَنْتُ مبتدا و خبر پر داخل نہیں، پھر افعالِ قلوب کے دخول کو مبتدا و خبر میں منحصر کرنا کس طرح درست ہو سکتا ہے؟

ع فقلت اجرني ابا خالد — وإلّا فهبني امرأً هالكا

اور (تعلم) بلفظ امر بمعنی (اعلم) جیسے:

تعلم شفاء النفس قهر عدوها — فبالغ بلطف في التحيل والمكر

۵ **قوله: ثلثة منها للشك:** مراد یہ ہے کہ یہ تین غالبًا شک میں مستعمل ہوتے ہیں، کیونکہ (ظَنَنْتُ) انہیں تین میں سے ہے، اور اس کو کبھی یقین کے لیے بھی استعمال کرتے ہیں، جیسے: (اِنِّی ظَنَنْتُ اَنِّیْ مُلَاقٍ حِسَابِيَهْ)، ایسے ہی خِلْتُ اور حَسِبْتُ کبھی یقین میں استعمال کئے جاتے ہیں۔

۶ **قوله: ثلثة منها لليقين:** یہاں پر بھی وہی مراد ہے کہ یہ تینوں غالبًا یقین میں مستعمل ہوتے ہیں، کیونکہ "تسہیل" میں فرمایا کہ (رَأَيْتُ) کا استعمال ظن میں جائز ہے، اور "منہل" میں فرمایا کہ (عَلِمْتُ) بھی (ظَنَنْتُ) کے معنی میں آتا ہے، اور آیت کریمہ: (فَاِنْ عَلِمْتُمُوْهُنَّ مُؤْمِنَاتٍ فَلَا تَرْجِعُوْهُنَّ اِلَى الْكُفَّارِ) سے استدلال کیا کہ اس آیت میں (عَلِمْتُمُوْا) بمعنی (ظَنَنْتُمُوْا) ہے۔۱۲

(1) **لليقين:** بقرینہ مقابلہ ظن اس مقام پر یقین سے مراد اعتقاد جازم ہے، خواہ مطابق للواقع ہو، جیسے: عَلِمْتُ اور وَجَدْتُّ وغیرہ کا استعمال اعتقاد جازم مطابق میں ہوتا ہے، یا مطابق نہ ہو، جیسے: (رَأَيْتُ) کہ اس کا استعمال مطابق، اور غیر مطابق دونوں میں ہوتا ہے، جیسے آیت کریمہ: (يَرَوْنَهُ بَعِيْدًا وَّنَرَاهُ قَرِيْبًا) کہ اوّل غیر مطابق، اور ثانی مطابق۔۱۲

ترکیب

قوله: وهي تدخل على المبتداء والخبر: اس میں (و) حرفِ عطف مبنی برفتح، (هِيَ) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلا مبنی برفتح راجع بسوئے افعال القلوب، (تَدْخُلُ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً صیغہ واحد مؤنث غائب، اس میں (هِيَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی برفتح راجع بسوئے مبتدا، (علٰى) حرفِ جار مبنی برسکونِ مقدر، (اَلْمُبْتَدَاءِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی برفتح، (اَلْخَبَرِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (تَدْخُلُ) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ صغریٰ ہوکر

خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ کبریٰ ذاتِ وجہین معطوفہ ہوا۔

قوله: وتنصبهما معًا بأن يكونا مفعولين لها: اس میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (تَنْصِبُ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً صیغہ واحد مؤنث غائب، اس میں (هِيَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا، (هُمَا) میں (هَا) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے المبتداء اور الخبر، (م) حرفِ عماد مبنی بر فتح، (الف) علامتِ تثنیہ مبنی بر سکون، (مَعًا) اسمِ ظرف معرب منصوب لفظاً مفعول فیہ، (بَا) حرف جار مبنی بر کسر، (اَنْ) ناصبہ موصولِ حرفی مبنی بر سکون، (يَكُوْنَا) فعل مضارع معروف صحیح با ضمیر بارز برائے تثنیہ منصوب بحذف نونِ تثنیہ فعل ناقص صیغہ تثنیہ مذکر غائب، اس میں (الف) ضمیر مرفوع متصل اسم مرفوع محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے المبتداء و الخبر، (مَفْعُوْلَيْنِ) تثنیہ منصوب بیاما قبل مفتوح خبر، (ل) حرفِ جار مبنی بر فتح، (هَا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے اَفعَال القُلوْب، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (يَكُوْنَا) فعل ناقص اپنے اسم وخبر اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ، (اَنْ) ناصبہ موصولِ حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر مجرور، مجرور محلاً جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (تَنْصِبُ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور مفعول فیہ اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قوله: وهي سبعة ثلثة منها للشك وثلثة منها لليقين: (و) حرفِ عطف یا استیاف مبنی بر فتح، (هِيَ) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے افعال القلوب، (سَبْعَةُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً موصوف، (ثَلٰثَةٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً موصوف، (مِنْ) حرفِ جار مبنی بر سکون، (هَا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے (سَبْعَةٌ)، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتَةٌ) مقدر کا، (ثَابِتَةٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مؤنث، اس میں (هِيَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف، (ثَابِتَةٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت، (ثَلٰثَةٌ) موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتدا، (ل) حرفِ جار مبنی بر کسر، (اَلشَّكِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتَةٌ) مقدر کا، (ثَابِتَةٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مؤنث، اس میں (هِيَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا، (ثَابِتَةٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ،

(و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (ثَلٰثَةٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً موصوف، (مِنْ) حرفِ جار مبنی بر سکون (هَا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے (سَبْعَةٌ)، جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتَةٌ) مقدر کا، (ثَابِتَةٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مؤنث، اس میں (هِيَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف، (ثَابِتَةٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتدا، (ل) حرفِ جار مبنی بر کسر، (اَلْيَقِيْنِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتَةٌ) مقدر کا، (ثَابِتَةٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مؤنث، اس میں (هِيَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا، (ثَابِتَةٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر معطوف،

وَوَاحِدٌ منها مشترك بينهما: میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (وَاحِدٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً موصوف، (مِنْ) حرفِ جار مبنی بر سکون، (هَا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر سکون، راجع بسوئے سَبْعَةٌ، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا، (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف، (ثَابِتٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت، (وَاحِدٌ) موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتدا، (مُشْتَرَكٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم مفعول صیغہ واحد مذکر، اس میں (هُوَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا، (بَيْنَ) ظرفِ مکان معرب منصوب لفظاً مضاف، (هُمَا) میں (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً بر ضم راجع بسوئے الشكّ اور اليقين، (م) حرفِ عماد مبنی بر فتح، (الف) علامتِ تثنیہ مبنی بر سکون، (بَيْنَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ، (مُشْتَرَكٌ) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ اپنے دونوں معطوف سے مل کر صفت، (سَبْعَةٌ) موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر، (هِيَ) مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔۱۲

نحو دانی پر صدر العلماء کا علمی محاسبہ

(۱۳۷) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:۷۹ پر (وانّما سمّيت بها) کی ترکیب میں (بِهَا) کو

(سُمِّيَتْ) سے متعلق قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے، کیونکہ یہ (با) زائدہ ہے جو فعل سے متعلق نہیں ہوتی، كَمَا مَرَّ۔

(۱۳۸) ﴿ایضاح العوامل﴾ اسی صفحہ پر (وَلَا دَخَلَ فِيْـهِ لِلْجَوَارِحِ) کی ترکیب میں (و) کو عاطفہ قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے، بلکہ یہ (و) حالیہ ہے، مولوی 'الٰہی بخش' صاحب مرحوم نے بھی (و) کو عاطفہ فرمایا ہے، اور (فيه) کو لائے نفی جنس کی خبر اوّل، اور (لِلْجَوَارِحِ) کو خبر ثانی، یہ بھی قابل اتباع نہیں، بلکہ (فيه) برائے (دَخَلَ) ظرفِ لغو ہے، وجہ ہماری ترکیب میں دیکھی جائے۔

(۱۳۹) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص: ۸۰ پر (لِأَنَّ بَعْضَهَا لِلشَّكِّ وبَعضَهَا لِلْيَقِيْنِ) کی ترکیب میں (بعضَهَا) ثانی کو (أَنَّ) محذوف کا اسم اور (لِلْيَقِيْن) کو اس محذوف کی خبر قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے کہ تقدیر بلا مقتضی درست نہیں، بلکہ (بَعْضَهَا) ثانی کا عطف (بَعْضَهَا) اوّل پر ہے، اور (لِلْيَقِيْن) کا عطف (لِلشَّكِّ) پر۔

(۱۴۰) ﴿ایضاح العوامل﴾ اسی صفحہ پر (وَهِيَ تَدْخُلُ عَلَى الْمُبْتَدَاءِ وَالْخَبَرِ) کی ترکیب میں فرماتے ہیں: (هِيَ) مبتدا، (تَدْخُلُ) فعل مضارع معروف، (هِيَ) ضمیر مستتر راجع ہے افعالِ قلوب کی طرف اس کا فاعل۔

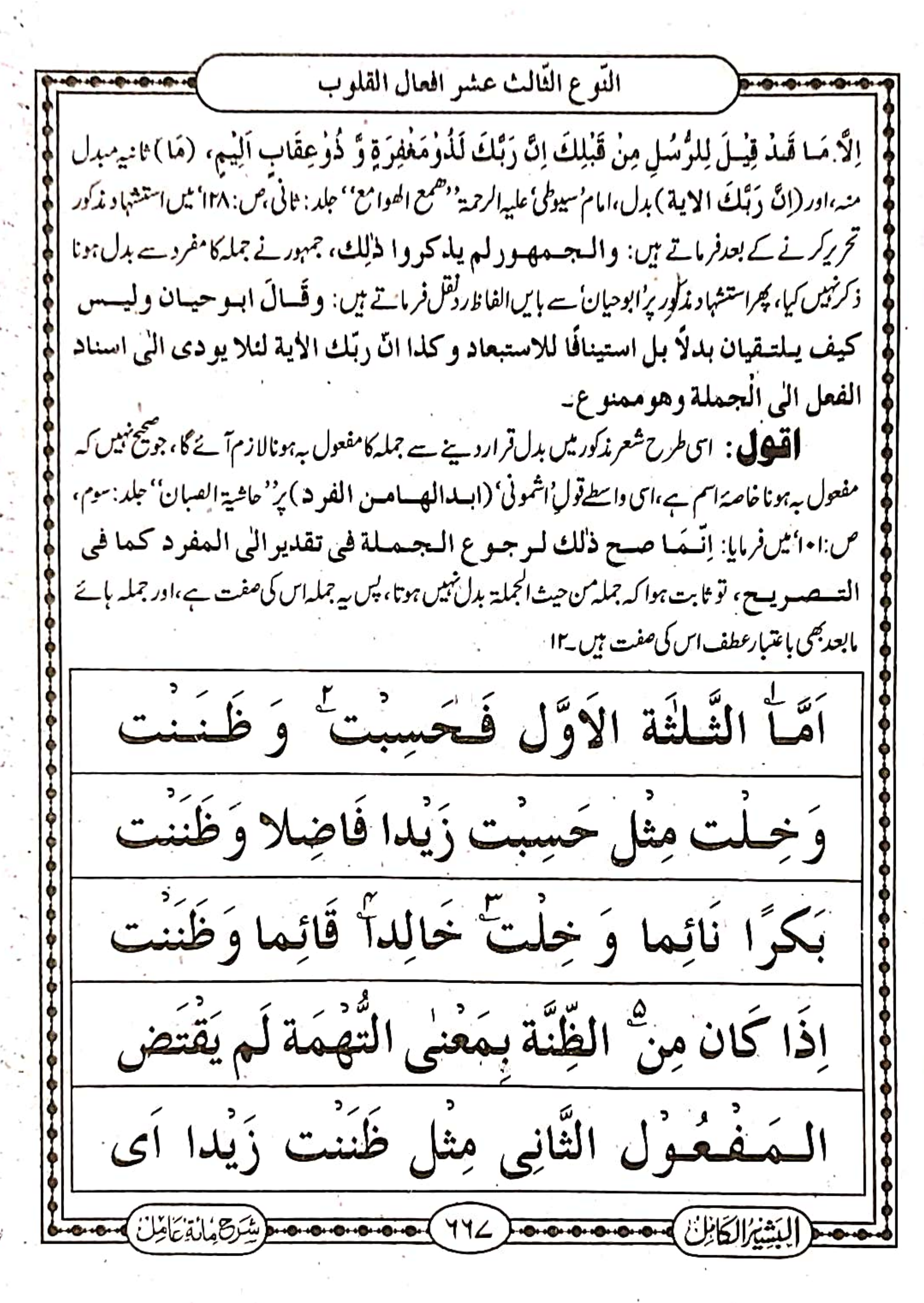
اقول: یہ غلط ہے، بلکہ اس کا مرجع مبتدا ہے، ورنہ جملۂ خبر کا عائد مبتدا سے خلو لازم آئے گا جو باطل ہے۔

(۱۴۱) ﴿ایضاح العوامل﴾ اسی صفحہ پر (وَهِيَ سَبْعَةٌ ثَلٰثَةٌ مِنْهَا لِلشَّكِّ وَثَلٰثَةٌ مِنْهَا لِلْيَقِيْنِ وَوَاحِدٌ مِنْهَا مُشْتَرَكٌ بَيْنَهُمَا) کی ترکیب میں (سَبْعَةٌ) کو مبدل منہ، اور جملۂ (ثَلٰثَةٌ مِنْهَا لِلشَّكِّ) کو بدل قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے، کیونکہ برقولِ صحیح مفرد سے جملہ من حیث الجملۃ بدل نہیں ہوتا، 'زمخشری'، 'ابن مالک'، 'ابن جنی' جواز کے قائل ہیں، جس پر استشہاد میں ایک شعر، اور ایک آیت پیش کی گئی ہے، شعر یہ ہے۔

الی اللّٰہ اشکوا بالمدینۃ حاجۃ   وبالشام اخریٰ کیف یلتقیان

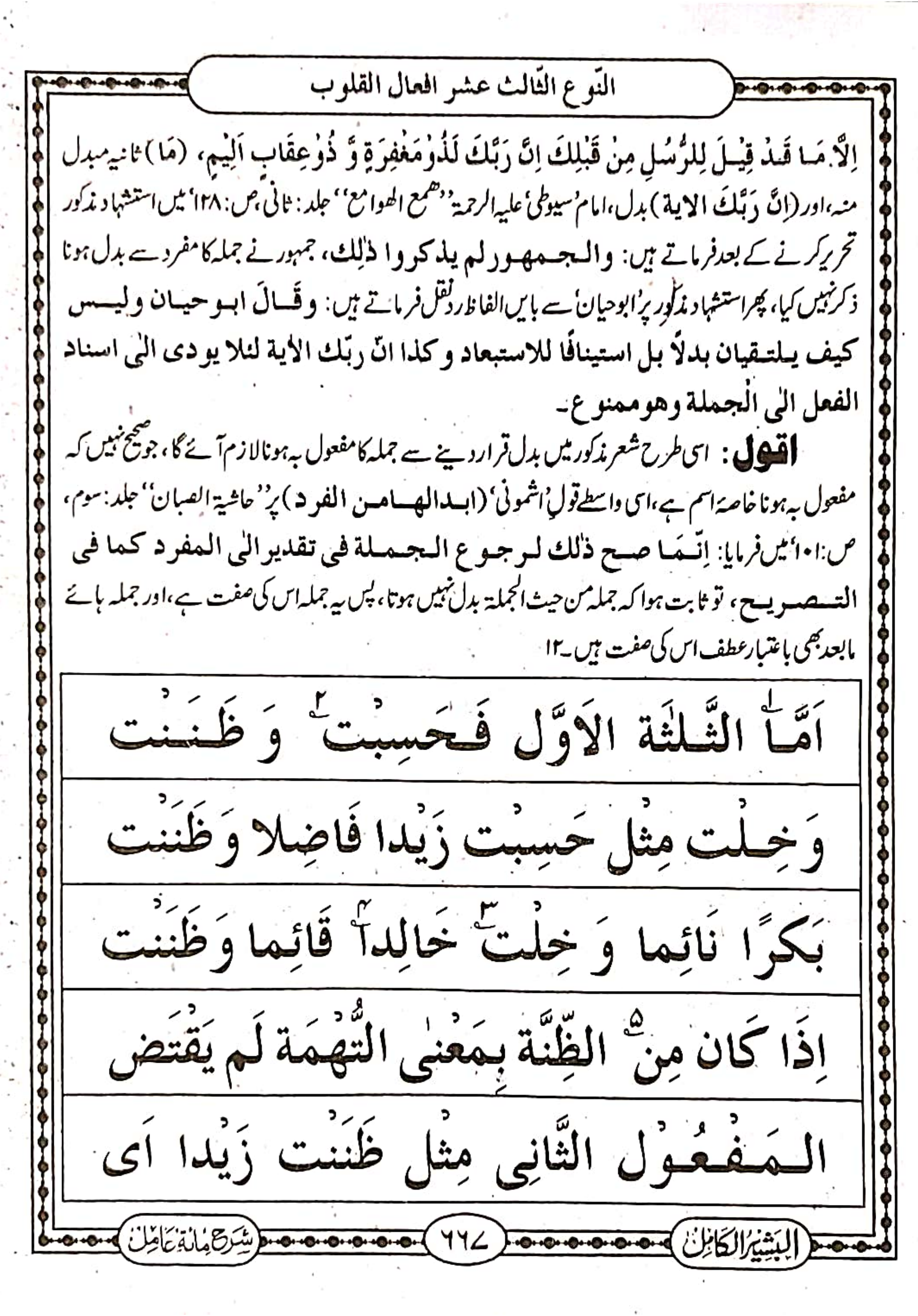
(حاجۃ واخریٰ) مبدل منہ، اور (کیف یلتقیان) جملہ بدل، اور آیت یہ ہے: مَا يُقَالُ لَكَ



اِلاَّ مَا قَدْ قِيلَ لِلرُّسُلِ مِنْ قَبْلِكَ اِنَّ رَبَّكَ لَذُوْمَغْفِرَةٍ وَّ ذُوْعِقَابٍ اَلِيْمٍ، (مَا) ثانیہ مبدل منہ، اور (اِنَّ رَبَّكَ الاية) بدل، امام سیوطی علیہ الرحمۃ "ھمع الھوامع" جلد: ثانی، ص: ۱۲۸ میں استشہاد مذکور تحریر کرنے کے بعد فرماتے ہیں: والجمهور لم يذكروا ذٰلك، جمہور نے جملہ کا مفرد سے بدل ہونا ذکر نہیں کیا، پھر استشہاد مذکور پر 'ابوحیان' سے بایں الفاظ رد نقل فرماتے ہیں: وقَالَ ابوحيان وليس كيف يلتقيان بدلاً بل استينافًا للاستبعاد وكذا انّ ربّك الأية لئلا يودى الٰى اسناد الفعل الٰى الجملة وهو ممنوع۔

اقول: اسی طرح شعر مذکور میں بدل قرار دینے سے جملہ کا مفعول بہ ہونا لازم آئے گا، جو صحیح نہیں کہ مفعول بہ ہونا خاصہ اسم ہے، اسی واسطے قولِ 'اشمونی' (ابدالهامن الفرد) پر "حاشیۃ الصبان" جلد: سوم، ص: ۱۰۱ میں فرمایا: اِنَّمَا صح ذٰلك لرجوع الجملة فى تقدير الٰى المفرد كما فى التصريح، تو ثابت ہوا کہ جملہ من حیث الجملۃ بدل نہیں ہوتا، پس یہ جملہ اس کی صفت ہے، اور جملہ ہائے مابعد بھی باعتبار عطف اس کی صفت ہیں ۔۱۲

اَمَّا الثَّلٰثَة الاَوَّل فَحَسِبْتُ [۲] وَ ظَنَنْت
وَخِلْت مِثْل حَسِبْت زَيْدا فَاضِلا وَظَنَنْت
بَكرًا نَائِما وَ خِلْتُ [۳] خَالِدًا [۴] قَائِما وَظَنَنْت
اِذَا كَان مِنْ [۵] الظِّنَّة بِمَعْنَى التُّهْمَة لَم يَقْتَض
المَفْعُوْل الثَّانِى مِثْل ظَنَنْت زَيْدا اَى



اِلاَّ مَا قَدْ قِيْلَ لِلرُّسُلِ مِنْ قَبْلِكَ اِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ وَّ ذُوْ عِقَابٍ اَلِيْمٍ، (مَا) ثانیہ مبدل منہ، اور (اِنَّ رَبَّكَ الاية) بدل، امام سیوطی علیہ الرحمۃ "همع الهوامع" جلد: ثانی، ص: ۱۲۸' میں استشہاد مذکور تحریر کرنے کے بعد فرماتے ہیں: والجمهور لم يذكروا ذٰلك، جمہور نے جملہ کا مفرد سے بدل ہونا ذکر نہیں کیا، پھر استشہاد مذکور پر 'ابوحیان' سے بایں الفاظ رد نقل فرماتے ہیں: وقال ابوحيان وليس كيف يلتقيان بدلاً بل استينافًا للاستبعاد و كذا انّ ربّك الأية لئلا يودى الٰى اسناد الفعل الٰى الجملة وهو ممنوع۔

اقول: اسی طرح شعر مذکور میں بدل قرار دینے سے جملہ کا مفعول بہ ہونا لازم آئے گا، جو صحیح نہیں کہ مفعول بہ ہونا خاصۂ اسم ہے، اسی واسطے قولِ 'اشمونی' (ابدالهامن الفرد) پر "حاشیۃ الصبان" جلد: سوم، ص: ۱۰۱' میں فرمایا: اِنَّمَا صح ذٰلك لرجوع الجملة فى تقدير الٰى المفرد كما فى التصريح، تو ثابت ہوا کہ جملہ من حیث الجملۃ بدل نہیں ہوتا، پس یہ جملہ اس کی صفت ہے، اور جملہ ہائے مابعد بھی باعتبار عطف اس کی صفت ہیں۔۱۲

اَمَّا[۱] الثَّلٰثَة الاَوَّل فَحَسِبْتُ[۲] وَ ظَنَنْت
وَخِلْت مِثْل حَسِبْت زَيْدا فَاضِلا وَظَنَنْت
بَكرًا نَائِما وَ خِلْتُ[۳] خَالِدًا[۴] قَائِما وَظَنَنْت
اِذَا كَان مِنْ[۵] الظِّنَّة بِمَعْنٰى التُّهْمَة لَم يَقْتَض
الـمَفْعُوْل الثَّانِى مِثْل ظَنَنْت زَيْدا اَى



اِتَّهَمْتهُ(1) وَامَّا الثَّلٰثَة الثَّانِيَة فَعَلِمْت وَرَأَيْت
وَ وَجَدْتّ مِثْل عَلِمْت زَيْدا اَمِيْنا وَ رَأَيْت
عَمْرا فَاضِلا وَ وَجَدْتّ البَيْت رَهِيْنا

لے **قوله: امّا الثلٰثة الاوّل الخ:** یعنی وہ تین جن سے اخبار **بالشّك** مقصود ہوتا ہے، حَسِبْتُ، وَظَنَنْتُ، وخِلْتُ ہیں۔

سوال: افعالِ شک کوافعالِ یقین پر ذکر میں کیوں مقدم کیا؟

جواب: کیونکہ (شَكْ) وجود میں یقین پر مقدم ہے، اس لیے کہ (شَكْ) میں اعتقاد جازم نہیں ہوتا، اور یقین میں ضروری ہے، اور غیر جازم کا وجود جازم پر مقدم ہوتا ہے۔

۲ **قوله: فَحَسِبْتُ:** بکسر سین اور بفتح سین دونوں آیا ہے، اور مضارع میں صرف کسر سین ہے۔

سوال: ان افعال کو بلفظ ماضی تعبیر کیا، بلفظ مضارع کیوں نہیں کیا؟

جواب: کیونکہ ماضی استقبال، اور حال پر مقدم ہوتی ہے، **نظر برآں** بلفظ ماضی تعبیر کیا، تاہم یہ بلفظ خاص مقصود نہیں، کیونکہ مادّہ مراد ہے، اور اس سے جو صیغے بھی مشتق ہوں۔

سوال: بلفظ متکلم تعبیر کیوں کیا؟ بلفظ غائب یا حاضر تعبیر کیوں نہیں کیا؟

جواب: چونکہ ہر شخص دوسرے کے افعالِ قلب کی بہ نسبت اپنے افعالِ قلب کا اعرف ہوتا ہے، اس لئے بلفظ متکلم تعبیر کیا۔

۳ **قوله: خِلْتُ:** بکسر (خا) خیلولة سے مشتق ہے، اصل میں (خَيِلْتُ) تھا، کیونکہ (سَمِعَ) سے آتا ہے، کسرۂ یا نقل کر کے (خَا) کو دیا، اس کی حرکت حذف کرنے کے بعد اجتماعِ ساکنین کے باعث (یَا) ساقط ہوگئی، خِلْتُ ہوگیا۔

۴ **قوله: خلت خالدًا:** یہ ماضی متکلم ہے، اور مضارع متکلم (اِخَالُ) بکسر ہمزہ لغت افصح ہے، اور 'بنو اسد' کے لغت میں مطابق قیاس بفتح ہمزہ آتا ہے۔

۵ **قوله: مِن الظِنّة:** بکسر ظائے معجمہ بمعنی تہمت آتا ہے، اور بمعنی (وہم میں ڈالنا) بھی، اور (تُهَمَةٌ) بضم تا و فتح ہا بروزنِ (هُمَزَةٌ) اصل میں (وُهَمَةٌ) تھا، واو (تا) سے بدل گیا، جیسے: (تراث) میں کہ وہ بھی اصل میں (وراث) تھا، اور آیت کریمہ: (وَمَاهُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِظَنِيْنَ) میں برقرارت (ظا) ظَنِيْنَ (ظِنَّه) بمعنی 'تہمت' سے ماخوذ ہے، اور معنی آیت اس تقدیر پر یہ ہیں کہ محبوبِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم (وحی) اور غیب کی خبر دینے میں متہم نہیں کہ کاہن کی طرح ان کی خبر واقع کے مطابق نہ ہو، بلکہ ان کی تمام خبریں واقع کے مطابق ہوتی ہیں، تو (ظنین) بروزن فعیل بمعنی مفعول ہوا، مذکورہ آیت میں ایک قرارت (ضاء) کے ساتھ ہے، اس قرارت پر (ضنین) بروزن فعیل بمعنی فاعل (ضنّة) سے مشتق ہے، جس کے معنی ہیں بخل، آیت کریمہ کے معنی اس تقدیر پر یہ ہوں گے کہ یہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم غیب بتانے میں بخیل نہیں، (ظَنَنْتُ) جب افعالِ قلوب سے ہو، تو (ظَن) بفتح (ظا) بمعنی ادراک طرف راجع سے ماخوذ ہوتا ہے۔۱۲

(1) اتّهمته: بابِ افعال سے ہے، یا بابِ افتعال سے ہے۔۱۲

ترکیب

قوله: امّا الثّلثة الاُوَلُ فحَسبتِ وظَننت وخِلت: اس میں (امّا) حرفِ شرط برائے تفصیل شرط محذوف لزوماً مبنی برسکون، (اَلثَّلٰثَةُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً موصوف، (اَلْاُوَلُ) جمع مکسر منصرف مرفوع لفظاً اسمِ تفضیل صیغہ جمع مؤنث، اس میں (هُنَّ) پوشیدہ جس میں (ھا) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی برضم راجع بسوئے موصوف، (نون) مشدّد علامت جمع مؤنث، (اَلْاُوَلُ) اسمِ تفضیل اپنے فاعل سے مل کر صفت، (اَلثَّلٰثَةُ) موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتدا،

(فَا) جزائیہ مبنی برفتح، (حَسِبْتُ) مراد اللّفظ مرفوع تقدیراً معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی برفتح، (ظَنَنْتُ) مراد اللّفظ مرفوع تقدیراً معطوف، (و) حرفِ عطف مبنی برفتح، (خِلْتُ) مراد اللّفظ مرفوع تقدیراً معطوف، معطوف علیہ اپنے دونوں معطوف سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر جزا، شرطِ محذوف اپنی

جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

قوله: مثل حسبتُ زيدًا فاضلاً وظننتُ بكرًا نائمًا وخلت خالدًا قائمًا: اس میں (مِثْلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (حَسِبْتُ زَيْدًا فَاضِلًا) مراد اللّفظ مجرور تقدیراً معطوف علیہ، (و) حرف عطف مبنی بر فتح، (ظَنَنْتُ بَكْرًا نَائِمًا) مراد اللّفظ مجرور تقدیراً معطوف، (و) حرف عطف مبنی بر فتح، (خِلْتُ خَالِدًا قَائِمًا) مراد اللّفظ مجرور تقدیراً معطوف، معطوف علیہ اپنے دونوں معطوف سے مل کر مضاف الیہ، (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُهُ) مقدر کی، (مِثَالُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے حَسِبْتُ، اور ظَنَنْتُ، اور خِلْتُ بتاویل مذکور، (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ حَسبت زيدًا فَاضلاً: اس میں (حَسِبْتُ) افعالِ قلوب سے فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد متکلم، اس میں (تَا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم، (زَيْدًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول بہ اوّل، (فَاضِلًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے زَيْدًا، (فَاضِلًا) اسمِ فاعل اپنے فاعل سے مل کر مفعول بہ دوم، **هكذا جعل في الفوائد الشافية اسم الفاعل مع معموله مفعولاً به واقتضيت وان كان عندي فيه تامل لان كون الشئي مفعولاً به من خواص الاسم والاسم من اقسام المفرد واسم الفاعل مع معموله مركّب فتامل لعلّ الله يحدث بعد ذلك امرًا،** اور اگر اس کو موصوف مقدر کی صفت قرار دے کر مفعول بہ بنائیں تو اعتراض واقع نہ ہوگا، (حَسِبْتُ) فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ظَننتُ بكرًا نائمًا: میں (ظَنَنْتُ) افعالِ قلوب سے فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد متکلم، اس میں (تَا) ضمیر مرفوع متصل بارز برائے واحد متکلم فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم، (بَكْرًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول بہ اوّل، (نَائِمًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے بَكْرًا، (نَائِمًا) اسمِ فاعل اپنے فاعل سے مل کر مفعول بہ دوم، (ظَنَنْتُ) فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔



خِلت خَالدًا قائمًا: میں (خِلْتُ) افعالِ قلوب سے فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد متکلم، اس میں (تَا) ضمیر مرفوع متصل بارز برائے واحد متکلم فاعل مرفوع محلا مبنی بر ضم، (خَالِدًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول بہ اوّل، (قَائِمًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے خَالِدًا، (قَائِمًا) اسمِ فاعل اپنے فاعل سے مل کر مفعول بہ دوم، (خِلْتُ) فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

قوله: وظَننت اذا كان من الظِنَّة بمعنى التُهمة لَم يقتض الـمَفعول الثَاني: اس میں (و) حرف استیناف مبنی بر فتح، (ظَنَنْتُ) مراد اللفظ مرفوع تقدیرًا مبتدا، (اِذَا) ظرفِ زمان متضمن معنیٰ شرط مفعول فیہ مقدم منصوب محلا مبنی بر سکون، (کَانَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (فعلِ ناقص)، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا، (مِنْ) حرفِ جار مبنی بر سکونِ مقدر فتحہ موجودہ حرکتِ تخلص من السکونین، (اَلظِّنَّةِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً ذوالحال، (بَا) حرفِ جار مبنی بر کسر، (مَعْنٰی) اسمِ مقصور مجرور تقدیرًا مضاف، (اَلتُّهْمَةِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتَةً) مقدر کا، (ثَابِتَةً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مؤنث، اس میں (ھِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے ذوالحال، (ثَابِتَةً) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل شبہ جملہ اسمیہ ہو کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (مُشْتَقًّا) مقدر کا، (مُشْتَقًّا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسمِ مفعول صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ کَانَ، (مُشْتَقًّا) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، (کَانَ) فعلِ ناقص اپنے اسم وخبر اور مفعول فیہ مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط،

(لَمْ یَقْتَضِ) فعل مضارع معروف مفرد معتل یائی مجزوم بحذفِ یا، صیغہ واحد مذکر غائب بحث نفی جحد بلم، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا، (اَلْمَفْعُوْلَ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً موصوف، (اَلثَّانِیْ) اسم منقوص منصوب لفظاً صفت، (اَلْمَفْعُوْلَ) موصوف اپنی صفت سے مل کر مفعول بہ، (لَمْ یَقْتَضِ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہو کر خبر مرفوع محلا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا۔

قولہ: مثل ظَنَنْتُ زیدًا ای اتّھمتہ: میں (مِثْلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (ظَنَنْتُ زَیْدًا) مراد اللّفظ مجرور تقدیراً معطوف علیہ یا مبدل منہ، (اَیْ) حرفِ تفسیر مبنی بر سکون، (اِتَّھَمْتُہٗ) مراد اللّفظ مجرور تقدیراً عطفِ بیان یا بدل الکل، معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے مل کر یا مبدل منہ اپنے بدل الکل سے مل کر مضاف الیہ، (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُہٗ) مقدر کی، (مِثَالُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے ظَنَنْتُ از ظِنَّۃ بمعنی تہمۃ، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادہٗ معنیٰ ظننت زیدًا: میں (ظَنَنْتُ) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد متکلم، اس میں (تَا) ضمیر مرفوع متصل بارز برائے واحد متکلم فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم، (زَیْدًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول بہ، (ظَنَنْتُ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

اِتّھمتہٗ: میں (اِتَّھَمْتُ) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد متکلم، اس میں (تَا) ضمیر مرفوع متصل بارز برائے واحد متکلم فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم، (ھَا) ضمیر منصوب متصل بارز مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے زَیْد، (اِتَّھَمْتُ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

قولہ: واَمّا الثّلثۃ الثّانیۃ فعلمت ورأیت ووجدتّ: اس میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اَمَّا) حرفِ شرط مبنی بر سکون فعل شرط محذوف لزوماً، (اَلثَّلٰثَۃُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً موصوف، (اَلثَّانِیَۃُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتدا، (فَا) جزائیہ مبنی بر فتح، (عَلِمْتُ) مراد اللّفظ مرفوع تقدیراً معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (رَأَیْتُ) مراد اللّفظ مرفوع تقدیراً معطوف، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (وَجَدْتُّ) مراد اللّفظ مرفوع تقدیراً معطوف، معطوف علیہ اپنے دونوں معطوف سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر جزا، شرطِ محذوف اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ معطوفہ ہوا۔

قولہ: مثل علمت زیدًا امینا ورأیت عمرًا فاضلاً ووجدتّ البیت رھینا: اس میں (مِثْلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (عَلِمْتُ زَیْدًا اَمِیْنًا) مراد اللّفظ مجرور تقدیراً معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (رَأَیْتُ عَمْرًا فَاضِلًا) مراد اللّفظ مجرور تقدیراً معطوف، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (وَجَدْتُّ الْبَیْتَ رَھِیْنًا) مراد اللّفظ مجرور تقدیراً معطوف، معطوف



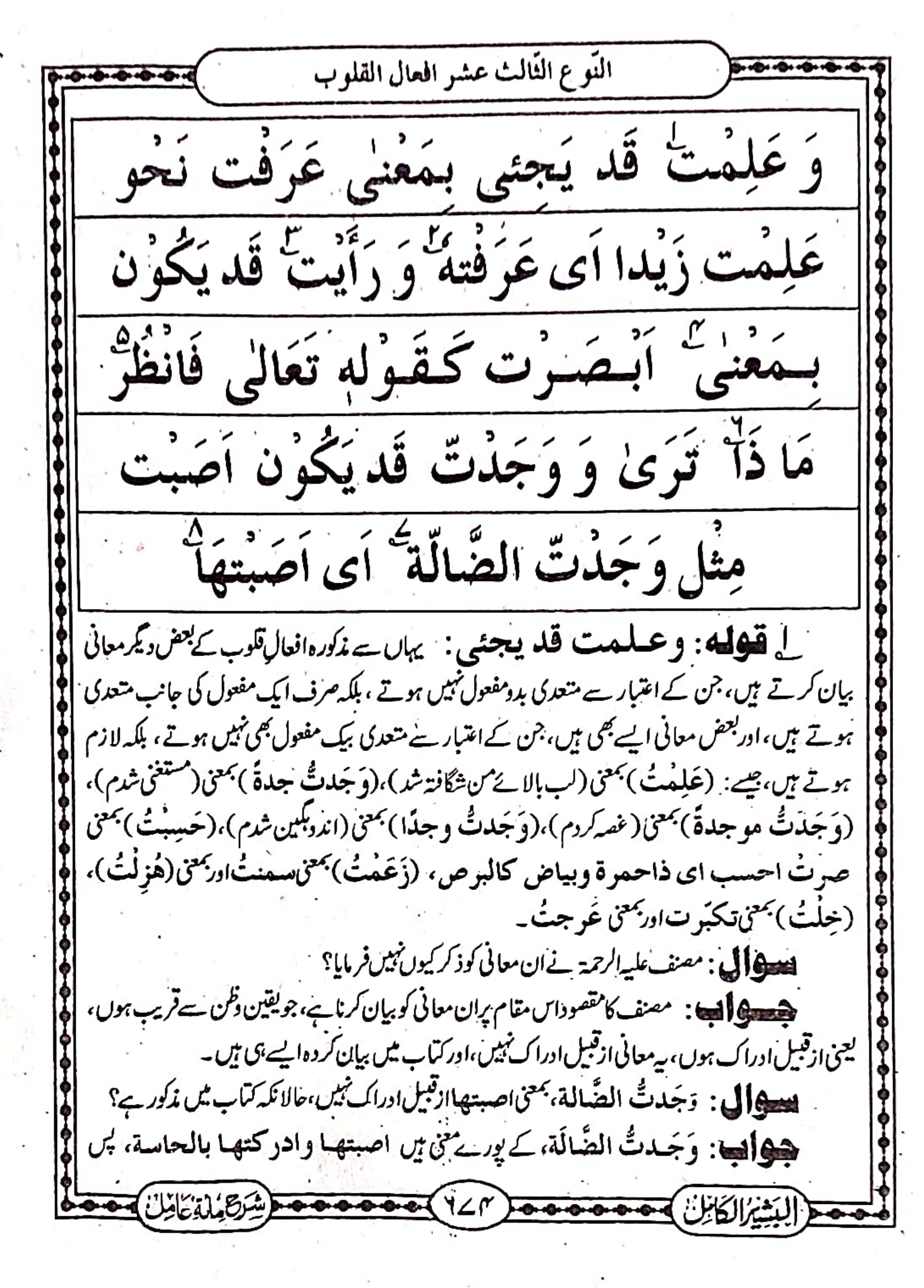
علیہ اپنے دونوں معطوف سے مل کر مضاف الیہ، (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُهُ) مقدر کی، (مِثَالُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے عَلِمْتُ، رَأَيْتُ، وَجَدْتُ، بتاویل مذکور، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ عَلمت زیدًا امینا: میں (عَلِمْتُ) افعالِ قلوب سے فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد متکلم، اس میں (تَا) ضمیر مرفوع متصل بارز برائے واحد متکلم فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم، (زَيْدًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول بہ اوّل، (أَمِيْنًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً صفتِ مشبّہ صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے زَيْدًا، (أَمِيْنًا) صفتِ مشبّہ اپنے فاعل سے مل کر مفعول بہ دوم، (عَلِمْتُ) فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

رأيت عمرًا فاضلا: اس میں (رَأَيْتُ) افعالِ قلوب سے فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد متکلم، اس میں (تَا) ضمیر مرفوع متصل بارز برائے واحد متکلم فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم، (عَمْرًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول بہ اوّل، (فَاضِلًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً صفتِ مشبّہ صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے عَمْرًا، (فَاضِلًا) صفتِ مشبّہ اپنے فاعل سے مل کر مفعول بہ دوم، (رَأَيْتُ) فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

وجدتّ البيت رهينا: میں (وَجَدْتُّ) افعالِ قلوب سے فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد متکلم، اس میں (تَا) ضمیر مرفوع متصل بارز برائے واحد متکلم فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم، (اَلْبَيْتَ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول بہ اوّل، (رَهِيْنًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسمِ مفعول بمعنی (مرهون) صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اَلْبَيْتَ، (رَهِيْنًا) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر مفعول بہ دوم،

رَهِيْن کا اعمال 'ابن عصفور' کے مذہب پر مبنی ہے، وہ یہ کہ جو الفاظ بمعنی اسمِ مفعول آتے ہیں جیسے: ذبیح بمعنی (مذبوح) اور قبض بمعنی (مقبوض) اور جریح بمعنی (مجروح)، ان کا عمل اسمِ مفعول کی طرح ہوتا ہے، جمہور ایسے الفاظ کو عمل نہیں دیتے تو ترکیب مذکور 'ابن عصفور' کے مذہب پر مبنی ہوئی، جمہور کے مذہب پر کہیں گے (رَهِيْنًا) مفعول بہ دوم، (وَجَدْتُّ) فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ۱۲



وَ عَلِمْتُ[1] قَدْ يَجِيْئُ بِمَعْنٰی عَرَفْتُ نَحْوُ عَلِمْتُ زَيْدًا اَیْ عَرَفْتُهٗ[2] وَ رَأَيْتُ[3] قَدْ يَكُوْنُ بِمَعْنٰی[4] اَبْصَرْتُ كَقَوْلِهٖ تَعَالٰی فَانْظُرْ[5] مَا ذَا[6] تَرٰی وَ وَجَدْتُّ قَدْ يَكُوْنُ اَصَبْتُ مِثْلُ وَجَدْتُّ الضَّالَّةَ[7] اَیْ اَصَبْتُهَا[8]

[1] **قوله: وعلمت قد يجئی:** یہاں سے مذکورہ افعالِ قلوب کے بعض دیگر معانی بیان کرتے ہیں، جن کے اعتبار سے متعدی بدو مفعول نہیں ہوتے، بلکہ صرف ایک مفعول کی جانب متعدی ہوتے ہیں، اور بعض معانی ایسے بھی ہیں، جن کے اعتبار سے متعدی بیک مفعول بھی نہیں ہوتے، بلکہ لازم ہوتے ہیں، جیسے: (عَلِمْتُ) بمعنی (لب بالائے من شگافتہ شد)، (وَجَدْتُّ جدةً) بمعنی (مستغنی شدم)، (وَجَدْتُّ موجدةً) بمعنی (غصہ کردم)، (وَجَدْتُّ وجدًا) بمعنی (اندوہگین شدم)، (حَسِبْتُ) بمعنی صِرْتُ احسب ای ذاحمرة وبياض كالبرص، (زَعَمْتُ) بمعنی سمنتُ اور بمعنی (هُزِلْتُ)، (خِلْتُ) بمعنی تکبّرت اور بمعنی عَرجتُ۔

سوال: مصنف علیہ الرحمۃ نے ان معانی کو ذکر کیوں نہیں فرمایا؟

جواب: مصنف کا مقصود اس مقام پر ان معانی کو بیان کرنا ہے، جو یقین وظن سے قریب ہوں، یعنی ازقبیل ادراک ہوں، یہ معانی ازقبیل ادراک نہیں، اور کتاب میں بیان کردہ ایسے ہی ہیں۔

سوال: وَجَدْتُّ الضَّالة، بمعنی اصبتها ازقبیل ادراک نہیں، حالانکہ کتاب میں مذکور ہے؟

جواب: وَجَدْتُّ الضَّالَة، کے پورے معنی ہیں اصبتها وادركتها بالحاسة، پس

ازقبیل ادراک ہے، لیکن مصنف نے (اصبتھا) پر اقتصار اس لیے کیا کہ ان کا مقصود تعدی بیک مفعول بیان کرنا ہے، جو اسی قدر سے حاصل ہو گیا۔

۲ قوله: ای عرفته: معرفت اور علم میں اہل عرب کے نزدیک معنوی فرق نہیں، کیونکہ (عَلِمْتُ اَنَّ زَیْدًا قَائِمٌ) اور (عَرَفْتُ اَنَّ زَیْدًا قَائِمٌ) کے معنی متحد ہیں، البتہ لفظی فرق ہے کہ معرفت کو ایسے ادراک میں استعمال کرتے ہیں جو نفس شے سے متعلق ہو، اسی واسطے وہ ایک مفعول کو نصب دیتا ہے، اور لفظ علم کو ایسے ادراک میں جو شے اور اس کی صفت دونوں سے متعلق ہو، اسی واسطے وہ دو مفعول کو نصب دیتا ہے، اور کبھی علم کو نفس شے کے ادراک میں بھی استعمال کرتے ہیں، جیسے: مثالِ کتاب، تو اس وقت وہ ایک مفعول کو نصب دیتا ہے، ''تکملہ''۔

۳ قوله: ورأيت قد يكون بمعنى اَبْصَرت كقوله تعالىٰ الخ:

اس مقام پر دو نسخے ہیں، ایک نسخہ میں یہی عبارت ہے کہ (رَأَیْتُ) بمعنی (اَبْصَرْتُ) کی مثال میں مذکورہ آیت کریمہ کو پیش کیا ہے، دوسری میں عبارت یوں ہے: وَرَأَيْتُ قَدْ يَكُوْنُ بِمعنٰى اَبْصَرْتُ نحو رَأَيْتُ الْهِلَالَ وَقَدْ يَكُوْنُ بِمَعنٰى تفكّرتُ كقوله تعالىٰ فَانْظُرْ مَاذَا تَرىٰ۔

اوّل نسخہ پر یہ خدشہ گذرتا ہے کہ آیت کریمہ کو رویت بصری کی مثال میں پیش کرنا درست نہیں کہ اس میں (ترىٰ) رویت بصری سے مشتق نہیں ہے، اس لیے کہ ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے اپنے صاحبزادے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو بچشم سر کسی چیز کو دیکھنے کا حکم نہ فرمایا تھا، حتیٰ کہ (مَاذَا تَرىٰ) سے اس مبصر کے متعلق استفسار کیا جاسکے، اور (ترىٰ) کا رویت بصری سے ماخوذ ہونا ممکن ہو جائے، اور یہ (ترىٰ) رویت قلبی سے بھی مشتق نہیں کہ وہ تو دو مفعول کا طالب ہوتا ہے، اگر مجرد سے ہو، اور اگر مزید سے اخذ کریں تو تین مفعول کا، اور یہاں ایک ہی ہے، بلکہ (رَأیٌ) سے مشتق ہے، چنانچہ ''جلالین'' وغیرہ میں ہے: مَاذَا تَرىٰ من الرّاى، اور ''شرح جامی'' کی شرح ''محرم آفندی'' میں فرمایا: وفى كون قوله تعالىٰ فانظر من هٰذا القبيل نظر فانّهٗ ليس من روية البصر لانّه لم يامره بروية شئى ولا من روية القلب لانّه يطلب مفعولين علىٰ قراءة الفتح وثلاثة علىٰ قراءة الضم بل هو مبنى للرأى الّذى هو الاعتقاد و المشاورة كذا فى كتب وجوه القراءت اه فتامل فى هٰذا

الکلام حتی لایزلك الوهم عن المرام ، بلکہ (فَانْظُرْ) بھی نظر بصری سے ماخوذ نہیں، نظر فی الامر بمعنی تامل فیه سے ماخوذ ہے،اور نسخۂ دوم پر (رَأَیْتُ) بمعنی (اَبْصَرْتُ) اور (رَأَیْتُ) بمعنی (تفکرْتُ) دونوں کی تمثیل اگر چہ درست ہے،لیکن (رَأَیْتُ) بمعنی (تفکرْتُ) کا بیان اس مقام پر مناسب نہیں، کیونکہ اس مقام پر ایسے معنی کا بیان مقصود ہے جس کے اعتبار سے متعدی بیک مفعول ہو، اور بایں معنی (رَأَیْتُ) متعدی بیک مفعول نہیں، بلکہ بواسطہ (فِی) متعدی ہوتا ہے۔

۴ **قوله: بمعنی ابصرتُ:** ابصار بمعنی استعمالِ بصر اگرچہ افعالِ جوارح سے ہے، مگر ادراک کو مستلزم ہوتا ہے، اس لیے عَلِمْتُ سے قریب ہوگیا۔

۵ **قوله: فانظر ماذا تریٰ:** "مواہب علیہ" میں (تریٰ) کو (رأیت) بمعنی (ابصرتُ) اور بمعنی تفکرْتُ لے کر یہ ترجمہ کیا ہے: پس درنگر کہ دریں کار چہ چیز می بینی رائے تو چہ تقاضا میکند پس (می بینی) اوّل معنی کی طرف اشارہ ہے، اور (رائے تو چہ تقاضہ میکند) دوسرے معنی کی جانب ایما ہے، ولاتنس ماقد مناہ فی الحاشیة السابقة۔

۶ **قوله: ماذا:** یہ کلمہ چند وجوہ پر آتا ہے:

اوّل: (مَا) استفہامیہ، اور (ذَا) اسمِ اشارہ جیسے: مَا ذَاالتّوالی، اور مَاذَاالوقوف میں۔

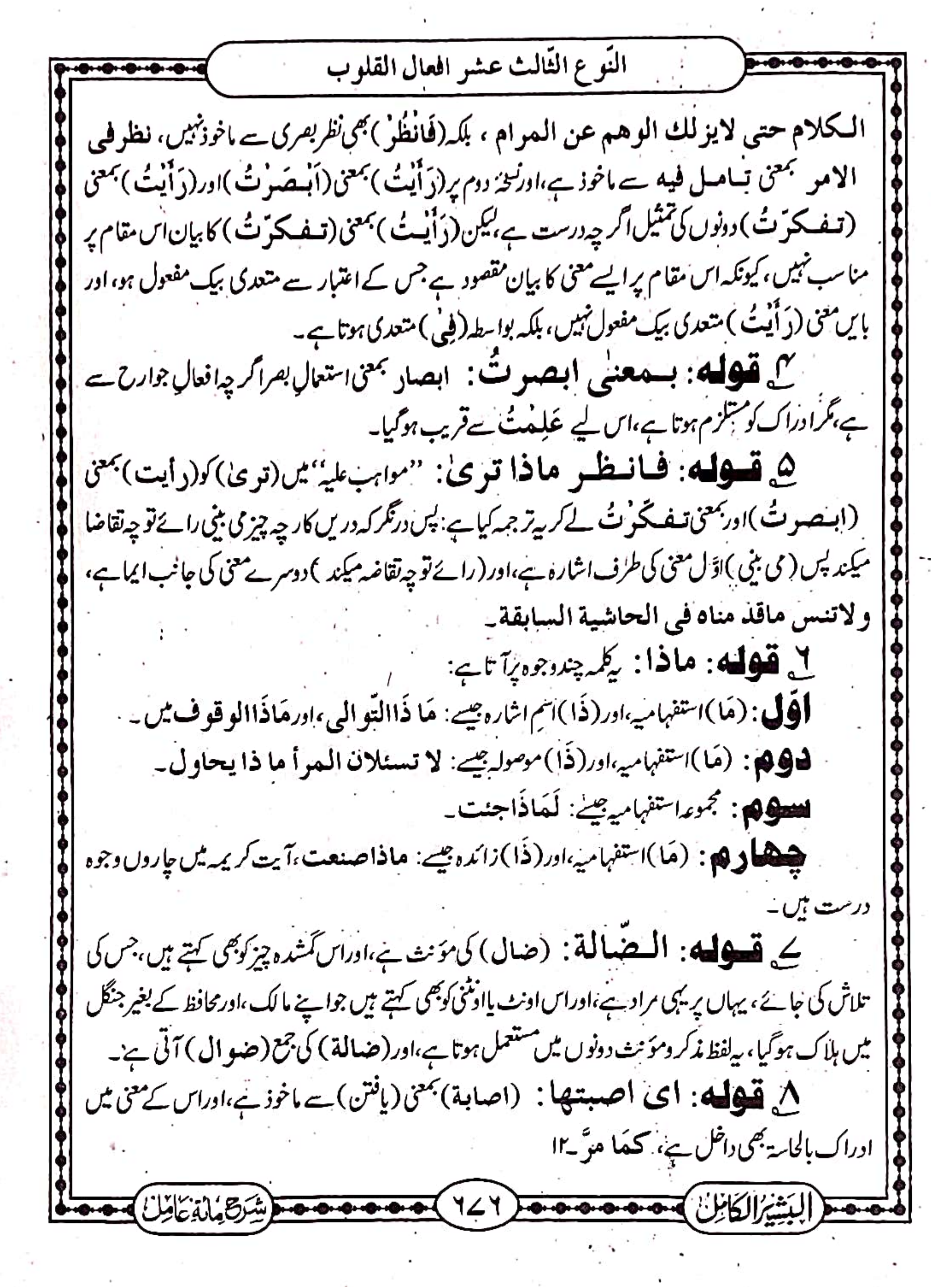
دوم: (مَا) استفہامیہ، اور (ذَا) موصولہ جیسے: لا تسئلان المرأ ما ذا یحاول۔

سوم: مجموعہ استفہامیہ جیسے: لَمَاذَاجئت۔

چہارم: (مَا) استفہامیہ، اور (ذَا) زائدہ جیسے: ماذاصنعت، آیت کریمہ میں چاروں وجوہ درست ہیں۔

۷ **قوله: الضّالة:** (ضال) کی مؤنث ہے، اور اس گمشدہ چیز کو بھی کہتے ہیں، جس کی تلاش کی جائے، یہاں پر یہی مراد ہے، اور اس اونٹ یا اونٹنی کو بھی کہتے ہیں جو اپنے مالک، اور محافظ کے بغیر جنگل میں ہلاک ہوگیا، یہ لفظ مذکر و مؤنث دونوں میں مستعمل ہوتا ہے، اور (ضالة) کی جمع (ضوال) آتی ہے۔

۸ **قوله: ای اصبتها:** (اصابة) بمعنی (یافتن) سے ماخوذ ہے، اور اس کے معنی میں ادراک بالحاسة بھی داخل ہے، کما مرّ ۱۲



ترکیب

قولہ: وعَلمت قَد يَجئی بمعنٰی عَرفت: اس میں (و) حرفِ عطف مبنی برفتح، (عَلِمْتُ) مراداللفظ مرفوع تقدیراً متبدا، (قَدْ) حرفِ تقلیل مبنی برسکون، (يَجِئُ) فعل مضارع معروف صحیح مجرداز ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع بسوئے مبتدا، (بَا) حرف جار مبنی برکسر، (مَعْنٰی) اسمِ مقصور مجرور تقدیراً مضاف، (عَرَفْتُ) مراداللفظ مجرور تقدیراً مضاف الیہ، (مَعْنٰی) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (يَجِئُ) فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ صغریٰ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ کبریٰ ذاتِ وجہین ہوا۔

قولہ: نحو عَلمت زَیدًا ای عَرفته: اس میں (نَحْوُ) مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (عَلِمْتُ زَيْدًا) مراداللفظ مجرور تقدیراً معطوف علیہ یا مبدل منہ، (اَیْ) حرفِ تفسیر مبنی برسکون، (عَرَفْتُهُ) مراداللفظ مجرور تقدیراً عطف بیان یا بدل الکل، معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے مل کر یا مبدل منہ اپنے بدل الکل سے مل کر مضاف الیہ، (نَحْوُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُهُ) مقدر کی، (مِثَالُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی برضم راجع بسوئے عَلِمْتُ بمعنی عَرَفْتُ، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ عَلمت زیدًا: میں (عَلِمْتُ) فعل ماضی معروف مبنی برسکون صیغہ واحد متکلم، اس میں (تَا) ضمیر مرفوع متصل بارز برائے واحد متکلم فاعل مرفوع محلاً مبنی برضم، (زَيْدًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول بہ، (عَلِمْتُ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

عَرفتُه: میں (عَرَفْتُ) فعل ماضی معروف مبنی برسکون صیغہ واحد متکلم، اس میں (تَا) ضمیر مرفوع متصل بارز برائے واحد متکلم فاعل مرفوع محلاً مبنی برضم، (ھَا) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی برضم راجع بسوئے (زَيْد)، (عَرَفْتُ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

قولہ: ورأیت قَد یکون بمعنٰی ابصرتُ: اس میں (و) حرفِ عطف مبنی برفتح، (رَأَيْتُ) مراداللفظ مرفوع تقدیراً مبتدا، (قَدْ) حرفِ تقلیل مبنی برسکون، (يَكُوْنُ) فعل مضارع معروف صحیح



مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب (فعلِ ناقص)، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا، (بَا) حرفِ جار مبنی بر کسر، (مَعْنٰی) اسمِ مقصور مجرور تقدیراً مضاف، (اَبْصَرْتُ) مراد اللّفظ مجرور تقدیراً مضاف الیہ، (مَعْنٰی) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (مُسْتَعْمَلًا) مقدر کا، (مُسْتَعْمَلًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسمِ مفعول صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ یَکُوْنُ، (مُسْتَعْمَلًا) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، (یَکُوْنُ) فعلِ ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ صغریٰ ہو کر خبر مرفوع محلاً، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ کبریٰ ذاتِ وجہین ہوا۔

قوله: كقولہٖ تعالٰی فَانظر مَا ذا ترٰی: اس میں (كَ) حرف جار مبنی بر فتح، (قَوْلِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً بمعنی مَقُوْل مضاف، (ھَا) ضمیر مجرور متصل ذوالحال مجرور محلاً مبنی بر کسر راجع بسوئے اسمِ جلالت، (تَعَالٰی) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح مقدر صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے ذوالحال، (تَعَالٰی) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر حال منصوب محلاً، ذوالحال اپنے حال سے مل کر مضاف الیہ، (قَوْلِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف علیہ یا مبدل منہ، (فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰی) مراد اللّفظ عطف بیان یا بدل الکل، معطوف علیہ اپنے عطف بیان یا مبدل منہ اپنے بدل الکل سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا، (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدائے مقدر، (ثَابِتٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر (مِثَالُہٗ) مقدر کی، جس میں (مِثَالُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے رُؤْیَۃ بمعنی اِبْصَار، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدائے مقدر اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ فَانظر مَاذا ترٰی: میں (فَا) فصیحہ مبنی بر فتح، (اُنْظُرْ) فعل امر حاضر معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد مذکر حاضر، اس میں (اَنْتَ) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون، (تَا) مفتوحہ علامتِ خطاب مذکر مبنی بر فتح، (مَاذَا) بمعنی اَلَّذِیْ اسمِ موصول مبنی بر سکون منصوب محلاً، اس لفظ کی تفصیل ہماری کتاب ''بشیر القاری'' میں **بما لا مزید علیہ** موجود ہے، (تَرٰی) فعل

مضارع معروف مجرداز ضمیر بارز معتل الفی مرفوع تقدیراً صیغہ واحد مذکر حاضر، اس میں (اَنْتَ) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون، (تَا) مفتوحہ علامتِ خطاب مذکر مبنی بر فتح، (ھَا) ضمیر منصوب متصل محذوف مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے اسمِ موصول، (تَرىٰ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ محذوف سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر صلہ، اسمِ موصول اپنے صلہ سے مل کر مفعول بہ، (اُنْظُرْ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر جزا، شرطِ محذوف اِذَا کَانَ الْاَمْرُ کَذٰلِکَ اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

قوله: ووجدتّ قد يكون بمعنىٰ اصبت:

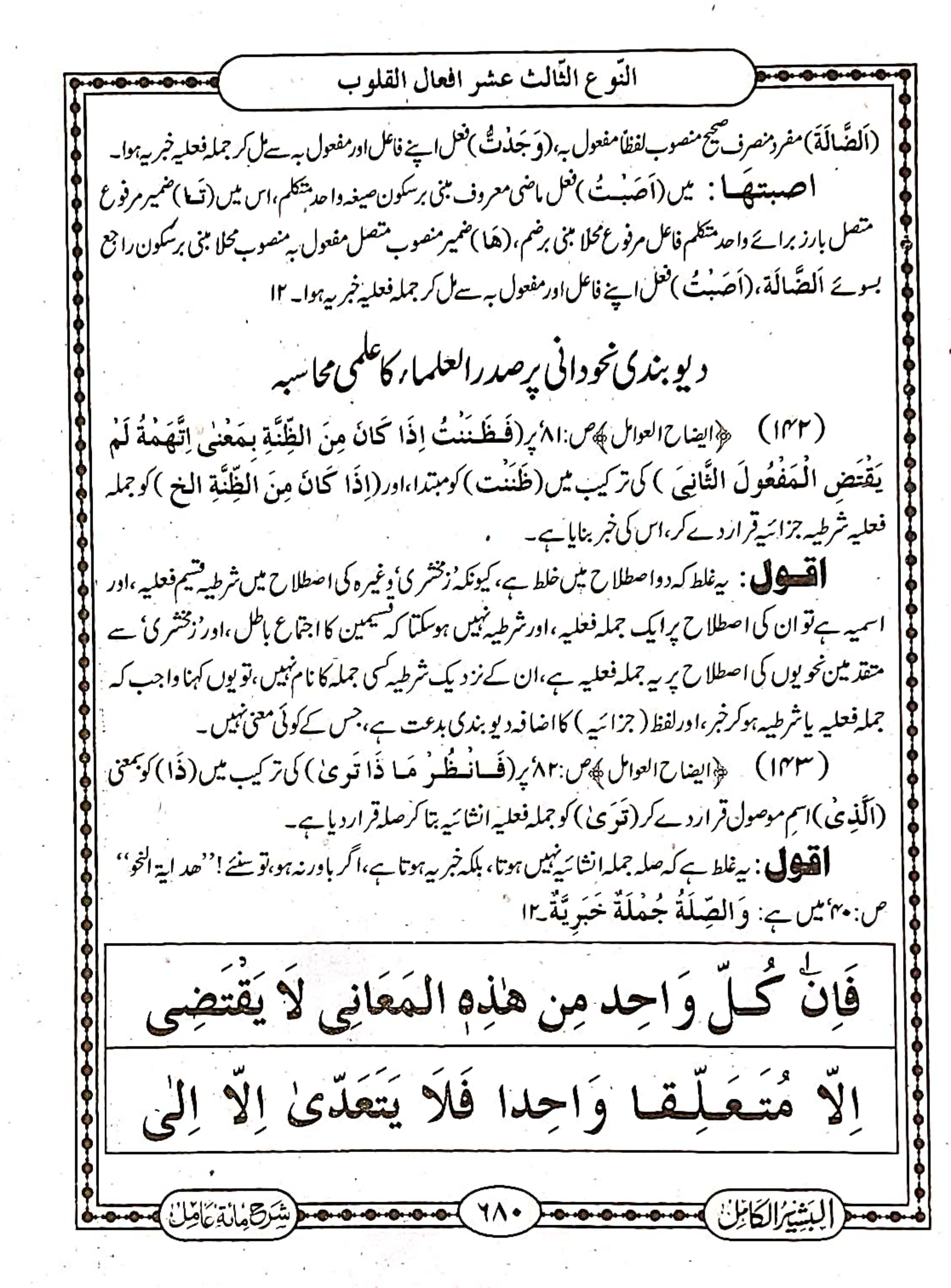
اس میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (وَجَدْتُّ) مراد اللفظ مرفوع تقدیراً مبتدا، (قَدْ) حرفِ تقلیل مبنی بر سکون، (یَکُوْنُ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب (فعلِ ناقص)، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا، (بَا) حرفِ جار مبنی بر کسر، (مَعْنىٰ) اسمِ مقصور مجرور تقدیراً مضاف، (اَصَبْتُ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً مضاف الیہ، (مَعْنىٰ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتًا) مقدر کا، (ثَابِتًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ یَکُوْنُ، (ثَابِتًا) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر، (یَکُوْنُ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ صغریٰ ہوکر خبر مرفوع محلاً، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ کبریٰ ذاتِ وجہین ہوا۔

قوله: مثل وجدتّ الضّالَة اى اَصبتهَا:

اس میں (مِثْلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (وَجَدْتُّ الضَّالَةَ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً معطوف علیہ یا مبدل منہ، (اَیْ) حرفِ تفسیر مبنی بر سکون، (اَصَبْتُهَا) مراد اللفظ مجرور تقدیراً عطف بیان یا بدل الکل، معطوف علیہ اپنے عطف بیان یا مبدل منہ اپنے بدل الکل سے مل کر مضاف الیہ، (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُهٗ) مقدر کی، (مِثَالُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے وَجَدْتُّ بمعنی اَصَبْتُ، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ وجدتّ الضّالة:

میں (وَجَدْتُّ) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد متکلم، اس میں (تَا) ضمیر مرفوع متصل بارز برائے واحد متکلم فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم،



(اَلضَّالَّةَ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول بہ، (وَجَدْتُّ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

اصبتھا: میں (اَصَبْتُ) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد متکلم، اس میں (تـا) ضمیر مرفوع متصل بارز برائے واحد متکلم فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم، (ھَا) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے اَلضَّالَّةَ، (اَصَبْتُ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ۱۲

دیوبندی نحودانی پر صدر العلماء کا علمی محاسبہ

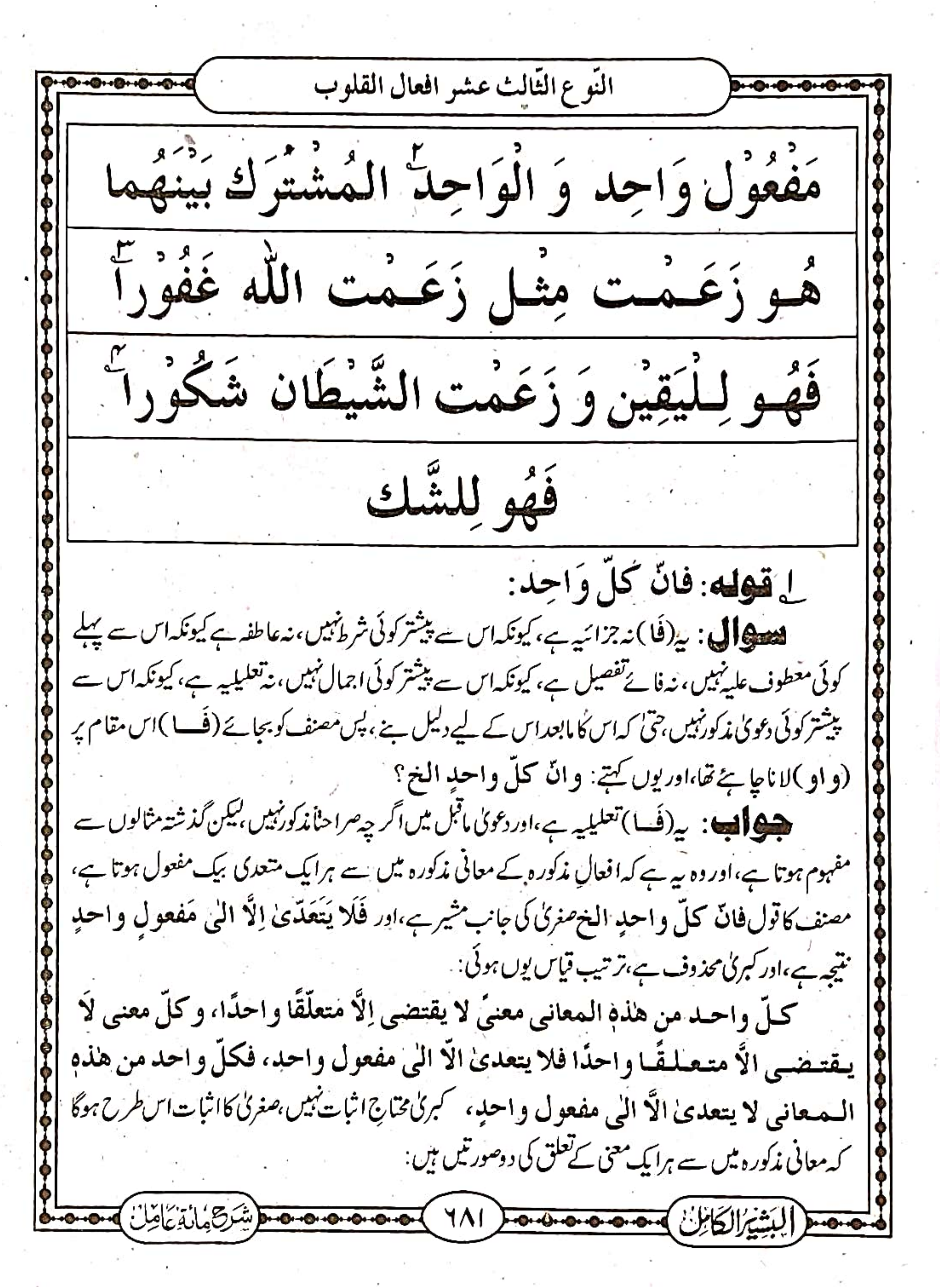
(۱۴۲) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:۸۱ پر (فَظَنَنْتُ اِذَا کَانَ مِنَ الظِّنَّةِ بِمَعْنٰی اِتَّھَمْۃُ لَمْ یَقْتَضِ الْمَفْعُوْلَ الثَّانِیَ) کی ترکیب میں (ظَنَنْت) کو مبتدا، اور (اِذَا کَانَ مِنَ الظِّنَّةِ الخ) کو جملہ فعلیہ شرطیہ جزائیہ قرار دے کر، اس کی خبر بنایا ہے۔

اقول: یہ غلط کہ دو اصطلاح میں خلط ہے، کیونکہ 'زمخشری' وغیرہ کی اصطلاح میں شرطیہ قسیم فعلیہ، اور اسمیہ ہے تو ان کی اصطلاح پر ایک جملہ فعلیہ، اور شرطیہ نہیں ہوسکتا کہ قسیمین کا اجتماع باطل، اور 'زمخشری' سے متقدمین نحویوں کی اصطلاح پر یہ جملہ فعلیہ ہے، ان کے نزدیک شرطیہ کسی جملہ کا نام نہیں، تو یوں کہنا واجب کہ جملہ فعلیہ یا شرطیہ ہوکر خبر، اور لفظ (جزائیہ) کا اضافہ دیوبندی بدعت ہے، جس کے کوئی معنی نہیں۔

(۱۴۳) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:۸۲ پر (فَـانْظُرْ مَـا ذَا تَرٰی) کی ترکیب میں (ذَا) کو بمعنی (اَلَّذِیْ) اسم موصول قرار دے کر (تَرٰی) کو جملہ فعلیہ انشائیہ بتا کر صلہ قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے کہ صلہ جملہ انشائیہ نہیں ہوتا، بلکہ خبریہ ہوتا ہے، اگر باور نہ ہو، تو سنئے! ''ھدایۃ النحو'' ص:۴۰ میں ہے: وَالصِّلَةُ جُمْلَةٌ خَبَرِیَّةٌ۔ ۱۲

فَاِنَّ کُلَّ وَاحِدٍ مِنْ ھٰذِہِ الْمَعَانِیْ لَا یَقْتَضِیْ
اِلَّا مُتَعَلِّقًا وَاحِدًا فَلَا یَتَعَدّٰی اِلَّا اِلٰی



مَفْعُوْل وَاحِد وَ الْوَاحِدُ[2] الْمُشْتَرَك بَيْنَهُما

هُو زَعَمْت مِثْل زَعَمْت اللّٰه غَفُوْراً[3]

فَهُو لِلْيَقِيْن وَ زَعَمْت الشَّيْطَان شَكُوْراً[4]

فَهُو لِلشَّك

[1] **قوله:** فانّ كلّ وَاحِد:

سوال: یہ (فا) نہ جزائیہ ہے، کیونکہ اس سے پیشتر کوئی شرط نہیں، نہ عاطفہ ہے کیونکہ اس سے پہلے کوئی معطوف علیہ نہیں، نہ فائے تفصیل ہے، کیونکہ اس سے پیشتر کوئی اجمال نہیں، نہ تعلیلیہ ہے، کیونکہ اس سے پیشتر کوئی دعویٰ مذکور نہیں، حتیٰ کہ اس کا مابعد اس کے لیے دلیل بنے، پس مصنف کو بجائے (فا) اس مقام پر (واو) لانا چاہئے تھا، اور یوں کہتے: وانّ کلّ واحدٍ الخ؟

جواب: یہ (فا) تعلیلیہ ہے، اور دعویٰ ماقبل میں اگرچہ صراحتاً مذکور نہیں، لیکن گذشتہ مثالوں سے مفہوم ہوتا ہے، اور وہ یہ ہے کہ افعالِ مذکورہ کے معانی مذکورہ میں سے ہر ایک متعدی بیک مفعول ہوتا ہے، مصنف کا قول فانّ کلّ واحدٍ الخ صغریٰ کی جانب مشیر ہے، اور فَلا یَتَعَدّیٰ اِلّا الیٰ مَفعولٍ واحدٍ نتیجہ ہے، اور کبریٰ محذوف ہے، ترتیب قیاس یوں ہوئی:

کلّ واحد من هٰذهِ المعانی معنیً لا یقتضی اِلّا متعلّقًا واحدًا، وکلّ معنی لَا یقتضی الّا متعلّقًا واحدًا فلا یتعدیٰ الّا الیٰ مفعول واحد، فکلّ واحد من هٰذهِ المعانی لا یتعدیٰ الّا الیٰ مفعول واحدٍ، کبریٰ محتاجِ اثبات نہیں، صغریٰ کا اثبات اس طرح ہوگا کہ معانی مذکورہ میں سے ہر ایک معنی کے تعلق کی دو صورتیں ہیں:

اوّل: یہ کہ نفسِ شئی سے متعلق ہو، اس تقدیر پر ہر ایک کا متعلق ایک ہی ہوگا۔

دوم: یہ کہ شے اور اس کی صفت دونوں سے متعلق ہو، اس تقدیر پر ہر ایک کے متعلق دو ہوں گے، ایک متعلق شئی، دوسرا متعلقِ صفت، گذشتہ مثالوں میں معانی مذکورہ میں سے ہر ایک نفسِ شے سے متعلق ہے تو ہر ایک متعلق واحد مقتضی ہوا، **وهو المطلوب** جیسے: (**عَلِمْتُ زَيْدًا**) میں علم کا تعلق نفس زید سے ہے، لہٰذا متعلق واحد کا مقتضی ہوا، اور (**عَلِمْتُ زَيْدًا قَائِمًا**) میں علم کا تعلق زید، اور اس کی صفتِ قیام دونوں سے ہے، **نظر برآں** دو متعلق کا مقتضی ہوا، پس جو ایک متعلق کا مقتضی ہے، وہ متعدی بیک مفعول ہوا، اور جو دو متعلق کا مقتضی ہے، وہ متعدی بدو مفعول ہوا۔

۲ **قوله: والواحد المشترك بينهما:** یعنی افعالِ قلوب سے ایک فعل یقین، اور ظن میں مشترک، اور وہ (**زَعَمْتُ**) ہے، لیکن یہ ظن میں اکثر الاستعمال ہوتا ہے، اور یقین میں کمتر۔

۳ **قوله: غفورًا:** بالفتح (غفر) بمعنی (ستر) سے ماخوذ ہے، اس لیے کہ اپنے بندوں کے بد اعمال پر پردہ ڈالنا اس کی شان ہے، بایں طور کہ دُنیا میں لوگوں سے مخفی رکھتا ہے، اور آخرت میں فرشتوں پر مخفی کردے گا، اگرچہ نامۂ اعمال میں موجود ہوں گے،

یا اس (غفر) سے ماخوذ ہے جس کے معنی ہیں نامۂ اعمال سے گناہ کا محو کر دینا، چنانچہ آیت کریمہ: (**يَمْحُو اللّٰهُ مَا يَشَاءُ وَيُثْبِتُ**) کی ایک تفسیر حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ توبہ سے جس گناہ کو چاہتا ہے، مٹا دیتا ہے، اور اس کی جگہ نیکیاں ثابت فرما دیتا ہے، **غَافِرْ** اور **غَفَّارْ** کا ماخذ بھی یہی ہے، یہ تینوں اسمائے الٰہی مترادف ہیں، تینوں کے معنی معاف فرمانے والا، اوّل صفت مشبّہ ہے، اور دوم اسمِ فاعل، اور سوم صیغہ مبالغہ۔

اور بعض نے فرمایا کہ تینوں کے معنی میں فرق ہے، (**غَافِرْ**) کے معنی بعض گناہوں کا معاف فرمانے والا، (**غَفُوْرْ**) کے معنی اکثر کا معاف فرمانے والا، (**غَفَّارْ**) کے معنی سب کا معاف فرمانے والا۔

اوّل قول صحیح ہے، کیونکہ اسمائے الٰہی میں مبالغہ نہیں ہوتا، اس لیے کہ مبالغہ ان صفات میں ہوتا ہے جو قابلِ زیادت ونقصان ہوں، اور صفاتِ الٰہی زیادت ونقصان سے پاک ہیں، ان کے صیغے صیغۂ نسبت ہوتے ہیں جیسے: (**تَمَّارْ**) **كذافي حاشية الصّاوى على الجلالين وغيرها۔**

۴ قوله: شکورًا: بروزن (صَبُوْرٌ) اس کے دو معنی ہیں:

اوّل: (بسیار شکر گزار)

دوم: تھوڑی چیز کو قبول کرنے والا، یہاں پر یہی معنی مراد ہیں، اب مثال مذکور کے یہ معنی ہوئے کہ میں نے شیطان کو گمان کیا تھا کہ گناہ صغیرہ کے ارتکاب پر راضی ہوجائے گا، مگر ایسا نہیں وہ تو بندہ سے اس وقت راضی ہوتا ہے، جب کہ وہ اکبر کبائر کا ارتکاب کرے، اعاذنا اللّٰہ تعالٰی و جمیع المسلمین من شرہٖ آمین۔۱۲

ترکیب

قوله: فانّ کلّ واحد من هٰذہ المعَانی لَا یقتضی الاَّ متعلّقاً واحدًا: اس میں (فَـا) حرفِ تعلیل مبنی بر فتح، (انَّ) حرفِ مشبّہ بالفعل مبنی بر فتح، (کُـلَّ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مضاف، (وَاحِـدٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً موصوف، (مِنْ) حرفِ جار مبنی بر سکون، (هَـا) حرفِ تنبیہ مبنی بر سکون، (ذِہٖ) اسمِ اشارہ مبنی بر سکون مجرور محلاً مبدل منہ یا معطوف علیہ، (اَلْـمَـعَـانِـیْ) اسمِ منقوص مجرور تقدیراً بدل یا عطف بیان، مبدل منہ اپنے بدل الکل سے مل کر یا معطوف علیہ اپنے عطفِ بیان سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَـابِتٍ) مقدر کا، (ثَـابِتٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف، (ثَـابِتٍ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت، (وَاحِدٍ) موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ، (کُلِّ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر اسمِ انَّ، (لَا یَـقْـتَـضِـیْ) نفی فعل مضارع معروف مفرد معتل یائی مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع تقدیراً صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (هـو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ انَّ، (اِلَّا) حرفِ استثنا مبنی بر سکون، (مُتَـعَلِّقًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً موصوف، (وَاحِدًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً صفت، (مُتَعَلِّقًا) موصوف اپنی صفت سے مل کر مستثنیٰ مفرغ ہو کر مفعول بہ، (لَایَقْتَضِیْ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر مرفوع محلاً، (انَّ) حرفِ مشبّہ بالفعل اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معلّلہ ہوا۔

قوله: فَلا یَتعدّیٰ الاّ الٰی مَفعولٍ وَاحدٍ: اس میں (فَا) فصیحہ مبنی بر فتح، (لَا یَتَـعَدّیٰ) نفی فعل مضارع معروف مفرد معتل الفی مجرد از ضمیر بارز مرفوع تقدیراً صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (هو)

ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ اِنَّ، (اِلَّا) حرفِ استثنا مبنی بر سکون، (اِلٰی) حرفِ جار مبنی بر سکون، (مَفْعُوْلٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً موصوف، (وَاحِدٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً صفت، (مَفْعُوْلٍ) موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر مستثنیٰ مفرغ ہو کر ظرفِ لغو، (لَا یَتَعَدّٰی) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا، شرطِ محذوف اِذَا کَانَ الْاَمْرُ کَذٰلِكَ اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

قوله: والواحد المشترك بينهما هو زعمت: اس میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اَلْوَاحِدُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً موصوف، (اَلْمُشْتَرَكُ) میں (ال) حرفِ تعریف مبنی بر سکون، (مُشْتَرَكُ) مفرد منصرف صحیح لفظاً اسمِ مفعول صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف، (بَیْنَ) ظرفِ مکان معرب منصوب لفظاً مضاف، (ھُمَا) میں (ھَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے اَلشَّك اور الیقین، (م) حرفِ عماد مبنی بر فتح، (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون، (بَیْنَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ، (مُشْتَرَكُ) اسمِ فاعل اپنے نائب فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت، (اَلْوَاحِدُ) موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتدائے اوّل، (ھو) ضمیر مرفوع منفصل مبتدائے ثانی مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدائے اوّل، (زَعَمْتُ) مراد اللفظ مرفوع تقدیراً خبر، مبتدائے ثانی اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ صغریٰ ہو کر خبر، مبتدائے اوّل اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ کبریٰ ذاتِ وجہ معطوفہ ہوا۔

قوله: مثل زعمت الله غفورًا فهو لليقين وزعمت الشيطان شكورًا فهو للشك: اس میں (مِثْلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (زَعَمْتُ اللهَ غَفُوْرًا) مراد اللفظ مجرور تقدیراً معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (زَعَمْتُ الشَّیْطَانَ شَکُوْرًا) مراد اللفظ مجرور تقدیراً معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ، (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُہٗ) مقدر کی، (مِثَالُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے اَلْوَاحِدُ الْمُشْتَرَكُ، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ زعمت الله غفورًا: میں (زَعَمْتُ) افعالِ قلوب سے فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد متکلم، اس میں (تَا) ضمیر مرفوع متصل بارز برائے واحد متکلم فاعل مرفوع محلا مبنی



برضم، (اسمِ جلالت) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول بہ اوّل، (غَفُوْرًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مبالغہ اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع بسوئے اسمِ جلالت، (غَفُوْرًا) اسمِ فاعل اپنے فاعل سے مل کر مفعولِ دوم، (زَعَمْتُ) فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

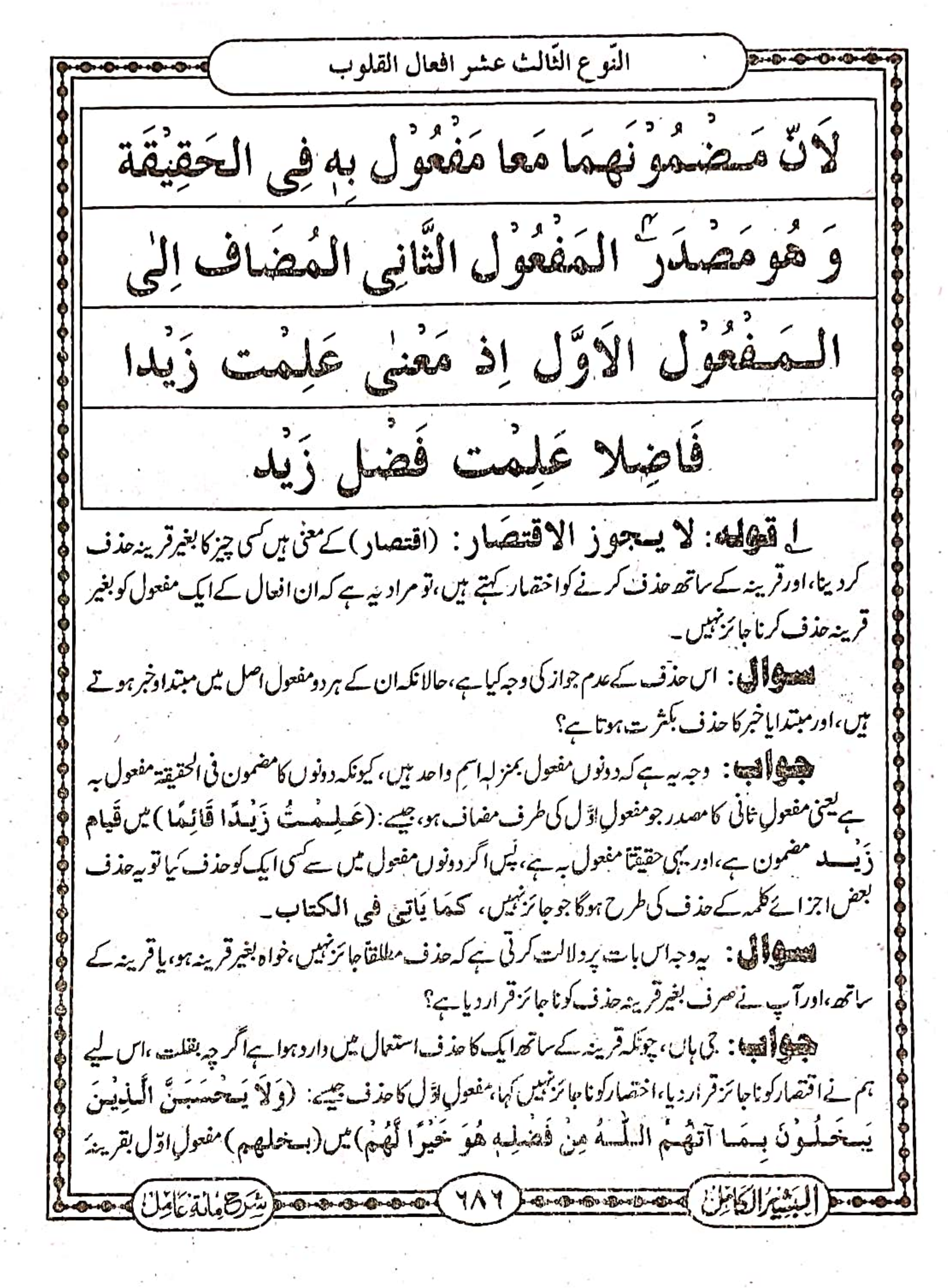
فهو لليقين: میں (فَا) حرفِ تفصیل مبنی برفتح، (هو) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع بسوئے زَعَمْتُ جو کہ مثالِ اوّل میں ہے، (ل) حرفِ جار مبنی برکسر، (اَلْيَقِيْنِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا، (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع بسوئے مبتدا، (ثَابِتٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مفصّلہ ہوا۔

زعمت الشيطان شكورًا: اس میں (زَعَمْتُ) افعالِ قلوب سے فعل ماضی معروف مبنی برسکون صیغہ واحد متکلم، اس میں (تَا) ضمیر مرفوع متصل بارز برائے واحد متکلم فاعل مرفوع محلاً مبنی برضم، (اَلشَّيْطَانَ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول بہ اوّل، (شَكُوْرًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسمِ فاعل بمعنی برقلیل راضی شوند، صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع بسوئے اَلشَّيْطَان، (شَكُوْرًا) اسمِ فاعل اپنے فاعل سے مل کر مفعول بہ دوم، (زَعَمْتُ) فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

قوله: فهو لِلشَّك: میں (فَا) حرفِ تفصیل مبنی برفتح، (هو) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع بسوئے زَعَمْتُ جو مثالِ ثانی میں ہے، (ل) حرفِ جار مبنی برکسر، (اَلشَّكِّ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا، (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع بسوئے مبتدا، (ثَابِتٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مفصّلہ ہوا۔۱۲

وَفِيْ هٰذِهِ الْاَفْعَالِ لَا يَجُوْزُ[1] الْاِقْتِصَارُ عَلٰى[2]

اَحَدِ الْمَفْعُوْلَيْنِ لِاَنَّهُمَا[3] كَاِسْمٍ وَاحِدٍ



لأنّ مضمونهما معا مفعول به في الحقيقة
وهو مصدر المفعول الثاني المضاف الى
المفعول الاوّل اذ معنى علمت زيدا
فاضلا علمت فضل زيد

قوله: لا يجوز الاقتصار: (اقتصار) کے معنی ہیں کسی چیز کا بغیر قرینہ حذف کردینا، اور قرینہ کے ساتھ حذف کرنے کو اختصار کہتے ہیں، تو مراد یہ ہے کہ ان افعال کے ایک مفعول کو بغیر قرینہ حذف کرنا جائز نہیں۔

سوال: اس حذف کے عدم جواز کی وجہ کیا ہے، حالانکہ ان کے ہر دو مفعول اصل میں مبتدا وخبر ہوتے ہیں، اور مبتدا یا خبر کا حذف بکثرت ہوتا ہے؟

جواب: وجہ یہ ہے کہ دونوں مفعول بمنزلہ اسمِ واحد ہیں، کیونکہ دونوں کا مضمون فی الحقیقۃ مفعول بہ ہے یعنی مفعولِ ثانی کا مصدر جو مفعولِ اوّل کی طرف مضاف ہو، جیسے: (عَلِمْتُ زَيْدًا قَائِمًا) میں قیام زَيْد مضمون ہے، اور یہی حقیقتاً مفعول بہ ہے، پس اگر دونوں مفعول میں سے کسی ایک کو حذف کیا تو یہ حذف بعض اجزائے کلمہ کے حذف کی طرح ہوگا جو جائز نہیں، كما ياتي في الكتاب۔

سوال: یہ وجہ اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ حذف مطلقاً جائز نہیں، خواہ بغیر قرینہ ہو، یا قرینہ کے ساتھ، اور آپ نے صرف بغیر قرینہ حذف کو ناجائز قرار دیا ہے؟

جواب: جی ہاں، چونکہ قرینہ کے ساتھ ایک کا حذف استعمال میں وارد ہوا ہے اگر چہ بقلت، اس لیے ہم نے اقتصار کو ناجائز قرار دیا، اختصار کو ناجائز نہیں کہا، مفعولِ اوّل کا حذف جیسے: (وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَا آتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ) میں (بخلهم) مفعولِ اوّل بقرینہ

(یَبْخَلُوْنَ) محذوف ہے، اور مفعولِ ثانی کا حذف جیسے:

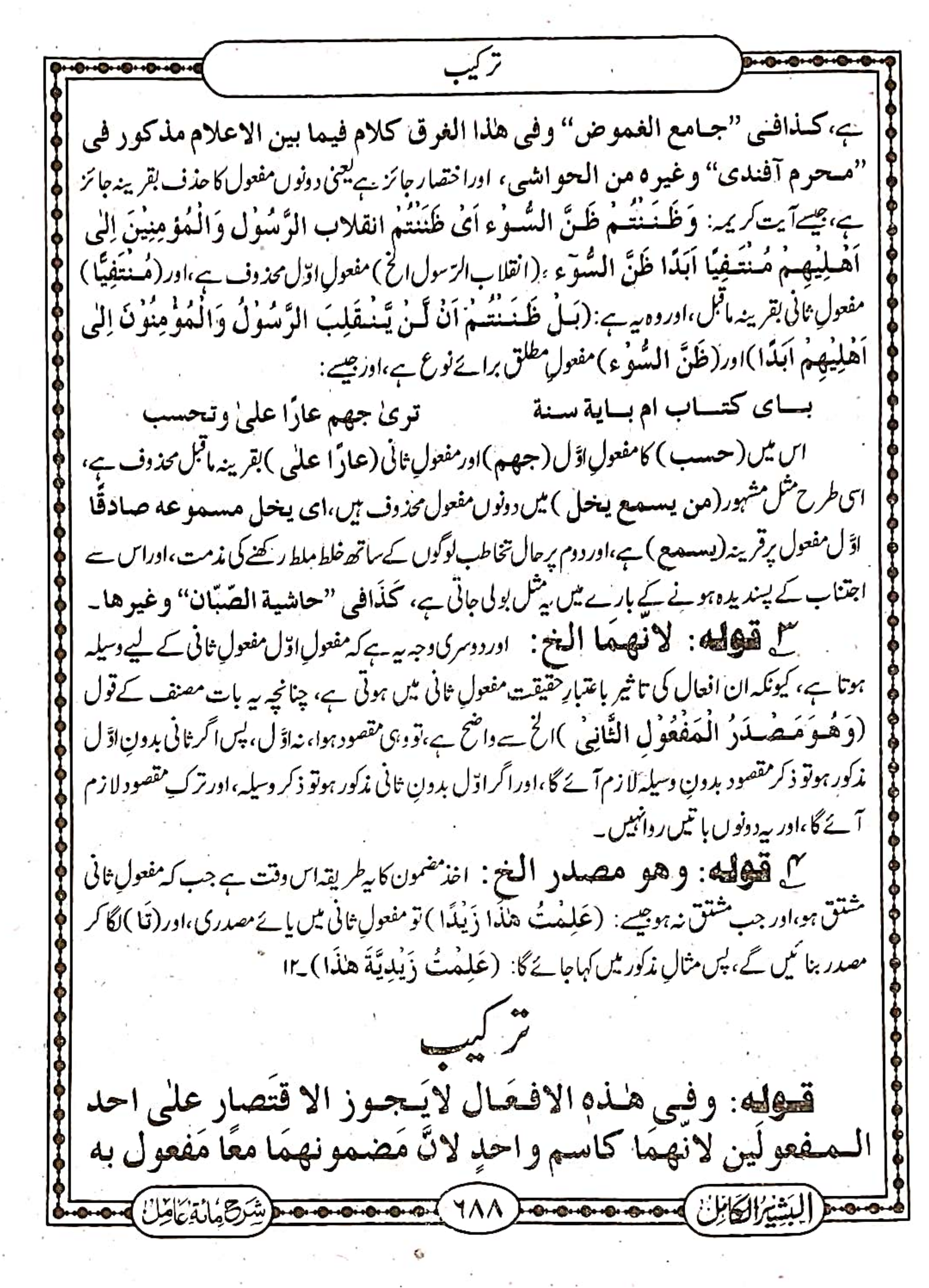
لاتخلنا علیٰ غراتك انا　　　　طالما قدوشی بنا الاعداء

میں (لَا تخلنا) کا مفعولِ ثانی (جازعین) بقرینہ حالیہ محذوف ہے، جو شاعر کا صبر سابق ہے، اور اس سے پیشتر کسی مضرت کا نہ پہنچنا، (علیٰ) بمعنی لام اور (غراة) اغراء کا اسم ہے، جس کے معنی ہیں (بھڑکانا)، اس کا مفعول بہ الملك مقدر ہے، اور (طال) بمعنی (امتد) ہے، اس کے ساتھ (مَا) مصدریہ ہے، معنی شعر یہ ہیں "تم ہمیں گھبرایا ہوا گمان نہ کرنا، اس بنا پر کہ تم نے بادشاہ کو ہمارے خلاف بھڑکا دیا ہے، کیونکہ قبل ازیں دشمن بادشاہ سے ہماری چغل خوری کرتے رہے مگر ہمیں کوئی نقصان نہیں پہنچا"، بخلاف باب اعطیت کہ اس کے ایک مفعول کا حذف جائز ہے، اگرچہ قرینہ نہ ہو، حذف مفعولِ اوّل جیسے: (فَلَان یُعْطِی الدَّنَانِیْر) اور حذف مفعولِ دوم جیسے: (فَلَان یُعْطِی الْفُقَرَاء) کیونکہ یہاں پر وہ محذور لازم نہیں آتا جو بابِ عَلِمْتُ میں لازم آیا تھا۔

۲ **قوله: علیٰ احَد المَفعُولین:** اسی طرح دونوں مفعول کا حذف بھی بدونِ قرینہ جائز نہیں، بخلاف بابِ اَعْطَیْتُ کہ اس کے دونوں مفعول کا حذف بغیر قرینہ جائز ہے جیسے: (فلان یعطی ویکسو)

سوال: بابِ اَعْطَیْتُ میں جوازِ حذف کی کیا وجہ ہے، اور بابِ عَلِمْتُ میں عدم جوازِ حذف کی کیا وجہ؟

جواب: جواز اور عدمِ جواز افادہ اور عدمِ افادہ پر موقوف ہیں، کلام مخاطب کے حق میں اس وقت مفید ہوتا ہے جبکہ وہ اس سے لاعلم ہو، اور شک نہیں کہ جب (فلان یعطی ویکسو) کہا جائے تو مخاطب کو فائدہ حاصل ہوگا، کیونکہ وہ اس غائب کے حال سے ناواقف ہے، اُسے معلوم نہیں تھا کہ وہ شخص نقد اور پوشاک عطا کرنے کے ساتھ موصوف ہے یا نہیں، بخلاف عَلِمْتُ اور ظَنَنْتُ کہ مخاطب کے حق میں فائدہ بخش نہیں، کیونکہ وہ جانتا ہے کہ کوئی انسان مطلق علم وظن سے خالی نہیں ہوتا، پھر مطلق علم وظن کا اخبار اس کے حق میں کس طرح مفید ہوگا؟ البتہ علم خاص اور ظن خاص کے ساتھ موصوف ہونا نہیں جانتا، تو علم خاص اور ظن خاص کا اخبار اس کے حق میں مفید ہوگا اور علم خاص اور ظن خاص کا اخبار اس وقت ہوگا جب عَلِمْتُ اور ظَنَنْتُ کے دونوں مفعول مذکور ہوں یا محذوف ہوں، تو دونوں پر قرینہ دلالت کرتا ہو، اور جب کہ نہ مذکور ہوں، نہ قرینہ دلالت کرتا ہو، تو مطلق علم وظن کے ساتھ اخبار ہوگا جو مخاطب کے حق میں مفید نہیں، تو جائز بھی نہ ہوا کہ جواز افادہ پر موقوف



ہے، كذافی "جامع الغموض" وفی هٰذا الفرق كلام فيما بين الاعلام مذكور فی "محرم آفندی" وغيره من الحواشی، اوراختصار جائز ہے یعنی دونوں مفعول کا حذف بقرینہ جائز ہے، جیسے آیت کریمہ: وَظَنَنْتُمْ ظَنَّ السَّوْءِ ای ظَنَنْتُمْ انقلاب الرَّسُوْل وَالْمُؤْمِنِيْنَ اِلٰى اَهْلِيْهِمْ مُنْتَفِيًا اَبَدًا ظَنَّ السَّوْءِ ۔(انقلاب الرسول الخ) مفعولِ اوّل محذوف ہے، اور(مُنْتَفِيًا) مفعولِ ثانی بقرینہ ماقبل، اوروہ یہ ہے:(بَلْ ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّنْقَلِبَ الرَّسُوْلُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ اِلٰى اَهْلِيْهِمْ اَبَدًا)اور(ظَنَّ السَّوْءِ) مفعولِ مطلق برائے نوع ہے، اور جیسے:

بای كتاب ام باية سنة ترىٰ جهم عارًا علىّ وتحسب

اس میں (حسب) کا مفعولِ اوّل (جهم) اور مفعولِ ثانی (عارًا علىّ) بقرینہ ماقبل محذوف ہے، اسی طرح مثل مشہور(من يسمع يخل) میں دونوں مفعول محذوف ہیں، ای يخل مسموعه صادقًا اوّل مفعول پر قرینہ(يسمع) ہے، اوردوم پر حال تخاطب لوگوں کے ساتھ خلط ملط رکھنے کی مذمت، اوراس سے اجتناب کے پسندیدہ ہونے کے بارے میں یہ مثل بولی جاتی ہے، كَذَافی "حاشية الصّبّان" وغيرها۔

٣ **قوله: لانهما الخ:** اوردوسری وجہ یہ ہے کہ مفعولِ اوّل مفعولِ ثانی کے لیے وسیلہ ہوتا ہے، کیونکہ ان افعال کی تاثیر باعتبارِ حقیقت مفعولِ ثانی میں ہوتی ہے، چنانچہ یہ بات مصنف کے قول (وَهُوَ مَصْدَرُ الْمَفْعُوْلِ الثَّانِىْ) الخ سے واضح ہے، تووہی مقصود ہوا، نہ اوّل، پس اگر ثانی بدونِ اوّل مذکور ہوتو ذکر مقصود بدونِ وسیلہ لازم آئے گا، اوراگر اوّل بدونِ ثانی مذکور ہوتو ذکر وسیلہ، اور ترکِ مقصود لازم آئے گا، اور یہ دونوں باتیں روانہیں۔

٤ **قوله: وهو مصدر الخ:** اخذ مضمون کا یہ طریقہ اس وقت ہے جب کہ مفعولِ ثانی مشتق ہو، اور جب مشتق نہ ہو جیسے: (عَلِمْتُ هٰذَا زَيْدًا) تو مفعولِ ثانی میں یائے مصدری، اور(تا) لگا کر مصدر بنائیں گے، پس مثالِ مذکور میں کہا جائے گا: (عَلِمْتُ زَيْدِيَّةَ هٰذَا)۔١٢

ترکیب

قوله: وفی هٰذه الافعال لايجوز الاقتصار علىٰ احد المفعولين لانهما كاسم واحدٍ لانّ مضمونهما معًا مفعول به

فی الحَقِیقَة: اس میں (و) حرفِ عطف یا استیناف مبنی بر فتح، (فِیْ) حرفِ جار مبنی بر سکون، (ھا) حرفِ تنبیہ مبنی بر سکون، (ذِہٖ) اسمِ اشارہ مبنی بر سکون مجرور محلًا مبدل منہ یا معطوف علیہ، (اَلْاَفْعَالِ) جمع مکسر منصرف مجرور لفظًا بدل یا عطف بیان، مبدل منہ اپنے بدل سے مل کر یا معطوف علیہ اپنے عطفِ بیان سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مقدم، (لَایَجُوْزُ) نفی فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظًا صیغہ واحد مذکر غائب، (اَلْاِقْتِصَارُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظًا مصدر، (عَلٰی) حرفِ جار مبنی بر سکون، (اَحَدِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظًا مضاف، (اَلْمَفْعُوْلَیْنِ) تثنیہ مجرور بیا ماقبل مفتوح مضاف الیہ، (اَحَدِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (اَلْاِقْتِصَارُ) مصدر اپنے ظرفِ لغو سے مل کر فاعل، (ل) حرفِ جار مبنی بر کسر، (اَنَّ) حرفِ مشبّہ بالفعل موصولِ حرفی مبنی بر فتح، (ھُمَا) میں (ھَا) ضمیر منصوب متصل اسمِ اَنَّ، منصوب محلًا مبنی بر ضم راجع بسوئے المفعولین، (م) حرفِ عماد مبنی بر فتح، (الف) علامتِ تثنیہ مبنی بر سکون، (كَ) حرفِ جار مبنی بر فتح، (اِسْمٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظًا موصوف، (وَاحِدٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظًا صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتَانِ) مقدر کا، (ثَابِتَانِ) مثنیٰ مرفوع بالف ماقبل مفتوح اسمِ فاعل صیغہ تثنیہ مذکر، اس میں (ھُمَا) پوشیدہ جس میں (ھَا) ضمیر مرفوع متصل فاعل محلًا مبنی بر ضم راجع بسوئے اسمِ اَنَّ، (م) حرفِ عماد مبنی بر فتح، (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون، (ل) حرفِ جار مبنی بر کسر، (اَنَّ) حرفِ مشبّہ بالفعل مبنی بر فتح موصولِ حرفی، (مَضْمُوْنَ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظًا مضاف، (ھُمَا) میں (ھَا) ضمیر مجرور متصل ذوالحال مجرور محلًا مبنی بر ضم راجع بسوئے مفعولین، (م) حرفِ عماد مبنی بر فتح، (الف) علامتِ تثنیہ مبنی بر سکون، (مَعًا) اس مقام پر بمعنی مُجْتَمِعَیْنِ منصوب لفظًا حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر مضاف الیہ، (مَضْمُوْنَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر اسمِ اَنَّ، (مَفْعُوْلٌ بِهٖ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظًا خبر، (فِیْ) حرفِ جار مبنی بر سکون مقدر، (اَلْحَقِیْقَةِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظًا، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا نسبت کا جو اَنَّ کے اسم اور خبر کے درمیان ہے، (اَنَّ) کا اسم اپنی خبر اور نسبت کے ظرفِ مستقر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر صلہ، (اَنَّ) موصولِ حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر مجرور، مجرور محلًا، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر، (ثَابِتَانِ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور دونوں ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، (اَنَّ) کا اسم اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر صلہ، (اَنَّ) موصولِ حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر مجرور، مجرور محلًا، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (لَایَجُوْزُ) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو مقدم اور ظرفِ

لغو مؤخر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

قوله: وهو مصدر المفعول الثّانی المضاف الیٰ المفعول الاوّل: اس میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (ھو) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مضمون، (مَصْدَرُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (اَلْمَفْعُوْلِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً موصوف، (اَلثَّانِیْ) اسمِ منقوص مجرور تقدیراً صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ، (مَصْدَرُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر موصوف، (اَلْمُضَافُ) میں (ل) حرفِ تعریف مبنی بر سکون، (مُضَافُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ مفعول صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف، (الیٰ) حرفِ جار مبنی بر سکونِ مقدر، (اَلْمَفْعُوْلِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً موصوف، (اَلْاَوَّلِ) غیر منصرف مجرور لفظاً بوجہ دخولِ الف لام اسمِ تفضیل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف، (اَلْاَوَّلِ) اسمِ تفضیل اپنے فاعل سے مل کر صفت، (اَلْمَفْعُوْلِ) موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (مُضَافُ) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت، (مَصْدَرُ) موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر، (ھو) مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قوله: اذ معنیٰ علمت زیدًا فاضلاً علمت فضل زیدٍ: اس میں (اِذْ) حرفِ تعلیل مبنی بر سکون، (مَعْنیٰ) اسمِ مقصور مرفوع تقدیراً مضاف، (عَلِمْتُ زَیْدًا فَاضِلًا) مراد اللفظ مجرور تقدیراً مضاف الیہ، (مَعْنیٰ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، (عَلِمْتُ فَضْلَ زَیْدٍ) مراد اللفظ مرفوع تقدیراً خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معللہ ہوا۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ علمت زیدًا فاضلاً: اس میں (عَلِمْتُ) افعالِ قلوب سے فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد متکلم، اس میں (تَا) ضمیر مرفوع متصل بارز برائے واحد متکلم فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم، (زَیْدًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول بہ اوّل، (فَاضِلًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے زَیْدٌ، (فَاضِلًا) اسمِ فاعل اپنے فاعل سے مل کر مفعول بہ ثانی، (عَلِمْتُ) فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

علمت فضل زیدٍ: میں (عَلِمْتُ) بمعنی (عَرَفْتُ) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ

واحد متکلم، اس میں (تَا) ضمیر مرفوع متصل بارز برائے واحد متکلم فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم، (فَضْلَ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مصدر مضاف، (زَیْدٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ مرفوع معنیً بنا بر فاعلیّت، (فَضْلَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ، (عَلِمْتُ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا ۱۲

فَلَو حُذِف اَحدهما كَان كَحَذْفِ[۱] بَعْض

اَجْزَاء الكَلِمَة الوَاحِدَة وَ اِذَا توَسَّطَت[۲]

هٰذِهِ الاَفْعَال بَيْن مَفْعُوْلَيها اَو تَأَخَّرَت

عَنْهمَا جَازَ[۳] اِبْطَالُ[۴] عَمَلها مِثْل زَيْد ظَنَنْت

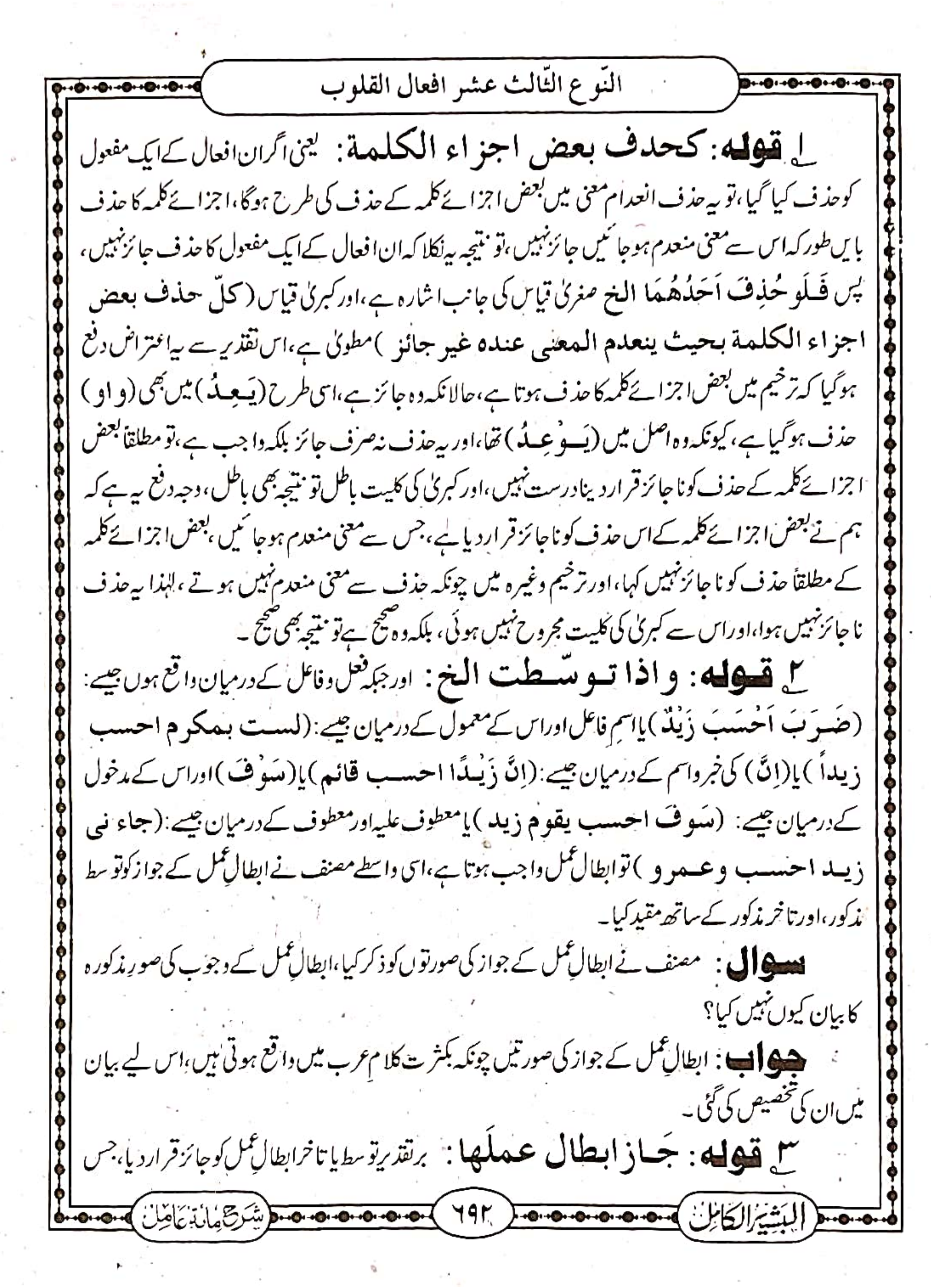
قَائِم وَزَيْدا ظَنَنْت قَائِما وَزَيد قَائِم ظَنَنْت

وَ زَيْدا قَائِما ظَنَنْت فَاِعْمَالهَا وَ اِبْطَالهَا

حِينَئِذ (1) مُتَسَاوِيَان[۵] وَ قَال بَعْضُهُم اَنّ

اِعْمَالهَا اَوْلٰى عَلٰى تَقْدِير[۶] التَوَسُّط

وَ اِبْطَالهَا اَوْلٰى عَلٰى[۷] تَقْدِير التَّأَخُّر



۱ **قوله: كحذف بعض اجزاء الكلمة:** یعنی اگران افعال کے ایک مفعول کو حذف کیا گیا، تو یہ حذف انعدام معنی میں بعض اجزائے کلمہ کے حذف کی طرح ہوگا، اجزائے کلمہ کا حذف بایں طور کہ اس سے معنی منعدم ہو جائیں جائز نہیں، تو نتیجہ یہ نکلا کہ ان افعال کے ایک مفعول کا حذف جائز نہیں، پس فَلَو حُذِفَ اَحَدُهُمَا الخ صغریٰ قیاس کی جانب اشارہ ہے، اور کبریٰ قیاس (كلّ حذف بعض اجزاء الكلمة بحيث ينعدم المعنى عنده غير جائز) مطوی ہے، اس تقدیر سے یہ اعتراض دفع ہو گیا کہ ترخیم میں بعض اجزائے کلمہ کا حذف ہوتا ہے، حالانکہ وہ جائز ہے، اسی طرح (يَعِدُ) میں بھی (واو) حذف ہو گیا ہے، کیونکہ وہ اصل میں (يَوْعِدُ) تھا، اور یہ حذف نہ صرف جائز بلکہ واجب ہے، تو مطلقاً بعض اجزائے کلمہ کے حذف کو ناجائز قرار دینا درست نہیں، اور کبریٰ کی کلیت باطل تو نتیجہ بھی باطل، وجہ دفع یہ ہے کہ ہم نے بعض اجزائے کلمہ کے اس حذف کو ناجائز قرار دیا ہے، جس سے معنی منعدم ہو جائیں، بعض اجزائے کلمہ کے مطلقاً حذف کو ناجائز نہیں کہا، اور ترخیم وغیرہ میں چونکہ حذف سے معنی منعدم نہیں ہوتے، لہٰذا یہ حذف ناجائز نہیں ہوا، اور اس سے کبریٰ کی کلیت مجروح نہیں ہوئی، بلکہ وہ صحیح ہے تو نتیجہ بھی صحیح۔

۲ **قوله: واذا توسّطت الخ:** اور جبکہ فعل و فاعل کے درمیان واقع ہوں جیسے: (ضَرَبَ اَحْسَبَ زَيْدٌ) یا اسمِ فاعل اور اس کے معمول کے درمیان جیسے: (لست بمكرم احسب زيداً) یا (اِنَّ) کی خبر و اسم کے درمیان جیسے: (اِنَّ زَيْدًا احسب قائم) یا (سَوْفَ) اور اس کے مدخول کے درمیان جیسے: (سَوفَ احسب يقوم زيد) یا معطوف علیہ اور معطوف کے درمیان جیسے: (جاء نی زيد احسب وعمرو) تو ابطال عمل واجب ہوتا ہے، اسی واسطے مصنف نے ابطالِ عمل کے جواز کو توسط مذکور، اور تاخر مذکور کے ساتھ مقید کیا۔

سوال: مصنف نے ابطالِ عمل کے جواز کی صورتوں کو ذکر کیا، ابطالِ عمل کے وجوب کی صورِ مذکورہ کا بیان کیوں نہیں کیا؟

جواب: ابطالِ عمل کے جواز کی صورتیں چونکہ بکثرت کلامِ عرب میں واقع ہوتی ہیں، اس لیے بیان میں ان کی تخصیص کی گئی۔

۳ **قوله: جَازابطال عملَها:** بر تقدیر توسط یا تاخر ابطالِ عمل کو جائز قرار دیا، جس

سے یہ بات مفہوم ہوتی ہے کہ اعمال بھی جائز ہے، وجہ ابطال یہ کہ توسط یا تاخر سے عامل میں ضعف پیدا ہوگیا، لہٰذا عمل باطل، وجہ اعمال یہ کہ فعل عمل میں اصل ہے، الہٰذا عمل صحیح تو ابطال و اعمال دو اعتبار پر مبنی ہیں، ابطال اعتبار ضعف پر، اور اعمال اعتبار اصالت پر۔

۴ **قوله: ابطال عملها:** عمل کا بطلان لفظاً بھی ہوتا ہے، اور معنیً بھی، اور اس تقدیر پر یہ افعال بمعنیٰ ظرف ہوتے ہیں، پس (زَيْدٌ قَائِمٌ ظَنَنْتُ) یا (زَيْدٌ ظَنَنْتُ قَائِمٌ) بمعنیٰ (زَيْدٌ قَائِمٌ) بمعنیٰ (زَيْدٌ قَائِمٌ فِيْ ظَنِّي) ہوجاتے ہیں، اور جملہ (زَيْدٌ قَائِمٌ) کے واسطے محل اعراب نہیں۔

۵ **قوله: متساويان:** وجہِ تساوی وہی جو گذشتہ میں مذکور ہوئی کہ بلحاظ ضعف ابطال، اور بلحاظ اصالت اعمال۔

٦ **قوله: علىٰ تقدير التَّوسّط:** وجہ اولیت یہ کہ فعل قلب کا توسط کی صورت میں ایک مفعول پر تقدم ہے جو جانب اعمال کو قوت دیتا ہے، اصالت فی العمل کا اعتبار جوازِ عمل کے لئے مفید تھا، اب اس کے ساتھ ایک مفعول پر تقدم کا اعتبار اور مل گیا تو مجموعہ اولویت کے لیے مفید ہوا۔

۷ **قوله: علىٰ تقدير التأخر:** اس تقدیر پر ابطال کی وجہ اولویت یہ کہ ایک معمول سے تاخر موجب ضعف ہے، جس کی وجہ سے ابطال جائز قرار پایا، تو دونوں معمول سے تاخر مزید ضعف کا باعث بنے گا، جس سے جانب ابطال اولیٰ ہوجائے گی۔۱۲

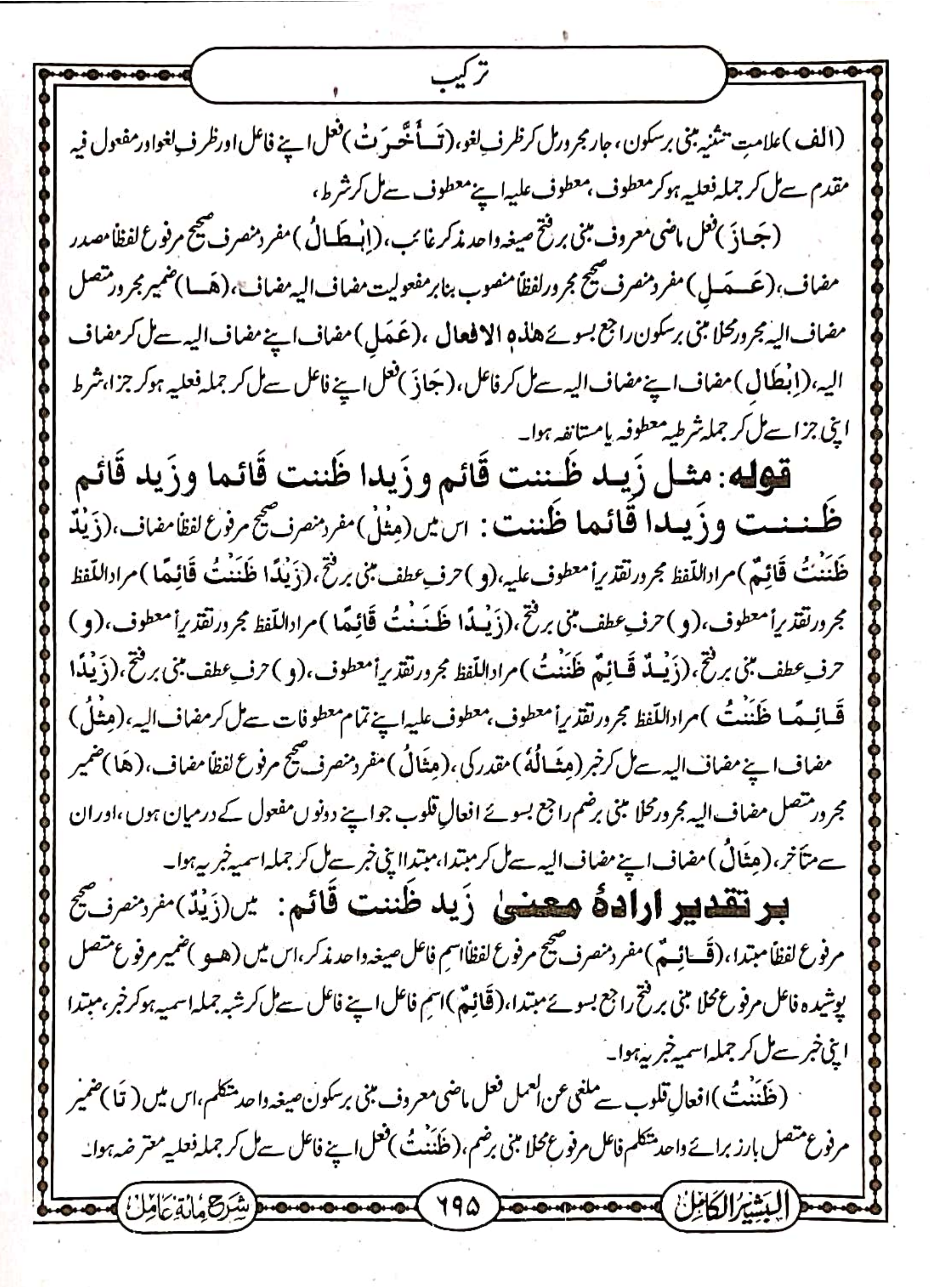
(1) حينئذٍ: اى حين اذا توسطت اوتاخّرتْ۔۱۲

ترکیب

قوله: فَلو حُذف احدهمَا كَان كَحَذف بَعض اَجزاء الكلمَة الواحدَة: اس میں (فَا) حرفِ تفصیل مبنی برفتح، (لَوْ) حرفِ شرط مبنی برسکون، (حُذِفَ) فعل ماضی مجہول مبنی برفتح صیغہ واحد مذکر غائب، (اَحَدُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (هُمَا) میں (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی برضم راجع بسوئے المفعولین، (م) حرفِ عماد مبنی برفتح، (الف) علامتِ تثنیہ مبنی برسکون، (اَحَدُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر نائب فاعل، (حُذِفَ) فعل اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر شرط،

(کَانَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح (فعلِ ناقص) صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے (حَذْفٌ) جو کہ (حُذِفَ) فعل مجہول مذکور کا مصدر ہے، (لَ) حرفِ جار مبنی بر فتح، (حَذْفِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مصدر مضاف، (بَعْضِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً منصوب معنی بنابر مفعولیت مضاف الیہ مضاف، (اَجْزَاءِ) جمع مکسر منصرف مجرور لفظاً مضاف الیہ مضاف، (اَلْكَلِمَةِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً موصوف، (اَلْوَاحِدِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ، (اَجْزَاءِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ، (بَعْضِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ، (حَذْفِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتًا) مقدر کا، (ثَابِتًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ کَانَ، (ثَابِتًا) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، (کَانَ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ مفصلہ ہوا۔

قوله: واذا توسّطت هٰذه الافعال بين مفوليها اوتأخّرت عنهما جاز ابطال عملها: اس میں (و) حرفِ عطف یا استیناف مبنی بر فتح، (اِذَا) ظرفِ زمان مبنی بر سکون متضمن معنیٰ شرط مفعول فیہ مقدم تَوَسَّطَتْ اور تَأَخَّرَتْ دونوں کا منصوب محلاً، (تَوَسَّطَتْ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مؤنث غائب، (هَا) حرفِ تنبیہ مبنی بر سکون، (ذِهٖ) اسمِ اشارہ مبنی بر سکون مرفوع محلاً مبدل منہ یا معطوف علیہ، (اَلْاَفْعَالَ) جمع مکسر منصرف مرفوع لفظاً بدل الکل یا عطف بیان، مبدل منہ اپنے بدل الکل سے مل کر یا معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے مل کر فاعل، (بَيْنَ) ظرفِ مکان معرب منصوب لفظاً مضاف، (مَفْعُوْلَيْ) تثنیٰ مجرور بیائے ماقبل مفتوح مضاف الیہ مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے هٰذِهِ الْاَفْعَالُ، (مَفْعُوْلَيْ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ، (بَيْنَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ مؤخر، (تَوَسَّطَتْ) فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ مقدم اور مفعول فیہ مؤخر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف علیہ، (او) حرفِ عطف مبنی بر سکون، (تَأَخَّرَتْ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مؤنث غائب، اس میں (هِيَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے هٰذِهِ الافعال، (عَنْ) حرفِ جار مبنی بر سکون، (هُمَا) میں (هَا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے مفعولَيها، (م) حرفِ عماد مبنی بر فتح،



(الف) علامتِ تثنیہ مبنی بر سکون، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (تَأَخَّرَتْ) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو اور مفعول فیہ مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر شرط،

(جَازَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب، (اِبْطَالُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مصدر مضاف، (عَمَلِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً منصوب بنا بر مفعولیت مضاف الیہ مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے **هٰذِهِ الافعال**، (عَمَلِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ، (اِبْطَالِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل، (جَازَ) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر جزا، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

قوله: مثل زَيد ظَننت قَائم وزَيدا ظَننت قَائما وزَيد قَائم ظَننت وزَيدا قَائما ظَننت: اس میں (مِثْلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (زَيْدٌ ظَنَنْتُ قَائِمٌ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (زَيْدًا ظَنَنْتُ قَائِمًا) مراد اللفظ مجرور تقدیراً معطوف، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (زَيْدًا ظَنَنْتُ قَائِمًا) مراد اللفظ مجرور تقدیراً معطوف، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (زَيْدٌ قَائِمٌ ظَنَنْتُ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً معطوف، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (زَيْدًا قَائِمًا ظَنَنْتُ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً معطوف، معطوف علیہ اپنے تمام معطوفات سے مل کر مضاف الیہ، (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُهُ) مقدر کی، (مِثَالُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے افعالِ قلوب جو اپنے دونوں مفعول کے درمیان ہوں، اور ان سے متاخر، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ زَيد ظَننت قَائم: میں (زَيْدٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مبتدا، (قَائِمٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا، (قَائِمٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(ظَنَنْتُ) افعالِ قلوب سے ملغی عن العمل فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد متکلم، اس میں (تَا) ضمیر مرفوع متصل بارز برائے واحد متکلم فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم، (ظَنَنْتُ) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ معترضہ ہوا۔

زیدًا ظننت قَائمًا: میں (زَیْدًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول بہ اوّل مقدم، (ظَنَنْتُ) افعالِ قلوب سے فعل ماضی معروف مبنی برسکون صیغہ واحد متکلم، اس میں (تَـا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی برضم، (قَـائِمًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع بسوئے زَیْد، (قَائِمًا) اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر مفعول بہ دوم، (ظَنَنْتُ) فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

زَیـد قَـائم ظَننت: میں (زَیْدٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مبتدا، (قَـائِمٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هـو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع بسوئے مبتدا، (قَائِمٌ) اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(ظَنَنْتُ) افعالِ قلوب سے ملغی عن العمل فعل ماضی معروف مبنی برسکون صیغہ واحد متکلم، اس میں (تَا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی برضم، (ظَنَنْتُ) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

زَیدًا قَائمًا ظَننت: میں (زَیْدًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول بہ اوّل مقدم، (قَائِمًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هـو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع بسوئے زَیْد، (قَائِمًا) اسمِ فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر مفعول بہ دوم، (ظَنَنْتُ) افعالِ قلوب سے فعل ماضی معروف مبنی برسکون صیغہ واحد متکلم، اس میں (تَـا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی برضم، (ظَنَنْتُ) فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعول بہ مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

قوله: فَـاعـمَالهَا وابطالهَا حينئذ متسَاويَان: اس میں (فَا) فصیحہ مبنی برفتح، (اِعْمَالُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مصدر مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً منصوب معنیً بنابر مفعولیت مبنی برسکون راجع بسوئے هٰـذہِ الافعال، (اِعْـمَالُ) مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی برفتح، (اِبْـطَالُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مصدر مضاف، (هَـا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً منصوب معنیً بنابر مفعولیت مبنی برسکون راجع بسوئے هٰذہِ الافعال، (اِبْطَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف، (حِیْـنَ) ظرفِ زمان معرب منصوب لفظاً مضاف، (اِذْ) ظرفِ زمان مبنی برسکون مقدر مضاف الیہ مضاف، (اا) تنوین عوض مضاف الیہ، تَـوسَّطَتْ وتَأَخَّرَتْ، (اِذْ) مضاف اپنے عوض

مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ، (حِیْنَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ، معطوف علیہ اپنے معطوف اور مفعول فیہ سے مل کر مبتدا، (مُتَسَاوِیَان) مثنیٰ مرفوع بالف ماقبل مفتوح اسم فاعل صیغہ تثنیہ مذکر، اس میں (هُمَا) پوشیدہ جس میں (هَـــا) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے مبتدا، (م) حرفِ عماد مبنی بر فتح، (الف) علامتِ تثنیہ مبنی بر سکون، (مُتَسَاوِیَان) اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہوکر جزا، شرطِ محذوف (اِذَا كَانَ الْاَمْرُ كَذٰلِكَ) اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

قوله: وقَال بَعضهم انّ اعما لهَا اولٰى علٰى تَقدير التَّوسّط وابـطـالهَـا اولٰى علٰى تقدير التَّأخّر: اس میں (و) حرفِ عطف یا استیناف مبنی بر فتح، (قَـالَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب، (بَـعْضُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (هُمْ) میں (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے نحات، (م) علامت جمع مذکر، (بَعْضُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل، (اِنَّ) حرفِ مشبّہ بالفعل مبنی بر فتح، (اِعْـمَالَ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مصدر مضاف، (هَـــا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا منصوب معنیً بنا بر مفعولیت مبنی بر سکون راجع بسوئے هٰذِهِ الافـعـــال، (اِعْـمَـــالَ) مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اِبْـطَـالَ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مصدر مضاف، (هَـا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا منصوب معنیً بنا بر مفعولیت مبنی بر سکون راجع بسوئے هٰذِهِ الافعال، (اِبْطَالَ) مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر اسم اِنَّ، (اَوْلٰـــی) اسم مقصور مرفوع تقدیراً اسم تفضیل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هـو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم اِنَّ، (عَـلٰـی) حرفِ جار مبنی بر سکون، (تَـقْـدِیْـرِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف، (اَلتَّـوَسُّطِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (اَوْلٰـــی) اسم تفضیل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اَوْلٰی) اسم مقصور مرفوع تقدیراً اسم تفضیل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هـو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اِبْطَالَهَا، (عَلٰی) حرفِ جار مبنی بر سکون، (تَـقْدِیْر) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف، (اَلتَّـاَخُّر) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (اَوْلٰی) اسم تفضیل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے

معطوف سے مل کر خبر، (اِنَّ) اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مراد اللفظ ہوکر مقولہ منصوب تقدیراً، (قَالَ) فعل اپنے فاعل اور مقولے سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔۱۲

نحودانی پر صدر العلماء کا علمی محاسبہ

(۱۴۴) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:۸۳، پر (لاَنَّ مَضْمُونَهُمَا مَعًا مَفْعُوْلٌ بِهٖ لِيْ حَقِيْقَةٍ) کی ترکیب میں (مَعًا) کو (مضمون) کا مفعول فیہ قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے، اور سوءِ فہم پر مبنی، بلکہ یہ ضمیر مضاف الیہ سے حال ہے، تفصیل کے لیے ہماری ترکیب دیکھیے، اور یاد بھی رکھیے، تاکہ آئندہ کام آئے۔

(۱۴۵) ﴿ایضاح العوامل﴾ اسی صفحہ پر (زَعَمْتُ اللّٰهَ غَفُوْرًا) کی ترکیب میں اپنی موروثی بے ادبی کا مظاہرہ بھی فرمایا ہے، فرماتے ہیں: (زَعَمْتُ) فعل بافاعل (اللہ) مفعول اوّل، ہمارے اسلاف کرام کی تعبیر ایسے مقامات پر یوں ہوتی ہے کہ (اسمِ جلالت) مفعولِ اوّل۔

(۱۴۶) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:۸۴، پر (زَيْدٌ ظَنَنْتُ قَائِمٌ) کی ترکیب میں (زَيْدٌ قَائِمٌ) کو جملہ اسمیہ خبریہ کر کے (ظَنَنْتُ) کا مفعول بہ معنی قرار دیا ہے، اور فرمایا: (ظَنَنْتُ) فعل قلب ضمیر (اَنَا) اس کا فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

اقول: یہ دونوں غلط کہ مثالِ مذکور بطلانِ عمل کی ہے، اور جب عمل باطل تو مفعول بہ کیسا؟ نیز جملہ مفعول بہ نہیں ہوتا کہ مفعول بہ ہونا خواص اسم سے ہے، کَمَا مَرَّ، پھر (ظَنَنْتُ) کا فاعل ضمیر (اَنَا) کہنا ''صرف میر'' یاد نہ ہونے کی دلیل ہے، کیونکہ فاعل (تَا) ضمیر بارز ہے، (اَنَا) نہیں، مذکورہ بالا تمام خرافات کا صدور اسی (اَنَا) کا نتیجہ ہے، جب تک آدمی میں (اَنَا) ہے، ہر مقام پر ٹھوکریں کھاتا رہے گا۔

(۱۴۷) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:۸۵، پر (اِنَّ اِعْمَالَهَا اَوْلٰى عَلٰى تَقْدِيْرِ التَّوَسُّطِ وَاِبْطَالَهَا عَلٰى تَقْدِيْرِ التَّأَخُّرِ) کی ترکیب میں (اِبْطَالَهَا) کو (اِنَّ) محذوف کا اسم، اور (عَلٰى تَقْدِيْرِ التَّأَخُّرِ) کو اس کی خبر قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے کہ تقدیر بدونِ ضرورت درست نہیں، کَمَا مَرَّ۔۱۲



وَ اِذَا[1] زِيْدَت الهَمْزَة فِي اَوَّل عَلِمْت وَ
رَأَيْت صَارَا مُتَعَدِّيَيْن اِلٰى ثَلٰثَة مَفَاعِيْل نَحْو
اَعْلَمْت زَيْدا عَمْرا فَاضِلا وَ اَرَيْت عَمْرا
خَالِدا عَالِما فَزِيْد(1) فِيْهِمَا بِسَبَب الهَمْزَة
مَفْعُوْل[2] آخَر لاَنّ الْهَمْزَة لِلتَّصْيِيْر(2) فَمَعْنٰى
المِثَال الاَوَّل حَمَلْت زَيْدا عَلٰى اَن يَعْلَم
عَمْرا فَاضِلا وَ مَعْنٰى المِثَال الثَّانِى
حَمَلْت عَمْرا عَلٰى اَن يَعْلَم خَالِدا عَالِما

۱ **قوله: اذا زيدت الهمزة:** ہمزہ سے مراد ہمزۂ استفہام نہیں، بلکہ ہمزہ بابِ افعال یعنی جب ان دونوں کو بابِ افعال سے لایا جائے تو متعدی بسہ مفعول ہو جائیں گے، اور تضعیف عین سے یعنی بابِ تفعیل میں لے جانے سے متعدی بسہ مفعول نہیں ہوتے، پس (عَلَّمْتُكَ زَيْدًا قَائِمًا) نہ کہا جائے گا، بلکہ دونوں مفعول کے مضمون کو مفعول بہ قرار دے کر کہیں گے، (عَلَّمْتُكَ اِنْطَلَاقَ زَيْدٍ) تو متعدی بدو مفعول ہی رہا۔

۲ **قوله: مفعول آخر:** ہمزہ کی وجہ سے جس مفعول کا اضافہ ہوا، وضع طبعی کے اعتبار

سے اس کو دونوں مفعول پر تقدم حاصل ہے، کیونکہ باب افعال کی اس ہمزہ کے معنی جو تعدیہ کے واسطے لائی جاتی ہے، کسی چیز کو فعل پر اُبھارنا ہیں، تو (اَعْلَمْتُ زَيْدًا عَمْرًا فَاضِلًا) کے معنی ہوئے (حَمَلْتُ زَيْدًا عَلٰى اَنْ يَّعْلَمَ عَمْرًا فَاضِلًا) یعنی میں نے زید کو اس بات پر اُبھارا کہ وہ عمرو کو فاضل یقین کرے، پس زید محمول ہوا، اور (اَنْ يَعْلَمَ الخ) محمول علیہ، اور ذکر میں محمول کو محمول علیہ پر مقدم رکھتے ہیں، اس لیے کہ محمول علیہ وہ معنی ہیں جو محمول کے ساتھ قائم ہوں، اور محمول وہ ذات جس کے ساتھ محمول علیہ قائم ہو، اور عادت یوں جاری ہے کہ **اوّلاً**: ذات کو ذکر کرتے ہیں، اور **ثانیًا**: اس معنی کو جو قائم بذات ہو، جیسے: مبتدا و خبر میں، ذو الحال و حال میں، موصوف وصفت میں، یہ عادت معلوم ہے۔۱۲

(1) فَزِيْدَ: ماضی مجہول ماخوذ از زیادۃ جو متعدی ہے۔

(2) للتّصيير: بمعنی کسی چیز کو صاحب ماخذ کرنا۔۱۲

ترکیب

قوله: واذا زيدت الهمزة فى اوّل عَلمت ورأيت صَارا متعدّيين الىٰ ثلٰثة مفاعيل: اس میں (و) حرفِ عطف یا استیناف مبنی بر فتح، (اِذَا) ظرفِ زمان متضمن معنیٔ شرط مبنی بر سکون مفعول فیہ مقدم منصوب محلًا، (زِيْدَتْ) فعل ماضی مجہول مبنی بر فتح، (تَا) علامتِ تانیث مبنی بر سکونِ مقدر کسرۂ موجودہ حرکت تخلص من السکونین، (اَلْهَمْزَةُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظًا نائب فاعل، (فِيْ) حرفِ جار مبنی بر سکون، (اَوَّلِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظًا مضاف، (عَلِمْتُ) مراد اللّفظ مجرور تقدیرًا معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (رَأَيْتُ) مراد اللّفظ مجرور تقدیرًا معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ، (اَوَّلِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرل کر ظرفِ لغو، (زِيْدَتْ) فعل اپنے نائب فاعل اور ظرفِ لغو اور مفعول فیہ مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط، (صَارَا) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ تثنیہ مذکر غائب (فعلِ ناقص)، اس میں (الف) ضمیر مرفوع متصل بارز اسم مرفوع محلًا مبنی بر سکون راجع بسوئے **عَلِمْتُ** اور **رَأَيْتُ**، (مُتَعَدِّيَيْنِ) مثنیٰ منصوب بیا ماقبل مفتوح اسمِ فاعل بصیغہ تثنیہ مذکر، اس میں (هُمَا) پوشیدہ جس میں (هَا) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلًا مبنی بر ضم راجع بسوئے اسمِ فعلِ ناقص، (م) حرفِ عماد مبنی بر فتح، (الف) علامت تثنیہ مبنی

برسکون، (اِلٰی) حرفِ جار مبنی برسکون، (ثَلٰثَةِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً ممیّز مضاف، (مَفَاعِیْلَ) غیر منصرف جمع منتہی الجموع مجرور بفتحہ تمیز مضاف الیہ، ممیز مضاف اپنی تمیز مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (مُتَعَدِّیَیْنِ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر خبر، (صَارَا) فعلِ ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر جزا، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

قوله: نحو اَعلمت زيدا عمرًا فَاضلاً واَريت عمرًا خالدًا عـالمًا: اس میں (نَحْوُ) مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (اَعْلَمْتُ زَیْدًا عَمْرًا فَاضِلًا) مراد اللفظ مجرور تقدیراً معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی برفتح، (اَرَیْتَ عَمْرًا خَالِدًا عَالِمًا) مراد اللفظ مجرور تقدیراً معطوف، معطوف علیہا اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ، (نَحْوُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُهٗ) مقدر کی، (مِثَالُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی برضم راجع بسوئے عَلِمْتُ، ورَأَیْتُ، جو بر تقدیر زیادت ہمزہ متعدی بسہ مفعول ہوں بتاویل مذکور، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ اعلمت زَيدًا عَمرًا فَاضلاً: میں (اَعْلَمْتُ) فعل ماضی معروف مبنی برسکون صیغہ واحد متکلم، اس میں (تَا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی برضم، (زَیْدًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول بہ اوّل، (عَمْرًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول بہ ثانی، (فَاضِلًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع بسوئے عَمْرًا، (فَاضِلًا) اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر مفعول بہ ثالث، (اَعْلَمْتُ) فعل اپنے فاعل اور تینوں مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

اريت عمرًا خالدًا عالمًا: میں (اَرَیْتُ) فعل ماضی معروف مبنی برسکون صیغہ واحد متکلم، اس میں (تَا) ضمیر مرفوع متصل بارز برائے واحد متکلم فاعل مرفوع محلاً مبنی برضم، (عَمْرًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول بہ اوّل، (خَالِدًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول بہ ثانی، (عَالِمًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع بسوئے خَالِدًا، (عَالِمًا) اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر مفعول بہ ثالث، (اَرَیْتُ) فعل اپنے فاعل اور تینوں مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

قوله: فَزِيدَ فِيهِمَا بِسَبَبِ الْهَمزَة مَفعُول آخَر لِاَنَّ الْهَمزَة لِتَّصْيِير: اس میں (فَا) حرفِ تفصیل مبنی بر فتح، (زِيْدَ) فعل ماضی مجہول مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب، (فِی) حرفِ جار مبنی بر سکون، (هِمَا) میں (هَا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلا مبنی بر کسر راجع بسوئے اَعْلَمْتُ اور اَرَيْتُ، (م) حرفِ عماد مبنی بر فتح، (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو اول، (بَا) حرفِ جار مبنی بر کسر، (سَبَبِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف، (اَلْهَمْزَةِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو دوم، (مَفْعُوْلٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً موصوف، (آخَرُ) غیر منصرف مرفوع لفظاً اسمِ تفضیل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف، (آخَرُ) اسمِ تفضیل اپنے فاعل سے مل کر صفت، (مَفْعُوْلٌ) موصوف اپنی صفت سے مل کر نائب فاعل، (ل) حرفِ جار مبنی بر کسر، (اَنَّ) حرفِ مشبہ بالفعل موصولِ حرفی مبنی بر فتح، (اَلْهَمْزَةَ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسمِ اَنَّ، (ل) حرفِ جار مبنی بر کسر، (اَلتَّصْيِيْرِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (مَوْضُوْعَةٌ) مقدر کا، (مَوْضُوْعَةٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ مفعول صیغہ واحد مؤنث، اس میں (هِيَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ اَنَّ، (مَوْضُوْعَةٌ) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر خبر، (اَنَّ) کا اسم اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر صلہ (اَنَّ) موصولِ حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر مجرور محلا، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو سوم، (زِيْدَ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور تینوں ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مفصلہ ہوا۔

قوله: فَمَعْنَى الْمِثَالِ الْاَوَّلِ حَمَلْتُ زَيْدًا عَلٰى اَنْ يَعْلَمَ عَمْرًا فَاضِلًا: اس میں (فَا) حرفِ تفصیل مبنی بر فتح، (مَعْنٰى) اسمِ مقصور مرفوع تقدیراً مضاف، (اَلْمِثَالِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً موصوف، (اَلْاَوَّلِ) غیر منصرف مجرور لفظاً بکسرہ اسمِ تفضیل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف، (اَلْاَوَّلِ) اسمِ تفضیل اپنے فاعل سے مل کر صفت، (اَلْمِثَالِ) موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ، (مَعْنٰى) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، (حَمَلْتُ زَيْدًا عَلٰى اَنْ يَعْلَمَ عَمْرًا فَاضِلًا) مراد اللفظ مجرور تقدیراً مضاف الیہ، تقدیر مضاف یعنی (مَعْنٰى)، (مَعْنٰى) مضاف مقدر اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مفصلہ ہوا۔

بر تقدیر ارادهٔ معنیٰ حَمَلْتُ زَيْدًا عَلٰى اَنْ يَّعْلَمَ عَمْرًا

فَاضِلًا: اس میں (حَمَلْتُ) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد متکلم، اس میں (تَا) ضمیر مرفوع متصل بارز برائے واحد متکلم فاعل مرفوع محلا مبنی بر ضم، (زَیْدًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول بہ، (عَلٰی) حرفِ جار مبنی بر سکون، (اَنْ) ناصبہ موصولِ حرفی مبنی بر سکون، (یَعْلَمَ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ منصوب لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (ھُو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے زَیْد، (عَمْرًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول بہ اوّل، (فَاضِلًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے عَمْرًا، (فَاضِلًا) اسمِ فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر مفعول بہ دوم، (یَعْلَمَ) فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر صلہ، (اَنْ) ناصبہ موصولِ حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہوکر مجرور محلا، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (حَمَلْتُ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

قوله: ومعنى المثال الثّاني حَملت عَمرًا علٰى اَنْ يَعلم خالدًا عالمًا: اس میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (مَعْنٰی) اسمِ مقصور مرفوع تقدیراً مضاف، (اَلْمِثَالِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً موصوف، (اَلثَّانِیْ) اسمِ منقوص مجرور تقدیراً صفت، (اَلْمِثَالِ) موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ، (مَعْنٰی) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، (حَمَلْتُ عَمْرًا عَلٰی اَنْ یَعْلَمَ خَالِدًا عَالِمًا) مراد اللّفظ مجرور تقدیراً مضاف الیہ بتقدیر مضاف یعنی (مَعْنٰی)، (مَعْنٰی) مضاف مقدر اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ حَملت عمرًا علٰى اَن يَّعلم خالدًا عالمًا: اس میں (حَمَلْتُ) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد متکلم، اس میں (تَا) ضمیر مرفوع متصل بارز برائے واحد متکلم فاعل مرفوع محلا مبنی بر ضم، (عَمْرًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول بہ، (عَلٰی) حرفِ جار مبنی بر سکون، (اَنْ) ناصبہ موصولِ حرفی مبنی بر سکون، (یَعْلَمَ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ منصوب لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (ھُو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے عَمْرًا، (خَالِدًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول بہ اوّل، (عَالِمًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے خَالِدًا، (عَالِمًا) اسمِ فاعل

اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر مفعول بہ دوم، (یَعْلَمَ) فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ، (اَنْ) ناصبہ موصولِ حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (حَمَلْتُ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔۱۲

وَ ذٰلِكَ (1) مَخْصُوْص بِهٰذَيْنِ (2) الفِعْلَيْن
دُوْن اَخَوَاتِهِمَا وَهٰذا مَسْمُوْع مِن العَرَب
خِلَافًا لِلاَخْفَش فَاِنَّهٗ[۱] اَجَاز زِيَادَة الْهَمْزَة
فِی جَمِيْعِ[۲] هٰذِهِ الاَفْعَال قِيَاسا عَلٰی
عَلِمْت وَ رَأَيْت نَحْو اَظْنَنْت وَ اَحْسَبْت
وَ اَخِلْت وَ اَوْجَدْتّ وَ اَزْعَمْت زَيْدا عَمرا
فَاضِلا وَ اَنْبَأَ[۳] وَ نَبَّاءَ وَ اَخْبَر وَ خَبَّر اَيْضًا
تَتَعَدّىٰ اِلٰی ثَلٰثَةِ[۴] مَفاعِيْل

[۱] **قوله**: فانه اَجازَ زِيَادَةَ الهَمْزَة: اخفش نے کہا کہ (عَلِمْتُ) اور (رَأَيْتُ) کی طرح باقی افعالِ قلوب پر ہمزہ کی زیادت جائز ہے، یعنی جیسے: (عَلِمْتُ) اور (رَأَيْتُ) بابِ افعال کی

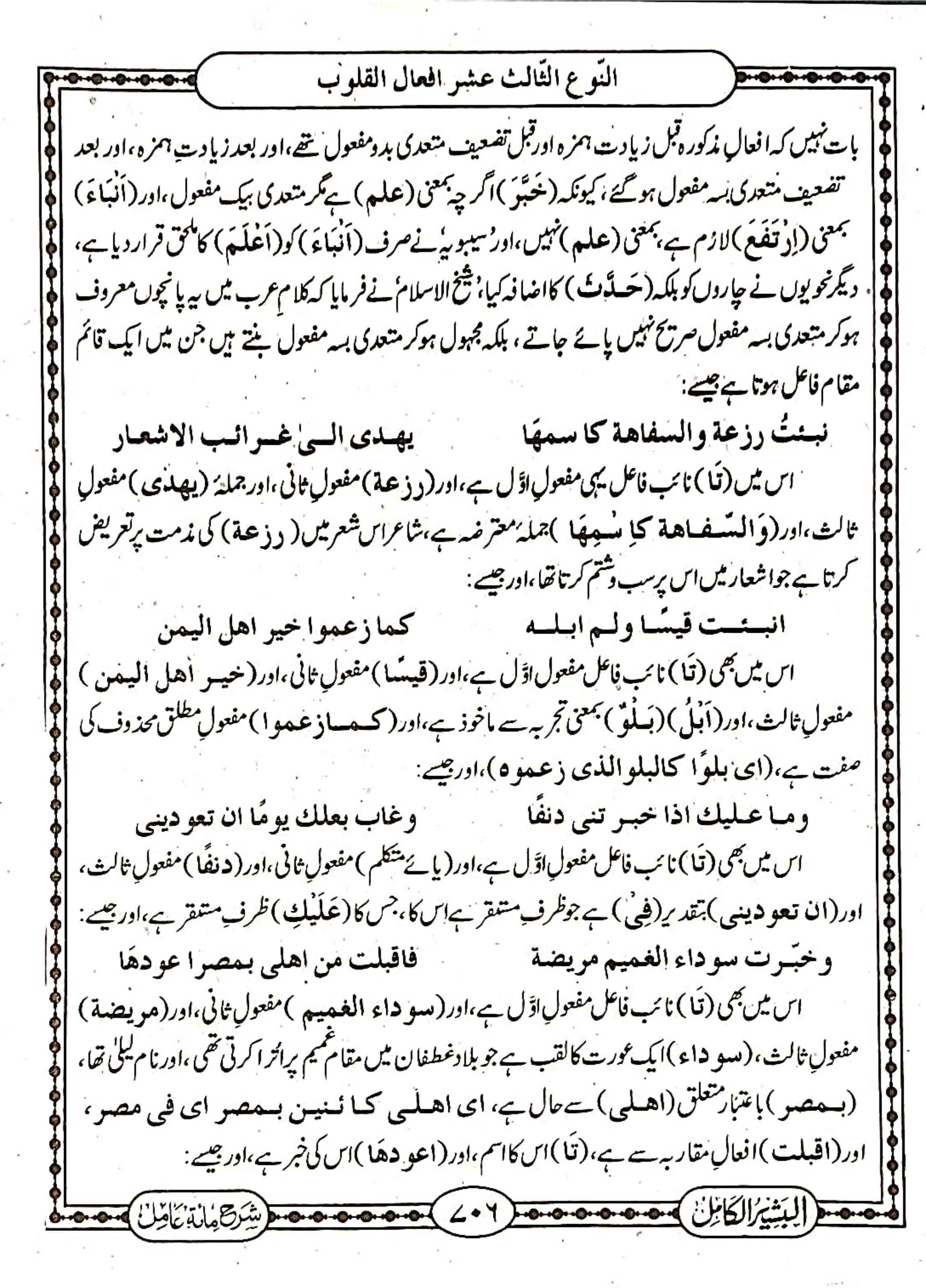


طرف منقول ہوتے ہیں، دوسرے افعالِ قلوب جیسے: (ظَنَنْتُ) اور (حَسِبْتُ) وغیرہ کی نقل بھی جائز ہے، 'اخفش' نے باقی ماندہ افعالِ قلوب کو عَلِمْتُ اور رَأَيْتُ پر حکم نقل میں قیاس کیا، قیاس کے لیے علّتِ مشترکہ ضروری ہے جو یہاں پر متعدی بدومفعول ہونا ہے، یہ علّت دونوں میں پائی جاتی ہے، جس طرح عَلِمْتُ اور رَأَيْتُ متعدی بدومفعول ہیں، اسی طرح ظَنَنْتُ وحَسِبْتُ وزَعَمْتُ وخِلْتُ ووَجَدْتُّ بھی متعدی بدومفعول ہیں، لہٰذا ان پر بھی ہمزہ کی زیادت جائز ہوئی، اور ان کو بھی بابِ افعال میں لے جا کر متعدی بسہ مفعول استعمال کرنا جائز قرار پایا، لیکن یہ صحیح نہیں، ورنہ لازم آئے گا کہ ہر فعل غیر قلبی متعدی بدومفعول پر ہمزہ کی زیادت جائز ہو جائے، اور اس کو بابِ افعال میں لے جا کر متعدی بسہ مفعول استعمال کرنا جائز ہو، کیونکہ علت قیاس جو متعدی بدومفعول ہونا ہے، یہاں پر متحقق ہو رہی ہے، پس کسوت اور جعلت کو بابِ افعال میں لے جا کر متعدی بسہ مفعول استعمال کرنا جائز قرار پائے گا، حالانکہ یہ بالاتفاق روا نہیں، تو معلوم ہوا کہ ہمزہ کی زیادت قیاسی نہیں ہے، بلکہ سماعی ہے، اور وہ صرف عَلِمْتُ اور رَأَيْتُ میں مسموع ہوتی ہے، لہٰذا انہیں پر مقصور رہے گی۔

٢ **قوله: في جميع هٰذه الافعال:** اس جمیع سے مراد عَلِمْتُ، اور رَأَيْتُ کے ماسوا افعال ہیں، ورنہ قیاساً عَلٰى عَلِمْتُ ورَأَيْتُ کہنا درست نہ ہوگا کہ قیاس الشئی علٰی نفسہٖ کو مستلزم ہے جو جائز نہیں۔

٣ **قوله: اَنبأَ ونبّاءَ واَخْبَرو خَبَّر:** یہ چاروں فعل متعدی بدومفعول ہیں، مفعولِ اوّل کی طرف متعدی بنفسہٖ ہوتے ہیں، اور مفعولِ دوم کی طرف بواسطہ حرفِ جر جیسے آیت کریمہ: (اَنْبِئُوْنِیْ بِاَسْمَاءِ هٰؤُلَآءِ) لیکن ان میں اعلام کے معنی پائے جاتے ہیں کہ اَنْبَاءَ بِالشَّئِی یا اخبار بِالشَّئِی کے معنی اعلام بالشّئی ہیں، **نظر برآں** بعض استعمالات میں ان کو (اَعْلَمْ) کے ساتھ ملحق کر کے متعدی بسہ مفعول استعمال کیا جاتا ہے، مصنف کے قول اَيْضًا تَتَعَدّٰى اِلٰى ثَلٰثَةِ مَفَاعِيلَ سے اسی جانب اشارہ مقصود ہے۔

٤ **قوله: الٰى ثلٰثة مفاعيل:** چنانچہ کہا جاتا ہے (اَنْبَأْتُ زَيْدًا عَمْرًا فَاضِلًا)، اسی طرح نَبَّاءَ، اَخْبَرَ، خَبَّرَ میں یہ چاروں افعال اپنے وضعی معنی کے اعتبار سے متعدی بسہ مفعول نہیں، بلکہ معنی اعلام کو متضمّن ہونے کے اعتبار سے (اَعْلَمْ) کے ساتھ ملحق ہو کر متعدی بسہ مفعول استعمال کئے جاتے ہیں، كَمَا مَرَّ، اور (احدث) چونکہ معنی اعلام کو متضمّن نہیں، لہٰذا متعدی بسہ مفعول استعمال نہیں کیا جاتا، یہ



بات نہیں کہ افعالِ مذکورہ قبل زیادت ہمزہ اور قبل تضعیف متعدی بدومفعول تھے، اور بعد زیادتِ ہمزہ، اور بعد تضعیف متعدی بسہ مفعول ہو گئے، کیونکہ (خَبَّرَ) اگر چہ بمعنی (علم) ہے مگر متعدی بیک مفعول، اور (اَنْبَاءَ) بمعنی (اِرْتَفَعَ) لازم ہے، بمعنی (علم) نہیں، اور سیبویہٗ نے صرف (اَنْبَاءَ) کو (اَعْلَمَ) کا ملحق قرار دیا ہے، دیگر نحویوں نے چاروں کو بلکہ (حَدَّثَ) کا اضافہ کیا، شیخ الاسلامؒ نے فرمایا کہ کلامِ عرب میں یہ پانچوں معروف ہو کر متعدی بسہ مفعول صریح نہیں پائے جاتے، بلکہ مجہول ہو کر متعدی بسہ مفعول بنتے ہیں جن میں ایک قائم مقام فاعل ہوتا ہے جیسے:

نبئتُ رزعة والسفاهة کا سمهَا | یهدی الیٰ غرائب الاشعار

اس میں (تَا) نائب فاعل یہی مفعولِ اوّل ہے، اور (رزعة) مفعولِ ثانی، اور جملۂ (یهدٰی) مفعولِ ثالث، اور (وَالسَّفَاهة کاِ سْمِهَا) جملۂ معترضہ ہے، شاعر اس شعر میں (رزعة) کی مذمت پر تعریض کرتا ہے جو اشعار میں اس پر سب وشتم کرتا تھا، اور جیسے:

انبئت قیسًا ولم ابلـه | کما زعموا خیر اهل الیمن

اس میں بھی (تَا) نائب فاعل مفعول اوّل ہے، اور (قیسًا) مفعولِ ثانی، اور (خیر اهل الیمن) مفعولِ ثالث، اور (اَبْلُ) (بَلْوٌ) بمعنی تجربہ سے ماخوذ ہے، اور (کما زعموا) مفعولِ مطلق محذوف کی صفت ہے، (ای بلوًا کالبلو الذی زعموه)، اور جیسے:

وما علیك اذا خبرتنی دنفًا | وغاب بعلك یومًا ان تعودینی

اس میں بھی (تَا) نائب فاعل مفعولِ اوّل ہے، اور (یائے متکلم) مفعولِ ثانی، اور (دنفًا) مفعولِ ثالث، اور (ان تعودینی) بتقدیر (فِیْ) ہے جو ظرفِ مستقر ہے اس کا، جس کا (عَلَیْكِ) ظرفِ مستقر ہے، اور جیسے:

وخبرت سوداء الغمیم مریضة | فاقبلت من اهلی بمصرا عودها

اس میں بھی (تَا) نائب فاعل مفعولِ اوّل ہے، اور (سوداء الغمیم) مفعولِ ثانی، اور (مریضة) مفعولِ ثالث، (سوداء) ایک عورت کا لقب ہے جو بلاد غطفان میں مقام غمیم پر اترا کرتی تھی، اور نام لیلیٰ تھا، (بمصر) باعتبار متعلق (اهلی) سے حال ہے، ای اهلی کائنین بمصر ای فی مصر، اور (اقبلت) افعالِ مقاربہ سے ہے، (تَا) اس کا اسم، اور (اعودها) اس کی خبر ہے، اور جیسے:

او منعتم ماتسئلون ھمن　　　　　خدّثتموہ له علینا الولاء

اس میں بھی (تَا) نائب فاعل مفعولِ اوّل ہے، اور (ھَا) مفعولِ ثانی، اور (له الولاء) جملہ مفعولِ ثالث، اور (علینا) اسی کا ظرفِ مستقر ہے جس کا (لهٗ) ظرفِ مستقر ہے۔۱۲

(1) ذٰلك: ای ازدیاد مفعول بسبب ہمزہ۔

(2) بھٰذین: ای دخول الھمزۃ فی الفعلین یعنی دونوں فعل میں ہمزہ کا دخول عرب سے مسموع ہے، کیونکہ ابوابِ مزید میں کسی فعل کا نقل کرنا قیاسی نہیں، بلکہ سماع پر موقوف ہے۔۱۲

ترکیب

قوله: فانّه اجاز زیادَةَ الھَمزۃ فی جَمیع ھٰذہ الافَعال قیاسًا علٰی عَلمت ورَأیت: اس میں (فَا) حرفِ تعلیل مبنی بر فتح، (اِنَّ) حرفِ مشبّہ بالفعل مبنی بر فتح، (ھَا) ضمیر منصوب متصل اسم، منصوب محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے الاخفش، (اَجَازَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ اِنَّ، (زِیَادَةَ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً، مصدر مضاف، (اَلْھَمْزَۃِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ مرفوع معنًی بنا بر فاعلیت یا منصوب معنًی بنا بر مفعولیت، کیونکہ (زِیَادَةَ) لازم اور متعدی دونوں آتا ہے، (زِیَادَةَ) مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ، (فِیْ) حرفِ جار مبنی بر سکون، (جَمِیْعِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف، (ھَا) حرفِ تنبیہ مبنی بر سکون، (ذِہٖ) اسمِ اشارہ مبنی بر سکون مجرور محلاً معطوف علیہ، (اَلْاَفْعَالِ) جمع مکسر منصرف مجرور لفظاً عطف بیان، معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے مل کر مضاف الیہ، (جَمِیْعِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (قِیَاسًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مصدر، (عَلٰی) حرفِ جار مبنی بر سکون، (عَلِمْتُ) مراد اللّفظ مجرور تقدیراً معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (رَأَیْتُ) مراد اللّفظ مجرور تقدیراً معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (قِیَاسًا) مصدر اپنے ظرفِ لغو سے مل کر مفعول لہٗ، (اَجَازَ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور ظرفِ لغو اور مفعول لہٗ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر، (اِنَّ) حرفِ مشبّہ بالفعل اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معلّلہ ہوا۔

قوله: نحو اظننت واحسبت واخلت واوجدتّ وازعمت زیدًا عمرًا فاضلاً: اس میں (نَحْوُ) مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (اَظْنَنْتُ) مراد اللّفظ مجرور تقدیراً بتقدیر (زَیْدًا عَمْرًا فَاضِلاً) معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اَحْسَبْتُ) مراد اللّفظ مجرور تقدیراً بتقدیر (زَیْدًا عَمْرًا فَاضِلاً) معطوف، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اَخِلْتُ) مراد اللّفظ مجرور تقدیراً بتقدیر (زَیْدًا عَمْرًا فَاضِلاً) معطوف، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اَوْجَدْتُّ) مراد اللّفظ مجرور تقدیراً بتقدیر (زَیْدًا عَمْرًا فَاضِلاً) معطوف، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اَزْعَمْتُ) مراد اللّفظ مجرور تقدیراً بتقدیر (زَیْدًا عَمْرًا فَاضِلاً) معطوف، معطوف علیہ اپنے تمام معطوفات سے مل کر مضاف الیہ، (نَحْوُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُهُ) مقدر کی، (مِثَالُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے افعالِ مذکورہ بزیادتِ ہمزہ، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ اظننتُ زیدًا عمرًا فاضِلا: میں (اَظْنَنْتُ) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد متکلم، اس میں (تَا) ضمیر مرفوع متصل بارز برائے واحد متکلم فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم، (زَیْدًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول بہ اوّل، (عَمْرًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول بہ ثانی، (فَاضِلاً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے عَمْرًا، (فَاضِلاً) اسمِ فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر مفعول بہ ثالث، (اَظْنَنْتُ) فعل اپنے فاعل اور تینوں مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

احسبت زیدًا عمرًا فاضلاً: میں (اَحْسَبْتُ) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد متکلم، اس میں (تَا) ضمیر مرفوع متصل بارز برائے واحد متکلم فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم، (زَیْدًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول بہ اوّل، (عَمْرًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول بہ ثانی، (فَاضِلاً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے عَمْرًا، (فَاضِلاً) اسمِ فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر مفعول بہ ثالث، (اَحْسَبْتُ) فعل اپنے فاعل اور تینوں مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

اَخلت زَیدًا عمرًا فَاضلاً: میں (اَخلتُ) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد متکلم، اس میں (تَا) ضمیر مرفوع متصل بارز برائے واحد متکلم فاعل مرفوع محلا مبنی برضم، (زَیدًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول بہ اوّل، (عَمرًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول بہ ثانی، (فَاضِلاً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے عَمرًا، (فَاضِلاً) اسمِ فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر مفعول بہ ثالث، (اَخلتُ) فعل اپنے فاعل اور تینوں مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

اوجدتّ زیدًا عمرًا فَاضلاً: میں (اَوجَدْتُّ) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد متکلم، اس میں (تَا) ضمیر مرفوع متصل بارز برائے واحد متکلم فاعل مرفوع محلا مبنی برضم، (زَیدًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول بہ اوّل، (عَمرًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول بہ ثانی، (فَاضِلاً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے عَمرًا، (فَاضِلاً) اسمِ فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ ہو کر مفعول بہ ثالث، (اَوجَدْتُّ) فعل اپنے فاعل اور تینوں مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ازعمت زیدًا عمرًا فَاضلاً: میں (اَزعَمتُ) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد متکلم، اس میں (تَا) ضمیر مرفوع متصل بارز برائے واحد متکلم فاعل مرفوع محلا مبنی برضم، (زَیدًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول بہ اوّل، (عَمرًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول بہ ثانی، (فَاضِلاً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے عَمرًا، (فَاضِلاً) اسمِ فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر مفعول بہ ثالث، (اَوجَدْتُّ) فعل اپنے فاعل اور تینوں مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

قوله: وانباءَ ونبّاءَ واَخبر وخبّر ایضًا تتعدّیٰ الیٰ ثلٰثة مفَاعیل: اس میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اَنبَاءَ) مراد اللّفظ مرفوع تقدیراً معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (نَبّاءَ) مراد اللّفظ مرفوع تقدیراً معطوف، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اَخبَرَ) مراد اللّفظ مرفوع تقدیراً معطوف، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (خَبّرَ) مراد اللّفظ مرفوع تقدیراً معطوف، معطوف علیہ اپنے تمام معطوفات



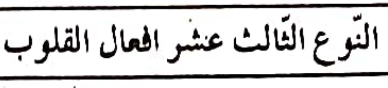
سے مل کر مبتدا، (تَتَعَدّٰی) فعل مضارع معروف مفرد معتل الفی مجرد از ضمیر بارز مرفوع تقدیراً صیغہ واحد مؤنث غائب، اس میں (هِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا، (اِلٰی) حرفِ جار مبنی بر سکون، (ثَلٰثَةِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً ممیّز مضاف، (مَفَاعِیْلَ) غیر منصرف مجرور بفتحہ تمیز مضاف الیہ، ممیّز مضاف اپنی تمیز مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (تَتَعَدّٰی) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ صغریٰ ہو کر خبر مرفوع محلاً، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ کبریٰ ذاتِ وجہین ہوا۔

قوله: ایضًا: (اَیْضًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعولِ مطلق (آضَ) فعل مقدر کا، (آضَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے تعدیہ بسہ مفعول، (آضَ) فعل اپنے فاعل اور مفعولِ مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معترضہ ہوا۔ ۱۲

اِعْلَم اَنّه لَا یَجُوْزُ[1] حَذْف الْمَفْعُوْل الاَوَّل مِن الْمَفَاعِیْل الثَّلٰثَة لٰكِنْ[2] یَجُوْز حَذْف الْمَفْعُوْلَیْن الاٰخِیْرَیْن مَعًا وَلَا یَجُوْز حَذْف اَحَدهمَا بِدُوْن الاٰخَر كَمَا مَرّ

[1] **قوله: لایجوز حذف الخ:** اب متعدی بسہ مفعول افعال کا حکم بیان کرتے ہیں کہ ان کے مفعولِ اوّل کو حذف کر کے مفعولِ ثانی وثالث پر اکتفا جائز نہیں۔

سوال: ''کافیہ'' اور اس کی شروح، اور نحو کی دیگر کتب معتبرہ کی عبارات سے مستفاد ہوتا ہے کہ مفعولِ اوّل کا حذف جائز ہے، چنانچہ ''کافیہ'' کی وہ عبارت یہ ہے: وهذه مفعولها الاوّل كمفعولي باب اعطيت، یعنی افعالِ متعدی بسہ مفعول کا مفعولِ اوّل بابِ اعطیت کے ہر دو مفعول کی طرح ہے کہ اوّل کا



حذف بدونِ ثانی، اور ثانی کا حذف بدونِ اوّل جائز ہے، تو افعالِ متعدی بسہ مفعول کے مفعول کا حذف بھی جائز ہوا، اور مصنف کے اس قول میں عدم جواز پر تنصیص ہے، تو دونوں قول میں توفیق کس طرح ہوگی؟

جواب: ان افعال کے مفعولِ اوّل کو حذف کرنے میں اختلاف ہے، جمہور کے نزدیک جائز ہے، اسی کو''کافیہ' اور اس کی شروح میں اختیار کیا گیا، اور یہی مسلک 'مبرّد'، اور 'ابن کیسان' کا ہے، 'ابن مالک' نے اسی کو ترجیح دی، 'جرمی' کے نزدیک جائز نہیں، اسی کو'ابن القواس' نے اختیار کیا، اسی کو شارح نے یہاں پر بیان کیا ہے، تفصیل یہ ہے کہ افعالِ متعدی بسہ مفعول کے مفاعیل کو حذف کرنے میں چار مذہب ہیں:

اوّل: یہ کہ اوّل مفعول کا حذف جائز ہے بشرط ذکر ثانی وثالث، اور ثانی وثالث کا حذف جائز ہے بشرط ذکر اوّل، کیونکہ پہلی صورت میں بوجہ ذکر (مُعَلَّمْ بِهِ) جو مفعولِ ثانی وثالث ہے، کلام فائدہ سے خالی نہیں ہوتا، اور دوسری صورت میں بوجہ ذکر (مُعَلَّمْ) جو مفعولِ اوّل ہے، یہ مذہب جمہور ہے، انہیں میں 'ابن کیسان' اور 'مبرّد' ہیں، اور اس کو'ابن مالک' نے ترجیح دی ہے۔

دوم: یہ کہ نہ اوّل کا حذف جائز، نہ اخیرین کا، بلکہ تینوں کا ذکر واجب ہے، اس لیے کہ مفعولِ اوّل مانند فاعل ہے، اور فاعل کا حذف جائز نہیں، تو اس کا بھی جائز نہیں، اور اخیرین بابِ **علمت** کے مفعولین کی طرح ہیں، اور ان کا حذف جائز نہیں، تو اخیرین کا بھی جائز نہیں، یہ مذہب 'سیبویہ' ہے، 'ابن الباذش' و'ابن طاھر' و'ابن خروف' و'ابن عصفور' نے بھی اسی کو اختیار کیا۔

سوم: یہ کہ اوّل کا حذف جائز ہے بشرطیکہ آخرین مذکور ہوں، اور آخرین کا حذف مع ذکر اوّل جائز نہیں، اور نہ تینوں کا حذف جائز، اور نہ اوّل اور اخیرین میں سے ایک کا حذف جائز، اور نہ صرف آخرین میں سے ایک کا حذف جائز، یہ مذہب 'شلوبین' کا ہے۔

چھارم: یہ کہ اوّل کا حذف جائز نہیں، صرف اخیرین کا حذف جائز ہے، کیونکہ یہ (عَلِمْتُ) کے مفعولین کی طرح ہیں، اور (عَلِمْتُ) کے مفعولین کا حذف جائز ہے، اور اوّل کا اس لیے جائز نہیں کہ وہ فاعل کے حکم میں ہے، یہ 'جرمی' کا مذہب ہے، 'ابن القواس' نے اسی کو اختیار کیا۔

مخفی نہ رہے کہ اختلاف بروقت عدم قرینہ ہے، اور اگر قرینہ قائم ہو تو تینوں کا حذف بھی جائز ہے، اور بعض کا بھی، جیسے سوال کیا: (اَاَعْلَمْتُ زَيْدًا عَمْرًا قَائِمًا) تو جواب میں صرف

(اَعْـلَـمْـتُ) کہنادرست ہے کہ یہاں پر حذف مفاعیل پر قرینہ ہے، وہ یہ کہ تینوں سوال میں مذکور ہیں، اسی طرح صرف (اَعْلَمْتُ زَيْدًا) کہنادرست ہے، اسی طرح (اَعْـلَـمْـتُ زَيْـدًا عَمْـرًا)، اسی طرح (اَعْلَمْتُ عَمْرًا قَائِمًا)، اسی طرح (اَعْلَمْتُ قَائِمًا) وغیرہ، ''همع الهوامع'' مع الايضاح۔

۲ **قوله: لكن يجوز:** کیونکہ یہ دونوں مفعول (عَلِمْتُ) کے مفعولین کی طرح ہیں، اور (عَلِمْتُ) کے مفعولین کا حذف معاً جائز ہے، **كَمَا مَرَّ** توان کا بھی جائز، اور ایک کا حذف بغیر دیگر جائز نہیں، جیسے: (عَلِمْتُ) کے مفعولین میں جائز نہیں ہے۔۱۲

ترکیب

قوله: اعلَم انّه لاَ يَجوز حَذف المفعول الاوَّل مِنَ المفَاعيل الثَّلثَة: اس میں (اِعْلَمْ) فعل امر حاضر معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد مذکر حاضر، اس میں (اَنْتَ) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون، (تَا) مفتوحہ علامتِ خطاب مذکر مبنی بر فتح، (اَنَّ) حرفِ مشبہ بالفعل مبنی بر فتح موصولِ حرفی، (هَا) ضمیر منصوب متصل ضمیر شان اسم منصوب محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے مابعد یعنی حذف المفعول الاوّل، (لَايَجُوْزُ) نفی فعل مضارع معروف مرفوع لفظاً صحیح مجرد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب، (حَذْفُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مصدر مضاف، (اَلْمَفْعُوْلِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً موصوف، (اَلْاَوَّلِ) غیر منصرف مجرور لفظاً بکسرہ اسمِ تفضیل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هُو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف، (اَلْاَوَّلِ) اسمِ تفضیل اپنے فاعل سے مل کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر ذوالحال، (مِنْ) حرفِ جار مبنی بر سکونِ مقدر فتحہ موجودہ حرکت تخلص من السکونین، (اَلْمَفَاعِيْلِ) غیر منصرف مجرور بکسرہ بوجہ دخول الف لام موصوف، (اَلثَّلٰثَةِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً صفت، (اَلْمَفَاعِيْلِ) موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتًا) مقدر کا، (ثَابِتًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هُو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے ذوالحال، (ثَابِتًا) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر مضاف الیہ منصوب معنیً بنا بر مفعولیت، (حَذْفُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل، (لَايَجُوْزُ) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ

خبر یہ ہوکر خبر مرفوع محلا، (اَنَّ) کا اسم اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہوکر صلہ، (اَنَّ) موصولِ حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہوکر مفعول بہٖ منصوب محلا، (اِعْلَمْ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہٖ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ مستانفہ ہوا۔

قوله: لٰكن يَجوز حَذف المَفعولَين الاٰخيرَين مَعًا: اس میں (لٰكِنْ) حرفِ عطف مبنی بر سکون، (يَجُوْزُ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب، (حَذْفُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مصدر مضاف، (اَلْمَفْعُوْلَيْنِ) ثنیٰ مجرور بیاماقبل مفتوح منصوب معنًی بنابر مفعولیت موصوف، (اَلْاٰخِيْرَيْنِ) ثنیٰ مجرور بیاماقبل مفتوح منصوب معنًی بنابر مفعولیت صفت مشبّہ صیغہ تثنیہ مذکر، اس میں (هُمَا) پوشیدہ جس میں (هَا) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے موصوف، (م) حرفِ عماد مبنی بر فتح، (الف) علامتِ تثنیہ مبنی بر سکون، (اَلْاٰخِيْرَيْنَ) صفت مشبّہ اپنے فاعل سے مل کر صفت، (اَلْمَفْعُوْلَيْنِ) موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ، (حَذْفُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل، (مَعًا) اسمِ ظرف زمان معرب منصوب لفظاً مفعول فیہ، (يَجُوْزُ) فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ معطوفہ ہوا۔

قوله: ولَا يَجوز حَذف احدهمَا بدُون الاٰخر: اس میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (لَايَجُوْزُ) نفی فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب، (حَذْفُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مصدر مضاف، (اَحَدِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً منصوب معنًی بنابر مفعولیت مضاف الیہ مضاف، (هُمَا) میں (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر کسر راجع بسوئے المفعولین الاخیرین، (م) حرفِ عماد مبنی بر فتح، (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون، (اَحَدِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ، (بَا) حرفِ جار مبنی بر کسر، (دُوْنِ) مضاف، (اَلْاٰخَرِ) غیر منصرف مجرور لفظاً بکسرہ بوجہ دخول الف لام اسمِ تفضیل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف مقدر (اَلْمَفْعُوْلِ)، (اَلْاٰخَرِ) اسمِ تفضیل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر صفت، موصوف مقدر (اَلْمَفْعُوْلَيْن) اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ، (دُوْنِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (حَذْفُ) مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور ظرفِ لغو سے مل کر فاعل، (لَايَجُوْزُ) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ معطوفہ ہوا۔

قوله: كمَا مرّ: اس میں (ك) حرفِ جار مبنی بر فتح، (مَا) اسمِ موصول مبنی بر سکون، (مَرَّ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع

بسوئے اسمِ موصول، (مَرَّ) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر صلہ، (مَا) اسمِ موصول اپنے صلہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَـابِتٌ) مقدر کا، (ثَـابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا مقدر (هٰذا)، (ثَابِتٌ) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر، (هٰذا) میں (هَا) حرفِ تنبیہ مبنی بر سکون، (ذَا) اسمِ اشارہ مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر سکون، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا، **یاد رھے کہ** (كَمَا) کو ظرفِ لغو قرار دینا درست نہیں۔ (زینی زادہ) ۔۱۲

نحودانی پر صدر العلماء کا علمی محاسبہ

(۱۴۸) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص: ۸۵ پر (اِذَا زِيْـدَتِ الْـهَـمْزَةُ فِي اَوَّلِ عَلِمْتُ وَرَأَيْتُ صَارَا مُتَعَدِّيَيْنِ اِلٰى ثَلٰثَةِ مَفَاعِيْلَ) کی ترکیب میں (صَارَا) کے اندر ضمیر (هُمَا) مستتر بیان فرمائی ہے۔

اقول: یہ غلط اور ”صرفِ میر“ یاد نہ ہونے کی دلیل ہے، اس میں (الف) ضمیر بارز اسم ہے۔

(۱۴۹) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص: ۸۶ پر (فَـمَعْنَى الْمِثَالِ الْاَوَّلِ حَمَلْتُ زَيْدًا عَلٰى اَنْ يَّعْلَمَ عَمْرًا فَاضِلًا) کی ترکیب میں (حَمَلْتُ زَيْدًا الخ) کو جملہ فعلیہ خبریہ کر کے خبر قرار دیا ہے۔

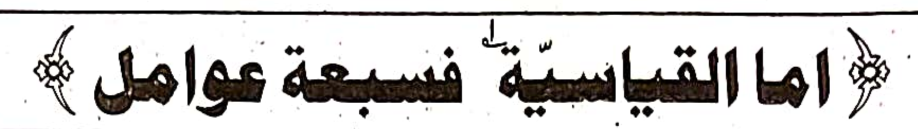
اقول: یہ غلط ہے، ورنہ لازم آئے گا کہ جملۂ خبر عائد متبدا سے خالی ہو، بلکہ یہ مراد اللفظ ہوکر خبر ہے۔

(۱۵۰) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص: ۸۷ پر (اِعْـلَـمْ اَنَّـهٗ لَايَـجُوْزُ حَذْفُ الْمَفْعُوْلِ الْاَوَّلِ مِنَ الْمَفَاعِيْلِ الثَّلٰثَةِ) کی ترکیب میں (مِنْ) کو (لَايَجُوْزُ) سے متعلق قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے، اور قصورِ فہم پر مبنی، بلکہ یہ ظرفِ مستقر ہوکر (اَلْمَفْعُوْلِ الاَوَّلِ) سے حال ہے، مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم بھی فعل مذکور سے متعلق کر گئے، جو قابل اتباع نہیں۔

(۱۵۱) ﴿ایضاح العوامل﴾ اسی صفحہ پر (ولا يـجوز حذف احدهما بدون الآخر كما مرَّ) کی ترکیب میں (كما مرَّ) کو (لَايَجُوْزُ) سے متعلق کیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے، کیونکہ کاف تشبیہ مذکور سے متعلق نہیں ہوا کرتا، بلکہ اس کا متعلق ہمیشہ مقدر ہوا کرتا ہے، كما مرَّ عن ”الفوائد الشافية“ ۔۱۲



اما القياسيّة[1] فسبعة عوامل

اَلْاَوَّلُ[2] مِنْهَا الفِعْلُ[3] مُطْلَقًا سَوَاءٌ كَانَ لَازِمًا[4] اَوْ مُتَعَدِّيًا مَاضِيًا[5] كَانَ اَوْ مُضَارِعًا اَمْرًا كَانَ اَوْ نَهْيًا كُلُّ[6] فِعْلٍ يَرْفَعُ[7] الفَاعِلَ نَحْوُ قَامَ زَيْدٌ وَ ضَرَبَ زَيْدٌ

۱ **قوله: امّا القياسيّة:** مصنف عوامل سماعیہ کے بیان سے فارغ ہوکر یہاں سے عوامل قیاسیہ کا بیان شروع کرتے ہیں، چونکہ قیاسیہ قلیل ہیں، اور سماعیہ کثیر، اور قلیل از روئے مرتبہ کثیر سے مادون ہوتا ہے، اس لئے عوامل قیاسیہ کو سماعیہ سے بیان میں مؤخر کردیا۔

عامل قیاسی وہ ہے جس کی تعیین بوجہ کثرت بجز مفہوم کلی نہ ہو، جیسے: نَصَرَ، ضَرَبَ، سَمِعَ، فَتَحَ، وغیرہ بے شمار ہیں، ان کی تعیین مفہوم کلی سے ہوتی ہے، وہ یہ ہے کہ ہر وہ کلمہ جو معنی مستقل پر دلالت کرے، اور تینوں زمانوں میں سے کوئی زمانہ اس سے مفہوم ہوتا ہو، اسی طرح دیگر عوامل قیاسیہ کی تعیین مفہوم کلی سے ہوتی ہے۔

۲ **قوله: الاوّل:** دیگر عوامل قیاسیہ کی نسبت فعل چونکہ قوی العمل ہے، اس لئے سب پر مقدم ذکر کیا گیا، اور دیگر عوامل قیاسیہ کی نسبت فعل کو افعال قلوب کے ساتھ مناسبت ہے کہ وہ بھی فعل ہیں، اور نصب دینے میں فعل متعدی کے ساتھ شریک، **نظر بر آں** فعل کو افعال قلوب کے بعد بیان کیا۔

۳ **قوله: الفعل:** فعل وہ کلمہ ہے جو معنی مستقل پر دلالت کرنے کے لیے موضوع ہو، اور اس سے تینوں زمانوں میں سے کوئی زمانہ مفہوم ہو، اس کی چار قسم ہیں، جن کی تفصیل شارح علیہ الرحمۃ نے اپنے قول ماضیًا کان الخ سے فرمائی۔

۴ **قوله: لازمًا الخ:** لازم وہ فعل ہے جو فاعل پر تمام ہو جائے، مفعول بہ تک نہ پہنچے، اور متعدی وہ فعل ہے جو مفعول بہ تک بھی پہنچے، جیسے: (جَلَسَ زَيْدٌ) میں (جَلَسَ) لازم ہے کہ فاعل پر تمام ہو جاتا ہے، اور (ضَرَبَ بَكْرٌ عَمْرًا) میں (ضَرَبَ) فعل متعدی ہے کہ فاعل سے متجاوز ہو کر مفعول بہ تک پہنچتا ہے۔

۵ **قوله: مَاضِيًا:** ماضی وہ فعل جو کسی امر کے زمانہ گذشتہ میں موجود ہونے پر دلالت کرے جیسے: (نَصَرَ) کہ یہ زمانہ گذشتہ میں (نصرۃ) کے موجود ہونے پر دلالت کرتا ہے۔

مضارع وہ فعل ہے جو زمانہ حال یا آئندہ میں کسی امر کے حدوث پر دلالت کرے، یہ تعریف ان نحویوں کے نزدیک ہے جو مضارع کو حال، اور استقبال میں مشترک قرار دیتے ہیں، اور کہتے ہیں کہ حال اور استقبال میں سے ہر ایک پر اس کی دلالت وضعی ہے، 'زجاج' کے نزدیک مضارع استقبال کے لیے موضوع ہے، اور حال میں اُس کا استعمال مجاز ہے، اور 'ابن طراوہ' کے نزدیک برعکس، اور

امر وہ فعل ہے جو فاعل سے طلب فعل پر خود دلالت کرے، یا بالواسطہ لام، یہ تعریف امر حاضر، اور غائب و مجہول سب کو شامل ہے، حاضر طلب پر خود دلالت کرتا ہے، اور غائب و مجہول بواسطہ لام، اور اصطلاحِ نحات میں سب حقیقۃً امر ہیں، **كمافي المطوّل**، اور

نہی وہ فعل ہے جو فاعل سے طلب ترک پر بواسطہ (لا) دلالت کرے۔

٦ **قوله: كلّ فعل:** اس سے وہ فعل مستثنیٰ ہے جو زیادہ ہو کہ عمل نہ کرے جیسے: (اِنَّ مِنْ اَفْضَلِهِمْ كَانَ زَيْدًا) میں (كَانَ) زائدہ ہے، اور عامل نہیں، اور وہ فعل بھی مستثنیٰ ہے جس کے ساتھ (مَا) کافہ ہو کہ وہ بھی عمل نہیں کرتا جیسے: (طَالَمَا) اور (قَلَّمَا) اور ایسا فعل فعل پر داخل ہوتا ہے جیسے: (طَالَمَا يَفْعَلُ كَذَا) اور (قَلَّمَا يَعْمَلُ كَذَا) اور بعض کے نزدیک یہ (مَا) مصدریہ ہے، اور مابعد کے ساتھ بتاویل مصدر تو (طَالَ) اور (قَلَّ) دونوں عامل ہیں کہ موصولِ حرفی اپنے مابعد سے مل کر فاعل مرفوع محلًا ہے۔

۷ **قوله: يرفع الفاعل:** یعنی ہر فعل فاعل کو رفع کرتا ہے لفظًا جیسے: (قَامَ زَيْدٌ) اور (ضَرَبَ، بَكْرٌ) یا تقدیرًا جیسے: (ضَرَبَ مُوْسیٰ) یا محلًا معرب میں جیسے: (كَفٰى بِاللّٰهِ) کہ اس میں اسمِ جلالت لفظًا مجرور ہے، اور بنابر فاعلیت محلًا مرفوع، یا مبنی میں جیسے: (قَامَ هٰذَا)، یہ ان نحویوں کے نزدیک جو اعرابِ محلی کو مبنی کے ساتھ مخصوص قرار نہیں دیتے، یہی قول اکثر ہے، اور جو مخصوص قرار دیتے ہیں، ان کے

نزدیک (کَفٰی بِاللّٰہ) میں اسمِ جلالت کو مجرور لفظاً، اور مرفوع تقدیراً کہیں گے، **کذافی حاشیۃ الصبّان علی الاشمونی**، جلد دوم، ص: ۳۰ اور بعض نحوی ایسے مقام پر مرفوع معنی کہتے ہیں جیسے شارح نے مصدر کے بیان میں فرمایا: (مَرْفُوْعٌ مَعْنیً لِاَنَّہٗ فَاعِلٌ)، ہم نے ترکیب میں اکثر یہی اختیار کیا ہے، تاکہ کتاب کے مطابق رہے، اور ابتدائے کتاب میں کہیں کہیں قولِ اوّل کے مطابق ترکیب کردی ہے، اور فاعل وہ اسم ہے جس کی طرف فعل یا شبہ فعل کی اسناد ہو۔۱۲

ترکیب

قولہ: امّا القیَا سیَّۃ فسبعَۃ عوامل: اس میں (اَمَّا) حرفِ شرط مبنی بر سکون جس کا فعلِ شرط محذوف لزوماً، (اَلْقِیَاسِیَّۃُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ منسوب صیغہ واحد مؤنث، اس میں (ھِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف مقدر، (اَلْقِیَاسِیَّۃُ) اسمِ منسوب اپنے نائب فاعل سے مل کر صفت، موصوف مقدر (اَلْعَوَامِلُ) اپنی صفت سے مل کر مبتدا، (فَا) جزائیہ مبنی بر فتح، (سَبْعَۃُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً ممیز مضاف، (عَوَامِلَ) غیر منصرف مجرور بفتحہ تمیز مضاف الیہ، ممیز مضاف اپنی تمیز مضاف الیہ سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر جزا، شرطِ محذوف اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

قولہ: الاوَّل منھَا الفعل مطلقًا: میں (اَلْاَوَّلُ) غیر منصرف مرفوع لفظاً اسمِ تفضیل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف مقدر، (اَلْاَوَّلُ) اسمِ تفضیل اپنے فاعل سے مل کر صفت، موصوف مقدر (اَلْعَامِلُ) اپنی صفت سے مل کر ذوالحال، (مِنْ) حرفِ جار مبنی بر سکون، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے (سَبْعَۃُ عَوَامِلَ)، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتًا) مقدر کا، (ثَابِتًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے ذوالحال، (ثَابِتًا) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر مبتدا، (اَلْفِعْلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً ذوالحال، (مُطْلَقًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسمِ مفعول صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے ذوالحال، (مُطْلَقًا) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر خبر، مبتدا اپنی

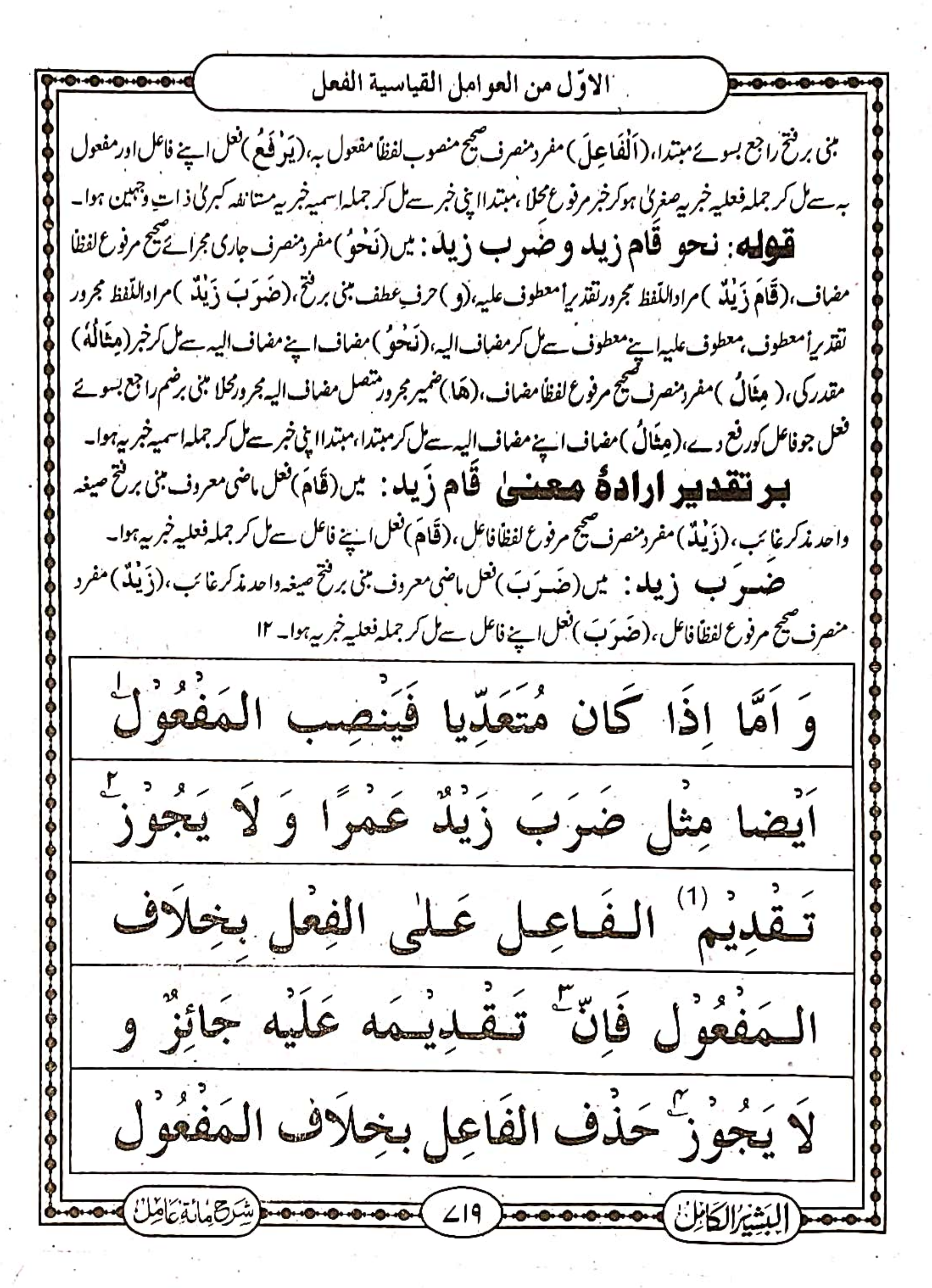
خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مبیّنہ ہوا۔

قوله: سَوَاء کان لَازِمًا او متعدّیًا: اس میں (سَوَاءٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً خبر مقدم، (کَانَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح (فعل ناقص) صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے الفعل، (لَازِمًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً معطوف علیہ، (اَوْ) حرفِ عطف مبنی بر سکون، (مُتَعَدِّیًا) اسمِ منقوص منصوب لفظاً معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر، (کَانَ) فعلِ ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ بتاویل مفرد ہو کر مبتدائے مؤخر، مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مبیّنہ ہوا۔

قوله: مَاضیا کَانَ اومضَارعًا: میں (مَاضِیًا) اسمِ منقوص منصوب لفظاً معطوف علیہ، (اَوْ) حرفِ عطف مبنی بر سکون، (مُضَارِعًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر، (کَانَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح (فعلِ ناقص) صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے الفعل، (کَانَ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ بتاویل مفرد ہو کر مبتدائے مؤخر، (سَوَاءٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً خبر مقدم محذوف، مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم محذوف سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مبیّنہ ہوا۔

قوله: امرًا کَان اونھیًا: میں (اَمْرًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً معطوف علیہ، (اَوْ) حرفِ عطف مبنی بر سکون، (نَھْیًا) مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح منصوب لفظاً معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر، (کَانَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (فعلِ ناقص)، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے الفعل، (کَانَ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ بتاویل مفرد ہو کر مبتدائے مؤخر، (سَوَاءٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً خبر مقدم محذوف، مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم محذوف سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مبیّنہ ہوا۔

قوله: کل فعل یَرفع الفَاعل: میں (کُلُّ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (فِعْلٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ، (کُلُّ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، (یَرْفَعُ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً



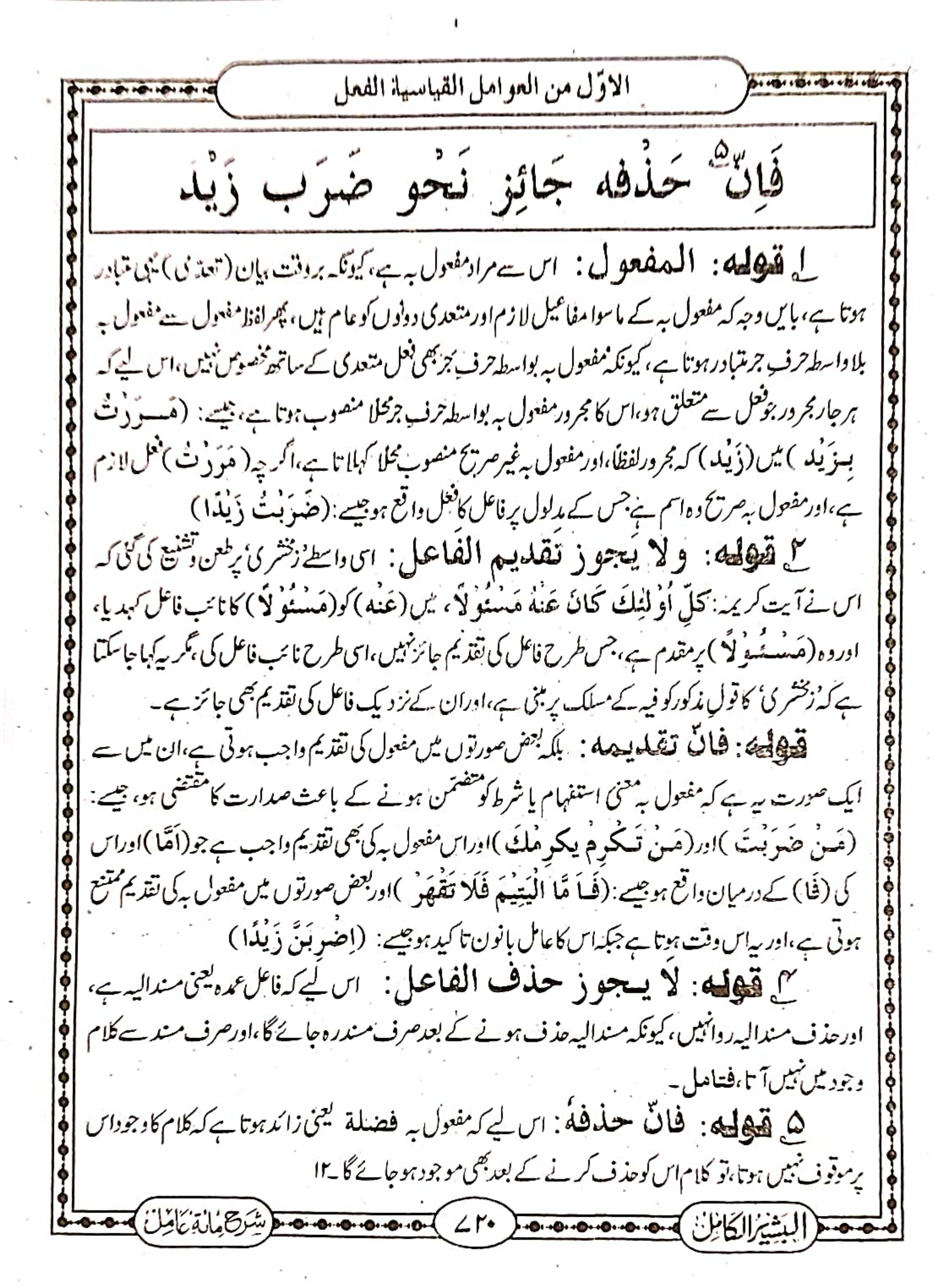
مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا، (اَلْفَاعِلَ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول بہ، (یَرْفَعُ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ صغریٰ ہوکر خبر مرفوع محلاً، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ کبریٰ ذاتِ وجہین ہوا۔

قوله: نحو قَام زید و ضَرب زید: میں (نَحْوُ) مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (قَامَ زَیْدٌ) مراد اللّفظ مجرور تقدیراً معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (ضَرَبَ زَیْدٌ) مراد اللّفظ مجرور تقدیراً معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ، (نَحْوُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُہٗ) مقدر کی، (مِثَالُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے فعل جو فاعل کو رفع دے، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ قَام زَید: میں (قَامَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب، (زَیْدٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً فاعل، (قَامَ) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ضَرَب زید: میں (ضَـرَبَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب، (زَیْدٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً فاعل، (ضَرَبَ) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ۱۲

وَ اَمَّا اِذَا کَانَ مُتَعَدِّیا فَیَنْصِب المَفْعُوْلَ[1]
اَیْضا مِثْل ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًا وَ لاَ یَجُوْزُ[2]
تَـقْدِیْم[(1)] الـفَاعِل عَلٰی الفِعْل بِخِلاَف
الـمَفْعُوْل فَاِنَّ[3] تَـقْـدِیـمَه عَلَیْه جَائِزٌ و
لاَ یَجُوْزُ[4] حَذْف الفَاعِل بِخِلاَف المَفْعُوْل



فَإِنَّ⁵ حَذْفَه جَائِز نَحْو ضَرَب زَيْد

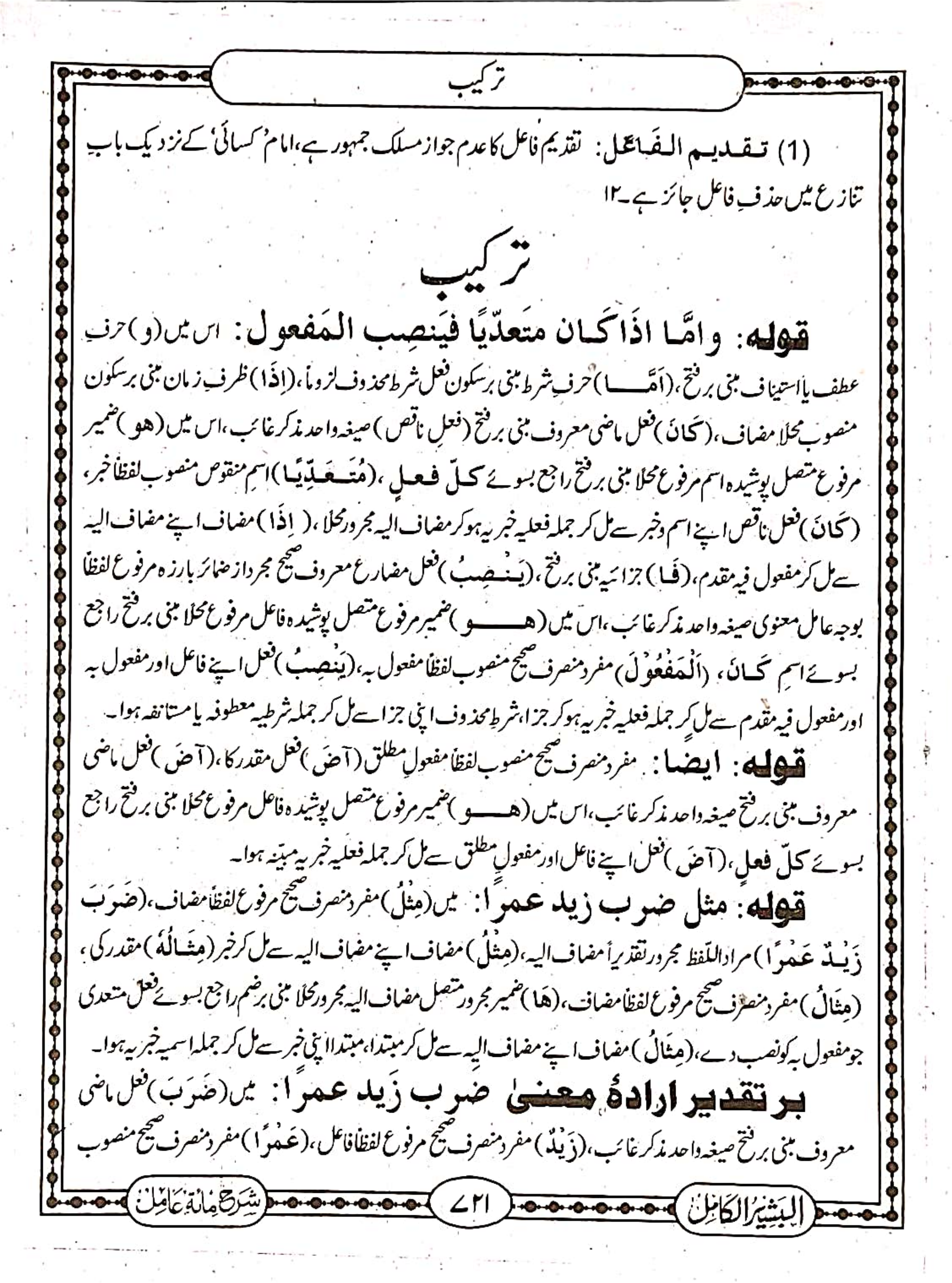
۱؎ **قوله: المفعول:** اس سے مراد مفعول بہ ہے، کیونکہ بروقت بیان (تعدّی) یہی متبادر ہوتا ہے، بایں وجہ کہ مفعول بہ کے ماسوا مفاعیل لازم اور متعدی دونوں کو عام ہیں، پھر لفظ مفعول سے مفعول بہ بلا واسطہ حرف جر متبادر ہوتا ہے، کیونکہ مفعول بہ بواسطہ حرف جر بھی فعل متعدی کے ساتھ مخصوص نہیں، اس لیے کہ ہر جار مجرور جو فعل سے متعلق ہو، اس کا مجرور مفعول بہ بواسطہ حرف جر محلا منصوب ہوتا ہے، جیسے: (مَرَرْتُ بِزَيْد) میں (زَيْد) کہ مجرور لفظاً، اور مفعول بہ غیر صریح منصوب محلا کہلاتا ہے، اگرچہ (مَرَرْتُ) فعل لازم ہے، اور مفعول بہ صریح وہ اسم ہے جس کے مدلول پر فاعل کا فعل واقع ہو جیسے: (ضَرَبْتُ زَيْدًا)

۲؎ **قوله: ولا يجوز تقديم الفاعل:** اسی واسطے زمخشری پر طعن و تشنیع کی گئی کہ اس نے آیت کریمہ: كُلُّ أُولٰئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا، میں (عَنْه) کو (مَسْئُولًا) کا نائب فاعل کہدیا، اور وہ (مَسْئُولًا) پر مقدم ہے، جس طرح فاعل کی تقدیم جائز نہیں، اسی طرح نائب فاعل کی، مگر یہ کہا جا سکتا ہے کہ زمخشری کا قول مذکور کوفیہ کے مسلک پر مبنی ہے، اور ان کے نزدیک فاعل کی تقدیم بھی جائز ہے۔

قوله: فانّ تقديمه: بلکہ بعض صورتوں میں مفعول کی تقدیم واجب ہوتی ہے، ان میں سے ایک صورت یہ ہے کہ مفعول بہ معنیٰ استفہام یا شرط کو متضمن ہونے کے باعث صدارت کا مقتضی ہو، جیسے: (مَنْ ضَرَبْتَ) اور (مَنْ تُكْرِمْ يُكْرِمْكَ) اور اس مفعول بہ کی بھی تقدیم واجب ہے جو (اَمَّا) اور اس کی (فَا) کے درمیان واقع ہو جیسے: (فَاَمَّا الْيَتِيمَ فَلَا تَقْهَرْ) اور بعض صورتوں میں مفعول بہ کی تقدیم ممتنع ہوتی ہے، اور یہ اس وقت ہوتا ہے جبکہ اس کا عامل بانون تاکید ہو جیسے: (اِضْرِبَنَّ زَيْدًا)

۴؎ **قوله: لا يجوز حذف الفاعل:** اس لیے کہ فاعل عمدہ یعنی مسند الیہ ہے، اور حذف مسند الیہ روا نہیں، کیونکہ مسند الیہ حذف ہونے کے بعد صرف مسند رہ جائے گا، اور صرف مسند سے کلام وجود میں نہیں آتا، فتامل۔

۵؎ **قوله: فانّ حذفه:** اس لیے کہ مفعول بہ فضلة یعنی زائد ہوتا ہے کہ کلام کا وجود اس پر موقوف نہیں ہوتا، تو کلام اس کو حذف کرنے کے بعد بھی موجود ہو جائے گا۔۱۲



(1) **تقدیم الفاعل:** تقدیم فاعل کا عدم جواز مسلک جمہور ہے، امام کسائیؒ کے نزدیک بابِ تنازع میں حذفِ فاعل جائز ہے۔۱۲

ترکیب

قوله: واَمَّا اذاکان متعدّیًا فینصب المَفعول: اس میں (و) حرفِ عطف یا استیناف مبنی بر فتح، (اَمَّــا) حرفِ شرط مبنی بر سکون فعل شرط محذوف لزوماً، (اِذَا) ظرفِ زمان مبنی بر سکون منصوب محلاً مضاف، (کَانَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح (فعلِ ناقص) صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے کلّ فعلٍ، (مُتَعَدِّیًا) اسمِ منقوص منصوب لفظاً خبر، (کَانَ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر مضاف الیہ مجرور محلاً، (اِذَا) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ مقدم، (فَا) جزائیہ مبنی بر فتح، (یَنْصِبُ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بوجہ عامل معنوی صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (ھــو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ کَانَ، (اَلْمَفْعُوْلَ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول بہ، (یَنْصِبُ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور مفعول فیہ مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر جزا، شرطِ محذوف اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ معطوفہ یا متانفہ ہوا۔

قوله: ایضا: مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعولِ مطلق (آضَ) فعل مقدر کا، (آضَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (ھــو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے کلّ فعلٍ، (آضَ) فعل اپنے فاعل اور مفعولِ مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مبیّنہ ہوا۔

قوله: مثل ضرب زید عمرا: میں (مِثْلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًا) مراد اللّفظ مجرور تقدیراً مضاف الیہ، (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُهٗ) مقدر کی، (مِثَالُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے فعل متعدی جو مفعول بہ کو نصب دے، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ ضرب زَید عمرا: میں (ضَرَبَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب، (زَیْدٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً فاعل، (عَمْرًا) مفرد منصرف صحیح منصوب

لفظاً مفعول بہ، (ضَرَبَ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

قوله: ولایجوز تقدیم الفاعل علٰی الفعل بخلاف المفعول: اس میں (و) حرفِ عطف یا استیناف مبنی بر فتح، (لَایَجُوْزُ) نفی فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب، (تَقْدِیْمُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مصدر مضاف، (اَلْفَاعِلِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ منصوب معنًی بنا بر مفعولیت، (عَلٰی) حرفِ جار مبنی بر سکون مقدر، (اَلْفِعْلِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (تَقْدِیْمُ) مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور ظرفِ لغو سے مل کر ذوالحال، (بَا) حرفِ جار مبنی بر کسر، (خِلَافِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مصدر مضاف، (اَلْمَفْعُوْلِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً منصوب معنًی بنا بر مفعولیت مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتًا) مقدر کا، (ثَابِتًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے ذوالحال، (ثَابِتًا) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر فاعل، (لَایَجُوْزُ) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

قوله: فانّ تقدیمه علیه جائز: اس میں (فَا) حرفِ تعلیل مبنی بر فتح، (اِنَّ) حرفِ مشبّہ بالفعل مبنی بر فتح، (تَقْدِیْمَ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مصدر مضاف، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور باعتبار محل قریب منصوب باعتبار محل بعید بنا بر مفعولیت مبنی بر ضم راجع بسوئے المفعول، (عَلٰی) حرفِ جار مبنی بر سکون، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر کسر راجع بسوئے الفعل، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (تَقْدِیْمَ) مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور ظرفِ لغو سے مل کر اسمِ اِنَّ، (جَائِزٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ اِنَّ، (جَائِزٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل سے مل کر خبر، (اِنَّ) حرفِ مشبّہ بالفعل اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معللہ ہوا۔

قوله: ولا یجوز حذف الفاعل بخلاف المفعول: اس میں (و) حرفِ عطف یا استیناف مبنی بر فتح، (لَایَجُوْزُ) نفی فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب، (حَذْفُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مصدر مضاف، (اَلْفَاعِلِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً منصوب معنًی بنا بر مفعولیت مضاف الیہ، (حَذْفُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر ذوالحال، (بَا) حرفِ جار مبنی بر کسر،



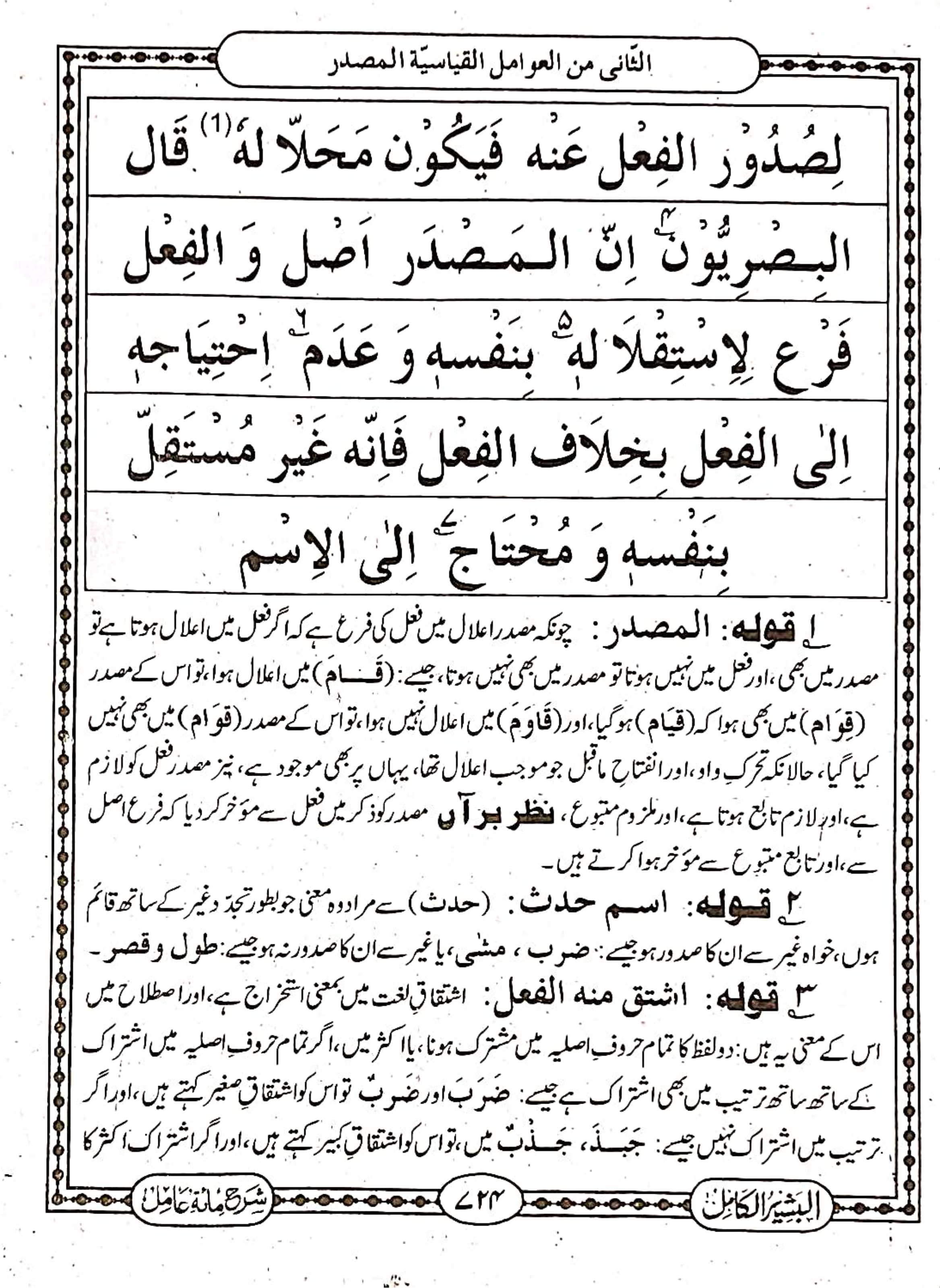
(خِلَافِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مصدر مضاف، (اَلْمَفْعُوْلِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً منصوب معنی بنابر مفعولیت مضاف الیہ، (خِلَافِ) مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتًا) مقدر کا، (ثَابِتًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے ذوالحال، (ثَابِتًا) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر فاعل، (لَایَجُوْزُ) نفی فعل مضارع اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ یا متانفہ ہوا۔

قوله: فَاِنَّ حَذفه جَائز: میں (فَا) حرفِ تعلیل مبنی بر فتح، (اِنَّ) حرفِ مشبہ بالفعل مبنی بر فتح، (حَذْفَ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مصدر مضاف، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور باعتبار محل قریب منصوب باعتبار محل بعید بنابر مفعولیت، (حَذْفَ) مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر اسمِ اِنَّ، (جَائِزٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ اِنَّ، (جَائِزٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، (اِنَّ) حرفِ مشبہ بالفعل اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معللہ ہوا۔

قوله: نحو ضرب زَید: میں (نَحْوُ) مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (ضَرَبَ زَیْدٌ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً مضاف الیہ، (نَحْوُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُہٗ) مقدر کی، (مِثَالُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے مفعول محذوف جوازاً، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ ضرب زَید: میں (ضَرَبَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب، (زَیْدٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً فاعل، (عَمْرًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول بہ محذوف، (ضَرَبَ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ محذوف سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ۱۲

وَالثَّانِی الْمَصْدَرُ ¹ وَھُوَ اِسْمُ ² حَدَث
نِ اشْتُقَّ ³ مِنْہُ الْفِعْلُ وَاِنَّمَا سُمِّیَ مَصْدَرًا



لِصُدُوْرِ الفِعْلِ عَنْہ فَیَکُوْنُ مَحَلًّا لَہٗ[1] قَالَ البَصْرِیُّوْنَ[۴] اِنَّ المَصْدَرَ اَصْلٌ وَ الفِعْلَ فَرْعٌ لِاِسْتِقْلَالِہٖ[۵] بِنَفْسِہٖ وَ عَدَمِ[۶] اِحْتِیَاجِہٖ اِلَی الفِعْلِ بِخِلَافِ الفِعْلِ فَاِنَّہٗ غَیْرُ مُسْتَقِلٍّ بِنَفْسِہٖ وَ مُحْتَاجٌ[۷] اِلَی الاِسْمِ

۱ **قولہ: المصدر:** چونکہ مصدر اعلال میں فعل کی فرع ہے کہ اگر فعل میں اعلال ہوتا ہے تو مصدر میں بھی، اور فعل میں نہیں ہوتا تو مصدر میں بھی نہیں ہوتا، جیسے: (قَـامَ) میں اعلال ہوا، تو اس کے مصدر (قِوَام) میں بھی ہوا کہ (قِیَام) ہوگیا، اور (قَاوَمَ) میں اعلال نہیں ہوا، تو اس کے مصدر (قِوَام) میں بھی نہیں کیا گیا، حالانکہ تحرکِ واو، اور انفتاحِ ماقبل جو موجب اعلال تھا، یہاں پر بھی موجود ہے، نیز مصدر فعل کو لازم ہے، اور لازم تابع ہوتا ہے، اور ملزوم متبوع، **نظر برآں** مصدر کو ذکر میں فعل سے مؤخر کر دیا کہ فرع اصل سے، اور تابع متبوع سے مؤخر ہوا کرتے ہیں۔

۲ **قولہ: اسم حدث:** (حدث) سے مراد وہ معنی جو بطور تجدّد غیر کے ساتھ قائم ہوں، خواہ غیر سے ان کا صدور ہو جیسے: ضرب، مشی، یا غیر سے ان کا صدور نہ ہو جیسے: طول و قصر۔

۳ **قولہ: اشتق منه الفعل:** اشتقاق لغت میں بمعنی استخراج ہے، اور اصطلاح میں اس کے معنی یہ ہیں: دو لفظ کا تمام حروفِ اصلیہ میں مشترک ہونا، یا اکثر میں، اگر تمام حروفِ اصلیہ میں اشتراک کے ساتھ ساتھ ترتیب میں بھی اشتراک ہے جیسے: ضَرَبَ اور ضَرْبٌ تو اس کو اشتقاقِ صغیر کہتے ہیں، اور اگر ترتیب میں اشتراک نہیں جیسے: جَبَذَ، جَذَبَ میں، تو اس کو اشتقاقِ کبیر کہتے ہیں، اور اگر اشتراک اکثر کا

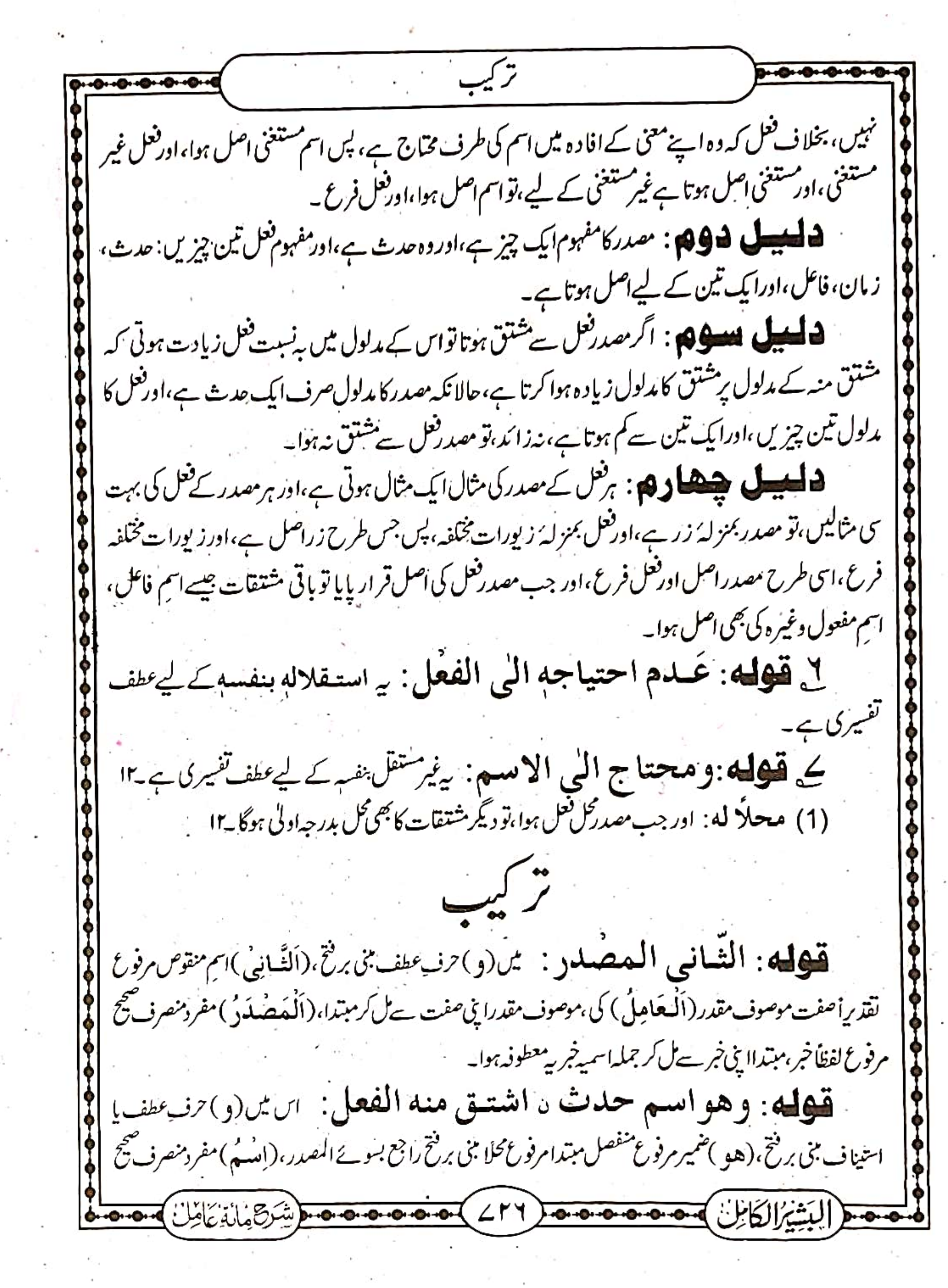


حروفِ اصلیہ میں ہے، اور باقی مخرج میں متقارب ہیں جیسے: **نَعَقَ** اور **نَهَقَ**، تو یہ اشتقاقِ اکبر کہلاتا ہے، **کما فی جامع الغموض**۔

نحویوں کے نزدیک مصدر میں دو باتیں معتبر ہیں، ایک تو یہی کہ اس میں فعل مشتق ہو، دوسری یہ کہ فعل کی تاکید واقع ہو سکے، یا اس کی نوع کا بیان، یا اس کے عدد کا بیان، تو جس میں یہ دونوں باتیں مفقود ہوں جیسے: **عَالمیة** اور **قادریة** کہ نہ ان سے فعل مشتق ہوتا ہے، نہ کلامِ عرب میں مفعولِ مطلق واقع ہوتے ہیں، یا اس سے فعل مشتق نہ ہو جیسے: **ویحًا لَهُ**، اور **ویلاً لَه** کہ یہ دونوں مفعولِ مطلق تو واقع ہوتے ہیں مگر ان سے فعل مشتق نہیں ہوتا، تو اصطلاحِ نحات میں یہ دونوں مصدر نہیں، **کمافی محرم آفندی**۔

۴ قوله: البصریّون: (بِصْرِیْ) بالکسر کی جمع ہے، اور وہ (بصرة) کی طرف منسوب ہے، جو ایک شہر کا نام ہے، جس کو خلافت فاروقی میں عتبة بن عزوان نے ۱۷ھ میں بنایا، اور ۱۸ھ میں آباد کیا تھا، اس کو قبة الاسلام اور خزائنة العرب بھی کہتے ہیں، مشہور ولیہ رابعہ نامی رضی اللہ تعالیٰ عنہا اسی مقام کی تھیں، اس کی زمین پر کبھی بت پرستی نہیں ہوئی، اس کو بصیرة بتصغیر اور (تدمر) اور (موتکفة) بھی کہتے ہیں، کیونکہ زمانہ سابق میں یہ بستی اُلٹ دی گئی تھی، "شرح النووی"، قیاساً (بَصْرِیْ) بالفتح ہونا چاہئے تھا مگر (با) کو کسرہ دیدیا تاکہ اُس (بَصْرِیْ) سے ممتاز رہے جو (بصر) بمعنی ملک حجاز کی طرف منسوب ہے، **کمافی "شرح الکافیه" لشهاب الدین الدولت آبادی**، اور بعض نے کہا کہ (بصرة) بمعنی سنگ مرمر کی طرف منسوب (بَصْرِیْ) سے ممتاز کرنے کے لیے کسرہ دیا گیا **کمافی "جامع الغموض"** اور بعض نے کہا کہ (بصرة) میں (با) پر تینوں حرکتیں ہیں مگر فتح افصح اور منسوب میں ضمہ مسموع نہیں ہوا، تا کہ (بصری) کے منسوب سے ملتبس نہ ہو جائے، اور تحقیق یہ ہے کہ (بصرة) کے منسوب (بصری) میں بھی تینوں حرکتیں مسموع ہیں، **"حاشیة الامیر علی مغنی اللّبیب"**، 'خلیل' اور 'سیبویہ' اور 'یونس' اور 'اخفش' اور ان کے تبعین نحاتِ بصریین سے ہیں۔

۵ قوله: لاستقلاله بنفسه: نحاتِ بصریہ نے مصدر کی اصالت پر چار دلائل پیش کیے ہیں، چونکہ کتاب میں مذکورہ دلیل مطلقاً مصدر کی اصالت پر دلالت کرتی ہے، **نظر بر آں** شارح نے اس کو اختیار فرمایا، اس دلیل کا حاصل یہ ہے کہ اسم اپنے معنی کے افادہ میں مستقل بنفسہ ہے کہ فعل کی طرف محتاج



نہیں، بخلاف فعل کہ وہ اپنے معنی کے افادہ میں اسم کی طرف محتاج ہے، پس اسم مستغنی اصل ہوا، اور فعل غیر مستغنی، اور مستغنی اصل ہوتا ہے غیر مستغنی کے لیے، تو اسم اصل ہوا، اور فعل فرع۔

دلیل دوم: مصدر کا مفہوم ایک چیز ہے، اور وہ حدث ہے، اور مفہوم فعل تین چیزیں: حدث، زمان، فاعل، اور ایک تین کے لیے اصل ہوتا ہے۔

دلیل سوم: اگر مصدر فعل سے مشتق ہوتا تو اس کے مدلول میں بہ نسبت فعل زیادت ہوتی کہ مشتق منہ کے مدلول پر مشتق کا مدلول زیادہ ہوا کرتا ہے، حالانکہ مصدر کا مدلول صرف ایک حدث ہے، اور فعل کا مدلول تین چیزیں، اور ایک تین سے کم ہوتا ہے، نہ زائد، تو مصدر فعل سے مشتق نہ ہوا۔

دلیل چہارم: ہر فعل کے مصدر کی مثال ایک مثال ہوتی ہے، اور ہر مصدر کے فعل کی بہت سی مثالیں، تو مصدر بمنزلۂ زر ہے، اور فعل بمنزلۂ زیورات مختلفہ، پس جس طرح زر اصل ہے، اور زیورات مختلفہ فرع، اسی طرح مصدر اصل اور فعل فرع، اور جب مصدر فعل کی اصل قرار پایا تو باقی مشتقات جیسے اسمِ فاعل، اسمِ مفعول وغیرہ کی بھی اصل ہوا۔

۶ **قوله: عَدمِ احتیاجِهٖ الٰی الفعْل:** یہ استقلالہٖ بنفسہٖ کے لیے عطف تفسیری ہے۔

۷ **قوله: ومحتاج الٰی الاسم:** یہ غیر مستقل بنفسہٖ کے لیے عطف تفسیری ہے۔۱۲

(1) **محلاً له:** اور جب مصدر محل فعل ہوا، تو دیگر مشتقات کا بھی محل بدرجہ اولیٰ ہوگا۔۱۲

ترکیب

قوله: الثّانی المصْدر: میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اَلثَّانِیْ) اسمِ منقوص مرفوع تقدیراً صفت موصوف مقدر (اَلْعَامِلُ) کی، موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر مبتدا، (اَلْمَصْدَرُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قوله: وهو اسم حدث ن اشتق منه الفعل: اس میں (و) حرفِ عطف یا استیناف مبنی بر فتح، (هو) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے المصدر، (اِسْمُ) مفرد منصرف صحیح

مرفوع لفظاً مضاف، (حَدَثٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ، (اِسْمُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر موصوف، (اُشْتُقَّ) فعل ماضی مجہول مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب، (مِنْ) حرفِ جار مبنی بر سکون، (هَا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے موصوف، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (اَلْفِعْلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً نائب فاعل، (اُشْتُقَّ) فعل اپنے نائب فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر صفت مرفوع محلاً، موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

قوله: وانّما سمّي مصدرًا لصدور الفعل عنه: اس میں (و) حرفِ استیناف مبنی بر فتح، (اِنَّ) حرفِ مشبہ بالفعل مکفوف عن العمل مبنی بر فتح، (مَا) کافہ مبنی بر سکون، (سُمِّيَ) فعل مجہول مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ حَدَث، (مَصْدَرًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول بہ، (ل) حرفِ جار مبنی بر کسر، (صُدُوْرِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مصدر مضاف، (اَلْفِعْلِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مرفوع معنیً بنا بر فاعلیت مضاف الیہ، (عَنْ) حرفِ جار مبنی بر سکون، (هَا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے اسمِ حَدَث، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (صُدُوْرِ) مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور ظرفِ لغو سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (سُمِّيَ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور مفعول بہ اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا۔

قوله: فيكون محلاً لَهُ: میں (فَا) فصیحہ مبنی بر فتح، (يَكُوْنَ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً (فعلِ ناقص) صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ حَدَث الخ، (مَحلًّا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً خبر، (ل) حرفِ جار مبنی بر فتح، (هَا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے الفعل، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (يَكُوْنَ) فعل ناقص اپنے اسم و خبر اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر جزا، شرطِ محذوف اِذَا صَدَرُ الْفِعْلِ عَنْهُ اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

قوله: قال البصريّون انّ المصدر اصل والفعل فرع لاستقلاله بنفسه وعدم احتياجه الى الفعل بخلاف الفعل: اس میں (قَالَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب، (اَلْبَصْرِيُّوْنَ) جمع مذکر سالم مرفوع بواو ماقبل مضموم اسمِ منسوب صیغہ جمع مذکر، اس میں (هُمْ) پوشیدہ جس میں (هَا) ضمیر مرفوع متصل نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم راجع

بسوئے موصوف مقدر (اَلنُّحَاۃُ)، (م) علامتِ جمع مذکر مبنی بر سکون، (اَلْبِصْرِیُّوْنَ) اسمِ منسوب اپنے نائب فاعل سے مل کر صفت، (اَلنُّحَاۃُ) موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر فاعل، (اِنَّ) حرفِ مشبّہ بالفعل مبنی بر فتح، (اَلْمَصْدَرَ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اَلْفِعْلَ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر اسمِ اِنَّ، (اَصْلٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (فَرْعٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر،

(ل) حرفِ جار مبنی بر کسر، (اِسْتِقْلَالِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مصدر مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل ذوالحال، (بَا) حرفِ جار مبنی بر کسر، (خِلَافِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مصدر مضاف، (اَلْفِعْلِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ منصوب معنًی بنا بر مفعولیت، (خِلَافِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتًا) مقدر کا، (ثَابِتًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے ذوالحال، (ثَابِتًا) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر مضاف الیہ مجرور باعتبار محل قریب مرفوع باعتبار محل بعید بنا بر فاعلیت مبنی بر کسر راجع بسوئے اَلْمَصْدَرُ،

(بَا) حرفِ جار مبنی بر کسر، (نَفْسِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر کسر راجع بسوئے اَلْمَصْدَرُ، (نَفْسِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (اِسْتِقْلَالِ) مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور ظرفِ لغو سے مل کر معطوف علیہ،

(و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (عَدَمِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مصدر مضاف، (اِحْتِیَاجِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مرفوع معنًی بنا بر فاعلیت مضاف الیہ مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور باعتبار محل قریب مرفوع باعتبار محل بعید بنا بر فاعلیت مبنی بر کسر راجع بسوئے اَلْمَصْدَرُ، (اِلٰی) حرفِ جار مبنی بر سکون، (اَلْفِعْلِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (اِحْتِیَاجِ) مصدر مضاف پنے مضاف الیہ اور ظرفِ لغو سے مل کر مضاف الیہ، (عَدَمِ) مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا نسبت کا، جو (اِنَّ) کے اسم اور خبرِ اوّل کے درمیان ہے، (اِنَّ) اپنے اسم وخبر اور نسبت کے ظرفِ مستقر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مراد اللفظ ہو کر مقولہ، (قَالَ) فعل اپنے فاعل اور مقولے سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا۔



قوله: فَانّه غَیر مستقلّ بنفسہٖ ومحتاَج الیٰ الاسم: اس میں (فَا) حرفِ تعلیل مبنی بر فتح، (اِنَّ) حرفِ مشبّہ بالفعل مبنی بر فتح، (ھَا) ضمیر منصوب متصل اسم منصوب محلًا مبنی بر ضم راجع بسوئے الفعل، (غَیْرُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظًا مضاف، (مُسْتَقِلٍّ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظًا اسمِ فاعل غیر عامل، (بَا) حرفِ جار مبنی بر کسر، (نَفْسِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظًا مضاف، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلًا مبنی بر کسر راجع بسوئے اسمِ اِنَّ، (نَفْسِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (مُسْتَقِلٍّ) اسمِ فاعل اپنے ظرفِ لغو سے مل کر مضاف الیہ، (غَیْرُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (مُحْتَاجٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظًا اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلًا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ اِنَّ، (الٰی) حرفِ جار مبنی بر سکونِ مقدر، (اَلْاِسْمِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظًا، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (مُحْتَاجٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر، (اِنَّ) حرفِ مشبّہ بالفعل اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معلّلہ ہوا۱۲

وَ قَال الْکُوْفِیُّوْنَ اِنَّ الفِعْل اَصْل وَالمَصْدَر

فَرْع لِاِعْلَال المَصْدَر بِاِعْلَالِہٖ وَ صِحَّتِہٖ

بِصِحَّتِہٖ نَحْو قَامَ قِیَامًا وَ قَاوَمَ قِوَامًا(1) اُعِل

قِیَامًا بِقَلْب الوَاو فِیْہ یَاءً لِقَلْب الْوَاو اَلِفا

فِی قَامَ وَصَحَّ قِوَامًا لِصِحَّة وَقَامَ وَلَا شَكَّ

اَنّ دَلِیْل البَصْرِیِّیْن یَدُلّ عَلٰی اِصَالَة

الـمَـصْدَر مُطْلَقا وَ دَلِیْل الکُوْفِیِّیْن یَدُلّ عَلٰی اِصَالَة الفِعْل فِی الاِعْلَال

۱ **قوله: الکوفیّون:** اس سے مراد مبرّدؔ، کسائیؔ، فرّاءؔ، ثعلبؔ اور ان کے متبعین ہیں۔

۲ **قوله: باعلاله:** نحاتِ کوفیہ نے فعل کی اصالت پر تین دلیلیں پیش کی ہیں، ان میں ایک یہ ہے:

دلیل اوّل: مصنف نے اس کو مشہور ہونے کی بناپر اختیار فرمایا، اس دلیل کی تفصیل یہ ہے کہ مصدر کا اعلال فعل کے اعلال پر وجوداً اور عدماً موقوف ہے، یعنی اگر فعل میں اعلال ہوتا ہے تو مصدر میں بھی، اور اگر فعل میں اعلال نہیں ہوتا تو مصدر میں بھی نہیں ہوتا، تو قَامَ ، قِیَامًا مثال وجود ہے، اور قَاوَمَ، قِوَامًا مثالِ عدم، اور قولِ صحّتہ بصحّتہ سے عدم اعلال مصدر بوجہ عدم اعلال فعل مراد ہے یعنی (قِیَامًا) میں اعلال ہوا، اس لیے کہ (قَـامَ) میں ہوا، اور (قِـوَامًـا) میں اعلال نہیں ہوا، اس لئے کہ (قَـاوَمَ) میں نہیں ہوا، نیز اگر (قِوَامًا) میں اعلال ہوتا تو بعد اعلال (قِـیَـامًا) ہوجاتا، تو مصدر مزید کا مصدر مجرد سے التباس لازم آتا، کیونکہ (قِوَامًا) بابِ مفاعلة کا مصدر ہے، اور (قِیَامًا) بابِ نَصَرَ کا۔

دلیل دوم: مصدر فعل کی تاکید واقع ہوتا ہے جیسے: ضَـرَبَ ضَرْبًا، اور فعل مؤکد بصیغہ اسمِ مفعول ہوتا ہے، اور مؤکد اصل ہے کہ وہ متبوع ہوتا ہے، اور تاکید فرع کہ وہ تابع ہے۔

دلیل سوم: مصدر کہ بمعنی مصدور ہے جیسے: مشرب عذب میں، مشرب بمعنی مشروب اور مرکب فارہ میں، (مرکب) بمعنی مرکوب، پس مصدر بمعنی مصدور از فعل ہوا، یعنی فعل سے صادر شدہ، جب مصدر فعل سے صادر ہوا، تو فعل اصل قرار پایا، اور مصدر فرع۔

اوّل دلیل کا جواب: یہ ہے کہ مصدر کا اعلال وجوداً، اور عدماً فعل پر موقوف نہیں، حتیٰ کہ فعل کی اصالت ثابت ہو، کیونکہ فعل ماضی (رَمیٰ) میں اعلال ہوا ہے، اور اس کے مصدر (رَمْیٌ) میں نہیں ہوا، اور (اِخْشَوْشَنَ) فعل ماضی میں اعلال نہیں ہوا، اور اس کے مصدر (اِخْشِیْشَانٌ) میں اعلال ہوا ہے۔

دلیل دوم کا جواب: یہ ہے کہ مؤکد بصیغہ اسمِ مفعول کی اصالت سے اگر مراد یہ ہے

کہ وہ اشتقاق میں تاکید کے لیے اصل ہوتا ہے، تو یہ بات صحیح نہیں کیونکہ اس تقدیر پر لازم آئے گا کہ (جَاءَ نِیْ زَیْدٌ زَیْدٌ) میں زَیْدٌ دوم جو تاکید ہے زَیْد اوّل سے، جو مؤکدہ ہے مشتق ہوا، اور یہ اشتقاق الشئی من نفسہ ہوگا جو باطل ہے، اور اگر مؤکد بصیغۂ اسمِ مفعول کی اصالت سے یہ مراد ہے کہ وہ اعراب میں تاکید کے لیے اصل ہوتا ہے، تو یہ بات حق ہے، لیکن یہاں پر کلام اصالت از روئے اشتقاق میں ہے، نہ اصالت از روئے اعراب میں۔

دلیل سوم کا جواب: یہ ہے کہ (مَصْدَرْ) بمعنی (مَصْدُوْر) ہونے پر دلیل یہ بیان کی ہے کہ مشرب عذب میں، (مشرب) بمعنی (مشروب)، اور مرکب فارہ میں (مرکب) بمعنی (مرکوب)، حالانکہ ان دونوں قول میں یہ بات متعین نہیں، بلکہ یہ احتمال بھی ہے کہ یہ دونوں از قبیل جرئ النهر اور سأل الميزاب ہوں کہ محل ذکر کر کے حال مراد ہو، جیسے آیت کریمہ: (خُذُوْا زِیْنَتَکُمْ عِنْدَ کُلِّ مَسْجِدٍ) میں کہ محل ذکر کیا جو مسجد ہے، اور حال مراد لیا جو (صلوٰۃ) ہے، پس جبکہ مشرب اور مرکب میں یہ احتمال بھی ہے، تو دونوں حجت نہ رہے کہ اذاجاء الاحتمال بطل الاستدلال وعليك بمطالعة مافي علم الصيغة من ترجيح مذهب الكوفية۔

۳؎ **قوله: علٰى اصَالة المصدَر مطلقًا:** یعنی بدونِ قید اشتقاق واعلال بخلاف دلیل کوفیین کہ وہ فعل کے اعلال میں اصل ہونے پر دلالت کرتی ہے۔۱۲

(1) قِوَامًا: بمعنی کسی کے ساتھ برابری کرنا۔۱۲

ترکیب

قوله: وقَال الكوفيُّون انّ الفعْل اَصل والمصدَر فَرع لاعلَال المصدَر باعلَاله وصِحَّتِه بصحّته: اس میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (قَالَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب، (اَلْکُوْفِیُّوْنَ) جمع مذکر سالم مرفوع بواو ماقبل مضموم اسمِ منسوب صیغہ جمع مذکر، اس میں (هُمْ) پوشیدہ جس میں (هَا) ضمیر مرفوع متصل نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے موصوف مقدر (اَلنُّحَاةُ)، (م) علامت جمع مذکر مبنی بر سکون، (اَلْکُوْفِیُّوْنَ) اسمِ منسوب اپنے نائب فاعل سے مل کر صفت، (اَلنُّحَاةُ) موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر فاعل، (اِنَّ) حرفِ مشبہ بالفعل مبنی بر فتح، (اَلْفِعْلَ)

مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اَلْمَصْدَرَ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر اسمِ اِنَّ، (اَصْلٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (فَرْعٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر، (ل) حرفِ جار مبنی بر کسر، (اِعْلَالِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مصدر مضاف، (اَلْمَصْدَرِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً منصوب معنًی بنا بر مفعولیت مضاف الیہ، (بَا) حرفِ جار مبنی بر کسر، (اِعْلَالِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مصدر مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور باعتبارِ محل قریب منصوب باعتبارِ محل بعید بنا بر مفعولیت مبنی بر کسر راجع بسوئے اَلْفِعْل، (اِعْلَالِ) مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (اِعْلَالِ) مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور ظرفِ لغو سے مل کر معطوف علیہ،

(و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (صِحَّة) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مصدر مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور باعتبارِ محل قریب مرفوع باعتبارِ محل بعید بنا بر فاعلیت مبنی بر کسر راجع بسوئے الْمَصْدَر، (بَا) حرفِ جار مبنی بر کسر، (صِحَّةِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مصدر مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور باعتبارِ محل قریب مرفوع باعتبارِ محل بعید بنا بر فاعلیت مبنی بر کسر راجع بسوئے اَلْفِعْل، (صِحَّةِ) مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (صِحَّةِ) مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور ظرفِ لغو سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا نسبت کا جو اِنَّ کے ہر دو اسم و خبر کے درمیان ہے، (اِنَّ) اپنے اسم و خبر اور نسبت کے ظرفِ مستقر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مراد اللفظ ہو کر مقولہ، (قَالَ) فعل اپنے فاعل اور مقولے سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قوله: نحو قَامَ قِيَامًا وَقَاوَمَ قِوَامًا:

اس میں (نَحْوُ) مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (قَامَ قِيَامًا) مراد اللفظ مجرور تقدیراً معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (قَاوَمَ قِوَامًا) مراد اللفظ مجرور تقدیراً معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ، (نَحْوُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُهُ) مقدر کی، (مِثَالُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے مصدر معلّل باعلال فعل و غیر معلّل بوجہ عدم اعلال فعل، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔



بر تقدیر ارادۂ معنیٰ قَامَ قِیَامًا: میں (قَامَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے معہود غائب، (قِیَامًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعولِ مطلق، (قَامَ) فعل اپنے فاعل اور مفعولِ مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

قَاوَم قِوَامًا: میں (قَاوَمَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے معہود غائب، (قِوَامًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعولِ مطلق، (قَاوَمَ) فعل اپنے فاعل اور مفعولِ مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

قوله: اُعِلَ قِیَامًا بِقَلْبِ الوَاوِ فیه یاءً لِقَلْبِ الوَاوِ الفًا فی قَامَ:
اس میں (اُعِلَ) فعل ماضی مجہول مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب، (قِیَامًا) حکایت مرفوع محلا یا تقدیراً علیٰ اختلافِ القولین کَمَا مَرَّ نائب فاعل، (بَا) حرفِ جار مبنی بر کسر، (قَلْبِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مصدر مضاف، (اَلْوَاوِ) مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح مجرور لفظاً منصوب معنیً بنا بر مفعولیت مضاف الیہ ومفعول بہ اوّل، (فِیْ) حرفِ جار مبنی بر سکون، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلا مبنی بر کسر راجع بسوئے قِیَامًا، باعتبار اصل جار مجرور مل کر ظرفِ لغو اوّل، (یَاءً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول بہ دوم، (ل) حرفِ جار مبنی بر کسر، (قَلْبِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مصدر مضاف، (اَلْوَاوِ) مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح مجرور لفظاً منصوب معنیً بنا بر مفعولیت مضاف الیہ ومفعول بہ اوّل، (اَلِفًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول بہ دوم، (فِیْ) حرفِ جار مبنی بر سکون، (قَامَ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (قَلْبِ) مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ مفعول بہ اوّل اور مفعول بہ دوم اور ظرفِ لغو سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو دوم، (قَلْبِ) مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ مفعول بہ اوّل اور مفعول بہ دوم اور دونوں ظرفِ لغو سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (اُعِلَ) فعلِ مجہول اپنے نائب فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مبیّنہ ہوا۔

قوله: وصَحَّ قِوَامًا لِصِحَّةِ قَاوَم: اس میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (صَحَّ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب، (قِوَامًا) حکایت مرفوع محلا یا تقدیراً فاعل، (ل) حرفِ جار مبنی بر کسر، (صِحَّةِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مصدر مضاف، (قَاوَمَ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً مرفوع معنیً بنا بر فاعلیت مضاف الیہ، (صِحَّةِ) مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (صَحَّ) فعل اپنے

فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قولہ: وِ لَاشكَّ انَّ دليلَ البصريّين يدلُّ علٰى اصَالة المَصدر مطلقًا: اس میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (لَا) برائے نفی جنس مبنی بر سکون، (شَكَّ) نکرۂ مفردہ مبنی بر فتح منصوب محلًا اسمِ لَا، (اَنَّ) حرفِ مشبّہ بالفعل موصولِ حرفی مبنی بر فتح، (دَلِيْلَ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مضاف، (اَلْبَصْرِيِّيْنَ) جمع مذکر سالم مجرور بیا ماقبل مکسور اسمِ منسوب صیغہ جمع مذکر، اس میں (هُمْ) پوشیدہ جس میں (هَا) ضمیر مرفوع متصل نائب فاعل مرفوع محلًا مبنی بر ضم راجع بسوئے موصوف مقدر (اَلنُّحَاةُ)، (م) علامت جمع مذکر مبنی بر سکون، (اَلْبَصْرِيِّيْنَ) اسمِ منسوب اپنے نائب فاعل سے مل کر صفت، موصوف مقدر (اَلنُّحَاةُ) اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ، (دَلِيْـلَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر اسمِ اَنَّ، (يَـدُلُّ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلًا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ اَنَّ، (عَلٰی) حرفِ جار مبنی بر سکون، (اِصَالَةِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مصدر مضاف، (اَلْمَصْدَرِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مرفوع معنًی بنا بر فاعلیت مضاف الیہ، (اِصَـالَةِ) مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر ذوالحال، (مُـطْلَقًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسمِ مفعول صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلًا مبنی بر فتح راجع بسوئے ذوالحال، (مُـطْلَقًا) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (يَـدُلُّ) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر مرفوع محلًا، (اَنَّ) کا اسم اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر صلہ، (اَنَّ) موصولِ حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر مجرور محلًا، (فِیْ) حرفِ جار مقدر مبنی بر سکون، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا، (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هُـو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلًا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ لَا، (ثَـابِـتٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، لائے نفی جنس اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قولہ: ودَليل الكوفيّين يدلُّ علٰى اصَالة الفعل فى الاعلَال: اس میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (دَلِيْلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (اَلْكُوْفِيِّيْنَ) جمع مذکر سالم مجرور بیا ماقبل مکسور اسمِ منسوب صیغہ جمع مذکر، اس میں (هُـمْ) پوشیدہ جس میں (هَـا) ضمیر مرفوع متصل

پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی برضم راجع بسوئے موصوف مقدر (اَلنُّحَاةُ)، (م) علامت جمع مذکر مبنی برسکون، (اَلْکُوْفِیِّیْنَ) اسمِ منسوب اپنے نائب فاعل سے مل کرصفت، موصوف مقدر (اَلنُّحَاةُ) اپنی صفت سے مل کرمضاف الیہ، (دَلِیْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کرمبتدا، (یَدُلُّ) فعل مضارع معروف صحیح مجرداز ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع بسوئے مبتدا، (عَلٰی) حرفِ جار مبنی برسکون، (اِصَالَةِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مصدر مضاف، (اَلْفِعْلِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مرفوع معنًی بنابر فاعلیت مضاف الیہ، (فِیْ) حرفِ جار مبنی برسکونِ مقدر، (اَلْاِعْلَالِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً، جار مجرور مل کرظرفِ لغو، (اِصَالَةِ) مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور ظرفِ لغو سے مل کرمجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (یَدُلُّ) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ صغریٰ ہوکرخبر، مرفوع محلاً، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ کبریٰ ذاتِ وجہین ہوا۔۱۲

نحو دانی پر صدر العلماء کا علمی محاسبہ

(۱۵۲) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:۸۸ پر (وَ اَمَّا اِذَا کَانَ مُتَعَدِّیًا فَیَنْصِبُ الْمَفْعُوْلَ بِهٖ) کی ترکیب میں (اِذَا کَانَ مُتَعَدِّیًا) کوشرط، اور (فَیَنْصِبُ الْمَفْعُوْلَ بِهٖ) کوجزا قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے، بلکہ (اِذَا) ظرف مابعد کی طرف مضاف، اور (فَیَنْصِبُ) کا مفعول فیہ مقدم ہے، اور (فَیَنْصِبُ الْمَفْعُوْلَ بِهٖ) جزا، جس کی شرط وجوباً محذوف، کَمَا مَرَّ۔

(۱۵۳) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:۸۹ پر (وَهُوَ اِسْمُ حَدْثٍ اشْتُقَّ مِنْهُ الْفِعْلُ) کی ترکیب میں (حَدْثٌ) کوموصوف، اور (اُشْتُقَّ مِنْهُ الْفِعْلُ) کوصفت قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے کہ فعل حدث سے مشتق نہیں ہوتا، بلکہ اسمِ حدث سے مشتق ہوتا ہے، ورنہ لازم آئے گا کہ اسمِ حدث جومصدر ہے مشتق منہ نہ رہے، پس وہ جملہ (اسمِ حدث) کی صفت ہے۔

(۱۵۴) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:۹۰ پر (قَالَ الْبَصْرِیُّوْنَ اِنَّ الْمَصْدَرَ اَصْلٌ وَالْفِعْلَ فَرْعٌ) کی ترکیب میں (اَلْفِعْلَ) کو (اِنَّ) محذوف کا اسم، اور (فَرْعٌ) کو اس محذوف کی خبر قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے، کَمَا مَرَّ، بلکہ (اَلْفِعْلَ) کا عطف (اَلْمَصْدَرَ) پر ہے، اور (فَرْعٌ) کا (اَصْلٌ) پر۔



(۱۵۵) ﴿ایضاح العوامل﴾ اسی صفحہ پر (قَالَ الْکُوْفِیُّوْنَ اِنَّ الْفِعْلَ اَصْلٌ وَالْمَصْدَرَ فَرْعٌ لِاِعْلَالِ الْمَصْدَرِ بِاِعْلَالِہٖ وصِحَّتِہٖ بِصِحَّتِہٖ) کی ترکیب میں (لِاِعْلَالِ) کو (قَالَ) سے متعلق کیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے، اور قصورِ فہم پر مبنی، کیونکہ یہ اصالت فعل اور فرعیت مصدر کی علت ہے، قول باصالت فعل وفرعیت مصدر کی علت نہیں، حتیٰ کہ (قَالَ) سے تعلق ہو، مولوی الٰہی بخش صاحب بھی (قَالَ) سے متعلق فرما گئے ہیں، جو قابل اتباع نہیں، اس سے پیشتر بھی (لِاسْتِقْلَالِہٖ) کو (قَالَ الْبَصْرِیُّوْنَ) میں (قَالَ) سے متعلق کیا ہے، یہ بھی درست نہیں، دونوں مقام پر (اَنَّ) کے اسم وخبر کی درمیانی نسبت سے متعلق ہے، ہماری ترکیب دیکھی جائے۔

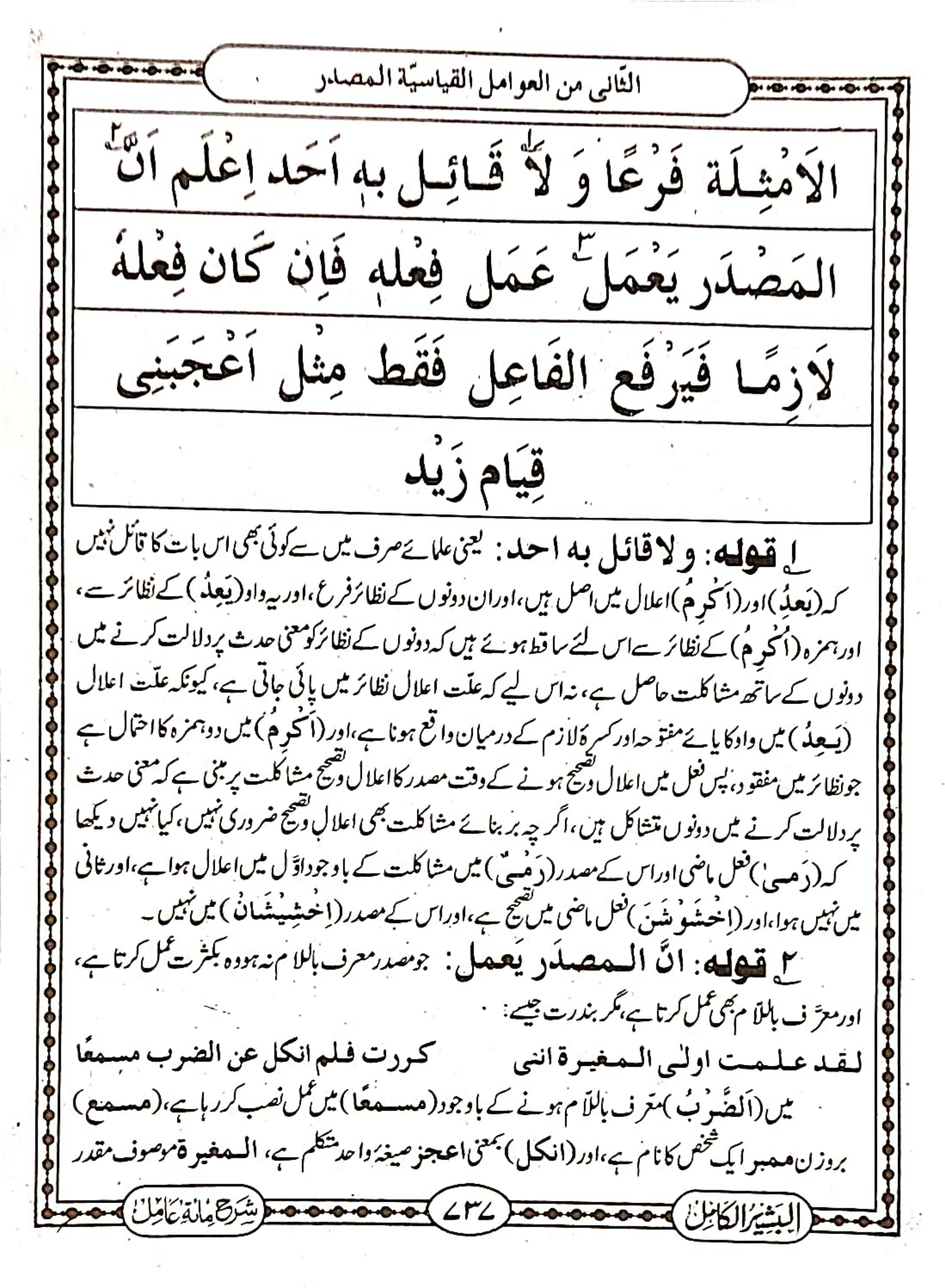
(۱۵۶) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:۹۱ پر (وَلَاشَکَّ اَنَّ دَلِیْلَ الْبَصْرِیِّیْنَ یَدُلُّ عَلٰی اِصَالَۃِ الْمَصْدَرِ مُطْلَقًاوَدَلِیْلَ الْکُوْفِیِّیْنَ یَدُلُّ عَلٰی اِصَالَۃِ الْفِعْلِ فِی الْاِعْلَالِ) کی ترکیب میں (مُطْلَقًا) کو (یَدُلُّ) کی ضمیر فاعل سے حال قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے، بلکہ (اِصَالَۃ) سے حال ہے۔

(۱۵۷) ﴿ایضاح العوامل﴾ اور (اَنَّ دَلِیْلَ الْبَصْرِیِّیْنَ الخ) کو جملہ اسمیہ خبریہ معطوف علیہ قرار دیا ہے، اور (دَلِیْلَ الْکُوْفِیِّیْنَ الخ) کو جملہ اسمیہ خبریہ معطوف، پھر دونوں کو ملا کر لائے نفی جنس کی خبر۔

اقول: یہ غلط ہے، **اوّلا:** اس لیے کہ (اَنَّ دَلِیْلَ الْبَصْرِیِّیْنَ الخ) جملہ نہیں، کیونکہ (اَنَّ) اپنے مدخول جملہ کو بتاویل مفرد کر دیتا ہے، **ثانیا:** اس لیے کہ (دَلِیْلَ الْکُوْفِیِّیْنَ الخ) جملہ اسمیہ کا باعتبار عطف خبر لائے نفی جنس ہونا درست نہیں، ورنہ جملۂ خبر کا عائد اسم لا سے خلو لازم آئے گا، صحیح ترکیب وہ ہے جو زیر نظر کتاب میں ہم نے کی ہے۔۱۲

فَلَا تَلْزِمُ مِنْہُ اِصَالَتُہٗ مُطْلَقًا وَ لَوْ کَانَ ھٰذَا
الْقَدْرُ یَقْتَضِی الْاِصَالَۃَ یَلْزِمُ اَنْ یَکُوْنَ یَعِدُ
بِالْیَاءِ وَاُکْرِمُ مُتَکَلِّمًا بِالْھَمْزَۃِ اَصْلًا وَبَاقِی



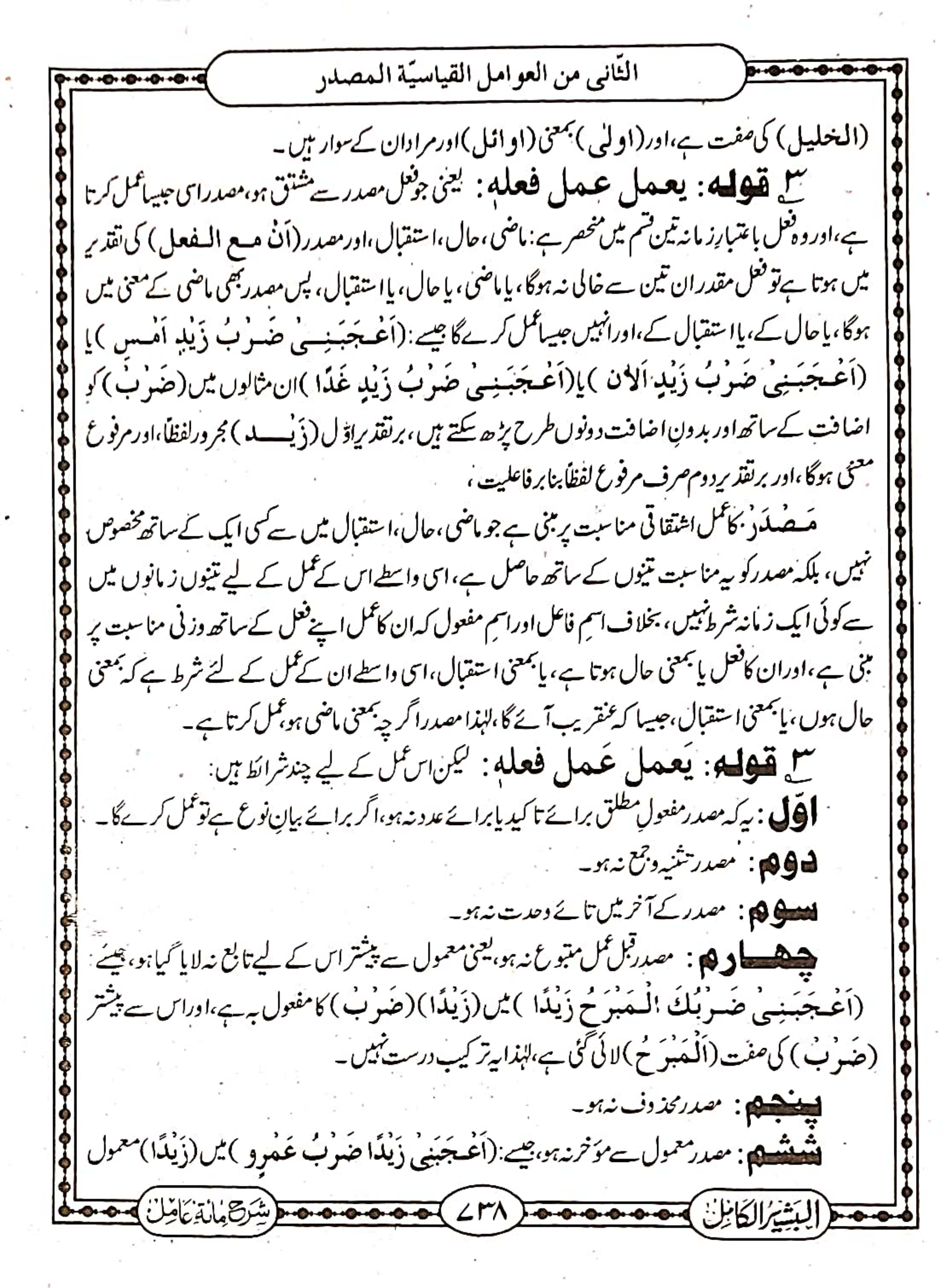
الاَمْثِلَة فَرْعًا وَ لاَ[1] قَائِل بِهٖ اَحَد اِعْلَم اَنَّ[2]
المَصْدَر یَعْمَلُ[3] عَمَل فِعْلِهٖ فَاِنْ کَانَ فِعْلُهٗ
لَازِمًا فَیَرْفَع الفَاعِل فَقَط مِثْل اَعْجَبَنِی
قِیَام زَیْد

[1] **قولہ: ولاقائل به احد:** یعنی علمائے صرف میں سے کوئی بھی اس بات کا قائل نہیں کہ (یَعِدُ) اور (اُکْرِمُ) اعلال میں اصل ہیں، اور ان دونوں کے نظائر فرع، اور یہ واو (یَعِدُ) کے نظائر سے، اور ہمزہ (اُکْرِمُ) کے نظائر سے اس لئے ساقط ہوئے ہیں کہ دونوں کے نظائر کو معنی حدث پر دلالت کرنے میں دونوں کے ساتھ مشاکلت حاصل ہے، نہ اس لیے کہ علّت اعلال نظائر میں پائی جاتی ہے، کیونکہ علّت اعلال (یَعِدُ) میں واو کا یائے مفتوحہ اور کسرۂ لازم کے درمیان واقع ہونا ہے، اور (اُکْرِمُ) میں دو ہمزہ کا احتمال ہے جو نظائر میں مفقود، پس فعل میں اعلال وتصحیح ہونے کے وقت مصدر کا اعلال وتصحیح مشاکلت پر مبنی ہے کہ معنی حدث پر دلالت کرنے میں دونوں متشاکل ہیں، اگر چہ بر بنائے مشاکلت بھی اعلال وتصحیح ضروری نہیں، کیا نہیں دیکھا کہ (رَمیٰ) فعل ماضی اور اس کے مصدر (رَمْیٌ) میں مشاکلت کے باوجود اوّل میں اعلال ہوا ہے، اور ثانی میں نہیں ہوا، اور (اِخْشَوْشَنَ) فعل ماضی میں تصحیح ہے، اور اس کے مصدر (اِخْشِیْشَانٌ) میں نہیں۔

[2] **قولہ: انّ المصدَر یَعمل:** جو مصدر معرف باللام نہ ہو وہ بکثرت عمل کرتا ہے، اور معرّف باللّام بھی عمل کرتا ہے، مگر بندرت جیسے:

لقد علمت اولى المغيرة انّنى كررت فلم انكل عن الضرب مسمعًا

میں (اَلضَّرْبُ) معرّف باللّام ہونے کے باوجود (مسمعًا) میں عمل نصب کر رہا ہے، (مسمع) بروزن ممبر ایک شخص کا نام ہے، اور (انکل) بمعنی اعجز صیغۂ واحد متکلم ہے، المغیرة موصوف مقدر



(الخلیل) کی صفت ہے، اور (اولی) بمعنی (اوائل) اور مراد ان کے سوار ہیں۔

۳ **قوله: یعمل عمل فعله:** یعنی جو فعل مصدر سے مشتق ہو، مصدر اسی جیسا عمل کرتا ہے، اور وہ فعل باعتبارِ زمانہ تین قسم میں منحصر ہے: ماضی، حال، استقبال، اور مصدر (اَنْ مع الفعل) کی تقدیر میں ہوتا ہے تو فعل مقدر ان تین سے خالی نہ ہوگا، یا ماضی، یا حال، یا استقبال، پس مصدر بھی ماضی کے معنی میں ہوگا، یا حال کے، یا استقبال کے، اور انہیں جیسا عمل کرے گا جیسے: (اَعْجَبَنِی ضَرْبُ زَیْدٍ اَمْسِ) یا (اَعْجَبَنِیْ ضَرْبُ زَیْدٍ اَلْاٰن) یا (اَعْجَبَنِیْ ضَرْبُ زَیْدٍ غَدًا) ان مثالوں میں (ضَرْبٌ) کو اضافت کے ساتھ اور بدونِ اضافت دونوں طرح پڑھ سکتے ہیں، بر تقدیر اول (زَیْد) مجرور لفظاً، اور مرفوع معنیً ہوگا، اور بر تقدیر دوم صرف مرفوع لفظاً بنا بر فاعلیت،

مَصْدَرْ کا عمل اشتقاقی مناسبت پر مبنی ہے جو ماضی، حال، استقبال میں سے کسی ایک کے ساتھ مخصوص نہیں، بلکہ مصدر کو یہ مناسبت تینوں کے ساتھ حاصل ہے، اسی واسطے اس کے عمل کے لیے تینوں زمانوں میں سے کوئی ایک زمانہ شرط نہیں، بخلاف اسمِ فاعل اور اسمِ مفعول کہ ان کا عمل اپنے فعل کے ساتھ وزنی مناسبت پر مبنی ہے، اور ان کا فعل یا بمعنی حال ہوتا ہے، یا بمعنی استقبال، اسی واسطے ان کے عمل کے لئے شرط ہے کہ بمعنی حال ہوں، یا بمعنی استقبال، جیسا کہ عنقریب آئے گا، لہٰذا مصدر اگرچہ بمعنی ماضی ہو، عمل کرتا ہے۔

۳ **قوله: یعمل عمل فعله:** لیکن اس عمل کے لیے چند شرائط ہیں:

اوّل: یہ کہ مصدر مفعولِ مطلق برائے تاکید یا برائے عدد نہ ہو، اگر برائے بیانِ نوع ہے تو عمل کرے گا۔

دوم: مصدر تثنیہ وجمع نہ ہو۔

سوم: مصدر کے آخر میں تائے وحدت نہ ہو۔

چھارم: مصدر قبلِ عمل متبوع نہ ہو، یعنی معمول سے پیشتر اس کے لیے تابع نہ لایا گیا ہو، جیسے (اَعْجَبَنِی ضَرْبُكَ الْمُبَرِّحُ زَیْدًا) میں (زَیْدًا) (ضَرْبٌ) کا مفعول بہ ہے، اور اس سے پیشتر (ضَرْبٌ) کی صفت (اَلْمُبَرِّحُ) لائی گئی ہے، لہٰذا یہ ترکیب درست نہیں۔

پنجم: مصدر محذوف نہ ہو۔

ششم: مصدر معمول سے مؤخر نہ ہو، جیسے: (اَعْجَبَنِی زَیْدًا ضَرْبُ عَمْرٍو) میں (زَیْدًا) معمول

سے ضَرب مؤخر ہے، لہٰذا یہ ترکیب جائز نہیں، البتہ جار مجرور یا ظرف معمول ہوں، تو ان سے تأخر مانع عمل نہیں۔

ہفتم: مصدر مصغر نہ ہو۔

ہشتم: مصدر مضمر نہ ہو، لہٰذا (مروری بزید حسن وھوبعمیر وقبیح) میں (ھو) ضمیر کو جو مرور مصدر کی طرف راجع ہے بواسطۂ (بَا) (عمرو) میں عامل قرار دینا درست نہیں۔

مخفی نہ رہے کہ مصدر اکثر دو صورتوں میں عمل کرتا ہے:

صورتِ اولیٰ: یہ کہ فعل کا بدل ہو یعنی فعل کو وجوباً حذف کر کے مصدر کو اس کے قائم مقام کر دیا ہو جیسے: (ضَرْبًا زَیْدًا) میں (اِضْرِبْ) فعل کو حذف کر کے (ضَرْبًا) کو قائم مقام کر دیا، اب (زَیْدًا) کا عامل (ضَرْبًا) ہے، نہ کہ فعل محذوف وعلٰی ھٰذا القیاس، (حَمْدًالَهٗ) اور (شُکْرًا لَهٗ) میں (حَمْدًا) اور شُکْرًا مدخولِ لام میں بواسطۂ لام عمل کر رہے ہیں، مگر اس مصدر کو نصب دینے والا کون ہے؟ اس میں نحوی مختلف ہیں، 'سیبویہ' کے نزدیک (الزم) یا اس کے ہم معنیٰ کوئی اور فعل مقدر عامل ہے، اور دیگر نحات نے کہا کہ (اِضْرِبْ) محذوف عمل کر رہا ہے، اس صورتِ اولیٰ کا وقوع کلامِ عرب میں بہ نسبت آنے والی صورتِ ثانیہ قلیل ہے۔

صورتِ ثانیہ: یہ کہ جہاں مصدر کی جگہ حرفِ مصدری کا فعل کے ساتھ رکھنا درست ہو جیسے: عَجِبْتُ مِنْ ضَرْبِكَ زَیْدًا اَمْسِ، عَجِبْتُ مِنْ ضَرْبِكَ زَیْدًا غَدًا، عَجِبْتُ مِنْ ضَرْبِكَ زَیْدًا اَلْاٰنَ اور عَلِمْتُ ضَرْبَكَ زَیْدًا میں برتقدیرِ اوّل عَجِبْتُ مِنْ اَنْ ضَرَبْتَ زَیْدًا کہنا درست ہے، اور برتقدیرِ دوم عَجِبْتُ مِنْ اَنْ تَضْرِبَ زَیْدًا، اور برتقدیرِ سوم عَجِبْتُ مِنْ مَا تَضْرِبُ زَیْدًا، اور برتقدیرِ چہارم عَلِمْتُ اَنْ قَدْضَرَبْتَ زَیْدًا، (اَنْ) اور (مَا) دونوں حرفِ مصدری ہیں، مگر اوّل صیغہ ماضی کے ساتھ معنیٰ مضی کے واسطے، اور مضارع کے ساتھ معنیٰ استقبال کے لیے آتا ہے، اس لئے پہلی دو مثالوں میں (اَنْ) رکھا گیا بخلاف (مَا) کہ وہ مضارع کے ساتھ حال، اور استقبال دونوں کے لیے آتا ہے، اور ماضی کے ساتھ معنیٰ مضی کے واسطے، اسی لیے تیسری مثال میں جو معنیٰ حال کے لیے ہے (مَا) رکھا گیا، اور چوتھی مثال میں (اَنْ) ناصبہ نہیں، بلکہ (اَنْ) مخففہ ہے کیونکہ (علم) کے بعد (اَنْ) ناصبہ نہیں آتا، اور (اَنْ) مخففہ بھی حرفِ مصدری ہے، یہ صورتِ ثانیہ کلامِ عرب میں بکثرت واقع ہوتی ہے، اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ

مصدر کی جگہ حرفِ مصدری اور فعل کو رکھنا درست نہیں ہوتا باوجود اس کے مصدر عمل کرتا ہے جیسے: (اِنَّ اِکْرامَكَ زَیْدًا اَحْسَن) اور(کَانَ تَعْظِیْمُكَ زَیْدًا حَسنًا) میں (اکرام) اور(تعظیم) کی جگہ (اَنْ) اور فعل کو رکھنا درست نہیں، کیونکہ (اِنَّ) اور (کَـانَ) کے بعد متصلا حرفِ مصدری اور فعل نہیں آتا، اسی قبیل سے عرب کا یہ مقولہ ہے: **سمع اذنی اخاك یقول ذٰلك** یعنی میرے کانوں نے تمہارے بھائی کی فلاں بات سنی، تقدیر عبارت یہ ہے: **سمع اذنی اخاك حاصل اذا کان یقول ذٰلك**، (**سمع اذنی اخاك**) مبتدا ہے، اور (حَاصِلٌ) خبر، (اذا کان) میں (کان) تامہ، اور (اِذَا کَانَ) (حَاصِلٌ) کا ظرف ہے، (**یقول ذٰلك**) (کَانَ) کی ضمیر سے حال ہے، (حَاصِلٌ اِذَا کَانَ) کو حذف کرکے (**یقول ذٰلك**) کو اس کے قائم مقام کردیا، الغرض یہاں پر (سَمْعٌ) مصدر کی جگہ فعل کے ساتھ (اَنْ) مخففہ اور ناصبہ اور (مَا) میں سے کوئی بھی نہیں لایا جاسکتا، (اَنْ) مخففہ اور (مَـا) اس لئے کہ یہ ابتدائے کلام میں واقع نہیں ہوتے، اور فعل کے ساتھ ان میں سے کسی کو لایا گیا تو ابتدائے کلام میں واقع ہونا لازم آئے گا، اور (اَنْ) ناصبہ کو اس لیے نہیں لاسکتے کہ وہ مضارع کو استقبال کے واسطے کردیتا ہے، اور اس مقولے سے زمانۂ گذشتہ کی خبر دینا مقصود ہوتا ہے۔

فـائـده: اس مقولے کے متعلق یہی مشہور ہے کہ اس میں مصدر کی جگہ فعل، اور حرفِ مصدری کو رکھنا درست نہیں مگر عند التحقیق رکھا جاسکتا ہے، کیا ضروری ہے کہ فعل مضارع رکھا جائے بلکہ فعل ماضی کو (اَنْ) کے ساتھ رکھ دیں تو مقصود کے خلاف لازم نہ آئے گا، اور ماسبق میں یہ معلوم ہو چکا کہ (اَنْ) ماضی کے ساتھ معنی مضی کا افادہ کرتا ہے، **یاد رهے که** مصدر عامل تین قسم پر ہے:

اوّل: مضاف، **دوم**: معرف باللّام، **سوم**: مجرّد جو نہ مضاف ہو، نہ معرف باللّام۔

اوّل کی پانچ صورتیں ہیں جن کو کتاب میں بیان کیا گیا ہے، انہیں پر باقی دو قسموں کی امثلہ کو قیاس کرنا چاہیئے۔

بیان اسم مصدر تعریف اسم مصدر وہ اسم ہے جو مصدر کے واسطے وضع کیا گیا ہو، یعنی مصدر کا نام ہو جیسے: لفظِ (وضو) اور (صلوٰۃ) کہ اوّل: **توضی** کا نام ہے، اور دوم: **تصلیه** کا، یہ بھی مصدر کی طرح عمل کرتا ہے مگر بقلت، اور اس کی بھی مصدر کی طرح تین قسمیں ہیں: مضاف، معرف باللّام، مجرّد، اسمِ مصدر لازم اور متعدی ہونے میں مصدر کا تابع ہے، لازم: جیسے: (اَعْجَبَنِیْ وُضُوْءَ زَیْدٍ)، متعدی: جیسے: (ثواب) کہ یہ (اَثَابَة) کا اسمِ مصدر ہے اور (عطا) اعطاء کا، اوّل کا عمل اس شعر میں ظاہر ہو رہا ہے۔

فـانّ ثـواب اللّـہ کل موحد   جنانًا من الفردوس فیھا یخلد

(کُلّ مَوْحِدٍ) مفعول بہ اوّل ہے، اور (جنانًا) مفعول بہ ثانی، اس لیے کہ (ثواب) اثابۃ کا اسمِ مصدر ہے، اور (ثابۃ) متعدی بدو مفعول، (تکلیم) کا اسمِ مصدر کلام ہے، اس کا عمل شعرِ ہٰذا سے معلوم ہوتا ہے:

قـالـو کـلامك هـندًا وھی مصیغة   یشفیك قلت صحیح ذٰلك لو کَانا

(هِندًا) کلام کا مفعول بہ ہے، چونکہ (تکلّم) متعدی بیک مفعول ہے، اس لیے کلام بھی متعدی بیک مفعول ہوا، (کَـانَـا) میں (الف) برائے اشباع ہے، ان دونوں شعروں میں اسمِ مصدر مضاف ہوکر عمل کررہا ہے، معرّف باللاّم اور مجرّد کی مثالیں اسی پر قیاس کرلی جائیں۔

فائدہ: علم مصدر وہ اسم ہے جو کسی مصدر کا علم ہو جیسے: (یسار) کہ یہ یُسْر بمعنی سہولت کا علم ہے، علم مصدر عمل نہیں کرتا، نیز علم مصدر اور اسمِ مصدر سے اشتقاق بھی نہیں ہوتا، واللہ تعالیٰ اعلم ۔۱۲

ترکیب

قوله: فَلَا تلزم منه اصَالته مطلقًا: میں (فَا) فصیحہ مبنی بر فتح، (لَاتَلْزِمُ) نفی فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً صیغہ واحد مؤنث غائب، (مِنْ) حرفِ جار مبنی بر سکون، (هَا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے دلیل الکوفیین، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (اِصَـالَۃُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مصدر مضاف، (هَـا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مرفوع معنًی بنا بر فاعلیت مضاف الیہ مبنی بر ضم راجع بسوئے الفعل، (اِصَـالَۃُ) مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر ذو الحال، (مُـطْـلَقًـا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسمِ مفعول صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے ذو الحال، (مُطْلَقًا) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر حال، ذو الحال اپنے حال سے مل کر فاعل، (لَاتَلْزِمُ) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر جزا، شرطِ مقدر (اِذَا کَانَ الْاَمْرُ کَذٰلِكَ) اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

قوله: وَلَـو کَـان هٰذا القَدر یَقتضی الاصَالة یَلزم اَن یَکون یَعد بالیَاء وَاکرم متکلّمًا بالهَمزة اصلا وَباقی الامثلة فرعًا ولا قَـائـل بـه احد: اس میں (و) حرفِ عطف یا استیناف مبنی بر فتح، (لَوْ) حرفِ شرط مبنی بر سکون غیر عامل،

(كَانَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (فعلِ ناقص)، (هَا) حرفِ تنبیہ مبنی بر سکون، (ذَا) اسمِ اشارہ مبنی بر سکون مرفوع محلاً موصوف، یا مبدل منہ، یا معطوف علیہ، (اَلْقَدْرُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً صفت یا بدل الکل یا عطف بیان، موصوف اپنی صفت سے مل کر یا مبدل منہ اپنے بدل الکل سے مل کر یا معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے مل کر اسمِ كَانَ، (يَقْتَضِيْ) فعل مضارع معروف مفرد معتل یائی مجرد از ضمیر بارز مرفوع تقدیراً صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ كَانَ، (اَلْاِصَالَةَ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول بہ، (يَقْتَضِيْ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر خبر، (كَانَ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر شرط،

(يَلْزِمُ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب، (اَنْ) ناصبہ موصولِ حرفی مبنی بر سکون، (يَكُوْنَ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ منصوب لفظاً (فعل ناقص) صیغہ واحد مذکر غائب، (يَعِدُ) مراد اللفظ مرفوع تقدیراً ذوالحال، (بَا) حرفِ جار مبنی بر کسر، (اَلْيَاءِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتًا) مقدر کا، (ثَابِتًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے ذوالحال، (ثَابِتًا) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر معطوف علیہ،

(و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اُكْرِمُ) مراد اللفظ مرفوع تقدیراً ذوالحال، (مُتَكَلِّمًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً حالِ اوّل، اصل میں عبارت یوں تھی (صیغة مُتَكَلِّمٍ) مضاف کو حذف کر کے مضاف الیہ کو اس کے قائم مقام کردیا، اور مضاف کا اعراب (نصب) مضاف الیہ کو دیدیا تو درحقیقت حال صیغۃ متکلم ہے، ورنہ (مُتَكَلِّمًا) کا حال بننا درست نہیں فتامل،

(بَا) حرفِ جار مبنی بر کسر، (اَلْهَمْزَةِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتًا) مقدر کا، (ثَابِتًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے ذوالحال، (ثَابِتًا) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر حالِ دوم، اس کو حالِ متداخلہ قرار دینا درست نہیں کہ حالِ اوّل میں ضمیر ہی نہیں ہے، فتفکر، (اُكْرِمُ) ذوالحال اپنے دونوں حال سے مل کر معطوف، (يَعِدُ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر معطوف علیہ،

(و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (بَاقِیْ) اسمِ منقوص مرفوع تقدیراً مضاف، (اَلْاَمْثِلَةِ) جمع مکسر منصرف مجرور لفظاً مضاف الیہ، (بَاقِیْ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر اسمِ یَکُوْن، (اَصْلًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً معطوف علیہ،

(و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (فَرْعًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر، (یَکُوْنُ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر صلہ، (اَنْ) ناصبہ موصولِ حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہوکر ذوالحال، (و) حالیہ مبنی بر فتح، (لَا) حرفِ نفی مبنی بر سکون غیر عامل، (قَائِلٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، (بَا) حرفِ جار مبنی بر کسر، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر کسر راجع بسوئے ذوالحال، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (قَائِلٌ) اسمِ فاعل اپنے ظرفِ لغو سے مل کر مبتدا، (اَحَدٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً فاعل قائم مقام خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہوکر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر فاعل مرفوع محلاً، (یَلْزِمُ) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر جزا، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

تنبیہ: (لَاقَائِلٌ بِهٖ اَحَدٌ) میں بر مذہب جمہور (لَا) کو نفی جنس قرار دینا درست نہیں، ورنہ (قَائِلُ بِهٖ) لفظاً منصوب ہوتا، کیونکہ یہ نکرہ مشابہ بمضاف ہے، نکرۂ مفردہ نہیں، اور رسمِ خط نصب کی مساعدت نہیں کرتا، بلکہ یہ (لَا) حرفِ نفی ہے، اور (قَائِلٌ) اسمِ فاعل مبتدا کی قسمِ دوم ہے، **فاحفظه وتشكر۔**

قوله: اعلَم انَّ المصدَر يَعمل عَمل فعله: اس میں (اِعْلَمْ) فعل امر حاضر معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد مذکر حاضر، اس میں (اَنْتَ) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون، (تَا) مفتوحہ علامت خطاب مذکر مبنی بر فتح، (اَنَّ) حرفِ مشبہ بالفعل موصولِ حرفی مبنی بر فتح، (اَلْمَصْدَرَ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسمِ اَنَّ، (یَعْمَلُ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ اَنَّ، (عَمَلَ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مصدر مضاف، (فِعْلِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مرفوع معنًی بنا بر فاعلیت مضاف الیہ مضاف، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر کسر راجع بسوئے المصدر، (فِعْلِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ، (عَمَلَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعولِ مطلق نوعی، (یَعْمَلُ) فعل اپنے فاعل اور مفعولِ مطلق نوعی سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر خبر مرفوع محلاً، (اَنَّ) کا اسم اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہوکر صلہ، (اَنَّ)

موصولِ حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہوکر مفعول بہ منصوب محلًا، (اِعْلَمْ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ مستانفہ ہوا۔

قوله: فَان كان فعله لازمًا فيرفع الفَاعل فقط: اس میں (فَا) حرفِ تفصیل مبنی بر فتح، (اِنْ) حرفِ شرط مبنی بر سکون، (كَانَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح (فعلِ ناقص) صیغہ واحد مذکر غائب، (فِعْلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظًا مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلًا مبنی بر ضم راجع بسوئے المصدر، (فِعْلٌ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر اسمِ كَانَ، (لَازِمًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظًا خبر، (كَانَ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر شرط،

(فَا) جزائیہ مبنی بر فتح، (يَرْفَعُ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظًا صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلًا مبنی بر فتح راجع بسوئے المصدر، (اَلْفَاعِلَ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظًا مفعول بہ، (يَرْفَعُ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر جزا، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ مفصلہ ہوا۔

فقط: میں (فَا) فصیحہ مبنی بر فتح، (قَطْ) اسمِ فعل بمعنیٰ (اِنْتَهِ) امر حاضر معروف مبنی بر سکون، اس میں (اَنْتَ) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلًا مبنی بر سکون، (تَا) علامتِ خطاب مبنی بر فتح، (قَطْ) اسمِ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوکر جزا، شرطِ مقدر اِذَا رَفَعْتَ بِهِ الْفَاعِلَ اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

قوله: مثل اَعجبنى قيام زَيد: میں (مِثْلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظًا مضاف، (اَعْجَبَنِيْ قِيَامُ زَيْدٍ) مراد اللفظ مجرور تقدیرًا مضاف الیہ، (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُهُ) مقدر کی، (مِثَالُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظًا مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلًا مبنی بر ضم راجع بسوئے مصدر جو فقط رافع فاعل ہو، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدير ارادهٔ معنىٰ اَعْجَبَنِىْ قِيَامُ زَيْدٍ: میں (اَعْجَبَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب، (نون) برائے وقایہ مبنی بر کسر، (يَا) ضمیر منصوب متصل برائے واحد متکلم مفعول بہ منصوب محلًا مبنی بر سکون، (قِيَامُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظًا مصدر، (زَيْدٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظًا مضاف الیہ مرفوع معنًی بنا بر فاعلیت، (قِيَامُ) مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل، (اَعْجَبَ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔۱۲



وَاِنْ كَـانَ مُتَـعَـدِّيا فَيَرْفَع الفَاعِل وَيَنْصِب

الـمَـفْعُوْل نَحْو اَعَجَبَنِى ضَرْبُ زَيْدٍ عَمْرًا

فَزَيْدٍ(1) فِى المِثَالَيْن مَجْرُوْرٌ[1] لَفْظا لِاِضَافَة

المَصْدَر اِلَيْه وَ مَرْفُوْع مَعْنًى لِاَنَّهٗ[2] فَاعِل

وَ هُوَ(2) عَلٰى خَمْسَة اَنْوَاع

[1] **قوله: مجرور لفظًا:** ان دونوں مثالوں میں (زَیْد) کا لفظاً مرفوع اور منوّن ہونا بھی جائز ہے، اس تقدیر پر (قِیَـام) بھی مثالِ اوّل میں، اور (ضَـرْبُ) مثالِ ثانی میں لفظاً مرفوع اور منوّن ہوں گے، اور اب یہ مثالیں مصدر مجرور کی ہو جائیں گی۔

[2] **قوله: لانـه فـاعل:** چونکہ یہ فاعل معنیً مرفوع ہے، اس لئے معطوف اور صفت بھی مرفوع ہوں گے، جبکہ معطوف اور صفت لفظ کے اعتبار سے نہ ہو، جیسے: (عـجـبـت مـن دق الـقـصـار الثّوب وصاحبه) میں (صَاحبه) معطوف مرفوع ہے، اور (عـجـبت من دق القصار الثوب الحاذق) میں (الحاذق) صفت مرفوع ہے۔۱۲

(1) فزیدٍ: اس کو مجرور لفظاً باعراب حکائی پڑھا جائے گا، اور حکایت بعض کے نزدیک مبنی ہوتی ہے، اور بعض کے نزدیک معرب، لہٰذا مرفوع محلاً یا تقدیراً۔

(2) هو: ضمیر کا مرجع مصدر متعدی ہے۔۱۲

ترکیب

قوله: وَاِن کان مُتَعدّیًا فَیَرفع الفَاعل وَینصب الْمفعول:

میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اِنْ) حرفِ شرط مبنی بر سکون، ((کَـانَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (فعلِ ناقص)، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلًا مبنی بر فتح راجع بسوئے فِعْلُهٗ، (مُتَعَدّیًا) اسمِ منقوص منصوب لفظًا خبر، (کَانَ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر شرط،

(فَا) جزائیہ مبنی بر فتح، (یَرْفَعُ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظًا صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلًا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ کَانَ، (اَلْفَاعِلَ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظًا مفعول بہ، (یَرْفَعُ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف علیہ،

(و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (یَـنْصِبُ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظًا صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلًا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ کَـانَ، (اَلْـمَفْعُوْلَ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظًا مفعول بہ، (یَـنْـصِبُ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جزا، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ معطوفہ ہوا۔

قوله: نحو اعجبنی ضرب زَیدٍ عمرًا: اس میں (نَحْوُ) مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح مرفوع لفظًا مضاف، (اَعْـجَبَـنِیْ ضَرْبُ زَیْدٍ عَمْرًا) مراد اللفظ مجرور تقدیرًا مضاف الیہ، (نَحْوُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُهٗ) مقدر کی، (مِثَالُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظًا مضاف، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلًا مبنی بر ضم راجع بسوئے مصدر جو اپنے فعل کے متعدی ہونے کی تقدیر پر فاعل کو رفع اور مفعول بہ کو نصب دے، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ اعجبنی ضرب زیدٍ عمرًا: میں (اَعْجَبَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب، (نون) وقایہ مبنی بر کسر، (یَا) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلًا مبنی بر سکون، (ضَـرْبُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظًا مصدر مضاف، (زَیْـدٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظًا مرفوع معنًی بنا بر فاعلیت مضاف الیہ، (عَمْرًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظًا مفعول بہ، (ضَرْبُ) مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ فاعل اور مفعول بہ سے مل کر فاعل، (اَعْجَبَ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

قوله: فَزید فی المثالَین مَجرور لفظاً لاضافَة المصدَر الیه ومَرفوع معنی لانّه فاعل: اس میں (فَا) حرفِ تفصیل مبنی بر فتح، (زَیْدٌ) حکایت مرفوع محلا یا تقدیراً ذو الحال، (فِیْ) حرفِ جار مبنی بر سکونِ مقدر، (اَلْمِثَالَیْنِ) تثنیٰ مجرور بیا ماقبل مفتوح، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتًا) مقدر کا، (ثَابِتًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے ذوالحال، (ثَابِتًا) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر مبتدا، (مَجْرُوْرٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ مفعول صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا، (لَفْظًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً تمیز از نسبت اسمِ مفعول بنائب فاعل یا (لَفْظًا) صفت، موصوف مقدر (جَرًّا) کی، اور (جَرًّا) منصوب بنزع خافض ای بجرّ لفظٍ ای ملفوظٍ، (جَرًّا) موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو وھٰذا من حیث المعنیٰ اقرب وان کان فیہ ارتکاب التقدیرین، (ل) حرفِ جار مبنی بر کسر، (اِضَافَةِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مصدر مضاف، (اَلْمَصْدَرِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً منصوب معنیً بنا بر مفعولیت مضاف الیہ، (اِلٰی) حرفِ جار مبنی بر سکون، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلا مبنی بر کسر راجع بسوئے زَیْدٌ، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (اِضَافَةِ) مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور ظرفِ لغو سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (مَجْرُوْرٌ) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل اور تمیز یا دونوں ظرفِ لغو سے مل کر معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (مَرْفُوْعٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ مفعول صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا، (مَعْنًی) اسمِ مقصور منصوب تقدیراً تمیز، (ل) حرفِ جار مبنی بر کسر، (اَنَّ) حرفِ مشبہ بالفعل موصولِ حرفی مبنی بر فتح، (ھَا) ضمیر منصوب متصل اسمِ اَنَّ منصوب محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے زَیْدٌ، (فَاعِلٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً خبر، (اَنَّ) کا اسم اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر صلہ، (اَنَّ) موصولِ حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (مَرْفُوْعٌ) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل اور تمیز اور ظرفِ لغو سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مفصلہ ہوا۔

قوله: وھو علٰی خمسة انواع: میں (و) حرفِ استیناف مبنی بر فتح، (ھو) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے المصدر المتعدّی جو ماقبل سے مفہوم ہوتا ہے، (عَلٰی) حرفِ جار مبنی بر سکون، (خَمْسَةِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً ممیز مضاف، (اَنْوَاعٍ) جمع مکسر منصرف مجرور لفظاً تمیز مضاف الیہ، ممیز

مضاف اپنی تمیز مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا، (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا، (ثَابِتٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔۱۲

نحودانی پر صدر العلماء کا علمی محاسبہ

(۱۵۸) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص: ۹۲ پر (وَاُكْرِمُ مُتَكَلِّمًا بِالْهَمْزَةِ) کی ایک ترکیب میں (بِالْهَمْزَةِ) کو ظرفِ مستقر کر کے ضمیر (مُتَكَلِّمًا) سے حال قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے، اور شئی لطیف کے فقدان پر مبنی، کیونکہ لفظ (اُكْرِمُ) متکلم نہیں، متکلم تو لافظ ہوتا ہے، بلکہ صیغہ متکلم ہے، مولوی 'الٰہی بخش' صاحب بھی اس کو جائز قرار دے گئے ہیں، جو قابل اتباع نہیں۔

(۱۵۹) ﴿ایضاح العوامل﴾ اسی صفحہ پر (وَلَا قَائِلٌ بِهٖ اَحَدٌ) کی ترکیب میں (لَا) کو نفی جنس کے لیے، اور (قَائِلٌ بِهٖ) کو اس کا اسم، اور (اَحَدٌ) کو اس کی خبر قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے، کیونکہ لائے نفی جنس خبر کی اسم سے نفی کرتا ہے، نہ اسم کی خبر سے، یہاں پر (قَائِلٌ بِهٖ) کی نفی (اَحَدٌ) سے ہے، نہ (اَحَدٌ) کی (قَائِلٌ بِهٖ) سے، یہ لائے نفی جنس نہیں، بلکہ (لَا) برائے نفی ہے، اور (قَائِلٌ) مبتدا کی قسمِ ثانی جو مسند ہوتی ہے، اور (اَحَدٌ) فاعل قائم مقام خبر، اور (قَائِلٌ) مرفوع منوّن ہے، علاوہ ازیں اگر (لَا) برائے نفی جنس ہو تو (قَائِلًا) منصوب منوّن ہونا چاہئے کہ (قَائِلٌ بِهٖ) مشابہ بمضاف ہے، اور مانع تنوین مفقود، حالانکہ رسمِ خط مساعد نہیں، مولوی 'الٰہی بخش' صاحب مرحوم بھی اس کو لائے نفی جنس فرما گئے ہیں، جو قابل اتباع نہیں۔

(۱۶۰) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص: ۹۳ پر (فَزَيْدٍ فِي الْمِثَالَيْنِ مَجْرُوْرٌ لَفْظًا لِاِضَافَةِ الْمَصْدَرِ اِلَيْهِ وَمَرْفُوْعٌ مَعْنًى لِاَنَّهٗ فَاعِلٌ) کی ترکیب میں (فِي الْمِثَالَيْنِ) کو (مَجْرُوْرٌ) کا متعلق مقدم قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے، ورنہ (تقديم ماحقه التاخير يفيد الحصر) کے پیش نظر لازم آئے گا کہ (زَيْد) مذکور ہر دو مثال کے سوا کہیں لفظاً مجرور نہ ہو، جو بدیہی البطلان ہے، بلکہ (فِي الْمِثَالَيْنِ) ظرف مستقر ہو کر (زَيْد) سے حال ہے۔

(۱۶۱) نیز (مَجْرُوْرٌ) اور (مَرْفُوْعٌ) کو ممیز، اور لفظاً اور (مَعْنًى) کو تمیز قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے، کیونکہ تمیز ذاتِ مذکورہ سے ہوتی ہے، یا ذاتِ مقدّرہ سے، اوّل دو قسم میں منحصر ہے:(۱) مفرد مقدار: جس کے پانچ اقسام ہیں:

اوّل: عدد: جیسے: عِنْدِیْ عِشْرُوْنَ دِرْھَمًا، **دوم**: وزن: جیسے: عِنْدِیْ مَنْوَانِ سَمْنًا،
سوم: کیل: جیسے: عِنْدِیْ قَفِیْزَانِ بُرًّا، **چھارم**: زراع: جیسے: عندی زراعَ ثوبًا،
پنجم: مقیاس: جیسے عِنْدِیْ مِلْؤُہٗ عَسَلًا۔

(مَجْرُوْرٌ) اور (مَرْفُوْعٌ) ان پانچوں میں سے کوئی بھی نہیں، (۲) مفرد غیر مقدار جس کی تعریف 'محرم آفندی' نے جلد: اوّل، ص: ۴۹۲ بحوالہ 'رضی' بایں الفاظ بیان فرمائی ہے: **وغیر المقدار کلّ فرع حصله بالتفریع اسم خاص یلیه اصله للبیان ویکون ذٰلك الفرع مایصّح اطلاق الاصل علیه نحو خاتم حدیدًا وباب ساجًا وثوب خزًا وان لم یتغیر تسمیه البعض بالتبعیض نحو قطعة ذھب وقلیل فضة لم یجز انتصاب الثانی علی التمییز** ا ھ یعنی مفرد غیر مقدار ہر وہ فرع ہے جس کے لیے تفریع سے ایسا اسم خاص حاصل ہوا، جس سے متصلًا اس فرع کی اصل بیان کے واسطے مذکور ہو، اور اس فرع پر اصل کا اطلاق درست ہو جیسے: (خَاتَمُ حَدِیْدًا) کہ انگوٹھی لوہے سے بنی، اور اس کے لیے اسمِ خاص حاصل ہوا یعنی (خَاتَم) جس سے اس کی اصل یعنی (حَدِیْد) بیان کے واسطے متصلًا مذکور ہے، اور جیسے: باب ساجًا اور ثوب خزًا، اور اگر تفریع سے فرع کے لئے اسمِ خاص حاصل نہ ہوا تو ثانی کا انتصاب بنا بر تمیز جائز نہیں، جیسے: **قطعة ذھب**، کہ سونے کے ہر ٹکڑے کو قطعہ کہتے ہیں، جو اسم خاص نہیں، اور جیسے: **قلیل فضة** کہ چاندی کے ہر چھوٹے سے ٹکڑے کو قلیل کہتے ہیں، یہ بھی اسمِ خاص نہیں تو ان دونوں مثالوں میں **ذھب** اور **فضة** مجرور باضافت ہوں گے، **نظر برآں** لفظ (مجرور) اور (مرفوع) مفرد غیر مقدار بھی نہیں، کیونکہ ان کی اصل لفظًا اور معنًی نہیں بلکہ (جَرٌّ) اور (رَفْعٌ) ہے، پس صحیح یہ کہ (لفظًا) اور (معنًی) ذات مقدرہ سے تمیز ہیں جو نسبت کہلاتی ہے یعنی نسبتِ (مجرور) اور نسبتِ (مرفوع) بسوئے ضمیر نائب فاعل ممیّز ہے (لفظًا) اور (معنًی) اس کی تمیز، اس مقام پر ہم نے ایک اور ترکیب بیان کی ہے جو ماقبل میں گزر گئی۔۱۲

اَحَدُهَا اَنْ يَكُوْنَ مُضَافًا اِلَى الْفَاعِلِ وَ



یُذْکَرالمَفْعُوْل مَنْصُوْبا کَالمِثَال المَذْکُوْر

وَ ثَانِیهَا اَن یَکُوْن مُضَافاً[1] اِلٰی الفَاعِلِ وَ

لَم یُذْکَرالمَفْعُوْل نَحْوعَجِبْت مِن ضَرْب

زَیْد وَ ثَالِثهَا اَن یَکُوْن مُضَافا اِلٰی المَفْعُوْل

حَال کَوْنِه مَبْنِیّا لِلْمَفْعُوْل القَائِم مَقَام

الفَاعِلِ نَحْوعَجِبْتُ من ضَرْب زَیْدٌ[1] اَی من

اَن یُّضْرِب زَیْد وَ رَابِعهَا اَن یَکُوْن مُضَافاً[2]

اِلٰی المَفْعُوْل وَ یَذْکُرالفَاعِل مَرْفُوْعا

نَحْو عَجِبْتُ من ضَرَب اللَّص الجَلَاد

[1] **قوله مضافًا الٰی الفاعل**: یہاں سے مصدر مضاف کی پانچ صورتوں کا بیان فرماتے ہیں، مصدر مضاف اور معرف باللاّم کی نسبت مصدر مجرّ د کا اعمال اولیٰ ہے، کیونکہ مجرّ د کی مشابہت فعل کے ساتھ بہ نسبت مضاف اور معرف باللاّم قوی ہوتی ہے، بایں سبب کہ اضافت، اور الف لام اسم کے خواص سے ہیں تو مصدر مضاف، اور معرف باللاّم کی مشابہت میں ضعف پیدا ہوگیا، فتامل۔

۲ **قوله: مضافًا الٰی المفعول:** یہ مفعول یا مفعول بہ ہوگا جیسے مثال کتاب میں کہ (اللّص) مفعول بہ ہے، یا مفعول فیہ جیسے: (اَعْجَبَنِی ضَرْبُ یَوْمِ الْجُمْعَةِ زَیْدٌ عَمْرًا) یا مفعول لہٗ جیسے: (اَعْجَبَنِی ضَرْبُ التَّادِیْب بَشَرٌ خَالِدًا) لیکن مصدر کی اضافت مفاعیل کی جانب بہ نسبت اضافت بفاعل قلیل ہے۔۱۲

(1) ضرب زید: (زَیْد) مضاف الیہ یہاں پر مرفوع معنًی ہے، کیونکہ نائب فاعل ہے۔۱۲

ترکیب

قوله: احدھَا اَن یَکون مضافًا الٰی الفَاعل ویُذکر الْمفعول مَنصوبًا: اس میں (اَحَدُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظًا مضاف، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلًا مبنی برسکون راجع بسوئے (خَمْسَةُ اَنْوَاع)، (اَحَدُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، (اَنْ) ناصبہ موصولِ حرفی مبنی برسکون، (یَکُونَ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ منصوب لفظًا (فعلِ ناقص) صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلًا مبنی بر فتح راجع بسوئے **المصدر المتعدی**، (مُضَافًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظًا اسمِ مفعول صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلًا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ یَکُوْن، (اِلٰی) حرفِ جار مبنی برسکون مقدر، (اَلْفَاعِلِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظًا، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (مُضَافًا) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر، (یَکُوْنَ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف علیہ،

(و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (یُذْکَرَ) فعل مضارع مجہول صحیح مجرد از ضمائر بارزہ منصوب لفظًا صیغہ واحد مذکر غائب، (اَلْمَفْعُوْلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع ذوالحال، (مَنْصُوْبًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظًا اسمِ مفعول صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب مرفوع محلًا مبنی بر فتح راجع بسوئے ذوالحال، (مَنْصُوْبًا) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر نائب فاعل، (یُذْکَرَ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر صلہ، (اَنْ) ناصبہ موصولِ حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہوکر خبر، مرفوع محلًا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مبیّنہ ہوا۔

قوله: کالمثال المذکور: میں (کاف) حرفِ جار مبنی بر فتح، (اَلْمِثَالِ) مفرد

منصرف صحیح مجرور لفظاً موصوف، (اَلْـمَـذْ كُوْرِ) میں (ال) بمعنی (اَلَّذِیْ) اسمِ موصول مبنی بر سکون، (مَـذْ كُوْرِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً اسمِ مفعول صیغہ واحد مذکر، اس میں (هــو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ موصول، (مَـذْ كُوْرِ) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر صلہ، اسمِ موصول اپنے صلہ سے مل کر صفت، (اَلْمِثَالِ) موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا، (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هــو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدائے مقدر، (ثَـابِتٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر خبر، مبتدائے مقدر (هٰذَا)، اس میں (هَا) حرفِ تنبیہ مبنی بر سکون، (ذَا) اسمِ اشارہ مبتدا مرفوع محلا مبنی بر سکون، مبتدائے مقدر اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

قوله: وثانيهَا اَن يكون مضافًا الى الفَاعل ولَم يُذكَر المفعول:

اس میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (ثَانِیْ) اسمِ منقوص مرفوع تقدیراً مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر سکون راجع بسوئے خَمْسَةُ اَنْوَاعٍ، (ثَانِیْ) اسمِ منقوص مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، (اَنْ) ناصبہ موصولِ مبنی بر سکون، (يَكُوْنَ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ منصوب لفظاً (فعلِ ناقص) صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے **المصدر المتعدی**، (مُضَافًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسمِ مفعول صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ ذوالحال، (و) حالیہ مبنی بر فتح، (لَـمْ يُـذْكَـرِ) بحث نفی جحد بلم مضارع مجہول صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مجزوم بسکون کسرہ موجودہ حرکتِ تخلص من السکون صیغہ واحد مذکر غائب، (اَلْمَفْعُوْلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً نائب فاعل، (الف لام) عوض مضاف الیہ، اصل میں (مَـفْـعُوْلُهٗ) تھا، (لَـمْ يُذْكَرِ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ يَـكُـوْنَ، (اِلٰـی) حرفِ جار مبنی بر سکون، (اَلْـفَاعِلِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (مُـضَافًا) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر خبر، (يَـكُوْنَ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ، (اَنْ) ناصبہ موصولِ حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر خبر، مرفوع محلا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

تنبیه: (لَـمْ يُذْكَرِ الْمَفْعُوْلُ) کو (اَنْ يَكُوْنَ الخ) پر عطف قرار دینا درست نہیں، کیونکہ اس صورت میں یہ خبر مبتدا ہوگا، اور مبتدا کی خبر جب جملہ ہو تو اس میں ضمیر عائد لازم ہے، جو یہاں پر موجود نہیں، اور نہ اس کی تقدیر ہی درست، **نظر بر آں** عطف مذکور جائز نہیں، فتدبّر۔

قوله: نحو عَجبت من ضَرب زَيد: میں (نَحْوُ) مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (عَجِبْتُ مِنْ ضَرْبِ زَيْدٍ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً مضاف الیہ، (نَحْوُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُهُ) مقدر کی، (مِثَالُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی برضم راجع بسوئے ثانیھا، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ عجبت من ضرب زید: میں (عَجِبْتُ) فعل ماضی معروف مبنی برسکون صیغہ واحد متکلم، اس میں (تَـا) ضمیر مرفوع متصل بارز برائے واحد متکلم فاعل مرفوع محلاً مبنی برضم، (مِنْ) حرفِ جار مبنی برسکون، (ضَـرْبِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف، (زَيْـدٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مرفوع معنیً بنا بر فاعلیت مضاف الیہ، (ضَـرْبِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (عَجِبْتُ) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

قوله: وثالثها ان يكون مضافا الى المفعول حال كونه مبينا للمفعول القائم مقام الفاعل: اس میں (و) حرفِ عطف مبنی برفتح، (ثَالِثُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (هَـا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی برسکون راجع بسوئے **خمسة انواع**، (ثَـالِثُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، (اَنْ) ناصبہ موصولِ حرفی مبنی برسکون (يَكُوْنَ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً (فعلِ ناقص) صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (هُـو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع بسوئے **المصدر المتعدی**، (مُضَافًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم مفعول صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع بسوئے اسمِ يَكُوْنَ، (اِلٰی) حرفِ جار مبنی برسکون، (اَلْمَفْعُوْلِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (حَالَ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مضاف، (كَـوْنِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مصدر مضاف، (هَـا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور باعتبار محل قریب مرفوع باعتبار محل بعید بنا بر اسمیت مبنی برکسر راجع بسوئے **المصدر المتعدی**، (مُبَيِّنًا) مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح منصوب لفظاً اسمِ مفعول صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع بسوئے اسمِ كَوْن، (ل) حرفِ جار مبنی برکسر، (اَلْمَفْعُوْلِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً موصوف، (اَلْقَائِمِ) میں (ال) حرفِ تعریف مبنی برسکون، (قَائِم) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع بسوئے موصوف، (مَقَـامَ) مفرد منصرف صحیح

منصوب لفظاً مضاف، (اَلْفَاعِلِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ، (قَائِم) اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر صفت، (اَلْمَفْعُوْلِ) موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (مَبْنِیًّا) اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر خبر، (کَوْن) مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اسم وخبر سے مل کر مضاف الیہ، (حَالَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ، (مُضَافًا) اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو اور مفعول فیہ سے مل کر خبر، (یَکُوْنَ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ، (اَنْ) ناصبہ موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر خبر، مرفوع محلاً، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قولہ: نحو عجبت من ضرب زید ای مِن ان یضرب زَید:

اس میں (نَحْوُ) مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (عَجِبْتُ مِنْ ضَرْبِ زَیْدٍ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً معطوف علیہ یا مبدل منہ، (اَیْ) حرفِ تفسیر مبنی بر سکون، (مِنْ اَنْ یُّضْرَبَ زَیْدٌ) بتقدیر (عَجِبْتُ) مراد اللفظ عطف بیان یا بدل الکل، معطوف علیہ اپنے عطفِ بیان یا مبدل منہ اپنے بدل الکل سے مل کر مضاف الیہ، (نَحْوُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُهٗ) مقدر کی، (مِثَالُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے ثَالِثُهَا، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ عجبت مِن ضَرب زیدٍ: میں (عَجِبْتُ)

فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد متکلم، اس میں (تَا) ضمیر مرفوع متصل بارز برائے واحد متکلم فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم، (مِنْ) حرفِ جار مبنی بر سکون، (ضَرْبِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مصدر مضاف، (زَیْدٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مرفوع معنیً بنا بر فاعلیت مضاف الیہ، (ضَرْبِ) مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (عَجِبْتُ) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

من ان یُضرَب زَید: میں (مِنْ) حرفِ جار مبنی بر سکون، (اَنْ) ناصبہ موصولِ حرفی مبنی بر سکون، (یُضْرَبَ) فعل مضارع مجہول صحیح مجرد از ضمائر بارزہ منصوب لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب، (زَیْدٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً نائب فاعل، (یُضْرَبَ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ، (اَنْ) ناصبہ موصولِ حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (عَجِبْتُ) مُقدر کا، (عَجِبْتُ) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد متکلم، اس میں (تَا) ضمیر مرفوع متصل باز برائے واحد متکلم فاعل مرفوع محلاً مبنی

برضم، (عَجِبْتُ) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

قولہ: ورابعها ان يكون مضافا الى المفعول ويُذكر الفاعل مَرفوعًا: اس میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (رَابِعُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے خَمْسَةُ اَنْوَاعٍ، (رَابِعُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، (اَنْ) ناصبہ موصولِ حرفی مبنی بر سکون، (يَكُوْنَ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ منصوب لفظاً (فعلِ ناقص) صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے المصدر المتعدی، (مُضَافًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسمِ مفعول صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ يَكُوْنُ (اِلٰی) حرفِ جار مبنی بر سکون مقدر، (اَلْمَفْعُوْلِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (مُضَافًا) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر خبر، (يَكُوْنَ) فعلِ ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف علیہ،

(و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (يُذْكَرَ) فعل مضارع مجہول صحیح مجرّد از ضمائر بارزہ منصوب لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب، (اَلْفَاعِلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً ذوالحال، (مَرْفُوْعًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسمِ مفعول صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے ذوالحال؛ (مَرْفُوْعًا) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر نائب فاعل، (يُذْكَرَ) فعلِ مجہول اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر صلہ، (اَنْ) ناصبہ موصولِ حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر خبر، مرفوع محلاً، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

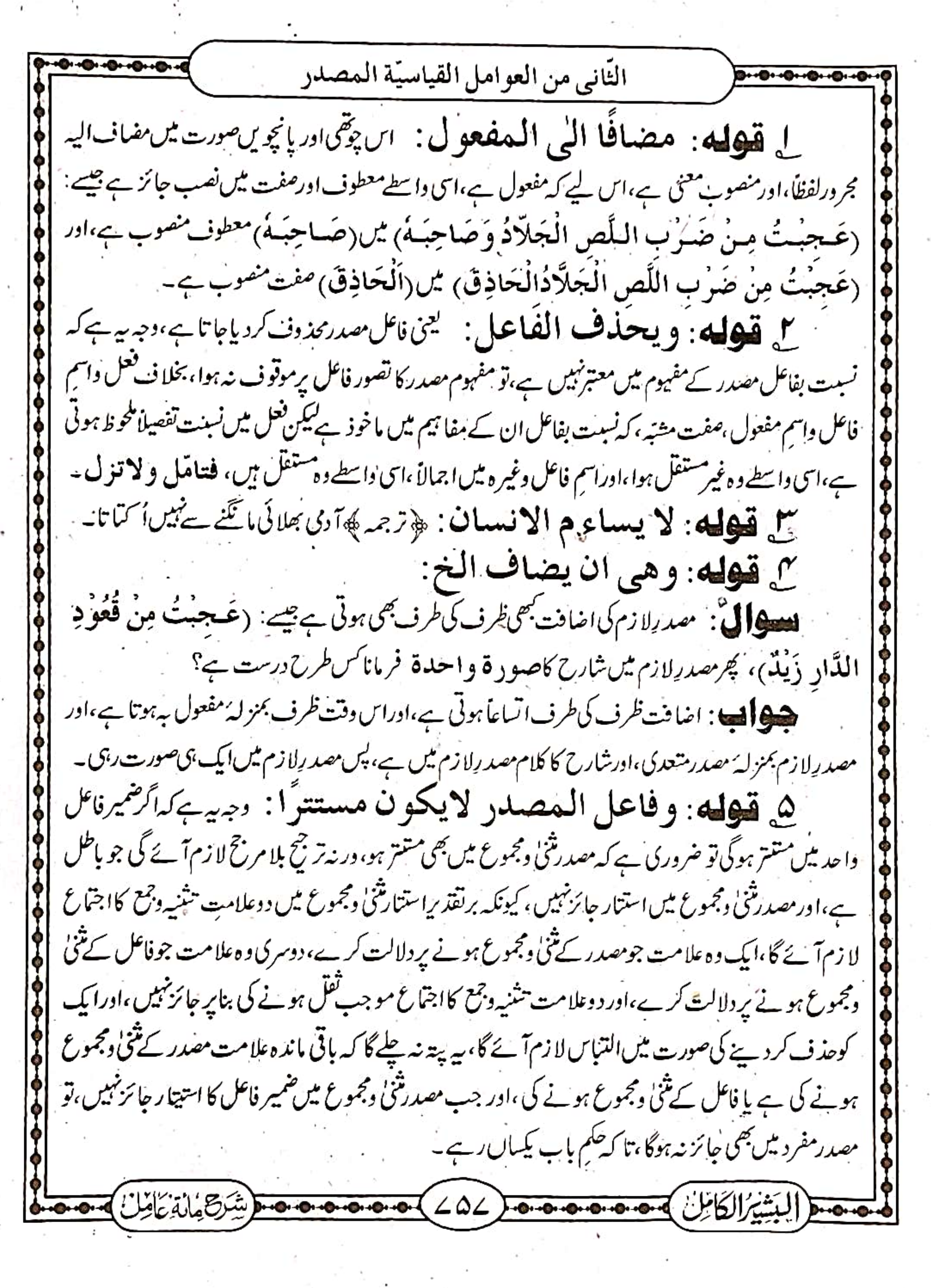
قولہ: نحو عجبت مِن ضرب اللّص الجلّاد: اس میں (نَحْوُ) مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (عَجِبْتُ مِنْ ضَرْبِ اللِّصِّ الْجَلَّادُ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً مضاف الیہ، (نَحْوُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُهُ) مقدر کی، (مِثَالُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے رَابِعُهَا، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ عَجبت مِن ضَرب اللّص الجلاد: اس میں (عَجِبْتُ) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد متکلم، اس میں (تَا) ضمیر مرفوع متصل بارز برائے واحد



متکلم فاعل مرفوع محلا مبنی برضم، (مِنْ) حرفِ جار مبنی برسکون، (ضَرْبِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مصدر مضاف، (اَللِّصِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ منصوب معنًی بنا بر مفعولیت، (اَلْجَلَّادُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً فاعل، (ضَرْبِ) مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور فاعل سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (عَجِبْتُ) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔۱۲

وَ خَامِسهَا اَنْ یَکُوْنَ مُضَافاً[۱] اِلَی الْمَفْعُوْل وَ یُحْذَفَ[۲] الْفَاعِل نَحو قَوْلِهٖ تَعَالٰی لَایَسْاَمُ[۳] الْاِنْسَان مِنْ دُعَاءِ الْخَیْر اَی مِنْ دُعَائِهٖ الْخَیْر اِعْلَم اَنَّ هٰذِهٖ الصُّوَر جَارِیَة فِی مَصْدَر الْفِعْل الْمُتَعَدِّی وَ اَمَّا فِی مَصْدَر الْفِعْل اللَّازِم فَصُوْرَة وَاحِدَة وَ هِیَ[۴] اَن یُضَاف اِلَی الفَاعِل نَحْو اَعْجَبَنِی قُعُوْد زَیْد وَ فَاعِلُ[۵] الْمَصْدَر لَا یَکُوْن مُسْتَتِرا وَ لَا یَتَقَدَّمُ[۶] مَعْمُوْلُهٗ عَلَیْه



۱ **قوله: مضافًا الٰی المفعول:** اس چوتھی اور پانچویں صورت میں مضاف الیہ مجرور لفظًا، اور منصوب معنیً ہے، اس لیے کہ مفعول ہے، اسی واسطے معطوف اور صفت میں نصب جائز ہے جیسے: (عَجِبْتُ مِنْ ضَرْبِ اللِّصِ الْجَلاّدُ وَصَاحِبَهُ) میں (صَاحِبَهُ) معطوف منصوب ہے، اور (عَجِبْتُ مِنْ ضَرْبِ اللِّصِ الْجَلاَّدُ الْحَاذِقَ) میں (الْحَاذِقَ) صفت منصوب ہے۔

۲ **قوله: ویحذف الفَاعل:** یعنی فاعل مصدر محذوف کردیا جاتا ہے، وجہ یہ ہے کہ نسبت بفاعل مصدر کے مفہوم میں معتبر نہیں ہے، تو مفہوم مصدر کا تصور فاعل پر موقوف نہ ہوا، بخلاف فعل واسمِ فاعل واسمِ مفعول، صفت مشبہ، کہ نسبت بفاعل ان کے مفاہیم میں ماخوذ ہے لیکن فعل میں نسبت تفصیلاً ملحوظ ہوتی ہے، اسی واسطے وہ غیر مستقل ہوا، اور اسمِ فاعل وغیرہ میں اجمالاً، اسی واسطے وہ مستقل ہیں، **فتامّل ولا تزل**۔

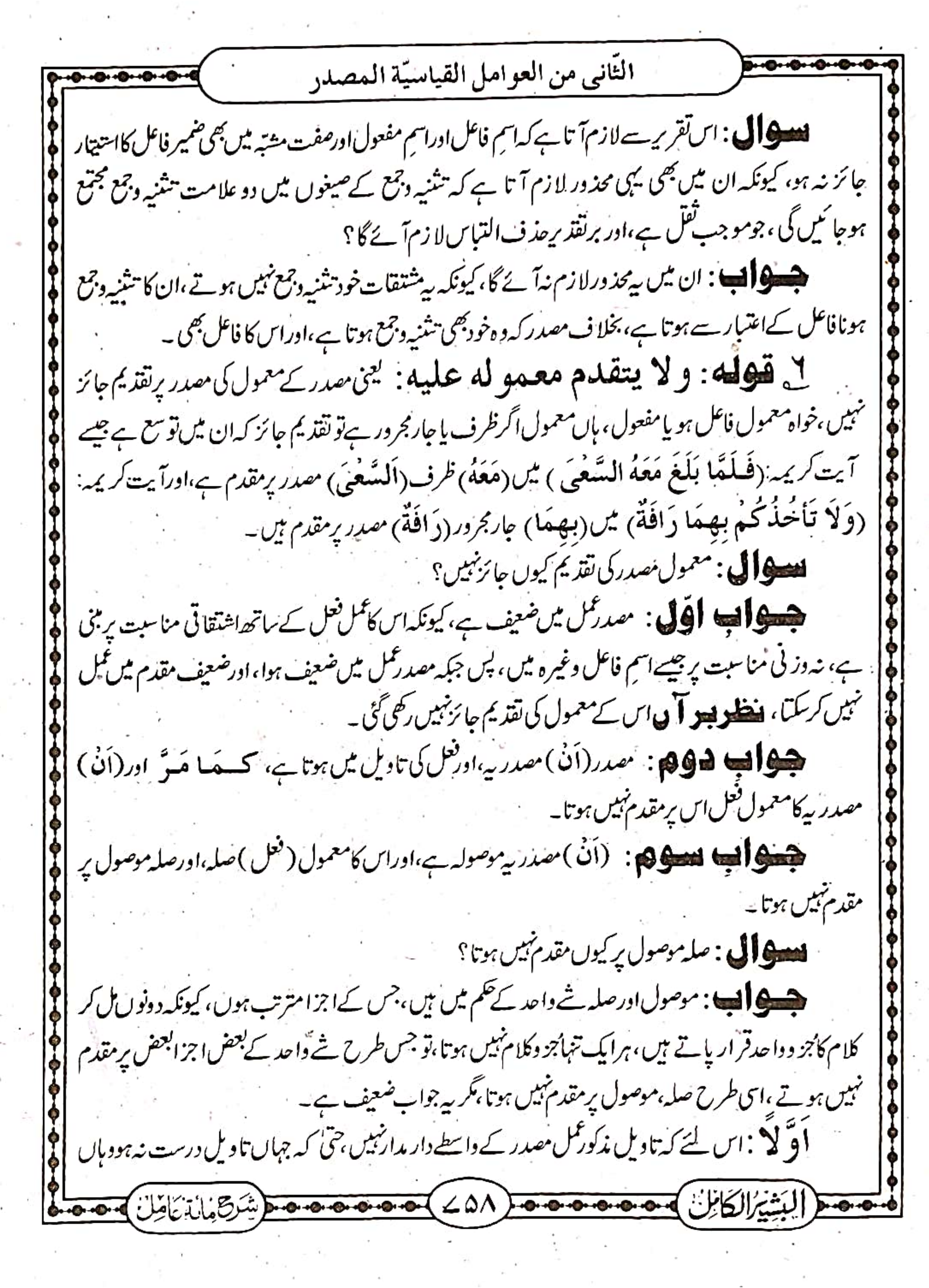
۳ **قوله: لا یساٴم الانسان:** ﴿ترجمہ﴾ آدمی بھلائی مانگنے سے نہیں اُکتاتا۔

۴ **قوله: وهی ان یضاف الخ:**

سوالٌ: مصدرِ لازم کی اضافت کبھی ظرف کی طرف بھی ہوتی ہے جیسے: (عَجِبْتُ مِنْ قُعُوْدِ الدَّارِ زَيْدٌ)، پھر مصدرِ لازم میں شارح کا صورة واحدة فرمانا کس طرح درست ہے؟

جواب: اضافت ظرف کی طرف اتساعاً ہوتی ہے، اور اس وقت ظرف بمنزلۂ مفعول بہ ہوتا ہے، اور مصدرِ لازم بمنزلۂ مصدر متعدی، اور شارح کا کلام مصدرِ لازم میں ہے، پس مصدرِ لازم میں ایک ہی صورت رہی۔

۵ **قوله: وفاعل المصدر لایکون مستترًا:** وجہ یہ ہے کہ اگر ضمیر فاعل واحد میں مستتر ہوگی تو ضروری ہے کہ مصدر مثنیٰ ومجموع میں بھی مستتر ہو، ورنہ ترجیح بلا مرجح لازم آئے گی جو باطل ہے، اور مصدر مثنیٰ ومجموع میں استتار جائز نہیں، کیونکہ بر تقدیر استتار مثنیٰ ومجموع میں دو علامتِ تثنیہ وجمع کا اجتماع لازم آئے گا، ایک وہ علامت جو مصدر کے مثنیٰ ومجموع ہونے پر دلالت کرے، دوسری وہ علامت جو فاعل کے مثنیٰ ومجموع ہونے پر دلالت کرے، اور دو علامت تثنیہ وجمع کا اجتماع موجب ثقل ہونے کی بنا پر جائز نہیں، اور ایک کو حذف کردینے کی صورت میں التباس لازم آئے گا، یہ پتہ نہ چلے گا کہ باقی ماندہ علامت مصدر کے مثنیٰ ومجموع ہونے کی ہے یا فاعل کے مثنیٰ ومجموع ہونے کی، اور جب مصدر مثنیٰ ومجموع میں ضمیر فاعل کا استتار جائز نہیں، تو مصدر مفرد میں بھی جائز نہ ہوگا، تاکہ حکمِ باب یکساں رہے۔



سوال: اس تقریر سے لازم آتا ہے کہ اسمِ فاعل اور اسمِ مفعول اور صفت مشبّہ میں بھی ضمیر فاعل کا استتار جائز نہ ہو، کیونکہ ان میں بھی یہی محذور لازم آتا ہے کہ تثنیہ وجمع کے صیغوں میں دو علامت تثنیہ وجمع مجتمع ہو جائیں گی، جو موجب ثقل ہے، اور بر تقدیر حذف التباس لازم آئے گا؟

جواب: ان میں یہ محذور لازم نہ آئے گا، کیونکہ یہ مشتقات خود تثنیہ وجمع نہیں ہوتے، ان کا تثنیہ وجمع ہونا فاعل کے اعتبار سے ہوتا ہے، بخلاف مصدر کہ وہ خود بھی تثنیہ وجمع ہوتا ہے، اور اس کا فاعل بھی۔

۶ **قوله: ولا یتقدم معمو له علیه:** یعنی مصدر کے معمول کی مصدر پر تقدیم جائز نہیں، خواہ معمول فاعل ہو یا مفعول، ہاں معمول اگر ظرف یا جار مجرور ہے تو تقدیم جائز کہ ان میں توسع ہے جیسے آیت کریمہ: (فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْیَ) میں (مَعَهُ) ظرف (اَلسَّعْیَ) مصدر پر مقدم ہے، اور آیت کریمہ: (وَلَا تَأْخُذُكُمْ بِهِمَا رَافَةٌ) میں (بِهِمَا) جار مجرور (رَافَةٌ) مصدر پر مقدم ہیں۔

سوال: معمول مصدر کی تقدیم کیوں جائز نہیں؟

جوابِ اوّل: مصدر عمل میں ضعیف ہے، کیونکہ اس کا عمل فعل کے ساتھ اشتقاقی مناسبت پر مبنی ہے، نہ وزنی مناسبت پر جیسے اسمِ فاعل وغیرہ میں، پس جبکہ مصدر عمل میں ضعیف ہوا، اور ضعیف مقدم میں عمل نہیں کرسکتا، **نظر برآں** اس کے معمول کی تقدیم جائز نہیں رکھی گئی۔

جوابِ دوم: مصدر (اَنْ) مصدریہ، اور فعل کی تاویل میں ہوتا ہے، کَمَا مَرَّ اور (اَنْ) مصدریہ کا معمول فعل اس پر مقدم نہیں ہوتا۔

جوابِ سوم: (اَنْ) مصدریہ موصولہ ہے، اور اس کا معمول (فعل) صلہ، اور صلہ موصول پر مقدم نہیں ہوتا۔

سوال: صلہ موصول پر کیوں مقدم نہیں ہوتا؟

جواب: موصول اور صلہ شے واحد کے حکم میں ہیں، جس کے اجزا مترتب ہوں، کیونکہ دونوں مل کر کلام کا جزو واحد قرار پاتے ہیں، ہر ایک تنہا جزو کلام نہیں ہوتا، تو جس طرح شے واحد کے بعض اجزا بعض پر مقدم نہیں ہوتے، اسی طرح صلہ، موصول پر مقدم نہیں ہوتا، مگر یہ جواب ضعیف ہے۔

اَوَّلاً: اس لئے کہ تاویل مذکور عمل مصدر کے واسطے دار مدار نہیں، حتیٰ کہ جہاں تاویل درست نہ ہو وہاں

عمل ممتنع ہو جائے، بلکہ تاویل درست نہ ہونے کی صورت میں بھی عمل کرتا ہے جیسے کہ ہم (اَنَّ الْمَصْدَرَ یَعْمَلُ عَمَلَ فِعْلِهٖ) کے حاشیہ۳ میں بیان کر آئے۔

ثانیاً: اس لیے کہ سید شریف قدس سرہ نے فرمایا کہ یہ ضروری نہیں کہ مَاوَّل حکم میں ماوّل بہٖ کے ہو، پس جائز ہے کہ مصدر کا معمول مقدم ہو، اگر چہ (اَنْ) کے معمول کی تقدیم جائز نہیں جو (مَاوّل بہٖ) ہے۔۱۲

ترکیب

قوله: وخامسها اَن یکون مضافًا الٰی الْمفعول ویحذَف الفَاعل: اس میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (خَامِسُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے خَمْسَةُ اَنْوَاعٍ، (خَامِسُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، (اَنْ) ناصبہ موصولِ حرفی مبنی بر سکون، (یَکُوْنَ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ منصوب لفظاً (فعلِ ناقص) صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے المصدر المتعدی، (مُضَافًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم مفعول صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ یَکُوْنَ، (اِلٰی) حرفِ جار مبنی بر سکونِ مقدر، (اَلْمَفْعُوْلِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (مُضَافًا) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر خبر، (یَکُوْنَ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (یُحْذَفَ) فعل مضارع مجہول صحیح مجرد از ضمائر بارزہ منصوب لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب، (اَلْفَاعِلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً نائب فاعل، (یُحْذَفَ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر صلہ، (اَنْ) ناصبہ موصولِ حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر خبر مرفوع محلاً، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قوله: نحو قوله تعالٰی لا یَسْاٰمُ الانسَان من دعَاء الخَیر ای من دعَائه الخیر: اس میں (نَحْوُ) مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (قَوْلِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً بمعنی (مَقُوْلُ) مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل ذو الحال مجرور محلاً مبنی بر کسر راجع بسوئے

اسمِ جلالت، (تَـعَـالٰی) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح مقدر صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے ذوالحال، (تَـعَـالٰی) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر مضاف الیہ، (قَــوْلِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف علیہ یا مبدل منہ، (لَایَسْـاءَ مُ الْاِنْسَـانُ مِنْ دُعَاءِ الْخَیْرِ) مرادُاللّفظ معطوف علیہ یا مبدل منہ، (اَیْ) حرفِ تفسیر مبنی بر سکون، (مِنْ دُعَائِہِ الْخَیْرِ) بتقدیر (لَایَسْاءَ مُ الْاِنْسَانُ) مرادُاللّفظ عطف بیان یا بدل الکل، معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے مل کر یا مبدل منہ اپنے بدل الکل سے مل کر عطف بیان یا بدل الکل، (قَـوْلِ) معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے مل کر یا مبدل منہ اپنے بدل الکل سے مل کر مضاف الیہ، (نَحْوُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُہٗ) مقدر کی، (مِثَالُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے خَامِسُھَا، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ لَایَسْاءَ مُ الْانسان من دُعاء الخَیر:

اس میں (لَایَسْاءَ مُ) نفی فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب، (اَلْاِنْسَانُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً فاعل، (مِنْ) حرفِ جار مبنی بر سکون، (دُعَـاءِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مصدر مضاف، (اَلْخَیْرِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً منصوب معنیً بنا بر مفعولیت مضاف الیہ، (دُعَاءِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (لَایَسْاءَ مُ) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

من دعائه الخیر: اس میں (مِنْ) حرفِ جار مبنی بر سکون، (دُعَاءِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مصدر مضاف، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مرفوع معنیً بنا بر فاعلیت مبنی بر کسر راجع بسوئے اَلْاِنْسَانُ، (اَلْخَیْرِ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول بہ، (دُعَاءِ) مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور مفعول بہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (لَایَسْاءَ مُ الْاِنْسَانُ) مقدر کا، جس میں (لَایَسْاءَ مُ) نفی فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب، (اَلْاِنْسَـانُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً فاعل، (لَایَسْـاءَ مُ) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

قوله: اعلم انّ ھٰذہِ الصّور جاریة فی مصدر الفعل المتعدّی: اس میں (اِعْلَمْ) فعل امر حاضر معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد مذکر حاضر، اس میں (اَنْتَ) پوشیدہ

جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون، (تَـــا) مفتوحہ علامت خطاب مذکر مبنی بر فتح، (اَنَّ) حرفِ مشبّہ بالفعل موصولِ حرفی مبنی بر سکون، (هَـــا) حرفِ تنبیہ مبنی بر سکون، (ذِہٖ) اسمِ اشارہ مبنی بر سکون، منصوب محلاً موصوف، (اَلصُّوَرَ) جمع مکسر منصرف منصوب لفظاً صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر اسمِ اَنَّ۔

سوال: (هٰذِہٖ) مفرد مؤنث ہے، اور (اَلـــصُّـوَرَ) جمع تو موصوف، اور صفت میں باعتبار افراد و جمع مطابقت نہ رہی؟

جواب: (اَلصُّوَرَ) بتاویل (اَلْجَمَاعَةُ) ہے، اور وہ مفرد مؤنث تو مطابقت ہوگئی۔

(جَارِيَةٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مؤنث، اس میں (هِيَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ اَنَّ، (فِیْ) حرفِ جار مبنی بر سکون، (مَـصْدَرِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف، (اَلْـفِـعْـلِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً موصوف، (اَلْـمُـتَـعَـدِّیْ) میں (ال) حرفِ تعریف مبنی بر سکون، (مُتَـعَـدِّیْ) اسمِ منقوص مجرور تقدیراً صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ، (مَـصْـدَرِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (جَـارِيَةٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر خبر، (اَنَّ) کا اسم اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر صلہ، (اَنَّ) موصولِ حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر مفعول بہ منصوب محلاً، (اِعْلَمْ) فعل امر حاضر اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

قوله: **و امَّا فی مصدَر الفعل اللّازم فصورَة و احدَة**: اس میں (و) حرفِ استیناف مبنی بر فتح، (اَمَّـــا) حرفِ شرط مبنی بر سکون فعل شرط محذوف لزوماً، (فِـــیْ) حرفِ جار مبنی بر سکون، (مَصْدَرِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف، (اَلْفِعْلِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً موصوف، (اَللَّازِمِ) میں (ال) حرفِ تعریف مبنی بر سکون، (لَازِمِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً صفت، (اَلْـــفِـعْـــلِ) موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ، (مَـصْـدَرِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَـابِتَةٌ) مقدر کا، (ثَـــابِتَةٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مؤنث، اس میں (هِـــيَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدائے مؤخر، (ثَـــابِتَةٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر مقدم، (فَا) جزائیہ مبنی بر فتح، (صُوْرَةٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً موصوف، (وَاحِدَةٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتدائے مؤخر، مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جزا، شرطِ

محذوف اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ مستانفہ ہوا۔

قوله: وهيَ ان يّضَاف الٰى الفَاعل: اس میں (و) حرفِ عطف یا استیناف مبنی بر فتح، (هِيَ) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے صُورَةٌ وَاحِدَةٌ، (اَنْ) ناصبہ موصولِ حرفی مبنی بر سکون، (يُضَافُ) فعل مضارع مجہول صحیح مجرد از ضمائر بارزہ منصوب لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مصدرُ الفعلِ اللّازم، (اِلٰى) حرفِ جار مبنی بر سکونِ مقدر، (اَلْفَاعِلِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (يُضَافُ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ، (اَنْ) ناصبہ موصولِ حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر خبر مرفوع محلاً، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

قوله: نحو اعجَبنی قعود زَید: میں (نَحْوُ) مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (اَعْجَبَنِي قُعُوْدُ زَيْدٍ) مراد اللّفظ مجرور تقدیراً مضاف الیہ، (نَحْوُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُهُ) مقدر کی، (مِثَالُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے مصدرِ لازم جو فاعل کی طرف مضاف ہو، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ اعجبنی قعود زَید: میں (اَعْجَبَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب، (نون) وقایہ مبنی بر کسر، (يَا) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر سکون، (قُعُوْدُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مصدر مضاف، (زَيْدٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مرفوع معنًی بنا بر فاعلیت مضاف الیہ، (قُعُوْدُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل، (اَعْجَبَ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

قوله: وفَاعل المصدَر لَايكون مستترًا: اس میں (و) حرفِ استیناف مبنی بر فتح، (فَاعِلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (اَلْمَصْدَرِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ، (فَاعِلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، (لَايَكُوْنُ) نفی فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً (فعلِ ناقص) صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا، (مُسْتَتِرًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل

مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم یَکُوْنُ، (مُسْتَتِرًا) اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر خبر، (لَا یَکُوْنُ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ صغریٰ ہو کر خبر مرفوع محلا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ کبریٰ ذات وجہین ہوا۔

قوله: ولاتیقدم معموله علیه: اس میں (و) حرف عطف مبنی بر فتح، (لَا یَتَقَدَّمُ) نفی فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظا صیغہ واحد مذکر غائب، (مَعْمُوْلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے اَلْمَصْدَر، (مَعْمُوْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل، (عَلٰی) حرف جار مبنی بر سکون، (هَا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلا مبنی بر کسر راجع بسوئے اَلْمَصْدَر، جار مجرور مل کر ظرف لغو، (لَا یَتَقَدَّمُ) فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔ ۱۲

دیو بندی نحودانی پر صدر العلماء کا علمی محاسبہ

(۱۶۲) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:۹۳' پر (وَیُذْکَرُ الْمَفْعُوْلُ مَنْصُوْبًا کَالْمِثَالِ الْمَذْکُوْرِ) کی ترکیب میں (کَالْمِثَالِ) کو (یُذْکَرُ) سے متعلق قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے، کما مرَّ غیر مرّةٍ۔

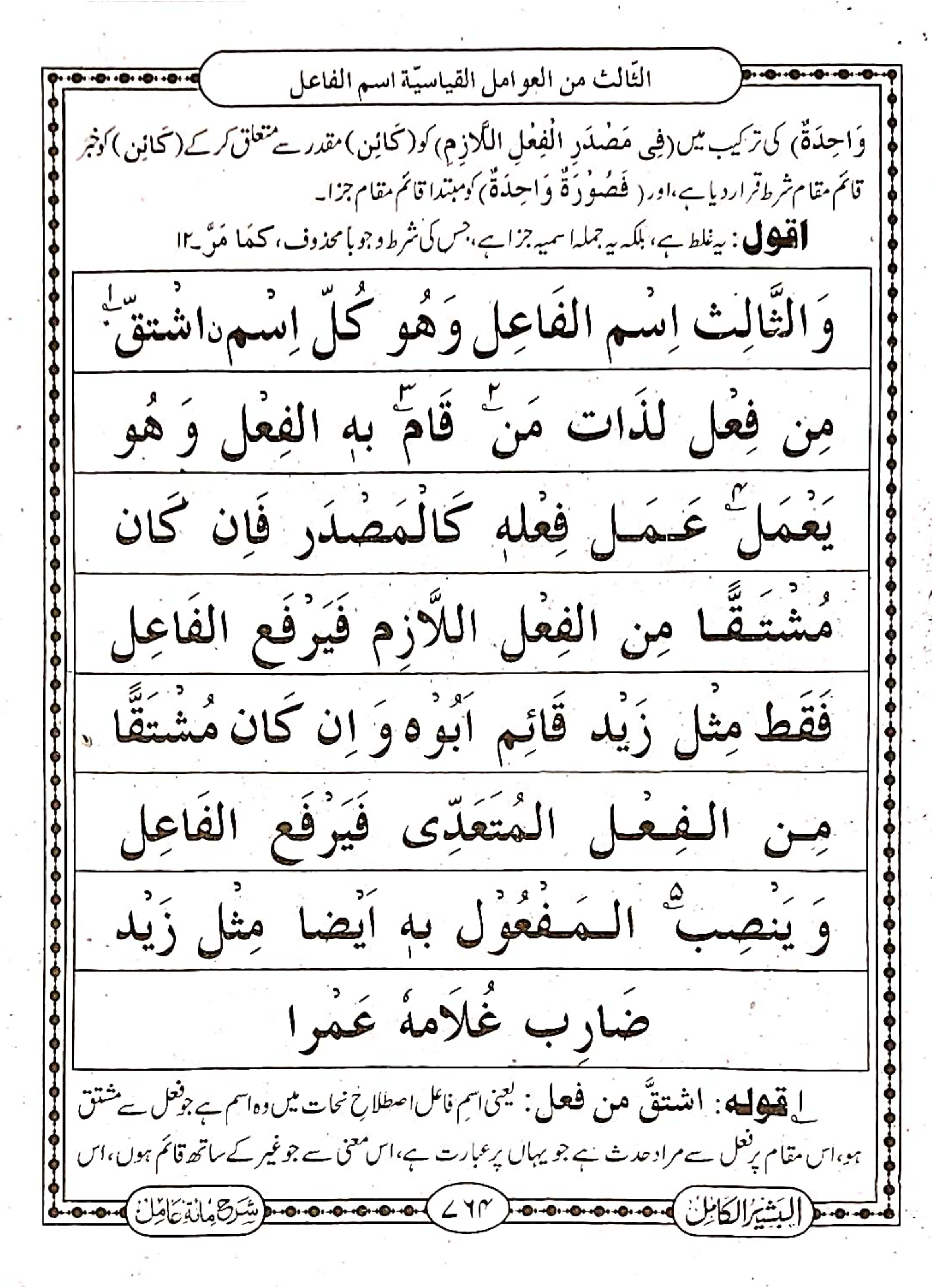
(۱۶۳) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:۹۴' پر (عَجِبْتُ مِنْ ضَرْبِ زَیْدٍ اَیْ مِنْ اَنْ یُّضْرَبَ زَیْدٌ) کی ترکیب میں (مِنْ ضَرْبِ زَیْدٍ) کو مفسَّر اور (مِنْ اَنْ یُّضْرَبَ زَیْدٌ) کو مفسِّر قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے، کَمَا مَرَّ، بلکہ یہ (اَیْ) تفسیر الجملہ بالجملۃ کے لیے ہے، اور (اَیْ) کے بعد (عَجِبْتُ) بقرینہ سابق محذوف ہے، مولوی 'الٰہی بخش' صاحب مرحوم نے بھی وہی ترکیب کی ہے، جو لائق اتباع نہیں۔

(۱۶۴) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:۹۵' پر (لَا یَسْاَمُ الْاِنْسَانُ مِنْ دُعَاءِ الْخَیْرِ اَیْ مِنْ دُعَائِهِ الْخَیْرِ) کی ترکیب میں بھی جار مجرور یعنی (مِنْ دُعَاءِ الْخَیْرِ) کو مفسَّر، اور (مِنْ دُعَائِهِ الْخَیْرِ) کو مفسِّر قرار دیا ہے۔

اقول: یہ بھی غلط، کَمَا مَرَّ، مولوی 'الٰہی بخش' صاحب مرحوم نے بھی ایسا ہی قرار دیا ہے، جو قابل اتباع نہیں۔

(۱۶۵) ﴿ایضاح العوامل﴾ اسی صفحہ پر (وَاَمَّا فِی الْمَصْدَرِ الْفِعْلِ اللَّازِمِ فَصُوْرَةٌ

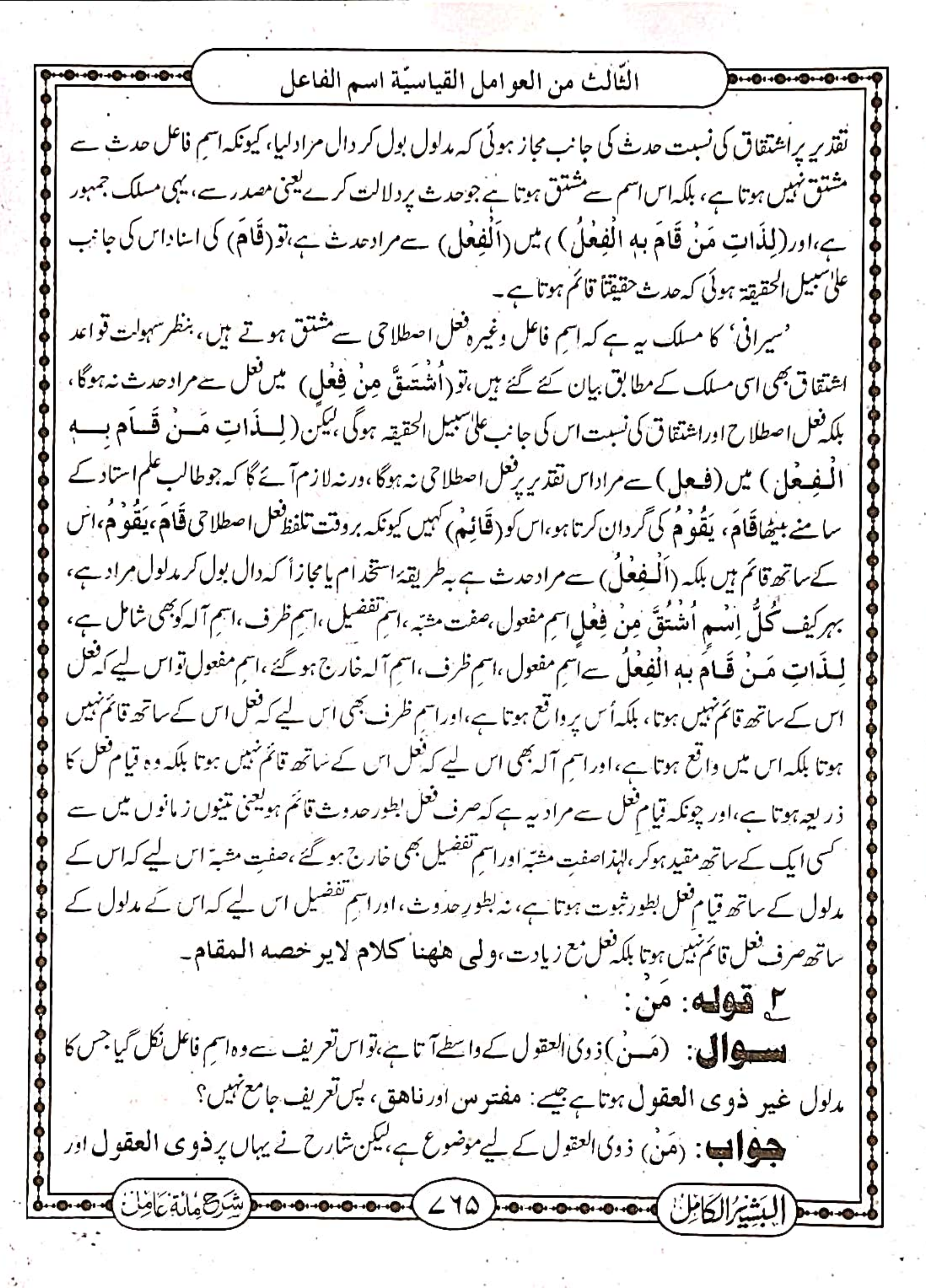


وَاحِدَةٌ) کی ترکیب میں (فِي مَصْدَرِ الْفِعْلِ اللَّازِمِ) کو (كَائِن) مقدر سے متعلق کر کے (كَائِن) کو خبر قائم مقام شرط قرار دیا ہے، اور (فَصُوْرَةٌ وَاحِدَةٌ) کو مبتدا قائم مقام جزا۔

اقول: یہ غلط ہے، بلکہ یہ جملہ اسمیہ جزا ہے، جس کی شرط و جوبا محذوف، كَمَا مَرَّ ۔۱۲

وَالثَّالِث اِسْم الفَاعِل وَهُو كُلّ اِسْمٍ اشْتُقَّ[1]
مِن فِعْل لِذَات مَنْ[2] قَامَ[3] بِهِ الفِعْل وَهُو
يَعْمَلُ[4] عَمَل فِعْلِهِ كَالْمَصْدَر فَاِن كَان
مُشْتَقًّا مِن الفِعْل اللَّازِم فَيَرْفَع الفَاعِل
فَقَط مِثْل زَيْد قَائِم اَبُوْه وَاِن كَان مُشْتَقًّا
مِن الفِعْل الْمُتَعَدِّى فَيَرْفَع الفَاعِل
وَيَنْصِبُ[5] الْمَفْعُوْل بِهِ اَيْضا مِثْل زَيْد
ضَارِب غُلَامُهُ عَمْرا

[1] **قوله**: اشتقّ من فعل: یعنی اسمِ فاعل اصطلاحِ نحات میں وہ اسم ہے جو فعل سے مشتق ہو، اس مقام پر فعل سے مراد حدث ہے جو یہاں پر عبارت ہے، اس معنی سے جو غیر کے ساتھ قائم ہوں، اس



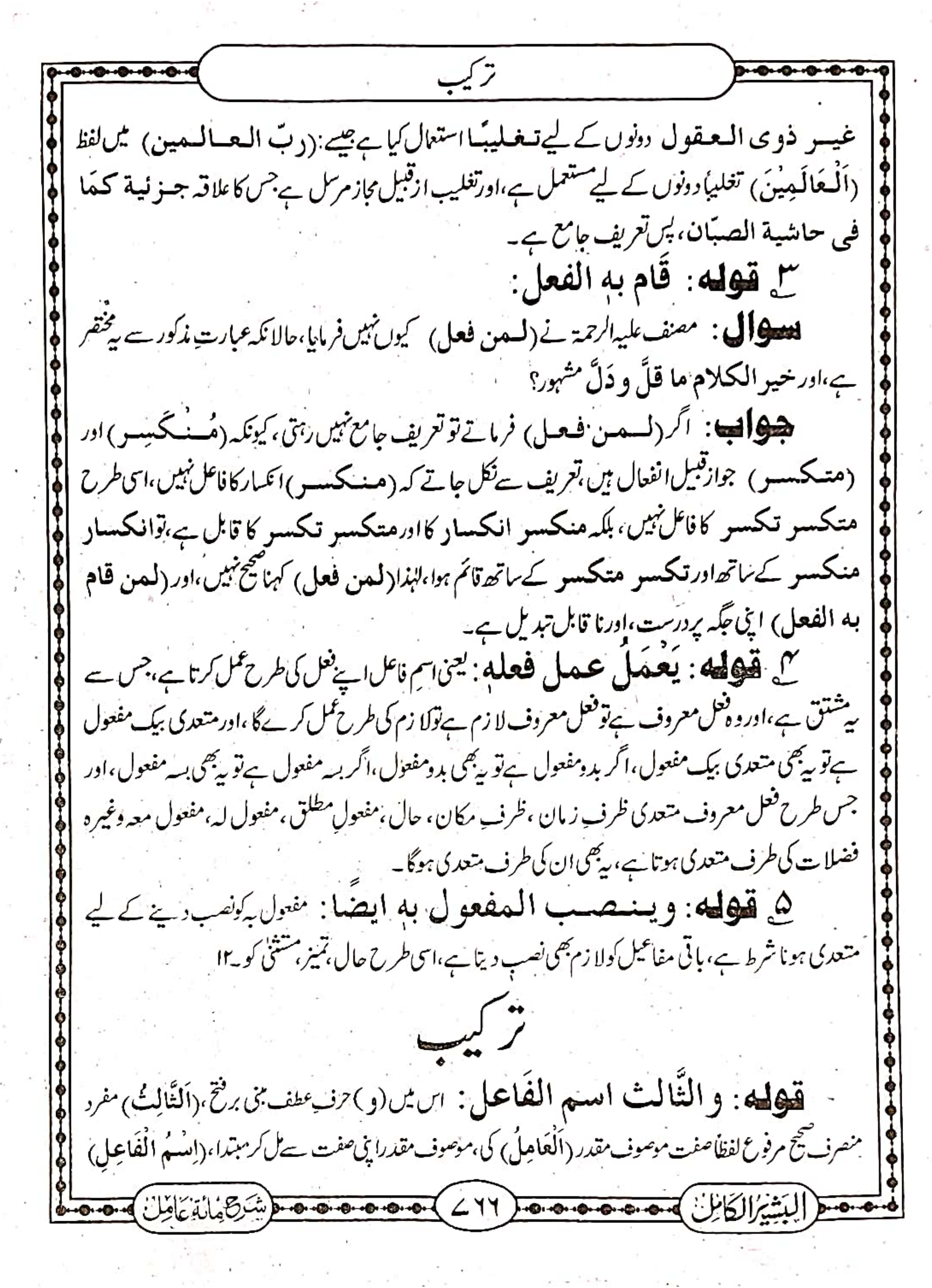
تقدیر پر اشتقاق کی نسبت حدث کی جانب مجاز ہوئی کہ مدلول بول کر دال مراد لیا، کیونکہ اسمِ فاعل حدث سے مشتق نہیں ہوتا ہے، بلکہ اس اسم سے مشتق ہوتا ہے جو حدث پر دلالت کرے یعنی مصدر سے، یہی مسلک جمہور ہے، اور (لِذَاتِ مَنْ قَامَ بِهِ الْفِعْلُ) میں (اَلْفِعْلُ) سے مراد حدث ہے، تو (قَامَ) کی اسناد اس کی جانب علیٰ سبیل الحقیقۃ ہوئی کہ حدث حقیقتاً قائم ہوتا ہے۔

'سیرانی' کا مسلک یہ ہے کہ اسمِ فاعل وغیرہ فعل اصطلاحی سے مشتق ہوتے ہیں، بنظر سہولت قواعد اشتقاق بھی اسی مسلک کے مطابق بیان کئے گئے ہیں، تو (اُشْتَقَّ مِنْ فِعْلٍ) میں فعل سے مراد حدث نہ ہوگا، بلکہ فعل اصطلاح اور اشتقاق کی نسبت اس کی جانب علیٰ سبیل الحقیقہ ہوگی، لیکن (لِذَاتِ مَنْ قَامَ بِهِ الْفِعْلُ) میں (فعل) سے مراد اس تقدیر پر فعل اصطلاحی نہ ہوگا، ورنہ لازم آئے گا کہ جو طالب علم استاد کے سامنے بیٹھا قَامَ، یَقُوْمُ کی گردان کرتا ہو، اس کو (قَائِمٌ) کہیں کیونکہ بروقت تلفظ فعل اصطلاحی قَامَ، یَقُوْمُ، اس کے ساتھ قائم ہیں بلکہ (اَلْفِعْلُ) سے مراد حدث ہے بہ طریقۂ استخدام یا مجازاً کہ دال بول کر مدلول مراد ہے، بہر کیف کُلُّ اِسْمٍ اُشْتُقَّ مِنْ فِعْلٍ اسمِ مفعول، صفت مشبّہ، اسمِ تفضیل، اسمِ ظرف، اسمِ آلہ کو بھی شامل ہے، لِذَاتِ مَنْ قَامَ بِهِ الْفِعْلُ سے اسمِ مفعول، اسمِ ظرف، اسمِ آلہ خارج ہو گئے، اسمِ مفعول تو اس لیے کہ فعل اس کے ساتھ قائم نہیں ہوتا، بلکہ اُس پر واقع ہوتا ہے، اور اسمِ ظرف بھی اس لیے کہ فعل اس کے ساتھ قائم نہیں ہوتا بلکہ اس میں واقع ہوتا ہے، اور اسمِ آلہ بھی اس لیے کہ فعل اس کے ساتھ قائم نہیں ہوتا بلکہ وہ قیام فعل کا ذریعہ ہوتا ہے، اور چونکہ قیامِ فعل سے مراد یہ ہے کہ صرف فعل بطور حدوث قائم ہو یعنی تینوں زمانوں میں سے کسی ایک کے ساتھ مقید ہو کر، لہٰذا صفتِ مشبّہ اور اسمِ تفضیل بھی خارج ہو گئے، صفتِ مشبّہ اس لیے کہ اس کے مدلول کے ساتھ قیامِ فعل بطور ثبوت ہوتا ہے، نہ بطورِ حدوث، اور اسمِ تفضیل اس لیے کہ اس کے مدلول کے ساتھ صرف فعل قائم نہیں ہوتا بلکہ فعل مع زیادت، ولی ههنا كلام لايرخصه المقام۔

۲ قوله: مَنْ:

سوال: (مَنْ) ذوی العقول کے واسطے آتا ہے، تو اس تعریف سے وہ اسمِ فاعل نکل گیا جس کا مدلول غیر ذوی العقول ہوتا ہے جیسے: مفترس اور ناھق، پس تعریف جامع نہیں؟

جواب: (مَنْ) ذوی العقول کے لیے موضوع ہے، لیکن شارح نے یہاں پر ذوی العقول اور



غیر ذوی العقول دونوں کے لیے تغلیبًا استعمال کیا ہے جیسے: (ربّ العالمین) میں لفظ (اَلْعَالَمِیْنَ) تغلیبًا دونوں کے لیے مستعمل ہے، اور تغلیب ازقبیل مجاز مرسل ہے جس کا علاقہ جزئیة کما فی حاشیة الصبّان، پس تعریف جامع ہے۔

۳ قوله: قَام بهٖ الفعل:

سوال: مصنف علیہ الرحمۃ نے (لمن فعل) کیوں نہیں فرمایا، حالانکہ عبارتِ مذکور سے یہ مختصر ہے، اور خیر الکلام ما قلَّ و دَلَّ مشہور؟

جواب: اگر (لمن فعل) فرماتے تو تعریف جامع نہیں رہتی، کیونکہ (مُنْکَسِر) اور (متکسر) جوازقبیل انفعال ہیں، تعریف سے نکل جاتے کہ (منکسر) انکسار کا فاعل نہیں، اسی طرح متکسر تکسر کا فاعل نہیں، بلکہ منکسر انکسار کا اور متکسر تکسر کا قابل ہے، توانکسار منکسر کے ساتھ اور تکسر متکسر کے ساتھ قائم ہوا، لہٰذا (لمن فعل) کہنا صحیح نہیں، اور (لمن قام به الفعل) اپنی جگہ پر درست، اور نا قابل تبدیل ہے۔

۴ قوله: يَعْمَلُ عمل فعلهٖ: یعنی اسمِ فاعل اپنے فعل کی طرح عمل کرتا ہے، جس سے یہ مشتق ہے، اور وہ فعل معروف ہے تو فعل معروف لازم ہے تو لازم کی طرح عمل کرے گا، اور متعدی بیک مفعول ہے تو یہ بھی متعدی بیک مفعول، اگر بدو مفعول ہے تو یہ بھی بدو مفعول، اگر بسہ مفعول ہے تو یہ بھی بسہ مفعول، اور جس طرح فعل معروف متعدی ظرف زمان، ظرفِ مکان، حال، مفعولِ مطلق، مفعول لہ، مفعول معہ وغیرہ فضلات کی طرف متعدی ہوتا ہے، یہ بھی ان کی طرف متعدی ہوگا۔

۵ قوله: وينصب المفعول به ايضًا: مفعول بہ کو نصب دینے کے لیے متعدی ہونا شرط ہے، باقی مفاعیل کو لازم بھی نصب دیتا ہے، اسی طرح حال، تمیز، مستثنیٰ کو۔۱۲

ترکیب

قوله: و الثَّالث اسم الفَاعل: اس میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اَلثَّالِثُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً صفت موصوف مقدر (اَلْعَامِلُ) کی، موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر مبتدا، (اِسْمُ الْفَاعِلِ)

جس کا جزوِ اوّل مرفوع لفظاً، اور جزوِ ثانی مشغول بااعراب سابق خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قوله: وهو كلّ اسم اشتقّ من فعل لذات من قام به الفعل: اس میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (هو) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اِسْمُ الْفَاعِلُ، (كُلُّ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (اِسْمٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً موصوف، (اُشْتُقَّ) فعل ماضی مجہول مبنی بر فتح واحد مذکر غائب، اس میں (هـو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف، (مِنْ) حرفِ جار مبنی بر سکون، (فِعْلٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو اوّل، (ل) حرفِ جار مبنی بر کسر، (ذَاتِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف، (مَنْ) اسم موصول مبنی بر سکون، (قَامَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب، (بَا) حرفِ جار مبنی بر کسر، (هَا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر کسر راجع بسوئے اسمِ موصول، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (اَلْفِعْلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً فاعل، (قَامَ) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ، (مَنْ) اسمِ موصول اپنے صلہ سے مل کر مضاف الیہ مجرور محلاً، (ذَاتِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو دوم، (اُشْتُقَّ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور دونوں ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صفت، (اِسْمٍ) موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ، (كُلُّ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قوله: وهو يعمل عمل فعله: اس میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (هو) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اِسْمُ الْفَاعِلِ، (يَعْمَلُ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا، (عَمَلَ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مصدر مضاف، (فِعْلِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مرفوع معنًی بنا بر فاعلیت مضاف الیہ مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر کسر راجع بسوئے اِسْمُ الْفَاعِلِ، (فِعْلِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ، (عَمَلَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعولِ مطلق نوعی، (يَعْمَلُ) فعل اپنے فاعل اور مفعولِ مطلق نوعی سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ صغریٰ ہو کر خبر، مرفوع محلاً، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ کبریٰ ذات وجہین ہوا۔

قوله: كالمصدر: میں (كَافْ) حرفِ جار مبنی بر فتح، (اَلْمَصْدَرِ) مفرد منصرف صحیح مجرور

لفظاً، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا، (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدائے مقدر، (ثَابِتٌ) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر مبتدائے مقدر، (ھو) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے عمل اسم الفاعل، مبتدائے مقدر اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

تنبیہ: (کَاف) حرفِ جار ہمیشہ ظرفِ مستقر ہوتا ہے، کماھی ذیني زادہ، (یَعْمَلُ) کا ظرف لغو قرار دینا درست نہیں۔

قولہ: فان کان مشتقًا من الفعل اللّازم فیرفع الفَاعل

فقط: اس میں (فَا) حرفِ تفصیل مبنی بر فتح، (اِنْ) حرفِ شرط مبنی بر سکون، (کَانَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم الفاعل، (مُشْتَقًّا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسمِ مفعول صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ کَانَ، (مِنْ) حرفِ جار مبنی بر سکون مقدر فتحہ موجودہ حرکتِ تخلص من السکونین، (اَلْفِعْلِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً موصوف، (اَللَّازِمِ) میں (ال) حرفِ تعریف مبنی بر سکون، (لَازِمِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (مُشْتَقًّا) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر خبر، (کَانَ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر شرط، (فَا) جزائیہ مبنی بر فتح، (یَرْفَعُ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ کَانَ، (اَلْفَاعِلَ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول بہ، (یَرْفَعُ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر جزا، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ مفصلہ ہوا۔

فقط: میں (فَا) فصیحہ مبنی بر فتح، (قَطْ) اسمِ فعل بمعنی (اِنْتَهِ) امر حاضر معروف مبنی بر سکون مبتدا، اس میں (اَنْتَ) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون قائم مقام خبر، (تَا) علامت خطاب مذکر مبنی بر فتح، (قَطْ) اسمِ فعل مبتدا اپنے فاعل قائم مقام خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوکر جزا، شرطِ محذوف اِذَا رَفَعْتَ بِهِ الْفَاعِلَ اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

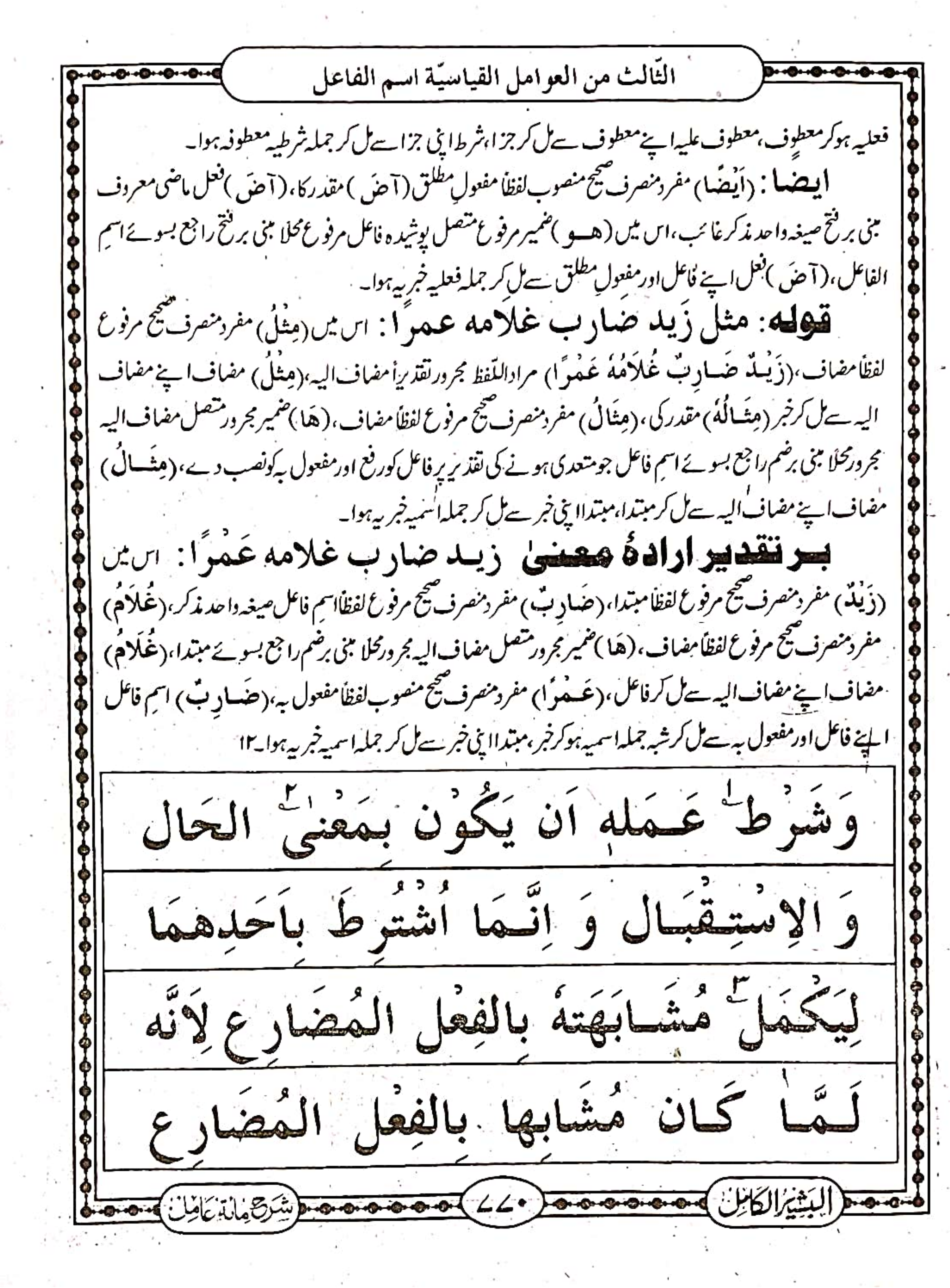
قولہ: مثل زید قائم ابوہ: میں (مِثْلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (زَيْدٌ

قَـائِمٌ اَبُوْہُ) مراداللفظ مجرور تقدیراً مضاف الیہ، (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُہٗ) مقدر کی، (مِثَالُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی برضم راجع بسوئے اسمِ فاعل لازم جو فاعل کو رفع دے، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ زَید قَائم اَبُوہ: میں (زَیْدٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مبتدا، (قَـائِمٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، (اَبُـوْ) اسمائے ستہ مکبرہ میں سے مرفوع بواو مضاف، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی برضم راجع بسوئے مبتدا، (اَبُوْ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل، (قَائِمٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

قوله: وإن كان مشتقًا من الفعل المتعدّى فيرفع الفاعل وينصب المفعول به ايضا: اس میں (و) حرفِ عطف مبنی برفتح، (اِنْ) حرفِ شرط مبنی برسکون، (کَانَ) فعل ماضی معروف مبنی برفتح صیغہ واحد مذکر غائب (فعلِ ناقص)، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع بسوئے اسم الفاعل، (مُشْتَقًّا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسمِ مفعول صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع بسوئے اسمِ کَانَ، (مِنْ) حرفِ جار مبنی برسکونِ مقدر فتحہ موجودہ حرکت تخلص من السکونین، (اَلْفِعْلِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً موصوف، (اَلْمُتَعَدِّیْ) میں (ال) حرفِ تعریف مبنی برسکون، (مُتَعَدِّیْ) اسمِ منقوص مجرور تقدیراً صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (مُشْتَقًّا) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف سے مل کر خبر، (کَانَ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط،

(فَا) جزائیہ مبنی برفتح، (یَرْفَعُ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بعامل معنوی صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع بسوئے اسمِ کَانَ، (اَلْفَاعِلَ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول بہ، (یَرْفَعُ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی برفتح، (یَنْصِبُ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع بسوئے اسمِ کَانَ، (اَلْمَفْعُوْلَ بِہٖ) جس کا جزءِ اوّل منصوب لفظاً جزءِ ثانی مشغول باعرابِ سابق مفعول بہ، (یَنْصِبُ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ



فعلیہ ہوکر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جزا،شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ معطوفہ ہوا۔

ایضا: (اَیْضًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعولِ مطلق (آضَ) مقدر کا، (آضَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ الفاعل، (آضَ) فعل اپنے فاعل اور مفعولِ مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

قوله: مثل زَيد ضَارب غلامه عمرًا: اس میں (مِثْلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (زَيْدٌ ضَارِبٌ غُلَامُهٗ عَمْرًا) مراد اللّفظ مجرور تقدیراً مضاف الیہ، (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُهٗ) مقدر کی، (مِثَالُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے اسمِ فاعل جو متعدی ہونے کی تقدیر پر فاعل کو رفع اور مفعول بہ کو نصب دے، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادهٔ معنیٰ زید ضارب غلامه عَمرًا: اس میں (زَيْدٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مبتدا، (ضَارِبٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، (غُلَامُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے مبتدا، (غُلَامُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل، (عَمْرًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول بہ، (ضَارِبٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔۱۲

وَشَرْطُ[1] عَمَلِهٖ اَنْ يَكُوْنَ بِمَعْنَى[2] الحَال
وَ الاِسْتِقْبَال وَ اِنَّمَا اُشْتُرِطَ بِاَحَدِهِمَا
لِيَكْمُلَ[3] مُشَابَهَتُهٗ بِالفِعْلِ المُضَارِع لِاَنَّه
لَمَّا كَانَ مُشَابِهًا بِالفِعْلِ المُضَارِع



بِحَسْبِ اللَّفْظِ فِی عَدَدِ الْحُرُوْف وَالحَرَکَات وَالسَّکَنَات(1) فَکَان حِیْنَئِذٍ مُشَابِهًا بِحَسْبِ الْمَعْنٰی اَیْضًا

ا قوله: شرط عمله: یہ بھی شرط ہے کہ (مصغّر) نہ ہو، اور (موصوف) نہ ہو، کیونکہ مصغّر اور موصوف ہونا علامت اسم ہے جس کی وجہ سے فعل مضارع کے ساتھ اسمِ فاعل کی مشابہت کمزور پڑ جاتی ہے، اور اسمِ فاعل کا عمل اسی مشابہت پر مبنی ہے لیکن مصغّر اور موصوف نہ ہونا اس اسمِ فاعل کے عمل کے واسطے شرط ہے جو الف لام اسمی سے مجرد ہو، معرّف بالف لام اسمی کے لیے شرط نہیں، وہ مصغّر اور موصوف ہونے کے باوجود عمل کرے گا، کیونکہ وہ فی الحقیقت فعل ہے، صیغۂ اسم کی جانب عدول اس لیے ہوا کہ فعل پر الف لام اسمی کا دخول اہل عرب مکروہ سمجھتے ہیں، کیونکہ وہ صورتاً الف لام حرفی کے مشابہ ہے جو فعل پر داخل نہیں ہوتا، شارح علیہ الرحمۃ کے ظاہر کلام سے یہ مفہوم ہوتا ہے کہ بمعنی حال یا استقبال ہونا مطلقاً عمل کے لئے شرط ہے، خواہ وہ عمل نصب ہو، یا رفع لیکن تحقیق یہ ہے کہ بمعنی حال یا استقبال ہونا مفعول بہ کو نصب دینے کے لیے شرط ہے، مفعول فیہ، جار مجرور، مفعولِ مطلق، مفعولِ لہٗ، مفعولِ معہٗ وغیرہ میں عمل کرنے کے لیے شرط نہیں، اور رفع فاعل کے بارے میں اختلاف ہے، 'ابن جنّی'، اور 'شلوبین' نے کہا کہ فاعلِ ظاہر کو رفع دینے کے لیے شرط ہے، 'ابن عصفور' نے اختیار کیا کہ شرط نہیں، یہی 'سیبویہ' کے کلام سے ظاہر ہوتا ہے، امام 'سیوطی' نے فرمایا کہ یہی اصح بھی ہے لیکن اعتماد شرط ہے، اسی پر جمہور ہیں، اور فاعل مضمر مستتر کو رفع دینے کے لئے باتفاق بمعنی حال یا استقبال ہونا شرط نہیں، فاعل مضمر بارز میں اختلاف ہے، 'ابن طاہر'، 'ابن خروف' کے نزدیک شرط ہے، دوسروں کے نزدیک شرط نہیں، بلکہ 'ابن عصفور' نے عدمِ شرط پر اتفاق نقل کیا ہے۔

۲ قوله: بمعنی الحال والاستقبال:

سوال: آیت کریمہ: (وَكَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيْدِ) میں (بَاسِطٌ) اسمِ فاعل نہ

بمعنی حال ہے، نہ بمعنی استقبال، بلکہ بمعنی ماضی ہے، حالانکہ (ذِرَاعَیْہِ) مفعول بہ کو نصب دے رہا ہے، تو یہ کہنا کہ مفعول بہ کو نصب دینے کے لیے بمعنی حال یا استقبال ہونا ضروری ہے، درست نہ ہوا؟

جواب: اسمِ فاعل کا بمعنی حال ہونا عام ہے کہ تحقیقاً ہو یا حکایۃً، تحقیقاً کے معنی تو ظاہر ہیں، اور حکایۃً کے معنی یہ کہ متکلم فعل ماضی کو زمانہ حال میں واقع فرض کرے، جیسے آیت کریمہ: (فَلِمَ تَقْتُلُوْنَ اَنْبِيَاءَ اللّٰهِ مِنْ قَبْلُ) میں کہ (مِنْ قَبْلُ) اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ قتل انبیاء زمانۂ ماضی میں واقع ہوا ہے، پھر بھی اس کو (تَقْتُلُوْنَ) بصیغۂ حال حکایۂ حال ماضیہ کے ماتحت تعبیر فرمایا، اور یہ فرض اس فعل میں واقع ہوتا ہے جو مستغرب ہو، گویا متکلم اس فعل ماضی کو زمانۂ تکلم میں حاضر کرتا ہے، تا کہ مخاطب اس کو تصور کر کے تعجب کریں، اسی طرح (بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ) میں (بَاسِطٌ) اسمِ فاعل بطور حکایۃ بمعنی حال ہے۔

۳؎ **قوله: ليكمل مشابهته الخ**: نیز اس لیے کہ اگر اسمِ فاعل زمانہ میں مضارع کے مخالف ہو تو اس کی فعل مضارع کے ساتھ مشابہت معنوی کمزور پڑ جائے گی، چونکہ یہ دلیل کتاب میں ذکر کردہ دلیل سے مستنبط ہو سکتی تھی، اس لیے شارح علیہ الرحمۃ نے دلیل کتاب پر اکتفا فرمایا۔۱۲

(1) **والسكنات**: حرکات کی موافقت کے پیش نظر بصیغۂ جمع تعبیر کیا ہے، ورنہ مضارع کے صیغۂ واحد غائب میں تین سکون نہیں ہوتے، اور اعتبار اسی کا ہے، ایک سکون ہوتا ہے جیسے مجرد میں، یا دو جیسے مزید وغیرہ میں۔۱۲

ترکیب

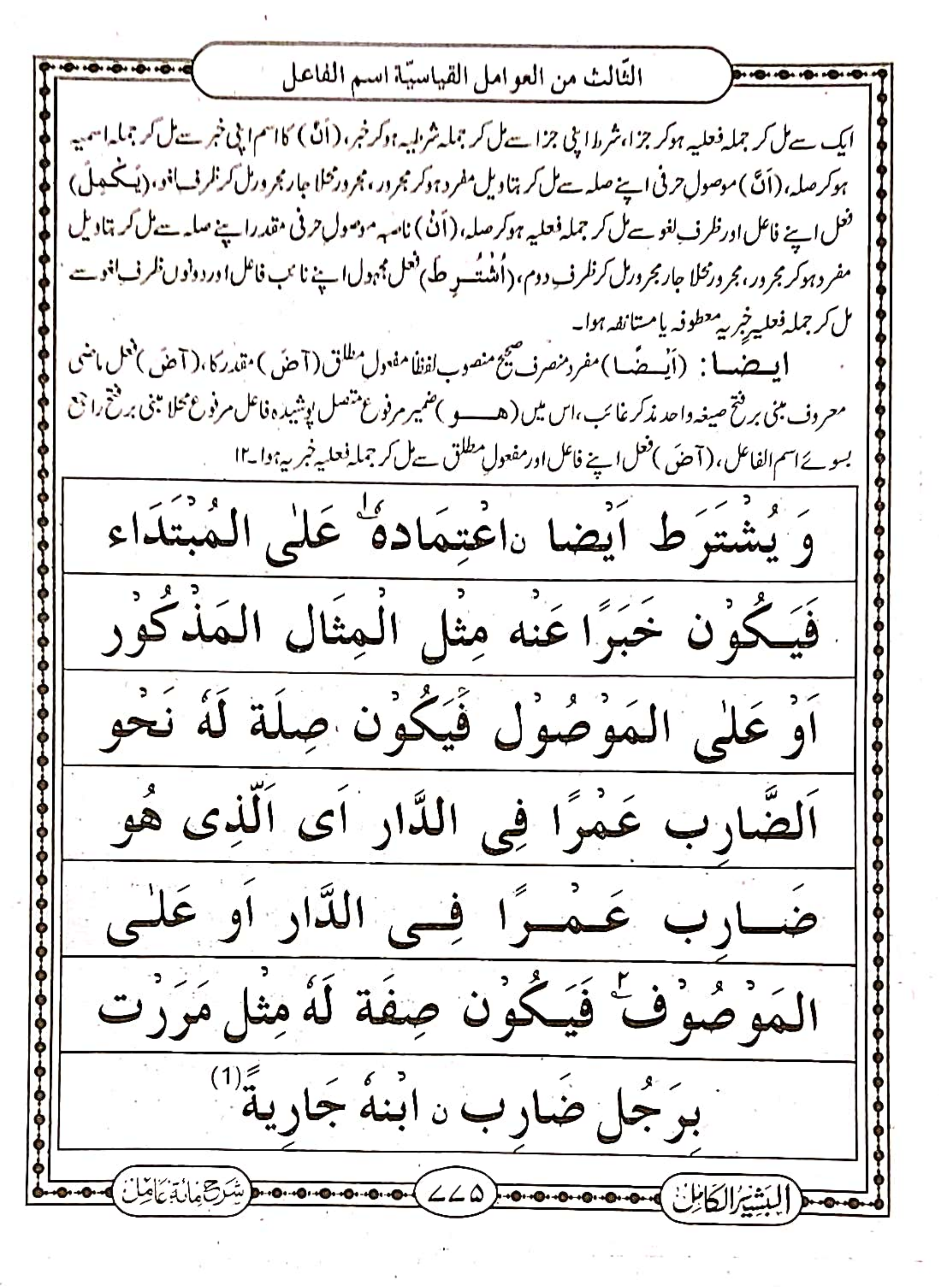
قوله: و شرط عمله اَنْ يكون بمعنى الحال و الاستقبال: اس میں (و) حرفِ عطف، یا استیناف مبنی بر فتح، (شَرْطُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (عَمَلِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ مصدر مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مرفوع معنًی بنا بر فاعلیت مبنی بر کسر راجع بسوئے اِسْمُ الْفَاعِل، (عَمَلِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ، (شَرْطُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، (اَنْ) ناصبہ موصولِ حرفی مبنی بر سکون، (يَكُوْنَ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ (فعل ناقص) منصوب لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اِسْمُ الفَاعِل، (بَا) حرفِ جار مبنی بر کسر، (مَعْنٰى) اسمِ مقصور

مجرور لتقدیر امضاف، (اَلْحَالِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف علیہ، (اَوْ) حرف عطف مبنی بر سکون، (اَلْاِسْتِقْبَالِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ، (مَعْنٰی) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتًا) مقدر کا، (ثَابِتًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم (یَکُوْنَ)، (ثَابِتًا) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر خبر، (یَکُوْنَ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ، (اَنْ) ناصبہ موصولِ حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر خبر مرفوع محلاً، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

قولہ: و انّما اشترط باحدهما ليكمل مشابهته بالفعل المضارع لانّه لمّا كان مشابهًا بالفعل المضارع بحسب اللّفظ فى عدد الحروف والحركات والسّكنات فكان حينئذٍ مشابهًا بحسب المعنى ايضا: اس میں (و) حرفِ عطف یا استیناف مبنی بر فتح، (اِنَّ) حرفِ مشبہ بالفعل مبنی بر فتح مکفوف عن العمل، (مَا) کافہ مبنی بر سکون، (اُشْتُرِطَ) فعل ماضی مجہول مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے عَمَلِہٖ، (بَا) حرفِ جار مبنی بر کسر، (اَحَدِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف، (هُمَا) میں (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر کسر راجع بسوئے حال واستقبال، (م) حرفِ عماد مبنی بر فتح، (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون، (اَحَدِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو اوّل، (ل) حرفِ جار مبنی بر کسر، اس کے بعد (اَنْ) ناصبہ موصولِ حرفی مقدر مبنی بر سکون، (یَکْمِلَ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ منصوب لفظاً، باَنْ مقدر صیغہ واحد مذکر غائب، (مُشَابَهَةُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مصدر مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مرفوع معنیً بنا بر فاعلیت مبنی بر ضم راجع بسوئے اسم الفاعل، (بَا) حرفِ جار زائد مبنی بر کسر، (اَلْفِعْلِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً منصوب معنیً موصوف، (اَلْمُضَارِعِ) میں (ال) حرفِ تعریف مبنی بر سکون، (مُضَارِعِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مفعول بہ، (مُشَابَهَةُ) مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور مفعول بہ سے مل کر فاعل، (ل) حرفِ جار مبنی بر کسر، (اَنَّ) حرفِ مشبہ بالفعل موصولِ حرفی مبنی بر فتح، (هَا) ضمیر منصوب متصل

اسم منصوب محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے اسم الفاعل، (لَمَّا) حرف شرط نزد بعض، اور ظرف زمان متضمن معنی شرط نزد بعض دیگر، اس تقدیر پر جواب کا مفعول فیہ ہوتا ہے، یہ اعجب کلمات سے ہے کہ جب ماضی پر داخل ہوتو ظرف ہوتا ہے، اور جب مضارع پر داخل ہوتو حرف، اور جب دونوں پر نہ ہوتو بمعنی (اِلَّا) جیسے آیت میں (اِنْ کُلُّ نَفْسٍ لَمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ) كذافي كليات ابى البقاء، (كَانَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (فعلِ ناقص)، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ اَنَّ، (مُشَابِهًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ کَانَ، (بَا) حرفِ جار زائد مبنی بر کسر، (اَلْفِعْلِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً منصوب معنًی موصوف، (اَلْمُضَارِعِ) میں (ال) حرفِ تعریف مبنی بر سکون، (مُضَارِعِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مفعول بہ، (بَا) حرفِ جار مبنی بر کسر، (حَسْبِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف، (اَللَّفْظِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو اوّل، (فِيْ) حرفِ جار مبنی بر سکون، (عَدَدِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف، (اَلْحُرُوْفِ) جمع مکسر منصرف مجرور لفظاً معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اَلْحَرَكَاتِ) جمع مؤنث سالم مجرور لفظاً معطوف، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اَلسَّكَنَاتِ) جمع مؤنث سالم مجرور لفظاً معطوف، (اَلْحُرُوْفِ) معطوف علیہ اپنے دونوں معطوفات سے مل کر مضاف الیہ، (عَدَدِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو دوم، (مُشَابِهًا) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور دونوں ظرفِ لغو سے مل کر خبر، (كَانَ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر شرط،

(فَا) جزائیہ مبنی بر فتح، (كَانَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح (فعلِ ناقص) صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ کَانَ، (حِيْنَ) ظرفِ زمان منصوب لفظاً مضاف، (اِذْ) ظرفِ زمان مجرور محلا مبنی بر سکون مقدر مضاف، (ٍ) تنوین عوض مضاف الیہ كَانَ الْاَمْرُ كَذٰلِكَ، (اِذْ) مضاف اپنے عوض مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ، (حِيْنَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ، (مُشَابِهًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ كَانَ، (بَا) حرفِ جار مبنی بر کسر، (حَسْبِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف، (اَلْمَعْنٰى) اسمِ مقصور مجرور تقدیراً مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (مُشَابِهًا) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر خبر، (كَانَ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر اور دونوں مفعول فیہ یا



ایک سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہو کر خبر، (انّ) کا اسم اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر صلہ، (انّ) موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر مجرور، مجرور محلا جار مجرور مل کر ظرف لغو، (یکمل) فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ، (انْ) ناصبہ موصول حرفی مقدر اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر مجرور، مجرور محلا جار مجرور مل کر ظرف دوم، (اُشْتُرِطَ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور دونوں ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

ایضا: (اَیْضًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا مفعول مطلق (آضَ) مقدر کا، (آضَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم الفاعل، (آضَ) فعل اپنے فاعل اور مفعولِ مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔۱۲

وَ يُشْتَرَط اَيْضا ۞ اِعْتِمَادُهٗ[1] عَلٰى الْمُبْتَدَاء

فَيَكُوْن خبرًا عَنْه مِثْل الْمِثَال الْمَذْكُوْر

اَوْ عَلٰى الْمَوْصُوْل فَيَكُوْن صِلَةً لَهٗ نَحْو

اَلضَّارِب عَمْرًا فِي الدَّار اى اَلّذِى هُوَ

ضَارِب عَمْرًا فِى الدَّار اَو عَلٰى

الْمَوْصُوْف[2] فَيَكُوْن صِفَةً لَهٗ مِثْل مَرَرْت

بِرَجُل ضَارِب ۞ ابْنُهٗ جَارِيَةً(1)

۱ **قولہ: اعتمادہٗ**: اعتماد بمعنی تکیہ کردن چھ امورِ مذکورہ میں سے کسی ایک پر اعتماد کرنے کے یہ معنی ہیں کہ ان میں سے کوئی ایک اسمِ فاعل سے پیشتر ہو، شرط اعتماد کی وجہ یہ ہے کہ اعتماد سے اسمِ فاعل کی فعل کے ساتھ مشابہت قوی ہوجاتی ہے، چنانچہ جیسے فعل مسند ہوتا ہے، اسی طرح اسمِ فاعل بھی، مبتدا، موصوف، ذوالحال، اسمِ موصول کے بعد مسند ہوتا ہے، اور حرفِ نفی اور حرفِ استفہام کے بعد واقع ہونے سے مشابہت اس لئے قوی ہوجاتی ہے کہ ان دونوں کے بعد اکثر و بیشتر فعل واقع ہوا کرتا ہے، اور قوّتِ مشابہت کا اعتبار اس بات پر تنبیہ کرنے کے لیے کیا گیا کہ اسمِ فاعل کا مرتبہ عمل میں فعل سے پست ہے، اور عمل میں وہ فعل کی فرع ہے، پس ابتداءً (ضَارِبٌ زَيْدٌ عَمْرًا) کہنا جائز نہیں، کیونکہ اعتماد مفقود ہے، جو عمل کے لیے شرط تھا، (اِذَا فَاتَ الشَّرْطُ فَاتَ الْمَشْرُوْطُ) یہ شرط اعتماد 'سیبویہ' اور 'بصریین' کے نزدیک ہے، 'اخفش' اور 'کوفیین' کے نزدیک شرط نہیں، لہٰذا مثالِ مذکوران کے نزدیک جائز ہے۔

۲ **قولہ: الموصوف**: مذکور ہو جیسے: مثالِ کتاب میں، یا مقدر جیسے:

كناطح صخرة يومًا ليوهنها   فلم يضرها واذهى قرنه الوعلُ

میں (ناطح) اسمِ فاعل کا موصوف (وعل) بروزن (کتف) بمعنی جنگلی بوک، اور (ذهب) بقرینۂ مصرع ثانی مقدر ہے، اور جیسے آیت کریمہ: (مُخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ) میں (مُخْتَلِفٌ) اسمِ فاعل کا موصوف (عسل) مقدر ہے، اور جیسے: (يَاطَالِعًا جَبَلًا) میں (طَالِعًا) اسمِ فاعل کا موصوف (رَجُلًا) مقدر ہے۔۱۲

(1) جارية: بمعنی کنیز اس کی جمع جواری۔۱۲

ترکیب

قولہ: ويشترط ايضا اعتماده على المبتداء: اس میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (يُشْتَرَطُ) فعل مضارع مجہول صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب، (اِعْتِمَادُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مصدر مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مرفوع معنیً بنا بر فاعلیت مبنی بر ضم راجع بسوئے اسم الفاعل، (عَلٰى) حرفِ جار مبنی بر سکونِ مقدر، (اَلْمُبْتَدَاءِ) مفردِ منصرف صحیح مجرور لفظاً، جار مجرور مل کر معطوف علیہ،

او علی الموصول: (اَوْ) حرفِ عطف مبنی بر سکون، (عَلٰی) حرفِ جار مبنی بر سکونِ مقدر، (اَلْمَوْصُوْلِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً، جار مجرور مل کر معطوف،

او علی الموصوف: (اَوْ) حرفِ عطف مبنی بر سکون، (عَلٰی) حرفِ جار مبنی بر سکونِ مقدر، (اَلْمَوْصُوْفِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً، جار مجرور مل کر معطوف،

او علی ذی الحال: (اَوْ) حرفِ عطف مبنی بر سکون، (عَلٰی) حرفِ جار مبنی بر سکون، (ذِیْ) اسمائے ستہ مکبّرہ سے مجرور بیا مضاف، (اَلْحَالِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر معطوف،

او علی حرف النفی: (اَوْ) حرفِ عطف مبنی بر سکون، (عَلٰی) حرفِ جار مبنی بر سکون، (حَرْفِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف، (اَلنَّفْیِ) مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح مجرور لفظاً معطوف علیہ،

او الاستفهام: (اَوْ) حرفِ عطف مبنی بر سکون، (اَلْاِسْتِفْهَامِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف، (اَلنَّفْیِ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ، (حَرْفِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر معطوف، (عَلَی الْمُبْتَدَاءِ) معطوف علیہ اپنے تمام معطوفات سے مل کر ظرف لغو اوّل،

بان یکون قبله حرف النفی او الاستفهام: اس میں (بَا) حرفِ جار مبنی بر کسر، (اَنْ) ناصبہ موصول حرفی مبنی بر سکون، (یَکُوْنَ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ منصوب لفظاً (فعلِ تام) صیغہ واحد مذکر غائب، (قَبْلَ) ظرفِ زمان معرب منصوب لفظاً مضاف، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے اسم الفاعل، (قَبْلَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ، (حَرْفُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (اَلنَّفْیِ) مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح مجرور لفظاً معطوف علیہ، (اَوْ) حرفِ عطف مبنی بر سکونِ مقدر کسرۂ موجودہ حرکت تخلص من السکونین، (اَلْاِسْتِفْهَامِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ، (حَرْفِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل، (یَکُوْنَ) فعل تام اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ، (اَنْ) ناصبہ موصولِ حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر مجرور محلاً، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو دوم بنظر حرف النفی اور الاستفہام، (اِعْتِمَادُ) مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور ظرفِ لغو اوّل اور دوم سے مل کر نائب فاعل، (یُشْتَرَطُ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

ایضًا: (اَیْضًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعولِ مطلق (آضَ) مقدر کا، (آضَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم الفاعل، (آضَ) فعل اپنے فاعل اور مفعولِ مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

قوله: فیکون خبرًا عنه: اس میں (فَا) فصیحہ مبنی بر فتح، (یَکُوْنُ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً (فعلِ ناقص) صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم الفاعل، (خَبَرًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً موصوف، (عَنْ) حرفِ جار مبنی بر سکون، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے اَلْمُبْتَدَاء، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتًا) مقدر کا، (ثَابِتًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف، (ثَابِتًا) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر صفت، (خَبَرًا) موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر، (یَکُوْنُ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر جزا، شرطِ محذوف اِذَا اِعْتَمَدَ عَلَى الْمُبْتَدَاءِ اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

تنبیہ: (عنه) کو ظرفِ لغو قرار دینا خواہ (خَبَرًا) کا، یا (یَکُوْنُ) کا درست نہیں، اوّل کا اس لیے کہ یہاں پر (خَبَر) سے اصطلاحی معنی مراد ہیں، لغوی نہیں، اور (عَنْ) لغوی معنی کا صلہ آتا ہے، دوم کا اس لیے کہ (عَنْ) اس کا صلہ آتا ہی نہیں، ہاں (خَبَرًا) میں لغوی معنی کا لحاظ کرتے ہوئے (عَنْہ) کو اس کا ظرفِ لغو قرار دے سکتے ہیں، کما فی ذینی زادہ۔

قوله: مثل المثال المذکور: اس میں (مِثْلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (اَلْمِثَالِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً موصوف، (اَلْمَذْکُوْرِ) میں (ال) بمعنی (اَلَّذِیْ) اسمِ موصول مبنی بر سکون، (مَذْکُوْرِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً اسمِ مفعول صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ موصول، (مَذْکُوْرِ) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر صلہ، اسمِ موصول اپنے صلہ سے مل کر صفت، (اَلْمِثَالِ) موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ، (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مبتدا مقدر (ھو) کی، وہ ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ فاعل معتمد بر مبتدا، (ھو) مبتدا مقدر اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

قوله: فیکون صلة لهٗ: اس میں (فَا) فصیحہ مبنی بر فتح، (یَکُوْنُ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً عامل معنوی (فعلِ ناقص) صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (ھُــوَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ فاعل، (صِـلَـةً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً موصوف، (ل) حرفِ جار مبنی بر فتح، (هَـا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے الموصول، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَـابِتَةً) مقدر کا، (ثَـابِتَةً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مؤنث، اس میں (ھِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف، (ثَابِتَةً) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر، (یَـکُـوْنُ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزاء، شرطِ محذوف اذا اعتمد علی الموصول اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

قوله: نحو الضّارب عمرًا فی الدّار ای الّذی هو ضارب عمرًا فی الدّار: اس میں (نَـحْوُ) مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (اَلضَّارِبُ عَـمْرًا فِی الدَّارِ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً معطوف علیہ یا مبدل منہ، (اَیْ) حرفِ تفسیر مبنی بر سکون، (اَلَّذِیْ هُوَ ضَارِبُ عَمْرًا فِی الدَّارِ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً عطف بیان یا بدل الکل، معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے مل کر یا مبدل منہ اپنے بدل الکل سے مل کر مضاف الیہ، (نَحْوُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُهٗ) مقدر کی، (مِثَالُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (هَـا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے اسمِ فاعل معتمد بر موصول، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادۂ معنی اَلضَّارِبُ عَـمْرًا فِی الدَّارِ: میں (اَلضَّارِبُ) میں (ال) بمعنی (اَلَّذِیْ) اسم موصول مبنی بر سکون، (ضَارِبُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ موصول، (عَـمْرًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول بہ، (ضَارِبُ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر صلہ، اسمِ موصول اپنے صلہ سے مل کر مبتدا، (فِیْ) حرفِ جار مبنی بر سکونِ مقدر، (اَلدَّارِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا، (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا، (ثَـابِتٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ

اسمیہ ہوکر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مِل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

اَلَّذِی هو ضارب عمرًا فی الدَّارِ: اس میں (اَلَّذِیْ) اسمِ موصول مبنی بر سکون مرفوع محلًا، (هو) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلًا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ موصول، (ضَارِبٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظًا اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هــو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلًا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا، (عَمْرًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظًا مفعول بہ، (ضَـارِبٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہوکر صلہ، (اَلَّـذِیْ) اسمِ موصول اپنے صلہ سے مل کر مبتدا، (فِـیْ) حرفِ جار مبنی بر سکونِ مقدر، (اَلـدَّارِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظًا، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَـابِـتٌ) مقدر کا، (ثَـابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظًا اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلًا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا، (ثَـابِتٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

قوله: فیکون صفة لَهُ: میں (فَا) فصیحہ مبنی بر فتح، (یَکُوْنُ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظًا (فعلِ ناقص) صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلًا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ فاعل، (صِفَةً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظًا موصوف، (ل) حرفِ جار مبنی بر فتح، (هَا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلًا مبنی بر ضم راجع بسوئے الموصوف، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَـابِتَةً) مقدر کا، (ثَـابِتَةً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظًا اسمِ فاعل صیغہ واحد مؤنث، اس میں (هِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلًا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف، (ثَـابِتَةً) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر صفت، (صِـفَةً) موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر، (یَـکُـوْنُ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر جزا، شرطِ محذوف (اِذَا اِعْتَمَدَ عَلَى الْمَوْصُوْفِ) اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

قوله: مثل مَررت برجل ضارب ن ابنه جَارية: اس میں (مِثْلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظًا مضاف، (مَـرَرْتُ بِرَجُلٍ ضَارِبٍ ن اِبْنُهٗ جَارِیَةً) مراد اللفظ مجرور تقدیراً مضاف الیہ، (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَـالُـهٗ) مقدر کی، (مِثَالُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظًا مضاف، (هَـا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلًا مبنی بر ضم راجع بسوئے اسمِ فاعل معتمد بر موصوف، (مِثَالُ) مضاف اپنے

مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ مَررت برَجل ضَارب ن ابنه جَارية:

اس میں (مَررْتُ) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد متکلم، اس میں (تَا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلا مبنی بر ضم، (بَا) حرف جار مبنی بر کسر، (رَجُلٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً موصوف، (ضَارِبٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر، (اِبْنُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے موصوف، (اِبْنُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل، (جَارِيَةً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول بہ، (ضَارِبٍ) اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر صفت، (رَجُلٍ) موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، (مَررْتُ) فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔۱۲

نحودانی پر صدر العلماء کا علمی محاسبہ

(۱۶۶) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:۹۶ پر (وَهُوَ يَعْمَلُ عَمَلَ فِعْلِهِ كَالْمَصْدَرِ) کی ترکیب میں (كَالْمَصْدَرِ) کو (يَعْمَلُ) سے متعلق کیا ہے۔

اقول: یہ غلط کہ (كَاف) جار کا متعلق عبارت میں مذکور نہیں ہوتا، كَمَا مَرَّ، بلکہ یہ ظرف مستقر ہو کر مبتدائے محذوف (هو) کی خبر ہے جس کا مرجع عمل اسم فاعل، مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم بھی (يَعْمَلُ) سے متعلق قرار دے گئے ہیں، جو قابل اتباع نہیں۔

(۱۶۷) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:۹۷ پر (لِيَكْمَلَ مُشَابَهَتُهُ بِالْفِعْلِ الْمُضَارِعِ) اور (لَمَّا كَانَ مُشَابِهًا بِالْفِعْلِ الْمُضَارِعِ) کی ترکیب میں (بَا) کو (مُشَابَهَة) اور (مُشَابِهًا) سے متعلق قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے کہ حرف جار زائد متعلق نہیں ہوتا، كَمَا مَرَّ غَيْرَ مَرَّةٍ، مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم بھی متعلق کر گئے ہیں، جو قابل اتباع نہیں۔

(۱۶۸) ﴿ایضاح العوامل﴾ اسی صفحہ پر (فَيَكُوْنُ خَبَرًا عَنْهُ) کی ترکیب میں (عَنْ) کو (يَكُوْنُ) سے متعلق قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے، بلکہ یہ ظرف مستقر ہو کر (خَبَرًا) کی صفت ہے، یا (خَبَرًا) کا ظرف لغو، كَمَا



فِی الفوائدُ الشَّافیَة، ص:۶۲۔

(۱۶۹) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:۹۸، پر (اَلضَّارِبُ عَمْرًا فِی الدَّارِ) کی ترکیب میں (ضَارِبُ عَمْرًا) کو جملہ فعلیہ خبریہ کر کے صلہ قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے، کیونکہ اسم فاعل وغیرہ صفات اپنے مرفوع سے مل کر جملہ نہیں ہوتے، اس لیے کہ ان میں اسناد تام نہیں ہوتی، بلکہ شبہ جملہ ہوتے ہیں، ''کافیہ'' اور اس کی شرح ''غایۃ التحقیق'' بحث تمیز میں ہے اوما ضاھا ھامن المضاھاۃ وھی المشابھۃ ای فیما شابہ الجملۃ الفعلیۃ وھو اسم الفاعل نحوالحوض ممتلی ماءً اواسم المفعول نحو الارض مفجرۃ عیونًا والصّفۃ المشبھۃ نحوزید حسن وجھًا او اسم التفضیل نحو زید افضل ابًا فانّ ھٰذہ الصّفات مع ضمائرھالیست بجملۃ لکن تشابھا لانھا منسوبۃ الٰی فاعلھا کما انّ الفعل منسوب الٰی فاعلہ۔۱۲

اَوْعَلٰی ذِی الحَال فَیَکُوْن حَالاً عَنْه مِثْل
مَرَرْت بِزَیْد رَاکِبا اَبُوْہ اَو عَلٰی حَرْف
النَّفْی اَو الاِسْتِفْهَام بِاَن یَکُوْن قَبْلَهٗ[۱] حَرْف
النَّفْی اَو الاِسْتِفْهَامْ[۲] مِثْل مَا قَائِم اَبُوْہ
وَ اَقَائِمٌ[۳] اَبُوْہ وَاِن فُقِدَفِی اِسْم الفَاعِل اَحَد
الشَّرْطَیْن المَذْکُوْرَیْن فَلاَ یَعْمَل[(1)] اَصْلاً[(2)]

ل **قوله: قبله حرف النفی** : حرفِ نفی ظاہراً ہو، جیسے: مثالِ کتاب میں، یا تاویلاً جیسے: اِنَّمَا قَائِمُ الزَّیْدَان کہ یہ (مَاقَائِمُ الزَّیْدَان) کی تاویل میں ہے، اور حرفِ نفی خواہ (مَا) ہو جیسے: مذکور ہوا، اور جیسے:

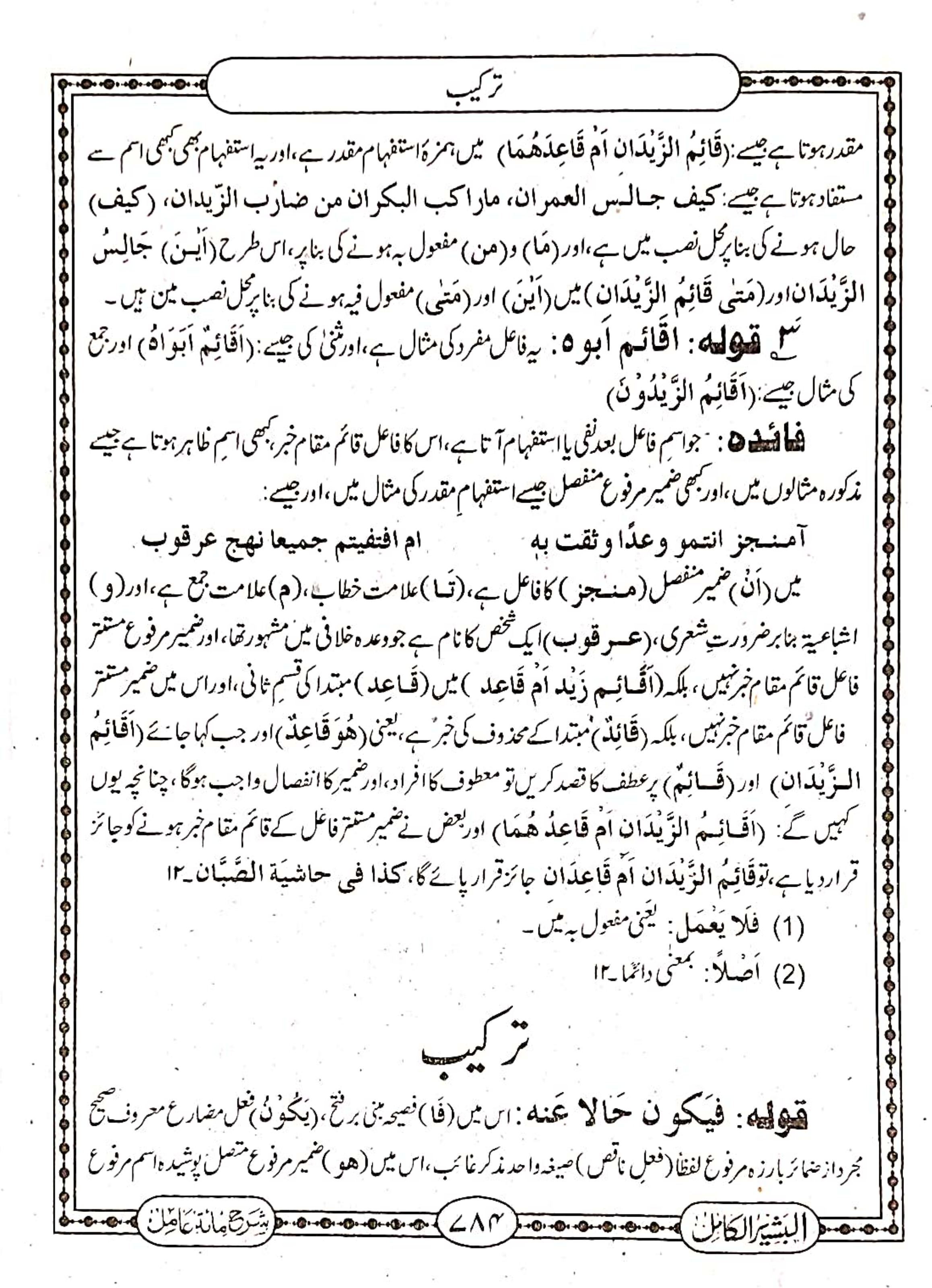
خَلیلیَّ ما وافٍ بعهدی انتما   اذالم تکونالی من اقاطع

یا (اِنْ) جیسے: (اِنْ قَائِمُ الزَّیْدَان) یا (لَا) جیسے: (لانولك ان تفعل) (نول) مصدر بمعنی (متناول) یہاں پر بمعنی متناول اسمِ مفعول ہے، اور (اَن تَفْعَلَ) اس کا نائب فاعل ہے، تو یہ مثال اسمِ مفعول مؤوّل کی ہوئی، نہ اسمِ فاعل کی، اور 'ابوحیّان' نے کہا کہ (نولك) مبتدا ہے، اور (اَنْ تَفْعَلَ) خبر، اور اس مقولے کے معنی یہ ہیں: (لَا ینبغی لك تناوله) کما فی حاشیة الصبّان، یہ (لَا) نافیہ غیر عاملہ اکثر و بیشتر مکرر آتا ہے، اور کبھی کبھی غیر مکرر جیسے اس مقولے میں، اور اسمِ فاعل کی مثال یہ ہے: (لَا قَائِمُ الزَّیْدَانِ) اور کبھی یہ نفی اسم سے مستفاد ہوتی ہے جیسے:

غیر لاهٍ عداك فاطّرح اللّهمّ   وولا تغترر بعارض سِلْم

اس کی ترکیب یوں ہوگی، (غیر) مضاف، (لاهٍ) اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، (عَدَا) مضاف، (ك) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل، (لاهٍ) اسمِ فاعل اپنے فاعل سے مل کر مضاف الیہ، (غیر) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا جو خبر سے بے نیاز ہے، اسی طرح (غَیْرُ قَائِمِ الزَّیْدَان) کی ترکیب، اور کبھی یہ نفی فعل سے مستفاد ہوتی ہے جیسے: (لَیْسَ قَائِمُ الزَّیْدَان)، اس کی ترکیب یہ ہے کہ (لَیْسَ) فعل ناقص، (قَائِمُ) اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، (اَلزَّیْدَان) فاعل، اسمِ فاعل اپنے فاعل سے مل کر اسم، (لَیْسَ) جو خبر سے بوجہ فاعل بے نیاز ہے، (لَیْسَ) اپنے اسم سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا، اسی طرح (مَا قَائِمُ الزَّیْدَان) کی، جب کہ یہ (مَا) حجازیہ ہو، جو اسم کو رفع اور خبر کو نصب کرتا ہے، اور اگر (مَا) تمیمیہ ہو جو غیر عامل ہے، تو ترکیب یوں کریں گے: (مَا) نافیہ، (قَائِمُ) اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر مبتدا کی قسمِ ثانی، (اَلزَّیْدَان) فاعل قائم مقام خبر مبتدا کی، قسمِ ثانی اپنے فاعل قائم مقام خبر سے مل کر جملہ اسمیہ یا فعلیہ ہوا علیٰ اختلافِ القولین، فاحفظ فانّه قد خفی علی الاذکیا وفضلا علی الاغنیاء کذافی الفوائد الشافیة علی اعراب الکافیة وغیرھا۔

۲ **قوله: او الاستفهام** : حرفِ استفہام کبھی ملفوظ ہوتا ہے، جیسے مثالِ کتاب میں، اور کبھی



مقدر ہوتا ہے جیسے: (قَائِمُ الزَّيْدَانِ اَمْ قَاعِدَهُمَا) میں ہمزۂ استفہام مقدر ہے، اور یہ استفہام بھی کبھی اسم سے مستفاد ہوتا ہے جیسے: کیف جالس العمران، ماراکب البکران من ضارب الزّیدان، (کیف) حال ہونے کی بنا پر محل نصب میں ہے، اور (مَا) و (من) مفعول بہ ہونے کی بنا پر، اس طرح (اَيْنَ جَالِسُ الزَّيْدَانِ اور (مَتٰى قَائِمُ الزَّيْدَانِ) میں (اَيْنَ) اور (مَتٰى) مفعول فیہ ہونے کی بنا پر محل نصب میں ہیں۔

۳ **قوله: اقائم ابوه:** یہ فاعل مفرد کی مثال ہے، اور مثنیٰ کی جیسے: (اَقَائِمٌ اَبَوَاهُ) اور جمع کی مثال جیسے: (اَقَائِمُ الزَّيْدُوْنَ)

فائده: جو اسم فاعل بعد نفی یا استفہام آتا ہے، اس کا فاعل قائم مقام خبر، کبھی اسمِ ظاہر ہوتا ہے جیسے مذکورہ مثالوں میں، اور کبھی ضمیر مرفوع منفصل جیسے استفہامِ مقدر کی مثال میں، اور جیسے:

آمـنـجز انتمو وعدًا وثقت به ام افتفيتم جميعا نهج عرقوب

میں (اَنْ) ضمیر منفصل (مـنـجز) کا فاعل ہے، (تَـا) علامت خطاب، (م) علامت جمع ہے، اور (و) اشباعیہ بنا بر ضرورتِ شعری، (عـرقوب) ایک شخص کا نام ہے جو وعدہ خلافی میں مشہور تھا، اور ضمیر مرفوع مستتر فاعل قائم مقام خبر نہیں، بلکہ (اَقَـائِـم زَيْد اَمْ قَاعِد) میں (قَـاعِد) مبتدا کی قسمِ ثانی، اور اس میں ضمیر مستتر فاعل قائم مقام خبر نہیں، بلکہ (قَائِدٌ) مبتدا کے محذوف کی خبر ہے، یعنی (هُوَقَاعِدٌ) اور جب کہا جائے (اَقَائِمُ الـزَّيْدَان) اور (قَـائِمٌ) پر عطف کا قصد کریں تو معطوف کا افراد، اور ضمیر کا انفصال واجب ہوگا، چنانچہ یوں کہیں گے: (اَقَـائِـمُ الزَّيْدَانِ اَمْ قَاعِدٌ هُمَا) اور بعض نے ضمیر مستتر فاعل کے قائم مقام خبر ہونے کو جائز قرار دیا ہے، تو قَائِمُ الزَّيْدَانِ اَمْ قَاعِدَانِ جائز قرار پائے گا، کذا فی حاشیۃ الصَّبَّان۔۱۲

(1) فَلَا يَعْمَلُ: یعنی مفعول بہ میں۔

(2) اَصْلًا: بمعنی دائما۔۱۲

ترکیب

قوله: فيكون حالا عنه: اس میں (فَا) فصیحہ بنی بر فتح، (يَكُوْنُ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً (فعلِ ناقص) صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع

محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم الفاعل، (حَالاً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً موصوف، (عَنْ) حرفِ جار مبنی بر سکون، (هَا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے ذو الحال، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتًا) مقدر کا، (ثَابِتًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هــو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع بسوئے موصوف، (ثَابِتًا) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت، (حَالاً) موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر، (يَـكُـوْنُ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہو کر جزا، شرطِ محذوف إِذَا اِعْتَمَدَ عَلٰى ذِى الْحَالِ اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

قوله: مثل مررت بزيدٍ راكبًا ابوه: اس میں (مِثْلُ) مفرد منصرف مرفوع لفظاً مضاف، (مَرَرْتُ بِزَيْدٍ رَاكِبًا اَبُوْهُ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً مضاف الیہ، (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (هــو) مبتدا محذوف کی، جو ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع بسوئے اسمِ فاعل معتمد بر ذی الحال، (هو) مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبر یہ ہوا۔

بر تقدیر ارادهٔ معنیٰ مَررت بزَيد رَاكبًا ابُوه: میں (مَرَرْتُ) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد متکلم، اس میں (تَـا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی برضم، (بَـا) حرفِ جار مبنی بر کسر، (زَيْدٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً ذو الحال، (رَاكِبًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، (اَبُـو) اسمائے ستہ مکبّرہ سے مرفوع بواو مضاف، (هَـا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی برضم راجع بسوئے ذو الحال، (اَبُوْ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل، (رَاكِبًا) اسمِ فاعل اپنے فاعل سے مل کر حال، ذو الحال اپنے حال سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (مَرَرْتُ) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوا۔

قوله: مثل مَا قائم ابوه و اَقائم ابوه: اس میں (مِثْلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (مَـا قَائِمٌ اَبُوْهُ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی برفتح، (اَقَائِمٌ اَبُوْهُ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ، (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (هــو) مبتدا محذوف کی، جو ضمیر مرفوع منفصل مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع بسوئے اسم الفاعل معتمد بر حرفِ نفی یا استفہام، (هو) مبتدا محذوف اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبر یہ ہوا۔

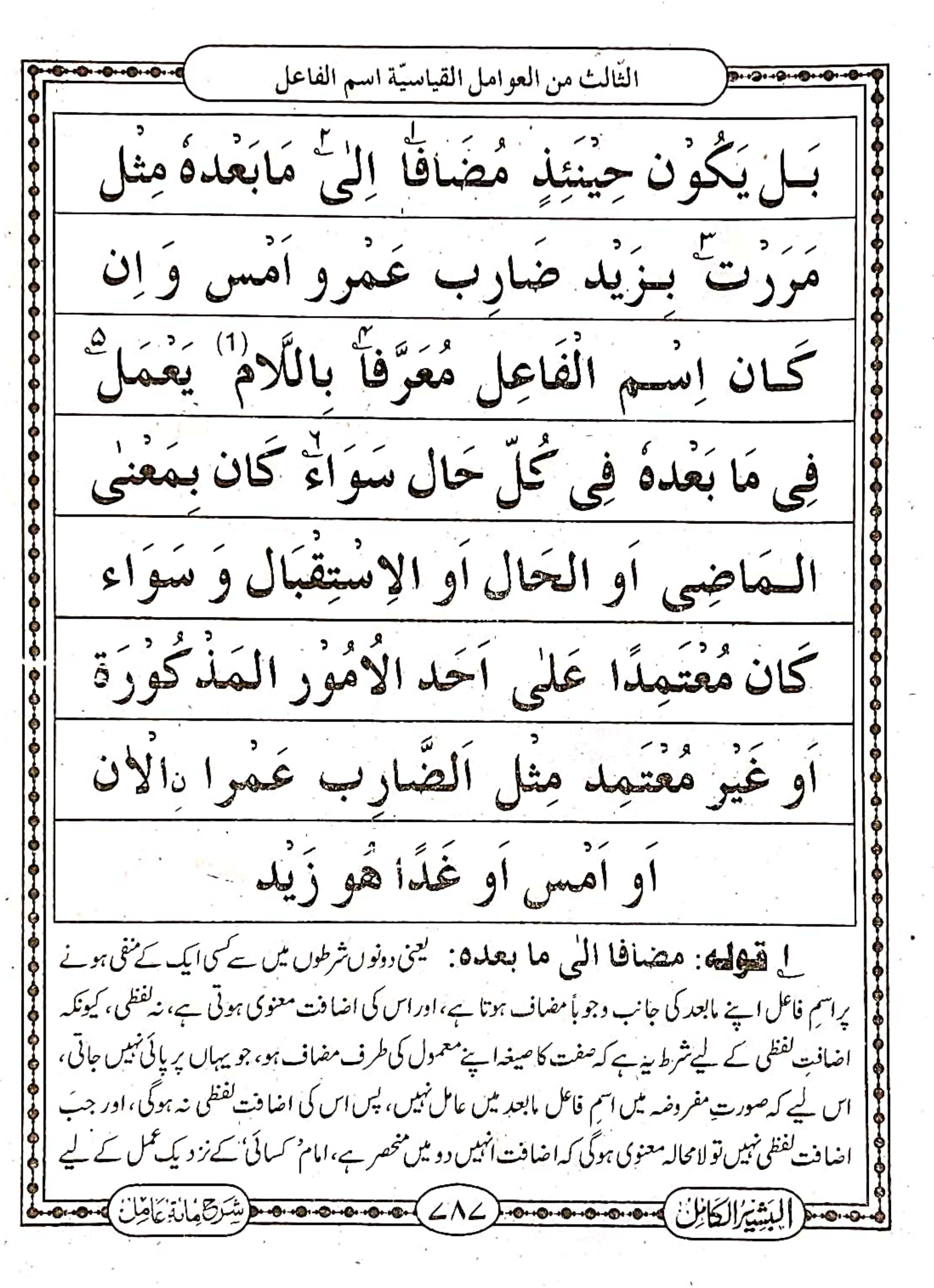
بر تقدیر ارادهٔ معنیٰ مَـا قائم ابوهٗ: میں (مَا) حرفِ نفی غیر عامل مبنی

برسکون، (قَائِمٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر مبتدا کی قسمِ ثانی، (اَبُوْ) اسمائے ستہ مکبّرہ سے مرفوع بواو مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی برضم راجع بسوئے معہود غائب، (اَبُوْ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل قائم مقام خبر، مبتدا کی قسم دوم اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

اَقَائِم اَبُوْهُ: میں (اَ) حرفِ استفہام مبنی برفتح، (قَائِمٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر مبتدا کی قسمِ دوم، (اَبُوْ) اسمائے ستہ مکبّرہ سے مرفوع بواو مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی برضم راجع بسوئے معہود غائب، (اَبُوْ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل قائم مقام خبر، مبتدا کی قسمِ دوم اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔

قوله: وانْ فُقِدَ فی اسم الفَاعل اَحَد الشّرطَين الْمذکُورَين فلا يَعمل اصلاً: اس میں (و) حرفِ عطف یا استیناف مبنی برفتح، (اِنْ) حرفِ شرط مبنی برسکون، (فُقِدَ) فعل ماضی مجہول مبنی برفتح صیغہ واحد مذکر غائب، (فِیْ) حرفِ جار مبنی برسکون، (اِسْمِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف، (اَلْفَاعِلِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (اَحَدُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (اَلشَّرْطَیْنِ) مثنیٰ مجرور بیاماقبل مفتوح موصوف، (اَلْمَذْکُوْرَیْنِ) میں (ال) بمعنی (اَلَّذَیْنِ) اسمِ موصول مبنی برسکون، (مَذْکُوْرَیْنِ) مثنیٰ مجرور بیاماقبل مفتوح اسمِ مفعول صیغہ تثنیہ مذکر، اس میں (هُمَا) پوشیدہ جس میں (هَا) ضمیر مرفوع متصل نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی برضم راجع بسوئے اسمِ موصول، (م) حرفِ عماد مبنی برفتح، (الف) علامت تثنیہ مبنی برسکون، (مَذْکُوْرَیْنِ) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر صلہ، اسمِ موصول اپنے صلہ سے مل کر صفت، (اَلشَّرْطَیْنِ) موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ، (اَحَدُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر نائب فاعل، (فُقِدَ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط،

(فَا) جزائیہ مبنی برفتح، (لَایَعْمَلُ) نفی فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (هُوَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع بسوئے اسم الفاعل، (اَصْلًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول فیہ، بعد مضارع منفی بمعنی (اَبَدًا) آتا ہے جیسے یہاں پر، اور بعد ماضی منفی بمعنی (قَطُّ) بہر تقدیر ظرف ہے، (لَایَعْمَلُ) فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا مجزوم محلاً، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔۱۲



بَل يَكُوْن حِينَئِذٍ مُضَافًا[۲] اِلٰى مَابَعْدَهٗ مِثْل

مَرَرْتُ[۳] بِزَيْد ضَارِب عَمْرو اَمْس وَاِن

كَان اِسْم الْفَاعِل مُعَرَّفًا[۴] بِاللَّام(1) يَعْمَل[۵]

فِي مَا بَعْدَهٗ فِي كُلّ حَال سَوَاءٌ[۶] كَان بِمَعْنٰى

الْمَاضِي اَو الْحَال اَو الِاسْتِقْبَال وَ سَوَاء

كَان مُعْتَمِدًا عَلٰى اَحَد الْاُمُوْر الْمَذْكُوْرَة

اَو غَيْر مُعْتَمِد مِثْل اَلضَّارِب عَمْرا الْاٰن

اَو اَمْس اَو غَدًا هُو زَيْد

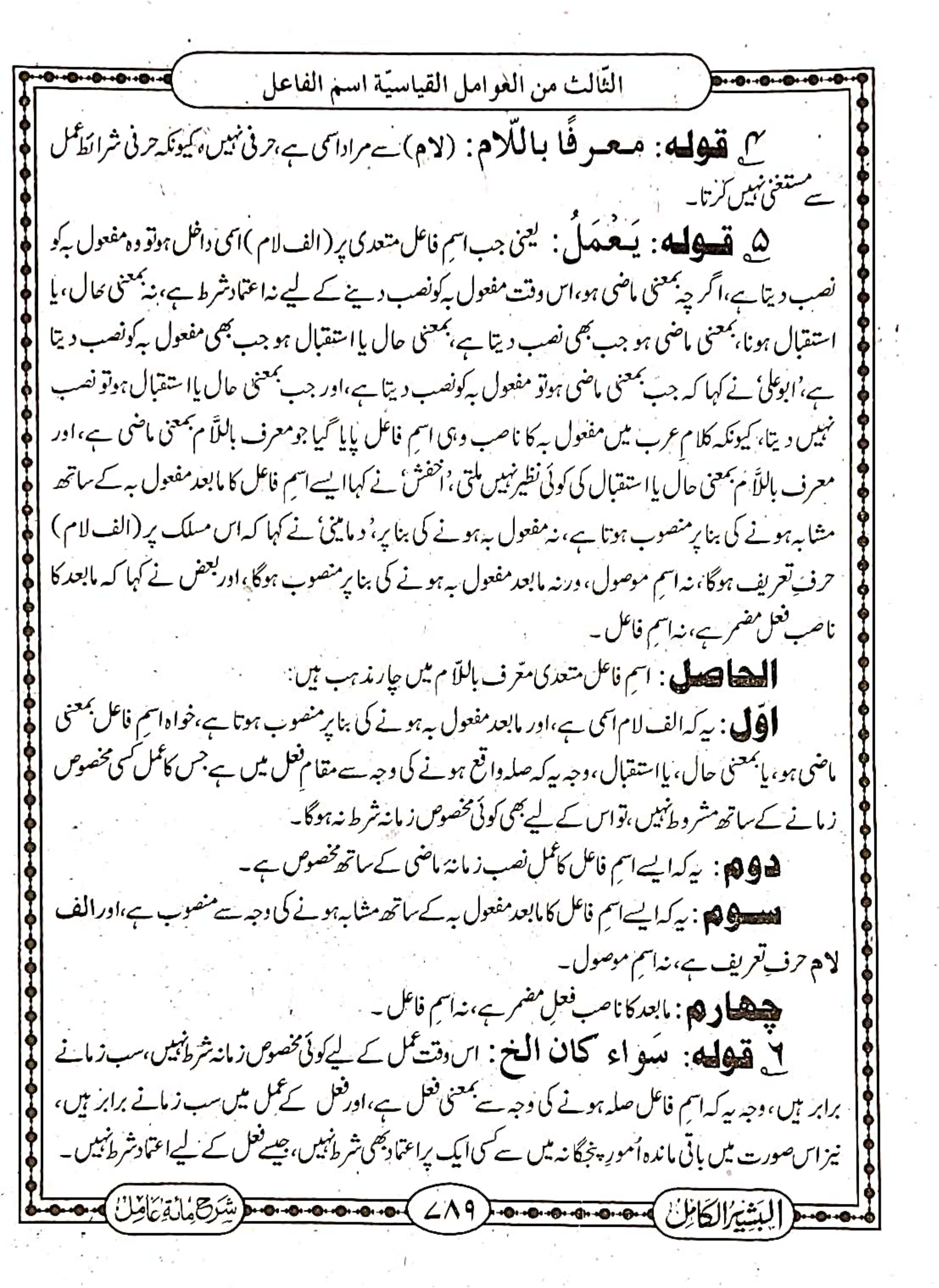
۱ **قوله: مضافا الٰی ما بعده:** یعنی دونوں شرطوں میں سے کسی ایک کے منفی ہونے پر اسمِ فاعل اپنے مابعد کی جانب وجوباً مضاف ہوتا ہے، اور اس کی اضافت معنوی ہوتی ہے، نہ لفظی، کیونکہ اضافتِ لفظی کے لیے شرط یہ ہے کہ صفت کا صیغہ اپنے معمول کی طرف مضاف ہو، جو یہاں پر پائی نہیں جاتی، اس لیے کہ صورتِ مفروضہ میں اسمِ فاعل مابعد میں عامل نہیں، پس اس کی اضافت لفظی نہ ہوگی، اور جب اضافت لفظی نہیں تو لامحالہ معنوی ہوگی کہ اضافت انہیں دو میں منحصر ہے، امام کسائیؒ کے نزدیک عمل کے لیے

اسمِ فاعل کا بمعنی حال یا استقبال ہونا شرط نہیں، لہٰذا بمعنی ماضی ہونے کی صورت میں بھی عمل کرے گا، اور اس صورت میں اس کی اضافت لفظی ہوگی، نہ معنوی، کیونکہ صفت کا صیغہ اپنے معمول کی طرف مضاف ہے، یہی اضافتِ لفظی کی شرط تھی، پس صورتِ مذکورہ میں امام کسائیؒ کے نزدیک اضافت واجب نہیں، اور برتقدیرِ اضافت اضافتِ لفظی ہوگی، امام کسائیؒ نے اپنے اس مدعیٰ پر کہ اسمِ فاعل بمعنی ماضی ہونے کی حالت میں بھی عمل کرتا ہے، آیت کریمہ: (وَكَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيْدِ) سے تمسک فرمایا، جس کا جواب ان یکون بمعنی الحال و الاستقبال کے حاشیہ ۲ میں ہم بیان کر چکے ہیں۔

۲ **قوله: الٰی مابعده:** اور مابعد کی طرف اضافت اس وقت واجب ہوتی ہے جبکہ مابعد از روئے معنی مفعول بہ ہو، اگر از روئے معنی مفعول بہ نہیں، تو اگر چہ اسمِ فاعل بمعنی ماضی ہو، اضافت واجب نہ ہوگی جیسے: (هٰذَا ضَارِبٌ اَمْسِ) میں (ضَارِبٌ) کا مابعد (اَمْسِ) ہے، جو از روئے معنی مفعول بہ نہیں، اسی واسطے (ضَارِبٌ) کو (اَمْسِ) کی طرف مضاف کر کے پڑھنا واجب نہیں، تنوین کے ساتھ بھی پڑھ سکتے ہیں، اور (هٰذَا ضَارِبُ زَيْدٍ اَمْسِ) میں (ضَارِبُ) کو (زَيْد) کی طرف مضاف کر کے پڑھنا واجب ہے، اگر بدونِ اضافت پڑھیں گے تو (زَيْد) کو نصب دیں گے کہ وہ مفعول بہ ہے، جَرّ اور رَفع کی کوئی وجہ نہیں تو لازم آئے گا کہ اسمِ فاعل معنیٔ حال یا استقبال میں ہونے کے بغیر مفعول بہ کے لیے ناصب ہو جائے، جو باطل ہے، کیونکہ نصب مفعول بہ کے لیے بمعنی حال یا استقبال ہونا شرط ہے، **نظر بر آں** اضافت کے ساتھ پڑھنا واجب ہوا، اور امام کسائیؒ کے نزدیک واجب نہیں، **كَمَا مَرَّ**۔

یاد رہے کہ اضافت کے وجوب اور عدمِ وجوب کا اختلاف اس اسمِ فاعل بمعنی ماضی میں ہے جو متعدی ہو، اور جو اسمِ فاعل بمعنی ماضی لازم ہو، اس میں نہیں، کیونکہ اسمِ فاعل کے عمل کے لیے بمعنی حال یا استقبال ہونا کسی کے نزدیک شرط نہیں، **كَمَا مَرَّ**۔

۳ **قوله: مررت بزيدٍ الخ:** اگر اس مثال میں (ضَارِبُ) اسمِ فاعل کو مفعول بہ میں عامل قرار دیں تو (ضَارِبُ) کی اضافت (عَمْرٍو) مفعول بہ کی طرف اضافتِ لفظی ہوگی، جو تعریف کا افادہ نہیں کرتی، اور مضاف نکرہ رہتا ہے، پس (ضَارِبُ عَمْرٍو) زید کی صفت نہ ہو سکے گا، کیونکہ زید معرفہ اور (ضَارِبِ عَمْرٍو) نکرہ، اور نکرہ صفت معرفہ نہیں ہوتا، **نظر بر آں** برتقدیرِ عمل ترکیب غلط ہو جائے گی۔



۴ **قوله: معرفًا باللّام:** (لام) سے مراد اسمی ہے، حرفی نہیں، کیونکہ حرفی شرائطِ عمل سے مستغنی نہیں کرتا۔

۵ **قوله: يَعْمَلُ:** یعنی جب اسمِ فاعل متعدی پر (الف لام) اسمی داخل ہوتو وہ مفعول بہ کو نصب دیتا ہے، اگر چہ بمعنی ماضی ہو، اس وقت مفعول بہ کو نصب دینے کے لیے نہ اعتماد شرط ہے، نہ بمعنی حال، یا استقبال ہونا، بمعنی ماضی ہو جب بھی نصب دیتا ہے، بمعنی حال یا استقبال ہو جب بھی مفعول بہ کو نصب دیتا ہے، 'ابوعلی' نے کہا کہ جب بمعنی ماضی ہوتو مفعول بہ کو نصب دیتا ہے، اور جب بمعنی حال یا استقبال ہوتو نصب نہیں دیتا، کیونکہ کلامِ عرب میں مفعول بہ کا ناصب وہی اسمِ فاعل پایا گیا جو معرف باللّام بمعنی ماضی ہے، اور معرف باللّام بمعنی حال یا استقبال کی کوئی نظیر نہیں ملتی، 'اخفش' نے کہا ایسے اسمِ فاعل کا مابعد مفعول بہ کے ساتھ مشابہ ہونے کی بنا پر منصوب ہوتا ہے، نہ مفعول بہ ہونے کی بنا پر، 'دمامینی' نے کہا کہ اس مسلک پر (الف لام) حرفِ تعریف ہوگا، نہ اسمِ موصول، ورنہ مابعد مفعول بہ ہونے کی بنا پر منصوب ہوگا، اور بعض نے کہا کہ مابعد کا ناصب فعل مضمر ہے، نہ اسمِ فاعل۔

الحاصل: اسمِ فاعل متعدی معّرف باللّام میں چار مذہب ہیں:

اوّل: یہ کہ الف لام اسمی ہے، اور مابعد مفعول بہ ہونے کی بنا پر منصوب ہوتا ہے، خواہ اسمِ فاعل بمعنی ماضی ہو، یا بمعنی حال، یا استقبال، وجہ یہ کہ صلہ واقع ہونے کی وجہ سے مقامِ فعل میں ہے جس کا عمل کسی مخصوص زمانے کے ساتھ مشروط نہیں، تو اس کے لیے بھی کوئی مخصوص زمانہ شرط نہ ہوگا۔

دوم: یہ کہ ایسے اسمِ فاعل کا عمل نصب زمانۂ ماضی کے ساتھ مخصوص ہے۔

سوم: یہ کہ ایسے اسمِ فاعل کا مابعد مفعول بہ کے ساتھ مشابہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے، اور الف لام حرفِ تعریف ہے، نہ اسمِ موصول۔

چهارم: مابعد کا ناصب فعلِ مضمر ہے، نہ اسمِ فاعل۔

٦ **قوله: سَواء كان الخ:** اس وقت عمل کے لیے کوئی مخصوص زمانہ شرط نہیں، سب زمانے برابر ہیں، وجہ یہ کہ اسمِ فاعل صلہ ہونے کی وجہ سے بمعنی فعل ہے، اور فعل کے عمل میں سب زمانے برابر ہیں، نیز اس صورت میں باقی ماندہ اُمورِ پنجگانہ میں سے کسی ایک پر اعتماد بھی شرط نہیں، جیسے فعل کے لیے اعتماد شرط نہیں۔

سوال: جب الف لام اسمِ موصول ہے، اور صلہ فعل ہوا کرتا ہے، تو اسمِ فاعل کو صلہ قرار دینے میں کیا نکتہ ہے؟

جواب: الف لام موصول صورتاً الف لام حرفِ تعریف کے مشابہ ہے، جو اسمِ مفرد پر داخل ہوتا ہے، تو اسمِ فاعل کو صلہ قرار دیا جو معنیً جملہ ہے، اور صورتاً مفرد، تاکہ دونوں مشابہت پر عمل درآمد ہو جائے۔۱۲

(1) بِاللَّام: اس لَام سے مراد اسمی ہے، جو بمعنی اسمِ موصول ہوتا ہے۔۱۲

ترکیب

قوله: بَل یکون حینئذٍ مضافًا الٰی مابَعدهٗ: اس میں (بَلْ) حرفِ عطف مبنی برسکون، (یَکُوْنُ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً (فعلِ ناقص) صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم الفاعل، (حِیْنَ) ظرفِ زمان معرب منصوب لفظاً مضاف، (اِذْ) ظرفِ زمان مبنی بر سکونِ مقدر مضاف الیہ مضاف، مجرور محلاً، (اا) تنوین عوض مضاف الیہ، (کَانَ کَذَا)، (اِذْ) مضاف اپنے عوض مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ، (حِیْنَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ، (مُضَافًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسمِ مفعول صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ یَکُوْن، (اِلٰی) حرفِ جار مبنی بر سکون، (مَا) اسمِ موصول مبنی بر سکون مجرور محلاً، (بَعْدَ) ظرفِ مکان معرب منصوب لفظاً مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے اسم الفاعل، (بَعْدَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ (ثَبَتَ) مقدر کا، (ثَبَتَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ موصول، (ثَبَتَ) فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، (مَا) اسمِ موصول اپنے صلہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (مُضَافًا) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر خبر، (یَکُوْنُ) فعلِ ناقص اپنے اسم و خبر اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قوله: مثل مررت بزَید ضارب عَمرو اَمسِ: اس میں (مِثْلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (مَرَرْتُ بِزَیْدٍ ضَارِبِ عَمْرٍو اَمْسِ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً مضاف الیہ،

(مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (ھو) مبتدا محذوف کی، جو ضمیر مرفوع منفصل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم الفاعل جو بر تقدیر عدم عمل مابعد کی طرف مضاف ہوا، (ھو) مبتدا محذوف اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ مَررت بزَید ضَارب عَمرو اَمسِ:

میں (مَـرَرْتُ) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد متکلم، اس میں (تَـا) ضمیر مرفوع متصل بارز برائے واحد متکلم فاعل مرفوع محلا مبنی بر ضم، (بَـا) حرف جار مبنی بر کسر، (زَیْدٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً موصوف، (ضَـارِبِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف، (عَمْرٍو) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ، (اَمْسِ) ظرفِ زمان بمعنٰی (دیروز) منصوب محلا مبنی بر کسر مفعول فیہ، اور کبھی بمعنی (زمانۂ ماضی) مطلقاً اس تقدیر پر معرب ہے، اور اس پر الف لام داخل ہوتا ہے جیسے آیت کریمہ میں: (كَـاَنْ لَّمْ تَغْنَ بِالْاَمْسِ)، الغرض (ضَارِب) اسم فاعل مضاف اپنے مضاف الیہ اور مفعول فیہ سے مل کر صفت، (زَیْدٍ) موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، (مَرَرْتُ) فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

قوله: و ان كـان اسم الفَاعل معرّفًا باللّام يَعمل فى مَابَعده فـى كلّ حَـال:

اس میں (و) حرف عطف مبنی بر فتح، (اِنْ) حرفِ شرط مبنی بر سکون، (كَـانَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (فعلِ ناقص)، (اِسْـمُ الْـفَـاعِلِ) جس کا جزِ اوّل مرفوع لفظاً، اور جزِ ثانی مشغول باعرابِ سابق اسمِ كَـانَ، (مُـعَـرَّفًـا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم مفعول صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ كَانَ، (بَـا) حرفِ جار مبنی بر کسر، (اَللَّامِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (مُعَرَّفًا) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر خبر، (كَانَ) فعلِ ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط،

(يَـعْمَلُ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم الفاعل، (فِـىْ) حرفِ جار برائے ظرفیت مکانی مبنی بر سکون، (مَـا) اسمِ موصول مبنی بر سکون مجرور محلا، (بَـعْدَ) ظرفِ مکان معرب منصوب لفظاً مضاف، (هَـا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے اسم الفاعل، (بَـعْـدَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ (ثَبَتَ) مقدر کا، (ثَبَتَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ

فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ موصول، (ثَبَتَ) فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، (مَا) اسمِ موصول اپنے صلہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو اوّل، (فِیْ) حرفِ جار برائے ظرفیت زمانی مبنی بر سکون، (کُلِّ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف، (حَالٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ، (کُلِّ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو دوم، (یَعْمَلُ) فعل اپنے فاعل اور دونوں ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزاء، شرط اپنی جزاء سے مل کر جملہ شرطیہ معطوفہ ہوا۔

قولہ: سَواء کان بمعنیٰ الْمَاضی او الْحَال او الاستقبَال: اس میں (سَوَاءٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً خبرِ مقدم، (کَانَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح (فعلِ ناقص) صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم الفاعل، (بَا) حرفِ جار مبنی بر کسر، (مَعْنیٰ) اسمِ مقصور مجرور تقدیراً مضاف، (اَلْمَاضِیْ) اسمِ منقوص مجرور تقدیراً معطوف علیہ، (اَوْ) حرفِ عطف مبنی بر سکون، (اَلْحَالِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف، (اَوْ) حرفِ عطف مبنی بر سکون، (اَلْاِسْتِقْبَالِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف، معطوف علیہ اپنے دونوں معطوف سے مل کر مضاف الیہ، (مَعْنیٰ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتًا) مقدر کا، (ثَابِتًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ کَانَ، (ثَابِتًا) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر خبر، (کَانَ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر مبتدائے مؤخر، مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

قولہ: وسَواء کان معتمِدًا علیٰ اَحد الامور المذکورَة او غَیر مُعتمِد: اس میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (سَوَاءٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً خبرِ مقدم، (کَانَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح (فعلِ ناقص) صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم الفاعل، (مُعْتَمِدًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ کَانَ، (عَلٰی) حرفِ جار مبنی بر سکون، (اَحَدِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف، (اَلْاُمُوْرِ) جمع مکسر منصرف مجرور لفظاً موصوف، (اَلْمَذْکُوْرَةِ) میں (ال) بمعنیٰ (اَلَّتِیْ) اسمِ موصول مبنی بر سکون، (مَذْکُوْرَةِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً اسمِ مفعول صیغہ واحد مؤنث،

اس میں (هِـــیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے (اَلَّتِـــیْ) اسمِ موصول، (مَذْكُوْرَةِ) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر صلہ، (اَلَّتِیْ) اسمِ موصول اپنے صلہ سے مل کر صفت، (اَلْاُمُوْرِ) موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ، (اَحَدِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (مُعْتَمِدًا) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر معطوف علیہ،

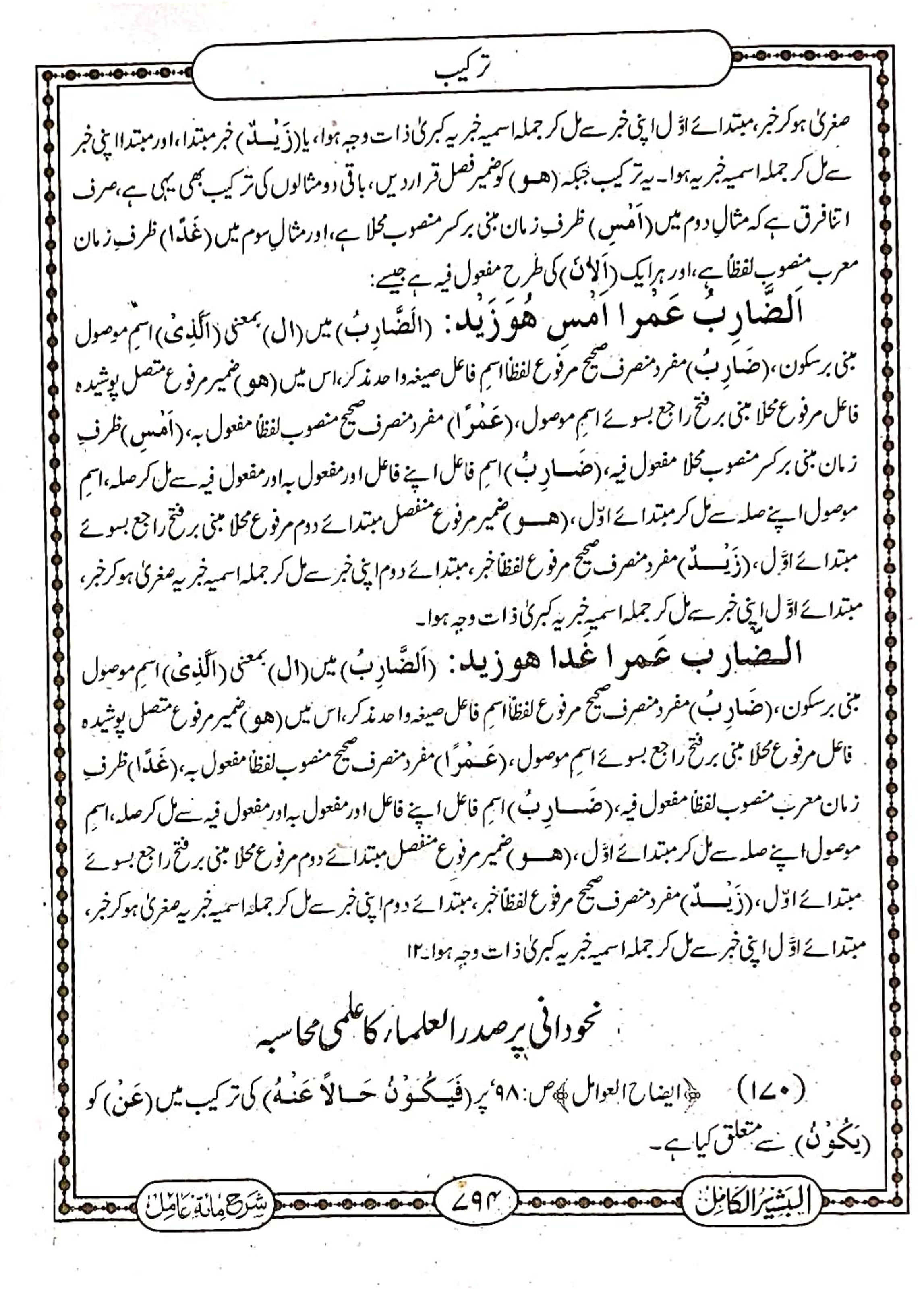
(اَوْ) حرفِ عطف مبنی بر سکون، (غَیْـرَ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مضاف، (مُعْتَـمِـدٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ، (غَیْـرَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر، (كَانَ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر مبتدائے مؤخر، مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قوله: مثل الضَّارِب عَمرا ن الآن او اَمس اوغدًا هو زَيد:

اس میں (مِثْلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (اَلضَّارِبُ عَمْرا ن الآن هو زيدٌ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً معطوف علیہ، (اَوْ) حرفِ عطف مبنی بر سکون، (اَمْسِ) بتقدیر (اَلضَّارِبُ عَمْرًا هُوَ زَيْدٌ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً معطوف، (اَوْ) حرفِ عطف مبنی بر سکون، (غَدًا) بتقدیر (اَلـضَّـارِبُ عَـمْرًا هُوَ زَيْدٌ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً معطوف، معطوف علیہ اپنے دونوں معطوف سے مل کر مضاف الیہ، (مِثْـــلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مبتدائے محذوف (هـو) کی، جو ضمیر مرفوع منفصل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ فاعل، جو بتقدیر معرف باللّام ہونے کے عمل کرے ہر حال میں، (هو) مبتدا مقدر اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ الضّارب عَمرا ن الآن هو زيد:

(اَلضَّارِبُ) میں (ال) بمعنی (اَلَّذِیْ) اسمِ موصول مبنی بر سکون، (ضَارِبُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ موصول، (عَمْرًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول بہ، (اَلْآنَ) ظرف بمعنی زمانِ حاضر مبنی بر فتح منصوب محلا مفعول فیہ، (ضَارِبُ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور مفعول فیہ سے مل کر صلہ، اسمِ موصول اپنے صلہ سے مل کر مبتدائے اول، (هـــو) ضمیر مرفوع منفصل مبتدائے دوم مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدائے اول، یا (هو) ضمیر فصل حرف لا محلّ لهٗ من الاعراب مبنی بر فتح، (زَيْدٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً خبر، مبتدائے دوم اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ



صغریٰ ہوکر خبر، مبتدائے اوّل اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ کبریٰ ذات وجہ ہوا، یا (زَیْدٌ) خبر مبتدا، اور مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ یہ ترکیب جبکہ (ھو) کو ضمیر فصل قرار دیں، باقی دو مثالوں کی ترکیب بھی یہی ہے، صرف اتنا فرق ہے کہ مثالِ دوم میں (اَمْسِ) ظرفِ زمان مبنی بر کسر منصوب محلا ہے، اور مثالِ سوم میں (غَدًا) ظرفِ زمان معرب منصوب لفظاً ہے، اور ہر ایک (اَلْاٰنَ) کی طرح مفعول فیہ ہے جیسے:

اَلضَّارِبُ عَمْرًا اَمْسِ ھُوَزَیْدٌ: (اَلضَّارِبُ) میں (ال) بمعنی (اَلَّذِیْ) اسمِ موصول مبنی بر سکون، (ضَارِبُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ موصول، (عَمْرًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول بہ، (اَمْسِ) ظرفِ زمان مبنی بر کسر منصوب محلا مفعول فیہ، (ضَارِبُ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور مفعول فیہ سے مل کر صلہ، اسمِ موصول اپنے صلہ سے مل کر مبتدائے اوّل، (ھو) ضمیر مرفوع منفصل مبتدائے دوم مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدائے اوّل، (زَیْدٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً خبر، مبتدائے دوم اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ صغریٰ ہوکر خبر، مبتدائے اوّل اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ کبریٰ ذات وجہ ہوا۔

الضارب عمرا غدا ھوزید: (اَلضَّارِبُ) میں (ال) بمعنی (اَلَّذِیْ) اسمِ موصول مبنی بر سکون، (ضَارِبُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ موصول، (عَمْرًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول بہ، (غَدًا) ظرفِ زمان معرب منصوب لفظاً مفعول فیہ، (ضَارِبُ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور مفعول فیہ سے مل کر صلہ، اسمِ موصول اپنے صلہ سے مل کر مبتدائے اوّل، (ھو) ضمیر مرفوع منفصل مبتدائے دوم مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدائے اوّل، (زَیْدٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً خبر، مبتدائے دوم اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ صغریٰ ہوکر خبر، مبتدائے اوّل اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ کبریٰ ذات وجہ ہوا۔۱۲

نحودانی پر صدر العلماء کا علمی محاسبہ

(۱۷۰) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:۹۸ پر (فَیَکُوْنُ حَالًا عَنْہُ) کی ترکیب میں (عَنْ) کو (یَکُوْنُ) سے متعلق کیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے، بلکہ (ثَابِتًا) مقدر کا ظرفِ مستقر ہے، اور وہ (حَالًا) کی صفت، مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم بھی (عَنْ) کو (یَکُوْنُ) سے متعلق کر گئے ہیں، جو لائق اتباع نہیں، وجہ یہ کہ (کَوْن) کا صلہ (عَنْ) نہیں آتا۔

(۱۷۱) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:۹۹ پر (بَلْ یَکُوْنُ حِیْنَئِذٍ مُضَافًا اِلٰی مَا بَعْدَهُ) کی ترکیب میں فرماتے ہیں کہ (مُضَافًا) شبہ فعل اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر۔

اقول: یہ غلط ہے کہ شبہ فعل اپنے مرفوع سے مل کر جملہ نہیں ہوتا، بلکہ شبہ جملہ ہوتا ہے، **کمامرّ آنفًا**۔

(۱۷۲) ﴿ایضاح العوامل﴾ اس کے بعد (مَرَرْتُ بِزَیْدٍ ضَارِبِ عَمْرٍ اَمْسِ) کی ترکیب میں فرماتے ہیں جس کو اسمِ فاعل کے عمل نہ کرنے کی مثال میں پیش کیا گیا ہے، (ضَارِب) اسمِ فاعل اپنے فاعل ضمیر اور مضاف الیہ یعنی مفعول بہ اور مفعول فیہ سے مل کر صفت۔

اقول: یہ غلط ہے، ورنہ (ضَارِبِ عَمْرٍ) کا (زَیْد) کے لیے صفت ہونا درست نہ ہوگا، وجہ یہ کہ اگر (عَمْرٍ) کو (ضَارِب) کا مفعول بہ قرار دیں، تو صورتِ مذکورہ میں صیغۂ صفت اپنے معمول کی طرف مضاف ہوگا، اور ایسے صیغہ کی اضافت معنوی نہیں ہوتی، بلکہ لفظی ہوتی ہے کہ "کافیہ" میں ہے: **وَالـلَّـفْـظِيَّة ان یکون المضاف صفة مضافة الٰی معمولها**، اور اضافتِ لفظی تعریف کا افادہ نہیں کرتی، تو (ضَارِبِ عَمْرٍ) نکرہ رہا، اور نکرہ کا صفتِ معرفہ واقع ہونا درست نہیں، **نظر برآں** (عَمْرٍ) مضاف الیہ ہے، مفعول بہ نہیں، اب (ضَارِبُ) کی اضافت اس کی طرف معنوی ہوگی جو تعریف کا افادہ کرتی ہے، تو (ضَارِبِ عَمْرٍ) معرفہ ہوا، اور (زَیْد) کی صفت واقع ہونا درست ہو گیا، چونکہ اسمِ فاعل کا بمعنی حال یا استقبال ہونا مفعول بہ میں عمل نصب کے لیے شرط ہے، فاعل کو رفع دینے کے لیے شرط نہیں، لہٰذا مثالِ مذکور میں (ضَارِبُ) مفعول بہ میں عامل نہیں کہ شرط مفقود ہے، اور اپنے فاعل ضمیر میں عامل ہے کہ اس کی شرط (اعتماد) متحقق ہے، اور یہ عمل اضافت لفظیہ کے لیے موجب نہیں، اس لیے کہ اضافت لفظیہ میں معمول کی طرف مضاف ہونا ضروری ہے، اور یہ (ضَارِبُ) اپنے معمول فاعل کی طرف مضاف نہیں، (عَمْرٍ) کی طرف مضاف ہے، مگر وہ معمول نہیں، پس مضاف باضافت لفظی نہ ہوا۔

(۱۷۳) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:۱۰۰ پر (سَوَاءٌ کَانَ بِمَعْنَی الْمَاضِی اَوِ الْحَالِ اَوْ



الْاِسْتِقْبَالِ) کی ترکیب میں (سَوَاءٌ) کو مبتدا، اور کان بمعنی الماضی الخ کو جملہ خبریہ قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے، کیونکہ اس تقدیر پر جملہ خبر کا عائد مبتدا سے خالی لازم آتا ہے، اور صحیح یہ کہ (سَوَاءٌ) خبر مقدم ہے، اور (کَانَ بِمَعْنَی الْمَاضِی) الخ بتاویل کَوْنِہٖ بِمَعْنَی الْمَاضِی اَوِالْحَالِ اَوِالْاِسْتِقْبَالِ مبتدائے مؤخر، مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم نے (سَوَاءٌ) کا مبتدا ہونا جائز قرار دیا ہے، جو لائق اتباع نہیں۔۱۲

اِعْلَمْ اَنَّ اِسْمَ الْفَاعِلِ الْمَوْضُوْعَ لِلْمُبَالَغَةِ[1]
كَضَرَّابٍ وَ ضُرُوْبٍ وَ مِضْرَابٍ[۲] بِمَعْنٰى
كَثِيْرِ الضَّرْبِ وَعَلَّامَةٍ وَعَلِيْمٍ بِمَعْنٰى كَثِيْرِ
الْعِلْمِ وَ حَذِرٍ[2] بِمَعْنٰى كَثِيْرِ الْحَذَرِ مِثْلُ[۳]
اِسْمِ الْفَاعِلِ الَّذِىْ لَيْسَ لِلْمُبَالَغَةِ فِى الْعَمَلِ[۴]

۱ **قوله: اسم الفاعل الخ:** اس سے مراد وہ اسم فاعل ہے جس نے اپنی ہیئت اصلی چھوڑ کر دوسری ہیئت اختیار کر لی، اور اپنے معروف صیغہ پر نہ رہا، جس کی وجہ سے اسم فاعل کی مذکور تعریف اس پر صادق نہیں آتی۔

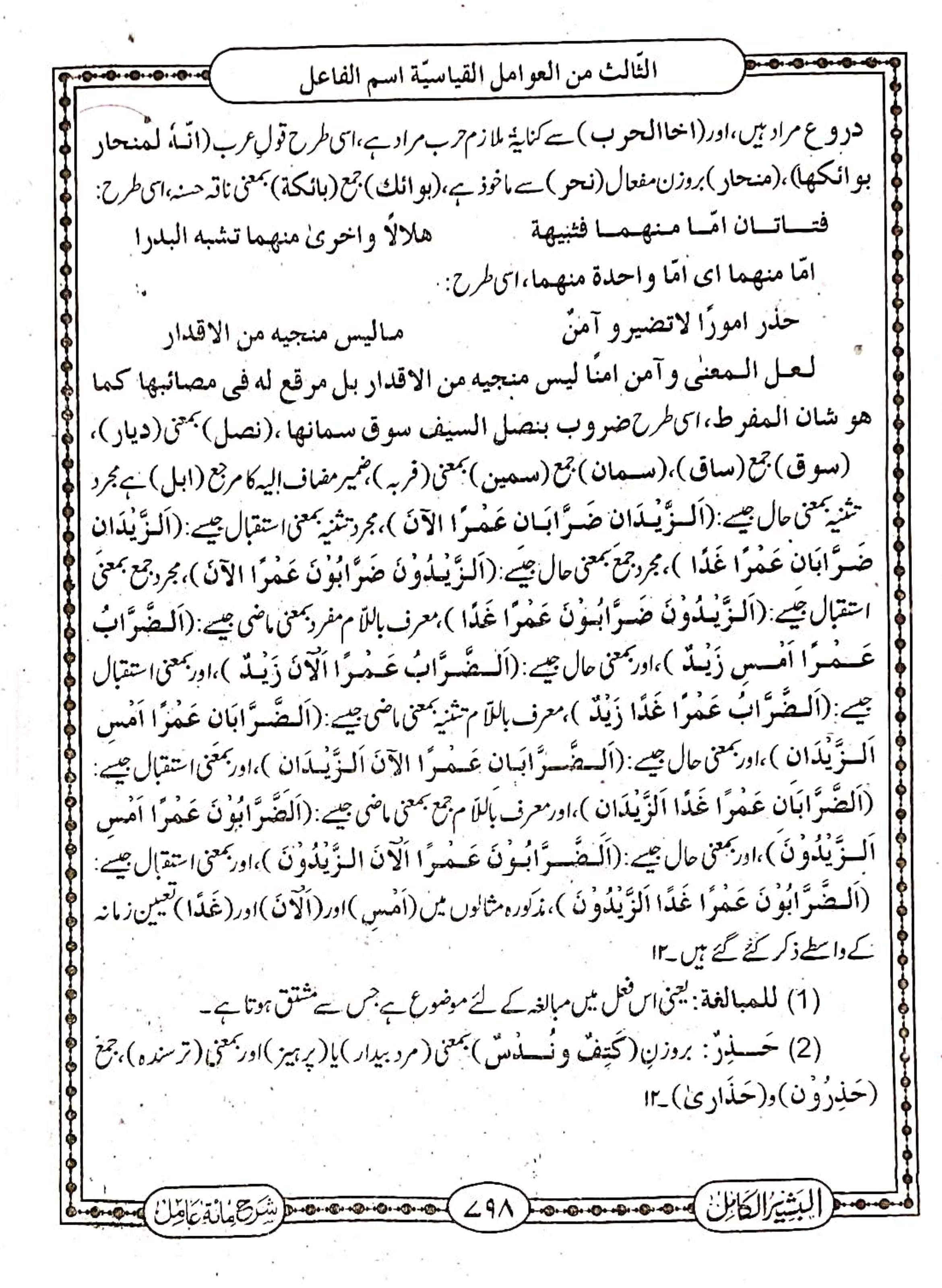
۲ **قوله: مضراب الخ:** مبالغہ کے صیغے قیاساً عمل کرتے ہیں، یہی اصح ہے کما فی الشاطبی، اور "تصریح" میں فرمایا کہ مبالغہ کے صیغے سیبویہ اور ان کے اصحاب کے نزدیک عمل کرتے ہیں، اس پر انہوں نے دو دلیلیں پیش کیں:

اوّل: اہل عرب سے سماع کہ انہوں نے اپنے کلام میں مبالغہ کے صیغوں کو عمل دیا ہے۔

دوم: اپنی اصل پر عمل جو اسمِ فاعل ہے، کیونکہ مبالغہ کے صیغے اسمِ فاعل ہی سے بغرضِ مبالغہ منقول ہوئے ہیں، اور کوفیین مبالغہ کے صیغوں کا عمل جائز نہیں رکھتے، کیونکہ یہ مضارع کے لفظاً اور معنیً مخالف ہیں جس کے ساتھ مشابہت رکھنے کی بنا پر عمل دیا جاتا ہے، لفظاً مخالف اس لئے کہ تعداد حروف وحرکات وسکون میں مطابق نہیں، معنیً اس لئے کہ یہ معنیٰ حدث کی قوت کا افادہ کرتے ہیں بخلاف مضارع کہ وہ نہیں کرتا، لہٰذا ان کے بعد جو منصوب واقع ہوتا ہے، کوفیین اس کا ناصب فعلِ مضمر کو قرار دیتے ہیں، اور ان کے نزدیک اس منصوب کی تقدیم صیغہائے مبالغہ پر جائز نہیں، لیکن کوفیین کے مسلک مذکور کو عرب کا یہ قول رد کرتا ہے، (**اما العسل فانا شرّاب**) کہ اس میں (**العسل**) مفعول بہ منصوب، (**شرّاب**) پر مقدم ہے **اھ**، **مع الایضاح**، رہی یہ بات کہ صیغہائے مبالغہ میں باعتبارِ معنیٰ حدث کی قوت افادہ کرنے کے تفاوت ہے یا تساوی، اس بارے میں کوئی نقل نظر سے نہیں گزری، البتہ اس قول سے کہ زیادتِ حرف زیادتِ معنیٰ پر دلالت کرتی ہے، یہ مستفاد ہوتا ہے کہ **فعّال** اور **مفعال**، **فعول** اور **فعیل** کے اعتبار سے ابلغ ہیں، اور **فعول** و **فعیل**، **فَعِل** کے اعتبار سے اور **علاّمة** سب کے اعتبار سے ابلغ ہے کہ اس میں حروف سب سے زیادہ ہیں، **حاشیة الصّبان**۔

۳ قوله: مثل اسم الفاعل: جیسے عمل اسمِ فاعل کے لئے بمعنی حال یا استقبال ہونا اور امورِ ششگانہ میں سے کسی ایک پر اعتماد شرط ہے، اسی طرح صیغہائے مبالغہ کے لئے جس طرح بمعنی حال یا استقبال ہونا اسمِ فاعل میں نصب مفعول بہ کے واسطے شرط ہے، اور عمل رفع کے لئے صرف اعتماد، اسی طرح ان صیغوں میں جس طرح (**الف لام**) بمعنی اسمِ موصول اسمِ فاعل پر داخل ہوتا ہے تو عمل کے لئے بمعنی حال یا استقبال ہونا شرط رہتا ہے، نہ باقی ماندہ امور میں سے کسی ایک پر اعتماد، اسی طرح (**الف لام**) بمعنی اسمِ موصول جب مبالغہ کے صیغوں پر داخل ہوتا ہے تو ان کا عمل مذکورہ بالا شرائط کے ساتھ مشروط نہیں رہتا، جس طرح اسمِ فاعل کے صیغے مفرد کی طرح اس کے صیغہائے تثنیہ وجمع عمل کرتے ہیں، اسی طرح مبالغہ کے صیغے مفرد کی طرح اس کے صیغہائے تثنیہ وجمع عمل کرتے ہیں جس طرح منصوب کی تقدیم اسمِ فاعل پر جائز ہے، اسی طرح ان پر بھی جائز۔

۴ قوله: فی العمل: یعنی نصب ورفع میں مجرور مفرد بمعنی حال جیسے: (**زَيْدٌ ضَرَّابٌ اَبُوْهُ عَمْرًا الْآنَ**)، مجرور مفرد بمعنی استقبال جیسے: (**زَيْدٌ ضَرَّابٌ اَبُوْهُ عَمْرًا غَدًا**) اور (**اخا الحرب نبّاسًا اِلَيها جلالها**) از قبیل اوّل ہے، (**اِلی**) بمعنی لام ہے، اور (**جلال**) جمع (**جَلّ**) اس سے



دروغ مراد ہیں، اور (اخاالحرب) سے کنایۃً ملازم حرب مراد ہے، اسی طرح قولِ عرب (انّہٗ لمنحار بوائکھا)، (منحار) بروزن مفعال (نحر) سے ماخوذ ہے، (بوائك) جمع (بائكة) بمعنی ناقہ حسنہ، اسی طرح:

فتاتان امّا منهما فثبيهة هلالاً واخرىٰ منهما تشبه البدرا

امّا منهما اى امّا واحدة منهما، اسی طرح:

حذر امورًا لاتضيرو آمنٌ ماليس منجيه من الاقدار

لعل المعنىٰ وآمن امنًا ليس منجيه من الاقدار بل مرقع له فى مصائبها كما هو شان المفرط، اسی طرح ضروب بنصل السيف سوق سمانها، (نصل) بمعنی (دیار)، (سوق) جمع (ساق)، (سمان) جمع (سمين) بمعنی (فربہ)، ضمیر مضاف الیہ کا مرجع (ابل) ہے مجرد تثنیہ بمعنی حال جیسے: (اَلزَّيْدَان ضَرَّابَان عَمْرًا الآنَ)، مجرد تثنیہ بمعنی استقبال جیسے: (اَلزَّيْدَان ضَرَّابَانِ عَمْرًا غَدًا)، مجرد جمع بمعنی حال جیسے: (اَلزَّيْدُوْنَ ضَرَّابُوْنَ عَمْرًا الآنَ)، مجرد جمع بمعنی استقبال جیسے: (اَلزَّيْدُوْنَ ضَرَّابُوْنَ عَمْرًا غَدًا)، معرف باللّام مفرد بمعنی ماضی جیسے: (اَلضَّرَّابُ عَمْرًا اَمْسِ زَيْدٌ)، اور بمعنی حال جیسے: (اَلضَّرَّابُ عَمْرًا اَلآنَ زَيْدٌ)، اور بمعنی استقبال جیسے: (اَلضَّرَّابُ عَمْرًا غَدًا زَيْدٌ)، معرف باللّام تثنیہ بمعنی ماضی جیسے: (اَلضَّرَّابَان عَمْرًا اَمْسِ اَلزَّيْدَان)، اور بمعنی حال جیسے: (اَلضَّرَّابَان عَمْرًا الآنَ اَلزَّيْدَان)، اور بمعنی استقبال جیسے: (اَلضَّرَّابَان عَمْرًا غَدًا اَلزَّيْدَان)، اور معرف باللّام جمع بمعنی ماضی جیسے: (اَلضَّرَّابُوْنَ عَمْرًا اَمْسِ اَلزَّيْدُوْنَ)، اور بمعنی حال جیسے: (اَلضَّرَّابُوْنَ عَمْرًا اَلآنَ الزَّيْدُوْنَ)، اور بمعنی استقبال جیسے: (اَلضَّرَّابُوْنَ عَمْرًا غَدًا اَلزَّيْدُوْنَ)، مذکورہ مثالوں میں (اَمْسِ) اور (اَلآنَ) اور (غَدًا) تعیین زمانہ کے واسطے ذکر کئے گئے ہیں۔۱۲

(1) للمبالغة: یعنی اس فعل میں مبالغہ کے لئے موضوع ہے جس سے مشتق ہوتا ہے۔

(2) حَذِرٌ: بروزنِ (کَتِفٌ و نَدُسٌ) بمعنی (مرد بیدار) یا (پرہیز) اور بمعنی (ترسندہ)، جمع (حَذِرُوْن) و (حَذَارىٰ)۔۱۲

ترکیب

قوله: اعلَم انّ اسم الفَاعل الموضوع للمبَالغَة: اس میں (اِعْلَمْ) فعل امر حاضر معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد مذکر حاضر، اس میں (اَنْتَ) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلًا مبنی بر سکون، (تَا) علامت خطاب مذکر مبنی بر فتح، (اَنَّ) حرفِ مشبّہ بالفعل موصولِ حرفی مبنی بر فتح، (اِسْمَ الْفَاعِلِ) مفرد منصرف صحیح جس کا جزوِ اوّل منصوب لفظًا اور جزوِ ثانی مشغول باعرابِ سابق موصوف، (اَلْمَوْضُوْعَ) میں (ال) حرفِ تعریف مبنی بر سکون، (مَوْضُوْعَ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظًا اسمِ مفعول صیغہ واحد مذکر، اس میں (هُــو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلًا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف، (ل) حرفِ جار مبنی بر کسر، (اَلْمُبَالَغَةِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظًا، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (مَوْضُوْعَ) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر صفت، (اِسْمَ الْفَاعِلِ) موصوف اپنی صفت سے مل کر اسمِ (اَنَّ)،

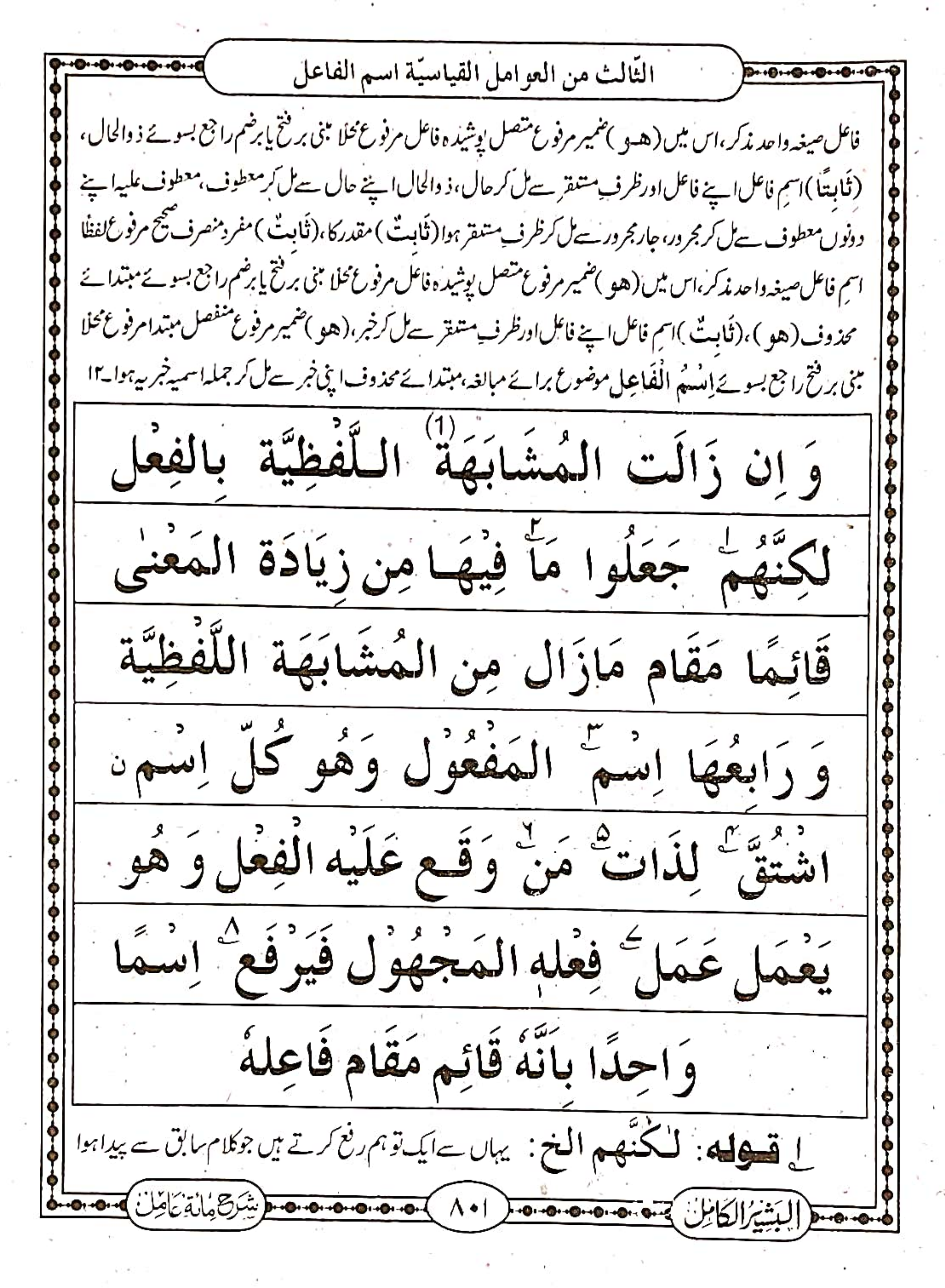
مثل اسم الفَاعل الَذِی لَیس للمبَالغَة فِی العمَل: میں (مِثْلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظًا مضاف، (اِسْمِ الْفَاعِلِ) مفرد منصرف صحیح جس کا جزوِ اوّل مجرور لفظًا اور جزوِ ثانی مشغول باعرابِ سابق موصوف، (اَلَّذِیْ) اسمِ موصول مبنی بر سکون مجرور محلًا، (لَیْسَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح (فعل ناقص) صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (هُــو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلًا مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے اسمِ موصول، (ل) حرفِ جار مبنی بر کسر، (اَلْمُبَالَغَةِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظًا، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتًا) مقدر کا، (ثَابِتًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظًا اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلًا مبنی بر فتح یا بر ضم علی اختلافِ القولین راجع بسوئے اسمِ لَیْسَ، (ثَابِتًا) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر خبر، (لَیْسَ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، اسمِ موصول اپنے صلہ سے مل کر صفت، (اِسْمِ الْفَاعِلِ) موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ، (فِیْ) حرفِ جار مبنی بر سکونِ مقدر، (اَلْعَمَلِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظًا، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ اور ظرفِ لغو سے مل کر خبر، (اَنَّ) کا اسم اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر صلہ، (اَنَّ) موصولِ حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر مفعول بہ منصوب محلًا، (اِعْلَمْ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

قوله: کضرّاب وضُروب ومِضْراب بمعنٰی کثیر الضَّرب وعلاّمَة وعَلیم بمَعنٰی کثیرِ العلمْ وحَذِر بمعنٰی کثیر الحِذر:

اس میں (کَاف) حرفِ جار مبنی برفتح، (ضَرَّابٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی برفتح، (ضُرُوْبٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف، (و) حرفِ عطف مبنی برفتح، (مِضْرَابٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف، معطوف علیہا اپنے دونوں معطوف سے مل کر ذوالحال، (بَا) حرفِ جار مبنی برکسر، (مَعْنٰی) اسم مقصور مجرور تقدیرًا مضاف، (کَثِیْرِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ مضاف، (اَلضَّرْبِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ، (کَثِیْرِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ، (مَعْنٰی) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتَۃً) مقدر کا، (ثَابِتَۃً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مؤنث، اس میں (هِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع بسوئے ذوالحال، (ثَابِتَۃً) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر معطوف علیہ،

(و) حرفِ عطف مبنی برفتح، (عَلاَّمَۃٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی برفتح، (عَلِیْمٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف، معطوف علیہا اپنے معطوف سے مل کر ذوالحال، (بَا) حرفِ جار مبنی برکسر، (مَعْنٰی) اسمِ مقصور مجرور تقدیرًا مضاف، (کَثِیْرِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ مضاف، (اَلْعِلْمِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ، (کَثِیْرِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ، (مَعْنٰی) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتَیْنِ) مقدر کا، (ثَابِتَیْنِ) تثنیٰ منصوب بیا ماقبل مفتوح اسمِ فاعل صیغہ تثنیہ مذکر، اس میں (هُمَا) پوشیدہ جس میں (هَا) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی برضم راجع بسوئے ذوالحال، (م) حرفِ عماد مبنی برفتح، (الف) علامت تثنیہ مبنی برسکون، (ثَابِتَیْنِ) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر معطوف،

(و) حرفِ عطف مبنی برفتح، (حَذِرٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً ذوالحال، (بَا) حرفِ جار مبنی برکسر، (مَعْنٰی) اسمِ مقصور مجرور تقدیرًا مضاف، (کَثِیْرِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ مضاف، (اَلْحَذِرِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ، (کَثِیْرِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ، (مَعْنٰی) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتًا) مقدر کا، (ثَابِتًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسمِ



فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے ذوالحال، (ثَابِتًا) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے دونوں معطوف سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا، (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے مبتدائے محذوف (ھو)، (ثَابِتٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر خبر، (ھو) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اِسْمُ الْفَاعِلِ موضوع برائے مبالغہ، مبتدائے محذوف اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔۱۲

وَ اِن زَالَت الْمُشَابَهَةُ (1) الـلَّفْظِيَّة بِالفِعْل

لٰكِنَّهُمْ ١ جَعَلُوا مَآ ٢ فِيْهَا مِن زِيَادَة الْمَعْنٰى

قَائِمًا مَقَام مَازَال مِن الْمُشَابَهَة اللَّفْظِيَّة

وَ رَابِعُهَا اِسْمُ ٣ الْمَفْعُوْل وَهُو كُلّ اِسْمٍ

اشْتُقَّ ٤ لِذَاتِ ٥ مَنْ ٦ وَقَع عَلَيْه الْفِعْل وَ هُو

يَعْمَل عَمَلَ ٧ فِعْلِه الْمَجْهُوْل فَيَرْفَعُ ٨ اِسْمًا

وَاحِدًا بِاَنَّهٗ قَائِم مَقَام فَاعِلِهٖ

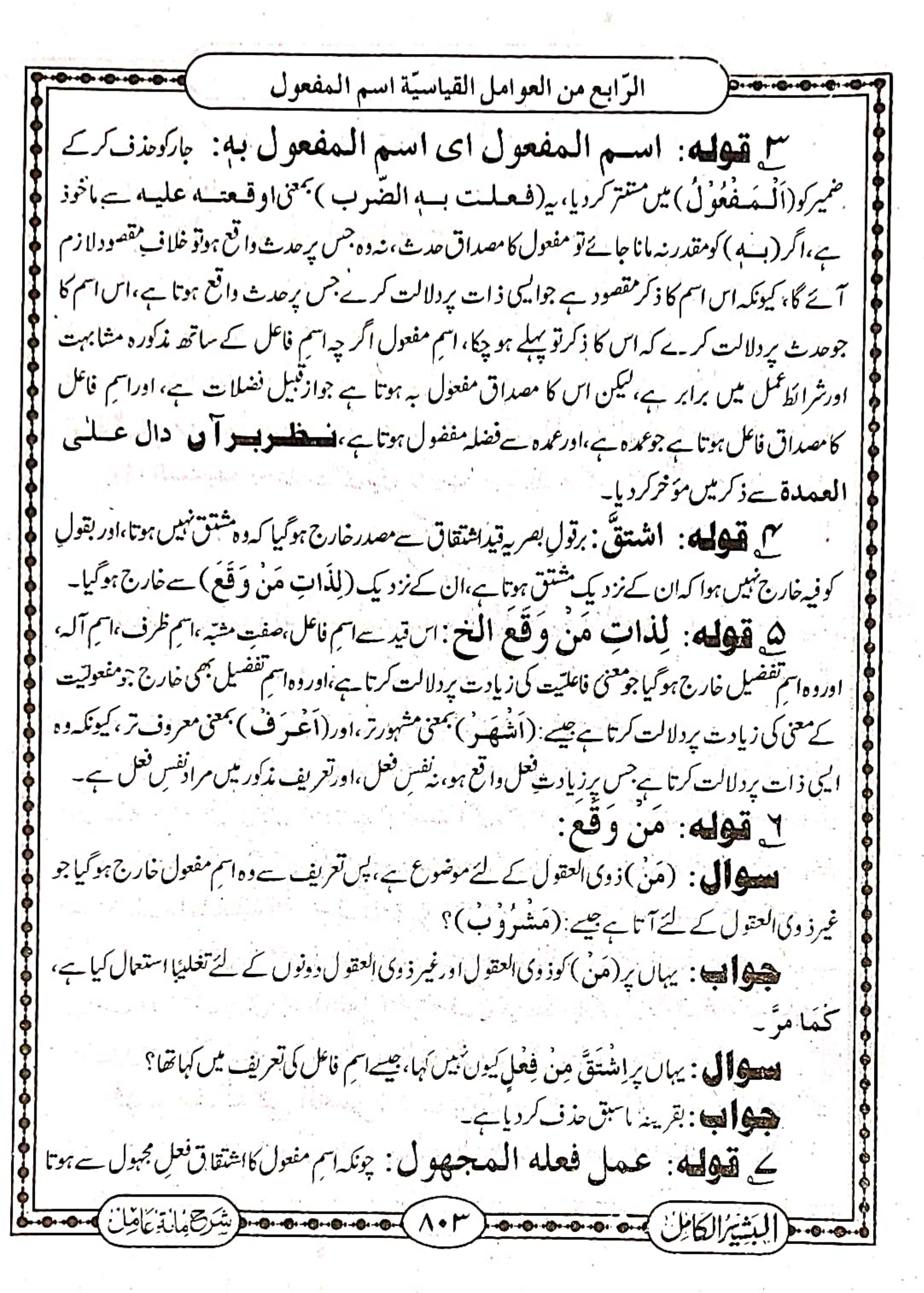
١ **قوله: لٰكِنَّهم الخ:** یہاں سے ایک تو ہم رفع کرتے ہیں جو کلام سابق سے پیدا ہوا



ہے، وہ یہ کہ صیغہائے مبالغہ اسمِ فاعل کی طرح عمل نہ کریں، کیونکہ اسمِ فاعل کے اعمال میں فعل کے ساتھ لفظی مشابہت کو دخل تھا جو صیغہائے مبالغہ میں مفقود ہے، **تقریر دفع** یہ ہے کہ صیغہائے مبالغہ میں زیادتِ معنی فوت شدہ مشابہت لفظی کے قائم مقام ہوگئی، اس طرح مشابہت میں پیدا شدہ نقصان کا جبر ہوگیا۔

۲ قوله: مَافيهَا: توہم مذکور کو یوں بھی دفع کر سکتے ہیں کہ صیغہائے مبالغہ کا اعمال ان کی موجودہ ہیئت کے اعتبار سے نہیں ہے جیسے کہ اسمِ فاعل کا تھا، حتیٰ کہ مشابہت لفظی فوت ہونے سے عمل بھی باقی نہ رہے، بلکہ موجودہ ہیئت سے نظر قطع کرتے ہوئے ان کا اعمال اعتبار اصل پر مبنی ہے، جو اسمِ فاعل ہے، اور کبھی اصل کا حکم فرع کو دیا جاتا ہے جیسے: (رَمَتَا) صیغہ تثنیہ مؤنث غائب کو اصل کا حکم دیتے ہیں، جو (رَمَتْ) صیغہ واحد مؤنث غائب ہے، کیونکہ واحد پر اضافہ کر کے تثنیہ بناتے ہیں۔

تفصیل اس کی یہ ہے کہ (رَمَتْ) اصل میں (رَمَيَتْ) تھا، (یَا) کو بوجہ تحرک اور انفتاح ماقبل (الف) سے بدلا، (الف) اور (تَا) دو ساکن مجتمع ہوئے، (الف) کو ساقط کر دیا، (رَمَتْ) ہوگیا، اور (رَمَتَا) اصل میں (رَمَيَتَا) تھا، بقاعدۂ مذکور (یَا) کو (الف) سے بدلا، اب (الف) اور (تَا) میں اجتماعِ ساکنین نہیں، کیونکہ (تَا) متحرک ہے، لیکن واحد مؤنث میں چونکہ (تَا) ساکن تھی، جو تثنیہ کے لئے اصل ہے، **نظر بر آں** تثنیہ میں (تَا) کو ساکن لحاظ کر کے (الف) اور (تَا) میں اجتماعِ ساکنین اعتبار کیا گیا، اور (الف) کو ساقط کر دیا، (رَمَتَا) ہوگیا، اسی طرح صیغہائے مبالغہ کا اعمال ان کی اصل اسمِ فاعل کے اعتبار پر مبنی ہے، اور توہم مذکور کو یوں بھی دفع کر سکتے ہیں کہ صیغۂ مبالغہ کے مصداق پر اسمِ فاعل بھی صادق آتا ہے، کیونکہ (ضَرَّاب) کے مصداق پر (ضَارِبْ) بھی صادق ہے، اور (عَلِيْمْ) کے مصداق پر (عَالِمْ)، اور (حَذِرٌ) کے مصداق پر (حَاذِرٌ)، پس صیغہائے مبالغہ اسمِ فاعل کو متضمن ہوئے، جیسے فرع اصل کو متضمن ہوتی ہے، تو صیغہائے مبالغہ اگرچہ فعل مضارع کے ہم وزن نہیں، مگر ان کا متضمن اسمِ فاعل ضرور ہم وزن ہے، لہٰذا صیغہائے مبالغہ اپنے متضمن اصل کے اعتبار سے حکماً ہم وزن فعل مضارع ہوگئے، پس صیغہائے مبالغہ میں مشابہت لفظی اگرچہ حقیقتاً فوت ہوگئی، مگر حکماً موجود ہے، اسی بنا پر اسمِ فاعل جیسا عمل کرتے ہیں، دفعِ توہم کی یہ دونوں تقریر اسی قاعدہ پر مبنی ہیں کہ کبھی فرع کو حکم اصل دیا جاتا ہے، فرق یہ ہے کہ پہلی تقریر میں فرع کو اصل کا حکم عمل دیا گیا، دوسری میں حکم موازنت۔



۳؎ **قوله: اسم المفعول ای اسم المفعول به:** جار کو حذف کرکے ضمیر کو (اَلْمَفْعُوْلُ) میں مستتر کر دیا، یہ (فعلت بہ الضّرب) بمعنی اوقعتہ علیہ سے ماخوذ ہے، اگر (بہ) کو مقدر نہ مانا جائے تو مفعول کا مصداق حدث، نہ وہ جس پر حدث واقع ہو تو خلافِ مقصود لازم آئے گا، کیونکہ اس اسم کا ذکر مقصود ہے جو ایسی ذات پر دلالت کرے جس پر حدث واقع ہوتا ہے، اس اسم کا جو حدث پر دلالت کرے کہ اس کا ذکر تو پہلے ہو چکا، اسمِ مفعول اگر چہ اسمِ فاعل کے ساتھ مذکورہ مشابہت اور شرائطِ عمل میں برابر ہے، لیکن اس کا مصداق مفعول بہ ہوتا ہے جو از قبیل فضلات ہے، اور اسمِ فاعل کا مصداق فاعل ہوتا ہے جو عمدہ ہے، اور عمدہ سے فضلہ مفضول ہوتا ہے، **نظر بر آں** دال علی العمدة سے ذکر میں مؤخر کر دیا۔

۴؎ **قوله: اشتقّ:** بر قولِ بصریہ قید اشتقاق سے مصدر خارج ہو گیا کہ وہ مشتق نہیں ہوتا، اور بقولِ کوفیہ خارج نہیں ہوا کہ ان کے نزدیک مشتق ہوتا ہے، ان کے نزدیک (لِذَاتِ مَنْ وَقَعَ) سے خارج ہو گیا۔

۵؎ **قوله: لِذاتِ مَنْ وَقَعَ الخ:** اس قید سے اسمِ فاعل، صفتِ مشبہ، اسمِ ظرف، اسمِ آلہ، اور وہ اسمِ تفضیل خارج ہو گیا جو معنیٰ فاعلیّت کی زیادت پر دلالت کرتا ہے، اور وہ اسمِ تفضیل بھی خارج جو مفعولیت کے معنیٰ کی زیادت پر دلالت کرتا ہے جیسے: (اَشْهَرُ) بمعنیٰ مشہور تر، اور (اَعْرَفُ) بمعنیٰ معروف تر، کیونکہ وہ ایسی ذات پر دلالت کرتا ہے جس پر زیادتِ فعل واقع ہو، نہ نفسِ فعل، اور تعریف مذکور میں مراد نفسِ فعل ہے۔

۶؎ **قوله: مَنْ وَقَعَ:**

سوال: (مَنْ) ذوی العقول کے لئے موضوع ہے، پس تعریف سے وہ اسمِ مفعول خارج ہو گیا جو غیر ذوی العقول کے لئے آتا ہے جیسے: (مَشْرُوْبٌ)؟

جواب: یہاں پر (مَنْ) کو ذوی العقول اور غیر ذوی العقول دونوں کے لئے تغلیبًا استعمال کیا ہے، کما مرّ۔

سوال: یہاں پر اِشْتَقَّ مِنْ فِعْلٍ کیوں نہیں کہا، جیسے اسمِ فاعل کی تعریف میں کہا تھا؟

جواب: بقرینہ ماسبق حذف کر دیا ہے۔

۷؎ **قوله: عمل فعله المجهول:** چونکہ اسمِ مفعول کا اشتقاق فعلِ مجہول سے ہوتا

ہے، اس لئے فعلِ مجہول جیسا عمل کرتا ہے، جیسے اسمِ فاعل فعل معروف سے مشتق تھا، **نظر برآں** اس کا عمل فعلِ معروف جیسا ہوا۔

۸ **قوله: فیرفع اسمًا واحدًا:** جیسے فعلِ مجہول اسمِ واحد کو رفع دیتا ہے، اس بنا پر کہ وہ قائم مقام فاعل ہے، اگر متعدی بدو مفعول ہے تو دوسرا اسم اپنے نصب پر باقی رہے گا، (زَيْدٌ مُعْطًى غُلَامُهُ دِرْهَمًا) میں (مُعْطًى) اسمِ مفعول متعدی بدو مفعول ہے، (غُلَامُهُ) مفعولِ اوّل قائم مقام فاعل ہونے کی وجہ سے مرفوع ہوا، اور (دِرْهَمًا) مفعولِ ثانی اپنے نصب پر باقی رہا، اور اگر متعدی بسہ مفعول ہے تو ایک قائم مقام فاعل ہوکر مرفوع ہوگا، اور دو اپنے نصب پر باقی رہیں گے جیسے: (زَيْدٌ مُعَلَّمٌ اَبُوْهُ عَمْرًا قَائِمًا)۔۱۲

(1) المشابهة: وہ مشابہت لفظی یہ تھی کہ بسبب ترتیب حروف وحرکات وسکون فعل کے ہم وزن تھا۔۱۲

ترکیب

قوله: وان زَالت المشابهَة اللّفظية بالفعل: اس میں (و) حالیہ مبنی برفتح 'زمخشری' کے نزدیک، عاطفہ 'خبـــزی' کے نزدیک، اعتراض 'رضی' شارح ''کافیہ'' کے نزدیک، اور علامہ 'علی قاری' علیہ رحمۃ الباری نے ''شرح مشکوٰۃ'' میں فرمایا کہ اس (واو) کو واوِ مبالغہ کہتے ہیں۔

(اِنْ) حرفِ شرط مبنی بر سکون ایسے مقام پر وصلیہ کہلاتا ہے، اس کی جزا بوجہ دلالت کلامِ سابق وجوبًا محذوف ہوتی ہے، اور کلامِ سابق مثل عوض جزا ہوتا ہے، (زَالَتْ) فعل ماضی معروف مبنی برفتح، (تَا) علامت تانیث مبنی بر سکون کسرۂ موجودہ حرکت تخلص من السکونین صیغہ واحد مؤنث غائب، (اَلْمُشَابَهَةُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظًا مصدر موصوف، (اَللَّفْظِيَّةُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظًا اسم منسوب صیغہ واحد مؤنث، اس میں (هِيَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلًا مبنی برفتح راجع بسوئے موصوف، (اَللَّفْظِيَّةُ) اسمِ منسوب اپنے نائب فاعل سے مل کر صفت، (بَا) حرفِ جار مبنی بر کسر، (اَلْفِعْلِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظًا، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (اَلْمُشَابَهَةُ) موصوف اپنی صفت اور ظرفِ لغو سے مل کر فاعل، (زَالَتْ) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر شرط،

فهو مثالهٗ فی العمَل: جزائے محذوف وجوبًا، اس میں (فَا) جزائیہ مبنی برفتح، (هو) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلًا مبنی برفتح راجع بسوئے اِسْمَ الْفَاعِلِ الْمَوْضُوْعَ لِلْمُبَالَغَةِ، (مِثَالُ) مفرد

منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی برضم راجع بسوئے اِسْمِ الْفَاعِلِ الَّذِیْ لَیْسَ لِلْمُبَالَغَةِ، (فِیْ) حرف جار مبنی برسکونِ مقدر، (اَلْعَمَلِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً، جار مجرور مل کر ظرف لغو، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ اور ظرف لغو سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر جزاء، شرط اپنی جزاء سے مل کر جملہ شرطیہ ہو کر برقولِ اوّل حال (اَنَّ) کے اسم سے، جو (اِعْلَمْ اَنَّ اِسْمَ الْفَاعِلِ الْمَوْضُوْعَ لِلْمُبَالَغَةِ) میں ہے محلاً منصوب، اور برقولِ دوم صرف شرط معطوف، جس کا معطوف علیہ (اِنْ لَمْ تَزَلِ الْمُشَابَهَةُ اللَّفْظُ بِالْفِعْلِ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر شرط، اور (فَهُوَ مِثَالُهٗ فِی الْعَمَلِ) جزائے محذوف، شرط اپنی جزاء سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا، اور برقولِ سوم شرطِ مذکور اپنی جزائے محذوف سے مل کر جملہ اعتراضیہ ہوا جس کے لئے کوئی محل اعراب نہیں، بہر صورتِ محاورہ میں (اِنْ) وصلیہ سے مقصود کلامِ سابق کی تحقیق ہوتی ہے۔

قوله: لٰکنهم جعلوا ما فيها من زيادة المعنٰی قائمًا مقام مازال من المشابهة اللفظية: اس میں (لٰكِنَّ) حرفِ مشبہ بالفعل مبنی بر فتح، (هُمْ) میں (هَا) ضمیر منصوب متصل اسم منصوب محلاً مبنی برضم راجع بسوئے نحات، (م) علامت جمع مذکر مبنی برسکون، (جَعَلُوْا) فعل ماضی معروف مبنی برضم صیغہ جمع مذکر غائب، اس میں (واو) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی برسکون راجع بسوئے اسمِ لٰكِنَّ، (مَا) اسمِ موصول مبنی برسکون منصوب محلاً، (فِیْ) حرفِ جار مبنی برسکون، (هَا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی برسکون راجع بسوئے صیغۂ مبالغہ، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَبَتَ) مقدر کا، (ثَبَتَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا برضم راجع بسوئے اسمِ موصول، (ثَبَتَ) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، (مَا) اسمِ موصول اپنے صلہ سے مل کر ذوالحال، (مِنْ) حرفِ جار مبنی برسکون، (زِيَادَةِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مصدر مضاف، (اَلْمَعْنٰی) اسمِ مقصور مجرور تقدیراً مرفوع معنًی بنابر فاعلیت مضاف الیہ، (زِيَادَةِ) مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتًا) مقدر کا، (ثَابِتًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا برضم راجع بسوئے ذوالحال، (ثَابِتًا) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر مفعول بہ اوّل، (قَائِمًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا برضم

راجع بسوئے مفعول بہ اوّل، (مَقَامَ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مضاف، (مَا) اسمِ موصول مبنی بر سکون مجرور محلاً، (زَالَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے اسمِ موصول، (زَالَ) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، (مَا) اسمِ موصول اپنے صلہ سے مل کر ذو الحال، (مِنْ) حرفِ جار مبنی بر سکونِ مقدر فتحہ موجودہ حرکت تخلص من السکونین، (اَلْمُشَابَهَةِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً موصوف، (اَللَّفْظِيَّةِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً اسمِ منسوب صیغہ واحد مؤنث، اس میں (هِيَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف، (اَللَّفْظِيَّةِ) اسمِ منسوب اپنے نائب فاعل سے مل کر صفت، (اَلْمُشَابَهَةِ) موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتًا) مقدر کا، (ثَابِتًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے ذو الحال، (ثَابِتًا) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر حال، ذو الحال اپنے حال سے مل کر مضاف الیہ، (مَقَامَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ، (قَائِمًا) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر مفعول بہ دوم، (جَعَلُوْا) فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر، (لٰكِنَّ) حرفِ مشبہ بالفعل اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

قوله: ورابعها اسم المفعول: اس میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (رَابِعُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے سَبْعَةُ عَوَامِل، (رَابِعُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، (اِسْمُ الْمَفْعُوْلِ) مفرد منصرف صحیح جس کا جزو اوّل مرفوع لفظاً اور جزو ثانی مشغول باعرابِ سابق خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قوله: وهو كل اسم اشتقّ لذات من وقع عليه الفعل: اس میں (و) حرفِ عطف یا استیناف مبنی بر فتح، (ھو) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے اِسْمُ الْمَفْعُوْلِ، (كُلُّ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (اِسْمٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً موصوف، (اُشْتُقَّ) فعل ماضی مجہول مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے موصوف، (ل) حرفِ جار مبنی بر کسر، (ذَاتِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف، (مَنْ) اسمِ موصول مبنی بر سکون مجرور محلاً، (وَقَعَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب، (عَلٰی) حرفِ جار مبنی بر سکون، (هَا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر کسر راجع بسوئے اسمِ موصول، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (اَلْفِعْلُ) مفرد

منصرف صحیح مرفوع لفظاً فاعل، (وَقَعَ) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، (مَنْ) اسمِ موصول اپنے صلہ سے مل کر مضاف الیہ، (ذَاتِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، (اُشْتُقَّ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صفت، (اِسْمٍ) موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ، (کُلُّ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر، (ھو) مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

قوله: وهو يَعمل عمَل فعلهٖ المَجهول: اس میں (و) حرفِ عطف یا استیناف مبنی بر فتح، (ھو) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم المفعول، (یَعْمَلُ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا، (عَمَلَ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مصدر مضاف، (فِعْلِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مرفوع معنیً بنا بر فاعلیّت مضاف الیہ مضاف، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر کسر راجع بسوئے اسم المفعول، (فِعْلِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر موصوف، (اَلْمَجْھُوْلِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ، (عَمَلَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعولِ مطلق، (یَعْمَلُ) فعل اپنے فاعل اور مفعولِ مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ صغریٰ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ کبریٰ ذاتِ وجہین ہوا۔

قوله: فيَرفع اسمًا واحدًا بانّهٗ قَائم مقَام فَاعلهٗ: اس میں (فَا) فصیحہ مبنی بر فتح، (یَرْفَعُ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم المفعول، (اِسْمًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً موصوف، (وَاحِدًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً صفت، (اِسْمًا) موصوف اپنی صفت سے مل کر مفعول بہ، (بَا) حرفِ جار مبنی بر کسر، (اَنَّ) حرفِ مشبّہ بالفعل مبنی بر فتح موصولِ حرفی، (ھَا) ضمیر منصوب متصل اسم منصوب محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے اِسْمًا وَاحِدًا، (قَائِمٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ اَنَّ، (مَقَامَ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مضاف، (فَاعِلِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ مضاف، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر کسر راجع بسوئے اِسم الْمَفْعُوْل، (فَاعِلِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ، (مَقَامَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول



فیہ، (قَـائِمٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر خبر، (اَنَّ) کا اسم اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر صلہ، (اَنَّ) موصولِ حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (یَرْفَعُ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا، شرطِ محذوف اِذَا کَانَ الْاَمْرُ کَذٰلِكَ اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔۱۲

وَ شَـرْط عَـمَلِهٖ کَوْنُهٗ بِمَعْنَیٰ الحَال اَو

الاِسْتِقْبَال وَ اِعْتِمَادُهٗ عَلٰی المُبْتَدَاء کَمَا

فِی اِسْمِ الفَاعِل مِثْل زَیْد مَضْرُوْب غُلَامُهٗ

اَلْآن اَو غَدًا اَو المَوْصُوْل نَحْو المَضْرُوْب

غُلَامُـهٗ زَیْـد اَو المَوْصُوْف مِثْل جَاءَ نِی

رَجُل مَضْرُوْبًا غُلَامُهٗ اَو ذِی الحَال مِثْل

جَاءَنِی زَیْـد مَضْرُوْبًا غُلَامُهٗ اَو حَرْف

الـنَّفْی اَو الاِسْتِفْهَام مِثْل مَا مَضْرُوْب

غُلَامُهٗ وَ اَ مَضْرُوْب غُلَامُهٗ

لے **قوله: بمعنی الحال الخ**: عملِ اسمِ مفعول کے لئے زمانہ حال یا استقبال شرط ہونے کا تذکرہ کلامِ متقدمین میں نہیں پایا جاتا، لیکن متاخرین جیسے "ابوعلی" اوران سے بعد والے نحویوں نے تصریح کی ہے۔

ترکیب

قوله: وشَرط عمَلِهٖ کونهٗ بمعنی الحَال او الاستقبَال و اعتمَاده علی المبتدَاء: اس میں (و) حرفِ عطف یا استیناف مبنی بر فتح، (شَرْطُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (عَمَلِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ مصدر مضاف، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مرفوع معنًی بنا بر فاعلیت مبنی بر کسر راجع بسوئے اِسم المَفعول، (عَمَلِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ، (شَرْطُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، (کَوْنُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مصدر مضاف، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مرفوع معنًی بنا بر اسمیّت مبنی بر ضم راجع بسوئے اِسم المفعول، (با) حرفِ جار مبنی بر کسر، (مَعْنٰی) اسمِ مقصور مجرور تقدیراً مضاف، (اَلْحَال) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف علیہ، (اَوْ) حرفِ عطف مبنی بر سکونِ مقدر کسرۂ موجودہ حرکت تخلص من السکونین، (اَلاِسْتِقْبَالِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ، (مَعْنٰی) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتًا) مقدر کا، (ثَابِتًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ کَوْن، (ثَابِتًا) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر خبر، (کَوْنُ) مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اسم وخبر سے مل کر معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اِعْتِمَادُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مصدر مضاف، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مرفوع معنًی بنا بر فاعلیت مبنی بر ضم راجع بسوئے اِسمُ المَفعول، (علٰی) حرفِ جار مبنی بر سکونِ مقدر، (اَلْمُبْتَدَاءِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف علیہ،

اوالموصول: میں (اَوْ) حرفِ عطف مبنی بر سکونِ مقدر کسرۂ موجودہ حرکت تخلص من السکونین، (اَلْمَوْصُوْلِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف،

او الموصوف: میں (اَوْ) حرفِ عطف مبنی بر سکونِ مقدر کسرۂ موجودہ حرکت تخلص من

السکونین، (اَلْمَوْصُوْفِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف،

اوذی الحال: میں (اَوْ) حرف عطف مبنی بر سکون، (ذِیْ) اسمائے ستہ مکبّرہ سے مجرور بیا مضاف، (اَلْحَالِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ، (ذِیْ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف،

اوحرفِ النفی اوالاستفھام: میں (اَوْ) حرف عطف مبنی بر سکون، (حَرْفِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف، (اَلنَّفْیِ) مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح مجرور لفظاً معطوف علیہ، (اَوْ) حرفِ عطف مبنی بر سکونِ مقدر کسرۂ موجودہ حرکت تخلص من السکونین، (اَلْاِسْتِفْھَامِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ، (حَرْفِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف، (اَلْمُبْتَدَاءِ) معطوف علیہ اپنے تمام معطوفات سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (اِعْتِمَادِ) مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور ظرفِ لغو سے مل کر معطوف، (کَوْنُہٗ بِمَعْنَی الْحَالِ اَوِ الْاِسْتِقْبَالِ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبر یہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

قولہ: کما فی اسم الفاعل: میں (کَافْ) حرفِ جار مبنی بر فتح، (مَا) اسمِ موصول مبنی بر سکون مجرور محلًا، (فِیْ) حرفِ جار مبنی بر سکون، (اِسْمِ الْفَاعِلِ) مفرد منصرف صحیح جس کا جزوِ اوّل مجرور لفظاً اور جزوِ ثانی مشغول باعرابِ سابق، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَبَتَ) مقدر کا، (ثَبَتَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (ھُوَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلًا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ موصول، (ثَبَتَ) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہو کر صلہ، (مَا) اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا، (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلًا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدائے محذوف، (ثَابِتٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر خبر مبتدائے محذوف (ھٰذَا) کی، جس میں (ھَا) حرفِ تنبیہ مبنی بر سکون، (ذَا) اسمِ اشارہ بسوئے اعتماد مرفوع محلًا مبنی بر سکون، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبر یہ ہوا۔

قولہ: مثل زید مضروب غلامہ الآن اوغدًا: اس میں (مِثْلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (زَیْدٌ مَضْرُوْبٌ غُلَامُہٗ الْآنَ) مراد اللفظ مجرور تقدیرًا معطوف علیہ، (اَوْ) حرفِ عطف مبنی بر سکون، (غَدًا) بتقدیر (زَیْدٌ مَضْرُوْبٌ غُلَامُہٗ) مراد اللفظ مجرور تقدیرًا معطوف، معطوف علیہ

اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ، (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (ھــو) مبتدائے محذوف کی، (ھــو) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلًا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ مفعول جو بمعنی حال یا استقبال ہو کر مبتدا پر معتمد ہو، (ھو) مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ زَید مَضروب غلامه الآن: میں (زَیْدٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظًا مبتدا، (مَــضْــرُوْبٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظًا اسمِ مفعول صیغہ واحد مذکر، (غُلَامُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظًا مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلًا مبنی بر ضم راجع بسوئے مبتدا، (غُلَامُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر نائب فاعل، (اَلْآنَ) ظرف بمعنی زمانِ حاضر مبنی بر فتح منصوب محلًا مفعول فیہ، (مَضْرُوْبٌ) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

زَیــد مَــضــروب غلامــه غــدًا: میں (زَیْــدٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظًا مبتدا، (مَــضْــرُوْبٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظًا اسمِ مفعول صیغہ واحد مذکر، (غُلَامُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظًا مضاف، (هَــا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلًا مبنی بر ضم راجع بسوئے مبتدا، (غُلَامُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر نائب فاعل، (غَــدًا) ظرفِ زمان معرب منصوب لفظًا مفعول فیہ، (مَــضْــرُوْبٌ) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

قوله: نــحــو الـمَضروب غلامه زَید: اس میں (نَحْوُ) مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح مرفوع لفظًا مضاف، (اَلْــمَـضْـرُوْبُ غُلَامُـهٗ زَیْدٌ) مراد اللفظ مجرور تقدیرًا مضاف الیہ، (نَـحْوُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (ھو) مبتدائے محذوف کی، جو ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلًا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ مفعول جو بمعنی حال یا استقبال ہو کر اسمِ موصول پر معتمد ہو، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ المَضروب غلامه زَید: (اَلْمَضْرُوْبُ) میں (ال) بمعنی (اَلَّذِیْ) اسمِ موصول مبنی بر سکون، (مَضْرُوْبُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظًا اسمِ مفعول صیغہ واحد مذکر، (غُلَامُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظًا مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلًا مبنی بر ضم راجع بسوئے اسمِ موصول، (غُلَامُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر نائب فاعل، (مَضْرُوْبٌ) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر صلہ، اسمِ موصول اپنے صلہ سے مل کر مبتدا، (زَیْدٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظًا خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

قوله: مثل جَاء نی رَجل مضروبٌ غلامه: میں (مِثْلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظًا مضاف، (جَاءَ نِیْ رَجُلٌ مَضْرُوْبٌ غُلَامُہٗ) مراد اللفظ مجرور تقدیرًا مضاف الیہ، (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (ھو) مبتدائے محذوف کی، جو ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلًا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم مفعول جو بمعنی حال یا استقبال ہو کر موصوف پر اعتماد رکھتا ہو، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ جَاء نی رَجل مضروبٌ غلامه:

میں (جَاءَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب، (نون) وقایہ مبنی بر کسر، (یا) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلًا مبنی بر سکون، (رَجُلٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظًا موصوف، (مَضْرُوْبٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظًا اسم مفعول صیغہ واحد مذکر، (غُلَامُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظًا مضاف، (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلًا مبنی بر ضم راجع بسوئے موصوف، (غُلَامُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر نائب فاعل، (مَضْرُوْبٌ) اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر صفت، (رَجُلٌ) موصوف اپنی صفت سے مل کر فاعل، (جَاءَ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

قوله: مثل جَاء نی زید مضروبًا غلامه: اس میں (مِثْلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظًا مضاف، (جَاءَ نِیْ زَیْدٌ مَضْرُوْبًا غُلَامُہٗ) مراد اللفظ مجرور تقدیرًا مضاف الیہ، (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (ھو) مبتدائے محذوف کی، جو ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلًا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم مفعول، جو بمعنی حال یا استقبال ہو کر ذو الحال پر معتمد ہو، (ھو) مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ جَاء نی زید مضروبًا غلامه:

میں (جَاءَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب، (نون) برائے وقایہ مبنی بر کسر، (یا) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلًا مبنی بر سکون، (زَیْدٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظًا ذو الحال، (مَضْرُوْبًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظًا اسم مفعول صیغہ واحد مذکر، (غُلَامُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظًا مضاف، (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلًا مبنی بر ضم راجع بسوئے ذو الحال، (غُلَامُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر نائب فاعل، (مَضْرُوْبًا) اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر حال، ذو الحال اپنے حال سے مل کر فاعل، (جَاءَ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

قوله: مثل مَا مضروب غلامه، و اَمضروب غلامه:

اس میں (مِثْلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مضاف، (مَا مَضْرُوْبٌ غُلَامُہٗ) مراد الالفاظ مجرور تقدیرا معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اَمَضْرُوْبٌ غُلَامُہٗ) مراد الالفاظ مجرور تقدیرا معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ، (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (ھٰذَا) مبتدا نے محذوف کی، جس میں (ھَا) حرفِ تنبیہ مبنی بر سکون، (ذَا) اسم اشارہ مبتدا مرفوع محلا مبنی بر سکون، اس کا مشار الیہ اسم مفعول جو بمعنی حال یا استقبال ہو کر حرفِ نفی یا حرفِ استفہام پر معتمد ہو، (ھٰذَا) مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ مَا مَضروب غلامُهٗ: میں (مَا) حرفِ نفی مبنی برسکون، (مَضْرُوْبٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا اسمِ مفعول صیغہ واحد مذکر مبتدا کی قسم ثانی، (غُلَامُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مضاف، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے معہود غائب، (غُلَامُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر نائب فاعل قائم مقام خبر، مبتدا کی قسمِ ثانی قائم مقام خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

اَمَضروب غلامه: میں (اَ) حرفِ استفہام مبنی بر فتح، (مَضْرُوْبٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا اسمِ مفعول صیغہ واحد مذکر مبتدا کی قسمِ ثانی، (غُلَامُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مضاف، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے معہود غائب، (غُلَامُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر نائب فاعل قائم مقام خبر، مبتدا کی قسمِ ثانی قائم مقام خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔۱۲

نحودانی پر صدر العلماء کا علمی محاسبہ

(۱۷۴) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:۱۰۰ پر (اِعْلَمْ اَنَّ اِسْمَ الْفَاعِلِ الْمَوْضُوْعِ لِلْمُبَالَغَةِ کَضَرَّابِ الخ) کی ترکیب میں (اَلْمَوْضُوْعِ) کی ضمیر نائب فاعل کو ذو الحال، اور (کَضَرَّابِ) الخ کو ظرفِ مستقر کر کے حال قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے، ورنہ لازم آئے گا کہ آئندہ آنے والا حکم انہیں چھ صیغوں کے ساتھ مخصوص ہو جائے، حالانکہ مبالغہ کے دیگر صیغوں کا بھی یہی حکم ہے جیسے: صدیق اور فاروق وغیرہ، مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم نے بھی اس کو حال، اور ضمیر نائب فاعل کو ذو الحال قرار دیا ہے، جو قابل اتباع نہیں، صحیح ترکیب وہی ہے جو ہم نے کی ہے۔

(۱۷۵) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:۱۰۱ پر (لٰكِنَّهُمْ جَعَلُوْا مَا فِيْهَا مِنْ زِيَادَةِ الْمَعْنٰى قَائِمًا مَقَامَ مَا زَالَ مِنَ الْمُشَابَهَةِ اللَّفْظِيَّةِ) کی ترکیب میں (جَعَلُوْا) کے اندر ضمیر فاعل (هُمْ) مستتر بتائی، اور (فِيْهَا) کے متعلق مقدر (حَصَلَ) سے (مِنْ زِيَادَةِ) کو متعلق بتایا، اور (زَالَ) سے (مِنَ الْمُشَابَهَةِ) کو متعلق قرار دیا ہے۔

اقول: یہ تینوں باتیں غلط،

اوّل: اس لئے کہ ''صرفِ میر'' یاد نہ ہونے پر مبنی ہے، (جَعَلُوْا) میں ضمیر فاعل مستتر نہیں، بلکہ (واو) ضمیر بارز فاعل ہے، ''صرفِ میر'' ص:۹ میں ہے: واو در نصروا علامت جمع مذکر وضمیر فاعل ست۔

دوم: اس لئے کہ (مِنْ زِيَادَةِ الْمَعْنٰى) ظرفِ مستقر ہو کر (مَا) سے حال ہے۔

سوم: اس لئے کہ (مِنَ الْمُشَابَهَةِ) بھی ظرفِ مستقر ہو کر (مَا) سے حال ہے، کیونکہ دونوں (مِنْ) برائے تبیین ہیں، اور (مِنْ) برائے تبیین ظرفِ مستقر ہو کر حال ہوا کرتا ہے، اگر امرِ مبہم معرفہ ہو، اور اگر نکرہ ہے تو صفت۔

(۱۷۶) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:۱۰۲ پر (وَشَرْطُ عَمَلِهٖ كَوْنُهٗ بِمَعْنَى الْحَالِ اَوِ الْاِسْتِقْبَالِ) کی ترکیب میں (كَوْن) کو اسم وخبر سے ملا کر جملہ فعلیہ خبریہ قرار دیا ہے۔

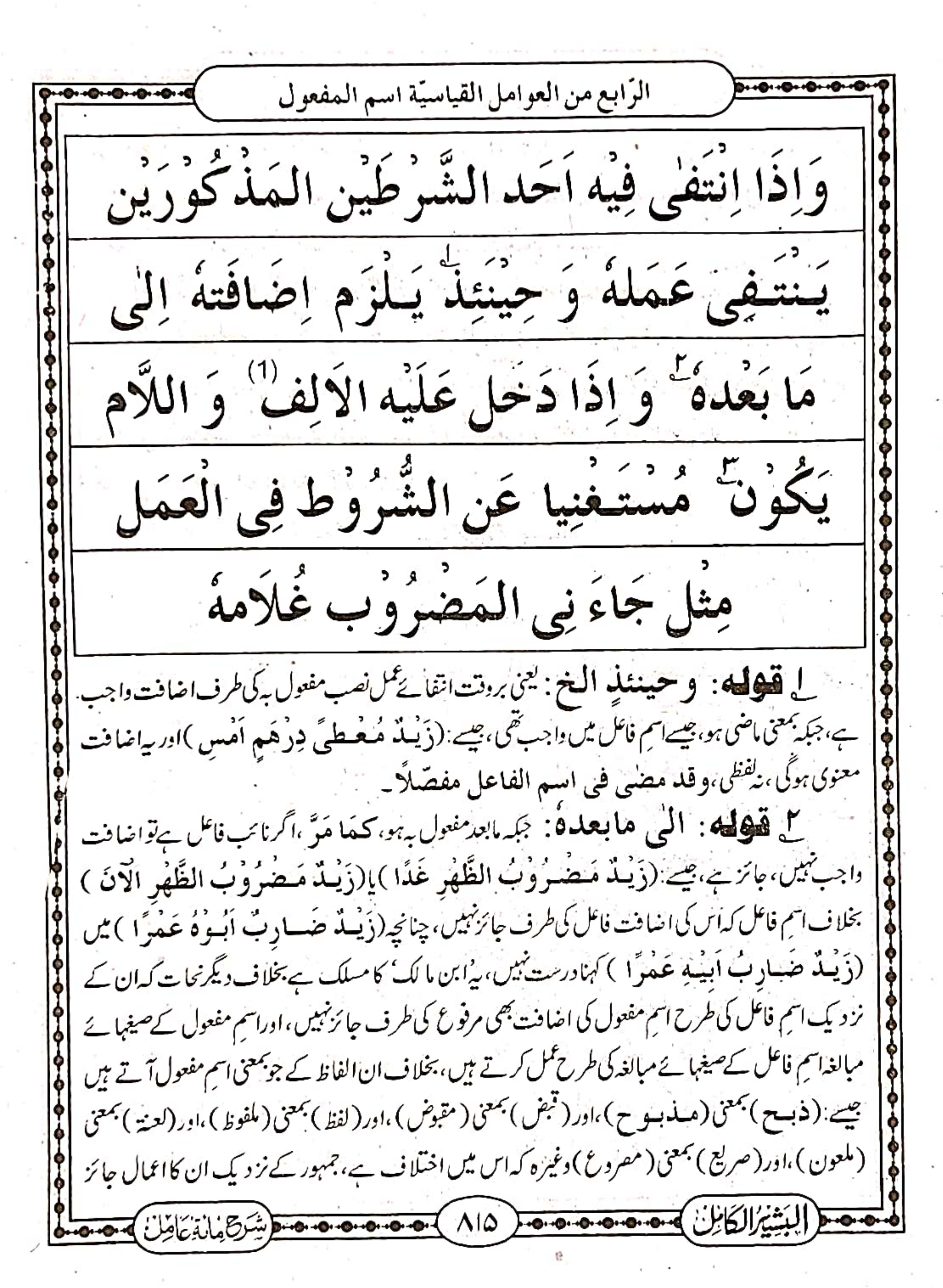
اقول: یہ غلط ہے کہ مصدر اپنے متعلقات سے مل کر نحویوں کے نزدیک شبہ جملہ بھی نہیں ہوتا ہے، چہ جائیکہ جملہ، اسی واسطے علامہ ابن حاجب علیہ الرحمۃ نے ''کافیہ'' بحث تمیز میں اس کی نسبت کو جملہ اور شبہ جملہ سے علیحدہ بایں طور ذکر فرمایا ہے: اوفی اضافة مثل يعجبنى طيبه ابًا وابوه ودارًا وعلمًا۔

(۱۷۷) ﴿ایضاح العوامل﴾ اسی صفحہ پر (وَاعْتِمَادُهٗ عَلَى الْمُبْتَدَاءِ كَمَا فِيْ اِسْمِ الْفَاعِلِ) کی ترکیب میں (كَاف) کو (اِعْتِمَاد) سے متعلق قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے کہ (كَاف) ہمیشہ ظرفِ مستقر ہوتا ہے، كَمَا مَرَّ غَيْرَ مَرَّةٍ، صحیح ترکیب وہی ہے جو ہم نے کی ہے، اور اس کو یاد رکھئے، مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم بھی (اِعْتِمَاد) سے متعلق فرما گئے ہیں، جو قابل اتباع نہیں۔

(۱۷۸) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:۱۰۳ پر (مِثْلُ زَيْدٌ مَضْرُوْبٌ غُلَامُهُ الْاٰنَ اَوْ غَدًا) کی ترکیب میں (اَلْاٰنَ) کو معطوف علیہ، اور (غَدًا) کو معطوف قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے، بلکہ (غَدًا) سے پیشتر (زَيْدٌ مَضْرُوْبٌ غُلَامُهٗ) بقرینۂ سابق محذوف ہے، اور یہ مجموعہ ماقبل پر معطوف، کیونکہ دو مثالیں مقصود ہیں، ایک اسم مفعول بمعنی حال کی، اور دوسری اسم مفعول بمعنی استقبال کی، مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم بھی (غَدًا) کو (اَلْاٰنَ) پر معطوف قرار دے گئے ہیں، جو قابل اتباع نہیں۔۱۲



وَاِذَا انْتَفٰی فِیْه اَحَد الشَّرْطَیْن الْمَذْکُوْرَیْن یَنْتَفِیْ عَمَلهٗ وَ حِیْنَئِذٍ یَلْزَم اِضَافَتهٗ اِلٰی مَا بَعْدهٗ[۲] وَ اِذَا دَخَل عَلَیْه الاَلِف[(1)] وَ اللَّام یَکُوْنُ[۳] مُسْتَغْنِیا عَن الشُّرُوْط فِی الْعَمَل مِثْل جَاءَنِی الْمَضْرُوْب غُلَامهٗ

[۱] **قوله: وحینئذٍ الخ:** یعنی بروقت انتفائے عمل نصب مفعول بہ کی طرف اضافت واجب ہے، جبکہ بمعنی ماضی ہو، جیسے اسمِ فاعل میں واجب تھی، جیسے: (زَیْدٌ مُعْطِیْ دِرْهَمٍ اَمْسِ) اور یہ اضافت معنوی ہوگی، نہ لفظی، وقد مضٰی فی اسم الفاعل مفصّلاً۔

[۲] **قوله: الٰی مابعدهٗ:** جبکہ مابعد مفعول بہ ہو، کما مرَّ، اگر نائب فاعل ہے تو اضافت واجب نہیں، جائز ہے، جیسے: (زَیْدٌ مَضْرُوْبُ الظَّهْرِ غَدًا) یا (زَیْدٌ مَضْرُوْبُ الظَّهْرِ الْآنَ) بخلاف اسمِ فاعل کہ اس کی اضافت فاعل کی طرف جائز نہیں، چنانچہ (زَیْدٌ ضَارِبٌ اَبُوْهُ عَمْرًا) میں (زَیْدٌ ضَارِبُ اَبِیْهِ عَمْرًا) کہنا درست نہیں، یہ 'ابن مالک' کا مسلک ہے بخلاف دیگر نحات کہ ان کے نزدیک اسمِ فاعل کی طرح اسمِ مفعول کی اضافت بھی مرفوع کی طرف جائز نہیں، اور اسمِ مفعول کے صیغہائے مبالغہ اسمِ فاعل کے صیغہائے مبالغہ کی طرح عمل کرتے ہیں، بخلاف ان الفاظ کے جو بمعنی اسمِ مفعول آتے ہیں جیسے: (ذبح) بمعنی (مذبوح)، اور (قبض) بمعنی (مقبوض)، اور (لفظ) بمعنی (ملفوظ)، اور (لعنۃ) بمعنی (ملعون)، اور (صریع) بمعنی (مصروع) وغیرہ کہ اس میں اختلاف ہے، جمہور کے نزدیک ان کا اعمال جائز

نہیں، تو جاءَ نی رجل ذبح کبشه کہنا درست نہ ہوگا، جیسے: (جَاءَ نِیْ مَذْبُوْح کبشه) کہنا درست ہے، اسی طرح (مَـرَرْتُ بِـرَجُلٍ صَرِيْع غُلَامُهٗ) کہنا درست نہیں، اور (مَـرَرْتُ بِرَجُلٍ مَصْرُوْع غُلَامُهٗ) کہنا درست ہے، بخلاف ابن عصفور کہ ان کے نزدیک جائز ہے۔

اقول: فقیر کی نظر قاصر سے ابھی تک اسمِ مفعول کے صیغہائے مبالغہ نہیں گزرے۔

۳ قوله: يكون مستغنيا الخ: اور اسمِ فاعل کی طرح عمل کرتا ہے، اگرچہ بمعنی ماضی ہو، نائب فاعل کو رفع دیتا ہے، اگر دوسرا مفعول ہو تو اس کو نصب بھی دے گا جبکہ متعدی بدو مفعول ہو، جیسے: (جَاءَ نِیْ الْمُعْطِیْ غُلَامُهٗ دِرْهَمًا اَمْسِ) اور اگر متعدی بسہ مفعول ہو تو دو مفعول کو نصب دے گا، جیسے: (جَاءَ نِی الْمُعَلَّمُ اَبُوْهُ زَيْدًا قَائِمًا)۔۱۲

(1) الالف: مراد الف لام موصولہ ہے، نہ حرفِ تعریف۔۱۲

ترکیب

قوله: و اذا انتفى فيه احد الشّرطين المذكورين ينتفى عمله: اس میں (و) حرفِ عطف یا استیناف مبنی بر فتح، (اِذَا) ظرفِ زمان متضمن معنیٰ شرط مبنی بر سکون مقدر منصوب محلًا مفعول فیہ مقدم، (اِنْتَفٰی) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح مقدر صیغہ واحد مذکر غائب، (فِیْ) حرفِ جار مبنی بر سکون، (هَـا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلًا مبنی بر کسر راجع بسوئے اسمِ مفعول، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (اَحَدُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظًا مضاف، (اَلشَّرْطَيْنِ) مثنیٰ مجرور بیا ماقبل مفتوح موصوف، (اَلْمَذْكُوْرَيْنِ) میں (ال) بمعنی (اَلَّذَيْنِ) اسمِ موصول مبنی بر سکون، (مَـذْكُوْرَيْنِ) مثنیٰ مجرور بیا ماقبل مفتوح اسمِ مفعول صیغہ تثنیہ مذکر، اس میں (هُـمَـا) پوشیدہ، جس میں (هَـا) ضمیر مرفوع متصل نائب فاعل مرفوع محلًا مبنی بر ضم راجع بسوئے اسمِ موصول، (م) حرفِ عماد مبنی بر فتح، (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون، (مَذْكُوْرَيْنِ) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر صلہ، اسمِ موصول اپنے صلہ سے مل کر صفت، (اَلشَّـرْطَيْنِ) موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ، (اَحَـدُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل، (اِنْتَـفٰی) فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ مقدم اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط، (يَـنْـتَـفِـيْ) فعل مضارع معروف مفرد معتل یائی مجرد از ضمائر



بارزہ مرفوع تقدیرًا صیغہ واحد مذکر غائب، (عَمَلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظًا مصدر مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلًا مرفوع معنًی بنا بر فاعلیت مبنی بر ضم راجع بسوئے اسمِ مفعول، (عَـمَـلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل، (یَـنْـتَـفِـیْ) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر جزا، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

قوله: وحینئذٍ یلزَم اضَافته الٰی مابَعدهٗ: اس میں (و) حرفِ عطف یا استیناف مبنی بر فتح، (حِیْـنَ) ظرفِ زمان معرب منصوب لفظًا مضاف، (اِذَا) ظرفِ زمان مبنی بر سکونِ مقدر مجرور محلًا مضاف الیہ مضاف، (اا) تنوین عوض مضاف الیہ محذوف، (کَانَ الْاَمْرُ کَذٰلِكَ)، (اِذْ) مضاف اپنے عوض مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ، (حِیْـنَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ مقدم، (یَلْزَمُ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظًا صیغہ واحد مذکر غائب، (اِضَافَةُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظًا مصدر مضاف، (هَـا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلًا منصوب معنًی بنا بر مفعولیت مبنی بر ضم راجع بسوئے اسم المفعول، (اِلٰی) حرفِ جار مبنی بر سکون، (مَـا) اسمِ موصول مبنی بر سکون مجرور محلًا، (بَـعْـدَ) ظرفِ مکان معرب منصوب لفظًا مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلًا مبنی بر ضم راجع بسوئے اسم المفعول، (بَعْدَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا (ثَبَتَ) مقدر کا، (ثَبَتَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (هُـوَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلًا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ موصول، (ثَبَـتَ) فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر صلہ، اسمِ موصول اپنے صلہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (اِضَافَةُ) مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور ظرفِ لغو سے مل کر فاعل، (یَلْزَمُ) فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

قوله: واذا دخل علیه الالف واللام یکون مستَغنیًا عن الشّروط فی العَمل: اس میں (و) حرفِ عطف یا استیناف مبنی بر فتح، (اِذَا) ظرفِ زمان متضمن معنیٔ شرط منصوب محلًا مبنی بر سکون مفعول فیہ مقدم، (دَخَـلَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب، (عَـلٰی) حرفِ جار مبنی بر سکون، (هَـا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلًا مبنی بر کسر راجع بسوئے اسم المفعول، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (اَلْاَلِفُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظًا معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اَللَّامُ)

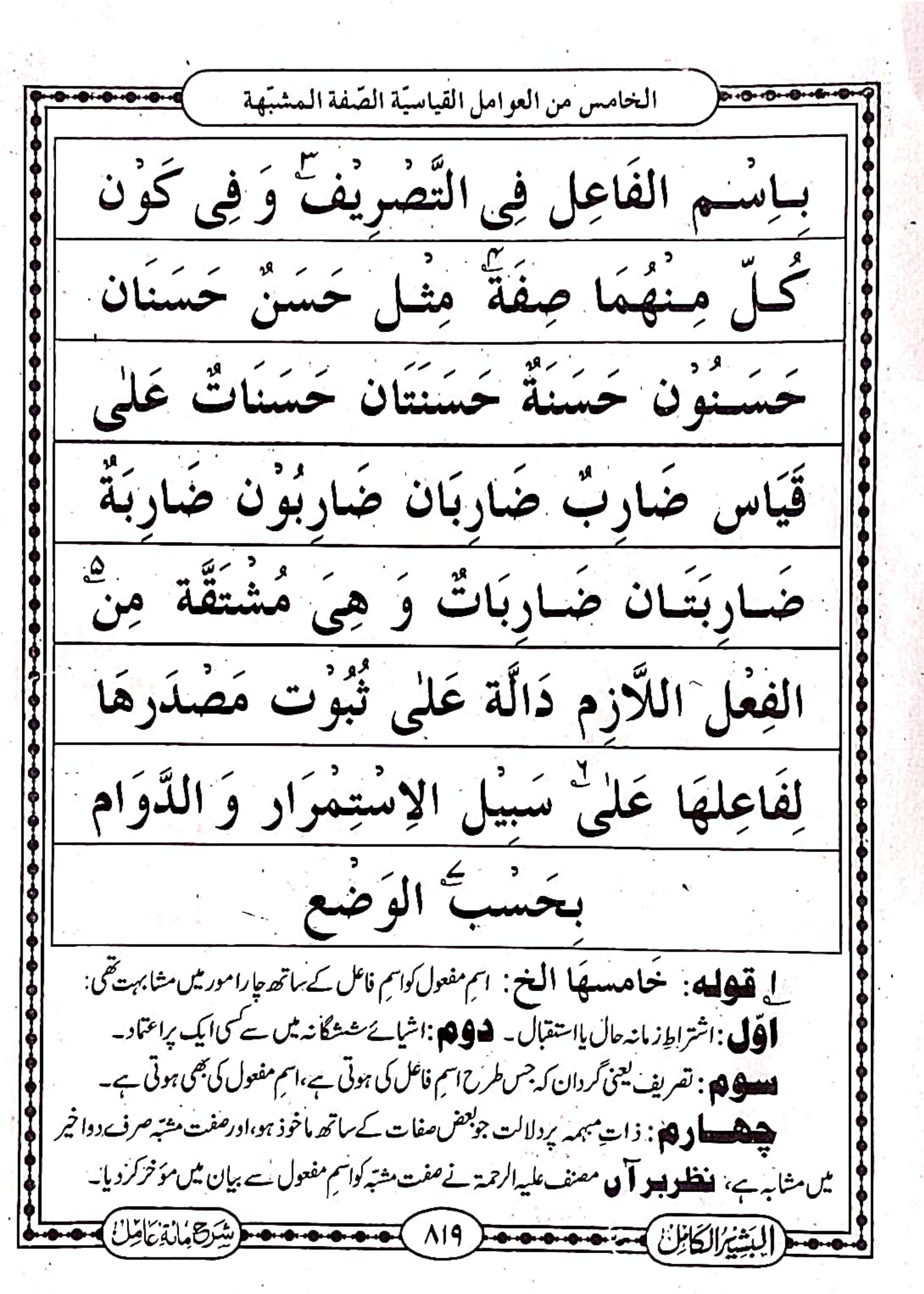


مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر فاعل، (دَخَلَ) فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ مقدم اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط، (یَکُوْنُ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً (فعل ناقص) صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم المفعول، (مُسْتَغْنِیًا) اسم منقوص منصوب لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ یَکُوْنُ، (عَنْ) حرفِ جار مبنی بر سکونِ مقدر کسرۂ موجودہ حرکت تخلص من السکونین، (اَلشُّرُوْطِ) جمع مکسر منصرف مجرور لفظاً، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو اوّل، (فِیْ) حرفِ جار مبنی بر سکونِ مقدر، (اَلْعَمَلِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو دوم، (مُسْتَغْنِیًا) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور دونوں ظرفِ لغو سے مل کر خبر، (یَکُوْنُ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

قوله: مثل جَاءَ نِی المَضرُوب غلامه: اس میں (مِثْلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (جَاءَ نِی الْمَضْرُوْبُ غُلَامُهٗ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً مضاف الیہ، (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (ھو) مبتدائے محذوف کی، جو ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم المفعول، جو بر تقدیر دخولِ الف لام شروط سے مستغنی ہو، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ جَاءَ نِی المَضرُوب غلامه: اس میں (جَاءَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب، (نون) وقایہ مبنی بر کسر، (یَا) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر سکون، (اَلْمَضْرُوْبُ) میں (ال) بمعنی (اَلَّذِیْ) اسمِ موصول مبنی بر سکون، (مَضْرُوْبُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ مفعول صیغہ واحد مذکر، (غُلَامُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے اسمِ موصول، (غُلَامُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر نائب فاعل، (مَضْرُوْبُ) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر صلہ، اسمِ موصول اپنے صلہ سے مل کر فاعل، (جَاءَ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔۱۲

وَ خَامِسُهَا[1] الصِّفَةُ الْمُشَبَّهَةُ وَ هِیَ[2] مُشَابِهَةٌ



بِاسْمِ الفَاعِلِ فِي التَّصْرِيْفِ[3] وَ فِي كَوْن

كُلِّ مِنْهُمَا صِفَةً[4] مِثْل حَسَنٌ حَسنَان

حَسَنُوْن حَسَنَةٌ حَسَنَتَان حَسَنَاتٌ عَلٰى

قَيَاس ضَارِبٌ ضَارِبَان ضَارِبُوْن ضَارِبَةٌ

ضَارِبَتَان ضَارِبَاتٌ وَ هِيَ مُشْتَقَّة مِنَ[5]

الفِعْل اللَّازِم دَالَّة عَلٰى ثُبُوْت مَصْدَرِهَا

لِفَاعِلِهَا عَلٰى[6] سَبِيْل الاِسْتِمْرَار وَ الدَّوَام

بِحَسْبِ[7] الوَضْع

[1] **قوله: خَامسهَا الخ:** اسمِ مفعول کواسمِ فاعل کے ساتھ چار امور میں مشابہت تھی:

اوّل: اشتراطِ زمانہ حال یا استقبال۔ **دوم:** اشیائے ششگانہ میں سے کسی ایک پر اعتماد۔

سوم: تصریف یعنی گردان کہ جس طرح اسمِ فاعل کی ہوتی ہے، اسمِ مفعول کی بھی ہوتی ہے۔

چھارم: ذاتِ مبہمہ پر دلالت جو بعض صفات کے ساتھ ماخوذ ہو، اور صفت مشبّہ صرف دو اخیر میں مشابہ ہے، **نظر بر آں** مصنف علیہ الرحمۃ نے صفت مشبّہ کو اسمِ مفعول سے بیان میں مؤخر کر دیا۔



۲ **قوله: وهی مشابهة باسم الفاعل:** یہاں سے شارح علیہ الرحمۃ اسمِ فاعل کے ساتھ صفت مشبّہ کی وجہ مشابہت بیان فرماتے ہیں۔

سوال: تعریف سے ذات کا تعیّن ہوتا ہے، اور وجہ مشابہت از قبیل صفات ہے، کیونکہ وجہ مشابہت وصف مشترک کو کہتے ہیں، اور ذات کو صفت پر تقدم حاصل ہوتا ہے تو چاہئے تھا کہ وجہ مشابہت کے بیان پر ذات کے بیانِ تعریف کو مقدم رکھا جاتا، پھر شارح علیہ الرحمۃ نے وجہ مشابہت کو مقدم اور تعریف کو مؤخر کیوں فرمادیا؟

جواب: وجہ مشابہت کو مقدم بیان کرنے کے دو سبب ہیں:

اوّل: یہ کہ اسمِ مفعول سے صفت مشبّہ کو مؤخر کرنے کی وجہ پر اشارہ کرنا کہ وہ اسمِ فاعل کے ساتھ دو امر میں مشابہت رکھتی ہے، اور اسمِ مفعول چار میں، **کما مرّ**، اور شک نہیں کہ چار امر میں مشابہت بہ نسبت اس مشابہت کے تام ہے جو دو امر میں ہو، تو صفت مشبّہ کی مشابہت بہ نسبت اسمِ مفعول کی مشابہت کے ناقص ہوئی، اور اسمِ مفعول کی بہ نسبت صفت مشبّہ تام، اور صاحب مشابہت تامّہ تقدم کا مستحق ہوتا ہے، اور صاحب مشابہت ناقصہ تأخر کا، اسی واسطے صفت مشبّہ کو مؤخر کردیا۔

دوم: یہ کہ عوامل قیاسیہ میں سے باقی ماندہ دو عامل قیاسی (مضاف)، اور (اسمِ تام) پر صفت مشبّہ کو مقدم کرنے کی وجہ پر اشارہ کرنا کہ (مضاف) اور (اسمِ تام) کو دو امر میں بھی مشابہت نہیں، اس لئے ان دونوں کو صفت مشبّہ سے مؤخر کردیا۔

۳ **قوله: التّصريف:** یعنی گردان میں کہ جس طرح اسمِ فاعل واحد مذکر، تثنیہ مذکر، جمع مذکر، واحد مؤنث، تثنیہ مؤنث، جمع مؤنث ہوتا ہے، اسی طرح صفت مشبّہ کے یہ چھ صیغے آتے ہیں۔

۴ **قوله: صفة:** صفت اس اسم کو کہتے ہیں جو ایسی ذات پر دلالت کرے جس کے ساتھ کوئی وصف ہو، جیسے: (حَسَنٌ) ایسی ذات پر دلالت کرتا ہے، جو وصف حسن کے ساتھ موصوف ہو، جس طرح (ضَارِبٌ) ایسی ذات پر دلالت کرتا ہے، جو وصف ضَرْب کے ساتھ متصف ہو۔

فائده: صفت کا اطلاق کبھی اسم کے مقابل ہوتا ہے، اس وقت اسم کے معنی وہ کلمہ جو ایسی ذات پر دلالت کرے جس کے ساتھ کوئی وصف ملحوظ نہ ہو، جیسے: (رَجُل) اور (فَرَس) وغیرہ، چنانچہ زیر بحث الف نون زائدتان "کافیہ" میں ہے: **الالف والنون ان كانتا فی اسم فشرطه العلمية كعمران**



او صفة فانتفاء فعلانة، اس عبارت میں اسم بمعنی مذکور ہے۔

اور کبھی اسم لقب، اور کنیت کے مقابل بولا جاتا ہے، جیسے: تقسیم علم میں اَلْعَلَمُ اِمَّا اِسْمٌ اَوْ لَقَبٌ اَوْ کُنْیَةٌ،

اور کبھی مہمل کے مقابل جیسے اس آیت کریمہ میں: وَعَلَّمَ آدَمَ الْاَسْمَاءَ کُلَّهَا ای للالفاظ الموضوعة کلها،

اور کبھی ظرف لازم الظرفیة کے مقابل جیسے ''رضی'' میں ہے: قال ابو علی حیث یضاف ظرفًا لااسمًا کما فی قوله تعالیٰ اعلم حیث یجعل رسالته فان مابعدهٗ صفة لهٗ والمعنیٰ حیث یجعله ای مکانًا یجعل فیه حاشیه مولانا عبدالحکیم علیٰ حاشیة مولانا عبدالغفور۔

۵ **قوله: من الفعل اللّازم مشتقة:** (کلمة) موصوف مقدر کی صفت ہے، اور (کلمة) سے اسم مراد ہے بایں قرینہ کہ صفت مشبّہ اسم کی قسم ہے، اور تعریف قسم میں مقسم معتبر ہوتا ہے، پس (مشتقة) میں تمام اسمائے مشتقہ داخل ہیں، (من الفعل اللازم) سے وہ اسمائے مشتقہ نکل گئے جو فعل متعدی سے مشتق ہوتے ہیں، فعل لازم سے مراد عام ہے کہ ابتداء لازم ہو جیسے: (حَسَنٌ) اور (شَرِیْفٌ) کہ (حَسَنَ) اور (شَرُفَ) سے مشتق ہوئے، جو ابتداء فعل لازم ہیں، یا بعد نقل جیسے: (رَحِمَ) کہ ابتداء فعل متعدی ہے، اس کو (رَحُمَ) فعل لازم کی جانب نقل کر کے (رَحِیْم) کو اس سے مشتق قرار دیا گیا، پس (رَحِیْم) اس شخص کو کہیں گے جس کی طبیعت میں (رحم) ہو، جس طرح (کَرِیْم) اس کو کہتے ہیں جس کی طبیعت میں (کرم) ہو، اور دالة علیٰ ثبوت مصدرها لفاعلها سے بجز اسم فاعل لازم تمام اسمائے مشتقہ نکل گئے جو فعل لازم سے مشتق ہوتے ہیں، اسم مفعول تو پہلے ہی نکل چکا کہ وہ فعل لازم سے مشتق نہیں ہوتا، فعل لازم سے مشتق اسم ظرف اور اسم آلہ اب نکل گئے کہ ان کی دلالت اگرچہ ثبوتِ مصدر پر ہوتی ہے، مگر فاعل کے واسطے نہیں، کیونکہ ان کے لئے فاعل ہی نہیں ہوتا، اور فعل لازم سے مشتق اسم تفضیل اس لئے نکل گیا کہ وہ ثبوتِ مصدر پر زیادت کے ساتھ دلالت کرتا ہے، اور تعریف ہٰذا میں مراد نفسِ ثبوتِ مصدر ہے۔

٦ **قوله: علیٰ سبیل الاستمرار والدّوام:** یہاں پر استمرار اور دوام سے

مراد مقابل حدوث ہے، جس کے معنی ہیں وجودِ شے، جو تینوں زمانوں میں سے کسی ایک کے ساتھ مقید ہو، پس استمرار ودوام کے معنی ہوئے وجودِ شے، جو تینوں زمانوں میں سے کسی ایک کے ساتھ مقید نہ ہو، تو صفت مشبّہ کا مدلول وہ ثبوت ہوا جو تینوں زمانوں میں سے کسی کے ساتھ مقید نہیں، چونکہ تینوں زمانوں میں سے کسی کے ساتھ مقید نہیں، اسی لئے استمرارِ معروف اس سے بمعونت مقام مراد ہوتا ہے بخلاف اسمِ فاعل لازم کہ وہ بھی اگرچہ ثبوتِ مصدر پر دلالت کرتا ہے، مگر اس میں ثبوتِ مصدر تینوں زمانوں میں سے کسی ایک کے ساتھ مقید ہوتا ہے، لہٰذا **علٰی سبیل الاستمرار والدّوام** کہنے سے اسمِ فاعل لازم نکل گیا جیسے: (**ذَاهِب**) اور (**مَاشِیْ**) وغیرہ کہ یہ (**ذَهَاب**) مقید، اور (**مَشْی**) مقید پر دلالت کرتے ہیں۔

ے **قوله: بحسب الوضع**: اس قید سے وہ اسمِ فاعل لازم نکل گیا جو ثبوتِ غیر مقید پر دلالت کرتا ہے، مگر اس کی یہ دلالت وضعی نہیں، بلکہ بحسب الاستعمال ہے جیسے: (**ضَامِرْ**) اور (**طَالِقْ**)،

اوّل کے معنی وضعی ہیں، وہ ذات جو (**ضمر**) بمعنی لاغری کے ساتھ تینوں زمانوں میں سے کسی ایک زمانے میں متصف ہو، لیکن استعمال میں قیدِ زمانہ سے نظر قطع ہوتی ہے، اور

دوم کے معنی باعتبارِ وضع ہیں، وہ ذات جس سے طلاق تینوں زمانوں میں سے کسی ایک میں واقع ہو، مگر استعمال معنی میں قیدِ زمانہ ملحوظ نہیں ہوتی ۱۲۔

ترکیب

قوله: وخامسها الصّفة المشبّهة: اس میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (**خَامِسُ**) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (**هَا**) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے (**سَبْعَةُ عَوَامِل**)، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، (**اَلصِّفَةُ الْمُشَبَّهَةُ**) جس کا جزوِ اوّل مرفوع لفظاً اور جزوِ ثانی مشغول باعرابِ سابق خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قوله: وهي مشابهَة باسم الفَاعل فِي التَّصريف وفي كون كلّ منهمَا صفة: اس میں (و) حرفِ عطف یا استیناف مبنی بر فتح، (**هِيَ**) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے (**اَلصِّفَةِ الْمُشَبَّهَةِ**)، (**مُشَابِهَةٌ**) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ فاعل صیغہ

واحد مؤنث، اس میں (هِيَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا، (بَا) حرفِ جارزائد مبنی بر کسر، (اِسْمِ الْفَاعِلِ) مفرد منصرف صحیح جس کا جزِ اوّل مجرور لفظاً منصوب معنیً بنا بر مفعولیت اور جزِ دوم مشغول باعرابِ سابق، (فِيْ) حرفِ جار مبنی بر سکونِ مقدر، (اَلتَّصْرِيْفِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً، جار مجرور مل کر معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (فِيْ) حرفِ جار مبنی بر سکون، (كَوْنِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مصدر مضاف، (كُلِّ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مرفوع معنیً بنا بر اسمیت مضاف الیہ مضاف، (اا) تنوین عوض مضاف الیہ، (وَاحِدٍ) موصوف، (مِنْ) حرفِ جار مبنی بر سکون، (هُمَا) میں (هَا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے اِسْمِ الْفَاعِلِ، اور اَلصِّفَةِ الْمُشَبَّهُ، (م) حرفِ عماد مبنی بر فتح، (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتٍ) مقدر کا، (ثَابِتٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے موصوف، (ثَابِتٍ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر صفت، (وَاحِدٍ) موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ، (كُلٌّ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ، (صِفَةٌ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً خبر، (كَوْنِ) مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اسم و خبر سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر ظرفِ لغو، (مُشَابِهَةٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور ظرفِ لغو سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

قوله: مثل حَسَن حَسَنَان حَسنونَ حَسَنة حَسنتان حَسنات علٰى قياس ضارب ضاربان ضاربون ضاربة ضاربتان ضاربات:

اس میں (مِثْلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (حَسَنٌ حَسَنَانِ حَسَنُوْنَ حَسَنَةٌ حَسَنَتَانِ حَسَنَاتٌ) حکایت مجرور محلاً یا تقدیراً علیٰ اختلافِ القولین كَمَا مَرَّ ذوالحال، (عَلٰى) حرفِ جار مبنی بر سکون، (قِيَاسِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مصدر مضاف، (ضَارِبٌ ضَارِبَانِ ضَارِبُوْنَ ضَارِبَةٌ ضَارِبَتَانِ ضَارِبَاتٌ) حکایت مجرور محلاً یا تقدیراً منصوب معنیً بنا بر مفعولیت مضاف الیہ، (قِيَاسِ) مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتًا) مقدر کا، (ثَابِتًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے ذوالحال، (ثَابِتًا) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر مضاف الیہ،

(مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُہٗ) مقدر کی، (مِثَالُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی برضم راجع بسوئے (اَلتَّصْرِیْف)، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

قولہ: وھیَ مشتقّةٌ من الفعل اللاّزم دالّةٌ علٰی ثبوت مصدرِھَا لفاعلِھَا علٰی سبیل الاستمرَار والدَّوام بحَسب الوَضع: اس میں (و) حرفِ عطف مبنی برفتح، (ھِیَ) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع بسوئے (اَلصِّفَةُ الْمُشَبَّهَةُ)، (مُشْتَقَّةٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ مفعول صیغہ واحد مؤنث، اس میں (ھِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع بسوئے مبتدا، (مِنْ) حرفِ جار مبنی برسکونِ مقدر فتحہ موجودہ حرکت تخلص من السکونین، (اَلْفِعْلِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً موصوف، (اَللَّازِمِ) میں (ال) حرفِ تعریف مبنی برسکون، (لَازِمِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (مُشْتَقَّةٌ) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر خبر اوّل، (دَالَّةٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مؤنث، اس میں (ھِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع بسوئے مبتدا، (عَلٰی) حرفِ جار مبنی برسکون، (ثُبُوْتِ) مفرد منصرفِ صحیح مجرور لفظاً مصدر مضاف، (مَصْدَرِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مرفوع معنیً بنابر فاعلیت مضاف الیہ مضاف، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی برسکون راجع بسوئے (اَلصِّفَةُ الْمُشَبَّهَةُ)، (مَصْدَرِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ (ثُبُوْتِ) مصدر مضاف کا، (ل) حرفِ جار مبنی برکسر، (فَاعِلِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی برسکون راجع بسوئے (اَلصِّفَةُ الْمُشَبَّهَةُ)، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو اوّل، (عَلٰی) حرفِ جار مبنی برسکون، (سَبِیْلِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف، (اَلْاِسْتِمْرَارِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی برفتح، (اَلدَّوَامِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ، (سَبِیْلِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو دوم، (ثُبُوْتِ) مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ، اور دونوں ظرفِ لغو سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو اوّل، (بَا) حرفِ جار مبنی برکسر، (حَسْبِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف، (اَلْوَضْعِ) مفرد منصرف صحیح مجرور



لفظاً مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو دوم، (دَالَّةٌ) اسم فاعل اپنے فاعل اور دونوں ظرفِ لغو سے مل کر خبر دوم، (هِيَ) مبتدا اپنی دونوں خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔۱۲

نحو دانی پر صدر العلماء کا علمی محاسبہ

(۱۷۹) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:۱۰۳، پر (وَاِذَا انْتَفٰى فِيْهِ اَحَدُ الشَّرْطَيْنِ الْمَذْكُوْرَيْنِ يَنْتَفِيْ عَمَلُهٗ) کی ترکیب میں (اِذَا) کو حرفِ شرط تحریر فرمایا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے، کیونکہ (اِذَا) حرف نہیں، بلکہ اسم ہے، كَمَا مَرَّ مِرَارًا۔

(۱۸۰) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:۱۰۴، پر (وَهِيَ مُشَابِهَةٌ بِاسْمِ الْفَاعِلِ) کی ترکیب میں (بَا) کو (مُشَابِهَةٌ) سے متعلق قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے، کیونکہ یہ (بَا) زائدہ ہے، اور بائے زائدہ متعلق نہیں ہوتی، كَمَا مَرَّ فِيْمَا سبق۔

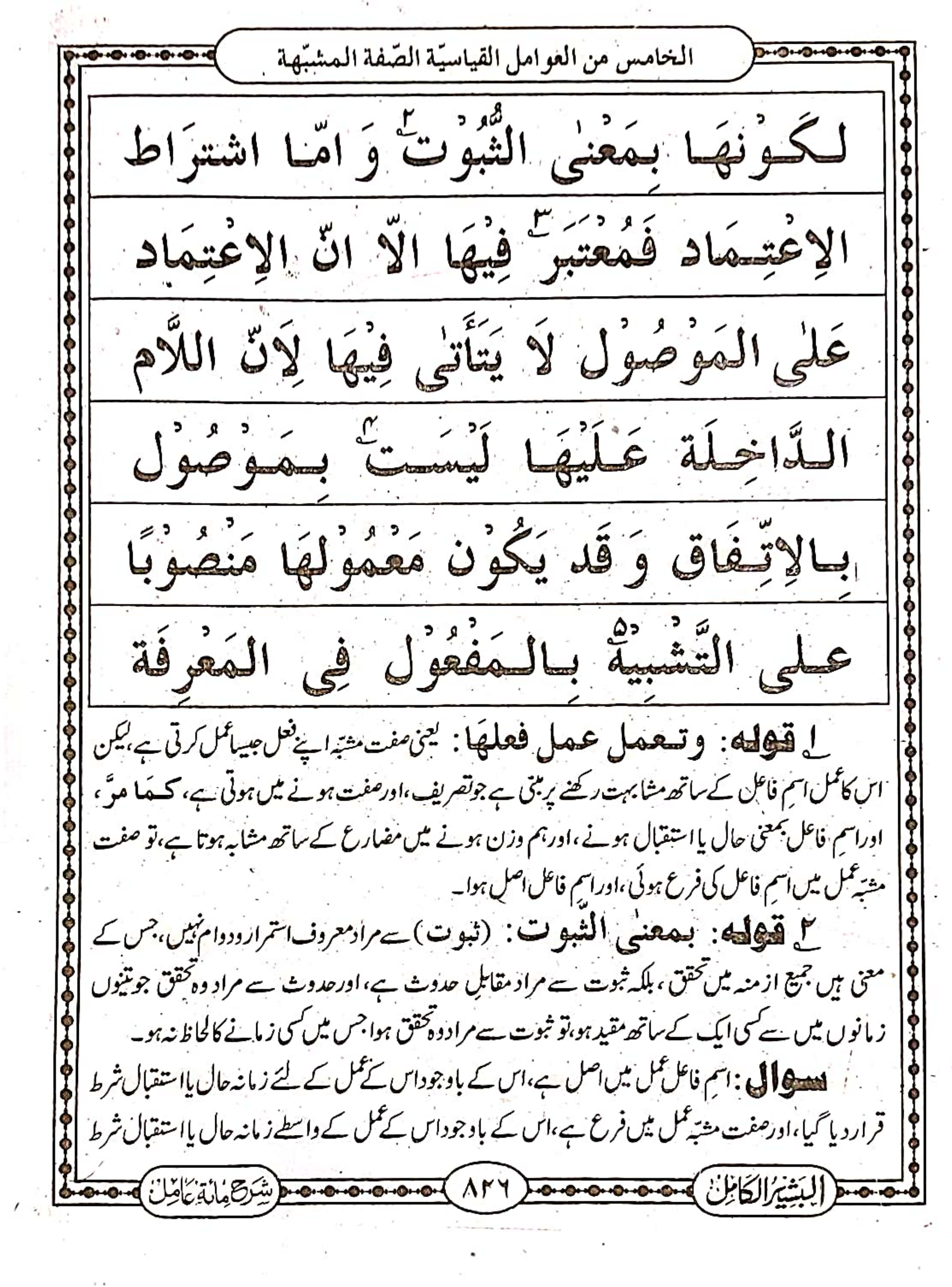
(۱۸۱) ﴿ایضاح العوامل﴾ اسی صفحہ پر (وَفِيْ كَوْنِ كُلٍّ مِّنْهُمَا صِفَةً) کی ترکیب میں (كَوْن) کو جملہ اسمیہ خبریہ ٹھہرا کر مجرور قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے کہ مصدر شبہ جملہ بھی نہیں ہوتا، چہ جائیکہ جملہ، اور لطف یہ ہے کہ پہلے (كَوْن) کو جملہ فعلیہ قرار دیا تھا، اور یہاں پر اسمیہ، لیکن اس میں بھی کوئی مضائقہ نہیں "جنتا راج ہے، جو چاہے کہو"۔

(۱۸۲) ﴿ایضاح العوامل﴾ اسی صفحہ پر (مِثْلُ حَسَنٌ حَسَنَانِ حَسَنُوْنَ حَسَنَةٌ حَسَنَتَانِ حَسَنَاتٌ عَلٰى قِيَاسِ ضَارِبٌ ضَارِبَانِ ضَارِبُوْنَ ضَارِبَةٌ ضَارِبَتَانِ ضَارِبَاتٌ) کی ترکیب میں (حَسَنٌ) کو معطوف علیہ، اور باقی ماندہ کو معطوف قرار دیا ہے، اسی طرح (ضَارِبٌ) کو معطوف علیہ، اور باقی ماندہ کو معطوفات۔

اقول: یہ غلط ہے، اور ضعف بصر پر قوی برہان، جب حرفِ عطف ہی نہیں، اور نہ اس کو محذوف بتایا تو معطوف علیہ، اور معطوف کا سُر بے ہنگام نہیں تو کیا ہے، صحیح ترکیب وہی ہے جو ہم نے کی ہے۔۱۲

وَتعمَلُ عَمَل فِعْلِهَا مِن غير اشتراط زمَان



لِكَوْنِهَا بِمَعْنَى الثُّبُوْتِ[2] وَ امّا اشتراط
الاِعْتِمَاد فَمُعْتَبَرٌ[3] فِيْهَا الّا انّ الاِعْتِمَاد
عَلَى المَوْصُوْل لَا يَتَأَتّى فِيْهَا لِاَنّ اللّام
الدَّاخِلَة عَلَيْهَا لَيْسَتْ[4] بِمَوْصُوْل
بِالاِتّفَاق وَ قَد يَكُوْن مَعْمُوْلهَا مَنْصُوْبًا
عَلى التَّشْبِيْهِ[5] بِالمَفْعُوْل فِي المَعْرِفَة

[1] **قوله: وتعمل عمل فعلها:** یعنی صفت مشبہ اپنے فعل جیسا عمل کرتی ہے، لیکن اس کا عمل اسمِ فاعل کے ساتھ مشابہت رکھنے پر مبنی ہے جو تصریف، اور صفت ہونے میں ہوتی ہے، کما مرَّ، اور اسمِ فاعل بمعنی حال یا استقبال ہونے، اور ہم وزن ہونے میں مضارع کے ساتھ مشابہ ہوتا ہے، تو صفت مشبہ عمل میں اسمِ فاعل کی فرع ہوئی، اور اسمِ فاعل اصل ہوا۔

[2] **قوله: بمعنى الثبوت:** (ثبوت) سے مراد معروف استمرار ودوام نہیں، جس کے معنی ہیں جمیع ازمنہ میں تحقق، بلکہ ثبوت سے مراد مقابلِ حدوث ہے، اور حدوث سے مراد وہ تحقق جو تینوں زمانوں میں سے کسی ایک کے ساتھ مقید ہو، تو ثبوت سے مراد وہ تحقق ہوا جس میں کسی زمانے کا لحاظ نہ ہو۔

سوال: اسمِ فاعل عمل میں اصل ہے، اس کے باوجود اس کے عمل کے لئے زمانہ حال یا استقبال شرط قرار دیا گیا، اور صفت مشبہ عمل میں فرع ہے، اس کے باوجود اس کے عمل کے واسطے زمانہ حال یا استقبال شرط

نہیں، تو اصل پر فرع کی مزیّت لازم آئی، جو صحیح نہیں ہے؟

جواب اوّل: بیشک فرع کی مزیّت اصل پر محذور ہے، مگر کبھی بضرورت محذور کو اختیار کیا جاتا ہے، اسی واسطے کہا گیا ہے **الضّرورات تبیح المحذورات**، یہاں پر ضرورت یہ ہے کہ اگر صفت مشبّہ کا عمل بھی زمانہ حال یا استقبال کے ساتھ مشروط ہو تو تضاد لازم آئے گا، کیونکہ صفت مشبّہ ثبوت پر دلالت کرتی ہے، اور بر تقدیر اشتراط زمانۂ حال یا استقبال حدوث پر دلالت کرے گی، اور ثبوت وحدوث متضاد ہیں، **نظر برآں** مزیّت مذکور اختیار کر لی گئی۔

جواب دوم: مزیّت مذکور تسلیم نہیں، کیونکہ زمانۂ حال یا استقبال اسمِ فاعل کے ہر عمل میں شرط نہیں ہے، بلکہ صرف مفعول بہ کو نصب دینے کے لئے شرط ہے، فاعل کو رفع دینے کے واسطے شرط نہیں، اور صفت مشبّہ مفعول بہ کے لئے ناصب نہیں ہوتی، فاعل کو رفع دیتی ہے، پس اگر اسمِ فاعل کے عمل رفع میں زمانۂ حال یا استقبال شرط ہوتا تو مزیّت فرع اصل پر لازم آتی کہ صفت مشبّہ کے عمل رفع میں زمانۂ حال یا استقبال شرط نہیں، **واذ لیسَ فلیسَ**۔

۳ **قوله: فمعتبر فیهَا:** کیونکہ صفت مشبّہ عمل میں ضعیف ہے، وجہ ضعف یہ ہے کہ عمل میں فعل اصل ہے، اور اس کو براہِ راست فعل کے ساتھ مشابہت حاصل نہیں، بلکہ بالواسطہ ہے، اس لئے کہ یہ اسمِ فاعل کے ساتھ مشابہ ہے، اور اسمِ فاعل فعل کے ساتھ، **نظر برآں** اعتمادِ مذکور عمل کے لئے ضروری ہے۔

۴ **قوله: لَیست بموصول بالاتفاق:** اس لئے کہ **الف لام** موصول کا صلہ اسمِ فاعل ہوتا ہے، یا اس کے صیغہائے مبالغہ یا اسمِ مفعول وبس۔

۵ **قوله: علٰی التّشبیه الخ:** یعنی صفت مشبّہ کا معمول ظاہر کبھی نکرہ ہوتا ہے، اور کبھی معرفہ بر تقدیر نکرہ تمیز ہونے کی بنا پر منصوب ہوتا ہے، اور بر تقدیر معرفہ اسمِ فاعل کے معمول (مفعول بہ) کے ساتھ مشابہ ہونے کی وجہ سے منصوب قرار دیتے ہیں بایں ضرورت کہ معرفہ تمیز نہیں ہوتا، مفعول بہ ہونے کی بنا پر منصوب نہیں قرار دیتے، کیونکہ صفت مشبّہ متعدی نہیں، جیسے: (اَلْحَسَنُ الْوَجْهَ) میں (اَلْوَجْهَ) مشابہ بمفعول بہ ہونے کی بنا پر منصوب ہے، چونکہ صفت مشبّہ اسمِ فاعل کے ساتھ مشابہ تھی، **نظر برآں** اس کے منصوب کو اسمِ فاعل کے منصوب مفعول بہ کے ساتھ تشبیہ دی گئی۔۱۲

ترکیب

قوله: وَتعمل عَمَلَ فِعْلِهَا مِن غير اشتراط زَمان لكَوْنِهَا بِمَعْنَى الثُّبُوت: اس میں (و) حرفِ عطف یا استیناف مبنی بر فتح، (تَعْمَلُ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (هُو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اَلصِّفَة الْمُشَبَّهَة، (عَمَلَ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مصدر مضاف، (فِعْلِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مرفوع معنًی بنا بر فاعلیّت مضاف الیہ مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے (اَلصِّفَةُ الْمُشَبَّهَةُ)، (فِعْلِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ، (عَمَلَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعولِ مطلق، (مِنْ) حرفِ جار مبنی بر سکون، (غَيْرِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف، (اِشْتِرَاطِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مصدر مضاف، (زَمَان) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً منصوب معنًی بنا بر مفعولیت مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ، (غَيْرِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو اوّل، (ل) حرفِ جار مبنی بر کسر، (كَوْن) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مصدر مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور باعتبار محل قریب مرفوع باعتبار محل بعید بنا بر اسمیّت مبنی بر سکون راجع بسوئے اَلصِّفَةُ الْمُشَبَّهَة، (بَا) حرفِ جار مبنی بر کسر، (مَعْنٰى) اسمِ مقصور مجرور تقدیراً مضاف، (اَلثُّبُوْتِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ، (مَعْنٰى) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتَةً) مقدر کا، (ثَابِتَةً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مؤنث، اس میں (هِيَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے اسمِ كَوْن، (ثَابِتَةً) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر خبر، (كَوْن) مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اسم وخبر سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو دوم، (تَعْمَلُ) فعل اپنے فاعل اور مفعولِ مطلق اور دونوں ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

قوله: وَامَّا اشتراط الاِعْتِمَاد فَمُعْتَبَر فِيهَا: اس میں (و) حرفِ استیناف مبنی بر فتح، (اَمَّا) حرفِ شرط مبنی بر سکون فعلِ شرط محذوف وجوبًا، (اِشْتِرَاطُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مصدر مضاف، (اَلْاِعْتِمَادِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً منصوب معنًی بنا بر مفعولیت مضاف الیہ، (اِشْتِرَاطُ) مصدر

مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا،

(فَا) جزائیہ مبنی بر فتح، (مُعْتَبَرٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ مفعول صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا، (فِیْ) حرفِ جار مبنی بر سکون، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے اَلصِّفَۃُ الْمُشَبَّھَۃ، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (مُعْتَبَرٌ) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر جزا، شرطِ محذوف اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

قولہ: اِلَّا اَنَّ الْاِعْتِمَادَ عَلَی الْمَوْصُوْلِ لَا یَتَاَتّٰی فِیْھَا لِاَنَّ اللَّامَ الدَّاخِلَۃَ عَلَیْھَا لَیْسَتْ بِمَوْصُوْلٍ بِالْاِتِّفَاقِ: اس میں (اِلَّا) بمعنی (لٰکِنَّ) حرفِ استدلال مبنی بر سکون، (اِنَّ) حرفِ مشبہ بالفعل مبنی بر فتح، (اَلْاِعْتِمَادَ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مصدر، (عَلٰی) حرفِ جار مبنی بر سکونِ مقدر، (اَلْمَوْصُوْلِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (اَلْاِعْتِمَادَ) مصدر اپنے ظرفِ لغو سے مل کر اسمِ اَنَّ، (لَایَتَاَتّٰی) نفی فعل مضارع معروف مفرد معتل الفی مجرد از ضمیر بارز مرفوع تقدیراً صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (ھُو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ اِنَّ، (فِیْ) حرفِ جار مبنی بر سکون، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے اَلصِّفَۃُ الْمُشَبَّھَۃ، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو اوّل، (لِ) حرفِ جار مبنی بر کسر، (اَنَّ) حرفِ مشبہ بالفعل موصولِ حرفی مبنی بر فتح، (اَللَّامَ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً موصوف، (اَلدَّاخِلَۃَ) میں (ال) حرفِ تعریف مبنی بر سکون، (دَاخِلَۃَ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مؤنث، اس میں (ھِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف، (عَلٰی) حرفِ جار مبنی بر سکون، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے اَلصِّفَۃُ الْمُشَبَّھَۃ، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (دَاخِلَۃَ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر صفت، (اَللَّامَ) موصوف اپنی صفت سے مل کر اسمِ اَنَّ، (لَیْسَتْ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح، (تَا) علامت تانیث مبنی بر سکون، صیغہ واحد مؤنث غائب (فعل ناقص)، اس میں (ھِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ اَنَّ، (بَا) حرفِ جار زائد مبنی بر کسر، (مَوْصُوْلٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً منصوب معنًی بنا بر خبر، (بَا) حرفِ جار مبنی بر کسر، (اَلْاِتِّفَاقِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (لَیْسَتْ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر، مرفوع محلاً، (اَنَّ) کا اسم اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر صلہ،

(اَنَّ) موصولِ حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہوکر مجرور محلا، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو دوم، (لَایَتَاَتّٰی) فعل اپنے فاعل اور دونوں ظرفِ لغو سے مل کر خبر، (اَنَّ) اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

قوله: وَقَدْ يَكُوْنُ مَعْمُوْلُهَا مَنْصُوْبًا عَلَى التَّشْبِيْهِ بِالْمَفْعُوْلِ فِي الْمَعْرِفَةِ: اس میں (و) حرفِ استیناف مبنی بر فتح، (قَدْ) حرفِ تقلیل مبنی بر سکون، (يَكُوْنُ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظا (فعل ناقص) صیغہ واحد مذکر غائب، (مَعْمُوْلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر سکون راجع بسوئے اَلصِّفَةُ الْمُشَبَّهَةُ، (مَعْمُوْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر اسم، (مَنْصُوْبًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا اسمِ مفعول صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ يَكُوْنُ، (عَلٰى) حرفِ جار مبنی بر سکونِ مقدر، (اَلتَّشْبِيْهِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مصدر، (بَا) حرفِ جار مبنی بر کسر، (اَلْمَفْعُوْلِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (اَلتَّشْبِيْهِ) مصدر اپنے ظرفِ لغو سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر معطوف علیہ،

وَعَلَى التَّمْيِيْزِ: میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (عَلٰى) حرفِ جار مبنی بر سکونِ مقدر، (اَلتَّمْيِيْزِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا، جار مجرور مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر ظرفِ لغو، (مَنْصُوْبًا) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر معطوف علیہ،

وَمَجْرُوْرًا: میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (مَجْرُوْرًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا اسمِ مفعول صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ يَكُوْنُ،

عَلَى الْاِضَافَةِ: میں (عَلٰى) حرفِ جار مبنی بر سکونِ مقدر، (اَلْاِضَافَةِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (مَجْرُوْرًا) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر، (يَكُوْنُ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا۔

(فِي) حرفِ جار مبنی بر سکونِ مقدر، (اَلْمَعْرِفَةِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا، (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدائے محذوف (هٰذَا)، (ثَابِتٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر، (هٰذَا) میں (هَا) حرفِ تنبیہ مبنی بر سکون، (ذَا) اسمِ اشارہ مبنی بر سکون،

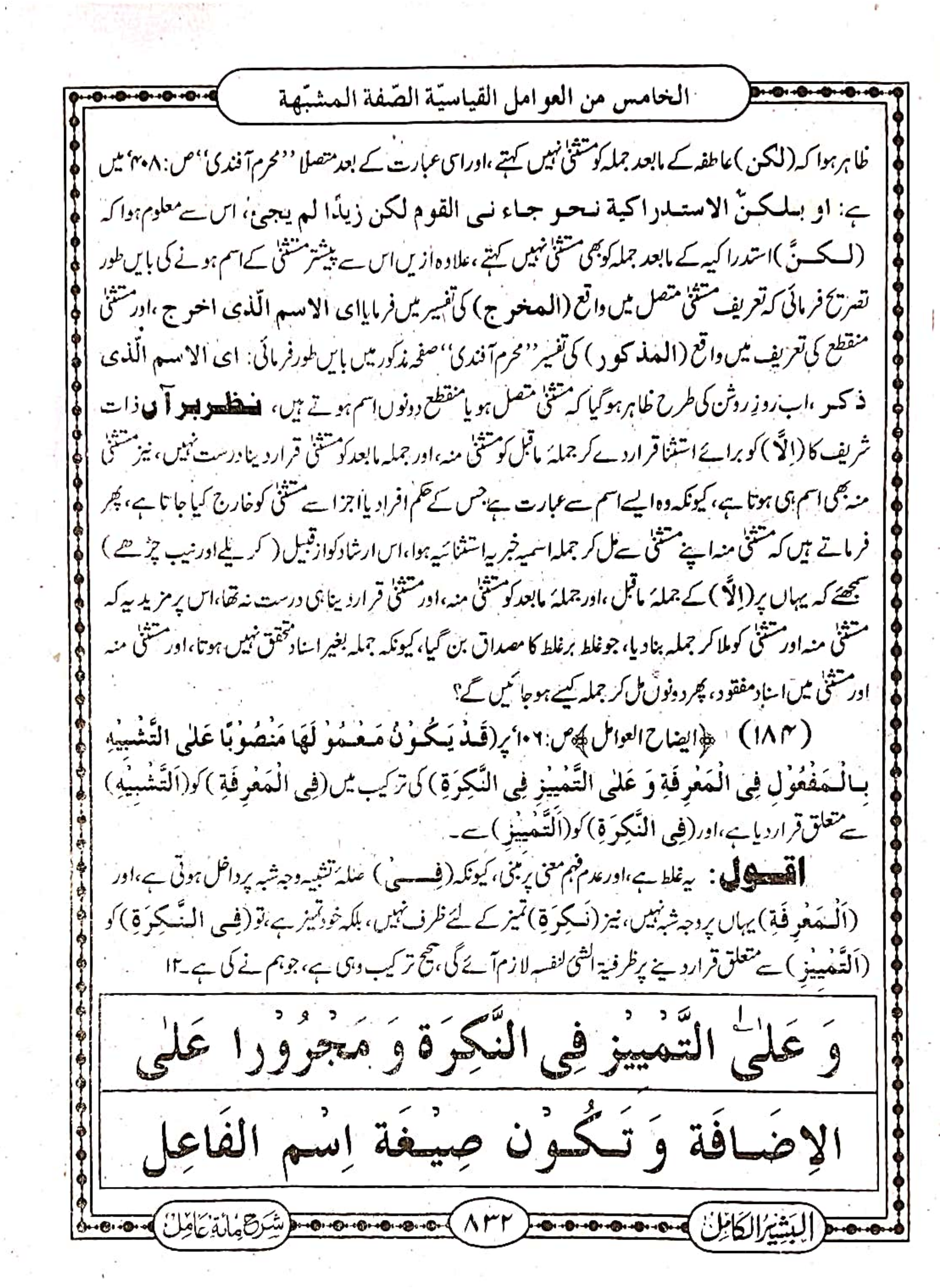
نصب علٰی التشبیہ مشار الیہ مرفوع محلا مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(فِیْ) حرفِ جار مبنی بر سکونِ مقدر، (اَلنَّکِرَۃِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا، (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے مبتدائے محذوف (ھٰذَا)، (ثَابِتٌ) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر، (ھٰذَا) میں (ھَا) حرفِ تنبیہ مبنی بر سکون، (ذَا) اسم اشارہ مبنی بر سکون، **نصب علٰی التمییز** مشار الیہ مرفوع محلا مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔۱۲

نحودانی پر صدر العلماء کا علمی محاسبہ

(۱۸۳) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:۱۰۵ پر (وَاَمَّا اِشْتِرَاطُ الْاِعْتِمَادِ فَمُعْتَبَرٌ فِیْهَا اِلَّا اَنَّ الْاِعْتِمَادَ عَلَی الْمَوْصُوْلِ لَا یَتَاَتّٰی فِیْهَا) کی ترکیب میں (اِشْتِرَاطُ الْاِعْتِمَادِ فَمُعْتَبَرٌ فِیْهَا) جملہ کو مستثنیٰ منہ قرار دیا ہے، اور (اِلَّا) کو حرفِ استثنا، اور (اَنَّ الْاِعْتِمَادَ عَلَی الْمَوْصُوْلِ الخ) جملہ کو مستثنیٰ۔

اقول: یہ سب غلط، بقول شخصے انشار غلط، املا غلط، مضمون غلط، کیونکہ جملہ نہ مستثنیٰ منہ ہوتا ہے، نہ مستثنیٰ، اس لئے کہ مستثنیٰ منہ اور مستثنیٰ ہونا اسم کا خاصہ ہے، اگر باور نہ ہو، تو ہم سے سنیئے! حاشیہ ملا عبد الحکیم سیالکوٹی بر حاشیہ ملا عبد الغفور قدس سرہما صفحہ:۸۰ میں خواصِ اسم شمار کرتے ہوئے فرمایا: من جملتها تاء التانيث المتحركة وياء النّسبة وكونه فاعلاً ومفعولاً وموصوفًا وذاحال وتميزًا ومثنٰى ومجموعًا ومنادٰى ومصغرًا ومكبرًا ومنسوبًا ومستثنٰى ومستثنٰى منه ومرجعًا للضمير بلا تاويل ومنصرفًا وغير منصرفٍ وابدال اسم صريح منه والاخبار به مع مباشرة الفعل نحو كيف كنت والقيام اذا خرجت والتنكير والتّعريف والتّذكير والتّانيث، اور جب (اِلَّا) کے جملہ ماقبل اور جملہ مابعد کا مستثنیٰ منہ اور مستثنیٰ ہونا باطل تو (اِلَّا) بھی برائے استثنا نہ رہا بلکہ (اِلَّا) یہاں پر بمعنی (لٰكِن) برائے استدراک ہے، اور (لٰكِن) خواہ برائے عطف ہو، خواہ برائے استدراک، دونوں کا مابعد جملہ اصطلاحا مستثنیٰ نہیں کہلاتا، چنانچہ ''کافیہ'' میں مستثنیٰ متصل کی بیان کردہ تعریف کے بعد ''شرح جامی'' ص:۲۰۷ میں (بالّا واخواتها) پر فرمایا: احترز به عن نحو جاء نى القوم الا زيد، وما جاء نى القوم لكن زيد جاء، اس سے



ظاہر ہوا کہ (لکن) عاطفہ کے مابعد جملہ کو مستثنیٰ نہیں کہتے، اور اسی عبارت کے بعد متصلا ''محرم آفندی'' ص:۴۰۸' میں ہے: او بلکنّ الاستدراکیۃ نحو جاء نی القوم لکن زیدًا لم یجیٔ، اس سے معلوم ہوا کہ (لکنَّ) استدراکیہ کے مابعد جملہ کو بھی مستثنیٰ نہیں کہتے، علاوہ ازیں اس سے پیشتر مستثنیٰ کے اسم ہونے کی بایں طور تصریح فرمائی کہ تعریف مستثنیٰ متصل میں واقع (المخرج) کی تفسیر میں فرمایا ای الاسم الّذی اخرج، اور مستثنیٰ منقطع کی تعریف میں واقع (المذکور) کی تفسیر ''محرم آفندی'' صفحہ مذکور میں بایں طور فرمائی: ای الاسم الّذی ذکر، اب روزِ روشن کی طرح ظاہر ہو گیا کہ مستثنیٰ متصل ہو یا منقطع دونوں اسم ہوتے ہیں، **نظر برآں** ذات شریف کا (اِلَّا) کو برائے استثنا قرار دے کر جملۂ ماقبل کو مستثنیٰ منہ، اور جملہ مابعد کو مستثنیٰ قرار دینا درست نہیں، نیز مستثنیٰ منہ بھی اسم ہی ہوتا ہے، کیونکہ وہ ایسے اسم سے عبارت ہے جس کے حکم افراد یا اجزا سے مستثنیٰ کو خارج کیا جاتا ہے، پھر فرماتے ہیں کہ مستثنیٰ منہ اپنے مستثنیٰ سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ استثنائیہ ہوا، اس ارشاد کو از قبیل (کریلے اور نیب چڑھے) سمجھئے کہ یہاں پر (اِلَّا) کے جملۂ ماقبل، اور جملۂ مابعد کو مستثنیٰ منہ، اور مستثنیٰ قرار دینا ہی درست نہ تھا، اس پر مزید یہ کہ مستثنیٰ منہ اور مستثنیٰ کو ملا کر جملہ بنا دیا، جو غلط بر غلط کا مصداق بن گیا، کیونکہ جملہ بغیر اسناد متحقق نہیں ہوتا، اور مستثنیٰ منہ اور مستثنیٰ میں اسناد مفقود، پھر دونوں مل کر جملہ کیسے ہو جائیں گے؟

(۱۸۴) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص:۱۰۶' پر (قَدْ یَکُوْنُ مَعْمُوْ لَهَا مَنْصُوْبًا عَلَى التَّشْبِیْهِ بِالْمَفْعُوْلِ فِی الْمَعْرِفَةِ وَ عَلَى التَّمْیِیْزِ فِی النَّکِرَةِ) کی ترکیب میں (فِی الْمَعْرِفَةِ) کو (اَلتَّشْبِیْهِ) سے متعلق قرار دیا ہے، اور (فِی النَّکِرَةِ) کو (اَلتَّمْیِیْزِ) سے۔

اقول: یہ غلط ہے، اور عدم فہم معنی پر مبنی، کیونکہ (فِیْ) صلۂ تشبیہ وجہ شبہ پر داخل ہوتی ہے، اور (اَلْمَعْرِفَةِ) یہاں پر وجہ شبہ نہیں، نیز (نَکِرَةِ) تمیز کے لئے ظرف نہیں، بلکہ خود تمیز ہے، تو (فِی النَّکِرَةِ) کو (اَلتَّمْیِیْزِ) سے متعلق قرار دینے پر ظرفیۃ الشئ لنفسہ لازم آئے گی، صحیح ترکیب وہی ہے، جو ہم نے کی ہے۔ ۱۲

وَ عَلَى التَّمْیِیْزِ فِی النَّکِرَةِ وَ مَجْرُوْرًا عَلَى

الْاِضَافَةِ وَ تَکُوْنُ صِیْغَةَ اِسْمِ الْفَاعِلِ



قَیَاسِیَّۃ وَ صِیَغُھَا[2] سَمَاعِیَّۃ[3] مِثْل حَسَن

وَ صَعْبٌ وَ شَدِیْدٌ وَ سَادِسُھَا[4] الْمُضَاف

کُلّ اِسْمٍ[5] اُضِیْف اِلٰی اِسْم آخَر فَیَجُرّ

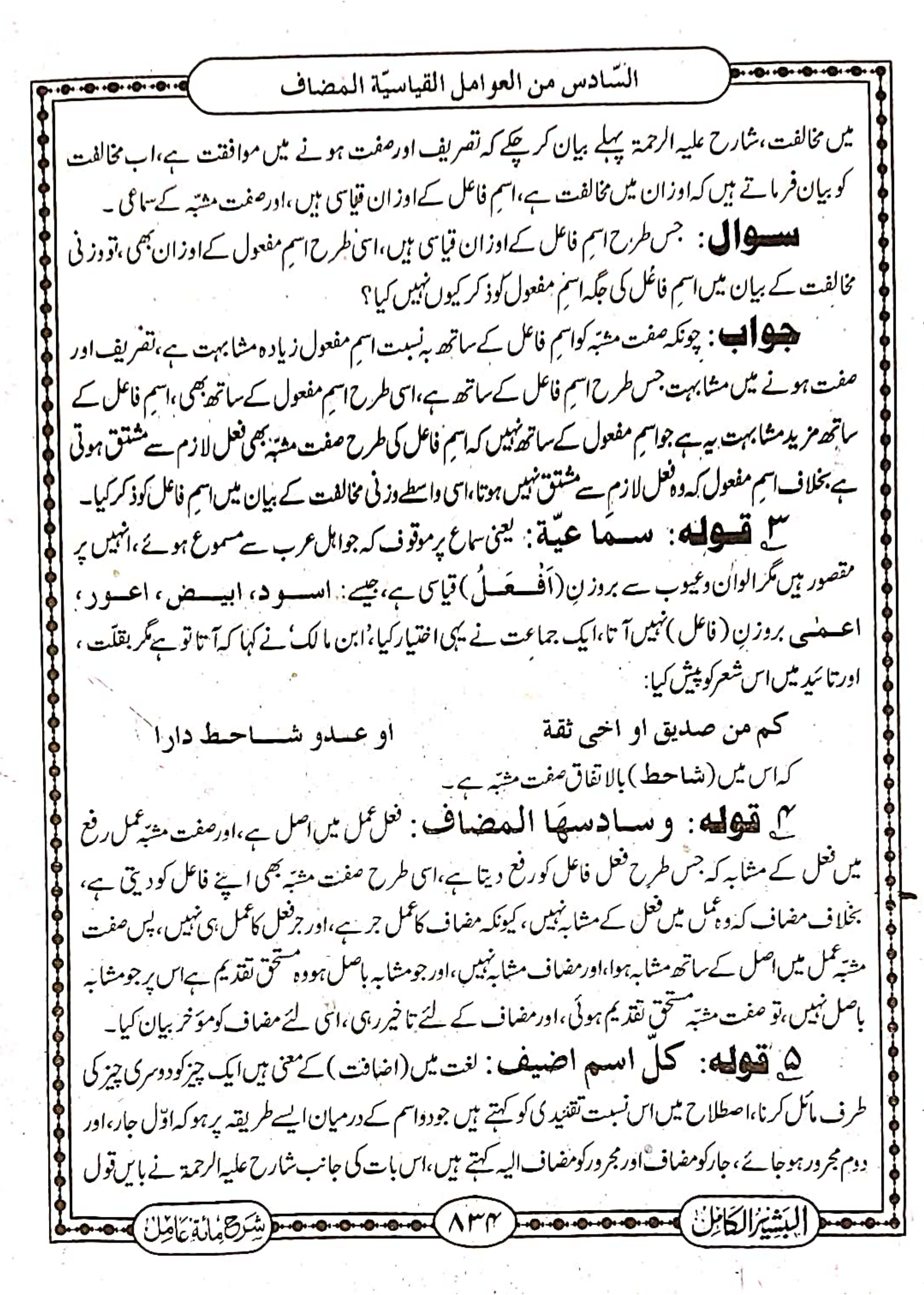
الاَوَّل الثَّانِی مُجَرّداً[6] عَن اللَّام وَالتَّنْوِیْن

وَ مَا یَقُوْم مَقَامہٗ مِن نُوْنِی التَّثْنِیَۃ وَالجَمْع

لِاَجْلِ[7] الاِضَافَۃ

[1] **قولہ: علی التمییز فی النّکرۃ:** صفت مشبہ کے معمول کا درصورت معرفہ مشابہ بمفعول ہونے کی بنا پر، اور درصورت نکرہ تمیز ہونے کی بنا پر منصوب ہونا بصریہ کا مذہب ہے، کیونکہ تمیز کا معرفہ ہونا ان کے نزدیک جائز نہیں، اور کوفیہ کے نزدیک دونوں صورتوں میں بنا بر تمیز منصوب ہوتا ہے، کیونکہ ان کے نزدیک تمیز کا معرفہ ہونا جائز ہے، اور بعض نحویوں نے کہا کہ دونوں صورتوں میں مشابہ بمفعول ہونے کی بنا پر منصوب ہوتا ہے، صاحب "منہل" نے فرمایا کہ یہ قول مناسب نہیں، کیونکہ تشبیہ بمفعول کا قول بضرورت کیا جاتا ہے، اور بصورتِ نکرہ ضرورت نہیں کہ اس صورت میں بنا بر تمیز منصوب ہونا قرین قیاس ہے، پھر تشبیہ بمفعول کہنے کی کیا ضرورت، شارح 'رضی' نے کہا کہ تفصیل اولیٰ ہے کہ درصورت معرفہ تشبیہ کی بنا پر، اور درصورت نکرہ بنا بر تمیز منصوب قرار دیا جائے۔

[2] **قولہ: وصِیَغھا:** صفت مشبہ اسمِ فاعل سے بعض اُمور میں موافقت رکھتی ہے، اور بعض



میں مخالفت، شارح علیہ الرحمۃ پہلے بیان کر چکے کہ تصریف اور صفت ہونے میں موافقت ہے، اب مخالفت کو بیان فرماتے ہیں کہ اوزان میں مخالفت ہے، اسمِ فاعل کے اوزان قیاسی ہیں، اور صفت مشبّہ کے سماعی۔

سوال: جس طرح اسمِ فاعل کے اوزان قیاسی ہیں، اسی طرح اسمِ مفعول کے اوزان بھی، تو وزنی مخالفت کے بیان میں اسمِ فاعل کی جگہ اسمِ مفعول کو ذکر کیوں نہیں کیا؟

جواب: چونکہ صفت مشبّہ کو اسمِ فاعل کے ساتھ بہ نسبت اسمِ مفعول زیادہ مشابہت ہے، تصریف اور صفت ہونے میں مشابہت جس طرح اسمِ فاعل کے ساتھ ہے، اسی طرح اسمِ مفعول کے ساتھ بھی، اسمِ فاعل کے ساتھ مزید مشابہت یہ ہے جو اسمِ مفعول کے ساتھ نہیں کہ اسمِ فاعل کی طرح صفت مشبّہ بھی فعل لازم سے مشتق ہوتی ہے بخلاف اسمِ مفعول کہ وہ فعل لازم سے مشتق نہیں ہوتا، اسی واسطے وزنی مخالفت کے بیان میں اسمِ فاعل کو ذکر کیا۔

۳ قولہ: سماعیّۃ: یعنی سماع پر موقوف کہ جو اہل عرب سے مسموع ہوئے، انہیں پر مقصور ہیں مگر الوان وعیوب سے بروزنِ (اَفْعَلُ) قیاسی ہے، جیسے: اسود، ابیض، اعور، اعمٰی بروزنِ (فاعل) نہیں آتا، ایک جماعت نے یہی اختیار کیا، 'ابن مالک' نے کہا کہ آتا تو ہے مگر بقلت، اور تائید میں اس شعر کو پیش کیا:

کم من صدیق او اخی ثقة   او عدو شاحط دارا

کہ اس میں (شاحط) بالاتفاق صفت مشبّہ ہے۔

۴ قولہ: وسادسها المضاف: فعل عمل میں اصل ہے، اور صفت مشبّہ عمل رفع میں فعل کے مشابہ کہ جس طرح فعل فاعل کو رفع دیتا ہے، اسی طرح صفت مشبّہ بھی اپنے فاعل کو دیتی ہے، بخلاف مضاف کہ وہ عمل میں فعل کے مشابہ نہیں، کیونکہ مضاف کا عمل جر ہے، اور جر فعل کا عمل ہی نہیں، پس صفت مشبّہ عمل میں اصل کے ساتھ مشابہ ہوا، اور مضاف مشابہ نہیں، اور جو مشابہ باصل ہو وہ مستحق تقدیم ہے اس پر جو مشابہ باصل نہیں، تو صفت مشبّہ مستحق تقدیم ہوئی، اور مضاف کے لئے تاخیر رہی، اسی لئے مضاف کو موٴخر بیان کیا۔

۵ قولہ: کلّ اسم اضیف: لغت میں (اضافت) کے معنی ہیں ایک چیز کو دوسری چیز کی طرف مائل کرنا، اصطلاح میں اس نسبت تقییدی کو کہتے ہیں جو دو اسم کے درمیان ایسے طریقہ پر ہو کہ اوّل جار، اور دوم مجرور ہو جائے، جار کو مضاف اور مجرور کو مضاف الیہ کہتے ہیں، اس بات کی جانب شارح علیہ الرحمۃ نے بایں قول



اشارہ فرمایا: كُلُّ اِسْمٍ اُضِيْفَ اِلٰى اِسْمٍ آخَر فَيَجَرُّ الْاَوَّل الثَّانِي ۔صحت اضافت میں دو امر درکار ہیں:

اوّل: یہ کہ دونوں اسموں میں ایسا علاقہ ہو، جس کے تحقق سے نسبت درست ہو جائے۔

دوم: یہ کہ مضاف ایسی چیزوں سے خالی ہو، جو اسم کی تمامیت پر دلالت کرتی ہیں، جیسے: تنوین، نونِ تثنیہ وجمع، تاکہ شدّت ارتباط کی بنا پر مضاف کو مضاف الیہ سے تعریف یا تخصیص یا تخفیف حاصل ہو، اس بات کی جانب شارح علیہ الرحمۃ نے بایں قول اشارہ فرمایا: مُجَرَّدًا عَنِ اللَّامِ وَالتَّنوِيْنِ وَمَا يَقُوْمُ مَقَامَهٗ مِنْ نُوْنِے التَّثْنِيَةِ وَالْجَمْعِ لِاَجْلِ الْاِضَافَةِ، اضافت دو قسم پر ہے: لفظی اور معنوی۔

اضافت لفظی کی علامت یہ ہے کہ صفت کا صیغہ اپنے معمول کی طرف مضاف ہو، اور

اضافت معنوی کی علامت یہ ہے کہ صفت کا صیغہ اپنے معمول کی طرف مضاف نہ ہو۔

اضافت معنوی کی تقدیر پر مضاف، مضاف الیہ کے درمیان بالاتفاق (لَامْ) یا (مِنْ) یا (فِيْ) مقدر ہوتا ہے، اضافت لفظی میں اختلاف ہے، جمہور کے نزدیک کسی حرفِ جر کی تقدیر نہیں ہوتی، علامہ ابن حاجب علیہ الرحمۃ تقدیر کے قائل ہیں، مگر انہوں نے کسی حرف کی تعیین نہیں فرمائی، ہاں ان کے بعض متبعین نے بیان کیا ہے کہ جب مفعول کی طرف اضافت صفت ہو تو (لَامْ) برائے تقویت عمل مقدر ہوتا ہے، اور جب فاعل کی طرف ہو تو (مِنْ) بیانیہ۔

٦ قوله: مجرّدًا عن اللّام:

سوال: اگر مُجَرَّدًا عَنِ التَّعْرِيْف کہتے تو اس علم کو بھی شامل ہو جاتا جس کو بر وقت اضافت تعریف سے مجرد کر لیتے ہیں؟

جواب: بنا بر مذہب حق اضافت علم باوجود بقائے علمیت جائز ہے جیسے "نہل" میں زیر بحث علم اور "عباب" میں زیر بحث اضافت معنوی اس بات کی تصریح فرمائی ہے، اسی لئے مجرّدًا عن التّعریف نہیں فرمایا۔

٧ قوله: لاجل الاضافة: (لَامْ) برائے تعلیل، اور (اَجل) بفتح ہمزہ وسکونِ جیم بمعنی (سبب)، اور (الْاِضَافَةِ) کی جانب اس کی اضافت بمعنی (مِنْ) ای بسبب هو الاضافة، اس ترکیب سے اضافت کی سببیّت کا تاکد مفہوم ہوتا ہے، کیونکہ **اوّلًا:** لام تعلیل سے معلوم ہوا کہ مدخول سبب

ہے، پھر اضافت بیانی سے معلوم ہوا کہ مدخول **لام** اور **الاضافة** مصداقاً ایک ہیں، اور مدخولِ **لام** (اَجْل) بمعنی سبب ہے تو (**الاضافة**) سبب ہوئی، پس حاصل یہ نکلا **الاضافة نفسها**، اور معنی کلام یہ ہیں کہ تنوین وغیرہ کے سقوط کا سبب خود اضافت ہو، **نظر بر آں** اگر اضافت سبب نہیں تو اس اسم کی اضافت جائز نہ ہوگی جس کی تنوین کے سقوط کا سبب شئے آخر ہے جیسے: (اَلْغُلَامُ زَیْدٍ) اور (اَلضَّارِبُ عَمْرٍو) کہ (غُلَام) اور (ضَارِب) سے سقوطِ تنوین کا سبب **الف لام** ہے، نہ اضافت، کیونکہ **الف لام** اضافت پر سابق ہے، لہٰذا یہ ترکیب درست نہیں۔

سوال: نظر برآں (اَلْحَسَنُ الْوَجْه) بالاضافت سے بھی تنوین بسبب **الف لام** ساقط ہوئی ہے، نہ بوجہ اضافت تو یہ ترکیب جائز کیوں ہے؟

جوابِ اوّل: (اَلْحَسَنُ الْوَجْهِ) اصل میں (اَلْحَسَنُ وَجْهُهٗ) تھا کہ (اَلْحَسَنُ) کا فاعل (وَجْهُهٗ) ہے، اور فاعل شے بمنزلۂ جزوِشئی ہوتا ہے، اور (وَجْهُهٗ) میں ضمیر مضاف الیہ قائم مقام تنوین ہے جس کو حذف کر دیا گیا، تو (اَلْحَسَن) کے فاعل سے قائم مقام تنوین کو حذف کرنا گویا (اَلْحَسَن) مضاف سے حذف کر دینا ہوا، اسی مقدمہ مذکورہ کی بنا پر کہ فاعل شے بمنزلۂ جزوِ شے ہوتا ہے، پس جب حذف قائم مقام تنوین کا حکم (**الحسن**) مضاف پر کیا گیا، تو اس حکم کی علت اضافت ہوئی، کیونکہ مشتق پر حکم کی علت مبدارِ اشتقاق ہوتا ہے، اور مضاف کا مبدارِ اشتقاق اضافت ہے تو (**الحسن**) مضاف سے قائم مقام تنوین کے حذف کی علت اضافت ہوئی نہ **الف لام**، یہاں سے یہ بات بھی ظاہر ہوئی کہ صورتِ مذکورہ میں تنوین محذوف نہیں ہوئی، بلکہ قائم مقام تنوین کو حذف کیا گیا ہے، **هٰذا ما سنح بفهمي القاصر في تطبيق هذا الجواب على السّوال المذكور والله سبحانهٗ وتعالٰى اعلم بمَا في السطور**۔

سوال: (کَمْ رَجُلٍ) میں (کَمْ) خبریہ مضاف ہے، اور مبنی ہونے کی وجہ سے قابل تنوین ہی نہیں تو مضاف کی تعریف مذکور اس کو شامل نہ ہوئی، کیونکہ تنوین سے بوجہ اضافت مجرد ہونا وجودِ تنوین کی فرع ہے، اور (کَمْ) پر تنوین ممکن نہیں، پس تعریف مذکور جامع نہیں ہے، نیز (**حواج بيت الله**) میں لفظ (**حواج**) جمع (حَاج) مضاف ہے، حالانکہ تنوین سے مجرد ہونے کا سبب اضافت نہیں، بلکہ عدم انصراف ہے، پس یہ بھی تعریف مضاف سے خارج ہوگیا، نیز (ضَارِبُكَ) میں (ضَارِبُ) مضاف ہے، حالانکہ تنوین کا سقوط

بوجہ اضافت نہیں، بلکہ بوجہ اتصال ضمیر ہے تو مضاف کی تعریف سے یہ بھی خارج ہوگیا، اور تعریف جامع نہ رہی؟

جواب: سقوطِ تنوین بوجہ اضافت کبھی حقیقتاً ہوتا ہے جیسے: (غُلَامُ زَيْدٍ) میں، اور کبھی حکماً جیسے مذکورہ صورتوں میں، سقوط حکماً سے مراد یہ ہے کہ مضاف کا بایں حیثیت ہونا کہ اگر اس کی جگہ دوسرا اسم قابل تنوین رکھا جائے تو اس کی تنوین بوجہ اضافت حقیقتاً ساقط ہوجائے بایں معنی سقوطِ حکمی (كَمْ رَجُلٍ) اور (حواج بيت الله) میں پایا جاتا ہے کہ اگر (كَمْ) مضاف کی جگہ دوسرے اسم قابل تنوین کو رکھدیں جیسے (غُلَام) کو تو اس کی تنوین بوجہ اضافت حقیقتاً ساقط ہوگی، اسی طرح (حواج) کی جگہ اگر لفظ (حاج) رکھدیں تو اس سے سقوطِ تنوین بوجہ اضافت حقیقتاً ہوگا، اور (ضاربك) میں سقوطِ تنوین حکماً بایں معنی ہے کہ زمانہ اتصال ضمیر، اور زمانہ اعتبار اضافت غایت قرب کی بنا پر بمنزلہٗ واحد ہیں تو سقوطِ تنوین جو بوجہ اتصال ضمیر تھا، اضافت کی طرف منسوب کردیا گیا۔

مخفی نہ رہے کہ بایں ہمہ تعریف مضاف جامع نہیں، کیونکہ صفت کا صیغہ معرف باللّام جبکہ اپنے معمول کی طرف مضاف ہو جیسے: (اَلْحَسَنُ الْوَجْهِهٗ) اس تعریف سے نکل جاتا ہے، اس لئے کہ تعریف مذکور میں مضاف کا الف لام سے خالی ہونا بھی اعتبار کیا گیا ہے۔۱۲

ترکیب

قوله: وتكون صيغة اسم الفاعل قياسيّة وصيغها سماعيَة: اس میں (و) حرفِ استیناف مبنی بر فتح، (تَكُوْنُ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً (فعل ناقص) صیغہ واحد مؤنث غائب، (صِيْغَةُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (اسْمِ الْفَاعِلِ) جس کا جزوِ اوّل مجرور لفظاً اور جزوِ ثانی مشغول باعرابِ سابق مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (صِيَغُ) جمع مکسر منصرف مرفوع لفظاً مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے اَلصِّفَةُ الْمُشَبَّهَة، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر اسمِ تَكُوْنُ، (قِيَاسِيَّةً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسمِ منسوب صیغہ واحد مؤنث، اس میں (هِيَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے صِيْغَةُ اِسْمِ الْفَاعِلِ، (قِيَاسِيَّةً)

اسمِ منسوب اپنے نائب فاعل سے مل کر معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (سَمَاعِيَّةٌ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسمِ منسوب صیغہ واحد مؤنث، اس میں (هِـيَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے صِيغُهَا، (سَمَاعِيَّةً) اسمِ منسوب اپنے نائب فاعل سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر، (تَكُوْنُ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا۔

قوله: مثل حَسَن و صَعب و شَديد: اس میں (مِثْلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (حَسَنٌ) مفرد منصرف صحیح برتقدیر رفع حکایت مجرور محلاً یا تقدیراً، اور برتقدیر جر مجرور لفظاً معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (صَعْبٌ) برتقدیر رفع حکایت مجرور محلاً یا تقدیراً، اور برتقدیر جر مجرور لفظاً معطوف، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (شَدِيْدٌ) برتقدیر رفع حکایت مجرور محلاً یا تقدیراً، اور برتقدیر جر مجرور لفظاً معطوف، معطوف علیہ اپنے دونوں معطوف سے مل کر مضاف الیہ، (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مبتدائے محذوف (هِيَ) کی، جو ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اَلصِّفَةُ الْمُشَبَّهَة، (هِيَ) مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

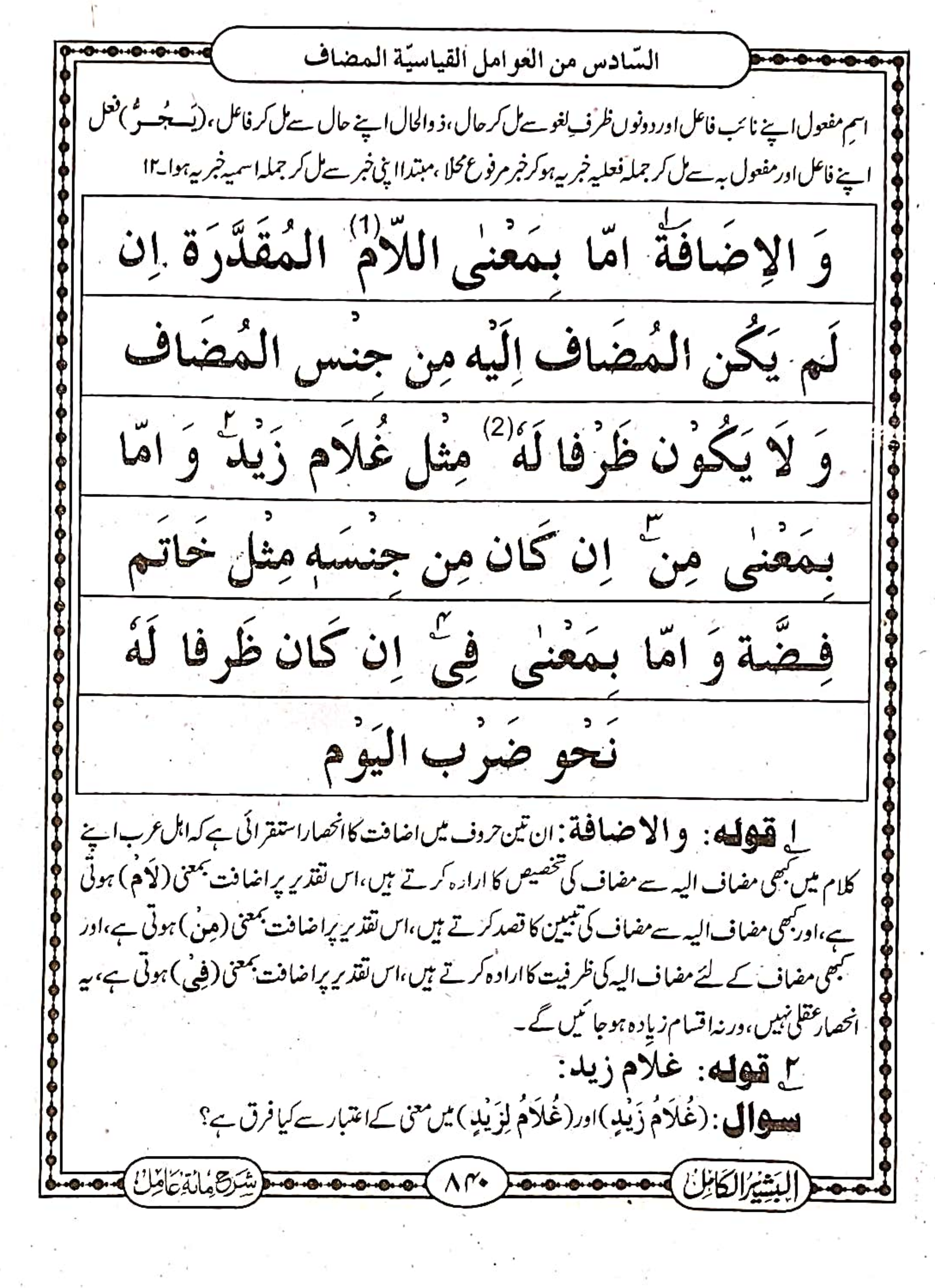
قوله: وسادسها المضاف: میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (سَادِسُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (هَـا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے سَبْعَةُ عَوَامِلَ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، (اَلْمُضَافُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قوله: كلّ اسم اضيف الى اسم آخَر فيجرّ الاوّل الثّاني مجرّدًا عن اللام والتّنوين وما يقوم مقامه من نون التّثنية والجمع لاجل الاضافة: اس میں (كُلُّ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (اِسْمٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً موصوف، (اُضِيْفَ) فعل ماضی مجہول مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (هُـوَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف، (اِلَى) حرفِ جار مبنی بر سکون، (اِسْمٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً موصوف، (آخَـرَ) غیر منصرف مجرور بفتح اسمِ تفضیل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے موصوف، (آخَـرَ) اسمِ تفضیل اپنے فاعل سے مل کر صفت، (اِسْمٍ) موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرفِ لغو، (اُضِيْفَ) فعل مجہول اپنے نائب



فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صفت مجرور محلا، (اِسْمٍ) موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ، (کُلُّ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا متضمن معنیٰ شرط،

(فَا) جزائیہ مبنی بر فتح، (یَجُوْ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظا صیغہ واحد مذکر غائب، (اَلْاَوَّلُ) غیر منصرف مرفوع لفظا اسمِ تفضیل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے موصوف مقدر (اَلْاِسْمُ)، (اَلْاَوَّلُ) اسمِ تفضیل اپنے فاعل سے مل کر صفت، موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر ذو الحال، (اَلثَّانِيَ) اسمِ منقوص منصوب لفظا صفت، موصوف مقدر (اَلْاِسْمَ) اپنی صفت سے مل کر مفعول بہ، (مُجَرَّدًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا اسمِ مفعول صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے ذو الحال، (عَنْ) حرفِ جار مبنی بر سکونِ مقدر کسرۂ موجودہ حرکت تخلص من السکونین، (اَللَّامِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اَلتَّنْوِيْنِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا معطوف، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (مَا) اسم موصول مبنی بر سکون مجرور محلا، (یَقُوْمُ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظا صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ موصول، (مَقَامَ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا مضاف، (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے اَلتَّنْوِيْن، (مَقَامَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ، (یَقُوْمُ) فعل مضارع معروف اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر ذو الحال، (مِنْ) حرفِ جار مبنی بر سکون، (نُوْنِیِ) تثنیٰ مجرور بیاما قبل مفتوح مضاف، (اَلتَّثْنِيَةِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اَلْجَمْعِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ، (نُوْنِیِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتًا) مقدر کا، (ثَابِتًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے ذو الحال، (ثَابِتًا) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر حال، ذو الحال اپنے حال سے مل کر معطوف، (اَللَّامِ) معطوف علیہ اپنے دونوں معطوف سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو اوّل، (ل) حرفِ جار مبنی بر کسر، (اَجْلِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مضاف، (اَلْاِضَافَةِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو دوم، (مُجَرَّدًا)



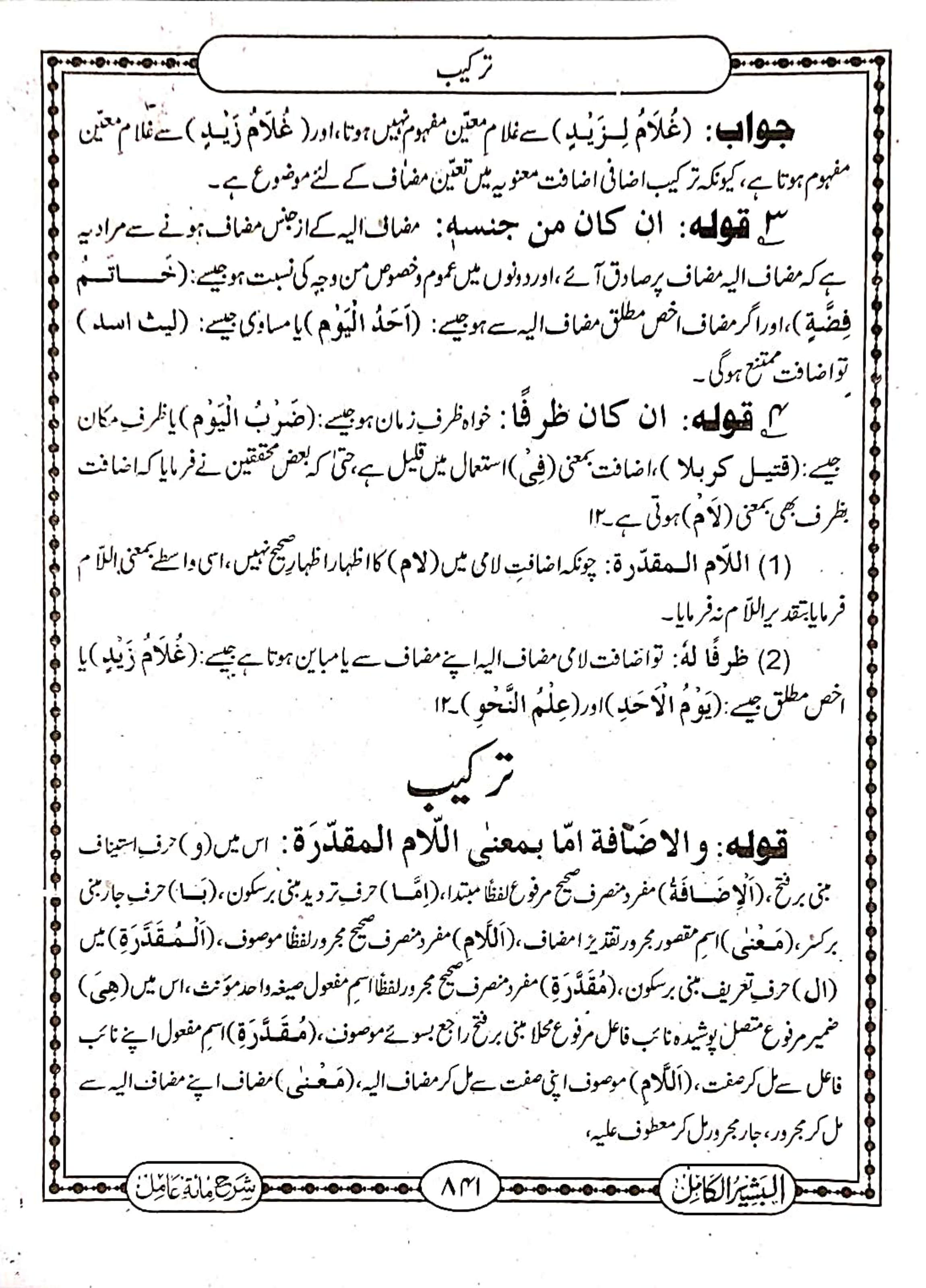
اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل اور دونوں ظرفِ لغو سے مل کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر فاعل، (یَجُرُّ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر مرفوع محلا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔۱۲

وَ الاِضَافَةُ[۱] امّا بِمَعْنٰی اللّامْ[(1)] الْمُقَدَّرَة اِن
لَمْ يَكُن الْمُضَاف اِلَيْه مِن جِنْس الْمُضَاف
وَ لاَ يَكُوْن ظَرْفا لَهٗ[(2)] مِثْل غُلَام زَيْدٌ[۲] وَ امّا
بِمَعْنٰی مِنْ[۳] اِن كَانَ مِن جِنْسِهٖ مِثْل خَاتَم
فِضَّة وَ امّا بِمَعْنٰی فِیْ[۴] اِن كَانَ ظَرفا لَهٗ
نَحْو ضَرْب الْيَوْم

۱ **قوله: والاضافة:** ان تین حروف میں اضافت کا انحصار استقرائی ہے کہ اہل عرب اپنے کلام میں کبھی مضاف الیہ سے مضاف کی تخصیص کا ارادہ کرتے ہیں، اس تقدیر پر اضافت بمعنی (لَامْ) ہوتی ہے، اور کبھی مضاف الیہ سے مضاف کی تبیین کا قصد کرتے ہیں، اس تقدیر پر اضافت بمعنی (مِنْ) ہوتی ہے، اور کبھی مضاف کے لئے مضاف الیہ کی ظرفیت کا ارادہ کرتے ہیں، اس تقدیر پر اضافت بمعنی (فِیْ) ہوتی ہے، یہ انحصار عقلی نہیں، ورنہ اقسام زیادہ ہو جائیں گے۔

۲ **قوله: غلام زید:**

سوال: (غُلَامُ زَيْدٍ) اور (غُلَامٌ لِزَيْدٍ) میں معنی کے اعتبار سے کیا فرق ہے؟



جواب: (غُلَامُ لِـزَيْـدٍ) سے غلام معیّن مفہوم نہیں ہوتا، اور (غُلَامُ زَيْـدٍ) سے غلام معیّن مفہوم ہوتا ہے، کیونکہ ترکیب اضافی اضافت معنویہ میں تعیّن مضاف کے لئے موضوع ہے۔

۳؎ **قوله: ان كان من جنسه:** مضاف الیہ کے از جنس مضاف ہونے سے مراد یہ ہے کہ مضاف الیہ مضاف پر صادق آئے، اور دونوں میں عموم وخصوص من وجہ کی نسبت ہو جیسے: (خَـاتَـمُ فِضَّةٍ)، اور اگر مضاف اخص مطلق مضاف الیہ سے ہو جیسے: (أَحَدُ الْيَوْمِ) یا مساوی جیسے: (ليث اسد) تو اضافت ممتنع ہوگی۔

۴؎ **قوله: ان كان ظرفًا:** خواہ ظرفِ زمان ہو جیسے: (ضَرْبُ الْيَوْمِ) یا ظرفِ مکان جیسے: (قتيل كربلا)، اضافت بمعنی (فِيْ) استعمال میں قلیل ہے، حتیٰ کہ بعض محققین نے فرمایا کہ اضافت بظرف بھی بمعنی (لَامْ) ہوتی ہے۔۱۲

(1) **اللّام المقدّرة:** چونکہ اضافتِ لامی میں (لام) کا اظہار اظہارِ صحیح نہیں، اسی واسطے بمعنی اللّام فرمایا بتقدیر اللّام نہ فرمایا۔

(2) **ظرفًا لهُ:** تو اضافت لامی مضاف الیہ اپنے مضاف سے یا مباین ہوتا ہے جیسے: (غُلَامُ زَيْدٍ) یا اخص مطلق جیسے: (يَوْمُ الْاَحَدِ) اور (عِلْمُ النَّحْوِ)۔۱۲

ترکیب

قوله: والاضافة امّا بمعنى اللّام المقدّرة: اس میں (و) حرفِ استیناف مبنی بر فتح، (اَلْإِضَـافَةُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظًا مبتدا، (إِمَّـا) حرفِ تردید مبنی بر سکون، (بَـا) حرفِ جار مبنی بر کسر، (مَـعْنٰى) اسمِ مقصور مجرور تقدیرًا مضاف، (اَللَّامِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظًا موصوف، (اَلْـمُقَدَّرَةِ) میں (ال) حرفِ تعریف مبنی بر سکون، (مُقَدَّرَةِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظًا اسمِ مفعول صیغہ واحد مؤنث، اس میں (هِيَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلًا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف، (مُـقَـدَّرَةِ) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر صفت، (اَللَّامِ) موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ، (مَـعْنٰى) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر معطوف علیہ،



وَإِمَّا بِمَعْنٰى مِنْ: میں (وَ) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (إِمَّا) حرفِ تردید مبنی بر سکون، (بِا) حرفِ جار مبنی بر کسر، (مَعْنٰی) اسمِ مقصور مجرور تقدیرًا مضاف، (مِنْ) مراد اللفظ مجرور تقدیرًا مضاف الیہ، (مَعْنٰی) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر معطوف،

وَإِمَّا بِمَعْنٰى فِيْ: میں (وَ) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (إِمَّا) حرفِ تردید مبنی بر سکون، (بِا) حرفِ جار مبنی بر کسر، (مَعْنٰی) اسمِ مقصور مجرور تقدیرًا مضاف، (فِيْ) مراد اللفظ مجرور تقدیرًا مضاف الیہ، (مَعْنٰی) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے دونوں معطوف سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتَةٌ) مقدر کا، (ثَابِتَةٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع مرفوع لفظًا اسمِ فاعل صیغہ واحد مؤنث، اس میں (هِيَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلًا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا، (ثَابِتَةٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا۔

قوله: إن لَم يَكُنِ المضَاف اليْه من جنس المضَاف ولاَ يَكُونَ ظرفًا لَهُ: اس میں (إِنْ) حرفِ شرط مبنی بر سکون، (لَمْ يَكُنْ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مجزوم لفظًا کسرۂ موجودہ حرکت تخلص من السکونین صیغہ واحد مذکر غائب بحث نفی جحد بلم (فعل ناقص)، (اَلْمُضَافُ إِلَيْهِ) مفرد منصرف صحیح مرفوع مرفوع لفظًا اسمِ لَمْ يَكُنْ، (مِنْ) حرفِ جار مبنی بر سکون، (جِنْسِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظًا مضاف، (اَلْمُضَافِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظًا مضاف الیہ، (جِنْسِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتًا) مقدر کا، (ثَابِتًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظًا اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلًا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ لَمْ يَكُنْ، (ثَابِتًا) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، (لَمْ يَكُنْ) فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف علیہ،

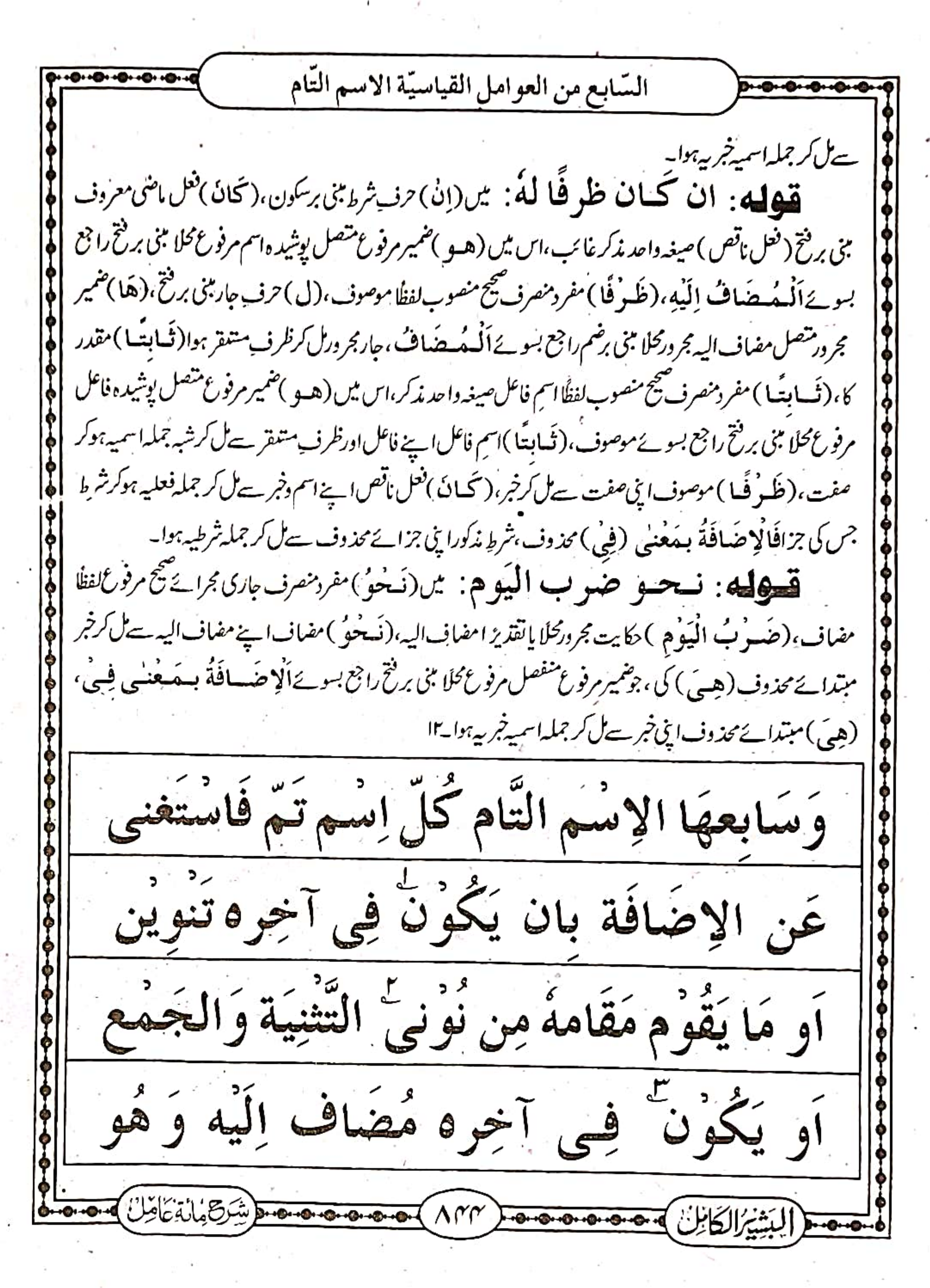
(وَ) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (لَا يَكُوْنُ) موجودہ نسخوں میں یہی ہے، اور ترتیب ابو سعیدی نے بھی اسی کو اختیار کیا ہے، مگر فقیر کی نظر قاصر میں کاتب سے سہو ہوا کہ (لَمْ يَكُنْ) کی جگہ (لَا يَكُوْنُ) لکھ دیا، (لَا يَكُوْنُ) اس لئے درست نہیں کہ یہ (لَمْ يَكُنْ) الخ پر معطوف ہے، **نظر بر آں** (إِنْ) شرطیہ کے تحت ہوا، اور جب (إِنْ) کے تحت ہوا تو مجزوم ہونا واجب ہے، (لَمْ يَكُنْ) مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مجزوم لفظًا (فعل ناقص)

صیغہ واحد مذکر غائب بحث نفی جحد بلم، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ لَمْ یَکُنْ سابق، (ظَرْفًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا موصوف، (ل) حرف جار مبنی بر فتح، (هَا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے اَلْمُضَافُ، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتًا) مقدر کا، (ثَابِتًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف، (ثَابِتًا) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر صفت، (ظَرْفًا) موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر، (لَمْ یَکُنْ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر شرط جس کی جزا بقرینۂ سابق محذوف، شرط اپنی جزائے محذوف (فَالْاِضَافَةُ بِمَعْنَى اللَّامِ) سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

قوله: مثل غلام زَيد: میں (مِثْلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مضاف، (غُلَامُ زَيْدٍ) حکایت مجرور محلا یا تقدیرًا مضاف الیہ، (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مبتدائے محذوف (هِیَ) کی، جو ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اَلْاِضَافَةُ بِمَعْنَى اللَّامِ، (هِیَ) مبتدائے محذوف اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

قوله: ان كان من جنسه: اس میں (اِنْ) حرفِ شرط مبنی بر سکون، (كَانَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح (فعل ناقص) صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے المضاف اليه، (مِنْ) حرف جار مبنی بر سکون، (جِنْسِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر کسر راجع بسوئے اَلْمُضَافُ، (جِنْس) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتًا) مقدر کا، (ثَابِتًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ كَانَ، (ثَابِتًا) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر خبر، (كَانَ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر شرط جس کی جزا بقرینۂ سابق محذوف، (فَالْاِضَافَةُ بِمَعْنَى مِنْ) شرطِ مذکور اپنی جزائے محذوف سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

قوله: مثل خاتم فضة: میں (مِثْلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مضاف، (خَاتَمُ فِضَّةٍ) حکایت مجرور محلا یا تقدیرًا مضاف الیہ، (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مبتدائے محذوف (هِیَ) کی، جو ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اَلْاِضَافَةُ بِمَعْنَى مِنْ، مبتدائے محذوف اپنی خبر

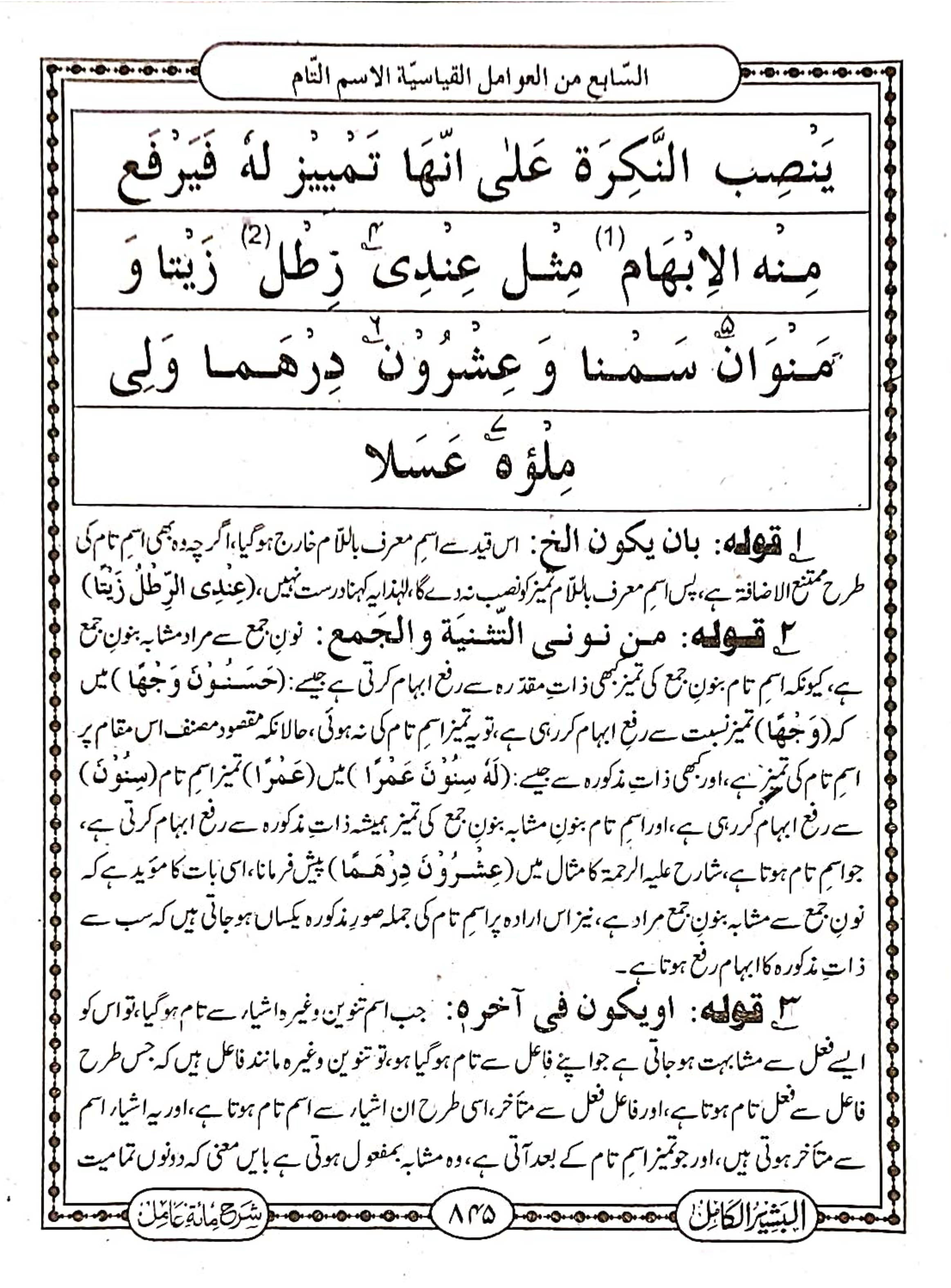


سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

قوله: ان كان ظرفًا لهٗ: میں (اِنْ) حرفِ شرط مبنی برسکون، (کَانَ) فعل ماضی معروف مبنی برفتح (فعل ناقص) صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلا مبنی برفتح راجع بسوئے اَلْمُضَافُ اِلَيْهِ، (ظَرْفًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا موصوف، (ل) حرف جار مبنی برفتح، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی برضم راجع بسوئے اَلْمُضَافُ، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتًا) مقدر کا، (ثَابِتًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی برفتح راجع بسوئے موصوف، (ثَابِتًا) اسمِ فاعل اپنے فاعل اورظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر صفت، (ظَرْفًا) موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر، (کَانَ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر شرط جس کی جزا فَالْاِضَافَةُ بِمَعْنٰى (فِيْ) محذوف، شرطِ مذکور اپنی جزائے محذوف سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

قوله: نحو ضرب اليوم: میں (نَحْوُ) مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح مرفوع لفظا مضاف، (ضَرْبُ الْيَوْمِ) حکایت مجرور محلا یا تقدیرًا مضاف الیہ، (نَحْوُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مبتدائے محذوف (هِيَ) کی، جو ضمیر مرفوع منفصل مرفوع محلا مبنی برفتح راجع بسوئے اَلْاِضَافَةُ بِمَعْنٰى فِيْ، (هِيَ) مبتدائے محذوف اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔۱۲

وَسَابِعهَا الاِسْمُ التَّام كُلّ اِسْمٍ تَمّ فَاسْتَغنى
عَنِ الاِضَافَة بِانْ يَكُوْنَ[1] فِى آخِره تَنْوِين
اَو مَا يَقُوْم مَقَامهٗ مِن نُوْنَيِ[2] التَّثْنِيَة وَالجَمْع
اَو يَكُوْنَ[3] فِى آخِره مُضَاف اِلَيْه وَ هُو

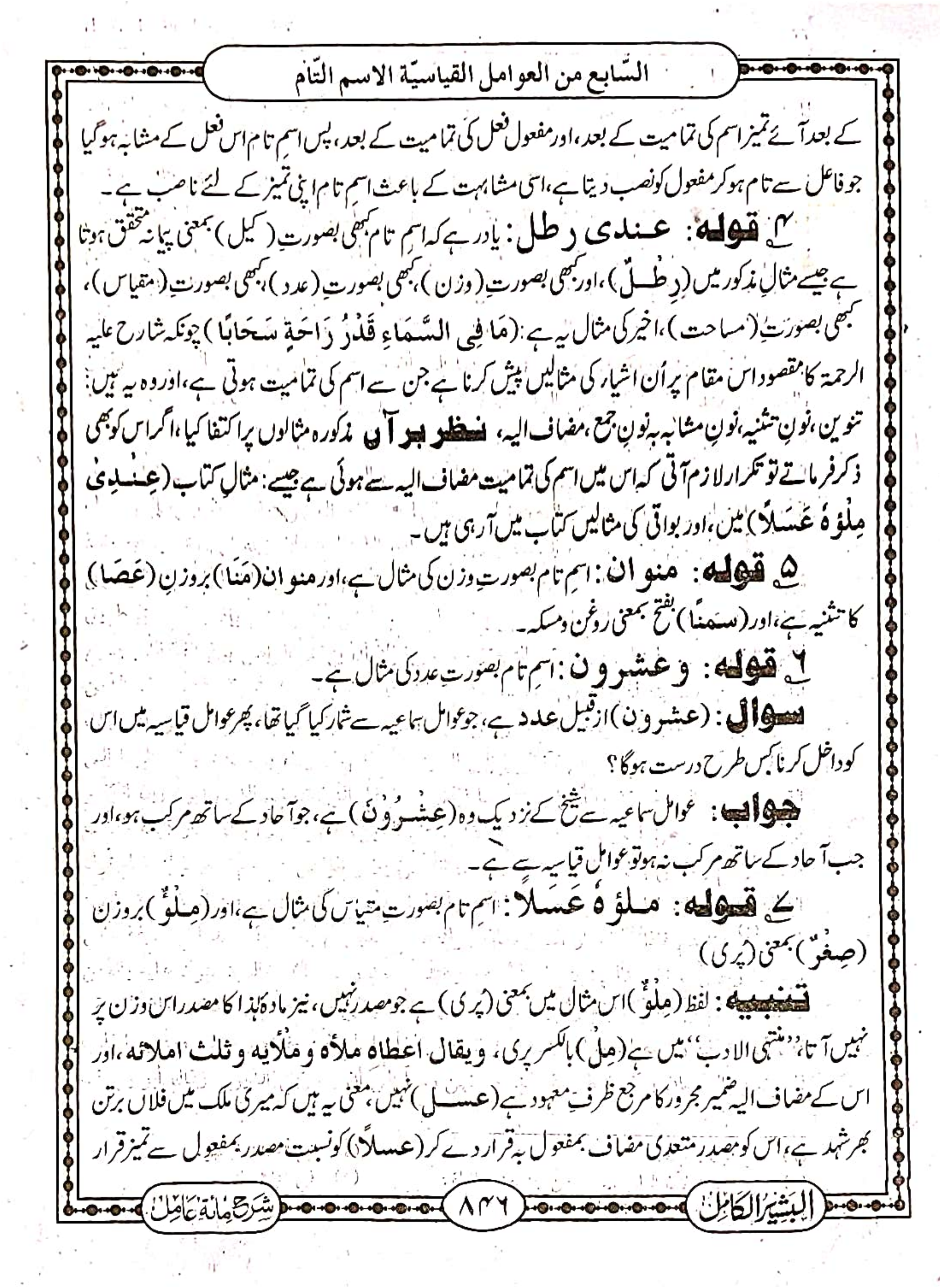


يَنْصِبُ النَّكِرَةَ عَلٰى انّهَا تَمْيِيْز لهٗ فَيَرْفَع مِنْهُ الاِبْهَامَ(1) مِثْل عِنْدِیْ رِطْل(2) زَيْتا وَ مَنَوَانِ سَمْنا وَ عِشْرُوْنَ دِرْهَما وَلِی مِلْؤُهٗ عَسَلا

۱ **قوله: بان یکون الخ:** اس قید سے اسمِ معرف باللّام خارج ہوگیا، اگرچہ وہ بھی اسمِ تام کی طرح ممتنع الاضافۃ ہے، پس اسمِ معرف باللّام تمیز کو نصب نہ دے گا، لہٰذا یہ کہنا درست نہیں، (عِنْدِی الرِّطْلُ زَيْتًا)

۲ **قوله: من نونی التّثنیَة والجَمع:** نونِ جمع سے مراد مشابہ بنونِ جمع ہے، کیونکہ اسمِ تام بنونِ جمع کی تمیز کبھی ذاتِ مقدرہ سے رفعِ ابہام کرتی ہے جیسے: (حَسَنُوْنَ وَجْهًا) میں کہ (وَجْهًا) تمیز نسبت سے رفعِ ابہام کررہی ہے، تو یہ تمیز اسمِ تام کی نہ ہوئی، حالانکہ مقصودِ مصنف اس مقام پر اسمِ تام کی تمیز ہے، اور کبھی ذاتِ مذکورہ سے جیسے: (لَهٗ سِنُوْنَ عَمْرًا) میں (عَمْرًا) تمیز اسمِ تام (سِنُوْنَ) سے رفعِ ابہام کررہی ہے، اور اسمِ تام بنونِ مشابہ بنونِ جمع کی تمیز ہمیشہ ذاتِ مذکورہ سے رفعِ ابہام کرتی ہے، جو اسمِ تام ہوتا ہے، شارح علیہ الرحمۃ کا مثال میں (عِشْرُوْنَ دِرْهَمًا) پیش فرمانا، اسی بات کا مؤید ہے کہ نونِ جمع سے مشابہ بنونِ جمع مراد ہے، نیز اس ارادہ پر اسمِ تام کی جملہ صورِ مذکورہ یکساں ہوجاتی ہیں کہ سب سے ذاتِ مذکورہ کا ابہام رفع ہوتا ہے۔

۳ **قوله: اویکون فی آخرہٖ:** جب اسم تنوین وغیرہ اشیاء سے تام ہوگیا، تو اس کو ایسے فعل سے مشابہت ہوجاتی ہے جو اپنے فاعل سے تام ہوگیا ہو، تو تنوین وغیرہ مانند فاعل ہیں کہ جس طرح فاعل سے فعل تام ہوتا ہے، اور فاعل فعل سے متأخر، اسی طرح ان اشیاء سے اسم تام ہوتا ہے، اور یہ اشیاء اسم سے متأخر ہوتی ہیں، اور جو تمیز اسمِ تام کے بعد آتی ہے، وہ مشابہ بمفعول ہوتی ہے بایں معنی کہ دونوں تمامیت



کے بعد آئے تمیز اسم کی تمامیت کے بعد، اور مفعول فعل کی تمامیت کے بعد، پس اسمِ تام اس فعل کے مشابہ ہو گیا جو فاعل سے تام ہو کر مفعول کو نصب دیتا ہے، اسی مشابہت کے باعث اسمِ تام اپنی تمیز کے لئے ناصب ہے۔

۴ **قوله: عندی رطل**: یاد رہے کہ اسمِ تام کبھی بصورتِ (کیل) بمعنی پیمانہ متحقق ہوتا ہے جیسے مثالِ مذکور میں (رِطْلٌ)، اور کبھی بصورتِ (وزن)، کبھی بصورتِ (عدد)، کبھی بصورتِ (مقیاس)، کبھی بصورتِ (مساحت)، اخیر کی مثال یہ ہے: (مَا فِی السَّمَاءِ قَدْرُ رَاحَةٍ سَحَابًا) چونکہ شارح علیہ الرحمۃ کا مقصود اس مقام پر اُن اشیاء کی مثالیں پیش کرنا ہے جن سے اسم کی تمامیت ہوتی ہے، اور وہ یہ ہیں: تنوین، نونِ تثنیہ، نونِ مشابہ بہ نونِ جمع، مضاف الیہ، **نظر بر آں** مذکورہ مثالوں پر اکتفا کیا، اگر اس کو بھی ذکر فرماتے تو تکرار لازم آتی کہ اس میں اسم کی تمامیت مضاف الیہ سے ہوئی ہے جیسے: مثالِ کتاب (عِنْدِیْ مِلْؤُهٗ عَسَلًا) میں، اور بواقی کی مثالیں کتاب میں آ رہی ہیں۔

۵ **قوله: منوان**: اسمِ تام بصورتِ وزن کی مثال ہے، اور منوان (مَنَا) بروزنِ (عَصَا) کا تثنیہ ہے، اور (سمنًا) بفتح بمعنی روغن و مسکہ۔

۶ **قوله: وعشرون**: اسمِ تام بصورتِ عدد کی مثال ہے۔

سوال: (عشرون) از قبیل عدد ہے، جو عوامل سماعیہ سے شمار کیا گیا تھا، پھر عوامل قیاسیہ میں اس کو داخل کرنا کس طرح درست ہوگا؟

جواب: عوامل سماعیہ سے شیخ کے نزدیک وہ (عِشْرُوْنَ) ہے، جو آحاد کے ساتھ مرکب ہو، اور جب آحاد کے ساتھ مرکب نہ ہو تو عوامل قیاسیہ سے ہے۔

۷ **قوله: ملؤه عسلًا**: اسمِ تام بصورتِ مقیاس کی مثال ہے، اور (مِلْؤٌ) بروزن (صِغْوٌ) بمعنی (پری)

تنبیه: لفظ (مِلْؤٌ) اس مثال میں بمعنی (پری) ہے جو مصدر نہیں، نیز مادہ لہٰذا کا مصدر اس وزن پر نہیں آتا، "منتہی الادب" میں ہے (مِلْ) بالکسر پری، ویقال اعطاه ملأه و ملأيه و ثلث املائه، اور اس کے مضاف الیہ ضمیر مجرور کا مرجع ظرفِ معہود ہے (عسل) نہیں، معنی یہ ہیں کہ میری ملک میں فلاں برتن بھر شہد ہے، اس کو مصدر متعدی مضاف بمفعول بہ قرار دے کر (عسلًا) کو نسبت مصدر بمفعول سے تمیز قرار

دینا درست نہیں، ورنہ مثال ممثل لہ کے مطابق نہ رہے گی، اس لئے کہ یہ وہ مثال ہے جس میں اسم اضافت سے تام ہورہا ہے، اور جب (عَسلاً) نے نسبت سے ابہام دور کیا تو نسبت ہی ممیّز بنی، اور نسبت سرے سے اسم ہی نہیں تو ممیّز اسم نہ ہوا، اور جب ممیّز اسم نہ ہوا، تو یہ مثال اسم کے تام بالاضافۃ ہونے کی نہ ہوئی، **نظر برآں** صحیح ترکیب وہی ہے جو ہم نے اختیار کی۔۱۲

(1) **الابھام:** ابہام سے مراد اشتباہ جو اسم تام میں باعتبار سامع پیدا ہوا ہے کہ متکلم نے اس سے کسی چیز کا ارادہ کیا۔

(2) **عندی رِطل:** ''فتاویٰ رضویہ'' جلد اوّل، ص:۱۳۹ میں ہے: صاع ایک پیمانہ ہے چار مُدکا، اور مُد کہ اسی کو (مَنْ) بھی کہتے ہیں، ہمارے نزدیک دو رطل ہے، اور ایک رِطل شرعی یہاں کے روپیہ سے چھتیس روپے بھر کہ (رِطــــل) بیس استار ہے، اور استار ساڑھے چار مثقال، اور مثقال ساڑھے چار ماشے، اور یہ انگریزی روپیہ سوا گیارہ ماشے یعنی ڈھائی مثقال، تو رِطل شرعی کہ نوے (۹۰) مثقال ہوا، ڈھائی پر تقسیم کئے سے چھتیس (۳۶) آئے، تو صاع کہ ہمارے نزدیک آٹھ رِطل ہے، دو سو اٹھاسی (۲۸۸) روپے بھر ہوا، اس سے ظاہر ہوا (رِطل) چھتیس (۳۶) روپے بھر ہوتا ہے، اور (مَنْ) بہتر (۷۲) روپے بھر۔۱۲

ترکیب

قولہ: وسابعھا الاسم التّام: اس میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (سَابِعُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے سَبْعَۃُ عَوامِل، (سَابِعُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، (اَلْاِسْمُ التَّام) جس کا جزءِ اوّل مرفوع لفظاً اور جزءِ ثانی مشغول باعرابِ سابق خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قولہ: کل اسم تمّ فاستغنی عنِ الاضافۃَ: اس میں (کُلُّ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (اِسْمٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً موصوف، (تَمَّ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (ھُو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف، (تَمَّ) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صفت، (اِسْمٍ) موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ، (کُلُّ) مضاف

اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، متضمن معنیٰ شرط،

(فَا) جزائیہ مبنی برفتح، (اِسْتَغْنٰی) فعل ماضی معروف مبنی برفتح مقدر صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (هُـو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی برفتح راجع بسوئے مبتدا، (عَـنْ) حرف جار مبنی برسکونِ مقدر کسرۂ موجودہ حرکت تخلص من السکونین، (اَلْاِضَافَةِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا، جار مجرور مل کر ظرف لغو، (اِسْتَغْنٰی) فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ صغریٰ ہوکر خبر مرفوع محلا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ کبریٰ ذاتِ وجہین ہوا۔

قوله: بِاَنْ يَكُونَ فِي آخِرِهٖ تَنْوِينٌ اَوْمَا يَقُومُ مَقَامَهٗ مِنْ نُونَيِ التَّثْنِيَةِ وَالْجَمْعِ اَوْ يَكُونَ فِي آخِرِهٖ مُضَافٌ اِلَيْهِ: اس میں (بَا) حرفِ جار مبنی برکسر، (اَنْ) موصولِ حرفی مبنی برسکون، (يَـكُـوْنَ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ منصوب لفظا (فعل ناقص) صیغہ واحد مذکر غائب، (فِيْ) حرفِ جار مبنی برسکون، (آخِرِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی برکسر راجع بسوئے اَلْاِسْمُ التَّام، (آخِرِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتًا) مقدر کا، (ثَابِتًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی برفتح راجع بسوئے اسمِ يَكُوْنَ، (ثَابِتًا) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر مقدم، (تَنْوِيْنٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا معطوف علیہ،

(اَوْ) حرفِ عطف مبنی برسکون، (مَا) اسمِ موصول مبنی برسکون مرفوع محلا، (يَقُوْمُ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظا صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (هُـو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی برفتح راجع بسوئے اسمِ موصول، (مَقَامَ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی برضم راجع بسوئے تَـنْوِيْن، (مَقَامَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ، (يَقُوْمُ) فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر صلہ، (مَا) اسمِ موصول اپنے صلہ سے مل کر ذوالحال،

(مِنْ) حرفِ جار مبنی برسکون، (نُـوْنِي) مثنیٰ مجرور بیا ماقبل مفتوح مضاف، (اَلتَّثْنِيَةِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا معطوف علیہ، (وَ) حرفِ عطف مبنی برفتح، (اَلْـجَـمْـعِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ، (نُـوْنِـي) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا

(ثَابِتًا) مقدر کا، (ثَابِتًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے ذوالحال، (ثَابِتًا) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر معطوف، (تَنْوِيْنٌ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر اسمِ يَكُوْنَ، (يَكُوْنَ) فعل ناقص اپنے اسمِ مؤخر اور خبر مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ،

(اَوْ) حرفِ عطف مبنی بر سکون، (يَكُوْنَ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ منصوب لفظاً (فعل ناقص) صیغہ واحد مذکر غائب، (فِيْ) حرفِ جار مبنی بر سکون، (آخِرِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر کسر راجع بسوئے اَلْاِسْمُ التَّامُّ، (آخِرِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتًا) مقدر کا، (ثَابِتًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ يَكُوْنَ، (ثَابِتًا) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر خبر مقدم، (مُضَافٌ اِلَيْهِ) اسمِ مؤخر، (يَكُوْنَ) فعل ناقص اپنے اسمِ مؤخر اور خبر مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر صلہ، (اَنْ) ناصبہ موصولِ حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر مجرور محلاً، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا، (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدائے محذوف (ذٰلِكَ)، (ثَابِتٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر خبر، (ذٰلِكَ) میں (ذَا) اسمِ اشارہ جس کا مشار الیہ اسم کا تام ہونا مبنی بر سکون، مبتدا مرفوع محلاً، (ل) حرفِ تبعید مبنی بر سکونِ مقدر کسرۂ موجودہ حرکت تخلص من السکونین، (ك) حرفِ خطاب مبنی بر فتح، مبتدائے محذوف اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

قوله: وهو ينصب النكرة على انها تمييز لهٗ: اس میں (و) حرفِ عطف یا استیناف مبنی بر فتح، (ھُوَ) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اَلْاِسْمُ التَّامُّ، (يَنْصِبُ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا، (اَلنَّكِرَةَ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول بہ، (عَلٰى) حرفِ جار مبنی بر سکون، (اَنَّ) حرفِ مشبہ بالفعل مبنی بر فتح موصولِ حرفی، (هَا) ضمیر منصوب متصل اسم منصوب محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے اَلنَّكِرَةَ، (تَمْيِيْزٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً موصوف، (ل) حرفِ جار مبنی بر فتح، (هَا) ضمیر

مجرور متصل مجرور محلاً مبنی برضم راجع بسوئے اَلْاِسْمُ التَّام، جار مجرور مل کرظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا، (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع بسوئے موصوف، (ثَابِتٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر صفت، (تَمْیِیْزٌ) موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر، (اَنَّ) کا اسم اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر صلہ، (اَنَّ) موصولِ حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہوکر مجرور محلاً، جار مجرور مل کرظرفِ لغو، (یَنْصِبُ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور ظرفِ لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ صغریٰ ہوکر خبر مرفوع محلاً، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ کبریٰ ذاتِ وجہین ہوا۔

قوله: فَیَرفع منه الابهَام: اس میں (فَا) فصیحہ مبنی برفتح، (یَرْفَعُ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع محلاً لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع بسوئے تَمْیِیْز، (مِنْ) حرفِ جار مبنی برسکون، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی برضم راجع بسوئے اَلْاِسْمُ التَّام، جار مجرور مل کرظرفِ لغو، (اَلْاِبْھَامَ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول بہ، (یَرْفَعُ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر جزا، شرطِ محذوف (اِذَا کَانَتِ النَّکِرَةِ تَمْیِیْزًا لَهٗ) اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

قوله: مثل عندی رطل زیتا ومنوان سمنا وعشرون درهما ولی ملؤه عسلا: اس میں (مِثْلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (عِنْدِیْ رِطْلٌ زَیْتًا) مراد اللفظ مجرور تقدیرًا معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی برفتح، (مَنَوَانِ سَمْنًا) بتقدیر (عِنْدِیْ) مراد اللفظ مجرور تقدیرًا معطوف، (و) حرفِ عطف مبنی برفتح، (عِشْرُوْنَ دِرْھَمًا) بتقدیر (عِنْدِیْ) مراد اللفظ مجرور تقدیرًا معطوف، (و) حرفِ عطف مبنی برفتح، (لِیْ مِلْؤُهٗ عَسَلًا) مراد اللفظ مجرور تقدیرًا معطوف، معطوف علیہ اپنے تینوں معطوف سے مل کر مضاف الیہ، (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مبتدائے محذوف (ھو) کی، جو ضمیر مرفوع منفصل مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع بسوئے اَلْاِسْمُ التَّام، مبتدائے محذوف اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادهٔ معنیٰ عندی رطل زیتا: میں (عِنْدِ) غیر جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم منصوب تقدیرًا مضاف، (ی) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی برسکون برائے واحد متکلم، (عِنْدِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا، (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع بسوئے مبتدائے مؤخر،



(ثَابِتٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر خبر مقدم، (رِطْلٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً ممیز، (زَیْتًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً تمیز، ممیز اپنی تمیز سے مل کر مبتدا، مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

مَنَوَانِ سَمْنًا: میں (عِنْدِیْ) مقدر جس میں (عِنْدِ) غیر جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم منصوب تقدیرًا مضاف، (ی) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر سکون برائے واحد متکلم، (عِنْدِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا (ثَابِتَانِ) مقدر کا، (ثَابِتَانِ) مثنیٰ مرفوع بالف ماقبل مفتوح اسمِ فاعل صیغہ تثنیہ مذکر، اس میں (هُمَا) پوشیدہ جس میں (هَا) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے مبتدائے مؤخر، (م) حرفِ عماد مبنی بر فتح، (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون، (ثَابِتَانِ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر خبر مقدم، (مَنَوَانِ) مثنیٰ مرفوع بالف ماقبل مفتوح ممیز، (سَمْنًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً تمیز، ممیز اپنی تمیز سے مل کر مبتدا، مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

عِشْرُوْنَ دِرْهَمًا: میں (عِنْدِیْ) مقدر جس میں (عِنْدِ) غیر جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم منصوب تقدیرًا مضاف، (ی) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر سکون برائے واحد متکلم، (عِنْدِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا، (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدائے مؤخر، (ثَابِتٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر خبر مقدم، (عِشْرُوْنَ) جمع مذکر سالم حکماً مرفوع بواو ماقبل مضموم ممیز، (دِرْهَمًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً تمیز، ممیز اپنی تمیز سے مل کر مبتدائے مؤخر، مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

لِیْ مِلْؤُهٗ عَسَلًا: میں (ل) حرفِ جار مبنی بر کسر، (ی) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر سکون برائے واحد متکلم، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا، (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدائے مؤخر، (ثَابِتٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر خبر مقدم، (مِلْؤُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے ظرفِ معہود، (مِلْؤُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر ممیز، (عَسَلًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً تمیز، ممیز اپنی تمیز سے مل کر مبتدائے مؤخر، مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔۱۲

دیوبندی نحودانی پر صدر العلماء کا علمی محاسبہ

(۱۸۵) ﴿ایضاح العوامل﴾ص:۱۰۷ پر(لِاَجْلِ الْاِضَافَةِ) کو ترکیب میں (فَيَجُرُّ) سے متعلق قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے، بلکہ (مُجَرَّدًا) کا ظرفِ لغو ہے۔

(۱۸۶) ﴿ایضاح العوامل﴾ص:۱۰۸ پر(بِاَنْ يَكُوْنَ فِيْ آخِرِهٖ الخ) کی ترکیب میں (يَكُوْنَ فِيْ آخِرِهٖ الخ) کو جملہ بنا کر معطوف علیہ قرار دیا، اور (اَوْ يَكُوْنَ فِيْ آخِرِهٖ مُضَافُ اِلَيْهِ) کو جملہ بنا کر معطوف، پھر فرماتے ہیں معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مجرور۔

اقول: یہ غلط ہے، بلکہ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر صلہ ہوگا، کیوں؟ اوّل (يَكُوْنَ) سے پیشتر (اَنْ) موصولِ حرفی موجود ہے۔

(۱۸۷) ﴿ایضاح العوامل﴾اسی صفحہ پر(عَلٰى اَنَّهَا تَمْيِيْزٌ لَهٗ) کی ترکیب میں (لَهٗ) کو (تَمْيِيْزٌ) سے متعلق قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے، بلکہ ظرفِ مستقر ہو کر اس کے لئے صفت ہے۔

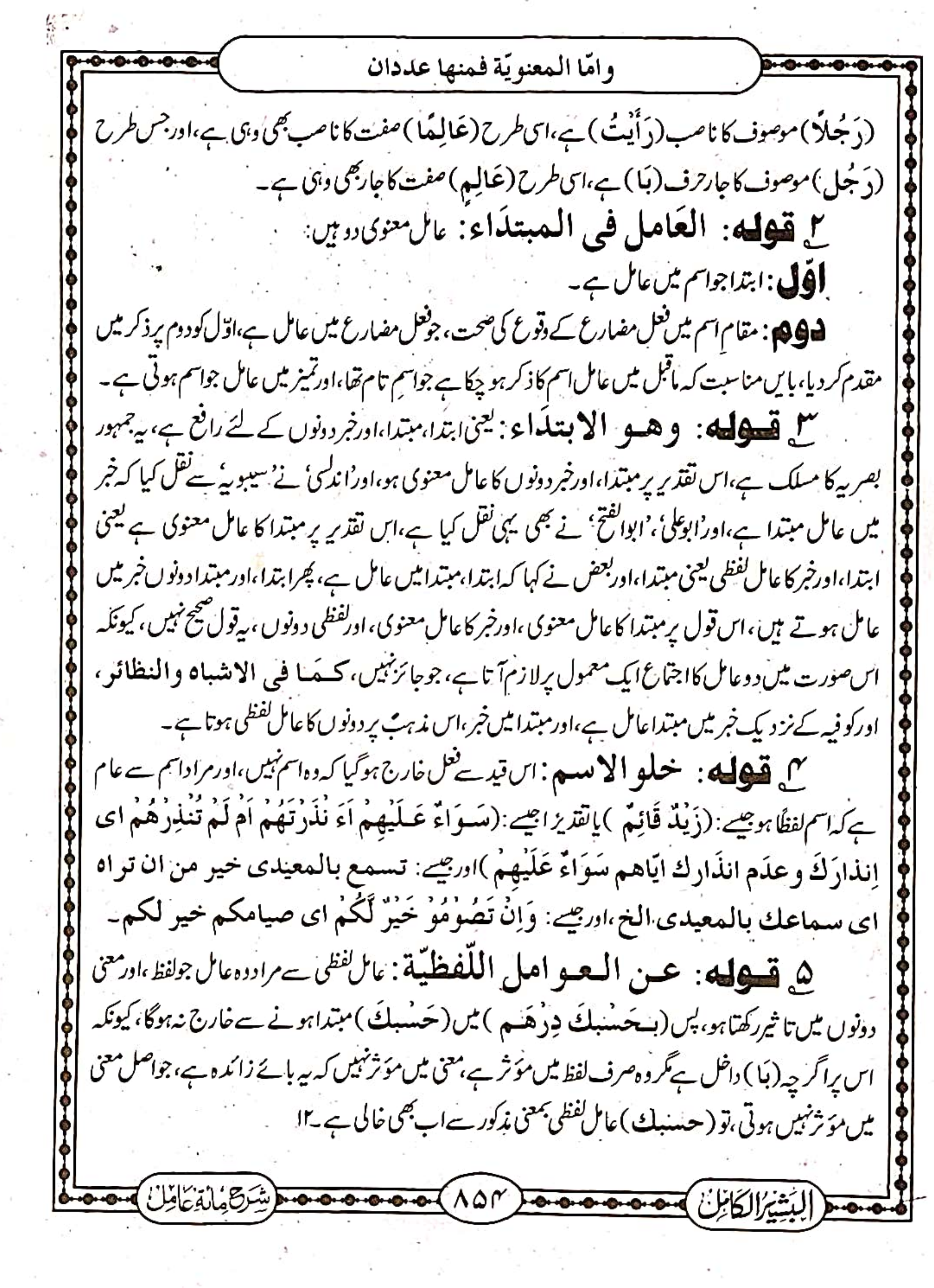
(۱۸۸) ﴿ایضاح العوامل﴾ص:۱۰۹ پر(فَيَرْفَعُ مِنْهُ الْاِبْهَامَ) کی ترکیب میں (يَرْفَعُ) کی ضمیر فاعل (هو) کا مرجع (اَلنَّكِرَة) قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے، کیونکہ راجع کی مرجع کے ساتھ تانیث میں مطابقت نہیں، بلکہ اس کا مرجع تمیز ہے، جو بہ نسبت (اَلنَّكِرَة) اقرب بھی ہے۔۱۲



اَلْمُرَاد مِن العَامِلِ المَعْنَوِى مَا يعرف بِالقَلْب وَلَيْس لِلِّسَان حَظّ فِيْه اَحَدهمَا العَامِلُ[2] فِى المُبْتَدَاء وَالخَبَر وَهُوَ[3] الاِبْتَدَاء اَى خلُوّ[4] الاِسْم عَنْ[5] العَوَامِلِ اللَّفْظِيَّة نَحو زَيْد مُنطَلِق

[1] **قوله: واَمّا المعنويّة:** جب مصنف عواملِ لفظیہ کی ہر دو قسم سماعی، اور قیاسی کے بیان سے فارغ ہوئے، تو عوامل معنویہ کا بیان شروع کیا، عوامل لفظیہ چونکہ کثیر ہیں، اس لئے ان کو مقدم رکھا، اور عوامل معنویہ چونکہ قلیل ہیں، اس لئے ان کو مؤخر کردیا، شیخ کے نزدیک عوامل لفظیہ آٹھ ہیں، اور عوامل معنویہ دو ہیں، اور بعض کے نزدیک عوامل معنویہ تین ہیں، دو وہ جو کتاب میں مذکور ہوئے، اور تیسرا عامل صفت یعنی صفت ہونا، صفت کو رفع یا نصب یا جر کرتا ہے جیسے: (جَاءَ نِیْ رَجُلٌ عَالِمٌ) میں (عَالِمٌ) صفت مرفوع ہے، اور صفت ہونا اس کا رافع ہے، اور (رَأَیْتُ رَجُلاً عَالِمًا) میں (عَالِمًا) صفت منصوب ہے، اور صفت ہونا اس کا ناصب ہے، اور (مَرَرْتُ بِرَجُلٍ عَالِمٍ) میں (عَالِمٍ) صفت مجرور ہے، اور صفت ہونا اس کا جار ہے، اور حق یہ ہے کہ عامل صفت عامل موصوف ہوتا ہے، چنانچہ مذکورہ مثالوں میں جس طرح (رَجُل) موصوف کا رافع (جَاءَ) ہے، اسی طرح (عَالِمٌ) صفت کا رافع بھی وہی ہے، اور جس طرح



(رَجُلاً) موصوف کا ناصب (رَأَیْتُ) ہے، اسی طرح (عَالِمًا) صفت کا ناصب بھی وہی ہے، اور جس طرح (رَجُل) موصوف کا جار حرف (بَا) ہے، اسی طرح (عَالِمٍ) صفت کا جار بھی وہی ہے۔

۲ قوله: العَامل فی المبتدَاء: عامل معنوی دو ہیں:

اوّل: ابتدا جو اسم میں عامل ہے۔

دوم: مقامِ اسم میں فعل مضارع کے وقوع کی صحت، جو فعل مضارع میں عامل ہے، اوّل کو دوم پر ذکر میں مقدم کر دیا، بایں مناسبت کہ ماقبل میں عامل اسم کا ذکر ہو چکا ہے جو اسمِ تام تھا، اور تمیز میں عامل جو اسم ہوتی ہے۔

۳ قوله: وهو الابتدَاء: یعنی ابتدا، مبتدا، اور خبر دونوں کے لئے رافع ہے، یہ جمہور بصریہ کا مسلک ہے، اس تقدیر پر مبتدا، اور خبر دونوں کا عامل معنوی ہو، اور 'اندلسی' نے 'سیبویہ' سے نقل کیا کہ خبر میں عامل مبتدا ہے، اور 'ابوعلی'، 'ابوالفتح' نے بھی یہی نقل کیا ہے، اس تقدیر پر مبتدا کا عامل معنوی ہے یعنی ابتدا، اور خبر کا عامل لفظی یعنی مبتدا، اور بعض نے کہا کہ ابتدا، مبتدا میں عامل ہے، پھر ابتدا، اور مبتدا دونوں خبر میں عامل ہوتے ہیں، اس قول پر مبتدا کا عامل معنوی، اور خبر کا عامل معنوی، اور لفظی دونوں، یہ قول صحیح نہیں، کیونکہ اس صورت میں دو عامل کا اجتماع ایک معمول پر لازم آتا ہے، جو جائز نہیں، **كما فی الاشباه والنظائر**، اور کوفیہ کے نزدیک خبر میں مبتدا عامل ہے، اور مبتدا میں خبر، اس مذہب پر دونوں کا عامل لفظی ہوتا ہے۔

۴ قوله: خلو الاسم: اس قید سے فعل خارج ہو گیا کہ وہ اسم نہیں، اور مراد اسم سے عام ہے کہ اسم لفظاً ہو جیسے: (زَیْدٌ قَائِمٌ) یا تقدیراً جیسے: (سَوَاءٌ عَلَیْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ ای اِنْذَارَكَ وعدَم انذَارك ایّاهم سَوَاءٌ عَلَیْهِمْ) اور جیسے: **تسمع بالمعیدی خیر من ان تراه ای سماعك بالمعیدی** الخ، اور جیسے: **وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَیْرٌ لَّكُمْ ای صیامکم خیر لکم**۔

۵ قوله: عن العوامل اللّفظیّة: عامل لفظی سے مراد وہ عامل جو لفظ، اور معنی دونوں میں تاثیر رکھتا ہو، پس (بِحَسْبِكَ دِرْهَم) میں (حَسْبُكَ) مبتدا ہونے سے خارج نہ ہوگا، کیونکہ اس پر اگرچہ (بَا) داخل ہے مگر وہ صرف لفظ میں مؤثر ہے، معنی میں مؤثر نہیں کہ یہ بائے زائدہ ہے، جو اصل معنی میں مؤثر نہیں ہوتی، تو (حسبك) عامل لفظی بمعنی مذکور سے اب بھی خالی ہے۔۱۲

ترکیب

قوله: وامّا المعنويّة فمنها عَدَدَان: اس میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اَمَّا) حرفِ شرط مبنی بر سکون فعل شرط محذوف لزوما، (اَلْمَعْنَوِيَّةُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا اسمِ منسوب صیغہ واحد مؤنث، اس میں (هِيَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف مقدر اَلْعَوَامِل، (مَعْنَوِيَّةُ) اسمِ منسوب اپنے نائب فاعل سے مل کر صفت، موصوف مقدر (اَلْعَوَامِلُ) اپنی صفت سے مل کر مبتدا، (فَا) جزائیہ مبنی بر فتح، (مِنْ) حرفِ جار مبنی بر سکون، (هَا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلا مبنی بر سکون راجع بسوئے مأة عَامِل، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتَيْنِ) مقدر کا، (ثَابِتَيْنِ) ثنیٰ منصوب بیا ما قبل مفتوح اسمِ فاعل صیغہ تثنیہ مذکر، اس میں (هُمَا) پوشیدہ جس میں (هَا) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے ذوالحال مؤخر، (م) حرفِ عماد مبنی بر فتح، (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون، (ثَابِتَيْنِ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر حالِ مقدم، (عَدَدَان) ثنیٰ مرفوع بالف ما قبل مفتوح ذوالحال مؤخر، ذوالحال مؤخر اپنے حالِ مقدم سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جزا، شرطِ محذوف اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

قوله: المرَاد مِّن العَامِل المعنوى مَا يعرف بالقَلب وليسَ للّسَان حَظّ فيه: اس میں (اَلْمُرَادُ) جس میں (ال) بمعنی (اَلَّذِيْ) اسمِ موصول مبنی بر سکون، (مُرَادُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا اسمِ مفعول صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ موصول، (مِنْ) حرفِ جار مبنی بر سکونِ مقدر فتحہ موجودہ حرکت تخلص من السکونین، (اَلْعَامِلِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا موصوف، (اَلْمَعْنَوِيِّ) مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح مجرور لفظا اسمِ منسوب صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے موصوف، (اَلْمَعْنَوِيِّ) اسمِ منسوب اپنے نائب فاعل سے مل کر صفت، (اَلْعَامِلِ) موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (اَلْمُرَادُ) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر صلہ، اسمِ موصول اپنے صلہ سے مل کر مبتدا، (مَا) اسمِ موصول مبنی بر سکون مرفوع محلا، (يُعْرَفُ) فعل مضارع مجہول صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظا صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ

موصول، (بَا) حرفِ جار مبنی بر کسر، (اَلْقَلْبِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (یُعْرَفُ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ۔

(و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (لَیْسَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح (فعل ناقص) صیغہ واحد مذکر غائب، (ل) حرفِ جار مبنی بر کسر، (اَللِّسَان) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتًا) مقدر کا، (ثَابِتًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ لَیْسَ مؤخر، (ثَابِتًا) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر خبر مقدم، (حَظٌّ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ مؤخر، (فِیْ) حرفِ جار مبنی بر سکون، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر کسر راجع بسوئے اسمِ موصول، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (لَیْسَ) فعل ناقص اپنے اسمِ مؤخر اور خبر مقدم اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر صلہ، (مَا) اسمِ موصول اپنے صلہ سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

قوله: احدهما العامل فى المبتداء و الخبر: اس میں (اَحَدُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (ھُمَا) میں (ھَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے عَدَدَان، (م) حرفِ عماد مبنی بر فتح، (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون، (اَحَدُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، (اَلْعَامِلُ) میں (ال) بمعنی (اَلَّذِیْ) اسمِ موصول مبنی بر سکون، (عَامِلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ موصول، (فِیْ) حرفِ جار مبنی بر سکونِ مقدر، (اَلْمُبْتَدَاءِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اَلْخَبَرِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (عَامِلُ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر صلہ، اسمِ موصول اپنے صلہ سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا۔

قوله: وهو الابتداء اى خلوّ الاسم عن العوامل اللّفظيّة: اس میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (ھو) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اَلْعَامِلُ فِی الْمُبْتَدَاءِ وَ الْخَبَرِ، (اَلْاِبْتِدَاءُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً معطوف علیہ یا مبدل منہ، (اَیْ) حرفِ تفسیر مبنی



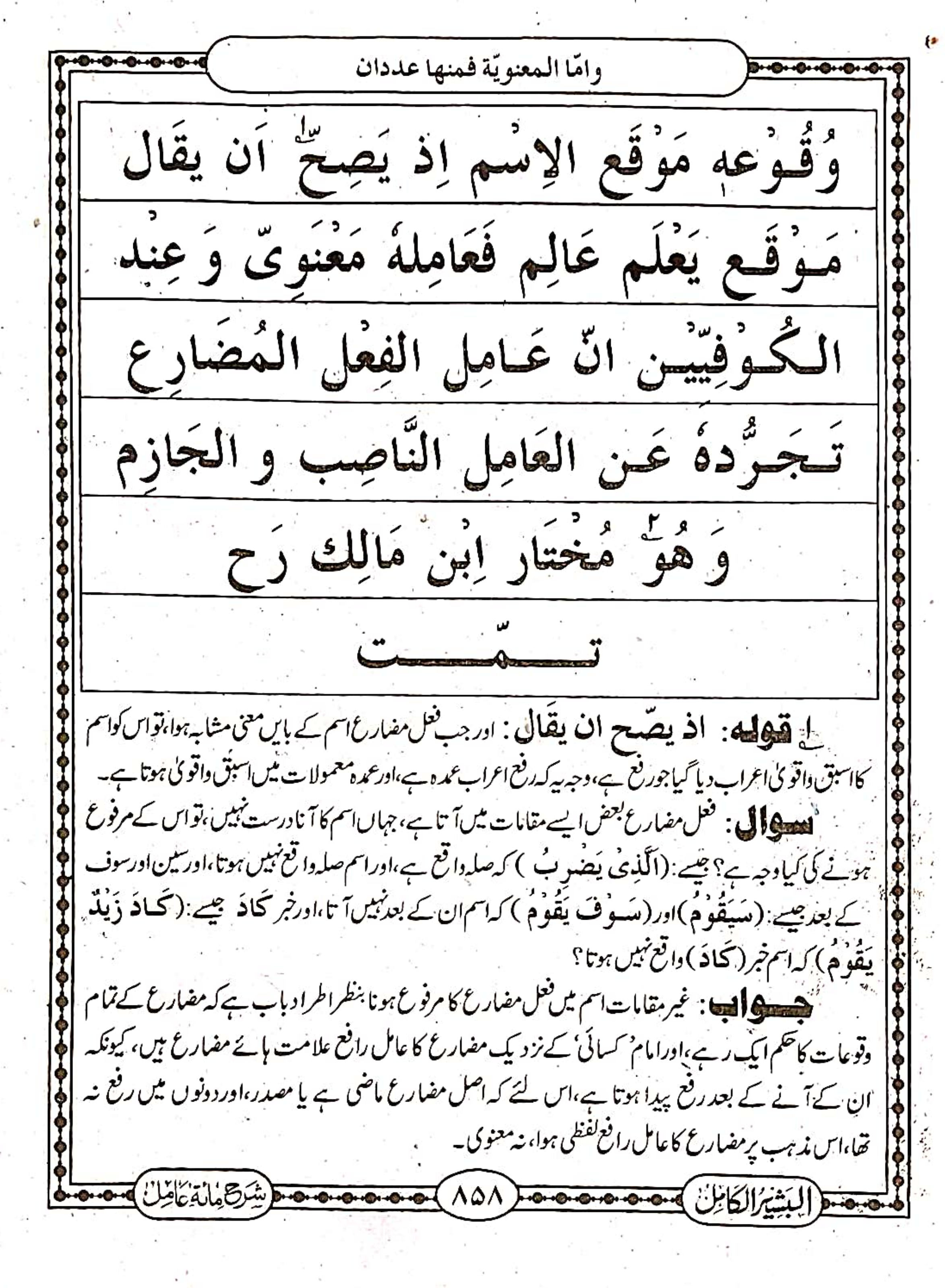


برسکون، (خُلُوٌّ) مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح مرفوع لفظا مصدر مضاف، (اَلْاِسْمِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مرفوع معنیً بنابر فاعلیت مضاف الیہ، (عَنْ) حرفِ جار مبنی بر سکونِ مقدر کسرۂ موجودہ حرکت تخلص من السکونین، (اَلْعَوَامِلِ) غیر منصرف بوجہ صیغۂ منتہی الجموع مجرور بکسرہ لفظا بسبب دخولِ الف لام موصوف، (اَللَّفْظِيَّةِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا اسمِ منسوب صیغہ واحد مؤنث، اس میں (هِيَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف، (اَللَّفْظِيَّةِ) اسمِ منسوب اپنے نائب فاعل سے مل کر صفت، (اَلْعَوَامِلِ) موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (خُلُوٌّ) مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور ظرفِ لغو سے مل کر عطف بیان یا بدل الکل، معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے مل کر یا مبدل منہ اپنے بدل الکل سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قوله: نحو زيد منطلق: میں (نَحْوُ) مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح مرفوع لفظا مضاف، (زَيْدٌ مُنْطَلِقٌ) مراد اللفظ مجرور تقدیرًا مضاف الیہ، (نَحْوُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مبتدائے محذوف (هو) کی، جو ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلًا مبنی بر فتح راجع بسوئے اَلْاِبْتِدَاءِ، مبتدائے محذوف اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ زید منطلق: میں (زَيْدٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مبتدا، (مُنْطَلِقٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلًا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا، (مُنْطَلِقٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔۱۲

وَثَانِيهِمَا العَامِلُ فِى الفِعْلِ الْمُضَارِعِ وَهُوَ
صِحَّةُ [1] وُقُوْعِ الفِعْلِ الْمُضَارِعِ مَوْقِعَ
الاِسْمِ مِثْلُ زَيْدٌ يَعْلَمُ فَيَعْلَمُ مَرْفُوْعٌ لِصِحَّةِ



وُقُوْعِهٖ مَوْقَعَ الاِسْمِ اِذْ يَصِحُّ[1] اَنْ يقَال

مَوْقَعَ يَعْلَم عَالِم فَعَامِلُهٗ مَعْنَوِىّ وَ عِنْد

الْكُوْفِيِّيْن اَنّ عَامِلَ الفِعْلِ المُضَارِعِ

تَجَرُّدُهٗ عَنِ العَامِلِ النَّاصِبِ و الجَازِمِ

وَ هُوَ[2] مُخْتَارِ اِبْنِ مَالِك رَح

تمّت

[1] **قوله: اذ يصّح ان يقال**: اور جب فعل مضارع اسم کے بایں معنی مشابہ ہوا، تو اس کو اسم کا اسبق واقویٰ اعراب دیا گیا جو رفع ہے، وجہ یہ کہ رفع اعراب عمدہ ہے، اور عمدہ معمولات میں اسبق واقویٰ ہوتا ہے۔

سوال: فعل مضارع بعض ایسے مقامات میں آتا ہے، جہاں اسم کا آنا درست نہیں، تو اس کے مرفوع ہونے کی کیا وجہ ہے؟ جیسے: (اَلَّذِیْ یَضْرِبُ) کہ صلہ واقع ہے، اور اسم صلہ واقع نہیں ہوتا، اور سین اور سوف کے بعد جیسے: (سَیَقُوْمُ) اور (سَوْفَ یَقُوْمُ) کہ اسم ان کے بعد نہیں آتا، اور خبر کَادَ جیسے: (کَادَ زَیْدٌ یَقُوْمُ) کہ اسم خبر (کَادَ) واقع نہیں ہوتا؟

جواب: غیر مقامات اسم میں فعل مضارع کا مرفوع ہونا بنظر اطراد باب ہے کہ مضارع کے تمام وقوعات کا حکم ایک رہے، اور امام 'کسائی' کے نزدیک مضارع کا عامل رافع علامت ہائے مضارع ہیں، کیونکہ ان کے آنے کے بعد رفع پیدا ہوتا ہے، اس لئے کہ اصل مضارع ماضی ہے یا مصدر، اور دونوں میں رفع نہ تھا، اس مذہب پر مضارع کا عامل رافع لفظی ہوا، نہ معنوی۔

۲؎ **قوله: وهو مختار ابن مالك:** کیونکہ انہوں نے ’’کافیۂ کبریٰ‘‘ میں فرمایا در بارہ رافعِ فعل مضارع بہ نسبت قولِ بصریہ قولِ کوفیہ اقرب بصواب ہے، اس لئے کہ قولِ بصریہ پر اعتراض وارد ہوتا ہے جو مذکور ہوا، لیکن اعتراضِ مذکور جوابِ مذکور سے دفع ہوگیا، بظاہر مصنف کا مختار مذہب بصریہ ہے کہ انہوں نے اس مذہب کو، اولاً بیان کیا، اور وہ بھی توضیح کے ساتھ اور مذہب کوفیہ کو ثانیاً، اور وہ بھی اجمال کے ساتھ، **وآخر دعونا ان الحمد للّٰہ رب العالمین وصلی اللّٰہ تعالٰی علٰی خیر خلقہٖ ونور عرشہٖ سیدنا ومولٰینا وناصرنا وماوینا محمّد وآلہٖ وصحبہٖ اجمعین برحمتك یا ارحم الرّاحمین**۱۲ق

۲۱ محرم الحرام ۱۳۸۳ھ مطابق ۱۳ جون ۱۹۶۳ء (شب جمعہ)

(1) وهو صحّة: یہ مذہب بصریہ ہے۔۱۲

ترکیب

قوله: وثانيهما العامل فى الفعل المضارع: اس میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (ثَانِيْ) اسمِ منقوص مرفوع تقدیراً مضاف، (هِمَا) میں (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر کسر راجع بسوئے (عَدَدَان)، (م) حرفِ عماد مبنی بر فتح، (الف) علامہ تثنیہ مبنی بر سکون، (ثَانِيْ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، (اَلْعَامِلُ) میں (ال) بمعنی (اَلَّذِیْ) اسمِ موصول مبنی بر سکون، (عَامِلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ موصول، (فِيْ) حرفِ جار مبنی بر سکونِ مقدر، (اَلْفِعْلِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً موصوف، (اَلْمُضَارِعِ) میں (ال) حرفِ تعریف مبنی بر سکون، (مُضَارِعِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً صفت، (اَلْفِعْلِ) موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (عَامِلِ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر صلہ، اسمِ موصول اپنے صلہ سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قوله: وهو صحّة وقوع الفعل المضارع موقع الاسم: اس میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (هو) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے (اَلْعَامِلُ فِي

الْفِعْلِ الْمُضَارِعِ)، (صِحَّةُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مصدر مضاف، (وُقُوْعِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مرفوع معنیً بنا بر فاعلیّت مصدر مضاف الیہ مضاف، (اَلْـفِعْلِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مرفوع معنی بنا بر فاعلیّت موصوف، (اَلْمُضَارِعِ) میں (ال) حرفِ تعریف مبنی برسکون، (مُضَارِعِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً صفت، (اَلْفِعْلِ) موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ، (مَوْقَعَ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مضاف، (اَلْاِسْمِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ، (مَوْقَعَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ، (وُقُوْعِ) مضاف اپنے مضاف الیہ اور مفعول فیہ سے مل کر مضاف الیہ، (صِحَّةُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قوله: مثل زيد يَعلم: میں (مِثْلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (زَيْدٌ يَعْلَمُ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً مضاف الیہ، (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مبتدائے محذوف (هو) کی، جو ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع بسوئے (اَلْعَامِلُ فِي الْفِعْلِ الْمُضَارِعِ)، (هو) مبتدائے محذوف اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ زيد يَعلم: میں (زَيْدٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مبتدا، (يَعْلَمُ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح یا برضم علیٰ اختلاف القولین راجع بسوئے مبتدا، (يَعْلَمُ) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ صغریٰ ہوکر خبر، مرفوع محلاً، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ کبریٰ ذاتِ وجہین ہوا۔

قوله: فيعلم مرفوع لصحّة وقوعه موقع الاسم: اس میں (فَا) حرفِ تفصیل مبنی برفتح، (يَعْلَمُ) مراد اللفظ مرفوع تقدیراً مبتدا، (مَرْفُوْعٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم مفعول صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح یا برضم راجع بسوئے مبتدا، (ل) حرفِ جار مبنی برکسر، (صِحَّةِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مصدر مضاف، (وُقُوْعِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مرفوع معنیً بنا بر فاعلیّت مضاف الیہ مصدر مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مرفوع معنیً بنا بر فاعلیّت مضاف الیہ مبنی برکسر راجع بسوئے مبتدا، (مَوْقَعَ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مضاف، (اَلْاِسْمِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ، (مَوْقَعَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ، (وُقُوْعِ) مصدر مضاف اپنے مضاف



الیہ اور مفعول فیہ سے مل کر مضاف الیہ، (صِحَّةِ) مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (مَرْفُوْعٌ) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مفصلہ ہوا۔

قوله: اذ یصحّ ان یقال موقع یعلم عالم: اس میں (اِذْ) حرفِ تعلیل مبنی برسکون، (یَصِحُّ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب، (اَنْ) ناصبہ موصولِ حرفی مبنی برسکون، (یُقَالَ) فعل مضارع مجہول صحیح مجرد از ضمائر بارزہ منصوب لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب، (مَوْقَعَ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مضاف، (یَعْلَمُ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً مضاف الیہ، (مَوْقَعَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ، (عَالِمٌ) مراد اللفظ مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً نائب فاعل، (یُقَالَ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر صلہ، (اَنْ) ناصبہ موصولِ حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہوکر فاعل مرفوع محلاً، (یَصِحُّ) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معلّلہ ہوا۔

قوله: فعامله معنویّ: میں (فَا) حرفِ تفصیل مبنی برفتح، (عَامِلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی برضم راجع بسوئے (یَعْلَمُ)، (عَامِلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، (مَعْنَوِیٌّ) مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح مرفوع لفظاً اسمِ منسوب صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح یا برضم راجع بسوئے مبتدا، (مَعْنَوِیٌّ) اسمِ منسوب اپنے نائب فاعل سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مفصلہ ہوا۔

قوله: وعندَ الکوفیّین انّ عامل الفعل المضارع تجرّدهٗ عن العامل النّاصب والجازم: اس میں (و) حرفِ عطف مبنی برفتح، (عِنْدَ) ظرفِ مکان منصوب لفظاً مضاف، (اَلْکُوْفِیِّیْنَ) جمع مذکر سالم مجرور بیا ماقبل مکسور اسمِ منسوب صیغہ جمع مذکر، اس میں (هُمْ) پوشیدہ جس میں (هَا) ضمیر مرفوع متصل نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی برضم راجع بسوئے موصوف مقدر (اَلنُّحَاةِ)، (م) علامت جمع مذکر مبنی برسکون، (اَلْکُوْفِیِّیْنَ) اسمِ منسوب اپنے نائب فاعل سے مل کر صفت، موصوف مقدر (اَلنُّحَاةِ) اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ، (عِنْدَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا، (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح یا برضم راجع بسوئے مبتدائے مؤخر، (ثَابِتٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر خبر مقدم، (اَنَّ) حرفِ مشبہ

بالفعل موصولِ حرفی مبنی بر فتح، (عَامِلَ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مضاف، (اَلْفِعْلِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً موصوف، (اَلْمُضَارِعِ) میں (ال) حرفِ تعریف مبنی بر سکون، (مُضَارِعِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ، (عَامِلَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر اسمِ (اَنَّ)، (تَجَرُّدُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مصدر مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مرفوع معنیً بنا بر فاعلیت مبنی بر ضم راجع بسوئے (اَلْفِعْلُ الْمُضَارِعُ)، (عَنْ) حرفِ جار مبنی بر سکونِ مقدر کسرۂ موجودہ حرکت تخلص من السکونین، (اَلْعَامِلِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً موصوف، (اَلنَّاصِبِ) میں (ال) حرفِ تعریف مبنی بر سکون، (نَاصِبِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے موصوف، (نَاصِبِ) اسمِ فاعل اپنے فاعل سے مل کر معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اَلْجَازِمِ) میں (ال) حرفِ تعریف مبنی بر سکون، (جَازِمِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف، (جَازِمِ) اسمِ فاعل اپنے فاعل سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر صفت، (اَلْعَامِلِ) موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو، (تَجَرُّدُ) مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور ظرفِ لغو سے مل کر خبر، (اَنَّ) کا اسم اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر صلہ، (اَنَّ) موصولِ حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر مبتدا مرفوع محلاً، مبتدا اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا، اس کا جملۂ معطوف علیہ محذوف ہے، اور وہ یہ ہے هٰذَا عِنْدَ الْبَصْرِيِّيْنَ۔

قوله: وهو مختار ابن مَالكِ رح: اس میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (هو) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم علیٰ اختلاف القولین راجع بسوئے (اَنَّ عَامِلَ الْفِعْلِ الخ)، (مُخْتَارُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ مفعول صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے مبتدا، (اِبْنِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ مضاف، (مَالِكِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ، (اِبْنِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ ہوا (مُخْتَارُ) مضاف کا، (مُخْتَارُ) اسمِ مفعول مضاف اپنے نائب فاعل اور مضاف الیہ سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

(رح) یہ رمز ہے (رحمة اللهِ تَعالٰی) کی جانب، جو کاتب سے واقع ہوا ہے، شارح رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے متصور نہیں کہ یہ خلافِ ادب اور موجبِ حرماں برکت ہے، اس کی تفصیل ہماری شرح بخاری موسوم بہ ''بشیر القاری''

کے دیباچہ میں دیکھی جائے۔

(رَحِمَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب، (هَا) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے ابن مالک، (اسمِ جلالت) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً ذوالحال، (تَعَالٰی) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح مقدر صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (هُوَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے ذوالحال، (تَعَالٰی) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر فاعل، (رَحِمَ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔۱۲

وآخر دعوٰینا ان الحمد للّٰہ رب العالمین وصلی اللّٰہ تعالٰی علٰی خیر خلقہٖ ونور عرشہٖ سیدنا ومولٰینا وناصرنا وماوٰینا محمّد وآلہٖ وصحبہٖ اجمعین برحمتک یا ارحم الرّاحمین۔

۱۵ / رمضان المبارک ۱۳۸۲ھ (شب یکشنبہ)

نحو دانی پر صدر العلماء کا علمی محاسبہ

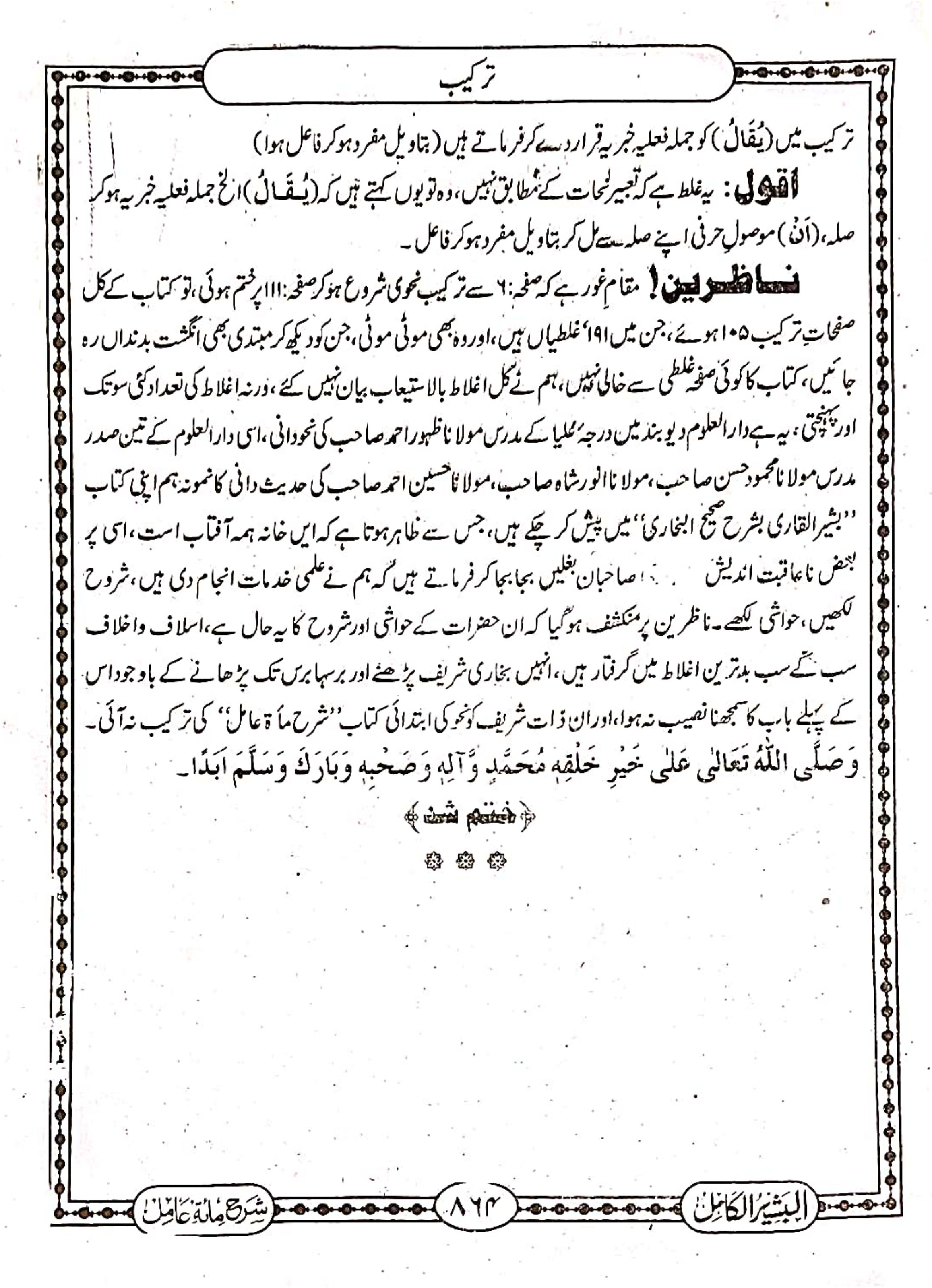
(۱۸۹) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص: ۱۱۰ پر (اَحَدُهُمَا الْعَامِلُ فِی الْمُبْتَدَاءِ وَالْخَبَرِ وَهُوَ الْاِبْتِدَاءُ) کی ترکیب میں (اَلْعَامِلُ فِی الْمُبْتَدَاءِ وَالْخَبَرِ) کو معطوف علیہ قرار دیا ہے، اور (هُوَ الْاِبْتِدَاءُ) جملہ کو معطوف۔

اقول: یہ غلط ہے، بلکہ یہاں پر عطف جملہ بر جملہ ہے یعنی (هُوَ الْاِبْتِدَاءُ) جملہ (اَحَدُهُمَا الْعَامِلُ) جملہ پر معطوف ہے۔

(۱۹۰) ﴿ایضاح العوامل﴾ اسی صفحہ پر (وَهُوَ الْاِبْتِدَاءُ اَیْ خُلُوُّ الْاِسْمِ عَنِ الْعَوَامِلِ اللَّفْظِيَّةِ) کی ترکیب میں (اَلْاِبْتِدَاءُ) کو مفسَّر، اور (خُلُوُّ الْاِسْمِ) الخ کو مفسِّر قرار دیا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے کہ یہ بولی نحویوں کی نہیں، وہ تو ایسی صورت میں (اَیْ) کے ماقبل کو معطوف علیہ یا مبدل منہ قرار دیتے ہیں، اور مابعد کو عطف بیان یا بدل الکل، کما مرّ عن مغنی اللّبیب فتذکر۔

(۱۹۱) ﴿ایضاح العوامل﴾ ص: ۱۱۱ پر جو کتاب کا آخری صفحہ ہے، (اِذْ یَصِحُّ اَنْ یُقَالَ الخ) کی



ترکیب میں (یُقَالُ) کو جملہ فعلیہ خبریہ قرار دے کر فرماتے ہیں (بتاویل مفرد ہو کر فاعل ہوا)

اقول: یہ غلط ہے کہ تعبیر نحات کے مطابق نہیں، وہ تو یوں کہتے ہیں کہ (یُقَالُ) الخ جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، (اَنْ) موصولِ حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر فاعل۔

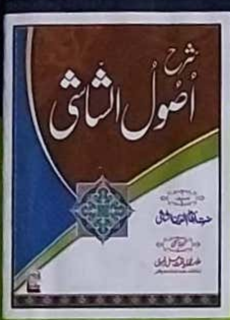
ناظرین! مقامِ غور ہے کہ صفحہ: ۶ سے ترکیب نحوی شروع ہو کر صفحہ: ۱۱۱ پر ختم ہوئی، تو کتاب کے کل صفحاتِ ترکیب ۱۰۵ ہوئے، جن میں ۱۹۱ غلطیاں ہیں، اور وہ بھی موٹی موٹی، جن کو دیکھ کر مبتدی بھی انگشت بدنداں رہ جائیں، کتاب کا کوئی صفحہ غلطی سے خالی نہیں، ہم نے کل اغلاط بالاستیعاب بیان نہیں کیے، ورنہ اغلاط کی تعداد کئی سو تک اور پہنچتی: یہ ہے دار العلوم دیوبند میں درجۂ علیا کے مدرس مولانا ناظہور احمد صاحب کی نحو دانی، اسی دار العلوم کے تین صدر مدرس مولانا محمود حسن صاحب، مولانا انور شاہ صاحب، مولانا حسین احمد صاحب کی حدیث دانی کا نمونہ ہم اپنی کتاب ''بشیر القاری بشرح صحیح البخاری'' میں پیش کر چکے ہیں، جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایں خانہ ہمہ آفتاب است، اسی پر بعض ناعاقبت اندیش صاحبان بغلیں بجا بجا کر فرماتے ہیں کہ ہم نے علمی خدمات انجام دی ہیں، شروح لکھیں، حواشی لکھے۔ ناظرین پر منکشف ہو گیا کہ ان حضرات کے حواشی اور شروح کا یہ حال ہے، اسلاف و اخلاف سب کے سب بدترین اغلاط میں گرفتار ہیں، انہیں بخاری شریف پڑھنے اور برسہا برس تک پڑھانے کے باوجود اس کے پہلے باب کا سمجھنا نصیب نہ ہوا، اور ان ذات شریف کو نحو کی ابتدائی کتاب ''شرح مأۃ عامل'' کی ترکیب نہ آئی۔

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ اَبَدًا۔

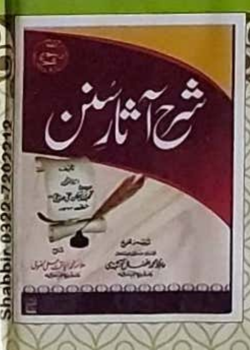
﴿ختم شد﴾

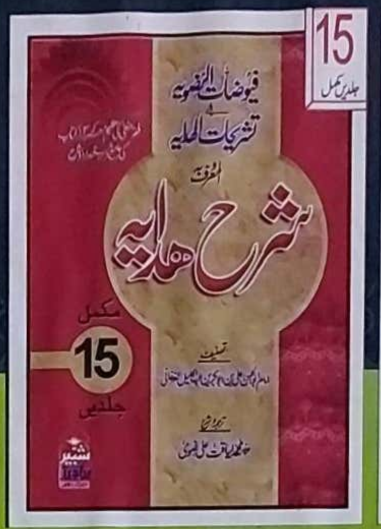
❁ ❁ ❁



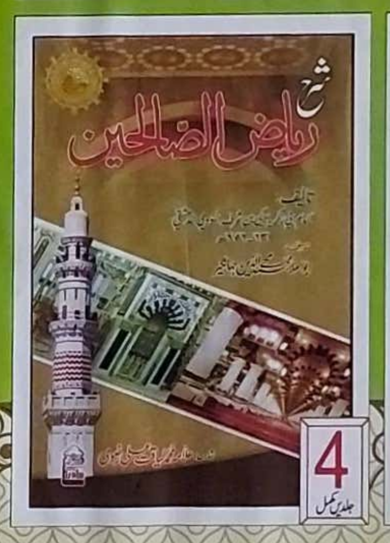


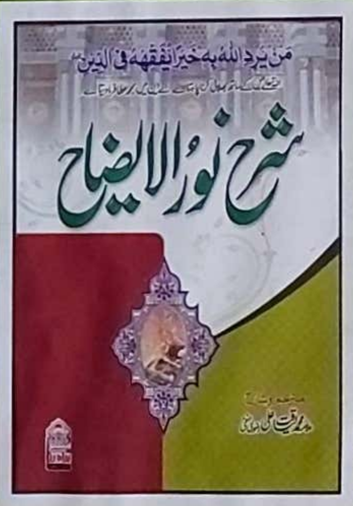














شبیر برادرز
زبیدہ سنٹر ۴۰ اردو بازار لاہور
فون: 042-37246006
shabbirbrother786@gmail.com